شریمد بھاگوت اردو



پبلشر — تیج کمار پریس بکڈپو لکھنؤ

وارث — نولکشور پریس بکڈپو لکھنؤ

Price Rs. 16/00

سنہ ۱۹۶۳ء

بار پندرھویں

فہرست مضامین شری مدبھاگوت اُردو

گذارش

شری مدبھاگوت کے بارھوں اسکندھ کا پورا ترجمہ زبان بھاشا اور حرف ناگری میں سُکھ ساگر نام پوتھی جناب بیکنٹھ باشی رائے لچھمن لال صاحب کاشی باشی کی تصنیف سے اس مطبع میں چند مرتبہ طبع ہوئی اور بھکت جنوں نے اس امرت روپی لذت سے وہ آنند پایا کہ جب جب ہزارہا جلدیں طبع ہوئیں ہاتھوں ہاتھ بِک گئیں رائے صاحب بیکنٹھ باشی کی طرف سے اس پوتھی کا حق تصنیف اس مطبع کو حاصل ہے رائے صاحب مرحوم اپنی زندگی میں لفظ بلفظ خط فارسی میں ترجمہ چھپنے کے خواہشمند تھے اور آرزو تھی کہ جس طرح ناگری خط میں یہ پوتھی چھپ کر بھکت جنوں کی آتش شوق کو تسکین پہونچانے والی ہوئی اسی طرح فارسی خط میں بھی ترجمہ اُس کا اُن شائقوں کے لیے جو صرف اُردو جانتے ہیں فیض بخش ہو چنانچہ منشی نول کشور صاحب بیکنٹھ باشی مالک مطبع ہذا نے دلی آرزو بیکنٹھ باشی مصنف صاحب سکھ ساگر کی پوری کرنے کی غرض سے منشی رگھبر دیال صاحب ساکن شہر لکھنؤ کو جو کہ بھاشا زبان کے کب اور نہایت لائق تھے اس خدمت پر مامور کیا اور منشی صاحب موصوف نے کمال جانفشانی و جانکاہی اور بڑے غور اور فکر سے خط فارسی میں زبان بھاشا کو زینت دی اور منشی شیو پرشاد صاحب کائستھ سکسینہ منیجر اودھ اخبار نے اپنی دلی شوق سے اس دلربا دلبر کو ایسا ہر ہفت کیا کہ جس نے دیکھا ثنا خواں ہوا۔ گو صدہا ترجمے بھاگوت کے ہوئے اور شائقوں نے ملاحظہ کئے ہوں گے لیکن ایسا سہل اور سیدھا پورا اشلوک اشلوک کا ترجمہ مفصل نہیں ہوا بڑے بڑے پنڈتوں نے اس ترجمہ کی مطابقت پوتھیوں سے کی مگر ٹھیک ٹھیک پایا پس یہ نتیجہ خاص کوشش اور تلاش مصنف بیکنٹھ باشی کا تھا چنانچہ پانچ مرتبہ یہ پوتھی مطابق اصل ترجمہ ناگری منشی سوامی دیال کایستھ سری واستو لکھنؤ کی تصحیح و تحریر سے تکمیل پا کر جناب منشی نول کشور صاحب مرحوم کی حیات میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی تھی اب پندرھویں مرتبہ نہایت صحت و صفائی کے ساتھ مطبع منشی تیجکمار وارث مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں باہتمام مُرلی دھر مشر منیجر حلیہ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر پیش کش شائقین ہے۔
شائقین ہر بھکت سے التجا ہے کہ بانی مطبع مترجم اور کارکنان مطبع کو صلۂ خوشنودی میں دعائے خیر سے یاد و شاد فرمائیں۔

نیــــــازمند

منیجر تیج کمار پریس وارث منشی نولکشور پریس صیغہ بکڈپو لکھنؤ

ترجمہ

شری مدبھاگوت

بھاکھا

جس کو

کاشی باسی مکھّن لال کھتری پنجابی نے

دیوناگری بھاکھا میں ترجمہ کیا اور منشی سوامی دیال کایستھ سریواستوا

رئیس لکھنؤ نے اردو بھاکھا میں لکھ کر شدھ کیا

باہتمام ایم - ڈی مصر اسپرنٹنڈنٹ

مطبع تیج کمار وارث مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں چھپی اور شایع ہوئی

۱۹۶۳ء

پندرھویں بار ۲۵۰۰

Price Rs. 16/00



دوہا

جاس چرت سب سُکھ کرن ہرن تاپ ترئے شُول
بدھ ہر ہر جسہ دھیا دہیں جسں گا وت شرت چار
شری گر گنپت شاردا جو رپنکرہ پان
بھاگ چھوٹ ابھلاکھ بڑ پربُھو کے چرت اپار

سُو پربھُو دین دیال ہت سدا رہو آنکُول
بگھن نوارن کیجئے اپنی اُور نہار
بار بار بنو دن تیھیں مانگوں یہ بر دان
اُردو بیچ رکھنا چھوں سب بدھ لیو اُبار

چھند گیتکا

شری کرشن کیرت بیاس گائو سنت سُرسن رنجنی
سُور آدک سنت جن بھاکھا پر بندھ بچار کے
سُور ساگر پریم ساگر اَو سُکھ ساگر کہیو
شیل آگر گیان ساگر اَت سُجان جو جانئے
منشی نول کشور جی مالک اودھ اخبار کے
رگھبر دیال بُلیک تہہ بیچ سپھل بیچ بانی کرن
شیل من پربھُو اُبنہ چونی بھول چوک تمھارے
گیان اتچھ تھوڑجہ کو سُود بدھ سکھ پاوے ہے

دیو بانی تدھ یاؤن تاپ ترے بھو بھنجنی
جگت ہت بدھ سیت باندھیو آس یہ اُدھار کے
تاؤ تے اَت سرل جگ ہت ترجمہ ہر جش بھیو
گُن اُجاگر روپ ناگر تہ سمان نہ آنئے
جگ بدت آدر دھرم دُھر آدھار ہیں بُدھار کے
لکھیو اُردو بیچ اُلتھا راکھ اُر شری ہر چرن
پنتھ اک دو ی کاج ہوئی سُوئی اُر بیچ دھارئیے
شری شیام شیا ماکائیے جس پربھُو نت دھام سوجاہے

دوہا

اک ہزار نوسے اُدھک اکتیس بکرم سال
شہر لکھنؤ مدھیہ میں اُلتھا رچیو رسال

१ त्रय
२ अनुकूल
३ यश
४ पंकज
५ सेतु

منگلاچرن

ترجمہ شری مدبھاگوت کا بیچ بولی اُردو کے

پہلے شری گنیش جی کے چرنوں کو یاد اور دھیان کرتا ہوں جن کے دھیان کرنے سے سب کامنا آدمی کی پوری
ہوتی ہیں پھر آد نرنکار جیوتی پربرہم پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں جن کی مایا سے سب جڑ اور چیتن کی اُتپت उत्पत्ति
اور پالن اور ناش تینوں لوک میں ہوتا ہے اور سب جیوؤں میں برہما جی سے لیکر چیونٹی تک انھیں کے تیج کا پرکاش
رہتا ہے سب سے پہلے وہی تھے اور مہاپرلے ہونے پر بھی وہی ابناشی پُرش استھر رہیں گے اور شری کرشن مہاراج کی
سانولی صورت موہنی مورت پر نچھاور ہو کر ان کے چرنوں پر سر دھرتا ہوں جنھوں نے اپنی اِچھا سے واسطے بھار اُتارنے
پرتھوی اور مارنے کنس اور جراسندھ जरासंध آدک ادھرمی راجا اور راچھسوں کے جو ہر بھگتوں کو دُکھ دیتے تھے
اور درشن دے کر واسطے کرتارتھ کرنے انیک اپنے بھگت اور سیوک کے بسدیو اور دیوکی کے یہاں شری متھراپوری میں
سگن اوتار لے کر انیک لیلا جگت میں اس اِچھا سے کیں کہ اُس لیلا کی کتھا اور وارتا سنساری لوگ آپس میں کہہ سن کر
بھوساگر پار اُتر جائیں اور بشن بھگوان کے چرنوں کو ڈنڈوت کرتا ہوں جو سب جیوؤں کی اُتپت اور پالن کرتے ہیں
اور شری مہادیو جی کے پاؤں پر مستک دھرتا ہوں جو عمر بیتنے کے اُپرانت سب جیوؤں کا ناش کرتے ہیں اور
بابا جواہر لال سارسوت براہمن رہنے والے کاشی پُری اپنے گرو کے چرن کمل کو ساشٹانگ ڈنڈوت کرتا ہوں
جن کی کرپا سے شری رادھا کرشن جی کے چرنار بند میں اِس داس کو پریم اُتپن ہوا اور شری شاردا دیبی اور شری شیش ناگ
اور نارد جی کے چرنوں پر سر رکھتا ہوں جو آٹھوں پہر اُس مُرلی منوہر کا گن نباد गुणानुवाद گاتے ہیں اور بسدیو اور
دیوکی اور نند جسودا جی کے چرنوں کی دھور اپنے مستک پر چڑھاتا ہوں جن کے تپ کرنے سے شری پربرہم نارائن
نے مرت لوک میں نرتن دھارن کر کے بھگتوں کو درشن دیا اور شری بید بیاس جی اور شری شکدیو جی کے شرن ہوتا
ہوں جنھوں نے اِس امرت روپی کتھا شری مدبھاگوت کو جگت میں پرکٹ کیا اور اندر آدک دیوتا اور سنکادک رکھیشور
اور شری بلرام اور شری رادھکا جی اور رکمنی جی کے چرنوں پر گر کے برج گوکل اور متھرا دیش کے نچھاور ہوتا ہوں
جس دیش میں شری پربرہم نارائن جی نے اوتار لے کر بال چرتر اور راس لیلا کر کے اپنے بھگتوں کو سکھ دیا اور جتنے
گوال بال اور گوپیاں اور برجباسی اور گئو اور بچھڑے اور کیٹ پتنگ اور ہرن آدک نبچر वनचर اور جلچر जलचर
اور نبھچر नभचर جو متھرا اور گوکل کے ہیں سب کو ڈنڈوت کرتا ہوں اور شری جمنا جی کے چرن کو جس میں مُرلی منوہر
جل بہار کرتے تھے اور گوبردھن پہاڑ جس کو نند لال جی نے اپنی انگلی پر اُٹھایا تھا اور اُس بن کو جہاں مُرلی منوہر گئو
چراتے تھے اور جمنا کنارے کی ریت रेत کو جہاں بانکے بہاری جی نے راس لیلا کی تھی اور اُس کدم کے برچھ کو
جس پر شیام سندر چڑھ کے بیٹھتے تھے اور سب سنت اور بھگتوں کے چرنوں پر اپنا سر رکھ کر شری کرشن داسانو داس

مکھن لال بیٹا گنجن لال کھتری پنجابی رہنے والا کاشی پُری محلہ برہم نال نائب کوتوال تھانہ کال بھیروں یہ اِچھا رکھتا ہے کہ ترجمہ شری مدبھاگوت بارھوں اسکندھ کا جو پہلے کے مہاتما اور بھکتوں نے بھاکھا دوہا اور چوپائی میں بنایا ہے بیچ بولی اُردو کے لکھوں کہ سب استری پُرش لڑکے بوڑھے اور چھوٹے بڑے گیانی اور اگیانی اُس کے ارتھ کو سمجھ کر پرمیشور کے چرنوں میں پریت لگاویں دوہا اور چوپائی کہ وہ بولی برج کی ہے سب لوگ ارتھ کہے بغیر سمجھ نہیں سکتے جو اُس کو سمجھ کر پرمیشور کے چرنوں میں پریم لگاویں اور یہ داس مہا اگیانی سنساری موہ میں پھنسا ہوا اتنی بدھ کہاں رکھتا ہے جو اُس پرمیشور کا چرتر جس کے برنن کرنے میں شیش ناگ اور گنیش جی اور شاردا دیبی تھکت ہیں اور اُنکے انت کو پہونچ نہیں سکتے بارھوں اسکندھ کا ترجمہ کرسکوں اِس لیے آپ سب دیوتا اور رکھیشور اور مہاتماؤں کے چرنوں پر جن کا نام اوپر لکھا ہے سر اپنا دھر کر بڑی ادھینتائی سے یہ بردان مانگتا ہوں کہ آپ دیا کر کے یہ آشیرباد دیجئے کہ جس میں یہ پوتھی شری مدبھاگوت بیچ بولی اُردو کے جس طرح اِس داس کی اِچھا ہے سمپورن ہوجائے یہ پُران سب بیدوں کا سار واسطے پار اُتارنے سب جیوؤں کے سنسار روپی سمندر سے شری شکدیو جی نے اِس مرت لوک میں جہاز بنایا ہے بغیر پڑھنے اور سُننے اُس کے جنم لینا اور جیتا آدمی کا کہ یہ جیتین چولا ہے سنسار میں اکارتھ سمجھنا چاہیئے کلجگ باسیوں کو سنساری مایا موہ استری پُتر دربیہ اور سُکھ میں پھنسے رہنے سے کسی کو جیسا چاہیئے ویسا ساوکاش نہیں رہتا جو من اپنا بیچ بھجن اور اسمرن پرمیشور کے لگاویں اور کلجگ میں عمر آدمی کی بہت کم ہو کر مرنے کا ٹھکانا نہیں رہتا تسپر بھی دن رات کمانے کھانے کی چنتا میں رہ کر اپنے مرنے اور پرلوک کا ڈر نہیں رکھتا اِس لئے منکھ تن پاکر پہلے وہ کام کرنا چاہیئے جس میں شری کرشن جی مہاراج تربھون پت جنھوں نے آدمی کو اپنی مہا سے پیدا کیا ہے پرسن ہوویں اور اپنا پرلوک بنے منکھ تن پانے کا یہی پھل ہے کہ آٹھوں پہر میں کسی وقت پرمیشور کو اپنے من سے نہ بھلا دے آدمی کا چولا کلجگ میں بہت اپرادھ اور پاپوں سے بھرا ہو کر سوائے بُرائی کے کوئی بھلائی اُس سے جلدی نہیں ہوتی اِس واسطے پربرہم نارائن نے بید بیاس جی کا اوتار لے کر پوتھی شری مدبھاگوت کو سب بیدوں کا سار نرمان کیا اور شری شکدیو جی مہاراج نے یہ امرت روپی کتھا سنساری جیوؤں کے پاپ چھوٹنے کے لیے اور بھوساگر پار اُترنے کے واسطے جگت میں پرگٹ کی ہے جس طرح امرت پینے سے جیو امر ہو کر نہیں مرتا اُسی طرح جو کوئی اس کتھا کو پریت کے ساتھ سُننے وہ آواگون سے چھوٹ کر مُکت پدوی پر پہونچتا ہے اس لیے داس مکھن لال نے ترجمہ اس پوتھی کا واسطے سمجھنے سب چھوٹے بڑوں کے بیچ بولی اردو کے سمبت ۱۹۰۳ کاشی پُری میں لکھ کر سکھ ساگر نام رکھا اور کہیں کہیں دوہا چوپائی سورٹھا اور کبت برج بھاکھا کے جو بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں جہاں جیسا اُچت دیکھا وہاں ویسا لکھا اور کچھ کتھا برج بلاس کی جس میں راس بہار بہت ہے سوائے کتھا شری مدبھاگوت کے اِس پوتھی میں لکھی گئی اب تھوڑا سماچار اپنا جس طرح مجھ کو شری نارائن جی کے چرن کمل ہیں پریم اپتین ہوا برنن کرتا ہوں میں نے شری کاشی پُری میں جنم لیکر یاونی بدیا پڑھی اور بیس ۲۰ برس کی عمر میں منشی برندابن سر رشتہ دار عدالت فوجداری مرزاپور کے اُپکار سے جو میرے باپ کے ماما تھے

اُسی ضلع میں بعہدۂ محرری تھانہ نوکر ہوا اور تئیسؔ برس کی عمر میں داروغہ ہو کر اور تھانہ گوپی گنج پرگنہ بھدوہی زمینداری
شری مہاراج ادھراج ایشری پرشاد نرائن سنگھ بہادر کاشی نریش کے جو چودھوں گُن ندھان ہیں بدل آیا بتیس برس
کی عمر تک کام کرودھ لوبھ موہ سنساری جال میں ایسا پھنسا رہا کہ گرمکھ بھی نہیں ہوا گوپی گنج کاشی اور پریاگ کے بیچ
راستہ پر ہے اس لیے بہت سے سادھو اور مہاتما جن تیرتھ یاترا کرنے کے لیے اُسی راستہ سے آیا جایا کرتے ہیں
سو مجھے اُن سنتوں اور مہاتماؤں کے چرنوں کا درشن پانے سے اور ست سنگ سے یہ ابھلاشا ہوئی کہ گرمکھ ہو جیسے
جس سے انت کال شدھ رہے تب میں ایسا سوچ کر کاشی جی چلا آیا اور شری باباجواہر لال جی سارسوت براہمن
چھتیسوؔ گُن ندھان ساکشات ایشور اوتار کا شِشیہ ہوا سو اُن گرو نارائن نے مجھ کو بارہ اچھر کا منتر اپدیش دیا جب
اُس منتر کے جپنے اور گرو کے آشرباد سے میرا ہردے شُدھ ہو کر ہر چرنوں میں پریم اُتپن ہوا تب میں نے پوتھی
شری مدبھاگوت کا جو فیضی نے فارسی میں ترجمہ کیا تھا پڑھنا آرمبھ کیا جب اُس کے پڑھنے سے میرا پریم بڑھا تب
مجھ کو یہ اچھا ہوئی کہ اُس کو اُردو بھاشا میں جس کو سب کوئی سمجھ سکیں لکھوں سو میں نے پوتھی شری مدبھاگوت کو مہاراج
پرپھنیندراچاری फनीन्द्रा चारी رہنے والے گوپی گنج اور پنڈت گوبند رام اور مدن موہن جی او مہاکاشی باسی
سے جو چھ شاستر اور اٹھارہ پُران کے جاننے والے ہیں ملان کر کے اُردو میں ترجمہ کیا سو شیام سندر اور بشوناتھ جی اور
سب دیوتا کاشی باسی کی کرپا اور دیا سے ترجمہ سمپورن ہوا اور اس داس کو اس گرنتھ کے لکھنے اور پڑھنے کا ابھیاس
رکھنے سے جو سُکھ ملا اُس کا حال کیا کہوں اندر لوک کا بھی سُکھ ست سنگ کے سامنے کچھ مال نہیں ہے جو آدمی اِس
امرت روپی کتھا کو نت پڑھے اور سُنا کرے تب اُس کو معلوم ہوگا کہ اس میں کیا گُن اور لابھ ہے جب تک آدمی اِس
کتھا کو نہیں پڑھتا اور سنتا تب تک اُس کا سُکھ نہیں پاتا　　دوہا

ایک گھڑی آدھی گھڑی آدھی گھڑی کی آدھ	تُلسی سنگت سادھو کی ہرے کوٹ اپرادھ

اور یہ داس کچھ سنسکرت اور شاستر نہیں پڑھا ہے کداچت اس ترجمہ میں کوئی بات بھول گئی ہو تو آپ لوگ دیا
کر کے اپرادھ میرا چھما کریں بھول چوک میں مہاتما لوگ سدا ایسے چھوٹوں پر دیا کرتے آتے ہیں۔

کبت

شری بھاگوت کٹھور بڑی کچھ بوجھ پڑے نہیں ارتھ کی ریتی پریت بنا نہیں کام سرے بن کام سرے نہ سرے جگ نیتی	بوجھے بنا نہیں پریم جگے بن پریم جگے اُپجے نہیں پرتیتی یا ہی سے بوجھے ہیت کہوں اُردو میں خلاصہ گوبند کی گیتی

دوہا

بیاس دیو شکدیو کو بنے کروں کر جوڑ اپنے چت کے چین کو اُردو بین بنائے	ہٹھ بس اُردو کرت ہوں چھمو ڈھٹھائی مور بھوساگر اُترن چہوں گوبند کے گن گائے

ترجمہ چھ ادھیائے جس کو گوکرن مہاتم کہتے ہیں

پہلا ادھیائے

کتھا بھگتی اور گیان اور بیراگ کی

سونک آدک اٹھاسی ہزار رکھیشوروں نے بیچ استھان نیم شارنیہ کے سوت پورانک شکھ وید ویاس جی سے
کہا کہ تم کوئی کتھا اور لیلا پرمیشور کی ایسی برنن کرو جس میں بھگتی اور گیان اور بیراگ ادھک ہو اس گھور کلجگ میں
گیان سنساری آدمیوں کا راچھس کے سمان ہو گیا ہے اس لیے کوئی شکھ سے نہ رہ کر سب کسی کو ایسا کرودھ اور موہ
اور لوبھ اتپن ہوا ہے کہ آٹھوں پہر اُسی دُکھ میں بیاکل رہتے ہیں کوئی ایسا چرتر بھگوان کا برنن کیجیے کہ کلجگ باسیوں کو
بھگتی اور پریت پیدا ہو کر شکھ ملے یہ بات سُن کر سوت جی بولے کہ تم لوگوں نے بہت اچھی بات کلجگ باسیوں کے
اُدھار کرنے کے واسطے پوچھی جو کال روپی سانپ کے مُنہ میں پڑے ہیں سو وہ کتھا شری مدبھاگوت ہے جو شکدیو جی
مہاراج نے راجا پرکھیچت سے کہی تھی جس سمے راجا کو شرنگی رشی کے شاپ دینے کے اُپرانت उपरान्त رکھیشوروں
اور منیشوروں کی سبھا میں شکدیو جی نے شری گنگا جی کے کنارے آکر کتھا شری مدبھاگوت سُنانا آرمبھ کی اُس سمے
دیوتاؤں نے امرت کا کلسہ وہاں لا کر شکدیو جی سے کہا کہ مہاراج یہ امرت کا گھڑا آپ لیجیے اور ہم لوگوں کو امرت روپی
کتھا پلائیے یہ بات سُن کر شکدیو جی بولے کہ تمھارا امرت ہمارے کام کا نہیں ہے اس امرت کے پینے سے عمر
آدمی کی دیوتا کے برابر ہوتی ہے برہما جی کے ایک دن میں چودہ ۱۴ اندر بدل جاتے ہیں تمھارے امرت سے
اُتم یہ کتھا روپی امرت بھگوان کا چرتر ہے جس کی سپتاہ سُننے اور پڑھنے سے جیو امر ہو کر کبھی نہیں مرتا
اور مکت پدوی پر پہونچ کر آواگمن سے چھوٹ جاتا ہے اس لیے راجا پرکھیچت تمھارے امرت پینے کی اِچھا
نہ رکھ کر بھاگوت روپی امرت پیا چاہتا ہے اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے کہا کہ نارد مُنی کو شنک آدک نے سپتاہ
پارائن شری مدبھاگوت کا سنا کر اُس کتھا سننے کی بدھی بھی بتلائی ہے یہ سُن کر سونک آدک رکھیشوروں نے
سوت جی سے پوچھا کہ نارد منی تو دو گھڑی سے زیادہ کہیں نہیں ٹھہرتے تھے وہ سات ۷ دن ایک جگہ کیسے رہے
جو انھوں نے سپتاہ پارائن سُنا اور سنکادک کا درشن بھی کسی کو جلدی نہیں ملتا وہ نارد مُنی کو کیسے ملے اور یہ سپتاہ
جگیہ کہاں پر ہوا اس کا حال بتلائیے یہ بچن سُن کر سوت جی بولے کہ ایک سمے سنک سُنندن سناتن سنت کمار
چاروں بھائی گھومتے ہوئے بدرکا شرم میں آئے انھوں نے نارد جی کو پہلے سے وہاں اُداس بیٹھے دیکھ کر پوچھا
کہ اے نارد منی آج تم ملین مलीन سوروپ چنتا میں کس واسطے بیٹھے ہو اور کون بات کا سوچ تم کو ہے نارد جی نے
چاروں رکھیشوروں کو پرنام کر کے کہا کہ ہم کو جس بات کی چنتا ہے سو سُنیے ہم نے سب تیرتھ کاشی اور گوداوری

اور گیا آدک میں جا کر دیکھا کہ ان تیرتھوں پر کلجگ نے سب جیوؤں کو سنساری مایا میں ایسا پھنسا رکھا ہے کہ
ست اور تپ اور آچار اور دیا اور دان کلجگ میں سب جاتا رہا کیول اپنے پیٹ پالنے کی چنتا میں سب آدمی بکل رہ کر
جھوٹھ بولتے ہیں اور ابھاگی اور پاکھنڈی ہو کر ماتا اور پتا کی سیوا نہیں کرتے اِستری اور سُسُر اور سالے کی آگیا میں
رہ کر دربیہ کے لالچ سے اپنی بیٹی نیچ کُل میں بیچتے ہیں جہاں دیکھو وہاں ملیچھ اور شودر کی بڑھتی دیکھ پڑتی ہے براہمن
اور چھتری اپنے کرم اور دھرم سے رہِست دیکھ پڑتے ہیں کسی کو اپنے دَھرم پر اِستھر نہ دیکھ کر جب میں چاروں طرف
سے پھرتا ہوا شری متھراپُری میں جمنا کنارے پر پہونچا تب وہاں پر یہ آشچریہ کی بات مجھ کو دیکھ پڑی
کہ ایک استری جوان بیٹھی روتی ہے اور دو آدمی بوڑھے اُس کے پاس اچیت پڑے ہیں اور وہ استری چاروں طرف
اِس اِچھا سے دیکھتی تھی کہ کوئی آدمی اُس کی سہایتا کرنے والا آ کر پراپت ہو جیسے ہی اُس نے مجھ کو وہاں پر دیکھا ویسے ہی
کھڑی ہو کر بولی کہ مہاراج آپ ایک ساعت ٹھہر کر میرا دُکھ سُن لیجئے میرے بڑے بھاگ تھے جو آپ نے مجھے
درشن دیا جب میں نے اُس اِستری سے پوچھا کہ تو کون ہے اور یہ دونوں پُرش جو اچیت پڑے ہیں ان کا حال بتلا
تب اُس نے کہا کہ میں بھکتی ہوں اور یہ دونوں میرے بیٹے گیان اور بیراگ ہیں اور ان پانچ سات استریوں کو
جو یہاں بیٹھی دیکھتے ہو سو سب گنگا اور جمنا اور سرسوتی آدِ ندیاں استریوں کا روپ دھر کر میری ٹہل کرنے
کے واسطے آئی ہیں میں نے دربڑ दविड دیش میں جنم لیا اور کرناٹک دیش میں سیانی ہو کر تھوڑے دن
دکھن میں رہی اور گجرات میں جا کر بوڑھی ہوئی تھی اب شری بندرابن میں آنے سے جوان ہو گئی ہوں پر میرے
دونوں بیٹے کلجگ باسیوں کے گھور پاپ کرنے سے ایسے بوڑھے اور اچیت ہو کر پڑے ہیں کہ سامرتھ بولنے کی
بھی نہیں رکھتے ان کے دُکھ سے میں بہت اُداس رہتی ہوں یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ میرے بیٹے بوڑھے ہوں
اور میں جوان رہوں یہ حال دیکھ کر دنیا کے لوگ میری ہنسی کرتے ہیں اس کا کارن بتلائیے جب استری روپی
بھکتی نے مجھ سے یہ حال پوچھا تب میں نے اپنی بُدھی سے بچار کر کہا کہ اب کلجگ کے آنے سے تیری اور گیان
اور بیراگ کی کچھ مرجادا نہیں رہی کیول بندرابن میں آنے سے تو جوان ہو گئی ہے مگر میرے بیٹوں کو کلجگ میں
کوئی نہیں جانتا اس واسطے وہ جیوں کے تیوں بوڑھے اور نِربل بنے ہیں یہ بات سُن کر اُس نے کہا کہ جو کلجگ
ایسا دُشٹ ہے تو راجہ پریچھت نے کس واسطے دیا کر کے جان اُس کی چھوڑ دی جس پر دیا کرنے سے سب لوگوں کا
کرم اور دھرم جاتا رہا اُسے کیوں نہیں مار ڈالا تب میں نے اُس کو جواب دیا کہ پریچھت نے کلجگ میں بڑا گن دیکھ کر
اُس کو نہیں مارا کہ دوسرے جُگوں میں ہزاروں برس تک جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم کرنے سے بھی پرمیشور کا درشن
جلدی نہیں ملتا تھا سو کلجگ میں کیول بھجن اور کیرتن کرنے سے نارائن جی پُرسنت پر سنّ ہو کر درشن اپنا دیتے ہیں
پر کلجگ باسیوں سے یہ بات بھی نہیں بن پڑتی اِس لیے کلجگ نے سب آدمیوں کا دھرم اور کرم کھو دیا تیرتھ پر
براہمن لوگ دان لے کر اُس کا پراشچت نہیں کرتے اور سب کوئی کام کرودھ لوبھ اور اہنکار میں بھرے رہتے ہیں
کلجگ کا یہی دَھرم ہے اس میں پرمیشور کا بھجن اور اُسمرن اُتّم سمجھنا چاہیئے یہ بات سُن کر بھکتی نے کہا

کہ تم دھنیہ ہو بڑے بھاگ سے تمھارا درشن مجھ کو ملا آپ سب کسی کے دُکھ چھڑانے کے جوگ ہیں کوئی تدبیر کر کے گیان اور بیراگ کو جوان کر دیجئے جس میں میرا دُکھ چھوٹ جائے میں تم کو بار بار ڈنڈوت کرتی ہوں۔

دوسرا ادھیائے

بودھ کرانا نارد جی کا بھگتی کو اور واسطے چھڑانے دُکھ بھگتی کے ڈھونڈھنا کسی سادھو کو

نارد جی نے استری روپی بھگتی سے کہا کہ اب تو اپنی چنتا چھوڑ کر شری کرشن جی کے چرنوں میں دھیان لگا اُنکا اِسمرن اور دھیان کرنے سے سب دُکھ تیرا چھوٹ جائے گا جس سمے راجا دُرجودھن کی سبھا میں دُشاشن نے دروپدی द्रौपदी کا چیر کھینچ کر ننگی کرنا چاہا تھا اُس سمے دروپدی کے دھیان کرنے سے نارائن جی نے چیر بڑھا کر اُس کی لجا رکھی اور جب گجیندر गजेन्द्र کا پیر گراہ نے پکڑا اور اُس کا پران بچانے والا کوئی نہ رہا تب ہاتھی کے اِسمرن کرتے ہی بھگوان نے پہونچ کر گجیندر کا پران گراہ سے بچایا ہے بھگتی تو بیکنٹھ ناتھ کو پران سے بھی ادھک پیاری ہے وہ تیرے واسطے نیچ ذات میں بھی جہاں تیرا باس رہتا ہے وہاں آکر اس کا اُدّھار کر دیتے ہیں ست جگ تریتا اور دواپر میں سجن لوگ بہت سا تپ اور دان اور جگیہ اور دھرم کرنے سے مُکتی پاتے تھے اور کلجگ میں تیری کرپا سے سب جیوؤں کا اُدھار ہو جاتا ہے گیان اور بیراگ کو کوئی نہیں پوچھتا اس لیے تیرا دُکھ چھڑانے کے واسطے بہت اچھا اُپائے کر کے دنیا میں تیری مہما پرگٹ کر دیتا ہوں جن کے ہردے میں تیرا باس رہے گا وہ لوگ پاپی ہونے پر بھی جمراج کا کچھ ڈر نہ رکھ کر تیری دیا سے بیکنٹھ دھام کو چلے جائیں گے پرمیشور کا درشن جگیہ تپ برت دان کرنے سے جلدی نہیں ہوتا وہ بھگتی کرنے سے سہج میں ملتا ہے جنھوں نے ہزاروں برس نارائن جی کا تپ کیا تھا اُنھوں نے بھگتی پائی ہے پرمیشور بہت پرسن ہونے سے اپنی بھگتی دیتے ہیں اس لیے بیکنٹھ ناتھ نے سب باتوں پر بھگتی کو شریشٹھ رکھا ہے یہ بات سُن کر بھگتی نے کہا کہ اے نارد جی تم دھنیہ ہو جس طرح تم نے مجھ کو دھیرج دیا ہے اُسی طرح میرے بیٹوں کو بھی جو اچیت پڑے ہیں جگاؤ جب میرے اُٹھانے اور پکارنے سے گیان اور بیراگ نے آنکھ بھی نہیں کھولی تب میں نے وید کا بچن اور گیتا کا پاٹھ کرنا آرمبھ کیا اُس کے سُننے سے انھوں نے اپنی آنکھ کھول کر اُٹھنے کے واسطے چاہا لیکن نربلتا سے پھر اچیت ہو گئے جب یہ حال دیکھ کر میں بہت چنتا کرنے لگا کہ گیان اور بیراگ کس واسطے نہیں اٹھتے تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے نارد تم کیوں اتنا سوچ کرتے ہو یہ بنا ست سنگ کے نہ جاگیں گے انکی سنگت کرنے کے واسطے کسی سادھو کو ڈھونڈھو یہ بات سُنتے ہی میں وہاں سے سادھو ڈھونڈھتا ہوا یہاں تک پہونچا پر کلجگ ہونے سے کوئی سادھو اِچھا کے موافق نہ ملا اسی چنتا میں بیٹھا تھا کہ آپ کا درشن ملا سو آپ لوگ براہمن کے لڑکے بڑے جوگی اور گیانی سدا بال اوستھا میں رہ کر کیول کتھا روپی دھن اپنے پاس رکھتے ہو اور تمھاری تپسیا کا پھل کوئی برنن

نہیں کر سکتا کس واسطے کہ آپ نے جے اور بجے بیکنٹھ ناتھ کے دوار پالکوں کو پرتھوی پر گرا دیا ایسی سامرتھ سوائے
آپ کے دوسرے میں نہیں ہے جس طرح آپ نے دیا کر کے مجھے اپنا درشن (دیدار) دیا اُسی طرح بھکتی اور گیان اور
بیراگ کا دُکھ چھڑا کر اُن کو سُکھ دیجئے جس میں چاروں برن کے آدمی تمہارا یش گاویں اور کلجگ باسیوں کا من شُدھ
اور پوتر ہو جائے یہ بات سُن کر سنت کمار بولے کہ اے نارد جی تم اُداس نہو اور چنتا نہ کرو جتنے شیام سُندر کے داس
ہیں اُن سبھوں میں تم شریشٹھ ہو تم کو بھکتی کا دُکھ چھڑانے کے واسطے تدبیر کرنا اُچت ہے پچھلے وقت کے مہاتما
اور رکھیشوروں نے گیان اور دھرم کی بہت راہ سنساری آدمیوں کو بیکنٹھ پہونچنے کے واسطے بتائی لیکن اس
کٹھن راہ پر کسی سے چلا نہیں جاتا اور وہ راہ بتانے والا گرو بھی جلدی نہیں ملتا اس لیے جو کوئی شری مدبھاگوت
سچے من سے سُنے اُس کو وہ راہ مل سکتی ہے جو کتھا شکدیو جی نے راجا پریچھت کو سُنائی ہے وہی کتھا سُننے سے
بھکتی اور گیان اور بیراگ کو بھی سامرتھ ہو کر اُن کا دُکھ چھوٹ جائے گا پرمیشور کے چرنوں میں پریم بڑھنے کیواسطے
اس سے اُتم کوئی دوسری راہ نہیں یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ اے مہاراج میں نے وید اور گیتا کا پاٹھ کر کے
گیان اور بیراگ کو بہت جگایا پر اُن کو اُٹھنے کی سامرتھ نہیں ہوئی شری مدبھاگوت کہنے سے کس طرح جاگیں گے
سنت کمار جی نے کہا کہ اے نارد جی سب ویدوں کا سار شری مدبھاگوت کو سمجھنا چاہیئے اُس کے ایک ایک
اشلوک اور پد میں ویدوں کا ارتھ اِس طرح بھرا ہے جس طرح دودھ میں گھی رہتا ہے جبتک اُس کو تدبیر کے ساتھ
دودھ سے باہر نہیں نکالتے تب تک گھی کا سواد دودھ میں نہیں ملتا اِسی طرح سب وید اور پُران کو ویاس جی نے
متھ کر اُن کا تتو شری مدبھاگوت میں لکھا ہے اور اے نارد جی تم جان بوجھ کر کیوں بھولتے ہو چار اشلوک مُول شری مدبھاگوت
کے نارائن جی نے برھما جی سے کہے اور تم نے اُن سے سُن کر ویدویاس جی سے کہا ویدویاس جی نے اُن کو بستارپوربک
لکھ کر شری مدبھاگوت پُران بنایا وہی کتھا سب کسی کا دُکھ چھڑانے اور سنسار روپی سُمدر سے پار اُتارنے والی ہے
یہ بات سُن کر نارد جی ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپ نے بڑی دیا کر کے یہ حال کہا اور ہمارے بڑے بھاگ تھے جو آپ کا
درشن پایا ست سنگ بغیر بھاگ کے نہیں ملتا اب یہ بتلائیے کہ اس بھاگوت روپی گیان جگیہ کو کس طرح اور
کہاں پر کرنا چاہیئے اور کتنے دن میں یہ جگیہ پوری ہوتی ہے۔

تیسرا ادھیائے

برنن کرنا سنت کمار جی کا ودھی سپتاہ جگیہ شری مدبھاگوت کی اور جو پھل اُس کے سُننے سے ملتا ہے

سنت کمار جی بولے کہ اے نارد مُنی تم نے بہت اچھی بات پوچھی ہردوار میں گنگا کے کنارے یہ جگیہ کرنے کے واسطے
اچھا استھان ہے وہاں پر درختوں کا سایہ گھنا ہو کر بہت سے رکھیشور اور منیشور گیان جگیہ کے چاہنے والے رہتے ہیں اُس
جگہ تمہاری کتھا روپی جگیہ کرنے سے گیان اور بیراگ بھی جوان ہو کر جاگ اُٹھیں گے اور بھکتی کا سب دُکھ

چھوٹ جائے گا یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ مہاراج پنا تمہارے چلے وہ جگیہ نہیں ہو سکتا اس لئے آپ بھی
ہمارے ساتھ وہاں چلئے یہ بات سنتے ہی سنکادک چاروں بھائی اور نارد جی بدرکا شرم سے چل کر ہردوار میں گنگا کنارے
آپہونچے انھوں نے رکھیشوروں اور منیشوروں سے جو وہاں پر تھے کہا کہ ہم اسی استھان پر بھاگوت روپی جگیہ
کرتے ہیں جس کو کتھا روپی امرت پینا ہو وہ آکر سُنے یہ حال سُنتے ہی بھرگو اور بششٹھ اور چیون اور میدھاتھی اور گوتم
اور پرشرام اور بشوامتر اور مارکنڈے اور ویدویاس اور پاراشر آدک جتنے رکھیشور اور منیشور اُس تیرتھ پر رہتے تھے
سب وہاں آئے اور سوائے رکھیشور اور منیشوروں کے وید جو مورت والے ہیں اور گنگا جی آدِک ندیاں اور گندھرب
اور کِنر اور یچھ اور ناگ آدک چودھوں بھون کے لوگ کتھا روپی امرت کے پینے کے واسطے اُس گیان جگیہ میں آکر اکٹھا
ہوئے جب نارد جی نے سب کسی کو بڑے آدر بھاؤ سے بٹھلایا تب بشنو اور برکت विरक्त اور مہا پُرش لوگوں نے
جے شبد اور شنکھ دُھن کیا دیوتا لوگ اپنے اپنے بانوں پر چڑھ کر وہاں کتھا سُننے کے لیئے پہونچے اور گیان روپی جگیہ پر
پھول برسانے لگے اور سب شروتا لوگ اس بچار میں چت لگا کر بیٹھے کہ دیکھیں سنکادک اور نارد جی کون لیلا اور
کتھا پرمیشور کی کہتے ہیں اُس سمے سنت کمار جی نے کہا کہ ہم تم کو وہ کتھا سُناتے ہیں جو شکدیو جی نے راجا پریچھت سے
کہی تھی وہ پُران اٹھارہ ہزار اشلوک کا ہے اُس کے پڑھنے اور سُننے سے مُکتی سامنے کھڑی رہتی ہے شری مد بھاگوت
سُننے کے برابر دوسرے پُران کے سُننے اور ہزاروں اشومیدھ अश्वमेध جگیہ اور باجپے یہ वाजपेय جگیہ
کرنے سے پھل نہیں ملتا کاشی اور گیا اور پریاگ اور کُرچھیتر اور پشکر آدی کسی تیرتھ کا اسنان کتھا سننے کے برابر
پھل نہیں رکھتا جب تک سنساری لوگ یہ کتھا نہیں سُنتے تب تک اُن کے بہت جنموں کے پاپ گرجتے ہیں پر
امرت روپی بھاگوت کے سُنتے ہی ان کے پاپ اس طرح چھوٹ کر بھاگ جاتے ہیں جس طرح سورج کے نکلنے سے
کہرا نہیں رہتا جو آدمی ہر روز آدھا اشلوک بھاگوت کا پڑھا کرتا ہے اُس کی بھی مکتی ہو جاتی ہے اور جو لوگ نت بھاگوت
پڑھ کر اوروں کو سُناتے ہیں اُن کے کروڑوں جنم کے پاپ جل کر راکھ ہو جاتے ہیں جو کوئی پوتھی شری مد بھاگوت کی
سونے کے سنگھاسن پر دھر کر بیشنو اور سادھو کو دان دیتا ہے اُس کو پرمیشور اپنی جیوتی میں ملا لیتے ہیں جس نے
آدمی کا تن پا کر بھاگوت کتھا نہیں سُنی اُسے دھرکار ہو کر چنڈال کے برابر سمجھنا چاہیئے ایسا پوت جننے سے اُسکی ماتا
بانجھ رہتی تو اچھا تھا کلجگ میں جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم آدمی سے کچھ نہ ہو کر من اُس کا ایک طرف نہیں لگتا
اس لیے پربرھم نارائن نے ویدویاس جی کا اوتار لے کر یہ کتھا بنائی ہے جو کوئی سات دن تک چت لگا کر اس پُران کا
سپتاہ سُنتا ہے اُس کو جگیہ اور برت اور دان سب کا پھل مل کر مکتی پدارتھ ملتا ہے جب اودھو جی نے ایکادش اسکندھ
میں سب گیان شری کرشن مہاراج سے سُن کر کلجگ کا لکشن جانا تب شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان کر کر مُرلی منوہر سے
پوچھا کہ اے دینا ناتھ آپ تو بیکنٹھ دھام کو جاتے ہیں سنساری لوگوں کا اُدھار کس طرح ہو گا تب تربھون پتی بولے
کہ اے اودھو تم بدرکا شرم میں جا کر تپ کرو تمہاری مکتی ہو جائے گی ہمارے جانے کے پیچھے ایک بھاگوت روپی مورتی
ہماری دُنیا میں رہے گی جو آدمی سپتاہ بھاگوت سچے من سے سُنے گا اس کو ہمارا درشن ہردے میں ہو جائے گا

سنساری لوگوں کا دُکھ چھڑانے والا یہ پاراین جگیہ سمجھنا چاہیے سوائے اس کے اور کوئی دوسری چیز آدمی کو مایا روپی جال سے چھوٹنے کے واسطے اُتم نہیں ہے اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے سونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جب سنت کمار نے سپتاہ پاراین شری مدبھاگوت کا سُنانا آرمبھ کیا اور سب کوئی سننے لگے تب اُس امرت روپی کتھا کے پرتاپ سے وہ دونوں بوڑھے گیان اور بیراگ جو اچیت پڑے تھے جوان ہوکر اُٹھ بیٹھے اور بھکتی کا دُکھ دور ہوگیا اور ان کا درشن سب سبھا والے پاکر گوبند اور ہری اور مراری کہنے لگے اور بھکتی اور گیان اور بیراگ کا درشن ملنے سے اُن کو بھکتی ہوکر کلجگ کا دُکھ جاتا رہا اور سب کسی کا من سپتاہ کتھا سُن کر شدّھ اور ایک چت ہوگیا۔

چوتھا ادّھیائے

درشن دینا نارائن جی کا سب آدمی سپتاہ سننے والوں کو اور اتہاس ایک براہمن کا جس کی استری بڑی کرکشا تھی

سُوت جی نے سونکادک سے کہا کہ جب سب بیشنو اور رکھیشور سپتاہ سُن کر ایک چت ہوگئے تب شری بندرابن بہاری سانولی صورت موہنی مورت نے پیتامبر اوڑھے اور کردھنی اور مکٹ اور کنڈل جڑاؤ پہنے کیسر اور چندن کا کھور ماتھے پر لگائے اودھو آدک بیکنٹھ باسی بھکتوں کو ساتھ لئے اس گیان جگیہ میں آکر سب کو درشن دیا امرت روپی کتھا سُن کر پہلے سے سادھو اور بیشنو کے ہردے میں شیام مورت دکھائی دینے لگی تھی سو پرتچھ میں بھی سب کسی نے انکا درشن کر کے اپنا اپنا جنم سُپھل جانا اور بیکنٹھ ناتھ کو دیکھتے ہی جتنے بیشنو اور رکھیشور اُس سبھا میں بیٹھے تھے جے جے بول کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور لگے گر چندن اور پھولوں کی برکھا اُن پر کرنے لگے اور دھوپ دیپ نیبید سے پوجا کر کے سنکھ آدک بجا کر ساشٹانگ ڈنڈوت کی یہ سب آنند دیکھ کر نارد مُنی بولے کہ سنت کمار جی آپ نے جو سپتاہ جگیہ کیا اس میں جس نے جس نے یہ کتھا سُنی وہ سب پوتر ہوکر پدوی پر پہونچے اب اور کون کون لوگ یہ امرت روپی کتھا سُن کر بھوساگر پار اُتریں گے اُن کا حال برنن کیجئے سنت کمار نے کہا کہ جو کلجگ کے آدمی بڑے پاپی اور دُشٹ اور لالچی اور جھوٹے اور چغلخور اور کامی پیدا ہوکر اپنے کرودھ سے جلے مرتے ہیں وہ لوگ بھی اس سپتاہ جگیہ کے سُننے سے پوتر ہوکر مُکت پدوی پر پہونچیں گے اور جو کوئی کلجگ میں ماتا اور پتا کی سیوا اور اپنے کرم اور دھرم سے رہت اور لوبھ میں ڈوبا رہ کر جھوٹا اور چور اور ٹھگ وہ بھی اس کتھا کے سُننے سے بھوساگر پار اُتر جائیگا اب ہم ایک پُرانی کتھا تم سے کہتے ہیں سُنو کہ دکھن دیش میں تُنگ بھدرا तुङ्गभद्रा نام ایک ندی ہے اس کے کنارے ایک نگر میں آتم دیو نام براہمن بڑا پنڈت اور تیج وان اور دھرماتما رہتا تھا اُس براہمن کی ایک استری دُھندھلی धुंधली نام بڑی کرکشا دن رات سنساری مایا میں رہ کر اپنے پتی کو سب طرح کا دُکھ دیتی تھی لیکن وہ براہمن گیانی پرمیشور کی اِچھا اُسی طرح سمجھ کر اُسی کے ساتھ اپنے دن کاٹتا تھا جب اُس براہمن کے کوئی لڑکا نہ ہوکر

بڑھاپا آیا تب اُس نے سنتان ہونے کے واسطے برت اور نیم کرنا شروع کیا اور بہت گئو اور سونا براہمنوں کو دان دیا
تسپر بھی اُس کی کامنا پوری نہ ہوئی تب وہ براہمن اپنے من میں بہت اُداس ہو کر گھر سے نکلا اور اپنے پران تیاگ کرنے کی
اِچھا کر کے بن میں چلا گیا جب دوپہر کو پیاس سے بہت بیاکل ہو کر ایک تالاب کے کنارے اسنان کر کے پانی پیا اور
اُسی جگہ بیٹھ کر سنتان ہونے کے لیے چنتا کرنے لگا تب پرمیشور کی اِچھا سے ایک سنّیاسی مہاپُرش اُس تالاب پر آپہونچا
جب براہمن نے اُس کا تیج دیکھ کر بڑے آدر بھاؤ سے اپنے پاس بٹھلا تب اُس مہاپُرش نے پوچھا کہ اے براہمن دیوتا
تم اس بن میں کس واسطے اُداس بیٹھے ہو اپنے سوچ کا حال ہم سے کہو یہ بات سنتے ہی براہمن آنسو بھر کر ہاتھ جوڑ کر
بولا کہ اے مہاراج میں نے پچھلے جنم میں بڑا پاپ کیا تھا اس سے میرے سنتان نہیں ہوئی بیٹا نہ ہونے سے پتر لوگ
نرک میں جاتے ہیں یہی دُکھ سمجھ کر اپنی جان دینے کے واسطے یہاں آیا ہوں دنیا میں جس کا بیٹا نہو اُس کا جنم لینا اور جینا
اکارتھ ہے اور اُس کے دھن اور کُل پر دھکار سمجھنا چاہیئے اور میں ایسا ابھاگی ہوں کہ میری پالی ہوئی گئو بھی بانجھ
رہ کر میرا لگایا ہوا درخت نہیں پھلتا جو پھل بازار سے مول لاتا ہوں وہ بھی سُوکھ جاتا ہے جب وہ براہمن یہ سب
بات اُس مہاپُرش سے کہہ کر بڑا بلاپ کرنے لگا تب وہ سنیاسی براہمن کو بہت دھیرج دے کر بولا کہ میں پتر
ہونے کے لئے بچار کرتا ہوں تو اُداس مت ہو پھر اُس مہاپُرش نے براہمن کی کرم ریکھا دیکھ کر کہا کہ اے براہمن تیرے
بھاگ میں سنتان نہیں لکھی ہے اس سے سات جنم تک تیرے لڑکا پیدا نہ ہو گا کیوں اتنا رو کر اپنی جان
دیتا ہے سنساری مایا سب جھوٹی ہے دنیا میں سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا اور کلجگ میں لڑکے سے کسی کو سُکھ
نہیں ملتا بیٹا ماں باپ کی سیوا نہیں کرتا اور اپنے سالے اور سسر اور عورت کی آگیا میں رہ کر ماں اور باپ کو
دُکھ دیتا ہے عورت اور بیٹا اور بھائی اِدک سب اپنے مطلب کے ساتھی ہوتے ہیں تسپر بھی مایا کا ایسا جال ہے کہ
آخر کو لوگ من اپنا عورت اور لڑکوں میں لگائے رہ کر پرمیشور کا اُسمرن نہیں کرتے اس لیے اُن کو نرک میں جا کر
دُکھ بھوگنا پڑتا ہے اے براہمن تو لڑکے کی اِچھا چھوڑ کر ہر چرنوں میں دھیان لگا اس میں تجھ کو بڑا سکھ ملے گا یہ بات
سُن کر وہ براہمن بولا کہ اے مہاراج مجھے لڑکا پیدا ہونے کے سوائے دھیان اور گیان کچھ نہیں سوجھتا آپ کرپا
کر کے مجھ کو ایک بیٹا دیجیئے نہیں تو تمہارے اوپر میں اپنی جان دیتا ہوں جب سنیاسی نے براہمن کا یہ حال دیکھا
تب پھر اس کو سمجھا کر کہا کہ اے براہمن سنتان کے واسطے راجا چترکیت نے دس ہزار رانی سے بواہ کیا
تسپر بھی بیٹے کا سُکھ نہیں پایا اس طرح بہت سے راجا لوگ بیٹے کی چاہنا میں مر گئے اور منورتھ اُن کا پورا نہیں
ہوا جو لوگ ابھاگی ہیں اُن کا اُدیم بھی نشپھل ہوتا ہے اس لیے تو سنتان کی چنتا چھوڑ دے یہ بات سُن کر براہمن نے
کہا کہ آپ جتنی بات گیان کی کہتے ہیں میرے چِت میں ایک نہیں دھنستی دیا کر کے کوئی ایسی تدبیر کیجیئے جس میں
میرے بیٹا ہو اس طرح ہٹھ دیکھ کر سنیاسی نے ایک پھل اُس براہمن کو دے کر کہا کہ تو یہ پھل لے جا کر اپنی
عورت کو کھلا دے پرمیشور کی کرپا سے تیرے بیٹا ہو گا جب وہ مہاپُرس پھل دے کر کسی طرف چلا گیا تب آتم دیو
گھر پہونچ کر وہ پھل اپنی عورت کو دے کر بولا کہ اس کے کھانے سے تیرے لڑکا ہو گا یہ بات کہہ کر براہمن دیوتا کہیں باہر

چلے گئے اِتنے میں ایک سکھی اُس کے پاس آئی تب براہمنی نے اُس سے کہا کہ یہ پھل میرے سوامی نے لڑکا پیدا
ہونے کے لیے کہیں سے لاکر مجھ کو دیا ہے لیکن میں گربھ رہنے کے ڈر سے اس کو نہ کھاؤں گی گربھوتی गर्भवती
استری کا جی متلاتا ہے اس سے بھوجن نہیں کھایا جاتا گربھ رہنے سے مجھ کو چلنے پھرنے میں دُکھ ہوگا گھر کے بھیتر بیٹھنا
پڑے گا سکھی سہیلیوں سے ملنا چھوٹ جائے گا گانے بجانے میں بگھن विघ्न ہوگا پھر لڑکا جننے میں بہت دُکھ
ہوگا اور جو لڑکا پیٹ میں ٹیڑھا ہو جائے گا تو میری جان جاتی رہے گی اور میرا بدن ملائم ہے دُکھ کیسے سہونگی اور
اور جو کُشل سے لڑکا بھی ہوا تو اُس کے پالنے میں بڑا دُکھ ہوگا بالک کپڑے اور بچھونے کو مل موتر سے خراب کردیتا ہے
اُس دُرگندھ میں مجھ سے کیسے رہا جائے گا ان سب دُکھوں کے اُٹھانے سے بانجھ اور بدھوا اچھی ہوتی ہے جس کو
گربھ کا دُکھ اُٹھانا نہیں پڑتا ہے ایسی ایسی بہت سی باتیں اُس براہمنی نے اپنی سکھی سے کہکر اُس پھل کو نہ کھایا
اُٹھا کر رکھ چھوڑا اور اپنے خاوند سے جھوٹھ کہہ دیا کہ میں نے پھل کھالیا تھوڑے دن پیچھے اُس براہمنی کی بہن نے
وہاں آکر پوچھا کہ اے بہن تم ان دنوں میں بہت دُکھی اور اُداس معلوم ہوتی ہو اس کا کیا کارن ہے تب اُس نے
اپنی بہن سے کہا کہ میرے سوامی نے ایک پھل لڑکا ہونے کے واسطے کہیں سے لاکر مجھے دیا تھا سو میں نے گربھ
رہنے کے دُکھ سے وہ پھل نہیں کھایا اور اپنے خاوند سے پھل کھانے کا حال جھوٹھ کہدیا اور گربھ میرے نہیں ہے
اس بات کا جواب کیا دوں گی اس کارن میں اُداس رہتی ہوں یہ بات سُن کر اس کی بہن بولی کہ تو کچھ چنتا مت کر
میرے ایک مہینہ کا گربھ ہے سو تو اپنے پتی سے کہدے کہ میرے گربھ رہا ہے جب میرے لڑکا ہوگا تب میں وہ
لڑکا تجھے دے کر اس کو تیرا بیٹا پرگٹ کرکے دودھ پلایا کروں گی اس بات کی خبر تیرے خاوند کو نہوگی اور
جو یہ پھل تیرا خاوند لایا ہے وہ پھل تو اپنی گئو کو کھلادے یہ بات سن کر براہمنی نے خوش ہوکر وہ پھل گئو کو
کھلادیا اور اپنی بہن کو آتم دیو سے چھپا کر اپنے گھر میں رکھا جب دسویں مہینے اُس کے بیٹا پیدا ہوا تب براہمنی
نے اپنے خاوند سے کہلا بھیجا کہ میرے لڑکا ہوا ہے یہ حال سُنتے ہی آتم دیو نے منگلاچار منا کر براہمن اور منگتوں کو
بہت سا دان دچھنا دیا اور براہمنی نے اپنے پتی سے کہا کہ میرے دودھ نہیں اُترتا ہے اور میری بہن کے دودھ
ہوتا ہے اُس کا لڑکا چھ مہینے کا ہوکر جاتا رہا ہے تم کہو تو میں اُس کو دودھ پلانے کے واسطے بُلا کر یہاں رکھوں براہمن نے
کہا کہ بہت اچھا لڑکا کسی طرح پالنا چاہیئے جب اتنی بات براہمن نے کہی تب براہمنی کی بہن پرگٹ ہوکر لڑکے کو
دودھ پلانے لگی اور براہمن نے اُس لڑکے کا نام دُھندھ کاری धुंधकारी رکھا جب دُھندھ کاری دو مہینے کا
ہوا تب گئو کے بھی اُس پھل کے پرتاپ سے ایک لڑکا بہت سُندر آدمی کی صورت کا پیدا ہوا پر دونوں کان
اُس کے گئو کی طرح تھے اُس کو دیکھ کر براہمن نے بڑی خوشی سے گوکرن गोकर्ण نام رکھا اور دونوں لڑکوں کو اپنا جھکر
اچھی طرح پالنے لگا جب وہ دونوں لڑکے سیانے ہوئے تب گوکرن پڑھ لکھ کر بڑا پنڈت اور بُدھمان اور دھرماتما
ہوا اور دھندھ کاری مہا مورکھ چور جواری ادھرمی ہوکر کوکرم कुकर्म کرنے لگا جب ویشیا گمن کرنے میں سب
مال گھر کا خرچ کر ڈالا تب دُھندھ کاری اپنی ماں اور باپ کو مارپیٹ کرکے سب کپڑا اور برتن گھر سے لیگیا

اور اس کو بھی بیچ کر سب روپیہ ویشیا کو دے ڈالا یہ حال اپنے بیٹے کا براہمن دیوتا دیکھ کر رو کر کہنے لگے کہ ایسے ادھرمی
لڑکا ہونے سے جو مجھے دُکھ دیتا ہے میں بنا سنتان ہی کے اچھا تھا ایسے جینے سے میرا مرنا اچھا ہے جس میں اس
مہا کشٹ اور دُکھ سے چھوٹ جاؤں یہ حال آتم دیو کا دیکھ کر گوکرن نے کہا کہ اے باپ دنیا میں سوائے دُکھ
کے سُکھ کسی کو نہیں ہوتا تم کس واسطے اتنی چنتا کرتے ہو دنیا میں راجا پرجا دھنی کنگال جتنے آدمی ہیں
سب کو ایک دُکھ لگا رہتا ہے جس نے سنساری مایا چھوڑ کر پرمیشور میں دھیان لگایا اُس کو سکھ ہوتا ہے
اس لئے تم اگیان چھوڑ کر استری اور پُتر کا موہ مَن سے توڑ ڈالو اور بن میں جا کر پرمیشور کا بھجن کرو تب تم کو سُکھ
ملے گا سنساری مایا موہ میں پھنسے رہنے سے آدمی نرک بھوگ کرتا ہے جب یہ بات گوکرن کی سُن کر براہمن دیوتا
کو کچھ گیان ہوا تب اس نے گوکرن سے کہا کہ تم نے بہت اچھی صلاح ہم کو بتلائی پر گیان سیکھے بغیر بن میں جا کر
کیا کروں جو میرے اُدھار کا اُپائے ہو سو بھی بتلا دے یہ بات سُن کر گوکرن بولا کہ اے پتا یہ مَن تمہارا جو
دنیا کے مایا موہ میں لگا ہے اُس من کو تم اُن کی طرف سے کھینچ کر ہر چرنوں میں لگاؤ بن میں اکیلے بیٹھ کر پرمیشور کا
دھیان کرو اور دنیا کی مایا اور ترشنا کو چھوڑ دو یہ بات سادھن کرنے سے تم بہت سُکھ پا کر مکتی پدوی کو پاؤ گے
یہ گیان سُنتے ہی آتم دیو نے خوش ہو کر دنیا کی مایا چھوڑ دی اور بن میں جا کر پرمیشور کا اسمرن स्मरण اور
دھیان کرنے لگا کچھ دن بیتے تن اپنا تیاگ مکتی پدوی پر پہونچ گیا۔

پانچواں ادھیاے

مرنا دھندھوکاری کا ویشیا کے پھانسی لگانے سے اور مکت ہونا اُسکا سپتاہ سُن کر

سُوت جی نے سُونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جب وہ براہمن بن میں چلا گیا تب دھندھوکاری نے
اپنی ماں کو مار پیٹ کر کے کہا کہ دولت گھر میں کہاں گاڑی ہے مجھکو بتلا دے نہیں تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا اُس نے
مارنے کے ڈر سے کہا کہ کل بتلا دوں گی اُس وقت یہ بات کہہ کر براہمنی نے بیٹے کے ہاتھ سے اپنی جان بچائی مگر
اُس کے گھر میں کچھ دولت نہ تھی جو بیٹے کو بتا دیتی اس لیے مار پیٹ کے ڈر سے وہ رات کو کنوئیں میں گر کر مر گئی
جب گوکرن نے دھندھوکاری کا یہ حال دیکھا تب وہ وہاں کا رہنا اُچت نہ جان کر تیرتھ جاترا کرنے کو باہر چلا گیا
اور گوکرن ایسا مہاتما اور گیانی ہوا کہ دُکھ سُکھ دوست دشمن کو برابر سمجھ کر دن رات سوائے بھجن اور اسمرن پرمیشور
کے اور کچھ کام نہ رکھتا تھا اور گوکرن کے جانے کے پیچھے دھندھوکاری اکیلا رہ کر چوری اور ٹھگی کر کے ویشیا کو دھن دینے لگا
ایک دن وہ کہیں سے بہت سا روپیہ اور گہنا چُرا لایا سو اپنی ویشیا کو دے کر اُس کے ساتھ سویا جب رات کو
دھندھوکاری نیند میں اچیت ہوا تب اُس ویشیا کے گھر والوں نے آپس میں صلاح کی کہ یہ ہمیشہ چوری اور
ٹھگی کر کے دوسرے کا مال لا کر ہم کو دیتا ہے کہیں پکڑا جائے گا تو اُس کے ساتھ ہم لوگ بھی سزا پاویں گے

اور ایسا کام کرنے سے یہ ضرور مارا جائے گا اس لئے اچھا یہ ہے کہ ہم لوگ اس کو مار ڈالیں ایسا بچار کر انھوں نے
دُھندھکاری کو پھانسی لگا کر اپنے گھر میں لٹکا دیا جب پھانسی لگانے سے اُس کی جان نہیں نکلی تب جلتی لکڑیوں سے
اُس کا منھ جلا کر مار ڈالا اور گھر کے بھیتر گڑھا کھود کر اُس کو گاڑ دیا جب ویشیا کے اڑوسی پڑوسیوں نے پوچھا کہ
دھندکاری جو تمھارے گھر پر آتا تھا ان دنوں دکھائی نہیں دیتا کیا ہوا تب اُس ویشیا نے کہا کہ کہیں روزگار
کرنے کے واسطے گیا ہے یہ بات سچ سمجھنا چاہیئے کہ ویشیا کسی کی دوست نہیں ہوتی پہلے مال لے کر پیچھے جان بھی
لیتی ہے اوپر سے اُس کی زبان امرت روپی ہوتی ہے اور پیٹ میں زہر بھرا ہوتا ہے وہ روپیہ لینے سے
کام رکھ کر کسی سے پریت نہیں رکھتی جب دھندھکاری اس طرح مر کر پریت ہوا اور گرمی برسات جاڑا
بھوک پیاس اُس کو بہت ستانے لگی اور گوکرن نے کہیں تیرتھ میں کسی سے سُنا کہ دھنڈکاری میرا بھائی مر گیا
اور اُس کی کچھ کریا نہیں ہوئی تب گوکرن نے گیا جی میں جا کر اُس کا شرادھ کیا اور جس جس تیرتھ پر گوکرن کا جانا
ہوتا تھا وہاں دُھندھکاری کا شرادھ کر دیتا تھا جب تیرتھ کر کے گوکرن اپنے گھر میں آ کر رات کو سویا تب اُس نے
دھنڈکاری کو پریت یونی میں اس طرح دیکھا کہ کبھی وہ بیل کبھی ہاتھی کبھی بکرا کبھی بھینسا کبھی آدمی کبھی بڑا سا
روپ کبھی چھوٹا سا روپ بن جاتا تھا جب گوکرن نے اُس کو پریت جان کر من میں دھیرج دھرنے کے پیچھے
اُس سے پوچھا کہ تو بھوت یا پریت یا راچھس کون ہو کر کہاں سے آیا ہے اپنا حال مجھ سے بتا تب دھندھکاری
گوکرن کی بات سُن کر بہت رویا پر اُس کو بولنے کی سامرتھ نہ تھی کہ جو اپنا حال کہتا جب گوکرن نے دیکھا کہ سوائے
رونے کے کچھ نہیں کہتا تب دیا کی راہ سے منتر پڑھ کر جل کا چھینٹا اُس پر مارا تب وہ بولا کہ میں تیرا بھائی دھنڈکاری
ہوں میں نے اپنے پاپ سے برہم تیج کو کھو کر ایسے بھاری پاپ کیے کہ جن پاپوں کی گنتی نہیں ہو سکتی مجھ کو
ویشیا نے پھانسی لگا کر مار ڈالا اس لئے مجھ کو دانہ اور پانی کچھ نہیں ملتا صرف ہوا کھا کر جیتا ہوں اب تم آئے ہو
جس طرح بن پڑے میرا اُدھار کرو یہ بات سُن کر گوکرن نے کہا کہ میں نے تیرے اُدھار کے واسطے گیا جی میں
اور سب تیرتھوں پر شرادھ کیا تس پر بھی تو پریت یونی سے نہیں چھوٹا تب دھنڈکاری بولا کہ جو ہزار دن گیا شرادھ
کرو تو بھی مہا پاپ کرنے سے میری مکتی نہیں ہو سکتی کوئی ایسی تدبیر کرو جس سے میں اپنے پاپوں سے چھوٹ کر
بھوساگر پار اُتر جاؤں یہ بات سُن کر گوکرن نے دُھندھکاری سے کہا کہ تو تھوڑے دن سنتوش کر میں تیرے
اُدھار کا اُپائے کروں گا یہ بات دُھندھکاری سے کہہ کر سو رہا جب دوسرے دن اُس نگر کے آدمی گوکرن سے
بھینٹ کرنے کے واسطے آئے تب اُس نے جتھا اُچت سب کا آدر کیا پھر کئی دن پیچھے گوکرن نے جوگیشور اور
مہاپُرش اور پنڈتوں کو اپنے مکان پر بُلا کر سبھا کر کے اُن لوگوں سے پوچھا کہ اس طرح میرا بھائی مر کر پریت یونی
میں پڑا ہے اُس کی مُکت ہونے کے واسطے کوئی تدبیر بتائیے یہ بات سب مہاپُرش اور پنڈتوں نے بچار کر
گوکرن سے کہا کہ تم سُورج بھگوان کی پُوجا اور دھیان کر کے اُن سے اُس کا اُپائے پوچھو جیسی وہ آگیا دیں ویسا
کرو یہ بات سُن کر گوکرن نے سب پنڈت اور مہاتماؤں کو بدا کیا اور سُورج بھگوان کا منتر پڑھ کر اُستتی کر کے

یہ بر دان مانگا کہ اے مہاراج دھندھ کاری کی جس میں مکتی ہو وہ اُپائے بتائیے تب سورج بھگوان نے اُس نشر کے پرتاپ سے گوکرن کو درشن دیکر کہا کہ سپتاہ پارائن شری مدبھاگوت کا دُھندھ کاری کو سُناؤ تب اُس کی مکتی ہوگی یہ بات سُن کر گوکرن بہت خوش ہوا اور سب پنڈت اور جوگیشور اور مہاپرشوں کو بلا کر گوکرن نے سپتاہ جگیہ شری بھاگوت کا آرمبھ کیا سو اُس نگر کے بہت سے آدمی بوڑھے اور لڑکے اور جوان مرد عورت کتھا سننے کے واسطے وہاں آئے دھندھ کاری بھی ایک بانس کے اوپر کہ سات گانٹھ کا تھا بیٹھ کر سننے لگا اور ایک بیشنو اور مہاپُرش کو شرو تا ٹھہرا کر گوکرن جی امرت روپی کتھا بانچنے لگے جب پہلے دن سندھیا سمے کتھا سُننے والے اُٹھے تب تک ایک گانٹھ اُس بانس کی جس پر دھندھ کاری بیٹھا تھا پھٹ کر بڑی آواز ہوئی اُس کو سُن کر سب کسی نے تعجب کیا پھر دوسرے دن کتھا ہونے سے دوسری گانٹھ پھٹ گئی اسی طرح سات دن میں ساتوں گانٹھ اس بانس کی پھٹ گئیں بارھوں اسکندھ کتھا سُننے کے پرتاپ سے دھندھ کاری پریت یونی چھوڑ کر دیبہ روپ چتربھج مورت شیام سُندر کی طرح ہو گیا اور پیتامبر پہنے ہوئے گوکرن کے پاس جا کر نسکار کر کے بولا کہ اے مہاراج آپ نے مجھ کو بڑے پاپوں سے چھڑا کر کرتارتھ کیا سو اے شری مدبھاگوت کے دوسرا اُپائے ان پاپوں سے چھڑانے والا اور مکت دینے والا نہیں ہے جو لوگ سنسار روپی کیچڑ میں پھنسے ہیں وے اس کتھا روپی تیرتھ میں نہانے سے پوتر ہو کر بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں جس سمے دُھندھ کاری گوکرن سے یہ کہہ رہا تھا اُسی سمے ایک بمان بہت اچھا آکاش سے وہاں پر اُترا اور دھندھ کاری اُس بمان پر چڑھ کر بیکنٹھ کو چلا گیا یہ حال دیکھ کر دوسرے رکھیشور اور پنڈتوں نے جو اس سبھا میں بیٹھے تھے گوکرن سے پوچھا کہ اے مہاراج ہمارے من میں یہ سندیہہ ہوا ہے اُس کو آپ چھڑا دیجئے کہ ہم لوگ بہت آدمیوں نے یہ سپتاہ پارائن سُنا اس لئے چاہئے تھا کہ کتھا سُننے کے پرتاپ سے سب کے واسطے بمان آتا اور ہم لوگ بھی بیکنٹھ کو چلے جاتے اس کا کیا کارن ہے کہ ایک آدمی بمان پر چڑھ کر بیکنٹھ میں چلا گیا اور سب لوگ یہاں بیٹھے رہے یہ بات سُن کر گوکرن نے کہا کہ کتھا سُننے میں اتنا بھید ہے کہ جو آدمی من لگا کر کتھا سنتے ہیں اُن کو سب پھل ملتا ہے اور جو لوگ کتھا میں بیٹھ چت اپنا بیچ موہ استری اور پُتر اور سنساری کام کے لگائے رہتے ہیں اُن کو ویسا پھل کتھا سُننے کا نہیں ملتا ایک چت ہو کر سُننے سے مُکت پاتا ہے یہ بات سُنتے ہی شرو تا لوگوں نے شرمندہ ہو کر گوکرن سے کہا کہ اے مہاراج آپ دیا کر کے ایک سپتاہ اور سُنائیے جس میں آپ کی کرپا سے ہم لوگ بھی بھوساگر پار اُتر جاویں گوکرن نے ان لوگوں کے کلیان کے واسطے ساون مہینے سے دوسرا پارائن سُنانا شروع کیا اُس کتھا کو بہت لوگوں نے من لگا کر سُنا تب بہت سے بمان آکاش سے آ کر وہاں ٹھہرے اور سب شرو تا لوگ گوکرن دھنّ دھنّ کہہ کر بولے کہ اے مہاراج آپ کی کرپا سے ہم لوگوں کا اُدھار ہوا اور کتھا سمپورن ہونے کے پیچھے شری کرشن جی مہاراج بیکنٹھ سے وہاں آئے اور گوکرن کو اپنے پاس بمان پر بیٹھا کر گئولوک کو لے گئے اور سب شرو تا لوگ بھی اسی طرح بمانوں پر چڑھ کر اُسی تن سے بیکنٹھ کو چلے گئے جس طرح سب اجودھیا باسی شری رام چندر جی کے ساتھ سدیہہ بیکنٹھ میں گئے تھے جس استھان پر سورج اور

چندر ما بھی نہیں پہونچ سکتے اُس جگہ دنیا کے لوگ. اس بھاگوت کتھا کے پرتاپ سے پہونچ جاتے ہیں شری مدبھاگوت کے سُننے اور پڑھنے کا جتنا ماہاتم اور پُن ہے اتنا پُن جگیہ اور تپ اور تیرتھ اور دان آدک سے نہیں ہوتا اس کا ماہاتم سب سے ادھک سمجھنا چاہیئے۔

چھٹواں ادھیاے

پوچھنا نارد مُنی کا بدھ سپتاہ جگیّہ شری مدبھاگوت کی سنت کمار سے اور کہنا سنت کمار جی کا

نارد جی نے سنت کمار سے پوچھا کہ اے مہاراج اس سپتاہ جگیّہ بھاگوت پران سُننے کی بدھی بتایئے کہ کون کون سامان اس میں چاہیئے اور کس طرح یہ کرنا ہوتا ہے سنت کمار جی بولے کہ یہ بات تم نے بہت اچھی پوچھی سنو کہ اس سپتاہ جگیّہ کو بھادوں کنوار کاتک اگھن کے مہینے میں سُننا بڑا اُتم ہے سوائے اس کے جب اچھا ہو اور جب کوئی پنڈت دیاس جی اچھے مل جاویں تب سُننے شُبھ کرم کرنا کسی وقت منع نہیں ہے لیکن جو کوئی سپتاہ سننے کی اچھا کرے اُس کو چاہیئے کہ اچھی ساعت پوچھ کر اپنے اشٹ مِتروں کو کہلا بھیجے کہ ہمارے یہاں سپتاہ جگیہ ہوگا آپ لوگ بھی سُننے کے واسطے آیئے گا اور جو لوگ برکت विरक्त ہوں ان کو بھی اس جگیہ میں بلانا اُچت ہے اور جو مکان گھر یا باغ یا تیرتھ میں اچھا ہو وہ کتھا سننے کے واسطے ٹھہراوے اور وہ مکان کیلا اور بندنوار اور چاندنی وغیرہ سے اچھی طرح سجا جاوے جس طرح بیاہ آدک اور جگیّہ میں سجایا جاتا ہے اور ویاس جی کے بیٹھنے کو بہت اچھا اور اونچا سنگھاسن رکھوائے اور بیشنو لوگوں کو جو کتھا سننے آویں ان کے واسطے علیحدہ علیحدہ آسن بچھاوے اور صبح سے ویاس جی کتھا کہنا شروع کریں اور شروتا لوگ نہا کر سندھیا کر کے کتھا شروع ہونے سے پہلے وہاں آویں اور چیت لگا کر کتھا سنیں اور پہلے دن مُکھیہ مالک کتھا سننے والے کو گنیش جی کی پوجا کرنی چاہیئے جس میں سپتاہ جگیہ میں کوئی گھن نہ ہو اور ایک براہمن یِدوان کو سات دن کے واسطے وشنو سہسترنام کا برن دے کر ٹھال دینا چاہیئے وہ براہمن شالگرام جی کی پوجا اور وشنو سہسترنام کا پاٹھ کر کے ایک ایک نام لے کر ٹھاکر جی پر تلسی دل چڑھاوے اور مُکھیہ سُننے والا پہلے دن پوجا ویاس جی اور پوتھی شری مدبھاگوت کی سچے من سے کر کے جتھا شکتی بھینٹ رکھے پیچھے ہاتھ جوڑ کر کہے کہ اے ویاس جی آپ ساچھات شری کرشن مہاراج اور شکدیو جی کا روپ ہیں مجھے اپنا داس سمجھ کر شری مدبھاگوت جگیّہ آرمبھ کر کے میری اِچھا پوری کیجئے جب ویاس جی کتھا کہنے لگیں تب اپنا من سنساری کام میں نہ لگاوے اور کتھا سننے کے پیچھے پرمیشور کا بھجن بھی اس سبھا میں کرنا چاہیئے اور چار گھڑی دن رہے تک سپتاہ کو سُنا کرے اور ویاس جی کو بھی اُچت ہے کہ جلدی نہ کر کے اچھی طرح سمجھا کر کہیں جس میں سب کسی کے سمجھ میں آوے دوپہر کو دو گھڑی کے واسطے سپتاہ کتھا سُننا بند کر کے کچھ دودھ یا پھل ویاس جی اور شروتا لوگوں کو کھا لینا چاہیئے اور سات دن تک جب تک سپتاہ جگیہ پوری نہ ہو جائے تب تک شروتا لوگوں کو ایک بار سندھیا سمے بھوجن کرنا چاہیئے

جو کیول پھل یا دودھ گھی کھا کر سات دن تک رہ جاویں تو اور اُدھک اُتّم ہوتا ہے نراہار نہ رہ کر کچھ کھا لینا چاہیئے سوائے
اس کے سات دن تک برہمچرج رہنا اور استری سے بھوگ نہ کرنا اور زمین پر سونا اور پتّل میں کھانا شروتا لوگوں کو
اُچت ہے اور سات دن تک دال اور شہد اور باسی اناج اور بینگن اور تربوزا ور موٹھی اور اُڑد اور مسور اور لہسن اور گاجر
اور ٹھڈا نہ کھاوے اور بہت بھوجن نہ کرے جس میں آلس نہ آوے اور جبتک سپتاہ کتھا سُنتے تب تک کرودھ اور جھگڑا
اور کسی کی چغلی اور نِندا نہ کرے ان سات دن میں اگر کوئی اِستری رجسولا یعنی اپنے ماسک دھرم میں ہو جاوے تو
وہ کتھا نہ سُنے اور نِیچ آدک اشُدھ ذات کتھا کی سبھا میں آ کر نہ بیٹھے اگر اُن کو سُننے کی اِچھا ہو تو دور بیٹھ کر سنیں اور
شروتا لوگوں کو سچ بولنا اور دیا رکھنا اُچت ہے اور کتھا میں شور و غل نہ کرنا چاہیئے اس طرح سپتاہ کتھا سُننے سے
بڑا پھل ہوتا ہے جو اِستری بالکل بانجھ ہو یا ایسی ہو کہ ایک بار اُس کے لڑکا ہو کر پھر دوسرا لڑکا نہ ہوتا ہو یا جس کا
گربھ گر جاتا ہو وہ چِت لگا کر اس سپتاہ جگیہ کو سُنے تو اُس کے سنتان ہوتی ہے اور اس کتھا سننے کے پرتاپ سے
سب کا مطلب پورا ہوتا ہے اور ہر روز کتھا سننے کے پیچھے تلسی دل اور پرشاد سب شروتا لوگوں کو دینا چاہیئے جب
کتھا سمپورن ہو جائے تب آٹھویں دن سپتاہ پورن ہونے کا ہوم دسم اسکندھ کے اشلوک یا گائیتری منتر سے آہُتی دیکر اچھے
پد ارتھ براہمنوں کو بھوجن کرا دے اور اپنی سامرتھ بھر دربیہ اور گہنا کپڑا گئو پرتھوی برتن آدک ویاس جی کو دے کر سچے
من سے پوجا کر کے اُن کو بدا کرنا چاہیئے اِس کتھا کے سُننے سے ارتھ دھرم کام موکش اچ [illegible] چاروں پدارتھ ملتے ہیں
اتنی بات کہکر سنت کمار جی بولے کہ اے نارد جی تم کو سننے کی اِچھا ہو تو ہم دوسرا پارائن تم کو سُنا دیں نارد منی نے کہا کہ
دھنیہ میرے بھاگ اس سے اُتّم اور کیا ہے جب سنت کمار نے دوسرا پارائن سنانا شروع کیا اور وہاں
سب رکھیشور آ کر بیٹھے تب شکدیو جی مہاراج بھی تیرتھ جاترا کرتے ہوئے وہاں پر آ گئے سنت کمار آدک نے شکدیو جی کو
دیکھ کر بڑے آدر بھاؤ سے آسن پر بیٹھالا اُس سمے شکدیو جی سپتاہ جگیہ کی تیاری دیکھ کر سب شروتاؤں سے بولے کہ تم
سب لوگ اس کتھا کو چت لگا کر سنو یہ کتھا ویدروپی درخت کا پھل ہے سنسار میں اور پھل جو ہوتے ہیں اُن میں
گٹھلی اور چھلکا ہوتا ہے اور اس پھل میں صرف امرت روپی رس بھرا ہے اس لئے یہ امرت بار بار پینا چاہیئے اس کتھا کو
شری نارائن نے برہما جی سے کہا اور برہما جی نے نارد جی کو بتلایا نارد جی نے وید ویاس ہمارے پتا سے کہا اور
ویاس جی نے مجھے پڑھایا اور میں نے راجا پرِیکھیت کو سُنایا یہ کتھا شری مدبھاگوت اٹھارہوں پُرانوں میں اُتّم ہے
سادھو اور بیشنوؤں کا پرم دھن یہی ہے سُورگ میں تپسوی لوگ اور برہم لوک میں برہما جی اور کیلاش میں شری
مہادیو جی اور بیکنٹھ میں لکشمی جی اس کتھا کو گاتی ہیں جس سمے شکدیو جی شروتا لوگوں سے یہ بات کہہ رہے تھے اس
سمے شری بیکنٹھ ناتھ جی برہما مہادیو جی اندر بَرن کُبیر دیوتا اور پرہلاد آدک بھگتوں کو ساتھ لئے ہوئے سپتاہ
جگیہ میں آئے ان کو دیکھ کر جتنے لوگ اُس سبھا میں بیٹھے تھے سبھوں نے اٹھ کر ڈنڈوت اور جے جے کار کیا اور
اور نارد منی مارے خوشی کے ناچنے اور گانے لگے پرہلاد جی کرتال اور اودھو بھگت مجیرا اور راجا اندر مردنگ بجانے لگے
اس سمے ترلوکی پتی شری نارائن جی نے سب کسی کو اپنے پریم میں لین دیکھ کر اُن سے کہا کہ جس کے من میں جو اِچھا ہو

سو بر دان مانگو تب نارد آدک ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپ کے درشن ہم کو ملے اس سے بڑھ کر اور کون وستو ہے جو مانگیں اپنے چرنوں کی بھگتی ہم لوگوں کو دیجئے شیام سندر یہی بر دان سب کو دے کر وہاں سے انتر دھان ہو گئے اور سبہتا و جگیہ دوسرا سمپورن ہوا اتنی کتھا سن کر سونکا دک اٹھاسی ہزار کھیشوروں نے سوت جی سے پوچھا کہ شکدیو جی مہاراج نے یہ کتھا راجا پرچھیت کو کب سنائی اور سنت کمار جی نے کب کہی تھی اس کا حال جتلائیے سوت پورانک نے کہا کہ جب شری کرشن جی مہاراج دوارکا پری سے بیکنٹھ کو پدھارے اُس کے تین سو برس کے پیچھے بھادوں مہینے نومی کے دن شکدیو جی مہاراج نے یہ کتھا پرچھیت کو سنانا شروع کی اور سات دن میں وہ پارائن سمپورن ہوا اُس کے دو سو برس پیچھے گوکرن نے سپتاہ کتھا کہی تھی اس کے تین سو چھ برس پیچھے سنت کمار جی نے نارد جی کو سنائی سو کتھا ہم نے تم سے برنن کی یہ امرت روپی کتھا آدر اور پریم کر کے جو کوئی سنے اور پڑھے اُس کو سب پھل ملتے ہیں۔ گوکرن مہاتم سمپورن ہوا۔

پہلا اسکندھ

برنن کرنا حال اوتار دھارن کرنے پر برہم پرمیشور کا اور وید ویاس جی کا چار اشلوک نارد مُنی سے سُن کر بنانا پوتھی شری مدبھاگوت اور شاپ دینا شرنگی رکھ کا راجا پرچھیت کو کہ کارن پرگٹ ہونے اس امرت روپی کتھا کا اس جگت میں یہی ہے

کبت

کاشی کو نواسی لچھمن لال ہوں گوپال جی کی لیلا ویاس بانی کو زبانی کہا چہت ہوں + بدیا کو بچار نا نہ کتھا کو نمار نا نہ اردو زبانی کہت ہیئے لاج لاوت ہوں + جا کی کرپا پاے کے پہاڑ چڑھیں پنگل اور گونگے وید بھا کھیں سوئی کرپا نت دھیاوت ہوں + کہیں گن ونت ہر نام ٹیڑھو سودھو بھلو تا سوں سُن ہیئے میں گن نیک ہی سراہت ہوں۔

دوہا

گنگ جمن گوداوری سندھ سرسوتی سنگ
سکل تیرتھ تہاں بست ہیں جہاں ہر کتھا پرسنگ

نرنارائن گرا اروویاس موہنہ پر نام
آسامیری پوجہیں سب گن پورن دھام

گونگ وید کو اُچرے پنگ لانگھ گر جائے
جاس کرپا بندوں تنھیں مادھو ہو نہہ سہائے

گرُپد پنکج ہردے دھر سیت رشن سر نائے
کہوں کتھا شری بھاگوت بدسپت ہو نہہ سہائے

گنا بادگو بند کے کاٹت سب جنجال
یاتے اردو بھاگوت برچت لچھمن لال

پہلا ادّھیاے

شری ناراین جی مہاراج کی استتی اور پوچھنا شونکادک رکھیشوروں کا کتھا شری مدبھاگوت کی سوت پورانک سے اور آرمبھ کرنا سوت جی کا اس امرت روپی کتھا کو

وید ویاس جی کے شکھیہ سُوت جی نے شری مدبھاگوت کو ویاس جی کے مُکھ سے جس سمے وہ شکدیو جی اپنے بیٹے کو پڑھاتے تھے اور شکدیو جی راجا پریھیت سے کہتے تھے سنا تھا اسکے کچھ دن پیچھے سوت پُورانک، نیم شارنیہ تیرتھ میں جہاں سونک آدک اٹھاسی ہزار رکھیشور اکٹھے ہوئے تھے اور کارن اکٹّھا ہونے اُن رکھیشوروں کا وہاں پر یہ تھا کہ اُس جگہ سُدرشن چکر بھگوان کا گرا ہے اِس سبب سے وہ استھان بہت پوتر ہو کر کلجگ وہاں اپنا دخل نہیں کر سکتا ہے ان رکھیشوروں نے سُوت پورانک سے کہا کہ آپ نے وید ویاس جی کے پاس رہکر سب پران پڑھے اور سُنے ہیں کِرپا کر کے ہم کو بھی سُنائیے جس میں اُس کا پُنّ ہو تب سُوت جی نے اُن رکھیشوروں سے کہا کہ جو آدی نرنکار چودھون بھون رچکر سب جیوؤں کا پالن کرتے ہیں اور مہاپرلے کے سمے چیتن آتما سب جیوؤں کا پھر انھیں تربھون پتی کی جوت میں سما جاتا ہے اور وہ پربرہم اپنے تیج سے پرکاشت رہ کر برھما اور مہادیو جی آدک سب دیوتاؤں کو گیان دیتے ہیں اور جن کی مایا سے جگت کا سب بیوہار ہوتا ہے انھیں آدِ جوت کا دھیان دھر کر ویاس جی کہتے ہیں کہ سب سنساری بیوہار جھوٹا ہے پرمیشور کی مایا ایسی بلوان ہے کہ جس کو کوئی بُھلا نہیں سکتا اور شری مدبھاگوت میں ایسا پرم دھرم برنن کیا ہے جس میں کچھ کپٹ اور لوبھ نہ رہ کر ایسے نرگُن دھرم لکھتے ہیں کہ جن کے کرنے سے تینوں دُکھ اور پاپ سنساری آدمیوں کے جو دیوتا اور نوگرہ اور دشمن اور من کے سنکلپ اور بکلپ سے ہوا کرتے ہیں چھوٹ جاتے ہیں اور اور جگیوں میں جگیہ اور تپ اور دھیان اور پوجا بہت دنوں تک بڑی محنت کے ساتھ کرنے سے شری شیام سُندر کے چرنوں میں پریت پیدا ہوتی تھی اور اس کلجگ میں کیول اس امرت روپی کتھا کے پڑھنے اور سننے سے نرنتر ہی پرمیشور کے چرنوں کا باس ہردے میں ہوتا ہے اِس لیے شری مدبھاگوت کو سب ویدوں کا سار کلپ برچھ کے سمان سمجھ کر شکدیو جی نے یہ کتھا جو راجا پریھیت کو سُنائی تھی وہی امرت روپی پھل اُس درخت کا شکدیو جی مہاراج کے مُکھ سے ٹپک کر دنیا میں پھیلا ہے سوت پورانک سونک آدک رکھیشور اور ویاس جی اپنے چیلوں سے کہتے ہیں کہ تم لوگ اس امرت روپی پھل کو جس میں کچھ چھلکا اور گُٹھلی نہیں ہے باربار کانوں کی راہ سے پیا کرو جس طرح دنیا میں میٹھے پھل کو طوطا کاٹ کر کھا لیتا ہے اُسی طرح شکدیو جی نے اس امرت روپی کتھا کو جو بیکنٹھ کا سُکھ دینے والی ہے بہت میٹھی سمجھ کر کھا لیا اور اپنے منھ سے نکال کر دنیا میں ظاہر کیا یہ بات سُن کر ایکدن شونک آدک رکھیشوروں نے جب پراتہ سمے اسنان اور پوجا کر چکے تب سوت جی کو بڑے آدر بھاؤ سے بیچ میں بیٹھا کر کہا کہ آپ سب وید اور

پران جانتے ہیں اس لیے ہم کو اپنا چیلہ سمجھ کر وہ پُران جو سب وید اور شاستروں کا تتو سنساری جیوؤں کو بھو ساگر پار اُتارنے کے واسطے اُتم ہو اپنے مُکھار بند سے برنن کیجئے جس کو سُن کر جلد ہم لوگوں کی مُکتی ہو اور تھوڑی محنت کرنے سے بہت پھل ملے اور یہ بتلایئے کہ جن پر برہم پرمیشور کے نام لینے سے سنساری جیوؤں کا اُدّھار ہو جاتا ہے انھوں نے کون کام کرنے کے واسطے اس مرت لوک میں دیوکی جی کے گربھ سے شری کرشن اوتار لیا اور سگن روپ دھر کر بلرام جی کے ساتھ دنیا میں کون لیلا کی تھی اور جب کلجگ کے شروع میں شری شیام سُندر بیکنٹھ کو پدھارے تب دھرم کس کی شرن میں رہا تھا اور کس کو سونپ گئے تھے اس کا حال برنن کیجیے پربرہم پرمیشور کی لیلا اور کتھا سننے سے آدمی چوراسی لاکھ جون میں جنم نہیں پاتا ہے آواگمن سے چھوٹ کر بھو ساگر پار اُتر جاتا ہے۔

دوسرا اُدّھیائے

چلے جانا شکدیو جی کا بن میں تپ کرنے کے لیے اور پھر آنا اپنے استھان پر نارد منی کے اُپدیش سے

سُوت جی نے جب یہ پرشن شونکادک رکھیشوروں کا سُنا تب من میں بہت خوش ہو کر پہلے شکدیو جی کے چرنوں کا دھیان جن کے ست سنگ سے انھوں نے شری مد بھاگوت سُنا تھا کیا پھر وید ویاس اپنے گرو کے چرن کمل کو ہردے میں رکھ شری شیام سُندر چتر بھجی مورت کو ڈنڈوت کر کے شونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ تم نے بہت اچھی بات پوچھی ہم تم کو شری مد بھاگوت کتھا جس میں سب لیلا نارائن جی کی لکھی ہیں سُناتے ہیں چت لگا کر سنو جس سمے شکدیو جی نے ماں کے پیٹ سے جنم لیا اُس سمے مرلی منوہر کا تپ کرنے کے واسطے نار بو اور سمیت گھر سے نکل کر بن کا راستہ لیا اور انھوں نے من میں بچارا کہ یہاں رہنے سے ہمارا بواہ لوگ کر دیں گے اس لئے ابھی سے بن میں جا کر ہر بھجن کرنا اُچت ہے جس میں سنساری مایا نہ لپٹے جب ویاس جی نے یہ حال اپنے پُتر کا دیکھا تب پریم کے بس ہو کر اُسے پھیر لانے کے واسطے پیچھے دوڑے گئے اور شکدیو جی کو بہت پکار کر کہا کہ اے بیٹا کھڑے ہو کر ہماری بات سُن لو مگر شکدیو جی مہاراج سنسار سے ایسے برکت ہو کر ہر چرنوں میں پریت رکھتے تھے کہ انھوں نے کھڑے ہو کر ویاس جی کو جواب دینا اُچت نہ جان کر من میں کہا کہ دیکھو ہمارے پتا جی کو بڑھاپا آنے پر بھی سنساری مایا لگی ہے ایسا بچار کر شکدیو جی نے بن کے برچھوں میں پرویش کر کے کہا کہ نہ کوئی کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی کسی کا باپ ہے سنسار کی گت سدا سے اسی طرح پر چلی آتی ہے اور یہ شریر بار بار آواگمن میں پھنسا رہ کر جیو آتما کبھی نہیں مرتا ہے یہ بات سُن کر ویاس جی کو سنتوکھ ہو گیا جس سمے شکدیو جی بن کو چلے جاتے تھے اُسی سمے راہ میں ایک تالاب پر دیوتاؤں کی اِستریاں ننگی ہو کر نہاتی تھیں انھوں نے شکدیو جی کو دیکھ کر کچھ لاج نہ کی اسی طرح ننگی کھڑی رہیں جبکہ پیچھے سے ویاس جی بوڑھے آدمی وہاں پر پہونچے تب اُن استریوں نے لاج کر کے اپنا اپنا کپڑا پہن لیا

یہ حال دیکھ کر ویاس جی نے من میں بچارا کہ دیکھو شکدیو ہمارے بیٹے کو استریوں نے دیکھ کر پردہ نہیں کیا اور ہم بوڑھے آدمی کہ آنکھوں سے کم دیکھ پڑتا ہے دیکھ کر انھوں نے کپڑا پہن لیا اس کا کیا بھید ہے اُن استریوں نے دبیہ درشٹی سے ویاس جی کے من کا حال جان کر کہا کہ اے ویاس جی آپ کو استری اور پُرش کا گیان ہے اور شکدیو جی مہاراج پرم ہنس ہو کر استری اور پُرش میں کچھ بھید نہیں جانتے اس لیئے ہم لوگوں نے اُن سے کچھ لجّا نہ کر کے تم کو دیکھ کر کپڑے پہن لئے یہ بات سن کر ویاس جی کے من کا سندیہہ جاتا رہا شکدیو جی مہاراج ایسے ترن تارن مہاتما ہیں شونکادک رکھیشوروں نے یہ استوتی اُن کی سن کر من میں کہا کہ دیکھو سوت پورانک ہم سب بوڑھے بوڑھے رکھیشور اور منیشوروں کی کچھ بڑائی نہ کہکر شکدیو جی چھوٹے سے بالک کی اِتنی بڑائی کرتے ہیں یہ بات سُن کر رکھیشوروں کا مکھ ملین ہو گیا تب سوت پورانک اُن کے من کا حال اپنے گیان سے جان کر بولے کہ شکدیو جی واسطے بھوساگر پار اُترنے رکھیشوروں اور مُنیشوروں کے یہ بھاگوت کتھا جگت میں پرگٹ کی اس لیے وہ جوگی اور مُنی کے بھی گرو ہیں جب یہ بات سُن کر سب کو بودھ ہوا تب سوت جی نے رکھیشوروں سے کہا کہ جو کوئی اس بات کا سندیہہ کرے کہ جب شکدیو جی جنم لیتے ہی پرمیشور کا تپ کرنے کے لیے بن میں چلے گئے تھے تو انھوں نے بھاگوت پُران ویاس جی سے کس طرح پڑھا اس کا جواب یہ ہے کہ جب شکدیو جی نے رکھیشوروں اور منیشوروں سے گیان چرچا کیا تب اُن کو یہ حال معلوم ہوا کہ جس بات کے سادھن کرنے سے ہر چرنوں میں پریت اُپجے وہی پرم دھرم ہے اس لئے شکدیو جی نے نارد منی سے مل کر پوچھا کہ اے مہاراج ہم کو کوئی ایسا گیان بتلاؤ جس میں نِج چرن پرمیشور کے ہمارا من لگے تب نارد جی بولے کہ اس بات کا حال تمھارے پتا اچھّا جانتے ہیں ہم نے ان کو بتلا دیا ہے یہ بات سُن کر شکدیو جی اپنے باپ کے پاس چلے آئے اور ان کے چرنوں پر گر کر بولے کہ آپ مجھے کوئی بِدیا ایسی پڑھایئے جس میں ہر چرنوں میں پریت ہو تب ویاس جی نے کہا کہ سوائے پڑھنے شری مدبھاگوت کے اور کوئی دوسرا اُپائے اس کا نہیں ہے یہ بات سُن کر شکدیو جی نے بھاگوت پُران پڑھنا شروع کیا اتنی کتھا کہہ کر سوت جی بولے کہ جب شکدیو جی بھاگوت کتھا دید ویاس ہمارے گُرو سے پڑھتے تھے تب میں بھی وہاں تھا جو شکدیو جی مہا برکت رہ کر ایک ساعت کہیں نہیں ٹھہرتے تھے وہ بھاگوت پڑھنے کے لالچ سے بہت دنوں تک ویاس جی کی سیوا میں رہے اور انھوں نے بھاگوت کو بڑے پریم سے پڑھا اور شکدیو جی کو پرم ہنس اور رکھیشوروں کا ست سنگ بہت پیارا تھا پران کے پاس کچھ دربیہ نہ تھا جو دھن دینے کے لالچ سے کسی کو اپنے پاس بُلاتے۔ اس واسطے انھوں نے بھاگوت پڑھا کہ اس امرت روپی کتھا سننے کے لالچ سے جو گیشور اور منیشور لوگ ہمارے پاس رہیں گے اور اسی کتھا کا سدا برت میں دوں گا اتنی کتھا سُنا کر سوت جی بولے کہ اے رکھیشورو اُس کتھا کے سُننے سے نِہ کام بھگتی ملتی ہے اور نِہ کپٹ بھگتی ہونے سے برکت اور گیانی ہو کر مُکت پدوی پر پہونچتے ہیں اس لئے آدمی کو چاہیئے کہ جو کام جگیّہ تپ پوجا برت وغیرہ اچھّا کام کرے اُس میں کچھ چاہنا نہ رکھے تو اُس کے واسطے یہاں سُکھ ہو کر مرنے کے پیچھے پرلوک بنتا ہے اور کسی بات کی کامنا رکھنے سے یہ جیو آواگمن میں پھنسا رہ کر بھوساگر پار نہیں اُترتا اور بھگتی کے برابر

دوسرا دھرم نہیں ہوتا اور تپ دان اور تیرتھ دوسرے دھرم جو آدمی لوگ کرتے ہیں اس دھرم کے کرنے سے بڑی
محنت سے پرمیشور کے چرنوں میں پریم پیدا ہوتا ہے اس لیے اتنا دکھ اٹھانا اچت نہ ہو کر آدمی کو چاہیئے کہ سچّے من سے
یہ امرت روپی کتھا سُنے اور من اپنا مایا موہ استری اور پتر جھوٹے بیوہار سے الگ رہ کر نارائن جی کے چرنوں میں
دھیان اور پریت لگا دے جو کوئی من اپنا اُس جوت سروپ کے چرنوں میں لگا کر پرمیشور کی لیلا اور کتھا سنتا ہے
اُس کے ہردے میں کام کرودھ لوبھ موہ کا جو میل جما ہے وہ چھوٹ کر من اُسکا اس طرح شُدھ ہو جاتا ہے
جس طرح صیقل کرنے سے لوہے میں مورچا نہیں رہتا تب اُس کے ہردے میں ہر چرنوں کا باس
ہو جاتا ہے اس لئے آدمی کو اپنی مُکتی بنانے کے واسطے پہلے اِس کتھا سُننے کا ابھیاس کرنا چاہیئے پرمیشور کی
بڑی کرپا ہونے سے آدمی کا من اُن کی کتھا اور کیرتن میں لگتا ہے بنا بھگتی کے اور کتھا اور کیرتن پرمیشور کی
سُننے من شُدھ نہیں ہوتا اور آدمی کا سبھاؤ راجسی اور تامسی اور ساتوکی ہوتا ہے اور دیوتا کی پوجا بھی تین طرح
پر راجسی اور تامسی اور ساتوکی ہوتی ہے اور شاستر میں تامسی کو کاٹھ اور راجس کو دھوئیں سے اور ساتوک کو
آگ سے مثال دیتے ہیں جو مطلب آگ سے نکلتا ہے وہ کاٹھ اور دھوئیں سے نہیں نکلتا اس لئے ساتوکی بھگتی
اور پوجا کرنے والے مُکت پدوی پر پہونچتے ہیں اور دنیا میں جتنا دھرم جگیہ اور تپ اور برت وغیرہ سے ہوتا ہے
وہ سب اس طرح پرمیشور کے روپ میں پہونچ جاتا ہے جس طرح برسات میں ندی اور نالے کا پانی بہہ کر سمدر میں ملجاتا ہے

تیسرا ادّھیاے

اوتاروں کا حال یعنی جو جو اوتار پربرھم پرمیشور نے واسطے سُکھ دینے اپنے بھگتوں اور مارنے دیتوں کے دھارن کیے ہیں

سُوت جی نے شونکادِک رکھیشوروں سے کہا کہ آدِ نرنکار جگت میں اوتار دھارن کرنے والے پرش کا روپ ہیں
سب کے پہلے بھی رہے تھے اور بیچ میں بھی وہی رہ کر سہار ہونے کے پیچھے بھی وہی رہیں گے وہ اپنے تیج سے
آپ پرکاشت ہیں اور سب تیج کو اُسی جوت کی پرچھائیں سمجھنا چاہیئے سہار ہونے کے پیچھے اُسی آدِ نرنکار جوت
نارائن جی کو سنسار رچنے کی اِچھا ہوتی ہے تب وہ اپنی مایا سنجگت پُرش کا اوتار لے کر شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے
ہیں انھیں کو براٹ روپ کہا جاتا ہے جن کے ہزار سر اور ہزار ناک اور ہزار کان اور ہزار ہاتھ اور ہزار چرن ہوتے
ہیں ان کی نابھی سے کمل کا پھول نکلتا ہے اور پھول سے برہما جی پیدا ہو کر چودھوں لوک کو پیدا کرتے ہیں انھیں کو
سب اوتاروں کا کارن سمجھنا چاہیئے اور اُس پربرھم پرمیشور کے اوتاروں کا حال اس طرح پر ہے کہ پہلا اوتار سنک
سنندن سناتن سنت کمار کا دھارن کر کے سدا پانچ برس کی عمر رہ کر برہمچاری ہے دوسرا اوتار وراہ جی کا لیکر پاتال سے
پرتھوی کو لائے تیسرا اوتار جگیہ پُرش کا چھتر بُھجی روپ دھارن کر کے سب راجاؤں کو جگیہ کرنے کی راہ بتلا کر کرتارتھ کیا

چوتھا ہے گریو اوتار ہयग्रीव یعنی سب بدن آدمی اور سر گھوڑے کا دھارن کر کے برھما جی کو وید پڑھایا پانچواں اوتار نر نارائن کا لے کر بدری کیدار میں واسطے راہ دکھلانے تپسیا کے سنساری جیوؤں کو تپ کرتے ہیں چھٹھواں اوتار کپل دیو منی کا دھر کر سانکھیہ جوگ کا گیان اپنی ماتا کو اُپدیش کیا ساتواں اوتار دتاترے کا اتر منی سے ہوا جس نے راجہ الرک अलर्क اور پرہلاد بھکت کو ویدانت پڑھایا۔ آٹھواں اوتار رکھبھ دیو ऋषभदेव کا چتر دیوی نام اندر کی کنیّا سے پرگٹ ہو کر چرچا دکھلایا اور ان کے بیٹے جین دیو जनदेव نے سراوگیوں کا دھرم سنسار میں پھیلایا نواں اوتار راجہ پرتھو کا راجہ بین वेन کے شریر متھنے سے پیدا ہوا جس نے گئو روپی پرتھوی کو دُہکر سب اوکھدھ اور اناج وغیرہ کو جو اس نے اپنے بھیتر چھپا رکھا تھا باہر نکالا۔ دسواں اوتار مچھلی کا لے کر راجا ستیہ برت کو سپت رکھیوں سمیت ناؤ پر بٹھال کر گیان سکھایا اور اس کو اپنی مایا کا تماشا دکھلایا۔ گیارھواں اوتار کچھوے کا سمندر متھنے کے سمے مندراچل پربت کو اپنی پیٹھ پر لیا۔ بارھواں اوتار دھنونتر بید کا لے کر امرت کا کلسہ ہاتھ میں لئے سمدر سے باہر نکلے۔ تیرھواں اوتار موہنی مورت کا دھر کر دیتوں کو اپنی سُندرتائی پر موہت کیا اور امرت کا کلسہ اُن سے لے کر سب امرت دیوتاؤں کو پلایا۔ چودھواں اوتار نرسنگھ جی کا لے کر ہرنیہ کشپ हिरण्यकशिपु دیت کو مار کر پرہلاد اپنے بھکت کی رچھا کی پندرھواں وامن اوتار دھارن کر کے تین پیگ پرتھوی راجہ بلی سے دان لے کر دیوتاؤں کو دی مانگنے سے آدمی چھوٹا ہو جاتا ہے اس واسطے پرمیشور نے بھی مانگنے کے سمے اپنا چھوٹا روپ بنایا تھا۔ سولھواں اوتار ہنس کا لے کر سنت کمار کو گیان اُپدیش کر کے ان کا گرب توڑا۔ سترھواں اوتار نارد جی کا لے کر پنچ راتری وید بنایا جس میں سب بیشنو دھرم لکھا ہے۔ اٹھارھواں ہری نام اوتار لے کر گجیندر کو گراہ کے منہ سے چھڑایا۔ انیسواں اوتار پرشرام جی کا لے کر اکیس بار سب چھتری راجاؤں کو مار کر پرتھوی اُن سے چھین کر براہمنوں کو دان دی بیسواں اوتار شری رام چندر جی کا دھارن کر کے سمدر کا ابھمان توڑ کر راون کو مارا اکیسواں اوتار وید ویاس کا لے کر سب ویدوں کا بھاگ کر کے اٹھارہ پران اور مہابھارت بنایا۔ بائیسواں شری کرشن اوتار لے کر کنس اور کال جمن اور جراسندھ آدک ادھرمی راجاؤں کو مارا اور پرتھوی کا بھار اتار کر واسطے بھوساگر پار اُترنے کلجگ باسیوں کے جگت میں لیلا کی تئیسویں بدھ बुद्ध اوتار لینے کا یہ کارن ہے کہ جب دیتوں نے شکر اپنے پروہت سے پوچھا کہ دیوتا لوگ سدا اندراسن کا راج کرتے ہیں کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ جس میں ہمارا راج سدا بنا رہے شکر جی نے کہا کہ جگیہ کرنے سے دیوتاؤں کا راج رہتا ہے سو تم لوگ بھی جگیہ کرو جب دیتوں نے شکراچاریہ کے اُپدیش سے واسطے راج دیولوک کے جگیہ کرنا شروع کیا تب دیوتا لوگ گھبرا کر نارائن جی کے پاس چلے گئے اور بہت استتی کر کے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے بیکنٹھ ناتھ دیت لوگ اسی طرح ہم سے بلوان ہیں جب جگیہ کرنے سے اُن کو اور ادھک بل ہو گا تب ہم لوگ اُن کو کسی طرح نہیں جیت سکیں گے جس میں ہمارے واسطے بھلا ہو وہ اُپائے کیجئے یہ بات سُنتے ہی آدپُرش بھگوان نے بُدھ اوتار دھر کر سیوڑے सेवड़े کا روپ بنا اور میلا کپڑا پہن کر جو نری رسّی کی ہاتھ میں لے کر جہاں دیت لوگ جگیہ کرتے تھے وہاں پر گئے

دیتوں نے اُن کو دیکھتے ہی آدر کے پوچھا کہ تھارے ہاتھ میں کیا ہے بُدھ جی نے کہا کہ جس جگہ آدمی بیٹھتا ہے وہاں چھوٹے چھوٹے جیو اُس کے نیچے دب کر مر جاتے ہیں سو اس چوری سے جگہ جھاڑ کر بیٹھنا چاہیئے پھر دیتوں نے پوچھا کہ تھارا کپڑا کس واسطے میلا ہے بُدھ جی نے کہا کہ کپڑا دھونے سے بھی بہت جیو مرتے ہیں جب ایسی باتیں سُننے سے دیتوں کو موہ پیدا ہو کر من اُنکا جگیہ کرنے سے ہٹ گیا تب انھوں نے آپس میں کہا کہ جگیہ کرنے سے جیو ہنسا जीवहिंसा ہوگی تو جگیہ کرنا ہمارا نہ پھل ہو کر اس میں اور ادھک پاپ ہوگا یہ بات سمجھ کر دیتوں نے پرمیشور کی اچھا سے جگیہ کرنا بند کر دیا تب بل اُن کے دھرم کا جاتا رہا اور دیوتا لوگ اُن سے بلوان ہوئے اور کلجگ کے انت میں چوبیسواں کلنکی اوتار لیکر دھرم کی بڑھی اور ملیچھ اور ادھرمیوں کا ناش کرینگے ان چوبیسوں اوتاروں میں شری رام چندر جی اور شری کرشن جی کا اوتار پورن کلا سے ہے سنساری جیوؤں کا اُدھار کرنے کے لیئے یہ سب اوتار نارائن جی نے اپنے دھارن کیئے ہیں اور جتنے رکھیشور اور منی اور دیوتا اور آدمی جیو دھاری سنسار میں جڑ اور چیتن ہیں سب میں اُنھیں پربرہم کا پرکاش سمجھنا چاہیئے اس لیئے کوئی اُنکے اوتاروں کی گنتی نہیں کر سکتا اور پرمیشور اپنی مایا سے جگت کو پیدا کرتے ہیں پرنتُ اُنکے بس نہیں ہوتے اسلیئے سنساری جیوؤں کے دُکھی ہونے سے کچھ دُکھ اُن کو نہیں پہونچتا اور نارائن جی کی لیلا اور نام اور چرتر کوئی نہیں جان سکتا وہی آدمی کچھ اُن کو پہچانتا ہے جو ان کے بھجن میں لین رہ کر ان کے سوائے دوسرے کا بھروسہ نہیں رکھتا پرمیشور کے جاننے کے واسطے اچھا کر سنساری موہ چھوڑنے سے پرمیشور کا پرکاش بدن میں آتا ہے اور شری مدبھاگوت میں سب ویدوں کا سار اور پرمیشور کی لیلا ویاس جی نے واسطے بھوساگر پار اُترنے سنساری جیوؤں کے برنن کیا ہے اور اپنے پُتر شکدیو جی کو ہردوار میں گنگا کنارے برہمنوں اور رکھیشوروں کے بیچ میں بیٹھ کر پڑھایا تھا اور جس سمے شری کرشن جی مہاراج دوارکا سے بیکنٹھ کو پدھارے اُس سمے دھرم کا سورج ڈوب کر سب شُبھ کرم دُنیا سے جاتے رہے تب ویاس جی نے اس بھاگوت کو بنا کر دھرم روپی سورج پرگٹ کیا اور جس سمے وید ویاس جی نے یہ کتھا شکدیو جی کو پڑھائی اس سمے ہم بھی وہاں تھے سو گرو کی دیا اور کرپا سے ہم کو یہ امرت روپی کتھا یاد ہو گئی جو تم لوگوں کو سُناتے ہیں۔

چوتھا ادھیائے

بنانا ویاس جی کا مہابھارت و سترہ پُران سب ویدوں کا تتو

شونکادک رکھیشوروں نے سُوت جی سے کہا کہ آپ کی عمر پرمیشور بہت بڑی کرے اور اوتاروں کا حال سننے سے ہم لوگوں کا من بہت پرسن ہوا اب ہم چاہتے ہیں کہ جو بھاگوت ویاس جی سے آپ نے سُنا تھا اور اُس میں سب لیلا اور گھناشیام سندر کی لکھی ہے وہ ہم کو سُنائیے اور کون سے جُگ میں کس استھان پر شکدیو جی نے یہ کتھا راجا پرِیچھت کو سُنائی تھی اس کا حال کہیئے کس واسطے راجا پریچھت کو سانپ کے کاٹنے کا ڈر تھا اور ہم لوگ کال روپی سنسار سے

جس میں موت کی کچھ حد نہیں ہوتی ڈرتے ہیں اور ایک بات کا سندیہہ ہم کو بہت ہے کہ شکدیوجی اتنے برکت ہوکر ایک ساعت کہیں نہیں ٹھہرتے وہ کس طرح سات دن راجا پریچھت کے پاس کتھا سنانے کے واسطے رہے اور شکدیوجی مہاراج لنگوٹا پہنے بھبھوت لگائے اوراودھوت अवधूत بنے رہتے تھے اُن کو راجا پریچھت نے کس طرح پہچانا کہ یہی شکدیوجی ہیں یہ بات سُن کر سوت جی نے کہا کہ دواپر کے انت میں ویاس ہمارے گرو نارائن روپ نے یہ بچار کر پراشر مُنی اور ستیہ وتی सत्यवती سے اوتار لیا کہ ست جگ میں عمر آدمی کی لاکھ برس اور ترتیا میں دس ہزار برس اور دواپر میں ہزار برس کی ہوکر جب تک عمر پوری نہیں ہوتی تھی تب تک وہ نہیں مرتا تھا اور کلجگ میں عمر آدمی کی ایک سَو بیس برس کی ہوکر سب لوگ پاپ کرنے سے اُسکے بھیتر ہی مرجائیں گے اور جگوں کے آدمی عمر وید پڑھنے اور جگیہ اور تپ کرنے میں بتاتے تھے سو بڑی عمر ہونے اور اچھے کام کرنے سے وہ کام اچھی طرح پورا ہوکر اُن کو مُکتی پدارتھ ملتا تھا اور کلجگ باسی تھوڑی عمر ہونے سے تپ کرنے اور وید پڑھ نہیں سکتے تھے اور اتنا روپیہ بھی نہیں رکھتے تھے جو جگیہ اور دان آدک کرکے بھوساگر پار اُترجائیں اور کلجگ باسی جیو دنیا کے سُکھ میں ڈوبے رہکر پرلوک کا سوچ نہیں کرتے اور آدمی استری اور روپیہ کے موہ سے مُکت پدوی نہ پاکر کیول ہربھجن سے اُدھار ہوتا ہے اس واسطے پربرہم پرمیشور نے واسطے سُکھ پانے اور بھوساگر پار اترنے کلجگ باسیوں کے وید ویاس کا اوتار لیا ایک دن ویاس جی نے سرسوتی کنارے اسنان کرکے پرمیشور کے دھیان میں اکیلے بیٹھ کر بچار کیا کہ دیکھو کلجگ باسی بے نصیب اور مُورکھ ہوکر ایسی سنگت نہیں کرتے جس میں گیانی ہوکر پرمیشور کو پہچانیں جو بات گیان کی سنتے ہیں وہ بھی دھارن نہیں کرتے اور سدا آلس میں بھرے رہ کر سنساری ترشنا کو نہیں چھوڑتے یہ بات بچار کر ہمارے گُرو نے رگ وید اور یجور وید اور سام وید اور اتھرون وید اس اچھے سے بنایا کہ کداچت دنیا کے لوگ تھوڑی عمر ہونے سے سب وید نہ پڑھ سکیں تو کیول ایک وید پڑھ کر بھوساگر پار اُترجائیں جب ویاس جی نے چاروں وید بنا کر استری کو وید پڑھنا اُچت نہ جانا تب انھوں نے اُن چاروں ویدوں کا سار نکال کر مہابھارت اور سترہ پُران بنائے جس کا پڑھنا اور سمجھنا سہج ہو کر سب چھوٹے بڑے شودر اور استری اُس کے سُننے سے بھوساگر پار اُترجائیں یجور وید کے باچنے والے بیل رکھیشور اور سام وید کے پڑھنے والے جیمن जैमिनि رکھیشور اور رگ وید کے پڑھنے والے بیشمپاین वैशम्पायन رکھیشور اور اتھرون وید کے پڑھنے والے انگرا رکھیشور ہوئے اور مہابھارت پُران کو روم ہرشن میرے پتا نے پڑھا ہے اور ان رکھیشوروں نے اپنے اپنے چیلوں کو جو وید پڑھایا تھا وہی وید کی شاکھا سمجھنا چاہیے مہابھارت پُران ایک لاکھ اشلوک کا ہے اس کا پڑھنا اور سُننا بڑا پُن ہے مہابھارت اور سترہ پُران بنانے پر بھی ویاس جی کے من کو بُودھ बोध نہ ہوکر یہ بچار من میں آتا تھا کہ ابھی ہم کو کچھ اور بنانا چاہیے مگر کوئی بات پکّی نہیں ٹھہرتی تھی کہ ہم کون سی کتھا بناویں جس میں ہمارے من کو دھیرج ہو ویاس جی اسی چنتا میں سرسوتی کنارے بیٹھے بچار رہے تھے کہ نارد جی بین بجاتے ہری گُن گاتے ہوئے وہاں آئے ویاس جی نے نارد مُنی کو بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا۔

پانچواں ادّھیاے

سمجھانا نارد مُنی کا وید ویاس کو یہ بات کہ تم کیول ہری چرتر کا ایک پُران بناؤ اور کہنا حال اپنے پچھلے جنم کا ویاس جی سے

نارد مُن نے ویاس جی کو چنتا میں دیکھ کر کہا کہ اس سمے تم بڑے سوچ میں دکھلائی دیتے ہو جس طرح کسی آدمی کو کوئی کٹھن کام آن پڑے اور وہ کام اُس سے نہ ہو سکے ہار مان کر اُسکی چنتا کرے تم نے ایک وید کے چار وید بنا کر مہابھارت اور سترہ پران تیار کئے تسپر بھی تمہارا بودھ نہوا یہ بات سُن کر وید ویاس جی بہت خوش ہوئے کہ انھوں نے ہمارے من کی بات جان لی پھر ویاس جی اپنی چنتا کا حال نارد مُنی سے کہہ کر بولے کہ آپ تو دن رات پرمیشور کے بھجن میں لین رہتے ہیں سو کرپا کر کے ایسی تدبیر بتلائیے کہ ہمارا چت شُدھ ہو ندان یہ بات سن کر نارد مُنی بولے کہ اے ویاس جی جس طرح تم نے مہابھارت اور سترہ پرانوں میں پرمیشور کا گنانو اد تھوڑا سا لکھ کر حال جگیہ اور تپ اور تیرتھ اور دان اور برت اور نیم اور لڑائی دیوتاؤں اور سنساری لوگوں کا برنن کیا ہے اس طرح کوئی پُران نرمل لیلا اور جس آدیُرش بھگوان کا من لگا کر نہیں بنایا اس لئے تمہارے چیت کو سنتوکھ نہیں ہوا سوائے لیلا پرمیشور کے دوسرے پُران کے پڑھنے اور سُننے میں محنت بڑی اور لابھ تھوڑا ہو کر اُس کا پھل ہمیشہ نہیں ٹھہرتا وہ سُکھ تھوڑے دن بھوگ کر پھر جنم لینا پڑتا ہے اور پرمیشور کی کتھا میں چیت لگ جانے سے جتنا پھل اور سُکھ پاتا ہے وہ حال برنن نہیں ہو سکتا اور جن لوگوں کو دنیا میں بہت درد اور دُکھ لگا رہتا ہے وہ سب ہر روپی ہر کتھا سننے اور پڑھنے سے چھوٹ جاتے ہیں اس لئے جس پُران اور بھجن میں پرمیشور کی لیلا اور نام لکھا ہو اُس کو اُتم سمجھنا چاہیے جس طرح نادمن مانی ہوا چلنے سے اپنے مقام پر جلد پہونچتی ہے اس طرح دنیا کے لوگ پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے سے دنیا میں بانچھت پھل پا کر مرنے کے پیچھے بھو ساگر پار اتر جاتے ہیں جیسا سُکھ بھگوت بھجن اور ہر چرنوں میں دھیان لگانے سے ملتا ہے ویسا سُکھ اندر اور کبیر آدک دیوتاؤں کو بھی نہیں ملتا اس لئے آدمی کو اُچت ہے کہ اپنے من میں سنتوکھ کر ہر نام لینا چاہیئے بنا کسی مطلب کے پرمیشور کا بھجن اور اُسمرن کیا کرے دنیا میں سب طرح کا دُکھ اور سکھ پچھلے جنم کے کرموں سے پراپت ہو کر ہر بھجن کرنے سے سولی سے کانٹا رہ جاتا ہے اور ہر چرنوں کو دھیان میں رکھنے سے سنساری مایا چھوٹ کر پھر اس آدمی کو جگیہ اور تپ اور برت اور دان آدک کرنے کا کچھ کام نہیں رہتا ہے اور جو لوگ ہر بھگتی نہ رکھ کر کیول جگیہ اور تپ اور برت اور تیرتھ کرتے ہیں وہ آدا گمن سے رہت نہیں ہوتے اچھے کام کرنے سے تھوڑے دن اُس کا سکھ بھوگ کر پھر جنم لیتے ہیں اور تم نے بعضی بات وید اور پُران میں ایسی لکھی ہے جس کو مورکھ لوگ نہیں سمجھیں گے جیسے تم نے شرادھ کرنا پتروں کا مانس سے لکھا ہے اس لئے مانس کھانے والے تمہاری بات کو پرمان مانکر مانس بھوجن کر کے یہ سمجھیں گے کہ ویاس جی کا مطلب مانس سے جگیہ اور شرادھ کرنے کے لیے ہے

اس طرح کی بات سادھو تپسوی لوگ اچھی نہ مانیں گے جو لوگ ہنس روپی بھگت پرمیشور کے ہیں وہ نیچ بھجن اور
اسمرن نام بیکنٹھ ناتھ اور دھیان ہر چرنوں کے لگن رہ کر دوسری بات نہیں چاہتے جس طرح ہنس مان سرودر کے
کنارے رہ کر دانے کی جگہ موتی چگتے ہیں اور کوّا اشدھ جگہ بیٹھ کر بشٹھا آدک اشدھ وستو کھاتا ہے اور اپنی بولی بول کر
مارے ابھمان کے دوسرے پنچھیوں کو اپنے برابر نہیں سمجھتا اور ہنس اس کی بولی کو پیاری نہیں جانتے اسی طرح ہنس روپی
سادھو اور بشنو کو پرمیشور کا گن اور چرتر سننا پیارا لگتا ہے اور جو پران شیام سندر کے نام اور استوتی سے رہت ہیں وہ
اُن کو اچھے نہیں لگتے اور کوا روپی آدمی سننا ان باتوں کا جن میں کیل بہار سنساری سکھ ہوتا ہے اچھا جانتے ہیں
اس لیئے تمھارے من کو سنتوکھ نہوا اب تم کو چاہیئے کہ ایک پران ایسا بناؤ جس میں سب لیلا اور گن پرمیشور کے لکھے ہوں
اور اس کے پڑھنے اور سننے سے آدمیوں کو بن مل کر مرنے کے پیچھے مکت پددی ملے اور تمھاری چنتا چھوٹ کر سنتوکھ
ہو ہے ویاس جی جو تم کو ہمارے کہنے کا بشواش نہو تو ہم اپنے پچھلے جنم کا حال کہتے ہیں سنو کہ ہم اس جنم میں ایک داسی
کے بیٹے تھے اور ہماری ماتا ایک براہمن کے یہاں کام کاج کرتی تھی اور وہ براہمن سادھو اور سنتوں کی سیوا کیا کرتا
تھا برسات کے دنوں میں اس براہمن کے مکان پر سادھو لوگ آ کر ٹکے اور اس براہمن نے سادھوؤں کے چوکا برتن
کے واسطے ہماری ماتا کو رکھ دیا میں بھی لڑکا ہونے سے اپنی ماتا کے ساتھ اُن سادھوؤں کے آشرم پر رہ کر آٹھوں پہر اُنکا
درشن کیا کرتا تھا جس سمے سادھو لوگ آپس میں بیٹھ کر پرمیشور کی کتھا بارتا کہتے تھے اُس وقت میں بھی اُن کے پاس
بیٹھا رہتا تھا اور مجھ بالک اگیان کو وہ باتیں کتھا کی بہت پیاری لگتی تھیں اس لیئے میں بڑے پریم سے اُن کو
سنتا تھا اور سادھو لوگ بھوجن کر کے جو اپنی اپنی جوٹھن مجھ کو اپنے ہاتھ سے دیتے تھے میں اُس کو بڑے پریم سے
کھاتا تھا جب وہ سادھو لوگ برسات بیت جانے پر اپنے اپنے گھر جانے لگے تب میں بہت رویا اور مجھ کو یہ اچھا
ہوئی کہ میں بھی اُن کے ساتھ جاؤں تب انھوں نے میرے اوپر کرپا کر کے کہا کہ ہم تجھ کو منتر بتائے دیتے ہیں اس کو
تو جپا کر وہ لوگ بارہ اچھّر کا منتر مجھ کو بتا کر اپنے استھان کو چلے گئے اور میں اُس منتر کو جپ کر اُن سادھوؤں کی اگیا
مان کر شری کرشن اور بلرام اور پردومن اور انردھ جی کے چرنوں کا دھیان کرنے لگا جب اُن سادھوؤں کا جوٹھن
کھانے اور منتر جپنے کے پرتاپ سے مجھے گیان ہوا تب میں نے اپنے من میں یہ بچار کیا کہ بن میں جا کر پرمیشور کا بھجن
کروں یہاں کس واسطے پڑا رہوں میری ماتا مجھ سے بڑی محبت رکھکر ایک ساعت میرا ساتھ نہیں چھوڑتی تھی
اس لیے میں اس کو اکیلے چھوڑ کر کہیں نہ جا سکتا تھا پرمیشور نے میرے چت کا حال جان کر ایسا سنجوگ کیا کہ میری
ماتا سانپ کے کاٹنے سے جو اسی براہمن کے لیئے دودھ دوہانے جاتی تھی راہ میں مر گئی جب لڑکوں نے آ کر یہ حال
مجھ سے کہا تب میں نے بہت خوش ہو کر من میں بچار کیا کہ دیکھو پرمیشور نے سنساری مایا موہ سے مجھ کو چھڑا دیا یہ بچار
کر میں اس وقت کہ پانچ برس کا تھا وہاں سے اُتر دشا کو بڑی بڑی ندی اور نالے اور پہاڑ ناگھتا ہوا ایک بن میں
چلا گیا بہت سے سنگھ اور ریچھ اور ہاتھی وغیرہ جانور مجھ کو جنگل میں دکھائی دیے پر میں بھگوان کی کرپا سے کچھ نہیں ڈرا
اور میرا دھیان پرمیشور کے چرنوں میں لگا تھا اس سے مجھ کو کچھ بھوکھ اور پیاس بھی نہیں لگی میں بہت دور

ایک بن میں جہاں آدمی کا آنا جانا نہ تھا پہونچا تب وہاں ایک درخت پیپل کا ندی کے کنارے پر دیکھا جب میں نے
اُس درخت کے نیچے جڑ پر بیٹھ کر پرمیشور کے سوروپ کا دھیان کیا تب بھگوان کا دِیہ روپ مجھ کو دھیان میں ایسا
دیکھ پڑا کہ ایک آدمی بہت سُندر جس کے مکھار بند کا پرکاش سورج سے بھی زیادہ تھا چتربھجی روپ شنکھ
چکر گدا پدم ہاتھ میں لئے پیتامبر اور بجنتی बजयंती مالا دھارن کیے اور کریٹ مکٹ اور کنڈل کانوں میں پہنے
شیام سوروپ اور کمل نین لمبی بھجا گھونگھر والے بال تاپ ہارنی چتون مند مند مُسکراتے اور بجلی کی طرح چمکتے
ہوئے مجھ کو دکھلائی دیے میں نے اُس روپ کو دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر چاہا کہ اُسی روپ کو دیکھتا رہوں
پر وہ روپ میرے دھیان سے گُپت ہو گیا اور میں بڑا سوچ کر کے رونے لگا۔ تب آکاش بانی
ہوئی کہ تو چنتا چھوڑ کر میرے بھجن میں لگا رہ تیرے من میں اُدھک پریت پیدا ہونے کے لیے ہم نے
ایک بار درشن اپنا تجھ کو دیا ہے دوسرے جنم میں تو پھر ہمارا درشن پاوے گا اور تو ہمارے نج بھگتوں
میں ہو کر ہماری کرپا سے تجھ کو اپنے پچھلے جنم کا حال یاد رہے گا۔

چھٹواں ادھیائے

کہنا نارد جی کا حال اپنے پچھلے جنم کا کہ ہری بھجن کے پرتاپ سے ہم کو درشن شیام سُندر کا ہوا اور جس طرح ہم نے شودر کا تن چھوڑ کر برہما جی کے یہاں جنم پایا

نارد مُنی نے ویاس جی سے کہا کہ آکاش بانی ہونے کے پیچھے ایک باجا بین کا نارائن جی نے مجھ کو دیا
میں وہ بین لے کر پرمیشور کا بھجن کرنے لگا جب پریم سے اُس بین کو بجا کر بیچ دھیان اور بھجن پرمیشور کے
لین ہوتا تھا تب بیکنٹھ ناتھ کے پریم میں ڈوب کر مجھ کو یہ اِچھا ہوتی تھی کہ نارائن جی نے دوسرے جنم میں درشن
دینے کو کہا ہے میرا یہ تن کب چھوٹے اور دوسرا جنم لیکر پرمیشور کا درشن پاؤں جب اس طرح اِچھا کرتے کرتے
وہ تن میرا چھوٹ گیا تب میں تربھون پتی کی کرپا سے برہما جی کا بیٹا ہوا اور ان کے انگوٹھے سے پیدا ہو کر
پچھلے جنم کا حال مجھ کو یاد رہا اس لیے میرے من میں یہ اِچھا ہوئی کہ نارائن جی کا بھجن کروں جس میں پھر مجھ کو
بیکنٹھ ناتھ جلدی درشن دیویں اس واسطے سنساری مایا موہ اور گرہستی کے جال میں نہیں پھنسا اب
اُس بھجن کے پربھاؤ سے میرا یہ حال ہے کہ جس سمے پرمیشور کا دھیان کرتا ہوں اُسی سمے بانکے بہاری مجھ کو
اس طرح درشن دیتے ہیں جس طرح کوئی کسی کا نیوتا ہوا آجاوے اب جہاں اِچھا کرتا ہوں وہاں درشن سانولی
صورت کے مجھ کو ہو جاتے ہیں اور تینوں لوک میں جہاں میں جانا چاہتا ہوں وہاں چلا جاتا ہوں کسی جگہ
مجھ کو جانے کے واسطے روک نہیں ہے اے ویاس جی تم بھی پرمیشور کی لیلا اور گنوں کا کیرتن کرو جس میں تم کو
بھی پربرہم بھگوان کے چرنوں کا درشن ہووے اور تمہارا چت ان کے چرنوں کا دھیان چھوڑ کر دوسری طرف نہ جاوے

ساتواں ادھیائے

کہنا نارد منی کا حال چار اشلوک کا ویاس جی سے اور تپ کرنا وید ویاس جی کا بدری کیدار میں جاکر اور بنانا پُران شری مدبھاگوت کا

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ نارد منی اپنے پچھلے جنم کا حال وید ویاس سے کہہ کر بولے کہ اے وید ویاس جی ہم نے چار اشلوک برہما جی سے اور برہما جی نے نارائن جی سے سُنے تھے تم کو چاہیے کہ اسی چار اشلوک کی کتھا بستار پُوربک برنن کرو پرمیشور کی مہا کیول آدمی کے تن میں جانی جاتی ہے پشو پنچھی آدک کو سوائے کھانے اور بھوگ کرنے کے دوسرا کام نہیں رہتا ہے جو کوئی آدمی کا تن پاکر پرمیشور کا بھجن اور اَسمرن کرکے مایا روپی بھوساگر سے پار اُتر گیا اُسی کا جنم لینا سُپھل ہے اور جس نے یہ تن پاکر نارائن جی کا اسمرن اور دھیان نہیں کیا وہ آدمی چوراسی لاکھ جونی میں جنم لے کر بڑا دکھ پاتا ہے پھر نارد منی نے وید ویاس جی کو ارتھ چار اشلوکوں کا اچھی طرح سمجھا کر کہا کہ اے ویاس جی پہلے تم کو چاہیے کہ پربرہم پرمیشور کے چرنوں کا دھیان کرو جب تمہارا انتہ کرن شدھ ہو کر بیکنٹھ ناتھ کا چمتکار تمہارے ہردے میں آوے تب تم گن اور استوتی نارائن جی کی برنن کرنا یہ بات کہہ کر نارد منی وہاں سے چلے گئے اتنی کتھا سُنا کر سوت جی بولے کہ اے رکھیشورو نارد جی دھنیہ ہیں جنھوں نے واسطے کلیان سنساری جیوؤں کے وید ویاس جی کو اُپدیش دیا ویاس جی نارد منی کے اُپدیش سے سرسوتی ندی میں اسنان کر کے بدر کا شرم کو جو شری نگر پہاڑ کی طرف ہے جاکر بیچ دھیان پرمیشور کے لین ہوئے تب اُنھوں نے اس بات کی چنتا کی کہ مجھ اگیان کی کیا سامرتھ ہے جو تھوڑی بھی مہا اُس پربرہم پرمیشور کی برنن کرسکوں اُسی سمے ایک تیج آدجوت کا ان کے ہردے میں چمکا تب ویاس جی نے پرمیشور کی کرپا سے استوتی کرنے کی سامرتھ پاکر اُن چار اشلوکوں کو جو نارد منی سے سُنا تھا بستار پُوربک لکھا اور اُس کا نام شری مدبھاگوت رکھہ شکدیو جی اپنے بیٹے کو پڑھایا اور شکدیو جی مہاراج نے راجا پرکھیت سے کہا جس کے پڑھنے اور سُننے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے پیچھے سے اسکا حال کہا جائے گا شکدیو جی اتنی کتھا سُنا کر بولے کہ اے راجن جب کرچھیتر कुरुक्षेत्र میں اٹھارہ اکشوہنی अक्षौहिणी دل پانڈووں पाण्डव کوروں कौरव کا اکٹھا ہو کر اٹھارہ دن تک بڑی لڑائی ہوئی اور بہت آدمی شوربیر ہاتھی گھوڑے سنگھ مارے جاکر بیر لوک میں پہونچے اور بھیم سین भीमसेन نے اپنی گدا سے دھرتراشٹر धृतराष्ट्र کے سب بیٹوں کو مار کر راجا دُریودھن दुर्योधन کی جانگھ توڑ کر اس کو پرتھوی پر گرایا اور مہابھارت ہونے کے پہلے جس سمے دریودھن نے راجا جدھشٹر युधिष्ठिर سے سب مال اور دروپدی द्रौपदी اُن کی رانی کو چھل کرکے جوئے میں جیت لیا اور اُس نے دروپدی کے سر کے بال کھینچتے ہوئے

بڑی ڈانٹ اور انیت سے اپنی سبھا میں بلاکر دروپدی سے کہا کہ تو ہماری جانگھ پر آکر بیٹھ اسی وقت بھیم سین نے
من میں پرن کیا تھا کہ شیام سُندر کی کرپا ہوگی تو میں اس کی جانگھ اپنی گدا سے توڑوں گا شری کرشن جی کی کرپا سے
بھیم سین نے اپنا پرن پورا کیا جس وقت دریودھن پیر ٹوٹا گھائل اور اکیلا رن بھومی میں پڑا تھا اُس وقت
اشوتھاما بیٹا درونا چاریہ द्रोणाचार्य کا اُس کے پاس آکر بولا کہ ہم اور تم لڑکپن میں ایک ساتھ رہ کر کھیلتے تھے تم کو
دشمنوں نے یہ دن دکھلا کر اس دُردشا کو پہونچایا ہم کو جو آگیا وہ سو کریں دریودھن یہ بات سن کر اشوتھاما سے بولا کہ
میں اپنی جانگھ ٹوٹنے اور مارے جانے سب بھائی اور بیٹے اور سیناپتیوں کا کچھ چنتا نہیں کرتا جتنا دُکھ مجھ کو پانڈووں
کے جیتے رہنے اور راج کرنے کا ہے تمہارے ہوتے ہمارے دشمن [شپہ سالار ۱۲] راج کریں تم کو اس بات کی بڑی شرم کرنی
چاہیئے اشوتھاما یہ بات سُن کر بولا کہ تم کہو تو میں آج رات کو جا کر سوتے وقت پانچوں بھائی پانڈووں کے سر کاٹ کر
تمہارے پاس لے آؤں جدپ سوتے آدمی کو مارنا بڑا پاپ ہے پرنتو تمہاری خوشی کے واسطے میں ایسا کروں گا
دریودھن نے کہا کہ جو تم اُن کا سر کاٹ لاؤ تو میں تمہارا بڑا اُپکار مانوں گا اشوتھاما یہ بات سُن کر وہاں سے چلا
اور اُس کے پہونچنے سے پہلے شری کرشن انترجامی نے جانا کہ آج رات کو اشوتھاما واسطے سر کاٹنے پانڈووں کے
آوے گا اس واسطے بیکنٹھ ناتھ نے سندھیا سمے پانڈووں سے کہا کہ آج رات کو تم پانچوں بھائی اپنے ڈیرے پر
نہ رہو سرسوتی ندی کے کنارے دوسرا ڈیرا لگوا کر کے سوؤ اور سب لوگوں کو اُسی ڈیرے میں رہنے دو اس لیئے
پانچوں بھائی اُس رات کو دوسرے ڈیرے میں سوئے تھے اور اشوتھامانے اسی دن اندھیری رات میں پانڈووں کے
سر کاٹنے کی اچھا رکھ کر کرپا چاریہ سے صلاح پوچھی اُنھوں نے اس ادھرم کرنے سے بہت منع کیا اشوتھاما
مہادیو جی کے بردان کا گھمنڈ رکھنے سے کرپا چاریہ کا کہنا نہ مان کر پہر رات رہے کرتیا कृत्या کو ساتھ لیے
ہوئے پانڈووں کی فوج میں چلا گیا اور اُسی بردان کے پرتاپ سے ردر استوتر پڑھ کر اس نے فوج کے چاروں طرف
آگ لگا دی اور پانڈووں کے پہلے ڈیرے میں جا کر دروپدی کے پانچوں بیٹوں کا سر جو اُسی ڈیرے میں
جدھشٹھر آدک پانڈووں کے بچھونے پر سوتے تھے کاٹ لایا اور صبح کے وقت دریودھن کے پاس لاکر کہا کہ ہم
پانچوں بھائی پانڈوں کا سر کاٹ لائے راجا دُریودھن یہ بات سُن کر بہت خوش ہوا اور ایک ایک کا سر
اپنے ہاتھ میں لے کر دبانے لگا جب بھیم سین کا سر بتلا کر اشوتھامانے دریودھن کے ہاتھ میں دیا تب دُریودھن نے
اُس سے کہا کہ یہ سر بھیم سین کا نہ ہوگا اس کا سر ایسا نہیں ہے جو میرے دبانے سے ٹوٹ جائے اس لیے مجھ کو
معلوم ہوا کہ دروپدی کے پانچوں بیٹوں کا سر جو پانڈووں کے روپ کے برابر تھے کاٹ لایا ہے ان بے چارے
لڑکوں کو تو نے بے فائدہ مار کر ہمارے بنش کا ناش کیا جب دریودھن کو یہ بات سمجھ کر خوشی ہونے کے پیچھے دُکھ ہوا
تب وہ اُسی ساعت مر گیا اُس کی جنم پتری میں لکھا تھا کہ اس کا مرنا سکھ اور دُکھ کے بیچ میں ہوگا وہی بات آگے
آئی اشوتھاما دُریودھن کا مرنا دیکھتے ہی ارجن اور شری کرشن جی کے ڈر سے اس طرح اپنے پران لے کر وہاں سے
بھاگا جس طرح سورج دیوتا شری مہادیو جی کے ڈر سے بھاگے تھے اُس کا حال وشنو پران میں اس طرح لکھا ہے

کہ شری مہادیوجی نے سُمالی سومالی دیت کو ایک رتھ بہت اچھا اور جلد چلنے والا تیجمان دیا تھا جب سُمالی دیت نے
سورج کے پیچھے اپنا رتھ چلایا تب اُس رتھ کے پرکاش سے جہاں سورج رات کرتے تھے وہاں دن بنا رہتا تھا
سورج نے یہ حال دیکھ کر بڑے کرودھ سے اُس کو مار گرایا تب سُمالی نے مہادیوجی کی شرن پکارا اُس سمے بھولاناتھ
نے سُمالی کی سہایتا کر کے سورج کا پیچھا کیا جب سورج دیوتا مہادیوجی کے ڈر سے بھاگے تب شیو شنکر نے
ترشول مار کر سورج کا رتھ کاشی جی میں گرا دیا اُسی جگہ پرلولارک تیرتھ ہوا۔ جب دروپدی نے
اپنے بیٹوں کے سر کاٹنے کا حال سُنا تب اُس نے بلاپ کر کے یہ سوگند کھائی کہ جب تک اشوتھاما ۔ نہیں مارا
جائے گا تب تک میں دانہ پانی نہیں کروں گی جب راجا جدھشٹھر اور ارجن وغیرہ پانچوں بھائی یہ حال سن کر
بہت رونے لگے تب دروپدی نے ارجن سے کہا کہ تم اشوتھاما کا مارنا اپنے ادھین سمجھو میں نے یہ سوگند صرف
تمھارے بھروسے پر کھائی ہے جیسا مناسب جانو ویسا کرو یہ بات سُن کر ارجن نے دروپدی سے کہا کہ تو
دھیرج دھر میں اشوتھاما کا سر کاٹ کر تجھ کو لائے دیتا ہوں تو اُسی سر پر کھڑی ہو کر اشنان کرنا تب تیرے
کلیجے کی داہ مٹے گی اس طرح دروپدی جی کو سمجھا کر ارجن نے ترنت گانڈیو (गांडीव) دھنش ہاتھ میں اُٹھا لیا اور
رتھ پر چڑھ کر شری کرشن جی سے کہا کہ جلد رتھ کو چلائیے شیام سُندر نے ارجن کا رتھ اس جلدی سے ہانکا کہ
ترنت اشوتھاما کے پاس جا پہونچا جب اشوتھاما نے رتھ کو دیکھ کر برہم استر جو برہما جی نے اُس کو دیا تھا ارجن پر
چھوڑا اور وہ برہم استر آگ کے مانند جلتا ہوا ارجن کی طرف چلا تب ارجن نے مُرلی منوہر سے پوچھا کہ یہ
آگ کیسی دوڑتی ہوئی ہماری طرف چلی آتی ہے تب شیام سُندر بولے کہ یہ آگ اشوتھاما کے برہم استر کی
ہے تم بھی اپنا برہم استر چلاؤ کہ دونوں استر آپس میں لپٹ کر وہ آگ تمھارے پاس نہ پہونچ سکے اور اشوتھاما
نے جو اپنا استر چلایا ہے وہ اُس کی بُلانے کی سامرتھ نہیں رکھتا اور تم چلانا اور پھر بُلا لینا دونوں منتر جانتے ہو
اس لیے چلاؤ یہ بات سُن کر ارجن نے بھی اپنا برہم استر چلایا تب وہ دونوں برہم استر لڑ کر آپس میں لپٹ گئے
ارجن کا استر اشوتھاما کے استر کو نہیں چھوڑتا تھا کہ وہ ارجن کے پاس پہونچ سکے جب دونوں دیر تک آپس میں لپٹے رہے
تب شیام سُندر نے ارجن سے کہا کہ جلدی منتر پڑھ کر دونوں استروں کو اپنے پاس بُلا لو نہیں تو اس آگ سے
سنساری جیو جل مریں گے ارجن نے یہ بات سنتے ہی منتر کے بل سے دونوں برہم استر اپنے پاس بُلا کر اور
رتھ دوڑا کر اشوتھاما کو پکڑ لیا اور اپنے ہرنے میں دیا اور دھرم کی راہ سے بچار کیا کہ یہ براہمن میرے گرو کا
بیٹا ہے اس کو مارنا نہ چاہیے ارجن نے یہ سمجھ کر سر اُس کا نہیں کاٹا تب شیام سُندر نے واسطے پریکھیا لینے
دھرم ارجن کے کہا کہ اے ارجن اشوتھاما نے سوتے ہوئے لڑکوں کے سر کاٹے ہیں اس لیے یہ آتتائی ہوا
اور تم نے اِس کے سر کاٹنے کا پرن کیا تھا اب اس کو مار ڈالو جس میں دروپدی کو سنتوکھ ہو یہ بات سُن کر
ارجن نے کہا کہ اے مہاراج آپ سچ کہتے ہیں لیکن براہمن کا مارنا بڑا پاپ سمجھ کر ابھی اس کو مارنا نہ چاہیے
اس کو دروپدی کے پاس لے چلو جیسا وہ کہیں ویسا کرنا شیام سُندر نے یہ بات سُن کر مان لی تب ارجن

ہاتھ اور پیر اشوتھاما کے باندھ کر اُسے دروپدی کے سامنے لائے جیسے ہی دروپدی ہر بھگت نے اشوتھاما کو بندھے
ہوئے دیکھا تو اپنے دیا اور دھرم کی راہ سے رونے لگی اور شری کرشن جی سے بہت استوتی کر کے اور ارجن سے بنتی کر کے
بولی کہ اے سوامی تم نے میری پرتگیا پوری کی اب اس براہمن کی جان مارنے سے میرے مرے ہوئے لڑکے نہیں جی سکتے
اس لیے اشوتھاما کو چھوڑ دو یہ اپنے کرموں کا دنڈ پرمیشور سے پاوے گا جس طرح میں اپنے بیٹوں کے مرنے کا سوچ کرتی
ہوں اسی طرح کرپی نام اشوتھاما کی ماتا بھی بیٹا مرنے کا دُکھ پاوے گی اس کے باپ سے آپ نے دھنش ودیا سیکھی ہے
اس لیے اشوتھاما کو پوجا جوگ سمجھ کر جلد چھوڑ دیجئے اُس کو باندھ رکھنا اُچت نہیں ہے دروپدی کی یہ بات سنتے ہی
راجا جدھشٹھر اور نکل سہدیو نے خوش ہو کر کہا کہ دروپدی سچ کہتی ہے اشوتھاما کے مارنے سے سوائے برہم ہتیا کے اور کیا
ملے گا جب یہ بات دروپدی اور جدھشٹھر آدک کی بھیم سین کو اچھی نہ لگی تب وہ اپنی گدا پرتھوی پر ٹپک کر ارجن سے بولا کہ
تم نے اشوتھاما کے سر کاٹنے کا پرن کیا تھا اپنی پرتگیا جھوٹی نہ کرنی چاہیئے اور تم جو یہ کہتے ہو کہ اس کے مارنے سے برہم ہتیا
لگے گی سو اس میں برہم انس اور براہمن کا کرم نہیں رہا دھرم شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ جو کوئی شرن آئے اور سوتے ہوئے کو
مارے یا لڑکا یا استری کو مار ڈالے یا متوالے یا بوڑھے یا ہر بھگت یا پرم ہنس کو مار کر دُکھ دیوے ایسے آدمی کو آتتائی سمجھ کر مارنا اور
دنڈ دینا راجوں کا دھرم ہے ان کے مارنے کا پاپ نہیں لگتا اور چھ طرح کے آتتائی اور ہوتے ہیں ایک تو جو آگ لگا دے
دوسرا جو زہر دیوے تیسرا جو گرو کی آگیا نہ مانے چوتھا جو برہم انس ادھرم سے لیوے پانچواں جو براہمن یا چھتری یا ویش
ہو کر شراب پیوے چھٹھواں جو جان مار کر اپنا پروار پالے اِن لوگوں کو ضرور مارنا چاہیئے جب بھیم سین کی بات سُن کر
ارجن بچارنے لگے کہ اب میں کیا کروں تب شری کرشن جی نے کہا کہ اے ارجن تم نے جو پرن کیا ہے اس کو پورا
کرو اور بھیم سین کا بچن رکھ کر دروپدی کا کہنا مانو اور راجا جدھشٹھر کہتے ہیں اُن کی بھی بات پالو وید میں ایسا لکھا ہے
کہ براہمن کی جان نہ مارے اور جو آتتائی ہو تو اُس کو مار ڈالے اس لیے تم ایسی بات بچار کر کرو کہ جس میں وید اور شاستر
کی بات جھوٹ نہ ہو کر سب کی خوشی رہے ارجن نے یہ بات سُن کر بچار کیا کہ ایسی کوئی تدبیر کرنی چاہیئے کہ جس میں اشوتھاما
کی جان بچ کر وہ مرنے کے برابر ہو جاوے ارجن نے ایسا بچار کر اشوتھاما جس کا بل اور تیج بال ہتیا کرنے سے جاتا رہا تھا
اسکے سر کے بال منڈوا ڈالا اور اپنی تلوار کی نوک سے چیر کر ایک منی بہت اچھی جو اُس کے سر میں تھی نکال لی اور
اپنے نگر کی حد سے باہر اُس کو نکلوا کر مرنے کے برابر کر کے چھوڑ دیا۔

آٹھواں ادھیائے

جلانا لوتھ دریودھن اور بیروں کی جو مہابھارت میں مارے گئے تھے اور سمجھانا شری کرشن جی کا راجا جدھشٹھر کو
واسطے کرنے جگیہ اور بوجھ نہ ہونا راجا کا اسلیے لیجانا راجا جدھشٹھر کو بھیشم پتامہ کے پاس جو رن بھومی میں پڑے تھے

سُوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو اشوتھاما کے چھوڑنے کے بعد راجا جدھشٹھر اور شری کرشن مہاراج کی آگیا پا کر

دُریودھن آدک کوروا اور ببیروں کی لوتھ جورن بھومی میں پڑی تھی اُن کے ناتے داروں نے اُٹھالیں اور داہ دے کر بدھی پوربک اُن کا کریا کرم کیا جب شیام سندر اور دھرتراشٹر اور پانچوں بھائی پانڈو اور کُنتی اور دروپدی اور گاندھاری آدِ اسنان کرنے کے واسطے گنگا کنارے گئیں تب جتنی استریاں کوروا اور پانڈو کے گھرانے میں بدھوا ہو گئی تھیں وہ سب بڑے بلاپ سے اپنے اپنے پتی کا گن کہہ کر رونے لگیں اُس وقت راجا جُدھشٹھر جو دھرم کا اوتار تھے بڑے سوچ میں ڈوب گئے اور اپنے اوپر دھکار دے کر کہنے لگے کہ یہ ہمارے پاپ کبھی نہیں چھوٹیں گے اور ہمارا کس طرح اُدھار ہوگا ہمارے مہابھارت کرنے سے ہزاروں استری ہمارے کل پروار کی بدھوا ہو کر روتی اور کلپتی ہیں اُن کے رونے اور آنسو گرنے سے جتنے ذرّے (کنکے) زمین کے بھیگیں گے اتنے برس تک مجھ کو نرک میں رہنا پڑے گا میری لڑائی کرنے سے درونا چاریہ گرُو اور بھیشم پتامہ میرے دادا اور کرن میرا بھائی جس کے ہاتھ سے ہزاروں براہمن ہمیشہ دان اور دچھنا پاتے تھے اور ہزاروں آدمی میرے ناتے اور گوتے کے مارے گئے مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو میں نے مہابھارت کیا ایسے ادھرم کا راج مجھ کو نہ کرنا چاہیئے یہ بات سُن کر شری کرشن جی مہاراج اور ویدؔیاس جی آدک رکھیشور اور براہمنوں نے کئی بار راجا جدھشٹھر کو سمجھا کر کہا کہ اسی طرح سدا سے پچھلے راجا لوگ کرتے چلے آئے ہیں پرتھوی اور راج گدّی لینے کے واسطے بیٹا باپ کو اور بھائی بھائی کو مار ڈالتا ہے جس طرح وہ لوگ راج گدّی پا کر اشومیدھ جگیہ کر کے اُن پاپوں سے چھوٹ گئے ہیں اُسی طرح تمہارا پاپ بھی اشومیدھ اور راج سویہ جگیہ کرنے سے چھوٹ جائے گا یہ بات شیام سُندر کی سنکر راجا جدھشٹھر بولے کہ اے جوتی سوروپ یہ کہنا آپ کا کیول من سمجھانے کے واسطے ہے نہیں تو جگیہ کرنے میں بھی پشو آدک بہت جیو ہمارے ہاتھ سے مارے جائیں گے جس طرح کوئی آدمی کیچڑ سے کیچڑ کو دھویا چاہے تو نہیں چھوٹتا اسی طرح ہمارے جگیہ کرنے سے ان بدھوا استریوں کا کلپنا نہیں چھوٹے گا جو آپ یہ کہیں کہ پہلے تم نے راج لینے کے واسطے اتنی لڑائی کی اب راج کیوں نہیں کرتے سو مجھ کو لڑائی کرنے کی اِچھا نہ تھی نہیں معلوم اُس وقت کس نے میری مت کو پھیر کر مہابھارت کرایا اب میں سنگھاسن پر نہ بیٹھوں گا مُرلی منوہر نے یہ بات سُنکر جانا کہ ہمارے سمجھانے سے راجا جدھشٹھر نہیں مانیں گے جس سمے شیام سُندر اسی بچار میں بیٹھے تھے اس سمے براہمن اور رکھیشوروں نے شری کرشن جی سے آ کر کہا کہ اے ترلوکی ناتھ راجا جدھشٹھر کا چت راج کاج میں نہ لگ کر وہ ابھی چنتا میں رہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بھائی اور ناتے دار اور براہمنوں کو مارا ہے آپ ان کا بودھ کر دیجئے شیام سُندر بولے کہ راجا ہمارے سمجھانے سے نہیں مانتے ہماری جان میں یہ اُچت ہے کہ اُن کو بھیشم پتامہ کے پاس جورن بھومی میں بان سیّجا پر پڑے ہوئے ہمارے درشن کی اِچھّا رکھتے ہیں لے چلیں تب وہ راجا جدھشٹھر کو گیان اپدیش دے کر دھیرج دیویں گے شیام سُندر نے یہ بات کہہ کر راجا کو بُلا کر کہا کہ اے دھرم راج تمہاری چنتا ابھی تک نہیں چھوٹی اور براہمن لوگ کہتے ہیں کہ اس پاپ سے چھوٹنے کے واسطے اشومیدھ جگیہ کرنا چاہیئے اور ہمارے سمجھانے سے تمہارا بودھ نہیں ہوتا اس لیئے تم ہمارے ساتھ بھیشم پتامہ کے پاس جو بڑے

بُدھمان ہیں چلو وہ جو آگیا دیویں سو کر و راجا جُدھشٹھر نے یہ بات مان کر اپنے چاروں بھائی اور دروپدی اور برہمن
اور رکھیشوروں کو رتھ پر بیٹھال لیا اور شیام سُندر کے ساتھ جس استھان پر بھیشم پتامہ رن بھومی میں پڑے تھے
گئے براہمن لوگ دہنے اور اور پانڈو لوگ بائیں اور شری کرشن جی بھیشم پتامہ کے سامنے بیٹھے اور شری شیام سُندر
دیا ساگر نے اس واسطے چرنوں کے پاس بیٹھنا قبول کیا کہ بھیشم پتامہ گھائل پڑے ہوئے میرے درشنوں کی
اِچھا رکھتے ہیں جو میں دوسری طرف بیٹھوں گا تو اُن کو کروٹ لینے میں بہت تکلیف ہوگی اور یہ سماچار سُن کر
نارد جی اور بھردواج اور پرشرام آدک بہت سے رشی اور مُنی بھیشم پتامہ سے گیان سُننے کے واسطے وہاں پر
گئے اور بھیشم پتامہ نے مانسی (یعنی من ہی من میں) پوجا شیام سُندر کی کی۔

نواں ۹ ادھیائے

سمجھانا بھیشم پتامہ کا دھرم راج نیتی کا راجا جُدھشٹھر کو اور بودھ کرانا دروپدی کا

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جب سب لوگ وہاں بیٹھ چکے تب شری کرشن جی مہاراج
بولے کہ اے بھیشم پتامہ راجا جُدھشٹھر من اپنا راج کاج میں نہیں لگا کر کہتے ہیں ہم نے اپنے بھائی بندھووں
ناتے داروں اور براہمنوں کو مہابھارت میں مارا ہے جب تک ان پاپوں سے ہمارا اُدھار نہو گا تب تک ہم راج
نہ کریں گے بھیشم پتامہ نے یہ بات سُنتے ہی راج دھرم اور آپت دھرم اور دان دھرم اور موکش دھرم جس کا
حال شانتی پرب اور شلیہ پرب مہابھارت کی پوتھی میں بستار پوربک لکھا ہے راجا جُدھشٹھر سے کہکر سنچھیپ میں
یہ گیان بتایا کہ اے راجا تم کو بال اوستھا سے دُکھ ہی ہوا لڑکپن میں تمھارے باپ مر گئے جب تم کو کچھ گیان ہوا
تب کورووں نے تمھارے جلانے کی تدبیر کر کے بھیم سین تمھارے بھائی کے کھانے کے واسطے زہر کا لڈو بنا کر
بھیجا پھر تمھارا سب راج اور دھن چھل سے جوئے میں جیت کر تیرہ ۱۳ برس تک تم کو بن باس دیا بن میں تم نے
اپنے چاروں بھائی اور دروپدی استری سمیت بہت سا دُکھ اٹھایا جو تم کہو کہ سچے اور دھرماتما آدمی کو دُکھ نہیں
ہوتا پھر تم کو جو سچ بولنے والے اور نیتی جاننے والے ہو کس واسطے یہ سب دُکھ پہونچے اور کہتے ہیں کہ بلوان آدمی کو
دُکھ اور شوک نہیں ملتا ہے سو تم پانچوں بھائیوں میں ارجن اور بھیم سین بڑے شور بیر ہیں اور دروپدی ایسی پتی
برتا استری تمھارے ساتھ تھی پھر انھوں نے کس واسطے اتنا دُکھ پایا سوائے اس کے جہاں شری کرشن کے نام کی
چرچا رہتی ہے وہاں دُکھ نہیں ہوتا شری کرشن جی پربرہم کا اوتار آپ رات دن تمھاری سہایتا کرتے تھے پھر
تم نے کس واسطے اتنا دُکھ سہا اے راجا تم اس بات کو بشواش کر کے جانو کہ سوائے اِچھا پرمیشور کے جس کو ہونہار
کہتے ہیں دوسری بات نہیں ہو سکتی دکھ اور سُکھ پچھلے جنم کے سنسکار سے بھوگنا ہی پڑتا ہے اور پرمیشور کی مہا اور
بھید کو کوئی بھی نہیں جانتا کوئی آدمی کسی کام کے واسطے محنت کر کے اپنے منورتھ کو پہونچ جاتا ہے اور بہت آدمی

عمر بھر محنت اور تدبیر کرنے سے بھی اپنے مطلب کو نہیں پاتے اس لئے سب کا اُتم اور دھرم پرمیشور کی اچھا پر
سمجھنا چاہیئے جو وہ چاہتے ہیں ہوتا ہے اس لئے بدھمان اور گیانی اُسی کو سمجھنا چاہئے جو دُکھ اور سُکھ برابر
جان کر پرمیشور کی اِچھا پر مگن رہتا ہے اور جو کوئی نارائن کی اِچھا پر سنتوکھ نہ رکھ کر تھوڑے سے دُکھ پہونچنے میں
رو دیتا ہے اور جب اُس کے رونے سے کچھ نہیں ہوتا تب ہار مان کر کہتا ہے کہ پرمیشور کی اِچھا یوں ہی تھی اُس کو ہونہار
جاننا چاہیئے اے راجا آدمی کی چنتا اور محنت کرنے سے کچھ نہیں ہوتا سب کام ہری اچھا سے ہوتے ہیں جس کو
ہونہار کہتے ہیں اور یہ شری کرشن جی شاکشات ترلوکی ناتھ اپنا روپ چھپا کر دنیا میں لیلا کرتے ہیں اُنکے بھید کو
کوئی نہیں جانتا اور ارجن کو اپنا بھکت جان کر اُس کے سارتھی ہوئے تھے اُن کی مہما اور بڑائی کہانتک تم سے برنن
کروں اے راجا جو لوگ پرمیشور کی اچھا پر خوش رہ کر اپنا جنم بیچ تپ اور جپ اور دھیان پرمیشور کے کاٹتے ہیں
اُن کے نام سنو کہ اُن میں ایک شری سداشیو جی کیلاش پربت پر بیٹھے ہوئے سوائے تپ اور دھیان نارائن جی کے
دنیا کے کسی کام سے واسطہ نہیں رکھتے دوسرے نارد جی آٹھوں پہر مگن اور آنند روپ رہ کر جس جگہ اُنکا من چاہتا ہے
بین بجا کر جیوتی سوروپ کا بھجن اور گن گاتے پھرتے ہیں تیسرے کپل دیو منی دن رات دھیان اور جپ شری پربرہم کا
کر کے اکیلے گنگا ساگر پر بیٹھے رہتے ہیں چوتھے شکدیو جی جنم سے سنساری مایا موہ میں نہ پھنس کر آٹھوں پہر بیکنٹھ ناتھ کی
کتھا گایا کرتے ہیں پانچواں راجا بل نے جب جانا کہ شیام سُندر کی اچھا یہی ہے کہ میں راج سنگھاسن پر نہ رہوں تب
سب راج اپنا باون (وامن) بھگوان کو ارپن کر دیا اے یُدھشٹھر تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے بھائی اور ناتے داروں اور
براہمنوں کو مارا ہے سو ایسا نہ سمجھنا چاہیئے تم کون ہو اور تمہارا کیا ہوا کچھ نہیں ہو سکتا جو بات نارائن جی نے چاہی
سو کی اور اب جو چاہیں گے سو کریں گے چوپائی - اُما دارو جوکھت दारुयोषित کی نائیں ÷ سبے نچاوت رام
گسائیں ÷ اس لئے تم گوتر ہتیا کی چنتا اپنے من سے دور کرو اور بھگوان کی اچھا اسی طرح سمجھو اور جگیہ
کر کے اپنا پاپ چھڑاؤ اور پرجا کا پالن کرنا تمہارا دھرم ہے جو راج نہیں کرو گے تو تم کو اور پاپ ہوگا اتنی
کتھا سنا کر سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جس سمے بھیشم پتامہ یہ سب گیان اور دھرم راجا یدھشٹھر
کو سمجھاتے تھے اس سمے دروپدی وہاں بیٹھی ہوئی بھیشم پتامہ کی طرف دیکھ رہی تھی جب انھوں نے سب دھرم
کہتے سمے یہ بات بھی کہی کہ جس سبھا میں دھرم کا جاننے والا آدمی بیٹھا ہو اور اُس جگہ کوئی دوسرا آدمی ادھرم کی
راہ سے کچھ پاپ کرنے کی اِچھا کرے تو اس دھرماتما آدمی کو چاہیئے کہ دوسرے کو پاپ کرنے سے منع کرے اور
جو منع کرنے کی سامرتھ نہ رکھتا ہو تو وہاں سے اُٹھ جائے اور پرمیشور کا دھیان کرے دروپدی نے یہ بات
بھیشم پتامہ کی سُنتے ہی راجا یدھشٹھر اور ارجن کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا پھر من میں تعجب ہو کر بچار کیا کہ دیکھو راجا دریودھن
کی سبھا میں بھیشم پتامہ کے سامنے ادھرم کی راہ سے میری یہ دُردشا ہوئی اور دُشاشن نے مجھ کو ننگی کرنے کے
واسطے میرا چیر یعنی کپڑا کھینچا اور راجا دُریودھن نے مجھے اپنی جانگھ پر بیٹھنے کے واسطے کہا ایسی دُردشا ہونے پر
بھی میری جان نہیں نکلی اور میں اپنا منہ لوگوں کو دکھاتی ہوں ایسے جینے سے مرجاتی تو اچھا تھا دروپدی جب

یہ سمجھ کر بہت اُداس ہوکر من میں اپنے کو دھکار دینے لگی تب بھیشم پتامہ نے دروپدی کا منھ اُداس دیکھتے ہی اُسکے
ہردے کی بات اپنے گیان سے جان کر کہا کہ اے بیٹی تم اپنے من میں کچھ سوچ مت کرو یہ سب دھکار میرے اوپر ہے
کس واسطے کہ جس وقت سب ادھرم تمہارے اوپر ہوا تھا اُس وقت میں بھی وہاں بیٹھا تھا جو میں دریودھن کو اس
انیتی سے منع کرنا چاہتا تو اُس کی سامرتھ نہ تھی کہ ایسا اُدھرم تمہارے ساتھ کرتا لیکن میرے من میں یہ گیان اُسوقت
نہ آیا اس سے اے بیٹی تم نشچے کرکے جانو کہ شری شیام سُندر کی اِچھا اسی طرح پر تھی جو بات وہ چاہتے ہیں وہی
ہوتی ہے اُن کی اِچھا میں کسی کی عقل کام نہیں کرتی اور اس کا ایک اور سبب ہے وہ بھی سنو کہ جو کوئی آدمی کیسا ہی
گیانی اور مہاتما ہو اور وہ اُدھرمی کی سنگت میں رہے تو اُس کا گیان نشٹ ہوکر سمے پر کام نہیں آتا اور جو کوئی جس کا
ان کھاتا ہے اُسی کے برابر اُس کی عقل ہوجاتی ہے ہم ان دنوں راجا دریودھن ادھرمی کا ان کھا کر رات دن اُسی کے
ساتھ رہتے تھے اس لئے ہم کو اُس وقت دھرم اور ادھرم کا بچار نہیں ہوا اب ہم کو چھپن دن دانہ پانی چھوٹے اور
بان سجیا پر پڑے ہوچکے اس لئے ہمارے تن سے راجا دریودھن کے ان کا بکار اور اُس کے سنگ کا پربھاو نکل گیا
تب ہم کو اس بات کا گیان ہوا اور اے بیٹی اسی طرح ایک اتہاس مہابھارت کا کہتے ہیں سو سنو کہ پچھلے جگ میں
راجا شی وی [illegible] کے یہاں ایک پرم ہنس مہاتما بڑے گیان وان رہتے تھے اور راجا اُن کی سیوا اچھی طرح سچی پریت
کرتا تھا اُس راجا کے نگر میں ایک براہمن نے اپنی بیٹی کا گہنا سنار کو بنانے کے واسطے دیا اُس سُنار نے سُونا
بدل کر پیتل کا گہنا بنایا اور اُس پر سونے کا ملمع کرکے براہمن کو دیا براہمن نے بنا جانچے وہ گہنا سُنار سے لے کر
اپنی بیٹی کو پہنا دیا جب وہ لڑکی اُس کو پہن کر اپنی سُسرال میں گئی تب اُس کے پتی نے پیتل کا گہنا دیکھ کر بہت
دُکھ مانا اور اُس کو اپنے گھر سے نکال کر براہمن کے گھر بھیج دیا اور اپنے یہاں نہیں بلایا جب اُس براہمن نے
بہت دُکھی ہوکر راجا کے پاس نالش کی تب راجا نے سنار کا قصور سچ جان کر سب ان اور دھن اُس کا لوٹ کر
اپنے مکان میں بھجوا دیا ایک دن راج مندر میں اُسی ان کی رسوئی تیار ہوئی اور اُس میں سے پرم ہنس نے بھی
بھوجن کیا اس لئے ادھرمی سُنار کا ان کھانے سے پرم ہنس نے بچار کیا کہ کچھ اسباب راجا کا چوری کریں پرم ہنس نے
یہ بچار کر رانی کا ایک جڑاؤ ہار بہت اچھا محل کے بھیتر سے کہ ان کو وہاں جانے کے واسطے کچھ روک نہ تھی چرا
لیا اور اس کو کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھ لیا اور پرم ہنس تین دن تک راج مندر میں نہیں گیا جب
اُپاس کرنے سے سُنار کا ان پیٹ میں نہیں رہا تب پرم ہنس کو ایسا گیان ہوا کہ ہم نے ہار چرایا ہے اس پاپ کے
بدلے ہم کو نرک میں جانا پڑے گا اس واسطے اپنے ادھرم کا دنڈ اسی تن میں بھوگ کر لینا اُچت ہے جس میں پرلوک کا
ڈر نہ رہے پرم ہنس یہ بات بچار کر وہ ہار راجا کے پاس لے گیا اور اپنی چوری کرنے کا حال کہہ کر بولا کہ اے پرتھوی ناتھ
اس پاپ کے بدلے میرے دونوں ہاتھ کٹوا ڈالیئے کہ میں اپنے ادھرم کا دنڈ اسی جنم میں بھوگ لوں راجا نے
یہ بات سُن کر اُداس ہوکر پنڈتوں سے پوچھا کہ اس کا کیا کارن ہے جو پرم ہنس کا چت اُسی دن ایسا بدل گیا
کہ انھوں نے ہار چرا لیا اور آج اُس ہار کو لے کر میرے پاس آکر ایسی بات کہتے ہیں براہمنوں نے اپنی ودیا سے

بچار کر کہا کہ اے مہاراج جس دن پرم ہنس نے چوری کی تھی اُس دن کسی اَدھرمی کا اَن کھایا ہوگا راجا کو پوچھنے سے معلوم ہوا کہ اُسی سنار پاپی کا اَن کھانے سے پرم ہنس کی بُدھی بدل گئی تھی۔ اے دروپدی ایک دن اَدھرمی کا اَن کھانے سے پرم ہنس مہاتما کا ایسا گیان جاتا رہا کہ اُس نے چوری کی اور میں راجا دریودھن ادھرمی کا اَن سدا کھا کر اُس کے ساتھ رہتا تھا مجھے اس وقت اتنا گیان نہیں آیا کہ دریودھن کو تیرے اوپر اپرادھ کرم کرنے سے منع کرتا تو کون بڑی بات تھی۔

دسواں ادھیائے

بھیشم پتامہ کا شری کرشن جی مہاراج کی استتی کرنا اور شری شیام سُندر کے دھیان میں لین ہو کر اپنا شریر تیاگ کرنا

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ بھیشم پتامہ نے یہ سب گیان پانڈو اور دروپدی آدک سے کہہ کر دھیان چھتر بھجی روپ پرمیشور کا ہردے میں رکھ لیا اور شری کرشن کی طرف دیکھ کر بہت استوتی کر کے بولے کہ اے جوتِ سوروپ پربرہم آپ کیول اپنے بھگتوں کی اِچھا پوری کرنے کے واسطے اوتار دھارن کرتے ہیں جس طرح آپ دیا کی راہ سے میرے سامنے بیٹھے ہیں کرپا کر کے اسی طرح بیٹھے رہیے جس میں پران چھوڑتے سمے آپ کے چرنوں کا دھیان میرے ہردے میں بنا رہے آپ سب سے پہلے تھے اور مہاپرلے ہونے پر بھی آپ کا ناش نہ ہو کر آپ کی مایا سے اُتپتی اور پالن اور ناش تینوں لوک کا ہوتا ہے اور آپ پیدا ہونے اور مرنے سے رہت ہو کر کیول پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ادھرمی اور دُشٹوں کو مارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے اوتار لیتے ہیں اور آپ کے اوتار لینے کا یہ سبب ہے کہ جس میں سنساری لوگ دھیان آپ کی سانولی صورت موہنی مُورت کا جو سب گُنوں سے بھری ہے اپنے ہردے میں رکھیں اور سب پاپوں سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاویں اور آپ کی دیا اور کرپا اپنے بھگتوں پر اتنی ہے کہ واسطے رچھا کرنے پران ارجن اپنے بھگت کے آپ اُس کے رتھوان بن کر آگے بیٹھے اور ارجن کو اپنے پیچھے بٹھلایا جس وقت اچھّے اچھّے بان میں ارجن کے اُوپر چلاتا تھا اُس وقت جو کال بھی اُن بانوں کے سامنے ہوتا تو بھاگ جاتا آپ نے ارجن کی رچھّا کر کے ان بانوں سے بچا کر اور اُن بانوں کا گھاؤ اپنے بدن پر اُٹھایا میرے بانوں کے گھاؤ سے آپ کی سانولی صورت پر خون کی چھینٹیں مونگے کے برابر ایسی شوبھایمان دکھلائی دیتی تھیں جس کی شوبھا برنن نہیں ہو سکتی اور آپ ارجن کو اس واسطے دھیرج دیتے جاتے تھے جس میں اُس کا بل کم نہ ہو اور آپ کے چندر مُکھ پر ٹیڑھے ٹیڑھے گھونگھر والے بال کیسے سُندر معلوم دیتے تھے جیسے کالے بھونرے کمل کے پھول کا رس چوستے ہیں اور آپ کے مُکھارببند پر دھور اُڑ کر پڑنے اور پسینہ ہونے سے کیسا معلوم ہوتا تھا جیسے پھول پر اُوس کی بوند رہتی ہے

اور وہ پسینا آپ نے پیتامبر سے پونچھ کر داہنے ہاتھ میں کوڑا اور بائیں ہاتھ میں گھوڑوں کی راس لیے ہوئے رتھ کو
جلدی میری طرف دوڑاتے تھے میں چاہتا ہوں کہ وہی روپ آپ کا میری آنکھوں میں بسا رہے اور آپ کے
کمل روپی چرن میرے ہردے سے باہر نہ جائیں آپ اپنے بھکتوں کا ایسا مان رکھتے ہیں کہ آپ نے مہابھارت
ہونے سے پہلے پرن کیا تھا کہ ہم ہتھیار نہ چلاویں گے کیول رتھ بانی کر کے شنکھ بجاویں گے اور میں نے یہ پرن
کیا تھا کہ جو میں بھیشم پتامہ ہوں تو آپ کو لڑائی میں بیاکل کر کے آپ کا پرن چھڑا کر آپ سے ہتھیار پکڑاؤں آپنے
بھکت کچھ کی راہ سے یہ بچار کیا کہ جو میرا پرن چھوٹ جائے تو کچھ ڈر نہیں پر میرے بھکت کا پرن نہ چھوٹے
یہ سمجھ کر جب میں نے ارجن کے رتھ کا پہیا توڑ کر گھوڑوں کو مار ڈالا اور اس کے رتھ کی دھجا اور دھنش کاٹ کر
گرا دیا تب آپ کرودھ کر کے اُسی رتھ کا ٹوٹا ہوا پہیا اٹھا کر میرے مارنے کے واسطے دوڑے اسوقت آپ
ایسے سُندر معلوم ہوتے تھے جیسے شیام گھٹا بجلی کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے چڑھے دوڑتے وقت آپ کا
پیتامبر جو آپ اوڑھے تھے پرتھوی پر گر پڑا اس کے گرنے کا یہ سبب ہے کہ جب آپ نے پرتگیا چھوڑ کر ہتھیاے
پکڑا تب پرتھوی مارے ڈر کے کانپنے لگی کہ شیام سُندر نے میرا بوجھ اوتارنے کے لئے اوتار لیا ہے کہیں وہ
اپنا پُرن بھی نہ چھوڑ دیں تب آپ نے پرتھوی کے ہردے کی بات جان کر اُس کو دھیرج دینے کے واسطے اپنا پیتامبر
گرا دیا کہ تو مت ڈر ہم نے اپنے بھکتوں کا پرن رکھنے کے واسطے اپنا پرن چھوڑ دیا تیرا بوجھ ہم اُتاریں گے
جس طرح کوئی آدمی اپنی چیز دوسرے کے دھیرج دینے کے واسطے گرو دھر دیتا ہے اُسی طرح
آپ نے اپنا پیتامبر گرا کر پرتھوی کو دھیرج دیا اور جب میں چاہتا تھا کہ پانڈوں کی سب سینا مار کر ہٹا دوں
تب آپ میرے رتھ کے چاروں طرف آکر انیک روپ اپنے دکھلاتے تھے جس میں میرا چت گھبرا جاوے
جب میں بہت روپ دیکھنے سے بیاکل ہو کر یہ نہیں سمجھتا تھا کہ اس میں کون روپ سچا اور کون روپ مایا کا ہے
تب آپ پھر اپنے نج روپ سے رہ کر میری بہت تعریف کرتے تھے جب میں اُن باتوں کو سمجھتا ہوں تب
مجھ کو شرم آتی ہے اور اپنے کو اپرادھی سمجھ کر آپ کے سامنے اپنا منہ نہیں دکھلا سکتا آپ دین دیال
اپنے بھکتوں کو گیان دے کر اُن کا مطلب پورا کرنے والے ہیں اس لیے آپ نے مجھے جو مرنے کے نزدیک
پہونچا ہوں بنا بُلائے آکر اپنا درشن دیا نہیں تو بڑے بڑے منی اور رکھیشور اور گیانیوں کو دھیان میں بھی
آپ کا درشن مرتے وقت جلدی نہیں ملتا کس واسطے کہ آدمی کو مرنے کے وقت اتنا دُکھ ہوتا ہے جتنا دُکھ
ساٹھ ہزار بچھو کے یکبارگی ڈنک مارنے سے ہوتا ہے اس لیئے اس وقت آدمی دُکھ سے اچیت ہو کر اُس کا
چت ٹھکانے نہیں رہتا ہے اُس وقت آپ کی کرپا ہونے سے جس کا گیان بنا رہتا ہے وہ آدمی آپ کے
چرنوں کا دھیان ہردے میں رکھ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے اس لئے میں آپ سے یہی چاہتا ہوں کہ آپ کا
یہ سروپ میری آنکھوں کے بھیتر بس کر آپ کے چرنوں میں میرا من لگا رہے بھیشم پتامہ نے یہ استوتی کر کے
دھیان جوت سروپ کا ہردے میں رکھ کر شیام سُندر اور سب رکھیشوروں اور منیشوروں کو ڈنڈوت کر کے

اپنی آنکھ بند کر لی اور ساتھ جوگ ابھیاس کے تن اپنا چھوڑ کر بیکنٹھ میں باس پایا اُس وقت دیوتاؤں نے آکاش سے ان پر پھولوں کی برکھا کی۔

گیارھواں ادھیائے

راجہ جدھشٹھر کا راج گدی پر بیٹھنا اور بھیشم پتامہ کی کریا کرم کرنا اور پرکشیت کے مارنے کے واسطے اشوتھاما کا برھم استر چلانا جو اُترا نام ابھمنیو کی استری کے پیٹ میں تھا اور شری شیام سُندر کا راجا پرکشت کی رکشا کرنا

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ بھیشم پتامہ کے مرنے کا سوچ پانڈو اور شری کرشن جی نے بہت کیا پھر مُرلی منوہر نے راجا جدھشٹھر کو بہت سمجھایا کہ بھیشم پتامہ نے جس طرح موت دنیا میں پائی اس طرح کی موت دوسرے کو ملنا بہت مشکل ہے دنیا میں جس نے دیہہ دھارن کی وہ ایک دن ضرور مرے گا اس واسطے اُن کے مرنے کا سوچ چھوڑ کر خوشی منانی چاہیئے جو کوئی آدمی کا تن پاکر سنسار کی مایا موہ میں پھنسا رہتا ہے وہ پرمیشور سے بِمُکھ رہ کر جنم برتھا گنواتا ہے اُس کے واسطے رونا البتہ واجب ہے اور بھیشم پتامہ دنیا میں بھکتی اور دھرم کے ساتھ رہ کر بیکنٹھ کو گئے اس لیئے اُن کے مرنے کا سوچ نہ کرنا چاہیئے راجہ جدھشٹھر نے یہ بات سُن کر اپنے من کو دھیرج دیا اور شیام سُندر کی آگیا سے بھیشم پتامہ کی کریا کرم کیا جب مرلی منوہر اور رکھیشور اور منیشوروں نے راجا جدھشٹھر کو ہستناپور میں لاکر راج گدی پر بٹھلایا تب شری کرشن جی مہا بھارت ہونے اور پرتھوی کا بھار اُترنے سے بہت خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تم پرجا کا پالن کر کے اپنے کل پریوار سمیت راج کا سُکھ بھوگو اور جو کچھ تمہارے من میں سوچ ہے اُس کو چھوڑ دو مُرلی منوہر نے یہ بات راجا کو سمجھا کر ان سے اشومیدھ جگیہ کرائی اور کچھ دن وہاں رہ کر راجا جدھشٹھر سے کہا کہ اب ہم دوارکاپوری کو جاویں گے جس وقت شیام سُندر دوارکاپوری جانے کی اِچھا رکھتے تھے اُس وقت اشوتھاما نے سر مونڈنے اور منی نکالنے کی شرم سے برھم استر واسطے جلا دینے راجا جدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کے چلایا جب وہ برھم استر اپنا پانچ منہ بنا کر پانڈووں کی طرف آیا اور ایک چھوٹا سا انگارا اس برھم استر کا اُترا کے پیٹ میں جو گربھ سے تھی گھس گیا اور اُس کے پیٹ میں آگ جلنے لگی تب وہ اُس جلن سے بیاکل ہو کر ننگے سر دوڑی ہوئی کنتی کے پاس چلی گئی تب کنتی نے اُس کو اپنے ساتھ لے کر شیام سُندر کے پاس لے جا کر اُس کے پیٹ میں آگ جلنے کا حال کہا تب شری دُکھ بھنجن نند نندن نے اپنے سُدرشن چکر کو آگیا دی کہ تم اُترا کے پیٹ میں جا کر برھم استر کی گرمی سے رچھا کرو اور شری کرشن جی آپ بھی انگوٹھے کے برابر اپنا روپ دھر کر اُترا کے پیٹ میں چلے گئے

اور گدا ہاتھ میں لے کر وہاں گھمانے لگے پریکشت نے اس وقت سانولی صورت موہنی مورت کا درشن پانے
سے چیتن ہو کر ان کو دوسرا لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں سمجھا جب اشوتھاما کا برھم استر جو واسطے جلانے راجا جدھشٹھر
آدمی کے پانچ منھ بنا کر گیا تھا شیام سُندر کی بھگتی رکھنے اور سدرشن چکر کے رچھا کرنے سے ان پانچوں بھائیوں کے
جلانے کی سامرتھ نہ رکھ کر پھر آیا تب اشوتھاما نے اُس آگ کو منتر کے بل سے بجھا دیا اور اُترا راجا براٹھ
کی بیٹی اپنی ذات کے ابھمان سے گرنگھ بھی نہ تھی اور ہر چرنوں میں اچھی طرح پریم بھی نہ رکھتی تھی اس لیے ایک
انگارا برھم استر کا اُس کے پیٹ میں چلا گیا تھا کنتی کے کہنے سے شیام سُندر نے اس کی بھی رچھا کی جب
بیکنٹھ ناتھ دوارکا جانے لگے تب کُنتی اور دروپدی اور راجا جدھشٹھر اور ارجن اور بھیم سین اور نکُل اور سہدیو نے
اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دینا ناتھ آپ کے جانے سے ہم لوگوں کو بڑا دُکھ معلوم دیتا ہے ہماری
رچھا یہاں کون کرے گا ہم کو جتنا سُکھ آپ کے چرنوں کے درشن پانے سے ملتا تھا اتنا سُکھ اس راج گدی
ملنے سے نہیں ہے آپ کے دیکھے بنا ہم لوگوں کو کس طرح دھیرج ہوگا اور کُنتی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہا پربھو
اب تک میں تم کو اپنے بھائی کا بیٹا سمجھ کر تمہاری مہما نہیں جانتی تھی اب مجھ کو بشواش ہوا کہ آپ پربرھم پرمیشور کا
اوتار ہو کر سنساری لوگوں کی اتپتی اور پالن اور ناش کرتے ہیں اور میرے بیٹے نے مہابھارت میں آپ کی کرپا سے
جیت پائی ہے اور آپ سب رکھیشور اور منی اپنے بھگتوں کو درشن دینے اور بھوساگر پار اوتارنے اور دھرم کی
رچھا کرنے کے واسطے سگن روپ دھرتے ہیں نہیں تو آپ کو کیا مطلب تھا جو سب جیوؤں کے مالک ہو کر
مچھلی اور سُور آدک کا اوتار لیتے آپ نے بسدیو اور دیوکی کے گھر جنم لے کر ان کو ایک بار قید سے
چھڑایا مجھ پر اور میرے بیٹوں پر جب جب دُکھ پڑا تب تب آپ نے دیا کی راہ سے آکر ہم لوگوں کا دُکھ دُور کیا
اب میں ایسا جانتی ہوں کہ آپ ہم لوگوں کو راج دے کر جاتے ہیں اس سے ہماری سُدھ آپ بھول جائینگے
ہم کو راج کی اِچھا نہ ہو کر پھر اسی طرح بپت اور بن باس چاہیے جس میں آپ کا درشن سدا ہوتا تھا یہ سُکھ اور
راج کس کام کا ہے جہاں آپ کا درشن نہ ملے دھن پانے سے ابھمان زیادہ ہو کر آپ کا بھجن نہیں بن پڑتا
اس لئے آپ دُکھی پر بہت دیا کرتے ہیں آدمی کے واسطے وہ بات اچھی ہوتی ہے جس میں پرمیشور کا دھیان
بنا رہے آدمی راج اور دولت پانے سے سنساری سُکھ میں بھول کر پرمیشور کا پریم چھوڑ دیتا ہے اور آپ سب کے
مالک اور ایشور ہو کر کسی کا ڈر نہیں رکھتے آپ ہی کی آگیا سے سورج اور چندرما دن رات پھرا کرتے ہیں اور
آپ اپنے بھگتوں پر ایسی دیا اور کرپا کرتے ہیں کہ جسودا جی پر دیال ہو کر اپنی اِچھا سے اوکھل میں بندھ گئے
نہیں تو تینوں لوک میں ایسا کون ہے جو آپ کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے آپ سے جہاں کال آدک ڈر کر
کانپتے ہیں وہاں آپ جسودا جی کی چھڑی سے ڈرتے تھے آپ نے اپنے بھگتوں کے سُکھ دینے کے واسطے
سب لیلا سنسار میں کی میں چاہتی ہوں کہ بیٹا اور بھائی آدمی سب پریوار کی پریت میرے من سے چھوٹ کر آٹھوں پہر
آپ کے چرنوں کا دھیان میرے ہردے میں بنا رہے جس کے پربھاؤ سے بھوساگر پار اُتر جاؤں جب یہ بات

کہہ کر کنتی شیام سُندر کے جانے کا سوچ کر کے بہت بلاپ سے رونے لگی تب شیام سُندر اپنی مایا پھیلا کر
مسکرا کر بولے کہ ہم تُم کو نہیں بھلاویں گے تم ہماری ماتا کی جگہ ہو ہم کو دوارکا سے آئے بہت دن ہوئے
اب ہم وہاں جا کر سب کسی کو دیکھیں گے ساتونکی اور اودھو ہمارے ساتھی چلنے کے واسطے جلدی کرتے
ہیں راجا جُدھشٹھر نے یہ بات سُن کر آ کر ارجن سے کہا کہ اے بھائی تم اپنی فوج اور شور بیروں کو لے کر شیام سُندر کو
بڑے جتن سے دوارکا پہونچاؤ کس واسطے کہ میرے دشمن بہت ہیں اور مُرلی منوہر مہابھارت کی لڑائی میں
ہمارے سہایک تھے ایسا نہ ہو کہ کوئی ہمارا دشمن راہ میں کچھ اُپادھی کرے جب ارجُن راجا جُدھشٹھر کی آگیا پا کر
شری کرشن جی کے ساتھ دوارکا جانے کو تیار ہوئے اور شیام سُندر سب کسی سے بدا ہو کر رتھ پر بیٹھ کر چلے تب
راجا جُدھشٹھر آدی سب ہستنا پور باسی ترِبھون پتی کے پریم میں بلاپ کرتے ہوئے اُن کے پیچھے دوڑے اور سب
استریاں وہاں کی رو کر آپس میں کہنے لگیں کہ دھن بھاگ برج کی استریوں کا ہے جو شیام سُندر ترِبھون پتی کے
ساتھ راس لیلا کر کے اپنا جنم سپھل کرتی تھیں اور بڑا بھاگ رُکمنی آدک سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں کا سمجھنا چاہیے
جو ایسا سُندر موہنی سورت سوامی پا کر اُن کے ساتھ بھوگ آدی بلاس کرتے ہیں ایسی ایسی باتیں ایک دوسری سے
کہہ کر شیام سُندر پر پھول برساتی تھیں اور کیشو مورت اُن کی باتیں سُن کر اور سچا پریم دیکھ کر اپنی ترچھی چتون سے
ان کو دیکھتے ہوئے اور سُکھ دیتے ہوئے چلے جاتے تھے اُس دن شری کرشن جی کے بچھڑنے کا دُکھ جتنا ہستنا پور
باسیوں کو ہوا اُس کا حال برنن نہیں ہو سکتا جب شری دینا ناتھ نے دیکھا کہ یہ سب میرے پریم میں دور
تک چلے آئے تب اپنا رتھ کھڑا کر کے سب کو دھیرج دے کر بدا کیا تب وہ پچھتاتے ہوئے ہستنا پور پھر گئے۔

بارھواں ادھیائے

پہونچنا شری کرشن مہاراج کا دوارکا پوری میں اور خوشی منانا سب دوا رکا باسیوں کا

سُوت جی نے کہا کہ جب سب ہستنا پور کو پھر گئے تب شری شیام سُندر ارجُن سے بولے کہ رتھ کو جلدی چلاؤ یہ بات
سُن کر ارجُن نے رتھ ہانکا موہنی مورت کی فوج جب بدربھ [illegible] دیش اور کندن پور اور کنتی دیش اور
پنجاب اور کشمیر کی راہ سے ہوتی ہوئی چلی تب راہ میں سب دیش کے راجوں نے آ کر اپنے اپنے دیش کی
سوغات برندابن بہاری کو بھینٹ دی اور راہ والے اُن کا درشن پا کر اس طرح ان کی استوتی کرتے تھے کہ
دیکھو انھیں پرم پرمیشور نے پرتھوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے سنسار میں جنم لیا ہے جن کا درشن برھما جی
اور مہادیو جی آدک دیوتوں کو دھیان میں جلدی نہیں ملتا ان کا درشن ہم لوگوں کو بڑے بھاگ سے ملا اور
انھوں نے کوروؤں اور پانڈووں سے مہابھارت کرا کے پرتھوی کا بوجھ اُتارا اور بہت آدمی یہ کہتے تھے کہ دھن
بھاگ یدبنسیوں کے ہیں جو ان کو اپنا ناتے دار سمجھ کر دن رات ان کی سیوا میں رہتے ہیں اس طرح سب چھوٹے بڑے

ان کی مہما اور لیلا کہہ کر خوش ہوتے تھے جب تیسرے دن دوارکا پوری کے نزدیک پہونچ کر اپنا پانچ جنیہ
शंख پाञ्चजन्य بجایا تب دوارکا باسی حال آنے مُرلی منوہر کا جان کر بہت خوش ہوئے شری کرشن جی صاحب
सामने اپنے بیٹے اور انیرودھ अनिरुद्ध اپنے پوتے کو دوارکا پری کی رچھا کرنے کے واسطے چھوڑ گئے تھے
یہ دونوں شنکھ کی آواز سنتے ہی اپنی فوج اور بید ونشی اور براہمن اور رکھیشوروں کو ساتھ لے کر گاتے بجاتے
مرلی منوہر کو آگے سے لینے کے واسطے گئے اور شہر میں ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ سب کوئی سڑک اور گلی اور اپنے
اپنے دروازے پر منگلا چار کریں سب دوارکا باسیوں نے چندن آدک سُگندھ اُڑانے کے واسطے چھڑکوا دیا اور
سب استریاں اپنے اپنے دروازوں پر اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر آرتی لے کر شری برندابن بہاری کی پوجا
کرنے کے واسطے کھڑی ہو گئیں اور بہت سی استریاں سولھو شرنگار کر کے اپنی اپنی کھڑکیوں اور کوٹھوں پر بیٹھ
اور کھڑی ہو کر بانکے بہاری کی چھبی دیکھنے کے واسطے اچھا کرنے لگیں جس وقت وہ شیام سُندر بڑی تیاری سے
دوارکا پوری میں آئے اُس وقت سب چھوٹے بڑوں نے انکا درشن پا کر پھولوں کی برکھا کی اور جس طرح مُردے کے بدن
میں جان آوے اُسی طرح سبھوں نے نیا جنم پا کر خوشی منائی اور مُرلی منوہر نے ملتے وقت بڑوں کو دنڈوت اور
برابر والوں سے گلے مل کر چھوٹوں کو اسیس دی اور پرجا لوگوں کی بھینٹ ہاتھ سے چھو کر انکا بھی آدر کیا اور اپنے مندر
میں جا کر ماتا اور پتا کے چرنوں پر سر رکھا بسدیو اور دیوکی اور راجا اُگرسین حال جیتنے پانڈوں کا سُن کر بہت خوش
ہوئے اور سب دوارکا باسیوں نے دینا ناتھ سے کہا کہ مہاراج ہم لوگ تمھارے دیکھے بنا اندھے ہو رہے تھے
جس طرح اندھیری رات میں بغیر چندرما کے آنکھ ہونے پر بھی کچھ دکھلائی نہیں پڑتا اور آنکھ والا چندرما کو یاد
کرتا ہے وہی حال ہمارا تھا اور دوارکا باسی استریاں شیام سندر کو دیکھ کر اس طرح خوش ہوئیں جس طرح چکور چندرما
کو دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے اور شیام سُندر جب محل میں پہونچے تب رُکمنی آدی سب استریوں نے اپنے اپنے محل میں
کھڑے ہو کر ان کا بڑا آدر کیا اور انھوں نے جو نندلال جی کے پیچھے اچھا گہنا اور کپڑا نہیں پہنا تھا اُس دن خوش
ہو کر سبھوں نے اپنا اپنا شرنگار کیا اور ساعت بھر میں شیام سُندر اپنے بہت سے روپ دھارن کر کے سب
محلوں میں گئے اور سب چھوٹے بڑے دوارکا باسیوں کو سُکھ دیا۔

تیرھواں ادھیاے

جنم لینا پرکھیت کا اور خوشی منانا راجا جدھشٹھر کا اور جنگل میں نکل جانا دھرتراشٹر اور گاندھاری کا اور کتھا ماندبیہ رکھیشور کی

سُوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو دوسرے شاشتر اور پُران سُننے سے بہت دنوں میں پرمیشور کی بھکتی
ہوتی ہے اور جب کوئی شری مدبھاگوت سُننے کی اچھا کرتا ہے اُسی وقت اُس کے پاپوں کے تین ٹکڑے ہو کر

ایک حصہ تو سننے کی اچھا کرتے وقت اور دوسرا جاتے وقت اور تیسرا سننے سے چھوٹ جاتا ہے اور دوسرے
دھرم جگیہ اور برت آدِک سمپورن ہونے سے اُن کے پھل ملتے ہیں اور شری مدبھاگوت جتنی سنے اتنا ہی پھل
پاوے راجا جدھشٹھر کو راج گدی ہستناپور کی ہونے پر بھی بنا درشن پائے شیام سُندر کے کچھ اچھا نہیں لگتا تھا
دن رات اُنھیں کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ کر راج کاج کرتے تھے تم لوگ اب پریچھت کے
جنم لینے کا حال سنو کہ جب پریچھت اُترا کے پیٹ سے پیدا ہوئے تب آنکھ کھول کر چاروں طرف اس اچھا سے
دیکھنے لگے کہ جو سروپ میں نے اپنی ماتا کے پیٹ میں دیکھا تھا وہ کہاں ہے اس بھید کو کسی نے نہیں جانا
اور راجا جدھشٹھر نے بڑی خوشی سے نا ندی مکھ شرادھ کیا اور منگلاچار مناکر براہمنوں اور جاچکوں کو منھ
مانگا دان اور دچھنا دیا جب جوتشی پنڈتوں کو بلا کر جنم لگن کا حال پوچھا تب پنڈتوں نے بچار کر کہا کہ یہ لڑکا
پیدا ہو کر آنکھ کھول کر سب کی پریچھا لیتا تھا اس لیے اس کا نام پریچھت رکھو یہ لڑکا بڑا پرتاپی اور بلوان اور نیتی
دان اور دھرماتما راجا ہوگا اور پرجا جن اس سے بڑا سکھ پاویں گے اور تمھارا نام اور کیرتی اور جس اس لڑکے سے
چاروں طرف زیادہ پھیلے گا یہ لڑکا بدھی میں برہسپت اور دھیرج میں ہماچل گمبھیرتا میں سمندر اور شورتا میں پرشرام اور
داتا ہونے میں مہادیوجی کے سمان اور سکھ بلاس کرنے میں اندر اور سچ بولنے والوں میں تمھارے برابر ہوگا اور
راج رشی राजर्षि میں اس کی گنتی ہوگی اور ادھرمی اور پاپی اور کلجگ کو ڈنڈ دے کر پرجا کو بیٹے کی طرح پالے گا
اور انت سمے جب ایک لڑکا رکھیشور کا اس کو شاپ دے گا تب تچھک سانپ کے کاٹنے سے اس لڑکے کی گنگا
کنارے موت ہوگی راجا نے یہ بات جوتشیوں سے سُن کر اُداس ہو کر پوچھا کہ تم سچ بتاؤ کسی براہمن کے کرودھ سے تو
نہیں مرے گا سانپ کے کاٹنے سے مرنا ہمارے کل میں اچھا ہوتا ہے ایسا نہ ہو کہ کسی مہاتما براہمن یا سادھو اور سنت کے
شاپ اور کرودھ سے مرے جوتشیوں نے کہا کہ اے جدھشٹھر یہ لڑکا تمھارے کل میں ہری بھگت ہو کر سادھو اور براہمن
اور مہاتماؤں کی سیوا میں رہے گا اور مرتے وقت شیام سندر کے چرنوں کا دھیان ہردے میں رکھ کر تن کو تیاگ کرے گا
تمھارے کل میں ایسا پرتاپی اور پرمیشور کا بھگت آج تک دوسرا اور کوئی نہیں ہوا ہے تم کو بہت پڑنے سے
پرمیشور کی بھگتی ہوئی تھی اور اس کو لڑکپن سے پرمیشور کے چرنوں میں بھگتی اور پریت رہے گی جدھشٹھر آدک یہ
بات سنتے ہی بہت خوش ہوئے اور جوتشیوں کو دچھنا دے کر بدا کیا اور آپس میں انھوں نے کہا کہ پرمیشور نے پانچ بھائیوں
میں یہ لڑکا بھاگوان دیا ہے اس سے ہمارا نام دنیا میں بنا رہے گا سب چھوٹے بڑے یہ بات سمجھ کر خوش ہوئے
اور راجا جدھشٹھر راج گدی اور پرجا پالن اچھی طرح نیتی اور دھرم کے ساتھ کرنے لگے پرمن میں سنساری مایا موہ
سے الگ رہ کر دن رات یہی اچھا کرتے تھے کہ پریچھت سیانا ہو جائے تو اس کو راج گدی پر بٹھال کر ہم بن میں
چلے جاویں اور پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے اپنا پرلوک بنا دیں اور دھرتراشٹر اپنے چاچا اور گاندھاری اپنی
چاچی کو جن کے لڑکے مہابھارت میں مارے گئے تھے آدر پوربک رکھ ان کی آگیا کے موافق راج کاج کرتے تھے اور ان کو
دن رات اس بات کا دھیان رہتا تھا کہ دھرتراشٹر اور گاندھاری کو کسی طرح کا دکھ نہ ہووے ان کو دکھ پانے سے

دریودھن آدی اپنے بیٹوں کے مارے جانے کا بڑا سوچ ہوگا اور دھرتراشٹر نے سیوا کرنا اور آگیا ماننا جدھشٹر کا دیکھ کر
کہا کہ اے راجا میں من سے کبھی یہ بات نہیں چاہتا تھا کہ تمھارے ساتھ دشمنی کروں نہیں معلوم کون میری
بدھی کو پھیر دیتا تھا راجا جدھشٹر یہ بات سن کر بولے کہ اے چاچا میں دن بھر لڑائی کرکے جب اپنے ڈیرے میں
جاتا تھا اُس وقت یہ بچار کرتا تھا کہ چار دن کی زندگی کے واسطے اپنے بھائی اور بندھو کو مارنا واجب نہیں ہے کل سے
مہابھارت بند کروں گا جب صبح سو کر اٹھتا تھا تب پھر لڑائی کی تیاری کرکے جدھ کرتا تھا اس لیے سمجھنا
چاہیئے کہ سب کے بھاگ میں اسی طرح موت لکھی تھی ہری اچھا میں کوئی جگت نہیں چلتی جو ایشور نے چاہا سو
کیا راجا جدھشٹر ایسی باتیں کہہ کر دھرتراشٹر اور گاندھاری کا بودھ کرتے تھے اور راجا جدھشٹر کے راج میں ایسا
دھرم تھا کہ شیام سندر کی دیا سے ہر جا کی اچھا کے موافق پانی برس کے بے فصل کے پھل اور پھول درختوں میں
لگے رہتے تھے اور سب چھوٹے بڑے خوشی سے رہ کر باگھ اور بکری ایک گھاٹ میں پانی پیتے تھے بدورجی
انھیں دنوں ایک برس پیچھے تیرتھ جاترا کرتے ہوئے جمنا کے کنارے میترے رکھیشور کے استھان پر آگئے تھے
تب انھوں نے رکھیشور سے حال مارے جانے دریودھن آدی کوروں اور راج گدی پر بیٹھنا راجا جدھشٹر کا سن کر
بڑا سوچ کیا اور بدورجی کو یہاں معلوم ہوا کہ راجا جدھشٹر دھرتراشٹر اور گاندھاری کو اپنے مکان پر خوشی اور آدر سے
رکھتے ہیں بدورجی نے یہ سماچار سنتے ہی چت میں بڑا دکھ کرکے کہا کہ دیکھو یہ بڑے اشچریہ کی بات ہے کہ دھرتراشٹر کا
من ایسی بپت پڑنے اور راج چھوٹنے اور سو بیٹوں کے مارے جانے پر بھی ابھی تک سنساری مایا موہ سے
الگ نہیں ہوا اور راجا جدھشٹر کے گھر رہنے کے واسطے چاہتا ہے ہم اس لئے دھرتراشٹر کو سنساری مایا موہ
چھوڑنے کی راہ دکھلا دیں تو اُس میں اُن کا بھلا ہوگا بدورجی نے جب ایسا بچار کر پرمیشور کی اچھا پر سنتوکھ کیا اور
ہستناپور میں راج مندر پر گئے تب راجا جدھشٹر نے بہت آدر سنمان کرکے ہاتھ جوڑ کر اُن سے کہا کہ تم نے ہمارے
کل میں شیام سندر کا بھگت پیدا ہو کر بڑی کرپا سے اپنا درشن ہم کو دیا اور اپنے چرنوں سے کہ تمھارے ہردے میں
آٹھوں پہر پرمیشور کا باس رہتا ہے ہمارا گھر پوتر کیا اے بدورجی تم نے ہم پانچوں بھائیوں کو لڑکوں کے برابر
پال کر بڑے دکھ میں ہماری سہایتا کی ہے جس سے دریودھن اور کوروں نے ہم لوگوں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر
چاہا تھا کہ جلا کر مار ڈالیں اُس وقت دیا کی راہ سے پہلے سے وہاں سُرنگ کھدوا کر ہماری جان بچائی بہت
اچھا ہوا جو آپ آئے کہئے کون کون تیرتھ پر گئے تھے پربھاس چھیتر میں بھی گئے ہو تو جو کچھ حال شیام سندر کا
بتلاؤ جب سے مجھ کو راج دے کر گئے ہیں تب سے کچھ حال اُن کا نہیں پایا بدورجی نے دوسرے تیرتھوں کا
حال برنن کیا پر سب یدوبنسیوں کا مارا جانا اور شری کرشن جی کے انتردھان ہونے کا حال اس لیئے نہیں
کہا کہ ارجن آکر سب حال کہے گا جو میں کہتا ہوں تو راجا جدھشٹر کو بڑا دکھ ہوگا اچھے لوگ یہ کہہ گئے ہیں کہ ایسی بات
کسی کے سامنے نہ کہنی چاہیئے جس کے سننے سے من اُس کا دکھت ہو جب محل میں استریوں نے بدور کے
آنے کا حال سنا تب دروپدی وغیرہ نے بدور کو پرمیشور کا بھگت جان کر ڈنڈوت کی اور سب ہستناپور باسی

اُن کے آنے سے خوش ہو گئے بِدُور نے جب دھرتراشٹر کے دروازے پر وہاں سے جاکر انھیں اور گاندھاری کو
ڈنڈوت کی تب دھرتراشٹر نے بِدُور سے گلے مل کر رو کر کہا کہ اے بھائی تمھارے جانے کے پیچھے میرے اوپر
بڑا دُکھ پڑا اور میرے سب بیٹے مارے گئے راج گدّی مٹ گئی بِدُورجی یہ بات سُن کر بولے کہ اے بھائی ہری منو
کی اِچھا اسی طرح پر تھی انھوں نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا تھا اب کہو کہ راجا جدھشٹھر تمھارے
ساتھ پریت اور کھانے پہرنے کا ستکار کس طرح کرتے ہیں دھرتراشٹر نے کہا کہ راجا جدھشٹھر مجھ سے بڑا پریم رکھ کر
مجھ کو اپنے باپ اور گاندھاری کو اپنی ماتا کی جگہ جانتے ہیں اور ارجن بھی بہت آدر کرتا ہے بھیم سین راجا جدھشٹھر
کے پیچھے مجھ کو دُربچن سُنا کر یہ کہتا ہے کہ جب تمھارا بیٹا دریودھن راج گدّی پر قائم تھا تب تم نے زہر ملا کر لڈّو میرے
کھانے کے لئے بھیجا تھا اور پانچوں بھائیوں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر ہم کو جلا دینے کے لئے آگ لگوا دی تھی اب
تم اپنی پالنا ہم سے چاہتے ہو تمھارے برابر کوئی دوسرا پاپی اور ادھرمی دُنیا میں نہو گا یہ بات بھیم سین کی مجھ سے
سہی نہیں جاتی اور یہ باتیں کہہ کر مجھ کو دھمکا دیتا ہے کہ جو راجا جدھشٹھر سے میری چغلی کھاؤ گے تو کھانے بنا تم کو
مار ڈالوں گا بِدُورجی نے یہ بات سُن کر بڑا دُکھ کر کے کہا کہ دیکھو پرمیشور کی مایا ایسی پربل ہے کہ اتنی دُردشا ہونے پر
بھی دھرتراشٹر اور گاندھاری گھر کو نہیں چھوڑتے جس طرح لالچی آدمی پُرانے کپڑے کو نہیں چھوڑتا وہ جیتے جی اُس کے
پاس ہمیشہ رہ کر ایک دن نشٹ ہو جاتا ہے یہ تن اُن کا اسی طرح سدا نہ رہے گا اُن کو بڑھاپا ہونے پر بھی اپنے
تن کی پریت نہیں چھوٹتی اس لئے ان کو گیان بتلا کر سنساری مایا سے برکت کر دینا چاہیئے جس میں اُن کی مُکتی ہو
بِدُورجی نے یہ بات بچار کر دھرتراشٹر سے کہا کہ اے بھائی یہ بات بھیم سین کی سچ جان کر اب تم کو راجا جدھشٹھر کے
گھر میں کسی طرح رہنا مناسب نہیں ہے تم نے اپنے راج بھوگ کرنے کے سمے ادھرم سے کیسا کیسا دُکھ بھیم سین کو
دیا تھا اور دُریودھن تمھارے بیٹے نے سبھا کے بیچ اُن کی استری دروپدی کا چیر کھچوا کر ننگی کرنا چاہا اور بھیم سین کو
زہر دے کر پانچوں بھائی پانڈووں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ لگوا دی اور ان کا سب راج اور مال چھل سے
جوے میں جیت کر تیرہ برس بن باس دیا یہ بات تم کو یاد ہو گی اب تم انھیں کے ہاتھ سے اس شریر کو جو سدا
نہ رہے گا پالتے ہو اور تمھارا جنم سلطنت اور سنساری مایا موہ میں بیت گیا اب تم بوڑھے ہوئے اور سب بیٹے
تمھارے مارے گئے تِسپر تم راجا جدھشٹر کے گھر میں رہ کر کہتے ہو کہ راجا ہم کو اچھی طرح رکھتے ہیں اور اتنا دُکھ
اٹھانے پر بھی تمھارا من برکت نہیں ہوتا ہے اے بھائی ہم نے سُنا تھا کہ پرمیشور کی مایا بڑی پربل ہے سو تم کو
اپنی آنکھ سے دیکھا کہ سب بیٹے اور پوتے تمھارے مارے گئے راج گدّی جاتی رہی اور تم بھی مرنے کے
نزدیک پہونچے اور جس بھیم سین نے تمھارے بیٹوں کو مارا اُسی کے ہاتھ سے روٹی لے کر کھاتے ہو تم کو شرم
نہیں آتی تمھارے ایسے کھانے اور جینے پر دھرکار ہے جس طرح کُتا لاٹھی مارنے سے بھاگ کر ٹکڑا روٹی کا
دینے میں پھر اُس کو کھا لیتا ہے اِسی طرح تمھارا بھی حال سمجھنا چاہیئے اے بھائی تم کو بڑھاپا آنے پر بھی
اپنے جینے کی آسا بنی رہ کر تمھارا من سنسار سے برکت نہیں ہوتا ہمیشہ زندہ نہیں رہو گے اس لئے تم کو

یہاں سے اتراکھنڈ میں چلے جانا اُچت ہے وہاں ہری چرنوں میں دھیان لگا کر اپنا شریر چھوڑو جس میں مکتی بنے
سنسار میں، تو تمہاری یہ گت ہوئی اب اپنے پرلوک کو بھی کیوں بگاڑتے ہو دھرتراشٹر نے یہ بات سُن کر کہا کہ اے
بھائی تم سچ کہتے ہو ہمارے من میں بھی یہی اچھا ہے پر ہم دونوں استری پُرش آنکھوں سے اندھے لاچار ہیں کس طرح
اتراکھنڈ کو جاویں تب بدُورجی بولے کہ ہم دونوں آدمیوں کو ہاتھ پکڑ کر اچھی طرح لے چلیں گے تم ہمارے بڑے بھائی ہو
تمہاری سیوا ہم کو کرنا اُچت ہے جب تک تم جیو گے تب تک ہم تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری ٹہل اچھی طرح کریں گے
بدُورجی کی یہ بات دھرتراشٹر و گاندھاری مان کر دونوں آدمی آدھی رات کو بدُورجی کے ساتھ بغیر کہے راجا جدھشٹر کے
اتراکھنڈ کو ہردوار کی طرف چلے گئے آگے بدورجی دھرتراشٹر کا ہاتھ پکڑے اور گاندھاری اپنے پتی کا ہاتھ پکڑے
ہوئے چلی گئی جب صبح ہوتے ہوئے راجا جدھشٹر اسنان اور نت نیم کر کے ماتا پتا کو ڈنڈوت کرنے کے واسطے
اُن کے مکان پر گئے تب سونا مکان پا کر بڑا سوچ کر کے من میں بچار کیا کہ وہ لوگ اپنے بیٹوں کے سوچ میں یا
مجھ سے کچھ دُکھت ہو کر نہ معلوم کہاں چلے گئے یا میرا اپرادھ سمجھ کر گنگاجی میں ڈوب مرے جب راجا جدھشٹر یہ بات کہہ کر
رونے لگے تب سنجے نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں کو گئے پر بدُورجی اُن سے کچھ باتیں کرتے تھے انھیں کے
ساتھ گئے ہیں راجا جدھشٹر یہ بات سُن کر راج سنگھاسن پر بڑی اُداسی سے بیٹھے تھے اسی وقت نارد جی وہاں
آئے راجا نے ان کو ڈنڈوت کر کے بڑے آدر سے بٹھال کر پوچھا کہ مہاراج ہمارے ماتا اور پتا نہ جانیں کہاں
چلے گئے کوئی جنگل کا جانور اُن کو کھا جائے گا یا کہیں کنویں میں گر کر مر جائیں گے اُن کا حال کچھ آپ کو معلوم ہو تو
بتلا دیجئے کہ ہم جا کر اُن کو خوشامد کر کے پھیر لاویں وہ کھانے پینے بنا بہت دکھ پاتے ہوں گے آپ نے بڑی
کرپا کی جو اس بڑے دُکھ میں ہمارے پاس آئے نارد منی یہ بات سُن کر بولے کہ اے راجن یہ مایا روپی سنسار
جھوٹھا ہے دنیا میں جو پیدا ہوا وہ ایک دن ضرور مرے گا پرمیشور نے اسی واسطے اس کا نام مرت لوک
رکھا ہے تم دھرتراشٹر اور گاندھاری کے جانے کا سوچ بے فائدہ کرتے ہو دُکھ اور سُکھ کسی کے آدھین نہیں ہیں
پرمیشور کے ہاتھ یہ دونوں چیزیں ہیں جس طرح کھیلتے وقت بہت سے لڑکے ایک جگہ اکٹھا ہو کر کھیل ہو جانے کے
پیچھے الگ ہو جاتے ہیں اسی طرح نارائن جی جگت کو پیدا کر کے پھر مٹا دیتے ہیں اور جو تم اُن کے کھانے اور
بھرنے کا سوچ کرتے ہو یہ بھی پرمیشور کے آدھین سمجھو جب لڑکا گربھ میں رہتا ہے تب اُسے کون کھانے کو دیتا
ہے پرمیشور نے جس کی جیو کا جہاں بنا دی ہے اُس کو اُسی جگہ پہونچتی ہے اس لیے اُن کی چنتا نہ کرنا چاہیئے
جس طرح آدمی بیل کو ناتھ کر جدھر چاہتا ہے اُدھر لے جاتا ہے اس کا کچھ بس نہیں چلتا اُسی طرح سنساری
آدمی اپنی استری اور لڑکے اور دھن کے جال میں مایا روپی رسّی سے بندھے ہیں پرمیشور جس کے اوپر دیال
ہو کر کسی سنت اور مہاتما سے بھینٹ کرا دیتے ہیں تب وہ آدمی گیان سیکھ کر اس مایا روپی پھندے سے چھوٹ کر
مکت پدوی پر پہونچتا ہے اے راجا تم دھرتراشٹر اور گاندھاری کے واسطے کہ وہ بوڑھے ہو کر تھوڑے دن اُن کے
مرنے میں رہے ہیں کچھ چنتا نہ کرو وہ دونوں تمہارے ماتا اور پتا بدُورجی کے گیان سکھلانے سے پرکت ہو کر

اُن کے ساتھ ہماچل پہاڑ کے دکشن طرف سپت رکھیشوروں کے استھان پر چلے گئے ہیں وہاں ہر چرنوں کا
دھیان کرکے آج سے ساتویں دن اپنا بدن چھوڑ دیں گے اب انھوں نے سنساری مایا چھوڑ کر اپنے بدن کا
بھی موہ چھوڑ دیا تم کو اس وقت اُن کا پھیر لانا اُچت نہیں ہے سوچ تو اُن کے واسطے کرنا چاہیے جو ہر بھگت
نہ ہوں اور جو آدمی سنساری جال سے چھوٹ کر پرمیشور کا دھیان کرنے لگے اُس کا سوچ کرنا برتھا ہے اس لئے
تم کچھ چنتا نہ کرو پرمیشور کو سب کا مالک جانو نارد جی یہ بات کہکر وہاں سے چلے گئے اور راجا جدھشٹھر کو دھرتراشٹر
اور گاندھاری کے جانے کا سوچ چھوٹ کر نارد منی کے اُپدیش سے سنساری بیوہار جھوٹا معلوم ہوا - اتنی کتھا سُن کر
رکھیشوروں نے سوت جی سے پوچھا کہ بِدُور جی کو دھرم راج کا اوتار کہتے ہیں اُن کی کتھا کس طرح پر ہے
سُوت جی نے کہا کہ ہم تھوڑا سا حال بدور جی کا کہتے ہیں سُنو کہ کسی راجا نے مانڈیہ رکھیشور کو جھوٹی چوری لگا کر
سولی دلوادی جب رکھیشور کو دھرم راج کے پاس لے گئے تب رکھیشور نے دھرم راج سے کہا کہ ہم نے اپنی جان
میں آج تک کوئی بُرا کرم چوری آدی نہیں کیا تھا کون پاپ کرنے کے بدلے ہم سولی دیے گئے اس کا حال کہو دھرم راج
نے یہ بات سُن کر کہا کہ تم نے لڑکپن میں ایک ٹِڈی کو کانٹے کی نوک سے چھید کر مار ڈالا تھا اُسی پاپ کے بدلے
تم کو سولی دی گئی یہ بات سن کر رکھیشور نے کہا کہ اے دھرم راج لڑکپن میں پُنّ اور پاپ کا گیان نہ ہو کر انجان
میں بہت ادھرم ہوتا ہے اُس پاپ کا ڈنڈ دینا نہ چاہیے تم نے مجھ کو بے قصور سولی دلوادی اس واسطے ہم
پرمیشور سے چاہتے ہیں کہ تم داسی کے پُتر ہو کر سو برس تک مرت لوک میں رہو اسی شاپ سے دھرم راج
داسی کے پُتر ہو کر سو برس تک دنیا میں رہے اور دھرم راج جب تک بدور کا اوتار لے کر دنیا میں رہے
تب تک سورج دیوتا نے کام دھرم راج کا اُن کے بدلے کیا اسی سبب سے بدور جی کو پرمیشور کی بھگتی بنی تھی -

چودھواں ادھیائے

پہونچنا ارجن کا دوارکا سے اور پوچھنا جدھشٹھر کا حال شیام سندر کا

سوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو نارد مُنی کے جانے کے ساٹھ دن پیچھے دھرتراشٹر اور گاندھاری نے
تن اپنا چھوڑ دیا بدور جی اُن کا کریا کرم کرکے تیرتھ جاترا کرنے چلے گئے اور راجا جدھشٹھر نارد مُنی کے گیان سمجھانے
سے سنساری بیوہار جھوٹا سمجھ کر اُداس چت ہو دھیان پرمیشور کے رہا کرتے تھے شری کرشن جی جب اُنھیں
دنوں دوارکا پوری سے گئو لوک کو پدھارے تب اُن کے چلے جانے سے راجا کو کلجگ کے لچھن معلوم ہو کر بُرے
بُرے سپنے دکھلائی دینے لگے اور آدمیوں کے سوبھاؤ میں ادھرم اور کرودھ اور لوبھ اور کپٹ ادھک ہو کر استری
اور پُرش اور باپ اور بیٹے اور بھائی بندھو میں جھگڑا ہونے لگا راجا جدھشٹھر نے یہ سب لچھن کلجگ کے دیکھ کر
بھیم سین سے کہا کہ ارجن ہمارا بھائی سات مہینے سے شیام سندر پران پیارے کا حال لانے کے واسطے

دوارکاپوری کو گیا ہے سو ابھی تک نہیں آیا اس کا کچھ سبب معلوم نہیں ہوتا اور نارد جی ہم سے کہہ گئے ہیں کہ
مرلی منوہر نے پرتھوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے اوتار لیا تھا سو انھوں نے مہابھارت کرا کے پرتھوی کا بوجھ
دور کیا اب ان کو تھوڑا سا کام اور اس مرت لوک میں رہ گیا ہے اس کو کر کے پرم دھام کو جائیں گے اب مجھے
دنیا میں برے لچھن دیکھنے سے جان پڑتا ہے کہ وقت آپہونچا شیام سندر کی دیا سے ہم نے اپنے دشمنوں کو مار کر
یہ سب سکھ اور راج گدی پائی ہے اُن کے بنا مجھ کو دن رات نئے نئے اسگن دکھلائی دیتے ہیں کہ میری بائیں
بھجا اور آنکھ پھڑکتی ہے اور کبھی کبھی میرا بدن کانپنے اور کلیجہ دھڑکنے لگتا ہے من میں ڈر لگتا ہے اور صبح کے
وقت سیار سورج کی طرف کھڑے ہو کر بولتے ہیں اور دن کو آکاش سے تارے ٹوٹتے ہیں اور جب
میں شکار کھیلنے جاتا ہوں تب سو بچے میرے بائیں طرف ہو کر نکل جاتے ہیں اور میرے چڑھنے کے گھوڑے اور
ہاتھی مجھ کو روتے دکھلائی دے کر دن رات کتے رویا کرتے ہیں اور رات کو الو کی بولی سننے سے مجھے ڈر معلوم ہو کر
چاروں طرف اندھیرا سا دکھ پڑتا ہے اور ان دنوں بھونچال آنے سے پرتھوی بار بار کانپتی ہے اور تھوڑا
بادل آکاش پر ہونے سے بجلی گرتی ہے اور آندھی چل کر آکاش سے لہو برستا ہے اور سورج میں پرکاش کم ہو کر ندی
نالے کا پانی سیدھا نہیں بہتا اور جب اگن ہوتری لوگ آہتی اگن میں ڈالتے ہیں تو اگن دیوتا خوش ہو کر آہتی
کو نہیں لیتے اور بچھڑے گؤوں کا دودھ خوش ہو کر نہیں پیتے اور گؤوں کی آنکھ سے آنسو بہہ کر سانڈوں سے پریت
نہیں کرتی ہیں اور دیوتاؤں کی مورتی سے پسینا نکل کر میری سبھا میں آدمی ضرور جھوٹھ بولتے ہیں اور لوگوں
کے سبھاؤ میں کرودھ اور لوبھ زیادہ ہو کر کیتو تارا آکاش پر نکلتا ہے سادھو اور مہاتما کا چت ہر بھجن میں نہ
لگ کر شہر میں کسی کے گھر منگلاچار نہیں ہوتا اور مجھ کو ہستنا پور اُجاڑ سا دکھ پڑتا ہے اور اے بھیم سین ان
سب لچھنوں سے جانتا ہوں کہ شیام سندر پیارے ہمارے پران کی رچھا کرنے والے مرت لوک چھوڑ کر
بیکنٹھ کو پدھارے راجا جدھشٹھر جس سمے بیٹھے ہوئے ایسا سوچ کر رہے تھے اُسی سمے ارجن دوارکا سے
آکر راجا کے چرنوں پر گرے اور اُن کے سامنے اُداس چت ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوئے اور حال ارجن کا اس طرح
پر ہے کہ شری کرشن جی نے بیکنٹھ جانے کے وقت داروک سارتھی سے ارجن کو کہلا بھیجا تھا کہ تم دوارکا
پوری سے سب بدھوا استری اور لڑکے اور بوڑھے اور دھن اور سب چیز جادوؤں کی ہستنا پور لے جانا اسلئے
ارجن اُن سبھوں کو اسباب سمیت دوارکا پوری سے اپنے ساتھ لے کر ہستنا پور آتے تھے جب راہ میں
ہستنا پور کے نزدیک قوم بھیل پہونچ کر سب مال لوٹنے لگی تب ارجن نے گانڈیو دھنش چڑھا کر بہت سے بان
اُن کو مارے مگر ان بانوں سے کچھ کام نہ ہوا سب مال ڈاکو لوٹ لے گئے اُس وقت ارجن نے اُداس ہو کر کہا
کہ دیکھو یہ ایسا وقت ہمارا آپہونچا کہ میں نے جس دھنش بان سے بھیشم پتامہ اور کرن اور جیدرتھ ایسے کتنے شور بیروں کو
مار کر جیتا تھا اب وہی دھنش بان اپنے پر بھی میں ڈاکو لوگوں سے ہار گیا اس سے مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ سب طاقت میری کیول
شیام سندر کی کرپا سے تھی اب وہ میری رچھا کرنے والے نہیں ہیں اس سے سب بل اور تیج میرا

جاتا رہا یہ چنتا کرنے اور مرلی منوہر کے بیکنٹھ جانے سے ارجن کا منہ بہت ملین ہوگیا تھا راجا جدھشٹھر نے ارجن کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ اے ارجن سب یدو بنشی اور سورسین نانا اور بسدیو ماما اور دیوکی اور اگرسین راجا اور اکرور اور بلدیو جی اور پردومن اور انرُدھ اور چارو دیشن चारदेष्णा سب لڑکے بالے مرلی منوہر کے اور اودھو بھگت اور سب دوارکا باسی اچھی طرح ہیں اور شیام سُندر ہمارے پران پیارے جن آدی پُرش بھگوان نے سنساری جیوؤں کے سُکھ دینے کے لیے یدوکل میں اوتار لیا ہے وہ سُدھرما سبھا میں آنند سے ہیں اے ارجن تم بہت اُداس دیکھ پڑتے ہو تم کو کوئی روگ تو نہیں ہوا اور تم بہت دن تک دوارکا میں رہے ہو تمھارا کسی نے اپمان تو نہیں کیا یا سبھا میں تمھارا نادر تو نہیں ہوا یا تم نے کسی کو کوئی چیز دینے کو کہی تھی سو وہ تم نہیں دے سکے کسی براہمن یا مہاتما کا اپمان تو نہیں کیا یا کوئی بھوکھا تمھارے گھر آیا اُس کو بھوجن نہیں دے سکے یا کوئی براہمن یا لڑکا یا بوڑھا یا روگی یا استری دُشمن کے ڈر سے تمھارے شرن میں آیا اور تم نے اُس کی رچھا نہیں کی اس سے تمھارا منھ ملین اور اُداس ہے تم نے کسی رجسولا (حیض والی) استری سے بھوگ تو نہیں کیا کسی چھوٹے آدمی سے لڑائی میں ہار تو نہیں گئے جس سے تمھارا تیج جاتا رہا یا اچھی چیز کھاتے وقت تم نے لڑکے یا بوڑھے دیکھنے والے کو اُس میں سے نہ دے کر اکیلے تو نہیں کھا لیا شیام سُندر بہاری مرت لوک چھوڑ کر بیکنٹھ دھام کو تو نہیں پدھارے اس لیئے تمھاری یہ گت ہوئی ہے اس کا حال ہم سے کہو۔

پندرھواں ادھیائے

کہنا ارجن کا حال انتردھان ہونے شری کرشن جی کا راجا جدھشٹھر سے اور پریچھت کو راج گدی پر بٹھا کر چلے جانا پانچوں بھائی پانڈووں کا دروپدی سمیت اُترا کھنڈ میں اور اپنا تن تیاگ کرنا بیچ دھیان مرلی منوہر کے

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ ارجن راجا جدھشٹھر سے یہ بات سُن پھر کچھ نہ بولے اور شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان کر کے انسارونے لگے کہ اُن کی ہچکی لگ گئی بات کہنے کی سامرتھ نہ رہی تھوڑی دیر بعد ارجن نے اپنے من کو دھیرج دے کر راجا جدھشٹھر سے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ کیا کہوں شیام سُندر بہاری ہم کو ٹھگ کر انتردھان ہوگئے میں ان کو بھائی ماما کا بیٹا جانتا تھا جو ہم لوگ اُن کو پرہم پرمیشور جان کر انکی سیوا کرتے تو بھوساگر پار اُتر کر آواگمن سے چھوٹ جاتے پرمیشور کی مایا ایسی پربل ہے جس میں لپیٹ کر ہم لوگوں نے ان کو نہیں پہچانا جس طرح ایک بار چندرما دکش ۵۵ پرجاپتی کے شاپ دینے سے بہت دن تک سمدر میں جا کر رہا تھا یہ بات سب کوئی جانتا ہے کہ چندرما کے پاس امرت رہتا ہے مچھلیاں پانی کے بڑے بڑے جیو اور آدمیوں کے کھا جانے کے ڈر سے سدا امرت پینے کی اچھا رکھ کر چاہتی ہیں کہ جو ہم کو امرت ملتا تو مرنے سے بے ڈر ہو کر ہمیشہ زندہ رہتے چندرما ہزار دن بہت کی مچھلیوں کیساتھ

سمدر میں رہا انھوں نے جس طرح چندرما کو نہ پہچان کر اس کو بھی سمد کا ایک جیو سمجھا اُسی طرح ہم لوگوں نے بھی شری
کرشن جی کو پورن برھم نہ جان کر یدو ونشی جانا اب ہم کو وہ بات سمجھ کر بڑا سوچ ہوتا ہے دیکھو ہم انھیں کی سہایتا
سے بڑے بڑے بیروں اور راجاؤں کو مہابھارت میں مار کر یہ سمجھتے تھے کہ ہم اپنے پراکرم سے ان کو مارتے ہیں اب ہم کو
اس بات کا بشواش ہوا کہ شیام سُندر کی دیا سے ہم نے ان کو جیتا تھا جب سے وہ ہم کو یہاں چھوڑ کر آپ بیکنٹھ کو
چلے گئے تب سے اُن کے بغیر ہمارا پراکرم کچھ کام نہیں کرتا دیکھو میں وہی ارجن اور وہی دھنش بان اور وہی میرے
ہاتھ ہیں جن سے میں نے شری مہادیو جی اور گندھرب اور اندر اور مے نام راکچھس کو لڑائی میں جیت کر بھیشم پتامہ
اور کرن اور جیدرتھ जयद्रथ اور بڑے بڑے شور بیروں کو مارا اور کیسے کیسے راجاؤں کو جیت کر جگیہ کرنے کے
واسطے روپیہ لایا اور اشوتھاما کی منی نکال لیا تھا اور اب ان سب ہتھیاروں کے ہوتے ہوئے بھی ایک شیام سُندر
کے نہ ہونے سے میں راہ میں ڈاکوؤں سے ہار گیا اور وہ لوگ مجھ کو جیت کر سب مال اور استری آدمی جو دوارکا سے اپنے
ساتھ لاتا تھا لوٹ لے گئے اس سے میں اُداس ہوں جس استھان پر مجھ کو بپت پڑتی تھی اُسی جگہ اُن کا سُدرشن چکر
میری رچھا کرتا تھا اب میں اُن کے بنا کیونکر خوش رہوں اور کورو آدی بیریوں نے جب مہابھارت میں اپنے پراکرم
سے مجھ کو مارنا چاہا تب مرلی منوہر رتھ ہانکتے ہوئے میرے آگے کھڑے ہو گئے اور مجھ کو اپنے پیچھے رکھ کر میری
رچھا کی اور مجھ کو دھیرج دے کر کہتے تھے کہ تو مت ڈر بھیشم اور کرن آدک سب جو دھاڑے ہوئے ہیں اس طرح
اُن کی کرپا سے کوئی گھاؤ ہتھیار وغیرہ کا میرے بدن پر نہیں لگا جس طرح کوئی سادھو اور مہاتما کا بُرا چاہے تو پرمیشور
کی دیا سے ان کا کچھ نہیں بگڑتا اور شیام سُندر ہمارے دشمنوں کی عُمر اپنی چتون سے کم کرتے جاتے تھے جب میں
لڑتے وقت کبھی کبھی اُن سے خفا ہو کر کہتا تھا کہ رتھ کو جلد جلد کیوں نہیں ہانکتے تب وہ دینا ناتھ مجھ کو اپنا بھگت
اور لڑکا جان کر کچھ بُرا نہیں مانتے تھے اے راجا میں انھیں کی دیا اور کرپا سے بڑے بڑے پرتاپی راجوں کے سامنے
مچھلی بیدھ کر دروپدی کو سویمبر سے لایا اور تمھارے منع کرنے پر بھی اُن کا من پاکر کوروؤں کے سامنے پرگٹ
ہوا تھا اور جب دُرباسا رکھیشور نے کوروؤں کے بھیجنے سے آدھی رات کو جنگل میں جا کر ہم سے بھوجن مانگ کر
شاپ دینے کی اِچھا کی اُس وقت شری کرشن دینا ناتھ ہم لوگوں کو اپنا بھگت جان کر وہاں آئے اور
رکھیشور کے شاپ سے ہم کو بچا کر اُن کا آشیرواد دلایا یہ باتیں یاد کر کے میری چھاتی سوچ اور چنتا سے پھٹی جاتی
ہے جیسے مُردے کو کپڑا اور گہنا پہنا کر بٹھال دو ویسے ہی میرا حال شیام سُندر کے چلے جانے سے سمجھنا چاہیئے
اے پرتھوی ناتھ میں اُن کے ساتھ ایک تھالی میں کھانا کھاتا تھا اور ایک بچھونے پر سوتا تھا اور وہ پربرھم نارائن
ہو کر میرا اتنا آدر کرتے تھے کہیئے اب اس طرح ہماری رچھا اور آدر کون کرے گا اور کس کے آسرے اور بھروسے
ہم اتنا گھمنڈ رکھیں گے جب شری کرشن جی مہابھارت کرا کے یہاں سے دوارکا پوری کو گئے تب انھوں نے
من میں بچار کیا کہ یہ سب یدو ونشی ہمارے کل میں بڑے بلوان پیدا ہوئے ہمارے جانے کے پیچھے اُپدرو کر کے
دنیا کے لوگوں کو بڑا دُکھ دیں گے اس لیئے اپنے سامنے ان لوگوں کا بھی ناش کر دینا اُچت ہے اپنے ہاتھ سے انکا مارنا

ادھرم سمجھ کر دُرباسا رکھیشور سے شاپ دلوا دیا تب چھپن کروڑ یدو بنشی اس طرح آپس میں لڑ کر مر گئے جس طرح سمندر میں بڑے جیو چھوٹے جیوؤں کو کھا جاتے ہیں اے دھرم راج یہ بات کہتے ہوئے میری جان اُسی وقت نکل جاتی مگر شیام سُندر نے دارک نام سارتھی سے یہ بات مجھے کہلا بھیجی تھی کہ تم استری اور لڑکوں وغیرہ کو دوار کا سے ہستنا پور کو لے جا کر ہمارے بچھڑنے کا سوچ نہ کرنا اور ہم نے گیتا میں جو گیان تم کو بتلایا ہے اُسی کے موافق شریر کو جھوٹھا اور چیتن آتما کو سچا جان کر سنساری مایا موہ میں نہ لپٹنا میں نے وہی گیان سمجھ کر سنتوکھ کیا ہے نہیں تو اب تک میرا پران نکل جاتا اے پرتھوی ناتھ اب جینے کا سُکھ نہیں رہا اسی میں بھلا ہے کہ ہم لوگ بھی اپنا بدن تپسیا میں گلا ڈالیں جب ارجن اتنی بات کہہ کر بہت بلاپ کر کے رونے لگے تب راجا جُدھشٹھر نے بھیم سین وغیرہ اپنے بھائیوں سمیت بڑی آواز سے رو کر کہا کہ اے ارجُن اب ہم جی کر کیا کریں گے اور ہمارا یہ راج پاٹ کس کام آوے گا اب ہم کو یہاں رہنا اُچت نہیں ہے پرکھیت کو راج گدی دے کر ہم لوگ بدری کیدار میں چل کر اپنا تن تیاگ کریں گے راجا جُدھشٹھر کا یہ کہنا پانچوں بھائی پانڈووں نے مان لیا اور جب رونے کی آواز محل میں جا کر حال انتردھان ہونے شیام سُندر کا استریوں نے سنا تب کنتی اور دروپدی آدی نے روپیٹ کر اتنا سوچ کیا کہ جس کا حال برنن نہیں ہو سکتا اور کنتی نے اُسی دُکھ میں شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان دھر کر شریر اپنا چھوڑ دیا اور راجا جُدھشٹھر نے پُروہت کو بلا کر ہستنا پور کی راج گدی پر پرکھیت کو بٹھال دیا اور راج اندر پرستھ اور متھرا جی کا بجر نابھی نام لڑکے کو جو شیام سُندر کے کل میں بچ گیا تھا دے کر جُدھشٹھر اور ارجن اور بھیم اور نکُل اور سہدیو پانچوں بھائی اور دروپدی ان کی استری نے اپنا اپنا کپڑا اتار ڈالا اور ایک ایک لنگوٹی اور چادر پہن کر راج مندر سے باہر نکلے اس وقت جو براہمن اور کنگال وہاں پر آئے اُن کو منہ مانگا روپیہ دے کر اتراکھنڈ کو چلے گئے اور ارجُن کو جو کچھ شری کرشن جی نے گیتا میں بتلایا تھا اُس کی چرچا آپس میں رکھ کر کچھ دنوں تک تپسیا اور دھیان شیام سُندر کا کرتے رہے پھر ہمالیہ میں جا کر ہری چرنوں کا دھیان کرتے ہوئے پہلے نکل اس کے پیچھے جُدھشٹھر آدی چاروں بھائی اور دروپدی نے اپنا تن گلا دیا اور بدورجی نے اپنا شریر پربھاس چھیتر میں تیاگ کر دیا اور راجا پرکھیت راج گدی پر بیٹھ کر دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگے اور اپنے انصاف سے رعیت کو خوش رکھا اور تین مرتبہ اشومیدھ جگیہ کر کے کلجگ کو ڈنڈ دیا اور اپنا بواہ راجا براٹ کی پوتی سے کر کے دان اور دھرم میں اتنا خرچ کرتے تھے کہ ایک مرتبہ جگیہ کرتے وقت ان کے پاس روپیہ نہ رہا تب شیام سُندر کا دھیان کرنے سے بہت روپیہ اُن کو مل کر اچھی طرح جگیہ ہوا اسی طرح تیسری اشومیدھ جگیہ کرنے سے پہلے راجا جُدھشٹھر کو روپیہ کی ضرورت ہوئی نارد منی نے اُن کے کہنے سے مرلی منوہر کو ہستنا پور میں لا کر جُدھشٹھر سے کہا کہ اے راجا پچھلے جگ میں راجا مروت مہت نے ایسا جگیہ کیا تھا جس کے یہاں ہر روز براہمن کو ایک ایک تھالی اور لوٹا اور سنہری چوکی اور لاٹھی بھوجن کرتے سمے شُبھ دے کر پھر وہ سب جھوٹھے برتن شہر کے اتر گڑھے میں پھکوا دئے جاتے تھے جگیہ ہونے کے پیچھے جتنے برتن سونے کے نئے بچ رہے تھے وہ آج تک

اُس شہر کے دکھن طرف گڑے ہوئے ہیں اُن برتنوں کو منگوا کر اپنی جگیہ کرو راجا یُدھشٹر نے وہی منگوا کر جگیہ میں خرچ
کیے شیام سُندر اپنے بھگتوں کی سب اچھا پوری کرتے ہیں اتنی کتھا سُن کر سونکادِک رکھیشوروں نے پوچھا کہ راجا پریچھت
نے کلجگ کو کس واسطے ڈنڈ دیا سوت جی نے کہا کہ جب پریچھت ساتوں دیپ کے راجوں کو جیت کر اپنے بس میں
کرچکا تب اُس نے بچار کیا کہ راجا یُدھشٹر کے راج تک دواپر جُگ تھا اور اب کلجگ آیا ہے ہم اپنے راج میں
کلجگ کو رہنے نہ دیں گے۔ راجا پریچھت ایسا بچار کر یہ دیکھنے کے واسطے کہ ہمارے راج میں کلجگ نے عمل اپنا کیا
یا نہیں لوک بجئے کرنے نکلے جس دیش میں پہونچتے تھے وہاں آدمیوں کو اپنے کرم اور دھرم سے پرمیشور
کی چرچا اور دھیان میں لگے ہوئے نارائن جی کا گن گاتے دیکھتے تھے کس واسطے کہ کلجگ نے تب تک وہاں
اپنا دخل نہیں کیا تھا اور راجا سب رعیت سے کہتے تھے کہ تم لوگ اسی طرح اپنے کرم اور دھرم پر بنے رہو اور
جس جگہ پریچھت کی فوج پہونچتی تھی اُس دیش کے راجا اُن کا تیج اور پرتاپ دیکھ کر پہلے سے آملتے تھے اور
بہت بھینٹ دے کر بنتی کرتے تھے کہ ہم لوگ راجا یُدھشٹر اور ارجن کے وقت سے تمہارے ادھین ہیں
پریچھت یہ بات سُن کر سب راجاؤں کا سنمان کر کے کسی کو دکھ نہیں دیتے تھے اور جو لوگ اُن کے بڑوں کا جس
گاتے تھے ان کو خلعت دے کر بدا کرتے تھے اس طرح راجا پریچھت لوک بجئے کرتے ہوئے کروچھیتر میں ندی کنارے
پہونچے تو کیا دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے ایک بیل تین پیر ٹوٹے اور ایک پیر سے کھڑا ہے۔ اور ایک گئو دُبلی
پتلی روتی کانپتی ہوئی اُس کے پیچھے کھڑی ہوئی دونوں آپس میں باتیں کر رہے ہیں راجا یہ حال بیل اور
گائے کا دیکھتے ہی اپنے دھرم اور دیا سے ایک درخت کی آڑ میں کھڑے ہو کر اُن کی باتیں سُننے لگا پھر راجا نے
یہ دیکھا کہ ایک شودر سیاہ رنگ بھیانک روپ راجا کی صورت بنائے ہوئے دور سے اس بیل اور گائے کی طرف چلا آتا ہے

سوطھواں ادھیاے

بیل روپی دھرم اور گئو روپی پرتھوی کا آپس میں باتیں کرنا اور درخت کی آڑ سے راجا پریچھت کا سُننا

سُوت جی نے سونک آدِک رکھشوروں سے کہا کہ اُس بیل روپی دھرم نے گئو روپی پرتھوی سے پوچھا
کہ تجھ کو کیا دُکھ ملا جو روتی ہے جو مجھ کو میرے تینوں پاؤں ٹوٹنے کا سوچ ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ کلجگ میں بہت
پاپی آدمیوں نے پیدا ہو کر دھرم اور کرم اپنا چھوڑ دیا اور شبھ کرم دُنیا سے اُٹھ گیا اور کلجگ باسی لوگ
چاہتے ہیں کہ داماد سے روپیہ لے کر اپنی لڑکی کا بواہ کریں اور بیٹے کو یہ بچار کر نہیں پالتے کہ جوان ہو کر باپ سے
جھگڑا کرے گا اور براہمن لوگ وید پڑھنے میں آلس کرتے ہیں اور شودر لوگ وید اور پُران پڑھنے کی اِچھا کرتے
ہیں اور چھتریوں نے براہمنوں کی رچھا اور سیوا کرنا چھوڑ دیا اور راجا لوگ پوت (لگان) کے بدلے دونوں چھٹے

اناج کے رعیت سے لے کر کہتے ہیں کہ اپنا بیٹا یا بیٹی بیچ کر لا دو۔ یا اس واسطے تو روتی ہے کہ شیام سندر بہاری
جو تیرے اوپر اپنا چرن کمل رکھتے تھے دنیا سے بیکنٹھ کو پدھارے اور کلجگ میں ادھرمی راجا ہو کر تیرے اوپر بھوگ
کریں گے ہم سے اپنے من کا حال بتلا گئو نے یہ بات سُن کر کہا کہ تم سب کچھ جان بوجھ کر مجھ سے کیا پوچھتے ہو
جس سبب سے تمہارے تین پاؤں تپ اور چھما اور دیا کے ٹوٹ کر کیول ست ایک پاؤں رہ گیا ہے اسی کیلئے
میرا رونا بھی سمجھو کیونکہ سُکھ آدمی کو دھرم اور سچائی سے ہے جب آدمی نے دھرم اور سچائی اور دیا چھوڑ دی
تب وہ پرمیشور کے بھید کو کبھی نہیں پہونچ سکتا اور یہ بات نہیں جانتا ہے کہ دھرم کرنے سے گیان ہوتا ہے
کوئی آدمی کہتے ہیں کہ ہمارا من سنسار سے برکت نہیں ہوتا سو بغیر گیان ہوئے سنساری موہ کا چھوٹنا بہت مشکل
ہے اور میں چاروں برن کے آدمی اور راجا لوگوں کا سوچ کرتی ہوں کہ کلجگ آنے سے سب کسی کو دُکھ ہوگا اور
زیادہ رونا میرا اس واسطے ہے کہ برندابن بہاری بیکنٹھ کو پدھارے جب اُن کے چرن کمل رکھنے سے شنکھ چکر گدا پدم
کے چنھ میرے اوپر پڑ جاتے تھے تب میں بہت خوش ہوتی تھی ایسا کون جیو جگت میں ہے جس نے شیام سُندر کے
انتردھان ہونے کا سوچ نہیں کیا اور جو چھتیس گُن اُن میں تھے اُن کا برنن تم سے کرتی ہوں کہ سچ بولنا
آچار سے رہنا۔ ہردے میں دیا رکھنا۔ سبھاؤ میں دھیرج رکھنا۔ چھما کرنا۔ سنساری مایا موہ سے برکت رہنا
جو کچھ پراپت ہو اس میں سنتوکھ رکھنا۔ میٹھا بچن بولنا اندری اور من کو بس میں رکھنا۔ سب چھوٹے بڑوں کو برابر
جان کر کسی کا اپمان نہ کرنا۔ کسی کے بُرا کہنے سے بُرا نہ ماننا۔ کسی کام میں جلدی نہ کرنا۔ سُنی ہوئی بات یاد رکھنا۔
اپنی کہی ہوئی بات نہ بھولنا۔ گیان کو استھر رکھنا۔ من میں بیراگ رکھ کر استری اور لڑکوں سے زیادہ محبت نہ رکھنا۔
دولت پا کر کسی سے ابھمان کی بات نہ بولنا۔ زیادہ طاقت ہونے سے گھمنڈ نہ کرنا۔ سب سے بہتر ہونا۔ سب
وِدّیا کو جاننا۔ دوسرے کا دُکھ دیکھ کر دُکھت ہونا۔ کسی سے نہ ڈرنا۔ جو کوئی اپنا دُکھ کہے اُس کو جی لگا کر سُننا۔
گزرا ہوا اور آنے والا اور موجودان تینوں کا حال جاننا۔ اپنے من کا حال کسی سے نہ کہکر سمندر کی طرح گمبھیر رہنا۔
دھرم کی طرف سے من کو نہ ہٹانا۔ دھرم اور وید کی رچھا کرنا۔ دُنیا میں ایسا کام کرنا جس میں سب کوئی اچھا کہے۔
آنکھوں میں مروّت رکھنا۔ کسی جیو کو دُکھ نہ دینا۔ جو کوئی دکھی ہو کر اپنا مطلب کہے اس کا مطلب پورا کر دینا۔
پرمیشور کا تپ اور دھیان کرتے رہنا۔ سب سے ادھک بلوان ہونا۔ کسی شور بیر کو تینوں لوک میں کچھ مال
نہ سمجھنا۔ سادھو براہمن اور مہاتما کا آدر کرنا۔ پراُپکار کرنا۔ اے بیل روپی دھرم شیام سُندر کو ان سب گُنوں کے
ہونے پر بھی کچھ آہنکار نہیں تھا سوائے چھتیس گُنوں کے اور بہت سے اچھے کرم اُن میں تھے جس وقت
اُن کو یاد کرتی ہوں اس وقت میرا کلیجہ پھٹ جاتا ہے دیکھو جس لچھمی کے ملنے کے واسطے سب دیوتا اور دنیا کے
لوگ اتنا تپ اور جپ کرتے ہیں وہی لچھمی کمل بن چھوڑ کر دن رات شیام سُندر کی سیوا میں رہتی ہے ایسے مُرلی منوہر
کی میں داسی ہوں جب دواپر کے آخر میں تمہارے پاؤں ٹوٹ گئے اور میں کنس آدک ادھرمی راجاؤں
کے ادھرم کرنے سے دُکھی ہوئی تھی تب بیکنٹھ ناتھ نے یدوکل میں اوتار لے کر ہمارا اور تمہارا دُکھ چھڑایا تھا اور

اپنا جس سنسار میں پھیلایا ایسے پرابکاری پُرش کے بیوگ کا دُکھ کون سہہ سکتا ہے گئو روپی پرتھوی بیل روپی
دھرم سے یہ کہتی تھی اور راجا پریچھت کھڑے سنتے تھے ۔

سترھواں ادھیائے

آنا کلجگ کا بیل روپی دھرم اور گئو روپی پرتھوی کے پاس اور بات چیت ہونا کلجگ اور راجا پریچھت سے اور جگہ بتانا پریچھت کا کلجگ کو رہنے کے واسطے

سُوت جی نے سونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ اُسی وقت وہ شودر رتھ پر چڑھا ہوا بہت سی فوج
ساتھ لیئے ہوئے راجوں کی صورت بنائے کالے کپڑے اور مکٹ پہنے سونٹا ہاتھ میں لیئے گئو اور بیل کے پاس آکر رتھ
پر سے اتر پڑا اور گئو اور بیل کو پاؤں سے ٹھوکر مار کر دھمکانے لگا وہ دونوں اس کا روپ دیکھ کر ایسا ڈر گئے کہ گئو تو آنکھوں
سے آنسو بہانے لگی اور بیل نے مل اور موتر کر دیا پریچھت سے جب ایسا ادھرم نہیں دیکھا گیا تب راجا
نے بان نکال کر دھنش پر چڑھایا اور بڑا غصہ کر کے کلجگ سے کہا کہ ساتوں دیپ کا راجا میں ہوں تو کون
دیش کا راجا ہے جو ہمارے راج میں راجا کی صورت بنا کر میری رعیت کو دکھ دیتا ہے راجوں کا ایسا دھرم نہیں ہے کہ
کسی کو دُکھ دیویں. شری کرشن مہاراج ترلوکی ناتھ دنیا سے چلے گئے اور ارجن ہمارے دادا گانڈیو دھنش رکھنے
والے بیکنٹھ کو گئے اس لیئے تو پرتھوی کو بنا راجا کے سمجھ کر گئو اور بیل کو ایسا دکھ دیتا ہے ادھرم کرنا
چھوڑ دے نہیں تو تجھ کو ابھی مارے ڈالتا ہوں کلجگ یہ بات سنتے ہی راجا کے ڈر سے چپ چاپ کھڑا ہو گیا
تب راجا نے بیل سے پوچھا کہ تم کون ہو اور تینوں پاؤں تمہارے کس نے توڑے تم کوئی دیوتا ہو کر ہم کو بھرم
دینے کے واسطے تو نہیں آئے ہم نے راج میں تمہارے برابر کسی کو دکھی نہیں دیکھا اور تم کچھ سوچ مت کرو
ہمارے ملنے سے تمہارا سب دکھ چھوٹ گیا اور ہم تمہارا دکھ دور کریں گے راجا یہ بات بیل سے کہہ کر پھر گئو سے
بولا کہ تو مت رو میں ادھرمیوں اور پاپیوں کو ڈنڈ دینے والا موجود ہوں راجوں کا یہی دھرم ہے چور اور
کُکرمی آدمیوں کو ڈنڈ دیویں جس راجا کے دیس میں پرجا دکھ پاوے اُس کے چار گن ناش ہو جاتے ہیں ایک تو
کیرتی اُس کی نہیں رہتی ہے دوسرے عمر اُس کی کم ہو جاتی ہے تیسرے گیان چھوٹ جاتا ہے چوتھے پرلوک
بگڑ جاتا ہے راجوں کو ایسا چاہیئے کہ جو کوئی اُن کے راج میں دکھی ہو اس کا دکھ چھڑا دیا کریں راجا کو اتنا دھرم رکھنے سے
پھر کچھ تپ اور جپ کرنے کی ضرورت نہیں اس واسطے میں اس شودر کو مار ڈالوں گا یہ سنساری جیوؤں کو بہت دکھ
دیتا ہے راجا نے پرتھوی سے یہ بات کہکر پھر بیل سے پوچھا کہ تمہارا پاؤں کس نے توڑا ہم کو جلد بتاؤ ہم اس کے
ہاتھ کاٹ ڈالیں گے جو ہم شری کرشن جی کے داس ہو کر تمہارا دکھ نہ چھڑا دیں گے تو ہمارے کل میں دوش لگے گا
اگر کوئی دیوتا بھی ہمارے راج میں آکر کسی کو دکھ دے تو ہم اُس کو بھی مار ڈال سکتے ہیں آدمی کی کیا طاقت ہے

جو کسی کو دُکھ دے سکے یہ بات سُن کر بیل روپی دھرم اپنا سر جھکا کر راجا پریچھت سے بولا کہ پانڈوؤں کے بنش میں
اسی طرح سب راجا دھرماتما ہوتے چلے آئے ہیں اُن کے راج میں کسی نے دُکھ نہیں پایا ارجُن تمھارے دادا ایسے
دھرماتما اور ہر بھگت تھے کہ جن کے سارتھی شری کرشن جی ترلوکی ناتھ ہوئے تم کو اسی طرح اُچت ہے کہ تم ہمیشہ دُکھی
اور غریب لوگوں کا دھیان رکھا کرو اور میں وید اور شاستر کی بات سے لاچار ہو کر نہیں جان سکتا کہ مجھ کو کس نے دُکھ
دیا اس لیے میں کس کا نام بتلاؤں جس کا نام بتلاؤں گا تم اُس کو سنکوچ کروگے اپنی قسمت کا پھل بھوگتا ہوں یہ بات
دنیا میں ظاہر ہے کہ سب کوئی اپنے اپنے ادھرم کے بدلے دُکھ پاتے ہیں کسی کو اپنے من کے سنکلپ بکلپ سے دُکھ
ہوتا ہے اور کوئی لوگ کہتے ہیں کہ آدمی سب سُکھ اور دُکھ پرمیشور کی اِچھا سے بھوگتا ہے یہ بات بچارنا چاہیے کہ پربرھم
پرمیشور کو جن کی اِچھا سے سب جیو پیدا ہوتے ہیں کیا مطلب ہے کہ کسی کو دُکھ دیویں نارائن جی کو اس بات کا
دوش لگانا اُچت نہیں ہے کوئی کہتے ہیں کہ آدمی ادھرم کرنے سے ڈنڈ پاتا ہے ادھرم کرنے میں بھی
آدمی کا کچھ بس نہیں رہتا کس واسطے کہ آدمی کی اِچھا کے موافق سب باتیں نہیں ہوتی ہیں کہتے ہیں کہ دُکھ دشمن سے
پہونچتا ہے دوست کسی کو دُکھ نہیں دیتا اس واسطے دشمن کا پیدا کرنا اپنے ادھین سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ جب تک
آدمی ماں کے پیٹ میں رہتا ہے تب تک اُس کا کوئی دشمن نہیں ہوتا جب آدمی پیدا ہو کر سیانا ہوتا ہے تب لوگوں سے
برودھ کر کے اپنا دشمن آپ کھڑا کرتا ہے اس سے میں کسی کا نام نہیں بتلا سکتا کہ کس نے مجھ کو دُکھ دیا ہے تم اپنی بدھی
سے جان لو جب راجا پریچھت نے یہ سب گیان بیل روپی دھرم سے سن کر شری کرشن جی کے چرنوں کا دھیان کیا تب
راجا کو انتہ کرن کی شُدھتا سے معلوم ہوا کہ بیل روپی دھرم اور گئو روپی پرتھوی ہے اور شودر روپ راجا کلجگ ہے
اور اسی شودر نے دھرم کا پاؤں توڑ کر پرتھوی کو دکھ دیا اور اس پرتھوی کے مالک پرمیشور تھے سو وہ پرم دھام کو گئے
اسی سبب سے پرتھوی چنتا کرتی ہے پاپی کا نام لینے سے پاپ اور دھرماتما کا نام لینے سے پن ہوتا ہے بیل
روپی دھرم نے اسی واسطے کلجگ کو پاپی سمجھ کر اُس کا نام نہیں بتلایا پہلے دھرم کے چاروں پیر تپ ست شوچ
اور دیا کے بنے تھے کلجگ میں زیادہ پاپ ہونے سے تین پیر دھرم کے ٹوٹ گئے اُن تینوں پاپیوں کے نام جس سبب
سے دھرم کے تین پیر یعنی تپ اور شوچ اور دیا کے ٹوٹ گئے ہیں اہنکار اور پرائی استری سے بھوگ کرنا اور شراب
پینا سمجھنا چاہیئے کیول ست ایک پیر دھرم کا رہ گیا اُس کو بھی یہ کلجگ توڑا چاہتا ہے راجا نے یہ بات من میں
بچار کر بیل اور گئو کو دھیرج دیا اور کرودھ کر کے تلوار کو نکال کر کلجگ کو مارنے دوڑا جب کلجگ نے دیکھا کہ یہ دھرماتما
راجا غصہ سے بھرا ہوا مجھے مارنا چاہتا ہے اور میں ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو اس کے ساتھ لڑ سکوں تب
کلجگ ایسا بچار کر راجا کے پاؤں پر گر پڑا اور اپنی جان بچانے کے واسطے بنتی کرنے لگا تب راجا نے اپنے دھرم
اور دیا سے تلوار نہیں چلا کر کہا کہ اے کلجگ جہاں راجا جدھشٹھر اور ارجن ہمارے دادا کا راج تھا وہاں تجھ کو رہنا نہ
چاہیئے تو ادھرمی پاپیوں کا ساتھی ہو کر جب راجا کے دیش میں رہے گا اُس کا من ادھرم کرنے کو چاہے گا تجھ میں لالچ
اور اہنکار اور جھوٹھ اور کپٹ اور جھگڑا اور کام اور کرودھ اور موہ بھرا ہے اس لیے بھرت کھنڈ میں جہاں تک

نج ہمارا راج ہے اور وہاں سب کوئی اپنے دھرم اور کرم سے ہیں مت رہ آدمی لوگ اس بھرت کھنڈ میں تپ جگیہ
دان دھرم برت پوجا پرمیشور کی کرنے سے راج گدی اور بہت طرح کا سکھ پاکر مکت پدوی کو پاتے ہیں اور ان کو
دکھ کبھی نہیں ہوتا تو ایسی جگہ رہ کر بگھن کرے گا اور تیرے رہنے سے پاپ زیادہ ہوگا میرا کہنا مان نہیں تو تیری
جان بچنا مشکل ہے کلجگ نے ہاتھ جوڑ کر راجا سے گڑگڑا بنتی کی کہ مہاراج آپ دھر ماتما اور انصاف کرنے والے
ہیں میری عرض سنئیے کہ برھما جی نے ست جگ ترتیا اور دواپر کلجگ چار جگوں کو بنا کر اُن کی حد باندھ دی ہے
ست جگ ترتیا دواپر تینوں جگ اپنا اپنا راج کر چکے اور میں کلجگ ہوں اب میرے بھوگ کرنے کا سمے
آیا ہے اور آپ مجھ کو آگیا دیتے ہیں کہ تو ہمارے راج میں مت رہ ساتوں دویپ میں آپ کا راج ہے میں
کہاں جاکر رہوں اور جو برھما جی نے چاروں جگوں کی حد باندھ دی ہے وہ کسی طرح مٹ نہیں سکتی اور اے
پرتھوی ناتھ آپ میرے اوگنوں کو دیکھتے ہیں اور گنوں کی طرف دھیان نہیں کرتے مجھ میں ایک بڑا گن ہے
وہ آپ سے کہتا ہوں کہ ست جگ کے بیچ جس راج میں ایک آدمی پاپ کرتا تھا اُس راج بھر کے آدمی
ڈنڈ پاتے تھے اور ترتیا میں ایک آدمی کے اپرادھ کرنے سے گانوں بھر ڈنڈ پاتا تھا اور دواپر میں ادھرم کرنے
سے پروار بھر کو ڈنڈ ملتا تھا اور کلجگ میں جو آدمی جس انگ سے پاپ کرتا ہے اُس کو پکڑ کر اُسی انگ کا ڈنڈ
دیتا ہوں دوسرے جگوں میں آدمی کو مانسی پاپ کرنے سے ڈنڈ ملتا تھا اور کلجگ میں مانسی پاپ نہ ہو کر
مانسی پُن کا پھل ملتا ہے راجا کو جب یہ بات سُن کر بھی دیا نہ آئی تب پھر کلجگ بولا کہ اے پرتھوی ناتھ مجھ میں
ایک اور گن بہت بڑا ہے کہ ست جگ میں جو کوئی اپنا پرلوک بنانے کے واسطے دس ہزار برس تک تپ کرتا تھا
تب اُس کی اِچھا پوری ہوتی تھی اور ترتیا میں جب آدمی لوگ بہت سا روپیہ لگا کر ہزار برس تک جگیہ کرتے
تھے تب اُن کا مطلب پورا ہوتا تھا اور دواپر میں سو برس تک پوجن اور دھیان نارائن جی کا کرنے سے من کی
مُراد ملتی تھی اور میرے راج میں جو کوئی ایک ساعت بھی دھیان شیام سُندر کا اپنے سچے من سے کرے یا اُنکا
نام لیوے یا کانوں سے اُن کی لیلا اور کتھا سُنے وہ اپنے مطلب کو پہونچ کر بہت جنموں کے پاپ سے چھوٹ جاتا
ہے جب یہ گن سُن کر راجا پریچھت بہت خوش ہوا تب کلجگ نے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ دیا کر کے مجھ کو جیو دان
دیجئیے اور جہاں کہئیے وہاں جاکر رہوں میں آپ سے بہت ڈرتا ہوں آپ کے حکم میں رہوں گا جب کلجگ نے
ہاتھ جوڑ کر بنتی کی تب راجا نے اُس کو دین جان اپنا دھرم بچارا کہ شرن آئے کو کوئی نہیں مارتا ایسا سمجھ کر
بولا کہ اے کلجگ جس جگہ آدمی جوا کھیلتے ہیں اور جہاں پینے کے واسطے شراب بکتی ہے اور جس مکان میں بیسُوا
(چھنریا) رہتی ہے اور جہاں پر جیووں کو جان سے مارتے ہیں وہاں جاکر تو رہ یہ سُن کر کلجگ نے دین ہو کر راجا سے
پھر کہا کہ ان چار جگہوں میں میرا کل پروار نہیں سما سکتا تب راجا نے خوش ہو کر کہا کہ جس جگہ سونا یعنی سوم آدمی
کے پاس روپیہ پیسا سونا چاندی ہو اور وہ اُس میں سے دان اور دھرم نہ کرے وہاں بھی جاکر رہ سوائے ان پانچ
جگہوں کے اور کہیں جو تو اپنا دخل کرے گا تو ہم تجھ کو مار ڈالیں گے کلجگ نے راجا کو دھرماتما اور بلوان دیکھ کر

اُن کی بات مان کر اپنے من میں کہا کہ جب راجا کا من دھرم کی طرف سے پھرے گا تب ہم اوسر پاکر اپنا مطلب نکال لیں گے کلجگ یہ بات بچار کر راجا سے بدا ہوا اور انھیں پانچوں جگہوں میں جہاں راجا نے بتلایا تھا آکر ڈیرا کیا سوت جی نے اتنی کتھا سنا کر سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ جو کوئی اپنا بھلا چاہے وہ ان پانچوں باتوں سے کنارہ رکھے اور راجا کو یہ بات کبھی نہ کرنی چاہیئے کس واسطے کہ راجا کے ادھین سب رعیت رہتی ہے جب کلجگ کے جانے کے پیچھے راجا پرکھچت نے اس بیل کے تینوں پیر ٹوٹے ہوئے اپنے دھرم سے اچھے کر کے گائے کو دھیرج دیا تب وہ بیل اپنا دھرم روپ اور گئو پرتھوی روپ ہو کر اپنے استھان کو چلے گئے اور راجا نے راج گدی پر آکر یہ حال براہمن اور رکھیشوروں سے کہا وہ لوگ سُن کر بولے کہ اے راجا تم نے اچھی بات کی اب کلجگ تمہارے راج میں اپنا عمل نہیں کر سکتا پھر راجا پرکھچت نے اپنے دیش میں یہ ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کوئی جیو ہنسیا (جان مارنا ۱۲) نہ کرے اور شراب نہ پیوے اور جوا نہ کھیلے اور دھن پاکر جتھا شکتی دان کرے اور پرائی استری کے ساتھ بھوگ نہ کرے جو کوئی دیوتا اور سادھو اور سنت اور برہمن اور گئو اور وید اور شاستر کو نہیں مان کر ان پانچوں باتوں میں سے کوئی کام کرے گا اس کا ہم ان اور دھن لوٹ کر دنڈ دیویں گے اور پرکھچت کے راج میں اُن کے ڈر سے سب لوگوں نے ادھرم کرنا چھوڑ دیا اور راجا پرکھچت دھرم کو بڑھاتے ہوئے ہستناپور میں راج کاج کرنے لگے اور ہمیشہ کتھا اور لیلا پرمیشور کی سُن کر اُن کے چرنوں میں دھیان لگائے رہتے تھے اور ان کے راج میں بھی سب رعیت اپنے دھرم سے رہ کر خوش تھی۔

اٹھارھواں ادھیائے

جانا پرکھچت کا شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں اور دخل کرنا کلجگ کا پرکھچت کے من میں اس لیے ڈال دینا راجا کا مرا ہوا سانپ بھانڈی رشی کے گلے میں اور بھانڈی رشی भाराडो ऋषि کے بیٹے شرنگی श्रृंगी رشی کا شاپ دینا راجا پرکھچت کو

سوت جی سونک آدک رکھیشوروں سے کہتے ہیں جب تک پرکھچت نے راج کیا تب تک اُن کی نیتی اور دھرم سے کلجگ نے وہاں عمل نہیں پایا اور راجا پرکھچت رتھ پر بیٹھ کر اپنی پرجا کی رچھا کرنے کے لئے اپنے راج میں چاروں طرف گھومتا اور ایک چھتر راج کرتا رہا اور کلجگ کو کچھ چیز نہ سمجھ کر اُس کو پڑا رہنے دیا اتنی کتھا سُن کر سونک آدک رکھیشوروں نے سوت جی سے کہا کہ آپ پرمیشور کی کتھا میں بڑے لولیہ ہو کر امرت روپی رس ہم لوگوں کو پلاتے ہیں آپ کے ست سنگ سے ہمارا جنم سپھل ہوا جو آپ ایسا کہیں کہ تم لوگ رکھیشور ہو تمہارا جنم اسی طرح شدھ ہو جائے گا تو تم یہ یقین کر کے جانو کہ جو سکھ تمہارے ست سنگ سے ملتا ہے وہ سکھ سورگ اور

بیکنٹھ میں نہیں ملتا اب جس طرح راجا پرکھیت نے اپنا تن تیاگ کیا وہ حال برنن کیجئے سوت جی نے کہا کہ جب
راجا پرکھیت بوڑھا ہوا تب راجا نے بچار کیا کہ جیو مارنا ادھرم ہے سو تو میں نے چھوڑ دیا اور راجوں کا یہ دھرم
ہے کہ جنگل میں جاکر شکار کھیلا کریں اس بہانہ سے بہت سے دیش دیکھنے میں آتے ہیں جو ہرن جنگل میں
بوڑھا ہو جائے اس کو ضرور مارنا چاہیئے ہمیشہ سے راجا لوگ ایسا کرتے آئے ہیں یہ بات بچار کر ایک دن
راجا نے جنگل میں جاکر بہت سے جیوؤں کو شکار میں مارا پھر ایک ہرن کے پیچھے جو گھائل ہو کر بھاگا تھا دوپہر
کے وقت گھوڑا اپنا دوڑایا تو اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہو گیا جب راجا کو گرمی اور ہوا چلنے سے بہت پیاس لگی اور
پانی ڈھونڈھنے کے واسطے چاروں طرف پھرنے لگا تو اُس جگہ بھانڈی رشی کی کُٹی دکھلائی دی اور وہ رکھیشور
بڑے جوگی اور دہاتما ہمیشہ جنگل میں رہتے تھے اور جو دودھ بچھڑے کے پیتے وقت گؤ کے تھن سے ٹپکتا تھا اُسی
کو پی کر پرمیشور کا بھجن کرتے تھے راجا نے کُٹی کو دیکھتے ہی وہاں جاکر رکھیشور سے کہا کہ میں راجا پرکھیت ابھنیو
کا بیٹا بہت پیاسا ہوں دیا کر کے تھوڑا پانی مجھ کو پلاؤ اسی طرح کئی مرتبہ راجا نے رکھیشور سے پانی مانگا
اور رکھیشور مہاراج اُس وقت آنکھ بند کئے ہوئے پران اپنا برھمانڈ پر چڑھائے ہوئے پرمیشور کے دھیان
میں ایسے لگے ہوئے تھے کہ ان کو اپنے بدن کی بھی خبر نہ تھی اس سبب سے انھوں نے راجا کی بات نہیں
سُنی اور نہ اُن کو کچھ جواب دیا اُس وقت جیو ہنسا کرنے سے کلجگ نے راجا کے من میں اپنا دخل کر کے کپٹ
پیدا کیا جب راجا کو دھرماتما اور ہر بھگت ہونے پر بھی زیادہ بھوکھ اور پیاس لگنے سے غصہ پیدا ہوا تب
اس نے بچارا کہ دیکھو ہم ساتوں دویپ پرتھوی کے راجا ہو کر اس براہمن کے دروازے پر پانی مانگنے آئے اور
اس رکھیشور نے ہم کو دیکھ کر جھوٹی سمادھی لگا کر ہماری بات کا جواب بھی نہ دیا پانی کو کون پوچھے اس سے اس کو
کچھ دنڈ دینا چاہیئے پر میں پانڈوؤں کے کُل میں پیدا ہوں براہمن کو کس طرح کا دنڈ دوں جب ایسا بچار کر راجا
گھوڑے پر سے اترا تو اُس نے اسی جگہ ایک مرا ہوا سانپ پڑا دیکھ کر من میں کہا کہ سانپ اس کے گلے میں
ڈال دوں تو سانپ کے ڈر سے رکھیشور اپنی آنکھ کھول دے گا ایسا بچار کر راجا نے غصہ سے اس سانپ کو اپنے
دھنش سے اٹھا کر بھانڈی رشی کے گلے میں ڈال دیا لیکن وہ رکھیشور پرمیشور کے دھیان میں ایسا ڈوبا ہوا تھا
جس کو سانپ کے ڈالنے سے بھی کچھ ڈر نہ ہوکر جیوں کا تیوں اپنی جگہ آنکھ بند کئے ہوئے پرمیشور کے دھیان میں بیٹھا
رہا اور راجا نے اپنے مکان پر آکر جیسے مکٹ اپنے سر پر سے اتارا ویسے ہی اُس کو گیان ہوا تب بڑے سوچ سے
من میں کہنے لگا کہ دیکھو سونے میں کلجگ کا باس ہے سو میرے سر پر تھا اور شکار کھیلنے سے میری بدھی بدل گئی جو میں نے
مرا ہوا سانپ رکھیشور کے گلے میں ڈال دیا اب میں سمجھا کہ کلجگ نے مجھ سے اپنا بدلا لیا اس پاپ سے میرا کیسے
اُدھار ہو گا جب کوئی آدمی نارائن جی سے بمکھ ہو کر گؤ اور براہمن کو دکھ دے تو سمجھنا چاہیئے کہ اُس کے دن بُرے
آئے ہیں میں نے آج براہمن کو بڑا دکھ دیا اس سے مجھ کو معلوم ہوا کہ میری عمر اور دولت جاتی رہے گی یہاں
راجا اپنے گھر بیٹھا ہوا اس طرح سوچ کرتا تھا اور جس مکان میں بھانڈی رکھیشور دھیان میں بیٹھے تھے وہاں

جب رکھیشوروں کے لڑکوں نے کھیلتے ہوئے یہ حال دیکھا تب ایک لڑکے نے بھانڈی رکھیشور کے بیٹے شرنگی رشی
سے جو کوشکی ندی کے کنارے لڑکوں میں کھیلتا تھا جا کر کہا کہ تمھارے باپ کے گلے میں راجا پریچھت سانپ ڈال گیا
ہے یہ بات سنتے ہی شرنگی رشی جو برہما جی سے بردان پا کر بچپن اپنا اٹل رکھتا تھا کرودھ میں بھر گیا اور آنکھیں اُسکی
لال ہو کر بدن کانپنے لگا اُسی وقت شرنگی رشی نے ندی کنارے جا کر اپنا ہاتھ اور پانوں دھویا اور آچمن کر کے
ہاتھ میں پانی لے کر شاپ دیا کہ آج کے ساتویں دن تچھک سانپ کے کاٹنے سے راجا پریچھت مرجائے
ایسا شاپ دے کر بولا کہ دیکھو شری کرشن جی بیکنٹھ کو گئے اس لئے کلجگ باسی راجا دھن اور راج کے غرور
میں اندھے ہو کر براہمنوں کو دُکھ دیتے ہیں جس طرح کوئی آدمی دروازہ رکھانے کے واسطے کُتا پالے اور وہ کُتا
اسی کو کاٹ کر یگیہ کی تھالی میں منھ ڈال دے اسی طرح راجا لوگ تو نوکر کی طرح رکھیشوروں کی رچھا کرنے
کے واسطے ہیں اب کلجگ کے راجوں کا یہ حال ہے کہ براہمنوں کی کرپا اور آشیرباد سے راج گدی پا کر انھیں کو دکھ
دیتے ہیں یہ ارجن اور جدھشٹھر کے کل میں ایسا ادھرمی راجا ہوا کہ جس نے میرے باپ کے گلے میں سانپ
ڈال دیا اور راجوں نے براہمنوں کو کمزور جانا اس لیے ہم اُن کو اپنی سامرتھ دکھلاتے ہیں شرنگی رشی سب لڑکون کو
ایسی بات اور شاپ دینے کا حال سُنا کر بھانڈی رکھیشور کے پاس آیا اور جب اپنے باپ کو بیچ دھیان پرمیشور کے
اور مرا ہوا سانپ گلے میں پڑا دیکھا تب سانپ کو گلے سے نکال کر رونے لگا اور باپ کا نام لے کر پکارا اُس کی آواز
سُنتے ہی بھانڈی رشی نے سمادھی کھول کر اپنے بیٹے سے پوچھا کہ تو کس واسطے روتا ہے شرنگی رشی نے کہا کہ
پریچھت تمھارے گلے میں سانپ ڈال گیا اس لیے میں روتا ہوں یہ بات سُن بھانڈی رشی نے کہا کہ اے
بیٹا تونے کچھ شاپ تو نہیں دیا شرنگی رکھ کر بولے کہ میں نے اس ادھرم کرنے کے بدلے راجا کو یہ شاپ دیا ہے
کہ سات دن پیچھے تچھک سانپ کے کاٹنے سے راجا مر جاوے یہ بات سن کر بھانڈی رشی بہت اُداس ہوگئے
اور کرودھ کر کے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے مورکھ تونے بہت بُرا کام کیا جو ایسے دھرماتما راجا کو جس کے
راج میں کلجگ نے دخل نہیں پایا تھا شاپ دیا دیکھ شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ نے اس کی رچھا ماں کے
پیٹ میں کی اور کوروؤں اور پانڈووں کے محل میں یہی ایک راجا تھا جس کے راج میں ہم سب براہمن اور
رکھیشور بڑے آرام اور خوشی سے رہ کر کسی پشو اور پنچھی کو بھی دُکھ نہیں ہے اور شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں تونے
تھوڑے اپرادھ میں بہت ڈنڈ اس کو دیا اس کے اوگن کو لیا اور گُن کو چھوڑ دیا پریچھت کے مرنے کے پیچھے
ادھرمی راجا ہوں گے اور ان کے راج میں کلجگ اپنا دخل کر کے آدمیوں سے پاپ کراوے گا دیکھ راجا میرے
استھان پر آیا تو مجھے اس کو کھانا کھلا کر آدر کرنا چاہیئے تھا یہ بڑے شرم کی بات ہوئی کہ میں نے اس کو ایک لوٹا
پانی بھی نہ پلایا اور تونے ایسا شاپ بشنو راجا کو دے کر شری کرشن جی کا اپرادھ کیا راجا کے مرنے کے پیچھے دنیا
میں سب برن سنکر ہو جاویں گے اس پاپ کی جڑ تو ہی ہوا سادھو سنتوں کا یہ دھرم ہے کہ گن کو لیتے ہیں اور
اوگن کی طرف نہیں دیکھتے یہ بات بھانڈی رشی نے اپنے بیٹے سے کہہ کر پرمیشور کا دھیان کر کے ان سے بنے کیا

کہ اے بیکنٹھ ناتھ میرے اگیان بالک سے بڑا پاپ ہوا اس کا اپرادھ چھما کیجئے جو راجہ گئو اور براہمن کی رچھا کرتے
ہیں اُن کے مارنے کا پاپ دس براہمن مارنے کے برابر ہوتا ہے اور بنا راجا کے دیش میں چور اور پاپی بہت
پیدا ہوتے ہیں جس نے راجا کو مارا اس نے چور ادھرمیوں کو بڑھایا بھانڈی رشی نے دھیان میں پرمیشور سے
ایسا کہہ کر من میں بچارا کہ راجا کو اس شاپ کا حال کہلا بھیجنا چاہیئے جس میں وہ اپنے پرلوک کی
تدبیر کرے سنساری لوگ یہ بات سُن کر شرنگی رشی کو بُرا کہیں گے مگر ایسے دھرماتما راجا کی مُکتی ہونے کے واسطے
اُس کو ضرور خبر کر دینی چاہیئے بھانڈی رشی نے ایسا بچار کر مُکھ نام اپنے چیلے کو بُلا کر کہا کہ تو راجا کے
پاس جا اور ہماری طرف سے آشیرباد دے کر کہدے کہ شرنگی رشی نے اس طرح تم کو شاپ دیا ہے اس لئے
تمہاری اکال مرتیو ہو گی تم ہوشیار ہو کر اپنی مُکتی کی تدبیر کرو سوت جی نے اتنی کتھا سُنا کر رکھیشوروں سے کہا
کہ دیکھو جو راجا پریچھت اشوتھاما کے بجر سے بچا اور جس نے دھرم اور پرتھوی کی رچھا کر کے کلجگ کو اپنے
ادھین کیا وہی راجا ایک براہمن کے لڑکے کے شاپ دینے سے مر گیا ایسا مہاتم براہمن کا ہے اور پریچھت کے
مرنے کے پیچھے کلجگ نے سب جگہ اپنا دخل کر لیا اور راجا پریچھت نے کلجگ کا گُن سمجھ کر اس کو نہیں مارا اس کے
اوگن کی طرف نہیں دھیان کیا جو کہ دھرماتما اور بھگت ہوتے ہیں وہ گُن کو لے کر اوگُن کی طرف نہیں دیکھتے
اندر لوک اور سورگ اور بیکنٹھ اور دنیا میں کوئی سکھ ست سنگ کے برابر نہیں ہوتا اور پرمیشور کا بھید اور چرتر
برھما جی اور شیو جی آدک دیوتا بھی نہیں جان سکتے دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو جان سکے سونک آدک نے
یہ بات سُن کر بہت استتی کر کے اُن سے کہا کہ آپ دھنّ ہیں جو پرمیشور کا چرتر اور امرت روپی کتھا ہم لوگوں کو
کانوں کی راہ پلا کر کرتارتھ کرتے ہیں سوت جی نے یہ بات سُن کر کہا کہ آج ہمارا جنم لینا سپھل ہوا جو آپ
ایسے رکھیشور اور منیشور ہماری بڑائی کرتے ہیں ہمارا جنم براہمن اور شودر سے مل کر ہوا تھا سو آپ ایسے
مہاتماؤں کی سنگت کرنے سے ہمارا سب سوچ دور ہو گیا جو کوئی آدمی کا جنم پا کر پرمیشور کی کتھا سنے اور اُن کے
نام کا سمرن اور بھجن کرے سنسار میں اُسی کا جنم لینا سُپھل ہے دیکھو جن چرنوں کا دھوون گنگا جی ہو کر تینوں لوک
کے جیوؤں کو تارتی ہیں جو اُن چرنوں کی بھکتی رکھ کر تربھون پتی کا نام لیوے اور ان کی کتھا کانوں سے سُنے
اس کی بڑائی کون کہہ سکتا ہے آدمیوں کا جتنا وقت پرمیشور کی کتھا سُننے اور نام جپنے میں گزرتا ہے اتنا وقت
اُن کی عمر میں کم نہیں ہوتا میری کیا سامرتھ ہے جو پرمیشور کے گُن کو برنن کر سکوں جس طرح آکاش میں پنچھی
اپنی طاقت بھر اُڑتا ہے پر آکاش کی تھاہ نہیں پا سکتا اسی طرح برھما جی اور شیو جی اور دیوتا اور رکھیشور
لوگ اپنے گیان اور ساتھ بھر پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرتے ہیں مگر اُن کے انت کو کوئی
نہیں پا سکتا ۔

اُنیسواں[۱۹] ادھیائے

معلوم ہونا راجا پریکھشت کو حال شاپ دینے شرنگی رشی کا اور راج پاٹ چھوڑکر جانا پریکھشت کا گنگا کنارے اور آنا شکدیو جی آدی رکھیشوروں کا اُس استھان پر

سُوت جی نے سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ جس وقت راجا پریکھشت شکار سے آکر اپنے ادھرم کا بچار کرکے چنتا میں بیٹھے ہوئے من میں یہ کہتے تھے کہ ہمارے پیچھے جو راجا ہوں گے وہ ہمارے ادھرم کرنے کا حال سُن کر رکھیشوروں اور براہمنوں کا انادر کرکے اُن کا ڈر نہ مانیں گے اس پاپ کے بدلے وہ براہمن مجھ کو شاپ دیتا یا میرا پران نکل جاتا یا کچھ نقصان ہوجاتا تو دوسرے راجا کسی براہمن اور رکھیشور کو دنڈ نہ دیتے اسی وقت کرمک نام بھانڈی رشی کے چیلے نے وہاں پہونچ کر کہا کہ اے مہاراجا بھانڈی رشی نے تم کو آشیرباد دیکر کہا ہے کہ میں تمہارے آتے وقت پرمیشور کے دھیان میں ایسا ڈوبا ہوا تھا مجھ کو تمہارے آنے اور پانی مانگنے کی کچھ خبر نہیں ہوئی اور تم نے کرودھ کرکے میرے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈال دیا میں اُس سے بُرا نہ مان کر تمہیں پانی نہ پلانے سے بہت شرمندہ ہوں لیکن شرنگی رشی میرے بیٹے نے اپنے اگیان سے تم کو شاپ دیا ہے کہ سات دن میں تم تچھک سانپ کے کاٹنے سے مرجاؤگے اس لئے تم اپنی مکتی بنانے کی تدبیر کرو جس میں کرم کی پھانسی سے چھوٹ جاؤ راجا یہ بات سُن کر بہت خوش ہوا ہاتھ جوڑکر اُس چیلے سے بولا کہ شرنگی رشی نے میرے اوپر بڑی کرپا کی جو مجھے شاپ دیکر اس مایا روپی سمندر سے کہ جس میں کام اور کرودھ کے بس ہوکر میں ڈوب رہا تھا باہر نکالا اور مجھ کو اپنے دل میں آج تک اس بات کا دھیان نہیں ہوا کہ مایا موہ سے الگ ہوکر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کروں لیکن اب اس شاپ کا ڈر مان کر میرا من پرکت ہوگیا تم میری ڈنڈوت کہہ کر رکھیشور مہاراج سے بینو بک کہہ دینا کہ میں اپنی سزا کو پہونچ کر خوش ہوا مگر وہ دل سے میرا قصور معاف کریں راجا نے چیلے سے یہ بات کہکر بہت روپیہ اور جواہرات دچھنا دے کر رخصت کیا مگر ایک بات کا رنج راجا کو ہوا کہ اس ادھرم کے بدلے لازم یہ تھا کہ فوراً میری جان نکل جاتی سات دن تک اس پاپی تن کو رکھنا کیا مطلب تھا اس لئے لازم ہے کہ سات دن جو میرے مرنے میں باقی ہیں اُن میں اس پاپی تن کو دانہ پانی نہ دوں کس واسطے کہ جس تن سے پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہ ہووے وہ تن کسی کام کا نہیں ہوتا راجا نے ایسا بچار کر من میں سوچا کہ اب عورت اور لڑکے اور دھن دولت کی محبّت چھوڑکر پرمیشور کے دھیان میں لین ہوجانا چاہیئے اتنے دن میرے اس دنیا کے مایا موہ میں بیفائدہ گزرے اور من میرا برکت نہوا اور جب میں ساتویں دن سانپ کے کاٹنے سے مرجاؤں گا تب یہ راج اور دھن میرا ساتھ چھوڑدیں گے اس لئے اُچت ہے کہ میں پہلے سے ان سب کی محبّت چھوڑ دوں اور گنگا جی کے کنارے جو تینوں لوک کو تارتی ہیں سات دن بیٹھ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرکے اپنی مُکتی بناؤں کس واسطے

کہ دنیا میں جس نے جنم لیا وہ ایک دن ضرور مرے گا اندر آدک دیوتا بھی ہمیشہ جیتے نہیں رہتے آدمی جیسا کرم
کرتا ہے ویسا دکھ اور سکھ پاکر چوراسی لاکھ جون میں جنم پاتا ہے میں ان سات دن میں ایسا کرم کروں جس میں جنم اور
مرن سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاؤں راجا نے یہ بچار کر جنمیجے जनमेजय اپنے بڑے بیٹے کو جو چودہ برس کا
تھا راج گدی پر بٹھال دیا اور راج کاج کا کام وزیروں کو سونپ کر جنمیجے سے کہا کہ اے بیٹا گئو اور براہمن کی
رچھا کر کے پرجا کو سُکھ دینا راجا نے ایسا کہہ کر من اپنا برکت کر کے سب راجسی گہنا اور کپڑا بدن سے اتار ڈالا اور ایک
لنگوٹا پہن کر گنگا جی کے کنارے چلا گیا اور چلتے وقت راجا نے بہت سا روپیہ براہمنوں کو دان دے کر راج اور پریوار کی
محبت اس طرح چھوڑ دی کہ جس طرح کوئی آدمی قے کر کے پھر آنکھ اٹھا کر اس کی طرف نہیں دیکھتا یہ حال سُنکر
سب رانی اور شہر کے مرد عورت روتے ہوئے راجا کے پیچھے گنگا کنارے پہونچے اور رانیوں نے کہا کہ مہاراج
تمہارے بچھڑنے کا دکھ ہم لوگوں سے نہیں سہا جائے گا راجا اُن کو بیاکل دیکھ کر بولا کہ استری کو چاہیئے کہ جس بات میں
اس کے پتی کا دھرم رہے وہ بات کرے اُس کے دھرم میں خلل نہ ڈالے یہ بات کہکر سب کو بدا کیا اور کسی کی طرف آنکھ اُٹھا
کر بھی نہ دیکھا اور ہردوار میں گنگا کنارے جا کر نہا کر کے کُشا کے آسن پر اُتر منہ بیٹھ کر من میں یہ سنکلپ کیا کہ جو سات
دن کی عمر میری باقی ہے اس سات دن میں کچھ اَن جل نہ کروں گا راجا کا یہ حال جس نے سُنا وہ بنا روئے نہ رہا اور راجا
شری کرشن جی کے چرنوں کا دھیان دھر کر بچارنے لگا کہ یہ سات دن ہری چرچا اور ست سنگ میں گزریں تو بہت
اچھا ہے اور راجا کے شاپ اور برکت ہونے کا حال رکھیشور اور منیشور لوگ سُن کر اُداس ہو گئے اور بشسٹھ اتری مُنی
اور چیون च्यवन ارشٹ نیمی بھرگو انگرا پراشر پرسرام میدھا تتھی دیول پیپلاین पिप्पलायन بھردواج گوتم
مینتر ے اگستیہ وید بیاس نارد بشوامتر کاتیاین कात्यायन بامدیو اور جیمنی آدک بہت سے رکھیشور اور مہاتما لوگ
راجا پریچھت کو دھرماتما سمجھ کر گنگا جی کے کنارے بھینٹ کرنے کے واسطے آئے راجا نے اُن کو دیکھتے ہی ڈنڈوت
اور پوجا کر کے بڑے آدر بھاؤ سے بٹھالا اور سب کسی کو آسن دے دے کر بولے کہ اے مہاراج مرتے سمے آپ
لوگوں میں سے ایک مہاتما کا بھی درشن جس کو ملے وہ آواگمن سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جائے میرے بڑے
بھاگ جو آپ لوگوں نے کرپا اور دیا کر کے مرتے وقت مجھ کو درشن دیے اب اسی طرح کرپا کر کے سات دن تک
یہاں رہیئے کہ جس میں آپ کے رہنے سے من میرا سنساری مایا موہ کی طرف نہ جاوے اور آپ لوگوں کے
ست سنگ سے آٹھوں پہر چرچا نام پربرھم پرمیشور کا ہوتا رہے اور آپ لوگ کرپا کر کے میرے بھلے کے واسطے
یہاں آئے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں رکھتے دیا کر کے کوئی ایسی تدبیر بتلایئے کہ ان سات دن میں وہ تدبیر کر کے
آواگمن سے چھوٹ جاؤں تب اُن رکھیشوروں میں سے ایک نے کہا کہ تیرتھ نہانا بڑا پن ہے دوسرے رکھیشور
نے کہا کہ براہمن لوگ اکٹھا ہوئے ہیں جگیہ کرو جس میں تمہارا پاپ سب چھوٹ جائے تیسرے رکھیشور نے بتلا دیا کہ
جو کچھ تمہارے پاس دولت ہو اُسے براہمن کو دان کرو دان کے برابر دوسرا دھرم نہیں ہے چوتھے رکھیشور نے
کہا کہ دیوتاؤں کا پوجن کرنے اور منتر جپ کرنے سے سب پاپ مٹ جاتے ہیں اسی طرح سب رکھیشوروں نے

اپنے اپنے گیان کے موافق بتلایا لیکن کوئی بات پکی نہیں ٹھہری کہ کون کام کرنا چاہیئے تب راجا نے کہا کہ آپ لوگوں نے جو بات بچار کی وہ سب اچھی ہیں مگر ان سب باتوں کے سامان اکٹھا کرنے کو بہت دن چاہیئں اور میرے مرنے میں صرف سات دن رہے ہیں کوئی تدبیر ایسی بتلایئے جو انھیں سات دن میں پوری ہو سکے اس بات کو سب مہاتما لوگ بچار کرنے لگے اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے کہا کہ اے رکھیشور جس وقت نارد جی حال شاپ دینے کا سُن کر راجا پرکھشت کے پاس گنگا کنارے جاتے تھے اُس وقت راہ میں شکدیو جی سے ملاقات ہوئی تب شکدیو جی نے نارد مُنی سے پوچھا کہ آپ کہاں جاتے ہیں نارد مُنی نے اپنے جانے اور راجا پرکھشت کو شاپ ہونے کا حال سُنا کر کہا کہ مہاراج جو منی اور رکھیشور راجا کے پاس گئے ہیں وہ لوگ راجا کو اچھی راہ مُکت ہونے کی نہیں بتلا کر کوئی رشی جگیہ اور کوئی تپ اور کوئی دان آدک دھرم کرنے کے واسطے کہیں گے لیکن تھوڑے دن رہنے سے راجا وہ کام کرنے سے بھوساگر پار نہیں اُترے گا اس لیئے آپ وہاں جا کر راجا کو بھگوت گُن سُنا کر بھوساگر پار اُتار دیجیئے یہ بات سُن کر شکدیو جی نے پہلے وہاں جانے سے انکار کیا تب نارد جی نے ان کو یہ اتہاس سُنایا کہ اے مہاراج میں نے چلتے وقت راہ میں کیا دیکھا کہ ایک آدمی آنکھ والا کنوئیں پر بیٹھا تھا اس وقت ایک اندھا راہ بھول کر وہاں چلا آیا اور اس کنوئیں میں گر کے مر گیا اور اُس آنکھ والے آدمی نے اندھے کو دیکھنے پر بھی کنوئیں کی طرف جانے سے منع نہیں کیا تو اس دیش کے راجا نے یہ حال سن کر اُس آنکھ والے کو پکڑ کر بہت ڈنڈ دے کر کہا کہ تیرے آنکھ تھی تو نے اس اندھے کو کنوئیں کی طرف جانے سے کیوں نہ روکا سو آپ بتلایئے کہ اُس آنکھ والے نے اُچت کیا یا انوچت کیا یہ اتہاس سُن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے نارد مُنی اُس آنکھ والے نے ادھرم اور ڈنڈ دینے جوگ کام کیا کہ اُس کے دیکھتے وہ اندھا کنوئیں میں گر کر مر گیا اس لیئے وہ اس پاپ کا بھاگی ہوا تب نارد جی نے کہا کہ اے شکدیو جی مہاراج دیکھو راجا پرکھشت اپنی مُکتی بنانے کی راہ نہیں جانتا ہے اور آپ بھگوت بھجن کرنے کے پرتاپ سے سب راہ جانتے ہیں جو اُس کو راہ نہیں دکھلاؤ گے تو اس کے نرک جانے کا پاپ کس کو ہوگا اور تینوں لوک کے راجا جو پرمیشور ہیں وہ تم کو اس پاپ کے بدلے ڈنڈ دیں گے یا نہیں یہ بات سُن کر شکدیو جی لاچار ہوئے اور راجا کے پاس جانا منظور کر کے نارد جی سے کہا کہ آپ چلیں میں بھی پیچھے سے آتا ہوں جس وقت رکھیشور لوگ سات دن میں راجا کے مُکت ہونے کی تدبیر بچار رہے تھے اُسی وقت شکدیو جی مہاراج پندرہ برس کی عمر بہت سُندر پرم ہنس روپ بنائے آنند مورت راجا کے پاس آئے اُنکے تیج کو دیکھ کر سب رکھیشور اور مُنی جو بڑے مہاتما اور بوڑھے پہلے سے وہاں بیٹھے تھے اُٹھ کھڑے ہوئے اور شکدیو جی مہاراج کو بڑے آدر بھاؤ سے بیچ میں اونچے سنگھاسن پر بٹھالا تب راجا پرکھشت کے من میں اس بات کا سندیہہ ہوا کہ دیکھو شکدیو جی کو چھوٹی عمر ہونے پر بھی بوڑھے بوڑھے رکھیشوروں نے اُٹھ کر بڑے آدر بھاؤ سے بٹھالا سو اُنکے پرکاش سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گن میں سب سے زیادہ ہیں ایسا بچار کر راجا پرکھشت بھی اُٹھ کھڑے ہوئے اور شکدیو جی کو ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بڑی ادھینتائی سے بولے کہ اے کرپا ندھان آپ نے بڑی دیا کر کے

اس وقت میں جو مرنے کے واسطے گنگا کنارے آیا ہوں مجھ کو درشن دیا اور آپ ایسے مہاتما پُرش کا آنا میرے بھاگ
سے ہوا جب شکدیوجی مہاراج سنگھاسن پر بیٹھے تب پراشر مُنی شکدیوجی کے دادا نے راجہ پریکھیت کا سندیہہ
مٹانے کے واسطے کہا کہ اے راجا شکدیوجی عمر میں چھوٹے اور گیان میں سب سے بڑے ہیں اور ہم لوگ اور
جتنے بڑے رکھیشور اور مُنیوں کو تم یہاں دیکھتے ہو سب کو گیان میں ان سے چھوٹا سمجھو اس واسطے ہم لوگوں نے
اُٹھ کر ان کا آدر کیا ہے اور یہ تارن ترن ہیں جب سے انھوں نے جنم لیا تب سے برکت من دن رات پریشور
کے دھیان میں رہ کر شیام سندر کا گنانُباد गुराानुवाद گاتے ہیں اے راجا تیرا کوئی بڑا پُن سہائے ہوا جو اس وقت
یہ یہاں آئے سب کرموں سے اچھا جو دھرم تیرے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے ہوگا وہ کہیں گے جس سے تو
آواگمن سے چھوٹ جائے گا اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے سونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ تم نے جو پوچھا
تھا کہ شکدیوجی مہاراج کو راجہ پریکھیت نے کس طرح پہچانا اس کا حال تم سے برنن کیا راجا پریکھیت شکدیوجی کا
حال پراشر منی کی زبانی سُن کر بہت خوش ہوئے اور راجا نے شکدیوجی کا چرن دھو کر بدھی پوربک پوجا کر کے
ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج آپ برکت رہ کر سنسار سے کچھ واسطہ نہیں رکھتے شری کرشن مہاراج نے مجھ کو پانڈووں
کے بنش میں سمجھ کر آپ کے من میں دیا پیدا کردی جو آپ کرپا کر کے مجھ کو بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے یہاں
آئے اور آپ کے درشن سے میں کرتارتھ ہوا جو کوئی آپ کے چرن چھولیوے وہ مُکت پدوی پا سکتا ہے
میں دین ہو کر آپ سے بنتے کرتا ہوں کہ دیوتا لوگوں کی عمر کی حد ہے کہ اتنے دنوں میں مرجائیں گے اور اس
کلجگ میں آدمی کی عمر کا ٹھکانا نہیں ہے کہ کب مرے گا شرنگی رشی کے شاپ دینے سے اب میرے مرنے میں سات
دن باقی ہیں اور آپ اپنے مَن کے راجا ہیں آپ کے اوپر کسی کا بس نہیں چلتا جو بغیر مرضی آپ کے آپ کو
ایک ساعت بھی رکھ سکے اس لئے میں جلدی کر کے آپ سے پوچھتا ہوں کہ مجھ کو بھوساگر پار اُترنے کے واسطے
ان سات دن میں کیا کرنا چاہئے اور ہم سنساری جیو نے استری اور لڑکوں کی محبت میں پھنسے رہ کر کبھی اپنے
من میں اس بات کا خیال نہیں کیا کہ اخیر وقت کا بھی کچھ سوچ کرنا چاہئے جس طرح قصّاب بہت بکریاں اپنے
یہاں رکھ کر اُن میں سے ایک یا دو بکری ہر روز مارتا ہے اور دوسری بکریوں کو اس بات کا ڈر نہیں ہوتا کہ ایک
دن ہماری بھی یہی گت ہوگی بڑی خوشی سے روز روز دانہ گھاس پانی کھاتی پیتی ہیں اسی طرح ہم سنساری لوگ
اپنے ماں باپ بھائی اور لڑکوں کا مرنا ہمیشہ اپنی آنکھ سے دیکھ کر کچھ نہیں ڈرتے کہ ہم کو بھی ایک دن مرنا ہوگا
ادھرم چھوڑ کر پریشور کا بھجن کریں اور یہ سب حال دیکھنے پر بھی اپنا من بیچ مایا موہ استری اور پُتر آدک جھوٹے
بیوہاروں میں پھنسائے رہتے ہیں اب نارائن جی نے میرے اوپر کرپا کر کے مجھ کو مایا موہ کی نیند سے جگایا ہے
کہ من میرا برکت ہوا جس طرح شاستر کا بچن ہے کہ جو کوئی آدمی پانچ دن کاتک کے اخیر میں یعنی ایکادشی سے پورنماشی
تک گنگا اسنان کرے تو اُس کو مہینہ بھر نہانے کا پُن ملتا ہے آپ اسی طرح کی کوئی تدبیر نکالئے کہ سات دن
میں جو میرے مرنے میں باقی ہیں جلدی فائدہ کرے اور جب آدمی مرنے کے نزدیک پہونچے تب اس کو

اپنی مُکتی بنانے کے واسطے کیا تدبیر کرنی چاہیئے کس واسطے کہ مرتے وقت گلے میں کف اکٹھا ہونے سے پرمیشور کا نام منہ سے نہیں نکلتا اور جم دوتوں کے ڈر سے مَل اور مُوتر نکل جاتا ہے اس لیے میں آپ سے بنتے کرتا ہوں کہ کوئی دھرم ایسا بتلائیے جس میں جلدی مُکتی ہو جائے اور رکھیشوروں نے جو کچھ تدبیر دان اور جگیہ ادِک کی بتلائی تھی وہ سب شُکدیوجی سے کہدی شُکدیوجی نے یہ بات سُن کر مُسکرا دیا اور رکھیشوروں کا کہنا اچھا نہیں لگا تب راجا پریچھت پھر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے کرپاندھان اس وقت آپ کے بچار میں کتھا پُران سُننا یا منتر جپنا یا کسی دیوتا یا شیام سُندر کا دھیان کرنا اُچت ہو تو بتلائیے کہ میں ویسا ہی کروں۔

اسکندھ دوسرا

برنن کرنا شکدیوجی کا شری مدبھاگوت اور حال اوتار لینے پر برہم پرمیشور کا

جاس کرپا تے ہوت ہے نپٹ ایان سیان جو دوتیہ کے مدھتیہ میں گوڑھ کہیو شُکدیو	دوہا سوا کھن کے ہیہ لبھونند لال بھگوان شیام سُندر سو کرپا کر موہنہ بتاؤ بھید

پہلا ادھیائے

دھیرج دینا شکدیوجی مہاراج کا راجا پریچھت کو اور برنن کرنا استوتی شری مدبھاگوت کی

شکدیوجی نے راجہ پریچھت کی بات سُن کر کہا کہ اے راجا جو تم نے پوچھا کہ اخیر وقت آدمی کو اپنی مُکتی بنانے کے واسطے کیا کرنا چاہیئے سو یہ بات بہت اچھی پوچھی اس میں سب سنساری جیووں کا بھی بھلا ہوگا اے راجا جو اگیانی آدمی پرمیشور کی مہما کو نہیں جانتا صرف سُکھ اور بلاس میں ڈوب کر خراب ہو رہا ہے اُس کے واسطے سب دُکھ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ وہ لوگ سنساری بنتے اور سُکھ کے سامان کی چاہنا رکھتے ہیں لیکن اُن کو بنا کرپا اور دیا پرمیشور کے کچھ سُکھ نہیں ملتا وہ اسی طرح اپنی عمر رات کو عورت کے سنگ اور دن کو روزگار اور بیوپار میں آخر کرتے ہیں اُن کو آٹھ پہر میں کبھی دنیا کے کام سے چھُٹی نہیں ملتی کہ کسی ساعت اسمرن اور دھیان نارائن جی کا جو اُن کو پیدا کر کے پالتے ہیں کر کے پرلوک اپنا بنادیں اور دھن اور پریوار سے اپنا بھلا چاہتے ہیں دیکھو آدمی جس استری اور پُتر کے مایا موہ میں پھنس کر سب طرح کا دُکھ اُٹھاتا ہے اور جھوٹ اور سچ بول کر روپیہ لا کر اُن کو پالتا ہے اُن کا مرنا بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ کر من کو اس مہا جال سے الگ نہیں کرتا اور مرنے کے بعد کوئی بیٹا اور بھائی بندھو اُس کی مدد نہیں کر سکتا اور پاپ کرنے کے بدلے نرک میں جاتا ہے۔

کوِت

کہا کو شلیش سُکھ پایو پربھو تتے پائے کہا سُکھ دیکھو پرہلاد ہو کے تات جو

کہا سُکھ دیا پر پار اگھو کو دُکھت کیا کہا سکھ سکنٹھے دیا بال بلی بھرکت جو

کہا سُکھ دیکھو دھن ہیت بھو بھن سندھ کہا سُکھ کورو کو دیو راج کھیات جو

نج آنند کند بن لیو سُکھ لیش کن کہیو بشر بندھ چھن دکھ کو سنگھات جو

اے راجا تمھارا جنم اس بھرت کھنڈ میں ہوا ہے جو آدمی اس بھرت کھنڈ میں پرمیشور کا بھجن اور دھیان کر کے بکنٹھ کا سُکھ پاتے ہیں انھیں لوگوں کا سنسار میں جنم لینا سپھل ہے دیکھو مُنی اور رکھیشور لوگ سنساری مایا موہ چھوڑ کر بن میں جا کر شیام سُندر کا بھجن اور اسمرن کر کے اپنا وقت کاٹتے ہیں اے راجا سنو جس کی موت نزدیک آ پہونچی ہو اُس کو بھو ساگر پار اُترنے کے واسطے نارائن جی کی کتھا اور استوتی سُننے کے سوائے دوسری کوئی تدبیر اچھی نہیں ہے اور وہ آدمی اپنا من استری اور پُتر اور دھن آدک سنساری مایا سے الگ رکھ کر اس بات پر ٹھہراوے کہ یہ سب بیوہار جگت کا جھوٹا ہے اور دُنیا کی چیز ہمیشہ نہیں رہتی اور مرنے کے بعد کوئی چیز اس کے ساتھ نہیں جاتی وہ اکیلا آپ جاتا ہے اور استری اور پُتر اور دھن آدک سب اُس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اس واسطے عقلمند آدمی کو چاہیے کہ اُن کے چھوڑنے سے پہلے آپ اُن لوگوں کو چھوڑ دے اور بھگوان کی کتھا کو شُدھ من سے چت لگا کر سُنے اور مُرلی منوہر کے چرنوں میں دھیان لگا کر اُنھیں پربرہم پرمیشور سے پریت رکھے اور جو کچھ کتھا اور لیلا اُن کی سُنے اُس پر یقین رکھ کر کبھی اُس کو جھوٹ نہ جانے اور اُس کو سچ جان کر کسی بات کا شبہہ نہ کرے تب وہ مُکتی پاوے گا اے راجہ ہم شری مدبھاگوت جو سب پرانوں میں اُتّم ہے اور اُس میں لیلا اور استوتی شیام سُندر کی کہی ہے اور ہم نے ویاس جی اپنے باپ سے اس کو پڑھا تھا تم کو سُناتے ہیں جس کسی کی یہ چاہنا ہے کہ ہم آواگمن سے چھوٹ جاویں اُس کے واسطے سوائے سُننے کتھا شری مدبھاگوت کے دوسری تدبیر اچھی نہیں ہے سب شاستروں کے سننے کا پھل شری مدبھاگوت سننے سے ملتا ہے اور سب ویدوں کا خلاصہ اس کو سمجھنا چاہیے جس کو جمراج کی پھانسی سے چھوٹنا ہو وہ شری مدبھاگوت سُنے اُس کو پرمیشور کے چرنوں میں پریت پیدا ہوگی اور جو آدمی استری اور لڑکوں کے موہ میں پھنسا رہتا ہے جو وہ بھی کتھا سننے کی عادت کرے تو ضرور من اُس کا برکت (विरक्त) ہو کر ہر چرنوں میں پریت کر کے بھو ساگر پار اُتر جاوے گا اور جس جگہ یہ کتھا ہوتی ہے اُس جگہ سب تیرتھ اور دیوتا لوگ سُننے کے واسطے آ کر اکٹھا ہوتے ہیں اور اُس کے سُننے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اے راجا تم بھی اس کتھا کو سُن کر مکت پدوی کو پہونچو گے جو تم یہ بات کہو کہ تمھارے آنے سے پہلے یہ سب رکھیشور جو یہاں موجود ہیں اُنھوں نے کس واسطے ہم کو بھاگوت سننے کی صلاح نہ دی اس کا یہ سبب سمجھنا چاہیے کہ رکھیشوروں کا من اب تک کسی بات پر نہیں ٹھہرتا تھا کبھی جگیہ کبھی جپ کبھی پوجا کی طرف جاتا تھا اور ہم اپنا من رات دن

پرمیشور کے اسمرن اور دھیان میں لگا کر سوائے پڑھنے شری مد بھاگوت کے دوسری باتوں سے کچھ کام نہیں رکھتے اودھوت کی طرح عمر اپنی دنیا میں کاٹ کر خوش رہتے ہیں اے راجا تم یہ جانتے ہو کہ میرے مرنے میں تھوڑے دن رہ گئے اس بات سے مت ڈرو تم کو ابھی مرنے میں سات دن باقی ہیں شری مد بھاگوت من لگا کر پریم سے سنو تو اچھی طرح تمہاری مُکتی ہوگی راجا کھٹوانگ کی مُکتی ڈو گھڑی میں ہوئی تھی تم کو سات دن بہت ہیں تم کیوں گھبراتے ہو جو کوئی اپنے سچے من سے پرلوک بنانا چاہے تو اڑھائی گھڑی میں مُکتی پا سکتا ہے اور سنساری مایا موہ میں ہزار برس تک اپنی عمر بفائدہ کھو کر مرنے کے پیچھے نرک میں جاتا ہے یہ بات سُن کر راجا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ راجہ کھٹوانگ نے کس طرح ڈو گھڑی میں مُکتی پائی تھی اس کا حال برنن کیجئے شکدیو جی نے کہا کہ تریتا جگ کے شروع میں کھٹوانگ نام راجا ساتوں دویپ کا پرتاپی اور بلوان اور نیتی وان اور دھرماتما اپنے دھرم اور کرم سے اجودھیا پوری میں رہتا تھا انھیں دنوں میں دیتوں نے اِندر آوک دیوتاؤں کو لڑائی میں جیت کر اندر اسن سے باہر باہر نکال دیا تب برہسپتی اُپروہت نے دیوتاؤں سے کہا کہ جب راجا کھٹوانگ تمہاری مدد کر کے دیتوں سے لڑیں تب تمہاری جیت ہوگی یہ بات سُنتے ہی اندر دیوتاؤں سمیت مرت لوک میں راجا کھٹوانگ کے پاس آئے اور ان سے اپنا حال کہہ کر مدد چاہی تب راجا نے ان کو ڈنڈوت کر کے کہا کہ میرے بڑے بھاگ ہیں جو آپ لوگ مجھ سے واسطے لڑائی دیتوں کے مدد چاہتے ہیں ایک دن یہ شریر ضرور مٹ جائے گا جو آپ لوگوں کے کام آوے اس سے اور کیا اچھا کام ہے ایسی بات کہہ کر راجا نے اپنے ہتھیار باندھ لیے اور اندر آوک کے ساتھ جا کر دیتوں کے ساتھ لڑائی کی اور ان کو جیت کر دیو لوک کی راج گدی پھر اندر کو دی جب دیوتاؤں نے راجا کی مدد سے فتح پائی اور نڈر ہو کر اپنا راج کرنے لگے تب راجا نے دیوتاؤں سے رخصت مانگی اُس وقت اندر نے خوش ہو کر کہا کہ اے راجا تم ہم سے کچھ بردان مانگو یہ بات سُن کر راجا نے بچار کیا کہ ہم نے چھوٹا ہوا راج مدد کر کے ان کو دلوایا ہے ان سے کون چیز مانگیں اندر نے راجا کے من کا حال جان کر کہا کہ اے راجا دیوتاؤں کو گزری ہوئی اور ہونے والی بات سب معلوم رہتی ہے لیکن ہم دیتوں کے فساد سے کہ وہ ہم سے زبردست ہیں تکلیف میں تھے اس لیے ہم تم سے مدد چاہتے تھے راجا نے یہ بات سُن کر اپنا بوڑھاپا سمجھ کر دیوتاؤں سے پوچھا کہ پہلے تم یہ بتلاؤ کہ میری عمر میں کتنے دن باقی ہیں تب میں تم سے بردان مانگوں اندر نے بچار کر کہا کہ اے راجا تمہاری عمر میں چار گھڑی رہ گئی ہیں یہ بات سُن کر راجا نے دیوتاؤں سے کہا کہ میں یہی بردان مانگتا ہوں کہ مجھ کو اسی ساعت اجودھیا پوری میں میرے مکان پر پہونچا دو وہاں میری کرم بھومی میں اب میرے مرنے کا وقت نزدیک پہونچا ہے وہاں جا کر ایسا کرم کروں جس میں آواگمن سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاؤں اندر نے اُسی ساعت ایک بمان بہت جلد چلنے والا راجا کو دیا راجا اُسی بمان پر چڑھ کر ڈو گھڑی میں اپنے مکان پر پہونچا اے راجا اُس نے بھرت کھنڈ کو دیو لوک سے اچھا جانا جو مرنے کے واسطے اجودھیا پوری میں آیا تم سچ کر کے جانو کہ بھرت کھنڈ بہت اچھی جگہ ہے اور راجا نے اجودھیا جی میں آ کر اُسی ڈو گھڑی میں بہت سی دولت براہمنوں کو اچھا پورب دان دے کر

اپنے بیٹے کو راج گدّی پر بٹھال دیا اور استری اور پُتر اور راج کا موہ اور مایا من سے دور کر کے بیراگ اختیار کر کے
سرجو کنارے جا بیٹھا اور بھگوان کے دھیان میں لین ہو کر جوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر بیکنٹھ کو گیا
اے راجا اُس کی مُکتی دو گھڑی میں ہوئی تجھ کو ابھی سات دن بہت ہیں تو من اپنا سنساری مایا سے توڑ کر
پنچ بھوت آتما اور سب اندریوں کو اپنے بس میں رکھ اور دھیان براٹ روپ پرمیشور کا سب لوگ اُسی
میں رہتے ہیں کر ساتوں لوک اوپر کے کمر کے اوپر اور ساتوں لوک نیچے کے کمر سے نیچے اُس آدی پُرش کے سمجھ
اور جتنی چیزیں دنیا میں تو دیکھتا ہے اُس روپ سے کچھ باہر نہیں ہیں یہ بات بچار کر اُس تیج سے جس کی روشنی سے
سورج اور چندرما روشن ہیں دھیان لگاؤ اور سب جیوؤں میں اُسی کے تیج کا چمتکار جان کر سوائے اُس کے سب
بیوہار جگت کا جھوٹا سمجھ اور جو کوئی اُس کو سب جگہ پر ایک ہی طرح دیکھتا ہے اُس کو ڈر کسی دشمن کا نہیں رہتا اور
دوست سے بھی مدد کی اِچھّا نہیں رہتی سب جیوؤں میں اُسی کا پرکاش اُس کو دکھلائی دیتا ہے شری کرشن جی کے
چرنوں کا دھیان ہردے میں رکھ کر شری مد بھاگوت اپنا من لگا کر سُن تیری مُکتی ہو جائے گی ان سب باتوں سے شکدیو جی
کا مطلب یہ تھا کہ تچھک سانپ کا ڈر راجا کے من سے نکل جاوے اور جب راجا اپنے من میں یقین کر لے کہ سوائے پرکاش
نارائن کے دوسری چیز دنیا میں ہے نہیں تب تچھک کا ڈر چھوڑ کر یہ سمجھے گا کہ کس کو کون کاٹتا ہے جب اس طرح کا گیان
من میں آیا تب جیون مکت ہوا۔ یہ بات سُن کر راجہ پریچھت نے بہت خوش ہو کر کہا اے مہاراج میں کس طرح سے
بیٹھ کر کون سے روپ کا دھیان کروں شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ تم کمل آسن بیٹھو اور ایک چت ہو کر اپنے ہردے
میں پرمیشور کے چھوٹے روپ کا دھیان نہ کر سکو تو سب دنیا پرمیشور کے براٹ روپ میں جان کر اُس کا دھیان لگاؤ
اور براٹ روپ کا حال اس طرح پر ہے کہ پاتال لوک پرمیشور کے پاؤں اور رساتل لوک گھٹنا اور سُتل لوک
جانگھ اور وتل اور اتل لوک چوتڑ اور پرتھوی کمر اور آکاش نابھی اور جیوتش چکر جہاں سورج اور چندرما رہتے
ہیں چھاتی اور مہرلوک گلا اور جن لوک منھ اور تپ لوک ماتھا اور برھما جی کا ست لوک سر اُس آدی پُرش کا ہے
اِندر آدک دیوتا اُس کی باہنیں اور دسوں دشائیں کان اور اشونی کمار ناک اور سب سُگندھ ناک کا چھید اور اگنی مُنھ
اور آکاش آنکھوں کے رہنے کا گڑھا اور سورج آنکھ اور دن رات پلک مارنا اور جل پانوں اور دنیا کے سب ذائقہ
زبان اور جمراج دانت اور مایا اُن کی ہنسی اور لاج اوپر کا ہونٹھ اور لالچ نیچے کا ہونٹھ اور دھرم چھاتی اور ادھرم پیٹھ
اور سب درخت بدن کے روئیں اور بادل کی گھٹا سر کے بال اور ندیاں بدن کی نسیں اور پربت بدن کی ہڈی اور سمدر پیٹ
اور ہوا سانس اور من چندرما اور میگھ کا پانی بیج (वीर्य) اور صبح شام پرمیشور کا کپڑا ہے اور پرمیشور کے اس روپ میں
آدمی بُدّھی سے اور گھوڑا گدھا خچر اونٹ ناخن سے اور ہرن وغیرہ جانور جانگھ سے اور پنچھی وغیرہ زبان سے اور
گندھرب وِدیادھر چارن اپسرا اسُر ([illegible]) سے اور بھیڑیا وغیرہ پانوں کی پنڈلی سے اور جگیہ آدک پرمیشور کے
مرم (मर्म) سے پیدا ہوئے ہیں آدمی کے تن میں گیان رہتا ہے اور دوسرے تن یعنی پشو پنچھی وغیرہ کی جون میں گیان
نہیں ہوتا ہے اس طرح جو پرمیشور کا براٹ روپ ہے اُسی کا تم دھیان کرو جب اس میں تمھارا من لگ جاوے

تب چھوٹے روپ کا دھیان کرنا۔

دوسرا ادھیائے

برنن کرنا شکدیو جی کا یہ بات کہ پرمیشور نے اپنے بھکتوں کے واسطے جو اُن کے نام پر جنگل میں جا کر اُن کا بھجن کرتے ہیں سب کھانے اور پہرنے کا سامان تیار کر رکھا ہے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پہلا راستہ پرمیشور کے دھیان کرنے کا یہی براٹ روپ ہے جب پہلے من اپنا سنساری مایا سے برکت کر لیوے تب نارائن کی طرف من لگتا ہے اور پرمیشور کا دھیان کرنے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے اور جو لوگ بدھی مان اور گیانی ہیں وہ آٹھوں پہر ہر چرنوں میں دھیان لگا کر سنساری بیوہار سے کچھ کام نہیں رکھتے جو تم کو اس بات کا سوچ ہو کہ جب کوئی آدمی گرہستی چھوڑ کر جنگل میں جا کر تپ اور اسمرن نارائن جی کا کرے تو اُس کو کھانا اور کپڑا اور برتن کے بنا دُکھ ہوگا تب اُس کا من پرمیشور کے دھیان اور بھجن میں کس طرح لگے گا تو نارائن جی نے رکھیشور اور نہیں اپنے بھکتوں کے واسطے جو لوگ برکت ہو کر اُن کے ملنے کے لئے تپ اور جوگ کرتے ہیں پہلے سے سب سامان تیار کر رکھا ہے دنیا میں آدمی کو بڑی محنت سے سب سامان ملتا ہے پرتھوی سونے کے واسطے تیار سمجھ کر وہاں سُکھ سے سووے نیند آنے کے بعد جس طرح چارپائی اور بچھونے میں سُکھ ہوتا ہے اُسی طرح پرتھوی پر بھی سمجھنا چاہیے اور تکیہ کا کام کہنی سے نکل جاتا ہے اور بہت طرح کے پھل اور پھول اور میوہ کھانے کے لئے جنگل میں لگے رہتے ہیں اُن کو خوشی سے کھایا کرے پیٹ بھر جائے گا تب دوسری چیز کھانے کی اِچھا نہ ہوگی اور اُن کو برتن بھی نہ چاہیے ہاتھ سے بڑھ کر دوسرا برتن نہ ہوگا جس کو چور اور ٹھگ کے لینے اور ٹوٹنے اور پُرانے ہونے کا کبھی ڈر نہیں ہوتا اور کپڑا پہننے کے واسطے درخت کی چھال اچھی ہے جس کے پھٹنے اور دھونے کا کچھ سوچ نہیں ہوتا جو چھال سے بدن چھپایا نہ جائے اور جاڑا معلوم ہو تو شہر اور گاؤں کے نزدیک جو گھوروں پر لتّے اور چیتھڑے پڑے رہتے ہیں ان کو اُٹھا لا کر پانی سے دھو کر بدن اپنا چھپا لیوے اور پہاڑوں کے کندرے رہنے کے واسطے گھر سمجھے اور تالاب اور ندی وغیرہ میں پانی پی کر اُسی میں نہا دے اور جو آدمی جنگل میں جا کر پرمیشور کی سَرن میں رہتا ہے تو شیر اور ریچھ وغیرہ جنگل کے جانوروں سے اُس کو پرمیشور بچاتے ہیں اور اے راجا ہم کچھ لالچ اور اپنے مطلب کے واسطے تمہارے پاس نہیں آئے نارد جی نے ہمارے اوپر بوجھ ڈال دیا تھا اس لیے ہم آئے ہیں اور جو آدمی پرمیشور کے بھجن اور دھیان سے بمکھ رہتا ہے اُس کو بیترنی ندی اور نرکوں کا دُکھ ضرور اُٹھانا پڑتا ہے اور جو لوگ سنساری مایا سے برکت ہو کر پرمیشور کے دھیان اور اسمرن میں رہتے ہیں اُن کو کھانا اور کپڑا مانگنے کے واسطے گرہستھ کے پاس کہ وہ لوگ اپنے دھن کے گھمنڈ میں رہتے ہیں جانا کیا ضرور ہے روپیہ والے لوگ ہر بھگتوں کو نہیں پہچان سکتے ہیں ہر بھگتوں کا کام

پرمیشور نکال دیتے ہیں آدمی کو یہ بات سمجھ کر صبر کرنا چاہیے کہ جن نارائن جی نے مجھ کو پیدا کیا ہے وہی کھانا دینے والے ہیں
کبھی بھوکھا نہ رکھیں گے جب میں ماں کے پیٹ میں تھا تب بھی مجھ کو وہی پرمیشور کھانا پہونچاتے تھے اب میں کس طرح بھوکھا
رہوں گا اور انھیں پرمیشور نے میرے پیدا ہونے سے پہلے میری ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کر رکھا تھا تھوڑا بچار کر
سمجھنا چاہیے کہ چھاتیوں میں سب مانس ہی ہوتا ہے بنا دیا اور کرپا پرمیشور کے اُس میں دودھ کس طرح پیدا ہو گیا اور
یہ حال دیکھنے پر بھی جو آدمی صبر نہ رکھے اور پرمیشور کو بھول کر کھانے اور پہننے کا سوچ کرے تو اُس کو مورکھ سمجھنا چاہیے
کہ دیکھو جو کوئی گائے بیل وغیرہ جانوروں کو اپنے دروانے پر باندھتا ہے وہ اُس کو گھاس اور دانے کا سوچ
رکھتا ہے تو نارائن جی جو سب کی جیو کا دینے والے ہیں وہ کس طرح اپنے داس کی چنتا چھوڑ کر اُس کو بھوکا رکھیں گے
اُس وقت پرمیشور نے تجھ کو نہیں بھلایا جب تو ایک بوند پانی کے برابر تھا پھر پرمیشور نے اپنی مہما سے تیرے دونوں
کندھوں پر دو ہاتھ بنائے اور اُن ہاتھوں میں دس اُنگلیاں بنائیں تو پھر اب تو کس طرح جانتا ہے کہ پرمیشور تجھ کو بھول
جاویں گے اے راجا کس کی سامرتھ ہے جو پرمیشور کے گنوں کا حال جان سکے پہلے روز سوانسا کو چڑھاوے اور
اور جوگ ابھیاس کے ساتھ پران اپنا برھمانڈ پر چڑھاوے اور ہردے کے بیچ دھیان کمل کے پھول کا جس میں ہزار
پتے ہیں اور منہ اُس کا نیچے ہے اپنے دھیان میں منہ اُس پھول کا اوپر کو کرے یہ بات کرنے سے من اُس کا اس طرح
نرمل ہو جائے گا جس طرح مورچا لگا ہوا لوہا صیقل کرنے سے چمکنے لگتا ہے اور من شدھ ہو جائے گا تب اُس پھول میں اُس کو
پرمیشور کا چھوٹا روپ دکھلائی دے گا ایسا سُکھ ملے گا جو اس نے کبھی نہ پایا تھا اور وہ اُس سُکھ پر موہت ہو کر دوسری چیز کی
چاہنا نہ رکھے گا جب وہ اُس پدوی کو پہونچا تو اچھا جوگیشور ہوا پھر اُس کو کچھ جگیہ اور تپ کرنے کا کام نہیں رہتا اور
پرمیشور کا چمتکار سب میں برابر دیکھ کر کسی کے ساتھ دشمنی اور دوستی نہیں رکھتا ہے اے راجا تم پہلے براٹ روپ کا دھیان
کرو جب تمھارا من ٹھہر جاوے تب اپنے دل میں اسی کمل کا دھیان لگاؤ اور اُس پھول میں تم کو انگوٹھے کے برابر چترمُکھی
روپ پرمیشور کا رنگ نیل منی کی طرح چمکتا ہوا سنکھ چکر گدا پدم چاروں ہاتھوں میں لئے ہوئے کریٹ مُکٹ جڑاو ماتھے پر اور
مکراکرت کُنڈل کانوں میں اور بیجینتی वैजयन्ती مالا اور رتن مالا گلے میں اور نورتن جڑاؤ بازو پر اور گھونگھر دار کردھنی کمر میں
اور کڑے پیروں میں پہنے اور پیتامبر باندھے اور اُپرنا اوڑھے اور لمبے بازو اور بانکے نین تاپ ارنی چتون مند مند
مسکراتے اور بھرگو لتا کا چنھ چھاتی میں تم کو دکھلائی دے گا جو تم سے سب روپ کا دھیان ایک بار نہ ہو سکے تو پہلے چرنوں
سے شروع کر کے ایک ایک انگ کو دھیان میں لاؤ دھیرے دھیرے سب روپ تمھارے دھیان میں آجائے گا
جب اچھی طرح وہ روپ تمھارے دھیان میں آجاوے تب تم سانس کھینچنے کا سادھن کر کے پران اپنا ماتھے پر چڑھا لینا
جس آدمی کا پران برھمانڈ توڑ کر نکل جاتا ہے وہ جیو سورج منڈل میں ہو کر بیکنٹھ کو پہونچتا ہے پھر اُس کا آواگمن نہیں ہوتا
جو لوگ جگیہ تپ دان تیرتھ ادک کر کے اپنا تن تیاگ کرتے ہیں وہ جیو چندرمنڈل میں ہو کر دیولوک وغیرہ میں اپنے
کرم کے موافق جاتے ہیں اور اپنے پُن کے پھل تک وہاں کا سُکھ بھوگ کر اُن کو پھر دنیا میں پیدا ہونا پڑتا ہے آواگمن سے
نہیں چھوٹتے اور مکر سے لیکر متھن (मिथुन) کی سنکرانت یعنی چھ مہینہ تک سورج اُترائن رہتے ہیں یہ دیوتاؤں کا دن ہے

ان چھ مہینوں میں مرنے والے آدمی سورج منڈل میں ہوکر بیکنٹھ کو جاتے ہیں اور کرک (कर्क) سے لیکر دھنو (धनु) کی سنکرانت چھ مہینے تک سورج دکشنایَن (दक्षिणायन) رہتے ہیں یہ دیوتاؤں کی رات ہے، ان چھ مہینوں میں مرنے والے لوگ چندر منڈل میں ہوکر دیولوک آدِک میں جیسا کرم کیا ہو جاتے ہیں وہاں کا سُکھ اُس کی میعاد تک کرکے وہ پھر دنیا میں پیدا ہوتے ہیں ہم نے دونوں طرح کی دھرم کی راہ تم سے کہدی سوائے اس کے اور کوئی تیسری راہ نہیں ہے اے راجا جو کوئی آدمی کے تن میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرکے اپنی مُکتی نہیں بناتا اُس کو پھر چوراسی لاکھ جون میں پیدا ہونا پڑتا ہے جو کوئی اس تن میں پرمیشور کو نہیں پہچانتا اور اپنی عمر کھیل کود اور سنساری مایا میں پھنس کر خراب کر دیتا ہے اس کا وہ حال سمجھنا چاہیئے جیسے کوئی آدمی بڑی محنت سے اونچے پہاڑ پر چڑھ گیا تب اُس کو تھوڑی سی محنت اپنے مطلب کے واسطے رہ جاتی ہے اسی طرح جب جیو نے آدمی کا تن پایا تو وہ گویا اونچے پہاڑ پر چڑھ چکا اور جو اُس نے اس تن میں تھوڑی سی محنت سے بھجن اور اسمرن پرمیشور کا کرکے اپنا کام نہیں بنایا تو وہ اُس پہاڑ سے نیچے زمین پر گر پڑا پھر چوراسی لاکھ جون میں پیدا ہو تب اُس پہاڑ پر پہونچ سکتا ہے جس نے اپنی عمر بفائدہ کھوئی وہ مرنے کے بعد بہت پچھتا کر کہے گا کہ دیکھو میں نے بُرا کام کیا جو پرمیشور کو نہیں پہچانا اور سنساری مایا موہ میں لپٹ کر خراب ہوا پھر وہ بات ہاتھ سے جاتی رہے گی اس لئے آدمی کو یہ دھیان رکھنا چاہیئے کہ ہر روز میری عمر کم ہوکر مرنے کے دن نزدیک چلے آتے ہیں جو دن بیت گئے وہ پھر نہیں آسکتے اس واسطے آٹھوں پہر من میں بشواس رکھ کر ایک ساعت بھی پرمیشور کو نہ بھولے اور پرمیشور کے بھجن اور اسمرن میں اپنا دن کاٹے اور جس نے آدمی کے تن میں پرمیشور کا بھجن نہیں کیا اور جانور کے برابر ہے جس طرح اونٹ اور بیل کی پیٹھ پر بوجھا لاد کر ایک وقت اُس کو دانہ اور گھاس دیتے ہیں اور وہ اُسی میں خوش رہ کر دن اپنا کاٹتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کہاں سے سورج نکلتے ہیں اور کہاں جاکر ڈوبتے ہیں وہی حال اُس آدمی کا سمجھنا چاہیئے اے راجا پرمیشور تھوڑے دھیان کرنے میں آدمی سے خوش ہوکر اُس کو مُکتی دیتے ہیں اور شری کرشن جی نے گیتا میں ارجن سے کہا ہے کہ آدمی چار وقت ضرور میرا اسمرن کرتے ہیں ایک جب آدمی روگی ہوکر دُکھ پاتا ہے دوسرے جس کو میرے ملنے کی اِچھا ہوتی ہے تیسرے جب کسی کا کام اٹکے یا وہ کسی چیز کے ملنے کے واسطے اِچھا کرے چوتھے گیانی جو مجھے پہچان کر میرے بھید کو پہونچا ہے وہ لوگ اپنا اپنا مطلب پورا ہونے کے واسطے میرا اسمرن اور دھیان کرتے ہیں میں چاروں طرح کے یاد کرنے والوں سے خوش ہوتا ہوں لیکن گیانی سے زیادہ کہ وہ ہمیشہ میرے دھیان میں رہتا ہے راجا تو کچھ سندیہہ من میں نہ رکھ ان سات دن میں ضرور تیری مکتی ہوگی ہم شری مدبھاگوت امرت روپی کتھا کہتے ہیں چت لگا کر سُن بھوساگر پار اُتر جائے گا۔

تیسرا ادھیائے

برنن کرنا شکدیو جی کا یہ بات کہ کس دیوتا کی آرادھنا کرنے سے کون پھل ملتا ہے

سوت جی نے سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ جب راجا پرکھشت نے یہ سب حال دھیان کرنے پرمیشور کا

سُنا تب گھبرا کر اپنے من میں کہا کہ کس طرح یہ سوروپ نارائن جی کا میرے دھیان میں آوے گا جب اسی سوچ میں راجا کا مُکھ ملین ہوگیا تب شکدیو جی نے راجا کو اُداس دیکھ کر یہ بچار کیا کہ شاید راجا کے من میں کوئی اچھا رہ گئی ہے اس سے راجا کا مُنھ اُداس ہوگیا ہے میں اپنی باتوں سے اس کے چِت کا حال معلوم کیے لیتا ہوں یہ بچار کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو کوئی اپنا ست بڑھایا چاہے وہ برھما جی کی پوجا کرے اور جو اپنی اندریوں کو بلوان کیا چاہے وہ راجا اندر کی اور جو سنتان ادھک ہونے کی اِچھا رکھے وہ دکش پرجاپتی کی اور جو دولت کی چاہنا رکھے وہ دیوی جی اور جو اپنے روپ کا تیج بڑھانا چاہے وہ اگنی کی اور جو اناج اور ہاتھی گھوڑا وغیرہ ملنے کی چاہ رکھے وہ آٹھوں بسو دیوتا کی اور جو کا مدیو بڑھانا چاہے وہ رُدر کی اور جو کوئی اپنے بدن میں زیادہ طاقت ہونے کی چاہ کرے وہ الادیوی کی اور خوبصورتی زیادہ چاہے وہ گندھربوں کی اور جس کو خوبصورت عورت کی چاہ ہو وہ اُربشی اپسرا کی اور جو آدمی یش ملنے کی اِچھا رکھتا ہو وہ جگت بھگوان کی دیا چاہے وہ مہا دیو جی کی اور جو اپنے پریوار کی بڑھتی چاہے وہ دبیہ दिव्य پتروں اور جس کو اپنے کل اور پریوار کی رچھا کرنی ہو وہ پتن جیوؤں کی اور جس کو راج گدی کی چاہنا ہو وہ منو मनु کی اور جو کوئی اپنے دشمن کا مٹ جانا چاہے وہ نِرِرتی निऋति راچھس کی اور جو کوئی اپنے بدن میں بیرج بڑھنے کی چاہ رکھتا ہو وہ چندرما کی اور جو کوئی اپنی عمر کی زیادتی چاہے وہ اشوئی کمار کی اور جو استری سُندرتی چاہے وہ پاربتی جی کی اور جس کو کسی بات کی چاہ نہو وہ نارائن جی کی اور جس کو سب چیزوں کی جن کا برنن اوپر ہوچکا ہے اور سوائے ان کے اور جس چیز کی چاہنا ہووے وہ شری نارائن جی کی پوجا کرے ان کی کرپا سے سب مطلب پورے ہوتے ہیں اے راجا جو لوگ اپنا پرلوک بنانے کے واسطے پرمیشور کی یاد نہیں کرتے اُن کو کتا اور گدھا وغیرہ جانور کے برابر سمجھنا چاہیئے جس طرح سُور غلیظ کھاتا ہے اسی طرح شراب پینے والے کو سمجھنا چاہیئے جس چھوٹے آدمی کا تن پاکر اپنے کانوں سے پرمیشور کی کتھا اور لیلا اور کیرتن نہیں سُنا اور لوگوں کی نندا سننے میں من لگایا اس کا کان بچھو اور سانپ کے بل کے برابر ہے اور جس نے زبان سے پرمیشور کا نام نہیں جپا اُس کی زبان مینڈھک کے برابر سمجھنا چاہیئے جو بے فائدہ برسات میں چلّایا کرتا ہے اور جس کا سر دیو استھان یا براہمن یا سادھو کے آگے ڈنڈوت کرنے کے واسطے نہیں جھکا اُس کا سر بوجھ کے برابر بدن پر سمجھنا چاہیئے اور جس نے دولت پاکر پُن یا دان نہیں کیا اور ہاتھوں سے شری نارائن جی کی پوجا اور سادھو اور براہمنوں کی سیوا نہیں کی وہ ہاتھ کاٹھ کی کرچھل کے برابر ہے اور جن پیروں سے تیرتھ جاترا اور دیوتا کے مندر اور سادھو براہمن کے درشن کرنے کو نہیں گیا وہ پاؤں درخت کی شاخ کے برابر ہے اور جس نے آنکھوں سے پرتچھ یا دھیان میں پرمیشور اور دیوتا کا درشن نہیں کیا اُن آنکھوں کو مور پنکھ کے برابر سمجھنا چاہیئے اور جس آدمی نے پرمیشور پر چڑھی ہوئی تلسی کی پتی اور سادھو اور براہمنوں کے چرنوں کی دھور اپنے سر پر شردھا اور پریم سے نہیں چڑھائی وہ آدمی جیتے جی مرے ہوئے کے برابر ہے اور جس کسی کو پرمیشور کی کتھا اور لیلا اور بھجن سُن کر کرُنا करुणा کی جگہ رونا نہ آوے اُس کا ہردے پتھر کے برابر سمجھنا چاہیے۔

چوتھا ادّھیائے

بننے کرنا راجا پریچھت کا شکدیو جی مہاراج سے واسطے کہنے کتھا اور کیرتن پر برہم پرمیشور کے

سوت جی نے کہا کہ اے رکھیشور وجب راجا پریچھت کو شیام سُندر کا حال اور شری مدبھاگوت کی مہا سُنکر سب سوچ من سے دور ہو گیا تب راجا نے بہت خوش ہو کر راج اور استری اور لڑکوں کی محبت چھوڑ دی اور شُکدیو جی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج جو کچھ آپ نے کہا اُس پر بشواش کر کے مجھ کو بڑی خوشی ہوئی اور میں نے اپنا دھیان نارائن جی کے چرنوں میں لگایا مجھ کو آج اور سات دن میں مرنا دونوں برابر ہیں اس بات کا ڈر میرے من سے جاتا رہا آپ کا سب پُران اور شاستر دیکھا اور پڑھا ہوا ہے اور برہما جی اور آدی پرش کا حال آپ اچھی طرح جانتے ہیں جس طرح نارائن جی اس سنسار کو پیدا اور پالن کر کے پھر اس کا ناش کر دیتے ہیں وہ حال سُنائیے اور پر برہم پرمیشور نے سگن اوتار لے کر جو لیلا اس جگت میں کی ہیں وہ برنن کیجئے یہ بات سنتے ہی شکدیو جی نے خوش ہو کر پہلے دھیان چرن شیام سُندر کا جن کی پوجا کرنے اور نام لینے اور کتھا سُننے سے آدمی پوتر اور گیانی ہوتا ہے کر کے اس طرح پر استوتی کی کہ اے دینا ناتھ جتنے جوگ اور جگیہ وغیرہ ہیں وہ سب بغیر کرپا آپ کے اپنا پھل نہیں دے سکتے اس پر برہم پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں جس کے چرنوں کا دھیان بڑے بڑے جوگی اور مُنی اور سنکادک اور برہما جی اور مہادیو جی آدی دیوتا دن رات اپنے ہردے میں رکھتے ہیں اور اُن کے چرتر لیلا کو نہیں جانتے اور جن کی دیا اور کرپا سے گوپیاں اور شوری اور گدھ وغیرہ چھوٹے چھوٹے جیو مکت پدوی پر پہونچے اور جو لچھمی جی کے پتی ہیں اُن کو نمسکار کرتا ہوں وہی پرمیشور اپنی کرپا سے میری بُدھی میں پرکاش کر کے میری بات سچ کریں اور ان کی شکتی سے مجھ کو اُن کا چرتر کہنے کے واسطے سامرتھ ہو پھر شکدیو جی نے ویدویاس اپنے پتا اور گرو کے چرنوں کا دھیان اور ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے راجا کتھا شری مدبھاگوت جو بیکنٹھ ناتھ نے برہما جی سے کہی اور برہما جی نے نارد مُنی سے کہی اور نارد منی نے ویدویاس جی کو بتائی اور ویدویاس جی ہمارے باپ نے ہم کو پڑھائی تھی وہ سب میں تم کو سُناتا ہوں جو بات تم سُننا چاہتے ہو وہ سب حال اس میں لکھا ہے من لگا کر سنو

پانچواں ادّھیائے

شروع کرنا شکدیو جی کا کتھا شری مدبھاگوت اور سمباد برہما اور نارد کا

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجا کسی یُگ میں ایک دن نارد منی برہما جی اپنے پتا کے پاس ڈنڈوت کرنے کے واسطے گئے اُس وقت برہما جی پرمیشور کے دھیان میں بیٹھے تھے نارد منی نے اُن کو دیکھ کر اپنے من میں

اس بات کا سندیہ کیا کہ دیکھو سب دنیا پیدا کرنے پر بھی یہ کسی کا دھیان کر رہے ہیں اس دھیان کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ان کا بھی مالک ہے جس کا یہ دھیان کرتے ہیں اُس کا حال پوچھنا چاہیئے یہ بات بچار کر نارد جی نے برھما جی کا دھیان چھوٹنے کے بعد پوچھا کہ آپ کہتے ہیں کہ جو کچھ جس کے بھاگ میں لکھا ہے وہی ہوتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس طرح سب جگت کو رچ کر پھر اُس کو ناش کر دیتے ہیں جس طرح مکڑی اپنے مُنھ سے ڈورا نکال کر پھر اُس کو کھا جاتی ہے آپ کے کہنے اور دھیان کرنے سے مجھ کو ایسا جان پڑتا ہے کہ آپ سے بھی کوئی بڑا ہے جس کا دھیان کر کے آپ اُس کی آگیا کے موافق سب سرشٹی رچنے کا کام کرتے ہیں جس کا دھیان آپ کرتے ہیں اُس کا نام اور گن مجھ کو بھی بتا دیجئے یہ بات سُنکر برھما جی نے کہا کہ اے نارد تم دھن ہو جو تم نے پرمیشور کا چرتر ہم سے پوچھا پرمیشور کی مایا بڑی بلوان ہے تم مجھ کو جگت کا کرتا کہتے ہو میں اس بات سے بہت شرمندہ ہوں اے نارد مجھ سے بڑے اور میرے مالک بھگوان ہیں بہت سے برھما اور بہت سے برھمانڈ اُن سے ظاہر ہو کر سب دنیا انھیں کی مایا سے پیدا ہوتی ہے اور میں بھی پرمیشور کی دیا اور کرپا سے سب دنیا کو پیدا کرتا ہوں دیوتا اور آدمی کو اُنھیں کے پرتاپ سے بُدھی اور گیان ملتا ہے۔ سُنو جب نارائن جی کی نابھی سے کمل کا پھول نکلا اور ہم اُس پھول سے پیدا ہوئے تب ہم نے بہت سوچ کر کے بچارا کہ ہم کہاں سے پیدا ہو کر یہاں آئے ہیں جب ہم کو اس کا حال نہیں معلوم ہوا تب پرمیشور کا دھیان کرنے سے ہم کو گیان ہو کر یہ بات جان پڑی کہ نارائن جی نے ہم کو پیدا کیا ہے اور سورج اور چندرما اور تارا گن آدک انھیں کے تیج سے روشن ہیں اور جتنی چیزیں دنیا میں ہیں سب اُنھیں کی کرپا سے اور مایا سے ظاہر ہوئی ہیں اور یہ جیو سب کے شریر میں انھیں کا پرکاش ہے اور نارائن جی اپنے تیج سے آپ پرکاشت ہیں اُن میں کسی دوسرے کا تیج نہیں ہے اُن کے آدی اور انت اور بھید کو کوئی نہیں پہونچ سکتا کہ حال اُس پربرھم پرمیشور کا برن کر سکے لیکن نارائن جی کی کرپا سے جتنا مجھ کو معلوم ہے وہ تم سے کہتا ہوں سنو کہ جب پرمیشور کو اس بات کی چاہ ہوتی ہے کہ ہم اکیلے ہیں بہت روپ ہو جاویں تب اپنی اِچھا سے بہت روپ ہو جاتے ہیں جب میں کمل کے پھول سے پیدا ہوا تب مجھ کو نارائن جی نے یہ حکم دیا کہ تو دنیا کو پیدا کر اُس وقت میں نے اپنے من میں یہ بچار کیا کہ میں کس طرح دنیا کو پیدا کروں تب انھیں نارائن جی کی مایا سے ساتوک راجس تامس تین گن پیدا ہوئے اور مجھ کو اپنے ہردے میں بُدھی کا چمتکار دکھائی دیا تب میں نے تینوں چیزوں کی سامرتھ سے سب دنیا اور پانچوں تتو پیدا کر کے پرتھوی کو پیدا کیا اور مٹی اور آگ اور پانی اور ہوا اور آکاش ان پانچ تتوں سے سب جیوؤں کا شریر بنایا اور میں نے جو پرتھوی کمل کے پتے سے بنائی تھی وہ پانی پر نہیں ٹھہرتی تھی ہزار برس تک برابر ہلتی رہی جب میں نے نارائن جی سے پرتھوی کے ہلنے کا حال کہا تب اُسی آدی پُرش بھگوان نے اپنی شکتی سے پرتھوی کو پانی پر ٹھہرا دیا تب ہلنا اُس کا بند ہو گیا اُسی شکتی کو برھمانڈ اور براٹ روپ کہتے ہیں اور اُس روپ کے ہزار سر اور ہزار ہاتھ اور ہزار پاؤں اور ہزار کان اور ہزار ناک وید میں لکھی ہیں۔

چھٹھواں ادھیاے

کہنا برھما جی کا حال براٹ روپ نارائن جی کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا برھما جی نے نارد جی سے کہا کہ حال براٹ روپ نارائن جی کا اس طرح پر ہے کہ ساتوں لوک اوپر کے کمر کے اوپر ساتوں لوک نیچے کے کمر سے نیچے ان کا شریر سمجھنا چاہیے اور اگنی منھ اور درخت بدن کے روئیں اور دشا کان اور سمد پیٹ اور سورج آنکھ اور پہاڑ بدن کی ہڈی اور ندیاں بدن کی نسیں اور ہوا سانس اور اندرادک دیوتا بانہہ اور اشونی کمار دیوتا ناک اور سب سگندھ ناک کا چھید اور آکاش آنکھوں کی گولک اور دن رات پلک مارنا اور جل پیر اور دنیا کا ذائقہ زبان اور جمراج دانت اور مایا ہنسی اور لاج اوپر کا ہونٹھ اور لالچ نیچے کا ہونٹھ اور دھرم چھاتی اور ادھرم پیٹھ اور میگھ گھٹا سر کے بال اور برسات کا پانی ویریہ اُن کے براٹ روپ میں سمجھنا چاہیئے سوائے اس کے اور سب بیوہار دنیا کے اُسی روپ میں موجود ہیں اس لیئے تپسوی اور رکھیشور لوگ نارائن جی کا پرکاش سب جگہ برابر سمجھ کر کسی کو دُکھ نہیں دیتے اور ہر ا درخت کاٹنے سے ضرور سمجھنا چاہیے کہ پرمیشور کو دکھ پہونچے گا جگت میں ہانی لابھ جس اپجس دُکھ سُکھ پرمیشور کی اچھا سے ہوتا ہے اور جو کچھ شرادھ آدک میں پتروں کے نام اور جگیہ ادک میں دیوتا آدک کے نام پر دنیا کے لوگ دیتے ہیں وہ سب اُسی پرمیشور کو پہونچتا ہے اور جڑ اور چیتن سب جیوؤں کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے وہی ابناشی پُرش ہیں اُن پر کوئی دوسرا مالک نہیں ہے اے نارد جب مجھ کو دنیا پیدا کرنے کی آگیا ملی تب میں نے نارائن جی کی دَیا اور کرپا سے دکش پرجاپتی کو پیدا کیا اُس سے بہت آدمی پیدا ہوئے اور انھیں نارائن جی کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھنے سے مجھ کو دنیا پیدا کرنے کی سامرتھ ہے اور وہی پرمیشور آدی مدھیہ اور انت میں ہمیشہ ایک طرح پر رہ کر گھٹنے اور بڑھنے اور پُرانے ہونے سے رہت ہیں اور کوئی چیز دنیا کی اُن کے روپ سے باہر نہیں ہے اور بُدھی اتنی سامرتھ نہیں رکھتی کہ ان کی استتی کر سکے اور نارائن جی نے اپنی اِچھا سے واسطے کرنے لیلا اور بھوساگر پار اُتارنے سنساری جیوؤں کے دنیا میں چوبیس اوتار لیئے ہیں آدمی کو چاہیئے کہ ہمیشہ لیلا اُن اوتاروں کی آپس میں کہہ سُن کر بیچ دھیان اور اسمرن نام پرمیشور کے لگا رہے تب اُس کا انتہ کرن شدھ اور پوتر ہو کر اُس میں پرمیشور کا چمتکار چمکے اور آواگمن سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاے دیکھو انھیں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے کے پرتاپ سے رکھیشور اور تپسی لوگ جو کچھ شاپ یا آشیرباد کسی کو دیتے ہیں وہ اسی وقت ہو جاتا ہے رکھیشور اور مہاتما لوگ مجھ سے وید وغیرہ پڑھ کر دنیا میں ظاہر کرتے ہیں اور پرمیشور کے بردان دینے سے میری بات جھوٹ نہیں ہوتی اور من میرا پاپ کی طرف نہیں جاتا اور اندریاں میری ادھرم کی چاہ نہیں کرتی ہیں انھیں پرمیشور کا دھیان کرنے سے یہ تین گُن مجھ میں ظاہر ہوئے ہیں اور

پرمیشور نے سب آنگ - آدمی کے ایک ایک دیوتا کو سونپ دیئے ہیں لہذا ایک روپ سب دیوتاؤں کا اپنے
لوک میں رہ کر پرکاش ان کا سورج کی طرح جیسے پانی بھرے برتنوں میں پڑتا ہے اُسی طرح سب جیوؤں کے تن میں
سمجھنا چاہیئے اور تیسرا پرکاش اُن کا بیچ مورت دیومندروں کے رہتا ہے اور سورج کی روشنی اور چندرما کی کرن پڑنے سے
چاندی سونا تانبا وغیرہ کی کھان دنیا میں پیدا ہوتی ہیں اور جو پاپ اور ادھرم آدمی سے ہوتے ہیں اُنکے پرایشچت
प्रायश्चित्त دھرم شاستر میں لکھے ہیں یہ سب حال کہہ کر برھما جی نے جو چار اشلوک مول شری مدبھاگوت کے
نارائن جی کے منھ سے سُنے تھے وہ چاروں اشلوک ناردجی سے کہہ کر کہا کہ اے ناردوہ پربرھم پرمیشور نرنکار روپ
کسی کے دیکھنے میں نہیں آتے اور اُن کو کوئی ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا اور کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اُن کے
سب اوتاروں کا حال برنن کر سکے کہ سب جیوؤں میں انھیں کی جوت کا پرکاش ہے حال چوبیسوں اوتار
پربرھم پرمیشور کا جو سگن روپ دنیا میں دھارن کئے تھے اپنی بُدھی کے موافق کہتا ہوں۔

ساتواں ادھیاے

برھماجی کا ناردجی سے پرمیشور کے چوبیسوں اوتاروں کا حال کہنا

برھماجی نے ناردجی سے کہا کہ پہلا اوتار سنک سنندن سناتن سنت کمار کا میری ناک سے پیدا ہوا ہے کہ
وہ لوگ پرمیشور کے تپ اور دھیان میں رہ کر اُسی تپ کے پرتاپ سے کئی کلپ کے گزر جانے پر بھی ہمیشہ
پانچ برس کی عمر کے بنے رہتے ہیں دوسرا اوتار باراہ جی کا اس واسطے لیا کہ مجھ کو جب دنیا پیدا کرنے کا حکم ہوا
تب میں نے نارائن جی کی کرپا سے کمل کے پتے کی پرتھوی بنائی تو اس پرتھوی کو ہرنیاکش हिरण्याक्ष
دیت اُٹھا کر پاتال کو لے گیا جب میں نے بیکنٹھ ناتھ سے بنتی کی کہ بغیر زمین کے میرے پیدا کئے ہوئے جیو
کہاں رہیں گے تب انھوں نے باراہ روپ رکھ کر پاتال میں جا کر ہرنیاکش دیت کو مار ڈالا اور پرتھوی کو
باہر لا کر اپنی مہما سے پانی پر ٹھہرا دیا پرتھوی کرموں کا پھل دینے والی ہے اچھا بُرا جیسا کرم کوئی کرے ویسا پھل پاوے
تیسرا اوتار جگیہ پُرش کا لیکر دنیا کے لوگوں کو جگیہ کرنے کی راہ بتلا کر کرتارتھ کیا چوتھا اوتار ہے گریو का हयग्रीव
دھارن کر کے پاتال میں جا کر مدھو کیٹبھ मधुकैटभ دیت کو مار ڈالا اور جو وید وہ دیت چُرا لے گیا تھا اُسے لا کر
مجھے دیا پانچواں اوتار نارائن جی نے مورتی نام کنیا میں دھرم رکھیشور سے لیکر اترا کھنڈ میں بمقام بدری کیدار بیٹھے
ہوئے اس واسطے تپ کرتے ہیں کہ جس میں دُنیا کے لوگ مجھ کو تپ کرتے ہوئے دیکھ کر آپ بھی پرمیشور کا تپ و راسمرن
کیا کریں چھٹھواں اوتار کپل دیومنی کا لیکر دیوہوتی اپنی ماتا کو سانکھیہ جوگ گیان سکھا کر مکتی دی ساتواں اوتار
دتاترے दत्तात्रय کا لیکر راجا یدو यदु کو گیان سکھلایا جس کے پرتاپ سے وہ مکت ہوا اور دتاترے نے
چوبیس ۲۴ گرو کئے اس کا حال گیارھویں اسکندھ میں لکھا ہے آٹھواں اوتار رکھبھ دیو ऋषभदेव کا لیکر سراوگیوں सरावगी

اور جین دھرمیوں جैनधर्मियों کی ذات دنیا میں ظاہر کی نواں اوتار راجہ پرتھو पृथु کا لے کر بین बेन اپنے باپ کو نرک جانے سے بچایا اور گئو روپی پرتھوی کو دہ کر سب اوکھد دودھ کی طرح اس میں سے نکالیں اور پہاڑوں کو جو جا بجا زمین کو روکے ہوئے تھے اٹھا کر اترا کھنڈ میں رکھ دیا اور پرتھوی سنساری جیوؤں کے رہنے کے لئے خالی کرکے اُس پر شہر اور گاؤں بسائے دسواں متسیہ मत्स्य اوتار لے کر راجا ستیہ برت सत्यव्रत کو پرلے प्रलय کا تماشا دکھلایا اور گیارھواں کچھپ اوتار لے کر سمدر متھنے کے وقت مندراچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر لے کر چودہ رتن اس میں سے نکالے بارھواں اوتار دھنونتر بید کا لے کر واسطے دور کرنے بیماریوں کے دوائیں سمدر سے نکالیں تیرھواں اوتار موہنی روپ کا رکھ کر دیتوں کو اپنے روپ پر موہت کیا اور امرت کا کلسہ جو دیتوں نے دھنونتر بید سے بغیر دینے حصہ دیوتاؤں کے چھین لیا تھا لے کر وہ امرت دیوتاؤں کو پلایا چودھواں اوتار نرسنگھ کا لے کر ہرنیہ کشپ دیت کو مارا پندرھواں اوتار وامن کا رکھ کر تین قدم زمین راجا بلی سے دان لے کر دیوتاؤں کو دی سولھواں اوتار ہنس پنچھی کا لے کر سنت کمار کو گیان سکھلا کر غرور اُن کا دور کیا سترھواں اوتار نارائن نام کا لیکر دھرو بھگت کو درشن دیا اٹھارھواں اوتار ہری نام کا دھر کر گجیندر کا پران گراہ سے بچایا اُنیسواں اوتار پرشرام کا لیکر جو دشٹ جیو ہر بھگتوں کو پرتھوی پر دُکھ دیتے تھے ان کو مار ڈالا اور اکیس مرتبہ چھتری راجاؤں کو دوسرے چھتریوں سمیت مار کر زمین ان کی چھین کر براہمنوں کو دان کر دی بیسواں اوتار شری رامچندر جی کا لے کر پاپی راون کو دوسرے راچھسوں سمیت جو گئو اور براہمنوں کو دُکھ دیتے تھے مار ڈالا اور لنکا کا راج بھبیکھن کو دے کر ہنومان جی کو ایش دیا اکیسواں اوتار وید ویاس جی کا لے کر واسطے بھو ساگر پار اُتارنے سنساری جیوؤں کے چاروید اور مہابھارت اور اٹھارہ پُران بنائے اور بائیسواں اوتار شری کرشن جی کا لیکر کوروں اور پانڈوؤں سے مہابھارت کرایا اور کنس اور کال یمن اور جرا سندھ آدک اُدھرمی راجوں کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اتارا اور دنیا میں بہت سی لیلا کی جس کا برنن دشم اسکندھ میں لکھا ہے اور تئیسواں بُودھ اوتار لے کر جگیہ کرنا دیتوں کا بند کیا اور کلجگ کے اخیر میں چوبیسواں اوتار کلکی कल्कि دھارن کر کے تلوار ہاتھ میں لئے نیلے گھوڑے پر سوار ہو کر ادھرمی اور پاپی لوگوں کو ماریں گے اور ست جگ کا کرم دُنیا میں ظاہر کر کے دھرم کو بڑھاویں گے اے نارد چوبیسوں اوتاروں کا حال ہم نے تم سے اپنی بُدّھی کے موافق کہا جو آدمی اگیان ہو کر پرمیشور کو اچھی طرح سے نہ جانے گا اُس کو گیان اور مکتی ملنے کے واسطے ان سب اوتاروں کی کتھا اور لیلا ضرور سننا چاہیئے اور جس آدمی نے گیانی ہو کر سب جیوؤں میں پرمیشور کا پرکاش برابر دیکھا اس کو برھم گیانی جان کر جیون مُکت سمجھنا چاہیئے اے نارد میں جگت کی رچنا اور وشنو سب جیوؤں کی پالنا اور مہادیو جی سب کا ناش کرتے ہیں یہ تینوں اوتار پرمیشور کے ہیں اور سب دنیا پرمیشور کی مایا سے اپنے استری اور لڑکے اور دھن کی محبت سے مہاجال میں پھنسی رہتی ہے جس آدمی پر نارائن جی بڑی کرپا کرتے ہیں وہ ست سنگ کر کے اس مایا جال سے چھوٹ سکتا ہے نہیں تو سنسار روپی جال سے چھوٹنا بہت مشکل سمجھو اور اس مہاجال سے چھوٹنے کے واسطے سوائے بھجن اور اسمرن نام اور سُننے کتھا اور لیلا اوتار پر برھم پرمیشور کے دوسری کوئی تدبیر نہیں ہے

اور اوتاروں کی لیلا چاروں برن کو سننا چاہیئے اور چار اشلوک تتوگیان شری مدبھاگوت کے جو ہم نے نارائن جی سے سنے تھے وہ ہم نے تم سے کہے اُنھیں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے سے تم میں بھی سب گُن ظاہر ہوں گے اور اے نارد کئی مرتبہ مجھ ایسے برہما اور تم ایسے نارد دنیا میں پیدا ہو چکے ہیں اِس کا حال سوائے پر برہم پرمیشور کے دوسرا کوئی نہیں جانتا ہے ہر کلپ میں سب جیو اپنے کرم کے موافق پھر جنم پاتے ہیں اور جس دیش میں دیواستھان ہو کر پرمیشور کی کتھا نہیں ہوتی اور جس گھر میں کوئی جگیہ اور ہوم نہیں کرتا وہاں کلجگ کا قیام زیادہ سمجھنا چاہیئے اُو وہاں کے آدمی کرودھ لوبھ اہنکار میں بھرے رہتے ہیں اور یہی کرودھ وغیرہ پاپ کی جڑ ہو کر لوگوں سے بہت طرح کے ادھرم کراتے ہیں اور پرمیشور کی مایا کو تھوڑا اساھا دیوجی اور دکش پرجاپتی دیوتا اور سنکادک بھر گو رکھیشور پرہلاد اور راجا بلی راجا امبریش پراچین برہش وغیرہ جانتے ہیں اور جس جیو کو غرور نہیں ہوتا وہی آدمی پرمیشور کی مایا سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے اور جو لوگ ہری بھگت ہو کر پرمیشور کی شرن میں رہتے ہیں اُن پر مایا کا کچھ بس نہیں چلتا نارد جی یہ پرتاپ نارائن جی کا سُنتے ہی بہت خوش ہو کر بین بجاتے ہر گُن گاتے چلے گئے۔

آٹھواں ادھیاے

پوچھنا راجا پرکشت کا شکدیوجی سے حال دھرم اور وید اور پُران اور جوگ ابھیاس آدک کا

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر من میں اس بات کا بچار کیا کہ دیکھو شکدیوجی نے نارائن جی کی کتھا سُننا چاروں برن کے واسطے کہا ہے اور مجھ کو اُن سے اُتّم نہیں جان کر چاروں برن کے برابر سمجھا یہ سندیہ چھڑانے کے واسطے پچھلے راجوں کا حال جنھوں نے پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے شریر اپنا چھوڑ دیا ہے ان سے پوچھنا چاہیئے ایسا بچار کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج اوتاروں کا حال سن کر من میرا بہت خوش ہوا اب مجھ کو یہ چاہنا ہے کہ سوائے لیلا اوتار نارائن جی کے دوسرا حال نہ سنوں کس واسطے کہ اس کتھا کے سُننے سے انتہ کرن شدھ اور پوتر ہو کر پرمیشور کا پرکاش ہردے میں ظاہر ہوتا ہے اور اس پرکاش کے ہونے سے کام کرودھ لوبھ اہنکار کا تن میں نام نہیں رہتا جس طرح سنساری لوگوں کے مکان میں راجا کے آنے سے گھر اُن کا شدھ اور پوتر ہو جاتا ہے وہ حال آپ کرپا کر کے بتلایئے کہ نارائن جی آدی نرنکار جوت نے جو براٹ روپ دھارن کیا جس روپ میں سب دنیا کی چیزیں ہیں ایک سے لاکھوں سوروپ بہت طرح کے ہو جاتے ہیں اس کا کیا بھید ہے اور پچھلے جگوں میں جن راجوں نے پرمیشور کے اسمرن اور دھیان میں لین ہو کر تن اپنا چھوڑ دیا ہے اور جتنے تتو ہیں اُن کی گنتی اور پرمیشور کی پوجا بدھی اور جس طرح جوگی لوگ جوگ ابھیاس کر کے تن اپنا چھوڑ دیتے ہیں اور وید کا جیسا دھرم اور روپ ہو اور اتہاس اور پُران کا مہاتم اور جس طرح جگت میں پرلے ہوتی ہے اور جس طرح جگیہ آدمی کرتے ہیں اور حال برہمانڈ و رکھیشوروں کا اور جس طرح جیو نرک سے نکل کر آتے ہیں اور

پاپ ادر ادھرم کرنے والوں کا مرنے کے بعد کیا حال ہوتا ہے اور جیو دنیا میں کون کرم کرنے سے مایا جال میں
پھنس کر خراب ہوتا ہے اور کون کرم کرنے سے مُکتی ملتی ہے ان سب باتوں کا حال دیا کر کے برنن کیجئے
یہ بات سُن کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا تجھ کو یہ سب حال پوچھنے سے کیا مطلب ہے راجا نے ہاتھ جوڑ کر
کہا کہ اے مہاراج میں چاہتا ہوں کہ سب لیلا اوتار پربرھم پرمیشور کی سنوں اور تن اپنا نارائن جی کی چرچا اور دھیان
میں چھوڑ کر بھوساگر پار اُتر جاؤں یہ بات سن کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا آدمی کا شریر پانا بہت مشکل ہے
جو کوئی آدمی کا تن پا کر نارائن جی کی لیلا اور کتھا نہیں سُنتا اس کو سوائے پچھتانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں لگتا
اور جو بات تم نے پوچھی ہے اُس کا حال سنو کہ جب پربرھم پرمیشور چاہتے ہیں کہ دنیا کو پیدا کر کے جیوؤں کو
بڑھاویں اور اپنا روپ آپ دیکھ کر موہت ہوویں جس طرح آدمی اپنا منھ آئینہ میں دیکھتا ہے اور آئینہ اُلٹ دینے
سے پھر کچھ نہیں دیکھ پڑتا اسی طرح پرمیشور سب دنیا کو اپنی اِچھا سے پیدا کر کے پھر اس کا ناش کر کے اپنے روپ
میں ملا لیتے ہیں اس لئے دنیا میں اُسی کو گیانی سمجھنا چاہیئے کہ جو پرمیشور کے چوبیسوں اوتاروں کی کتھا اور لیلا
سچے من سے سُن کر اُس پر یقین کرے اور چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک سب جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر جان کر
کسی کو دُکھ نہ دے اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ جو حال پریچھت نے شکدیوجی
سے پوچھا ہے یہی بات ایک مرتبہ برھم کلپ میں برھما جی نے نارائن جی سے پوچھی تھی۔

نواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا پیدا ہونے برھما جی اور چار اشلوک مول شری مدبھاگوت کا جو نارائن جی نے کہے تھے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جب ایک پھول کمل کا پرمیشور کی نابی سے نکلا اور اس پھول سے برھما جی پیدا
ہوئے تب برھما جی نے یہ بات معلوم کرنی چاہی کہ میں کہاں سے پیدا ہوا ہوں جب بہت بچار کرنے سے بھی برھما جی کو
یہ بھید نہ معلوم ہوا تب ہار مان کر اُسی پھول پر بیٹھ رہے اس لئے سمجھنا چاہیئے کہ بھگوان کی مایا بڑی بلوان ہے جس مایا
کی ہستی میں برھما جی بھی بندھ کر ان کا بھید نہیں جان سکتے دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو پرمیشور کی لیلا اور آدی اور
انت کو پہونچ سکے پھر برھما جی نے اسی پھول پر بیٹھے ہوئے چار اشلوک مول شری مدبھاگوت کے آکاش بانی
میں سُننے اُسی آگیا کے موافق تپ کیا جب برھما جی کو تپ کرنے سے ہردے میں گیان ہوا تب اُس اشلوک کا
مطلب جان کر دنیا کی رچنا کی اور مطلب ان چاروں اشلوکوں کا یہ ہے کہ اے برھما جو سب کے پہلے تھا وہ میں ہوں
سوائے میرے دوسرا کوئی نہیں ہے اور جو کچھ تم دیکھتے ہو وہ بھی مُجھی کو سمجھو اور مہاپرلے ہونے کے بعد بھی سوائے
میرے کچھ نہیں رہے گا سب دنیا کی چیزوں کی جڑ میں ہوں جس طرح سونے کا گہنا واسطے ہاتھ پیر اور ناک

اور کان وغیرہ سب عضو کے الگ الگ تیار کراؤ تب نام سب زیوروں کا الگ الگ ہوتا ہے اور جب سب وہ گہنا
توڑ کر گلا ڈالو تب پھر خالص سونا رہ جاتا ہے وہی حال میرا سمجھنا چاہیئے میں اکیلا رہ کر جب چاہتا ہوں تب اپنی
اچھا سے بہت روپ رکھ کر دنیا میں بہت نام اپنے ظاہر کرتا ہوں پھر جب میری اچھا اکیلے رہنے کی ہوتی ہے
تب اکیلا ہو جاتا ہوں اور طاقت دیکھنے اور سننے اور بولنے کی اور بھلا برا پہچاننے کی جو سب جیوؤں میں ہے وہ
سب میرے پرتاپ کا پرکاش سمجھنا چاہئے جس طرح آکاش سب کو گھیرے ہوئے ہے اسی طرح میں سب سے زبردست
ہو کر تینوں لوک اور چودھوں بھون کو اپنے بس میں رکھتا ہوں اور سوا میرے دنیا کی سب چیزوں کو استھیر جاننا
چاہئے اور پانچ تتو سے سب دنیا کے جیو پیدا ہوتے ہیں جس طرح سب بیوہار دنیا کا میرے براٹ روپ میں
ہے اسی طرح سب کے تن میں میری جیوتی کا پرکاش ہے جس کو پران کہتے ہیں تم سمجھو کہ جب تک وہ چمتکار سب کے
تن میں رہتا ہے تب تک طاقت چلنے پھرنے کھانے پینے بولنے اور اندریوں کا سکھ بھوگنے کی اس کو رہتی ہے
اور جب وہ پرکاش شریر سے نکل جاتا ہے تب وہ تن مردہ ہو کر سڑ گل جاتا ہے پھر اس تن سے کچھ نہیں ہو سکتا
براہمن کشتری ویش شودر چاروں برن میں میرا پرکاش برابر رہتا ہے گیان درشٹی سے ان میں کچھ بھید نہ جان کر سب
جیوؤں میں نارائن جی کا سروپ ایک سا سمجھنا چاہیئے جس طرح سورج کی چھایا سونا چاندی مٹی لوہا آدی کے برتنوں
میں برابر پڑتی ہے اور جس طرح سونا چاندی پیتل اور کاٹھ وغیرہ بہت طرح کے دانوں کو ایک تاگے میں پرونے سے مالا
ہو جاتی ہے اسی طرح میرا چمتکار سب جیوؤں میں تاگے کے برابر سمجھو جب وہ تاگا ٹوٹ جاتا ہے تب سب دانے
بکھر جاتے ہیں اے برہما اسی طرح مجھ کو سب جگہ جان کر جگت کی رچنا کرو سنساری مایا میں نہ پھنس کر خوشی سے
رہو گے اور تپ کرنے سے تم کو میرا درشن ہوگا اور تم دیا من میں رکھ کر سب جیوؤں کی رچنا کرنا اور دنیا میں تم کو مانگ
رکھیشور اور گیانی لوگ تمہاری استوتی کریں گے اور جگت رچنے میں تم کو کچھ محنت اور دکھ نہ معلوم ہوگا اور تم دھیان
میرے چتر بھجی سروپ کا جو مہاتما اور رکھیشور اور نند اور سنند آدی داسوں کے بیچ میں براجمان ہے کرنا یہ
آکاش بانی سن کر برہما جی نارائن جی کے چرن چھونے کے بعد ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے دین دیال مجھ کو یہ بردان دیجئے
جس میں آپ کو اپنا مالک جانتا رہوں اور دنیا پیدا کرنے میں مجھ کو کمزوری نہ ہو یہ بات برہما جی کی سن کر پرمیشور
نے ان کو اچھا پوربک بردان دے کر کہا کہ اے برہما تم میری اگیا مان کر سنساری بیوہار پرچھائیں کی طرح جھوٹا سمجھے
رہنا تو تم کو میری مایا نہیں بیاپے گی یہ کہہ کر نارائن جی برہما جی کے دھیان سے گپت ہو گئے اتنی کتھا سنا کر
شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا مطلب چاروں اشلوک شری مد بھاگوت کا یہی ہے جو میں نے تم سے کہا اور برہما جی
نے اپنے دوسرے بیٹوں کو یہ حال نہیں بتایا اور نارد جی کو گیانی سمجھ کر یہ بھاگوت گیان ان سے کہا تھا نارد جی نے
وید ویاس جی کو اپدیش کیا وید ویاس جی ہمارے پتا نے بستار سے لکھا اور شری مد بھاگوت نام رکھ کر ہم کو پڑھایا
اور اسی گیان کو متیرے رکھیشور نے جمنا کنارے بدور جی سے کہا تھا اب وہی کتھا تم کو سناتا ہوں اور اے
راجا جو کوئی اہنکار سے پرمیشور کا مہاتم نہیں جانتا وہی دنیا اور پرلوک میں دکھ پاتا ہے۔

دسواں ادھیاے

تیار ہونا شریر کا پانچ تتوں سے اور باس رہنا دیوتاؤں کا سب کے انگ میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا اس بھاگوت میں اس طرح کی کتھا ہیں اسکا حال الگ الگ کہتا ہوں من لگا کر سنو جگت کی اُتپتی جگت کا ناش ہونا جگت کو استھر رکھنا سب جیوؤں کو پالنا پرمیشور کی لیلا منونتروں کا حال ایشور کی کتھا بھگتی نارائن جی سب جگت کے مالک ہیں یہ ہے راجا ان سب لچھنوں کا حال سُن کر دلیا کرنا یہ سب کیول دسویں لچھن کے جاننے کے واسطے ہیں جب آدی پرش پرمیشور نے جو شیش ناگ کی چھاتی پر آرام کرتے ہیں اپنے اکیلے کو دیکھ من نہ لگنے سے چاہا کہ ہم بہت طرح کے روپ دھر کر دیکھیں تب انھوں نے اپنی مایا کو آگیا دی کہ دنیا بڑھانے کے واسطے تدبیر کر یہ وقت مایا نے سورگ پاتال اور مرت لوک بنا کر راجس ساتوک تامس تین گُن ظاہر کیے تامس سے اہنکار اور راجس سے ہاتھ پانوں اور بانی اور لنگ اور گدا پانچ کرم اندری اور ساتوک سے آنکھ کان ناک جیبھ کھال پانچ گیان اندری ظاہر ہوئیں سوائے اس کے تموگن سے پرتھوی آکاش اگنی جل بایو پانچوں تتوں اور ستوگن سے شبد مورت سواد سونگھنا بدھی سب کے شریر میں پیدا ہوئی اور دسوں اندری شریر کی ایک ایک دیوتا کو سونپی گئیں منھ میں اگنی دیو زبان میں برون کان میں دشا ناک میں اشونی کمار ہاتھ میں اندر آنکھ میں سورج لنگ میں سترا پُرون گدا میں جمراج پاؤں میں وشنو بدھی میں برھما جی کا باس رہتا ہے سب دیوتاؤں نے چاہا کہ اپنی طاقت سے اُس مورتی کو جلا کر ہلا دیں اور ہنسا دیں اس لیے انھوں نے اپنے پراکرم بھر بہت تدبیر کی جب اُن کی طاقت سے وہ مورتی ہل بھی نہ سکی تب انھوں نے ہار مان کر ہوا کی طرف جس کو سوامی کہتے ہیں اشارہ کیا جب اُس ہوا سے بھی کچھ نہ ہوسکا تب سب دیوتا دھیان چرن نارائن جی کا جن کی کرپا سے وہ مورتی تیار ہوئی تھی کر کے بولے کہ اے جگت کے کرتا بغیر دیا اور کرپا آپ کے ہم لوگوں سے کچھ نہیں ہوسکتا جب آدی نرنکار جیوتی نے تھوڑا سا اپنا پرکاش اُس مورتی میں داخل کر کے کہا کہ تم اٹھو تب اُس پرکاش کے بل سے سب دیوتاؤں کو اپنے اپنے مقام پر طاقت اٹھنے بیٹھنے بولنے وغیرہ کی مل کر وہ مورتی چلنے پھرنے لگی اے راجا آدمی کے تن کے ہر ایک عضو میں دیوتا لوگ باس کر کے یہ چاہنا رکھتے ہیں کہ ہاتھ سے دان دے کر زبان سے پرمیشور کا بھجن اور کیرتن کر کے کانوں سے ان کی کتھا اور لیلا سنیں اور پیروں سے تیرتھ اور دیو استھان پر جا کر آنکھوں سے بظاہر اور دھیان میں پرمیشور کا درشن کریں جس میں ہم لوگوں کا بھی بھلا ہو اور آدمی کے شریر میں رجوگُن یا تموگُن یا ستوگُن ایک چیز آٹھوں پہر موجود رہتی ہے ایک گُن کے وقت دوسرا گُن نٹ کے کھیل کی طرح چھپ جاتا ہے اور یہ حال ہم نے تم سے برہم کلپ کا کہا ہے اسی طرح سب کلپ میں دنیا پیدا ہوتی ہے۔

اسکندھ تیسرا

بھینٹ ہونا بدورجی کی اودھو بھگت سے راہ میں اور ملنا بدورجی کا میترے رکھیشور سے جمنا کنارے اور کتھا جے بجے اور کپل دیو اوتار کی

پہلا ادھیاے

سمجھانا شری کرشن جی اور بدور آدک کا راجا دریودھن کو واسطے بانٹ دینے حصہ راجا جدھشٹھر کے اور نہ ماننا اُس کا کہنا کسی کا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جو بات تم نے ہم سے پوچھی تھی اسی بات کا جواب نارائن جی نے لچھمی جی کو دیا تھا اور لچھمی جی نے شیش ناگ جی کو بتایا اور شیش ناگ جی نے باتسیاین वात्स्यायन رکھیشور کو سنایا اور باتسیاین نے میترے رکھیشور کو اُپدیش کیا اور میترے جی نے بدورجی سے کہا اتنی کتھا سُن کر پھر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی بدورجی اور میترے رکھیشور سے کس جگہ پر بھینٹ ہوئی تھی وہ دونوں آدمی گیانی اور پرمیشور کے پرم بھگت تھے اُن کے ملتے وقت بڑی خوشی ہوئی ہوگی اس کا حال سُنائیے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جس وقت راجا دھرتراشٹر نے جدھشٹھر وغیرہ اپنے بھتیجوں کو دوسرا جان کر دریودھن وغیرہ اپنے بیٹوں کو پیارا سمجھا اور دریودھن نے ارجن وغیرہ پانچوں بھائی پانڈووں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھکر آگ لگوادی اور بھیم سین کے واسطے زہر کا لڈو بنا کر بھیجا اور ادھرم سے جوا کھیل کر سب راج اور دولت اُن کی جیت لی اور دروپدی ایسی پتی برتا استری کو راج سبھا میں ننگی کرنے کے واسطے اُس کا چیر دوشاسن سے کھچوایا اور جدھشٹھر وغیرہ پانچوں بھائیوں کو تیرہ برس کا بن باس دیا اور شری کرشن جی کی رچھا کرنے سے سب جگہ پران کی جان بچی جب بن باس کر کے جدھشٹھر وغیرہ پھر آئے تب بھی ان کا حصہ راجا دریودھن نہیں دیتا تھا اس لئے شری کرشن جی اور کرپاچاریہ اور بدور آدک سب کو دھرتراشٹر نے بُلا بھیجا وہ لوگ کوروا اور پانڈووں کا جھگڑا چکانے کے واسطے پنچ ہو کر راجا دریودھن کی سبھا میں گئے اس وقت شری کرشن جی مہاراج اور بھیشم پتامہ اور دروناچاریہ نے دھرتراشٹر کو سمجھایا کہ اے راجا تمھارے بیٹوں اور بھائی کے بیٹوں میں کچھ بھید نہیں ہے دریودھن وغیرہ تم کو سورگ میں نہیں لے جاسکتے ہیں اور نہ جدھشٹھر آدک تم کو نرک میں پہونچا دیں گے اس لیئے تم کو چاہیئے کہ دنیا کا بیوہار جھوٹا سمجھ کر جدھشٹھر وغیرہ پانچوں بھائیوں کے کھانے اور خرچ کرنے کے واسطے کچھ گاؤں اُن کو دیدو اس بات میں تمھارا جس ہوگا راجا دھرتراشٹر نے یہ بات سُن کر کچھ اُس پر دھیان نہیں کیا جب بدورجی نے جو اس سبھا میں بیٹھے تھے دھرتراشٹر اپنے بھائی کی مت ادھرم پہ دیکھی تب وا جبی بات سمجھ کر کہا

کہ اے بھائی تم جدھشٹر آدک کا حصّہ دے ڈالو کس واسطے کہ وہ سادھو پرش ہیں کسی سے دشمنی نہیں رکھتے سب کو اپنا دوست جانتے ہیں اور جدھشٹر بھیم سین ارجن نکل سہدیو پانچوں بھائیوں کو ایسی طاقت ہے کہ چاہیں تو ان میں سے ایک آدمی دسوں دکپالوں کو لڑائی میں جیت لیں سوائے اس کے شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ انکے مددگار ہیں اور تم دریودھن اپنے بیٹے کا موہ کرکے جو سمجھتے ہو کہ میرے سولڑکے بڑے زبردست لڑنے والے ہیں شیام سُندر مسے بکھ رہنے سے ان کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا اس ادھرم کرنے سے تمہاری دولت اور دھرم دونوں جاتے رہیں گے اور دریودھن تمہارا بیٹا شری کرشن جی سے عداوت رکھتا ہے اس لیے اس کے ساتھ محبّت کرنے اور اس کا کہنا ماننے میں اپنے واسطے اچھا نہ سمجھو اور جدھشٹر وغیرہ پانچوں بھائیوں کا حصّہ راج میں بانٹ دو اور دریودھن سے جو راج اور دولت کے نشے میں اندھا ہو رہا ہے راج سنگھاسن چھین لو اسی میں تمہارے کل اور پریوار کا بھلا ہے نہیں تو شری کرشن جی سے دشمنی کرنے میں تمہارا اپنا لگنا مشکل ہے جب بدورجی کے سمجھانے پر بھی دھرتراشٹر کچھ نہیں بولا تب دریودھن نے غصّہ میں آکر حکم دیا کہ بدورجی کو میری سبھا سے باہر نکال دو یہ ہمارے کل میں داسی کا بیٹا ہو کر سب باتوں میں پانڈووں کا پکھ کرتا ہے اور پرورش اس کی میں کرتا ہوں اور سبھا میں ہمارے برابر بیٹھ کر گیان سکھاتا ہے حکم دریودھن کا سُن کر جب اُس کے سپاہیوں نے بدورجی کو سبھا سے نکالنا چاہا اور دھرتراشٹر نے دریودھن کو ایسی بات کہنے سے کچھ منع نہیں کیا تب بدورجی نے سمجھا کہ اگر کوئی مجھ کو سبھا سے ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیگا تو زیادہ اپمان ہوگا اس لیے اب یہاں سے آپ ہی اُٹھ جانا چاہیئے اور بندابن بہاری کوروں کا ناش کرنا چاہتے ہیں اسی سے دھرتراشٹر آدک کوروں کے من میں ادھرم سما کر اچھی بات سمجھانا اُن کو بُرا لگتا ہے ایسا بچار کر بدورجی وہاں سے اٹھ کر دروازے پر چلے آئے اور انھوں نے یہ سمجھ کر دھنش بان وغیرہ ہتھیار اپنے شریر سے اتار کر وہاں رکھ دے کہ ہتھیار سمیت چلے جانے میں دریودھن کو اس بات کا سندیہہ ہوگا کہ یہ پانڈووں کی طرف جا ملا اور اُسی جگہ بدورجی نے اپنا کپڑا اتار ڈالا صرف ایک لنگوٹی اور چادر پہن کر ہستناپور سے اُتراکھنڈ کو تیرتھ جاترا کرنے کے لئے چلے گئے دوسرا اسبب ہتھیار وغیرہ رکھ دینے کا یہ ہے کہ بدورجی پرم بھگت ہونہار کے جاننے والے یہ سمجھے کہ اب دریودھن وغیرہ کوروں کا ناش ہونے والا ہے اور میں نے اُن کے کل میں جنم لیا ہے اس لیے مجھ کو پہلے سے ہتھیار رکھ دینا چاہیے جس میں لڑائی کرنا نہ پڑے بدورجی نے برس دن تک بھرت کھنڈ میں تیرتھ جاترا کرتے ہوئے جمنا کنارے پہونچ کر وہاں کے سب دیوتاؤں کا درشن کیا اور میترے رکھیشور کی کٹی کے پاس بہت دن تک ٹھیکے رہے انھیں دنوں بدورجی کے پیچھے ہستناپور میں مہابھارت ہو کر دریودھن وغیرہ کورو مارے گئے اور راجا جدھشٹر نے شری کرشن جی سے راج گدی پائی جب اودھو بھگت شیام سندر کے بیکنٹھ چلے جانے کے پیچھے دوارکا سے بدرکاشرم کو جاتے تھے تب راہ میں بدورجی سے بھینٹ ہوئی دونوں آدمی پرمیشور کے پرم بھگت آپس میں گلے ملے اور بدورجی اودھو بھگت سے حال مارے جانے دُریودھن وغیرہ اور راج سنگھاسن پر بیٹھنا جدھشٹر کا سن کر پہلے پچھتائے پھر شیام سُندر کی اِچھا اسی طرح سمجھ کر سنتوکھ کیا۔

دوسرا ادھیائے

پوچھنا بدورجی کا اودھو بھگت سے حال شیام سندر کا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا بدورجی نے اودھوجی سے مل کر پوچھا کہ اے اودھوجی تم شری کرشن مہاراج سے ایک ساعت الگ نہیں ہوتے تھے آج کیا سبب ہے جو میں تم کو اکیلے دیکھتا ہوں شیام سُندر میرے پران پیارے اور بلرام جی پردومن انردھ سامب سورسین بسدیو دیوکی اکرور وغیرہ سب یدوبنشی اچھے ہیں اور جدھشٹھر اور ارجن وغیرہ پانڈو اور کنتی دروپدی اور میرا بھائی دھرتراشٹر اندھا جس نے بیٹوں کے موہ میں پھنس کر اپنے نرک جانے کی تدبیر کی تھی سب لوگ اچھی طرح ہیں اور میں جانتا ہوں کہ شیام سُندر نے پرتھوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے اوتار لیکر دھرتراشٹر وغیرہ کوروؤں کا گیان ہر لیا ہے اور جو راجا لوگ اپنے راج اور فوج اور دولت کا غرور کر کے ادھرم کرتے ہیں انھیں لوگوں کے مارنے کیواسطے شری کرشن بیکنٹھ ناتھ نے اوتار لیا ہے تم شیام سندر کا حال بتاؤ کہ ان کی چرچا کرنے میں تیرتھ اسنان کا پھل ملتا ہے یہ بات سُنتے ہی اودھو بھگت آنکھوں میں آنسو بھر کر رونے لگے اور کچھ جواب نہ دیا جب بدورجی نے اُن کو اُداس اور روتے دیکھ کر جانا کہ شری کرشن مہاراج انتردھان ہو گئے اس لئے میرے پوچھنے سے اودھو اُن کا دھیان کر کے روتے ہیں ایک ساعت کے بعد اودھوجی نے آنکھ پونچھ کر کہا کہ اے بدورجی تم کیشو سورج کا حال کیا پوچھتے ہو شری کرشن روپی سورج ڈوب کر کلجگ روپی رات نے عمل کیا ہے اپنے اور دوسرے یدوبنشیوں کا ابھاگ تم سے کیا کہوں کہ پربرھم پرمیشور نے اپنی اِچھا سے بسدیوجی کے گھر جنم لیا اور ہم لوگوں نے ان کا مہاتم نہ جان کر ان کو بھی ایک یدوبنشی اپنا بھائی بند سمجھا تھا اب ان کی مہاجان کر سوائے پچھتانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں لگتا میں ان کی بڑائی تم سے کہاں تک برنن کروں کہ انھوں نے سولہ ہزار ایکسو آٹھ استریوں سے بواہ کر کے گرہستھ آشرم کا دھرم نباہا ان کا مطلب اوتار لینے اور لیلا کرنے سے یہ تھا کہ جس میں دُنیا کے لوگ اور ادھرمی لوگ اُس لیلا اور کتھا کو آپس میں کہہ سُن کر بھوساگر پار اُتر جاویں دیکھو اُنھوں نے کیسے کیسے بلوان بیت اور راجاؤں کو مار کر مکتی دی اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے اوتار لے کر کورو اور پانڈو سے مہابھارت کرایا اور دریودھن وغیرہ سب کوروؤں کا ناش کیا اور جدھشٹھر وغیرہ پانچوں بھائی پانڈو اپنے بھگتوں کی رکشا کر کے اُن کو راج گدّی دی اور چھپن[۵۶] کروڑ یدبنشیوں کو دُرباسا رکھیشور سے شاپ دلوا کر آپس کی لڑائی میں مروا ڈالا یہ بات یاد کر کے مجھ کو بڑا دُکھ ہوتا ہے اے بدورجی تم نشچے کر کے جانو کہ جب سے شیام سُندر یدبنشیوں کا ناش کر کے بیکنٹھ کو چلے گئے تب سے ست اور دھرم دنیا سے اُٹھ گیا اور میں نے بہت بنتے کر کے ان سے کہا کہ میں تمام عمر آپ کی سیوا اور ٹہل میں رہا ہوں مجھ کو بھی اپنے ساتھ لے چلئے لیکن مجھ کو اپنے ساتھ نہ لے جا کر مجھ سے کہا کہ تو بدری کیدار میں جا کر میرا دھیان کر کے مکت ہو اور جو کچھ گیان انھوں نے مجھ کو بتایا ہے اُس کا حال

گیارھویں اسکندھ میں لکھا ہے اور تتوگیان مجھ سے یہ کہا کہ ہم کو اسمرجان کر سب جگت کا ناش سمجھو اور جیو آتما کبھی
نہیں مرتا اس لیئے میرے چلے جانے کا سوچ نہ کرنا چاہیئے اور مرنا کیسا ہوتا ہے کہ جس طرح ایک کپڑے کو اتار کر
دوسرا کپڑا پہن لیوے اسی طرح یہ جیو ایک چولا چھوڑ کر دوسرے چولے میں جاتا ہے۔

تیسرا ادھیائے

اودھوجی کا بدرجی سے شیام سندر کی استوتی اور بڑائی کرنا

اودھوجی نے بدورجی سے کہا کہ دیکھو شیام سندر ایسے دینڈیال تھے کہ جس پوتنا راچھسی نے اُن کو مارڈالنے
کے واسطے اپنی چھاتیوں میں زہر لگا کر دودھ پلایا اُنھوں نے اس راچھسی کو بھی مار کر بیکنٹھ کو بھیج دیا ایسے دینڈیال
کا چرن چھوڑ کر دوسرے کس کی سَرن میں جانا چاہیئے اُن شیام سُندر نے واسطے بوجھ اتارنے پرتھوی کے
اپنی اِچھا سے دُنیا میں اوتار لے کر بسدیوجی سے کہا کہ تم ہم کو نندجی کے گھر لے جا کر چھپا آؤ یہ سب لیلا اُن کی تھی
جس میں کوئی اُن کو نارائن جی نہ جانتے نہیں تو اُن کو کس کا ڈر تھا کال کو بھی ایسی سامرتھ نہ تھی جو ان کا سامنا کر سکتا
اور نندجی کے گھر جا کر کیسی کیسی لیلا کر کے برجباسیوں کو سُکھ دیا نندجی کے گو بچھڑے چرا کر جس طرح آگ لکڑی
میں چھپی رہتی ہے اُسی طرح اپنے کو چھپایا اور جو دیت اور راچھس کنس کے بھیجے ہوئے ان کے مارنے کے واسطے
آئے تھے سب کو مار کر بھوساگر پار اتار دیا اور اِندر کا غرور توڑ دیا گوپی گوالوں کو بیکنٹھ کا درشن کرا کے اپنا چترنبھی روپ
دکھایا نندجی کو سانپ کے کاٹنے سے بچایا اور گوپیوں کے ساتھ راس منڈل کیا شنکھ چوڑ اور کیشی اور برکھاسُر اور
اگھاسُر آدک دیتوں کو مار کر بیکنٹھ بھیجا اور اکرور کے ساتھ متھراجی کو چلے تب راہ میں نہانے وقت جمنا جل میں
اکرور کو اپنے چترنبھی روپ کا درشن دیا اور متھراجی پہونچ راجا کنس کے دھوبی کو مارا اور باپک درزی کو کپڑے پہنانے
کے بدلے خوش ہو کر بیکنٹھ میں بھیجا اور سُدامامالی کو خوش ہو کر ایسا بردان دیا کہ تیری دولت کبھی نہ گھٹے گی اور کبڑی
کو چندن لگانے کے بدلے ٹیڑھی سے سیدھی کر کے دیو کنیا کی طرح روپ دے اس کی اِچھا پوری کی اور شری شیوجی کا
دھنش اوکھ کی طرح توڑ کر کُبلیا پیڑ ہاتھی کو لڑکوں کے کھیل کی طرح مار ڈالا اور کشتی لڑ کر چانڈور اور مشٹک وغیرہ
پہلوانوں اور راجا کنس کو اُس کے آٹھ بھائیوں سمیت مار کر مکت پدوی دی اور جن پرمیشور کی سیوا میں شری برہماجی
اور شری شیوجی اور کال آدک سب رہتے ہیں اُن ترلوکی ناتھ نے راجا اگرسین کو اپنا بھگت جان کر اس کا حکم سیوکوں
کی طرح مانا اور جس طرح لڑکا کھیلتے وقت چیونٹی مارتے ہیں اسی طرح ایسے ایسے بلوان دیت اور راچھس اور
راجاؤں کو مار کر آپ چلے گئے ان سب لیلاؤں کا حال دسویں اور گیارھویں اسکندھ میں لکھا ہے اے بدورجی
ایسے دینڈیال جنھوں نے سب لیلا سنساری لوگوں کے بھوساگر پار اترنے کو کیں اُن کے چرنوں کا دھیان
چھوڑ کر میرا چت دوسری جگہ نہیں جاتا ہے اور وہ سانولی صورت موہنی مورت مجھے ایک ساعت نہیں بھولتی۔

چوتھا ادّھیاے

اودھوجی کا بدورجی سے شیام سُندر کی استتی اور اُنکے بیوگ کرنا کا حال برنن کرنا

اودھوجی نے شری کرشن جی کے برہ ساگر میں ڈوب کر کہا کہ اے بدورجی شیام سُندر کے گیان سکھانے سے سنساری مایا موہ میرا چھوٹ گیا لیکن مجھ کو مرلی منوہر کے بیوگ کا جتنا دکھ ہے وہ کہا نہیں جاتا جو تم کو سناتا ہوں تم میترے رکھیشور سے جو اُس وقت وہاں موجود تھے اور تھوڑے دنوں میں یہاں آویں گے مل کر پوچھ لینا وہ سب حال تم سے کہیں گے اور جس وقت مُرلی منوہر انتردھان ہونا چاہتے تھے اُسی وقت میترے رکھیشور نے پربھاس چھیتر میں جاکر شری کرشن جی کو ڈنڈوت کی تب شیام سُندر جی نے کہا کہ اے میترے جی ہم نے تمہارے من کا حال سب جان لیا تم دھیرج رکھو ہماری مایا تم کو نہ بیاپے گی کس واسطے کہ تم میرے بھگت اور پچھلے جنم کے بسو دیوتا اور اس جنم میں ویدویاس جی کے بھائی اور پراشر منی کے پتر تم کو میری لیلا پرگٹ اور گپت سب معلوم رہے گی اور جو بھگوت دھرم تم کو بتلایا ہے رکھیشور نے کہا اُس کو یاد رکھنا بھوساگر پار اُتر جاؤ گے یہ بات گیشو مورتی سے سُنتے ہی میترے جی نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ تمہاری لیلا یاد کر کے مجھ کو بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے کس واسطے کہ برہما جی اور شیوجی اور کال کی ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ آنکھ اُٹھا کر سامنے دیکھ سکیں تم جراسندھ اور کال یمن کے سامنے سے پیدل بھاگے تھے تمہارے بھید کو کوئی نہیں جان سکتا اس طرح میترے جی شری کرشن مہاراج کی بہت استوتی کر کے وہاں سے چلے آئے وہ سب حال جانتے ہیں تم سے کہیں گے اور میں مرلی منوہر کی آگیا سے بدرکا شرم کو جاتا ہوں وہاں جاکر اپنا شریر چھوڑوں گا جو تم یہ کہو کہ جب گیان آیا تو آنکھوں میں آنسو بھرنے اور سوچ کرنے کا کیا سبب ہے شری کرشن جی کی دیا اور پریت یاد کرنے سے اُن کے بیوگ کا دکھ مجھ کو ایک ساعت نہیں بھولتا ہے اُسی گیان کے پرتاپ سے میں ابتک جیتا ہوں نہیں تو شیام سُندر سے بچھڑتے وقت میرا پران نکل جاتا اتنا حال تم سے کہتا ہوں کہ شیام سُندر نے پرتھوی کا بوجھ اتارنے کے لیے اوتار لیا تھا انھوں نے بڑے بڑے ادھرمی دیت اور راجاؤں کو مار کر کوروؤں اور پانڈووں سے مہابھارت کرایا اور بھیشم پتامہ اور درونا چاریہ اور کرپاچاریہ آدک بڑے بڑے جودھا اور مہدھرمی دان اور گیانی اور ہر بھگتوں کے رہنے پر بھی اس فوج میں اٹھارہ اچھوہنی دل ناش کر کے پرتھوی کا بوجھ اتارا اے بدورجی پرمیشور کی اچھا سب پر بلوان ہے اتنی کتھا سُنا کر شوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو جو لوگ پرمیشور کی کتھا اور کیرتن میں دُکھ کی جگہ رو دیتے ہیں اُن کے بہت جنموں کے پاپ آنکھوں کی راہ سے بہہ کر نکل جاتے ہیں آدمی کو اپنے بھلے کے واسطے پرمیشور شیام سُندر کے اوتاروں کی کتھا اور لیلا سننے کے برابر اور کوئی بات اچھی نہیں ہوتی اور مہابھارت ہو جانے پر بھی شری کرشن مہاراج نے چھتیس برس تک دُنیا میں رہ کر راجا جُدھشٹر سے دو مرتبہ جگیہ کرا کے دنیا میں اُن کو جس دیا۔

پانچواں اڈھیائے

رخصت ہونا بدورجی سے اودھوجی کا اور جانا بدرکاشرم میں اور شریر چھوڑنا اپنا ساتھ جوگ ابھیاس کے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اودھوجی نے بدورجی سے کہا کہ اب ہم کو بدا کرو تو ہم بدرکاشرم کو جاویں بدورجی نے یہ بات اودھوجی کی سنتے ہی آنکھوں سے آنسو بہا کر کہا کہ دیکھو شیام سندر نے چندرما کی مانند دنیا میں روشنی ظاہر کر کے پرتھوی کا بوجھ اتارا اور دھرم اور گئو اور براہمن کی رکشا کر کے گولوک کو چلے گئے اور ہم لوگوں نے اگیان اور ابھاگ سے ان کا پرتاپ نہیں جانا اور اے اودھو تم آٹھوں پہر اُن کے پاس رہتے تھے اُن کی مایا ایسی زبردست ہے کہ تم نے بھی اُن کو نہ پہچانا اس لئے یہ بات یقین کرنا چاہیئے کہ بنا کرپا مُرلی منوہر کے اُنکے بھید اور مہما کو کوئی نہیں جان سکتا جو ہم لوگ تم ایسے بھگتوں کی سیوا اور ٹہل میں رہتے ہیں تو جنم ہمارا اسپھل ہو جاتا لیکن بنا کرپا اور دیا شیام سندر پیارے کے ہر بھگتوں کا ست سنگ نہیں ملتا ہم جانتے ہیں کہ ہمارے پچھلے جنم کے پُن سہائے ہوئے جو آپ کا درشن ملا سُوت جی سونک آدک رکھیشور اور شکدیوجی راجا پرچھت سے کہتے ہیں کہ اودھوجی یہ سب باتیں کہہ کر بدورجی سے بدا ہوئے اور بدرکاشرم میں جا کر شیام سندر کے دھیان میں من لگا کر جوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر دیا اور بیکنٹھ دھام کو چلے گئے اور بدورجی سب تیرتھ جاترا کرتے ہوئے میترے جی سے ملنے کی چاہنا رکھ کر روتے اور سوچ کرتے ہوئے ہردوار میں آکر ٹھہرے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے پرچھت اودھوجی نے سب حال انتردھان ہونے شیام سُندر کا بدورجی سے اس واسطے نہ ظاہر کیا کہ جس میں یہ حال سُن کر بدورجی ان کے برہ میں تن اپنا نہ چھوڑ دیں

چھٹواں اڈھیائے

پوچھنا بدورجی کا یہ بات میترے رکھیشور سے کہ دنیا کس طرح پیدا ہوتی ہے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا بدورجی نے جب ہردوار میں میترے رکھیشور سے بھینٹ کر کے اُن کو ڈنڈوت کی تب میترے جی نے پوچھا کہ اے بدورجی تم بہت اُداس دکھلائی دیتے ہو اس کا کیا سبب ہے بدورجی نے حال ملنے اودھوجی اور خبر پانا انتردھان ہونے شری کرشن جی اور مارے جانے دُریودھن وغیرہ کوروں کا مہابھارت میں اور ناش ہونا سب یدبنشیوں کا جس طرح اودھوجی سے سنا تھا میترے رکھیشور سے کہہ کر کہا کہ شیام سُندر بہاری کے بیکنٹھ جانے کا حال سُن کر ہمارا یہ حال ہوا ہے میں آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ گیان شری کرشن مہاراج کے منھ سے آپ نے سُنا ہے وہ برنن کیجئے جس میں میرا کام پورا ہو یہ بات سُن کر میترے جی نے کہا کہ جو کچھ تم کو اچھا ہو وہ بات پوچھو بدورجی نے کہا کہ آدمی ہمیشہ اپنے سُکھ کے واسطے تدبیر کرتا ہے لیکن سُکھ نہیں پا کر اُس کے برخلاف

دُکھ اُٹھاتا ہے اُس دُکھ کا دینے والا کون ہے اس کا بھید کہئیے اور یہ بھی کہئے کہ پرمیشور سگن اوتار کس واسطے لیتے ہیں اور اُن کو سنسار رچنے اور پھر ناش کر دینے سے کیا فائدہ ہوتا ہے اور میں اپنے گیان سے یہ جانتا ہوں کہ واسطے پاپ چھوٹنے اور بھوساگر پار اُترنے ہم سب جیوؤں کے اس بچار سے سگن اوتار لیتے ہیں جس میں آدمی اُن اوتاروں کی کتھا اور لیلا آپس میں کہہ سُن کر اُس کے پرتاپ سے بھوساگر پار اُتر جاویں تس پر بھی اگیانی لوگ جو پرمیشور کی کتھا اور لیلا سننے میں پریت نہ رکھیں اور دن رات سنساری مایا موہ میں لپٹ کر خراب ہوویں تو بدنصیبی اُن کی ہے اس میں پرمیشور کو کیا دوش دینا چاہیئے اور یہ بھی بتلائیے کہ پرمیشور کس طرح برہما روپ ہو کر جگت کی اُتپتی اور وشنو روپ ہو کر جگت کا پالن اور سری مہادیو جی کا روپ رکھ کر سب جیوؤں کا ناش کرتے ہیں اور یہ بات بھی کہئیے کہ وہ کون سی تدبیر ہے جس کے کرنے سے پرمیشور آدمی سے خوش ہوتے ہیں اور اُن کے خوش ہونے سے آدمی دُنیا میں اپنا مطلب پا کر مرنے کے بعد مُکت ہوتا ہے اور جگت کی ریت ایسی ہے کہ جب کوئی آدمی کسی قصور کے بدلے سزا پاتا ہے تب وہ پھر جلدی ادھرم نہیں کرتا اور یہ جیو بُرا کرم اور پاپ کرنے سے چوراسی لاکھ یونی اور نرک میں بہت دُکھ پانے کے بعد تب کہیں آدمی کا بدن پاتا ہے پھر یہ جیو پرمیشور کی مایا میں لپٹ کر ادھرم کو کیوں نہیں چھوڑتا اور سزا پانے پر بھی ایسا کام کیوں نہیں کرتا جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جاوے اس کا کیا سبب ہے آپ کرپا اور دیا کر کے ان سب باتوں کا حال کہئیے کہ میرے من کا سندیہہ مِٹ جائے۔

ساتواں ادھیائے

برنن کرنا میترے جی کا استوتی اور بڑائی شیام سُندر کی

سُکدیوجی نے کہا کہ اے راجا بدورجی کی بات سُن کر میترے جی نے کہا کہ اے بدورجی تم آپ گیانی ہو اور تم کو لڑکپن سے ہر جیوں میں بھگتی پیدا ہو کر کوئی حال تم سے چھپا نہیں ہے جو تم نے مجھ سے پوچھا اس سے میں اپنی عقل کے موافق تم سے کہتا ہوں جس سے دنیا کے لوگ بھی یہ حال سُن کر بھوساگر پار اُتر جاویں اور تم دھرم راج کا اوتار کوروؤں کے کُل میں ہو کر پرمیشور کے سب گُن جانتے ہو اور مانڈبیہ رکھیشور کے شاپ سے تم نے یہ شریر پایا ہے سری کرشن جی مہاراج سب باتوں میں تمہاری صلاح لے کر کام کرتے تھے اور تم کو پرمیشور کی بھگتی اور پریت ہے اس لئے ہم وہ بھگوت دھرم تم سے کہتے ہیں جو پراشر مُنی اپنے باپ سے ہم نے پڑھا تھا تم من لگا کر سنو جو آدمی پرمیشور سے بِمُکھ ہیں وہ دُکھ کے سُمدر میں پڑے رہ کر جنم اور مرن سے چھٹی نہیں پاتے اور جو کام اپنے سُکھ کے واسطے کرتے ہیں اُن کو سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا جو پرمیشور کا بھجن اور اسمرن تھوڑا تھوڑا بھی کریں تو دُنیا کے دُکھ سے اس طرح چھوٹ جاویں جس طرح دوا کھانے سے بیماری روز روز کم ہوتی جاتی ہے اور آدمی دُنیا میں بھلا یا بُرا کام جیسا کرتا ہے ویسا پھل پاتا ہے اور جس طرح آدمی اپنے

لڑکے لڑکی استری وغیرہ سنساری موہ میں پھنس کر اُن سے اپنا سُکھ اور بھلا چاہتا ہے اور سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں پاتا اُسی طرح کوئے (कोये) کا کیڑا اپنے رہنے اور سُکھ پانے کے واسطے جالا جمع کر کے آخر کو اُسی جالے کو ٹھورنے سے کوے میں پھنس کر مر جاتا ہے اور نکل نہیں سکتا وہی حال آدمی کا بھی سمجھنا چاہیئے اور بغیر کرپا پرمیشور کے اُن کی مایا سے آدمی کا چھوٹنا بہت مشکل ہے اس مایا سے چھوٹنے کے واسطے پرمیشور کی کتھا سننا اور اُن کے نام کا اسمرن کرنا آدمی کو اُچت ہے اور دُنیا کے جھوٹے بیوہار کو سچا جاننا بھی پرمیشور کی مایا ہی سمجھنا چاہیئے جب آدمی اندریوں کے سُکھ کو چھوڑ کر من اپنا برکت کر کے پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرے تب اُس مایا سے چھوٹ سکتا ہے جس طرح سپنے کا دُکھ جاگنے سے نہیں رہتا اسی طرح لوک اور پرلوک کے دُکھ ہر بھجن کرنے سے چھوٹ جاتے ہیں اور جگت کی اُپتّی اس طرح پر ہے کہ جب اُس آدمی نربکار جیوتی کو کہ وہ روپ اُن کا کوئی نہیں دیکھ سکتا اس بات کی اِچّھا ہوتی ہے کہ دُنیا پیدا کر کے ہم اپنے روپ کو آپ دیکھیں جس طرح کوئی آدمی اپنا منھ آئینے میں دیکھے تب وہ آدمی نربکار پہلے ایک جیوتی پرگٹ کرتے ہیں جس کو آدمی پُرش کہا جاتا ہے پھر ایک مہاتّو سب کی جڑ پیدا کر کے اُس سے تین گُن ست رج تم ظاہر کرتے ہیں ستوگُن سے دیوتاؤں کے گُن اور رجوگُن سے پانچوں تتو اور تموگُن سے پنچ بھوت آتما پیدا کر کے اُسی پانچوں تتو سے اندری وغیرہ اور آدمی کا شریر تیار ہوتا ہے اور ایک ایک انگ کے ایک ایک دیوتا مالک ہوتے ہیں آنکھ کے دیوتا سورج ناک کے اشونی کُمار زبان کے بُرون اسی طرح سب انگ کے دیوتا ہیں ان کا حال دوسرے اسکندھ کے دسویں ادھیائے میں لکھا ہے

آٹھواں ادّھیائے

استوتی کرنا دیوتاؤں کا نارائن جی کی

میترے جی نے کہا کہ اے بدورجی جب یہ سامان دنیا پیدا کرنے کا ظاہر ہوا تب دیوتاؤں نے دُنیا پیدا کرنے کا حکم پاکر اپنا کام کیا جب وہ کام ان سے پورا نہوا تب دیوتاؤں نے ہار مان کر نارائن جی کا دھیان اور استوتی کر کے ہاتھ جوڑ کر اس طرح پر کہا کہ اے دنیا ناتھ جو آدمی دنیا میں آپ کے تیج کا پرکاش سب جیوؤں میں سمجھ کر آپ کے چرنوں کا دھیان اور پوجن کرتا ہے وہ جگت کی مایا اور دُکھ سے چھوٹ کر سُکھ پاتا ہے اور آپ کی کتھا اور لیلا سُننے سے اُس کے من میں اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ سب سے بڑے اور کرتا دھرتا نارائن جی ہیں تمھاری کرپا بنا ہم لوگوں سے یہ کام دُنیا پیدا کرنے کا جو بہت مشکل ہے نہیں ہو سکتا ہے تب اُسی آدمی نربکار نے اُن کے استوتی کرنے پر خوش ہو کر دیوتاؤں کی طرف جیسے ہی کرپا درشٹی سے دیکھا ویسے ہی وہ پانچوں تتو اکٹھے ہو کر ایک بالش کا پنڈا ہو گیا اُسی کا نام آدمی پُرش ہو کر اُس کے رہنے کے واسطے پاتال لوک اور بھولوک اور بیکنٹھ لوک جن کو تینوں لوک کہتے ہیں بن گئے اور وہی پُرش آنکھ کان ہاتھ وغیرہ اندریوں کا مالک ہوا اور اسی پرش کو براٹ روپ

کہتے ہیں اور دنیا کے سب بیوہار اُسی روپ میں ہیں اس پُرش کی نابھی سے ایک کمل کا پھول نکلا جس پھول میں
سے برہماجی پیدا ہوئے اور اُسی آدی پرش کی دیا اور کرپا سے برہماجی نے اپنے مُنھ سے براہمن اور ہاتھ سے
چھتری اور جانگھ سے ویش اور پیر سے شودر چاروں برن کو پیدا کیا۔

نواں ادھیائے

کہنا میترے رکھیشور کا اُپتی سب سرشٹی کی

اتنی کتھا سُن کر بدروجی نے میترے رکھیشور سے پوچھا کہ اے مہاراج یہ اوتار آدی پُرش کا ہوا اور سب دوسرے
اوتاروں کا حال کس طرح پر ہے وہ بھی کہئے یہ بات سُن کر میترے رکھیشور نے کہا اے بدورجی جس وقت
مہاپرلئے ہونے سے چاروں طرف جلا مئی ہو کر کچھ نہ دکھائی پڑتا تھا اُس وقت آدی پُرش جس کا حال اوپر کہہ چکا
ہوں شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے تھے اُن کی نابھی سے ایک پھول کمل کا جس میں بڑا پرکاش تھا نکلا اور
اُس پھول کی نال سے برہماجی پرگٹ ہو کر اُس پھول پر آبیٹھے اور بچارا کہ ہم کو کس نے پیدا کیا اور یہ کمل کا
پھول کس کی قدرت سے کھڑا ہے اس چنتا میں برہماجی اس کمل کی نال پکڑے ہوئے ہزار برس تک پانی میں
تھاہ لینے کے واسطے چلے گئے جب اُس پھول کی جڑ اُن کو نہ ملی سب ہار مان کر پھر اسی پھول پر آبیٹھے اور اسی
چنتا میں بیاکل تھے اس لئے تم جانو کہ پہلے سب جیو مورکھ رہتے ہیں پیچھے نارائن جی کی کرپا سے گیان ہوتا
ہے جس وقت برہماجی اسی سوچ میں تھے اُسی وقت یہ آکاش بانی ہوئی کہ پرمیشور کا تپ اور دھیان کرو تب
تم کو گیان ملے گا یہ آکاش بانی سُن کر جب برہماجی نے پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کیا تب برہماجی کے ہردے میں
گیان کا پرکاش ہو کر اُن کو یہ دکھائی پڑا کہ ایک پُرش شیش ناگ کی چھاتی پر شیام روپ بہت سندر چترنبھج لچھمی جی
سہت سو رہا ہے اور اُس کی نابھی سے کمل کا پھول نکل کر ہم اُس پھول سے پیدا ہوئے ہیں اور اُس پُرش نے
دنیا پیدا کرنے کا کام ہم کو دیا ہے جب برہماجی کو سب سنساری چیزیں اُسی پُرش کے روپ میں دکھائی دیں
تب برہماجی نے ہاتھ جوڑ کر یہ استوتی اُن کی کی کہ اے ترلوکی ناتھ جو آدمی آپ سے بمکھ ہیں اُن کو سُکھ کبھی نہیں
ملتا وہ ہمیشہ سنساری مایا موہ میں بیاکل رہتے ہیں اور رات کو سوتے وقت اُن کو بہت چنتا لگی رہتی ہے
کہ کل ہم کو یہ کام کرنا ہوگا ایک کام سے فرصت پائی تو دوسرے کام کی فکر ہوتی ہے اور آپ کے نام کا
اسمرن اور چرن کمل کی بھکتی رکھنے والے لوگ آپ کی کرپا اور دیا سے اپنے مطلب کا پھل پا کر ہمیشہ خوش رہتے ہیں
جو کوئی کہے کہ اچھا سادھو اور بیشنو کی کس طرح پوری ہو سکتی ہے تو جو لوگ جنگل میں جا کر آپ کا تپ اور جپ
کرتے ہیں اُن کے من میں جس وقت اچھا استری اور دھن اور دنیا کے سُکھ کی ہوتی ہے اُسی وقت آپ کی
کرپا سے اُن کو اندرلوک کے سُکھ مل جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ کے چرنوں کے ناخن جو سورج سے

زیادہ روشن ہیں ہمیشہ میرے ہردے میں بسے رہیں جس کی روشنی سے اگیان کا اندھکار میرے انتہ کرن میں نہووے اور آپ کا درشن جوگی اور رکھیشوروں کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا آپ نے بڑی کرپا کرکے اپنا درشن مجھ کو دیا یہ سب استوتی کرکے برھماجی نے اُسی پُرش سے بنے کیا کہ اے سوامی آپ نے مجھ کو واسطے پیدا کرنے جیوؤں کے حکم دیا پر مجھ سے بغیر شکتی اور کرپا آپ کے کچھ نہیں ہوسکتا کہ دنیا کو پیدا کروں میرے اوپر دیا کیجئے تو میں وہ کام کروں پر ایسا نہو کہ اہنکار کے گڑھے میں گر کر ایسا سمجھوں کہ جیوؤں کا پیدا کرنے والا میں ہی ہوں، تب اُس پُرش نے جو شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے تھے برھماجی کی طرف آنکھ اُٹھا کر کہا کہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہوگا لیکن تو اپنا من پرمیشور کے تپ اور اسمرن میں لگائے رہ اور کام کرودھ لوبھ اہنکار سے دور رہ اور سب اندریوں کو اپنے قابو میں رکھ جب یہ عادت رکھنے سے تجھ کو گیان پیدا ہوگا تب مجھ کو اپنا مالک اور پیدا کرنیوالا جان کر سب جیوؤں میں میرے تیج کا پرکاش برابر دیکھے گا جس طرح آگ لکڑی میں رہتی ہے لیکن بغیر تدبیر کئے ظاہر نہیں ہوتی اسی طرح تو میرے چرنوں کا دھیان لگا کر دنیا کو پیدا کر تجھ کو غرور نہ ہوگا دھیان کرتے وقت میرے سب انگ کا درشن ملے گا اور بغیر پڑھے سب ہدیا یاد ہو جائے گی اور تجھ کو اپنے پیدا کئے ہوئے کسی جیو کے مرنے کا دُکھ نہوگا بے کھٹکے ہو کر دنیا کو پیدا کر۔

دسواں ادھیائے

پیدا کرنا برھماجی کا دیوتا اور پانچوں تتوّوں اور برچھ آدک کا نارائن جی کی کرپا سے

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدورجی وہ پُرش برھماجی کو دھیان میں درشن اور دھیرج دے کر انتردھان ہوگئے اور برھماجی نے اُس پُرش کی کرپا درشٹی سے اپنے من میں دنیا پیدا کرنے کی طاقت پا کر دُنیا کا پیدا کرنا شروع کیا پہلے اُنھوں نے دیوتاؤں کو پانچوں تتو سمیت جس کا برنن اوپر ہوچکا ہے پھر بہت طرح کے درخت اور پشو اور پنچھی پیدا کئے جب برھماجی دیوتا اور درخت وغیرہ کو پیدا کر چکے تب اُنھوں نے کئی آدمی جس کو دُکھ اور سُکھ دونوں برابر لگتے ہیں اپنی اِچھا سے مانسی سرشٹی پیدا کی اور کمل کے پھول سے چودہ بھون یعنی سات لوک اوپر کے اور سات لوک نیچے کے بنائے اس کے بعد ست جُگ ترتیا دواپر کلجگ یہ چاروں جُگ بنا کر برس مہینا گھڑی پل کا حساب کیا جس کے آخر ہونے سے دیوتا اور آدمی اور دیت اور راچھس آدک سب جیوؤں کی عمر پوری ہوتی ہے اور دیوتا اور دیت اور راچھس اور آدمی کی یونی آگے اور پشو اور پنچھی کی یونی پیچھے بنائی اور برھما جی کی عمر کا ایک دن چودہ منونتر (मन्वन्तर) کا ہوتا ہے اور ایک منونتر میں اکہتر چوکڑی جگ کی گزرتی ہیں جن کی سب نو سو چورانوے چوکڑی ہوئیں جب وہ آخر ہو جاویں تب برھماجی کی عمر کا ایک دن سمجھنا چاہیے اور اسی دن کے حساب سے تیس ۳۰ دن کا مہینا بارہ مہینے کا برس ہو کر سو برس برھماجی کی عمر ہے اور اُن کی رات

بھی اسی دن کے برابر ہوتی ہے برھماجی دن بھر سب جیوؤں کو پیدا کرتے ہیں اور جب برھماجی کا ایک دن گزر کر شام ہوتی ہے تب پرلے ہو کر جگت کے سب جیو ناش ہو جاتے ہیں اور جب رات ہو کر پھر صبح ہوتی ہے تب برھماجی سب جیوؤں کو اُن کے کرم کے موافق ویسی یونی میں پھر پیدا کرتے ہیں اس طرح جب پچاس برس کی عمر برھماجی کی ہو جاتی ہے تب اُس کو آدھی پرلے کہتے ہیں اور جب سو برس کی عمر برھماجی کی پوری ہو کر اُن کا شریر چھوٹ جاتا ہے تب مہا پرلے ہو کر چاروں طرف سوائے پانی اور کچھ نہیں رہتا ایک وہی آدی پرش ابناشی اکیلے رہ جاتے ہیں اور یہ حال ایک برھمانڈ کا کہا گیا اور برھمانڈوں کا حال گولر کے پھل کی طرح سمجھنا چاہیے اسی طرح کے بہت سے برھمانڈ ہو کر سب کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے آدی پرش بھگوان ہیں وہ چاہیں تو کئی ہزار برھمانڈ ایک ساعت میں پیدا کر کے پھر اُن کا ناش کر دیویں اور اس کا بھید کوئی نہیں جان سکتا وہ نارائن جی اُس وقت تھے جب کوئی نہ تھا اور جب کچھ نہ رہے گا تب بھی وہ ابناشی پُرش بنے رہیں گے اور موت اُن کے پاس نہیں آسکتی وہ ہمیشہ ایک روپ رہ کر گھٹنے اور بڑھنے سے کچھ کام نہیں رکھتے جو کچھ اس برھمانڈ میں دیکھتے ہو سب اُن کی رچنا ہے جو کام اُتم یا ادھم کسی آدمی سے ہوتا ہے سب کا حال وہ جانتے ہیں اور اس برھمانڈ کو گولر کی طرح سمجھنا چاہیے جس طرح گولر کے پھل میں چھوٹے چھوٹے مچھر رہ کر اس پھل کے ٹوٹنے کے وقت اُڑ جاتے ہیں اسی طرح برھمانڈ میں سب جیو رہ کر پرمیشور کے بھید کو کوئی نہیں جانتا ہے جن کو ست سنگ کرنے سے گیان ملتا ہے وہ لوگ سنساری بیوہار اور اس شریر کو جھوٹا سمجھ کر جب جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر جانتے ہیں وہ ابناشی پرش گولر کے درخت کے مانند ہے جس طرح اُس درخت میں ہزاروں پھل گولر کے لگے رہتے ہیں اُسی طرح نارائن جی کے سب روئیں میں ہزاروں برھمانڈ بندھے رہتے ہیں اس سبب سے سب جیوؤں میں اُنھیں کا پرکاش سمجھنا چاہیے۔

گیارھواں ادھیائے

پیدا کرنا برھماجی کا سنک سنندن سناتن سنت کمار کو اور رُدر جی کو

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدور جی جب برھماجی کو دیوتا اور منشیوں آدک جن کا برنن اوپر ہو چکا ہے پیدا کرنے پر بھی سنتوش نہیں ہوا تب اُنھوں نے سب سرشٹی بڑھنے کے واسطے سنک سنندن سناتن سنت کمار کو جو اوتار نارائن جی کے ہیں اپنے ہردے سے پیدا کیا اور اُن سے کہا کہ تم لوگ بھی پرجا کو پیدا کرو اور جو بردان ہم سے مانگو وہ ہم تم کو دیویں اُنھوں نے گیان کی راہ سے اپنے من میں بچار کیا کہ جو ماں باپ بھائی ہر بھجن کرنے سے منع کریں اُن کو اپنا دوست نہ سمجھنا چاہیے ایسا بچار کر سنت کمار آدک چاروں بھائیوں نے برھماجی سے کہا کہ ہم لوگ یہی بردان مانگتے ہیں کہ ہماری عمر ہمیشہ پانچ برس کی بنی رہے اور من ہمارا کام کرودھ لوبھ موہ میں نہ پھنس کر

پنچ بھوت آتما کے بس نہو اور اپنے من اور اندریوں پر ہم لوگ زبردست رہیں اور جوانی اور بڑھاپا ہم پر دخل نہ کرے کس واسطے کہ پانچ برس کی عمر میں اندریاں اپنا زور اُس پر نہیں کر سکتی ہیں ہم لوگ ہر بھجن کریں گے ہم کو جیو پیدا کرنے کا حکم نہ دیجئے دُنیا رچنے سے بھگوت بھجن میں ہرج ہوگا یہ بات سُن کر برھما جی نے اُن کو ایسا بردان دیا کہ تم لوگ ہمیشہ پانچ برس کی عمر کے رہ کر سب اندریوں کو اپنے قابو میں رکھو گے لیکن جو تم نے میرے کہنے سے پیدا کرنا جگت کا قبول نہیں کیا یہ بہت بیجا کیا برھما جی نے یہ کہکر اپنے بیٹوں پر حکم نہ ماننے سے جب غصہ کیا تب اُن کی دونوں بھونہہ میں سے ایک پُرش سندر اور شیام رنگ کا پیدا ہو کر رونے لگا اُس کو دیکھتے ہی برھما جی نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے تب اُس نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرا نام رکھ کر مجھ کو کوئی کام بتلاؤ برھما جی نے کہا کہ تو نے پیدا ہوتے ہی رو دیا اس واسطے میں نے تیرا نام رُدر رکھا تو جیوؤں کو پیدا کر تو سب دیوتاؤں سے اُتم ہو کر دنیا میں شیو شنکر بھولا ناتھ اور مہادیو آدک تیرے بہت سے نام ہوں گے جب رُدر نے برھما جی کے حکم سے راچھس اور بھوت پشاچ آدک جن کے سوبھاؤ میں کام کرودھ لوبھ اہنکار بھرا تھا اپنی اِچھا سے پیدا کیے تب وہ لوگ برھما جی کو اچھے نہ معلوم ہوئے تب برھما جی نے کہا کہ اے رُدر تو کرودھ سے پیدا ہوا ہے جب تک تیرے چت میں ستوگُن نہ آوے گا تب تک تیرے پیدا کئے ہوئے جیو اَدھرمی ہوں گے اس لئے تو پہلے جا کر پرمیشور کا تپ کر جب تیرے سوبھاؤ سے تموگن دور ہو کر ستوگن آوے گا تب ستوگُن سے جیوؤں کو پیدا کرنا تپ کرنے سے تجھ کو پرمیشور کا درشن ملے گا یہ بات سُنتے ہی رُدر پیدا کرنا جیووں کا بند کر کے تپ کرنے کو چلے گئے۔

بارھواں ادھیائے

پیدا کرنا برھما جی کا نارد اور بششٹھ اور انگرا آدی رکھیشور اور سوایمبھو منو اور شت روپا کو

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدور جی برھما جی نے اس کے بعد نارد اور بششٹھ اور انگرا وغیرہ کئی رکھیشور جن کے نام آگے کہے جائیں گے پیدا کر کے سرسوتی نام ایک لڑکی اپنے بچن سے پیدا کی وہ لڑکی بہت خوبصورت اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ظاہر ہوئی جس کا روپ دیکھتے ہی برھما جی نے پرمیشور کی مایا سے موہت ہو کر اس کے ساتھ بھوگ کرنا چاہا تب نارد اور انگرا وغیرہ نے یہ ادھرم دیکھ کر برھما جی کو سمجھایا کہ اے پتا جی جب تم جگت گرو ہو کر ایسا پاپ کرو گے تب دُنیا کے لوگ بھی یہی حال سُن کر پاپ کریں گے اس لئے تم کو اپنی لڑکی سے بھوگ کرنا نہ چاہیئے جب برھما جی کو اپنے لڑکوں کے سمجھانے سے گیان ہوا تب اُنھوں نے شرمندہ ہو کر اُسی وقت اپنا وہ شریر چھوڑ کر دوسرا تن دھارن کیا اور برھما جی کی لاش سے ایک اندھیرا اُٹھ کر دہی کہرا دنیا میں ظاہر ہوا جو صبح کے وقت دکھلائی دیتا ہے پھر برھما جی نے چاروں مکھ سے چاروید پیدا کر کے بنانا مکان (वास्तु विद्या) اور بیدک شاستر اور جگیہ اور دان

کا قاعدہ اور راگ سنگیت آدک چار طرح کی ودّیا اور چاروں آشرم پیدا کئے جب برھماجی نے دیکھا کہ اکیلے میرے پیدا کرنے سے جیو بہت نہیں بڑھتے تب اُنھوں نے اپنے داہنے انگ سے سوایمبھو منو (स्वायम्भुव मनु) نام ایک پُرش اور بائیں انگ سے شت روپا نام استری پیدا کر کے اُن دونوں کا بیاہ کر دیا اور اُن سے کہا کہ تم دونوں آپس میں بھوگ بلاس کر کے آدمی پیدا کرو یہ بات سُن کر سوایمبھو منو نے کہا کہ اے برھماجی میں آپ کی کرپا سے بہت آدمی پیدا کروں گا لیکن اُن کے رہنے کے واسطے جگہ چاہیئے چاروں طرف پانی بھرا ہوا ہے اور وہ لوگ پانی پر نہیں رہ سکتے ابھی تک آپ نے جن کو پیدا کیا وہ سب کمل کے پھول پر بیٹھے ہیں میرے پیدا کرنے سے زیادہ ہو کر کہاں رہیں گے یہ بات سوایمبھو منو سے سُن کر برھماجی نے کہا کہ پہلے تم نارائن جی کا تپ کرو پھر آدمی پیدا کرنا میں اُن کے رہنے کے واسطے جگہ کی تدبیر کرتا ہوں۔

تیرھواں ادھیائے

ورنن کرنا برھماجی کا نارائن جی سے جیوؤں کے رہنے کی جگہ کے واسطے اور پربرھم پرمیشور کا واراہ اوتار دھر کر لانا پرتھوی کا پاتال سے

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدورجی جب سوایمبھو منو نے پرتھوی ظاہر ہونے کے واسطے کہا تب برھماجی نے آدی پُرش پرمیشور کا دھیان کر کے پرمیشور سے بنتی کیا کہ اے مہا پربھو کرپا اور دیا آپ کے اس جیو کا کوئی کام پورا نہیں ہوتا یہ بہت طرح کی اچھا اور ابھلاکھا من میں کرتا ہے جب پر تم دیا کرتے ہو وہ اپنا مطلب پاتا ہے اور میں تمھاری آگیا سے جیوؤں کو پیدا کرتا ہوں لیکن وہ لوگ بدوں آدھار کے پانی پر کس طرح رہیں گے جتنے جیو اب تک پیدا ہوئے وہ سب پھول پر بیٹھے ہیں آپ جیسا حکم دیویں ویسا میں کروں نارائن جی نے یہ بات برھماجی کی سنتے ہی اُنکو دھیان میں درشن دے کر کہا کہ تم اس بات کا سوچ مت کرو میں ابھی اوتار دھر کر پرتھوی سب جیوؤں کے رہنے کے واسطے لائے دیتا ہوں یہ کہکر پربرھم پرمیشور انترھان ہو گئے اور اُنھوں نے بچار کیا کہ پرتھوی کو ہرنیاکش (हिरण्याक्ष) دیت اُٹھا کر پاتال میں لے گیا ہے وہاں سے لانا چاہیئے تب پرمیشور کی اِچھا سے برھماجی کو چھینک آئی تو اُن کے داہنے نتھنے سے ایک شوکر بہت چھوٹا مچھر کے برابر جس کو واراہ کہتے ہیں گر پڑا جب وہ شوکر ساعت بھر میں ہاتھی کے برابر بڑھ کر اپنی بولی میں گرجنے لگا تب برھماجی پہلے گھبرا کر کہنے لگے کہ یہ کون جیو ہے جو ایسا جلد بڑھ گیا پھر گیان کی راہ سے اُنھوں نے جانا کہ میرے بنتی کرنے سے بیکنٹھ ناتھ یہ روپ دھر کر پرتھوی لانے کی تدبیر کرتے آئے ہیں نہیں تو دوسرے کو کیا سامرتھ ہے کہ جو ایک ساعت میں اتنا بڑھ جاتا یہ بات بچار کر برھماجی نے باراہ جی سے بنتی کیا کہ اے مہاراج آپ نے باراہ روپ ایشور ہو کر اپنی بات پوری کی یہ بات برھماجی کی سنتے ہی باراہ جی پھول کر

سے پانی میں کود پڑے اور پاتال میں جا کر جب ہرنیاکش دیت کو وہاں نہیں دیکھا تب باراہ جی نے پرتھوی کو جو وہاں پر باون کروڑ جوجن لمبی چوڑی رکھی تھی اپنے دانتوں پر اس طرح اُٹھائی جس طرح اپنے دانتوں پر کمل کا پھول اُٹھائے جب داراہ جی پرتھوی لئے ہوئے چلے آتے تھے تب راہ میں ہرنیاکش دیت سے جو ٹبا زبردست ہو کر کوئی دیوتا اُس سے لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتا تھا لڑائی ہوئی داراہ جی ہرنیاکش دیت کو مار کر پرتھوی کو پانی کے اوپر لائے برھما جی پرتھوی کو دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر پربرہم پرمیشور سے بولے کہ جس طرح آپ ٹری کرپا کر کے پرتھوی کو لائے اسی طرح دیا کر کے پرتھوی کو پانی پر رکھ کر ٹھہرا دیجئے جس میں سب خوشی سے رہ کر پرتھوی پر جگیہ اور ہوم کریں جب داراہ جی نے پرتھوی کو پانی پر رکھا اور وہ مٹی ہونے سے گلنے لگی تب پرمیشور نے کچھ اپنی شکتی پرتھوی کو دے کر پانی پر ٹھہرا دیا بششٹھ وغیرہ جو لوگ برھما جی اور سوامبھو منو اور شت روپا سے پیدا ہوئے تھے نارائن جی کی استوتی کرنے لگے اور اُس پر رہ کر پرمیشور کا اسمرن جگیہ ہوم کرنے لگے۔

چودھواں ادھیائے

کہنا میترے رکھیشور کا بدور جی سے یہ بات کہ جے بجے بیکنٹھ کے دوارپالک نے دِت کے پیٹ میں آکر گربھ باس کیا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ اتنی کتھا سُن کر بدور جی نے میترے رکھیشور سے پوچھا کہ نارائن جی نے واسطے مارنے ہرنیاکش اور ہرنیہ کشیپ دیت کے آپ نے کیوں اوتار لیا کیا دیوتا لوگ اُن کو نہیں مار سکتے تھے میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدور جی ہرنیاکش اور ہرنیہ کشیپ اوتار جے بجے بیکنٹھ کے دوارپالکوں کے تھے سوائے نارائن جی کے دوسرا کوئی اُن کو نہیں مار سکتا تھا اُن کی کتھا اس طرح پر ہے کہ کشیپ कश्यप برھما جی کے بیٹے دو استری رکھتے تھے ایک کا نام دِت اور دوسرے کا ادت تھا دیوتا لوگ ادت کے بیٹے اور دیت لوگ دِت کے بیٹے ہیں جن دنوں دیوتا لوگ اندراسن کا راج اور سُکھ بھوگ کرتے تھے اُنھیں دنوں دیتوں کی ماں نے اپنے بیٹوں کی راج گدی چھوٹ جانے سے کشیپ اپنے خاوند کی سیوا کرنا اس لئے شروع کی کہ جس میں یہ خوش ہو کر ایسا زبردست بیٹا مجھ کو دیویں جو دیوتاؤں سے راج چھین کر اندراسن پر بیٹھے ایک دن دِت نے اپنے خاوند کو خوش دیکھ کر کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ میرے بیٹے ایسے شور بیر پیدا ہوں جو ادت کے بیٹوں کو لڑائی میں جیت کر اندراسن چھین لیویں دیوتا لوگ دھرماتما تھے اس لئے کشیپ جی کو اُن کی ہار من میں نہیں بھاتی تھی لیکن کشیپ جی نے دِت اپنی استری کی سیوا کرنے سے خوش ہو کر کہا کہ جو تو چاہتی ہے وہی ہوگا یہ بات سُن کر دِت بہت خوش ہوئی انھیں دنوں میں جب دِت استری دھرم سے شدھ ہوئی تب اُس نے شام کے وقت بھوگ کرنے کی اِچھا سے کشیپ جی اپنے خاوند سے کہا کہ اس وقت مجھ کو کامدیو بہت دُکھ دے رہا ہے اور میری سوت کے بیٹے راج سنگھاسن کا

سکھ کرتے ہیں یہ دکھ مجھ سے سہا نہیں جاتا ہے میرا دُکھ دور کیجئے یہ بات سُن کر کشیپ مُنی مریچ کے بیٹے نے کہا
کہ اے دِیت اس وقت تیرے ساتھ بھوگ بلاس جو بہت بُرا کام ہے نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ شام سے چار گھڑی
رات گزرنے تک اور چار گھڑی رات رہے صبح تک سوائے لینے نام اور کرنے دھیان پرمیشور کے دوسرا کام کرنا
نہ چاہیئے کس واسطے کہ ان دونوں وقت میں شری مہادیو جی اور شری پاربتی جی بیل پر سوار ہو کر سب جگہ جاتے ہیں
اُس وقت جو آدمی جاگتا ہوا پرمیشور کے دھیان اور اسمرن میں دکھلائی دیتا ہے اس کو آشیرباد دے کر اُس کی بڑائی
کرتے ہیں اور جو آدمی سوتا ہوا یا دنیا کے کاموں میں لگا ہوتا ہے اس کو یہ شاپ دیتے ہیں کہ تیرا کام کبھی پورا ہو وے
اور جو تو یہ بات کہے کہ برھما جی کے بنش میں تم اور وہ دونوں پیدا ہوئے ہو اس لئے مہادیو جی ناتے دار ہونے سے
تمہارا قصور معاف کریں گے شیو جی مہاراج ہمارے مالک اور ایشور کے برابر ہیں دھرم کی جگہ ان کو کسی کا سنکوچ
نہیں آتا اس لئے تو چار گھڑی اور دھیرج رکھ جس میں پرمیشور کے بھجن اور اسمرن کا وقت گزر جاوے اُس وقت
دِیت کامدیو کے نشے میں ایسی متوالی ہو رہی تھی کہ اپنے خاوند کے سمجھانے پر بھی اُس نے صبر نہیں کیا اور شرم
چھوڑ کر جب کشیپ جی کے بدن کا کپڑا پکڑا اور بھوگ کرنے کے واسطے ہٹھ کی تب کشیپ جی نے ہار مان کر اُس کے
ساتھ بھوگ کر کے کہا کہ اے دِیت اس وقت جو تو نے یہ ادھرم کیا اس پاپ کرنے سے تیرے دو بیٹے براہمن
اور رکھیشور وغیرہ سب جیوؤں کو دُکھ دینے والے ایسے زبردست پیدا ہوں گے کہ کوئی دیوتا دیت اُن سے
لڑائی میں سامنا کر کے جیت نہ سکے گا نارائن جی مہاراج آپ سگن اوتار لے کر اُن کو ماریں گے دت نے یہ بات
سُنتے ہی بہت اُداس ہو کر اپنے خاوند سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میری اچھا یہ تھی کہ میرے بیٹے دیوتاؤں کو
جیت کر اندرا دِتی پوری کا راج کر کے سُکھ پاویں میری یہ کامنا نہیں ہے کہ میرے بیٹے ادھرمی ہو کر براہمن وغیرہ سب
جیوؤں کو دُکھ دیویں ایسے پاپی بیٹے لیکر میں کیا کروں گی یہ بات دِت کی سُن کر اور اس کو بہت اُداس دیکھ کر کشیپ مُنی
نے کہا کہ اے دِت اب کیا کرنا چاہیئے اس وقت بھوگ کرنے کا یہی پھل ہے اس واسطے میں منع کرتا تھا لیکن کُکرم
کرنے کے پیچھے جو تو سوچ کرتی ہے اس پچھتانے سے ایک پوتا تیرے ایسا پرم بھگت اور گیانی اور تپسی پیدا ہوگا
جس کا نام لینے سے دنیا کے لوگ بھو ساگر پار اتر جائیں گے اور سب دیوتا اور دیت اس کا گُن گا کر نارد جی اُسکی
بڑائی اندر سبھا میں کریں گے اور پربرھم پرمیشور اوتار لیکر اُسکی رچھا کریں گے یہ بات اپنے خاوند کی سُنتے ہی دِت کو کچھ دھیرج ہوا

پندرھواں[۱۵] ادھیائے

شاپ دینا سنت کمار جی کا نارائن جی کے جے بجے دوار پالکوں کو اور آنا اُن دونوں کا دِت کے گربھ میں

تیسرے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی جس وقت کشیپ مُنی کا دیریہ دِت کے پیٹ میں پڑا اُسی وقت جے بجے کے

تیج سے جو گربھ میں آئے تھے من دیوتاؤں کا ایسا گھبرایا کہ اُن کے ہردے میں ڈر پیدا ہو کر یہ معلوم ہونے لگا کہ
کوئی دشمن ہم لوگوں کے مارنے واسطے چلا آتا ہے جب بڑی فکر ہونے سے دیوتاؤں کا من کہیں نہ لگ کر ہر
روز طاقت ان کی کم ہونے لگی تب اندر وغیرہ دیوتاؤں نے برھما جی کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج آپ
جگت کرتا ہو کر سب جیوؤں کے دُکھ اور سُکھ کا حال جو ہونے والا ہے پہلے سے جانتے ہیں ان دنوں
ہم لوگوں کا من بہت گھبرا کر ڈر سے بھرا رہتا ہے اس کا بھید بتلا دیجئے یہ بات دیوتاؤں کی سُنکر برھما جی نے کہا
کہ اے اندر نارائن جی کے دوارپالک جے بجے نے جنم لینے کے واسطے دِت کے پیٹ میں باس کیا ہے اسلیئے
اُن کے تپ اور تیج سے تمھاری طاقت کم ہو کر تم لوگوں کا یہ حال ہوا یہ بات سُن کر دیوتاؤں نے کہا کہ اے
مہاراج ابھی اُن کے گربھ میں آنے سے ہم لوگوں کا یہ حال ہوا ہے تو ان دونوں کے پیدا ہونے سے ہمارا کیا حال
ہوگا اور اے مہا پربھو بیکنٹھ باسی لوگ تو جنم اور مرن سے رہت ہیں پھر انھوں نے بیکنٹھ کا سُکھ چھوڑ کر دیت کے
تن میں جنم لینا کس واسطے قبول کیا اس کا حال بتلائیے جس میں ہمارا سندیہہ چھوٹ جائے تب برھما جی نے کہا
کہ ان کا حال اس طرح پر ہے کہ ایک دن لچھمی جی بڑے پریم سے بہت داسی موجود ہونے پر بھی نارائن کے تن
او بھجا میں اپنے ہاتھ سے چندن لگاتی تھیں اور پر برھم پرمیشور بیکنٹھ میں جہاں سب مکان سونے کے جڑاؤ
بہت اچھے بنے ہیں رتن سنگھاسن پر بیٹھے تھے اُس وقت جگت ماتا نے بچار کیا کہ شیام سندر کی بھجا دیکھنے میں بہت
خوبصورت اور ملائم معلوم ہوتی ہیں لیکن میں نے آجتک ان ہاتھوں کا زور کبھی نہیں دیکھا نہیں معلوم ان میں کچھ
زور ہے یا نہیں نارائن جی انتریامی نے اُن کے من کا حال جان کر اپنا زور لچھمی جی کو دکھلانے کے واسطے یہ بات
بچاری کہ سوائے جے بجے کو جو ہمارے دوارپالک ہیں دوسرا کوئی ایک ساعت بھی ہماری بھجا کا بل نہیں
سہہ سکتا جو ہمارے ساتھ لڑ سکے اس واسطے ان کو دیت یونی میں جو ہمارے دشمن ہیں پیدا کریں اور ان سے لڑائی کر کے
اپنی بھجا کا بل لچھمی جی کو دکھلا دیں ایسا بچار کر بیکنٹھ ناتھ نے جے اور بجے کا گیان بدل دیا اسی سبب سے انھوں تین مرتبہ
دیت کے تن میں جنم لیا اُن کے پیدا ہونے کی یہ وجہ ہے کہ ایک دن سنک سُنندن سناتن سنت کمار چاروں بھائی
جن کو کسی وقت اندر جانے کے واسطے روک نہ تھی نارائن جی کا درشن کرنے کے واسطے بیکنٹھ میں گئے اُسی دن
پرمیشور کی اِچھا سے جس کا حال اوپر لکھا ہے جے اور بجے دوارپالک چتربھجی روپ نے ساتویں ڈیوڑھی پر سنت کمار
آدک رکھیشوروں کو بھیتر جانے سے منع کر کے کہا کہ نارائن جی کے محل میں بغیر پوچھے جانا نہ چاہیئے یہ بات سُن کر
سنت کمار جی نے کرودھ کر کے کہا کہ اے مورکھ ہم کو بیکنٹھ ناتھ نے بھیتر جانے کے واسطے کبھی منع نہیں کیا ہوگا
کس واسطے کہ وہ ہمیشہ براہمنوں کا آدر سنمان دوسروں سے زیادہ کرتے ہیں یہ سب تمھاری شرارت ہے جو ہم کو
روکتے ہو بیکنٹھ میں کام کرودھ لوبھ موہ دخل نہیں کر سکتا لیکن تم نے ہمارا اپمان کر کے ہم کو کرودھ دلایا اس لیئے
ہم پرمیشور سے چاہتے ہیں کہ تم دونوں مرت لوک میں جہاں پر جیو کام کرودھ لوبھ موہ سے بھرے رہتے ہیں دیت
یونی میں پیدا ہو یہ شاپ سُنتے ہی جے اور بجے کا غرور جاتا رہا تب دوڑ کر سنت کمار جی کے چرنوں پر گر پڑے اور

روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاراج ہم نے جانا کہ اب ہمارے بُرے دن آئے ہیں اس لیے ہم سے
ایسا پاپ ہوا ہمارا اپرادھ چھما کر کے ایک حد بتا دیجئے کہ ویت یونی سے ہمارا کب اُدھار ہوگا یہ دین بچن سن کر
سنت کمار جی نے کہا کہ ہمارا شاپ کسی طرح پھر نہیں سکتا اور نہیں معلوم کہ کیونکر ہمارے سوبھاؤ میں غصہ آگیا تم
دونوں بھائیوں کو تین مرتبہ ماتا کے پیٹ سے پیدا ہو کر دیت ہونا پڑے گا اور تینوں مرتبہ ترلوکی ناتھ سگن اوتار لیکر
جب تم کو اپنے ہاتھ سے ماریں گے تب تم اُدھار ہو کر پھر بیکنٹھ میں اپنی جگہ پر آوگے جس وقت سنت کمار جی
جے اور بجے سے یہ کہہ رہے تھے اسی سمے بیکنٹھ ناتھ یہ حال سُن کر سنت کمار جی کا آدر سنمان کرنے کے واسطے
ننگے پاؤں لچھمی جی سمیت باہر نکل آئے اور سنت کمار جی کے چرنوں پر گر کر کہا کہ ان دونوں دوارپالکوں سے
بڑا اپرادھ ہوا جو انھوں نے آپ کو روکا میری لچھمی جی کو آپ سے کچھ پردہ نہیں ہے پاپ کی جگہ استری کو پردہ
کرنا چاہیئے یہ ادھینتائی بیکنٹھ ناتھ کی دیکھ کر سنت کمار جی نے اپنے من میں کہا کہ دیکھو کیسی بڑائی نارائن جی میں ہے
کہ جس پربرہم پرمیشور کے چرنوں کا دھیان برھما جی اور شری شیو جی آدک دیوتا اور نارد منی آدک رکھیشور اور گیانی
لوگ اپنے ہردے میں رکھنے سے بھو ساگر پار اُتر کر کرتارتھ ہوتے ہیں وہی آدی پُرش بھگوان تینوں لوک کے پیدا اور پالن
کرنے والے جن کا بھجن اور اسمرن کرنے سے ہم نے یہ بڑائی پائی ہمارے چرنوں پر گر کر اتنی ادھینتا کرتے ہیں کیوں نہو
اسی واسطے یہ اپنا نام برھمنیہ دیو رکھ کر براہمنوں کا ستکار بڑے پریم سے کرتے ہیں نہیں تو ان کا کیا کام تھا جو
مجھ ایسے غریب براہمن پر اتنی دیا کرتے یہ سب کرپا اس واسطے کرتے ہیں جس میں دنیا کے لوگ یہ حال سُن کر
براہمنوں کی سیوا اور سنمان کریں ایسا بچار کر سنت کمار جی نے ترلوکی ناتھ سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دینا ناتھ میں نے
کرودھ بس ہو کر آپ کے سیوکوں کو شاپ دیا آپ دیا کی راہ سے میرا اپرادھ چھما کیجئے اور اپنے چرنوں کا دھیان
مجھ کو دیجئے جس میں آپ کے چرنوں کا دھیان من میں رکھنے سے پھر کرودھ ہم کو نہ آوے اور کوئی جیو ہمارے
ہاتھ سے دُکھ نہ پاوے -

سولھواں ادھیائے

سنمان کرنا نارائن جی کا سنت کمار کا اور استوتی کرنا سنت کمار کا نارائن جی کی

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدور جی سنکادک کے منھ سے سب حال سُن کر پربرہم پرمیشور بولے کہ اے
مہاراج جے بجے میرے دوارپالکوں کو اپرادھ کرنے کے بدلے جو ڈنڈ آپ نے دیا بہت اچھا کیا اور میں اس شاپ
دینے سے بہت خوش ہوا کیونکہ ان کے ڈنڈ پانے سے اور کوئی آدمی براہمن اور رکھیشوروں کا اپمان نہ کرے گا اور
آپ کے سوبھاؤ میں کرودھ نہ تھا یہ شاپ میری اچھا سے ان کو ہوا ہے آپ کسی بات کی چنتا من میں نہ کریں اور میں
اِس واسطے آپ سے بنتی کرتا ہوں کہ یہ دونوں میرے دوارپالک تھے ان کے اپرادھ کرنے کا اجس میرے اوپر ہے

اس لئے پیرا اپرادھ چھما کیجئے دنیا میں کسی کا نوکر جو کوئی کام بھلا یا بُرا کرتا ہے تو اس کے کرنے میں مالک کا نام رکھا جاتا
ہے اور جو لوگ سادھو مہاتما یا براہمن کا اپمان کرتے ہیں اُن کا شریر دشمن ہو کر انھیں نرک میں رہنا پڑتا ہے اور
نرک کو بھی ایسے آدمی کی سنگت اچھی نہیں لگتی تم لوگ براہمن اور رکھیشور ہمارے اشٹ دیوتا ہو تمھارے چرنوں
کی دھول کا ایسا پرتاپ ہے کہ لچھمی جی چنچل سوبھاؤ ہونے پر ہمارے پاس دن رات بنی رہتی ہیں اور براہمن کو
ہم اپنے تن اور لچھمی اور بیکنٹھ سے بھی ادھک پیارا اور اچھا جانتے ہیں اور دنیا میں ہم براہمن اور اگنی کے منھ سے
کھاتے ہیں لیکن جیسا کہ براہمن کو اچھی چیز کھلانے سے ہم خوش ہوتے ہیں ویسا اگنی میں ہوم کرنے سے خوش
نہیں ہوتے براہمنوں کو اچھا بھوجن کرانے سے ہمارا پیٹ تینوں لوک کے جیوؤں سمیت بھر جاتا ہے اس لئے
گرہستھ کو براہمن کو کھلانا ضرور چاہیئے اور ہم براہمنوں کے چرنوں کی دھول لچھمی جی سمیت اپنے سر پر چڑھاتے ہیں
اور براہمن کا اپرادھ چھما کرنے والے لوگ ہم کو بہت پیارے لگتے ہیں یہ بات بیکنٹھ ناتھ کی سن کر سنکادک نے
کہا کہ اے مہا پربھو آپ کی لیلا اور اچھا برھما جی ہمارے پتا بھی نہیں جانتے ہیں ہم لوگوں کی کیا سامرتھ ہے جو
جان سکیں آپ سب جیو اور چودھوں بھون کے مالک ہیں جیسی آپ کی اِچھا ہوتی ہے ویسا برھما جی آدک دیوتا
کرتے ہیں اور آپ سے کوئی بڑا دوسرا نہیں ہے ان کو بڑا بھاگ مان سمجھنا چاہیئے جن کے ہردے میں آپ کی
بھکتی اور بیکنٹھ کی چاہنا رہتی ہے اور جو لوگ ہر بھکتوں سے ست سنگ رکھ کر ان کی سیوا کرتے ہیں اُن کو
بیکنٹھ جانے میں کچھ سندیہہ نہیں رہتا اور آپ کا بیکنٹھ کیسا ہے جس میں کام کرودھ لوبھ موہ آدی کا دخل نہیں ہوتا
وہاں بہت سے کلپ برچھ لگے ہیں جن میں بارھوں مہینے ایسے پھل اور پھول لگے رہتے ہیں جن کے دیکھنے سے
من پرسن ہو کر سب دُکھ اور سوچ دور ہو جاتا ہے اور ہنس اور مور وغیرہ اچھے اچھے پنچھی وہاں رہ کر بہت طرح کی
میٹھی میٹھی بولیاں بولتے ہیں اور بہت بڑے مکان سونے کے جواہرات سے جڑے ہوئے بنے ہیں اور اس جگہ
پہونچنے سے سب کام آدمی کا پورا ہو جاتا ہے اور سب طرح کے سکھ اور چیزیں آدمی کو وہاں ملتی ہیں ایسا کہہ کر
سنکادک شری نارائن جی کے روپ کا دھیان لچھمی جی سمیت کر کے ایسے پریم میں ڈوب گئے کہ آنسو بے پروان
ان کی آنکھوں سے بہنے لگے اور نارائن جی کا سروپ اس طرح پر ہے کہ شیام رنگ کمل نین چتربھج موہنی مورت
کریٹ مکٹ ساجے انگ انگ پر بھوکھن براجے کوستبھ منی اور بیجنتی مالا پہنے پیتامبر کی کچھنی کاچھے ریشمی اپرنا اوڑھے
چاروں ہاتھ میں شنکھ چکر گدا پدم دھارے سنکھ اور چکر کے دو ہاتھ اوپر اٹھائے اور گدا اور پدم کے دو ہاتھ
نیچے کو لٹکائے گھونگھر والے بال مند مند مسکراتے تاپ ہارنی چتون اور بائیں طرف لچھمی جی براجمان مہا سندر
استری روپ بجلی کی طرح انگ کی چمک پیتامبر پہنے کانوں میں کرن پھول اور ہاتھوں میں کنگن اور کڑے
پیروں میں پازیب اور کڑے گلے میں موتی اور رتن کے ہار سر میں چوڑامنی ناک میں نتھ پہنے ہوئے ایسے
لچھمی نارائن جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھے ہیں جب ایسے روپ کا دھیان سنکادک نے کیا تب بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ ہم
تم سے بہت خوش ہیں کچھ بردان مانگو یہ بات سنتے ہی سنکادک ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاراج ہم یہی

بردان مانگتے ہیں کہ آپ کے چرنوں کی بھکت ہمارے ہردے میں بنی رہ کر آپ کی کتھا اور لیلا سننے میں ہمیشہ اِچھا لگی رہے جب اِچھا کے موافق بردان پایا تب سنکادک بیکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کر کے بدا ہو کر چلے گئے۔

سترھواں ادھیاے

جنم لینا ہرنیاکش हिरण्यकशिपु اور ہرنیہ کشپ हिरण्याक्ष کا دت کے پیٹ سے اور جانا ہرنیاکش کا بُرن دیوتا کے استھان پر

میترے رکھیشور نے بدور جی سے کہا کہ سنکادک کے جانے کے پیچھے جے اور بجے دوار پالک اس اِچھا سے بیکنٹھ ناتھ کے سامنے کھڑے رہے جس میں نارائن جی حکم دیویں تو رکھیشوروں کا شاپ ہم کو بھوگنا نہ پڑے ترلوکی ناتھ انتریامی اُن کے من کا حال جان کر بولے کہ اے جے بجے میں نے اپنی اِچھا سے تمہارا گیان بدل کر یہ شاپ براہمنوں سے دِلوایا ہے نہیں تو سنت کمار جی کے سوبھاؤ میں کرودھ نہیں ہے ہونے والی بات بغیر ہوئے نہیں رہتی اور سنت کمار رکھیشور کرودھ اپنا چھما کر کے تمہارے اُدھار کی تدبیر تین جنم گزر جانے پر کہہ گئے ہیں سو تم کو تین مرتبہ دیت کی یونی میں جنم لے کر دنیا میں ضرور رہنا ہوگا تم اس شریر میں ہمارا دھیان نشتر دھارے کرنا ہم سگن اوتار لے کر تم کو ماریں گے اور تین جنم کے بعد ہم تم کو پھر بیکنٹھ بلاویں گے یہ کہہ کر جے اور بجے کو بیکنٹھ سے گرا دیا انھیں دونوں بھائیوں نے بیکنٹھ سے آ کر دت کے پیٹ میں گربھ باس کیا ہے تم لوگ چنتا مت کرو اُن کے ہونے سے تھوڑے دن تک دیوتاؤں کو دُکھ پہونچے گا پھر نارائن جی اوتار لے کر ان کو مار ڈالیں گے اور تم لوگوں کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اُن کو مار اور جیت سکو دیوتا لوگ برھما جی سے یہ حال سُن کر اپنے اپنے مکان پر چلے گئے اور جے بجے دت کے پیٹ میں پلنے لگے اور دت ہمیشہ اس بات کی چنتا کر کے کہتی تھی کہ ایسے ادھرمی اور دُکھ دائی بیٹے کے پیدا ہونے سے مجھ کو سوا دُکھ کے سکھ کچھ نہیں ہوگا اس واسطے یہ پیدا نہ ہوتے تو اچھا تھا پرمیشور کی اِچھا سے سو برس تک وہ دونوں دت کے پیٹ میں رہ کر پیدا ہوئے ان دونوں پیدا ہوتے وقت بہت سے اسگن دنیا میں ظاہر ہو کر براہمن اور دیوتاؤں کا کلیجہ مارے ڈر کے کانپنے لگا اگنی ہوتریوں کی آگ جو کئی پیڑھیوں سے کنڈ میں تھی بجھ گئی اور زمین پر بھونچال آ کر سب لچھن کلجگ کے دکھ پڑنے لگے برھما جی نے ان دونوں کا نام ہرنیاکش اور ہرنیہ کشپ رکھا ہرنیاکش کا تن بہت لمبا چوڑا کئی جوجن کا تھا جب وہ دونوں بھائی سیانے ہوئے تب برھما جی نے ان سے کہا کہ تم لوگ اپنی ماتا کی اِچھا سے جا کر راج کرو یہ بات سُنتے ہی ہرنیاکش اپنے بل کے گھمنڈ میں متوالا ہو کر گدا ہاتھ میں لئے ہوئے اکیلا گھر سے نکلا اور وہ اپنے زور کے سامنے کسی کو کچھ نہیں گنتا تھا اس لئے کچھ فوج بھی اپنے ساتھ نہ لے کر پہلے بُرن لوک میں چلا گیا اور برن دیوتا کے دروازے پر جو سمدر وغیرہ ندیوں کے مالک ہیں کھڑا ہوا اور سمدر کا پانی اپنی گدا سے

پیٹنے لگا اور برن دیوتا کے دوار پالکوں سے کہا کہ تم لوگ جا کر برن سے کہدو کہ وہ جو زور رکھتا ہو تو آ کر ہمارے ساتھ
جُدھ کرے یہ سندیسا ہرنیاکش کا سنتے ہی پہلے برن دیوتا کو کرودھ ہوا پھر برہما جی کی بات یاد کر کے اور اپنی دشا
بڈھم دیکھ کر ہرنیاکش کو یہ بات کہلا بھیجی کہ آگے ہم نے بہت سے دیتوں کو لڑائی میں مارا اور جیتا تھا اب ہم بوڑھے
ہوئے اس لئے تم ایسے جوان دیت سے نہیں لڑ سکتے تمہارے ساتھ لڑائی کرنے والا سوائے نارائن جی کے دوسرا
کوئی نہیں ہے تھوڑے دنوں میں ایسے پاپی اور ادھرمی کے مارنے کے واسطے بیکنٹھ ناتھ اوتار لے کر تم کو
ماریں گے جب ہرنیاکش نے سُنا کہ میرے ساتھ لڑنے کے واسطے پرمیشور کا اوتار ہو گا تب بہت خوش ہو کر برن کو
کہلا بھیجا کہ جو تم نے ہم سے ہار مانی تو جو کچھ اُتم مسنی اور رتن تمہارے پاس ہوں وہ ہم کو بھیج دو برن نے ہار مان کر
بہت سے رتن اور منی ہرنیاکش کو بھیج دئے اور اس سے کہا کہ یہ مکان تمہارا ہے چاہو اور کسی کو دے دو
اور مجھکو جہاں رہنے کا حکم دو وہاں میں رہوں جب ہرنیاکش نے برن کو اپنے آدھین دیکھا تب بھینٹ لے کر
برن کو وہاں اپنی طرف سے بسا کر کبیر دیوتا کے مکان پر گیا کبیر دیوتا نے بھی اپنے بُرے دن دیکھ کر بہت سے
اچھے اچھے رتن اور منی اُس کو بھینٹ دے کر کہا کہ جو کچھ مال میرے یہاں ہے اس کو اپنا جان کر مجھ کو جیسا حکم
دو ویسا کروں ہرنیاکش کبیر کو بھی اپنے بس جان کر جم پوری میں پہونچا جم پوری کے مالک دھرم راج نے بھی
برہما جی کا کہنا یاد کر کے اس کی بنتی کی اور بہت سی بھینٹ دے کر اس کے ہاتھ سے اپنی جان بچائی جب ہرنیاکش نے
دھرم راج کو بھی اپنے ادھین سمجھ لیا تب اندر لوک میں جا کر للکارا اندر نے مارے ڈر کے چھتر اور چنور راج سنگھاسن کا
اس کو بھینٹ دے کر اُس کا حکم قبول کیا جب ہرنیاکش نے دیکھا کہ تینوں لوک میں کوئی ایسا نہیں رہا جو میرا
سامنا کر سکے اور میں اُس کے ساتھ لڑائی لڑ کے اپنی اچھا پوری کروں تب اُس نے اپنے من میں بچارا کہ اب اُس کو
ڈھونڈھنا چاہیئے جو میرے ساتھ لڑائی کرے ہرنیاکش یہ بات بچار کر اپنے لڑنے والے کو ڈھونڈھتا ہوا خوشی سے
چلا جاتا تھا راہ میں اُس نے اچانک نارد جی کو دیکھ کر ڈنڈوت کر کے ہنس کر پوچھا کہ کہو منی ناتھ تم تینوں لوک میں
گھومتے رہتے ہو کوئی شور بیر ہمارے ساتھ لڑائی کرنے کو بتلاؤ نہیں تو ہم تم کو مار ڈالیں گے نارد جی نے کہا
کہ اے کشیپ نندن ہم دنیا میں کسی کو نہیں دیکھتے جو تمہارے ساتھ لڑ سکے لیکن نارائن جی تمہارے ساتھ
لڑ سکتے ہیں ہرنیاکش نے کہا کہ تم نارائن کا کہیں پتہ بتاؤ تو میں اُن سے جا کر لڑائی کروں میں نے سُنا ہے کہ
براہمن اور تپسی کے گھر میں وہ رہتے ہیں میں نے وہاں بھی جا کر بہت سے رکھیشوروں اور جوگیشوروں کو دکھ دیا
لیکن میرے ڈر سے وہ ظاہر نہیں ہوئے یہ بات سُن نارد منی نے کہا کہ اے ہرنیاکش اسوقت نارائن جی وارا ہ
روپ رکھ کر پرتھوی لانے کے واسطے پاتال میں گئے ہیں جو تم کو لڑنا ہو تو تم وہاں جاؤ وہی تمہارے ساتھ لڑیں گے
یہ بات کہہ کر نارد جی چلے گئے۔

اٹھارھواں ادّھیائے

مارنا ہرنیاکش کو واراہ بھگوان کا

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدور جی ہرنیاکش یہ حال نارد جی سے سنتے ہی بہت خوش ہو کر گدا ہاتھ میں
لیے ہوئے واراہ جی سے لڑنے کے واسطے پاتال کی طرف چلا راہ میں کیا دیکھا کہ واراہ جی پرتھوی کو اپنے دانتوں پر
پھول کی طرح لئے ہوئے چلے آتے ہیں ان کو دیکھتے ہی ہرنیاکش نے ہنس کر کہا کہ لے واراہ چور کہاں جاتا ہے
کھڑا رہ ہمارے ساتھ لڑائی کر جنگل میں ہم نے واراہ کو دیکھا تھا یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو پانی میں وہ روپ
دکھلائی دیا تو ہم سے نہیں ڈرتا کہ ہمارے پُرکھوں کی امانت پرتھوی جو پاتال میں رکھی تھی اُس کو چرا کر لئے جاتا ہے
ہمارے ہاتھ سے تیری جان کسی طرح نہیں بچے گی اور جس واسطے ہم تجھ کو ڈھونڈھتے تھے وہ مطلب ہمارا پورا ہوا
اور ہم نے پہچانا کہ تو نارائن ہے اسی طرح کئی اوتار لے کر تو نے ہمارے بھائی بند دیتوں کو مارا ہے آج ہم
تجھ کو مار کر سب دنوں کی کسر نکال لیتے ہیں تجھ کو مار کر پھر جوگی اور رکھیشوروں کو ماریں گے جن کے ہوم اور جگیہ کرنے سے
تجھ کو طاقت ہوتی ہے یہ سب سخت باتیں ہرنیاکش کی سُن کر واراہ جی اس لئے تھوڑی دیر تک نہیں بولے کہ
نیک آدمی بدبات کہنے سے بد کہنے والے کی عمر اور تیج اور بل کم ہو جاتا ہے جب واراہ جی نے جانا کہ بُری بات
کہنے سے تیج اور بل ہرنیاکش کا جاتا رہا تب پرتھوی کو اپنی مایا سے پانی پر رکھ کر ہرنیاکش سے کہا کہ اے کشیپ نندن
سچ ہے میں پانی کا سور ہو کر تجھ ایسے گاؤں کے کُتّے کو جو اپنے کو شیر کی طرح سمجھتا ہے ڈھونڈھتا پھرتا ہوں اور
جس کی موت نزدیک پہونچتی ہے اُس کو بھلی اور بُری بات کہنے کا بچار نہیں رہتا ہے اور یہ پرتھوی تیرے
پرکھوں کی امانت میں تیرے سامنے جو تو اپنے کو بڑا شوربیر جانتا ہے لا کر سامنے کھڑا ہوں پہلے تو اپنی گدا جو
ہاتھ میں لئے ہوئے ہے میرے اوپر چلا جب تیری گدا کچھ کام نہ کرے گی تب میں اپنی گدا تجھ پر چلاؤں گا اور یہ
تو نے سچ کہا کہ ہم نے ہزاروں مرتبہ اوتار لے کر دیتوں کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اُتارا ہے وہی حال تیرا ابھی ہوگا یہ بات
سنتے ہی ہرنیاکش نے بڑے کرودھ سے واراہ بھگوان پر اپنی گدا چلائی واراہ جی نے اس کی گدا روک کر اپنی گدا
اُس پر چلائی اسی طرح دونوں طرف سے گدا جُدھ ہونے لگا جب لڑتے لڑتے تھوڑا دن رہ گیا تب برھما جی نے
آ کر واراہ جی سے بنتی کی کہ اے مہاراج آپ ہرنیاکش کے مارنے میں کس واسطے دیر کر کے اس کو کھیل کھلاتے
ہیں اس ادھرمی کو مار کر دیوتاؤں کا ڈر چھڑا دیجئے سوائے آپ کے دوسرا کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا ہے جو اس کو
مار سکے یہ بات برھما جی کے سنتے ہی واراہ جی نے ایک گدا ہرنیاکش کے ایسی ماری کہ وہ گر پڑا جب پھر اُس نے
اٹھ کر اپنی مایا سے اندھیارا پیدا کیا تب واراہ جی نے سُدرشن چکر کو جس میں ہزار سورج کے برابر روشنی ہے بُلا کر
اُس کی مایا ہرلی جب ہرنیاکش نے ترشول چلایا تب سُدرشن چکر نے ترشول اُس کا کاٹ ڈالا پھر واراہ جی نے

ایک طمانچہ ہرنیاکش کو ایسا مارا کہ وہ مر گر پڑا اس کے مرنے سے دیوتاؤں نے خوش ہو کر واراہ جی پر پھول برسائے اور اپنا منورتھ سدھ پا کر باجے بجائے۔

اُنیسواں[19] ادھیاے

آنا برھما جی کا دیوتاؤں سمیت واراہ بھگوان کے پاس اور استوتی کرنا اُن کی

متیرے جی نے کہا کہ اے بدورجی جب ہرنیاکش مارا گیا تب برھما جی نے دیوتاؤں سمیت واراہ جی کے پاس آ کر اس طرح استوتی کی کہ اے پربرھم پرمیشور آپ نے واسطے رچھا کرنے دیوتا اور براہمن اور جگیہ کی اوتار لیکر ہرنیاکش ادھرمی دُکھ دینے والے کو مار ڈالا اور پرتھوی کو پاتال سے لا کر پانی پر ٹھہرایا اب آپ کی کرپا سے اس پرتھوی پر سب جیو آنند سے رہ کر جگیہ پوجا دان آدک کریں گے ہرنیاکش کے وقت میں دیوتا اور پتروں کا بھاگ نہیں ملتا تھا اب وہ لوگ جگیہ اور ہوم اپنا اپنا حصہ پا کر خوشی سے آپ کا اسمرن کریں گے جب دیوتا لوگ استوتی کر چکے تب پرتھوی استری روپ ہو کر واراہ جی کے سامنے آئی اور اُس نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ جیوتی سروپ آپ نے دیا کر کے مجھ کو پاتال سے لا کر پانی پر قائم کیا دنیا کے سب چھوٹے بڑے جیو اپنا پاؤں میرے اوپر رکھتے ہیں اور آپ نے آدر کر کے مجھ کو اپنے دانتوں پر اُٹھایا اس لیے میں نے اپنے کو کرتارتھ جانا کس واسطے کہ آپ کے چرنوں کی چھایا سب دنیا پر پڑتی ہے اور میری چھایا آپ کے سر پر پڑی لیکن میں ایک بات سے بہت ڈرتی ہوں کہ کلجگ باسی آدمی بڑے پاپی ہو کر اپنا کرم اور دھرم چھوڑ کر بُرا کام کریں گے اور بھگتوں سے دشمنی رکھ کر آپ کی بھگتی سے بمکھ رہیں گے اور اپنے ماتا پتا بھائی بندھو سے جھگڑا کر کے سالے اور سُسرے سے محبت رکھیں گے اور استری اپنے پتی سے پریت نہ رکھ کر دوسرے آدمی کو چاہے گی اور آدمی اپنی استری کا پالن کر کے بیشیا سے پریت کرے گا اور بیٹا اپنے باپ کا مرنا بچار کر چاہے گا کہ کب یہ مرے کب مال ہمارے ہاتھ لگ کر بیشیا گمن کرنا اور جوا کھیلنے کا آرام ملے اور راجا لوگ اپنا دھرم کرم چھوڑ کر پرجا کا مال لے کر پرجا کو دکھ دیویں گے اور سب آدمی اپنے کھانے اور پہننے اور اندریوں کو سُکھ دینے کی اچھا رکھ کر اپنے مطلب کی دوستی رکھیں گے اس لیے کلجگ باسیوں کو آپس کے بَرودھ سے بڑا دُکھ ہو گا جب ایسے ادھرمی میرے اوپر اپنا پاؤں رکھیں گے تب میں بہت دکھی ہوں گی اس واسطے میری رچھا آپ کو کرنی چاہیئے یہ بات سن کر واراہ جی نے کہا کہ اے پرتھوی تو اُن سے مت ڈر جب ادھرمیوں کے پیدا ہونے سے تجھ کو دکھ ہو گا تب ہم سگن اوتار لے کر ادھرمیوں کو مار کر تجھے سکھ دیں گے یہ کہہ کر واراہ جی بیکنٹھ کو چلے گئے اور سب دیوتا اپنے لوک کو گئے۔

بیسواں ادھیائے

کہنا میترے رکھیشور کا بدورجی سے پیدائش دُنیا کی

سونکادک رکھیشوروں نے اتنی کتھا سُن کر سوت جی سے پوچھا کہ جب واراہ جی پرتھوی کو پانی پر رکھ کر بیکنٹھ کو گئے تو اُس کے بعد پھر کس طرح جگت کی اُتپتی ہوئی اور میترے رکھیشور اور بدورجی سے کیا باتیں ہوئیں سوت جی نے کہا کہ جب بدورجی واراہ اوتار کی لیلا سُن کر بہت خوش ہوئے تب اُنھوں نے میترے رکھیشور سے پوچھا کہ اے مہاراج پرتھوی قائم ہونے کے بعد برھماجی نے سنساری جیوُوں کو کس طرح پیدا کیا میترے جی نے کہا جب پرتھوی قائم ہو چکی تب آدی نرنکار کی مایا اور اِچھا سے چوبیس ۲۴ تتو ظاہر ہو کر ایک پُرش یکش یکش نام پیدا ہوا جب اُس کو بھوک اور پیاس لگی تب وہ کچھ چیز کھانے کو نہ پا کر برھماجی کو کھانے کے واسطے چلا برھماجی نے کرودھ کر کے اُس کو اپنے کھانے سے منع کیا تب برھماجی کے کرودھ کرنے سے ایک پُرش تموگُنی رکش راچھس نام راچھس پیدا ہوا برھماجی نے اُن دونوں کو دیکھتے ہی کچھ ڈر مان کر پیدا کرنا جیوُوں کا بند کر دیا اور اپنے من میں یہ بچار کیا کہ ہمارے اس شریر سے سرشٹی رچنے میں ادھرمی لوگ پیدا ہوں گے جب میں دوسرا شریر رکھ کر ستوگُن سے جیوُوں کو پیدا کروں گا تب گیانی اور دھرماتما لوگ پیدا ہوں گے ایسا بچار کر برھماجی نے وہ تن اپنا چھوڑ کر دوسرا شریر رکھ لیا اور اپنے پہلے شریر کے داہنے انگ سے سوایمبھو منو نام ایک پُرش اور بائیں آدھے شریر سے شت روپا نام استری پیدا کر کے دونوں کا بیاہ کر دیا جب سوایمبھو منو نے برھماجی سے کہا کہ مہاراج مجھ کو کیا حکم ہوتا ہے تب برھماجی نے بچارا کہ جس تن سے سوایمبھو منو اور شت روپا پیدا ہوئے ہیں اُس شریر سے پرمیشور کا تپ اور اسمرن نہیں کیا بنا ہر بھجن کے دھرماتما اور گیانی آدمی اُن سے نہیں پیدا ہوں گے یہ بات سوچ کر برھماجی نے سوایمبھو منو اور شت روپا سے کہا کہ پہلے تم پرمیشور کا تپ اور اسمرن کرو تب سنساری جیوُوں کو پیدا کرو جس میں دھرماتما آدمی پیدا ہوں اُسی وقت سوایمبھو منو اور شت روپا برھماجی کی آگیا سے بن میں تپ کرنے چلے گئے اُن کے جانے کے بعد برھماجی نے نارائن جی کا دھیان کر کے اُن سے کہا کہ اے دینڈیال میرا اپرادھ چھما کیجئے اور مجھ سے سرشٹی رچنے میں بھُول ہو کر یہ مشکل کام نہیں بن پڑتا ہے آپ اُس کے پیدا کرنے کی سامرتھ مجھ کو دیجئے کہ آپ کی آگیا کے موافق جیو پیدا ہوں یہ بات سُن کر برھماجی کو دھیان میں نارائن جی نے ایسا اُپدیش کیا اے برھما اب تمھارا شریر شدھ ہوا تم جگت کی رچنا کرو دھرماتما اور گیانی آدمی پیدا ہوں گے یہ بات بیکنٹھ ناتھ کی سُن کر برھماجی نے خوش ہو کر نارائن جی کی کرپا سے مریچ کیشپ اتری انگرا پلستیہ کرتو بھرگو بسشٹھ دچھ نارد دس بیٹے پیدا کئے اُن دسوں نے برھماجی سے پوچھا کہ ہم کو جو حکم ہو وہ کریں برھماجی نے کہا کہ تم لوگ پہلے پرمیشور کا تپ کرو پیچھے سے سنساری جیو پیدا کرو اس بات میں نارائن جی اور ہماری دونوں کی خوشی ہے یہ بات برھماجی کی سُن کر نارد اور انگرا اور

کر تو تین آدمیوں نے کچھ جواب نہیں دیا اور بھرگو وغیرہ سات بیٹے خوش ہو کر دسوں آدمی پرمیشور کا تپ کرنے کے لئے بن میں چلے گئے اور برھماجی کے جس شریر سے سوایمبھومنو اور شت روپا پیدا ہوئے تھے اُس شریر کی ہڈی اور چمڑا جو پڑا تھا اُس میں سے اندھیارا پیدا ہوا اور اُس اندھیارے کو یکش اور رکش نے جو پہلے برھماجی سے پیدا ہوئے تھے استری سمجھ کر لے لیا۔

اکیسواں اَدّھیائے

درشن ہوئے کر بردان دینا نارائن جی کا سوایمبھومنو اور شت روپا اور کردم رکھیشور کو

میترے جی نے کہا کہ اے بدورجی جب سوایمبھومنو اور شت روپا نے جنگل میں جا کر دس ہزار برس تک پرمیشور کا دھیان اور تپ کیا تب بیکنٹھ ناتھ نے درشن دے کر اُن سے کہا کہ ہم تم سے بہت خوش ہیں کچھ بردان مانگو سوایمبھومنو اور شت روپا نے برھم پرمیشور کا درشن پاتے ہی بہت استوتی اور پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دیناناتھ انترجامی ہم نے دنیا پیدا کر کے راج گدی کا سُکھ پانے کے واسطے تپ کیا سو ہم نے بھول کی کہ راج کی اِچّھا سے تپ کیا مکتی ملنے کے واسطے تپ اور اسمرن کرنا چاہیئے تھا نارائن جی نے یہ بات سُن کر کہا کہ اے سوایمبھومنو جس مطلب کے واسطے تم نے تپ کیا ہے وہ بھی اور سوائے اس کے اور جس چیز کی چاہنا ہو وہ بھی بردان ہم سے مانگو تم کو دیں گے جب ایسی کرپا اور دیا بیکنٹھ ناتھ کی سوایمبھومنو اور شت روپا نے اپنے اوپر دیکھی تب ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ایسا بیٹا ہمارے پیدا ہو یہ بات سُن کر پربرھم پرمیشور نے کہا کہ ہم ایسا کوئی دوسرا نہیں ہے جو تمھارے یہاں پیدا ہو کر تم لوگوں کی کامنا پوری کرے اس لئے ہم آپ ہی اوتار لے کر تمھارے ناتی ہو ویں گے یہ کہہ کر نارائن جی انتردھان ہو گئے اور سوایمبھومنو اور شت روپا نے برھماجی کے پاس آ کر ڈنڈوت کی اور سوایمبھومنو اپنے پتا کے حکم سے سب پرتھوی کا راج کرنے لگے اور سوایمبھومنو اور شت روپا سے دو بیٹے اُتان پاد اور پریہ برت اور تین لڑکیاں آکوتی دیوہوتی اور پرسوتی نام پیدا ہوئیں اُتان پاد کے دھرو نام بیٹا پیدا ہوا اور پریہ برت پہلے نارد جی کے گیان سکھلانے سے برکت ہو گئے تھے پھر اُنھوں نے برھماجی کے سمجھانے سے ساتوں دویپ کا راج کیا اور سوایمبھومنو نے آکوتی کا بیاہ رُچ نام رکھیشور سے کر دیا اور کردم رکھیشور برھماجی کے بیٹے نے اپنے باپ کے حکم سے دس ہزار برس پرمیشور کا تپ کیا جب بھگوان نے پرسنّ ہو کر درشن دے کر اُن سے کہا کہ تم بردان مانگو تب کردم رکھیشور نے ڈنڈوت اور پوجا اور استوتی کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے جیوتی سروپ انترجامی میں نے دنیا پیدا کرنے کے واسطے تپ کیا ہے یہ بات سُن کر بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ ہم کو پہلے سے تمھارے من کا حال معلوم تھا ہم نے تم کو اچھا پور بک بردان دیا اس کے سوائے اور جو کچھ چاہو گے وہ بھی تم کو ملے گا اور آج کے تیسرے دن سوایمبھومنو تمھارے پاس آ کر دیوہوتی اپنی بیٹی کو تم کو بیاہ دیں گے اور ہم تمھارے یہاں اوتار لیں گے تم بیاہ کرنے سے انکار نہ کرنا یہ کہہ کر بیکنٹھ ناتھ کی آنکھوں سے یہ سمجھ کر آنسو بہنے لگے کہ دیکھو کردم رکھیشور نے بیاہ ہونے کے واسطے

جو ہمیشہ قائم نہیں رہتا دس ہزار برس تپ کیا ہے یہ پچھتاوا کرنے سے جس جگہ پر ییشور کے آنسو گرے تھے وہاں بندوسر बिन्दुसर نام تیرتھ ظاہر ہوا اور یہ تالاب آج تک کُرچھیتر کے پاس موجود ہے آنسو گرنے کے پیچھے بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ جو کوئی اس تیرتھ میں نہاوے گا اُس کے سب پاپ چھوٹ کر دھرم کی طرف من اُس کا لگے گا یہ بات کہہ کر پر برھم پرمیشور بیکنٹھ کو چلے گئے اور کردم جی سوامبھو منو کے آنے کی آسا کرنے لگے تیسرے دن راجہ سوامبھو منو ست روپا اپنی استری اور دیوہوتی اپنی لڑکی سمیت جڑاو رتھ پر چڑھ کر پہلے بندوسر تیرتھ میں گئے وہاں نہا کر پھر کردم رکھیشور کے مکان پر جا کر ڈنڈوت کی کردم جی ٹہرے اور بھاؤ سے اُن کو ٹہال کر اُن کی بڑائی کرنے لگے اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ سوامبھو منو اور شت روپا کا من کردم جی کا مکان دیکھنے سے خوش ہوا جب سوامبھو منو اور شت روپا نے آپس میں کردم کو دیوہوتی اپنی بیٹی بیاہنے کے واسطے بچار کیا تب سوامبھو منو کردم رکھیشور کے سامنے ہو کر ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاراج جب نارد جی کے منھ سے آپ کا گُن سُن کر دیوہوتی میری لڑکی کو آپ کے ساتھ بواہ کرنے کی چاہنا ہوئی تب اُس نے اپنی ماتا سے یہ حال کہا اور میں اپنی استری سے اس کا منورتھ سُن کر دیوہوتی سمیت آپ کے پاس آیا ہوں میری لڑکی آپ کی سیوا میں رہے گی یہ بات سُنتے ہی کردم جی بہت خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تمہارا کہنا مجھ کو منظور ہے جو کوئی آدمی اپنی خوشی سے کسی کو کوئی چیز دیوے تو ضرور لینی چاہیئے نہیں تو پیچھے سے دُکھ ہوتا ہے اس لئے میں آپ کے حکم سے باہر نہیں ہوں لیکن اس شرط پر کہ جب تمہاری لڑکی کے اولاد ہوگی تب میں گرہستی چھوڑ کر ہر بھجن کرنے چلا جاؤں گا سوامبھو منو نے کہنا رکھیشور کا مان لیا اور دیوہوتی ایسی سندر تھی کہ جس پر رتی کا دیو کی استری نچھاور کر ڈالی جاوے۔

بائیسواں ادھیائے

بواہ کر دینا سوامبھو منو کا دیوہوتی اپنی لڑکی کا کردم رکھیشور سے

میترے جی نے بدور جی سے کہا کہ کردم رکھیشور نے دیوہوتی کے ساتھ اپنا بواہ کرنا قبول کیا تب سوامبھو منو نے دیوہوتی کا بواہ کردم جی سے بدھی پوربک کر کے کہا کہ مہاراج آپ کو فوج اور دولت جس چیز کی چاہنا ہو وہ میں آپ کے یہاں پہونچاؤں کس واسطے کہ سب راج اور دھن میرا براہمنوں اور رکھیشوروں کا ہے یہ بات سُن کر کردم جی نے کہا کہ اے راجا ہم کو فوج اور دولت کچھ نہ چاہیے جب سوامبھو منو شت روپا اپنی لڑکی کو کردم جی کے پاس چھوڑ کر راج مندر کو جانے لگے اس وقت دیوہوتی بہت روئی راجا اور رانی اُس کو دھیرج دیکر کردم جی سے بدا ہوئے اور دیوہوتی کردم جی کی سیوا میں رہ کر سب کام اُن کا پہلے سے بنا کے کر دیتی تھی جس میں کسی بات کے واسطے اُن کو کہنا نہ پڑے اور راجہ سوامبھو منو نے برہشمتی پوری (बर्हिष्मती पुरी) میں جہاں واراہ جی کے روئیں گرنے اور

گُنا اُگنے اور رکھیشوروں کے منتر پڑھنے سے دیت نہیں رہ سکتے تھے اپنی راج گدی پر جا کر بچار کیا کہ ہمارے پاس راج اور دولت بہت ہے اور دنیا میں آدمی دولت ہونے سے اُس کو بے فائدہ اپنے سُکھ کے واسطے جو ہمیشہ نہیں رہتا خرچ کرتے ہیں اور پرلوک کا ڈر نہیں رکھتے اس لئے آدمی کو چاہیے کہ جس کو پرمیشور دولت دیوے وہ اُس دولت کو نارائن جی کے نام پر اچھے کام میں خرچ کرے یہ بات بچار کر سوامبھو منو نے ہر سال بدھی پوربک جگیہ کرنا اور ہر روز صبح کے وقت بہت گئو اور سونا وغیرہ براہمنوں کو دان دینا شروع کیا جب نت نیم سے چھٹی پاوے تب پرمیشور کی کتھا اور لیلا مہاتما اور رکھیشوروں سے سُنا کرے اور جس وقت کوئی مہاپُرش اور براہمن نہ ہو اس وقت آپ کتھا اور کیرتن نارائن جی کی کہہ کر ہری چرنوں کا دھیان من میں رکھے اسی طرح اکہتر چوکڑی جُگ تک اُنھوں نے راج کیا اور ہری بھجن کے پرتاپ سے مرتے وقت تک اُن کی طاقت جیوں کی تیوں بنی رہی کوئی ساعت اُن کی بغیر یاد اور چرچا پرمیشور کے نہیں گزرتی تھی اُن کے راج میں جب پر جا لوگ چاہتے تھے تب ہری اِچھا سے پانی برس کر بارھوں مہینے سب طرح کے پھول اور پھل درختوں میں لگے رہتے تھے سب رعیت خوش رہ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کیا کرتی تھی اور سپنے میں بھی کسی کو دُکھ نہیں ہوتا تھا۔

تیئیسواں ۲۳ ادّھیاے

کردم جی کا اپنے جوگ بل سے ایک بمان بہت اچھا پیدا کرنا اور اُسی میں رہ کر دیوہوتی کے ساتھ بہار کرنا

میترے رکھیشور نے کہا اے بدور جی دیوہوتی اپنے پتی کی سیوا اور ٹہل میں ہر روز رہ کر ایک دن اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوئی اور دیوہوتی کے من میں گرہستی کا سُکھ اور بلاس کرنے کے واسطے کچھ چاہنا ہوئی تب کردم رکھیشور نے جو اس کی سیوا اور پتی برتا دھرم سے بہت خوش رہتے تھے اپنے تپ کے پرتاپ سے جان لیا کہ میری استری کو سنساری سُکھ بھوگ کرنے کی اِچھا ہوئی ہے یہ حال جان کر من میں بچارا کہ دیکھو اُس نے راجا کی بیٹی ہو کر آج تک کبھی اپنے واسطے کچھ گہنا اور کپڑا نہیں مانگا اس لیے یہ چاہنا اُس کی پوری کرنی چاہیے ایسا سمجھ کردم رکھیشور نے کہا کہ اے راجا کی بیٹی میں تجھ سے بہت خوش ہوں تجھ کو جو چاہنا ہو وہ بردان مانگ لے اس بات کا سندیہ مت کر کہ یہ کہاں سے لا کر مجھ کو دیں گے نارائن جی کی کرپا سے ہم سب دے سکتے ہیں یہ بات سنتے ہی دیوہوتی نے ہنس کر کہا کہ اے سوامی آپ لوک اور پرلوک دونوں جگہ کے سُکھ دینے والے ہیں جب میں نے آپ ایسا مہاتما پتی پایا تب مجھ کو کس چیز کی کمی ہے میرے باپ نے آپ کو ایسا مہاتما اور گُن وان جان کر مجھ کو آپ کے حوالہ کیا تھا مجھ کو آپ کے ساتھ ایک مرتبہ گرہستی کا سنجوگ ہونا بہت ہے ہمیشہ بھوگ بلاس

کی چاہنا کرنا اچھا نہیں ہوتا یہ بات سُن کر کردم جی نے کہا کہ تو سنتوکھ رکھ میں تیری اچھا پوری کروں گا دیوہوتی
یہ بات اپنے پتی کی سُنتے ہی من میں اس بات کا سوچ کرنے لگی کہ دیکھو میرے پاس کچھ گہنا کپڑا اور مکان وغیرہ
سنساری سُکھ بھوگ کرنے کے لائق نہیں بدن بھی دھول اور مٹی سے بھرا ہے کس طرح بھوگ بلاس ہوگا کردم
رکھیشور انتریامی نے اُس کے من کا حال جان کر اُسی وقت ایک بمان سنہرا جڑاؤ بہت لمبا اور چوڑا جس میں
چاروں طرف موتیوں کی جھالر بندھی اور مخملی بچھونے بچھے اور جھاڑ اور فانوس لگے تھے اپنے جوگ بل سے
پیدا کیا اور اُس بمان میں بہت طرح کے مکان علیحدہ علیحدہ اندر پوری کے برابر بنے تھے اور بہت طرح کے پھل اور
پھول وہاں درختوں میں لگے تھے جن پر طرح طرح کے پنچھی اس بمان میں اچھی اچھی بولی بولتے تھے اور اچھے اچھے
تالاب اور باؤلی بنے تھے اور سب سامان دنیا کے سکھوں کا اُس میں رکھا تھا دیوہوتی نے اُس بمان کی شوبھا دیکھ کر من
میں ایسا بچار کیا کہ دھول بھرا میرا بدن اس بمان پر بیٹھنے کے لائق نہیں ہے یہ سندیہہ دیوہوتی کے من کا جان کر اُسی
وقت کردم جی نے اپنے جوگ بل سے ایک نارائن کنڈ جس میں عمدہ بہت صاف پانی بھرا ہوا تھا اور کمل کے
پھولوں پر بھونرے گونج رہے تھے پیدا کر کے دیوہوتی سے کہا کہ اے راجا کی بیٹی تو اس کنڈ میں نہا لے جب رکھیشور
کے حکم سے دیوہوتی نے اُس کنڈ میں نہایا تب وہ دبیہ روپ بہت سندر دیوکنیا کے برابر بارہ برس کی عمر
کی ہو کر جڑاؤ گہنا اور کپڑا بہت اچھا پہنے اُس میں سے باہر نکل آئی اور اُس کے ساتھ ہزار داسیاں بہت سُندر
بارہ برس کی گہنا اور کپڑا بہت اچھا پہنے اپنے اپنے ہاتھوں میں چنور اور عطردان وغیرہ سب سامان لئے ہوئے
کُنڈ سے باہر نکل کر بولیں کہ اے راجا کی بیٹی ہم کو جو حکم ہو وہ ہم کریں اُس وقت راجا کی بیٹی ایسی سُندر معلوم ہوتی تھی
کہ جس پر رتی کامدیو کی استری کو نچھاور کر ڈالئے جب کردم رکھیشور نے اُس چندر مکھی کا منہ دیکھا تب اپنے شریر کو دیکھ کر
من میں بچار کیا کہ مجھ کو بھی چاہئے کہ اپنا شریر دیوہوتی کے لائق بناؤں ایسا بچار کر کردم رکھیشور نے اُس کنڈ میں نہایا تو
وہ بھی دبیہ روپ اشونی کمار کے برابر خوبصورت سولہ برس کی عمر کے ہو گئے جب نارائن جی کی کرپا سے دونوں آدمی جوان
ہو گئے تب کردم جی دیوہوتی کا ہاتھ بڑے پریم سے پکڑ کر اس بمان پر چڑھ گئے اور سب داسیاں بھی اس بمان میں جا کر
اپنا اپنا کام کرنے لگیں جو سامان سُکھ اور بلاس کے بیکنٹھ اور اندر لوک میں رہتے ہیں وہ سب سامان پرمیشور کی
دیا سے اُس بمان میں کردم رکھیشور اور دیوہوتی کے واسطے موجود تھے اُس بمان پر کردم جی اور دیوہوتی نے بہت
دنوں تک رہ کر گرہستی کا سُکھ اُٹھایا جس وقت من ان کا کہیں جلنے کے واسطے چاہتا تھا اُسی وقت وہ بمان ہوا
کی طرح اُڑتا ہوا بیچ اندر لوک اور برون لوک اور کُبیر لوک اور گندھرب لوک وغیرہ اور سندراچل پہاڑ پر ایک
ساعت میں چلا جاتا تھا اور دونوں کے بہار کرتے وقت دیوتاؤں کی کنیا اور دیوتا آدک اُس بمان کی خوبصورتی
اور کاریگری دیکھ کر کردم جی اور دیوہوتی کے بھاگ کی بڑائی کیا کرتے تھے جب اسی طرح کردم رکھیشور کو دیوہوتی سے
بھوگ بلاس کرتے ہوئے عرصہ گزرا اور نو لڑکیاں پیدا ہوئیں تب کردم جی نے چاہا کہ سنساری بھوگ بلاس چھوڑ کر پھر
نارائن کا تپ اور دھیان کروں ایسا بچار کر دیوہوتی سے کہا کہ اے راجا کی بیٹی جو تم کہو تو میں پرمیشور کا بھجن کرنے

چلا جاؤں اب میرا من گرہستی میں نہیں لگتا ہے یہ بات سُن کر دیو ہوتی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ مہاراج ہری بھجن کرنا بہت اچھی بات ہے اور میں بھی آج تک سُکھ اور بلاس سنساری جھوٹے بیوہار میں بھول کر تمہاری سیوا اور ٹہل کرنے سے بچھڑ رہی مجھ کو چاہیئے تھا کہ آپ کے چرنوں کا دھیان رکھ کر مکتی پاتی سنساری سُکھ بھوگ کرنے سے نو لڑکیاں جو پیدا ہوئیں ہیں اُن کے بواہ کرنے کا سوچ مجھ کو ہو رہا ہے انھیں بواہ کر میں بھی بندھن سے چھوٹتی تو آپ کے ساتھ سیوا اور ٹہل کرنے کے واسطے چلتی اِن سب لڑکیوں کا بواہ کر لیجئے تب مجھ کو بھی اپنے ساتھ لے چل کر جنگل میں ہری بھجن کیجئے آپ کے چلے جانے کے پیچھے میں اُن کا بواہ کرنے کے واسطے کہاں رہ کا پاؤں گی ابتک میں نے اپنا سُکھ اور بلاس سمجھ کر آپ کی سیوا کی جو آپ کی پرمیشور بھاؤ سے سیوا کرتی تو اپنا پرلوک بنا کر آواگمن سے چھوٹ جاتی میں نے اپنے باپ کے گھر یہ بات سُنی تھی کہ جس نے آدمی کا شریر پا کر ہری بھجن اور ست سنگ اور تیرتھ جاترا کی اُسی کا اِس یونی میں جنم لینا سپھل ہے اور کوئی آدمی کا شریر پاکر سنساری مایا موہ میں پھنس کر خراب ہوا اُس کا جنم لینا برتھا ہے پرمیشور کی مایا نے مجھے ٹھگ لیا جو آپ ایسے پتی مہاپُرش پانے پر بھی ہری بھجن نہیں کیا دُنیا میں جو آدمی شالگرام اور ٹھاکر جی کا بھوگ لگائے بنا بھوجن کرتے ہیں اُن کو جیتے ہوئے مردے کے برابر سمجھنا چاہیئے یہ بات سُن کر کردم رکھیشور نے من میں بچار کیا کہ پرمیشور نے میرے یہاں اوتار لینے کے واسطے مجھے بر دان دیا تھا سو ابتک پیدا نہیں ہوئے یہ بات گرہستی چھوڑ دینے میں رہ جائے گی کردم رکھیشور نے یہ بات پرمیشور کی یاد کر کے اپنی استری سے کہا کہ اے راجہ کی بیٹی تو اپنے من میں کسی بات کی چنتا مت کر تیرے پیٹ سے نارائن اوتار لیں گے ایسا کہہ کر کردم رکھیشور نے دیو ہوتی سے بھوگ کیا ہری اِچھا سے اُس کے اُسی سمے گربھ رہا۔

چوبیسواں اَدھیائے

اوتار لینا کپل دیو مُنی کا دیو ہوتی کے گربھ سے اور چلے جانا کردم رکھیشور کا جنگل میں تپ کرنے کے واسطے

میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی جب دیو ہوتی کے پیٹ میں کپل دیو مُنی نے گربھ باس کیا تب کردم رکھیشور نے اُس کے منہ کا پرکاش چمکتا ہوا دیکھ کر کہا کہ اے راجا کی بیٹی تیرے پیٹ میں پرمیشور اوتار لینے کے واسطے آئے ہیں اب تو کسی بات کی چنتا مت کر ہم تپ کرنے کے واسطے جائیں گے تو میری پریت ترک کر دے یہ بات سنتے ہی دیو ہوتی نے خوش ہو کر کہا کہ اے پران ناتھ میں اس بات کا کس طرح یقین کروں جس وقت دیو ہوتی اپنے پتی سے یہ کہہ رہی تھی اُسی وقت برھما جی وغیرہ دیوتاؤں نے وہاں آکر دیو ہوتی کو یقین کرانے کے واسطے کہا کہ اے راجا کی بیٹی تیرا جپ اور تپ اور نیم اور دھرم سب سُپھل ہوا اب تیرے پیٹ سے پرم پرمیشور کپل دیو مُنی نام اوتار لے کر تیرا جس اور کیرتی دنیا میں بڑھا دیں گے اور اُن کے پیدا ہونے سے تیرا نام دُنیا میں ہمیشہ بنا رہے گا اور

تیرے من میں جو اگیان کی گانٹھ پڑی ہے وہ اُس کو گیان روپی آگ سے جلا دیں گے تو اُن کو اپنا بیٹا مت سمجھنا وہ
آچاریوں کو سانکھیہ جوگ گیان سکھانے کے لئے اوتار لیتے ہیں جب دھرم جاتا رہتا ہے تب وہ دُنیا میں اوتار لیکر
دھرم کی ترقی اور پاپ کا ناش کرتے ہیں یہ بات کہہ کر دیوتا لوگ کردم اور دیوہوتی کی پرکرما کر اپنے اپنے لوک کو چلے گئے
اور دیوہوتی کو ہری مندر سمجھ کر اُس کے درشن کرنے سے بہت خوش ہوئے جب دس مہینے کے پیچھے کپل دیو منی نے اوتار
لیا تب کردم رکھیشور سب لچھّن پرمیشور کے اُن کے شریر میں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اُس وقت دیوتاؤں نے آنند کے باجے
بجا کر آکاش سے پھول برسائے اور گندھربوں نے نارائن جی کا جس گایا اور اپسرائیں آکاش پر آ کر اپنے اپنے بماون پر
ناچنے لگیں اور تینوں لوک میں منگلا چار ہو کر چاروں طرف پرکاش ہو گیا جب کردم رکھیشور نے اُن کو پورن پر برہم جانا
تب اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اس طرح پر استوتی کی کہ اے آدی پُرش بھگوان تمھارا نام لینے اور درشن کرنے سے دنیا کے
جیو بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور آپ کا درشن بڑے بڑے جوگی اور رکھیشوروں کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا میرا
بڑا بھاگیہ تھا جو آپ نے بیٹا ہو کر میرے یہاں اوتار لیا جو اب بھی میں مُکت پدوی کو نہ پہونچوں تو مجھ کو بڑا ابھاگی سمجھنا چاہیئے
اور میں نے دیوتاؤں کے منہ سے سُنا تھا کہ آپ نے گیان اُپدیش کرنے کے واسطے اوتار لیا ہے آپ دیا کر کے مجھ کو ایسا گیان
سکھلایئے کہ جس گیان کے پرتاپ سے یہ تن جو مٹّی کا پُتلا ہے چھوڑ کر بھوساگر پار اُتروں جس وقت کردم جی یہ استوتی کر رہے
تھے اُس وقت پھر برھماجی اور سنک سنندن سناتن سنت کُمار نے وہاں آ کر کپل دیو مُنی سے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی کہ اے
مہاراج جو بات آپ نے اپنے مُکھ سے کہی تھی وہی کر کے ہم لوگوں کو اپنا درشن دیا سنسار میں کپل دیو مُنی آپ کا نام کہا
جائے گا پھر برھماجی نے کردم جی سے کہا کہ تم اپنی نو لڑکیوں کا بواہ نو رکھیشوروں سے کردو کردم جی اور دیوہوتی نے
برھماجی کی آگیا سے کلا نام لڑکی کی شادی مریچ رکھیشور سے کردی اور انسویا کی شادی اتری مُنی سے اور شردھا کی
شادی انگرا رکھیشور سے اور ہوی (हवि) کا بواہ پُلستیہ سے اور گتی نام لڑکی کی شادی پُلہ (पुलह) رکھیشور سے اور
یوگیہ کا بواہ کرتو رکھیشور سے اور کھیاتی نام لڑکی کی شادی بھرگو رکھیشور سے اور اُرندھتی کا بواہ بسشٹھ رکھیشور سے اور
شانتی نام لڑکی کی شادی اتھربن رکھیشور سے کردی سو سب جگیہ کی کریا اتھربن وید کے موافق ہوتی ہے بواہ کر کے سب
رکھیشور لوگ اپنی اپنی استری سمیت کردم جی اور دیوہوتی سے بدا ہو کر خوشی سے اپنے اپنے گھر گئے اور برھماجی اور
سنکادک رکھیشور بھی کپل دیو مُنی کو ڈنڈوت کر کے چلے گئے اور کردم جی نے اپنی لڑکیوں کو بدا کر کے کپل دیو مُنی سے
سے کہا کہ اے مہا پربھو دنیا میں یہ جیو بار بار پیدا ہونے اور مرنے میں پھنسا رہ کر مُکت ہونے کی اِچھا نہیں رکھتا اور
بہت طرح کا دُکھ اُٹھا کر اُس ادھرم دُکھ دینے والے کو نہیں چھوڑتا اِس کا کیا بھید ہے اور میں یہ بھی آپ سے پوچھتا
ہوں کہ کون تدبیر کرنے سے یہ من جو بیچ مایا موہ کُل پریوار اور سنساری سُکھ میں پھنس کر خراب ہوتا ہے اس مایا روپی
جال سے چھوٹ سکتا ہے یہ بات کردم جی کی سُن کر کپل دیو منی نے کہا کہ اے رکھیشور تمھاری اِچھا پوری ہوئی
جب ادمی دُنیا میں پیدا ہوتا ہے تب اُس پر تین فرض یعنی دیو رن رشی رن اور پتر (पितृ) رن عائد ہوتے
ہیں تم جگیہ کر کے دیو رن اور وید پڑھ کر رشی رن اور اولاد پیدا کر کے پتر رن سے اُرن ہوئے اب ہری بھجن کرنا

تمھارے واسطے اچھی بات ہے اور جو تم اپنا من دنیا سے الگ کیا چاہتے ہو تو دھیرے دھیرے سادھن کرنے سے
سنساری پریت چھوٹ جاتی ہے تم اس شریر کو جھوٹا جانو جس طرح پانی میں بُلبُلا اُٹھتا ہے اور اُس میں مٹی اور پانی اور
آگ اور ہوا اور آکاش کوئی چیز نہیں ہوتی اسی طرح اس تن کو ناقص سمجھ کر اس کا غرور مت کرو کس واسطے کہ
پران نکلنے کے پیچھے یہ شریر کسی کام کا نہیں رہتا اس لئے اس تن سے محبت کرنا نہ چاہیے، محبت اُس چیز سے
کرنا چاہیے جو ہمیشہ بنی رہے اور کبھی اُس کا ناش نہ ہو اور جس کے پرکاش رہنے سے اس تن میں چلنے سُننے بولنے دیکھنے
کھانے پینے کی سامرتھ ہے اُس کا دھیان کرو اور وہ چیتکار سب جیوؤں کے شریر میں میری شکتی سے سمجھ کر کسی چیز
سے دل نہ لگاؤ اور میرے پرکاش کو ہر روز اپنے شریر میں دھیان دھر کے دیکھو جب تمھارا چت شدھ ہو جاوے گا
اور اے پتا یہ سب گیان سنساری جیو بھول کر فقط اپنے جسم اور دولت اور پریوار پر گھمنڈ کرتے ہیں اس لئے میں نے
دھرم اور گیان ظاہر کرنے کے لئے یہ اوتار لیا ہے اور اے رکھیشور کام کرودھ لوبھ موہ مد متسر یہ چھ دشمن آدمی
کے ہی شریر میں رہ کر یہ سب سنساری جیوؤں کو بھلا دے کر خراب کرتے ہیں اُنھیں کے نشے میں آدمی
اندھا ہو کر ادھرم کرتا ہے اور جو ان کے بس میں نہ ہو کر ان کو اپنے ادھین رکھے وہ آدمی چاہے جنگل میں رہے
چاہے گھر میں رہے اُس کو جیون مکت سمجھنا چاہیے اور جب تک آدمی اپنے شریر اور استری اور بیٹے اور اپنے
پریوار کو اپنا جانتا ہے تب تک اُس کو موت اور سب کسی سے ڈر ہے اور جب اُس کو میری آگیا سے گیان
ملتا ہے تب وہ کال وغیرہ سب سے بے ڈر رہتا ہے اتنی کتھا سُنا کر میترے رکھیشور نے بدورجی سے کہا کہ
کردم جی نے یہ گیان سنتے ہی اپنا من برکت کر کے کپل دیوجی سے بنتی کی کہ اے مہاراج اب کہیے تو میں
جنگل میں جا کر آپ کے چرنوں کا دھیان کروں یہاں رہنے سے میرا من سنساری مایا موہ میں پھنسا رہے گا اور
آپ بھی اپنی ماتا کو گیان سنا کر بھوساگر پار اُتار دیجئے گا یہ بات سُن کر کپل دیومنی نے کہا کہ اے پتا جی تم جنگل
میں جا کر ہمارے سروپ کا دھیان کرو اور اُن سادھو اور مہاتماؤں کی سنگت کرو جن کی منڈلی میں ہمیشہ میری
کتھا اور کیرتن کا اسمرن اور پرچار رہتی ہے اُن کے ست سنگ اور میرے دھیان کے پرتاپ سے پھر من تمھارا
سنساری مایا کی طرف نہیں دوڑے گا۔

پچیسواں ۲۵ ادھیائے

جانا کردم جی کا جنگل میں اور اپنا تن تیاگ کرنا بیچ دھیان پرمیشور کے

میترے جی نے کہا کہ اے بدورجی یہ بات کپل دیومنی کی سُنتے ہی کردم رکھیشور اُن کو ڈنڈوت اور پرکرما کر کے
جنگل میں چلے گئے اور جاتے وقت دیوہوتی سے کہا کہ تجھ کو جس بات کا سندیہہ ہو کپل دیومنی سے پوچھ لینا
یہ بات سُن کر دیوہوتی کردم رکھیشور کے چرن پر گر کر ہاتھ جوڑ کر بولی کہ آپ نے مجھ کو کپل دیومنی کو سونپ دیا اس لئے

میں ساتھ چلنے سے لاچار ہوں اور کردم جی جنگل میں جا کر نارائن جی کے دھیان اور تپ میں لگ گئے اور سب جیووں سنساری
چیزوں میں پرمیشور کا پرکاش دکھ کے رس کی طرح ہے کہ کوئی گانٹھ مٹھائی اور رس سے خالی نہیں ہوتی برابر سمجھ کر جوگ
ابھیاس کے ساتھ اپنا تن تیاگ کر دیا اور اُن کے جانے سے دیو ہوتی کو بڑا سوچ اور دُکھ ہوا لیکن برھما جی کی بات یاد
کر کے گیان کی درشٹی سے چت کو دھیرج دیا اور کپل دیو جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولی کہ میں نے دیوتاؤں سے سنا تھا کہ آپ
آدی پرش بھگوان ہو کر یہ سنسار روپی برچھ جو مایا اور موہ کے پھول اور پھل سے لدا ہوا ہے اس کے کاٹنے والے ہیں
اب مجھ کو راجسی سکھ کی چاہنا نہیں رہی اس لئے مجھ کو اپنی شرن میں جان کر دیا اور کرپا سے ایسا گیان سکھائیے
جس میں میری اگیانتا چھوٹ جاوے دنیا میں اگیان اندھیرے کی طرح ہے جس طرح آدمی اندھیارے میں راہ بھول کر
ٹھوکر لگنے سے گڑھے میں گر کر چوٹ کھا جاتا ہے اسی طرح اگیانی آدمی سنساری مایا موہ میں لپٹ کر خراب ہو جاتا ہے
اور گیان کا دیپک ہاتھ میں رکھنے والا آدمی اچھی طرح اپنے مطلب کی جگہ پر پہونچ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے اور
کام کرودھ لوبھ اہنکار کے گڑھے میں نہیں گرتا اس لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ اس پرکرتی کا حال جس سے سب
دُنیا پیدا ہوتی ہے اور جس طرح پرکاش پرماتما پُرش کا سب جیووں کے تن میں رہتا ہے کرپا کر کے برنن کیجئے یہ
بچن سن کر کپل دیو منی بولے کہ اے ماتا میں یہ حال پوچھنے سے بہت خوش ہوا ایسی بات سُننے کی اِچھا مہا جوگی
اور رکھیشور لوگ رکھتے ہیں اور سنساری مایا جال سے چھوٹنے کے واسطے آدمی کو سوائے گیان ملنے کے دوسری
بات اُتم نہیں ہے اور ماتا اور پتا اور بھائی اور بیٹا اور متر اُس کو کہنا اور سمجھنا چاہیئے جو گیان کی بات بتلاوے
اور جو ماتا اور پتا آدک اپنے پریوار کو گیان نہیں سکھلاتے اُن کو دوست نہ جان کر دشمن جاننا چاہیئے تم تو آپ
گیانی ہو تمھارے بھوساگر پار اُترنے میں کچھ سندیہ نہیں ہے لیکن تم یہ بات نشچے کر کے جانو کہ میری کرپا اور دیا
ہوئے بغیر کسی کو گیان نہیں ملتا نہیں تو جو کوئی چاہتا وہ گیانی ہو جاتا اور ہم گیان کا حال تم سے کہیں گے
اُس کو جو آدمی پریت سے سُنے گا وہ کرتارتھ ہو کر بھوساگر پار اُتر جائے گا سنسار میں گیانی لوگ مُکتی پاتے اور
اگیانی آدمی مکتی پدوی کو نہیں پہونچتا اور اے ماتا جو کوئی کام کرودھ لوبھ اہنکار متسر کے بس ہو کر سنساری مایا
موہ میں پھنس جاتا ہے اس کو نرک ضرور بھوگنا پڑتا ہے اور یہ من اُن کی سنگت پا کر اشُبھ کرم کرنے سے چوراسی لاکھ
جونیوں میں جنم لے کر بہت طرح کا دُکھ اٹھاتا ہے اور جو آدمی ان کو اپنے بس میں رکھے وہ اپنے تن سے اُس پرش کو
الگ دیکھ سکتا ہے اور گیان پراپت ہوئے بغیر کام کرودھ وغیرہ بس میں نہیں ہو سکتے اور جو لوگ برکت ہو کر
بیراگ دھارن کر کے بھگتی جوگ کا ابھیاس رکھتے ہیں اُن کے بس میں بھی کام کرودھ وغیرہ ہو جاتے ہیں اور جو لوگ
میرے چرنوں کا دھیان سچّے من سے کرتے ہیں اُن کی مکتی ہونے کے واسطے وہ آنند کی راہ ہے اب تم اپنے پتی اور
لڑکیوں کے جانے کی کچھ چنتا مت کرو گرہستی میں من لگانا یہی سنسار کی پھانسی ہے جو آدمی جتنی پریت کل پریوار اور
دھن آدک جھوٹے بیوہار سے کرتا ہے وہ اتنی پریت سادھو اور مہاتما سے کرے تو مکت پدوی پر وہ پہونچ جاوے
اور اے ماتا منوشیہ کا تن کچھ دیوتا سے کم نہیں ہوتا لیکن گیان ہونا چاہیئے گیا نواں آدمی دیوتاؤں سے

اچھے ہوتے ہیں ان کی برابری دیوتا نہیں کر سکتے اور بھکتی یوگ کی پدوی جگیہ دان تیرتھ برت وغیرہ سب دھرموں سے
اُتم سمجھنا چاہیئے جب تک سنساری ترشنا نہیں چھوٹتی تب تک بھکتی یوگ ملنا کٹھن ہے اور گیان ملنے کے واسطے
ست سنگ چاہیئے سو بنا کرپا میرے سنت اور مہاتما کی سنگت نہیں ملتی یہ بات سنتے ہی دیو ہوتی خوش ہو کر اس
اچھا سے چاروں طرف دیکھنے لگی کہ وہ سادھو اور سنت کیسے ہوتے ہیں مجھکو ملیں تو میں ان کا ست سنگ کر کے بھوساگر
پار اُتر جاؤں کپل دیو جی نے یہ حال اس کا دیکھ کر کہا کہ اے ماتا سادھو اور سنت اور گیانی کے لچھن ہم تم سے کہتے ہیں
سنو اُن کو کسی کے بُرا کہنے سے کرودھ نہیں ہوتا نِندا اور استوتی کرنا دونوں اُن کے نزدیک برابر ہیں کس واسطے
کہ وہ سب جیووں میں پرمیشور کا پرکاش ایک سا دیکھتے ہیں اور دُکھی آدمی کو دیکھ کر ان کے ہردے میں دیا آتی ہے اور سب
جیووں کے ساتھ محبت رکھ کر کسی سے دشمنی نہیں رکھتے اور دن رات ہری چرنوں میں اپنا دھیان لگا کر میری کتھا
اور کیرتن سُننے کا پریم ان کو آٹھوں پہر بنا رہتا ہے کھانے پہرنے آدک سنساری کاموں کو اپنا کیا نہیں سمجھتے سب بات
بھلی اور بُری پرمیشور کی اچھا پر مانتے ہیں اور سُکھ اور دُکھ برابر سمجھ کر میرے ملنے کی اچھا سے اپنا گھر دوار کل پریوار چھوڑ کر
جس جگہ میری کتھا اور کیرتن کا سمرن اور چرچا رہتی ہے وہاں بڑے آنند سے رہتے ہیں اور کتھا سُننے سے اُن کو
گیان پراپت ہو کر بھکتی پیدا ہوتی ہے اور بھکتی ہونے سے من اُن کا سنساری مایا موہ سے الگ ہو کر ان کو میرا
سروپ اپنے ہردے میں گیان کی آنکھ سے دکھائی دیتا ہے اور اُن کا من میرے چرنوں میں لگا رہنے سے
برسات اور دھوپ اور جاڑا ان کو کچھ ستا نہیں سکتا ایسے سنتوں سے ست سنگ کرنے کے واسطے مجھکو ہمیشہ
اچھا بنی رہتی ہے لیکن وہ سادھو اور سنت ایسے سم درشنی ہو ویں کہ پشو اور پنچھی وغیرہ سب جیووں میں پرمیشور کا
چمتکار برابر سمجھ کر بھیتر اور باہر بیوہار اپنا ایک طرح پر کھیں ایسے گیانیوں کی مکتی ہوتی ہے اور کال سورج چندرما جراج
آگ پانی ہوا وغیرہ سب میرے ادھین رہ کر بنا آگیا میرے کچھ کام نہیں کر سکتے اور جو کوئی میری شرن میں آتا ہے
اُس کے اوپر کسی کا کچھ بس نہیں چلتا یہ بچن کپل دیو منی کا سن کر دیو ہوتی نے کہا کہ اے مہاراج مجھ استری کو یہ گیان پراپت ہونا
بہت کٹھن ہے اپنی بھکتی اور پوجا کی سہج راہ بتلا کر پرکرتی کا حال کہیئے یہ بات سنتے ہی کپل دیو منی بولے کہ اے ماتا تم
پہلے پرکرتی کا حال جو شریر کہلاتا ہے سنو کہ وہی ستو گن اور رجو گن اور تمو گن تینوں مل کر جو ایک جگہ رہتے ہیں
اُسی کو پرکرتی کی جڑ جان کر مایا کو اس جڑ کی ڈالیاں سمجھنا چاہیئے اور چوبیس تتو اُن ڈالیوں کے پتے ہیں اسی سے
سب جیووں کا شریر بن کر سنسار کی اپتتی ہوتی ہے اور تم آتما کو جسے بولتا پرش کہتے ہو ان چوبیس تتووں سے
الگ جانو کیونکہ وہ آتما سدا ایک روپ رکھ کر گھٹنے اور بڑھنے اور مرنے اور پیدا ہونے سے رہت ہے اور
چوبیس تتو جس سے شریر تیار ہوتا ہے ہمیشہ بنتے اور بگڑتے رہتے ہیں جو آدمی اپنے تن اور اندریوں کے سکھ کو اپنا
جان کر اس سے پریت رکھتا ہے اس کو اگیانی اور جو آدمی اپنے شریر میں آتما کو شریر سے ہمیشہ الگ جانتا ہے اسکو
گیانی سمجھنا چاہیئے اور انھیں چوبیس[۲۴] تتووں سے دیوتا اور آدمی اور جڑ اور چیتن سب جیووں کی اپتتی ہوتی ہے اسواسطے پرمیشور کو
مالک اور پیدا کرنے والا جانتے رہنا اچت ہے اے ماتا اپنے تن میں آتما کو چوبیس[۲۴] تتو سے الگ جانو تب تم کو گیان پراپت ہوگا

چھبیسواں ۲۶ ادھیاے

کہنا کپل دیومنی کا حال پرکرتی کا جس سے سب جیوؤں کا تن بنتا ہے

کپل دیومنی نے کہا کہ اے ماتا میں چوبیسوں ۲۴ تتو کا لچھن تم سے الگ الگ کہتا ہوں جس کے جاننے سے آتما اور شریر کا بھید الگ الگ معلوم ہوتا ہے کہ جو پرکاش نارائن جی کا سب جیوؤں کے تن میں رہتا ہے اسی کو آتما اور بولتا پُرش کہتے ہیں اُس کا ناش کبھی نہیں ہوتا ہے اور وہی پرش سب جیوؤں کا پالن کرتا ہے اس کا چمتکار جیوؤں کے تن میں اس طرح پر ہے جس طرح کئی برتن پانی سے بھر کر دھوپ میں رکھ دو تو اُن برتنوں میں سورج کی چھایا پڑنے سے دوسرے سورج دکھلائی دیتے ہیں اور جب اس برتن کو توڑ ڈالو تو وہ سورج اُس میں دکھلائی نہیں دیتے اور اس برتن کے ٹوٹنے سے سورج کا ناش نہ ہو کر وہ پرکاش پھر سُورج میں مل جاتا ہے اسی طرح آتما کا بھی حال سمجھنا چاہیئے جس کو ایسا گیان پراپت ہوتا ہے وہ آدمی سنساری مایا میں نہیں پھنستا سوائے اس کے جس طرح لکڑی میں آگ اور تِل میں تیل اور دودھ میں گھی ہو کر دکھائی نہیں دیتا اسی طرح آتما بھی من میں ہو کر دکھائی نہیں دیتا لیکن گیان کی راہ سے اس کو الگ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ جب تک وہ بولتا پرش شریر میں رہتا ہے تب تک اُس کا سنگ پاکر یہ شریر اسی کی سامرتھ سے جتنے کرم چلنے اور بولنے اور کھانے اور پینے اور اندریوں کے سُکھ بھوگنے کے ہیں سب کام کرتا ہے لیکن اُس کا سکھ بھوگ کرنے والا اُسی آتما پرش کو جو چھوٹا روپ پرمیشور کے پرکاش کا انگوٹھے کے برابر سب کے شریر میں رہتا ہے سمجھنا چاہئے کس واسطے کہ جب وہ آتما پرش شریر سے باہر نکل کر الگ ہو جاتا ہے تب وہ شریر مردہ ہو کر سوائے گل جانے اور سڑ جانے کے پھر اس تن سے کچھ کام نہیں ہو سکتا اسی بات کو بچار کر چوبیس ۲۴ تتو سے آتما کو الگ جاننا چاہیئے اس لئے جو لوگ گیانی ہیں وہ آتما پرش کو ابناشی اور شریر کو ناش ہونے والا جان کر اس شریر سے پریت نہیں کرتے اور پرکرتی کا روپ پہلے اچھی طرح معلوم نہیں ہوتا ستوگن اور رجوگن اور تموگن اُسی میں مل جاتے ہیں تب اُس کا سروپ پرگٹ ہوتا ہے اور پرمیشور کا چھوٹا روپ شریر میں رہنے والا بغیر جوگ ابھیاس کیئے اور گیان پراپت ہوئے کسی کو دکھائی نہیں دیتا اور وہی پرش دوسرا روپ کال بن کر باہر رہتا ہے اسی کے جاننے کے واسطے جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم آدک سب شُبھ کرم سنسار میں بنے ہیں اے ماتا جس نے اُس پرش کو پہچان کر اپنا مالک اور پیدا کرنے والا جانا وہ سب جگیہ اور تپ آدک شبھ کرم کر چکا بغیر اُس کے جانے سب سُکرم برتھا ہوتے ہیں اس کا جاننا کچھ کٹھن نہیں ہے وہ سہج میں بھگتی اور پریم کرنے سے پہچانا جاتا ہے سو تم بھگتی کر کے اُس پرش کو جانو پھر تم کو کوئی دوسری بات کرنے کے واسطے کچھ کام نہ رہ کر سنساری سوچ تمہارا چھوٹ جائے گا میں چار طرح کی بھگتی ساتوکی راجسی تامسی نردھا[illegible] نم سے کہتا ہوں اُس کا حال من لگا کر سُنو کہ پرمیشور کے ملنے کے واسطے ساتوکی بھگتی جل کے سمان نرمل ہے

جس میں سوائے مکتی پانے کے دوسری کامنا نہیں رہتی اور راجسی بھکتی استری اور دھن اور پُتر آدک سنساری سکھ ملنے کے واسطے سمجھو اور تامسی بھکتی اس واسطے ہے کہ میرا دشمن مرجائے اور نودھا بھکتی کرنے والے سنساری سُکھ اور مکتی وغیرہ کسی چیز کی چاہنا نہیں رکھتے اس طرح کی بھکتی مجھ کو بہت پیاری معلوم ہوتی ہے اور بھکتی اس کو کہتے ہیں کہ میرے چرن کمل کا دھیان جو بہت سُندر اور اتی کومل ہیں بڑی پریت اور سچے من سے اپنے ہردے میں رکھے اور آٹھ پہر میرے نام کا اسمرن کرے اور کسی وقت مجھ کو نہ بھلا کر ہاتھوں سے میری سیوا و پوجا اور پیروں سے تیرتھ جاترا کرے اور جو لوگ ساتوکی اور راجسی اور تامسی بھکتی کرتے ہیں انکی اِچھا و کامنا بھی پوری کر دیتا ہوں جس میں محنت اُن کی بیکار نہ جاوے لیکن جو آدمی بغیر کسی اِچھا کے نودھا بھکتی میری کرتے ہیں اُن سے میں بہت خوش رہتا ہوں کہ کون چیز اُن کو دے کر ان کے بدلے سے اِرن ہو جاؤں اے ماتا تم نودھا بھکتی میری کرو تو مکت پدوی پر پہنچوگی پر جو تم اپنے من میں یہ جانتی ہو کہ میں راجا سوایمبھو منو اور شتروپا کی بیٹی اور کردم جی کی استری اور راجا اُتان پاد اور پریہ برت کی بہن ہوں یہ شریر کا سب ناتا جھوٹا جان کر مہر بھکتی اور سادھو اور سنتوں سے ناتا لگاؤ اور سب اندریوں کا جو سواد اور سکھ ہے اس کی چاہنا پرمیشور کو ارپن کئے بنا مت کرو جب اس طرح تم سادھن کروگی تب تمھارے ہردے میں اس آدی پرش کا روپ تم کو آپ سے دکھائی دیگا اور اے ماتا یہ گیان اُس آدمی کو مل سکتا ہے جو اپنے دھرم اور کرم پر ٹھہر کر گیانیوں کا ست سنگ رکھے اور جس کام کا پھل بُرا ہے وہ کام نہ کرے اور جو کچھ اس کو پراربدھ کے موافق ملے اُس پر سنتوش کھکر زیادہ لالچ نہ بڑھاوے اور پیٹ بھر نہ کھاوے جس میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرتے وقت آلس نہ آئے اور جس جگہ تیرتھ استھان اور گیانیوں کا ست سنگ اِچھا ہو وہاں رہے جہاں ست سنگ اچھا نہ ہو وہاں نہ رہے اور پرماتما کو اپنے شریر اور سب جیوؤں میں برابر دیکھکر بھوک پیاس اور دُکھ سکھ کو برابر سمجھے ایسے آدمی کو جیون مکت کہتے ہیں اور جب تک ایسا گیان پراپت نہ ہو تب تک اپنے برن اور آشرم کے موافق کرم اور دھرم کرتا رہے اسکے کرنے سے دھیرے دھیرے گیان پراپت ہو جاتا ہے۔

ستائیسواں ادھیاے

کہنا کپل دیوجی کا سانکھیہ یوگ گیان دیوہوتی سے

کپل دیوجی بولے کہ اے دیوہوتی اب میں سانکھیہ یوگ گیان تم سے کہتا ہوں چت لگا کر سنو لیکن تم اس گیان کو بہت اَچھا جان کر ہر کسی سے مت کہنا یہ گیان جلدی سب آدمیوں کو نہیں ملتا اور سنساری بیوہار تم جھوٹا جان کر کبھی سچ مت سمجھنا جو تم کو یہ سندیہ ہو کر جو سنساری بیوہار سب جھوٹا ہے تو سنسار میں جو جگیہ اور تپ آدک دھرم اور پاپ کی بات لوگ کرتے ہیں وہ بھی جھوٹ ہوگی سو پن اور پاپ کی بات کو سچ مان کر اُسے جھوٹ کبھی مت سمجھو جس طرح کوئی آدمی کسی استری سے جاگتے وقت ملنے کی چاہنا رکھکر اسی دھیان میں سو جاوے

اور سپنے میں اُسی استری سے بھوگ کرکے دیریہ اُس کا گر پڑے تو بھوگ کرنا اُس کا جھوٹا اور دیریہ گرنا سچ ہوتا ہے
اسی طرح یہ سنسار جھوٹا ہو کر جو پاپ اور پن آدمی کرتے ہیں اُس کے بدلے دُکھ سُکھ ضرور بھوگنا پڑتا ہے اس بات کا
ایک اتہاس کہتا ہوں سنو کہ ایک آدمی جنگل سے لکڑی کا بوجھ کاٹ کر اپنے سر پر رکھ کر بیچنے کے واسطے لئے جاتا تھا
جب وہ دھوپ کی گرمی سے راہ میں تھک گیا تب ایک درخت کے سایہ میں آکر بوجھا سر پر سے اُتار کے ایک
کنوئیں کی جگت پر بیٹھ کر پانی پی کر سستانے لگا اُس وقت کیا دیکھا کہ ایک سوار گھوڑا دوڑائے ہوئے اس
کنوئیں پر پانی پینے کے واسطے چلا آتا ہے اُس کو دیکھ کر لکڑی بیچنے والے نے اپنے من میں کہا کہ جو ہم کو بھی گھوڑا ملتا
تو ہم بھی سوار ہو کر چلتے بوجھ اٹھانے اور پیدل چلنے سے پیر جلتے ہیں اسی بچار میں وہ کنوئیں کی جگت پر سو گیا تو
سپنے میں اُس کو گھوڑا ملا جب وہ گھوڑے پر سوار ہو کر اس کو کُدانے لگا تب گھوڑے پر سے گر پڑا اسی سوپن اوستھا میں
وہ سوتا ہوا اُچھلا تو کنوئیں میں جا گرا اور کنوئیں میں گرنے سے ہاتھ پانوں اُس کے ٹوٹ گئے اے ماتا اس کو گھوڑا
ملنا تو جھوٹا اور کنوئیں میں گرنے سے چوٹ لگنی سچی ہوئی اسی طرح سنساری سکھ جھوٹا سمجھو اور پاپ کرنے کا دنڈ
ضرور ملتا ہے جب اس لکڑی والے کو نکالنے کے واسطے لوگوں نے تدبیر کی تب اس نے کنوئیں میں سے کہا کہ
میں سپنے میں گھوڑے پر چڑھا اس کا یہ پھل پایا اور جو لوگ ہمیشہ گھوڑے پر چڑھتے ہیں وہ نہ معلوم کیسے گہرے
کنوئیں میں گر کر کیا سزا پاویں گے اے دیو ہوتی جو آدمی سنسار میں سواری اور گہنا اور کپڑا اور عورت اور مکان وغیرہ
کا سُکھ پا کر یہ سمجھتا ہے کہ یہ سب سُکھ میں اپنے پراکرم اور اپنی کمائی سے بھوگ کرتا ہوں پرمیشور کی دیا اور کرپا سے
اس سکھ کا ملنا نہیں سمجھتا اُس کو ضرور دُکھ بھوگنا پڑے گا اور جو آدمی اس سُکھ کا ملنا پرمیشور کی دیا اور کرپا سے
جان کر اس میں زیادہ محبت نہیں رکھتا ہے اور اپنے برن اور شریر کا دھرم سمجھ کر اس دولت کے غرور میں کسی جیو
کو دُکھ نہیں دیتا اُس کو دنڈ نہیں ملتا یہ گیان سُن کر دیو ہوتی بولی کہ اے مہاراج آپ کہتے ہیں کہ اس شریر سے
آدمی پُرش کو الگ سمجھو سو یہ بات بہت مشکل ہے بغیر آنکھ کے دیکھے اُس پرش کو پرکرتی سے کس طرح الگ جانوں
وہ پُرش تو اس شریر سے اس طرح ملا ہوا ہے جس طرح دودھ میں گھی اور اگنی میں پرکاش رہتا ہے اس کا
حال الگ کر کے کہئے یہ بات سن کر کپل دیو مُنی بولے کہ اے ماتا یہ گیان کی راہ اور آنکھوں سے بھی دیکھ کر بچار
کرنا چاہیئے کس واسطے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تب ہاتھ پاؤں وغیرہ سب اندریاں اس کی بنی رہتی ہیں لیکن
اُس آتما پرش پرمیشور کا چمتکار شریر سے نکل جانے پر پھر اس تن سے کچھ کام نہیں ہو سکتا یہ بات ظاہر میں
آنکھوں سے دیکھ کر جاننا چاہیئے کہ اس آتما پرش کے نہ رہنے سے یہ حال تن کا ہو جاتا ہے سو تم یہ حال آدمی کا
دیکھ کر اس شریر سے آتما کو الگ سمجھو اور جس طرح بیشیا بشئی विषयी آدمی کے پاس دولت دیکھ کر بہت طرح
سے اُس کا دھن اور دھرم دونوں لے لیتی ہے اسی طرح میری مایا دھرماتما پُرش کے پاس جا کر بہت طرح سے
اُس کو چھلتی ہے اور جو لوگ میرے چرنوں کی شرن میں رہتے ہیں اُن پر اس مایا کا بس کچھ نہیں چلتا کس واسطے کہ
گنگا جی میرے چرنوں کا دھوون ہیں اُن میں اسنان کرنے سے سب پاپ آدمی کے چھوٹ کر من اُس کا

شُدھ ہو جاتا ہے اور جو لوگ شاکشات میرے چرنوں کا دھیان اپنے انتہ کرن میں رکھتے ہیں وہ لوگ پھر سنساری مایا
موہ میں نہیں پھنستے ہیں جس نے پارس پتھر پایا ہے وہ کانچ کے جھوٹے نگ کی چاہ نہیں کرتا اور دنیا میں اسکی
سب کامنا اور اِچھا پوری ہو کر مرنے کے بعد پرلوک کا سُکھ ملتا ہے جس طرح بیٹے کے بھوجن کرنے سے باپ کا
پیٹ نہیں بھرتا اور دولت دوسرے کے پاس رکھی ہوئی وقت پر کام نہیں آتی اسی طرح شریر کو آتما سے الگ
جانے بنا گیان نہیں پراپت ہوتا اور ایسا گیان رکھنے والے جیون مکت ہوتے ہیں یہ سب گیان سُن کر دیوہوتی
بولی کہ اے مہاپربھو میں نے آپ کے گیان سکھلانے کے موافق آتما کو پرکرتی سے الگ سمجھا لیکن جلدی اس من کا
سنساری جال سے چھوٹنا اور نارائن جی کے چرنوں کا دھیان لگانا بہت کٹھن ہے جس دن سے تمھارے
پتا تپ کرنے کے واسطے گئے ہیں اُس دن سے ایک ساعت مجھ سے نہیں بھلائے جاتے من میرا ان کی یاد اور
دھیان میں لگا رہتا ہے کوئی ایسی تدبیر بتلایئے کہ جس سے سہج میں گیان اور مکتی مل جائے یہ بات سُن کر کپل دیو جی
بولے کہ اے ماتا ہم سہج راہ بھکتی یوگ کی تم سے کہتے ہیں سنو کہ جو کوئی پرمیشور کے ملنے کے واسطے دھیرے دھیرے
من اپنا لگاتا ہے تو اُس کی مکتی بھی ہو جاتی ہے جس طرح کوئی آدمی جگناتھ جی یا متھرا جی یا کسی دوسرے تیرتھ
کے جانے کی اِچھا کر کے گھر سے باہر نکل کر ایک قدم بھی ہر روز راستہ چلے تو وہ ایک دن ٹھکانے پر پہونچ جاتا ہے
اور جو راستہ ہی نہ چلے تو کس طرح پہونچے گا اور راہ چلتے وقت مسافر تھک کر کسی سے پوچھے کہ ٹکنے کا ٹھکانا کتنی دور
ہے جو وہ ٹکنے کی جگہ نزدیک بتا دے تو مسافر کو تھکنے پر بھی چلنے کی سامرتھ ہو کر ٹھکانے پر پہونچ جاتا ہے اور ٹکنے کی
جگہ دور بتانے سے آگے نہیں جا سکتا اسی جگہ ٹک رہتا ہے اسی طرح ہم تم سے کہتے ہیں کہ بھکتی جوگ پوجا پاٹھ
برت نیم پرمیشور کی کتھا اور کیرتن سننا سہج راہ ہے جو لوگ چت لگا کر یہ سب کام کریں وہ بھی مکتی پا سکتے ہیں لیکن
پوجا کئی طرح کی ہوتی ہے ایک تامسی پوجا ہے جس سے یہ مطلب رکھتے ہیں کہ دشمن ہمارا مر جاوئے اور بہت آدمی
لوگوں کے دکھلانے کے واسطے دیر تک مالا پھیر کر پوجا کرتے ہیں اس واسطے کہ سنساری لوگ دیکھ کر ہمارا بشواش
کریں دوسری راجسی پوجا ہے جس میں نارائن جی کے نام پر آدمی سے کپڑا اور روپیہ اور مٹھائی اور سگندھ آدک لیکر اسکو
اپنے خرچ میں لاتے اور سالگرام اور لچھمی نارائن جی کی مورتی کو سنساری سکھ ملنے کے واسطے پوجتے اور پجاتے ہیں اور
دوسرے کے گھر جو شالگ رام اور ٹھاکر جی ہوتے ہیں ان سے بھکتی اور پریت نہیں رکھتے اور تیسری ساتوکی پوجا اور
بھکتی مکتی پانے کے واسطے کرتے ہیں چوتھی نرگن پوجا وہ ہے کہ جس میں مکتی کی بھی اِچھا نہ رکھے اور جو جگیہ اور پوجا
اور دان اور برت آدک شبھ کرم کرے سب پرمیشور کے نام اَرپن کر دے اور اس کے بدلے میں کوئی کامنا نہ کرے
اور میری کتھا اور کیرتن سُنتے وقت کر دنا کی جگہ پر رو دیوے اور خوشی کی جگہ پر خوش ہو کر میرے دھیان میں مگن
رہے ایسے بھکتوں سے میں بہت شرمندہ ہو کر یہ بچار کرتا ہوں کہ کون سی چیز اُن کو دوں جس میں یہ مجھ سے خوش ہوویں
اور میں اُن کی سیوا کے بدلے سے اُرن ہو جاؤں اس طرح کے بھکت میرے جیون مکت ہیں اور چاروں برن میں وید پڑھا
ہوا براہمن مجھ کو بہت پیارا معلوم ہوتا ہے لیکن جو براہمن پرمیشور پریم نہیں رکھتا اُس براہمن سے شودر بھکت اور سادھو بھلا کو

میں بہت پیار کرتا ہوں اے ماتا تم میرے چرنوں میں دھیان لگا کر نارائن کا نام اسمرن کرو تو بھوساگر پار اتر کر آواگمن سے چھوٹ جاؤ گی اور جو کوئی پرمیشور کی بھگتی اور پوجا سے بچ رہ کر ان کا نام کبھی نہیں لیتا وہ مرنے کے بعد بہت دنوں تک نرک میں دکھ پاکر پشو آدک کی یونی میں جنم پاتا ہے اور بہت دن تک اس یونی میں رہکر پھر آدمی کا تن اس کو ملتا ہے اے ماتا پرمیشور کی بھگتی اور تپ اور جپ کرنے اور گیان پراپت اور بھوساگر پار اترنے کے واسطے کیول آدمی کا چولا ہے جس نے اس تن میں پرمیشور کو نہیں جانا وہ پیچھے بہت پچھتاوے گا۔

اٹھائیسواں ادھیائے

کہنا کپل دیوجی کا دیوہوتی سے پیدائش آدمی کی جس دن سے گربھ میں آکر پھر مرتا ہے

میترے جی نے کہا کہ اے بدورجی اتنی کتھا سن کر دیوہوتی نے کہا کہ اے مہاراج جو آدمی پرمیشور سے بمکھ ہیں ان کا مرنے کے بعد کیا حال ہوگا کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا سنساری لوگ کل پریوار دھن دولت گھربار کے جال میں پھنس کر عمر اپنی بے فائدہ کھو دیتے ہیں اور آدمی جوانی میں کمائی کر کے جن لوگوں کو کھلاتا پلاتا ہے وہی لوگ بڑھاپے میں دشمن ہو کر اس کو دکھ دیتے ہیں حال پیدا ہونے آدمی کا جنم سے لے کر مرنے تک تم سے کہتا ہوں سنو کہ جس دن استری کو پرمیشور کی کرپا سے گربھ رہنا ہوتا ہے اس دن بھوگ کرنے کے سمے استری اور پرش دونوں کا ویریہ مل کر کھولتا ہے پانچویں دن اس میں بلبلے کی طرح اٹھ کر دسویں دن بیر کے برابر گانٹھ بن جاتی ہے پندرھویں دن وہ گانٹھ مانس کا پنڈ بن کر کچھ گولے کی طرح لمباسا ہو جاتا ہے ایک مہینے میں ہاتھ اور سر اور سر کا نشان بنتا ہے اور دوسرے مہینے میں انگلیاں اور تیسرے مہینے میں چمڑا اور ہڈی اور چوتھے مہینے میں بدن پر روئیں اور آنکھ کان وغیرہ سب اندریوں کی صورت بن جاتی ہے اور پانچویں مہینے نارائن جی کی کرپا سے جیو آتما کا پرکاش اس میں ہو کر اس کو بھوک اور پیاس لگتی ہے اور چھٹے مہینے میں سر نیچے اور پانوں اوپر رہنے کے سبب سے اسکا جی گھبراتا ہے اور ساتویں مہینے اس کو اپنے کئی جنم اور آٹھویں مہینے میں سو جنم پیچھے کا حال یاد ہو کر گیان پراپت ہونے سے وہ جانتا ہے کہ میں نے پچھلے جنم میں جیسا کرم کیا تھا ویسا سکھ اور دکھ پایا تھا یہ بات سمجھ کر وہ پرمیشور کا دھیان کر کے ان سے بنتی کرتا ہے کہ اے مہاراج میں نے پچھلے جنم میں سنساری سکھ اور بلاس اور استری اور پتر کے موہ میں پھنسے رہنے سے خراب ہو کر جنم اور مرن سے چھٹی نہیں پائی اور سفت اور مہاتما کا ست سنگ نہیں کیا اس لئے الٹا لٹک کر دکھ پاتا ہوں اس وقت میرے اوپر کرپا کر کے اس نرک کنڈ سے مجھ کو باہر نکالئے تو اب میں تن اور من سے آپ کے تپ اور سیوا میں مستعد و مصروف رہوں گا لیکن ایسی دیا کیجئے کہ یہ گیان مجھ کو نہ بھولے اور دنیا میں ایسا کام کروں جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جاؤں جب نواں یا دسواں مہینا ہوا تب وایو جس کو پرسوت کہتے ہیں زور کر کے اس کو باہر گرا دیتی ہے اور گربھ میں لڑکی بائیں طرف اور لڑکا

داہنی طرف کوکھ میں رہ کر جب پرتھوی پر گر کر روتا ہے تب پرمیشور کی مایا سے پچھلے جنموں کا گیان اُس کو بھول جاتا ہے
وہ چھوٹا بالک بھوک اور پیاس لگنے سے دُکھ پاکر سوائے رونے کے اور کچھ بول نہیں سکتا اور بچھونے پر مل اور موتر
کرنے سے جب تک کوئی اس کو نہیں اٹھاتا تب تک اُس میں پڑا رہ کر دکھ پاتا ہے اور ماتا اور پتا اُس کے
مل اور موتر کو لتا پانی سے پونچھنے اور دھونے کے بعد اس کو گود میں لے کر خوش ہوتے ہیں جب اس عمر سے سیانا
ہو کر پانچ برس کا ہوتا ہے تب اُس کے ماں پتا ودیا سیکھنے کے واسطے اُس کو گرو کو سونپ دیتے ہیں وہاں بھی
ودیا سیکھنے میں مارپیٹ کھانے سے دُکھ پاکر اپنے من کے موافق کھیلنے نہیں پاتا جب سولہ برس کی عمر میں جوان
ہو کر اچھا گہنا اور کپڑا پہنتا ہے تب ابھمان سے کام کرودھ موہ میں پھنس کر اپنے برابر دوسرے کو نہیں سمجھتا اور جو
دردری اور کنگال ہوا تو دوسروں کو اچھا گہنا اور کپڑا پہنے اور اچھی چیز کھاتے دیکھ کر ڈاہ کی راہ سے سوچ
کرتا ہے اور بواہ ہونے کے پیچھے استری گھر میں آنے پر کھانے اور کمانے کی فکر میں دن رات دُکھی رہ کر جنم اپنا
برتھا کھو دیتا ہے اور جو آدمی پہلے جنم میں کچھ دان اور دھرم نہیں کئے ہوتا ہے وہ آدمی زیادہ کنگال ہو کر آٹھوں پہر
پیٹ بھرنے کی چنتا اور دُکھ اُٹھاتا ہے جب لڑکے بالے پیدا ہوتے ہیں تب اُن کی پریت میں پھنس کر بہت طرح
کے جھوٹ اور سچ بولنے سے کمائی کر کے اُن کا پالن کرتا ہے اور جب تک سامرتھ رہتی تب تک استری اور
لڑکوں کو اپنا سمجھ کر اُن کے پالن کرنے کے لئے اپنی جان پر سب طرح کے دُکھ اُٹھاتا ہے اور اپنے کُل اور پریوار
میں کسی آدمی کے مرنے پر اتنا روتا ہے کہ جس کا برنن نہیں ہو سکتا اور اپنی استری کے بس میں رہ کر اپنے
ماتا اور پتا کو کٹھور بچن کہہ کر دُکھ دیتا ہے اور پرلوک کا ڈر نہیں رکھتا اور آدمی استری کے موہ میں پھنس کر
جیسا خراب ہوتا ہے ویسی دوسری راہ اس کے پرلوک بگڑنے کے واسطے نہیں ہے

	دوہا	
گیان دھیان اور دھرم کو جراموں سے کھاے دھرم اور کام گنواے کے آپ رہے کھسیاے		اِہ بکھ تو کاٹے چڑھے یہ چتوت چڑھ جاے نارِ پرائی سوہن میں بھوگت ات سکھ پاسے

اس لئے جو آدمی اپنا بھلا چاہے تو استری کے اسنیہ میں نہ پھنسے اے ماتا تم بھی استری ہو میرے
کہنے سے بُرا نہ ماننا دھرم شاستر کے موافق یہ گیان تم سے کہتا ہوں اور جب جوانی گزر کر بڑھاپا آتا ہے تب
آنکھوں سے کم دیکھ کر کانوں سے سُنائی نہیں دیتا اور کھانے کی طاقت نہیں رہتی ہے تب گھر میں پڑا ہوا
لمبی لمبی سانسیں لے کر پچھتاتا اور کہتا ہے کہ اب میں کس طرح اپنے بچوں کا پالن کروں گا اور جو کنگال اور دردری
ہوا تو وہ اس وقت کھانے اور پہننے بغیر بہت دُکھ پاتا ہے اور جس کے بیٹے جوان کمانے والے ہوئے تو وہ
اپنی استری سمیت اُس بوڑھے کو دشمن کے برابر سمجھتے ہیں اس عمر میں وہ بوڑھا جب اپنے کام اور ٹہل کو کسی سے
کچھ کہتا ہے تب وہ اس کو گھرک کر دُربچن کہتے ہیں تو وُس وقت بڑا دُکھ کر کے کہتا ہے کہ دیکھو اب میں بوڑھا
ہو کر کمانے کے لائق نہیں رہا اس سبب سے یہ لوگ جن کو میں نے جنم بھر پالا مجھ کو بے آدر جان کر کھانے

اور پینے کی خبر بھی وقت پر نہیں لیتے جس طرح جب بیل بوڑھا ہو کر بوجھ اٹھانے کی سامرتھ نہیں رکھتا ہے تب بنیے لوگ ناتھ اُس کی کاٹ کر جنگل میں چھوڑ دیتے ہیں۔

دوہا

دانت کھیانے گُھر گھسے پیٹھ نہ بوجھا لے ایسے بوڑھے بیل کون باندھ بُھس دے

اے ماتا اس وقت وہ بوڑھا یہ سب دُکھ دیکھ پرمیشور سے اپنی موت مانگتا ہے لیکن عمر پوری ہوئے بغیر موت بھی نہیں آتی ہے اور اس کا بیٹا اور پتو ہو پہلے آپ بھوجن کر کے پیچھے بھکھاریوں کی طرح کچھ اس کو بھی کھانے کے واسطے دے دیتے ہیں جب بُڑھاپے کے وقت میں کچھ بیماری وغیرہ اُسے ہوتی ہے تب کوئی گھر والا آدمی اُس کی سیوا نہ کر کے دو گھڑی بھی اس کے پاس بیٹھنے کا ساتھی نہیں ہوتا اور وہ بیچارہ اکیلا پڑا رہ کر جب کسی کو کھانا یا پانی مانگنے کے واسطے بُلاتا ہے تب جان بوجھ کر چپ ہو جاتے ہیں اور اُس کی بات کا جواب نہ دے کر دُرچن اُس کو کہتے ہیں یہ سب تکلیف اور رنج اٹھا کر جب اُس کے مرنے کا وقت نزدیک آ پہونچتا ہے تب کف اور پت اور بات سے گلا اس کا بند ہو کر سیدھی سانس بھی اس کی نہیں نکلتی اُس وقت دھرم اور پاپ کرنے والوں کو جم دوت کہتے ہیں کہ جن کے لئے تو نے یہ سب پاپ بٹورا تھا اُن کو اب اپنی رچّھا کرنے کے واسطے بلاؤ جب وہ بول بند ہو جانے سے اس کا جواب نہیں دے سکتا اور کسی کو بُلا نہیں سکتا تب اپنی کرنی یاد کر کے آنکھوں سے سب کو دیکھ کر رو دیتا ہے جب جم دوت اپنا بھیانک روپ اُسے دکھلا کر دھمکاتے ہیں تب اُن کے ڈر سے اس کا مل موتر نکل جاتا ہے لیکن سوائے اُس کے دوسرے کو وہ دوت دکھلائی نہیں دیتے اس وقت کل پریوار والے اپنی جھوٹی پریت جگت کے دکھلانے کو ظاہر میں روتے ہیں اسلیے من اُس کا اور زیادہ گھبراتا ہے اور اُس رونے اور پیٹنے کی آواز سُن کر جم دوت اُس کو بہت دُکھ دیتے ہیں اُس وقت پرمیشور کا نام اور کتھا اور کیرتن اُس کو سُنانا اور گنگا جل اور تلسی دل اور شالگرام جی کا چرنامرت اُس کے منہ سے ڈالنا اور سادھو اور بیشنو کے چرنوں کی دھور اُس کے شریر پر لگانا اُچت ہے سو وہ بھی کسی سے نہیں بن پڑتا صرف جعل و مکر کا رونا جانتے ہیں۔

اُنتیسواں ادّھیاے

لے جانا جم دوتوں کا ادھرمی جیو کو جمراج کے پاس

میترے جی نے کہا کہ اے بدور جی اتنی کتھا سنکر دیوہوتی نے پوچھا کہ اے مہاپربھو اس ادھرمی کا مرنے کے پیچھے کیا حال ہوتا ہے وہ بھی کہیے کپل دیو جی بولے کہ اے ماتا یہ سب دُکھ اٹھانے کے پیچھے جم دوت اُس جیو کو (مرنے کے بعد انگوٹھے کے برابر بدن اُس کا بنا ہو کر سب اِندریوں کی شکتی اس میں ہوتی ہے)

اپنی پھانسی سے باندھ کر لوہے کے مگدروں سے مارتے ہوئے جم پُری میں جو مرت لوک سے ننّانوے ہزار
جوجن پر ہے جمراج کے پاس لے جاتے ہیں اس وقت وہ جیو راہ میں بھوک اور پیاس لگنے اور دانہ پانی نہ ملنے
سے اپنے کئے ہوئے پاپوں کی یاد کر کے بہت پچھتاتا ہے اور راستے میں زمین آگ کے مانند جلتی ہوئی ملتی ہے
جب وہ اُس زمین پر ننگے پیر اور ننگے سر اور ننگے بدن چلنے سے تھک کر کہیں سستانے کو چاہتا ہے یا راہ میں
اندھکار رہنے سے چل نہیں سکتا تب جم دوت اُس کو مگدروں سے مار کر دم نہیں لینے دیتے اس وقت وہ
مُردے کی طرح بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے جس طرح یہاں دنیا میں راجا لوگ بُرا کرم کرنے والوں کو ڈنڈ دیتے ہیں
اسی طرح وہاں بھی پاپ کرنے والا آدمی راہ میں تکلیف پا کر پرمیشور کی مایا سے اُس انگوٹھے برابر شریر کو اپنا پہلا
بدن سمجھتا ہے اور اس وقت بہت دُکھی ہو کر کوئی اپنے کل اور پریوار والا دکھائی نہیں دیتا تب وہ پھر کر
دیکھتا ہے کہ اس بڑے دُکھ میں کوئی میری مدد کرنے کے واسطے آتا ہے یا نہیں جب اُس کو وہاں پر کوئی کل
اور پریوار والا دکھائی نہیں دیتا تب وہ بہت پچھتانے اور رونے کے بعد کہتا ہے کہ دیکھو جن کے پالنے کے
واسطے میں یہ سب پاپ بٹورتا تھا اُن میں سے کوئی آدمی اس وقت میری مدد نہیں کرتا یہ بات یاد کر کے
اُس جیو کو بڑا دُکھ ہوتا ہے لیکن اُس وقت سوائے پچھتانے کے کچھ اور نہیں ہو سکتا اور راہ میں سانپ اور بچھو وغیرہ
بہت طرح کے جیو اُس کو کاٹتے ہیں جب اس طرح بہت دُکھ دیتے ہوئے جم دوت اس ادھرمی کو بیترنی
ندی میں جہاں مل موتر لہو پیپ اور کیڑے اور ناخن اور ہڈی اور سڑا ہوا مانس بھرا ہوا چار کوس کا پاٹ بہتا
ہے چار گھڑی میں لے جا کر ڈال دیتے ہیں تب وہ جیو اس ندی میں کیڑوں کے کاٹنے اور ٹھوکر مارنے اور گدھوں کے
مانس نوچنے سے بہت دکھ پا کر اتی بلاپ کر کے کہتا ہے کہ جو کوئی مجھ کو اس ندی سے پار کر دیتا اُس کا میں بڑا جس
مانتا یہ بات سُن کر جم دوت اُس کو اپنی گدا سے مارتے ہیں یہ سب دُکھ اٹھانے کے پیچھے وہ جیو بیترنی پار
اتر کر جب چار گھڑی میں جمراج کے پاس پہونچتا ہے تب جمراج کی آگیا سے چترگپت اُس کے کرموں کا کاغذ دیکھ کر
جتنے دن جس نرک میں رہنے کا ڈنڈ دینا اُچت ہوتا ہے وہاں اُس کو بھیج دیتے ہیں اس نرک میں جا کر وہ بہت
دکھ پاتا ہے اور میعاد پوری ہو جانے کے بعد وہ جیو نرک سے نکل کر پھر اشدھ اور کروپ جیو کی یونی میں جنم پاتا ہے
اور ہمیشہ روگی رہ کر کبھی سُکھ نہیں پاتا اسی طرح چوراسی لاکھ یونی میں بھرم کر پھر اس کو آدمی کا تن ملتا ہے ہے ماتا
یہ جتین چولا آدمی کا ملنا سہج نہیں ہوتا روز [illegible] آدک اٹھائیس نرک ہیں اُن کا حال پانچویں اسکندھ میں آویگا۔

تیسواں ادھیائے

کہنا کپل دیوجی کا دیوہوتی سے کہ یہ پاپ کرنے سے مرنے کے بعد یہ ڈنڈ ملتا ہے

کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا جو پاپ کرنے سے آدمی جم پوری میں جا کر نرک بھوگتا ہے ان پاپوں کے ڈنڈ

ملنے کا حال تم سے الگ الگ کہتا ہوں سُنو کہ جو کوئی کسی کا مال زبردستی لے لیتا ہے اُس کو جم دوت بہت اونچے پہاڑ پر چڑھا کر نیچے پتھر کی چٹان پر گرا دیتے ہیں تو اُس کا انگ انگ ٹوٹ جاتا ہے اور بڑے بڑے گِدھ اُس کا مانس کھاتے ہیں اور رُورو نام جیو جوکوں کی طرح لپٹ کر اُس سے کہتے ہیں کہ جتنا دھن تم نے دوسروں کا لیا ہے اتنے کلپ تک تمہارا یہی حال ہوگا یہ بات سُن کر وہ جیو دکھ پانے سے بہت پچھتا کر سوچ کرتا ہے لیکن جان اس کی نہیں نکلتی اور جو آدمی اچھا کھانا اور کپڑا بنا کر صرف آپ ہی کھاتا اور پہنتا ہے اور اپنے پریوار اور ساتھ والوں کو نہ دے کر سادھو سنت کی سیوا نہیں کرتا اس کو وہاں بڑی بھوکھ معلوم ہوتی ہے تب جم دوت اُسی کے تن کا مانس نوچ کر اُسے کھانے کے واسطے دے کر کہتے کہ جس تن کا تم نے پالن کیا تھا اُسی کو کھاؤ اور جو کوئی سنت اور مہاتما کو دُرجن کہہ کر ان کو ٹیڑھی آنکھ سے دیکھتا ہے اُس کی آنکھیں گِدھ اپنی چونچ سے پھوڑ کر اور اس کے سر کا گودا نکال لیتے ہیں اور جو آدمی یا حاکم بنا اپرادھ کسی کو ڈنڈ دیتا ہے اُس کو جم دوت پتھر کی چٹان پر رکھ کر کولھو کی طرح پیلتے ہیں اور جو کوئی کھانے میں زہر ملا کر کسی کو دیتا ہے یا آگ لگا دیتا ہے اس کو بہت اونچے درخت پر جس میں تلوار کی طرح پتے ہیں چڑھا کر اوپر سے چھوڑ دیتے ہیں تب بدن اُس کا کٹ کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور جو آدمی پرائی استری سے بھوگ کرتا ہے اُس کے بدن سے لوہے کی استری بنوا کر آگ میں لال کر کے لپٹا دیتے ہیں اور جو کوئی دوسرے کی امانت بے ایمانی سے لے لیتا ہے اس کو آگ کی طرح جلتی ہوئی زمین پر لٹا کر اور گرم گرم تیل بدن پر چھڑکنے کے بعد جلتے ہوئے تیل کے کڑھاؤ میں ڈال دیتے ہیں تس پر بھی جان اُس کی نہیں نکلتی ہے اور جو آدمی جیوؤں کو مار ڈالتے ہیں اُن کو لالا بھچھ نام نرک میں جو پیپ اور منھ کی لار سے بھرا ہے ڈال کر پانی کی جگہ وہی پلاتے ہیں اور جو کوئی نیائے اور پنچایت اور گواہی میں پچھ کر کے جھوٹ بولتا ہے اس کو بہت گہرے اور اندھیارے کنوئیں میں جو سانپ اور بچھو سے بھرا رہتا ہے بار بار ڈالتے اور نکالتے ہیں تب وہ سانپ اور بچھو کے کاٹنے سے بہت دُکھ پاتا ہے اے ماتا اسی طرح جو جیسا پاپ کرتا ہے اس کو ویسا ہی ڈنڈ ملتا ہے۔

اکتیسواں ادھیائے

کہنا کپل دیوجی کا دیوہوتی سے یہ بات کہ نرک بھوگنے کے پیچھے جیو کا کیا حال ہوتا ہے

کپل دیوجی نے کہا کہ اے ماتا جو لوگ کبھی پرمیشور کا نام نہ لیکر بُرے کرم کے سوائے اچھا کام نہیں کرتے انھیں لوگوں کی یہ گت ہو کر پھر وہ جیو پشو پنچھی وغیرہ کا شریر پاتے ہیں اسی طرح چوراسی لاکھ یونیوں میں جنم پاکر پھر آدمی کا تن ملتا ہے لیکن وہ لوگ کانے کُبڑے اندھے روگی کُروپ اور دریدری کنگال ہو کر دنیا میں سب طرح کا دکھ اُٹھاتے ہیں جو آدمی دُنیا میں خوبصورت اور دھرماتما ہری بھگت نیتی وان دھنی پاتر دکھلائی دے اسکو یہ جانو

کہ اس نے سورگ سے آکر سنسار میں جنم لیا ہے اے ماتا یہ دونوں باتیں پرتچھ دیکھ کر سورگ اور نرک سے
آنے والوں کا حال اچھی طرح دنیا میں گیانی آدمی کو معلوم ہوسکتا ہے جس آدمی کا پاپ اور پُن دونوں رہتا ہے
وہ جیو اپنے کرموں کا پھل بھوگ کر پھر آدمی کا تن پاتا ہے اور جس آدمی کا صرف پن ہو کر پاپ نہیں رہتا وہ جیو
مرنے کے بعد دیوتا اور گندھرب کا تن پاکر دیولوک اور سرگ میں سُکھ بھوگ کرتا ہے اے ماتا یہ جیو دیوتا آدمی یا
کتا یا بلّی یا سور وغیرہ جس یونی میں جنم پاتا ہے پرمیشور کی مایا سے اُسی یونی میں ہمیشہ رہنے کی اِچھا رکھ کر خوش
رہتا ہے اور من اُس کا بغیر دیا اور کرپا پرمیشور کے سنسار سے برکت نہیں ہوتا اور جس بدن کو اپنا جان کر
پالتا ہے وہ بدن اُس کا قائم نہیں رہتا ستوگن اور رجوگن اور تموگن تین طرح کا سوبھاؤ ہوتا ہے
جس کو رجوگن زیادہ ہوتا ہے وہ راجسی کرم کرکے ستیہ لوک میں جاتا ہے اور تموگن زیادہ رہنے سے
پاپ کرنے والا آدمی پاتال میں بیچ نرک کے پڑتا ہے اور ستوگن کی راہ سے شُبھ کرم کرنے والا دیولوک
میں پہونچتا ہے اور اے ماتا سب جیوؤں کی گت تین طرح پر جان کر جپ تپ دان آدک جو اچھے کرم ہیں
اُن کو بھی راجسی اور تامسی اور ستوگنی سمجھو جس کا جیسا سوبھاؤ ہوتا ہے اُس کا من اُسی بات میں لگ کر وہی
کام وہ کرتا ہے اور یہ جیو اپنے سوبھاؤ کے موافق کرم کرکے باربار سنسار میں جنم لیکر دُکھ بھوگتا ہے اور آواگمن سے
ٹیوں نہیں چھوٹتا جس طرح کنوئیں سے پانی بھرنے کے واسطے ایک رہٹ چرخی کا بنا کر اس میں کا ہار
اوپر سے پانی تک پہنا کر اُس رہٹ کو گھماتے ہیں اس میں اوپر کی ٹٹیا پانی گرجانے سے خالی ہو کر دوسری ٹٹیوں
میں نیچے پانی بھر جاتا ہے اسی طرح اس جیو کی گت سمجھنی چاہیئے کہ ایک تن سے نکل کر اپنے کرموں کا پھل شبھ یا
اشبھ جیسا کیا ہو بھوگنے کے پیچھے دوسرے شریر میں جاتا ہے اور جس تن میں جیسا کرم کرے اُسی کے موافق
دوسرا تن پاتا ہے یہ بات سُن کر دیوہوتی نے کہا کہ اے مہاراج جو یہی حال ہے تو جیو کا چھٹکارا اس دُنیا
سے کبھی نہیں ہوسکتا تب کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا جنم اور مرن چھوٹنے کی تدبیر ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ
سچ بولنا آچار سے رہنا سب جیوؤں کی رچھیا کرنا بے مطلب بہت نہ بکنا بدّھی کو نہ بگاڑنا بُری سنگت اور
بُرے کام سے الگ رہنا سدا پرسن چت رہنا جتنا پرمیشور دیوے اس پر سنتوش رکھنا کسی کے پاس دولت
دیکھ کر ڈاہ نہ کرنا شُبھ کرم کرکے دنیا میں نیک نام ہونا کسی بات کی بدنامی نہ لینا کسی پر غصہ نہ کرنا دھرم سے
کمائی کرکے اپنے دن کاٹنا پرمیشور کے چرنوں میں پریت رکھنا پرمیشور کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا اور
رزق دینے والا جانے رہنا کسی جیو کو دُکھ نہ دینا پرناری سے سنگ نہ کرنا سادھو سنت براہمن کی سیوا کرتے رہنا
پرمیشور کی کتھا اور کیرتن سُننا پرمیشور کے نام کا بھجن کرنا بڑوں کی سیوا میں رہ کر کبھی اُن کا انادر نہ کرنا بُری اور بھلی
سب باتوں کو پرمیشور کی اِچھا پر سمجھنا اپنے کرم اور دھرم میں لگے رہنا اے ماتا جو جیو آدمی کا تن پاکر اس طرح
کے کرم کرتا ہے وہ جیو آواگمن سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے یہ سب گیان بغیر ست سنگ کئے
اور بغیر کتھا پران سُننے نہیں ملتا ہے اس واسطے آدمی کو مہاتما اور گیانی لوگوں سے پریم رکھنا بہت ضروری ہے

جتنا زیادہ وہ ست سنگ کرے گا اتنا ہی زیادہ فائدہ اُس کو ہوگا ادھرمی لوگوں کی سنگت کرنے میں جو پہلے سے کوئی گُن
اُس میں ہوگا وہ بھی جاتا رہے گا اور جگت میں پراستری گامی اور جواری اور لوبھی اور چور اور شراب پینے والا
اور چغل خور اور جھوٹ بولنے والے اور اپنا شریر پالنے والے ہوکر جو سُکھ کے واسطے اپنا دھرم چھوڑ دیتے
ہیں ایسے لوگوں کی سنگت کبھی نہ کرنی چاہیئے ایسے لوگوں سے ایک ساعت سنگت کرنے میں بھی عقل خراب
ہوجاتی ہے چت کا بننا بہت مشکل ہوکر خراب ہونے میں دیر نہیں لگتی اور جو لوگ پرائی استری سے
بھوگ کرتے ہیں اُن کا گیان اور دھرم دونوں خراب ہوجاتے ہیں اس لئے اپنی بیٹی اور بہن کے پاس بھی
اکیلے میں بیٹھنا نہ چاہیئے کس واسطے کہ آدمی کا دل ہر ساعت ایک طرح پر نہیں رہتا اور کامدیو کا مد ایسا بُرا ہے کہ
آدمی کا گیان لے کر اس سے بہت پاپ کراتا ہے ایک سمے برھماجی جو سب جگت اور چاروں وید کے
پیدا کرنے والے اور ہمیشہ گیانی رہ کر وید کے موافق دھرم اور ادھرم کا بچار رکھنے والے ہیں سرسوتی نام
اپنی بیٹی کے پاس اکیلے بیٹھے تھے کرمایا کے کارن اُس لڑکی کی خوبصورتی دیکھ کر برھماجی کے من میں پاپ
سمایا جب برھماجی کامدیو کے نشے سے متوالے ہوکر اپنی بیٹی کے ساتھ بھوگ کرنے کے واسطے چلے تب وہ
دھرم روپی لڑکی ان کا یہ حال دیکھتے ہی بہت شرمندہ ہوکر ہرنی کا روپ رکھ کر وہاں سے بھاگی اور
برھماجی ہرن کا روپ رکھ کر اُس کے پیچھے دوڑے اس وقت سنکادک اُن کے بیٹوں نے جو پرمیشور کے
اوتار ہیں وہاں پر آکر برھماجی کو بہت سمجھایا تب برھماجی نے گیان پراپت ہونے سے بہت شرمندہ ہوکر وہ تن
اپنا چھوڑ کر دوسرا تن دھر لیا اے ماتا دیکھو برھماجی جن کے بنائے ہوئے رکھیشور اور مُنی اور پرجاپتی آدک سب سنساری
جیو ہیں کامدیو کے بس ہوکر ان کی یہ دُردشا ہوئی تو سنساری جیو جو ہمیشہ اگیان سے بھرے رہتے ہیں ان کی کیا سامرتھ
ہے جو کامدیو کے زور کو روک سکیں جس طرح آندھی کے چلنے سے درخت کے پتے اور گھاس اور تنکے اُڑتے
اور ہلنے لگتے ہیں اسی طرح جب کامدیو پرمیشور کی مایا سے اپنا زور کرتا ہے تب جوگی اور رکھیشور وغیرہ سب
کسی کا من چلائمان ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے اور میری مایا دو روپ رکھ کر سنسار میں گھستی ہے ایک تو جڑ روپ
دولت اور دوسرا چیتن روپ استری انھیں دونوں روپوں میں سنساری لوگ لپٹ کر خراب ہوتے ہیں چیتن روپ
مایا تو چھوٹ بھی سکتی ہے پر جڑ روپ مایا نہیں چھوٹ سکتی ہے اس کے موہ میں سب آدمی پھنسے رہتے ہیں جو کوئی
پوچھے کہ آدمی چیتن چولا ہوکر جڑ روپ مایا میں کیوں پھنستا ہے اُس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح اچھا گانے والا تال
اور سُر کا جاننے والا جنگل میں جب الغوزہ بجا کر گاتا ہے تب ہرن وغیرہ جنگلی جانور اُس آواز پر فریفتہ ہوکر اُس
گانے والے کے پاس آکر کھڑے ہوجاتے ہیں تب وہ اُن کو پکڑ کر بہت دُکھ دیتا ہے اسی طرح دنیا کے لوگ
پرمیشور کا بھجن اور اسرن جو سکھ کی کھان ہمیشہ کے واسطے ہے چھوڑ کر جڑ روپی مایا سے اپنا سکھ چار دن کی
زندگی کا اچھا جانتے ہیں اور مایا روپی جال میں لپٹنے سے بہت دُکھ پاکر پیچھے پچھتاتے ہیں

بتیسواں ادھیائے

گیان سمجھانا کپل دیوجی کا دیو ہوتی کو تین طرح سے

کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا ہم نے تم سے استری اور دولت دونوں کو بُرا کہا سو تمہارے من میں اس بات کا سندیہہ ہوا ہوگا کہ دنیا میں سب جیو استری سے پیدا ہوتے ہیں اور دولت سے سب طرح کا سُکھ ملتا ہے جو ان دونوں کو چھوڑ دے تو دنیا کا کام کس طرح چلے اس کا حال میں تم سے کہتا ہوں سنو کہ ہم نے دولت اور استری کو چھوڑ دینا گرہستھ آشرم کے واسطے نہیں کہا ہے بلکہ جو لوگ گرہستی چھوڑ کر پرمیشور کے نام پر سادھو اور بیراگی اور سنیاسی ہو کر یا تیرتھوں میں رہ کر جنم اپنا پرمیشور کے دھیان اور یاد میں گزارتے ہیں ان لوگوں کو دولت اور استری کی سنگت نہ کرنی چاہیئے اور جو آدمی گرہستھ آشرم اور اپنے برن میں رہ کر پرمیشور کا بھجن کر کے بھوساگر پار اُترا چاہے وہ اپنی بیاہتا استری سے خوبصورت یا بدصورت جیسی ہو اُسی سے پریت رکھ کر دوسری استری کا پرسنگ نہ کرے اور دوسری استری ملنے کے واسطے چاہنا نہ رکھ کر جتنا دھن تھوڑا یا بہت پرمیشور اُسکو دے اُتنے میں اپنا پریوار پالن کر کے ادھرم اور پاپ کی اچھا نہ رکھے اور گرہستھ کو اُچت ہے کہ ہر روز دیو کرم اور پتر کرم اور ٹھاکر جی کی پوجا اور سیوا کر کے ان کو بھوگ لگا کر بھوجن کیا کرے اور پرمیشور کے اوتار لینے کی کتھا اور لیلا اور کیرتن سُن کر اس میں اپنا دھیان لگائے رہے اور اپنے مقدور کے موافق سادھو سنت بیراگی اور براہمن کے کھانے اور کپڑے کی خبر لیا کرے اور جگیہ اور تپ اور دان اور برت وغیرہ جو کچھ اُتّم کرم کرے اس کا پھل پرمیشور کے نام پر ارپن کر دے اور اپنے کل اور پریوار کے لوگوں کو ایسا جانتا رہے کہ یہ سب میرے واسطے دنیا میں پاؤں کی بیڑی ہیں مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اُن کے پھندے سے چھوٹ سکوں اس جال سے چھڑانے والے نارائن ہی ہیں اس طرح کا بچار اپنے من میں رکھ کر ان کی پالنا کیا کرے گرہستھ کو اپنا من برکت رکھنا چاہیئے اور بیراگی اور سنیاسی کو سنساری سُکھ کا چھوڑ دینا اُچت ہے اور ہری بھگت گرہستھ کے لچھّن ہم تم سے کہتے ہیں سنو کہ جس طرح پانی میں کمل کا پھول پانی سے الگ رہتا ہے اُسی طرح ہری بھگت گرہستھ بھی ظاہر میں گرہستی میں رہ کر من اپنا سنساری مایا سے دور رکھے اور من اپنا پرمیشور کے دھیان میں لگائے رہے تو ایسا گرہستھ بھی مرنے کے بعد سورج منڈل میں ہو کر بیکنٹھ کو جاتا ہے۔ اب اگیان گرہستھوں کے لچھّن سنو کہ وہ لوگ دیوتا اور پتروں کی پوجا اور سیوا اور دان اور پن کچھ نہ جان کر پرمیشور کے بھجن اور اسمرن اور کتھا اور کیرتن میں پریت نہیں رکھتے صرف اپنا پریوار پالتے اور اندریوں کو سُکھ دینے میں جنم اپنا گنواتے ہیں لیکن بغیر گیان اور بھجن اور بھگتی پرمیشور کے ان کو کچھ سُکھ اور آنند نہیں ملتا وہ لوگ مرنے کے پیچھے چندر منڈل میں ہو کر پتر لوک کو جاتے ہیں کچھ دن وہاں رہ کر پھر سنسار میں جنم لے کر اپنے کرموں کا پھل پاتے ہیں اور اُتراین سورج کے شکل پچھ میں

دن کے وقت مرنے والا آدمی سورج منڈل میں ہو کر بیکنٹھ کو جاتا ہے اور دچھناین سورج کے کرشن پچھ میں رات
کے وقت مرنے والے آدمی چندرمنڈل کی راہ سے دیولوک میں جاتے ہیں اور وہاں کا سُکھ اپنے کرم کے موافق
بھوگ کر ان کو پھر دنیا میں جنم لینا پڑتا ہے اور پاپی آدمی نرک میں رہنے کے بعد چوراسی لاکھ یون میں جنم پا کر دُکھ
بھوگتا ہے جب تک آدمی خواہش اور اندریوں کا سکھ نہیں چھوڑتا تب تک اسکا شریر انگوٹھے کے برابر بنا رہ کر
آواگمن میں پھنسا رہتا ہے مُکتی ہو جانے سے وہ شریر اُس کا چھوٹ کر پھر سنسار میں جنم نہیں پاتا ہے اور
اے ماتا سوائے اس کے اور ایک حال مُکتی ہونے کا کہتا ہوں سُنو کہ میری راجسی بھگتی کرنے والے آدمی
کئی جنم میں مُکت ہوتے ہیں اور ساتوکی بھگتی کرنے والے مرنے کے بعد پہلے برہم لوک میں جاتے ہیں اور
معیاد ختم ہو جانے کے بعد وہاں سے گر کر دوسرے جنم میں مُکتی پاتے ہیں اور نرگن بھگتی کرنے والے آدمی
شریر چھوڑنے کے پیچھے سیدھے بیکنٹھ کو چلے جاتے ہیں سوائے اس کے اور تین راہ مکتی کی ہیں وہ بھی سُنو
ایک وہ آدمی جو اپنے برن (ذات) کے موافق جیسا وید اور شاستر میں سب برنوں کا دھرم لکھا ہے کرم کر کے بُرے
کرموں سے بچا رہتا ہے دوسرے جو کوئی پرمیشور کی پوجا اور پورن پریم کے ساتھ کرتا ہے تیسرے وہ آدمی جو
پرمیشور کا چمتکار سب جیوؤں میں برابر دیکھ کر کسی سے دشمنی نہیں رکھتا ہے ایسے لوگ بھی مکتی پدوی پہونچتے
ہیں جس طرح اُوکھ کے رس سے مصری اور شکر اور گڑ بنتا ہے تو جڑ ان تینوں کی اوکھ ہی ہے اسی طرح
بھگتی اور پوجا اور جوگ آدمی کی الگ الگ راہ ہو کر ٹھکانا پہونچنے سب راہوں کا نارائن جی کے چرن ہی ہیں
اے ماتا گرہستھ یا برہم چاری یا بان پرستھ یا سنیاسی یا جوگی یا جتی کوئی ہو جس کو پرمیشور کے چرنوں میں پریت ہے
وہ مکتی کو پاتا ہے اور جو آدمی پرمیشور سے پریم نہیں رکھتا ہے اُس کے پچھلے جنموں کے پاپ اُدے ہوئے جانو
کہ امرت کو چھوڑ کر کھاری پانی سمدر کا پی کر اُس میں میٹھا سواد ڈھونڈھتا ہے جس طرح سور کو گھی شکر کھلاؤ تو
اس کو اچھا نہیں لگتا ہے بشٹھا ہی اچھی لگتی ہے اسی طرح جس جگہ پرمیشور کی کتھا اور کیرتن ہری بھگت لوگ
کہتے ہیں اُس جگہ سے وہ ادھمی اُٹھ جاتا ہے اور جہاں راگ اور رنگ اور چغلی اور بُرے کرم کرنے والوں کی
سنگت رہتی ہے وہاں خوشی سے من لگا کر بیٹھتا ہے۔ دوہا

تلسی پچھلے پاپ سے ہر جرچا نہ سُہائے	جیسے جُور کے جور سے بھوجن کی رُچی جائے

اے ماتا میرے چرنوں میں پریت کرنے والے کا چت دنیا کے بُرے کاموں سے جلد الگ ہو کر اپنا
بھلا اور بُرا اُس کو دکھلائی دیتا ہے میں نے یہ سب گیان جو تم سے کہا اُس کو اچھی طرح یاد رکھ کر کبھی نہ بھولنا
اُس گیان کو یاد رکھنے سے تم کو یہ بدن چھوڑنے اور کردم جی اور میرے بچھڑنے کا دُکھ نہ جان پڑے گا
کلجگ باسی یہ گیان سُن کر اسی کے موافق کرنے سے بھوساگر پار اُتر جاویں گے اور اس گیان کے پرتاپ
سے تم بھی مکت پدوی پر پہونچو گی۔ دوہا

یہی گیان اُپدیش کو کہے سُنے چت لائے	بھوساگر سے پار ہو انت ملیں یدو رائے

تینتیسواں ادھیائے

جانا کپل دیو جی کا پورب کی دشا میں اور مکت ہونا دیو ہوتی کا سرسوتی کے کنارے بیٹھ کر

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدور جی یہ سب گیان دیو ہوتی نے سُن کر کپل دیو جی کو ڈنڈوت کر کے بنتی کی کہ اے دینا ناتھ تمہارے گیان اُپدیش کے پرتاپ سے مجھ کو سنساری مایا اور موہ کردم جی کے بیوگ کا دُکھ سب چھوٹ گیا اور آپ ایسے جگت کے کرتا ترلوکی ناتھ نارائن جی نے میرے گربھ میں باس کیا اس لئے میرا گیان چھوٹ کر اب مجھ کو گرہستی کی اِچھا نہیں رہی مہا پرلے ہونے کے وقت برہما دک دیوتا آپ کی مایا میں سما کر ناش ہو جاتے ہیں اور وہ مایا تمہارے روپ میں مل جاتی ہے اور آپ ابناشی پُرش بالک روپ انگھوٹھے کے برابر ہو کر اکیلے برگد کے پتے پر چھیر ساگر میں شین کرتے ہیں اور اوتار دھارن کرنا آپ کا کیول اپنی اِچھا ہی سے ہے آپ جس وقت جیسا روپ چاہتے ہیں ویسا ہی دھارن کر لیتے ہیں جس طرح پہلے آپ نے باراہ اور متس اور کچھپ اور نرسنگھ اور باون آدک اوتار اپنی اِچھا سے دھارن کیا اور اپنا سروپ اور لیلا ہری بھکتوں کو دکھلانے اور سُکھ دینے کے پیچھے بیکنٹھ کو چلے گئے تھے اُسی طرح اب بھی آپ نے کرپا اور دیا کر کے میرے گربھ سے پرگٹ ہو کر مجھ کو گیان سکھلایا اور گیان روپی دوا دے کر سنسار روپی بھاری روگ سے چھڑایا اتنی کتھا سُنا کر میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدور جی یہ سب استوتی دیو ہوتی کی سُن کر کپل دیو جی بولے کہ اے ماتا تم اس سورج روپی گیان کو بہت اچھا جان کر ہر کسی سے مت کہنا اور ہمیشہ یاد رکھنا جس طرح سورج کے پرکاش سے اندھکار مٹ جاتا ہے اسی طرح یہ گیان یاد رکھنے سے آدمی کی اگیانتا مِٹ جاتی ہے اور گُرو اور براہمن اور سادھو اور بیشنو اور ہری بھکتوں کو یہ گیان سُنانا اور ادھرمی اور مورکھ اور چور اور لالچی اور جھوٹے اور چغلخور سے مت کہنا اور جو آدمی گرو اور پرمیشور سے بمکھ رہ کر دوسرے کا اُپکار نہ مانے اور گرو کی بات کا یقین نہ کرے اُس کو بھی یہ گیان نہ سُنانا ادھرمی اور مورکھ لوگوں کو گیان سکھلانا کیسا ہوتا ہے جیسے کوئی رسائن یعنی سونا بنانے کی راکھ پانی میں ڈال دے یہ بات کہہ کر کپل دیو جی بولے کہ اے ماتا اب میں گنگا ساگر کو جاتا ہوں تم کو جس چیز کی چاہنا ہو مانگ لو یہ بات سُن کر دیو ہوتی نے کہا کہ اے مہاراج جس کے تمہارے جیسا بیٹا پیدا ہو اُس کو پھر کس چیز کی چاہ رہے گی یہ بات اپنی ماتا سے سُن کر کپل دیو جی پورب دِشا کو چلے گئے اور دیو ہوتی نے من اپنا سنساری مایا سے برکت کر کے بان وغیرہ کو اسی جگہ چھوڑ دیا اور سرسوتی کے کنارے بیٹھ کر نارائن جی کے چرنوں کا دھیان اور اُن کے نام کا اسمرن اپنے سچے من سے کرنے لگی دھیان کرتے کرتے بدن اُس کا پانی کی طرح بہہ کر سرسوتی ندی میں مل گیا اور جیتن آتما مکت پدوی پر پہونچا اور جب کپل دیو جی سمندر کنارے گنگا ساگر پر پہونچے تب سمندر نے بدھی کے ساتھ ان کی پوجا اور پرکرما اور استوتی کر کے ان کو بیٹھنے کے واسطے آسن دیا تب وہ اس واسطے وہاں بیٹھ کر جوگ ابھیاس کرنے لگے جس میں

کلجگ باسی لوگوں کو جو یوگ اور تپ نہیں کر سکیں گے تیرے درشن سے جوگ ابھیاس کا پھل ملے سو یہ استھان کپل دیو منی کے بیٹھنے کا کلکتہ شہر کے پاس گنگا ساگر میں ابتک موجود ہے بہت لوگ ان کے درشن کیواسطے کلکتہ کی راہ سے وہاں جاتے ہیں اور کپل دیوجی نے وہاں بیٹھ کر شنک نام رکھیشور آدک کو سانکھیہ یوگ گیان پڑھایا تھا اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جو سانکھیہ یوگ گیان کپل دیوجی نے دیوہوتی سے برنن کیا تھا وہی گیان میں نے تم کو سُنایا اور سانکھیہ یوگ کا تتو (سار) یہی ہے کہ آتما کو ابناشی اور اپنے شریر کو ناشوان سمجھ کر من اپنا سنساری مایا میں نہ لگا دے میترے جی نے بدورجی سے کہا کہ میں نے کپل دیو اوتار کی کتھا تم کو سُنائی جو کوئی اس کو سچے من سے کہے یا سُنے وہ آدمی دنیا میں چاہا ہوا پھل پا کر انت سمے مُکت پدوی کو پاوے گا۔

دوہا

کردم ہوتے ات سرس کرت جیو ابھمان	تجت نہ ٹوٹی جھوپڑی کردم تجیو بمان

اسکندھ چوتھا

دکش پرجاپتی کے جگیہ میں ستی جی کا تن تیاگ کرنا اور ہماچل پربت کے یہاں پاربتی نام سے جنم لینا اور دھرو بھگت اور راجا پرتھو کی کتھا

پہلا ادھیاے

پیدا ہونا اور تپ کرنا اتری منی کا اور جنم لینا چندرما اور دتاترے اور دُرباسا رشی کا اتری منی کے یہاں

دوہا

نرنارائن گرا پتی بیاس دیو شنک دیو	بار بار بنوؤں تمہیں ہر وبھن بُدھ دیو

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدورجی اب ہم سنسار پیدا ہونے کا حال کہتے ہیں سنو کہ برھماجی سے مریچ نام بیٹا پیدا ہوا اُس سے کشیپ اور کلا نام ۲ بیٹے پیدا ہو کر اُس سے آگے بہت سنتان ہوئی جس کا حال چھٹے اسکندھ میں آوے گا اب میں سوایمبھو منو کی اولاد کا حال کہتا ہوں سنو راجا سوایمبھو منو کے دیوہوتی وغیرہ تین بیٹی اور اُتان پاد اور پریبرت نام ۲ بیٹے پیدا ہوے دیوہوتی کا بیاہ کردم رکھیشور سے ہوا جس کے یہاں کپل دیو بھگوان نے اوتار لیا تھا ان کا حال میں کہہ چکا اب دونوں بیٹیوں کا حال سنو کہ ایک بیٹی کا بیاہ دکش پرجاپتی سے اور دوسری لڑکی کی شادی رُچی پرجاپتی سے جب سوایمبھو منو نے کر دی تب

رُچی پرجاپتی کے اُس استری سے اَتری نام کا بیٹا پیدا ہوا اور اتری سے تین بیٹے ہوئے اتنی کتھا سن کر بدر جی نے میتری رکھیشور سے کہا کہ اے مہاراج اتری کے بیٹوں کے پیدا ہونے کا حال کہئے تب میتری جی نے کہا کہ اے بدور جی اتری تے بھی برہما جی کی آگیا سے دنیا پیدا کرنے کی اِچھا کر کے من میں ایسا بچار کیا کہ میرے لڑکے کو بھی سنساری جیو پیدا کرنے ہوں گے اس واسطے پہلے پرمیشور کا تپ کر کے پیچھے سے سنتان پیدا کروں جس میں اولاد دھرماتما ہو ایسا بچار کر اتری منی اپنی استری ان سویا سمیت تپ کرنے لگے لیکن کسی دیوتا کا نام نہ لے کر کرتا کہہ کر تپ کرتے تھے جب سو برس تپ کرتے بیت گئے تب برہما اور وشنو اور مہادیو جی تینوں دیوتاؤں نے آ کر اتری منی کو درشن دیا اتری نے تینوں دیوتاؤں کی بہت پوجا اور استتی کر کے کہا کہ اے مہاراج میں نے تو ایک دیوتا کا تپ کیا تھا آپ تینوں دیوتاؤں نے کس واسطے مجھ کو درشن دیا اب میں اپنی کامنا کس سے مانگوں یہ بات سن کر وشنو جی نے اتری منی کو یہ جواب دیا کہ تم تپ کرتے وقت کرتا کا نام لیتے تھے سو ہم تینوں کرتا ہیں ایک ایک کام اُتپتی اور پالن اور ناش دنیا کا کرتے ہیں اور ہم لوگوں نے آدی نرنکار جیوتی کی اِچھا سے جنم لیا ہے اور وہ نرگن نرنکار کچھ روپ اور ریکھا نہ رکھ کر کسی کو اپنا درشن نہیں دیتے اور اُن کو کوئی آنکھ سے دیکھ نہیں سکتا لیکن سب کام دنیا کا اُن کی آگیا سے ہو کر ہم لوگ اپنے اپنے کام جس کا برنن اوپر ہو چکا ہے ان کی طرف سے موجود ہیں جو تم کو اِچھا ہو ہم لوگوں سے بردان مانگ لو ہم تم کو دیں گے یہ بات سُنتے ہی اتری منی نے ڈنڈوت کر کے ان سے کہا کہ اے مہاراج میں بھاگیہ وان اور دھرماتما پُتر چاہتا ہوں تب برہما وشنو اور مہادیو جی اتری مُنی کو ان کی اِچھا کے موافق بردان دے کر اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اتری منی کے یہاں دتاترے تو وشنو بھگوان کی کرپا سے اور دُرباسا شری مہادیو جی کے آشیرباد سے اور چندرما برہما جی کی دیا سے ان تینوں نے جنم لیا ان میں دُرباسا بڑے کرودھی آنکھ کھولے ہوئے پیدا ہوئے پھر دُرباسا اور دتاترے اور چندرما سے بہت اولاد ہوئی اُن کے نام سنسکرت بھاگوت میں لکھے ہیں اتنی کتھا سُنا کر میتری رکھیشور نے کہا کہ اے بدور جی یہ سوایمبھو منو کی دوسری لڑکی جو رُچی پرجاپتی کیساتھ بیاہی گئی تھی اُس کی سنتان کا حال تم کو سُنایا اب تیسری لڑکی جو دکش پرجاپتی کے ساتھ بیاہی گئی تھی اسکی سنتان کا حال سُنو کہ دکش پرجاپتی کی اُس استری سے ساٹھ لڑکیاں پیدا ہو کر ان میں ستی نام لڑکی کا بیاہ شری مہادیو جی سے ہوا تھا۔

دوسرا اَدھیائے

بُرا ماننا دکش پرجاپتی کا مہادیو جی سے اور شاپ دینا شری مہادیو جی کو

بدور جی نے اتنی کتھا سُن کر میتری رکھیشور سے پوچھا کہ اے مہاراج ستی جی نے اپنا تن کس طرح تیاگ دیا تھا

اس کا حال برنن کیجئے میترے رکھیشور نے کہا کہ ستی جی کا بواہ ہونے کے بعد ایک دن مہادیو جی بہت سے
دیوتاؤں اور رکھیشوروں سمیت برہماجی کی جگیہ کرنے کی سبھا میں بیٹھے تھے اُس وقت دکش پرجاپتی وہاں پر
آئے تو سب نے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے بٹھالا لیکن اُس وقت مہادیو جی جو اپنی آنکھ بند کئے ہوئے پرمیشور کے دھیان میں
ڈوبے ہوئے تھے نہیں اُٹھے مہادیو جی نے دکش پرجاپتی کو ڈنڈوت بھی نہ کی اس لئے دکش نے کرودھ کر کے
کہا کہ ان کو لوک گیانی اور تپسی اور ستیہ وادی جو کہتے ہیں سو جھوٹ ہے ان کا نام دیوتاؤں نے برتھا مہادیو
رکھا ہے ہم نے بھول کر برہماجی کے کہنے سے اپنی بیٹی کا بواہ مہادیو سے جو ایک لوکپال کے برابر ہیں کیا
یہ اس بواہ کے لائق نہ تھے میری لڑکی بیاہنے سے دیوتاؤں میں ان کی عزت بڑھ گئی اس سے ان کو ایسا
غرور پیدا ہوا کہ میرے داماد ہو کر مجھے ڈنڈوت بھی نہیں کرتے میں نے ستی ایسی لڑکی مہاسُندری اور مرگ نینی
مہادیو ایسے بھوتوں کے راجا کو جو دن رات مرگھٹ پر بیٹھے رہتے ہیں بیاہ دی جس طرح کوئی آدمی شودر کو وید
پڑھاوے یہ دُربچن کہنے کے پیچھے دکش پرجاپتی نے اسی سبھا میں کھڑے ہو کر برہماجی وغیرہ دیوتا اور رکھیشوں
کے سامنے مہادیو جی کو یہ شاپ دیا کہ آج سے کوئی جگیہ میں مہادیو جی کا حصہ نہ نکالے شری مہادیو جی یہ شاپ
سُننے پر بھی کچھ جواب نہ دے کر اُسی طرح چپ چاپ پرمیشور کے دھیان میں بیٹھے رہے جب دکش پرجاپتی ایسا
شاپ دیکر اپنے گھر چلے گئے تب نندی گن نے بچار کیا کہ دیکھو اس براہمن نے ہمارے سوامی شیو شنکر بھولاناتھ کو
بنا اپرادھ ہی شاپ دیا ہے اس سے میں بھی براہمن کو شاپ دوں گا ایسا بچار کر نندی گن نے سب
سبھا والوں کو سُنا کر کہا کہ اے دکش میں تجھ کو اور سب براہمنوں کو یہ شاپ دیتا ہوں کہ براہمن لوگ وید اور پران پڑھنے پر
بھی اپنے پرلوک کا سوچ نہ رکھیں گے اور اپنے جپ تپ پوجا پاٹھ کا پھل آدمیوں کے ہاتھ بیچا اور روپیہ
لے کر بیچیں گے اور بغیر پالاگن کے سب کو اشیس دویں گے اور سب جگہ بھوجن کریں گے دھرم ادھرم کا بچار نہ کرینگے
یہ شاپ نندی گن کا سُن کر بھرگو رکھیشور نے جو اس سبھا میں بیٹھے تھے کہا کہ نندی گن تم نے دکش پرجاپتی نام
ایک براہمن کے اپرادھ کرنے کے بدلے میں سب براہمنوں کو برتھا شاپ دیا اس لئے میں بھی مہادیو جی کے
بھگت اور سیوکوں کو شاپ دیتا ہوں کہ وہ لوگ شراب پی کر پرلوک کا ڈر نہ رکھیں گے اور اپنے بدن پر راکھ مل کر
کانوں میں بڑے بڑے چھید کرا دیں گے اور مہادیو جی کی طرح جوگیوں کا بھیس بنا دیں گے اور پوجا پاٹھ کرنے کا پھل انکو
ملے گا جب شاپ ہو چکا تب دکش پرجاپتی اپنے مکان پر آئے اور مہادیو جی بھی یہ جھگڑا نندی گن اور بھرگو رکھیشور کا
دیکھتے ہی نندی بیل پر چڑھ کر کیلاس کو چلے گئے اور سمادھی لگا کر پرمیشور کا دھیان کرنے لگے سب دیوتا اور
رکھیشور آدک بھی یہ حال دیکھنے سے اُداس اور دُکھت ہو کر اپنے اپنے گھر چلے گئے اور دکش پرجاپتی نے اپنے
گھر پہونچ کر یہ بچار کیا کہ میں نے دیوتاؤں اور رکھیشوروں کی سبھا میں ایسا شاپ دیا کہ کوئی مہادیو جی کا بھاگ جگیہ میں
نہ نکالے لیکن اس بات کو پہلے مجھی کو شروع کرنا چاہیئے جب میں اپنے گھر جگیہ کر کے سب دیوتاؤں اور رکھیشوروں
اور براہمنوں کو بُلا کر مہادیو کا بھاگ جگیہ میں نہ دوں گا تب زیادہ اپمان ہو کر کوئی آدمی بھی اُن کا بھاگ جگیہ میں

نہ نکالے گا ایسا بچار کر دکش پرجاپتی نے اپنا تیج اور پرکاش بڑھنے کے واسطے جگیہ کی تیاری کر کے سب دیوتاؤں
اور دیت اور رکھیشور اور تپسی اور گندھرب اور کنر وغیرہ کو نیوتا بھیج دیا۔

تیسرا ادّھیائے

جانا سب دیوتا اور گندھرب آدک کا اپنے اپنے بمانوں پر چڑھ کر دکش پرجاپتی کے جگیہ میں اور گمھنا ستی جی کا کیلاش پربت سے

میترے جی بولے کر اے بدور جی جب دکش پرجاپتی کے نیوتا بھیجنے سے سب دیوتا اور دیتیہ رکھیشور منیشور
براہمن گندھرب کنر وغیرہ سب اپنی اپنی استریوں سمیت اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنے اور تیاری کرنے کے بعد
اچھے اچھے بمانوں پر چڑھ کر ہنستے کھیلتے گاتے بجاتے دکش کے جگیہ میں نیوتا کرنے چلے تب ستی جی نے
کیلاش پربت پر مہادیو جی کے پاس بیٹھے ہوئے اُن کے جانے کی آواز سُن کر لوگوں سے پوچھا کہ آج آکاش
مارگ میں بھیڑ دکھلائی دینے کا کیا سبب ہے یہ بات سُن کر مہادیو جی کے گن بولے کہ تمہارے پتا دکش پرجاپتی
کے یہاں جگیہ ہے اس سے سب دیوتا اور رکھیشور آدک اپنی اپنی استریوں سمیت وہاں نیوتا کرنے جاتے
ہیں یہ سنتے ہی ستی جی نے من میں اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو میرے باپ نے اپنی جگیہ میں اور اور لوگوں کو نیوتا بھیجا
اور مجھ کو اور مہادیو جی میرے سوامی کو نہیں بُلا کر میرا اپمان کیا جو کام کاج کی بھیڑ میں وہ بھول گئے ہوں گے تو ماتا پتا اور
گرو اور بھرتر کے گھر اُتسو ہونے پر بنا بلائے بھی جا کر کام اور ٹہل کرنا چاہئے اس میں کچھ اپمان نہ ہوگا اس لیئے
وہاں جا کر سب سے مل بھینٹ کر آنند دیکھنا چاہیئے اور میرے نہ جانے سے دیوتا آدک کی استریاں وہاں اکٹھی
ہو کر آپس میں کہیں گی کہ کیا بھید ہے جو دکش پرجاپتی نے ستی جی کو نہیں بُلایا اس میں میرے ماتا پتا کی نام دھرائی
ہوگی اور میرا اپمان ہو کر مرتے دم تک اس بات کا پچھتاوا من میں رہے گا ایسا بچار کر ستی جی نے مہادیو جی سے
بنتی کی کہ اے مہا پربھو میرے پتا کی جگیہ میں سب دیوتا آدک اپنی اپنی استری کو ساتھ لے کر نیوتا کرنے جاتے ہیں
جو میرے ماتا پتا نے کام کاج کی بھیڑ میں بھول کر آپ کو اور مجھ کو نہیں بُلایا تو میرا اور اُن کا ایک واسطہ ہے
بنا بُلائے جانے میں کچھ لاج نہیں ہے سُسر کو باپ اور گرو کے برابر جان کر بغیر بُلائے بھی اس جگیہ میں جانا
اُچت ہے وہاں میری سب بہنیں اپنے اپنے پتی کے ساتھ آویں گی مجھ کو بہت دنوں سے یہ ابھلاشا تھی کہ
کوئی کام خوشی کا میرے باپ کے گھر ہو تو میں بھی وہاں تمہارے ساتھ جاؤں آپ دیا کر کے مجھ کو اپنے ساتھ
لے کر وہاں چلئے سب سے بھینٹ ہو کر بڑا آنند دکھلائی دے گا یہ بات ستی جی کی سُنتے ہی مہادیو جی نے
پرجاپتی کی دشمنی کا سب حال سُنا کر کہا کہ اے ستی جی تمہارا باپ ہم سے دشمنی رکھتا ہے جو وہ ہم سے بڑا
نہ مانتا تو بغیر بُلائے بھی ہم چلے جاتے اور جو بغیر بلائے اُس کے یہاں جاویں اور وہ ہم کو دیکھ کر آدر نہ کرے یا

اپنا منہ پھیر لیوے یا کوئی کٹھور بچن کہے تو اس میں اچھا نہ ہوگا کس واسطے کہ تیر اور تلوار کے گھاؤ تو مرہم سے بھی اچھے ہو جاتے ہیں مگر زبان کا گھاؤ جو کسی کے دربچن کہنے سے کلیجے میں پڑ جاتا ہے وہ کسی طرح اچھا نہیں ہوتا اس کا علاج مشکل ہے اس لیئے ہم تمہارے پتا کی جگیہ میں نہیں جائیں گے جب مہادیوجی نے جانا منظور نہیں کیا تب ستی جی منتی کر کے بولیں کہ اگر آپ نہیں جاتے تو مجھ کو آگیا دیجئے مجھ کو اپنے ماتا پتا کے گھر بغیر بلائے جانے میں کچھ شرم نہیں ہے یہ بات سُن کر مہادیوجی نے کہا کہ اے ستی جی دکش پرجاپتی اپنے راج اور دولت کے غرور میں بھرا ہوا ہے ہماری دُشمنی سے تمہارا بھی اپمان کرے تب تم بہت دُکھ اٹھاؤ گی اور تمہارا نرادر ہونے سے ہم کو بھی کرودھ پیدا ہوگا ہماری جان میں تمہارا جانا کسی طرح اچھا نہیں ہے پر میشور کی اچھا سے ستی جی نے اُن کے سمجھانے پر بھی نہ مان کر پھر مہادیوجی سے کہا کہ میرے وہاں نہ جانے سے میری ساتھ بہنوں کے نزدیک میرا انادر ہوگا اور وہ مجھ کو طعنہ ماریں گی اس لئے میرے بغیر گئے بات نہیں بنتی ہے مجھ کو آگیا دیجئے کہ میں جلد جاؤں شیوجی نے یہ بات سنتے ہی اپنے من میں بچار کیا کہ دیکھو آج تک ستی جی نے کوئی کام ہماری آگیا کے بغیر نہیں کیا تھا اور آج یہ جانے کے واسطے ایسا ہٹھ کر کے ہمارا کہنا نہیں مانتی ہیں اس سے ہم کو جان پڑتا ہے کہ ان کو وہاں جانے میں اچھا نہ ہوگا ہونہار پربل ہو کر پرمیشور کی اچھا میں کسی کا کچھ بس نہیں چلتا یہ بچار کر مہادیوجی نے ستی جی سے کہا کہ تم چاہو چلی جاؤ تمہاری خوشی مگر اس کا پھل دیکھو گی۔

چوتھا ادھیاے

جانا ستی جی کا اپنے پتا کے گھر اور تن تیاگ کرنا اپنا اُسی جگیہ میں

میتریے جی بولے کہ اے بدور جی جب شیوجی کے منع کرنے پر بھی ستی جی اپنے پتا کے گھر چلنے لگیں تب مہادیوجی نے اپنے کئی گن اس بچار سے ان کے ساتھ کر دیے کہ دیکھیں نہ جانے وہاں کیا دشا ہو اور ستی جی کے جو کھلونے اور پٹاری وغیرہ تھیں اُسے بھی گنوں کے ہاتھ بھیج دیا جس میں ستی جی کے تن تیاگ کرنے کے بعد وہ سب چیزیں دیکھ کر ہم کو سوچ نہ ہو جب ستی جی دکش پرجاپتی کی جگیہ میں پہونچیں تب دکش پرجاپتی ستی کو دیکھتے ہی منہ اپنا پھیر کر ان سے کچھ نہ بولے یہ دشا اپنے باپ کی دیکھ کر ستی جی بڑے سوچ سے اپنے من میں کہنے لگیں کہ دیکھو میں نے بُرا کام کیا جو مہادیوجی اپنے سوامی کی آگیا نہ مان کر یہاں چلی آئی جیسا اپنے پتی کا کہنا نہ مانا ویسا پھل آنکھوں سے دیکھا اب کوئی ایسا بہانہ اور سبب ہو جائے جس میں جلد یہاں سے پھر شیوجی کے پاس چلی جاؤں سوائے ستی کی ماتا کے اور جتنی استریاں اُس جگیہ میں آئی تھیں دکش پرجاپتی کے بُرا ماننے کے ڈر سے کوئی ستی جی کے ساتھ پریت پوربک نہیں بولیں ستی جی یہ حال دیکھ کر دکھ کے سمندر میں ڈوبی ہوئی جگیہ شالا میں بیٹھی تھیں جب آہوتی دینے کا وقت آیا اور جگیہ کرانے والوں نے دکش سے مہادیوجی کے نام پر آہوتی دینے کے واسطے پوچھا

تب دکش پرجاپتی نے شیوجی کو دُربچن کہکر اُن سے کہا کہ ہم نے دیوتاؤں اور رکھیشوروں کی سبھا میں مہادیوجی کو شاپ دیا ہے کہ کوئی جگیہ میں ان کا بھاگ نہ نکالے اس لیئے تم مہادیوجی کے نام پر آہتی مت دو ستی جی یہ دربچن سُن کر اور شیوجی کا بھاگ نہ دیکھنے سے جگیہ شالا کے دکھن طرف میں بیٹھی ہوئی کرودھ سے بھر گئیں جب ان سے وہ کرودھ روکا نہیں گیا تب انھوں نے دکش سے کہا کہ اے پتا تم شیوجی کی بڑائی اور مہما نہیں جانتے وہ سب دیوتاؤں سے بڑے ہیں کسی کے ساتھ دشمنی نہیں کرتے تم برتھا اپنی اگیانتا سے بغیر سمجھے ان کے ساتھ بیر رکھتے ہو مہاتما لوگ گُن کو لیتے ہیں اوگن کی طرف نہیں دیکھتے اور شیوجی سب گنوں سے بھرے ہوئے صرف دنیا کے لوگوں کو دکھلانے کے واسطے اپنا روپ بھیانک بنائے رہتے ہیں اُسی کو تم نے دیکھا اور اُن کے گنوں کو نہیں جانا سنک آدک اور نارد آدک ان کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں تمہاری پدوی ایسی نہیں ہے جو تم اُن سے برابری کرسکو تم اُن کو جو تینوں لوک کے جیئوں میں شریشٹھ ہیں سبھا میں بیٹھ کر دُربچن کہہ کر انادر کرتے ہو ایسا نہ چاہیئے اور تمھیں کیا کہوں تم میرے پتا ہو لیکن میں تمھارے آگے کرودھ میں یہ تن اپنا چھوڑے دیتی ہوں جس میں تم ایسے ادھرمی اور اگیانی کے ساتھ شیوجی کا ناتا نہ رہے تم کو اُنکے ساتھ ناحق دشمنی کرنے کا پھل پیچھے ملے گا یہ بات کہہ کر ستی جی نے اسی جگہ اُتر منہ بیٹھ کر تن اپنا جوگ ابھیاس کی آگ سے جلا دیا جب شیوجی کے گنوں نے جو ساتھ آئے تھے یہ حال ستی جی کا دیکھا تب کرودھ کر کے اپنے اپنے ہتھیار لے کر چاہا کہ جو لوگ یہاں ہیں ان کو مار پیٹ کر کے دکش پرجاپتی کی جگیہ بگاڑ ڈالیں اُس وقت بھرگو رکھیشور نے جو اُس سبھا میں بیٹھے تھے ان گنوں کی اچھا جان کر جگیہ رچھا کرنے کے واسطے کچھ منتر پڑھ کر اگنی کنڈ میں جیسے آہتی ڈالی ویسے ہی اگنی پُرش اور بیتال اور بیر بھدر تین شخص اُس کنڈ سے نکل کر بولے کہ اے رکھیشور ہم کو جو آگیا ہو وہ کریں تب بھرگو رکھیشور نے کہا کہ مہادیوجی کے گن یہ جگیہ مٹانا چاہتے ہیں تم لوگ ان کو باہر نکال دو یہ بات سُنتے ہی اُن تینوں نے مہادیوجی کے گنوں کو دھکا دے کر جگیہ شالا سے باہر نکال دیا۔

پانچواں ادھیائے

مہادیوجی کے پاس نارد مُنی کا آنا اور ستی جی کے تن چھوڑنے اور گنوں کے نکالے جانے کا حال کہنا

میترے جی نے بدورجی سے کہا جس وقت ستی جی نے تن اپنا تیاگ کیا اور مہادیوجی کے گن سبھا سے نکالے گئے اُسی وقت نارد مُنی یہ سب حال دیکھ کر شیوجی کے پاس کیلاش پربت پر پہونچے شیوجی نے نارد مُنی کو دیکھتے ہی ڈنڈوت کر کے بڑے آدر بھاؤ سے بٹھال کر پوچھا کہو مُنی ناتھ کہاں سے آنا ہوا نارد جی نے کہا کہ

اے مہاراج آپ کو یہ بات معلوم ہے یا نہیں کہ آج ستی جی نے دکش پرجاپتی کی جگیہ میں آپ کی نندا سننے سے تن اپنا تیاگ کر دیا اور بھرگو رکھیشور کے منتر پڑھنے سے آپ کے گن بھی نرادر ہو کر اُس سبھا سے نکالے گئے اس کی کچھ تدبیر کرنی چاہیئے ایسا کہہ کر نارد منی چلے گئے اور شیوجی نے ستی جی کا مرنا سُنتے ہی کرودھ کر کے اپنی جٹا کا بال نوچ کر جیسے ہی پرتھوی پر پٹکا ویسے ہی ایک گن بیر بھدر نام مہابلی اس جٹا سے پیدا ہو کر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مجھے جو آگیا ہو سو کروں شیوجی نے اس کو دیکھ کر کہا کہ تو ابھی بہت جلد دکش پرجاپتی کی جگیہ میں چلا جا اور سر اُس کا کاٹ کر اگنی کنڈ میں ڈال دے اور جو لوگ اس سبھا میں بیٹھے ہوں اُن سب کو وہاں سے باہر نکال دے یہ بات سنتے ہی بیر بھدر جس کا بدن پہاڑ کی طرح بڑا ترشول باندھے ہوئے بھوت پریت کی فوج ساتھ لے کر وہاں سے چلا اور ساعت بھر میں جگیہ شالا میں پہونچ گیا اور دکش پرجاپتی کا سر کاٹ کر اگنی کنڈ میں ڈال دیا اور بھرگو رکھیشور کی داڑھی نوچ ڈالی اور دیوتا اور رکھیشور گندھرب اور کنر اور براہمن لوگ جو اُس سبھا میں تھے ان کو مار پیٹ کر سب کا انگ بھنگ کر ڈالا اور وہاں سے سب لوگوں کو باہر نکال کر جگیہ شالا کو توڑ کر ساگری وغیرہ جگیہ کا سب سامان پھینک دیا جب سر کاٹنے پر بھی دکش پرجاپتی کا پران نہیں نکلا تب مارے لکوں کے اُسے مار ڈالا اس وقت جتنے استری پُرش دکش کے یہاں نیوتا کرنے آئے تھے سب گھبرا کر باہر نکل بھاگے اور آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو دکش مہا مورکھ نے مہادیو جی مہا تما پُرش کا جو سب دیوتاؤں میں شریشٹھ ہیں جیسا اپمان کیا ویسا پھل پایا اسی طرح سب چھوٹے اور بڑے دُکھ پا کر دکش کو گالیاں دینے لگے اور جب بیر بھدر نے سب جگیہ کو بدھونس کر کے شیوجی کے پاس آ کر سب حال کہا تب بھولا ناتھ نے ستی جی کا مرنا پرمیشور کی اِچھا پر سمجھ کر کرودھ اپنا شانت کیا اور وہ آنند مورتی پھر ریستن جت بیٹھ کر اپنے چیلوں کو گیان سکھلانے لگے اور وشنو بھگوان اور برہما جی انتر یامی پہلے سے جگیہ بدھونس ہونے کا حال جانتے تھے اس لیئے دونوں وہاں نہیں گئے تھے۔

چھٹواں ادھیائے

جانا بھرگو آدی رکھیشور اور دیوتاؤں کا برہما جی کے پاس اور کہنا حال بیر بھدر کا

میتریے رکھیشور نے کہا کہ اے بدُورجی جب بیر بھدر نے بھرگو اور دیوتا آدک کو مار پیٹ کر کے جگیہ شالا سے باہر نکال دیا تب سب کسی نے روتے ہوئے برہما جی کے پاس جا کر اپنا اپنا حال اُن سے کہا برہما جی اُن کا حال سُن کر بولے کہ تم لوگوں نے بہت بُرا کام کیا جو جگیہ میں بیٹھ کر شیوجی کی نندا اپنے کانوں سے سُنتے رہے اور مہادیو جی کا بھاگ جگیہ میں سے بند کر کے اپنا اپنا انش تم لوگوں نے لیا ایسا دھرم کرنا تم کو مناسب نہ تھا جیسا کچھ ارادہ شیوجی کا تم نے کیا ویسا پھل پایا سو مہادیو جی سب دیوتا بلکہ تینوں لوک کے جیووں میں شریشٹھ

ہوجاویں اور دکش پرجاپتی جو مرگیا ہے پھر آپ کی کرپا سے جی اُٹھے اور اپنی جگیہ بدھی کے موافق پوری کرے اور
سب دیوتا اور رکھیشور بھی وہاں آکر اپنا اپنا بھاگ جگیہ میں پاویں آپ بھی میرے ساتھ وہاں چلنے میں نارائن جی کو
بھی بنتی کرکے وہاں لے آؤں گا اور جگیہ کرنے میں جو ساکلپہ सा कल्प بچ رہتا ہے وہی ساکلپہ آپ کا بھاگ ہوگا
یہ سب بات برھما جی کی سُن کر شیو جی نے کہا کہ میں کسی سے دشمنی نہیں رکھتا اور اگیانی کے کہنے کا کچھ بُرا نہیں مانتا
ستی جی کے پران دینے کا حال سُن کر مجھ کو بظاہر غصہ آگیا تھا سو دکش پرجاپتی اپنی کرنی کو پہونچا اور ستی جی کے
نصیب میں اسی طرح تن تیاگ کرنا لکھا تھا جو کچھ اچھا پرمیشور کی تھی وہ ہوئی اب جو کچھ آگیا دو وہ میں کروں
جو کوئی بڑوں کا کہنا نہیں مانتا ہے وہ پیچھے سے دُکھ پاتا ہے۔

ساتواں ادھیاے

جانا مہادیو جی اور برھما جی وغیرہ دیوتاؤں کا دکش پرجاپتی کی جگیہ شالا میں

میترے جی بولے کہ اے بدور جی کیلاش پربت سے مہادیو جی اور برھما جی سب دیوتا اور رکھیشوروں کو ساتھ
لے کر دکش پرجاپتی کی جگیہ شالا میں گئے اور جو دیوتا وغیرہ بیر بھدر کے ڈر سے بھاگ گئے تھے وہ بھی
وہاں پر آئے تب شری شیو شنکر بھولا ناتھ نے جن دیوتا اور رکھیشوروں کا بدن بیر بھدر کی مار پیٹ سے گھائل
ہوگیا تھا ان کا بدن اپنی کرپا درشٹی سے اچھا کر دیا اور بھرگو رکھیشور کی داڑھی کے بال بکرے کی داڑھی
لگانے سے پھر اُسی طرح جم گئے اُس وقت برھما جی نے شیو جی سے کہا کہ اے مہاراج دکش پرجاپتی کی
اتھ جو پڑی ہے اُس کو بھی جلا دیجئے تب مہادیو جی بولے کہ دکش پرجاپتی کا سر تو اگنی کنڈ میں جل گیا وہ
اب نہیں بن سکتا کہو تو جگیہ کے بکرے کا سر دکش پرجاپتی کے دھڑ سے لگا کر اُس کو جلا دیویں جب برھما جی
نے اس بات کو مان لیا تب شری مہادیو جی نے بکرے کا سر دکش پرجاپتی کے دھڑ سے لگا کر اُس کو جلا دیا
اور شری مہادیو جی کی کرپا سے جگیہ کا استھان بھی جیوں کا تیوں درست ہوگیا دکش پرجاپتی نے شری مہادیو جی کو
دیکھتے ہی ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر بڑی آدھینتائی سے بنتی کی کہ اے مہا پربھو میں نے آپ کی بڑائی اور مہما
کو نہیں جانا جیسی کرنی آپ کے ساتھ کی ویسا پھل پایا آپ کرپا کرکے یہاں آئے اور مجھ کو اپنی پربھتائی
سے پھر جلا دیا اور مجھ اگیانی کا اپرادھ چھما کیا سچ ہے جن کو پرمیشور نے بڑائی دی ہے وہ چھوٹوں
اور مورکھ آدمیوں کی بات پر کچھ دھیان نہیں کرتے اور جتنے دیوتا اور رکھیشور اور گندھرب اور کنر
وغیرہ استری اور پُرش دکش کے یہاں نیوتا کرنے آئے تھے وہ لوگ بھی مہادیو جی کی یہ مہما دیکھ کر اُسی طرح
ان کی استتی کرنے لگے جب مہادیو جی کی آگیا سے دکش پرجاپتی پھر جگیہ کرنے بیٹھے تب برھما جی اور مہادیو جی اور
وشنو بھگوان نے سب دیوتاؤں اور رکھیشوروں سمیت شاستر کے موافق دکش سے اس جگیہ کو سمپورن کرایا

جگیہ پورا ہوتے ہی اُس اگنی کنڈ سے جگیہ بھگوان نے چتربھجی مورتی نے بیجینتی مالا اور کوستبھ منی اور پھولوں کے ہار گلے میں پہنے گرڑ پر سوار پرگٹ ہوکر درشن دیا اُن کو دیکھتے ہی جتنے چھوٹے بڑے وہاں بیٹھے تھے اُٹھ کھڑے ہوئے اور سبھوں نے اُس پرش کو ساشٹانگ دنڈوت کی اور دکش پرجاپتی ہاتھ جوڑ کر جگیہ بھگوان سے بولے کہ اے بیکنٹھ ناتھ اس جگیہ کے شروع میں مجھ سے مہادیوجی کا اپمان ہوا تھا اس سے یہ جگیہ میری بگڑ گئی تھی اور اب میرا بھاگ اُدے ہوا جو آپ نے مجھ کو درشن دے کر کرتارتھ کیا آپ کی کرپا سے میری جگیہ اس طرح پوری ہوئی اب دیا کر کے ایسا بردان دیجئے کہ جس سے مجھ کو پھر دُر بدھی نہ بیاپے پھر گورکھیشور بولے کہ اے دینا ناتھ میں نے تپسی اور براہمن ہونے پر بھی اپنے کرودھ کو بس نہیں اس سبب سے مجھ کو یہ ڈنڈ ملا آپ دیال ہو کر ایسا آشیرباد دیجئے کہ جس میں کرودھ میرا چھوٹ جائے کس واسطے کہ جب تک کام کرودھ لوبھ موہ اپنے بس نہیں ہوتا تب تک آپ کی بھگتی نہیں ملتی ہے جب اسی طرح برہماجی اور مہادیوجی اور اندر اور گندھرب اور لوکپال اور کنر وغیرہ سب دیوتا اور رکھیشوروں نے ان کی بہت استتی کی تب جگیہ بھگوان نے دکش سے کہا کہ تم نے بہت بُرا کیا جو مہادیوجی کا اپمان کیا سنو برہما اور وشنو اور مہادیوجی تینوں دیوتاؤں کو برابر جانو جس آدمی نرنکار پُرش کا نام لوگ جپ کر ان کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا جانتے ہیں اسی کے دھیان میں تم بھی لگے رہو تب تم کو گیان پراپت ہوگا جس وقت یہ بات جگیہ پُرش نے کہی اُس وقت آکاش سے اُن پر پھولوں کی ورشا ہوئی اور سب لوگوں نے جے جے کار کیا تب جگیہ پُرش سب کو من مانا بردان دے کر بیکنٹھ کو پدھارے اور برہما دک دیوتا اور رکھیشور اپنے اپنے استھان کو گئے اور دکش پرجاپتی اُسی دن سے شیوجی کو اپنا ایشور جان کر ان کی سیوا کرنے لگے اتنی کتھا سُنا کر میترے جی بولے کہ اے بدورجی دھرم کی رکھیا मरिया نام استری سے کرودھ اور لوبھ اور مرتیو ...... آدک بہت سنتان پیدا ہوئی اُن کے نام سنسکرت بھاگوت میں لکھے ہیں جو کوئی اس ادھیائے کو چت لگا کر کہے اور سنے وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر پرم پد پاوے گا۔

آٹھواں ادّھیائے

جنم لینا ستی جی کا ہماچل کے یہاں پاربتی نام سے اور بواہ ہونا انکا مہادیوجی کے ساتھ

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدورجی اب ہم ستی جی کی کتھا جس طرح وہ دوسرا جنم پاربتی کا لیکر مہادیوجی کو ملی تھیں برنن کرتے ہیں سنو کہ ستی جی نے تن تیاگ کرنے کے سمے مہادیوجی کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ کر یہ پرن کیا تھا کہ اب میرا جو جنم ہو تو میں شیوجی کی سیوا میں رہ کر ایک ساعت اُن کا ساتھ نہ چھوڑوں گی انھوں نے تن چھوڑنے کے پیچھے ہماچل پربت کے یہاں پاربتی نام سے جنم لیا جب وہ سیانی ہوئیں تب ہماچل نے پاربتی جی سے پوچھا کہ میرا بواہ کس کے ساتھ کردوں پاربتی جی کو اپنے پچھلے جنم کا حال یاد تھا

اس لیئے وہ ہماچل سے بولیں کہ میرا بواہ مہادیوجی کے ساتھ کردو تب ہماچل نے کہا کہ مہادیوجی سب دیوتاؤں کے مالک ہیں وہ میری کنیّا کو کیوں لیویں گے تب پاربتی جی نے جواب دیا کہ میں سوائے مہادیوجی کے دوسرے سے بواہ نہیں کروں گی وہ مجھ کو قبول کریں تو میرے پتی ہوویں نہیں تو میں جنگل میں جاکر تپ کرکے اپنا تن تیاگ کردوں گی یہ کہہ کر پاربتی جی نے اس اچھا سے کہ مہادیوجی کے ساتھ میرا بواہ ہو تپ کرنا شروع کیا ایک دن نارد جی نے پاربتی کی پریت کی پریچھا لینے کے واسطے وہاں جاکر پوچھا کہ اے گرراج کماری تم اس جنگل میں کس چاہنا سے تپ کرکے دُکھ اٹھاتی ہو پاربتی جی نے نارد جی کو پرمیشور کا پرم بھگت جان کر ڈنڈوت کرکے کہا کہ اے مُنی ناتھ مہادیوجی کے ساتھ بواہ ہونے کی اچھا سے تپ کرتی ہوں یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ اے پاربتی تم بڑی اگیان اور مورکھ ہو مہادیوجی اپنے بدن میں راکھ اور دھول لگائے سانپ اور بچھو بیٹے مُنڈوں کی مالا گلے میں ڈالے بھوت پشاچ اپنے ساتھ رکھتے ہیں ان کو تو سب لوگ دیکھ کر مارے ڈر کے بھاگ جاتے ہیں تم اُن سے بواہ ہونے کی اچھا کیوں رکھتی ہو یہ بات سن کر پاربتی نے کہا کہ وہ چاہے جتنے اوگنوں سے بھرے ہوں لیکن میرا چت اُنھیں سے پرسن ہے یہ سُن کر پھر نارد جی بولے کہ اے پاربتی اندر اور گندھرب اور کُبیر اور برون آدک اچھّے اچھے دیوتاؤں کو تم کیوں نہیں چاہتی یہ بات سُن کر پاربتی جی نے ہنس کر کہا کہ اے منی ناتھ من تو ایک ہی ہے دو چار نہیں ہوتے سو وہ من میرا شیوجی کے چرنوں میں جالگا ہے وہاں وہ نکل نہیں سکتا جو دوسرے کی طرف لگاؤں اب میری اچھّا شیوجی ہی پوری کریں گے دوسرے کی چاہنا مجھکو نہیں ہے یہ بات سُن کر نارد جی بہت خوش ہوئے اور پاربتی جی کو آشیرباد دے کر بولے کہ تم کو مہادیوجی ضرور ملیں گے تم کسی کے کہنے اور بھُلاوا دینے میں مت آنا جب نارد جی نے سچّی پریت پاربتی جی کی دیکھی تب اُسی وقت شیوجی کے پاس جاکر پاربتی جی کا منورتھ اور پریم برنن کیا جب مہادیوجی نے سُنا کہ ستی جی ہماچل کے گھر جنم لے کر ہمارے ساتھ بواہ ہونے کے لئے تپ کرتی ہیں تب ان کو بھی پریت پیدا ہوگئی اس لیے مہادیوجی نے ہماچل سے کہا کہ تم اپنی لڑکی کا بواہ ہمارے ساتھ کردو ہماچل نے یہ بات سنتے ہی بڑی خوشی سے مان لیا اور یہ سندیسہ پاربتی جی سے جہاں وہ بیٹھی تپ کرتی تھیں جاکر کہا یہ بات سُن کر پاربتی جی بہت خوش ہوئیں اُسی وقت ہماچل نے پاربتی جی کو جنگل سے بُلاکر بدھی کے مطابق شیوجی کے ساتھ بواہ کردیا اور بہت سا رتن آدک سامان جہیز میں دے کر اور کنیّا کو بدا کیا تب سے پاربتی جی ایک ساعت مہادیوجی سے الگ نہوکر اُن کی اردھانگی بنی رہتی ہے۔

نواں ادّھیاے

راجا اُتّان پاد کے بیٹے دُھرو جی کا تپ کرنے کے لئے بن کو چلے جانا

میترے جی بولے کہ اے بدور جی راجا سوایمبھو منو کی تینوں لڑکیوں کا حال میں نے تم سے کہا اب

ان کے لڑکوں کا حال کہتا ہوں سُنو کہ سوایمبھو منو کے دو بیٹے اُتان پاد اور پریہ برت پیدا ہوئے پریہ برت کے سنتان کی کتھا پانچویں اسکندھ میں آوے گی اُتان پاد کے بیٹوں کی کتھا اس طرح پر ہے کہ سوایمبھو منو کے تن تیاگ کرنے کے بعد ان کا بیٹا اتان پاد راجا ہوا جو کوئی اس بات کا سندیہ کرے کہ سوایمبھو منو کی راج گدی پر پریہ برت نے راج کیا اُتان پاد کس طرح راجا ہوا اُس کا حال اس طرح پر ہے کہ پریہ برت راجا سوایمبھو منو کی نج راج گدی پر بیٹھا اور اُتان پاد انھیں کے دیش میں دوسرے نگر کا راجا ہوا تھا اور اُس کے دو اِستریاں سُنیتی اور سُروچی نام کی تھیں راجا کے دونوں اِستریوں سے اولاد پیدا ہو کر بڑی رانی کے بیٹے کا نام دُھرو اور چھوٹی رانی کے بیٹے کا نام اُتم تھا راجا چھوٹی رانی اور اُس کے بیٹے سے بہت پریت اور بڑی رانی اور اُس کے بیٹے سے کم پریت رکھتا تھا ایک دن راجا اپنی چھوٹی رانی سمیت راج سنگھاسن پر بیٹھا ہوا اُتم اُسی کے بیٹے کو گود میں لیے پیار کرتا تھا اُسی وقت بڑی رانی کا بیٹا دھرو جو پانچ برس کا تھا کھیلتا ہوا وہاں پہونچا اور اُس نے چاہا کہ ہم بھی راجا کی گود میں بیٹھ کر اُتم اپنے بھائی کے برابر بیٹھیں راجہ نے دھرو کی ماتا پر کم پریت رکھنے اور چھوٹی رانی کے ڈر سے کہ وہ اس وقت وہاں بیٹھی تھی دھرو کو اپنے پاس نہیں بٹھالا یہ دیکھ کر چھوٹی رانی نے دھرو سے کہا کہ تو نے پچھلے جنم میں تپ اور اسمرن نارائن جی کا نہیں کیا اِس سے تو ابھاگی پیدا ہوا جو تو پچھلے جنم میں تپ کرتا تو میرے پیٹ سے پیدا ہو کر راجا کی گود میں بیٹھنے کے لائق ہوتا تجھ کو اس جنم میں راج سنگھاسن پر بیٹھنا بہت مشکل ہے اب بھی تو جا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر جب تیرا بھاگ اُدے ہو تب میرے پیٹ سے پیدا ہو کر راجا کی گود میں بیٹھنا کس واسطے کہ میں پٹ رانی ہوں سوائے میرے بیٹے کے دوسری رانی کا بیٹا راج سنگھاسن پر نہیں بیٹھ سکتا راجا اُتان پاد نے بھی جب یہ بات رانی کی سُن کر دھرو کا کچھ آدر نہیں کیا تب دھرو کو یہ بات سوتیلی ماتا کی تیر کے برابر کلیجے میں لگی اس لئے دھرو روتے ہوئے اپنی ماتا کے پاس آئے سُنیتی ان کی ماتا نے دھرو کو روتے ہوئے دیکھ کر اپنی گود میں اُٹھا لیا اور کہنے لگی کہ اے بیٹا تجھے کس نے مارا جو اتنا روتا ہے دھرو کو زیادہ رونے سے ایسی ہچکی لگی تھی کہ تھوڑی دیر تک اُس سے بولا نہیں گیا جب اُس کا رونا کم ہوا تب دھرو اپنی ماتا سے بولا کہ اس وقت ہم راجا کے پاس گئے تو وہ اُتم ہمارے بھائی کو گود میں لئے ہوئے بیٹھے تھے ہم نے بھی چاہا کہ ہم بھی اُن کی گود میں جا کر بیٹھیں لیکن راجا نے ہم کو اپنی گود میں نہیں بٹھالا اُتم کی ماتا نے ہم سے کہا کہ تو نے پچھلے جنم میں پرمیشور کا تپ بھجن اور اسمرن نہیں کیا اس سے تو کم نصیب پیدا ہو کر راجا کی گود میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہے اب بھی تو جا کر پرمیشور کا تپ اور اسمرن کر کے میرے پیٹ سے پیدا ہو تب راجا کی گود میں بیٹھنا سُنیتی یہ بات سُن کر بولی کہ اے بیٹا راجا کی چھوٹی رانی سچ کہتی ہے جو تو پچھلے جنم میں پرمیشور کا تپ کئے ہوتا تو میرے پیٹ سے جنم نہ لیتا اس لیے اب بھی تو نارائن جی کا تپ اور اسمرن کر کے اُن کی شرن میں جا تو تیرا منورتھ پورا ہوگا پہلے برہما جی تیرے پر دادا سے بھی کٹھن کام دنیا پیدا کرنے کا نہیں ہو سکتا تھا جب انھوں نے نارائن جی کا تپ اور دھیان کیا تب پرمیشور کی کرپا سے اُن کو گیان پراپت ہوا اور گیان کے پرتاپ سے برہما جی نے جگت کو پیدا کیا اور سوایمبھو منی تیرے دادا نے

پرمیشور کا تپ کرکے دھرماتما سنتان پایا سو سب منورتھ آدمی کا پرمیشور کی کرپا سے پورا ہوتا ہے پرمیشور کا تپ کرنے سے تیری منو کامنا بھی پوری ہوگی راجا مجھ کو اپنی داسی کے برابر بھی نہیں سمجھتے جو بات میری سوت کہتی ہے وہی کرتے ہیں میں جانتی ہوں کہ راجا کے نہ رہنے کے بعد میری سوت مجھ کو دیش سے نکال دے گی یہ بات سُنتے ہی دھرو نے شرمندہ ہوکر پرمیشور کے کھوج میں گھر سے نکل کر جنگل کا راستہ لیا لیکن وہ من میں اس بات کا سوچ بچار کرتا جاتا تھا کہ میں اگیانی بالک ہوں پرمیشور کا پتہ کس طرح پاؤں جو اُن کی شرن میں جاکر اپنے منورتھ کو پاؤں اُسی وقت راہ میں نارد جی نے آگے سے آکر من میں یہ بچار کیا کہ یہ لڑکا تھوڑی سی بات پر اپنی سوتیلی ماتا کے کہنے سے دکھی ہوکر پرمیشور کو ڈھونڈھنے نکلا ہے ہم اُس کی پریکشا لیویں کہ یہ اپنے ارادے پر مضبوط ہے یا نہیں ایسا بچار کر نارد جی بولے کہ اے راجکمار تو کس واسطے اپنے گھر سے نکل آیا لڑکپن میں تجھ کو ایسا کرودھ کرنا نہ چاہئے بالک کو کوئی دُربچن کہہ کر پھر پیار سے بُلاوے تو وہ اُس کے پاس چلا جاتا ہے تو نے لڑکوں کا سو بھاؤ چھوڑ کر جنگل کا راستہ لیا ایسی بات کرنا اُچت نہیں ہے ہم تجھ کو تیرے باپ کے پاس لئے چلتے ہیں راج گدی یا جس چیز کی تجھ کو اچھا ہو وہ ہم دلا دیں گے اور جو تو پرمیشور کو ڈھونڈھتا ہے سو اُن کا ملنا تو سہج نہ سمجھنا بہت سے یوگیشور اور تپسی لوگوں نے پرمیشور کی کھوج میں تپ اور جپ کرکے بدن اپنا جلا دیا تس پر بھی اُن کو نہیں پایا تو بہ تھا اُن کو ڈھونڈھنے کیوں جاتا ہے ہم نارد مُنی پرمیشور کے بھگت اور سیوک ہیں تجھ کو تیرے باپ کے پاس لے جا کر جو کچھ ہم کہیں گے وہ سب بات ہماری تیرا باپ مانے گا دھرو جی نے یہ بات نارد مُنی کی سُن کر بچار کیا کہ میں نے سُنا تھا کہ نارد جی پرم بھگت پرمیشور کے ہیں دیکھو میں ابھی پرمیشور کی کھوج میں گھر سے نکلا ہوں سو ایسے مہاتما اور ہری بھگت کا درشن پایا جب میں پرمیشور کے تپ اور اسمرن میں لین ہوں گا تب نہ معلوم مجھ کو کیسے اچھے پدارتھ ملیں گے یہ بات بچار کر دھرو جی نے نارد مُنی کو ڈنڈوت کرکے بنتی کی کہ اے مہاراج آپ پرمیشور کے پرم بھگت ہیں اس لئے میری سہایتا کیجئے جس میں پرمیشور کے چرنوں تک جلد پہونچ جاؤں آپ کو پرمیشور کی راہ پر جانے سے مجھے پھیرنا اُچت نہیں ہے جو راستہ پرمیشور کے ملنے کا ہو وہ مجھ کو دکھلا دیجئے اور میں کشتری کا بیٹا ہوں اب بنا درشن کئے پرمیشور کے اپنے گھر نہ جاؤں گا جب نارد جی نے دیکھا کہ یہ لڑکا پرمیشور کی بھگتی میں سچا اور گیان سکھلانے جوگ ہے تب نارد مُنی نے دھرو جی سے کہا کہ اے بیٹا تجھ کو اور تیرے گیان کو دھنیہ ہے ہم تیری پریکشا لیتے تھے اب تجھ کو پرمیشور کے ملنے کی راہ دکھلاتے ہیں سُن تو یہاں سے متھرا پوری جاکر جمنا کنارے جہاں شری کرشن جی ترلوکی ناتھ آٹھ پہر رہتے ہیں کشا کا آسن بچھا کر اُتر مُنہ بیٹھ کر جمنا جی کی مہما اور بڑائی بیکنٹھ سے زیادہ ہے اس سے تو ہر روز جمنا جی میں تینوں وقت اسنان کرنا وہاں نہانے سے تیرے سب پاپ جنم جنمانتر کے چھوٹ جائیں گے اور نارائن جی کے دھیان میں ہر وقت لین رہنا اور سروپ اُن کا اس طرح پر ہے کہ شیام رنگ کمل نین چتربھج جڑاؤ مکٹ اور مکرا کرت کُنڈل پہنے چندرما کی طرح شوبھائمان بیجنتی مالا اور کوستبھ منی گلے میں ڈالے مند مند مسکراتے ہیں سو تو ہر روز اسنان کرکے آسن پر بیٹھ کر ایسے روپ کا دھیان من لگا کر کرنا اور پھل یا دودھ پیا جل

جو کچھ ملے اُسی سے دھوپ دیپ آدک پرمیشور کو کر دینا اور بارہ اچھر کا منتر نارد مُنی نے دھروجی کو اُپدیش کر کے کہا کہ اسی منتر کو جپنا اور بھوجن کم کر کے پانی بھی کم پینا شری نارائن جی دیال ہو کر تجھ کو درشن دیں گے اور تیری کامنا پوری کر کے بڑی پدوی پر پہونچا دیں گے ہری بھجن کرنے سے سنسار اور پرلوک دونوں جگہ کا سُکھ ملتا ہے دھروجی نے نارائن جی کا سروپ اور دھیان اور منتر جپنے کی ریت نارد مُنی سے سُن کر بہت خوش ہو کر کہا کہ آپ نے بڑی دیا کر کے پرمیشور کے ملنے کا سہج راستہ مجھے دکھلا دیا میں تو جانتا تھا کہ نارائن جی کا گھر کسی شہر یا گانوں میں نہ معلوم کتنی دور ہوگا وہاں جا کر ڈھونڈھتا سو آپ نے اسمرن اور دھیان کرنا اُن کا میرے ہردے میں بتلا دیا اب میں آپ کی آگیا کے موافق جپ اور دھیان کر کے پرمیشور کو ملوں گا دھروجی یہ بات کہہ کر نارد مُنی کو ڈنڈوت کر کے متھراپوری کو چلے گئے اور نارد جی نے وہاں سے چل کر راجا اُتان پاد کے پاس آ کر کیا دیکھا کہ راجا اور دھروجی کی ماتا دونوں روتے اور چنتا کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے اپنے پانچ برس کے بیٹے کو جو کچھ گیان نہیں رکھتا تھا تپ کرنے کا اُپدیش دے کر جنگل میں بھیج دیا نہ معلوم وہ بیچارہ کہاں گیا اور اُس کی کیا گت ہوئی ہوگی بڑے بڑے یوگیشور اور گیانیوں کو پرمیشور کا ملنا کٹھن ہے اُس اگیانی کو بھگوان کس طرح ملیں گے اور راجا اپنی چھوٹی رانی پر کرودھ کر کے کہتا تھا کہ تو نے کٹھور بچن کہہ کر میرے بیٹے کو بن باس دیا اتنے میں نارد جی وہاں پہونچے راجا نے ڈنڈوت کر کے بڑے آدر سے اُن کو بیٹھال کر پوچھا کہ اے مہاراج آپ کہاں سے آتے ہیں نارد مُنی نے کہا کہ ہم اپنا حال پیچھے کہیں گے لیکن اس وقت تم کو ہم بہت چنتا اور اُداسی میں دیکھتے ہیں اس کا کارن کہو راجا بولا کہ اے مُنی ناتھ میری چھوٹی رانی نے میرے بیٹے دھرو کو جو مہا اگیانی بالک تھا ایسی لگتی بات کہی کہ وہ دُکھت ہو کر نہ معلوم کہاں نکل گیا میں اُسی کے سوچ میں بیاکل ہوں نہ معلوم اس بالک کی کیا دشا ہوئی ہوگی شیر اور ریچھ وغیرہ اس کو کھا لیں گے مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو استری کے بس ہو کر اُس کا نرادر کیا یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ اے راجا تم چنتا اپنا اُداس مت کرو تمہارا بیٹا مجھ کو راہ میں ملا تھا میں نے اُس سے بہت کہا اور سمجھایا کہ تو اپنے گھر میرے ساتھ لوٹ چل لیکن اُس نے نہیں مانا جب میں نے دیکھا کہ پرمیشور کے تپ اور اسمرن میں اُس کا پریم سچا ہے تب میں نے اُس کو نارائن جی نے ملنے کا اپائے بتلا کر متھراپوری کی طرف بھیج دیا اس ہی تم کچھ چنتا مت کرو وہ ایسی پدوی کو پہونچے گا کہ آج تک تمہارے پُرکھوں کو نہیں ملی ہے اور دھرو نے نارائن جی کی شرن لی ہے اب اُس کو کوئی دُکھ نہیں دے سکتا تم نے اپنی اگیانتا سے استری کے بس ہو کر لڑکے کا نرادر کیا نارد جی یہ بات کہہ کر برہم لوک کو گئے راجا کو نارد مُنی کے کہنے سے دھیرج ہوا لیکن من اس کا دھرو کی طرف لگا رہتا تھا راج کاج میں نہیں لگتا تھا اور دھروجی متھراجی جا کر جمنا کنارے کشا کے آسن پہ بیٹھے اور نارد جی کے اُپدیش کے موافق پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے پہلے دھروجی تیسرے دن ایک وقت بھوجن کرتے تھے ایک مہینے تک اسی طرح نیم رکھ کر پھر ساتویں دن تھوڑا کھانے لگے پھر تین مہینے تک درخت کی پتی کھا کر رہے چوتھے مہینے پتی کھانا بھی چھوڑ کر پانی پی کر رہے پانچویں مہینے پانی پینا بھی چھوڑ کر جتنی ہوا منھ میں جاتی تھی اُسی کے آہار پر رہے اور پانچ مہینے تک



نارائن جی کا دھرو کو درشن دینا

(کاپی رائٹ محفوظ)

ایک پیر سے کھڑے رہ کر اُسی منتر کو جپ کر نارائن جی کے سروپ کا دھیان کرتے رہے دھروجی کا بدن لکڑی کی طرح سوکھ گیا لیکن مُنھ ان کا سورج کی طرح چمکنے لگا چھٹویں مہینے دھروجی پرمیشور کے دھیان میں منھ اپنا بند کر کے ایسے لولین ہوئے کہ انتھ کرن اُن کا شیام سُندر کے سروپ سے بھر کر سانس لینے کی بھی جگہ نہ رہی جب دھروجی نے اس طرح تپ کر کے اپنی سانس کو روک لیا تب تینوں لوک میں ہوا کا چلنا بند ہو گیا جب ہوا نہ چلنے سے سب جیو دُکھی ہوئے تب برھماجی نے سب دیوتاؤں سمیت نارائن جی کے پاس جا کر بنے کی کہ اے ترلوکی ناتھ ہوا بند ہونے کا کیا کارن ہے شیام سُندر بولے کہ دھروجی نے تپ کے بل سے ہوا کو باندھ لیا اس لئے یہ دشا ہوئی ہے ہم جا کر دھرو کو درشن دے کر ہوا کو چھڑا دیتے ہیں۔

دسواں ادھیائے

درشن دینا شیام سُندر کا دھروجی کو نارائن روپ دھارن کر کے

میترے جی نے کہا کہ اے بدورجی پرمیشور یہ بات دیوتاؤں سے کہہ کر جس روپ کا دھیان دھروجی کرتے تھے اُسی روپ سے گرڑ پر سوار دھروجی کے سامنے آ کر ساعت بھر کھڑے رہے لیکن دھروجی اُس وقت اپنی آنکھ بند کئے پرمیشور کے دھیان میں ایسے لین تھے کہ پرمیشور کے آنے کا حال نہ جان کر اپنی آنکھ نہیں کھولی تب شیام سندر نے اپنا سروپ دھروجی کے انتھ کرن اور دھیان میں سے باہر کھینچ لیا جب دھروجی نے پرمیشور کا روپ اپنے ہردے میں نہ دیکھا تب گھبرا کر آنکھ کھول دی تو کیا دیکھا کہ جس روپ کا دھیان ہردے میں کرتا تھا وہی روپ سانولی صورت موہنی مُورت میرے سامنے کھڑی ہے تب دھروجی نے اُس پربرھم پرمیشور کی پرکرما کر کے ڈنڈوت کی اور اُن کے چرنوں پر سر رکھ کر چاہتے تھے کہ پرمیشور کی استوتی کریں پھر من میں بچار کیا کہ جن کی مہما برھماجی اور شیش جی اور گنیش جی نہیں کہہ سکتے ہیں میں اگیان بالک کس طرح ان کی استوتی کروں اسی بچار میں دھروجی چُپ چاپ ہاتھ جوڑے پرمیشور کے سامنے کھڑے رہے اور دکھار بند اُن کا بڑے پریم سے دیکھنے لگے تب نارائن جی نے جانا کہ ابھی تک دھرو کو اتنا گیان نہیں ہے کہ جو میری استوتی کر سکے یہ بچار کر ترلوکی ناتھ نے کرپا کر کے جب اپنا شنکھ دھروجی کے مُکھ اور گالوں سے چھوا دیا تو اُس کے چھواتے ہی دھروجی کے ہردے میں گیان اور بدھی کا پرکاش ہو کر سب ودیا آ گئی تب دھروجی نے ہاتھ جوڑ کر بنے کی کہ اے دینا ناتھ جب تک آپ کی کرپا اور دیا نہو تب تک کوئی آپ کے چرنوں کا درشن نہیں پا سکتا برھما دک دیوتاؤں کو بھی یہ سامرتھ نہیں ہے جو آپ کا گن برن کر سکیں اور آپ استوتی کرانے کی کچھ اچھا نہ رکھ کر اپنی مایا سے اُتپتی اور پالن اور ناش تینوں لوک کا کرتے ہیں اور سب جیو برھما سے لے کر چیونٹی تک آپ کی مایا سے تینوں لوکوں میں پیدا ہوئے ہیں اور سب کے مالک پربرھم ترلوکی ناتھ آپ ہی ہیں برھماجی بھی آپ کے بھید کو نہیں پہونچ سکتے جو کچھ استوتی آپ کی کر سکیں اور دنیا میں استری اور پتر کا موہ ببول کا درخت

اور آپ کی چرنوں کی بھکتی کلپ برچھ کے برابر سمجھنا چاہیئے جس سے سب کامنا آدمی کی پوری ہوتی ہیں اور میں ماتا پتا سے دکھت ہو کر اپنے ارتھ کے واسطے آپ کی شرن میں آیا تھا سو آپ نے دیال ہو کر اپنا درشن دے کر کرتارتھ کیا بڑا بھاگیہ اُن لوگوں کا ہے جو نشکام آپ کا جپ اور تپ کرتے ہیں اور بنا دئے آپ کے کسی کو گیان نہیں ملتا جب اس طرح دھرو جی نے بہت استوتی نارائن جی کی تب شیام سُندر بولے کہ اے دھرو ہم تم سے بہت خوش ہوئے کچھ بردان مانگو یہ بات سُن کر دھرو جی نے کہا کہ اے دینڈیال جب آپ کے چرنوں کا درشن میں نے پایا تب دوسری کون چیز مجھ کو مانگنے کو باقی ہے کیول آپ کے چرنوں کی بھکتی اور پریم چاہتا ہوں یہ بات سُن کر نارائن جی انتریامی نے کہا کہ تم نے راج گدّی ملنے کے واسطے میرا جو تپ کیا ہے سو ہم نے راج سنگھاسن تم کو دیا اب تم ہماری آگیا سے اپنے نگر میں جاؤ اور جس نے تم کو طعنہ مارا تھا اس کے سامنے چھتیس ہزار برس تک راج کرو جو تم کو ابھاگا کہتی تھی وہ اور اُتم اس کا بیٹا جس کے پاس تم کو راجا نے گود میں نہیں بٹھالا تھا تمھاری سیوا کریں گے اور تمھارا باپ تم کو راج گدّی پر بٹھال کر تپ کرنے کے واسطے جنگل میں چلا جائے گا اور اُتم تمھارے بھائی کو شکار کھیلتے وقت جنگل میں ایک یکش کبیر دیوتا کا نوکر مار ڈالے گا اُسی چنتا میں اُتم کی ماتا بھی جنگل میں جل کر مر جائے گی اور جب تم اپنا شریر چھوڑو گے تب ہم برہم لوک سے بھی اونچے دھرولوک میں تم کو رہنے کے واسطے استھان دیں گے وہاں تم مہاپرلے تک استھر رہو گے اور چندرا اور سورج اور سب تارے تمھاری پرکرما کیا کریں گے اور مہاپرلے کے انت میں تمھاری مُکتی ہو گی اور میرے بھکتوں کی کوئی برابری نہیں کر سکتا اور ان کی کوئی اِچھا بھی باقی نہیں رہتی اور تم ہمیشہ ہماری کتھا سُن کر پچھلے دھرماتما راجوں کا حال جانتا جس سمے بھگوان نے یہ بردان دیا اُس وقت دیوتا لوگوں نے خوش ہو کر نارائن جی اور دھرو جی کے اوپر پھول برسائے اور دھرو جی کے بھاگیہ کی بڑائی کی جب نارائن جی یہ بردان دے کر برہم لوک کو سدھارے تب پھر ہوا چلنے لگی اور تینوں لوکوں کے جیووں نے ہوا چلنے سے سُکھ پایا اور دھرو جی وہاں سے گھر کو چلے لیکن راہ میں یہ چنتا اور بچار کرتے تھے کہ دیکھو مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو نارائن جی کا درشن پا کر پھر میں نے راج گدّی قبول کی مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیوتاؤں نے بھلاوا دے کر میرا گیان ہر لیا جس میں یہ برکت ہو کر نارائن جی کی شرن میں نہ رہے یا پتروں نے بھی یہی بات سمجھی ہو کس واسطے کہ یہ بات دنیا میں ظاہر ہے کہ جب کوئی آدمی پرمیشور کے دھیان میں لین ہوتا ہے تب اندرادک دیوتا اُس کے بھجن اور اُسرن میں بگھن ڈالتے ہیں اسی طرح چنتا کرتے ہوئے دھرو جی اپنے نگر کے پاس ایک باغ میں پہونچ کر ٹھہرے تو وہاں کے مالی نے جا کر راجا سے کہا راجا اُس کے کہنے کا بشواس نہ کر کے بولا کہ دھرو بہت اُداس ہو کر پرمیشور کا تپ کرنے کے واسطے گھر سے باہر نکلا تھا وہ کیوں آیا ہو گا اتنے میں نارد جی نے وہاں آکر کہا کہ اے راجا دھرو تمھارا بیٹا نارائن جی کا درشن پا کر اپنے منورتھ کو پہونچ گیا تم کو یہاں بیٹھے رہنا اُچت نہیں ہے چلو اس کو آدر بھاؤ سے لے آؤ یں نارد مُنی کے کہنے سے راجا کو بشواس ہو کر بڑا آنند ہوا اور راجا نے ایک ہار رتنوں کا مالی کو دے کر اُسی وقت اُتم اپنے بیٹے اور دونوں رانیوں اور نارد جی سمیت باغ میں جانے کی تیاری کی اور خوشی کے باجے بجواتے ہوئے بڑی دھوم دھام سے دھرو جی کے پاس چلے

جب نگر کے لوگوں نے سنا کہ دھروجی پرمیشور سے مل آئے اُن کا درشن کرنا بڑا پُن ہے آپ اُس نگر کے استری پُرش
چھوٹے بڑے اپنی اپنی تیاری کر کے گاتے بجاتے ہوئے دھروجی کے درشن کو چلے جب سب لوگ وہاں پہونچے
تب اُنھوں نے سواریوں سے اُتر کر دھروجی کا درشن جو اپنے بدن اور سر کے بالوں میں راکھ اور دھور لگائے جٹا بڑھائے
بیٹھے تھے کیا جب دھروجی نے اُن لوگوں کو دیکھا تب ناروننی اور راجا کے چرنوں پر گر کر ڈنڈوت کی اور راجا نے
بڑے پریم سے دھروجی کو گود میں اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور اپنے آنسوؤں سے اُن کے مُکھ کو دھویا پھر دھروجی نے
پہلے چھوٹی رانی کے پاس جس نے اُن کو طعنہ دیا تھا جا کر ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے ماتا تمھارے اُپدیش
سے میں نکل گیا تھا سو نارائن جی کے درشن ملنے سے سب منورتھ میرے پُورن ہوئے پھر دھروجی نے سُنیتی اپنی ماتا
کو ڈنڈوت کر کے جتنے چھوٹے بڑے پُرباسی اُن کے درشن کے واسطے آئے تھے جتھا جوگ سب کا شِشٹاچار کیا
پھر راجا اُتّان پاد دھروجی کو اپنے ساتھ ہاتھی پر بٹھال کر براہمن اور یاچکوں کو دان اور دَچھنا دیتے اور در بیر لُٹاتے
ہوئے راج مندر میں لے آئے اور حجامت بنوا کر اسنان کرا کر بہت اچھے گہنے اور کپڑے ان کو پہنائے اور ناروجی
وہاں سے برھم لوک کو گئے اور راجا نے لاکھوں براہمن کھلا کر بڑی خوشی منائی اور پُرباسیوں نے اپنے اپنے گھر آنند
منایا اور سُنیتی دھرو کی ماتا کو بڑا آنند ہوا اتنی کتھا سُنا کر میترے جی نے کہا کہ اے بدورجی جس کے اوپر پرمیشور خوش
ہوتے ہیں اُس سے سب خوش رہتے ہیں اور شیام سُندر کے بمکھ رہنے سے باپ اور بھائی بھی دشمن ہو جاتے ہیں دھروجی
کا چت دھرم میں لگا دیکھ کر راجا اُن سے بہت خوش رہتا تھا کچھ دن بعد راجا نے ہردے میں بچارا کہ
دھرو اب راج کرنے جوگ ہوا اب اس کو راج گدّی دے کر میں پرمیشور کا تپ کرتا تو میرا پرلوک بنتا ایسا بچار کر
راجا نے اپنے منتریوں سے پوچھا جب سب کسی کو یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب راجا نے اچھا مہورت پوچھ کر
دھروجی کو راج سنگھاسن پر بیٹھال دیا اور سب راج کاج اُن کو سونپ کر بن میں جا کر نارائن جی کا تپ اور
دھیان کرنے لگا اور دھروجی نے راج گدّی پر بیٹھ کر ساتوں دِیپ کا ایسا راج کیا جن کے دھرم اور انصاف سے
سب پرجا آنند میں رہ کر شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے اور کوئی اُن کے راج میں دُکھی اور دردری نہ تھا
اور پرجا کے مانگنے کے وقت پانی برستا تھا اور دھروجی نے اُتّم اپنے بھائی کو راج کاج کا ادھکار دیا تھا اُتّم
بھی دھروجی کی آگیا کے موافق سب کام کر کے بڑے پریم سے اُن کی سیوا کرتا تھا ایک دن اُتّم دھروجی سے
آگیا لے کر جنگل میں شکار کھیلنے گیا جب ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتا ہوا کُبیر دیوتا کے بہار کی جگہ پر جا پہونچا
اور اُس کے ساتھیوں نے وہ جگہ کل اور موتر کر کے خراب کر دی تب کُبیر دیوتا کے نوکر یکش بولے کہ تم سنساری
مانُش ہو کر دیو لوک میں کس واسطے آئے ہو اسی بات پر اُتّم بھی اپنے راج کے ابھمان سے کچھ دُربچن بولا اس واسطے
ایک یکش نے جو بلوان تھا اُتّم کو مار ڈالا جب اُس کے ساتھیوں نے آ کر یہ حال دھرو سے کہا تب دھروجی کرودھ
میں آ کر اپنی فوج لے کر یکشوں سے لڑنے چلے اور سُروچی اُتّم کی ماتا یہ سُن کر روتی اور بلاپ کرتی اس کی لوتھ ڈھونڈھنے
کو جنگل میں گئی سو وہ آگ لگنے سے جل مری اور جس وقت راجا دھرو اپنی فوج سمیت یکشوں کے جنگل میں پہونچا

اُس وقت کُبیر دیوتا کے نوکر ایک لاکھ تیس ہزار یکش اپنے اپنے ہتھیار لے کر دھروجی سے لڑنے کو آئے تب راجا نے سینا پتیوں سے کہا کہ تم لوگ پہلے الگ کھڑے ہو کر لڑائی کا تماشا دیکھو ہم کو لڑنے دو ایسا کہہ کر دھروجی اپنا رتھ یکشوں کے سامنے لے گئے تب یکشوں نے راجا کو دیکھ کر اپنے اپنے ہتھیار اُن پر چلائے دھروجی نے انکے سب وار بچائے اور اپنا دھنش چڑھا کر ایسے بان یکشوں کو مارے کہ اُن میں سے کچھ مارے گئے اور باقی گھائل ہو کر گر پڑے اور فتح راجا دھرو کی ہوئی یہ حال یکشوں کا دیکھ کر ایک یکش نے کُبیر سے جا کر سب حال کہا جب کُبیر نے اپنے نوکروں کے گھائل ہونے اور مارے جانے کا حال سنا تب اپنی فوج ساتھ لے کر لڑنے کے واسطے سنگرام بھومی میں آیا اور کُبیر نے دُھروجی سے کہا کہ تم آدمی ہو کر دیوتاؤں کو دُکھ دیتے ہو میں تم کو ابھی مار ڈالوں گا دھروجی بولے کہ میں کیول پرمیشور کو دیوتا اور مالک جانتا ہوں جن کے بنائے ہوئے دیوتا اور آدمی سب جیو ہیں دوسرے کو اس لائق نہیں سمجھتا پھر کُبیر نے بہت سے بان دھروجی کو مارے دھروجی نے ان سب بانوں کو اپنے بانوں سے کاٹ ڈالا تب کُبیر نے دھروجی سے کہا کہ تمھارا گرو دھنّ ہے جس نے تم کو ایسی ودیا پڑھائی تم بتاؤ کہ تم کس کے چیلے ہو دھروجی نے کہا کہ جن کے پرتاپ سے تم دیوتا ہوئے ہو وہی میرے گرو اور مالک ہیں یہ بات سنتے ہی جب کُبیر نے کرودھ کر کے نارائن استر دھروجی کو مارنے کے واسطے نکالا اور دھروجی نے بھی نارائن استر اُٹھایا تب برھماجی نے بچار کیا کہ نارائن استر چلنے سے بڑا انرتھ ہو کر سنساری جیو مارے جائیں گے اور دھروجی پرمیشور کے بھگت اور کُبیر جی دیوتا ہیں ان دونوں میں کوئی نہیں مر سکتا ایسا بچار کر برھماجی نے سوایمبھو منو دھروجی کے دادا اور نارد جی سے کہا کہ تم لوگ جا کر کُبیر دیوتا اور دھروجی کو سمجھا کر اُن دونوں میں صلح کرا دو اُسی ساعت وہ رن بھومی میں جہاں دھروجی لڑتے تھے جا کر اُن کو پریم سے پکارنے لگے جب دھروجی نے دیکھا کہ سوایمبھو منو ہمارے دادا آئے ہیں تب وہ لڑائی چھوڑ کر رتھ پر سے اُتر پڑے اور سوایمبھو منو کو ساشٹانگ دنڈوت کی ۔

گیارھواں ادھیائے

مِلاپ کر لینا دھروجی کا کُبیر دیوتا سے اور اپنے بیٹے کو راج دیکر جنگل میں تپ کرنے کو چلے جانا

میترے جی نے بدور جی سے کہا کہ جب دھروجی نے سوایمبھو منو کو ڈنڈوت کی تب سوایمبھو منو بولے کہ اے دھرو تم بیشنو اور پرمیشور کے بھگت ہو اور ہری بھگتوں کو کرودھ کرنا نہ چاہیئے کرودھ کرنے والے آدمی اپنے کو اگر سادھو اور بیشنو کہیں تو یہ کہنا ان کا جھوٹا سمجھو کرودھ کرنے سے بہت پاپ ہوتا ہے اے دھرو تم نے بیشنو اور راجا ہونے پر بھی کچھ نیاؤ نہیں کیا کیونکہ اُتم تمھارے بھائی کو کہ اُس کی موت ہی آئی تھی ایک یکش نے مار ڈالا اُس کے بدلے تم نے ایک لاکھ تیس ہزار یکشوں کو گھائل کر کے دُکھ دیا اُن میں کتنے لوگ مر بھی گئے یہ بات تم نے اچھی نہیں کی راجا کو نیاؤ نہ کرنے سے ادھرم ہوتا ہے اور سب کوئی اپنی موت سے مرتے ہیں ایک بہانہ اور بھی دوسرے کا

ہوتا ہے اس کا ایک اتہاس ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ سارسوت آدمی کلپ میں سنساری جیو بہت پیدا ہوئے اور تب
تک موت نہیں پیدا ہوئی تھی اس لیے جب پرتھوی سنساری جیوؤں کے بوجھ سے پانی میں ڈوبنے لگی تب برھما جی
نے یک کنیا نام موت پیدا کر کے اُس کو سمجھا کر کہا کہ تو دنیا میں جا کر بوڑھے اور روگی آدمیوں کو مار ڈال لیکن وہ لڑکی یہ بات
قبول نہ کر کے پرمیشور کا تپ کرنے لگی تب نارائن جی نے اُس مرتیو روپی لڑکی سے کہا کہ تو دنیا میں جا کر عمر آخر ہونے پر
سب جیوؤں کو مار تجھ کو کچھ اچبھن نہوگا کوئی کہے گا کہ تپ آدک روگ سے مرا کوئی کہے گا کہ سانپ کے کاٹنے سے مر گیا
ویسے ہی بہت طرح سے دوسرے کو دوش لگا دیں گے یہ بات نارائن جی کی سُنتے ہی جب اُس لڑکی نے دُنیا میں
آ کر لوگوں کو مارنا شروع کیا تب پرتھوی کا بوجھ ہلکا ہوا تم نے پرمیشور کا بھجن کیا ہے پھر اُن کی سرشٹی کو مار کر کیوں
اپرادھ لیتے ہو دھرو جی نے یہ بات سنتے ہی شرمندہ ہو کر لڑائی بند کر کے سوایمبھو منو سے بنے کی کہ اے مہاراج
مجھ سے اپرادھ ہوا یہ بات سُن کر سوایمبھو منو بولے کہ اے دھرو اب تم اس بات کی چنتا مت کرو ان لوگوں کو اسی طرح
مرنا اور دُکھ پانا لکھا تھا ہونی پربل ہو کر پرمیشور کی اچھا کے موافق سب بات ہوتی ہے اور نارد مُنی نے کُبیر کو سمجھایا کہ
دیکھو دھرو جی نے سوایمبھو منو کے کہنے سے لڑائی کرنا چھوڑ دیا تم بھی اپنا کرودھ چھما کرو سُنو کُبیر نے بھی لڑنا بند کر دیا
پھر سوایمبھو منو اور نارد منی نے کُبیر سے کہا کہ پہلے تمہارے نوکروں نے دھرو جی کے بھائی اُتم کو ناحق مارا تھا اس لیے
تم اپنے سیوکوں کا اپرادھ اُن سے چھما کراؤ کُبیر نے یہ بات سن کر بنتی کر کے دھرو جی سے کہا کہ اے راجا ہمارے
نوکروں سے اپرادھ ہوا جو تمہارے بھائی کو مارا اُس کے بدلے جو چاہو ہم سے ڈنڈ لیکر اپرادھ اُنکا چھما کرو دھرو جی
نے کہا کہ آپ دیتا ہیں ہم کو ایسا آشیرباد دیجیے جس میں ہم کو کرودھ نہو کر پرمیشور کے چرنوں میں بھگتی بنی رہے اُتم کے
نصیب میں اسی طرح مرنا لکھا تھا کُبیر نے دھرو جی کو اچھا پوربک بردان دے کر آپس میں ملاپ کر لیا اور سوایمبھو منو
اور نارد جی اُن دونوں میں ملاپ کرا کے جہاں سے آئے تھے وہاں چلے گئے اور کُبیر جی اپنے استھان کو گئے
اور دھرو جی نے اپنے گھر آ کر بچار کیا کہ یہ راج اور دھن اور استری اور پتر سنساری بیوہار سپنے کی طرح جھوٹا ہے
اور راج گدی پر رہنے سے کام کرودھ لوبھ موہ سبھے پا کر سوبھاؤ میں گھس آتے ہیں اس لیے ان سب سے الگ
رہ کر ہری بھجن کرنا اُچت ہے ایسا بچار کر دھرو جی نے اُتکل उत्कल اپنے بیٹے کو جو اِلا इला نام استری سے
بہت سندر پیدا ہوا تھا راج گدی پر بیٹھال دیا اور اپنی استری سمیت بدرکاشرم میں جا کر پرمیشور کے تپ اور
دھیان میں لین ہوئے اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی نے کہا کہ اے پریکشت راجا جدھشٹھر تمہارے دادا کے جگیہ میں
کسی براہمن نے سونے کا تھال چُرایا تھا لوگوں نے کہا کہ اس براہمن کا ہاتھ کاٹ ڈالو یہ بات سُن کر راجا جدھشٹھر
نے اس براہمن کو راجا بلی کے پاس نیائے کرنے کے واسطے بھیج دیا تب راجا بلی نے کہا کہ جس راجا کے دیش میں
یہ براہمن رہتا ہے اُس راجا کو ڈنڈ دینا چاہیئے کیونکہ راجا نے اُس براہمن کو کس واسطے اتنا دان نہیں دیا جس میں
اُس کو چوری کرنے کی اِچھا نہ ہوتی سوائے پریکشت راجوں کو اسی طرح دھرم رکھنا چاہیئے اس براہمن کا
حال مہابھارت میں پورا لکھا ہے۔

بارھواں اَدھیائے

جانا دھروجی کا اپنی دونوں ماتا سمیت دھرولوک میں

میترے جی نے بدورجی سے کہا کہ جب دھروجی کے تن تیاگ کرنے کا سمے آپہونچا تب شری نارائن جی کے گنوں نے ایک بان بہت اچھّا لاکر دھروجی سے کہا کہ شری نارائن جی نے یہ بان تمھارے واسطے بھیجا ہے اس پر بیٹھ کر دھرولوک میں چلو یہ بات سُن کر دھروجی نے بچار کیا کہ سروچی میری چھوٹی ماتا جس کے طعنہ مارنے سے میں پرمیشور کا تپ کرکے اس پدوی پر پہونچا دہ گرُو کے برابر ہوئی اور مجھ کو کٹھور بچن کہنے سے نرک بھوگتی ہے وہاں میرے اکیلے جانے سے کیا دھرم ہوگا کہ میں سکھ کروں اور میری ماتا دُکھ بھوگے دُھروجی اسی سوچ میں تھے کہ گن لوگ اُنکے من کا حال جان کر بولے کہ تم کس چنتا میں ہو دھروجی نے کہا کہ جس ماتا کے طعنہ مارنے سے میں نے یہ پدوی پائی ہے میں چاہتا ہوں کہ نارائن جی سے کہہ کر اُس کی مکتی کراؤں گن لوگ بولے کہ بھگوان نے آگیا دی ہے کہ دھروجی کو اُن کی دونوں ماتاؤں سمیت بان پر بیٹھال کر لے آؤ سو وہ دونوں تم سے پہلے وہاں پہونچیں گی یہ بات سنتے ہی دھروجی بہت ہی خوشی سے اپنی استری سمیت دبیہ روپ کے بان پر چڑھ کر دھرولوک میں چلے گئے یہ حال دیکھ کر دیوتاؤں نے دھروجی کے اوپر پھولوں کی برکھا کی اور ناردجی اُس سمے پراچین برہش کے باپ کو جگیہ کراتے تھے سو وہ دھروجی کا بان دیکھ کر مارے خوشی کے ناچنے لگے پھر ناردجی نے جگیہ کرانے کے بعد دھرولوک میں جاکر کہا کہ اے دھرو تیرا سب منورتھ پورا ہوا دھروجی نے ناردجی کے چرنوں پر گر کر ہاتھ جوڑ کر بنیے کی کہ اے منی ناتھ یہ سب بڑائی مجھ کو آپ کی دیا اور کرپا سے ملی ہے تب ناردمنی بولے کہ جیسی کرپا تجھ پر نارائن جی نے کی ایسی اچل پدوی دوسرے کو ملنی مشکل ہے یہ بات کہہ کر ناردجی برہم لوک کو چلے گئے اور دھروجی خوشی اور آنند سے رہ کر وہاں سُکھ بھوگنے لگے اتنی کتھا سُن کر راجا پریکشت نے پوچھا کہ اے مُنی ناتھ پرچیتا لوگ کون تھے ان کا حال بھی برنن کیجئے شُکدیوجی بولے کہ اے راجا جب دھروجی بیکنٹھ دھام کو گئے تب اُتکل اُن کے بیٹے نے بہت دنوں تک ساتوں دویپ کا راج کرکے پرجا کو خوش رکھا پھر اُنھوں نے بھی ایسا بچار کیا کہ راج اور دھن اور کُل اور پریوار آدک سنسار کی سُکھ سپنے کے برابر ہیں جس طرح راجا دھروسے پتا برکت ہو کر نارائن جی کی شرن میں جاکر ترتا رتھ ہوئے اسی طرح میں بھی اس مایا جال سے چھوٹ کر پرمیشور کا بھجن کرتا تو کیا اچھی بات تھی لیکن گھر والے بیراگ لینے اور گھر چھوڑنے کے وقت منع کریں گے اس لیے بہتر یہی ہے کہ میں اپنے کو ظاہری دیوانہ بناؤں جب سب لوگ یہ جانیں گے کہ یہ راج کرنے کے لائق نہیں ہے تب اُن کے ہاتھ سے پران اپنا چھوڑا کر میں پرمیشور کا تپ اور اسمرن اچھی طرح کروں گا ایسا بچار کر راجا اُتکل نے اپنے کو باؤلا بنا لیا اور بے پرمان باتیں کہنے لگا یہ حال اُس کا دیکھ کر گھر والوں اور کامداروں نے جانا کہ یہ دیوانہ ہوگیا ہے

راج کرنے کے لائق نہیں رہا تب سب کسی نے صلاح کرکے وتسر वत्सर نام چھوٹے بھائی کو جو دھروجی کی دوسری استری سے پیدا ہوا تھا راج سنگھاسن پر بیٹھالا اور اُتکل باولوں کی طرح گھر میں رہنے لگا کچھ دن اسی طرح پر بیتے جب اُتکل نے دیکھا کہ اب راج گدی کا کام چل نکلا تب اُس نے ایک دن بغیر کہے گھر سے نکل کر جنگل کا راستہ لیا اور جنگل میں جاکر پرمیشور کا دھیان کرکے تن اپنا تیاگ کردیا۔

تیرھواں ادھیائے

پیدا ہونا بین वेन کا راجا انگ अङ्ग کے یہاں دھروجی کے کل میں

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ اب ہم دھروجی کے بنش کا حال جو اُن کے بعد راجا ہوئے کہتے ہیں سُنو کہ دھروجی کے بنش میں کئی پیڑھی کے بعد جن کا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہے انگ نام راجا ہوا اُس کے کوئی بیٹا نہ تھا اس لیے اُس نے دُکھت ہوکر براہمن اور رکھیشوروں سے کہا کہ کوئی ایسا اُپائے کرو جس میں میرے لڑکا پیدا ہو رکھیشوروں نے راجا سے جگیہ کراکے پرساد اس کا راجا کو دیکر کہا کہ تم پرساد اپنی استری کو کھلادو راجا نے سُنیتھا सुनीथा اپنی رانی کو کھلا دیا اُس پرساد کے پرتاپ سے اُس کے گھر لڑکا پیدا ہوا اس کا نام براہمنوں نے بین رکھا جب راجا نے اُس بالک کو بہت بدصورت شودر کی طرح دیکھا اور گرہ بھی اس کے بُرے معلوم ہوئے تب براہمنوں سے پوچھا کہ آج تک ہمارے کُل میں کوئی لڑکا ایسا نہیں پیدا ہوا ہے سب دھرماتما اور رسند رہوتے آئے ہیں کیا سبب ہے کہ یہ لڑکا ایسا بدصورت پیدا ہوا براہمن بولے کہ جگیہ کا پرساد بھوجن کرتے سمے تمھاری استری نے مرتیو نام اپنی ماتا اور دھرم نام اپنے پتا کو یاد کیا تھا اس سے یہ لڑکا اپنے نانا اور نانی کے سُبھاو پر بدصورت اور بدنصیب پیدا ہوا ہے یہ بات سُن کر راجا کو چنتا ہوئی لیکن پرمیشور کی اِچھا اسی طرح پر سمجھ کر اس بالک کو پالنے لگا جب بین سیانا ہوا تب شکار کھیلنے کے واسطے بن میں جاکر اُن جانوروں کو جن کا مارنا ادھرم ہے راجا کے منع کرنے پر بھی مارنے لگا اور شہر کے لڑکوں کو اپنے ساتھ نہانے کے واسطے ندی کنارے لے جاکر پانی میں ڈبا کر مار ڈالتا اور کبھی جنگل میں لے جاکر گھونسا اور لات مار مار کر اُن کی جان لے لیتا تھا جب وہ ایسا ادھرم کرنے لگا تب وہاں کی رعیت نے جاکر یہ حال راجا سے کہا کہ راجکمار نے ہمارے لڑکوں کو بنا اپرادھ مار ڈالا راجہ نے کئی مرتبہ رعیت کو سمجھا بُجھا کر بدا کردیا اور بین اپنے بیٹے کو بہت طرح سے سمجھایا لیکن وہ راجا کا کہنا نہ مان کر اور زیادہ اُپدرو کرنے لگا تب ایک دن پھر اُس نگر کی رعیت نے جاکر راجا سے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ ہم ایسی انیتی ہونے سے آپ کے دیش میں نہیں رہ سکتے جب راجا نے پرجا کو بہت دُکھی دیکھا تب بین کو بہت ڈانٹ کے سمجھایا کہ تو پرجا کو دُکھ مت دے تس پر وہ نہیں مانا اور روتا ہوا اپنی ماتا کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ راجا مجھ کو ناحق دھمکاتا ہے میرا کچھ آدر نہیں کرتا اس لیے میں گھر سے باہر نکل جاؤں گا سُنیتھا اُس کی ماتا بھی ادھرمی تھی اس کارن وہ بین کی بات سُن کر بولی کہ اے بیٹا

تیرے باپ کی عقل بوڑھے ہونے سے ماری گئی ہے اُن کو بکنے دے جو تیرا دل چاہے سو کر سُنیتھا اس طرح اپنے
بیٹے کو دھیرج دیکر اُس کی طرف ہو کر اپنے پتی سے لڑنے لگی تب راجا نے دُکھت ہو کر سوچا کہ دیکھو میں پرتھوی پتی
ہوں سب راجا میرے ادھین رہتے ہیں چاہوں تو بین کو اُس کی ماتا سمیت اپنے دیش سے نکال دوں لیکن اس میں
بھی میری ہنسی ہو گی اور آدمی انھیں استری اور پُتر کے موہ میں پھنسا رہ کر ہر بھجن اور پرلوک کا سوچ نہیں کرتا سو یہی
لوگ بھلی بات سمجھانے سے بُرا مانتے ہیں سو میں کس واسطے اپنا جنم برتھا کھوؤں میرے پچھلے جنم کا پاپ اُدے ہوا
جو ایسے ادھرمی بیٹے نے میرے یہاں جنم لیا اس کے پاپ کرنے سے میں بھی نرک بھوگوں گا جس کی ماتا دھرم ادھرم کا
بچار نہیں کرتی اُس کا بیٹا کس طرح پاپی نہ ہو اب ایسے ادھرمیوں کی سنگت میں رہنا نہ چاہیئے بُری سنگت میں رہنے
سے کچھ سُکھ نہیں ملتا اس سے جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ اور اسمرن کرنا اُچت ہے میرے پیچھے جیسا چاہے ویسا ہو
راجا نے یہ بچار کر من اپنا برکت کر لیا اور آدھی رات کے وقت رانی کو سوتی ہوئی چھوڑ کر بغیر کہے جنگل میں چلا گیا اور
پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا اور اُس دن راجا کے نکل جانے کا حال کسی نے نہیں جانا۔

چودھواں ادھیائے [۱۴]

بیٹھنا راج گدی پر بین کا اور منع کرنا رکھیشوروں کو ہری بھجن کرنے سے

میترے جی نے بدر جی سے کہا کہ جب راجا انگ بنا کہے جنگل میں چلا گیا تب صبح کے وقت منتریوں کو یہ حال
سُن کر بڑا دُکھ ہوا اور بہت ڈھونڈھنے پر بھی راجا کا پتہ نہ پایا اور بغیر راجا کے اُس دیش میں چور اور ٹھگ اپدرو کرنے
لگے جب براہمن اور رکھیشوروں نے بغیر راجا کے پرجا کو دُکھی دیکھا اور دوسرے کسی راج پُتر کو انگ کے بنش میں
نہ پایا تب لاچاری سے آپس میں صلاح کر کے بین کو راج گدی پر بیٹھالا بین نے راج گدی پہ بیٹھتے ہی ڈاکو اور
چوروں کو پکڑ کر مارنا شروع کیا اُس کے راج میں چوری اور ڈاکے کا نام نہ رہا اور سب ادھرمی لوگ اُسکے راج
سے ایسے نکل بھاگے جیسے سانپ کے ڈر سے چوہے بھاگ جاتے ہیں اور جو راجا لوگ اپنے دیش کا پیسا انگ کو
نہیں دیتے تھے وہ بھی راجا بین کا حکم ماننے لگے جب بین ساتوں دویپ کا ایسا پرتاپی راجا ہوا کہ جس کا سامنا
کرنے والا کوئی دوسرا دنیا میں نہ رہا تب اس نے راج اور دولت کے غرور سے اندھا ہو کر یہ بات بچاری کہ دوسرے دیوتا
کے نام پر جگیہ اور دان اور جپ اور تپ وغیرہ کسی کو کرنا نہ چاہیئے سب کوئی دیوتا اور پتر کی جگہ پر ہماری پوجا کیا کریں
کس واسطے کہ سب کو کھانا اور کپڑا دے کر میں ہی پالتا ہوں ایسا بچار کر وہ پرمیشور کو بھول گیا اور اُس نے اپنے
راج بھر میں ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کوئی آدمی جگیہ اور پوجا اور شرادھ اور ہوم اور دان وغیرہ پرمیشور اور پتروں کے نام پر
نہ کرے جس کو کرنا ہو وہ میری پوجا پرمیشور اور دیوتا اور پتروں کی جگہ کیا کرے جو کوئی ایسا نہ کرے گا اُس کو ہم ڈنڈ دینگے
اس طرح ڈھنڈھورا پٹوانے کے بعد راجا بین اپنی فوج ساتھ لے کر دوسرے راجاؤں کے دیش میں دگ بجے کرنے کو چلا

جہاں وہ پہونچتا تھا وہاں کے راجا بہت طرح کی چیزیں نے کر اُس کو بھینٹ دیتے تھے تب راجا بین اُن سے کہتا تھا
کہ تم ہماری آگیا مان کر اپنے راج بھر میں یہ کہہ دو کہ کوئی آدمی جگیہ اور دان اور جپ اور تپ وغیرہ کسی دیوتا کے نام پر
نہ کرے جس کو کرنا ہو وہ ہماری پوجا کرے یہ سُن کر وہ سب لاچاری سے اپنے پران اور دھن جانے کے ڈر سے اُسکی
آگیا کو مان لیتے تھے جب راجا بین کے ڈر سے ساتوں دویپ میں جگیہ اور دان آدک شُبھ کرم کرنا لوگوں نے چھوڑ دیا
تب ادھرم اور پاپ ہونے سے براہمن اور رکھیشوروں کا کرم اور دھرم چھوٹنے لگا جب بششٹھ اور بھرگو آدک رکھیشوروں
نے راجا بین کا ادھرم ایسا دیکھا اور اپنے جپ اور پوجا میں بگھن سمجھا تب سرسوتی کنارے بیٹھ کر آپس میں یہ بچار کیا کہ
جس دیش میں راجا نہیں رہتا وہاں کی رعیت اپنے من مانا پاپ کرتی ہے کسی کا ڈر نہیں رکھتی اور چور آدک ادھرمی لوگ
سب کو دُکھ دیتے ہیں اس کارن دھرم کی ہانی اور پاپ کی بڑھتی ہوئی ہے اور سب ادھرمی اور پاپیوں کو ڈنڈ دینے اور
دھرم کی رکشا کرنے والے راجا ہوتے ہیں سو یہ راجا ایسا ادھرمی پیدا ہوا جس نے سب دھرم دنیا سے اُٹھا دیا اسکا
کیا اُپائے کرنا چاہیئے ایسا بچار کر رکھیشوروں نے آپس میں کہا کہ ہم لوگوں نے اس کو راج سنگھاسن پر بٹھلایا ہے
اس واسطے ایک مرتبہ چل کر اس کو سمجھانا چاہیئے جو ہمارے منع کرنے سے اُس نے ادھرم کرنا چھوڑ دیا تو اچھی بات ہے
نہیں تو دوسری تدبیر کریں گے یہ صلاح کر کے بھرگو اور بششٹھ آدک بہت سے رکھیشور اور براہمن اکٹھا ہو کر
راج مندر پر گئے جب راجا نے ان کو ڈنڈوت کر کے بٹھلایا تب رکھیشور بولے کہ اے راجا ہم تجھ سے ایک بات کہنے
اور سمجھانے آئے ہیں اُس کے ماننے میں تیرا بھلا ہے نہیں تو خراب جائے گا راجا نے پوچھا کہ وہ کون سی بات ہے
کہو تب رکھیشور بولے کہ اے راجا ہم لوگوں کو تم جگیہ اور تپ آدک کرنے سے کیوں منع کرتے ہو اور سنساری آدمیوں کو
شُبھ کرم کرنے سے منع کر کے کہتے ہو کہ دیوتا اور پتروں کی جگہ ہماری پوجا کرو یہ بات کسی کو اچھی نہیں لگتی ہم لوگوں کا
یہی دھرم ہے کہ جگیہ اور ہوم اور دھیان نارائن جی کا کیا کریں یہ بات سُن کر راجا بولا کہ تمہارے وید اور پُران میں
لکھا ہے کہ راجا نارائن جی کا روپ ہے اس لیے تم کو ہماری آگیا ماننا چاہیئے اور اگر ہمارا کہنا نہ مانو گے تو ہم
تم لوگوں کو ڈنڈ دیں گے رکھیشوروں نے یہ بات سُنی تب آپس میں صلاح کی کہ ایسے پاپی اور ادھرمی راجا کو مار ڈالنا
اُچت ہے ایسا بچار کر کسی رکھیشور نے کُشا اور کسی نے جل ہاتھ میں لے کر کچھ منتر پڑھ کر ایسا شاپ دیا کہ راجا بین
اُسی ساعت مر گیا اور رکھیشور لوگ اپنے گھر چلے گئے اور سُنیتھا راجا بین کی ماتا نے یہ حال سُن کر بہت بلاپ
کیا اور اس بچار سے لاش اُس کی نہیں جلائی کہ رکھیشور اور براہمن کو سب سامرتھ ہے شاید کبھی خوش ہو کر پھر اُس کو
جلا دیویں اسی آسرے پر آنتیں نکلوا کر پیٹ اُس کا دُھلوا ڈالا اور مصالحہ بھروا کر لوتھ اُس کی تیل میں رکھ چھوڑی جس میں
سڑے گلے نہیں راجا بین کے مرنے کے پیچھے جگیہ اور ہوم آدک شُبھ کرم دُنیا میں پھر ہونے لگے لیکن راجا کے نہ ہونے
سے چور اور ٹھگ رعیت کو پھر دُکھ دینے لگے اور ادھرمیوں نے نڈر ہو کر من مانا پاپ کرنا شروع کیا یہ حال
دیکھ کر پھر رکھیشوروں اور براہمنوں نے آپس میں بچار کیا کہ بغیر راجا کے دنیا میں دھرم نہ رہے گا سب لوگ برن سنکر
ہو جائیں گے اور راج نیتی میں لکھا ہے کہ جس دیش میں راجا نہ ہو یا جہاں کا راجا ادھرمی اور مورکھ ہو یا جس دیش میں

استری راج کرے یا جس جگہ پر کئی راجا ہوں وہاں بسنے سے دھرم نہیں رہتا ایسی جگہ رہنا اُچت نہیں ہے اسلیئے دوسرے راجا کی تدبیر کرنا چاہیئے بغیر راجا کے پرجا سُکھ نہیں پاوے گی اور نارائن کی کرپا سے راجا بین بھی جی سکتا ہے لیکن وہ اپنے ادھرم کو نہیں چھوڑے گا اسلیئے اس کا جلانا اُچت نہیں ہے اُس کو جلانا کیسا ہے جیسے کوئی سانپ کو دودھ پلاوے لیکن یہ دھرو بھگت کے کُل میں راج گدی تھی اس لیئے بین کی لوتھ میں بھی کچھ اُس کے دھرم کا انش ہوگا اس واسطے اس لوتھ میں سے ایک لڑکا پیدا کرکے راج سنگھاسن پر بیٹھالنا چاہیئے جس میں رعیت سُکھ پاوے اور دھرم کی رکشا ہو اس لیے چل کر راجا بین کی لوتھ کو دیکھنا چاہیئے یہ بات آپس میں بچار کر بھر گو آدی رکھیشوروں نے جن کو پرمیشور کا تپ اور جپ کرنے سے سب سامرتھ تھی جا کر سُنیتھا سے پوچھا کہ راجا بین کی لوتھ کہاں ہے یہ بات سُنتے ہی سُنیتھا نے رکھیشوروں کو ڈنڈوت کی اور بڑی خوشی سے راجا بین کی لوتھ اُن کے سامنے لے آئی تب رکھیشوروں نے کچھ منتر پڑھ کر راجا بین کی جانگھ متھانی سے دہی کی طرح متھی جس طرح دہی متھنے سے مکھن نکلتا ہے اسی طرح جانگھ متھنے سے ایک پُرش ناٹا اور کالا رنگ بہت بدصورت پیدا ہو کر بولا کہ اے رکھیشورو مجھ کو کیا آگیا دیتے ہو جب رکھیشوروں نے دیکھا کہ یہ راج کرنے کے لائق نہیں ہے تب اُس سے کہا کہ تو جنگل میں جا کر بھِلّوں کا راجا ہو سو وہ اُن کی آگیا سے جنگل میں جا کر بھِلّوں کا راجا ہوا اس کے بنش میں ملاح اور مُسہر وغیرہ پیدا ہو کر آج تک دنیا میں موجود ہیں اور اُس پُرش کے نکلنے سے سب پاپ سُنیتھا کا بین کے سریر سے باہر نکل گیا ۔

پندرھواں ۱۵ ادھیاے

پیدا کرنا رکھیشوروں کا اس کے داہنے بازو سے راجا پرتھو اور ارچی نام استری کو

میترے جی بولے کہ اے بدور جی پھر رکھیشوروں نے بہت سُندر اور نیتی مان راجا پیدا ہونے کے واسطے راجا بین کی داہنی بھجا متھی تو اس میں سے ایک پُرش بہت سُندر اور تیج وان بشال شریر لمبی بھجا اور ایک استری روپ وتی دو آدمی پیدا ہوئے رکھیشوروں نے اُس پُرش کا نام پرتھو اور استری کا نام ارچی رکھ کر اُنکا بواہ آپس میں کرکے پرتھو سے کہا کہ تم ساتوں دیپوں کا راج کرو رکھیشوروں نے اپنے گیان کی درشٹی سے جانا کہ یہ دونوں لکشمی نارائن کا اوتار ہیں یہ بات سمجھتے ہی رکھیشوروں نے بڑے آنند سے پرتھو کو راج سنگھاسن پر بیٹھالنا چاہا تب کُبیر دیوتا کو بُلا کر کہا کہ جس سنگھاسن پر بین ادھرمی بیٹھا تھا وہ راجا پرتھو کے بیٹھنے کے لائق نہیں ہے اس لیئے تم دوسرا سنگھاسن بہت اچھا پرتھو کے بیٹھنے کے لائق لاؤ اُس وقت کُبیر دیوتا ایک سنگھاسن جڑاؤ بہت اچھا لے کر آئے رکھیشوروں اور دیوتاؤں نے پرتھو کو راج سنگھاسن پر بیٹھال کر ڈنڈوت کی اور برُون دیوتا نے چھتر اور پون دیوتا نے چنور اور ناگ دیوتا منی اور پرتھوی نے کھڑاؤں اور سرسوتی نے موتیوں کا ہار اور شری مہا دیو جی نے تلوار اور وشنو نے سُدرشن چکر اور پاربتی جی نے ڈھال اور توشنا [illegible] دیوتا نے رتھ اور اگنی دیوتا نے دھنش بان اور سمدر نے شنکھ لاکر راجہ پرتھو کو بھینٹ دیا اسی طرح سب دیوتاؤں نے بھی

اچھی اچھی چیزیں اندرپوری کے برابر لاکر راجہ پرتھو کو بھینٹ دیں اندرپوری سے اپسراؤں نے آکر راجا کو ناچ دکھلایا گندھربوں نے گانا سنایا اور سدھ اور چارن لوگوں نے آکاش سے استوتی کر کے راجا پر پھول برسائے اور بھاٹوں نے آکر راجا پرتھو کی بڑائی میں بہت بڑھ کر پچھلے پرتاپی راجوں کی اُپمادی اُن کا بچن سُنکر راجا نے بھاٹوں سے کہا کہ ابھی تک میں نے کوئی کام ایسا بڑائی کا نہیں کیا جو تم اتنی استوتی کرتے ہو جس کسی میں کچھ گُن نہیں ہوتا اس آدمی کی بھی بڑائی بھاٹ لوگ اپنے فائدے کے واسطے اندر کے برابر کرتے ہیں یہ بات اُچت نہیں ہے اور جو آدمی اس طرح کی بڑائی اپنی سُن کر خوش ہوتا ہے اُس کو مورکھ سمجھنا چاہیئے اور جس بات کا اپنے میں گُن نہ ہو اور اُس بات کی کوئی بڑائی کرے تو ہنسند یہ جاننا چاہیئے کہ یہ ہماری ہنسی کرتا ہے اے بھاٹو جب ہم کچھ اچھا کام کریں تب تم ہماری استوتی کرنا ابھی چُپ رہو آدمی استوتی کرنے جوگ نہیں ہے نارائن جی کی استوتی کرنی چاہیئے جنھوں نے آدمی کو پیدا کر کے بڑائی دی ہے جب وہ اُس کے ہاتھ سے اچھا کام کراتے ہیں تب آدمی استوتی کے لائق ہوتا ہے اور آدمی جو کسی کو ایک برس یا دس برس تک کھانا کپڑا دے تو اُس کو دُکھ معلوم ہوتا ہے استوتی کے لائق بھگوان ہی ہیں جو سب کا پالن کر کے سنسار اور بیکنٹھ کا سُکھ دیتے ہیں یہ بات سُن کر سب کسی نے راجا کی بڑائی کی ۔

سولھواں ادھیائے

براہونا بھاٹوں کا اور پنڈتوں کا راجا پرتھو کی جنم کنڈلی کا پھل کہنا

میترے جی نے بدور جی سے کہا کہ بھاٹوں نے راجا کا بچن سُن کر بنے کی کہ اے پرتھوی ناتھ آپ نارائن جی کا اوتار ہیں آپ کی بڑائی کرنا بھگوان کی استوتی کے برابر ہے اس لیئے اپنی بانی پوتر کرنے کے واسطے ہم آپ کی استوتی کرتے ہیں کس واسطے کہ لوگوں نے اپنا پیٹ پالنے کے واسطے جھوٹ اور سچ بہت سی بڑائی اور لوگوں کی کی ہے آپ ایسے اچھے کام کریں گے کہ آج تک کسی راجا نے ایسے کام دنیا میں نہیں کئے جب بھاٹ لوگ یہ بات کہہ کر راجا سے در بیہ لیکر اپنے اپنے گھر چلے گئے تب جوتشی پنڈتوں نے راجا کی جنم کنڈلی بنا کر گرہوں کا پھل اس طرح برنن کیا کہ یہ ساتوں دویپ کے راجا ہوں گے اور اپنی بھجا کی سامرتھ سے سب پرتھوی کے راجوں کو جیت کر اُدے سے است تک راج کریں گے اور پرتھوی کو گئو کی طرح دوہکر اُس کو لڑکی کے برابر اور پرجا کو اولاد کے برابر سمجھیں گے براہمن اور ویشنو اور سادھو اور سنت کو نارائن روپ جانیں گے آٹھ مہینے رعیت سے پرتھوی کا دین لے کر چار مہینے برسات میں اپنے پاس سے اُن کو کھانا اور کپڑا دیں گے اور بنا اپرادھ کسی کو ڈنڈ نہ دیں گے جب اندر داہ سے اُن کے راج میں پانی نہیں برساوے گا تب راجا پرتھو کے پرتاپ سے رعیت کی چاہنا کرنے کے سمے برکھا ہو گی راجا پرتھو سو اشومیدھ جگیہ بھگوان کے خوش ہونے کے واسطے بغیر کسی اچھا کے کریں گے جب ننانوے جگیہ اُن کی پوری ہو کر سویں جگیہ شروع ہو گی تب راجا اندر اپنے اندراسن لینے کے ڈر سے جوگی کا روپ بنا کر جگیہ کا شیام کرن گھوڑا

چرالے جاوے گا جب بیٹا راجا پرتھو کا اندر سے گھوڑا چھین لاوے گا تب اندر اُس سے ہار مان کر چھل کرنے کے واسطے بہت طرح کا روپ دھارن کرے گا اُس کے روپ دھارن کرنے کا حال سُن کر کلجگ باسی مورکھ بھی دوسروں کو ٹھگنے کے واسطے بہت طرح کا روپ دھریں گے اور نارائن جی جگیہ شالا میں پرگٹ ہو کر راجا پرتھو کو درشن دیں گے اور سنکادک رکھیشور راج سندر پر آ کر اُس کو گیان سکھلاویں گے اور یہ راجا پرانی استری کو ماتا اور پرائے دھن کو مٹی کے برابر سمجھ کر سدا پرمیشور کے بھجن اور اسمرن میں لین رہیں گے ایسا کہہ کر جوتشی لوگ راجا سے دکشنا لیکر اپنے گھر چلے گئے اور بھر گو آدک رکھیشور اور دیوتا راجا کو آشیرباد دے کر اپنے اپنے استھان کو پدھارے۔

سترھواں ادھیاے

کرودھ کرنا راجا پرتھو کا دھرتی پر پرجا کے دُکھ پانے سے

میترے جی نے کہا کہ اے بدور جی جب دیوتا اور رکھیشور بدا ہو گئے تب راجا پرتھو دھرم اور نیتی کے ساتھ راج کاج کرنے لگا ایک دن سب رعیت نے اُس کے پاس آ کر بنتی کی کہ اے مہاراج آپ ہمارے راجا اور مالک ہیں شاستر کے موافق آپ کو ہماری پالنا جو بھوکھ کے مارے مرتے ہیں کرنی چاہیئے جس طرح درخت اندر سے جلکر کھوکھلا ہو جاتا ہے اُسی طرح ہم لوگوں کا کلیجہ اور پیٹ مارے بھوکھ کے خالی ہو کر جل رہا ہے انّ اور پھل کھانے سے سب لوگ جیتے ہیں سو راجا بین کے پاپ اور انیتی کرنے سے پرتھوی نے سب اناج اور پھل اپنے چرا لیئے جو اناج ہم لوگ پرتھوی پر بوتے ہیں وہ نہیں اُگتا اور جو درخت پہلے سے اُگے ہوئے ہیں اُن میں پھل نہیں لگتے اس لئے ہم لوگ اپنے لڑکے بالوں سمیت کھانے بغیر مرتے ہیں سو آپ کو دھرماتما راجا سمجھ کر اپنا دُکھ کہا کہ کوئی ایسا اُپاے کیجئے جس میں پہلے کی طرح اناج اور پھل پھر پرتھوی سے پیدا ہوا کریں یہ بات سنتے ہی راجا نے پرتھوی پر کرودھ کر کے دھنش بان اٹھا لیا اور بان چڑھا کر کہا کہ ابھی ایک تیر مار کر پرتھوی کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوں گا پرتھوی راجا کو ایسے کرودھ میں دیکھ کر اُسی سمے گئو کا روپ دھر کر ڈرتی اور کانپتی ہوئی سامنے آئی راجا نے اپنے گیان سے اُسے پہچان لیا کہ یہ گئو روپی پرتھوی ہے تس پر بھی راجا نے مارے کرودھ کے دھرم اور ادھرم کا کچھ بچار نہ کر کے جب تیر مارنے کی اچھا کی تب گئو روپی پرتھوی وہاں سے بھاگ کر سب لوکوں میں دوڑتی پھری اور راجا بھی دھنش بان لیے ہوئے رتھ پر سوار اُس کے پیچھے کھدیڑتے جاتا تھا پرتھوی نے کسی جگہ اپنے پران کا بچاؤ نہیں دیکھا تب راجا کے سامنے کھڑی ہو کر بولی کہ اے پرتھوی ناتھ آپ نہیں جانتے کہ وید اور شاستر میں گئو کا مارنا بڑا پاپ ہے راجا نے جواب دیا کہ شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ جس کسی سے سنسار کے جیو دُکھ پاویں اُس کا مارنا پاپ نہ ہو کر دھرم سمجھنا چاہیئے برھما جی نے جو اوشدھی اور اناج سنساری جیووں کے پالنے کے لئے پیدا کیا ہے اُس کو تو نے چھپا لیا راجوں کا یہی دھرم ہے کہ جو اُن کی پرجا کو دُکھ دیوے اُس کو مار ڈالیں یہ بات سُن کر گئو روپی پرتھوی نے پھر کہا کہ اے راجا جب

مجھ کو ہرنیاکش دیتیہ پاتال میں لے گیا تھا اور جیوؤں کے رہنے کے واسطے جگہ نہ تھی تب نارائن جی باراہ اوتار دھارن کر کے مجھ کو پاتال سے لائے اور پانی پر استھت کر کے سب جیوؤں کو میرے اوپر بسایا جو تم مجھ کو مار ڈالنا چاہتے ہو تو سب پرجا کو کہاں رکھو گے راجا نے کہا کہ مجھ میں اتنی سامرتھ ہے کہ تیرے مارنے کے پیچھے اپنے تپ کے بل سے اور نارائن جی کی کرپا سے مہاپرلے کے پانی پر پرجا کو بساؤں گا گؤ نے یہ بات اپنے گیان سے جان لی کہ یہ راجا بڑا پرتاپی اور پرمیشور کا اوتار ہے جو چاہے گا سو کر ڈالے گا اب بنا اس کی شرن گئے میرا پران بچنا کٹھن ہے ایسا بچار کر پرتھوی نے راجا سے بنتی کر کے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ آپ کرتا پُرش پرمیشور کا اوتار ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں مجھ کو جو کچھ آپ آگیا دیویں وہ میں کروں۔

اٹھارھواں ادھیائے

نکلنا راجا کا سب اناج اور اوشدھی گؤ روپی پرتھوی کو دُہکر

میترے جی بولے کہ ہے بدور جی گؤ روپی پرتھوی نے راجا سے کہا کہ اے مہاراج میں نے راجا بین کے ادھرم کرنے سے اناج اور اوشدھی آدک اس واسطے اپنے میں چھپا لی تھیں کہ راجا بین کے راج میں سنساری لوگ ہوم اور دان کرنا چھوڑ کر سب اناج اپنے ہی خرچ میں لاتے تھے اور دیوتا اور اگن کا بھاگ دینا بند کر دیا تھا اس لیے میں نے ادھرمی لوگوں کا پالن کرنا اُچت نہیں جانا اب تم دھرماتما راجا ہو تار کرپہلے کی طرح اناج اور پھل پیدا ہونا چاہتے ہو تم وید کا منتر پڑھ کر جوگ ابھیاس کے ساتھ گؤ کی طرح مجھ کو دُہو تو جو کچھ میں نے گپت کر لیا ہے وہ اور جس چیز کی اِچھا تم کو ہوگی سب کچھ مجھ میں دُودھ کی طرح نکلے گا اور پہاڑوں کا بہت بوجھ میرے اوپر بے ٹھکانے رکھا ہے آپ اُس کو اُٹھا کر ایک طرف رکھ دیجئے تو بہت سی جگہ خالی ہو جائے اور بہت سی جگہ اونچی نیچی گڑھے کی طرح ہو رہی ہے اُس کو پاٹ کر برابر کر دیجئے تب میرے اوپر سب جیو آرام سے رہ کر کھیتی وغیرہ بیاپار کر کے بڑا سکھ پاویں گے اور کسی کو دُکھ نہ ہوگا اور برسات گزر جانے کے پیچھے بھی سب جیوؤں کے پینے اور کھیت وغیرہ سینچنے کے لیے سب جگہ پانی بنا رہے گا راجا پرتھو نے یہ بات سنتے ہی اپنی کمان کی نوک سے پہاڑوں کو جو بیچ میں جگہ روکے تھے اٹھا کر اُتّر دِشا میں رکھ دیا سو پرتھوی تین طرف خالی ہو گئی اور جس جگہ گڑھے تھے وہاں چھوٹے پہاڑوں کو رکھ کر اپنی کمان سے ٹھونک دیا جب سب زمین برابر ہو گئی تب راجا پرتھو نے بہت جگہ شہر اور قلعہ اور گاؤں جہاں جیسا مناسب جانا تیار کرا کے وہاں رعیت کو بسایا اور جہاں کہیں کنواں اور باؤلی اور تالاب وغیرہ کا کام تھا بنوا دیا جس میں سب جیوؤں کو سکھ ملے تب گؤ روپی پرتھوی نے خوش ہو کر کہا کہ اے پرتھوی ناتھ اب مجھے دُہو لیکن دُوسنے کا برتن اور بچھڑے کی صورت بہت چیزوں کے نکالنے کے لیے الگ الگ بناؤ جس میں سب پدارتھ مجھ میں سے نکلیں پہلے بھرگو اور دھرما آدک رکھیشوروں نے گؤ روپی پرتھوی کو

دہا تو اُس میں سے وید نکلا تو براہمنوں نے خوش ہو کر کہا کہ ہم لوگوں کو یہی چاہیئے پھر دیوتا اور گندھرب اور دیت اور راجا پرتھو وغیرہ نے اُس گئو کو دُہکر بہت طرح کے پھل اور اناج اور اوشدھی وغیرہ سب چیزیں مطلب کی اُس میں سے باہر نکالیں لیکن دُہنے کا برتن اور بچھڑے کا روپ الگ الگ بنا تھا اے بدورجی پرتھوی کا مدھیں کے برابر ہے اس لیے سب کسی نے اپنی اپنی اچھا کے موافق گئو روپی پرتھوی کو دُہکر سب طرح کی چیزیں نکال لیں اور دیوتا اور رکھیشوروں نے پرتھوی کو آشیرباد دیا کہ پہاڑ اور سُمدر وغیرہ کا بوجھ تجھ کو کچھ نہ معلوم ہوگا لیکن ادھرمی اور پاپی لوگ سادھو اور براہمن کو دُکھ دینے والے جب تیرے اوپر اپنے چرن رکھیں گے تب تو اُن کے بوجھ سے دُکھی ہوگی اُس سمے نارائن جی اوتار لیکر ادھرمیوں کو مار کر تیرا بوجھ دُور کریں گے یہ بر دان دیوتا اور رکھیشوروں کا سُن کر پرتھوی اپنا نج روپ دھر کر راجا پرتھو کو آشیرباد دیکر اپنے استھان کو چلی گئی اور سنساری جیو اناج اور پھل پیدا ہونے سے خوش ہو کر اپنے دھرم اور کرم میں لین ہو کے اور شہر اور گانوں میں سُکھ کے ساتھ رہ کر راجا پرتھو کو آشیرباد دینے لگے۔

انیسواں ادھیائے

سو اشومیدھ جگیہ کرنا راجا پرتھو کا

میترے جی نے بدورجی سے کہا کہ جب سب پرجا راجا پرتھو کی آنند سے رہنے لگی تب راجا نے رکھیشوروں اور براہمنوں کو بُلا کر سنکلپ سو اشومیدھ جگیہ کا کیا اور وے برہمادرت میں سوایمبھو منو کے استھان پر نہکام جگیہ کرنے لگے راجا پرتھو کے نیتی اور دھرم کرنے سے گھی اور دودھ اور دہی کی ندیاں سنسار میں پرگٹ ہو کر بہنے لگی اور موتی اور سونا اور چاندی اور تانبا وغیرہ کی کھان سُمدر اور پہاڑوں سے بغیر کھودے پرگٹ ہو گئیں اس لیئے اُن کے راج میں کوئی دردری اور دُکھی نہ رہا جب راجا نے شاستر کے موافق شیام کرن گھوڑا چھوڑ کر اپنی فوج اُس کے ساتھ کر دی تب وہ گھوڑا ساتوں دویپ میں پھر کر چلا آیا کسی دوسرے راجا کو ایسی سامرتھ نہ ہوئی جو راجا پرتھو کا گھوڑا باندھ سکے سب راجا اس کے ادھیں ہو کر اپنے اپنے دیش کا پیسا اُس کو دیتے تھے جب اسی طرح راجا نے ننانوے ۹۹ جگیہ پوری کر کے سوویں جگیہ شروع کر کے شیام کرن گھوڑا چھوڑا تب اندر نے چنتا کر کے بچار کیا کہ سوویں جگیہ پوری ہو جانے پر راجا پرتھو میرا اندراسن چھین لے گا اس لیے یہ گھوڑا باندھ لینا چاہیئے جس میں سو جگیہ پوری نہ ہونے پاویں ایسا بچار کر اندر اپنے بیٹے سے بولا کہ تو جا کر یہ گھوڑا کسی طرح پکڑ کر ہمارے پاس لے آ جب اندر کا بیٹا گھوڑا پکڑنے کے واسطے آیا تب اُس کے ساتھ بڑے بڑے جودھا دیکھ کر مارے ڈر کے گھوڑے کو نہ پکڑ سکا اور اندر کے پاس جا کر کہا کہ مجھ میں سامرتھ نہیں ہے جو اُس گھوڑے کو پکڑ سکوں تم کو سامرتھ ہو تو پکڑ لاؤ یہ بات سُن کر اندر نے بچار کیا کہ راجا پرتھو بڑے دھرماتما اور بلوان ہیں اُن سے سنگرام لڑائی کر کے ہم گھوڑا نہیں لا سکتے اسلیے کچھ چھل کر کے گھوڑا لانا چاہیئے ایسا بچار کر راجا اندر جوگی کا روپ بنا کر گھوڑے کے پاس گئے جب راجا کے نوکروں نے جوگی سمجھ کر اُن کو وہاں جانے سے

منع نہیں کیا تب اندر اُس گھوڑے کی باگ پکڑ کر آکاش کی راہ سے اپنے لوک کو لے چلے جب راجا کے نوکروں نے
جو اُڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتے تھے یہ حال دیکھا تب راجا سے کہا کہ اے مہاراج ایک آدمی جوگی روپ بن کر
گھوڑے کو آکاش میں اُڑا لے گیا یہ بات سنتے ہی راجا نے براہمنوں سے پوچھا کہ تم لوگ اپنی گیان درشٹی سے
بچارو کہ یہ جوگی کون تھا جو گھوڑا ہمارا لے گیا۔ براہمنوں نے دویہ درشٹی سے دیکھ کر کہا کہ اے راجا گھوڑا تمھارا راجا اندر
اس ڈر سے اپنے لوک میں لیے جاتے ہیں کہ شتو جگیہ پورے ہوجانے سے اندراسن میرا لے لیگا یہ بات سُنکر راجا پرتھو
بولے کہ میں اندر لوک لینے کی کچھ اچّھا نہیں رکھتا لیکن اندر جو ہمارا جگیہ بند کرنا چاہتا ہے اس لیے اُس گھوڑے کو
ضرور منگوانا چاہیئے یہ بات براہمنوں سے کہہ کر راجا نے بجتاشو विजिनाश्व اپنے بیٹے کو آگیا دی کہ تو ابھی
جا کر گھوڑے کو لے آ اور اتری مُنی کو اس کے ساتھ کر دیا جب وہ دونوں وہاں سے اُڑتے ہوئے اندر لوک کے
پاس پہونچے تب رکھیشور نے گھوڑا لیے جاتے ہوئے دیکھ کر بجتاشو کو دکھلا دیا راج کُمار نے اندر کو گھوڑے سمیت
دیکھتے ہی سَروَنت सरवन्त نام کا بان دھنش پر چڑھا کر جیسے ہی چاہا کہ اندر کی چھاتی میں ماریں ویسے ہی اندر اپنے
پران کے ڈر سے گھوڑا وہاں چھوڑ کر انتردھان ہوگئے بجتاشو نے گھوڑے کو راجا پرتھو کے پاس لا کر حال بھاگ جانے
اندر کا کہہ دیا جب اندر گھوڑا چھین جانے سے بہت شرمندہ ہوئے تب اپنی مایا سے اندھیارا پیدا کر کے کئی مرتبہ
دھوکا دے کر گھوڑا چُرا لے گئے لیکن راجا پرتھو کا بیٹا بجتاشو جا کر چھین چھین لایا جب اندر نے کئی مرتبہ گھوڑا چھین جانے پر
بھی چُرانا اُسکا نہ چھوڑا تب راجا پرتھو نے کرودھ کر کے دھنش بان اندر کے مارنے کو اُٹھایا اُس وقت جگیہ کرانے والے
رکھیشوروں نے راجا کو سمجھایا کہ اے پرتھوی ناتھ آپ نے شتو اشومیدھ جگیہ کا سنکلپ کیا ہے کرودھ کرنے سے
سنکلپ میں کھنڈن ہوگا اور اندر امرت پینے سے کسی طرح مر نہیں سکتا جب رکھیشوروں کے سمجھانے سے راجا کا
کرودھ شانت ہوا تب برھما جی نے نارو مُنی سمیت جگیہ شالا میں آکر کہا کہ اے راجا تم اندر کے مارنے کی اچّھا مت
کرو تمھارے ہاتھ اُس کی موت نہیں ہے جو تم کو اندراسن لینے کی اچّھا ہو تو اُس کو اندرپوری سے نکال کر وہاں کا
راج کرو اور جو مُکتی کی اچّھا رکھتے ہو تو سواں جگیہ مت کرو جتنی جگیہ تم نے کی ہیں اُنھیں جگیوں کے کرنے سے پرمیشور
تم کو درشن دے کر مکت پد دیدیں گے اور تمھارے جگیہ کرنے کا حال سنساری لوگ سُن کر شبھ کرم کریں گے اور
اندر کے بھلاوا دینے کا حال سُن کر کلجگ باسی پاکھنڈ رچیں گے جب برھما جی کے سمجھانے سے راجا پرتھو نے اپنا
کرودھ چھوڑ دیا تب برھما جی نارو مُنی سمیت اپنے لوک کو گئے تب راجا پرتھو براہمنوں سے بولا کہ میں اندر لوک کی
کچھ اچّھا نہیں رکھتا ننانوے ۹۹ جگیہ اچّھی طرح سمپورن ہوئے ایک جگیہ جو باقی ہے وہ میں نہیں کروں گا پورن آہتی
اگنی کنڈ میں ڈال دو جیسے ہی رکھیشوروں نے منتر پڑھ کر پورن آہتی دی ویسے ہی برھما جی نے نارائن جی کے
پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج ایک راجا اندر کے سامنے دوسرا کوئی شتو جگیہ نہیں کر سکتا اور راجا پرتھو پرم بھگت کا
سنکلپ جھوٹ نہ ہونا چاہیئے آپ سب سنسار کے مالک ہیں جیسا اُچت ہو وہ کیجے یہ بات سنتے ہی پرمیشور
تری لوکی ناتھ برھما جی اور اندر کو اپنے ساتھ گروڑ پر بٹھال کر پورن آہتی ڈالتے کے سمے اس جگیہ شالا میں آ پہونچے اُن کو

دیکھتے ہی راجا پرتھو اور سب براہمن اور رکھیشور کھڑے ہو کر بیکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کر کے استوتی کرنے لگے۔

بیسواں ادھیائے

بلانا راجا پرتھو کا سب راجوں کو اپنے مکان پر

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریکشت نارائن جی نے راجا پرتھو کے استوتی کرنے سے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے راجا تمھارے سو جگیہ سمپورن ہوئے ہم تم سے بہت خوش ہیں کچھ بردان مانگو تم اندر کا اپرادھ چھما کر کے اُس سے کسی بات کا برودھ نہ رکھو کس واسطے کہ آتما کو آتما سے دشمنی کرنا نہ چاہیے سب چھوٹے بڑے جیوؤں میں آتما ایک ہو کر شبھ اور اشبھ کرنے سے بھلا اور برا کہلاتا ہے سو تم دیا اور دھرم سے رہ کر پرجا کا پالن کرو تم کو سنکادک رکھیشور اگر گیان اُپدیش کریں گے یہ بات تریلوکی ناتھ کی سُن کر راجا پرتھو نے بدھی پوربک اُن کی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کی کہ اے دین دیال میں کسی کے ساتھ دشمنی نہیں رکھتا اور اندرلوک یا کسی دوسری چیز کے لینے کی کچھ چاہنا نہیں رکھتا کیول یہی چاہتا ہوں کہ آپ کے چرنوں کی بھگتی اور پریت میرے ہردے میں بنی رہے اور آپ کا جس اور گُن مجھ کو دس ہزار کانوں کے برابر سُن پڑے اور آپ شری لکشمی جی سے بھی اَدھک پیارا اپنے بھگتوں کو جانتے ہیں جس نے آپ کی بھگتی کا سُکھ پایا وہ آدمی موہ جال میں نہیں پھنستا مجھ کو آپ کے چرنوں کی بھگتی اور پریت چاہیئے یہ بات سُنتے ہی نارائن جی خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تم میرے پرم بھگت ہو تمھاری سب اچھا پوری ہوگی جب تریلوکی ناتھ ایسا کہہ کر بیکنٹھ کو پدھارے اور برھما جی بھی اپنے استھان کو گئے اور راجا کا جگیہ سمپورن ہوا تب براہمن اور رکھیشوروں کو بہت دان اور دکشنا دے کر بدا کیا راجا پرتھو اندر سے پریت رکھ کر دھرم کے ساتھ پرجا کو پالنے اور راج کرنے لگے ان کے راج میں براہمن اور رکھیشوروں نے کبھی کسی پر کرودھ نہیں کیا اور سب چھوٹے اور بڑے سُکھ اور چین سے رہنے لگے کچھ دن بعد راجا نے بچار کیا کہ ہمارے راج بھر میں سب چھوٹے بڑے چاروں برن پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرتے اور ہری کتھا سنتے اور بُرے کرموں سے بچ کر سادھو اور براہمن کی سیوا کرتے تو بہت اچھا ہوتا ایسا بچار کر راجا نے ساتوں دویپ کے راجاؤں اور رکھیشور اور براہمن اور مہاتما اور چاروں برن کے لوگوں کو نیوتا بھیج دیا سو تھوڑے دنوں میں سب لوگ راجا پرتھو کے یہاں آکر اکٹھا ہوئے راجا نے اُن کا ایسا آدرسمان کیا کہ سب خوش ہو گئے۔

اکیسواں ادھیائے

کہنا راجا پرتھو کا سب راجوں سے واسطے پھیلانے بھگوت بھجن کے اپنے اپنے راج میں

میترے جی نے بدور جی سے کہا کہ جب راجا پرتھو سب راجوں کا شسٹاچار کھلانے پلانے ناچ رنگ کھلانے سے

کرچکے تب سب راجا اور پرجا اور رکھیشوروں کو سبھا میں ٹھال کر بولے کہ ایک چیز ہم تم لوگوں سے مانگتے ہیں لیکن دباؤ ڈال کر
نہیں مانگتے تم لوگ دیا کرکے اپنی خوشی سے ہم کو دو تو تمھارا بڑا احسان ہوگا یہ بات سُن کر سب راجوں نے ہاتھ جوڑ کر
بنے کی کہ اے پرتھوی ناتھ ہمارا تن دھن استری پُتر سب آپ کے اوپر نچھاور ہیں جو آگیا دیجئے وہ کریں تب راجا پرتھو
بولے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ساتوں دویپ میں جتنے چھوٹے بڑے پُرش اور استری چاروں برن کے ہیں وہ سب نارائن جی
کی بھگتی پوجا جپ تپ نام کا اسمرن کیا کریں جس راجا کے دیش میں پرجا جن جو کچھ پُن یا پاپ کرتے ہیں اُس کا
چھٹھواں حصہ راجا کو پہونچتا ہے پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنا اور اُن کے چرنوں میں بھگتی اور پریت رکھنا اوتاروں
کی کتھا اور لیلا سننا چاروں برنوں کو ضرور چاہیئے ہری بھجن اور بھگتی کرنا کسی خاص برن کے واسطے الگ کرکے
نہیں بنایا گیا ہے چاروں برنوں میں سے جو کوئی سچے من سے اسمرن اور بھگتی کرتا ہے اُس پر پرمیشور دیال ہو کر
ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ اُس کو دیتے ہیں دیکھو شوری بھیلنی کا جوٹھا بیر دیا ہوا پرمیشور نے بڑے پریم
سے کھایا تھا اسی طرح بہت آدمی ہری بھگت پدوی کو پہونچے ہیں دوسرے راجوں کے وقت میں برن اور آشرم کے
اور اور دھرم پربیدھ تھے اور ہماری یہ اچھا ہے کہ ہمارے وقت میں پرمیشور کا نام لینا اور اُن کی بھگتی کرنا راجے
ہو جاوے سو تم لوگ اپنی اپنی پرجا کو اسی دھرم کا اُپدیش کرو جو اناج کھیت میں پیدا ہوتا ہے اُس کا چھٹھواں حصہ
راجا کو پرجا سے لینا چاہیئے سو وہ ہم نے اپنا چھٹھواں حصہ پرجا کو چھوڑ دیا اسی لئے سب لوگ ہوم اور دان کیا کریں
سوائے اس کے اور کسی کو جس چیز یا روپیہ کی چاہنا ہو وہ ہمارے یہاں سے لے جا کر شُبھ کرم میں خرچ کرا کرے ہم
اس میں بہت خوش ہیں جو دھن دھرم میں خرچ ہو یا دوسرے کے کام آوے اسی کو سُپھل جاننا چاہیئے اور پرمیشور کی
بھگتی کرنے سے آدمی کی سب کامنا پوری ہو کر مرنے کے بعد بیکنٹھ کا سُکھ ملتا ہے جس طرح آگ لکڑی میں رہ کر اُپاے
کیے بنا نہیں نکلتی اسی طرح پرمیشور سب کے ہردے میں رہ کر بنا بھگتی کیے اور گیان پراپت ہوئے دکھلائی نہیں دیتے
پرمیشور کا جڑ مکھ اگنی اور چیتن مکھ براہمن ہے پرمیشور جتنا براہمن کو کھلانے سے خوش ہوتے ہیں اُتنا
اگنی میں جگیہ ہوم کرنے سے خوش نہیں ہوتے سو میں اُنھیں براہمنوں کے چرنوں کی دھول اپنے ماتھے پر
چڑھاتا ہوں جن کی سیوا کرنے سے آدمی جلد اپنا منورتھ پاتا ہے جس آدمی سے براہمن خوش ہو اُس کو سمجھنا چاہیئے
کہ پرمیشور اُس سے خوش ہیں اور جس پر براہمن کرودھ کرے اُس کو پرمیشور کا دشمن جاننا چاہیئے یہ بات سنتے ہی سب
براہمن اور رکھیشوروں نے راجا کو آشیرباد دیکر کہا کہ جب ایسا دھرماتما راجا ہم لوگوں نے پایا تب سب دُکھ ہمارے
چھوٹ گئے تب سب راجوں نے اپنے اپنے دیش میں آکر راجا پرتھو کی آگیا کے موافق دھرم کا رواج کر دیا
جب راجا پرتھو کے اُپدیش سے سب سنساری لوگ ساتوں دویپ میں پرمیشور کے چرنوں کی بھگتی اور ان کے نام کا
اسمرن کرنے لگے تب دیولوک میں یہ سماچار سُن کر ایک دن سنکادک رکھیشوروں نے برھما جی کی سبھا میں کہا کہ
مرت لوک میں راجا پرتھو ایسا دھرماتما پیدا ہوا ہے کہ جس کے اُپدیش سے ہری بھجن اور بھاگوت دھرم کرکے سب لوگ
کرتارتھ ہوں گے سو ہم بھی اس راجا کو دیکھنے جاتے ہیں ایسا کہہ کر وہ چاروں بھائی راجا پرتھو سے ملنے کے واسطے

راج مندر پر آئے ان سب کو آکاش کی راہ سے سورج کی طرح آتے دیکھ کر راجا اپنی سبھا سمیت اُٹھ کھڑا ہوا اور ڈنڈوت
کر کے بڑی خوشی اور آدر سے سنگھاسن پر بٹھال کر چرن اُن کے دھوئے اور بدھی پوربک پوجا کر کے اور چرنامرت لینے کے پیچھے
ہاتھ جوڑ کر بنے کی کہ مہاراج میرے پچھلے جنم کا پُن اُدے ہوا جو آپ نے بنا بُلائے اپنا درشن دیکر مجھے کرتارتھ کیا
یہ دین بچن سُن کر سنت کمار جی بولے کہ اے راجا پرمیشور کی سبھا میں تیری بھگتی سُن کر ہم تجھ کو دیکھنے آئے ہیں راجا نے بہت
دیا اُن کی اپنے اوپر دیکھ کر پوچھا کہ اے دین بندھو سنساری آدمی جنم اور مرن سے کس طرح چھوٹتے ہیں سنت کمار جی نے
کہا کہ اے راجا تم نے سنسار کا بھلا کرنے کے واسطے یہ بات پوچھی ہے سو اس کی تدبیر ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ جو کوئی
آدمی کا تن پا کر انتہ کرن سے شیام سُندر کے چرن اور سروپ کا دھیان اور زبان سے اُن کا اسمرن اور ہری چرچا
دکھ کر کانوں سے اُن کی کتھا اور لیلا پریت کے ساتھ سُنا کرتا ہے وہ آدمی جنم مرن سے چھوٹ جاتا ہے اور پریت
پرمیشور میں دڑھ ہو جانے سے پھر کم نہیں ہو پاتی اور سادھو اور مہاتما کے ملنے میں دونوں کو لابھ ہوتا ہے دُنیا
میں اپنے شریر اور گھر اور استری اور پتر ان کو اپنا سمجھ کر اُن سے پریت رکھنا یہی دکھ کی جڑ جانو پرمیشور کے
چرنوں کا دھیان کرنے سے گیان پراپت ہوتا ہے اور کام کرودھ لوبھ موہ میں چت لگانے سے گیان نہیں رہتا
یہ بات بچار کر آدمی کو واجب ہے کہ بُری سنگت سے الگ رہ کر سنت اور مہاتما کی سیوا کیا کرے جس میں اُس کا
بھلا ہو سوائے اس کے دوسری کوئی تدبیر مکت ہونے کے واسطے نہیں ہے یہ گیان سُن کر راجا نے بنے کی کہ
اے ترن تارن مہاراج جس طرح کرپا کر کے آپ یہاں آئے ہیں اسی طرح دیال ہو کر ایسا آشیرباد دیجئے جس میں
سب پرجا میری ہری بھگت ہو جاوے اور یہ گیان جو آپ نے مجھ کو اُپدیش کیا اُس کے بدلے میں آپ کو کون سی چیز
دوں جو میں اپنا سر بھی بھینٹ دوں تو اُس گیان کی برابری نہیں رکھتا اور جب میں نے سر جھکا کر آپ کو ڈنڈوت کی تب سر
دینے میں کچھ باقی نہ رہا اور سب دھن اور راج اپنا میں براہمن اور بیشنو کا سمجھ کر اُن لوگوں سے جو بچتا ہے اُس کو
اپنے کام میں لاتا ہوں اس لیے آپ کو کچھ نہیں دے سکتا آپ کا رِنی (قرضدار) ہوں آپ دیا کر کے کوئی ایسی تدبیر
کیجئے جس میں اِس رِن سے میں اُرِن ہو جاؤں سنت کمار جی نے کہا کہ اے راجا جس طرح کوئی کسی کا رِنی ہو اور پانیوالا
رِن کا کہے کہ ہم نے اپنا رِن تجھ کو چھوڑ دیا تو وہ اُرِن ہو جاتا ہے اسی طرح ہم نے بھی رِن چھوڑ کر اُرِن کر دیا سنکادک
قرضہ ۱۲
یہ کہہ کر برہم لوک کو چلے گئے۔

بائیسواں ادھیائے ۲۲

جانا راجا پرتھو کا تپ کرنے کے واسطے جنگل میں ارو چی اپنی استری سمیت

میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی سنکادک کے جانے کے پیچھے راجا پرتھو نے اُسی طرح دھرم اور پرجا پالن
کے ساتھ بہت دنوں تک راج کیا وہ سدا سادھو اور براہمن کی سیوا اور ہری بھجن کر کے نارائن جی کی کتھا اور کیرتن

سنا کرتا تھا اور ساتوں دویپ میں جگوت بھجن ہوتا تھا جب راجا کے اروچی نام استری سے بجتاشو آدک پانچ بیٹے پیدا ہوئے تب راجا نے کچھ دن پیچھے بچار کیا کہ راج اور دھن سدا بنا نہ رہ کر مرنے کے پیچھے ساتھ نہیں جاتا اسلیے اُتم ہے کہ میں اس سے الگ ہو کر جنگل میں جا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کروں جس میں میرا پرلوک بنے راجا پرتھو نے یہ بات بچار کر راج گدّی اپنے بڑے بیٹے بجتاشو विजिताश्व کو جو چھتیس گن ندھان تھا دے دی اور من اپنا سنساری مایا سے برکت کر کے اروچی اپنی استری سمیت جنگل میں جا کر پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا راجا پرتھو کے چلے جانے سے سب پرجا نے دکھ بہت کیا -

تیئیسواں ادھیائے

تن تیاگ کرنا راجا پرتھو کا ساتھ یوگ ابھیاس کے اور ستی ہونا اروچی انکی استری کا

میترے جی بولے کہ اے بدورجی راجا پرتھو نے جنگل میں جا کر گرمی میں پنچ اگنی تاپا اور برسات میں میدان میں بیٹھے رہے اور جاڑے میں پانی کے بھیتر کھڑے رہ کر پرمیشور کا تپ اور اسمرن کیا جب اسی طرح استری سمیت تپ کرتے ہوئے کچھ دن بیت گئے تب ایک دن راجا نے بچار کیا کہ اب یہ تن چھوڑ کر بیکنٹھ میں جانا چاہیئے یہ بات ٹھان کر دھیان سمیت راجا پرتھو نے آدی نرنکار جیوتی کے دھیان میں جوگ ابھیاس کے ساتھ بیٹھ کر برھمانڈ کی راہ سے پران اپنا نکال دیا تب اروچی اُن کی استری نے یہ حال راجا کا دیکھ کر پہلے بہت سوچ کیا پھر من کو دھیرج دے کر اُٹھی اور جنگل سے لکڑی بٹور کر چتا بنائی اور اُس پر راجا کی لوتھ رکھ کر آگ لگا دی اور اپنے پتی کے چرن دیکھتی ہوئی سات پرکرما اُس چتا کی کی اور ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج میں تمھارے بنا دوسری جگہ نہیں رہ سکتی مجھ کو اکیلے چھوڑ کر کہاں چلے جہاں آپ جاتے ہیں وہاں مجھ کو بھی اپنے ساتھ سیوا اور ٹہل کرنے کو لے چلیے جس میں آپ کی سیوا کرنے سے میرا پرلوک بنے یہ بات کہہ کر رانی بھی اُس چتا میں کود کر راجا کے ساتھ ستی ہو گئی اُس وقت ایک بمان بہت اچھا جڑاؤ جس میں مخملی بچھونا بچھا تھا اور موتیوں کی جھالر لگی تھی بیکنٹھ سے وہاں پر آیا راجا پرتھو اپنی استری سمیت اُس پر بیٹھ کر بیکنٹھ کو چلے گئے -

چوبیسواں ادھیائے

استوتی کرنا دیوتاؤں کا راجا پرتھو کی اور راج کرنا بجتاشو کا ساتھ دھرم کے

میترے جی بولے کہ اے بدورجی جس وقت راجا پرتھو اپنی استری سمیت بمان پر بیٹھ کر بیکنٹھ میں پہونچے اُس وقت دیوتاؤں نے ان کی استوتی کی اور آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو آج تک اس طرح کا راج اور پرجا پالن اور تپسیا

کسی راجا نے نہیں کی اور ایسی پتی برتا استری اسوچی کی طرح دوسری نہ ہوگی اور راجا نے اپنی راج گدی کے سمے ایسا دھرم بڑھایا کہ ساتوں دویپ میں سنساری لوگ ہر بھگت ہوگئے اور وہ اِس لیے راج کاج کرتے تھے جس میں ادھرمی اور پاپیوں کو ڈنڈ دینے سے پُن پراپت ہو اور راجا پرتھو جو نارائن جی کا اوتار تھے سنساری راجوں کو دھرم اپدیش کرنے اور پرتھوی پر نگر اور گانوں آدک بسا کر جیوؤں کو سُکھ دینے کے واسطے منوشیہ کا شریر دھارن کیا تھا اتنی کتھا سُنا کر میترے جی بولے کہ اے بدر جی جب راجا پرتھو کا بڑا بیٹا بجتاشو راج گدی پر بیٹھا تب اُس نے اپنے چاروں بھائیوں کو چاروں دِشا کا راج بانٹ دیا اور راج گدی پر آپ بیٹھ کر دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگا اِس کے راج میں بھی سب رعیت خوش رہتی تھی اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت ایک بار بششٹھ جی نے تین طرح کی اگنی کو (ایک جس میں براہمن لوگ ہون کرنے میں دوسری رسوئی بنانے کی تیسری جو لکڑی میں رہتی ہے) شاپ دیا تھا کہ تم مرت لوک میں جا کر آدمی کے تن میں جنم لو اس شاپ سے تینوں اگنیوں نے سنسار میں آکر راجا بجتاشو کے یہاں شکھنڈنی शिखण्डिनी نام استری سے جنم لیا راجا نے اُن کا نام پاوک पावक اور پومان पवमान اور شچی शुचि رکھا وہ لوگ تھوڑے دن دنیا میں رہ کر تن تیاگ کرنے کے پیچھے پھر اگنی دیوتا ہوگئے راجا بجتاشو کی پرسوتی प्रसूति نام دوسری استری سے ہوردھان हविर्धान نام بیٹا پیدا ہوا جس کا بیاہ ہوردھانی हविर्धानी نام اگنی کی کنیا سے ہوا ہوردھان کی اُسی استری سے پراچین برہش प्राचीन बर्हिष وغیرہ چھ بیٹے پیدا ہوئے پراچین برہش کے یہاں ستیہ وتی نام استری سے جو بہت سُندری تھی دس لڑکے ایک صورت کے جن کو پرچیتا کہتے ہیں پیدا ہوئے شریر اُن کا دسوں لڑکوں کی طرح الگ الگ تھا پر روپ اور گیان سب کا ایک تھا اس واسطے دسوں کا نام پرچیتا رکھا جو ایک کو بلاؤ تو دسوں بولیں اور اُن میں جو ایک کام کرے وہی دسوں کریں ایک کے بیمار ہونے سے دسوں بیمار ہو جاویں دیکھنے میں وہ دسوں الگ الگ تھے پر بُدھی اور پرار بدھ اور کرم اور موت اور جینا سب کا ایک ساتھ تھا جب انھوں نے اپنے باپ کی آگیا سے بن میں جا کر دس ہزار برس پرمیشور کی تپسیا کی تب مہادیو جی اور اُن سے بہت گیان چرچا ہوئی۔

پچیسواں ۲۵ ادھیاے

شری مہادیو جی اور پرچیتوں کا سمواد یعنی بات چیت ہونا

بدر جی نے اتنی کتھا سُن کر میترے رکھیشور سے پوچھا کہ جو کچھ گیان چرچا شری مہادیو جی اور پرچیتوں میں ہوئی تھی وہ برنن کیجئے میترے جی نے کہا کہ جب پرچیتا پیدا ہوئے تب پراچین برہش نے اُن دسوں لڑکوں کو آگیا دی کہ پہلے تم لوگ جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ کرو بھگوان کا درشن ہونے کے پیچھے نارائنی سرشٹی دنیا میں

پیدا کرنا پرچیتا لوگ یہ بات سنتے ہی گھر سے نکل کر پچھم طرف سمدر کے نزدیک چلے گئے ان کو وہاں ایک استھان بہت رفیک تالاب کے کنارے دکھائی دیا اُنھوں نے وہاں بیٹھ کر آپس میں بچار کیا کہ ہم نہیں جانتے کہ نارائن جی کون ہیں اور کس طرح اُن کا تپ اور اسمرن کیا چاہیئے وہ لوگ اسی چنتا میں بیٹھے تھے کہ اُسی سمے کچھ بولی آدمی کی سُنائی دی تب اُنھوں نے آپس میں کہا کہ یہاں کوئی دکھلائی نہیں دیتا یہ کون بولتا ہے یہی کہہ رہے تھے کہ اتنے میں شری مہادیوجی اُسی تالاب سے نکل کر وہاں آئے اُن کے ساتھ دیوتا لوگ استوتی کرتے اور گندھرب لوگ گاتے تھے جب پرچیتا لوگ اُن کو نہ پہچان کر اُسی طرح بیٹھے رہے تب شری مہادیوجی نے کہا کہ اے پرچیتا ہم مہادیوجی ہیں تم لوگوں کو گیان سکھلانے کے واسطے یہاں آئے ہیں کہ تم لوگ نارائن جی کا بھجن اور اسمرن اس طرح سے کرو کہ جس میں تم کو اُن کا درشن ملے اور جس طرح نارائن جی مجھ کو پیارے ہیں اُسی طرح نارائن کے بھگت مجھ کو پیارے ہیں میں تم کو ہری بھگت سمجھ کر گیان سکھلانے آیا ہوں یہ بات سُن کر پرچیتوں نے بڑی خوشی سے کھڑے ہو کر شری مہادیوجی کو ڈنڈوت کی اور بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھال کر بنے پُوربک اُن کی استوتی کرنے لگے تب شری مہادیوجی نے ہنس کیہ हंसगुहाय استوتر نارائن استوتی کا پرچیتوں کو سکھلا کر کہا کہ تم لوگ نِت پراتہ کال اور سندھیا سمے اسنان کر کے یہ استوتی پڑھ کر نارائن جی کے چتربھجی روپ کا دھیان کیا کرو پرمیشور تم کو جلد ملیں گے اے پرچیتا ؤ میں دن رات یہی کام رکھ کر بھگت اور گیانیوں کا درشن کیا کرتا ہوں جو لوگ اپنے اگیان سے پرمیشور کے بھجن اور اسمرن میں چاہنا نہیں رکھتے اُن کو گیان سکھلا کر سوجنم تک کرتارتھ کر دیتا ہوں جو کوئی اپنے برن اور آشرم کے دھرم میں جیسا کہ براہمن اور کشتری اور ویش اور شودر کے واسطے وید اور شاستر میں لکھا ہے وڑھ رہ کر اُسی کے موافق کرم کرتا رہتا ہے اور پاپ اور ادھرم کے پاس نہیں جاتا وہ آدمی سو برس تک مہادیو رہ کر پھر چتربھجی روپ پرمیشور کا پاتا ہے اس طرح کا دھرم اور ہری بھگتی کرنے والا آدمی دوسری بات سے کچھ پریوجن نہیں رکھتا شری مہادیوجی یہ گیان پرچیتوں کو سکھلا کر کیلاش پربت کو چلے گئے ۔

چھبیسواں ادھیائے ۲۶

بھینٹ کرنا نارد جی کا پرچیتوں کے باپ پراچین برھش سے

دوہا

سادھن جگیہ انیک سے سرے نہ ایکو کام
بنا بھگت بھگونت کی جیو نہ لہہ بشرام

میترے جی نے کہا کہ اے بدرو جی پرچیتا لوگ سادھو اور بیشنو کی بڑائی اور پرمیشور کے ملنے کی تدبیر شری مہادیوجی سے سُن کر آنند پوربک استوتر پڑھنے لگے اور نارائن جی کے دھیان کرنے میں لین ہوئے جب اُن کو

دس ہزار برس ہری بھجن کرتے بیت گئے تب پرمیشور نے پرسنّ ہو کر اور درشن دے کر بڑی خوشی سے اُن کو بردان دیا
تسپر بھی وہ لوگ سنساری بیوہار جھوٹا سمجھ کر اسی طرح پرمیشور کا تپ اور دھیان کرتے رہے اور پراچین برھش
ان کے باپ نے بہت دنوں تک سنساری سُکھ اور راج بھوگ کر یہ بات بچار کی کہ راج اور دھن بھگوان کی کرپا
سے پاکر سنساری سُکھ میں خرچ کرنا اچھّا نہیں ہوتا اُس کو دان اور جگیہ آدک میں خرچ کر کے اپنا پرلوک بنانا
چاہیئے ایسا بچار کر راجا نے اتنا دان اور جگیہ کرنا شروع کیا کہ شاستر کے موافق بھرت کھنڈ کے دیش میں
جس جس جگہ جگیہ کرنا اُچت تھا کوئی جگہ جگیہ کرنے سے باقی نہیں رہی لیکن راجا کا من برکت نہ ہو کر سورگ اور
اندرلوک کے سُکھ کی چاہ بنی رہی یہ حال اُس کا دیکھ کر نارد جی نے بچار کیا کہ دیکھو راجا کی عمر صرف جگیہ ہی کرتے
کرتے بیتی جاتی ہے اور کیول جگیہ کرنے سے اس کا پرلوک نہیں بنے گا راجا دھرماتما پرتھو کے کُل میں پیدا ہوا ہے
اس واسطے اس کو کچھ گیان سکھلا کر بھوساگر پار اُتار دینا چاہیئے یہ بات بچار کر نارد مُنی مرت لوک میں راجا کے
پاس آئے راجا نے اُن کو دیکھتے ہی بڑی خوشی سے ڈنڈوت کر کے بڑے آدر بھاؤ سے بٹھال کر ہاتھ جوڑ کر کہا
کہ اے مہاراج میرا بڑا بھاگیہ اُدے ہوا جو آپ اپنے مہاتما پُرش نے کرپا کر کے مجھ کو درشن دیا نارد جی ہنس کر
بولے کہ اے راجا سچ بات ہے تیرا بڑا بھاگیہ تھا جو تو آدمی کا تن پاکر بھرت کھنڈ کی پرجا کا راجا ہوا اور تو نے
اس بھرت کھنڈ میں جو کرم بھومی ہے جگیہ وغیرہ بہت سے دھرم اور کرم کیے پر جہاں پہونچنے کی اِچھّا کر کے راستہ
چلے تو اُس ٹھکانے پر پہونچنا چاہیئے اور جو چلتے ہی چلتے راہ میں عمر پوری ہو جائے اور اُس ٹھکانے پر نہ پہونچے
تو اس راہ چلنے سے سوائے تھکنے کے اور کیا لابھ ہو گا یہ بات نارد مُنی کی سُن کر راجا نے بڑا آشچریہ مانکر من میں
کہا کہ دیکھو وید اور پُران میں جگیہ اور دان کرنے کا بڑا پن کہا ہے اس سے بڑھ کر دوسرا دھرم نہیں لکھا ہے
اور نارد جی ایسا کہتے ہیں اس کا کیا بھید ہے۔ راجا یہ بات بچار کر چنتا کرنے لگا۔

ستائیسواں ادھیاے

دیکھنا راجا پراچین برھش کا اُن جیووں کا سوروپ جن کو مار کر جگیہ میں ہوم کر دیا تھا

نارد جی نے راجا کے من کی بات اپنے گیان سے جان کر بچارا کہ جب تک کچھ ڈر راجا کو نہ دکھلاؤں گا
تب تک من اس کا جگیہ کرنے سے نہیں پھرے گا ایسا بچار کر نارد مُنی نے اپنے جوگ بل سے جتنے جانور
راجا نے جگیہ میں مارے تھے اُن سب کو آکاش میں راجا کے سامنے لاکر کھڑا کر دیا جب وہ سب جیو راجا کو
گھورنے لگے تب نارد جی بولے کہ اے راجا یہ سب جانور تم کو دیکھ رہے ہیں جیسے ہی راجا نے آکاش کی طرف
آنکھ اٹھا کر اُن کو کرودھ سے اپنی طرف گھورتے دیکھا ویسے ہی مارے ڈر کے کانپتا ہوا وہ نارد جی سے بولا کہ
اے مُنی ناتھ میں نے ان سب جانوروں کو مار کر اپنے جگیہ میں ہوم کر دیا تھا سو یہ سب مجھ کو کس واسطے کرودھ سے

دیکھتے ہیں آپ کرپا کر کے اس کا کارن برنن کیجئے جس میں میرا ڈر اور سندیہہ چھوٹ جائے یہ بات سُن کر نارد جی بولے
کہ اے راجا جس طرح تم نے ان جیووں کو مار کر جگیہ میں ہوم کیا تھا اسی طرح تم کو بھی یہ سب جانور ایک ایک جنم میں
مار کر بدلہ لیویں گے یہ بات سنتے ہی راجا کو بڑا سوچ اس بات کا ہوا کہ جتنے جیو میں نے مارے ہیں اُتنے ہی جنم
مجھ کو لینے پڑیں گے تب میں اُن کے بدلے سے اُرن ہونگا مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو اتنے جیووں کو مار کر ہون کیا
ایسا بچار کر راجا بولا کہ اے مہاراج جتنے پنڈت اور پروہت اور منتری میرے یہاں ہیں اُن سبھوں نے مجھ کو یہ مت
دیا تھا کہ جگیہ کرنے سے بڑھ کر دوسرا دھرم نہیں ہے اور آپ مجھ کو اس میں ڈر دکھلاتے ہیں اس کا کارن کہئے
اُس وقت راجا کے نزدیک ایک پنجڑا مینا کا اور ایک پنجڑا طوطے کا رکھا ہوا نارد جی نے دیکھ کر کہا کہ اے
راجا یہ طوطا اس مینا سے بار بار کہتا ہے کہ جو تو مجھ کو اس پنجڑے سے نکال دے تو میں قید سے چھوٹ کر جنگل
میں پنچھیوں کے ساتھ بہار کروں اور مینا کہتی ہے کہ اے طوطے میں بھی چاہتی ہوں کہ کوئی مجھ کو اس پنجڑے سے
باہر نکال دیتا تو اپنے ساتھیوں میں جا کر خوشی مناتی دونوں آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ پہلے تم اُڑو
لیکن اُڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتے جو ایک دوسرے کو پنجڑے سے باہر نکال سکے یہ بات سُن کر راجا بولا کہ اے مُنی ناتھ
یہ دونوں آپ پنجڑے میں بند ہیں کس طرح ایک دوسرے کو نکال سکیں جب ان میں سے ایک پنجڑے سے
باہر ہو تب دوسرے کے نکالنے کی تدبیر کرے نارد جی بولے کہ اے راجا اسی طرح تمہارے پنڈت اور پروہت
اور منتری لوگ بھی سنسار روپی مایا جال کے پنجڑے میں پڑے رہ کر کیا سامرتھ رکھتے ہیں جو تم کو اس سنسار روپی
جال سے باہر کر سکیں یہ بات سُن کر راجا سمجھا کہ آج تک ایسا گیانی مجھ کو کوئی نہیں ملا جس کا بچن سُننے
سے مجھ کو گیان پراپت ہوتا ایسا بچار کر راجا نے بنے کی کہ اے مہاراج کوئی تدبیر آپ بتلائیے جس سے
ان جیووں کے ہاتھ سے بچ کر مُکت پدوی کو پاؤں یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ اے مہاراج ایک اتہاس ہم
کہتے ہیں سنو کہ ایک پُرنجن نام راجا اگیات अविज्ञात पुरंजन اپنے متر سے بڑی پریت رکھتا تھا اور کسی
دوسرے کو یہ بات معلوم نہ تھی اگیات سب طرح سے راجا کے کھانے اور پہننے اور سُکھ اور آرام کی سُدھ لیتا
تھا ایک سمے راجا پُرنجن اپنی اِچھا سے اگیات کا ساتھ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے کے واسطے اِچھا کر کے
چلا سو وہ پورب اور پچھم اور اُتر تینوں دشاؤں میں ڈھونڈھتا اور گھومتا ہوا بہت دنوں تک بیاکل رہا پر ایک
کوئی جگہ رہنے کے لائق اس کو نہ ملی جب وہ دکھن دشا میں پہونچا تب ایک مکان قلعہ کے مانند بہت اچھا
نو دروازے کا دکھلائی دیا اُس کے چاروں طرف نہر اور باغ اور پھل اور پھول اور میووں کے درخت تھے
جن پر بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولی بولنے والے بیٹھے ہوئے چہچہا رہے تھے وہاں سب طرح کا سُکھ
دیکھ کر راجا پُرنجن اُس مکان میں رہنے کے واسطے اِچھا کر کے بھیتر چلا تو دروازے پر پہونچ کر کیا دیکھا کہ
ایک جوان استری بہت سُندری طرح طرح کے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے وہاں ٹہل رہی ہے اور دس سہیلیاں
اُس کے ساتھ سیوا اور ٹہل کرنے کے واسطے موجود ہیں اُس سے تھوڑی دور آگے ایک سانپ پانچ پھن کا

دروازے پر بیٹھا ہوا دکھلائی دیا راجا پُرنجن اُس استری کو دیکھتے ہی اُس کے روپ پر موہت ہو گیا۔

اٹھائیسواں ادھیاے

بواہ کر کے سُکھ اور بلاس کرنا راجا پُرنجن کا اس استری سے

نارد جی بولے کہ اے پراچین برہش جب راجا پُرنجن کا چت اُس استری پر موہت ہو گیا تب اُس کے پاس جا کر پریم سے پوچھا کہ اے سُندری تم دیو کنیا اور لکشمی جی کے مانند سُندر کس کی بیٹی اور کس کی استری ہو اور کس اِچھا سے یہاں ٹہلتی ہو تمھاری آنکھوں کے بان سے پُرشوں کا من گھائل ہو جاتا ہے اور یہ مکان کس نے بنایا ہے اور اِس میں کون رہتا ہے یہ میٹھے بچن سُن کر وہ استری مُسکرا کر بولی کہ اے راجا میں اپنے ماتا اور پتا کا نام نہیں جانتی کہ میں کس کی بیٹی ہوں اور ابھی تک میرا بواہ نہیں ہوا اِس لیئے مجھ کو بواہ کرنے کی اِچھا ہے اور یہ نہیں معلوم کہ یہ مکان کس نے بنایا ہے لیکن میں یہاں رہتی ہوں جو کوئی میرے ساتھ بواہ کرے وہ بھی اِس قلعہ میں رہے اور یہ سانپ میرے دروازے پر رکشا کرنے کے واسطے رہتا ہے یہ بات سُنتے ہی راجا پُرنجن نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے پران پیاری تم مجھ کو قبول کرو تو میں تم سے بواہ کرنے میں بہت خوش ہوں تمھارے ساتھ بواہ کر کے میں اسی مکان میں رہ کر بھوگ بلاس کروں گا تب وہ سُندری ہنس کر بولی کہ اے راجا تمھارا جیسا سُندر روپ دیکھ کر کون استری موہت نہیں ہو گی جب اس طرح دونوں میں بات چیت ہوئی تب راجا پُرنجن اُس کے ساتھ قلعہ میں جا کر گندھرب بواہ اُس کے ساتھ کر کے بھوگ بلاس کرنے لگا اور راجا اُس کے بس میں ایسا ہو گیا کہ دن رات اُس کی آگیا میں رہ کر بنا پوچھے اُس کے کوئی کام نہیں کرتا تھا جب پُرنجن کے اُس استری سے بہت بیٹے اور بیٹی پیدا ہوئے تب راجا اُن کا بواہ کر کے ایک دن بنا پوچھے اُس استری کے رتھ پر سوار ہو کر شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں جا کر بہت سے پشو مارے اس لیے رانی کرودھ میں بھر کر میلی ساڑی پہن کر کوپ بھون میں پڑ رہی جب راجا شکار میں دوڑ دھوپ کرنے سے پیاسا ہو کر اپنے مکان پر آیا تب اس نے پانی پی کر داسیوں سے رانی کا حال پوچھا تو اُنھوں نے کہا کہ نہ معلوم کون سا دُکھ رانی کو آج پیدا ہوا جو گہنا اور کپڑا اُتار کر پرتھوی پر پڑی ہیں یہ بات سُنتے ہی راجا بڑے ڈر اور سوچ میں ہو کر رانی کے پاس دوڑا ہوا گیا اور پاس جا کر بڑے پریم سے پکارا جب وہ مارے کرودھ کے کچھ نہ بولی تب راجا بڑی بنتی سے اُس کے چرن داب کر کہنے لگا کہ اے پران پیاری تم کس واسطے مجھ سے نہیں بولتی ہو میں نے کون سی چیز تم کو نہیں دی اور کس بات میں تمھارا کہنا نہیں مانا جو تم اتنا دُکھ اُٹھاتی ہو تمھاری یہ دشا دیکھنے سے میرا کلیجا پھٹا جاتا ہے تم کو میری سگند ہے جلد سچ سچ کہدو جو تم کو کسی نے دُربچن کہا ہو تو میں اُس کو بھی ڈنڈ دوں یہ بات سُنتے ہی رانی کرودھ سے بولی کہ یہ سب تمھارا قصور ہے جو تم بغیر پوچھے شکار کھیلنے چلے گئے تھے اسی سے میں اُداس ہوں تب راجا پُرنجن رانی کے پاؤں پر گر کر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مجھ سے قصور ہوا جو بغیر پوچھے چلا گیا

اب تمھاری آگیا بغیر کہیں نہ جاؤں گا۔ مجھے اپنا داس سمجھ کر اس مرتبہ میرا قصور معاف کرو میں تمھارے اوپر نچھاور ہوتا ہوں تم اپنی باہوں میں مجھ کو باندھ کر جو چاہو سو ڈنڈ دو جب ایسی بنتی کرنے سے رانی اُٹھی تب راجا نے اپنے ہاتھ سے مُنہ اُس کا دھو کر بدن کی دھول جھاڑ دی اور اُس کو گہنا اور کپڑا پہنایا بہت دن تک اُس کے ساتھ بھوگ بلاس کیا لیکن اُس کا من مایا روپی جگت سے برکت نہیں ہوا جس طرح تجھ کو سنساری چاہنا بنی ہے اُسی طرح راجا پُرنجن کو بڑھاپا آنے اور اندریاں شتھل ہونے پر بھی سنسار کا موہ لگا تھا اتنا حال راجا پُرنجن کا سُنا کر نارد منی بولے کہ اے پراچین برہش کال کی بیٹی مرتیو اپنا پتی ڈھونڈھنے کے واسطے سب جگہ جاتی تھی لیکن اُس کو موت جان کر کوئی قبول نہیں کرتا تھا سو وہ ایک دن میرے پاس آکر کہنے لگی کہ تم میرے ساتھ اپنا بواہ کرو جب میں نے نہیں مانا تب اُس نے کرودھ کر کے مجھ کو یہ شاپ دیا کہ تم ایک ہورت سے زیادہ کسی جگہ نہ رہ کر دن رات پھرتے گھومتے رہو تم اڑھائی گھڑی سے سوائے کہیں ٹھہرو گے تو تمھارا سر دُکھے گا جب اُس نے مجھ کو ایسا شاپ دیا تب میں نے اُس کو یہ تدبیر بتلائی کہ تو جا کر پرجوار प्रजवार نام گندھرب کی بہن ہو جا اُس کی فوج بہت ہے وہ ہر روز ایک پُرش پکڑ کر تجھے بھوگ کرنے کے واسطے دیا کرے گا یہ بات سُنتے ہی مرتیو پرجوار گندھرب کے پاس جا کر بولی کہ میں تمھاری بہن ہونے کے واسطے آئی ہوں گندھرب بولا کہ بہت اچھا تم یہاں رہو پرجوار نے جرا نام کنّنی کو بُلا کر کہا کہ تو اُس کے واسطے ایک آدمی جوان اور خوبصورت ٹھہرا دے تو ہم اِس کی شادی اُسکے ساتھ کر دیں اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا جو کوئی کسی کو کچھ چیز اپنی خوشی سے دے اور وہ نہ لیوے یا دھن پا کر دان اور پُنیہ نہ کرے تو وہ آدمی پیچھے سے دُکھ پاتا ہے اور پرمیشور نے اس واسطے موت کی حد نہیں رکھی کہ جو آدمی کو اپنی موت کا حال معلوم ہو جائے گا تو وہ اُدھرم کرنا چھوڑ کر برکت ہو جاویگا اسلیے اپنی مایا سے یہ بات پرمیشور نے گُپت رکھی ہے۔

انتیسواں[۲۹] ادّھیاے

جانا پرجوار کا اپنی فوج لیکر پرنجن کے مارنے کے واسطے

نارد جی بولے کہ اے راجا جرا نام کنّنی نے جا کر پرجوار گندھرب سے کہا کہ راجا پرنجن اس سے بواہ کرنے جوگ ہے تب پرجوار نے تین سو ساٹھ گندھرب اور تین سو ساٹھ گندھربنی اپنی فوج کو ساتھ لیکر راجا پُرنجن سے لڑنے کے واسطے جا کر اس کا قلعہ گھیر لیا تب وہ سانپ جو پانچ پھن کا دروازے پر رہتا تھا گندھربوں سے لڑنے لگا اور اُن کو بھیتر جانے نہیں دیا جب وہ سانپ اکیلے لڑتے لڑتے تھک گیا تب اُداس ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو میں اتنے دنوں تک دشمن سے لڑا لیکن میرا مالک بھوگ بلاس میں ایسا مدہوش ہے کہ جس نے کچھ بھی میری مدد نہ کی جب اس طرح سوچ کرنے سے وہ سانپ تھک گیا تب ایک کھوکھلے درخت میں جا چھپا تب پرجوار گندھرب اُس قلعہ میں آگ لگا کر چلا گیا جب آگ لگنے سے پرنجن بیاکل ہو کر اپنا پران بچا نہ سکا تب اپنے کُٹمب کی رکشا وہ کیا کرتا

اُس وقت پُرنجن نے اُداس ہوکر بچار کیا کہ کسی طرح میرا پران بچتا تو اچھا تھا پُرنجنی کا بچنا تو بہت مشکل ہے اسی چنتا میں راجا پُرنجن جل کر مرگیا سو وہ ملیہ मलय دیش میں راجا بدربھ विदर्भ کی بیٹی ہوا اور کارن استری ہونیکا یہ ہے کہ مرتے وقت پرنجنی میں اُس کا دھیان لگا تھا اِس لیئے استری کا تن پایا اور پانچال पांचाल دیش میں ملیہ دھوج मलयध्वज راجا کے ساتھ جو بڑا دھرماتا تھا اُس کا بیواہ ہوا سو اُس نے بہت دنوں تک گرہستی کا سُکھ اُٹھایا اور سات بیٹے اور کئی پوتے پیدا ہوئے۔

تیسواں ادھیائے

مرنا راجا ملیہ دھوج کا اور بھینٹ ہونا پُرنجن کا اگیات اپنے متر سے

ناردجی نے کہا کہ اے پراچین برہش بہت دنوں تک راجا ملیہ دھوج راج کر کے اگست مُنی سے گیان سیکھ کر سنساری مایا سے برکت ہوگیا اور راج گدی اپنے بیٹے کو دیدی تب استری سمیت جنگل میں جاکر بہت دنوں تک ہری بھجن کر کے جب تن اپنا تیاگ کیا تب رانی چتا بنا کر اور راجا کی لوتھ اُس پر رکھ کر جلانے کے واسطے تیار ہوئی لیکن موہ کے بس ہوکر آگ نہیں لگا کر بہت بلاپ کرنے لگی تب اگیات اس کے پرانے متر نے وہاں آکر اس کو پہچانا کہ وہی پُرنجن ہے جس نے میرا ساتھ چھوڑ کر پُرش سے استری کا تن پایا یہ دشا اُس کی دیکھ کر اگیات نے دیا کر کے جب استری روپی پُرنجن سے پوچھا کہ تو کس واسطے اتنا روتی ہے اور یہ تیرا کون تھا جو مرگیا مجھ کو تو نے پہچانا یا نہیں تب رانی بولی کہ میں تم کو نہیں پہچانتی ہوں اور یہ میرا پتی مرگیا ہے جس کے سوچ سے میں روتی ہوں یہ بات سُن کر اگیات نے کہا کہ تو پہلے جنم میں پُرنجن نام پُرش تھا اور میں اگیات نام تیرا متر ہوں تو میرا ساتھ چھوڑ کر گھر سے نکل آیا اور ایک استری کے ساتھ بھوگ بلاس سنساری سُکھ میں لپٹ کر مجھے بھول گیا اس لیئے تو نے استری کا تن پایا اس کے مرنے کا سُوچ چھوڑ کر پُرش کا تن ملنے کی تدبیر کرنی چاہیئے ہم اور تم دونوں ہنس روپی جیو آتما اور پرماتما مان سرور کنارے کے رہنے والے ہیں سو تم سنساری موہ میں پھنس کر نشٹ ہوگئے یہ جیو میری مایا سے چوراسی لاکھ یونی میں بہت طرح کا تن پاتا ہے یہ بات سُنتے ہی جب استری روپی پُرنجن کو گیان ہوا تب اُس نے پتی کا سوچ چھوڑ کر لوتھ اُس کی جلادی اور اگیات کی آگیا کے موافق ہری بھجن میں لین ہوکر اور وہ تن چھوڑ کر پُرش کا تن پایا اور اگیات اپنے متر سے جا ملا اتنی کتھا سُن کر پراچین برہش نے ناردجی سے پوچھا کہ اے مہاراج میں سنساری جیو اتنا گیان نہیں رکھتا جو اس کتھا کا ارتھ سمجھ سکوں آپ دیال ہوکر بستار پوربک اس کا حال برنن کیجئے تب میری سمجھ میں آوے یہ بات سُن کر ناردجی بولے کہ اے راجا وہ پُرنجن جیو ہے اور اگیات نام متر پرمیشور کو سمجھنا چاہیئے جو اس جیو کی رکشا سب جگہ نرک اور گربھ آدک میں کرتے ہیں لیکن کسی کو دکھلائی نہیں دیتے یہ جیو پرمیشور کا اسمرن اور دھیان چھوڑ کر سنساری سُکھ میں پھنستا ہے اور اپنے اگیان سے جیسا جیسا کرم کرتا ہے

ویسا ویسا جنم چوراسی لاکھ یونیوں میں پاکر من مانا سکھ اُس تن میں نہیں پاتا ہے اسی طرح پُرنجن بھی اگیات کا ساتھ چھوڑ کر
چوراسی لاکھ یونیوں میں بہت دنوں تک بھرمتا رہا جس طرح یہ جیو آدمی کا تن پاکر خوش ہوتا ہے اسی طرح پُرنجن بھی اُس
قلعہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا اور جیسے اُس قلعہ میں نو دروازے تھے ایسے آدمی کے تن میں ناک اور کان آدِک
نو چھید اندریوں کے ہیں اور تن آدمی کا رتھ کی طرح ہے جس پر پُرنجن بیٹھ کر شکار کھیلنے گیا تھا اس رتھ کے گھوڑے
اندریوں کو سمجھنا چاہیئے جس طرف من وغیرہ اندریاں چاہتی ہیں وہی کام آدمی کرتا ہے آدمی کے اہنکار کو وہ
سانپ جو پُرنجن کے قلعہ کے دروازے پر دیکھا تھا سمجھنا چاہیئے کیوں کہ آدمی بڑھاپے کے وقت بھی اپنا
اہنکار نہ چھوڑ کر کہتا ہے کہ ہم مرتے دم تک بھی اپنے لڑکے بالوں کو پالیں گے وہ یہ بات نہیں جانتا کہ سب کے
پالنے والے پرمیشور ہیں آدمی کے بُدھی کو وہ استری جس پر پُرنجن موہت ہوا تھا سمجھنا چاہیئے جس طرح مرتے دم
تک بدھی آدمی کے ساتھ رہ کر اپنی اِچّھا کے موافق اُس سے کام کراتی ہے اُسی طرح پُرنجن نے بھی اُسی استری کے بس
ہو کر اپنی زندگی گزران دی اور جس طرح اگیانی آدمی اپنی بُدھی اور کرتب کے سامنے کسی کو نہ سمجھ کر پرمیشور تر لوکی ناتھ پیدا اور پالن
کرنے والے کو بھول کر اور پُران کی باتوں پر بشواس نہ رکھنے سے آخر کو دُکھ پاتا ہے ویسے ہی پُرنجن بھی اگیات اپنے
متر کا ساتھ چھوڑنے اور بُدھی روپی استری کا سنگ کرنے سے بہت دُکھی ہوا تھا جس طرح آدمی محنت کرنے پر بھی
اپنے منورتھ کو نہ پاکر پچھتاتا ہے اُسی طرح پُرنجن نے بھی جلنے اور مرنے کے سمے چنتا کی تھی آدمی کے شریر میں کام
کرودھ لوبھ موہ آدِک جو بھرا رہتا ہے اُس کو پریوار پُرنجن کا سمجھنا چاہیئے جس طرح بڑھاپا مرنے والے کی خبر کال کے
یہاں جا کر دیتا ہے کہ اُس کو مار لو اسی طرح جرا نام کُٹنی نے بھی پُرنجن کا بڑھاپا دیکھ کر پرجوار گندھرب سے اُس کے
مارنے کے واسطے کہا تھا وہ کال کی بیٹی موت ہو کر پرجوار گندھرب کو انت سمے کا حکم جو ر विषम नबर جاننا چاہیئے
اور اسکے ساتھ جو تین سو ساٹھ گندھرب تھے اُن کو دن اور گندھربیوں کو رات جان کر یہی کال کی فوج سمجھو جس دن اور رات کے گزرنے
سے عمر پوری ہونے کے بعد کال مار لیتا ہے اور جس بڑھاپے کے وقت اندریوں میں سامرتھ نہ رہ کر لہو اور ماس
بدن کا سوکھ جاتا ہے اُسی طرح پرجوار گندھرب کی سینا نے جا کر پُرنجن کا قلعہ جلا دیا تھا اور مرتے وقت جس چیز میں
دھیان آدمی کا لگا رہتا ہے مرنے کے بعد وہی تن پاتا ہے پُرنجن کا چت مرتے وقت پُرنجنی میں لگا تھا اس لیے
وہ استری ہوا استری ہونے سے اپنے پتی کی آگیا میں رہ کر دن کاٹنے پڑتے ہیں اور جب تک اِس جیو کی مکتی
نہیں ہوتی تب تک اسی طرح چوراسی لاکھ یونیوں میں جنم پاکر دُکھ سے نہیں چھوٹتا وہ اگیات نام متر جو پرمیشور ہے دیا
کر کے آدمی کے حق میں کسی سادھو اور مہاتما سے بھینٹ کرا دے اور اُس مہاتما کے اُپدیش کرنے سے آدمی ہری کتھا
اور کیرتن سُن کر اگیان چھوڑ کر ہری چرنوں میں پریت کرے تب ایشور کا بھجن اور سمرن کر کے جنم اور مرن سے چھوٹے جس طرح
پُرنجن اگیات متر کی کرپا سے اپنا پہلا تن پا کر مکت ہوا تھا اے راجا بغیر دیا پرمیشور کے سادھو اور مہاتما کا درشن اور
ست سنگ ملنا کٹھن ہے آدمی بنا ست سنگ اور سیوا کرنے ہری بھگتوں کے سنساری جال سے نکل نہیں سکتا
سو تم نے بہت دنوں تک راج گدی پر بیٹھ کر سنساری سکھ بھوگا اور بہت جگیہ اور دان کر کے جس پایا اب تم کو

اُچت ہے کہ من اپنا برکت کر کے ہری چرنوں میں پریت لگا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرو جس میں تھارا پرلوک بنے جب تک سنساری موہ چھوڑ کر ہری چرنوں میں پریت نہ کرو گے تب تک آواگمن سے چھوٹنا بہت مشکل ہے جب تم پرمیشور کی کتھا اور لیلا سُن کر سادھو اور مہاتما کا ست سنگ کرو گے تب تمھارا انتہ کرن شُدھ ہوگا اِس دان اور جگیہ کرنے سے سنساری لوگ تھوڑے دن دیو لوک میں رہ کر سُکھ بھوگ کر پھر جنم لینے سے دُکھ پاتے ہیں اور برکت ہونے اور ہری بھگتی کرنے سے بیکنٹھ کا سُکھ ملتا ہے سو تم کو بھگتی کرنی چاہیئے یہ بات سُن کر راجا نے ہاتھ جوڑ کر نارد جی سے کہا کہ اے مہاراج آپ نے یہ گیان بہت اچھا بتلایا لیکن ابھی تک ہمارے بیٹے جو تپ کرنے کو گئے ہیں نہیں پھرے وہ لوگ آویں تب راج گدی دے کر میں جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ اور دھیان کروں۔

اکتیسواں ۳۱ اُدھیائے

دکھلانا نارد مُنی کا ایک ہرا باغ ہرن سمیت اپنے جوگ بل سے پراچین برہش کو

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی نارد مُنی نے یہ بات سُن کر آشچریہ مان کر بچارا کہ دیکھو میں نے اتنا گیان راجا کو سکھایا لیکن برکت نہو کر ابھی تک اس کو راج گدی کا موہ لگا ہے ایسا بچار کر نارد مُنی اپنے یوگ بل سے ایک باغ آکاش میں تیار کر کے بولے کہ اے راجا ہم کو ایک بڑا اچھا معلوم ہوتا ہے ذرا اوپر تو دیکھو جیسے ہی راجا نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو آکاش کی طرف ایک باغ بہت اچھا پھل اور پھول لگا ہوا چار دروازے کا دکھائی دیا اور ایک ہرن جنگلی ہریالی دیکھ کر کودتا اور چوکڑی بھرتا ہوا جب اُس باغ میں آکر پتے اور گھاس کھانے لگا تب ایک بھیلیا سب سامان شکار کا ساتھ لیے اُس ہرن کو پکڑنے کے واسطے باغ میں پہونچا اور اُس نے ایک دروازے پر جال لگا کر دوسرے دروازے پر کُتے کو للکارا اور تیسرے دروازے پر آگ لگا کر چوتھے دروازے میں آپ دھنش اور بان سادھ کر کھڑا ہوا اور وہ ہرن یہ حالت دیکھنے پر بھی کچھ ڈر نہ مان کر خوشی سے پتی اور پھل کھاتا تھا راجا اُس باغ اور بھیلیا اور ہرن کو دیکھ کر بولا کہ اے مُنی ناتھ ایک بات بڑے آشچریہ کی دکھلائی دیتی ہے کہ چاروں دروازوں پر اس ہرن کے مرنے کا سامان موجود ہے تس پر بھی وہ ہرن مرنے کا ڈر نہ مان کر بڑے آنند سے چر رہا ہے اس چرنے سے اُسکو کیا فائدہ ہوگا یہ بات سُنتے ہی نارد مُنی مسکرا کر بولے کہ اے راجا تیرا بھی تو یہی حال ہے بُڑھاپا آنے سے تیری سب اِندریوں کی سامرتھ جاتی رہی اور مرنے کا وقت نزدیک آ پہونچا اور پہلے جو کچھ تجھ کو جوانی سے امید تھی وہ نہ رہ کر اب بُڑھاپا زیادہ ہونے سے دن رات تیرے بدن کا لہو اور مانس اس طرح سوکھتا جاتا ہے جس طرح پانی آگ کی گرمی سے جل کر کچھ باقی نہیں رہتا اور موت تجھ کو پیچھے سے کُتے کی طرح کھدیڑتی آتی ہے اور مرتیو کا کارن شکاری کی طرح دھنش بان لیے ہوئے تیرے سامنے کھڑا ہے اس کے ہاتھ سے تیرا بچاؤ نہیں ہو سکتا اور تو سنساری مایا موہ کے جال میں ایسا بندھا ہے کہ یہ سب حال آنکھوں سے دیکھنے پر بھی تجھے اپنے مرنے کا ڈر

کچھ نہیں ہوتا اور سنساری سُکھ اور راج گدّی کی ہوس تجھ کو ابتک لگی ہے یہ گیان سنتے ہی جب راجا کے روئیں
کھڑے ہوگئے تب وہ ڈر مان کر ایسا سمجھا کہ میرا بدن جلا جاتا ہے یہ دشا اپنی دیکھتے ہی نارد مُنی کے چرنوں پر گر کر
بولا کہ اے مہاراج آپ نے بڑی کرپا کر کے مجھ کو سنساری پھندے سے باہر نکالا نہیں تو میں اس مایا موہ کے مہاجال
میں پھنسا رہتا یہ بات کہہ کر راجا نے پدھمی پوربک نارد جی کی پوجا کی اور اُسی جگہ سے سنساری موہ چھوڑ کر بدری کیدار
کی طرف چلا گیا اور ہری بھجن کر کے مُکت پدوی کو پہونچا اور نارد مُنی وہاں سے چلے گئے اس کے بہت دنوں
بعد نارائن جی پرچیتوں کے تپ اور اسمرن کرنے سے خوش ہوئے تب اپنے چتربھجی روپ کا درشن دیکر اُن سے کہا
کہ تم لوگ بردان مانگو تب پرچیتوں نے ڈنڈوت اور استوتی کر کے کہا کہ اے مہاراج ہم یہ بردان مانگتے ہیں کہ ہملوگ
سنساری مایا میں نہ پھنسیں اور سادھو اور مہاتماؤں کے ست سنگ میں رہ کر آپ کے چرنوں میں ہماری بھکتی بنی رہے
شیام سُندر ترلوکی ناتھ نے اچھّا پوربک بردان دے کر کہا کہ تم لوگ گرہستھ ہو کر انت سمے مُکت پدوی کو پاؤ گے جب
ایسا بردان پا کر وہ اپنے گھر کو چلے تب راستے میں کیا دیکھا کہ جو نگر اور گاؤں بسے تھے وہ سب اجڑ کر جنگل ہوگیا یہ حال
دیکھ کر پرچیتوں نے کہا کہ جنگل کے دیوتاؤں نے ہمارا راج اور دیش اجاڑ دیا سو جوگ کی آگ سے ان کو جلا دینا چاہیئے
جس میں اپنے کیے کا پھل پاویں یہ بچار کر جب پرچیتاؤں نے جنگل کی طرف کرودھ سے دیکھا تب وہ جنگل جلنے لگا
اور وہاں کے دیوتا اپنا پران لیکر بھاگے اور برہما جی کے پاس جا کر یہ حال کہا تب چندرما برہما جی کی آگیا سے
پرچیتوں کے پاس آکر بولے کہ تم لوگوں نے ہری بھکت ہو کر دس ہزار برس تک پرمیشور کا تپ کیا ہے تم کو بے قصور
ایسا غصہ نہ کرنا چاہیئے اس جنگل سے سب رکھیشور اور منیشور اور پشو اور پنچھیوں کو بھوجن مل کر بہت سے جیوؤں کی
رکشا ہوتی ہے اس کے جلانے سے تم کو بڑا پاپ ہوگا تم نے سنسار پیدا کرنے کی اچھّا سے پرمیشور کا تپ کیا ہے
سو تم لوگ نم لوچنا [निम्लोचना] نام کنیّا سے جو درختوں کی بیٹی ہے اپنی شادی کرو اُس سے تمہارے بہت سنتان
ہوگی یہ بچن چندرما کا سنتے ہی جنگل کے دیوتا وہ لڑکی پرچیتوں کے پاس لے آئے چندرما کے سمجھانے سے پرچیتوں نے
کرودھ اپنا تیاگ دیا اور آگ جنگل کی بجھ گئی تب پرچیتا لوگ اُس لڑکی سے گندھرب بواہ کر کے استری سمیت
اپنے باپ کی نگری ماہشمتی میں پہونچے اور راج کاج کرنے لگے چندرما خوش ہو کر اپنے لوک کو گئے اُس لڑکی
سے پرچیتوں کے دکش نام بیٹا پیدا ہوا جس نے پرمیشور کا تپ کر کے میتھن دھرم کرنے سے بہت سے جیو پیدا
کئے جب کچھ دنوں بعد پرچیتا لوگ اپنے بیٹے کو راج دے کر پرمیشور کا تپ کرنے کے واسطے پچھم کی طرف چلے تب
راہ میں اُن کو نارد جی ملے اُن کے اُپدیش سے پرچیتا لوگ پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے یوگ ابھیاس کے ساتھ
تن اپنا تیاگ کر گئو لوک میں پہونچے اتنی کتھا بدر جی میترے رکھیشور سے سُن کر ہستناپور کو چلے گئے۔

دوہا

پتی کی نندا سُنت ہی تجی ستی نج دیہہ	لاکھن گاری دیت اب پتی کو تیاگ سنیہہ
جو چوتھے اسکندھ کو کہے سُنے چت لائے	لہے گیان سُکھ سمپدا پاپ پہاڑ بلائے

اسکندھ پانچواں

راجا پریہ برت اور جڑ بھرت کی کتھا اور ساتوں دویپ اور نوکھنڈ اور چودھوں بھون اور سب نرکوں کا حال

دوہا	شیش شاردا بنے کر گوبند پد سر دھار		یہ پنچم اسکندھ کی کتھا کہوں بستار

کبت

چڑھے گجراج چتر بگھی سماج سنگ جیت چھت پال سُرپال سُوں سجت ہیں
وِدّیا اپار پڑھ تیرتھ انیک کر جگیہ اور دان بہو جانت سُون کرت ہیں
تین کال میں نہائے اندریوں کو بس لائے کریں بن باس وشے باسنا تجت ہیں
یوگ اور جگیہ جپ تپ کو انیک کریں بنا بھگونت بھکتی بھو نا ترت ہیں

پہلا ادھیائے

پوچھنا راجا پریکشت کا شکدیو جی سے حال راجا پریہ برت کا

راجا پریکشت نے اتنی کتھا سُنکر شکدیو جی سے بنے کی کہ اے مہاراج آپ نے تیسرے اسکندھ میں کہا ہے کہ پریہ برت سوائمبھو منو کے بیٹے نے نارد مُنی کے اُپدیش سے لڑکپن ہی میں برکت ہو کر جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ کیا تھا پھر گرہستھ ہو کر راج بھوگ کرنے کے بعد تپ کر کے مُکت پدوی پائی اے برھم مُورتی گیان پراپت ہونے پر پھر وہ کس واسطے گرہستی میں پھنسا جب تک آدمی سنساری موہ میں پھنسا رہ کر استری اور پُتر اور دھن کو اپنا جانتا ہے تب تک وہ گیانی نہیں ہوتا اور جس کو گیان پراپت ہونے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے پھر وہ کس واسطے جان بوجھ کر مایا جال میں پھنسے گا یہ سندیہ میرا مٹا دیجئے شکدیو جی ہری چرنوں کا دھیان کر کے بولے کہ اے راجا تم نے بہت اچھی بات پوچھی حال اس کا اس طرح پر ہے کہ راجا پریہ برت گیانی ہونے پر بھی پچھلے جنم کے سنسکار سے دیکھنے میں راج کاج کرتا رہا لیکن وہ گرہستھ آشرم میں بھی برکت رہ کر راج اور دھن اور استری اور پُتر آدِک کے موہ میں نہیں پھنسا کچھ دنوں کے بعد راج گدّی چھوڑ کر پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا اور جب پہلے نارد مُنی کے اُپدیش سے پریہ برت گیانی ہو کر مندراچل پہاڑ پر تپ کرنے کو چلا گیا تھا تب راجا سوائمبھو منو نے وہاں جا کر پریہ برت سے کہا کہ اے بیٹا تو راج کر اور بواہ کر کے اولاد پیدا کر اُس نے جواب دیا کہ اے پتا بواہ کرنے اور

اولاد پیدا ہونے سے آدمی دھن اور پریوار کے موہ میں پھنس کر نرک میں پڑتا ہے اس لیے میں راج گدّی اور سنساری سکھ
نہیں چاہتا مجھ کو پرمیشور کا اسمرن اور دھیان اچّھا معلوم ہوتا ہے جب پریہ برت نے سوایمبھو منو کا کہنا نہیں مانا تب
وے اُداس ہو کر بیٹھے تھے کہ اُسی وقت برھما جی سنکادِک رکھیشور اور دیوتاؤں کو ساتھ لیئے ہوئے ہنس پر سوار ہو کر
وہاں آئے جب سوایمبھو منو اور پریہ برت نے اُن کو ڈنڈوت کر کے آدر سمیت بٹھلا اب برھما جی نے کہا کہ اے
پریہ برت تم بواہ کرنا اور راج گدّی پر بیٹھنا کیوں نہیں قبول کرتے نارائن جی کی آگیا اس طرح پر ہے کہ کشتری لوگ
راج کریں سو تم کو اُن کی آگیا مان کر سنساری جیوؤں کو بڑھانا چاہیئے جس طرح ہم نارائن جی کی آگیا کے موافق سنسار کو
پیدا کرتے ہیں اسی طرح تم بھی اُن کی آگیا مان کر راج گدّی پر بیٹھو اور بواہ کر کے کشتریوں کو پیدا کرو ہم دیکھتے ہیں کہ
کوئی جیو اُن کی آگیا سے باہر نہیں رہتا ہے جو کچھ جس کے نصیب میں لکھا ہے وہی ہوتا ہے شیام سندر نے جسے
جو کام سونپا ہے اُس کے سوائے دوسرا کام وہ نہیں کر سکتا ہے جس طرح بیل کی ناک میں رسّی ناتھ کر جدھر چاہتے
ہیں اُدھر لے جاتے ہیں اُس کا کچھ بس نہیں چلتا اسی طرح جڑ اور چیتن سب جیوؤں کی گتی سمجھنی چاہیئے کسی کو
ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ جو پرمیشور کی آگیا میں تل بھر گھٹا بڑھا سکے اس لیے وید کی آگیا کے موافق سب کام کرنا
اُچت ہے اے پریہ برت گرہستھ آشرم کچھ بُرا نہیں ہوتا جو آدمی کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار اور مَن اور اندریوں کو
اپنے ادھین رکھ کر اُن کے بس میں نہیں ہو جاتا اُس کو جنگل اور گرہستھی دونوں جگہ کا رہنا برابر ہے جس نے اُن کو
اپنے بس نہیں کیا اُس کو گرہستی چھوڑ کر جنگل میں جا بیٹھنے سے کیا لابھ ہوگا کیونکہ زبردست دشمن تو اپنے ساتھ ہی رکھتا
ہے جب تک آدمی کام کرودھ آدک کو اپنے بس میں نہیں کرتا تب تک پرمیشور اس کو نہیں ملتے آدمی کے اوپر تین رن (قرض
یعنی رِشی رن دیو رن اور پتر رن رہتے ہیں جب تک ان تینوں رنوں سے اُرن نہ ہو تب تک اُس کو برکت نہونا چاہیئے
اور جب آدمی سنساری سُکھ بھوگ کر اُس کا سواد دیکھ لیتا ہے تب پھر وہ اُس سُکھ کی چاہنا نہیں رکھتا سو تم پہلے راج
کر کے پھر بیراگ دھارن کرنا جب اس طرح سمجھانے سے پریہ برت نے بواہ کرنا اور راج گدی پر بیٹھنا قبول کیا تب
برھما جی اور سوایمبھو منو نے بڑی خوشی سے پریہ برت کو ماھشمتی میں لا کر راج گدّی دی شکدیو جی نے کہا کہ اے پرکشت
اس طرح پریہ برت راج سنگھاسن پر بیٹھ کر ہری چرنوں میں دھیان لگا کر راج کرنے لگا جب اُس نے اپنا بواہ بشوکرما
کی بیٹی برھشمتی سے کیا تب اُس استری سے اگنی دھر آدک دس بیٹے اور یشوتی نام کی بیٹی ہوئی اُن میں تین لڑکے بال جتی
ہو گئے وید پڑھ کر پرم ہنسوں کا ست سنگ رکھا اور دوسری استری شانتنی نام کی جو دیوتاؤں نے لا کر
راجا پریہ برت کو دی تھی اُس سے اُتم اور تامس اور ریوت نام تین لڑکے پیدا ہوئے اور چودہ منونتروں میں اُن کی گنتی
ہوئی راجا پریہ برت نے ہزاروں برس تک دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج بھوگ کر پرجا کو پُتر کی طرح سُکھ دیا
ہری اچّھا سے اُن کی اندریوں کا پراکرم کم نہیں ہوا کچھ دن بیتے راجا نے بچار کیا کہ سورج کا رتھ آٹھوں پہر پھرنے
سے دن اور رات ہوتی ہے سُمیر پربت کی اوٹ میں جانے سے رات ہو جاتی ہے اور رات کو سندھیا پوجا تپ
تپ دان آدک اچھے کرم کرنے میں بگھن ہوتا ہے اور اندھیارے میں بُرا کرم کرنے سے پاپ ہوتا ہے اس لیے

ہمارے راج میں آٹھوں پہر دن کے برابر پرکاش بنا رہ کر رات نہ ہوتی تو اچھا تھا یہ بات بچار کر راجا پریہ برت نے
ایک پہیے کا ایسا رتھ سورج کی طرح پرکاش والا بنوایا جس رتھ کے پرکاش سے آٹھوں پہر اُن کے راج میں اُجالا
رہ کر رات ہونا بند ہوگیا راجا پریہ برت ایسا پرتاپی ہونے پر بھی آٹھوں پہر نارائن جی کے چرنوں میں چت لگائے
رہتا تھا جب راجا نے اُس رتھ پر بیٹھ کر پرتھوی کے چاروں طرف سات بار پرکرما کر کے ایک چھتر راج کیا تب
اُس رتھ کے گرنے سے جو ایک پہیے کا تھا پرتھوی پر ساتوں سُمدر اور ساتوں دویپ پرگٹ ہوگئے پہلے جمبو دویپ ایک لاکھ
یوجن کے گھیرے میں ہوا اور ایک یوجن چار کوس کا سمجھنا چاہیئے اور بھرت کھنڈ آدک اسی دویپ میں ہیں اس دویپ کے
چاروں طرف کھاری پانی کا سمدر ہے دوسرا پاکر دویپ دو لاکھ یوجن کے گھیرے میں ہے اُس کے چاروں طرف ادکھ
کے رس کا سُمدر ہے تیسرا شالملی शाल्मलि دویپ چار لاکھ یوجن کے گھیرے میں ہے اس کے چاروں طرف
مدرا [حاشیہ: شراب ۱۲] کا سُمدر بھرا ہوا ہے چوتھا کش دویپ آٹھ لاکھ یوجن کے گھیرے میں ہے اُس کے چاروں طرف گھی کا سُمدر بھرا ہوا
ہے پانچواں کرونچ دویپ سولہ لاکھ یوجن کے گھیرے میں ہے اُس کے چاروں طرف دودھ کا سُمدر ہے چھٹواں شاک دویپ
بتیس [۳۲] لاکھ یوجن کے گھیرے میں ہے اُس کے چاروں طرف مٹھے کا سُمدر ہے ساتواں پُشکر دویپ چونسٹھ [۶۴] لاکھ یوجن
کے گھیرے میں ہے اُس کے چاروں طرف میٹھے پانی کا سُمدر بھرا ہوا ہے دیکھو پرمیشور کی مہما سے اتنی بڑی لمبائی اور
چوڑائی اس پرتھوی کی ہے اگیان آدمی کیا سامرتھ رکھتا ہے جو اُن کی استوتی کر سکے سو راجا پریہ برت نے ایک
ایک دویپ کا راج اپنے بیٹوں کو بانٹ کر شیوتی نام کی اپنی لڑکی کا بواہ شکراچاریہ سے کر دیا جس کے پیٹ سے دیویانی نام
کی لڑکی پیدا ہوئی جب کہ رات ہونا اس کے راج میں بند ہوگیا تب سوایمبھو منو اور برہما جی نے راجا پریہ برت کو
سمجھایا کہ جو بات پرمیشور کی اچھا اور مرجادا سے بنائی گئی اس کو مٹانا نہ چاہیئے تب راجا پریہ برت نے رتھ کا پھرانا بند کر دیا اتنی
کتھا کہہ کر شکدیو جی بولے کہ اے پرکشت ان ساتوں دویپ کا راجا اور مالک پریہ برت تھا اس نے اتنے بڑے راج کو
چھوٹا سمجھ کر ایک دن برہشمتی نام اپنی استری کو رتھ پر بٹھال کر کہا کہ ایک اتہاس ہم تم سے کہتے ہیں سنو کہ ایک لڑکا
اگیان درِدری اپنے گھر سے نکل کر کسی رکھیشور کے استھان پر گیا اُس رکھیشور نے دیا کر کے اس لڑکے کو
ایسی ودیا پڑھائی کہ اس کو دبیہ درشٹی پراپت ہو کر پرتھوی کا گڑا ہوا دھن اور سو کوس کے جنتو دکھلائی دینے لگے کچھ دن
کے بعد اس لڑکے کے ماں باپ اُس کو ڈھونڈھتے ہوئے وہاں پہونچے اور جب اُس کو پکڑ کر گھر لانے لگے تب وہ سمجھا
کہ گھر جانے سے یہ گُن میرا جاتا رہے گا ایسا بچار کر وہ اپنے گھر نہیں جاتا تھا لیکن اُس کے ماں باپ نے ہٹھ کر کے
گھر پر لا کر اُس کا بواہ کر دیا تب وہ لڑکا سب گُن اپنا بھول کر سنساری جال میں پھنسنے سے ایسا خراب ہوا کہ بوجھا
ڈھو کر پیٹ اپنا پالنے لگا اتنی کتھا سُن کر برہشمتی بولی کہ وہ اپنا ایسا گُن چھوڑ کر گرہستھی کے جال میں کیوں پھنسا تب
پریہ برت نے کہا کہ یہی حال میرا بھی ہے کہ نارد مُنی کا گیان چھوڑ کر سنساری جال میں پھنسا ہوں یہ بات سُن برہشمتی بولی
کہ مہاراج اب برکت ہونا چاہیئے پریہ برت نے جیسے یہ بات اپنی استری سے سُنی ویسے ہی راج اپنا سب بیٹوں کو
دے کر سنساری مایا چھوڑ دی اور استری سمیت بن میں جا کر ہری بھجن کر کے مکت ہوا جو لوگ اپنے کو نارائن جی کی شرن میں

لے جاتے ہیں اُنھیں کو سُکھ ہوتا ہے۔

دوسرا ادھیائے

پریہ برت کے بیٹے اگنی دھر کا راجا ہونا اور بواہ اپنا پورب چتّی اپسرا سے کرنا

شکدیوجی نے کہا کہ اے پرکشت جب راجا پریہ برت تپ کرنے کے واسطے جنگل میں چلا گیا تب اگنی دھر اُس کے
بڑے بیٹے نے راج گدّی پر بیٹھ کر بچارا کہ پہلے پرمیشور کا تپ اور اسمرن کر کے پیچھے سے بواہ کروں جس میں سنتان دھرماتما
پیدا ہو وید اور شاستر میں بھی ایسا لکھا ہے کہ چوبیس ۲۴ برس کی عمر تک استری سے بھوگ کرنا نہیں چاہیے ایسا بچار کر
وہ گھر سے باہر نکل کھڑا ہوا اور مندراچل پہاڑ پر جا کر ایک اچھی جگہ پر بیٹھ کر پرمیشور کا تپ کرنے لگا جب بہت دن اُس کو
تپ کرتے گزرے تب راجا اندر نے اپنا راج سنگھاسن چھن جانے کے ڈر سے پورب چتّی نام اپسرا کو جو بہت سندری
تھی اُس کا تپ بھنگ کرنے کو بھیجا جب وہ اپسرا اپنا ساج سماج لیے ہوئے جس جگہ پر اگنی دھر بیٹھا ہوا تپ
کرتا تھا جا کر ناچنے اور گانے لگی اُس کے گانے اور ناچنے کی آواز سُنتے ہی اگنی دھر کا دھیان چھوٹ کر آنکھ
اُس کی کھل گئی تب اُس کے روپ پر موہت ہو کر دیوانے کی طرح اُس سے پوچھنے لگا کہ اے منی تم کس جنگل میں تپ
کرتے ہو اور وہاں پر کیسے پھول اور پھل ہوتے ہیں تمھارے سر کے بال بہت سُندر ہیں اور تمھاری چھاتیوں پر
دو انار ایسے اونچے اونچے یہ کیا دکھلائی دیتے ہیں پورب چتّی جو اپنے بالوں میں پھول گوندھے تھی اور اس سُگندھ پر
بھونرے گونجتے ہوئے دیکھ کر راجا بولا کہ کیا یہ سب تمھارے چیلے وید پڑھنے کے واسطے آئے ہیں اور ناچتے وقت گھونگروں کی
جھنکار سُن کر کہنے لگا کہ تم ویدوں کا شور [illegible] بہت اچھا اُچارن کرتے ہو اور اُس اپسرا کے بدن میں اگر اور چندن کی
سُگندھ لگی دیکھ کر بولا کہ تمھارے تپو بن میں ندی کی مٹی اسی طرح ہوتی ہے جیسے تم اپنے بدن میں لگائے ہو جس کی
مہک سے میرا سب استھان بھر گیا ہے اُس جنگل میں کیا اسی روپ کے سب رشی اور منی رہتے ہیں مجھ کو تمھارے استھان
کو دیکھنے کی ابھلاشا ہے سو کرپا کر کے مجھ کو دکھلا دو میری سمجھ میں تو تم لکشمی یا نارائن جی کی مایا ہو جو یہاں آ کر اپنی
آنکھوں کے بان چلا کر مجھ ایسے ہرن کو مارا چاہتی ہو پرمیشور نے بڑی کرپا کر کے تمھارا درشن دیا تمھارا موہنی روپ مجھ کو
بہت پیارا معلوم ہوتا ہے میں تمھارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا یہ بات راجا کی سُن کر پورب چتّی نے جانا کہ راجا میرے
اوپر بہت موہت ہوا ہے تب وہ مُسکرا کر بولی کہ اے راجا ہمارے تپو بن میں اسی روپ کے سب رشی اور
منی رہتے ہیں وہاں ایسے کند مول ہوتے ہیں کہ جن کے کھانے سے آدمی ہمیشہ جوان اور روپ وان اور کومل بنا رہتا
ہے جب تم اپنی راج گدّی پر چل کر کچھ دن میرے ساتھ رہو گے تب میں اپنا استھان تم کو دکھاؤں گی یہاں پہاڑ پر
تمھارے ساتھ میں نہیں رہ سکتی یہ بات سنتے ہی راجا پرمیشور کا تپ اور دھیان چھوڑ کر اُس اپسرا سمیت اپنے
راج مندر پر چلا آیا اور اُس کے ساتھ بواہ کر کے دس ہزار برس تک بھوگ بلاس اور دھرم کے ساتھ راج کاج

کرتار ہا جب راجا کو اُس پورب چتی اپسرا سے نابھی اور الاورت وغیرہ نو بیٹے پیدا ہوتے ہی اپنی ماتا کے آشیرواد سے جوان اور تیج وان اور بلوان ہو گئے تب پورب چتی ان کا بواہ کر کے اندرلوک کو چلی گئی اور راجہ نے جمبو دویپ کے نو حصے کر کے ایک ایک حصہ جس کو نو کھنڈ کہتے ہیں اپنے نو بیٹوں کو بانٹ دیا اور آپ جنگل میں جاکر پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگا بھرت کھنڈ جس میں بہت سے دیس اور نگر ہیں نابھی بڑے بیٹے نے پایا اور راجا کو پورب چتی کے بچھڑنے کا ایسا سوچ ہوا کہ اُسی میں اپنا تن تیاگ کر دیا اور گندھرب کا تن پاکر اُس سے جاملا۔

تیسرا ادّھیائے

اوتار لینا رشبھ دیو جی کا راجا نابھی کے یہاں

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت جب راجا اگنی دھر تپ کرنے کو جنگل میں چلا گیا تب نابھی آدک اُس کے بیٹے اپنے اپنے کھنڈ میں دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگے کچھ دن کے بعد راجا نابھی بڑے بیٹے نے میرو دیوی اپنی استری سمیت سنتان کی اچھّا سے جنگل میں جاکر بہت دن تک پرمیشور کا تپ کیا پھر رانی سمیت اپنے گھر آکر براہمن اور رکھیشوروں کو بلاکر جگیہ کرنے لگا جب جگیہ اچھی طرح سمپورن ہوا تب نارائن جی سانولی صورت موہنی مورت نے شنکھ چکر گدا پدم دھارن کیے کریٹ مکٹ کنڈل بیجنتی مالا پہنے ہوئے تاپ ہارنی چتون مُند مُند مسکراتے ہوئے اگنی کنڈ سے نکل کر درشن دیا انھیں دیکھتے ہی راجا نابھی اور رکھیشور آدک جتنے آدمی جگیہ شالا میں بیٹھے تھے ڈنڈوت کر کے کھڑے ہوکر اُن کی استوتی کرنے لگے اور دیوتاؤں نے آکاش سے اُن پر پھول برسائے راجا نے ہاتھ جوڑ کر بنے کی کہ اے ترلوکی ناتھ آپ نے مجھ غریب کی اِچھّا پوری کرنے کے واسطے دیال ہوکر درشن دیا کس کی ایسی سامرتھ ہے جو تمھاری مہما برنن کر سکے ہری چرنوں میں بھگتی کرنے والوں کو چاروں پدارتھ ملتے ہیں سو مجھ کو ایسا بردان دیجئے کہ جس میں تم سا بیٹا میرے یہاں پیدا ہو یہ بات سنتے ہی جگیہ بھگوان خوش ہوکر بولے کہ اے راجا تم نے مجھ ایسا بیٹا پیدا ہونے کے واسطے چاہنا رکھ کر تپ اور جگیہ کیا ہے سو ہم تمھارے گھر اوتار لیں گے یہ کہہ کر بھگوان بیکنٹھ کو پدھارے اور راجا نے براہمن اور رکھیشوروں کو دکشنا دے کر بدا کیا اور جیسے چرو پرساد جگیہ کا میرو دیوی رانی کو کھلایا ویسے ہی اُس کے گربھ رہا تب برھما جی نے دیوتاؤں سمیت گربھ استوتی کرنے کے لیے راج مندر پر آکر کہا کہ اے راجا تیرا بھاگیہ اُدے ہوا جو آدی پُرش بھگوان تیرے یہاں پتر ہوکر اوتار لیں گے جب برھما جی وغیرہ سب دیوتا گربھ استوتی کر کے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے تب دسویں مہینے پر برھم پرمیشور نے رانی کے گربھ سے اوتار لیکر جیسے ہی اپنی سانولی صورت چتربھجی مورت کریٹ کنڈل مکٹ ساجے نورتن کھچ بند اور بن مالا براجے کوستبھ منی بیجنتی مالا گلے میں پہنے راجا نابھی اور میرو دیوی کو درشن دیا تب وہ بڑے آنند میں ہوکر ڈنڈوت کر کے اُن کی استوتی کرنے لگے اور دیوتاؤں نے اپنے بمانوں پر بیٹھ کر آکاش سے اُن پر

پھول برسائے اپسراؤں نے ناچ دکھلا گرندھربوں نے گانا سنایا اور برھماجی نے آکر رشبھ دیوجی اُن کا نام رکھا جب برھماجی وغیرہ سب دیوتا ڈنڈوت اور استوتی کرکے وہاں سے چلے گئے تب پربرھم پرمیشور بالک روپ ہوکر رونے لگے۔

چوتھا ادھیاے

راجا نابھی کا اپنی استری سمیت بن میں جاکر تپ کرنا اور رشبھ دیوجی کا راج گدی پر بیٹھنا

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریکشت رشبھ دیوجی چھتیس گن ندھان آدی پُرش بھگوان نے راجا نابھی کے یہاں جنم لیا تب راجا نے اُن کو پرمیشور کا اوتار سمجھ کر بڑی خوشی سے براھمنوں اور یاچکوں کو اتنا دان اور دکشنا دی کہ اس کے راج میں کوئی آدمی کنگال نہ رہ کر سب دھن وان ہوگئے اور راجا اور رانی رشبھ دیوجی کی بال لیلا کا سُکھ دیکھنے سے اپنا جنم سپھل جان کر مارے خوشی کے جامہ میں نہیں سماتے تھے جب رشبھ دیوجی سیانے ہوکر راج گدی پر بیٹھنے کے قابل ہوئے تب راجا نے منتری اور پرجا کو اُن سے خوش دیکھ کر بچار کیا کہ اب ان کو راج گدی پر بیٹھال کر مجھ کو پرمیشور کا بھجن کرنا چاہیئے ایسا بچار کر راجا نے جوتشیوں سے اچھی ساعت پوچھ کر رشبھ دیوجی کو راج گدی پر بیٹھال دیا اور آپ استری سمیت بدری کیدار میں جاکر پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگا کچھ دن بعد یوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر بھوساگر پار اُتر گیا اور رشبھ دیوجی نے دھرم کے ساتھ پرجا پالن کرکے ایسا راج کیا کہ جن کے راج میں باگھ اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے اور کوئی رعیت کنگال اور دُکھی نہ تھی اُنکی استوتی دیولوک میں دیوتا کیا کرتے تھے جب اندر نے سب چھوٹوں اور بڑوں کے منہ سے اُن کا جس اور پرتاپ سُنا تب ڈاہ سے اُن کے راج یعنی بھرت کھنڈ میں پانی نہیں برسایا جب رشبھ دیوجی کو یہ حال معلوم ہوا تب انھوں نے اندر کے اگیان پر ہنس کر اپنے یوگ بل سے ایسا کر دیا کہ اُن کے راج میں پرجا جس وقت پانی چاہتے تھے اُسی وقت نارائن جی کی کرپا سے پانی برستا تھا جب اندر نے یہ مہما اور پرتاپ رشبھ دیوجی کا دیکھا تب اُن کو پرمیشور کا اوتار جان کر اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے جینتی نام کی اپنی بیٹی ان کو بیاہ دی رشبھ دیوجی کے اسی استری سے سَو لڑکے پیدا ہوئے اُن میں سے نو بیٹے برکت ہوگئے اور جنگل میں جاکر پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے انھیں کو نو یوگیشور کہتے ہیں جنھوں نے راجا جنک کو گیان کا اُپدیش کیا تھا اس کی کتھا گیارھویں اسکندھ میں آوے گی اور نو بیٹے نو کھنڈ کے راجا ہوئے بھرت نام اُن کا بڑا بیٹا اپنے باپ کی راج گدی پر بیٹھا اور اکیاسی بیٹے براھمنوں کے سمان وید پڑھنے اور تپ کرنے لگے ایک سمے رشبھ دیوجی نے سب پرجا کو جگیہ میں بیٹھال کر اپنے بیٹوں کو یہ گیان اُپدیش کیا کہ اے بیٹو دنیا میں جتنے جیو جڑ اور چیتن دکھتے ہو ایک دن سب کا ناش ہوکر کیول نارائن جی ابناشی پُرش استھر رہیں گے انھیں کی شکتی شریر میں رہنے سے سب جیو چلتے پھرتے ہیں سو تم لوگ اُسی پرمیشور کا دھیان ہردے میں رکھ کر

سنساری جیوؤں سے موہ توڑ کر گیانی اور مہاتماؤں کا ست سنگ کرو جس میں تمہاری مکتی ہو بُری سنگت کرنے سے آدمی جلدی برباد ہو جاتا ہے اس سے بُری سنگت مت کرو آدمی جب تک سنساری سکھ سپنے کی طرح جھوٹا نہیں سمجھتا تب تک اُس کو سُکھ ملنا کٹھن ہے دنیا میں دریہ اور استری دو رسی مایا روپی ایسی پھیلی ہیں جن میں سب دنیا بندھ کر برباد ہوتی ہے جو آدمی ان دونوں سے الگ رہے وہ اس مایا جال سے چھوٹ سکتا ہے لیکن ان دونوں سے بچنا اور سنساری مایا چھوڑ کر پرمیشور میں چت لگانا سہج نہیں ہوتا لیکن اس کی ایک تدبیر ہم تم سے کہتے ہیں سنو کہ سنت اور مہاتما کی سنگت کرنا یہی اس کی تدبیر ہے بغیر ست سنگ کے گیان ملنا اور سنسار کو جھوٹا جاننا اور پرمیشور کے چرنوں میں پریت ہونا بہت کٹھن ہے سادھو اور مہاتماؤں کی سنگت کرنے سے دھیرے دھیرے آدمی کا من برکت ہو کر پرمیشور کی طرف لگ جاتا ہے سوائے اس کے ایک بات کھیہ کہتا ہوں اس کو تم بشواس کر کے جانو کہ دنیا میں نرک اور موکش کے دو دروازے ہیں اور مہاتما کی سنگت اور سیوا کرنا موکش کا دروازہ ہے اور پرائی استری سے بھوگ کرنا اور چور اور جواری اور وشئی اور شراب پینے والے کا سنگ کرنا نرک کا دروازہ ہے۔

پانچواں ادھیائے

رشبھ دیوجی کا اپنے بیٹوں کو گیان سکھلانا اور سنت اور مہاتماؤں کے لکشن کہنا

رشبھ دیوجی نے کہا کہ اے بیٹو جن سنت اور مہاتماؤں کی سنگت اور سیوا کرنے سے موکش کا دروازہ کھل جاتا ہے ان کے لکشن سنو کہ من ان کا سدا ایک رس رہتا ہے کسی کے دُربچن کہنے سے اُن کو کرودھ نہیں ہوتا بھیتر اور باہر ان کا ہمیشہ ایک سا اور ان کے ہردے میں کپٹ نہیں رہتا ہے ہری بھگتوں سے بہت پریت رکھتے ہیں رات دن سرکتھا اور چرچا کہنے اور سننے میں ان کو سنتوش نہیں ہوتا اور انھیں آلس نہیں آتا ہے اپنے گھر اور پریوار میں اتتھی کی طرح رہ کر کیول اپنا پیٹ بھرنے اور ارتھ نکال لینے سے کام رکھتے ہیں کچھ لابھ اور ہانی ہونے سے خوشی اور فکر نہیں کرتے اتتھی کا ایک لکشن یہ ہے کہ جس طرح کوئی کنگال پردیسی دوسرے شہر یا گانوں میں پہونچے اور ایک دن کسی کے گھر بھوجن کر کے دوسرے دن وہاں سے چلا جائے تو بھوجن دینے والے سے اُس کو کچھ موہ پیدا نہیں ہوتا دوسرا لکشن اتتھی کا یہ ہے کہ جیسے کوئی پنچھی کسی مکان میں گھونسلا بنا کر دانہ پانی کھا کر وہاں رہتا ہے لیکن اُس گھر کے گرنے اور رہنے کا سوچ اُس کو نہیں ہوتا ہے تیسرا لکشن اتتھی کا یہ ہے کہ جس طرح کھیرے کا پھل اوپر سے ایک ہوتا ہے اور اس کے بھیتر تین چار پھانک الگ الگ ہوتی ہیں اُسی طرح گیان وان گرہستھ کبھی دیکھنے میں استری اور پُتر کا موہ رکھ کر انتہ کرن سے ان کو دشمن اپنا جانتا ہے ایسے ہی برکت گرہستھ کو بھی جو کسی جیو کو دُکھ نہیں دیتا سادھو اور مہاتما سمجھنا چاہیے سو تم براہمن کو بہت اُتم جان کر دیا پوربک پرجا کا پالن کرو اس طرح کا گیان رکھنے والا جنم دو توں کی پھانسی میں نہیں باندھا جاتا رشبھ دیوجی نے یہ گیان اپنے بیٹوں کو سکھلا کر کچھ دن کے بعد بچار کیا

کہ انت سمے یہ راج اور پریوار میرے ساتھ نہ جائے گا سب میرا ساتھ چھوڑ دیں گے اس لئے پہلے ہی سے
ان کا ساتھ چھوڑ دینا بھلا ہے ایسا بچار کر بھرت نام کے اپنے بڑے بیٹے کو راج گدّی پر بٹھال دیا اور برکت ہو کر جڑ
بھرت کا روپ بنا لیا اور پہاڑ پر جا کر پرمیشور کا تپ اور بھجن کرنے لگے لکشن جڑ بھرت کا یہ ہے کہ مل اور موتر کرنے پر بھی
نیم اور آچار اسنان آدک کا کچھ نہ رکھنے اور بھوجن اور بستر کا اُپائے چھوڑ دیوے کبھی جو کوئی کچھ کھلا دے تو کھالیوے
نہیں تو بے فکر بیٹھے رہ کر اپنے کپڑے کی بھی خبر نہ رکھے رشبھ دیو جی نے یہی لکشن رکھ کر اسنان اور پوجا آدک سب چھوڑ دی
تپسیر بھی اُن کا روپ دیکھ کر دیو کنیائیں موہت ہو جاتی تھیں اور چالیس کوس تک اُن کے مل موتر کی سگندھ
پہونچتی تھی اُسی سمے اشٹ سدھیوں نے اُن کے پاس آ کر اپنے اپنے گنوں کو برنن کیا لیکن رشبھ دیو جی نے
اُن کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

چھٹواں ادھیائے

پرگٹ کرنا آدمیوں کا سراوگی دھرم رشبھ دیو جی کا چلن دیکھ کر

راجا پریکشت اتنی کتھا سن کر بولے کہ اے مُنی ناتھ رشبھ دیو جی جو نارائن کا اوتار تھے انھوں نے آٹھوں سدھیوں کا
سن اپنی طرف کھینچ کر اُن کو برکت کیوں نہیں کر دیا جو آدمی کام کرودھ لوبھ موہ من اور اندریوں کو اپنے بس میں
نہ رکھتا ہو اس کو اشٹ سدھی کی طرف دیکھنے سے ڈر اور کھٹکا ہے سو رشبھ دیو جی تو ان سب کو اپنے بس میں کئے تھے
انھوں نے کس واسطے اسٹ سدھی کی طرف نہیں دیکھا یہ بات سن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا یہ من چنچل ہے اور
کام کرودھ آدک بہت بلوان ہیں بُری سنگت پانے سے بس میں نہیں رہتا ان میں ایک کامدیو ایسا بلی ہے
جس کے مد میں منوشیہ اندھا ہو کر اپنے بھلے اور بُرے کو نہیں سمجھتا یہی کامدیو بڑے بڑے جوگی
اور رکھیشوروں کے تپ اور دھیان میں بگھن ڈال کر ہزاروں برس کا تپ ایک ساعت میں بگاڑ دیتا ہے یہ من
چنچل بجلی اور پارے کی طرح کبھی ایک ٹھکانے پر نہیں رہتا ہے اس لئے اس من کا بشواش نہیں رکھنا چاہیئے
جس طرح بدکار عورت اپنے خاوند کو بھلا وادے کر دوسرے مرد کے پاس جاتی ہے اُسی طرح من اور اندریاں
آٹھ سدھیوں کا سنگ پانے سے چیتن ہو کر بُرا کام کرنے کی اِچھا کرتی ہیں یہ بچار کر ان کی طرف رشبھ دیو جی نے نہیں
دیکھا تھا جس میں کامدیو روک نہ پڑے جڑ بھرت روپ رہنے میں شاستر کے موافق دھرم رکھنے اور کھٹ کرم کرنے کا کچھ
کام نہیں رہتا اس لئے بہت سے آدمیوں نے رشبھ دیو جی کے چلن کو دیکھ کر اسنان کرنا اور وید پڑھنا چھوڑ دیا
اُس وقت سے اوسوال اور سراوگی کا مت جو لوگ وید اور شاستر کو نہیں مانتے دُنیا میں پھیل گیا وہی
لوگ جین دھرمی کہلاتے ہیں رشبھ دیو جی اُسی اوستھا میں آگ لگنے سے جل کر پرم دھام کو چلے گئے۔

ساتواں ادھیائے

رشبھ دیوجی کے بیٹے بھرت جی کا راجا ہونا اور پھر جنگل میں تپ کرنے کے واسطے جانا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریکشت رشبھ دیوجی کے بڑے بیٹے بھرت ان کی جگہ پر راجا ہوئے اور انھوں نے دھرم کے ساتھ راج کرکے پرجا کو بیٹے کی طرح جانا اور بواہ اپنا پنچ جنی पचजनी نام بشوروپ کی بیٹی سے کیا اور راجا بھرت کے اُسی استری سے دھومرکیتو (धूम्रकेतु) وغیرہ پانچ بیٹے بہت سُندر اور پرتاپی پیدا ہوئے جب راجا نے بہت سے یگیہ کے پھل اُن کا پرمیشور کو ارپن کر دیا تب ان کو پرمیشور کی چتربھجی مورتی کا درشن دھیان میں ہونے لگا اسی طرح دس ہزار برس تک راج اور سُکھ بھوگ کرکے سنساری بیوہار جھوٹا سمجھا اور برکت ہو کر راج گدی بیٹوں کو سونپ دی اور جنگل میں جا کر پُلہاشرم पुलहाश्रम نام ندی کے کنارے جہاں پرنارائن جی شالگرام سروپ سے رہتے ہیں بیٹھ کر بھگوت بھجن کرنے لگے وہ پتوں کی کٹی میں کند مول کھا کر جیسے آنند میں رہتے تھے ویسا سُکھ اُن کو راج گدی پر نہیں ملتا تھا وید کی آگیا کے موافق براہمن کشتری کو شالگرام جی کی پوجا ہر روز کرنی واجب ہے ایک دن راجا بھرت دوپہر کے وقت ندی کے کنارے بیٹھے ہوئے سورج دیوتا کا دھیان کر رہے تھے اس وقت ایک ہرنی گربھ وتی اپنے غول سے پھوٹ کر جیسے وہاں پانی پینے لگی ویسے ہی ایک شیر گرجا ہرنی اُس کی آواز سُنتے ہی بھاگی تو ندی کا سوتا پھاندتے وقت بچہ اُس کے پیٹ سے گر پڑا سو وہ بچہ اپنا جیتا ہوا چھوڑ کر اُسی جگہ مر گئی راجا بھرت نے یہ حال دیکھ کر بچار کیا کہ یہ بچہ یہاں پڑا رہنے سے کوئی جانور اس کو کھا لے گا یا مارے بھوک پیاس کے مر جائے گا تو مجھکو پاپ ہوگا پرمیشور نے اس کا بوجھ میرے اوپر ڈال دیا ہے اس لئے مجھ کو اس کی رکشا کرنی چاہیئے ایسا بچار کر راجا دھرم اور دیا پوربک اُس بچے کو اٹھا لایا اور پانی سے دھو کر اپنی کٹی میں رکھا اور گئو کا دودھ پلا کر اُس کو پالنے لگا۔

آٹھواں ادھیائے

کھو جانا اُس بچے کا اور تن تیاگ کرنا راجا بھرت کا اسی کے سوچ میں

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریکشت جب اُس بچے کو پالنے سے بھرت جی کو بہت موہ پیدا ہوا تب وہ اپنے ہاتھ سے ہری ہری گھاس چھیل کر اُس کو کھلانے اور اپنے پاس سُلانے لگے جب دشا پھرنے اور اسنان کرنے کے واسطے کہیں باہر جاتے تب اُس کو اپنے ساتھ رکھتے تھے پوجا اور تپ کرتے وقت بھی اس کو اپنے پاس بیٹھائے رہتے تھے ہر روز بھرت جی نے اتنی پریت اُس بچے سے بڑھائی کہ ان کے جپ اور دھیان میں بادھا ہونے لگی جب وہ بچہ کہیں چلا جاتا تب وہ اُس کے سوچ میں بہت اُداس

ہوتے تھے ایک دن وہ بچہ چھوٹ کر جنگل میں چلا گیا اور اپنے غول میں مل جانے سے پھر کٹی پر لوٹ کر نہ آیا جب راجا بھرت نے
اُسے بہت ڈھونڈھنے پر بھی نہ پایا تب وہ سوچ کر کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو میں نے اس کو اکیلا چھوڑ دیا
اسی سے وہ بھاگ گیا جو میں ایسا جانتا کہ وہ بچہ چلا جائے گا تو کیوں اُس کو اکیلا چھوڑ دیتا پرمیشور مجھ پر دیال ہو کر
میرا بھاگیہ اُدے کریں جس میں وہ بچہ میرے پاس چلا آوے وہ بچہ ڈانٹنے سے منیشوروں کے بالکوں کے
سمان ڈرتا تھا پرتھوی تو اُس کو اکیلا دیکھ کر اُٹھا لے گئی ہے سو تو میرے بچے کو بتلا دے جب اسی طرح
سوچ اور بلاپ کرتے رات ہو گئی تب کہا کہ ہے چندرما تم اُس بچے کو ضرور دیکھتے ہو گے جہاں میرا بچہ ہو تم کرپا
کر کے بتلا دو جس میں وہ مل جائے نہیں تو میرا پران نکلا چاہتا ہے جیسا سوچ کوئی اپنے بیٹے کے مرنے کا کرتا ہے
ویسا ہی سوچ بھرت جی نے اُس بچے کے واسطے کر کے اُس دن اسنان اور پوجا اور بھوجن کچھ نہیں کیا اور اُسی
سوچ میں اپنا تن تیاگ کر دیا سو مرتے وقت دھیان اور پران اُس کا بچے میں لگا تھا اس سبب سے یہ شریر
چھوڑ کر ہرن کا تن پایا۔

نواں ادھیائے

تیاگ کرنا بھرت جی کا ہرن کے تن کو اور پیدا ہونا ایک براہمن کے گھر

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرکشت بھرت جی ہرن کا جنم پا کر جنگل میں رہنے لگے لیکن ہری بھجن کے پرتاپ سے
وہ اپنے پورب جنم کا حال جانتے تھے اس لئے اپنی اگیانتا سمجھ کر من میں کہا کہ دیکھو میں نے ہری چرنوں کا دھیان
چھوڑ کر جیسی پریت اس بچے سے کی ویسی اپنی استری اور پُتر کی کبھی نہیں کی تھی اور اس کے موہ میں پھنس کر ایسا
خراب ہوا کہ آدمی سے ہرن کا تن پایا بھرت جی پچھلی بات سوچ کر کسی ہرنی وغیرہ سے کچھ پریت نہ رکھ کرتے تھے
کہ نہ معلوم ان کی سنگت کرنے سے پھر میری کیا گت ہو گی یہ بات سمجھ کر بھرت جی نے کسی جیو کو دُکھ دینا اور ہری
گھاس کھانا چھوڑ دیا جو پھل اور پتا سُوکھ کر گر پڑتا تھا اُسی کو کھا کر ہرن کے تن میں بھی پرمیشور کا دھیان اور اسمرن
کرتے تھے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ راجا موت سے ہر ساعت آدمی کو ڈرنا چاہیئے نہ جانے کس وقت موت
آ جاوے اور ایک ہرن کے بچے سے موہ کرنے سے ایسے مہاتما کی یہ گت ہوئی تو دوسرا کون گنتی میں ہے جو پرمیشور
کا دھیان چھوڑ کر مایا روپی جال میں پھنسے گا اُس کی یہی گت ہو گی سو بھرت جی اُس تن میں دن رات اس
بات کا سوچ کرتے تھے کہ جلدی یہ شریر میرا چھوٹے تو آدمی کا شریر پا کر پرمیشور کا بھجن کروں اسی طرح کچھ دن
بسر کر کے ایک دن ندی کے کنارے پر جا کر پار جانا چاہا تو سوکھے پتے کھانے سے بدن میں کچھ طاقت نہ رہی تھی
اس طرح پھاندتے وقت پُلہاشرم ندی میں ڈوب کر مر گئے تو وہ تن چھوڑ کر ہری بھجن کے کرنے کے پرتاپ سے
کروکشیتر میں آ کر اتھروَن وید پڑھنے والے ایک براہمن کے بیٹے ہوئے اور نام اُن کا بھرت رکھا گیا جب سیانے ہوئے

تب پچھلے جنم کا حال یاد کر کے سنساری موہ میں نہیں پھنسے اور دن رات پرمیشور میں دھیان لگائے رہے اپنے
باپ کے ڈانٹنے پر بھی پڑھنے میں جی نہیں لگاتے تھے تب اُس براہمن نے انت سمے دوسرے بیٹوں سے جو پڑھے
تھے کہا کہ اے بیٹا میں نے بہت چاہا کہ بھرت تمہارا بھائی کچھ پڑھے لیکن اُس نے پڑھنے میں چت نہیں لگایا
اس کارن مورکھ بنا رہا سو تم لوگ میرے انت سمے کی بات مان کر ایسی تدبیر کرنا جس میں وہ پڑھ کر ہوشیار
ہو جائے جب وہ براہمن یہ کہہ کر مر گیا تب اُس کے بیٹوں نے بھرت جی کے پڑھنے کے واسطے بہت اُپائے کئے
لیکن بھرت جی کچھ نہ پڑھے اور جڑ بھرت روپ بن کر ایسا چلن پکڑا کہ جب کوئی کھلادے تو کھالیویں اور پلادے تو
پی لیویں نہیں تو کچھ سوچ نہ کر کے دن رات پرمیشور کے دھیان میں مگن رہیں اس سمے میں بھی ایسا چلن رکھنے
سے جڑ بھرت کہلاتے ہیں بھرت جی کے بھائیوں نے یہ حال دیکھ کر اُن سے من اپنا ہٹا لیا لیکن بھوجن ان کو دیدیا
کرتے تھے جب انھوں نے دیکھا کہ یہ کوئی کام گھر گرہستی کا نہیں کرتا ہے مفت میں کھاتا ہے تب انھوں نے
اپنا کھیت رکھانے کے واسطے بیٹھال کر کہا کہ تم دیکھا کرو جس میں کوئی اس کھیت کا اناج نہ لے جانے پاوے
اور پشو پنچھی بھی نہ کھانے پاویں پر جڑ بھرت نے کچھ رکھوالی کھیت کی نہ کی وہاں آنند سے بیٹھ کر پرمیشور کا اسمرن اور
دھیان کرنے لگے بھلّوں کا ایک راجا جو اس دیش میں رہتا تھا اُس نے یہ منت مانی کہ اے بھدر کالی جو میرے
بیٹا ہو تو میں تم کو آدمی کا بلدان چڑھاؤں جب بھدر کالی کی کرپا سے اس کے بیٹا پیدا ہوا تب اُس نے ایک بالک
بلدان دینے کے واسطے مول لے کر پالا جب وہ لڑکا اپنے بلدان دیئے جانے کا حال سن کر بھاگ گیا تب راجا اپنے
نوکروں سے بولا کہ کچھ روپیہ دیکر ایک آدمی بلدان دینے کے واسطے ڈھونڈ لے آؤ جب وہ لوگ ڈھونڈھتے ہوئے
رات کے وقت اُس کھیت پر پہونچے تب انھوں نے وہاں جڑ بھرت کو موٹا تازہ دیکھ کر بلدان دینے کے واسطے
پکڑ لیا اور رسی گلے میں باندھ کر راجا کے مندر پر لے گئے وہ راجا جڑ بھرت کو موٹا تازہ دیکھ کر خوشی سے بولا کہ تم ایسا
اچھا آدمی بلدان دینے کے واسطے لائے ہو کہ جو اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہ کر کے آنند مورتی دکھلائی دیتا ہے بھدر کالی
اس کا بلدان پا کر بہت خوش ہونگی راجا کے پُروہت لڑکے اور براہمن مہا مورکھ وید اور شاستر کا حال کچھ نہ جانتے
تھے کہ منوشیہ کا بلدان دیا جاتا ہے یا نہیں سو راجا نے اس بات کا بچار نہ کر کے جڑ بھرت کی حجامت بنوائی اور
اُبٹن اور پھلیل لگا کر اسنان کرایا اور بلدان دینے کے واسطے اُس کو نیا کپڑا اور گہنا پہنایا اور عطر اور چندن بدن میں
مل کر بہت اچھا بھوجن اُس کو کھلایا اُس وقت جڑ بھرت نے خوش ہو کر اپنے من میں کہا کہ جب سے میری ماتا
اور پتا مرے ہیں تب سے مجھے کسی نے ایسا بھوجن نہیں کھلایا تھا آج مجھ کو بہت اچھا کھانا یہ لوگ بڑے پیار سے
کھلاتے ہیں جب بھوجن کرانے کے پیچھے جڑ بھرت کے گلے میں اچھا پھولوں کا ہار پہنا کر اس کو بھدر کالی کے سامنے
لا کر کھڑا کیا تب براہمنوں نے راجا کے ہاتھ میں ننگی تلوار دے کر کہا کہ اس کو مارو جیسے ہی راجا نے تلوار مارنے کو
ہاتھ اُٹھایا ویسے ہی جڑ بھرت نے یہ بچار کر سر اپنا اس کے سامنے جھکا دیا کہ پوری اور مٹھائی کھانے کے وقت
میں نے اپنا منہ پھیلایا تھا اب تلوار کھانے کے وقت گردن سامنے سے ہٹانا اُچت نہیں ہے بھدر کالی نے اس کو

سر جھکاتے دیکھ کر بچار کیا کہ یہ سب براہمن ایسا گیان نہیں رکھتے جو راجا کو بلدان کرنے سے منع کریں اور اس براہمن ہری بھگت کے دُکھ دینے میں ایسا نہ ہو کہ نارائن جی مجھ کو ڈنڈ دیویں جو میں اس کی رکشا نہیں کروں گی تو مجھ کو پاپ ہو گا کیونکہ جو کوئی آدمی اپنے سامنے کسی کو بنا اپرادھ دُکھ دیوے تو اُس کی رکشا کرنی چاہئیے نہیں تو دیکھنے والے کو پاپ لگتا ہے ایسا بچار کر بھدر کالی نے بڑا کرودھ کیا اور تلوار اور کھپر ہاتھ میں لئے ہوئے چلا کر ایسا ڈپٹا کہ راجا وہ آواز سُنتے ہی اپنے پروہت سمیت بہرا ہو کر ایسا بے ہوش ہو گیا کہ تلوار ہاتھ سے گر پڑی تب بھدر کالی نے اُسی تلوار سے راجا اور پروہت کا سر کاٹ لیا اور سر گیند کی طرح اُچھال کر اس اِچّھا سے ناچنے لگی کہ جس میں جڑ بھرت خوش ہو کر مجھ کو کرپا اور دیا کی درشٹی سے دیکھے تو میرا بھلا ہو ان کے دُکھی رہنے سے میرا بھلا نہ ہو گا جب بھدر کالی کے ناچنے پر بھی وہ اسی طرح سر جھکائے کھڑے رہے تب بھدر کالی نے استوتی کر کے ان سے کہا کہ اے برہم دیو آپ کرپا کر کے میرا اپرادھ کشما کریں کیونکہ جب کسی کا بھگت یا سیوک دوسرے کا اپرادھ کرتا ہے تب اس کے مالک کا نام دھرا جاتا ہے سو آپ ایسا نہ سمجھیں کہ یہ راجا بھدر کالی کا بھگت تھا یہ تو میرا بڑا دشمن ہے جس نے آپ ایسے مہاتما کو دُکھ دینا چاہا اور راج اور دھن کے نشے میں اندھا ہو کر تم کو نہیں پہچانا جڑ بھرت نے یہ بات سنتے ہی مسکرا کر کہا کہ آتما کا ناس کبھی نہیں ہوتا اس لئے میں اپنا سر کٹنے سے نہیں ڈرتا لیکن تیرا بھگت اس پاپ کے بدلے نرک بھوگے گا یہ سوچ مجھ کو ہے جڑ بھرت یہ کہکر وہاں سے چلے آئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا تم سچ کر کے جانو کہ جو آدمی من اپنا پرمیشور میں لگائے رہتا ہے اس کو کوئی دُکھ نہیں دے سکتا۔

دسواں ادھیائے

راجا رہوگن کا جڑ بھرت کو پکڑ کر اپنے سُکھپال میں لگانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا دوسرا حال جڑ بھرت کا سنو کہ راجا رہوگن نامک اپنے نگر سے پالکی پر چڑھ کر کپل دیو مُنی کے پاس گیان سیکھنے جاتا تھا راہ میں ایک کہار اس کی سواری کا بیمار ہو گیا اُسی طرف کہیں جڑ بھرت بھی پرمیشور کے دھیان میں آنند سے بیٹھے تھے دوسرے کہاروں نے جڑ بھرت کو موٹا تازہ دیکھ کر پکڑ لیا اور پالکی میں لگا دیا جڑ بھرت خوشی سے راجا کی پالکی اُٹھائے چلے جاتے تھے اور اپنے اس اپمان کا کچھ سوچ اُن کو نہ تھا لیکن زمین کو دیکھتے ہوئے چیونٹی وغیرہ جیووں کو دبنے سے بچاتے ہوئے پاؤں رکھتے تھے اس سبب سے جب کئی مرتبہ پالکی ہلی تب راجا نے کرودھ کر کے کہاروں کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم لوگ پالکی کیوں ہلاتے ہو کہار بولے کہ اے مہاراج ہمارا کچھ قصور نہیں یہ نیا کہار پالکی ہلاتا ہے یہ بات سن کر راجا نے جڑ بھرت سے کہا کہ اے کہار تو اتنا موٹا تازہ دیکھ پڑتا ہے ابھی اتنا راستہ نہیں چلا جو تھک گیا ہو گیا تو اپنے پرانوں کا ڈر نہ کر کے

مرنے کی اِچھّا رکھتا ہے جو پالکی ہلاتا ہے اچھی طرح نہیں لے چلتا جڑ بھرت یہ بات سُن کر چپ ہو رہے اور کچھ
جواب راجا کو نہ دے کر اپنے من میں کہا کہ اس شریر کو کرم کے موافق سُکھ دُکھ ملتا ہے پرماتما ان دونوں سے
الگ رہ کر ہمیشہ ایک طرح پر رہتا ہے جب جڑ بھرت چپ ہی رہے تب راجا پھر کرودھ کر کے بولا کہ اے کہار تو
ہماری بات کا جواب کیوں نہیں دیتا یہ سُن جڑ بھرت نے بچار کیا کہ یہ اپنے کو بڑا گیانی سمجھتا ہے اس لئے اس کا
ابھمان توڑنا چاہیئے ایسا بچار کر جڑ بھرت ہنس کر بولے کہ اے راجا تم نے کہا کہ تو بہت راہ نہیں چلا اور تھک گیا
جو آدمی بے فائدہ پھرتا ہے وہ تکلیف پانے سے ضرور ماندہ ہو گا کیوں ایسا کرم نہیں کرتا جس میں جنم اور مرن سے
چھوٹ جائے اور تم نے کہا کہ تو دربل نہیں موٹا تازہ دکھلائی دیتا ہے سو ہے راجا پرماتما جس کو جیو کہتے ہیں وہ
ہر سمے چیتن رہ کر نہ موٹا ہی ہوتا ہے نہ دُبلا ہی ہوتا ہے ہمیشہ ایک سا رہتا ہے جو اس کو دُبلا کہو تو وہ ایسا باریک
ہے کہ کسی کو دکھلائی نہیں دیتا جو اُسے موٹا سمجھو تو اُس کے براٹ روپ میں سارا سنسار اور چودھوں لوک موجود
ہیں یہ شریر ناش ہونے والا ہے کبھی موٹا اور کبھی دُبلا رہتا ہے جس نے اس انیتہ (अनित्य) شریر میں پریت لگائی
اُس کو ان باتوں کا بچار کرنا چاہیئے اور جو تم نے کہا کہ کیا تو مرنے کی اِچھّا رکھتا ہے سو میرے نزدیک جینا اور مرنا دونوں
برابر ہیں بنا موت آئے کوئی نہیں مرتا اے راجا پرمیشور کا پرکاش میرے اور تمہارے اور سب جیووں کے تن میں برابر
ہے اس سے میں سوامی اور سیوک کو برابر جانتا ہوں اور تم اسی شریر تک راجا ہو مر جانے کے بعد ہم اور تم دونوں
برابر ہو جائیں گے اس لئے تم کو یہ سامرتھ نہیں ہے کہ جو آتما ابناشی پُرش کو دُکھ دے سکو اس جھوٹی کایا کو جو چاہو سو دنڈ دو
دُکھ اور سُکھ خوشی اور رنج شریر کو ہوتا ہے اور پرماتما شریر میں الگ رہ کر دُکھ اور سُکھ سے کچھ کام نہیں رکھتا یہ بات
سُن کر جب راجا کو گیان پراپت ہوا تب وہ پالکی سے اُتر پڑا اور جڑ بھرت کو ڈنڈوت کر کے بولا کہ اے مہاراج میں نے
سنساری جال میں پھنسے رہنے سے تم کو نہیں پہچانا سچ بتاؤ تم کوئی رکھیشور یا مہا پُرش کا اوتار ہو کہ اودھوتوں کی طرح
اپنا بھیس بدلے پھرتے ہو کرپا کر کے اپنا بھید بتلاؤ اور مجھ کو گیان سکھلا کر بھو ساگر پار اُتارو میں شری مہادیو جی کے
ترشول اور جمراج اور چندرما اور سورج اور اگن وغیرہ کسی دیوتا سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا براہمن کے شاپ سے ڈرتا
ہوں سو اپرادھ میرا چھما کیجئے یہ بات سُن کر جڑ بھرت نے کہا کہ اے راجا یہ جیو اپنی کرنی سے کبھی دیوتا ہوتا ہے کبھی
آدمی اور آدمی کے تن میں کبھی راجا کبھی بھکاری ہوتا ہے یہ گت اس شریر کی سمجھ کر پرماتما کو جسے جیو کہتے ہیں ان سب سے
الگ جاننا چاہیئے اتنا گیان کہنے کے پیچھے جڑ بھرت نے سب حال اپنے پورب جنم کا راجا رہوگن سے برنن کیا۔

گیارھواں ادھیائے

گیان اُپدیش کرنا جڑ بھرت کا راجا رہوگن کو

جڑ بھرت نے کہا کہ اے راجا تم آدمی کی اگیانتا کو دیکھو کہ وہ اپنے کانوں سے جن استری اور پُتر آدک کا

دُرجن سُن کر دُکھ پاتا ہے اُن کی طرف سے اِس کا چت تِس پر بھی نہیں ہٹتا جھوٹ اور سچ بول کر کسی طرح دس روپیہ کما کر اُنھیں لوگوں کو پالتا ہے چھ چور اور ٹھگ آٹھوں پہر آدمی کے ساتھ رہ کر اس طرح اس کے اچھے کرموں کو چُرا لیتے ہیں جس طرح راہ میں چور اور ٹھگ دولتمند کے ساتھ لگ کر اَوسر پا کر اُس کو لوٹ لیتے ہیں چوہا گھر میں رہنے سے کھانے پینے پر بھی کپڑا وغیرہ کاٹ ڈالتا ہے جس کے گھر میں چوہا نہو اُس کی چیز خراب نہیں ہوتی اُن چھ میں سے ایک چُور مَن کو سمجھو جس کے چلائمان ہونے سے آدمی بُرا کرم کر کے خراب ہوتا ہے دوسرے پانچ چُور اور ٹھگ کام کرودھ لوبھ موہ اور اِندریاں ہیں جن کے بس ہو کر بُرا کام کرنے سے آدمی کا دھرم جاتا رہتا ہے اس لئے آدمی کو چاہیئے کہ ان چھ چوروں اور ٹھگوں کو اپنے بس میں رکھ کر آپ اُن کے بس میں نہو جائے جب جڑ بھرت نے یہ بات راجا رہوگن سے کہی تب راجا نے پھر اُن کو ڈنڈوت کی۔

بارھواں ادھیاے

تعریف کرنا راجا رہوگن کا منوشیہ تن کی

راجا رہوگن نے جڑ بھرت سے اتنا گیان سُن کر بنے کی کہ اے مہاراج منوشیہ تن سے بڑھ کر دوسرا چولا اُتّم نہیں ہوتا جس سے تم ایسے گیانی اور مہاتما کا درشن مجھ کو ملا اور منوشیہ کا جنم دیوتاؤں سے بھی اچھا سمجھنا چاہیئے جو دیوتا پرمیشور کا تپ کرے تو سوائے مُکتی کے دوسرا منورتھ اس کو نہیں مل سکتا بھرت کھنڈ کا آدمی جس مطلب کے واسطے ہری بھجن کرے وہی پھل اُس کو پراپت ہوتا ہے اس لئے میں منوشیہ تن کو دیوتاؤں سے اُتّم جان کر ڈنڈوت کرتا ہوں جڑ بھرت یہ بات سن کر بولے کہ اے راجا یہ سب بات جو میں نے تجھ سے کہی اِس کا ارتھ تو نے سمجھا نہیں راجا بولا کہ اے مہاراج میں سنساری جیو بہت مورکھ اور اگیان ہوں اس سے یہ گیان اچھی طرح نہیں سمجھا آپ دیال ہو کر بستار پور بک کہیئے تب میں سمجھ سکتا ہوں یہ بات سُن کر جڑ بھرت ہنس کر بولے کہ اے راجا یہ بات مشکل ہے ایسا گیان یگیہ اور پوجا اور تپ کرنے اور برکت ہونے اور بن باس کرنے اور پنچ اگنی تاپنے اور جل میں بیٹھنے اور دان دینے سے بھی نہیں ملتا ہے بلکہ ان سب کرموں کے کرنے سے آدمی کو اس بات کا اہنکار ہوتا ہے کہ میں نے ایسے اچھے کام کیے ہیں میرے برابر دوسرا کون ہوگا شبھ کرم کرنے پر بھی وہ اہنکار کرنے سے نشٹ ہو جاتا ہے جب تک اہنکار چھوڑ کر سنت اور مہاتما کے چرنوں کی دھول اپنے ماتھے پر نہیں لگاتا تب تک یہ گیان اُس کو نہیں ملتا پرمیشور کی کرپا کے بنا سنت اور مہاتما کا درشن دُرلبھ ہے اے رہوگن تم سمجھے ہو کہ میں راجا ہوں سو میں بھی پچھلے جنم میں بھرت نام ساتوں دویپ کا راجا تھا لیکن وہاں رہنے میں اپنا بُھلانہ سمجھ کر راج گدّی چھوڑ دی اور بن میں جا کر نارائن جی کی شرن میں ہو کر ہری بھجن کرنے لگا تُم کو ابھی تک اپنی راج گدّی کا ابھمان بنا ہے اس سے دوسرے جیوؤں پر دیا نہیں رکھتے جس طرح پرمیشور کا پرکاش تمھارے تن میں ہے اسی طرح پرمیشور کا پرکاش ان کہاروں میں بھی

سمجھنا چاہیئے گیان کی درشٹی سے یہ لوگ اور پرمیشور کے سب جیو ہمارے سمان ہیں سو تم اپنے شریر کے سکھ کے واسطے اُن کو دکھ دیتے ہو یہ بہت نامناسب ہے یہ گیان سنتے ہی راجا رہوگن مارے ڈر کے کانپنے لگا اور جڑ بھرت سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج میں براہمن کے شاپ سے بہت ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو کہ آپ کرودھ کر کے مجھ کو کچھ شاپ دیں۔

تیرھواں ۱۳ ادھیائے

کہنا جڑ بھرت کا ایک دھنی بنیئے کا حال راجا رہوگن سے

راجا رہوگن کی بات سُن کر جڑ بھرت نے کہا کہ اے راجا تو ست ڈر میں تجھ کو شاپ نہیں دوں گا گیانی اور مہاتما لوگ سنساری سُکھ سپنے کی طرح جھوٹا سمجھ کر اس شریر سے پریت نہیں رکھتے پرماتما شریر سے اس طرح الگ ہے جس طرح پنچھی پیڑ پر بیٹھا ہو اور اُس برکش کے کاٹنے سے پنچھی کو دکھ نہیں ہوتا جو پنچھی بے فائدہ اس درخت کو اپنا جان کر روئے تو سوچ کرنا بیکار ہے جو کوئی اس شریر کو اپنا سمجھ کر سنساری سُکھ میں من لگاتا ہے اُس کو سوائے دکھ کے سُکھ نہیں ہوتا جب وہ برکت ہو کر پرمیشور میں دھیان لگاتا ہے تب اُس کو سُکھ ملتا ہے اور پرمیشور کی بھگتی کرنے سے ہردے میں گیان کا دیپک روشن ہو کر کام اور کرودھ کا اندھیرا اُس کے بھیتر سے مٹ جاتا ہے یہ گیان سُن کر راجا رہوگن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں نے آپ کو پہچانا کہ آپ براہمن ہیں جس طرح روگی کا دکھ امرت پینے سے چھوٹ جاتا ہے اُسی طرح آپ سنساری منوشیوں کو جو مایا اور موہ میں پھنس کر برباد ہو رہے ہیں اپنا درشن دے کر کرتارتھ کرتے ہیں سو مجھ کو بھی اپنا داس سمجھ کر درشن دیا یہ بات سُن کر جڑ بھرت بولے کہ اے راجا میں ایک اتہاس کہتا ہوں تو اُس کے سننے سے بھوساگر پار اُتر جائے گا سُن ایک بہت دھن والا بنیا بہت سی چیزیں بیاپار کی اپنے ساتھ لے کر کسی دساور کو چلا اور اُس نے مارے کنجوسی کے مال کی نگہبانی کے واسطے کوئی نوکر اپنے ساتھ نہ رکھا اِس لئے چھ چور اُس کے ساتھ ہو گئے اور اُن چوروں کے مددگار اور بھی اُس کے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے تھوڑی دُور شہر سے باہر جا کر وہ بنیا راہ بھول کر ایسے جنگل میں پہنچا جہاں کوسوں تک بستی نہ تھی جب جنگل میں شیر اور ریچھ اور کٹیلے درخت اور ندی نالے بہت ہونے سے اُس کو راہ چلنا مشکل ہو گیا تب وہ بنیا مارے ڈر کے اُس جنگل سے پار ہونے کے لیے شام تک برابر چلا گیا لیکن بستی نہ ملی اور اُسی جنگل میں رات ہو گئی جب بنیا رات کو ایک نالے میں اپنے مال سمیت پہنچا تب وہی چھ چور اور اُن کے مددگار سب مال اُس کا لوٹنے لگے اس وقت اُس بنیئے نے رو کر اپنے من میں کہا کہ اگر کچھ بھی مال بچ جاتا تو اُس کو بیچ کر پھر بیاپار کرتا ۔ وہ بنیا ایسا بچار کر جس چیز کا بچاؤ کرتا تھا اُسی کو وہ سب چور لوٹتے تھے جب سب مال اُس کا چور لوٹ لے گئے تب وہ بنیا گھبرا کر اس جنگل میں اپنے ٹھکنے کی جگہ ڈھونڈھنے لگا لیکن کوئی جگہ اُس کو رہنے کے واسطے

نہ ملی اور وہ شیر اور ہاتھی وغیرہ کی بولی سُن کر ڈر سے کانپتا ہوا راہ چلا جاتا تھا جب کہیں زمین پر سانپ اور بچھو
دیکھتا تھا تب ٹھوکر کھا کر گر پڑتا تھا اور کہیں پیر میں کانٹے چبھنے سے دُکھ پاتا تھا اگر کسی درخت کے نیچے سُستانے
لگتا تھا تو درخت پر اُلو کی آواز سُن کر وہاں سے بھی بھاگ جاتا تھا کبھی جنگل میں آگ لگی دیکھ کر اُس کے ڈر سے
دوسری طرف دَوڑتا تھا اُسی بپت میں بھاگتا ہوا ایک سوکھے کنوئیں میں گر پڑا اُس کنوئیں پر ایک برگد کا درخت
تھا ایک ڈالی اُس کی اُس کنوئیں میں لٹکتی تھی جب وہ بنیا آدھے کنوئیں میں پہونچا تب وہ ڈالی اُس کے ہاتھ لگی
اس کو پکڑ کر لٹک گیا اُس کنوئیں میں ایک سانپ نیچے بیٹھا تھا سو اندھیاری رات میں بجلی چمکنے سے اُس نے دیکھا
کہ کنوئیں میں ایک سانپ پھن نکالے بیٹھا ہے اور جس ڈالی کو وہ پکڑے تھا اُس ڈالی کو اوپر سے دو چوہے سیاہ
اور سفید رنگ کے کاٹ رہے ہیں تب بنیے نے بچارا کہ جو میں کنوئیں میں کود پڑوں تو سانپ کے کاٹنے سے
مر جاؤں گا اور جو نہیں کودتا تو ڈالی کے کٹ جانے سے گر کر سانپ کے منھ میں جا پڑوں گا یہی سوچ بچار بنیا
کر رہا تھا اور اسی برگد کے درخت میں شہد کا ایک چھتّا لگا تھا ڈالی ہلنے سے ایک ایک بوند شہد کی ٹپک کر
جو اس بنیے کے منھ میں گرتی تھی تو وہ بنیا ایسی بپت میں وہ شہد چاٹ کر بہت خوش ہوتا تھا اسی طرح اُس
بنیے کی عمر اُس کنوئیں میں لٹکتے ہوئے بیت گئی اور کوئی اُس کو نکالنے والا وہاں نہیں پہونچا جب ایک دن اُن
دونوں چوہوں نے اوپر سے ڈالی کاٹ دی تب وہ بنیا اُسی کنوئیں میں گر کر سانپ کے کاٹنے سے مر گیا اتنی کتھا
سُن کر راجا نے جڑ بھرت سے کہا کہ اے مہاراج مجھ کو بڑا اچنبھا یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بنیا ایک بوند شہد کھا کر
خوش رہا اور ڈالی پکڑ کر اوپر کنوئیں کے کیوں نہیں چڑھ آیا یہ بات سن کر جڑ بھرت بولے کہ اے راجا ایسا ہی
حال تمہارا اور سب سنساری لوگوں کا ہے سب لوگ بہت طرح کا اُدیم کر کے اپنے کٹمب کو پالتے ہیں لیکن
گھر والوں کو کسی طرح کا سنتوش نہو کر ہر روز لالچ بڑھتا جاتا ہے اور اپنے اُدّیم سے اُن کو ایک ساعت بھی چھٹی نہیں
ملتی جو دو گھڑی اپنے پیدا اور پالن کرنے والے پرمیشور کا سمرن اور دھیان کریں جب کوئی اُن سے ہری بھجن کرنے
کا ذکر کرتا ہے تب وہ کہتے ہیں کہ ہم کو اپنے اُدّیم سے چھٹی نہیں ملتی کس وقت پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کریں سوائے
راجا اس جیو کو بنیا سمجھو اور کام[۱] کرودھ[۲] لوبھ[۳] موہ[۴] مَن[۵] اور اندریاں یہی چھ چور آٹھوں پہر آدمی کے ساتھ رہتے ہیں اور
پریوار والوں کو ان چھوؤں کا حمایتی سمجھو جیو کو اس لیے بنیا کہا کہ اس نے دھرم اور گیان بڑھانے کے لیے اس بھرت کھنڈ
میں آدمی کا تن پایا ہے جس طرح یہ جیو پیدا ہو کر سادھو مہاتما کا ست سنگ اور ہری بھجن نہ کر کے سنساری مایا جال
میں پھنس گیا تھا اِس کارن اُس کے پورب جنم کا دھرم جو کچھ تھا وہ بھی پریوار والوں نے چرا لیا اسی طرح بنیے نے
اپنے مال کی رکشا کرنے کے واسطے نوکر نہیں رکھا اس لیے چوروں نے اس کو لوٹ لیا جو وہ جیو بھرت کھنڈ میں جنم
لیکر سادھو اور مہاتما کا ست سنگ کر کے گیان سیکھتا تو کیوں بنیے کی طرح مایا جال میں پھنس کر خراب ہوتا جیسے وہ
بنیا اپنے ٹکنے کے واسطے جگہ ڈھونڈھتے وقت شیر وغیرہ کے ڈر سے بھاگا تھا ویسے ہی سنساری سُکھ چاہنے
والے دُکھ بھوگتے ہیں آدمی اپنے کٹمب والوں کی بیماری اور مرنا دیکھنے اور اپنے شریر کے روگ سے اور

کبھی دھن ملنے کے واسطے دُکھ پاکر آٹھوں پہر چنتا میں پھنسا رہتا ہے جس طرح اُلّو اور باگھ وغیرہ بنیے کو ڈراتے تھے
اسی طرح جب پریوار والے جھگڑا کر کے گھُڑکتے ہیں تب آدمی بڑا دُکھ پاتا ہے استری کی سنگت کو اندھکار سمجھنا چاہیئے
جہاں گیان اور وید پُران کا بچن سب بھول جاتا ہے جب آدمی بوڑھا ہو کر کچھ کمائی نہیں کر سکتا تب پریوار والے
اُس کو دربچن کہہ کر کھانے اور کپڑے کا دُکھ دیتے ہیں اور اس کا کچھ آور نہیں کرتے جس طرح آدمی بہت دُکھ پانے
پر بھی مرنے کا کچھ ڈر نہ رکھ کر دن رات کمانے کا سوچ کیا کرتا ہے اسی طرح وہ بنیا کنوئیں میں سانپ اور چوہوں
کو دیکھنے پر بھی مرنے کا ڈر نہیں کرتا تھا سو آدمی کے واسطے سنسار اور پریوار میں رہنا اندھیارا کنواں سمجھو جیسے
کرم پچھلے جنم میں کیے ہیں اُن کو برگد کی جڑ سمجھو جس کو پکڑ کر جیتا ہے دو چوہے کالے اور سفید جو جڑ کاٹتے تھے
وہی دن اور رات ہیں جن کے بیتنے سے عمر گھٹتی ہے بنیے نے جو سانپ کنوئیں میں دیکھا تھا اُس کو کال سمجھو اور
جس طرح ایک بوند شہد چاٹ کر بنیا خوش ہوتا تھا اُسی طرح اگیان آدمی بڑھاپا اور سب طرح کا دُکھ ہونے پر
بھی اپنے کُٹمب میں بیٹھ کر خوش ہوتا ہے وہی شہد کی بوند سمجھو اے راجا دنیا کو وہی بن دُکھ دینے والا جانو
سنساری مایاجال میں پھنسنے والا منشیہ اسی بنیے کے سمان دُکھ پاکر نشٹ ہوگا جس طرح تو جگت کی مایا میں لپٹا ہے اُسی
طرح وہ بنیا استری اور پُتر کے موہ میں پھنس کر نشٹ ہوا تھا جو کوئی وید اور شاستر کے موافق چلے وہ اپنا منورتھ
پاسکتا ہے نہیں تو سب چھوٹے بڑے اسی مایا روپی جنگل میں بھُولے ہوئے نشٹ ہو رہے ہیں بغیر ست سنگ
کیے اس موہ روپی جنگل سے باہر نکلنا بہت مشکل ہے ۔

چودھواں [۱۴] ادھیائے

خوش ہونا راجا رھوگن کا یہ گیان سُن کر اور چلے جانا تپ کرنیکے واسطے جنگل میں

جڑبھرت نے جب اس طرح کا گیان راجا رھوگن کو بتلایا تب راجا خوش ہو کر جڑبھرت کے چرنوں پر سر رکھ کر بنتی
کر کے بولا کہ آپ نے بڑی دیا کر کے مجھ کو جو مایا میں بھول رہا تھا یہ گیان روپی راہ دکھلائی یہ بات سُن کر جڑبھرت بولے کہ تم
اس گیان کے پرکاش سے سنساری جال میں نہیں پھنسوگے یہ بات سنتے ہی راجا نے پرکت ہو کر اسی جگہ پالکی چھوڑ دی
اور جنگل میں جا کر ہری بھجن کر کے مُکت ہوا اور جڑبھرت اپنا شریر یوگ ابھیاس کے ساتھ تیاگ کر پرم دھام کو
چلے گئے جڑبھرت کے بیٹے سُمت نے راج گدی پر بیٹھ کر جَین دھرم کا مت سنسار میں پھیلایا اُن کے بنش میں
پرت ہار آدک پیدا ہو کر شُبھ کرم کر کے پرم پد کو پہونچے ۔

پندرھواں [۱۵] ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا راجا پرکشت سے بستار پرتھوی آدک کا

راجا پرکشت نے استتی کتھا سن کر کہا کہ اے سوامی آپ دیال ہو کر پرتھوی اور سورج وغیرہ لوکوں کا حال

بستار پُوربک برنن کیجئے شکدیوجی بولے کہ اے راجا پہلے حال ساتوں دُویپ کا سنچھیپ سے کہا ہے اب پھر بستار کر کے کہتے ہیں سنو کہ اس پرتھوی کے سات دویپ ہیں اور ساتوں دویپوں کی پرتھوی الگ الگ بٹی ہے اس میں جمبو دُویپ لاکھ یوجن کا ہے اور سب پرتھوی ساتوں دویپ کی پچاس۵۰ کروڑ یوجن ہے اس سے چوتھائی پرتھوی لوکا لوک پربت کے نیچے دبی ہے اور تین حصوں میں ساتوں دُویپ اور سمدر ہیں راجا پریہ برت ان ساتوں دویپ کے مالک تھے ایک ایک دویپ اپنے ساتوں بیٹوں کو بانٹ دیا اور آپ بن میں جا کر پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا پریہ برت کے اگنی دھر نام بیٹے نے جمبو دویپ کے نو کھنڈ کر کے ایک ایک کھنڈ اپنے نو۹ بیٹوں کو بانٹ دیے جو جو نام ان کے بیٹوں کے تھے وہی نام اُن کھنڈوں کے رکھے گئے پہلا اُتمل کھنڈ دوسرا ہرینہ کھنڈ تیسرا۳ ابھدر اشو کھنڈ چوتھا۴ کیتُ مال کھنڈ پانچواں۵ الاورت کھنڈ ہے اس کھنڈ کے بیچ میں ایک سونے کا پہاڑ سُمیر نام لاکھ یوجن اونچا اور سولہ۱۶ ہزار یوجن لمبا اور آٹھ ہزار یوجن چوڑا اور بتیس۳۲ ہزار یوجن کے گھیر میں ہے چھٹواں۶ نابھی کھنڈ ساتواں۷ کم پُرش کھنڈ آٹھواں۸ بھرت کھنڈ نواں۹ زہری کھنڈ ہے اور برھمانڈ کمل کے پھول کی طرح گول ہے ایک ایک پہاڑ نوؤں کھنڈوں کے سوا نے پر برتمان ہے سُمیر پربت کے چاروں طرف چار پہاڑوں پر دودھ اور شہد اور پانی اور رس کے کنڈ بھرے ہیں اور کبیر اور مہادیوجی اور اندر اور برون دیوتاؤں کے چار باغ بہت اچھے پھل اور پھول لگے ہوئے وہاں ایسے بنے ہوئے ہیں کہ جہاں جانے اور اسنان کرنے سے دیوتاؤں کی استریاں جوان ہو جاتی ہیں سُمیر پربت کی چوٹی پر برھم پوری دس۱۰ ہزار جوجن لمبی اور چوڑی جڑاؤ بنی ہے وہاں پر طرح طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولیاں بولتے ہیں اے راجا وہاں کی شوبھا ہم تم سے کہاں تک کہیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے ۔

سولھواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا راجا پریکشت سے کتھا لوکالوک پربت کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اس طرح جمبو دویپ میں نو کھنڈ ہیں اور ہر ایک کھنڈ کے رہنے والے سب اپنے تاروں کی پوجا الگ الگ کرتے ہیں ان ساتوں دویوں کے باہر لوکا لوک پربت ہے اُس کے اُس طرف اندھیارا رہتا ہے سُورج اور چندرما کا پرکاش وہاں نہیں پہونچتا وہاں پر یوگی لوگ جا سکتے ہیں اور سنساری لوگ وہاں جانے کی سامرتھ نہیں رکھتے آٹھ ہاتھی بڑے بلوان جن کو دگپال کہتے ہیں پرتھوی کے آٹھوں طرف پرتھوی کو اپنے نیچے ایسا دبائے ہیں کہ ہلنے نہیں دیتے اور سُمیر پربت پر چار پوری کبیر پُوری برُون پوری آندر پوری اور جم پوری ہیں سورج کا رتھ ڈیڑھ پہر پیچھے ان چاروں پوریوں میں صبح اور دوپہر اور شام اور آدھی رات کے وقت ایک ایک جگہ پہونچتا ہے برھما جی کی پوری سے گنگا جی نکل کر سُمیر پربت کے نیچے ہو کر گنگوتری میں آئی ہیں ۔

سترھواں ادھیائے

کتھا شکدیوجی کا مہاتم شری گنگا جی کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پرکیشت اب میں شری گنگا جی کی اُتپتی بستار کر کے کہتا ہوں سنو کہ جب نارائن جی نے وامن اوتار لیکر تین پگ پرتھوی راجابلی سے دان لی تب براٹ روپ دھر کے ایک پگ میں ساتوں لوک نیچے کے اور دوسرے پگ میں ساتوں لوک اوپر کے ناپ لیئے تب برھما جی داہنا چرن پرمیشور کا اپنی پوری میں پہونچتے ہی ترکرم اوتار ہوا جان کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور برھما جی نے کمنڈل میں سے پانی برجا ندی کا جو پربرھم پرمیشور کے آنسو گرنے سے بیکنٹھ میں پرکٹ ہوئی تھی لیکر اُن چرنوں کو دھویا اور چرنامرت لیکر وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگایا چرن دھوتے وقت جو پانی سُمیر پربت پر گرا تھا وہ نیچے آکر مندراچل پہاڑ کے سوانے پر تھم رہا پھر وہاں سے وہ جل چار دھارا ہو کر بہا تو ایک دھارا سُمیر کے پچھم اور دوسری سُمیر کے دکھن اور تیسری سُمیر کے اُتر دشا میں بہہ کر سمدر میں مل گئی چوتھی دھارا جو پورپ کو بہی تھی وہ بھگتی رتھ کے تپوبل سے الاورت کھنڈ کو بائیں طرف چھوڑتی ہوئی نرنار ائن پربت سے اُتر کر گنگوتری سے ہو کر بھرت کھنڈ میں آئی اسی دھارا کا نام سنسار میں گنگا جی پرگٹ ہوا اور مہاتم گنگا جی کا اس طرح پر ہے کہ جو کوئی گنگا اسنان یا جل پان یا درشن کرنے کے واسطے اپنے گھر سے جانے کی اِچھا کرتا ہے اُس کے کروڑوں جنم کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں وہ آدمی اس اِچھا سے جتنے قدم چل کر گنگا جی تک پہونچتا ہے ایک ایک قدم رکھنے کے بدلے اُس کو نشوتوا جسوے یگیہ اور اشومیدھ یگیہ کے پھل ملتے ہیں یہ بچن سُن کر راجا پرکیشت نے سر بہت مان کر شکدیوجی سے پوچھا کہ اے مہاراج جب آدمی کو گنگا اسنان کرنے کے لیے صرف جانے ہی سے یگیوں کے پھل ملتے ہیں تو جدھشٹھر ہمارے دادا نے کس واسطے اتنا روپیہ خرچ کر کے یگیہ کیا تھا اور دوسرے راجا کیوں یگیہ کرتے ہیں یہ بچن سُن کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا ہم ایک اتہاس کہتے ہیں سو سنو کہ ایک سمے شری مہادیوجی شری پاربتی جی کو ساتھ لیکر مکر مہینے میں گنگا اسنان کرنے کے واسطے پریاگ راج کو جاتے تھے جب راہ میں شری پاربتی جی نے بہت لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھ کر شری مہادیوجی سے گنگا اسنان کا مہاتم پوچھا تب شری مہادیوجی نے کہا کہ اے پاربتی جی جو کوئی گنگا اسنان کرنے کو اپنے گھر سے چلتا ہے اُس کو ایک ایک قدم چلنے میں نشواشومیدھ یگیہ کا پھل ملتا ہے اور کروڑوں جنم کے پاپ چھوٹ جانے سے وہ منوشیہ دیوتاؤں کے سمان ہو جاتا ہے یہ بچن سن کر اور یاتریوں کو دیکھ کر پاربتی جی نے یہ سندیہہ کیا کہ دیکھو لاکھوں آدمی نیچ ذات گنگا جی میں نہا کر چلے جاتے ہیں مگر ان لوگوں کی بدصورتی تک گنگا نہانے سے نہیں مٹی تو پھر دیوتا کیسے ہو جائیں گے مہادیوجی جھوٹا کہتے ہیں اتنے یاتریوں کو ویسا پھل کس طرح ملے گا ایسی شنکا کر کے پاربتی جی پھر بے پرواہ بولیں کہ اے مہاراج آپ نے گنگا اسنان کا مہاتم اس طرح برنن کیا پر تو ان اسنان کرنے والوں کا روپ دیکھنے سے مجھے

اس بات کی پرتیت نہیں ہوتی مہادیو جی بولے کہ اس کا بھید ہم تم سے کیا کہیں چلو آنکھ سے دکھلا دیویں ایسا کہکر جب مہادیو جی گنگا جی کے نکٹ جس راہ پر یاتری چلے جاتے تھے پہونچے تب وہاں کوڑھی کا روپ بن کر بیٹھ گئے اور پاربتی جی سے کہا تم دِبیہ روپ بہت سندری ہو کر میرے بدن کی مکھیاں اُڑاؤ اور جو کوئی اسنان کرنے والا تم سے پوچھے تو اُس سے یہ بات کہنا کہ یہ ہمارا پتی کوڑھی ہو گیا ہے اور ایک پنڈت نے کرم بپاک کی پوتھی دیکھ کر بتلایا ہے کہ جس کسی نے شتو اسومیدھ یگیہ کئے ہوں وہ ان کو اپنے ہاتھ سے چھو دے تو ان کا کوڑھ چھوٹ جائے یہاں لاکھوں آدمی نہانے کے لئے آتے ہیں اس واسطے ان کو یہاں لا کر بیٹھی ہوں کہ جس نے شتو یگیہ کئے ہوں وہ ان کو چھو دے تو یہ تن ان کا اچھا ہو جاوے جب پاربتی جی دیو کنیاں کے سمان بنکر مکھی اُڑانے اور یہ بات کہنے لگیں تب بہت سے یاتری اُن کا روپ دیکھ کر موہت ہو کر اُن کے چاروں طرف کھڑے ہو گئے اُن میں سے کوئی پاربتی جی کو اپنے ساتھ چلنے کے واسطے کہتا تھا کوئی اُن سے ہنسی ٹھٹھا کرتا تھا کوئی بہت طرح کا ڈر اور لالچ اُن کو دکھلاتا تھا اور گیانی لوگ کہتے تھے کہ یہ استری دھنیہ ہے جو ایسی دشا میں بھی اپنے پتی کی سیوا نہیں چھوڑتی جو استری اپنے پتی کو کانا کُبڑا لنگڑا اندھا کوڑھی دردری بدصورت کیسا ہی ہو پرمیشور کے سمان جان کر آنند پوربک اس کی سیوا کرے اور پرائے پُرش کو کبھاؤ سے نہ دیکھے اُسے پتی برتا کہنا چاہیئے۔ اُسی سمے ایک کنگال دربل براہمن اُن کو دیکھتے ہی پاس آکر ڈنڈوت کر کے پاربتی جی سے بولا کہ اے ماتا تم کس واسطے بھیڑ میں یہاں بیٹھی ہو کہیں ایکانت میں لے جا کر اپنے پتی کی سیوا کرو جس میں مکھی وغیرہ بیٹھنے سے یہ دُکھ نہ پاویں یہ سُن کر پاربتی جی بولیں کہ میرے پتی کے کرم بپاک نکلا ہے کہ جس نے شتو اشومیدھ یگیہ کئے ہوں اِن کو چھو دیوے تو اِن کا شریر اچھا ہو جائے اسی اچھا سے میں ان کو یہاں لا کر بیٹھی ہوں کہ اس پرب میں لاکھوں آدمی آویں گے کسی نے تو شتو اشومیدھ یگیہ کئے ہوں گے جس کے چھونے سے ہمارے سوامی کے شریر کا روگ چھوٹ جائے گا یہ بات سُن کر وہ براہمن بولا کہ یہ کون بڑی بات ہے تم صرف شتو اشومیدھ یگیہ کرنے والے کو ڈھونڈھتی ہو اور میں نے لاکھوں اشومیدھ یگیہ کئے ہیں جن کی گنتی بھی تم نہیں کر سکتیں یہ بات سنتے ہی پاربتی جی نے پوربک بولیں کہ اے مہاراج آپ دیا کر کے ان کو چھو دیجئے جیسے ہی اُس براہمن نے شری شیو جی کے بدن سے اپنا ہاتھ لگایا ویسے ہی مہادیو جی دبیہ روپ اشونی کمار کے سمان ہو گئے یہ حال دیکھ کر پاربتی جی اور سب یاتریوں کو اس بات کا سندیہہ ہوا کہ یہ براہمن تینتیس ۳۳ برس کا اور کنگال ہے اور شتو اشومیدھ یگیہ کرنے میں شتو برس اور بہت سا روپیہ اور سینا دوسرے راجوں کو جیتنے کے واسطے چاہیئے اس نے شتو یگیہ کس طرح کئے ہوں گے شیو جی انترجامی نے اُن کا سندیہہ مٹانے کے واسطے یاتریوں کے سامنے اُس براہمن سے پوچھا کہ اے مہاراج تم نے اتنی عمر میں لاکھوں یگیہ کس طرح کئے ہوں گے تب وہ براہمن بولا کہ سُنئے مہاراج یگیہ کی بدھی اور اس کا پھل شاستر کے موافق ہوتا ہے اُسی شاستر میں گنگا اسنان کا پھل ایسا لکھا ہے کہ جو کوئی گنگا اسنان کرنے کو اپنے گھر سے چلتا ہے اُس کو ایک ایک قدم چلنے میں شتو شتو اشومیدھ یگیہ کا پھل ملتا ہے سو میں اپنے گھر سے ہر روز گنگا اسنان کرنے کو کوس بھر ہزاروں قدم چل کر آتا ہوں لاکھوں کی کون گنتی ہے

کئی کروڑ اشومیدھ یگیہ میں کر چکا ہونگا اس میں آشچر یہ کیا ہے یہ بات سُن کر شری شیوجی نے پاربتی جی اور یاتریوں سے کہا کہ یہ براہمن سچ کہتا ہے ایسا کہہ کر شری شیوجی اپنے استھان کو چلے اور راہ میں پاربتی جی سے بولے کہ دیکھو تم کو سندیہ تھا سو وہ ہمارے کہے پرمان اِس براہمن کو گنگا اسنان کے پھل ملتے ہیں سب یاتری وید کے بچن پر بشواش نہیں رکھتے اس سے وہ پھل ان کو نہیں مل سکتا اس واسطے وید اور شاستر سُن کر اُس پر بشواس کرنا چاہیئے جس کے سننے اور پڑھنے سے آدمی کو شُبھ اور اشبھ کرم کا گیان ہوتا ہے۔ اے پرکیشت راجا جدھشٹر تمھارے دادا کو وید اور شاستر سُن کر اُن پر بشواس تھا لیکن ان کے پاس بہت روپیہ ہونے سے یہ اچھا ہوئی کہ اسی بہانے سے شیام سند کو اپنے یہاں لا کر رکھیشوروں اور منیشوروں کا ست سنگ کروں اور روپیہ بیر اچھے کرم میں خرچ ہو کر جس سے اسکا دان یگیہ کئے تھے

اٹھارھواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا یہ بات کہ کون کون کھنڈ میں کس کس اوتار کی پوجا ہوتی ہے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرکیشت ہم نے نو کھنڈ کی کتھا تم سے برنن کی اب پرمیشور کے اوتاروں کا حال جس جس کھنڈ میں جو جو اوتار نارائن جی نے لیے تھے اور وہاں کے سب لوگ اوتار پر بہت پریت رکھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں سُنو کہ بھدراشو کھنڈ میں بند شروا हयग्रीव نام راجا تھا وہاں پرمیشور نے ہے گریو बन्दश्रवा اوتار دھان کیا تھا سو اُس کھنڈ میں راجا اور پرجا سب اسی روپ کی پوجا اور اُسی کا منتر پڑھ کر استوتی کرتے ہیں اور نرہری کھنڈ میں نرسنگھ اوتار نارائن جی نے لیا تھا وہاں نرہری برش نام راجا اپنی پرجا سمیت اُس روپ کی پوجا کرتا ہے اور پرہلاد بھگت اُن کے پجاری نے منتر سہت استوتی کر کے نرسنگھ جی سے یہ بردان مانگا کہ اے مہاراج آپ اپنے جیوؤں کو چاہے جس جونی میں جنم دیں پران پر ایسی کرپا رکھیں کہ اُن کو اُسی یونی میں آپ کے چرنوں کا دھیان بنا رہے یہ بات سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے پرہلاد تم اپنے واسطے جو چاہو سو مانگ لو لیکن سنساری جیوؤں کے واسطے جو مایا موہ میں پھنسے ہیں ایسا بردان مت مانگو تب پرہلاد جی ہاتھ جوڑ کر پھر بولے کہ اے مہاراج جو لوگ دنیا میں بُرے کرم کرتے ہیں ان کے ادھرم اپنی دیا سے مٹا دیجئے اور اپنے چرنوں کی بھگتی دے کر ان کو بیکنٹھ میں بلا لیجئے یہ بات سُن کر نرسنگھ جی نے کہا کہ اے پرہلاد سب جیوؤں کو بیکنٹھ کی چاہ نہیں ہوتی جس کو ست سنگ پیارا ہوتا ہے اسی کو گیان ملتا ہے کلجگ باسیوں کو ست سنگ اچھا نہیں لگتا وہ سنساری مایا میں پھنسے رہتے ہیں اور جو پرمیشور کی بھگتی رکھتا ہے اُس کے پاس سب گُن آپ سے آپ اس طرح آجاتے ہیں جس طرح نیچی زمین پر پانی بہہ کر اکٹھا ہو جاتا ہے یہ بات سن کر پرہلاد جی نے کہا کہ اے مہاراج دنیا میں کوئی آدمی ایسا بھی مورکھ ہوگا جس کو بیکنٹھ جانے کی چاہ نہ ہوگی آپ بیکنٹھ اپنا کسی کو دنیا نہیں چاہتے ہیں لالچ کرتے ہیں مجھے اس بات میں شرم آتی ہے کہ سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ پرہلاد کے سوامی لالچی ہیں یہ بات سُن کر نرسنگھ جی ہنس کر بولے کہ اے پرہلاد تم شہر میں جا کر جس کو بہت دُکھی پاؤ اُسے بیکنٹھ چلنے کے واسطے کہو دیکھو وہ کیا کہتا ہے جب نرسنگھ جی کے کہنے سے پرہلاد جی شہر میں آکر

کسی دُکھی جیو کو ڈھونڈھنے لگے تب اُن کو ایک شوکر بہت روگی کیچڑ میں پھنسا ہوا دکھ پڑا اُس کو بہت دُکھی دیکھ کر پرہلاد جی نے کہا کہ تو یہاں رہ کر اتنا دکھ کیوں اٹھاتا ہے بیکنٹھ کو چل وہاں تجھ کو بڑا سُکھ ملے گا میں نرسنگھ جی کی آگیا سے تجھ کو بلانے آیا ہوں یہ بات سُن کر شوکر نے پوچھا کہ بیکنٹھ میں کیا سُکھ ہے جب پرہلاد جی نے بیکنٹھ کا سُکھ بتلایا تب وہ شوکر بولا کہ میں اکیلا نہیں جاسکتا کٹمب سمیت کہو تو چلوں تم نرسنگھ جی سے پوچھ آؤ یہ بات پرہلاد جی نے جاکر نرسنگھ جی سے پوچھی تو نرسنگھ جی بولے کہ بہت اچھا سب کو لے آؤ جب پرہلاد جی نے آکر اُس شوکر سے پریوار سمیت چلنے کیواسطے کہا تب اُس شوکر کی استری نے پوچھا کہ بیکنٹھ میں لشٹھا ہمارے کھانے کے واسطے ہے یا نہیں پرہلاد جی نے کہا کہ وہاں نرک نہیں ہے اور بہت اچھے پدارتھ بھوجن کرنے کے واسطے موجود ہیں تب شوکر اور شوکری آپس میں صلاح کر کے بولے کہ ہم کو یہاں بڑا سُکھ ہے ہم تو نرک بیکنٹھ میں دھ جاویں گے یہ بات سُن کر پرہلاد جی نے کہا کہ تم بڑے مورکھ ہو جو بیکنٹھ میں نہیں چلتے جب یہ بات سُن کر وہ شوکر پرہلاد جی کی طرف گھورنے لگا تب پرہلاد جی دوسرا جیو بیکنٹھ میں جانے کے واسطے تلاش کرنے چلے اور ایک بوڑھے آدمی کے پاس جاکر کہنے لگے کہ اب تم بوڑھے ہوئے بیکنٹھ میں چل کر وہاں کا سُکھ بھوگو یہ بات سُن کر وہ بولا کہ ابھی مجھ کو دنیا میں جی کر اپنے بیٹوں کا مونڈن اور بیاہ کر کے ناتی اور پوتے دیکھنے ہیں تمہارے کہنے سے ابھی مرجاؤں تم یہاں سے چلے جاؤ ہمارے بیٹوں کے سامنے جو ایسی بات کہتے تو وہ تم کو ڈنڈ دیتے جب پرہلاد جی نے اُس بوڑھے کی بات سن کر ہار مانی تب نرسنگھ جی کے پاس جاکر بنتی کی کہ اے مہاراج دنیا میں سب چھوٹے بڑے اپنے اگیان سے مایا موہ کے جال میں پھنس رہے ہیں اس لیے کوئی آدمی بیکنٹھ میں جانے کی چاہ نہیں کرتا یہ بات سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے پرہلاد میں جس جیو نے جو تن پایا ہے وہ اُس تن میں خوش رہتا ہے اور اچھا اُس کی کسی طرح پوری نہیں ہوتی آنکھ کان وغیرہ سب اندریاں شتھل ہو جاتی ہیں لیکن من اُس کا سنسار چھوڑنے کے واسطے نہیں چاہتا یہ بات سُن کر پرہلاد جی نے نرسنگھ جی کو ڈنڈوت کر کے بنتی کی کہ اے مہاراج یہ سب آپ کی مایا ہے جس کو آپ دیا کر کے گیان دیتے ہیں وہ آدمی بیکنٹھ جانے کی چاہ رکھتا ہے نہیں تو سب کسی کو گیان ملنا بہت کٹھن ہے کیتومال کھنڈ میں کامدیو بھگوان نے اوتار لیا تھا وہاں پر لکشمی جی پرجا سمیت منتر پڑھ کر ان کی استوتی اور پوجا کرتی ہیں رمنک کھنڈ میں پربھو نے متسیہ اوتار دھارن کیا تھا وہاں رمنک نام راجا اپنی پرجا سمیت متسیہ روپ کی پوجا کرتا ہے ہرنیہ میہ کھنڈ میں کچھپ اوتار نارائن جی نے لیا تھا وہاں ہرنیہ میہ نام راجا اپنی پرجا سمیت اُسی روپ کی پوجا اور استوتی منتر پڑھ کر کرتا ہے اور کرو کھنڈ میں بھگوان نے وراہ اوتار دھارن کیا تھا وہاں کرو نام کا راجا اپنی پرجا سمیت اُسی روپ کی پوجا منتر پڑھ کر کرتا ہے اور پرتھوی وہاں اُن کی استوتی کر کے کہتی ہے کہ آپ ہرنیاکش دیت کو مار کر مجھے پاتال لوک سے لے آئے ہیں ۔

انیسواں ۱۹ ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا حال باقی کھنڈوں کا راجا پریکشت سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا کم پُرش کھنڈ میں شری رام چندر جی براجتے ہیں اور ہنومان جی وہاں پر

بھگت ہو کر رگھناتھ جی کے منتر سے اُن کی پوجا اور استوتی کر کے کہتے ہیں کہ آپ نے کیول سنساری جیوؤں کو شبھ مارگ دکھلانے اور کرتارتھ کرنے کے واسطے نرتن دھارن کیا ہے راون آدک کے مارنے کو اوتار نہیں لیا آپ چاہتے تو اپنی اچھا سے راچھسوں کو مار ڈالتے اور آپ نے جنگل میں شری جانکی جی مہارانی کے بیوگ میں بلاپ کیا تھا سو وہ سنساری جیوؤں کو یہ دکھلایا ہے کہ جب مجھ ایسے پربرھم پرمیشور کو گرہستھی کرنے میں دُکھ ہوا تو دنیا میں جتنے جیو ہیں سب کو استری اور پتر آدک سے دُکھ ملے گا آپ نے نرتن اس واسطے دھارن کیا کہ جس میں آپ کی شرن آنیوالا ایسا سُندر روپ چھوڑ کر دوسرے کو کس واسطے بھجے گا پرمیشور نے بھرت کھنڈ میں یہ بات بچار کر نر نارائن کا اوتار لیا کہ اس کھنڈ کے پرجا جن کلجگ میں تپ اور جپ نہیں کر سکیں گے اس واسطے میں تپسی روپ ہو کر بدری کیدار میں بیٹھا رہوں جو کوئی میرا درشن کرے گا اُس کو اپنے درشن سے تپ کا پھل دے کر اور پوتر کر کے مُکت پدوی دوں گا اس لیے آج تک بدرکا شرم میں بیٹھے ہوئے تپ کرتے ہیں اور وہاں نارد جی سانکھیہ یوگ سے منتر پڑھ کر پوجا اور استوتی کر کے کہتے ہیں کہ اے دینا ناتھ سب جگت کی اُتپتی اور پالن اور ناش کرنے والے آپ ہی ہیں ساتوں دویپوں میں بھرت کھنڈ مدھیہ پردیش سب پرتھوی کی جڑ اور بہت پوتر ہے اس کھنڈ میں جو جیو جیسا کرم کرتا ہے ویسا پھل دوسرے لوگ میں جا کر بھوگتا ہے اس لیے بھرت کھنڈ کرم بھومی کا کیا ہوا پاپ اور پُن کھیت کی طرح بڑھتا ہے سوائے بھرت کھنڈ کے دوسرے جو آٹھ کھنڈ ہیں وہاں ہمیشہ ترتیا یگ کے برابر رہ کر کلجگ اپنا پرویش نہیں کر سکتا وہاں کے رہنے والے دیوتاؤں کی طرح اپنی استریوں کو ساتھ لیکر بھوگ بلاس کیا کرتے ہیں وہاں سدا بسنت رتو اور اندر لوک کے سمان سُکھ بنا رہ کر کسی بات کا دُکھ نہیں ہوتا چاروں برن کا بچار کیول بھرت کھنڈ ہی میں ہے پر دوسرے کھنڈ کے لوگ اتنا سُکھ ہونے پر بھی بھرت کھنڈ کے لوگوں کو اپنے سے اچھا اور بھاگیوان مانتے ہیں بھرت کھنڈ کے جیو تھوڑا اسمرن اور بھجن نارائن جی کا کرنے سے بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور دوسرے کھنڈ اور دویپوں میں یہ بات پراپت نہیں ہوتی آپ نے بڑی کرپا کر کے کلجگ باسیوں کو اپنا درشن دینے کے واسطے اس کھنڈ میں اوتار لیا ہے تسپر بھی کلجگ کے آدمی ایسے کپٹ اور آلس اور ابھمان میں بھرے رہیں گے کہ اُن کو سنساری مایا میں پھنسے رہنے سے آپ کے درشن کرنے کی چھٹی نہیں ملے گی جس پر آپ کرپا کریں گے وہی آپ کے چرنوں کو دیکھے گا اے پریکشت جب دیوتا لوگ سورگ سے اپنے اپنے بمانوں میں بیٹھ کر مندراچل پربت پر بہار کرنے کے واسطے آتے ہیں تب بھرت کھنڈ کے آدمیوں کو دیکھ کر اپنے کو تُچھ سمجھ کر کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو یہ سامرتھ نہیں ہے جو اس سے اُتم پدوی کو پہونچ سکیں بھرت کھنڈ کے جیو شبھ کرم کر کے جتنی بڑی پدوی کو چاہیں پہونچ سکتے ہیں سو ہے راجا جس نے بھرت کھنڈ میں آدمی کا تن پا کر جنم اپنا سنساری مایا موہ میں کھو دیا اور ہری بھجن نہیں کیا اس کا جنم لینا اکارتھ ہوا اُس آدمی کی وہ گت سمجھنا چاہیئے جیسے کوئی دولت ملنے کے واسطے بڑی بڑی محنتوں سے بڑے اونچے پہاڑ پر چڑھ کر دولت کے پاس پہونچ جائے اور پھر بغیر ملنے دولت کے پہاڑ سے نیچے اپنے کو گرا دے تو سب محنت اُس کی اکارتھ ہو کر ہاتھ پاؤں بھی اُس کے

ٹوٹ جاویں تب سوائے پچھتانے کے پھر اُس بوندسے بھینٹ نہیں ہوتی ہے اس لیئے اُچت ہے کہ جو بھرت کھنڈ
میں آدمی کا تن پاوے وہ ہری بھجن کرکے بھوساگر پار اُتر جاوے اور جو کوئی اپنے اگیان سے ایسا نہیں کرتا ہے
وہ پیچھے سے بہت دُکھ پاتا ہے اس بھرت کھنڈ میں چترکوٹ اور گوبردھن آدک بہت سے پربت اور کوشکی اور سرسوتی
وغیرہ ندیاں بھی بہت ایسی ہیں جن کا نام لینے اور درشن کرنے اور نہانے سے سب پاپ آدمی کا چھوٹ کر کایا اُس کی شُدھ
ہو جاتی ہے اس کارن دیوتا لوگ کہتے ہیں کہ بھرت کھنڈ کے جیوؤں نے پچھلے جنم کے پُن سے یہاں جنم پایا جس کھنڈ
میں جنم لینے اور پرمیشور کا بھجن کرنے سے آدمی جلد مکت ہو جاتا ہے اور الابرت کھنڈ کی کتھا نویں اسکندھ میں
آوے گی اُس کھنڈ میں شری مہادیوجی شری پاربتی جی کو ساتھ لیکر سولہ ہزار سہیلیوں سمیت ہمیشہ بہار کرتے اور
شیش بھگوان کی پوجا اور استوتی منتر پڑھ کر کرتے ہیں اور نابھی کھنڈ بھرت کھنڈ میں ملا ہے۔

بیسواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا ابتار پورنک کتھا ساتوں دویپ کی راجا پریکشت سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا نو کھنڈوں کی کتھا ہم نے تم سے برنن کی اب ساتوں دویپوں کا حال سنو
جمبو دویپ میں نو کھنڈ ہیں اس دویپ میں ایک درخت جامُن کا بڑا لاکھ یوجن اونچا ہے اس سے اُس کا نام
جمبو دویپ ہوا اُس درخت کا سایہ لاکھ یوجن کے گھیر میں پڑتا ہے اُس کے پھل کالے کالے ہاتھی کے برابر
بڑے ہوتے ہیں اُس پھل کا اس زمین پر گرنے سے سورج کا تیج پاکر سونا ہو جاتا ہے اس دویپ کے چاروں
طرف کھاری پانی کا سمدر ہے نو کھنڈ کے جو راجا تھے انھوں نے ایک ایک کھنڈ کے چھ چھ حصے کرکے اپنے اپنے
بیٹوں کو بانٹ دیئے ان نو کھنڈوں کی سرحد پر ایک ایک پہاڑ بیچ میں ہے سُمیر پربت کے نیچے رس اور شہد اور گھی
کی تین ندیاں بہتی ہیں دیوتا اور گندھرب آدک کی استریاں اُن ندیوں میں جا کر اسنان کرکے وہ رس پیتی ہیں تو اُن کو
کم طاقتی اور بڑھاپا نہیں ہوتا جمبو دویپ میں راجا سگر کے ساٹھ ہزار بیٹوں نے شیام کرن گھوڑا گیہ کا ڈھونڈھنے
کے واسطے جو زمین کھودی تھی اُس کھودنے سے سنگھل دویپ وغیرہ سات ٹاپو اور پرگٹ ہوئے۔ دوسرا پاکر دویپ ہے
اس میں ایک درخت پاکر دو لاکھ یوجن اونچا ہے اُس کے پھل بہت بڑے ہوتے ہیں اُس کی چھایا دو لاکھ یوجن کے
گھیرے میں پڑتی ہے اس سے اس کا نام پاکر دویپ ہوا اس کے چاروں طرف رس کا سُمدر بھرا ہے جو کوئی اس
درخت کے نیچے جا کر گہنا اور کپڑا اور کھانا وغیرہ جس چیز کی اِچھا کرتا ہے وہ چیز اُس کو اُس درخت سے اُسی وقت ملتی
ہے اُس دویپ میں امرت نام وغیرہ سات کھنڈ ہیں تیسرا شالمل دویپ ہے وہاں سیمل کا درخت چار لاکھ یوجن
اونچا ہے اتنے ہی گھیرے میں اُس کی چھایا پڑتی ہے اس کارن اُس کا نام شالملی دویپ ہوا اُس دویپ کے
چاروں طرف کنارے کنارے آٹھ پہاڑ ہیں ان پہاڑوں پر کنکش اور گندھرب وغیرہ جا کر گاتے اور بجاتے ہیں

وہاں پر تالاب اور باغ اور مکان بہت اچھے اچھے بہار کرنے کے واسطے بنے ہیں سورج وغیرہ سات کھنڈ اس دویپ میں ہیں اُس کے چاروں طرف شراب کا سمدر بھرا ہے چوتھا کُش دویپ ہے وہاں کُش کا برکش آٹھ لاکھ یوجن اونچا ہے اور اتنے ہی گھیرے میں اُس کی چھایا پڑتی ہے اس لیے اس کا نام کُش دویپ ہوا اُس کے چاروں طرف گھی کا سمدر بھرا ہے اُس درخت کے نیچے کُنڈ اور تالاب ایسے بنے ہیں کہ جن میں اسنان کرنے اور پانی پینے سے بھوک اور پیاس سب مٹ جاتی ہے جو بوڑھا اور روگی اس میں اسنان کرتا ہے تو روگ اُس کا چھوٹ جاتا ہے اور موٹا تازہ ہو جاتا ہے اور سکت وغیرہ سات کھنڈ اُس دویپ میں ہیں پانچواں کرونچ دویپ ہے جس میں کرونچ نام پربت سولہ یوجن اونچا ہے اس لیے اس کا نام کرونچ دویپ ہوا اس پہاڑ کو وڑجی بیٹھ کر دہاں ہے سب دیوتاؤں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اس کے چاروں طرف دودھ کا سمدر بھرا ہے اور بیاس وغیرہ سات کھنڈ اس دویپ میں ہیں چھٹواں شاک دویپ ہے وہاں شاک کا برکش بتیس ۳۲ لاکھ یوجن اونچا ہے اور اتنے ہی گھیرے میں اُس کی چھایا پڑتی ہے اس دویپ کے چاروں طرف مٹھے کا سمُدر ہے دیو اور دُوج وغیرہ سات کھنڈ اس دویپ میں ہیں سدھ اور تپسی لوگ اس درخت کے نیچے بیٹھ کر ہری بھجن کرتے ہیں اس درخت کا گرا ہوا پھل کھانے سے اُن کا پیٹ بھرا رہتا ہے اور بھوک پیاس نہیں لگتی ساتواں پُشکر دویپ ہے وہاں ایک درخت کمل کا چونسٹھ لاکھ یوجن اونچا اور اتنے ہی گھیرے میں اُس کی چھایا ہے وہاں زعفران کی خوشبو آتی ہے اس کے چاروں طرف میٹھے پانی کا سمُدر ہے اس درخت کے نیچے مان سرور تالاب ہے وہاں ہنس پنچھی رہتے اور موتی چُگتے ہیں کرم رات وغیرہ سات کھنڈ اس دویپ میں ہیں اے پریکشت راجا پریبرت نے ان ساتوں دویپوں کا راج جھوٹا سمجھ کر چھوڑ دیا اور ہری بھجن کر کے مکتی پائی۔

اکیسواں ۲۱ ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا بستار آکاش اور سورج آدک کا راجا پریکشت سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا جتنا بستار ساتوں دویپوں کا ہم نے تم سے کہا اتنا ہی آکاش بھی لمبا چوڑا ہے جس طرح چنے کی دو دال اوپر اور نیچے ہوتی ہیں اسی طرح آکاش اور پرتھوی کو سمجھنا چاہیئے سورج نکلنے سے تینوں لوک میں پرکاش ہوتا ہے چھ مہینے سورج اُترائن اور چھ مہینے دکشنائن رہتے ہیں سُمیر پربت سے ہو کر تین راستے سورج کے رتھ جانے کے واسطے بنے ہیں اُترائن میں اونچے راستے سے ہو کر رتھ اُن کا جانے سے پرکاش جگت میں زیادہ ہوتا ہے اور دکشنائن میں نیچے کی راہ سے ہو کر جانے اور تارا گنوں کی اوٹ پڑنے سے تیج اُن کا کم ہو جاتا ہے مکر سے لیکر متھن تک سورج اترائن اور کرک سے لیکر دھن کی سنکرات تک دکشنائن رہتے ہیں اترائن سورج میں دن بڑھ کر رات گھٹتی ہے اور دکشنائن میں دن چھوٹا ہو کر رات بڑھتی ہے سورج ایک راشی پر

مہینے بھر رہتے ہیں اور ایک دن رات میں نو کروڑ لاکھ یوجن سورج کا رتھ سُمیر پربت کے چاروں طرف پھرتا ہے سُمیر پربت کے پورب طرف اندر پوری اور دکھن طرف جم پوری اور پچھم طرف برون پوری اور اُتر طرف کُبیر پوری ہے سورج اپنے نکلنے کے استھان سے اُسی کے سامنے ڈوبتے ہیں ایک پہیہ اُن کے رتھ کا چل کر دوسرے پہیئے کی دُھری سُمیر پربت پر دھرو لوک سے دبی ہے سورج کا رتھ چھبیس۲۶ لاکھ یوجن کے بستار میں ہے اس میں سات گھوڑے ایک طرف اور ایک گھوڑا دوسری طرف جوتا رہتا ہے بکیش لوگ اُس رتھ کو پیچھے سے ڈھکیلتے ہیں اور رسّی کی جگہ پر سانپوں سے دُھری وغیرہ اُس رتھ کی بندھی رہتی ہیں ارُن سارتھی رتھ ہانکتا ہے اور بال کھلیہ (बालखिल्य) وغیرہ ساٹھ ہزار رکھیشور جن کے بدن انگوٹھے کے برابر ہیں اُس رتھ کے آگے سورج کی طرف منھ کیے ہوئے استوتی کرتے ہوئے پچھلے پاؤں دوڑتے چلے جاتے ہیں۔

بائیسواں۲۲ ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا حال چندرما اور منگل وغیرہ گرہوں کا راجا پرکیشت سے

راجا پرکیشت نے اتنی کتھا سُنکر پوچھا کہ اے مُنی ناتھ آپ نے کہا کہ سورج کا رتھ سُمیر پربت اور دھرو لوک کے چاروں طرف پھرتا ہے اور چندرما اور دوسرے گرہوں کا حال نہیں کہا سو اُس کو بھی دیا کر کے کہیئے شکدیوجی بولے کہ اے راجا چندرما کا رتھ گیارہ لاکھ یوجن لمبا چوڑا سورج کے رتھ سے لاکھ یوجن اونچا ہے جتنا رتھ سورج کا ایک مہینے میں پھرتا ہے اتنا رتھ چندرما کا اڑھائی دن میں پھرتا ہے اور چندرما کے رتھ سے لاکھ یوجن اونچا منگل کا رتھ اور اُس سے لاکھ یوجن اوپر برہسپت کا رتھ اور اس سے لاکھ یوجن اونچا شکر کا رتھ اور اُس سے لاکھ یوجن اوپر سنیچر کا رتھ اور اُس سے لاکھ یوجن اونچا راہو کا رتھ سترہ لاکھ یوجن کے گھیرے میں رہتا ہے سب رتھوں کی دُھری دُھرو لوک میں لگی رہتی ہیں راہو کا رتھ چندرما اور سورج کے برابر آجانے سے گرہن لگتا ہے سورج کا رتھ سُمیر پربت پر کہیں کہیں رُک جانے سے تیسرے برس ایک مہینہ ملماس کا زیادہ ہوتا ہے جس سے سنکرات برابر رہتی ہے پانچ طرح کے برس ہوتے ہیں ایک سنکرات کی گنتی سے سورج کا برس دوسرا شکل پکش کی دوج سے چندرما کا برس تیسرا چیت شکل پریوا سے سمبت کا برس چوتھا نکشتروں کی گنتی سے پانچواں برہسپت کی گنتی سے جو دوسری راشی پر بدل جاتے ہیں سمجھنا چاہیئے سورج کشتری اور برہسپت اور چندرما براہمن اور منگل ویش اور بدھ شودر برن اور راہو ملیچھ کے واسطے شبھ کاری اور اچھّے ہوتے ہیں اور شکر جیسے استھان پر پڑتے ہیں ویسا پھل چاروں برنوں کو دیتے اور کسی برن سے دوستی یا دشمنی نہیں رکھتے اور سنیچر راہو کیتو چاروں برنوں کو دکھ دیتے ہیں۔

تیئیسواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا حال دھرو لوک کا راجا پرکیشت سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا سُمیر پربت سے تیرہ لاکھ یوجن اونچا دھرو لوک ہے وہاں پر ہمیشہ دھرو جی

سپت رشیوں سمیت سُکھ اور آنند سے رہتے ہیں اور بششٹھ بھرگو کشیپ انگرا اگیستہ، اتری اور پُلہہ یہ سات رشیشور
تارے روپ سے دن رات دھروجی کی پرکرما کرکے اس طرح نہیں ہلتے جس طرح تیل نکالتے وقت بیل چاروں طرف
گھومتا ہے اور کولھو نہیں ہلتا دھرولوک کے نیچے کال چکر پھرتا ہے اشونی وغیرہ ستائیس نکشتر دھرولوک کے آس پاس
بنا آشرے صرف ہوا کے سہارے پر اس طرح چلتے ہیں جس طرح میگھ آکاش میں ہوا کے سہارے چلتے ہیں اس واسطے
دھرولوک کو سُوسیس کے سمان ہونے سے ششمار چکر بھی کہتے ہیں جس طرح بیٹھتے سے سُوسیس کُمھار کے چاک برابر
ہو جاتا ہے وہی روپ دھرولوک کا سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ چودہ نچھتر اُس کے داہنے اور چودہ نچھتر اس کے
بائیں طرف ہو کر اُس چاک کے گھومتے وقت وہ سب اُسی کے آشرے سے گھومتے ہیں اُس کی پوچھ میں پرجاپت
اگن اندر اور دھرم اور پوچھ کی جڑ میں دھاتا بدھاتا اور کمر میں سپت رکھیشور اور اوپر کے ہونٹھ میں اگست جی اور نیچے
کے ہونٹھ میں جمراج جی اور منھ میں منگل اور سوتر استھان میں سنیچر اور کاندھے پر برہسپت اور آنکھوں میں سُورج اور
ہردے میں پرمیشور اور من میں چندرما اور نابھ میں شکر اور دونوں چھاتیوں میں اشونی کمار اور سُواس میں بُدھ
اور گلے میں راہو اور کیتُ اور سب تارا گن بدن کے روئیں میں ہو کر وہ ششمار چکر نارائن جی کا سروپ ہے اس لیے
سب دیوتا اور برھمانڈ کو اسی روپ میں سمجھنا چاہیئے جو کوئی صبح اور شام کے وقت یہ کتھا پڑھ کر دھیان اس
روپ کا کرے گا اُس کے سب پاپ چھوٹ کر اشبھ گرہ کے پھل اُس کو نہ ہوں گے۔

چوبیسواں[۲۴] ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا حال چودھوں لوکوں کا

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرکشت کسی پُران میں ایسا بھی لکھا ہے کہ سُورج سے دس ہزار یوجن نیچے راہو کا رتھ
ہوتا ہے جب اُس کے سامنے سورج اور چندرما کا رتھ آجاتا ہے تب گرہن لگ کر سورج اور چندرما کو بہت دُکھ ملتا
ہے جس کی کتھا ابتار کے ساتھ اٹھویں اسکندھ میں آوے گی لیکن سُدرشن چکر کی رکشا سے راہو اُن کا کچھ نہیں کر سکتا
اُس کے بارہ یوجن نیچے سدھ اور چارن اور ودیا دھر وغیرہ دیوتاؤں کے رہنے کا استھان ہے اس کے بارہ لاکھ یوجن
نیچے یکش اور راکشس اور پشاچ لوگ رہتے ہیں اُن کے سَو یوجن نیچے مرت لوک کی پرتھوی ہے ہنس اور باز
اور گدھ وغیرہ بڑے بڑے اُڑنے والے پنچھی بارہ یوجن سے زیادہ اوپر جانے کی طاقت نہیں رکھتے ساتوں لوک
اوپر کے ایسے ہیں جیسے سات کھنڈ کا گھر ہوتا ہے اور نیچے کے ساتوں لوک اُسی کے برابر ہیں جن کے نام اتل
بتل سُتل تلاتل مہاتل رساتل پاتال ہیں ہر ایک دس دس ہزار یوجن کے بستار میں ہے اور اوپر کے ساتوں
لوکوں کے نام بھور لوک بھوؤر لوک سور لوک مہر لوک جن لوک تپ لوک اور ستیہ لوک ہیں جتنا سُکھ کھانے اور کپڑے
اور بھوگ آدک کا وہاں رہتا ہے اس سے زیادہ نیچے کے لوکوں میں سمجھنا چاہیئے اتل لوک میں

ئے نام دیت رہتا ہے وہ اندر جال وِدیا بہت جانتا ہے دیت لوگ اُس سے وہ وِدیا پڑھ کر کسی کو کچھ نہیں سمجھتے
اُس لوک کے رہنے والے سب دیت اور دانوں اپنی اپنی استریوں سمیت امرت پی کر آنند سے بھوگ بلاس کرتے
ہیں امرت پینے سے اُن کو مرنے اور بوڑھا ہونے کا ڈر نہیں رہتا اور اچھی اچھی اوشدھ کھانے سے اُن کو کوئی
روگ نہیں ہوتا اور اُن کی عمر کی کچھ گنتی نہیں ہے جب بہت دیت پیدا ہونے سے وہاں جگہ نہیں رہتی ہے
تب ہری اچھا سے سُدرشن چکر وہاں جاکر کچھ دیتوں کو مار ڈالتا ہے تب وہ سمانے جوگ بچ کر آنند سے وہاں
رہتے ہیں اُس کے نیچے بتل لوک میں مَے دانوں کا بیٹا اُسر بلوان جس نے چھیانوے مایا اندر جال کی بنائی ہیں
رہتا ہے اور بھان متی وغیرہ اُسی منتر کے سیکھنے سے ایک ساعت میں درخت پھل سمیت لگا کر دکھلا دیتی ہیں یہ سب
اندر جال کی وِدیا سمجھنا چاہیئے اور جمھائی لینے کے وقت بلوان اُسر ون کے مُنھ سے پُنشچلی (पुंश्चली) یعنی زناکار
عورتیں بہت خوبصورت نکل کر تینوں لوکوں میں پھرتی ہیں اور اپنے من کے موافق ایک پُرش کو اٹھا لیجا کر اُسے اوشدھ
کے کُنڈ میں ڈال دیتی ہیں جب وہ کنڈ میں اسنان کرنے سے خوبصورت ہو جاتا ہے اور دس ہزار ہاتھی کا بل اور
کام دیو میں بڑا طاقتور ہو جاتا ہے تب وہ اپنی پچھلی حالت کو بھول کر اپنے کو بڑا بلوان اور بھوگی ایشور کے برابر سمجھ کر
ان تینوں پُنشچلیوں سے بھوگ بلاس کرتا ہے اُسی بتل لوک میں ہاٹکیشور مہادیو رہتے ہیں جن کا بیج اگنی نے منھ سے
کھا کر گنگا کی راہ سے باہر نکال دیا تھا اُسی سے بہت اچھا سونا پیدا ہوا جس سونے کا گہنا دیوتاؤں کی
استریاں پہنتی ہیں اندر مرت لوک کا سونا اُس کی برابری نہیں کر سکتا اُس کے نیچے تیسرے سُتل لوک میں راجا بلی راج
کرتا ہے جس کو وامن بھگوان نے اندر وغیرہ دیوتاؤں کے بھلے کے واسطے وہاں بھیج دیا تھا سو وہ اپنے گرو اور کُل
پریوار سمیت وہاں رہ کر آٹھوں پہر پرمیشور کا درشن پانے سے اپنا جنم سُپھل جانتا ہے دیکھو راجا بلی نے شکراچاریہ
گرو کے منع کرنے پر بھی تین پگ پرتھوی وامن بھگوان کو دان دیدی اسی کارن نارائن جی ترلوکی ناتھ آٹھوں پہر
اُس کے دروازے پر گدا لیے ہوئے بنے رہتے ہیں اس سُتل لوک میں بیکنٹھ کے برابر سُکھ رہتا ہے اسی تین پگ
پرتھوی دان دینے کے پرتاپ سے راجا بلی اگلے منونتر میں اندر پوری کا راج پاویگا دان دینا ایسا اچھا
ہوتا ہے اسکے نیچے چوتھے تلاتل لوک میں ترپُر دانو شری مہادیو جی کا پرم بھگت وہاں راج کرتا ہے شری مہادیو جی
کی کرپا سے اُس کو مرنے کا ڈر نہیں رہتا اس کے نیچے پانچویں مہاتل لوک میں کدرو اور تکشک اور کالیہ وغیرہ
بڑے بڑے سانپ اپنے کُنبہ سمیت جن کے بہت سر اور پھن ہیں وہاں کا راج کرتے ہیں وے لوگ گرڑ جی
سے ڈرا کرتے ہیں اُس کے نیچے چھٹے رساتل لوک میں براٹ کُل دانو اپنے پریوار سمیت آنند سے وہاں کا راج
کرتا ہے اُس کے نیچے ساتویں پاتال لوک میں باسکی وغیرہ بہت بڑے ناگ رہتے ہیں اور شیس جی ہزار
سر والے بہت تیجوان وہاں رہتے ہیں جن کے سر پر پرتھوی ایک سرسوں کے سمان رکھی ہے ہزاروں
سندری ناگ کنیائیں بہت دن رات اُن کی سیوا کیا کرتی ہیں اور شیش جی آٹھوں پہر پرمیشور کے گن
ہزار مکھ اور دو ہزار زبانوں سے گایا کرتے ہیں تسپر بھی اُن کے بھید اور آدی انت کو نہیں پہونچے

شیش جی کے بدن پر ایک شیا بہت سندر رکھی ہوئی ہے اُس پر چتر بھجی روپ بھگوان جگت کو سُکھ دینے والے تیس ہزار یوجن کے سنہرے لکشمی جی سمیت شیین کرتے ہیں نیچے کے ساتوں لوکوں میں سورج اور چندرما کا پرکاش نہیں جاتا ہے وہاں پرمنی اور رتن وغیرہ ایسے ہیں کہ جن کے تیج سے دن رات اجیالا بنا رہتا ہے اور وہاں سُدرشن چکر کی تڑپ سے استریوں کا گربھ گر جاتا ہے اس لیے وہاں کے لوگ بہت نہیں ہوتے اور دیوتاؤں کی طرح سُکھ بھوگتے ہیں اور بوڑھے اور دُبلے نہیں ہوتے ہیں۔

پچیسواں ۲۵ ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا مہما شیش ناگ جی کی

شکدیو مُنی نے کہا کہ شیش ناگ جی بھی گیارہ رُدروں میں سنکرشن نامک ایک رُدر ہیں مہا پرلے میں اُن کے منھ سے آگ نکل کر تینوں لوگوں کو جلا دیتی ہے چودھوں بھون اُن کے ایک پھن پر رکھے ہیں مگر اُن کو کچھ بوجھ نہیں معلوم ہوتا ہر روز ہزاروں دیوتاؤں اور ناگوں کی کنیائیں اُن کی پوجا اور سیوا میں بنی رہتی ہیں تس پر بھی شیش جی کو کام دیو نہیں ستا سکتا وہ کیول سنسار کے بھلے کے واسطے کام کرودھ لوبھ موہ تمن اور اندریوں کو اپنے بس میں رکھ کر آپ اُن کے بس نہیں ہوتے بڑے بڑے یوگی اور مُنی اُن کے چرنوں کا دھیان اور اسمرن آٹھوں پہر کیا کرتے ہیں شیش جی دن رات بیکنٹھ ناتھ کی کتھا اور کیرتن گنے کے سوائے اور دوسرا کام نہیں کرتے جو کوئی مکتی کی چاہنا رکھتا ہو وہ شیش بھگوان کا دھیان اور اسمرن کرکے ان کی شرن پکڑے تو دنیا میں من مانا پھل پا کر بھو ساگر پار اتر جائے شیش جی سے زیادہ کسی دوسرے دیوتا کی پوجا پرمیشور کے ملنے کے واسطے اُتم نہیں ہے کہاں تک اُن کی مہاتم سے کہیں اُس کا کچھ انت نہیں ہے اے راجا جہاں تک اس جیو کے رہنے اور جانے کی گتی ہے وہ تم سے کہی سوائے اسکے اور کہیں یہ جیو نہ جا سکتا اور نہ جنم لے سکتا ہے۔

چھبیسواں ۲۶ ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا حال اور نام نرکوں کا

راجا پریکشت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی آپ نے کئی جگہ کہا ہے کہ پاپ کرنے والے نرک میں جا کر بڑا دکھ پاتے ہیں اور شبھ کرم کرنے والے سورگ لوک آدک کا سُکھ بھوگتے ہیں چودھوں لوکوں کی کتھا کہنے پر بھی آپ نے کسی جگہ نرک کا حال نہیں برنن کیا اس سے مجھ کو نرک کا نام کیول ڈر دکھانے کے واسطے معلوم ہوتا ہے مجھ سے اپنی تمام عمر میں ایک یہی اپرادھ ہوا جو براہمن کے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈال دیا اس پاپ کے بدلے مجھ کو نرک میں جانے کا ڈر لگا ہوا ہے سو نرک کا کوئی الگ لوک پرتھوی پر ہے یا پانی پر ہے

اُس کے نام میں کچھ بھید تو نہیں ہے اس کا حال برنن کیجئیے یہ بات سُن کر شکدیو جی ہنس کر بولے کہ اے راجا تو نرک
میں جانے کے لائق نہیں ہے اس لیے وہاں کا حال تجھ سے نہیں کہا اب پوچھنے پر کہتے ہیں سُن ۔ نرک سمیر پربت سے
ننانوے یوجن دکھن طرف زمین کے نیچے اور پانی کے اوپر ہے دھرت پرشٹھ وغیرہ چاروں برن کے دیوتا اُس
نرک کا دُکھ دیکھ کر اپنے پریوار والوں کو منع کرنے کے واسطے اُس کے دروازے پر بنے رہتے ہیں جس میں کوئی
ہمارے پریوار کا ایسا کرم نہ کرے کہ اس کو نرک میں آنا پڑے سورج کے بیٹے جمراج جم پوری کے راجا ہیں
اور تامسر اور رورو آدی اٹھائیس نرک ہیں اُن کے دکھن طرف سنجمنی نام ایک پوری بھی نرک کے سمان ہے
سو جمراج جن کو دھرم راج بھی کہتے ہیں مرنے کے بعد پاپی کو نرک اور دھرماتما کو سورگ بھیج دیتے ہیں وہ جیو
اپنے کرم کے مطابق دُکھ اور سُکھ بھوگ کر پھر سنسار میں جنم پاتا ہے اب بہت دُکھ پانے پر بھی نرک میں پر ان
نہیں نکلتا جس پاپ کرنے سے جس نرک میں وہ لوگ جاتے ہیں اُس کا حال سُنو کہ جو آدمی دوسرے کا دھن اور استری
چھل بل سے لے لیتا ہے جم دوت اُس کو باندھ کر مگدروں سے مارتے ہوئے تامسر نام مہا اندھ کار نرک میں ڈال
دیتے ہیں وہاں اُس کو کھانا اور پانی نہیں ملتا جو کوئی کسی استری کے پتی یا رکشک کو کسی بہانے سے باہر بھیج کر
اُس کے ساتھ بھوگ کرتا ہے اُس کی آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں اور مرنے کے بعد اُس کو جم دوت مگدروں سے
مارتے ہوئے لے جا کر اُس کے انگ انگ کاٹ کر اندھ تامسر نام نرک میں ڈال دیتے ہیں۔ جو آدمی ادھرم کی
کمائی سے اپنا پریوار پالن کر کے ابھمان سے کہتا ہے کہ میں ان کو بھوجن دیتا ہوں اُس کو جم دوت رورو نام نرک میں
ڈال کر سانپوں سے کٹواتے ہیں جو کسی آدمی یا پشو یا پنچھی کو اپنے کھانے کے واسطے یا دشمنی سے مارتا ہے اُس کو
جم دوت مہارورو نرک میں ڈال دیتے ہیں تب وہ بڑے بڑے سانپوں کے کاٹنے سے بہت دُکھ پاتا ہے
جو آدمی کیول اپنے تن سے پریت رکھ کر اُس کو سُکھ دینے کے واسطے اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر براہمن اور وید شاستر
کو نہیں مانتا اُس کو جم دوت کال سوتر نام نرک میں جس میں سڑا ہوا مانس بھرا ہے ڈال کر اُس کا مانس بڑے بڑے
گدھوں کو کھلاتے ہیں جو کوئی ہرن یا پنچھی وغیرہ کو باندھ کر یا پنجڑے میں بند رکھتا ہے اُسکو جم دوت لوگ کمبھی
پاک نرک میں جو پیپ سے بھرا ہے ڈال کر گرم گرم تیل اُس کے بدن پر چھڑکتے ہیں جو کوئی آدمی اپنے ماتا پتا
کو دُربچن کہہ کر کھانے اور کپڑے کا دُکھ دیتا ہے اس کو جم دوت لے جا کر ایک پٹ پر جہاں دس ہزار یوجن
لمبی زمین تانبے کے سمان ہوئی آگ کی طرح جلتی ہے ننگے پاؤں دوڑاتے ہیں جب وہ پاؤں جلنے اور
بھوک اور پیاس سے وہاں دُکھ پا کر دانہ پانی نہیں پاتا تب اچیت ہو کر گر پڑتا ہے جتنے روئیں پشو
کے انگ پر ہوتے ہیں اُتنے ہزار برس تک اُسی جلتی ہوئی زمین پر وہ تڑپتا ہے جو کوئی شاستر کی راہ
چھوڑ کر اپنے من سے کسی کو دیکھ کر بُری راہ چلتا ہے اُس کو جم دوت اسی پتر نام نرک میں جہاں درختوں میں تلوار کی
طرح پتے لگے ہیں لے جا کر جب درختوں پر چڑھا کر نیچے گرا دیتے ہیں تب بدن کٹ جانے سے اُس کو بڑا دُکھ
ہوتا ہے جو راجا کسی کو بغیر کسی قصور کے سزا دیتا یا براہمن کو پھانسی دیتا ہے اُس کو جم دوت شو کر مکھہ نرک میں

بیجا کر تیل کی طرح پیرتے ہیں تب وہ جیو کولھو میں پیرنے اور سور ایسے جانور کے کاٹنے سے بڑا دکھ پاتا ہے جو کوئی اپنی کمائی میں سے دیوتا اور پتر کا بھاگ نہ دیکر کیول اپنا اور پریوار کا پیٹ پالتا ہے اس کو جم دوت اندھ کوپ نامک نرک میں ڈال دیتے ہیں جہاں وہ سانپ بچھو اور جونک وغیرہ کے کاٹنے سے بہت دکھی ہوتا ہے جو کوئی آدمی اچھی چیز اکیلے ہی کھا کر اپنے ساتھی اور دیکھنے والوں کو نہیں دیتا ہے اس کو جم دوت کرمی بھوجن نام کے نرک میں ہزار یوجن کے کنڈ میں جو کیڑوں سے بھرا ہوا ہے ڈال کر وہی کیڑے اس کو کھلاتے ہیں جو کوئی کسی براہمن کا دھن اور کھیت چرا کر یا زبردستی سے لے لیتا ہے اس کو جم دوت سندشن نام کے نرک میں جہاں بچھو بھرے ہیں ڈال کر لوہے کا گز لال کر کے اس کا بدن داغتے ہیں جو کوئی پرائی استری سے بھوگ کرتا ہے یا جو استری اپنا پتی چھوڑ کر دوسرے مرد کے پاس جاتی ہے جم دوت ان کے بدن میں جلتی ہوئی لوہے کی مورتی لپٹا کر بہت طرح کے دکھ دیتے ہیں جو کوئی پنچ اور نیچ کا بچار نہ کر کے پر استری گمن کرتا ہے اسکو جم دوت بجر کنٹک اور شالملی نرک میں ڈال کر بڑے بڑے کانٹے اس کے بدن میں چبھوتے ہیں - جو آدمی راجا یا بلوان ہو کر کسی کا دھرم زبردستی بگاڑ دیتا ہے اس کو جم دوت بیترنی ندی میں جہاں لوہو اور پیپ اور مل اور موتر آدک بھرا ہے ڈال کر بھوجن کی جگہ وہی کھلاتے ہیں تب پاپی جیو اپنے کرموں کو سمجھ کر وہاں بہت پچھتاتا ہے - جو کوئی لونڈی یا داسی سے بھوگ کرتا ہے اس کو لالا بھکش نام کے نرک میں ڈال کر جم دوت منہ کی لار اور پیپ پلاتے ہیں - جو کوئی راجا یا بڑا آدمی شکار کھیل کر پشو یا پنچھی کو مارتا ہے اس کو جم دوت دس ہزار یوجن اونچے پر لیجا کر وہاں سے پتھر کی چٹان پر گرا دیتے ہیں - جو کوئی آدمی دیوی دیوتا وغیرہ کا نام لے کر اپنے کھانے کے واسطے کسی جیو کو مار ڈالتا ہے اس کو جم دوت پشواسن نام نرک میں ڈال کر مگدروں سے اس طرح کوٹتے ہیں جس طرح اوکھلی میں دھان کوٹا جاتا ہے - آگ لگانے والے کو جم دوت سارمے یادن نام نرک میں ڈال کر ہزاروں کتوں سے کٹواتے ہیں جو کوئی کسی سے دربیہ لے کر جھوٹا نیاؤ کرتا ہے یا جھوٹی گواہی دیتا ہے اس کو جم دوت دس ہزار یوجن اونچا لیجا کر سر نیچے اور پاؤں اوپر کر کے پشواسن نام نرک میں جو لوہے سے بھرا ہوا ہے گرا دیتے ہیں اس کو سوکھی زمین پر پانی بھرا ہوا دکھلائی دیتا ہے اور پانی بھرا ہوا سوکھا دکھلائی دیتا ہے جو براہمن کشتری اور ویش وید کا ادھکاری ہو کر دیوتاؤں کے بہانے یا اپنے سکھ کے واسطے شراب پیتا ہے اس کو جم دوت پچھار کردم نام نرک میں جو لونا مٹی سے بھرا ہوا ہے ڈال کر گلا یا ہوا سیسا پلاتے ہیں - جو براہمن کشتری اور ویش جن جیوؤں کا مانس کھاتا ہے وہی جیو گدھ روپ ہو کر اس کا مانس کھاتے ہیں اور اس کو سوائے خون کے پانی پینے کے واسطے نہیں ملتا ہے - جو کوئی کسی سادھو یا سنت یا کنگال یا اپنے سیوک کو بنا پرادھ دربچن کہہ کر ستاتا ہے اور اندھے آدمی کو پوچھنے پر بھی راہ نہیں بتلاتا ہے اس کو جم دوت رکشو گن بھوجن نام کے نرک میں جہاں راکشس کاٹتے ہیں ڈال کر پانچ پانچ سات سات منہ کے سانپوں سے کٹاتے ہیں - جو کوئی آدمی بھکاری یا بیراگی کو بھیکھ مانگنے کے وقت ٹیڑھی آنکھ دکھلا کر جھڑک دیتا ہے اس کو جم دوت شول پروت نام کے نرک میں ڈال کر بڑے بڑے گدھ اور سانپوں سے کٹاتے ہیں اور کچھ کھانا اور پانی نہیں دیتے

اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جو کوئی آدمی وید اور شاستر سے بِمکھ ہو کر تھوڑا یا بہت بُرا کرم کرتا ہے اور پرمیشور کی کتھا اور اسمرن میں پریت نہیں رکھتا وہ آدمی ضرور نرک میں جا کر اپنے کرم کے مطابق دُکھ پاتا ہے آدمی کا شریر وید اور شاستر سے برخلاف چلنے کے واسطے نہیں ہوتا اپنے شریر کو دوسرے یونی والے بھی پال سکتے ہیں اس لیئے آدمی کو سنت اور مہاتما کی سیوا اور سنگت کر کے گیان سیکھنا چاہیئے اور گیانی ہونے پر بھی سب جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر سمجھ کر دوسرے جیوؤں کی رکشا اور پر اُپکار کرنا اُچت ہے جس میں پرلوک بنے گیانی آدمی جب تک کتھا اور پُران نہ سُنے اور اگیان میں اُس سے نرک بھوگنے جوگ کوئی پاپ بھی ہو جائے اور گیان پراپت ہونے پر پھر وہ بُرا کرم کرنا چھوڑ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرے تو نارائن جی دین دیال سب اپرادھ اُس کا چھما کر کے اس کو دیولوک اور بیکنٹھ کا سکھ دیتے ہیں اور پہلے پاپ کرنے کے کارن سے وہ نرک میں نہیں جاتا اے راجا تم مت ڈرو بھاگوت کتھا سُننے کے پرتاپ سے تمہارا اپرادھ براہمن کے گلے میں سانپ ڈالنے کا چھوٹ گیا اب تم کو مکتی پراپت ہو کر بیکنٹھ کا سکھ ملے گا جو کوئی اس اسکندھ کی کتھا سچے من سے سنے گا اور پڑھے گا وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جائے گا۔

اسکندھ چھٹواں

مکت ہونا اجامل ادھرمی براہمن کا اور کتھا دیوتاؤں اور دیتوں کی۔

دوہا	لکھوں بڑائی نام کی جا کو وار نہ پار		جہہ سمرے سے ہوت ہیں کوٹن جیو نستار

پہلا ادھیائے

کتھا اجامل براہمن کی

اتنی کتھا سُن کر راجا پرکشت نے شکدیوجی سے کہا کہ اے مہاراج آپ نے دوسرے اسکندھ میں آدمی کے بیکنٹھ جانے کے واسطے پربرتی مارگ اور نبرتی مارگ प्रवृत्ति और निवृत्ति دو راہ بتلا کر یہ کہا تھا کہ پرم ہنس اور یوگی نبرتی مارگ سے سورج منڈل میں ہو کر پہلے برہم پوری میں جاتے ہیں کچھ دن وہاں برہما جی کے ساتھ رہ کر اُن کی مکتی ہوتی ہے جو جیو مایا کے گنوں سے بار بار جیتے یا مرتے ہیں وہ جیو پربرتی مارگ سے پہلے چندر منڈل میں جا کر اپنے کرم کے اُنسار سورگ آدک کا سکھ بھوگ کر پھر دنیا میں پیدا ہوتے ہیں آپ نے کتھا چودھوں لوک اور سورگ اور نرک دھرم اور ادھرم کرنے والوں کی گت جو پاپ کے بدلے نرک کا دُکھ اور پُن کے بدلے سورگ کا سکھ پاتے ہیں سُنائی اور سب حال راجا سوایمبھو منو اور پریہ برت اور اُتان پاد اور دیو ہوتی اور دُھرو آدک اُن کے بیٹے

اور ساتوں دیپ اور نو کھنڈ اور ساتوں سمندر اور پرتھوی کا بستار اور بھومنڈل آدک کا برنن کیا اب میں ایسی تدبیر
سُننا چاہتا ہوں کہ جس دھرم کرنے سے پاپی اور ادھرمی لوگ بھی پوتر ہو کر سورگ کا سُکھ پاویں آپ دیا کر کے
بتلائیے جس میں کوئی جیو نرک میں نہ جاوے یہ بات سُن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو لوگ منسا باچا کرمنا سے
جان بوجھ کر پاپ کریں گے اُن کو اُس ادھرم کے بدلے اُن نرکوں کا دُکھ جو میں نے کہا ہے ضرور بھوگنا پڑے گا
اس واسطے آدمی کو چاہیئے کہ یہ تن پا کر ہر ساعت اپنے مکت ہونے کی تدبیر کرتا رہے جو کوئی اس تن میں اس کا
سوچ نہیں کرتا ہے وہ اپنا جنم اکارتھ کھو کر پیچھے بہت پچھتاتا ہے آدمی سے کوئی پاپ چھوٹا یا بڑا کسی طرح کا
ہو جاوے تو اس کا پرائشچت کفارہ تھوڑا یا بہت شاستر کے مطابق کر ڈالے جس طرح روگ بنا اوشدھ کھائے نہیں جاتا
اُسی طرح پاپ بھی بنا پرائشچت کیے نہیں چھوٹتا یہ بات سُن کر راجا پریکشت نے بنتی کی کہ اے مہاراج جان بوجھ کر
پاپ کرنے والا جو ایک مرتبہ پرائشچت کر کے شدھ ہو کر پھر پاپ کرے گا تو اس کا اُدّھار پرائشچت کرنے سے
کس طرح ہو سکتا ہے یہ بات سُن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پاپ اور پُن دونوں ایک ایک کرم ہیں اچّھا کرم
کرنے سے پاپ چھوٹتا ہے لیکن پھر پاپ نہ کرے جس طرح روگ چھوٹنے کے واسطے دوا کھا کر پرہیز نہیں کرتا یا
تھوڑے دن پرہیز کر کے پھر کھٹّا میٹھا کھانے لگتا ہے تو دوا کھانا اور نہ کھانا دونوں برابر ہو کر روگ اُس کا
نہیں چھوٹتا بلکہ اور زیادہ ہو جاتا ہے جس طرح ہاتھی نہا کر پھر مٹی اٹھا کر اپنے سر پر ڈال لیوے تو اُس کو
نہلانے سے کیا فائدہ ہو گا جیسا اُدّھار گیان ملنے سے ہوتا ہے ویسا اچّھا اُتم کرم کرنے سے جلدی پاپ نہیں
چھوٹتا لیکن پرہیز کرنے والے کا روگ نہیں بڑھتا اس لیئے شبھ کرم کرنا اچّھا ہے کچھ دن کے بعد اُس کا بھلا ہو جاتا
ہے سوائے اس کے پاپوں کو ناش کرنے کے واسطے برھمچریہ اور برت کر دھرم اور تپ کرنا اور اندریوں کو
اپنے قابو میں رکھنا اور من کو سنساری مایا موہ سے برکت رکھ کر سچ بولنا اور منسا باچا کرمنا کسی کا بُرا نہ چاہ کر
جہاں تک ہو سکے پر اُپکار کرنا اور کسی جیو کو دُکھ نہ دینا اُچت ہے یہ سب تدبیر کرنے سے بھی پاپ کٹ جاتے ہیں لیکن
جیسا پرمیشور کے چرنوں میں بھگتی اور پریت رکھنے اور ان کا نام جپنے اور کتھا اور کیرتن سننے سے بہت جنم کے
پاپ چھوٹ کر آدمی جلد مکتی پاتا ہے ویسا تپ وغیرہ کے کرنے سے شدھ نہیں ہوتا جس طرح صبح کے وقت
کُہرے کا اندھیرا سورج دیوتا کے پرکاش سے دُور ہو جاتا ہے اُسی طرح واسودیو شری کرشن جی کا نام لینے سے بہت
جنموں کے بڑے بڑے پاپ نہ معلوم کہاں بھاگ جاتے ہیں جیسے زمین پر درخت اور پھل وغیرہ اُگتے ہیں ویسے ہی
آدمی پرمیشور کا بھجن اور بھگتی کرنے سے من بانچھت پھل پاتا ہے اس لیئے آدمی کو دنیا میں پرمیشور کی پریت
پیدا ہونے کے واسطے سوائے ست سنگ اور سیوا کرنے سادھو اور مہاتماؤں کی دوسری راہ اچھّی نہیں ہوتی
اور اُن کے ست سنگ اور سیوا کرنے سے بہت جلد من آدمی کا سنسار سے برکت ہو کر مکتی پاتا ہے جو
لوگ پرمیشور سے بمکھ ہیں وہ پرائشچت کرنے سے بھی کسی طرح شدھ نہیں ہوتے جس طرح شراب کا گھڑا گنگا جل
سے دھونے سے پوتر نہیں ہو سکتا جس نے ایک مرتبہ بھی اپنا چت شری کرشن جی کے چرنوں میں لگا یا وہ

سپنے میں بھی جمراج اور جم دوتوں کو نہیں دیکھتا تم جانو کہ وہ سب پرائشچت کر چکا ہم ایک کتھا نارائن نام کے مہاتم کی
جس میں وشنو بھگوان اور جم دوتوں کا سمباد ہے کہتے ہیں سُنو کہ پچھلے جگ میں اجامل نام کا ایک براہمن رہنے والا قنوج
کا ایک لونڈی سے محبّت رکھ کر چوری اور ٹھگی اور جوے کا کام کرتا تھا اُس لونڈی سے دس لڑکے اُسکو پیدا ہوئے
اُس نے اپنے چھوٹے بیٹے کا نام نارائن رکھا اُس بیٹے سے اُس کو بڑی پریت تھی اس لیے کھاتے پیتے اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے
اس کی یاد من میں رکھتا تھا جب اسی چلن اور بیوہار سے اجامل کی عُمر اٹھاسٹھ برس کی ہوئی اور اُسکے مرنے کا وقت
آ پہونچا تب تین جم دوت بھیانک رُوپ گدا اور پھانسی لیے ہوئے اُس کی جان نکالنے کے واسطے آئے اور گلے میں پھانسی
ڈال کر کھینچنے لگے تب اجامل نے اُن کا بھیانک رُوپ دیکھتے ہی گھبرا کر جیسے نارائن نام اپنے بیٹے کو چلّا کر پکارا ویسے ہی
انت سمے نام لینے کے پرتاپ سے وشنو بھگوان کی آگیا سے چار دوت شیام رنگ چترُبھج رُوپ شنکھ چکر گدا پدم لیے
ہوئے تیجوان سونے کی چھڑی لیے ہوئے اُس کے پاس پہونچ کر جم دوتوں سے کہنے لگے کہ تم ہمارے سامنے اس کو
دُکھ دیکر جمراج کے پاس نہیں لے جا سکتے یہ بات سُن کر جم دوتوں نے کہا کہ سنو مترّ اس براہمن نے دنیا میں
بہت پاپ کیے ہیں اور پاپی کو ڈنڈ جمراج جی دیا کرتے ہیں اس لیے ہم اُن کے حکم کے موافق اس کو نرک میں
لے جائیں گے تمھیں نارائن جی کے دوت ہو کر ایسے ادھرمی کے پاس آنا اور ہم کو لے جانے سے منع کرنا نہ چاہیئے
یہ بات سُن کر وشنو بھگوان کے دوتوں نے کہا کہ تم دھرم راج کے دوت ہونے پر بھی یہ نہیں جانتے کہ کس آدمی کو سُکھ یا
دُکھ دینا چاہیئے اس لیے تم ہم کو دھرم اور ادھرم کا حال بتلاؤ کہ کس پاپ کرنے والے کو ڈنڈ دینا چاہیئے اور کون کرم
کرنے والے کو سُکھ دینا چاہیئے جم دوتوں نے کہا کہ جو بات وید اور شاستر میں اچھّی لکھی ہے اس کو دھرم اور جو کرم بُرا
لکھا ہے اُس کو ادھرم سمجھنا چاہیئے کیونکہ وید شاستر کی بات نارائن جی کی آگیا سے ہوئی ہے پاپ اور پُن کرنے
کے گواہ سُورج اور چندرما اور دن رات اور دِشا اور وایو آدک دیوتا ہیں انھیں لوگوں سے دھرم اور ادھرم
کا حال پوچھ کر منوشیہ کو دکھ یا سُکھ دیا جاتا ہے ایسا کوئی جیو دنیا میں نہو گا کہ جس سے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے پاپ اور
پُن نہو یہ اجامل براہمن کے گھر پیدا ہو کر وِدّیا پڑھ کر شاستر کے مطابق گرُو اور ماں باپ اور اگنی اور سورج اور وشنو
بھگوان کی بھگتی رکھ کر اپنے دھرم اور کرم سے رہتا تھا ایک دن اپنے باپ کی آگیا کے موافق جنگل سے لکڑی اور
پتّا اور پھول وغیرہ توڑ کر لیے چلا آتا تھا کہ راہ میں کیا دیکھا کہ ایک بھیل اپنی بیشیا کو ساتھ لیے ہوئے دونوں متوالے
ہو کر آپس میں ہنستے اور کلول کرتے چلے جاتے ہیں اس براہمن کو دیکھتے ہی وہ بیشیا کامدیو کے بس متوالی ہو کر اُس
کے گلے میں لپٹ گئی تب یہ براہمن بھی کامدیو کے بس ہو کر اُس سے بھوگ کر کے اُس کو اپنے گھر لے آیا اور
اپنے ماں باپ جوان استری اور گرُو اور دھرم کرم سب کو چھوڑ دیا اور اُس بیشیا کے ساتھ رہ کر مانس اور مدرا
کھانے پینے لگا تھوڑے دنوں میں سب مال باپ کا پھونک دیا پھر چوری ٹھگی جُوا کا پیشہ کر کے اپنا کُٹمب
پالنے لگا اس واسطے ایسے مہا پاپی کو ہم جمراج کے یہاں سے لینے آئے ہیں کہ جس میں یہ اپنے کرموں کا ڈنڈ
وہاں پا کر شُدّھ ہو جائے۔

دوسرا ادھیائے

کہنا وشنو بھگوان کے دوتوں کا مہاپرمیشور کے نام کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جم دوتوں سے اجامل کے ادھرم کرنے کا حال سُن کر وشنو بھگوان کے دوت بولے کہ دھرم راج کے یہاں بڑا اندھیر ہے کچھ انصاف نہیں ہوتا کیونکہ اُن کے دوت بنا اپرادھ سادھو لوگوں بھی دُکھ دیتے ہیں جب دھرم راج سب پاپ اور پُن جاننے پر بھی ایسی ناانصافی کریں گے تو سنسار کا کام جس میں کوئی اپنے دھرم اور ادھرم کا حال نہیں جانتا کس طرح چلے گا جو کوئی کسی کے اعتبار پر گود میں سر رکھ کر سوئے اور وہی اُس کا سر کاٹ لیوے یا ماں باپ اپنے بیٹے کو زہر دیویں تو اُس کی رکشا کون کر سکتا ہے تم لوگوں نے نارائن نام کی مہما نہیں سُنی۔ جو آدمی جان کر یا دھوکے سے یا ڈر سے یا ہنسی سے بھی پرمیشور کا نام لیتا ہے اُس کے سب بڑے بڑے پاپ بھی مثلاً سونا چرانے اور گئو اور براہمن اور تپسی اور ماں باپ کے مار ڈالنے اور گرو کی استری سے بھوگ کرنے اور گرو کو بری بات کہنے اور شراب پینے وغیرہ کے انت سمے پرمیشور کا نام لینے سے چھوٹ جاتے ہیں اس براہمن نے مرتے وقت نارائن کا نام اپنے منہ سے نکالا اگرچہ اُس کے بیٹے کا نام تھا تو کیا سندیہہ ہے اُسی نام لینے کے پرتاپ سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ کر یہ براہمن بیکنٹھ میں جانے کے لائق ہو گیا اس نام لینے اور پاپ چھوٹنے کے پیچھے پھر اس نے کوئی پاپ نہیں کیا جو ڈنڈ دینے کے لائق ہو نارائن کا نام لینے سے زیادہ اور کوئی پرائشچت پاپوں کا چھڑانے والا دنیا میں نہیں ہے اگر کسی جگیہ یا تپ یا ہوم وغیرہ میں کچھ بھول جاوے تو رام اور کرشن کا نام لینے سے وہ شُدھ ہو جاتا ہے کوئی تیرتھ برت نیم تپ جپ جگیہ ہوم دان دھرم رام نام لینے کے برابر نہیں ہو سکتا جو آدمی نارائن چار اکشر کا نام اپنے منہ سے نکالتا ہے اُس کو پرمیشور ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ دیتے ہیں بڑے بڑے یوگی اور منیشوروں نے پرمیشور نام کا مہاتم سب سے بڑا لکھا ہے اُن کا نام لینے اور اُن کی کتھا سُننے اور اُن کی بھگتی کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں جس طرح دنیا میں دس بیس آدمی ایک جگہ بیٹھے ہوں اور اُن میں سے کسی کا نام لیکر کوئی پکارے تو وہ آدمی آنکھ اُٹھا کر اُس کی طرف ضرور دیکھتا ہے اسی طرح پرمیشور ترلوکی ناتھ نے اجامل کے نارائن نام لینے سے آنکھ اٹھا کر دیکھا تھا جس طرح آدمی کا روگ دوا جان کر اور انجان میں دونوں طرح کھانے سے چھوٹ جاتا ہے اور ایک چنگاری آگ کی روئی اور لکڑی کے بڑے ڈھیر کو ساعت بھر میں جلا دیتی ہے اسی طرح ایک مرتبہ نارائن نام لینے سے بہت پاپ روئی اور لکڑی کی طرح جل کر مٹ جاتے ہیں اور پرمیشور نے وید میں ایسا کہا ہے کہ جو کوئی میرا نام لیوے اُس کو میں کرتارتھ کر دیتا ہوں جس طرح جنگل میں شیر کی آواز سُن کر ہرن بھاگ جاتے ہیں اسی طرح رام نام منہ سے نکلتے ہی شریر سے پاپ نکل کر مارے ڈر کے بھاگ جاتے ہیں جب وشنو بھگوان کے دوتوں نے

ایسی ایسی باتیں کہہ کر جم دوتوں کو وہاں سے نکال دیا اور چار بھجا والے دوتوں کا درشن کرنے سے اجامل کو گیان اور
بیراگ ہوا اب وہ پرمیشور کے نام کی مہاسن اور سمجھ کر بہت پچھتا کر کہنے لگا کہ میں نے براہمن کے گھر جنم پا کر اپنا
کرم اور دھرم چھوڑ دیا اور لونڈی کے ساتھ رہ کر اپنی عمر بُرے کرم میں کھو دی ان سادھوؤں کے آنے
سے میری جان بچی نہیں تو جم دوت نہ معلوم کیا کیا دُکھ مجھ کو دیتے جس نارائن نام لینے کے پرتاپ سے میرا بھلا ہوا
اب عمر بھر پرمیشور کا نام جپ کر اپنا جنم سدھاروں گا اجامل اس طرح پچھتانے لگا اور وشنو بھگوان کے پارشد
وہاں سے انتردھان ہو گئے اجامل نے اسی وقت اپنا چت سنساری مایا موہ سے برکت کر لیا پارشدوں کا درشن
کرنے کے پرتاپ سے ایک برس اور عمر اُس کو ملی تب وہ ہردوار جا کر اپنے سچے من سے پرمیشور کا دھیان اور سمرن
کرنے لگا جب اس کو وہاں ایک برس دھیان اور بھگتی کرتے ہوا گزرا تب بیکنٹھ سے بہت اچھا بمان اس کے
پاس آ کر اُترا تب وہ اس بمان پر چڑھ کر گاتا بجاتا ہوا بیکنٹھ کو چلا گیا اور چتربھجی رُوپ ہو کر وہاں رہنے لگا یہ
حال دیوتا اور رکھیشوروں نے دیکھ کر اس کی بڑائی کی۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا دیکھو ایسے
مہاپاپی نے اپنے بیٹے کے دھوکے سے نارائن کا نام اپنے منہ سے لیا تھا وہ ایسی پدوی کو پہونچا تو پھر جو کوئی سنسار
سے برکت ہو کر ہری بھجن کرتا ہے اس کی گت کیا کہنا چاہیئے اُن کا بھگت نرک میں نہیں جاتا۔

تیسرا ادھیائے

کہنا یم دوتوں کا حال اجامل کا یمراج سے

راجا پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی سے پوچھا کہ اے مہاراج یم دوتوں نے اجامل کے پاس سے
جا کر یمراج سے کیا کہا اور دھرمراج نے کیا جواب دیا سو بھی دیا کر کے کہئے شکدیوجی بولے کہ اے راجا یم دوتوں
نے یمراج سے جا کر کہا کہ دنیا میں بہت سے انصاف کرنے والے ہم کو دکھلائی دیتے ہیں جب بہت لوگ
انصاف کریں گے تب آپس کے جھگڑے میں کسی پاپی کو بیکنٹھ میں اور کسی دھرماتما کو نرک میں بھیج دینگے
ہم لوگ آج تک کیول آپ کو انصاف کرنے والا جان کر آپ کے حکم سے سب جیوؤں کو لاتے تھے اور کرم
کے مطابق اُن کو پھل ملتا تھا آج ہم لوگ آپ کے حکم سے اجامل پاپی کو لینے گئے تھے اُس نے ہم کو
دیکھ کر نارائن اپنے بیٹے کو پکارا ویسے ہی چار پارشد شیام چتربھج روپی نے آ کر اس پاپی کو ہم سے چھین لیا
اس لیے ہم کہے دیتے ہیں کہ اس کی تدبیر کرو جس میں ہمارا اپمان نہ ہو یہ بات سُن کر یمراج نے برھم رُوپ
بھگوان کا دھیان کر کے دوتوں سے کہا کہ تم لوگ نارائن نام کی مہما نہیں جانتے اس نام کا مہاتم برُن اور اندر
آدک اٹھارہ دیوتا اور بھرگو آدک رکھیشور بھی اچھی طرح نہیں جانتے ہم برھماجی اور راجا جنک اور منو اور بھیشم
پتامہ۔ پرہلاد اور راجا بلی اور شکدیوجی اور ناردجی اور شری مہادیوجی اور کپل دیوجی اور سنکادک چاروں بھائی

اُس نام کے مہاتم کو اچھی طرح جانتے ہیں دیکھو اس نام کا پرتاپ ایسا ہے کہ اجامل ایسا مہا پاپی اپنے بیٹے
کے دھوکے سے نارائن نام لے کر تمھاری پھانسی سے چھوٹ گیا ہم اور برھما جی اور شری مہادیو جی اور اندر
وغیرہ سب دیوتا پرمیشور کی سیوا میں رہتے اور اُن کے حکم کے موافق سب کام کرتے ہیں بھگوان کی اِچھا سے سب
اُتپتی اور پالن اور ناش تینوں لوک کا ایک ساعت میں ہوتا ہے اور اُن کی مایا میں سب جگت بندھا رہتا ہے
اُن کے دوت سب جگہ رہتے اور بھگتوں کی رکشا کرتے ہیں لیکن کسی دیوتا اور منوشیہ کو دکھلائی نہیں دیتے انھیں دوتوں
نے اجامل کو تم سے چھُڑا دیا تم اس بات میں کچھ دُکھ نہ مان کر اپنا بڑا بھاگیہ سمجھو جو تم کو اُن کا درشن ملا اُن کا درشن دیوتا
اور رکھیشوروں کو بھی جلدی نہیں ملتا جم دوتوں نے یہ مہاتم نارائن نام کا سن کر جم راج سے کہا کہ جب پرمیشور کا نام
ہی لینے سے ایسا پھل ہوتا ہے تو پھر وید اور شاستر میں پاپ چھُڑانے کے واسطے تپ آدک کٹھن کٹھن پرائشچت
کیوں کہے ہیں دھرم راج نے کہا کہ جو آدمی نام کی مہما نہیں جانتے اُن کے واسطے تپ اور یگیہ آدک سب بھگتی
کہا ہے جس میں آدمی کا من پرمیشور کی بھگتی اور پوجا میں لگے نہیں تو نارائن کا نام لینے سے بڑھ کر کوئی دوسرا شُبھ کرم
نہیں ہے یگیہ اور تپ وغیرہ کرنے سے ایک ہی پاپ چھوٹتا ہے اور پرمیشور کا نام جپنے سے بہت سے پاپ چھوٹ
جاتے ہیں بھگوان نے کلجگ باسیوں کو کیول ڈرانے کے واسطے یگیہ اور تپ آدک کٹھن کٹھن پرائشچت بنا دیے
ہیں جس میں دنیا کے لوگ اس ڈر سے پاپ نہ کریں نہیں تو آدمی بے ڈر ہو کر ایسا بچارتا ہے کہ پہلے دنیا کے
سُکھ کرنے کے واسطے پاپ کر لیویں پیچھے سے پرمیشور کا نام لے کر شُدّھ ہو جاویں گے یہ بات سُن کر
یم دوتوں نے کہا کہ اے مہاراج جو ایسا ہی ہے تو ہم لوگوں کو کس واسطے بھیجتے ہیں تب دھرم راج نے
کہا کہ ہم تم کو اُس آدمی کے لانے کے واسطے کہتے ہیں جس نے اپنی تمام عمر میں کبھی پرمیشور کا نام نہ لیا ہو یا کبھی
پرمیشور کی لیلا اور کتھا نہ سُنی ہو ایسے آدمی کو بڑا پاپی سمجھنا چاہیئے اور جو نارائن جی کی شرن میں جاتا ہے اُس سے
پاپ نہیں ہوتا پرمیشور اُس کو بُرے کاموں سے بچائے رکھتے ہیں تم لوگ آج سے ایسے پاپی کو بچار کر لایا کرو
جو پرمیشور سے بِمُکھ ہو جو لوگ ہری بھجن میں رہ کر شالگرام کا چرنامرت ہر روز لیتے ہیں اُن کے پاس کبھی مت جانا
وہ لوگ کُندن کی طرح شُدّھ ہو کر مُکتی پاتے ہیں ایسا کہہ کر دھرم راج نے پرمیشور کا دھیان کر کے اپنے دوتوں کا اپرادھ
ان سے چھما کرایا یم دوتوں نے یہ بات سُن کر ڈر مانا اور آپس میں یہ صلاح کی کہ آج سے کبھی اُس آدمی کے پاس جو
ہری چرچا کرتا ہو نہ جانا چاہیئے اتنی کتھا سُن کر راجا پریکشت نے کہا کہ اے مہاراج اجامل جیسے بڑے پاپی کے منھ
سے مرتے وقت نارائن کا نام کس طرح نکلا شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجا ایک دن چار سادھو تیرتھ جاترا کرتے ہوئے
اجامل کے گانْو میں شام کے وقت پہونچے اُنھوں نے اپنے ٹِکنے کے واسطے کسی ہری بھگت کا گھر لوگوں سے پوچھا
تب گانْو کے لوگوں نے ہنسی سے اجامل ادھرمی کا گھر بتلا دیا جب سادھو لوگ وہاں گئے تب اجامل کی
پتریا نے اُن سادھوؤں کو اچھا گھر ٹکنے کے واسطے دے کر دھونی پانی سے اُن کی خدمت کی صبح کو چلتے وقت
سادھوؤں نے اُس پتریا سے جو حاملہ تھی کہا کہ تیرے بیٹا ہو اُس کا نارائن نام رکھیو اُن کے حکم کے موافق اجامل نے

اُس بیٹے کا نام نارائن رکھا اُن سادھوؤں کی کرپا سے مرتے وقت اجامل کے منھ سے نارائن نام نکلا تھا دیکھو
سنت مہاتما کی خدمت بیکار نہیں جاتی جو لوگ سادھو اور ویشنو वैष्णव کی سنگت اور ٹہل کرتے ہیں اُن کو کوئی دُکھ
نہیں دے سکتا یہ سُن کر راجا پریکشت بہت خوش ہوئے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا یہ کتھا ہم نے اگستیہ مُنی سے
سُنی تھی سو وہ تم کو سُنائی راجا پریکشت نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ نے بڑی دیا کر کے نارائن نام کا مہاتم مجھ کو سُنایا۔

چوتھا ادھیاے

پیدا ہونا دکش کا پرچیتوں کے یہاں

راجا پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مہاراج آپ نے دیوتا اور دیت وغیرہ کی پیدائش تھوڑی سی
کہی اب میں اُس کو بستار پوربک سُننا چاہتا ہوں یہ سُن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پراچین برہش کے دس بیٹے
پرچیتا نام کے سمدر کے کنارے جا کر شری مہادیو جی کے گیان سکھلانے سے پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے اُنکے
چلے جانے کے پیچھے نارد مُنی کے کہنے سے پراچین برہش راج گدّی کو خالی چھوڑ کر جنگل میں ہری بھجن کرنے کو چلے گئے
تب ان کا بہت سا راج دوسرے راجا لوگوں نے دبا لیا اور بہت سے شہر اور گاؤں اُجڑ کر جنگل ہو گئے جب پرچیتوں کو
ہری بھجن کے پرتاب سے پرمیشور کا درشن مل چکا تب نارد مُنی نے ایک دن گھومتے ہوئے جا کر حال اُجڑنے شہر
اور ہو جانے جنگل اور دبا لینے اُن کا راج دوسرے راجوں کے ہاتھوں اُن سے کہہ دیا یہ بات سُنتے ہی مارے غصّے کے
آگ کی طرح سانس اُن کی ناک سے نکلی کہ جس کی لَو (شعلہ) سے جنگل جلنے لگا یہ حال دیکھتے ہی چندرما نے نم لوچا نام لڑکی
جو بشوامتر اور مینکا اپسرا کے سنجوگ سے پیدا ہوئی تھی لا کر پرچیتوں سے اُس کا بواہ کر دیا جیسے ہی پرچیتوں نے آنکھ
اٹھا کر لڑکی کو دیکھا ویسے ہری اِچھّا سے اُسے گربھ رہ گیا اور دسویں مہینے دکش نام بیٹا پیدا ہوا تب پرچیتوں نے اپنے
باپ کا دیش بسانے اور سرشٹی بڑھانے کی اُس کو آگیا دی تب دکش نے مانسی سرشٹی سے بہت آدمی پیدا کیے
یہ لوگ استری اور پرش کے بھوگ نہ کرنے سے زیادہ نہیں ہوتے تھے اس لیے دکش نے مانسی سرشٹی بڑھانے
کے لیے سندر اچل پہاڑ پر جا کر کچھ دن تپ اور دھیان پرمیشور کا کر کے اس طرح ہنس گہیہ نام استوتر سے انکی استوتی
کی کہ میں اُس پرش کو نمسکار کرتا ہوں جس کا دیریہ کبھی نہیں گھٹتا اور مایا کے گنوں میں وہ دیریہ پڑ کر جڑ کو چیتن کرتا ہے
اور اُس جیو آتما سے اسنیہہ رکھتا اور سب اندریوں کا حال جانتا ہے اور اِندریاں اُس کا بھید نہیں جان سکتیں
میں اُس پربرہم پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں جس کی کرپا سے شریر اور پران اور من اور بُدھی یہ سب اپنا اپنا کرم کرتے
ہیں گیانی لوگ جن کے چرنوں کا دھیان آٹھوں پہر ہردے میں رکھ کر ان کو پرنام کرتے ہیں میں اُس ابناشی
پرش کا چرن پکڑتا ہوں جس سے یہ سب جگت پیدا ہوا ہے اور اُسی کا روپ ہو کر اُس کے آشرے پر استھت ہے
اور جو اس جگت سے الگ رہ کر اپنی مایا کا دخل اُس میں رکھتا ہے ایسے ایشور کو میں ڈنڈوت کرتا ہوں جب

دکش نے ایسی استوتی کرکے نارائن جی کو خوش کیا تب وہ سانولی صورت چتر بھجی مورت شنکھ چکر گدا پدم لئے تاپ ہارنی چتون تیجوان پیتامبر دھارن کئے کریٹ مکٹ کنڈل ساجے بیجنتی مالا اور بن مالا براجے کوستبھ منی پہنے گرڑ پر سوار ناردجی وغیرہ بھگتوں اور سولہ پارشدوں کو سنگ لئے مند مند مسکراتے ہوئے دکش کے سامنے آئے ایسا روپ دیکھتے ہی جب دکش نے بڑی خوشی سے ساشٹانگ ڈنڈوت کی تب بھگوان جی اُس کو اپنا بھگت جان کر بولے کہ اے پرچیتا کے لڑکے تو اپنی تپسیا سے سدھ ہوا اور ہم تیری استوتی کرنے سے بہت خوش ہوئے برھما جی اور مہادیوجی ادک جو میرے بھگت ہیں ان کو میں اپنا متر جانتا ہوں تپ میرا ہردے اور جگیہ میرا شریر اور دھرم میری آتما اور دیوتا میرے پران ہیں اس جگت کا پیدا کرنے والا میں ہی ہوں برھما نے بھی تپ کے پرتاپ سے اس جگت کی رچنا کی ہے تم بھی پنچ جنیہ پرجاپتی کی لڑکی اسلتی سے بواہ کرکے میتھن کرنے سے دنیا پیدا کرو مانسی سرشٹ سے پیدا ہوئے لوگ برکت ہو کر تپ کرنے کے واسطے چلے جاتے ہیں ان کو کسی سے پریت نہیں ہوتی استری پرش کے بھوگ کرنے سے موہنی سرشٹی بہت پیدا ہو کر سنساری مایا میں اِس طرح لپٹے رہیں کہ جیس طرح گرد میں چھپا لپٹا رہتا ہے آج سے سب جیو میتھن کرنے سے دنیا میں پیدا ہو کر اپنے اپنے کرموں کا پھل پاویں گے یہ کہہ کر نارائن جی وہاں سے انتردھان ہو گئے اور دکش اُس لڑکی سے بواہ کرکے گھر آ کر راج کرنے لگے ۔

پانچواں ادھیائے

پیدا ہونا دس ہزار لڑکوں کا اُسی اِستری سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جب دکش کو اُسی استری سے دس ہزار لڑکے پیدا ہوئے تب دکش نے سب کا نام ہریشو (ہرےشو) رکھ کر اُن سے کہا کہ پہلے تم لوگ پرمیشور کا تپ کرکے پیچھے سے سنتان پیدا کرو یہ بات سُنتے ہی وہ دس ہزار لڑکے پچھم طرف نارائن نام تیرتھ پر جا کر جب پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے تب نارد منی نے دیا کرکے اُن لوگوں کو بھوساگر پار اُتارنا بچار کر اُن سے کہا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ سب سنسار کا پیدا کرنے والا ایک پُرش ہے اُس کے سمان دوسرا نہیں ہو سکتا سب جیوؤں میں اُسی کے تیج کا پرکاش رہتا ہے اسی کی شکتی سے سب جیوؤں کو چلنے پھرنے کی سامرتھ ہوتی ہے مہاپرلے ہونے پر بھی کیول وہی ابناشی پُرش بنا رہتا ہے سو تم لوگ جگت کو کس طرح پیدا کرو گے ابھی تم لڑکے ہو پرتھوی کا انت اور ایک پُرش اور اُس استھان کو جہاں کا گیا ہوا کوئی نہیں پھرتا تم نے نہیں دیکھا بھورونتی استری کو جونت نئے پُرش کی چاہنا کرتی ہے تم نے نہیں جانا بیچارنی استری کے پتی کو بھی نہیں پہچانا ایک ندی کے دونوں طرف دھارا چلتی ہے اُس کو بھی تم نہیں جانتے پچیس منتروں سے بنا ہوا گھر اور ایک ہنس جو ہے اُس کو بھی تم نے نہیں دیکھا چوکھی دھار کے چکر کو بھی تم نہیں جانتے ہو اس لیے ان سب باتوں کو بچار کر دنیا کو پیدا کرنا اور اپنے باپ کے حکم کو بھی رکھنا نارد جی جب یہ گیان پہیلی کی طرح بتلا کر چلے گئے تب اُن لڑکوں نے آپس میں بیٹھ کر اپنے گیان سے اِن سب باتوں کا مطلب بچارا

کہ پرتھوی جیو ہے اور اُس کا انت موکش ہے جب تک ہم اُس کو نہ جان لیں گے تب تک سرشٹی کیا بڑھاویں گے
وہ پُرش نارائن جی کو سمجھنا چاہیئے اُن کی کرپا اور ان کے درشن ہوئے بغیر ہم کیا کر سکتے ہیں اور وہ استھان بیکنٹھ
ہے جہاں کا گیا ہوا پھر دُنیا میں پیدا نہیں ہوتا بغیر اُس کے دیکھے ہم سے کیا ہو سکتا ہے اور بھورونتی استری
بُدھی کو سمجھو اُس کو بغیر ایک چیت گئے ہم سنساری جیوؤں کو کس طرح پیدا کریں گے بیچارنی استری کا پُرش جیو ہے
سو وہ سنساری مایا میں پھنس گیا ہے اُس کو بدون علیحدہ کئے دنیا ہم سے پیدا نہیں ہوگی دونوں طرف بہنے والی
ندی مایا کو سمجھنا چاہیئے جگت میں ایک جنم لیتا ہے دوسرا مرتا ہے دنیا میں ایک گھر میں ڈھول بجا کر خوشی سے گانا
ہوتا ہے اور دوسرے گھر میں شوک اور بلاپ ہوتا ہے جب تک ہم کو اس مایا کا بھید نہ معلوم ہوگا تب تک ہم سے
دنیا پیدا نہ ہو سکے گی پچیس ۲۵ تتوؤں سے بنا ہوا یہ شریر ہے اس میں پرمیشور کا پرکاش ہے۔ بغیر جانے اُس پرمیشور کے
ہمارا کیا کچھ نہ ہوگا ہنس وید اور ساستر کو سمجھو جس کا بچن بندھ اور موکش کا بتانے والا ہے بغیر اُس کے جانے ہم دنیا کو
پیدا نہیں کر سکتے چوکھی دھار کا چکر موت کو جاننا چاہیئے جو سب جگت کا ناش کرتی ہے بغیر اس کے
جانے ہم کو دنیا کے بڑھانے کی سامرتھ نہ ہوگی ان سب باتوں کو بچار کر انھوں نے دنیا کا پیدا کرنا مناسب نہیں جانا
جب گیان پراپت ہو جانے سے انتہ کرن اُن کا شُدھ ہو گیا تب وہ لوگ پھر کر اپنے گھر نہیں آئے پرم ہنس ہو کر
جیون مُکت ہو گئے جب بہت دن گذر جانے پر بھی وہ پھر کر نہیں آئے تب دکش نے جانا کہ نارد مُنی نے گیان سکھلا کر اُن کو
برکت کر دیا ہے ایسا بچار کر دکش نے ہزار بیٹے اور اُسی استری سے پیدا کر کے سبل نام رکھ کر اُن سے کہا کہ
تم لوگ پہلے پرمیشور کا تپ کر کے پیچھے سے سنتان پیدا کرو جب وہ لوگ بھی اُسی جگہ جہاں ان کے بھائی گئے
تھے جا کر پہونچے تب نارد مُنی نے وہاں آ کر اُن کو ایسا گیان بتلایا کہ وہ بھی سنساری مایا چھوڑ کر پرم ہنس ہو گئے
یہ حال سُن کر دکش غصہ میں آ کر کہنے لگے کہ ہمارے گیارہ ہزار لڑکوں کو نارد مُنی نے گیان سکھلا کر برکت کر دیا دنیا میں
آدمی کس طرح بڑھیں دکش اسی غصہ میں بیٹھے تھے کہ نارد جی اُسی وقت بینا بجاتے ہری گن گاتے ہوئے وہاں
آئے اُن کو دیکھتے ہی دکش نے بنا ڈنڈوت کئے ہوئے کہا کہ اے نارد مُنی تم نے ہمارے اگیان بالکوں کو بہکا کر
برکت کر دیا مجھ کو بہکاؤ تو میں جانوں کہ تم بڑے گیانی ہو پرمیشور کے پارشدوں میں ہو کر تم کو ہمارے ساتھ دشمنی
نہیں کرنا چاہیئے تم کیول جتی اور ست بادی ہو وید شاستر کے دھرم کو نہیں جانتے آدمی کو دیو رِن اور رشی
رِن اور پتری رن سے اُرِن ہونا ضرور چاہیئے سو میرے لڑکے ابھی تک اُن تینوں رنوں سے نہیں چھوٹے تم نے
اُن کو کس واسطے گیان سکھلا کر برکت کر دیا کیا تم استری اور پتر وغیرہ کا گرہستھ آشرم میں رہنا اچھا نہیں جانتے ہو
جو گرہستھ آدمی شاستر کے موافق اپنا کرم دھرم رکھے وہ ضرور جوگی اور پرم ہنس کی گت کو پہونچتا ہے تم نے وید
اور شاستر کا دھرم بُرا جانا اس لئے میں پرمیشور سے چاہتا ہوں کہ تم دو گھڑی سے زیادہ ایک جگہ نہ رہو اور جو رہو تو
تمھارا سر دُکھے دکش نے ایسا شاپ نارد جی کو دیا نارد جی کو بھی شاپ دینے کی سامرتھ تھی پر اُنھوں نے دکش کو
ہری بھگت جان کر کچھ شاپ اُن کو نہیں دیا اور خوشی سے وہاں سے چلے گئے تب دکش نے برھما جی سے

جا کر کہا کہ تمہارا بیٹا نارد منی ہمارے بیٹوں کو گیان سکھلا کر برکت کر دیتا ہے دنیا کی پیدائش کس طرح بڑھے گی برھما جی نے یہ سُن کر کہا کہ تم لڑکیاں پیدا کرو اُن کو گھر میں رہنے سے نارد گیان اُپدیش نہ کر سکیں گے استری کو جلدی گیان نہیں ہوتا ہے وہ اپنے مطلب کو اچھا جانتی ہیں اُن سے دنیا کے جیو بہت پیدا ہوں گے۔

چھٹھواں ادھیاے

پیدا کرنا دکش کا ساٹھ لڑکیاں اُسی استری سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا دکش نے برھما جی کی آگیا سے اسی اسکنی نام استری سے ساٹھ لڑکیاں پیدا کیں ان میں دس لڑکیاں دھرم کو اور ستائیس چندرما کو اور سترہ کشیپ کو اور دو بھوتوں کو اور دو انگرا رکھیشور کو اور دو کرشاشو (क्षा।२९) پرجاپتی کو بیاہ دیں انھیں لڑکیوں سے بہت جیو دیوتا اور آدمی اور دیت اور دانو اور بشو اور پنچھی پیدا ہوئے ہم اُن سب لڑکیوں اور ان کی سنتانوں کے تھوڑے سے نام کہتے ہیں سنو کہ دھرم کی دسوں استریوں کے نام بھانو لمبا ککوبھ جامی بشوا سادھیا مرتیووتی بشو مُہورتا اور سنکلپا تھا بھانو کا بیٹا رشبھ اُن سے اندرسین لمبا کا بیٹا بدیوت اُن سے میگھ ککوبھ کا بیٹا سنکٹ اُن سے بکٹ اور کیکیٹ سے کلک دیو پیدا ہوئے جامی کا بیٹا سورگ اُن سے نندی چنا بشوا کا بیٹا بشودیوا۔ سادھیا کا بیٹا سادھیہ گن اُن سے ارتھ سدھ ہوا۔ مرتیووتی کے بیٹے اندر اور اُپیندر ہوئے بسو کے اشٹ بسو دیوتا ہوئے۔ مُہورتا سے مہورتوں کے دیوتا سنکلپا کا بیٹا سنکلپ اُس سے کام نام بیٹا پیدا ہوا۔ سوروپا نام بھوت کی ایک استری سے گرڑ اور رودر پیدا ہوئے اُن میں گیارہ رودر مکھیہ ہیں ریوت اج بھو بھیم بام برشاکپی اُگر اجیک پا داہر بدھنیہ بہوروپ اور مہان۔ انگرا کی سُدھا نام استری سے پتر لوگ پیدا ہوئے۔ کرشاشو پرجاپتی کی ارچی نام استری سے دھومرکیش نام لڑکا ہوا۔ چندرما کی استریوں کے نام اشونی[1] بھرنی[2] کرتکا[3] روہنی[4] مرگشرا[5] آردرا[6] پنربشو[7] پکھیہ[8] آشلیکھا[9] مگھا[10] پوربا پھالگنی[11] اترا پھالگنی[12] ہست[13] چترا[14] سواتی[15] بشاکھا[16] انورادھا[17] جیشٹھا[18] مول[19] پورباشاڑھ[20] اتراشاڑھ[21] شرون[22] دھنشٹھا[23] شت بھش[24] پوربا بھادر[25] پد اترابھادر[26] پد ریوتی[27] یہ ستائیس نکشتر ہیں۔ دکش کے شاپ دینے سے چندرما کے چھئی کا روگ ہو گیا تھا اس لئے اُن سے سنتان نہیں ہوئی راجہ پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ دکش نے اپنے داماد چندرما کو کس واسطے شاپ دے کر لڑکیوں کے بنش کی ہانی کی سو کہیے شکدیو جی نے کہا کہ ایک سمے کرتکا نے اپنے باپ سے جا کر کہا کہ چندرما مجھ کو نہیں چاہتے میری بہن روہنی کو بہت پیار کرتے ہیں یہ بات سنتے ہی دکش نے چندرما کو شاپ دیا کہ چندرما کو چھئی کا روگ ہو جائے اُسی سبب سے چندرما ہزار برس تک سمدر میں پڑا رہا جب چندرما نے دکش کی بہت استوتی کی تب دکش نے خوش ہو کر آشیرباد دیا کہ یہ روگ تیرا چھوٹ کر پندرہ دن تک کلا تیری بڑھا کرے اور پندرہ دن تک گھٹا کرے اسی سبب سے چندرما کی کلا گھٹتی بڑھتی ہے۔ کشیپ کی بنتا نام استری سے گرڑ اور ارون اور کدرو سے سانپ وغیرہ اور پتنگی سے پنچھی وغیرہ

اور یامنی سے ٹیڑی وغیرہ اور تیمی سے جل کے جیو اور سرما سے کُتّے وغیرہ پانچ ناخن والے جیو اور تامرا سے رگدّھ
اور باز وغیرہ اور گرودھ بسا سے بچھو وغیرہ اور منی سے اپسرا اور الا سے درخت وغیرہ اور سُرسا سے راکشش وغیرہ
اور ارشٹا سے گندھرب وغیرہ اور کاشٹھا سے گھوڑے وغیرہ سب کھُر والے پشو اور دَنو سے دانوں وغیرہ اور دیتی سے
ہرنیہ کشپ اور ہرنیاکش دیت اور ادیتی سے سورج اور توشٹا آدک دیوتا پیدا ہوئے سوائے ان سترہ استریوں
کے دو استریاں اُن کی پُلوما اور کالکا نام کی اور تھیں پُلوما سے پُلومادی اور راکشش اور کالکا سے کالے کالے دیتیوں نے
جنم پایا پرچتی دانوں کے سنہکا نام استری سے راہو نام کا دیت پیدا ہوا جس راہُو کا سر نارائن جی نے سُدرشن چکر سے
کاٹ ڈالا تھا سورج سے شرادھ دیو اور دھرم راج دو لڑکے اور جمنا نام کی لڑکی سُبرنا استری سے جو بشوکرما کی بیٹی
تھی پیدا ہوئی جب وہی سُبرنا نام کی استری اپنی مایا روپی چھایا چھوڑ کر چلی گئی اور گھوڑی کی صورت بن گئی تب
اُس چھایا کے پیٹ سے سنیچر اور سابرن منو دو لڑکے سورج کے پیدا ہوئے جب سورج نے اپنی گھوڑی روپی سُبرنا
استری سے جا کر بھوگ کیا تب اُس سے اشونی کمار پیدا ہوئے توشٹا دیوتا کا بواہ جیا نام کی کنیا سے ہوا تھا
سو اس سے ایک بیٹی اور بشوروپ نام کا بیٹا پیدا ہوا جس بشوروپ کو اندر وغیرہ دیوتاؤں نے برہسپت جی کے
روٹھ جانے سے اپنا پروہت بنایا تھا اتنی کتھا سن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے مہاراج سبرنا اپنی چھایا
چھوڑ کر کس طرح چلی گئی تھی اس کا حال کہئے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا سُبرنا اپنے پتی سورج دیوتا کا تیج
نہیں سہہ سکتی تھی اس لئے اُس نے اپنی چھایا کو منتر کے پرتاب سے استری بنا کر اُس سے کہا کہ میں اپنے باپ کے
گھر جاتی ہوں تو میرے بدلے یہاں رہا کر لیکن یہ بھید میرے پتی سے نہ کہنا اُس نے جواب دیا کہ جب تک میرے
سر کے بال پکڑ کر سورج دیوتا مجھ کو نہ ماریں گے تب تک میں نہیں کہوں گی جب سُبرنا یہ بات مایا روپی استری سے
سمجھا کر آپ اپنے باپ کے گھر گئی تب بشوکرما نے کرودھ کر کے کہا کہ تو بنا آگیا اپنے پتی کے چلی آئی ہے اس لئے
میں تجھ کو نہیں رکھوں گا جب سُبرنا نے یہ بات اپنے باپ کی سُنی تب نراش ہو کر کروکشیتر چلی گئی اور گھوڑی کی
صورت ہو کر وہاں رہنے لگی مایا روپی سبرنا کے سنیچر اور سابرنی نام دو لڑکے پیدا ہوئے وہ اپنے بیٹوں سے زیادہ محبت
رکھ کر دھرم راج اور شرادھ دیوتا سُبرنا کے بیٹوں کو کم چاہتی تھی ایک دن چھایا نے دھرم راج کو لات ماری جب
سورج دیوتا نے یہ بات سُن کر چھایا کے سر کے بال پکڑ کر اُس کو مارا تب اُس نے سُبرنا کے چلے جانے کا سب حال
کہہ دیا یہ حال سُن کر جب سورج دیوتا سبرنا کو ڈھونڈھتے ہوئے کروکیشتر پہونچے اور گھوڑا بن کر اُس سے بھوگ
کرنا چاہا تب گھوڑی روپی سُبرنا نے مُنھ اپنا پھیر لیا اس لئے انکا ویریہ گھوڑی کی گردن اور ناک پر گرا سو گردن کے
بال سے اشونی اور ناک سے کمار پیدا ہوئے اے راجا سُبرنا اس طرح اپنی چھایا چھوڑ گئی تھی یہ کتھا سُن کر
راجا پریکشت بہت پرسن ہوئے۔

ساتواں ادھیاے

روٹھنا برہسپتی پروہت کا اندر آدک دیوتاؤں سے

راجا پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے منی ناتھ اندر نے برہسپتی کو کس واسطے ناراض کر کے بشوروپ کو اپنا پُروہت بنایا تھا اس کا سب حال کہیئے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا ایک دن اندر بڑے غرور سے راج گدّی پر بیٹھے تھے اور بہت سے دیوتا رکھیشور گندھرب کنر وغیرہ اس سبھا میں موجود تھے اُس وقت برہسپتی جی وہاں آئے راجا اندر ہمیشہ آدر کر کے اُن کو اپنی گدّی پر بٹھاتے تھے مگر اس دن غرور سے اُن کا آدر نہیں کیا اس سے برہسپتی جی روٹھ کر اپنے گھر چلے گئے تب اندر نے بڑا سوچ کر کے کہا کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک ہوئی کہ میں نے راج اور دولت کے غرور سے اُن کا آدر نہیں کیا جن کے آشیرباد اور کرپا سے مجھ کو یہ سب سُکھ ملا ہے کرودھ کرنے سے یہ سب جاتا رہے گا اس لیے ان کے پاس چل کر بنتی کر کے اپنا قصور معاف کرانا چاہیئے جس میں میرا بھلا ہو ایسا بچار کر اندر اُسی وقت اُن کے گھر گئے جب برہسپتی جی نے اپنے یوگ بل سے جانا کہ اندر یہاں آتا ہے تب غصہ کے سبب سے ملاقات کرنا اچھا نہ جان کر انتردھان ہو گئے جب اندر نے برہسپتی جی کو گھر پر نہیں پایا تب وہاں سے اُداس ہو کر لوٹ آئے جب دیتوں نے یہ حال سُنا تب برشپروا دیتوں کے راجا نے شکر جی کے حکم سے اپنی فوج لے کر اندرپوری کو گھیر لیا جب لڑتے وقت دیوتاؤں کو برہسپتی جی کے روٹھ جانے کے سبب سے ہار معلوم ہوئی تب اُنھوں نے برھما جی کے پاس جا کر سب حال کہا برھما جی نے کہا کہ تم نے بڑا قصور کیا جو برہسپتی اپنے پروہت کا اپمان کیا اب تمھارا اسی میں بھلا ہے کہ توشٹا کے برہمن کا بیٹا بشوروپ بڑا تپسی اور گیانی ہے اس کو اپنا پروہت بناؤ تب تمھارے واسطے اچھا ہو گا یہ بات سُنتے ہی اندر نے توشٹا کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں آپ کے پاس بھیکھ مانگنے آیا ہوں آپ دیال ہو کر میرے پروہت ہو جیئے اور ایسی تدبیر کیجئے کہ جس میں میرا راج بنا رہے توشٹا نے جواب دیا کہ پروہت ہونے سے تپوبل گھٹ جاتا ہے پر تم بہت بنتی کرتے ہو اس لئے بشوروپ ہمارا بیٹا پروہت ہو کر تمھاری مدد کرے گا تب بشوروپ نے اپنے باپ کے حکم کے موافق پروہت بن کر ایسی تدبیر کی کہ جس سے اندر برشپروا کو لڑائی میں جیت کر اپنے اندراسن پر بنے رہے

آٹھواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا مہاتم اُس کوچ کا جس کے پرتاپ سے اندر نے دیتوں کو جیتا تھا

راجا پریکشت نے اتنی کتھا سن کر پوچھا کہ اے شکدیو سوامی بشوروپ کی تھوڑی کرپا کرنے سے اندر نے

کس طرح دیتوں کو جیت کر اپنا راج استھر رکھا شکدیو جی بولے کہ اے راجا بشوروپ نے ایسا نارائن کوچ कवच اندر کو سکھلا دیا کہ جس کوچ کا منتر پڑھ کر بدن پر پھونک دینے اور وہ کوچ لکھ کر بازو پر باندھنے سے کسی ہتھیار کا گھاؤ نہیں لگتا جس طرح شور بیر اپنے انگ کی حفاظت کے واسطے زرہ بکتر پہن لیتے ہیں اُسی طرح کوچ کو سمجھنا چاہیئے اے پریکشت اندر وہی منتر پڑھکر اپنے بدن پر پھونک کر لڑنے کے واسطے چڑھے تھے اُسی کے پرتاپ سے دیتوں کو جیتا یہ سُن کر راجا پریکشت نے کہا کہ اے مہاراج جس کوچ میں ایسا گن اور پرتاپ ہے اُس کا حال برنن کیجئے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جب کسی آدمی کو کچھ ڈر ہو تب وہ ہاتھ پاؤں دھو کر آچمن کر کے اُتر مُنھ بیٹھے اور آٹھ اَچھر کے منتر سے انگ نیاس اور کرنیاس کر کے بارہ اچھر کا منتر پڑھکر یوں کہے کہ جل میں متسیہ اوتار سے رکشا کر کے پاتال میں بامن اوتار سے رکشک ہو اور جہاں پر قلعہ اور جنگل ہو وہاں پر نرسنگھ اوتار سے رکشا کرے راہ میں جگیہ بھگوان رکشا کریں پردیس اور پہاڑ پر شری رام چندر جی رکشک ہوکر یوگ مارگ سے دتاتریہ جی رکشا کریں دیوتا کے اپرادھ سے سنت کمار جی رکشک ہوکر پوجا کے بگھن میں نارد جی سہایک ہوں بد پرہیزی سے دھنونتر بید رکشا کریں اگیان سے ویدبیاس جی اور ادھرم سے کلکی بھگوان سہایتا کریں گوبند نارائن بلبھدر مدھ سُودن ہرشی کیش پدم ناتھ گوپی ناتھ دامودر ایشور پرمیشور جو بھگوان کے نام ہیں وہ آٹھوں پہر سب انگوں اور اندریوں کی رکشا کریں بیکنٹھ ناتھ کا شنکھ چکر گدا پدم اور گرڑ جی انیک بھے भय سے رکشا کریں یہی کوچ بشوروپ نے اندر کو بتلا کر کہا کہ اے اندر اس نارائن کوچ کو دھارن کرنے والے آدمی کا سب ڈر چھوٹ جاتا ہے یہی کوچ پڑھکر گرڑ جی بیکنٹھ ناتھ کو اپنے اوپر بٹھا کر اڑاتے ہیں جس کے پرتاپ سے کوئی ان کو نہیں جیت سکتا ہے ایک سمے کوشک نام کا براہمن اس کوچ کا ہر روز پڑھنے والا مرو دیش میں مر گیا تھا ہڈیاں اُس کی وہاں پڑی تھیں ایک دن چتررتھ نام گندھرب کا بمان اڑتا ہوا چلا جاتا تھا جیسے بمان کی چھایا ان ہڈیوں پر پڑی ویسے ہی وہ بمان اُلٹ گیا جب بالکھلیہ رکھیشور کے اُپدیش سے اُس گندھرب نے اُن ہڈیوں کو سرسوتی ندی میں بہا دیا تب اُس کا بمان پھر اڑنے لگا اے راجا ایسا نارائن کوچ ہم نے تم کو سُنایا جو کوئی اُس کوچ کو پڑھا کرے اُس کے سامنے لڑائی میں کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

نواں ادھیائے

مارنا اندر کا بشوروپ اپنے پروہت کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا بشوروپ کے تین مُکھ تھے وہ ایک مُنھ سے سوم بلّی لتا کا رس جگیہ میں نکال کر پیتا تھا دوسرے منھ سے شراب اور تیسرے مُنھ سے اناج وغیرہ بھوجن کرتا تھا اندر نے راج پر بیٹھ کر کچھ دن جانے کے پیچھے بشوروپ سے کہا کہ میں آپ کی دیا سے جگیہ کرنا چاہتا ہوں جب بشوروپ کی آگیا سے جگیہ شروع ہوئی تب ایک دن کسی دیت نے بشوروپ کے پاس جا کر کہا کہ تمھاری ماتا بھی دیت کی لڑکی ہے

اس سبب سے ہماری بہتری کے واسطے ایک آہوتی دیتوں کے نام پر بھی جگیہ میں دیا کرتے تو اچھا ہوتا جب بشوروپ
اُس دیت کا کہنا مان کر آہوتی دیتے وقت دیتوں کا نام بھی دھیرے سے لینے لگا اسی سبب سے دیوتاؤں کا
تیج جگیہ کرنے سے نہیں بڑھا تب اندر نے یہ حال جانتے ہی غصہ میں ہو کر تینوں سر بشوروپ کے کاٹ
ڈالے سو شراب پینے والا سر بھونرا سوم بلی پینے والا سر کبوتر اور اناج کھانے والا سر تیتر پنچھی دنیا میں پیدا ہوا
بشوروپ کے مرتے ہی اندر کی صورت برہم ہتیا کے گھیر لینے سے بدل گئی جب دیوتاؤں کے برس دن
تک پُرشچرن کرنے پر بھی بڑا پاپ برہم ہتیا کا نہیں چھوٹا تب اندر وغیرہ دیوتاؤں کے بنتی کرنے سے برہما جی
نے اُس برہم ہتیا کے چار ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا زمین کو دیا اسی سبب سے زمین کہیں کہیں اوسر ہوتی ہے وہاں
پوجا پاٹھ نہیں کرنا چاہیئے اور یہ بردان زمین کو دیا کہ جہاں گڑھا ہو کچھ دن میں وہ آپ سے بھر جائے دوسرا ٹکڑا
درختوں کو دیا جس سے کوئی درخت گوند و لاہی لگ کر سوکھ جاتے ہیں سوائے گوگل کے اور سب گوند اشُدھ ہیں
اور یہ آشیرباد دیا کہ درخت کاٹ ڈالنے پر بھی جڑ بنی رہنے سے پھر تیار ہو جاوے اور تیسرا ٹکڑا استریوں کو دیا اسی
سبب سے استری مہینے مہینے رجسولا ہو کر پہلے دن چانڈالی دوسرے دن برہم گھاتنی تیسرے دن دھوبن کے سمان
(حیض سے[12])
رہ چوتھے دن شُدھ ہوتی ہے اور یہ بردان استریوں کو دیا کہ ہمیشہ اُن کا کامدیو بنا رہے اس لئے گربھوتی استری کا
بھی من بھوگ کرنے کے واسطے چاہتا ہے چوتھا حصہ پانی کو دیا جس سے پانی پر کائی اور پھینا اور بُلبلا وغیرہ ہوتے ہیں
پانی کو یہ بردان دیا کہ جس میں پانی کو ڈال دیویں وہ چیز زیادہ ہو جائے اندر چاروں جگہ ہتیا بٹ جانے سے شُدھ
ہو کر اپنا راج کرنے لگے جب توشٹا کو بشوروپ کے مارے جانے کا حال معلوم ہوا تب اُس نے بڑا کرودھ کر کے
ایسا منتر پڑھ کر ہوم کیا کہ جس سے ایک پُرش اندر کا مارنے والا پیدا ہو پرمیشور کی اِچھا سے سرسوتی نے اُس
منتر کا مطلب اس طرح پر اُلٹ دیا کہ اندر اُس کا مارنے والا ہو ہوم پورا ہو چکنے کے بعد اگنی کُنڈ سے ایک دیت
بڑا بلوان پہاڑ کی طرح کالا رنگ گدا اور کھڑگ ہاتھ میں لئے ہوئے نکلا جتنی دور ایک تیر جاتا ہے اتنا بدن اُس
دیت کا ہر روز بڑھتا تھا اسی واسطے توشٹا نے اُس کا نام بِرترا سر رکھا اور اُس سے کہا کہ اِندر نے تیرے بھائی کو
مارا ہے تو جا کر اپنے بھائی کا بدلہ لے جیسے یہ بات توشٹا کے منھ سے نکلی ویسے ہی برترا سُر نے ایک ساعت میں اندر
کے پاس پہونچ کر للکارا اس کا بھیانک روپ دیکھنے اور للکار سُننے سے سب دیوتا گھبرا گئے جب برترا سر نے
چاہا کہ اندر کو اپنے منھ میں ڈال کر نگل جاؤں تب اندر وغیرہ سب دیوتاؤں نے اُس کے سامنے آ کر اپنے اپنے
ہتھیار اُس پر چلائے جب برترا سر اُن سب کے ہتھیار نگل گیا تب اندر دیوتاؤں سمیت وہاں سے بھاگ گئے اور
نارائن جی کی شرن میں جا کر بنتی کی کہ اے دینا ناتھ میں آپ کی شرن آیا ہوں میرا پران اس دیت کے ہاتھ سے
بچائیے ہم لوگوں کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا جس طرح ساون بھادوں میں کتے کی پونچھ پکڑ کر آدمی گنگا پار نہیں جا سکتا اسی طرح
ہمارا بھجن اور اسمرن کرنے سے کوئی بھوساگر پار نہیں اُترتا یہ استوتی سُنتے ہی پرمیشور دینديال نے اندرادک دیوتاؤں کو اپنا
بھگت جان کر شنکھ چکر گدا پدم ساتھ لئے ہوئے چتربھجی روپ سے ان کو درشن دیا اندرآدک دیوتاؤں نے بیکنٹھ ناتھ کو

دیکھتے ہی ڈنڈوت کرکے کہا کہ اے مہاراج یگیہ روپ آپ کو ہم نمسکار کرتے ہیں وید اور شاستر آپکی شواس
سے پیدا ہونے پر بھی آپ کے آدی اور انت کو نہیں جان سکتے سو ہم لوگ نارائن باسدیو روپ کو ڈنڈوت کرتے ہیں
جو چرن کمل آپ کے بڑے بڑے یوگی اور پرم ہنسوں کے ہردے میں آٹھوں پہر رہتے ہیں اُن چرنوں کو ہماری ڈنڈوت
قبول ہو اے بھگوان دینا ناتھ سب دیوتا اور آدمی آپ کے بنائے ہوئے ہیں برترائسر کے مارے جانے کی
کوئی تدبیر کیجئے نہیں تو وہ دیوتا اور منوشیہ آدِک سب جیوؤں کو مارڈالیگا ہم لوگ آپ کے داس ہیں اور ایسے دکھی
ہیں کہ برترائسر کے ڈر کے مارے ہمیں اچھی طرح نیند نہیں آتی اپنے وقت پر سب آپ کی کرپا سے بڑھتے ہیں اسواسطے
دیوتاؤں کو بڑھانا چاہیئے سو برخلاف اُس کے برترائسر بڑھا ہے ہم کو دکھی اور دین جان کر دیال ہوجیئے یہ بات سُنکر
نارائن جی نے کہا کہ اے اندر تم نے اگیانتا سے براہمن کو جو مارا تھا اُسی کا یہ سب پھل ہے برترائسر کے بدن پر کوئی
ہتھیار نہیں لگ سکتا اس لئے تم ددھیچ رکھیشور کی ہڈّی جس نے بہت تپ کیا ہے مانگ کر اس ہڈّی کا بجر
بناؤ تب اس کے تپ کے پرتاپ سے وہ بجر برترائسر کے بدن کو کاٹے گا ایسا کہہ کر بیکنٹھ ناتھ انتردھان ہوگئے۔

دسواں ادھیائے

جانا اندر آدک دیوتاؤں کا ددھیچ رکھیشور کے پاس ہڈّی مانگنے کے واسطے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریکشت نارائن جی کا بچن سُنتے ہی راجا اندر سب دیوتاؤں سمیت ددھیچ رکھیشور کے
پاس گئے اور ڈنڈوت کرکے کہا کہ ہم لوگ آپ کے پاس بھیکھ مانگنے کے واسطے آئے ہیں اور اپنی بھلائی کے لئے
آپ کے تن کی ہڈّی چاہتے ہیں یہ بات سُن کر رکھیشور نے کہا کہ اے اندر تم اپنے من میں بچار کرو کہ تھوڑا
دُکھ بدن پر پہونچنے سے کیسا دُکھ ہوتا ہے اس لئے تم کو اپنے شریر کے سمان دوسرے کا تن بھی سمجھنا چاہیئے
جس طرح سب لوگ اپنا شریر پیارا جان کر اس کو سُکھ دینے اور موٹا کرنے کے واسطے تدبیریں کرتے ہیں اسی طرح
مجھ کو بھی اپنا تن پیارا ہے مجھ کو کیوں ایسا دُکھ دینے آئے ہو اندر نے جواب دیا کہ آپ یہ بات سچ کہتے ہیں لیکن
میں نارائن جی کی آگیا سے ہڈّی مانگنے کے واسطے آیا ہوں جس طرح ہر ادرخت اپنی چھایا اور پھل اور پھول سے
پشو پنچھی وغیرہ سب جیوؤں کو سُکھ دیتا ہے اور کسی کے ڈالی کاٹنے پر بھی دُکھ نہیں مانتا اسی طرح مُنشور
اور رکھیشور بھی اپنا شریر اُپکار کے واسطے سمجھتے ہیں اُن کا شریر اگر دوسرے کے کام آوے تو دینے
سے انکار نہیں کرتے جب اِندر نے ایسا گیان کہہ کر بہت بنتی کی تب رکھیشور نے کہا کہ اے اندر یہ تن نارائن جی
نے دیا ہے جو وہ آپ اگر ایسا کہتے تو بھی میں اپنی خوشی سے نہ مانتا پر ایسا سمجھ کر تمہارا کہنا مانتا ہوں
کہ یہ بدن ہمیشہ نہیں بنا رہے گا ایک دن ضرور نشٹ ہو جائے گا اس سے اور کیا بہتر ہے جو تمہارے
کام آوے میں جوگ ابھیاس سادھ کر پرمیشور کے دھیان میں بیٹھتا ہوں تم ایک گئو لاکر میرا بدن چٹاؤ جب سب ماس

بدن کا چاٹ کر ہڈی رہ جائے تب اُس ہڈی کو لے کر اپنا کام کرنا لیکن مجھ کو تیرتھ اسنان کرنے کی چاہ ہے تم کہو تو
تیرتھ اسنان کر آؤں تب ہڈّی میرے بدن کی لینا دیوتاؤں نے کہا کہ ہم اسی جگہ سب تیرتھوں کا جل لائے دیتے
ہیں آپ اسنان کر لیجئے رکھیشور نے کہا کہ بہت اچّھا تب دیوتاؤں نے ساعت بھر میں سب تیرتھوں کا جل وہاں
لا دیا جب رکھیشور اسنان کر کے ابھیاس سے اپنا پران برھمانڈ میں چڑھا کر پرمیشور کے دھیان میں لین ہوئے
تب اندر نے ایک گئو منگا کر نمک لگا کر اُن کا بدن چٹوایا جب اُس گئو نے سب مانس چاٹ لیا اور ہڈی باقی رہ گئیں
تب اندر نے وہ ہڈّی لے کر بشوکرما کو ہتھیار بنانے کے واسطے دی اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا دیکھو
دو هیچ رکھیشور کو داتا سمجھ کر راجا اندر بھکھاری ہو گیا اس لئے داتا کا نام سب لوگ لیتے ہیں اور سوم اور لالچی کا نام
کوئی نہیں لیتا دینا بہت اچھا ہوتا ہے بشوکرما نے اُس ہڈّی کا بجر نامک ہتھیار بنا دیا تب اندر وہ بجر لے کر
برترا سُر سے لڑنے کے واسطے آئے تو وہ دیت اندر کو دیکھ کر سوچنے لگا کہ یہ تو میرے سامنے سے بھاگ گیا تھا
آج نہ معلوم کس سبب سے پھر لڑنے آیا ہے ایسا بچار کر برترا سُر نے نموچی اور دمور دھا اور پرچتّی وغیرہ دیتوں کو
اپنے ساتھ لے کر دیوتاؤں سے بڑی بھاری لڑائی کی جب گدا اور تیر اور تلوار اور ترشول اور بھشنڈی وغیرہ سب
ہتھیار دیتوں کے ٹوٹ گئے تب وہ لوگ پہاڑ اور درخت اُکھاڑ کر مارنے لگے لیکن ایشور کی دیا سے دیوتاؤں نے
دیتوں کو مار کر ہٹا دیا جب برترا سُر کے ساتھی ہار مان کر بھاگے اور دیوتاؤں نے اُن کا پیچھا کیا تب برترا سُر نے
دیتوں کو بھاگتے دیکھ کر کہا کہ تم لوگ لڑائی سے نہ بھاگو ایک دن ضرور مرنا ہے موت کے ہاتھ سے کوئی نہیں بچے گا
گھر میں مرنا اچھا نہیں ہوتا دو طرح کی موت اچھی سمجھنا چاہیئے ایک یوگ ابھیاس کر کے شریر چھوڑنا اور دوسرے
لڑائی میں مارا جانا اس لئے تم لوگ پھر کر لڑائی کرو بھاگنا اچّھا نہیں ہے۔

گیارھواں ادھیائے

یُدّھ ہونا اندر اور برترا سُر کا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا برترا سُر کے سمجھانے پر بھی کوئی دیت نہیں پھرا سب بھاگ گئے تب
برترا سُر نے بڑے غصّہ سے للکار کر کہا کہ اے اندر بھاگے ہوئے کو مارنا کچھ بہادری نہیں ہوتی پہلے میں نے سب
دیوتاؤں کو جیت کر بھگا دیا تھا اب کیا ہوا جو میرے ساتھی بھاگے جاتے ہیں تم سب کھڑے رہو میں اکیلا سب کو
ماروں گا جب سب دیوتا للکار سُن کر ڈر سے زمین پر گر پڑے تب برترا سُر نے سب کو لاتوں سے اس طرح روند ڈالا
جس طرح کمل کے جنگل کو ہاتھی روند ڈالتا ہے اندر نے یہ حال دیوتاؤں کا دیکھ کر جیسے اپنی گدا اُس پر چلایا ویسے ہی
برترا سُر نے وہ گدا چھین کر ایراوت ہاتھی کے سر پر ایسی ماری کہ ہاتھی ساٹھ قدم پیچھے کو ہٹ گیا تب اندر نے
امرت لگا کر زخم اُس کا اچّھا کر دیا جب اندر پھر اپنے کو سنبھال کر برترا سُر کے سامنے آئے تب برترا سُر نے کہا

کہ آج بہت اچھا دن ہے جو تو اپنے بھائی اور گرو اور براہمن کا مارنے والا ہتھیارا میرے سامنے ہوا ہے بدلے آج تجھ کو دیوتاؤں سمیت اپنے ترشول سے مار کر بھوت ناتھ کے نام کا یگیہ کروں گا اب تو میرے سامنے سے جیتا پھر کر نہیں جا سکتا جو تجھ کو اپنی رانی اور راج پیارا ہو تو میرے سامنے سے بھاگ جا میں اپنے بھائی کا بدلہ لینے آیا ہوں تیرے مارنے سے مجھ کو دنیا میں کیا نام ہوگا اور جو تو نے مجھ کو مار لیا تو میں ترنت پرمیشور کے چرنوں کے پاس پہونچ کر یہاں کے راج سے بڑھ کر وہاں کا سُکھ پاؤں گا جس طرح چڑیا کا بچہ بغیر پر کے اُڑ نہیں سکتا اپنے ماں باپ کے سہارے پر دانہ پانی پاتا ہے اور دودھ پینے والا لڑکا اور بچھڑا اپنی ماں کے بھروسے پر رہتا ہے اور پتی برتا استری اپنے سوامی کی چاہ رکھتی ہے اسی طرح شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان میں رکھتا ہوں اس لیے مجھ کو اندرآسن لینے اور راج کرنے سے مارے جانے میں بہت خوشی ہے جو لوگ اپنے کو بدوان اور گیانی جانتے ہیں اُن کو مورکھ سمجھنا چاہیئے پرمیشور سب باتوں کے مالک ہیں یہ بات کہہ کر برترا ئسر ایشور کے چرنوں کا دھیان کرنے لگا۔

بارھواں ادھیائے

مارا جانا برترا ئسر کا بجر سے جو ددھیچ رکھیشور کی ہڈی سے بنا تھا

سُکدیوجی نے کہا کہ اے راجا یہ سب گیان کہہ کر برترا ئسر نے غصہ سے اپنا ترشول اندر پر چلایا اندر نے اُس کا وار بچا کر وہی بجر جو ہڈی سے بنا تھا ایسا مارا کہ برترا ئسر کی داہنی بانہہ کٹ کر گر پڑی تب اُس نے بائیں ہاتھ سے پرگھ نام ہتھیار مار کر وہ بجر اندر کے ہاتھ سے گرا دیا جب اندر ڈر کے مارے وہ بجر زمین پر سے نہیں اُٹھا سکے اور کھڑے رہ گئے تب برترا ئسر نے کہا کہ اے اندر مت ڈر مجھ سے شور بیروں کی طرح لڑائی کر جو میں نے تجھ کو مار لیا تو اندر پوری کا راج کروں گا اور جو میں تیرے ہاتھ سے مارا گیا تو بیکنٹھ میں جا کر سُکھ پاؤں گا اس لئے میں مرنے سے نہیں ڈر کر دونوں باتوں میں خوش ہوں مارنا اور مرنا میرے اور تیرے بس نہیں ہے سنساری جیوؤں کے سب کام پرمیشور کی آگیا کے مطابق نٹ کے کھیل کی طرح ہوتے ہیں تو خوشی سے بجر اُٹھا کر مجھ کو مار جس میں ترنت پرمیشور کے چرنوں کے پاس پہونچ جاؤں اندر نے یہ بچن سُن کر بہت خوشی سے کہا کہ اے برترا ئسر تیری بُدھی دھنیہ ہے جب اندر نے ایسا کہہ کر اُسی بجر سے اُس کا بایاں بازو بھی کاٹ ڈالا تب برترا ئسر دوڑ کر اندر کو ہاتھی سمیت نگل گیا لیکن نارائن کوچ کے پرتاپ سے اندر نہیں مرے اور بجر سے اُس کی کوکھ چیر کر باہر نکل آئے پرمیشور کی کرپا سے اندر اور ہاتھی کو کچھ دُکھ نہیں پہونچا اسی طرح سو برسوں تک اندر اور برترا ئسر کی لڑائی ہوئی اندر نے اُسی بجر سے برترا ئسر کو مار ڈالا تب اُس کے تن سے ایک تیج نکل کر بیکنٹھ میں چلا گیا سب دیوتا اُس کے مارے جانے سے خوش ہوئے لیکن اندر خوش نہیں ہوئے۔

تیرھواں ادھیائے

بھاگنا اندر کا برھم ہتیا کے ڈر سے

راجا پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مُنی ناتھ اِندر ایسے زبردست دشمن کو مار کر کیوں نہیں خوش ہوئے
شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا برتراسُر دیت کو تو ششا برا ہمن نے پیدا کیا تھا اس لئے برتراسر کے مرتے ہی بردھا روپ
برھم ہتیا نے جس کے یونی سے خون بہتا ہوا بدن سے سڑی مچھلی کی طرح بدبو آتی تھی لوہے کا گہنا پہنے ہوئے اِندر کے
پاس آکر اُس کو نگلنا چاہا تب اندر اس کے ڈر سے بھاگے اور بردھا روپ ہتیا نے اُس کا پیچھا کیا جب اِندر نے
اُس کے ہاتھ سے اپنا بچاؤ نہیں دیکھا تب وہ پورب اور اُتّر کے کونے پرمان سَرور تالاب میں جا کر کمل نال میں چھپ رہے
اور وہ ہتیا بھونرا کی صورت ہو کر اُس پھول کے چاروں طرف گونجنے لگی اس سبب سے اِندر اُسکے ڈر سے باہر
نہیں نکل سکتے تھے جب اندر بھوکھ اور پیاس سے بہت دُکھ پانے لگے تب شری لکشمی جی نے اُن کا پالن کیا جب اندر
کے چھپ جانے سے اندر اسن خالی ہو گیا تب رکھیشوروں نے وہاں کا راج نہوش کو جو بڑا دھرماتما پرتاپی تھا دنیا
بچار کر اُس سے کہا کہ ہم لوگ تم کو اندر اسن پر بیٹھالنا چاہتے ہیں راجا نے کہا کہ مجھ کو دیولوک میں راج کرنے کی سامرتھ
نہیں ہے یہ بات سُن کر رکھیشوروں نے کہا کہ ہم لوگ اپنے تپ اور جپ کا بل تم کو دیں گے تب تم وہاں کا راج کرنے
کے لائق ہو جاؤ گے جب رکھیشوروں نے تھوڑا تھوڑا اپنے اپنے تپ کا پھل راجا نہوش کو دیکر اُس کو اندر اسن پر
بیٹھال دیا تب اس نے اندر رانی پر موہت ہو کر کہلا بھیجا کہ اب میں اندر کی جگہ پر راجا ہوں تو میرے پاس کیوں نہیں
آتی یہ بات سُنتے ہی پتی برتا اندر رانی نے جو سوائے اپنے پتی کے دوسرے کو نہیں چاہتی تھی نہوش کے ڈر سے
برہسپتی گرو کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج راجا نہوش آدمی ہو کر مجھ کو بھوگ کرنے کے واسطے بلاتا ہے جس میں میرا پتی برتا دھرم
بچے وہ تدبیر کیجئے برہسپتی جی نے کہا کہ تو راجا نہوش سے کچھ دن کا وعدہ کر میں اندر کو پھر گدّی پر بیٹھالنے کی تدبیر کرتا ہوں
اندر رانی نے برہسپتی کی آگیا سے کچھ دن کا وعدہ کر کے نہوش کو خوش کیا اور برہسپتی نے اگنی کو اندر کا پتہ لگانے کیواسطے
بھیجا سو اگنی دیوتا نے برہسپتی سے آکر کہا کہ اِندر برھم ہتیا کے ڈر سے مان سرور تالاب میں چھپے ہیں جب اندر کا حال
معلوم ہونے تک میعاد کے دن پورے ہو گئے اور نہوش کا آدمی اندرانی کو بلانے گیا تب اُس نے برہسپتی جی کی آگیا
سے راجا کو کہلا بھیجا کہ آدمی سو یگیہ راجسوے اور اشومیدھ جگیہ کرنے سے اندر ہوتا ہے تم بغیر یگیہ کئے ہوئے دیولوک کا
راج کرتے ہو اس لئے تم سُکھپال میں بیٹھ کر براہمنوں کے کندھے پر میرے یہاں آؤ تب میں تمہارے پاس
رہوں گی راجا نے کام کے بس ہو کر کچھ پاپ اور پُنیہ کا بچار نہیں کیا اور بہت سے رکھیشور اور براہمنوں کو زبردستی
اپنے سُکھپال میں لگا کر اندرانی کے مکان پر چلا۔ براہمنوں نے کبھی بوجھا اٹھایا نہ تھا اس لیے جلدی نہیں چل سکتے
تھے جب راجا نے کام کے نشے میں اندھے ہو کر رکھیشوروں کو پاؤں سے ٹھوکر مار کر کہا کہ جلدی جلدی چلو تب رکھیشوروں نے

اُس کا ادھرم دیکھ کر راجا کو شاپ دیا کہ تو سانپ ہو جا یہ بات اُن کے مُنھ سے نکلتے ہی وہ سانپ ہو کر زمین پر گر پڑا اور اندر رانی کا پتی برتا دھرم پرمیشور نے بچا لیا تب برہسپت جی نے مان سرودر تالاب پر جا کر کہا کہ اے اندر تم کمل نال سے باہر آؤ اندر نے ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے مہاراج میں برھم ہتّیا کے ڈر سے باہر نہیں آسکتا یہ بات سن کر برہسپتی جی نے کہا کہ تو مت ڈر اسومیدھ یگیہ کرنے سے یگیہ پُرش سب طرح کے پاپ چھڑا دیتے ہیں سو میں ابھی یگیہ کرا کے تیرا پاپ چھڑا دوں گا اندر نے برہسپتی جی کی آگیا سے تالاب سے نکل کر اشومیدھ یگیہ کیا تب وہ برھم ہتیا چھوٹنے سے پھر دِبیہ روپ ہو کر دیولوک کا راج کرنے لگے۔

چودھواں ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا برترائسُر کے پورب جنم کی کتھا

راجا پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے شکدیو سوامی سادھو اور وشنو البتہ پرمیشور کے بھگت ہوتے ہیں برترائسُر تو دیت تھا اور تو شٹا براہمن کے غصّے سے پیدا ہوا تھا لڑائی میں مرتے وقت اُسکو کس طرح گیان ہوا تھا کہ سب سُکھ اور دُکھ نارائن جی کی اِچھّا سے ہوتا ہے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جس سبب سے برترائسُر کو انت سمے گیان پیدا ہوا وہ کتھا سُنو اگلے جنم میں برترائسُر چترکیتو نام کا ساتوں دیپوں کا راجا تھا اور دھرم کے ساتھ پرجا پالن کرتا تھا سب چھوٹے بڑے اُس کے راج میں اپنے دھرم اور کرم سے رہ کر خوش تھے لیکن راجا کے ایک کروڑ استریاں ہونے پر بھی کوئی لڑکا نہ تھا اس سے وہ آٹھوں پہر سوچ میں رہتا تھا ایک دن انگرا رکھیشور اپنی خوشی سے راج مندر پر آئے راجا نے بڑے آدر سنمان سے بٹھا کر اُن کی پوجا کی جب رکھیشور نے راجا کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ تم اتنے بڑے دھرماتما اور پرتاپی ہو کر ملین روپ کیوں دکھلائی دیتے ہو تب راجا نے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی کہ اے مہاراج آپ کے آشیرباد سے سب سُکھ مجھ کو ہے لیکن اولاد نہ ہونے سے دُکھی رہتا ہوں جس طرح بھوکے پیاسے آدمی کے بدن میں چندن وغیرہ لگاؤ تو خوشبو سونگھنے سے اُس کی بھوک پیاس نہیں جاتی اسی طرح بغیر اولاد کے یہ ساتوں دیپ کا راج اور سُکھ مجھے اچھا نہیں لگتا جیسے آپ دیال ہو کر یہاں آئے ہیں ویسے ہی یہ سوچ میرا دور کیجئے یہ بات سُن کر رکھیشور نے کہا کہ اے راجا تمھاری قسمت میں اولاد نہیں لکھی ہے تم کس واسطے اتنا سوچ کرتے ہو ہم تمھیں بھوگر پار اُترنے کی تدبیر بتلائے دیتے ہیں تم پرمیشور کا بھجن کرو جس میں تمھاری مُکتی ہو راجا نے کہا کہ اے مہاراج مجھ کو بغیر اولاد کے گیان اور دھیان کچھ اچھا نہیں لگتا انگرا رکھیشور نے راجا کو بہت ہوس لڑکے کی دیکھ کر کہا کہ اے راجا جو تم ایسا ہٹھ کرتے ہو تو تمھارے ایک لڑکا ہوگا اُس کے ہونے سے تم کو پہلے بڑی خوشی اور پیچھے سے رنج ہوگا راجا نے کہا کہ اے مہاراج پہلے ایک مرتبہ بیٹے کا سُکھ دکھلا دیجئے پھر جو چاہے وہ ہو یہ بات سن کر انگرا رکھیشور نے لڑکا ہونے کے واسطے راجا سے یگیہ کرایا اور پورن آہتی اگنی کنڈ میں ڈال کر جو کچھ ساکلیہ بچا وہ پرساد راجا کو

دے کر کہا کہ اس کو تو اپنی ایک رانی کو کھلا دے راجانے وہ سا کلیہ اپنی بڑی رانی کرت دیوتی کو کھلا دیا رشی
اچھا سے رانی کے گربھ رہ گیا اور دسویں مہینے بیٹا پیدا ہوا راجانے بڑی خوشی سے چھ ادب گئوپں بدھی کے ساتھ
براہمنوں کو دان میں اور سب چھوٹے بڑوں کو منھ مانگی دولت دیکر اس طرح خوش کیا کہ جس طرح ساون بھادوں میں
پانی برس کر خلقت کو خوش کر دیتا ہے راجا چترکیتو کو اُس لڑکے سے اتنی محبت ہوئی کہ جس کے پیار سے راجا بڑی
رانی کے محل میں دن رات لڑکے کے پاس رہنے لگا جب دوسری رانیوں نے دیکھا کہ راجا لڑکے کی محبت سے آٹھوں
پہر ہماری سوت کے پاس رہتا ہے اور ہم لوگوں کو آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا اور اُس کے قابو میں رہ کر ہم کو
اپنی لونڈی کے برابر بھی نہیں سمجھتا تب سوتیا ڈاہ سے سب رانیوں نے آپس میں یہ صلاح کی کہ اس لڑکے کو مار ڈالو
تو راجا ہم کو بھی پیار کرنے لگے گا ایسا بچار کر راجا کی کسی رانی نے اُس لڑکے کو ایک دن اکیلا پا کر زہر کھلا دیا
جس سے وہ لڑکا مر گیا جب کرت دیوتی رانی اُس کو سوتا ہوا جان کر جگانے کو آئی تب اُس کو مرا دیکھ کر بہت
بلاپ کرنے لگی جب راجانے یہ حال سُنا تب روتا پیٹتا ہوا وہاں جا کر زمین پر گر پڑا اور بارہ پہر تک ایسا بیہوش
رہا کہ اُس کو اپنے تن کی بھی خبر نہ رہی جب راجکمار کا مرنا اور راجا کے بے ہوش ہونے کا حال سُن کر شہر میں ہاہاکار
مچ گیا تب سب چھوٹے بڑے روتے ہوئے راج مندر پر آئے اُس لڑکے کے مرنے کا سوچ جیسا راجا بڑی رانی اور
داس داسیوں اور نگر باسیوں کو ہوا ویسا برنن نہیں ہو سکتا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا استری اپنے
کل اور پتی کا بھلا نہ چاہ کر اپنے ہی شریر کا سُکھ چاہتی ہے اس لئے گیانی آدمی کو استری کی بات پر بشواس اور
بھروسا کرنا اور اُس کے قابو میں ہو جانا اچھا نہیں ہے -

پندرھواں ادھیائے

آنا نارد جی اور انگرا آدی رکھیشوروں کا راجا کے محل پر

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جب چترکیتو کے بے ہوش ہونے کا حال چاروں طرف پھیلا تب نارد مُنی
اور انگرا وغیرہ رکھیشور یہ سُن کر راجا کو سمجھانے آئے انھوں نے چترکیتو کو اُٹھا کر کہا کہ اے راجا تو کس واسطے اتنا
دُکھ کرتا ہے وہ لڑکا تجھ سے کیا کام رکھتا تھا یہ سب سنساری جیو اپنے پہلے جنم کا بدلہ لینے کے واسطے دنیا میں آکر
جمع ہوتے ہیں جب اُس کرم کا بدلہ مل جاتا ہے تو انت میں پھر وہ لوگ علیحدہ ہو جاتے ہیں - اس لئے مرنے کا
سوچ نہ کر کے سب باتوں کو پچھلے جنم کا سنسکار جاننا چاہیئے سنسار سپنے کے سمان ہے جس طرح آدمی کو
سپنے میں بہت طرح کی چیزیں دکھلائی دیتی ہیں اور جاگنے پر کچھ نہیں ملتا تب وہ جانتا ہے کہ یہ سب سپنے کی
بات جھوٹھی تھی اسی طرح جبتک دنیا میں آدمی کو گیان نہیں ہوتا تب تک وہ اگیان روپی نیند میں بیہوش رہتا ہے سو تم اس بات
کو سمجھ کر سوچ چھوڑ دو اُس وقت راجا لڑکے کے غم میں ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ رکھیشور کو نہیں پہچان کر اُن لوگوں سے پوچھا

کہ تم لوگ کون ہو تب انگرا رکھیشور نے نارد منی وغیرہ رکھیشوروں کا نام بتلا کر راجا سے کہا کہ میں وہی انگرا رکھیشور ہوں جس نے تیرے یہاں لڑکا پیدا ہونے کی تدبیر کر کے پہلے تجھ سے کہہ دیا تھا کہ بیٹا پیدا ہونے میں تجھ کو خوشی اور رنج دونوں ہوں گے اب تو اپنے من کو دھیرج دے کر میری بات کو سچ مان کہ سب ہانی اور لابھ پرمیشور کی اِچھا سے ہوتی ہے اُس میں کوئی تل بھر بھی گھٹا بڑھا نہیں سکتا اس لئے تو ہری چرنوں میں دھیان لگا کر اپنی مکتی کی تدبیر کر اور اس جگت کی جھوٹھی مایا کو چھوڑ دے جس میں تیرا بھلا ہو نارد جی نے بھی اسی طرح بہت گیان سمجھا کر کہا کہ اے راجا ہم تجھ کو ایک منتر بتلائے دیتے ہیں اُس کو تو سات دن تک جپنے سے تو شیش بھگوان کا درشن پاوے گا۔

سولھواں ادھیائے

گیان پانا راجا چترکیتو کا نارد مُنی کے اُپدیش سے

شُکدیو جی نے کہا کہ اے پریکشت راجا چترکیتو اپنی بڑی رانی سمیت اُس لڑکے کے سوچ میں ایسا بیاکُل تھا کہ رکھیشوروں کے سمجھانے پر بھی اُس کا سوچ نہیں مٹا جب اُس نے آنکھ کھول کر انگرا اور نارد مُنی کو پہچانا تب اُن کا چرن اپنے آنسوؤں سے دھو کر کہا کہ اے مہاراج ایک مرتبہ کسی طرح اُس لڑکے کو جلا دیجئے تو مجھ کو دھیرج ہو یہ بچن سُنتے ہی نارد مُنی نے اپنے یوگ بل سے اُس لڑکے کے جیو آتما کو بلا کر آکاش میں کھڑا کر دیا اور راجا اور رانی کے سامنے اُس سے کہا کہ تم اپنے شریر میں آ کر ماں باپ کا سوچ دُور کر کے اُن کو سکھ دو اور ساتوں دیپ کا راج کرو تب وہ جیو آتما چترکیتو کو گالی دے کر بولا کہ یہ میرے کس جنم کے باپ ہیں اور میں کون جنم کا بیٹا ہوں جگت کا بیوہار ہمیشہ سے یوں ہی چلا آتا ہے جس طرح آدمی روپیہ اور اشرفی کو ہاتھ میں رہنے سے اپنا جانتا ہے لیکن وہ کسی کا نہیں ہوتا اسی طرح جیو آتما بھی چوراسی لاکھ یونی میں پھرتا ہے اور کسی کا نہیں ہوتا اس لئے میرا اور اُن کا کچھ ناتا نہ سمجھنا چاہیئے پچھلے جنم میں ہم اور چترکیتو دونوں راجا تھے اور آپس میں لڑتے تھے جب میں اپنی فوج کٹ جانے سے بھاگ کر بھربھنڈ نام جنگل میں جا کر چھپا تب اُس نے وہاں جا کر میرا سر کاٹ لیا تھا اُسی سبب سے میں نے اس جنم میں بیٹا ہو کر اُس کو دُکھ دیا اور چترکیتو کی یہ سب رانیاں پچھلے جنم میں ایک کروڑ چیونٹیاں تھیں اور ایک ماند میں رہتی تھیں اس نے داتون کرتے وقت اُس بِل میں پانی ڈال دیا تو وہ سب مر گئیں اس سبب سے اُنھوں نے آپس میں صلاح کر کے اس جنم میں مجھ کو زہر دے کر اپنا بدلا لیا اُسی طرح سب جیو دنیا میں پیدا ہو کر ایک دوسرے سے بدلا لیتے ہیں ایسا کہہ کر وہ جیو آتما چلا گیا یہ باتیں اُس سے سُن کر جب راجا اور رانی کا سب سوچ مٹ گیا تب اُنھوں نے کہا کہ آدمی کا جنم پا کر اچھا کرم کرنا چاہیئے یہ لڑکا میرا دشمن تھا اب مجھ کو اُس کے مرنے کا کچھ سوچ نہیں ہے اور راجا کی دوسری رانی جس نے اُس کو زہر دیا تھا یہ حال کر دیکھ بہت پچھتائی اور نارد جی اور انگرا رکھیشور سے پوچھ کر شاستر کے مطابق پرائشچت کیا اور راجا چترکیتو اُسی وقت راج گھر چھوڑ کر جنگل میں اس طرح چلا گیا جس طرح چہلے میں پھنسا ہوا ہاتھی نکل جاتا ہے

جب راجا جمنا کنارے جا کر نارد جی کا بتلایا ہوا منتر جپنے لگا اور اس منتر کے پرتاپ سے ساتویں دن شیش جی نے اس کو درشن دیا راجا نے شیش جی کو ڈنڈوت کر کے بدھی پوربک سے ان کی پوجا اور استوتی کی تب شیش بھگوان نے خوش ہو کر چترکیتو کو اسی شریر سے وِدّیا دھروں کا راجا بنا دیا اور یہ بردان دیا کہ تجھ کو ہمیشہ ہری چرنوں کی بھکتی بنی رہے اور ایک دِبیہ بمان ساعت بھر میں سب جگہ پہونچنے والا اس کو دے کر شیش جی انتردھان ہو گئے اور چترکیتو وِدّیا دھروں کا راجا ہو کر اپنی استریوں سمیت بمان پر بیٹھ کر سیر کیا کرتا تھا۔

سترھواں ادھیائے

شاپ دینا پاربتی جی کا راجا چترکیتو کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے پرکشت ایک دن راجا چترکیتو اپنی استریوں سمیت بمان پر بیٹھ کر سیر کرنے کو نکلا تو کیلاش پربت پر جہاں شری مہادیو جی شری پاربتی جی کو جانگھ پر بیٹھاتے ہوئے بھرگو آدک رکھیشوروں کو گیان سکھلا رہے تھے جا ہو پہنچا اور ان دونوں کو نمسکار کر کے ہنس کر کہنے لگا کہ دیکھو انھوں نے تپسی اور برہم گیانی اور جگت گرو ہونے پر بھی ایسی شرم چھوڑ دی کہ وشئی آدمیوں کی طرح استری کو سبھا میں جانگھ پر بیٹھائے ہیں سنساری جیو بھی اپنی استری کو اکیلے میں لے کر بیٹھتے ہیں ایسی بات سُننے پر بھی مہادیو جی ہنس کر چپ ہو رہے لیکن پاربتی جی اُس کو ہنستے دیکھ کر اور یہ بات سُن کر کرودھ کر کے بولیں کہ ہم ایسے بے شرموں کو سمجھانے والا یہ وِدّیا دھر پیدا ہوا ہے جن کو برہما جی اور سنت کمار جی اور شکدیو جی بھی اُپدیش نہیں کر سکتے ان کو یہ نارد کا منتر شُنکر غرور سے گیان بتلاتا ہے ایسے مورکھ کو نارائن جی کی سیوا میں نہ رہنا چاہیئے یہ کہہ کر پاربتی جی نے چترکیتو سے کہا کہ اے بیٹا اب تم کچھ دن دیت یونی میں جنم لے کر اس ہنسنے کا پھل بھوگو یہ بات سنتے ہی چترکیتو نے اُس شاپ کو اپنے سر پر چڑھا لیا اور بمان پر سے اُتر کر پاربتی جی کو ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے ماتا تُمھارا شاپ میں نے خوشی سے قبول کیا ال پرمیشور کی اِچّھا اسی طرح پرتھمی دنیا میں آدمی سُکھ اور دُکھ دونوں پاتا ہے اس لئے میں شاپ اور بردان اور سورگ اور نرک دونوں کو برابر جانتا ہوں مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ شری مہادیو سوامی کو گیان سکھلاؤں میں نے اس واسطے اتنا کہا کہ جس میں دنیا کے لوگ یہ حال سُنکر ایسے بے شرم نہ ہو جائیں چترکیتو یہ کہہ کر اس شاپ کا ہری اِچھا سے ہونا جان کر خوشی سے چلا گیا تب مہادیو جی سوامی نے کہا کہ اے پاربتی جی تم نے پرمیشور کے بھکتوں کا مہاتم اور سوبھاؤ دیکھا کہ اتنا بڑا شاپ سن کر بھی چترکیتو دُکھی نہ ہوا مجھ کو ہری بھکتوں کے سمان کوئی دوسرا پیارا نہیں لگتا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا وہی چترکیتو پاربتی جی کے شاپ سے برترا سُر دیت ہوا اس لئے پرمیشور نے اس کو اپنا بھکت جان کر مرتے وقت گیان دیا تھا سو وہ راکشش کا شریر چھوڑ کر بیکنٹھ میں جا کر پرمیشور کی سیوا کرنے لگا اے راجا یہ کتھا چترکیتو کی جو کوئی کہے یا سُنے وہ بھوساگر پار اُتر جاتا ہے۔

اٹھارھواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا کتھا سوِتا دیوتا وغیرہ کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے پریکشت اب میں سوِتا دیوتا آدک کے سنتان کی کتھا کہتا ہوں سنو کہ سوِتا دیوتا کے پرشنی نام استری سے اگنی ہوتر وغیرہ تین بیٹے اور ساوتری آدک تین لڑکیاں اور بھگ دیوتا کے سِدھی نام استری سے دو لڑکے اور ایک لڑکی اور دھاتا دیوتاؤں کے یہاں اُرگادک چار بیٹی اور پورنماس آدک چار بیٹے اور اگنی دیوتا کے کرتکا نام استری سے پورِش آدک بیٹے اور برون دیوتا کے چرشنی نام استری سے بالمیک آدک رکھیشور دو لڑکے پیدا ہوئے متر ابرون دیوتا کا ویریہ اُربشی اپسرا کو دیکھ کر گر پڑا تھا سو وہ ویریہ گھڑے میں رکھنے سے اگستیہ اور بشسٹھ جی پیدا ہوئے اندر کی پُلوما نام استری سے جینت آدک تین لڑکے اور وامن بھگوان کی کیرتی نام استری سے سبھگ نام لڑکا اور کشیپ کی دِتی نام استری سے ہرنیہ کشپو اور ہرنیہ کش دو لڑکے اور ہرنیہ کشپو کی کیادھو نام استری سے سنہکا نام لڑکی اور سنگھلاد پرہلاد اور اہلاد چار سنتان پیدا ہوئیں وہ لڑکی بپرچتی دیت کو بیاہی گئی جس سے راہو پیدا ہوا سنگھلاد کا بیٹا پنچ جن اور پرہلاد کا بیٹا باتاپی دانو ہوا جس کو اگستیہ جی نے مارا اہلاد کے مہشا سر اور باشکل دو بیٹے ہوئے اور پرہلاد سے بروچن پیدا ہوا بروچن کی دیوی نام استری سے راجا بلی ہوئے اور اس سے بانا سر آدک سو بیٹے ہوئے اور کشیپ کی دِتی استری سے مرودگن نام اُنچاس لڑکے پیدا ہوئے جو اندر کے برابر دیوتا ہو گئے اتنی کتھا سن کر راجا پریکشت نے پوچھا کہ اے مہاراج دِتی کے بیٹے دیت کس طرح دیوتا ہوئے یہ برنن کیجئے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جب پرمیشور نے واراہ نرسنگھ اوتار لے کر ہرنیہ کشپو اور ہرنیاکش دِتی کے دونوں لڑکوں کو مار ڈالا تب دِتی نے بہت اُداس ہو کر کہا کہ میرے دونوں لڑکے اندر نے مروا ڈالے اب میں ایسی تدبیر کروں جس میں اندر کا مارنے والا بیٹا میرے پیدا ہو اسی چاہ سے دِتی اپنے مالک کی سیوا پریم سے کرنے لگی ایک دِن کشیپ جی نے خوش ہو اُس سے پوچھا کہ اے دِتی میں تجھ سے بہت خوش ہوں تجھ کو جو چاہنا ہو وہ بردان مانگ لے تب دِتی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج جو تم خوش ہو کر مجھے بردان دینے کے واسطے کہتے ہو تو مجھ کو ایک بیٹا ایسا دیجئے جو اندر کو مار کر ہمیشہ زندہ رہے یہ بات سنتے ہی کشیپ جی نے اُداس ہو کر من میں بچارا کہ میں بردان دے چکا ہوں اب کیا کروں اِندر پرمیشور کا بھگت ہے اُس کا پران لینا نہ چاہیئے اور میری بات بھی جھوٹھی نہیں ہو سکتی اس طرح بہت سوچ کر کے کشیپ جی کہا اے دِتی تو اگہن مہینے کا برت کرے تو تیرے ایسا بیٹا پیدا ہو یہ سُن کر دِتی نے کہا کہ اے مہاراج مجھ کو اس کی بِدھی بتلا دیجئے میں یہ برت کروں گی تب کشیپ جی نے کہا کہ اے دِتی اگہن مہینے میں شکل پکش سے اس برت کو شروع کرے اور ہر روز برہم چریہ سے اس برت میں دن کو سونا ننگی ہو کر اسنان کرنا اور نیچ ذات سے بولنا سر کے بال کھلے رکھنا جھوٹ بولنا منع ہے

آٹھوں پہر شُدھ رہے اور لکشمی نارائن اور ساوتری استریوں کی پوجا نت بِدھی پوربک برس دن تک کرنا اور برت رکھنا اُچت ہے تو ایسا برت کرے تو تیرے ایسا بیٹا پیدا ہوا جو اندر کو مار کر امر رہے لیکن جو نارائن جی نہ چاہیں گے تو تیرے برت میں کھِجن ہو جائے گا یہ بات سُن کر دِتی بہت خوش ہو کر اُسی طرح برت رکھنے لگی اندر نے یہ حال سُنا تو اس نے بہت ڈرمان کر من میں کہا کہ اب میرے مرنے کا سنجوگ ہوا اب میں کسی طرح نہیں بچ سکتا ایسا بچار اندر براہمن کا روپ بن کر جس جگہ دِتی یہ برت کرتی تھی وہاں پر گیا اور دن رات اُس کی سیوا کرنے لگا دِتی اُس کی سیوا سے خوش رہنے لگی لیکن جیوں جیوں برت پورے ہونے کے دن نزدیک آتے جاتے تھے تیوں تیوں اندر بہت سوچ کرتا تھا جب اُس برت کے پورے ہونے میں چار یا پانچ دن باقی رہ گئے تب پرمیشور کی اِچھا سے ایک دن سر کے بال کھلے چھوڑ جو ٹھے منہ سو گئی یہ دونوں باتیں برت میں اشُدھ جان کر اندر اپنا چھوٹا روپ بنا کر بجر لئے ہوئے دتی کے پیٹ میں گھُس گیا اور وہاں جا کر گربھ میں جو لڑکا تھا اس کو سات ٹکڑے کر ڈالے وہ ساتوں ٹکڑے رونے لگے پھر اندر نے ایک ایک کے سات سات ٹکڑے کئے لیکن نارائن جی کی اِچھا سے کوئی بھی نہیں مرا اُن ساتوں کے انچاس لڑکے روتے ہوئے بولے کہ اے اندر تم ہم کو مت مارو ہم تمھاری مدد کریں گے یہ سن کر اندر ان لڑکوں سے بولا کہ اے بھائی مت ڈرو تم مرُوت نام ہو کر میرے ساتھ رہو گے پھر اندر انچاس لڑکوں سمیت گربھ کی راہ سے باہر نکل کر اندر روپ ہو گیا جب دِتی نے جاگ کر اندر کو انچاس ۴۹ لڑکوں سمیت کھڑے ہوئے دیکھا تو اُس سے پوچھا کہ اے اندر میں نے ایک لڑکا پیدا ہونے کے واسطے برت کیا تھا انچاس لڑکے کس طرح پیدا ہوئے یہ بات سن کر اندر ڈرتا اور کانپتا ہوا بولا کہ اے ماتا جب میں نے تم کو جوٹھے منہ اور کھلے بال سو جانے سے برت میں اشُدھ دیکھا تو اپنا پران بچانے کے لئے تمھارے بالک کو مارنا بچار کر کے پیٹ میں گھس گیا اور میں نے اپنے بجر سے اُس بالک کے انچاس ۴۹ ٹکڑے کئے لیکن تمھارے برت اور پوجا کے پرتاپ سے وہ انچاسوں امر ہو کر جیتے رہے سو میں اب اِن لڑکوں کے ساتھ تمھارے گربھ سے نکلا اس سبب سے یہ سب میرے بھائی ہو کر اندر پوری میں میرے ساتھ رہیں گے یہ بات سن کر دتی بہت خوش ہو کر بولی کہ اے اندر تو نے براہمن روپ رکھ کر میری بڑی سیوا کی اس لئے اب مجھ کو تیرے مرنے کی اچھا نہیں ہے یہ لوگ بھائی کی طرح تیرے ساتھ رہ کر وقت پر کام آویں گے جب یہ بات سُن کر اندر کو اپنے مرنے کا ڈر چھوٹ گیا تب وہ بڑی خوشی سے دِتی کو ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے انچاسوں لڑکوں سمیت اندر لوک میں جا کر راج کرنے لگا اے راجا اس طرح دِتی کے بیٹے دیوتا ہو گئے تھے یہ کتھا سن کر راجا پریکشت بہت خوش ہوئے۔

اُنیسواں ۱۹ ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا بدھی اُس برت کی

راجا پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے مہاراج جس برت میں ایسا پرتاپ ہے اُس کی بدھی بتلائیے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا جو استری اس برت کو کرنا چاہے وہ اپنے سوامی سے آگیا لے کر اگھن بدی اماوس کو نہا کر پہلے مروت دیوتا کی کتھا سُنے پھر شوکر کی کھودی ہوئی مٹی بدن مل کر اسنان کرے اور اگھن سُدی پریوا سے برت رکھنا شروع کرکے برھم چریہ رہے اور شاستر کے مطابق ہر روز لکشمی نارائن جی کی پوجا کرنے کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر منتر سے ان کی استوتی کرے پھر ساوتری استری کو پوج کر کھیر کی آہوتی اگنی میں دیوے اور پہلے برہمن کو کھیر کھلا کر پیچھے آپ وہی کھیر جو آہوتی دینے سے بچ جاوے کھالیوے اس طرح برس دن تک ہر روز برابر برت اور پوجا کرکے کاتک شکل پورناسی کو بدھی پوربک اُدیاپن کرے اور براہمن اور کنگالوں کو ایسا بھوجن کراوے کہ کوئی خالی نہ پھر جائے اُدیاپن کرانے والے اچاریہ کو شیادان گئو اور روپیہ وغیرہ دے کر خوش کرے اِس طرح برت کرنے والی استری دیوتا کے برابر بیٹا پاکر سدا ساوتری رہتی ہے اور سنسار میں اپنا منورتھ پا کر مرنے کے بعد مکتی پاتی ہے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا ہم نے پُسون पुसवन نام کا برت اور مروتوں کے جنم کی کتھا تم کو سُنائی یہ مہاتم برت کا سُن کر راجا پرکشت بہت خوش ہوئے ۔

اسکندھ ساتواں

مارنا نرسنگھ بھگوان کا ہرنیہ کشپو کو

دوہا۔ لکھوں کتھا پرہلاد کی جا کی بھکتِ اپار	داکی رکشا کے لئے بھئے نرہر اوتار

پہلا ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا کتھا جے اور بجے کی

راجا پرکشت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی پرمیشور کے نزدیک تو دیت اور دیوتا دونوں برابر ہیں پھر کس واسطے نارائن جی دیوتاؤں کی سہایتا کرکے دیتوں کو مارتے ہیں اس بات کا مجھ کو نرگن کے گنوں میں سندیہہ ہے سو آپ چھڑا دیجئے جس طرح کسی کے دو بیٹے ہوں تو وہ دونوں پر برابر پریت رکھتا ہے اسی طرح دیوتا اور دیت پرمیشور کی اچھا سے پیدا ہو کر دونوں برابر ہیں پھر کس سبب سے نارائن جی دیوتاؤں پر دیا رکھ اور دیتوں کو مارتے ہیں یہ بات سُن کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا تم نے یہ بہت اچھی بات بھگوان کی بھکتی بڑھانے والی پوچھی ہے جو کتھا میں نے ناردمنی آدک رکھیشوروں سے سنی تھی وہ تم سے کہتا ہوں سنو کہ پرمیشور نرگن روپ کو سب سے نیارا سمجھنا چاہیئے پر اُن کی مایا سے ستوگن رجوگن توگن یہ تینوں گن پرگٹ ہوئے ہیں اس لئے ستوگن کی باری میں دیوتاؤں کو بڑھاتے ہیں اور رجوگن کی باری میں دیتوں کا پرتاپ بڑھاتے ہیں تموگن کی باری میں آدمیوں کا بھاگیہ لے ہوتا ہے ایک سمے راجا یدھشٹھر نے رششوپال کی مکتی راجسو یگیہ میں دیکھ کر نارد جی سے پوچھا کہ اے مہاراج جس ششوپال نے شری کرشن جی ترلوکی ناتھ کو

درہجن کہا اُس کی زبان کے سو ٹکڑے ہونے چاہیئے۔ تھے سو اُس نے مکتی پائی یہ بات بڑے آشچریہ کی ہے تب
نارد منی بولے کہ اے راجا پرمیشور سب کو ایک سا جانتے ہیں جو آدمی اپنا من کام کرودھ لوبھ موہ یا کسی طرح سے اُنمیں
لگاوے وہ انھیں کا روپ اس طرح ہو جاتا ہے جس طرح بھرنگی نام کیڑے کو دیکھ کر دوسرا کیڑا بھی اُسی کا روپ ہو جاتا
ہے دیکھو گوپیوں نے نارائن جی کو اپنا پتی جان کر پریت کی ششوپال اور روان آدک نے دشمن جانا یہ بنسیوں نے
بھائی بندھو اور یدھشٹھر آدک پانڈوؤں نے ایشور جان کر اُن میں چت لگایا اور ان کی کرپا سے سب کرتارتھ
ہو گئے ایک ششوپال کی مکتی ہونے میں کیا آشچریہ ہے اور یہ دونوں ششوپال اور دنت بکر تمھاری موسی
کے بیٹے جے اور بجے نامک دوارپال ہیں براہمن کے شاپ سے اُنھوں نے بیکنٹھ سے گر کر دیت یونی میں جنم
پایا اور تینوں جنموں میں پرمیشور سے دشمنی رکھنے کی وجہ سے نارائن جی کے ہاتھ سے ملے جا کر اب تیسرے جنم میں مکت
ہوئے ہیں یہ سُن کر راجا یدھشٹھر بولے کہ اے مُنی ناتھ بیکنٹھ میں رہنے والوں کا شریر اور پران سنساری آدمیوں کی طرح نہو کر
ان کا چیتن روپ ہوتا ہے بیکنٹھ باسی پاپ نہیں کرتے پھر انھوں نے بنا اپرادھ کئے کس واسطے دیت کا تن پایا
اور ہرنیہ کشیپو دیت کے گھر پرہلاد ایسا پرم بھگت کس طرح پیدا ہوا اس کا حال کہئے نارد منی بولے کہ اے راجا ایکدن
سنکادک برمیشور کا درشن کرنے کے واسطے بیکنٹھ میں جاتے تھے تو جے اور بجے نے پرمیشور کی آگیا کے مطابق ان کو
بھیتر جانے نہیں دیا اور پانچ پانچ برس کے لڑکے جان کر ان کا اپمان کیا تب انھوں نے کرودھ کر کے جے بجے کو
شاپ دے کر کہا کہ ہم لوگ نارائن جی کا درشن کرنے آئے تھے سو تمھارے روک دینے سے تین چھن درشن ملنے میں ہرج ہوا
اِس لئے تم دونوں یہاں رہنے کے قابل نہیں ہو بیکنٹھ سے گر کر دیت کی یونی میں جنم لو تیسرے جنم میں اُدھار ہو کر
پھر بیکنٹھ میں آؤ گے سوائے یدھشٹھر وہی دونوں بھائی شاپ کے مارے ہرنیاکش اور ہرنیہ کشیپو نام کے دیت دِتی
سے پیدا ہوئے ہرنیاکش نے جوان ہو کر ایسا بچار کیا کہ دیوتا لوگ پرتھوی پر یگیہ اور ہوم ہونے سے اپنا بھاگ پا کر بلوان
ہوتے ہیں سو میں پرتھوی اٹھا کر پاتال میں لے جاؤں تب کس طرح کوئی یگیہ کرے گا اور یگیہ کا بھاگ نہ پانے سے
سب دیوتا بھوجن بنا دُبلے ہو کر مر جائیں گے جب ہرنیاکش یہ بچار کر پرتھوی کو پاتال میں لے گیا تب نارائن جی
برہما جی کے بنے کرنے سے واراہ اوتار لے کر پاتال میں چلے گئے اور ہرنیاکش کو مار کر پرتھوی کو لا کر پھر جیوں کی
تیوں استھر کر دیا اور نرسنگھ اوتار لے کر پرہلاد بھگت کا پران بچانے کے واسطے ہرنیہ کشیپو کو مارا جب اُن دونوں نے
وہ تن چھوڑ کر بشوشروا विश्रश्रवा منی کے گھر کیشی نام کی استری سے جنم پایا اور راون اور کمبھ کرن کہلائے تب نارائن جی
نے شری رامچندر جی کا اوتار لے کر اُن کو مارا اب انھوں نے کشتری برن ہو کر تیسرا جنم تمھاری موسی کے گھر لیا ہے
اُسی برودھ سے ششوپال کرودھ روپ ہو کر پرمیشور کا بھجن کرتا تھا اب شری کرشن جی نے سدرشن چکر سے
مار کر اُس کو مکتی کر دیا سو وہ دونوں بھائی ششوپال اور دنت بکر شری شیام سُندر کے ہاتھ سے مارے جا کر بیکنٹھ
میں پھر اپنی جگہ پر پہونچے اتنی کتھا سُن کر راجا یدھشٹھر نے نارد منی سے پوچھا کہ اے مہاراج پرہلاد ایسے پرم بھگت اور گن وان سے ہرنیہ کشیپو
نے کس واسطے دشمنی کر کے ان کو دُکھ دیا کہ جس سبب سے وہ مارا گیا اور پرہلاد ایسے پرم بھگت دیت کل میں کس طرح پیدا ہوئے یہ بتلایئے

دوسرا ادھیاے

کہنا نارد جی کا کتھا ہرنیہ کشپو کی

نارد جی یدھشٹھر کی بات سُن کر بولے کہ اے راجا جب ہرنیاکش دیت واراہ جی کے ہاتھ سے مارا گیا تب ہرنیہ کشپو
کرودھ کر کے اپنے ساتھ کے دیتوں سے چنتی اور شت باہو آدک سے بولا کہ تم میرا بچن سنو کہ دیوتاؤں نے بھگوان کو
پھسلا کر میرے بھائی ہرنیاکش کو مروا ڈالا نارائن جی بچّوں کی طرح بڑے اگیانی ہیں جو کوئی ان کی بنتی کرتا ہے
اُسی کی سہایتا کرتے ہیں اس لئے میں ابھی ہرنیاکش کے نام پر پانی نہ دے کر وشنو بھگوان کو اپنے ترشول
سے ماروں گا اور انھیں کے خون سے اپنے بھائی کو تلانجلی دوں گا دُربل دیوتاؤں کو کیا ماروں جب میں نارائن جی
اتنے بڑے بھاری دشمن کو جو سب دیوتاؤں کی جڑ ہیں ماروں گا تب سب دیوتا بغیر مارے آپ ہی مر جائیں گے
اس سے تم لوگ اس جڑ کو اکھاڑنے کی یہ تدبیر کرو کہ جس جگہ براہمن اور رکھیشوروں کو یگیہ اور ہوم کرتے دیکھو تو یگیہ انکی
بگاڑ ڈالو اور جہاں گئو اور براہمن کو پاؤ مار ڈالو اور دُنیا میں کسی کو یگیہ اور تپ اور جپ اور ہری بھجن کرنے مت دو یہ بات
سنتے ہی دیت لوگ سب جگہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر گئو اور براہمن اور رکھیشوروں کو مارنے لگے جب ہرنیاکش کی ماتا اور استری
اور بیٹوں نے اس کے مرنے کا بہت سوچ کیا تب ہرنیہ کشپو نے اس طرح ان کو سمجھایا کہ میرا بھائی دشمن کے سامنے
لڑائی میں مارا گیا ہے اس لئے تم کو اُس کا سوچ نہ کرنا چاہیئے جیو کبھی نہیں مرتا اور شریر کسی کا سدا بنا نہیں رہتا
اس لیے مرنے کا شوک اگیانی آدمی کرتے ہیں اس کا ایک اتہاس کہتا ہوں سُنو کہ اُتر دیش میں سویگیہ نام ایک راجا
رہتا تھا جب وہ بھی اسی طرح لڑائی میں مارا گیا تب اُس کی رانیوں نے مارے موہ کے لوتھ کے پاس بیٹھ کر ایسا بلاپ
کیا کہ سورج ڈوبنے پر بھی لوتھ اُس کی نہیں جلائی تب جم راج جی پانچ برس کے بالک بن کر وہاں آئے اور راجا کے
ذات بھائیوں اور رانیوں کو سمجھا کر کہا کہ بڑا آشچریہ ہے جو تم لوگ گیانی ہو کر اتنا دکھ کرتے ہو سنسار کی گتی دیکھو جہاں
سے جیو آیا تھا وہاں چلا گیا اور تم لوگ بھی ضرور اُسی جگہ جاؤ گے پھر رونا تمھارا بیکار ہے جس کے واسطے تم روتے ہو
وہ شریر جیوں کا تیوں یہاں پڑا ہے اور جو اُس کا یا میں بولنے اور کھانے پینے والا سامرتھی پُرش تھا اُس کو
تم نے کبھی آنکھ سے نہیں دیکھا پھر کیوں سوچ کرتے ہو سب جیوؤں کی رکشا پراربدھ کے ادھین سمجھنا چاہیئے دیکھو
میں پانچ برس کا لڑکا اکیلا جنگل میں پھرتا ہوں بے موت آئے نہیں مرتا میرے ماں باپ نے مجھے چھوڑ دیا اسلیے
مجھ کو کسی سے پریت نہیں ہے جس نے گربھ میں میرا پالن کیا تھا وہی اب بھی رکشا کرے گا جس طرح درخت لگانے
والا اپنے درخت کو سینچ کر اُس کی رکشا کرتا ہے اور درخت اپنی رکشا نہیں کر سکتا اسی طرح نارائن جی سب جیوؤں کا
پالن اور رکشا کرتے ہیں جو تم لوگ ایسا کہو کہ راجا لڑائی میں نہ جاتا تو کیوں مرتا سو یہ بات یقین کر کے جانو کہ جب
موت آتی ہے تب آدمی لوہے کے قلعہ میں بند رکھنے سے بھی نہیں بچتا جس طرح گھر بنتا اور کچھ دن پیچھے پھر گر پڑتا ہے

اُسی طرح شریر کا دھرم بننا اور بگڑنا ہے یہ سدا استھر نہیں رہتا اور جیو سدا امر رہ کر آکاش کے سمان رہتا ہے جس طرح دس برتن پانی سے بھر کر دھوپ میں رکھدو تب سورج کی چھایا پڑنے سے دوسرے سورج دکھلائی دیتے ہیں اور جب وہ برتن توڑ ڈالو تب پھر وہ پرکاش سورج میں مل جانے سے اُس برتن میں کچھ نہیں پڑتا جس طرح اُس برتن کے ٹوٹ جانے سے سورج کا پرکاش ناش نہیں ہوتا اسی طرح اس جیو کو بھی سمجھو جیسے آگ لکڑی میں دکھلائی نہیں دیتی اسی طرح یہ جیو بولتا پرش شریر میں رہ کر دکھلائی نہیں دیتا جب تک وہ جیو آتما بدن میں تھا تب تک راجا جیتا رہا اب تم جتنا چاہو اتنا رو کر اپنا پران بھی دے ڈالو لیکن اُس سے بھینٹ نہیں ہو سکتی کرموں کے پھل سے وہ جیو نہ معلوم کہاں چلا گیا جو تم روتے روتے مرجاؤ تو اکال مرتیو ہونے کے کارن نرک میں دکھ بھوگنا پڑے گا جیسے کرنگ कुरंग پنچھی بچوں کے موہ سے جال میں پھنس کر برباد ہوا تھا وہی گتی تمھاری بھی ہوگی جب ایسا گیان سن کر رانیوں کا شوک مٹا تب انھوں نے لوتھ کو جلایا اور جمراج بالک روپ وہاں سے انتردھان ہو گئے سو تم لوگ بھی یہی گیان سمجھ ہرنیاکش کے مرنے کا سوچ مت کرو یہ بات ہرنیہ کشپو سے سُن کر دتی ہرنیاکش کی ماتا اور رودھا بھانو रुधाभानु استری اور شکن शकुन وغیرہ اس کے بیٹوں نے دھیرج دھرا۔

تیسرا ادھیاے

تپ کرنا ہرنیہ کشپو کا مندراچل پربت پر جا کر

نارد جی بولے کہ اے یدھشٹھر جب ہرنیہ کشپو کے سمجھانے سے ان کا شوک کم ہوا تب دِتی نے کہا کہ اے بیٹا نارائن جی نے دیوتاؤں کی مدد کے لئے تیرے بھائی کو مارا ہے سو تو بھی دیوتاؤں کو مار کر اپنے بھائی کا بدلہ لے ہرنیہ کشپو بولا کہ اے ماتا ہرنیاکش کو پرمیشور نے مارا تھا اس لئے میں اُن کو مار کر اپنے بھائی کا بدلہ لوں گا لیکن میں نے یہ اُپائے سوچا ہے کہ پہلے برھما جی کا تپ کر کے اُن سے ایسا بردان لوں کہ جس سے میں کبھی نہ مروں تب نارائن جی کا سامنا کر کے اُن کو ماروں گا یہ کہہ کر ہرنیہ کشپو اپنی ماتا سے بدا ہوا اور مندراچل پربت پر جا کر تپ کرنے لگا۔

جب اُس نے سو برس تک ہاتھ اٹھائے اور ایک پاؤں کے انگوٹھے پر کھڑا رہ کر برھما جی کا تپ کیا اور تپ کرتے وقت اپنا بدن نہیں ہلا کر سورج بھگوان کو دیکھتا رہا تب اُس کے سب بدن پر مٹی جمع ہو جانے اور گھاس اُگنے سے سانپ اور بچھو نے اپنا بل بنا لیا تپ کے پرتاپ سے اُس کا تیج ایسا بڑھا کہ ندی اور پہاڑ اور سمندر جلنے لگے جب دیوتاؤں کو اُس کی جوالا پہونچی تب انھوں نے برھما جی کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج ہرنیہ کشپو کے تپو بل سے ہم کو بہت دُکھ ہوتا ہے سو آپ جا کر اُس کو بردان دے کر تپ کرنا اُس کا چھڑا دیجئے نہیں تو ہرنیہ کشپو آپ کے پیدا کئے ہوئے جیوؤں کو اپنے تیج سے جلا کر دوسری سرشٹی بنایا چاہتا ہے یہ بات دیوتاؤں کی سنتے ہی برھما جی بھرگو آدک رکھیشوروں کو اپنے ساتھ لے کر ہرنیہ کشپو کے پاس گئے اور اُس کا تپ دیکھ کر برھما جی نے کہا کہ

اے کشیپ نندن تو نے بڑا بھاری تپ کر کے مجھ کو بہت خوش کیا ہے ایسا دوسرے سے نہیں ہو سکتا جو سو برس تک بنا ان جل کئے جیتا رہے اب تجھ کو جس بردان کی اِچھّا ہو وہ مانگ یہ کہہ کر جیسے برھما جی نے اپنے کمنڈل کا جل اُس پر چھڑکا ویسے ہی اُس کے تن کا مانس جو دیمک لگنے سے کیول ہڈی رہ گئی تھیں جیوں کا تیوں بلوان اور موٹا ہو گیا اور سونے کی طرح چمکنے لگا تب ہرنیہ کشپو نے ڈنڈوت اور استتی کر کے برھما جی سے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی کہ اے مہاراج آپ جگت گرو ہیں اور سب جڑ اور چیتن کی اُتپتی کرتے ہو آپ جگیوں کا بدھان اور دھرموں کی رکشا کرنے والے نرگن روپ ہو یہ سوروپ اپنا کیول جگت کی رچنا کرنے کے واسطے دھارن کرتے ہو جو آپ دیال ہو کر بران دینے کے واسطے کہتے ہیں تو مجھ کو ایسا بردان دیجئے جس میں آپ کا پیدا کیا ہوا کوئی جیو جڑ چیتن دیوتا دیت اور منوشیہ آدک مجھے نہ مار سکے اور میں نہ دن کو مروں نہ رات کو اور نہ پرتھوی پر مروں اور نہ آکاش میں مروں اور کوئی ہتھیار مجھے نہ کاٹ سکے اور لڑائی میں کوئی میرا سامنا نہ کر سکے اور یوگ اور تپ کرنے سے جو سدھی ہوتی ہے وہ سدھی مجھ کو ہو جاوے میں دیوتا دیت اور منوشیہ آدک سب جیوں کا راجا ہوؤں اور میری سامرتھ کبھی نہ گھٹے۔

چوتھا ادھیائے

بردان دینا برھما جی کا ہرنیہ کشپو کو

نارد جی بولے کہ اے یدھشٹر برھما جی نے ہرنیہ کشپو کی بات سُن کر بچارا کہ اس ادھرمی کو ایسا بردان دینا نہ چاہیئے اور اگر بردان نہیں دیتا ہوں تو وہ تپ کرنا نہ چھوڑے گا اس لئے بردان دیتا ہوں پھر نارائن جی کی دیا سے یہ مارا جائے گا ایسا بچار کر برھما جی نے کہا کہ اے ہرنیہ کشپو تو نے بہت کٹھن بردان مانگا ہے لیکن میں نے تیرے تپ کے پرتاپ سے بردان تجھ کو دیا اب تو ساتوں دویپ کا راجا ہو گا یہ کہہ کر برھما جی اپنے لوک کو چلے گئے اور ہرنیہ کشپو بہت خوش ہو کر اپنی ماتا کے پاس آیا اور بردان پانے کا حال اُس سے کہہ کر بولا کہ اب میں سب دیوتاؤں کو مار کر تینوں لوک کا راج کروں گا دتی یہ بردان پانے کا حال سُن کر بہت خوش ہوئی اور ہرنیہ کشپو اپنی بھجا کے بل سے سب دیوتا دیت گندھرب سدھ چارن کنر رکھیشور تپسی بھوت پریت پشاچ پرجاپتی منو اور ساتوں دیپ کے راجوں کو جیت کر تینوں لوکوں کا راج کرنے لگا جب اُس کو یہ اِچھّا ہوئی کہ کوئی سُور بیر ملے تو اس سے لڑوں تب سب دیوتا اس کے ڈر سے بھاگے اور برھما جی کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج ہرنیہ کشپو نے سب راج دیوتوں کا چھین لیا تس پر بھی ہمارے پران کا گاہک ہے اب ہم لوگ کیا کریں برھما جی نے جواب دیا کہ ان دنوں دیتوں کی دشا اچھی ہے اور تمہارے دن کھوٹے آئے ہیں اس لئے تم لوگ کسی پہاڑ کی کھوہ میں چھپ کر ہری چرنوں کا دھیان اور اسمرن کرو جب تمہارے دن اچھے آویں گے تب وہ اپنی کرنی کو پہونچ کر پھر تمہارا راج ہو گا یہ بات سُن کر دیوتا لوگ کسی پہاڑ کی کھوہ میں جا کر چھپ رہے اور اپنے دن کاٹ کر پرمیشور کا دھیان کرنے لگے جب وہاں رہنے سے یہ لوگ

بہت دکھی ہوئے تب چھیر ساگر کے کنارے جا کر بہت عاجزی سے نارائن جی کی اُستوتی کی اُس سمے یہ آکاش بانی ہوئی کہ ہرنیہ کشپو دھرم اور وید اور تم سے برودھ کر چکا جب پرہلاد سیرے بھگت کو دکھ بہت دے گا تب میں اس کو ماروں گا یہ بات سن کر دیوتا لوگ پھر اُسی کھوہ میں آ کر ہری بھجن کرنے لگے ہرنیہ کشپو اندراسن پر بیٹھ کر اندر پوری اور سرگ وغیرہ کا سکھ بھوگتا تھا اور اندر کی اپسرائیں اپنا ناچ اس کو دکھلاتی اور گندھرب گانا سناتے تھے رکھیشور اور تپسی اسکے بس میں رہتے تھے زمین اور سمدر اور پہاڑ اور درخت وغیرہ بہت طرح کے رتن اور پھل اور پھول ہرنیہ کشپو کو بھینٹ دیتے تھے اُس کے پرتاپ اور ڈر سے بارھوں مہینے درخت وغیرہ میں پھل اور پھول لگے رہتے تھے اور گھی اور دودھ کی ندیاں بہتی تھیں ہرنیہ کشپو اپنی مایا سے برون اور کبیر وغیرہ دسوں دگپالوں کا روپ رکھ کر شراب پیتا اور اپسراوں سے بھوگ بلاس کرتا تھا رکھیشور اور منی اور گئو اور براہمن اس کے ہاتھ سے بہت دُکھ پاتے تھے اور چار بیٹے اُسکے پیدا ہوئے اُن میں تین لڑکے دیتوں کا کام کرتے تھے اور چوتھا لڑکا پرہلاد نام کا سب سے چھوٹا اپنا سوبھاؤ اور چلن دیوتاؤں کی طرح رکھ کر آٹھوں پہر سنت اور مہاتماؤں کی سیوا اور ہری بھجن میں رہتا تھا سب جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر جان کر کسی جیو کو دکھ نہیں دیتا تھا اور اندری جیت اور ستیہ وادی تھا چھوٹوں کو بیٹوں کے برابر اور بڑوں کو باپ اور ایشور کے برابر جانتا تھا بالکوں کے سمان نہیں کھیلتا تھا اس لئے مہاتما لوگ اُس کی بڑائی کرتے تھے ایسے لڑکے سے ہرنیہ کشپو کا برودھ ہو گیا اتنی کتھا سن کر یدھشٹھر نے پوچھا کہ اے منی ناتھ پوت کپوت ہوتے ہیں تو بھی ماں باپ اپنے بیٹے کا برا نہیں چاہتے اس بیر کا کارن بتلائیے۔

پانچواں ادھیائے

بیٹھالنا ہرنیہ کشپو کا پرہلاد جی کو پڑھنے کے واسطے

نارد جی نے کہا کہ اے راجا یدھشٹھر شکراچاریہ کے بیٹے سنڈا संडा اور مرک मर्क نام براہمن ہرنیہ کشپو وغیرہ دیتوں کے لڑکوں کو پڑھایا کرتے تھے جب پرہلاد جی پانچ برس کے ہوئے تب ہرنیہ کشپو نے اُن کو سنڈا اور مرک کو سونپ کر کہا کہ ہم نے تمھارے باپ سے پڑھا تھا پرہلاد کو تم ہمارا دھرم سکھاؤ جب پرہلاد جی وہاں اور لڑکوں کے ساتھ پڑھنے بیٹھے تب سنڈا اور مرک نے ہرنیہ کشپو کی آگیا کے مطابق پرہلاد جی سے کہا کہ تو ہرنیہ کشپو کا نام جپا کر جب پرہلاد جی نے گرو کے سمجھانے اور ڈانٹنے پر بھی سوائے لینے نام رام اور نارائن اور وشنو بھگوان کے ہرنیہ کشپو کا نام منھ سے نہیں لیا تب گرو نے اُس کے باپ کے پاس جا کر سب حال کہہ دیا اس لئے ہرنیہ کشپو نے ایک دن پرہلاد جی کو اپنی گود میں بٹھا کر پوچھا کہ اے بیٹا جو تم نے اپنے گرو سے آج تک پڑھا وہ ہم کو سناؤ پرہلاد جی بولے کہ اے پتا میں نے سوائے رام نام کے جن کا بھجن اور جپ آٹھوں پہر کرنا چاہیئے اور کچھ نہیں پڑھا ہے میری جان میں

سادھو اور مہاتماؤں کا ست سنگ اچھا ہے اور میں پرمیشور کی نودھا بھکتی اچھی طرح جانتا ہوں۔ نودھا بھکتی اس کو
کہتے کہ شرون یعنی پرمیشور کی کتھا سننا کیرتن یعنی پرمیشور کے گن اور جس گانا۔ اسمرن یعنی بھگوان کا نام جپنا۔
پادسیوں یعنی پرمیشور کے چرنوں کی سیوا اور پوجا کرنا ارچن ٹھاکر جی کی مورتی کو بدھی پوربک پوجن کر بھوگ لگانا بندن
یعنی پرمیشور کو بار بار ونڈوت کرنا داسیہ یعنی اپنے کو داس جان کر پرمیشور کی بھکتی اور سیوا کرنا اور بھجن گانا سکھیہ
یعنی پرمیشور سے سکھابھاؤ یعنی دوستی رکھنا۔ آتم نویدن یعنی اپنا تن من دھن سب بھگوان کو ارپن کر کے
سادھو سنت مہاتماؤں کی سنگت اور سیوا کرنا۔ سب بید اور شاستر کا نچوڑ یہی ہے جو میں نے تم سے کہا گرہستی میں
رہنے سے سوائے دکھ کے سکھ نہیں ہوتا جنگل میں جا کر ہری بھجن کرنا سب باتوں سے اچھا ہے پرہلاد جی کی یہ بات سنتے
ہی ہرنیہ کشپو کرودھ کر کے بولا کہ اے مہا مورکھ تو نہیں جانتا ہے کہ نارائن نے واراہ اوتار دھر کے ہرنیاکش میرے
بھائی کو مار ڈالا تھا سو تو میرے دشمن کا نام لے کر اس کی استوتی کرتا ہے ابھی تو گیان بالک ہے اور میرا کہنا نہیں
مانتا سیانا ہونے پر میری کیا دشا ہو گی اے بیٹا اپنا دھرم چھوڑ کر دوسرے کا دھرم کرنا اور بالکوں کو ساد ھوسنت کی سنگت
کرنا اچھا نہیں ہوتا اس لئے تم ساد ھو بیراگی کا کہنا نہ مان کر اپنے گرو کے کہنے مطابق پڑھا کرو یہ سن کر پرہلاد جی نے
کہا کہ میں اس پرمیشور کو نمسکار کرتا ہوں جس کی مایا سے تم اپنے اور دوسروں میں بھید جانتے ہو بنا کرپا اور دیا پرمیشور
کے کسی کو گیان نہیں ملتا جو کوئی شاستر پڑھ کر پرمیشور کی بھکتی نہ کرتا ہو اس کا پڑھنا بے فائدہ ہے یہ بات گیان بھری
سنتے ہی ہرنیہ کشپو نے کرودھ کر کے کئی دیتوں کو بلا کر کہا کہ وشنو بھگوان دیت کل کے واسطے کلہاڑا ہیں اور پرہلاد
میرا بیٹا اس کلہاڑے کا بینٹ پیدا ہوا جو میرا کہنا نہیں مانتا اور میرے دشمن کا نام جپ کر اس کی بڑائی کرتا ہے
بڑے لوگ پہلے سے کہہ گئے ہیں کہ جس انگ میں روگ ہو اور اس انگ سے کھٹکا ہو تو اس انگ کو کاٹ ڈالنا
چاہئے اس واسطے ایسے کپوت کو مارنا اتم جان کر تم لوگ اس کو مار ڈالو یہ بات سنتے ہی دیت لوگ پرہلاد جی
کو وہاں سے کھینچتے ہوئے باہر لے جا کر تلوار ترشول اور گدا سے مارنے لگے اور پرہلاد جی آنکھ اپنی بند کئے ہری
چرنوں میں من لگائے چپ چاپ بیٹھے رہے جب پرمیشور کی کرپا سے کسی ہتھیار کا گھاؤ پرہلاد جی کے بدن پہ
نہیں لگا تب دیتوں نے پرہلاد جی کو پہاڑ کے اوپر لے جا کر وہاں سے نیچے دھکیل دیا تس پر بھی ان کے بدن
میں کچھ چوٹ نہیں لگی پھر دیتوں نے پرہلاد جی کو بہت سی لکڑیوں میں بٹھال کر آگ لگا دی جب سب لکڑیاں جل کر
راکھ ہو گئیں اور شیام سندر کی کرپا سے پرہلاد جیوں کے تیوں نارائن جی کے دھیان میں مگن بیٹھے رہے تب ہرنیہ کشپو
نے یہ مہما دیکھ کر اپنے من میں کہا کہ بڑا آشچریہ ہے کہ پرہلاد ایسے اپائے کرنے سے بھی نہیں مرتا اب میں نے
پرہلاد سے پکی دشمنی ٹھہرائی اس لئے نارائن جی اس کی رکشا کرنے کے واسطے ضرور آویں گے تب میں ان کو
مار کر ہرنیاکش کا بدلا لوں گا ایسا بچار کر ہرنیہ کشپو نے سنڈامرک سے کہا کہ ہم نے پرہلاد کو بہت ڈنڈ دیا اب
تمہاری آگیا کے مطابق پڑھے گا یہ بات سنتے ہی پرہلاد جی نے من میں خوش ہو کر کہا کہ اب میں پاٹھ شالا کے لڑکوں کو
گیان سکھلاؤں گا گرو دھرنیہ کشپو کی آگیا سے پرہلاد جی کو پھر پاٹھ شالا میں لے آیا تب اس نے پوچھا

کہا اے پرہلاد تجھ کو بن میں جاکر ہری بھجن کرنا کسی نے بتایا ہے یا تو نے اپنے من سے یہ بات کہی تھی پرہلاد جی بولے کہ
اے گرو جی جو لوگ مایا روپی گرہستی کے اندھیارے کنوئیں میں پڑے رہ کر پرمیشور سے بمکھ ہیں ان کو گیان پراپت
نہ ہو کر ہری چرنوں کی بھکتی نہیں ملتی ان کو گدھا اور کتا وغیرہ جانور کے برابر سمجھنا چاہئے جب تک سنساری آدمی سنت
مہاتما کے چرنوں پر اپنا سر رکھ کر ان کی سیوا انسا باچا کرمنا نہیں کرتا اور پرمیشور کی کتھا اور کیرتن نہیں سنتا تب تک
اُس کو گیان نہیں ملتا ہے بغیر کرپا اور دیا پرمیشور کے گیان ملنا بہت کٹھن ہے سو میں نے شیام سُندر کی دیا سے
گیان پاکر یہ بات کہی تھی اتنی کتھا سُنا کر نارد جی بولے کہ اے یدھشٹر دیکھو سنڈا اور مرک شکراچاریہ مہاتما کے بیٹے گیانی اور
پنڈت تھے اور دیتوں کی سنگت کرنے اور ان کا اناج کھانے سے نارائن جی کی مہما کو بھول گئے تھے پرمیشو کی مایا ایسی
بلوان ہے جبکہ گرو پاٹھ شالا میں بیٹھے تھے تب تک پرہلاد جی من میں بچار کرتے تھے کہ جب گرو یہاں سے اٹھ کہیں
باہر جاویں تب میں پاٹھ شالا کے سب لڑکوں کو گیان سکھاؤں جب گرو وہاں سے اُٹھ کر کہیں باہر گئے تب
پرہلاد جی نے لڑکوں کی طرف دیکھ کر یہ بچار کیا کہ ابھی لڑکپن ہونے سے ان لڑکوں کو کام کرودھ لوبھ موہ نہیں بیاپا ہے
اس وقت اُن کو سمجھایا گیان جلدی اثر کرے گا اتنی کتھا سُنا کر نارد جی نے راجا یدھشٹر سے کہا کہ جو کوئی پوچھے کہ پرہلاد جی
کو انھیں گیان سکھلانے سے کیا کام تھا تو جواب اُس کا یہ ہے کہ پرہلاد جی اپنے ہردے میں دیا اور دھرم رکھ کر
پراپکار کے کارن یہ چاہتے تھے کہ جس میں یہ لوگ بھی گیانی ہو کر میری سنگت سے بھوساگر پار اُتر جاویں یہ بچار کر
جب پرہلاد جی نے لڑکوں کو اپنے پاس بُلایا تب سب لڑکے ان کو راجا کا بیٹا جان کر اُن کے پاس چلے آئے۔

چھٹواں ادھیائے

گیان سکھلانا پرہلاد جی کا پاٹھ شالا کے لڑکوں کو

پرہلاد جی نے سب لڑکوں کو اپنے پاس بیٹھا کر کہا کہ سُنو متر و ابھی تک لڑکپن ہونے سے تم کو کرودھ لوبھ موہ
نہیں بیاپا ہے اور من تمہارا سنساری مایا جال میں نہیں پھنسا اس لئے تم جس بات میں چت اپنا لگاؤ وہ تم کو
جلدی مل سکتی ہے سو میں تمہارے بھلے کے واسطے ایک اُپائے بتلاتا ہوں سنو کہ ابھی سے من اپنا پرمیشور کے
دھیان میں لگاؤ اور اس بات کا بشواس مانو کہ آدمی دنیا کی ہوس رکھنے اور استری اور پتر اور دھن کا موہ کرنے سے
سدا دُکھی رہ کر جنم اور مرن سے نہیں چھوٹتا اور اسی کارن ہری چرنوں میں پریم نہیں ہوتا پرمیشور سے بمکھ رہنے والا
اور جنم اپنا برتھا کھونے والا آدمی ضرور نرک بھوگتا ہے اس لئے تم کو ہری بھجن اور اسمرن کرنا اچت ہے اور سنساری
جال میں پھنسنا نہیں چاہئے پرمیشور کو پہچاننے ہری بھجن کرنے نارائن کا نام لینے اور بھوساگر پار اترنے کے واسطے
یہی جتن سمجھو سمجھو کیونکہ گتے اور بلی وغیرہ پشو یونی میں یہ پراپت نہ ہو کر کیول پیٹ بھرنے اور بھوگ کرنے ہی کا گیان
رہتا ہے اس لئے آدمی کا تن پاکر ایک ساعت بھی پرمیشور کو بھولنا نہ چاہئے تم لوگ یہ بات اچھی طرح

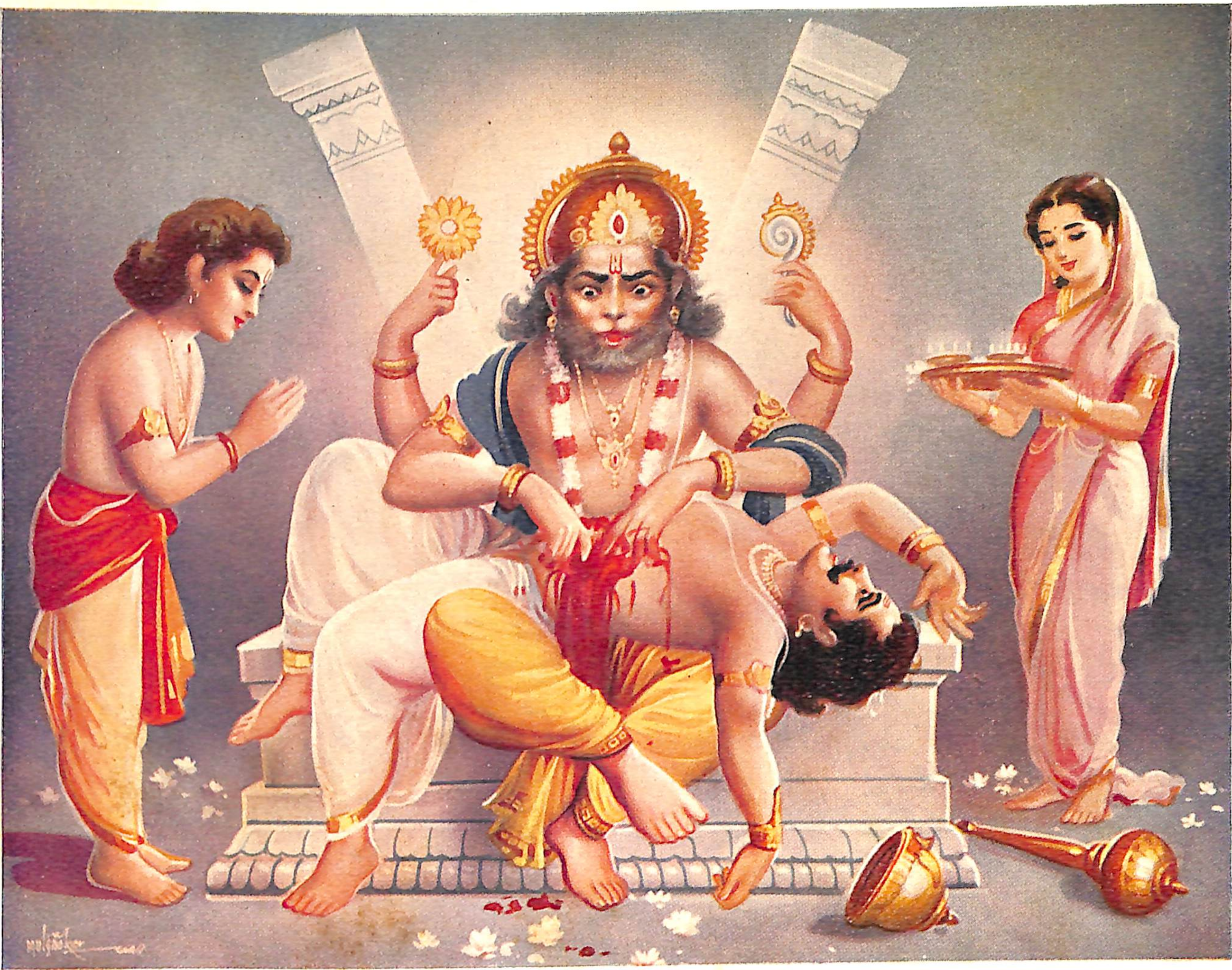
جانتے رہو کہ کسی دیوتا کا جپ اور پوجن پرمیشور کے تپ اور اسمرن کے برابر نہیں ہوتا دیوتا لوگ جپ اور پوجن سے خوش ہو کر بھی چھوڑ دینے سے دُکھ دیتے ہیں اور نارائن جی اپنے بھگتوں پر چوک ہونے سے بھی کرودھ نہیں کرتے ان کو سب جگہ موجود جان کر کہیں ڈھونڈھنے کیواسطے نہ جانا چاہیئے جس سمے پریم کے ساتھ ان کا دھیان کرو اُسی سمے پرگٹ ہو کر رکشا کرتے ہیں سو تم لوگ اپنی اندریوں اور من کو بس میں کر کے کرودھ اور ترشنا کو چھوڑ کر ستوگن سے سب جیوؤں پر دیا رکھو اور منسا باچا کرمنا ہری چرنوں میں دھیان کر پرمیشور کا نام جپا کرو تب تم کو بڑا سکھ ملے گا جو تم لوگ میرے کہنے کا بشواس نہ مانو ایسا کہو کہ یہ ہمارے ساتھ کا لڑکا ہو کر گیان سکھلاتا ہے اس نے کہاں سے گیان پایا سو میں اپنے من سے یہ گیان تم کو نہیں بتلاتا ہوں نارد منی کے اُپدیس سے کہتا ہوں یہ بات سُن کر لڑکوں نے کہا کہ اے پرہلاد جی ابھی ہم بالک ہیں بڑھاپے میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر لیں گے پرہلاد جی بولے کہ سنو اندریوں کو سب یونیوں میں سُکھ ملتا ہے اور پرمیشور کا بھجن دوسرے تن میں نہیں ہو سکتا جو تم یہ سمجھتے ہو کہ اس جنم میں سنساری سُکھ بھوگ کر لیں پھر آدمی کا تن پا کر بھجن کریں گے سو آدمی کا چولا بار بار ملنا کٹھن ہے دُکھ اور سُکھ پورب جنم کے سنسکار سے ملتا ہے سنساری سکھ تھوڑے دن رہتا ہے اور ہری بھجن کرنے سے مہا پرلے تک بہت طرح کے آنند پراپت ہوتے ہیں جس طرح آندھی درختوں اور پتوں کو اڑائے جاتی ہے اُسی طرح تمہارے دادا اور پرداداغیرہ پُرکھوں کو کال روپی آندھی مد کر اڑائے گئی ایک دن تمہاری بھی وہی دشا ہوگی جو مایا روپی جال میں پھنس گیا وہ اُس سے نکل نہیں سکتا سو تم لوگ بھی جب استری اور پتر کے موہ میں پھنس جاؤ گے تب پرمیشور کا بھجن تم سے نہیں ہو گا جس طرح گائے بھینس پشو وغیرہ جنگل میں گھاس چرنے کے لالچ سے کنوئیں وغیرہ میں گر کر چوٹ کھاتے ہیں اُسی طرح آدمی مایا روپی اندھے کنوئیں میں گر کر دکھ پاتا ہے جو کوئی سنساری موہ چھوڑ کر ہری چرنوں میں پریم لگاتا ہے وہ مایا روپی کنوئیں سے باہر نکل سکتا ہے سنساری سکھ کانچ کے سمان جان کر ہری بھجن اور بھگتی کرنے سے پارس پتھر کی طرح آنند ہوتا ہے یہ سُن کر لڑکوں نے پرہلاد جی سے پوچھا کہ تم کو نارد جی کہاں ملے تھے سو بتلاؤ۔

ساتواں ادھیائے

پرہلاد جی کا اُپدیش لڑکوں کو مان لینا

نارد جی بولے کہ اے یدھشٹھر اُن لڑکوں کی بات سن کر پرہلاد جی نے کہا کہ جب ہرنیاکش ہمارے چاچا کو واراہ جی نے مار ڈالا اور ہرنیہ کشپو ہمارا پتا تپ کرنے کے واسطے مندراچل پربت پر چلا گیا تب اندر نے اوسر پا کر نوچی وغیرہ دیتوں کو لڑائی میں اپنے بل سے مار کر بھگا دیا اور دیتوں کی استریوں کو پکڑ کر دیولوک میں لے چلا جب نارد جی سے راستے میں بھینٹ ہوئی تب انھوں نے اندر سے کہا کہ تم ان سب استریوں کو کیوں لیے جاتے ہو اندر بولے کہ اے منی ناتھ دیتوں نے ہمارا راج چھین کر ہم کو بہت دُکھ دیا ہے اس سے ہم بھی اپنا بدلا اُن سے

لیتے ہیں یہ بات سن کر نارد منی بولے کہ اے اندر ان استریوں میں ہرنیہ کشیپو کی استری کو جس کے گربھ میں پرہلاد ہے تو
چھوڑ دے پرہلاد ہری بھگت ہو کر دیوتاؤں کی سہایتا کرے گا تب اندر نے اُسے نارد منی کو سونپ دیا اور مجھ کو ہری بھگت
گربھ میں جان کر اُس کی پرکرما کر کے اندر اپنے لوک کو چلا گیا اور نارد جی نے میری ماتا کو براہمن اور رکھیشوروں کے استھان پر
جہاں وہ لوگ تپ اور اسمرن کرتے تھے لا کر رکھا سو وہی رکھیشور کھانا اور کپڑا دے کر اُس کی رکشا کرتے تھے جب
کبھی میری ماتا اپنے سوامی اور پریوار کو یاد کر کے روتی تھی تب نارد منی آدک رکھیشور اس کو بہت طرح کا گیان سمجھا کر
کہتے تھے کہ اے کیادھو कयाधू تو چنتا مت کر دنیا میں کبھی دکھ ہوتا ہے کبھی سکھ اس سے تو سنتوش کر کچھ دنوں میں ہرنیہ کشیپو
تیرا پتی مندراچل پربت سے آ کر تینوں لوکوں کا راج کرے گا اور تو رانی ہوگی میں نے اپنی ماتا کے گربھ میں وہ گیان سُن کر
یاد رکھا تھا جو تم کو سُنایا تم لوگ میری بات سچ مان کر اُسی کے مطابق کرو نارد جی نے گیان سمجھانے کے سمے یہ بھی
کہا تھا کہ اس استری کو یہ گیان پراپت نہ ہوگا جو بالک اسکے گربھ میں ہے وہ یاد رکھے گا سو میں وہی گیان کہتا ہوں سُنو
کہ آدمی پر لڑکپن جوانی بڑھاپا تین حالتیں گزرتی ہیں اور پرمیشور پرماتما پرش جن کا تیج سب کے شریر میں رہ کر جیو آتما کہلاتا ہے
وہ سدا ایک روپ اور گھٹنے بڑھنے سے رہت ہے اور دُکھ اور سکھ اُس کو نہیں ہوتا جو کوئی پرمیشور کو اس طرح جانتا ہے
وہ سدا سُکھی رہتا ہے جس طرح نیاریا مٹی کو چھان کر سونے کی چور نکال لیتا ہے اور مٹی سے کچھ کام نہیں رکھتا اسی طرح
آدمی کے شریر میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے مکتی پدارتھ جو سونے کے برابر ہے پراپت کر لے اور شریر کو مٹی سمجھ کر
چھوڑ دے جو لوگ دھن اور کٹمب آدک کا سُکھ چاہتے ہیں سو وہ سُکھ سدا بنا نہیں رہتا اور ہری بھجن کرنے کا سُکھ
ہر روز بڑھ کر کبھی گھٹتا نہیں ہے پرلے تک بنا رہتا ہے اس لئے تم لوگ کام کرودھ لوبھ موہ کو جیت کر
بھگوان کی بھکتی کرو اسی سے تمہارا بیڑا پار ہوگا استری پتر راج فوج قلعہ ہاتھی گھوڑا وغیرہ کچھ کام نہ آ کر مرتے وقت کوئی
بھی بچا نہیں سکتا بلکہ ایک ساعت بھر روک بھی نہیں سکتا سب سنسار ہی میں رہ جاتے ہیں کوئی اس کا ساتھ نہیں
دیتا قلعہ وغیرہ گرانے سے بھی جلدی نہیں گرتے اور یہ شریر ایک ساعت میں ناش ہو کر مرنے کے پیچھے کچھ
کام نہیں آتا آدمی آٹھوں پہر اپنے سُکھ کا سامان چاہتا ہے لیکن بغیر کرپا اور دیا پرمیشور کے وہ سُکھ اس کو نہیں
ملتا جب اپنا تن ہی ساتھ نہیں جاتا تو دھن اور کٹمب وغیرہ اُس کا ساتھ کیا دے سکتے ہیں پرمیشور جیسا بھکتی
اور اسمرن کرنے سے خوش ہوتے ہیں ویسا یگیہ تپ دان اور برت وغیرہ کے کرنے سے خوش نہیں ہوتے میں نے
جو نارد منی سے سُنا تھا اُس پر بشواس کیا سو تم لوگ دیکھو کہ اُسی گیان کے پرتاپ سے کچھ بل ہرنیہ کشیپو
تینوں لوک کے راجا کا جس نے میرا پران لینے کے واسطے بہت اُپائے کئے نہیں چل سکا جو تم یہ کہو کہ
ہم لوگ دیت کے لڑکے مانس کھانے والے مدرا پینے والے ہیں ہمارا تپ اور بھجن نارائن جی کیونکر
قبول کریں گے تو ایسا بچار نہ کرکے میری بات کا بشواس مانو کہ دیوتا یا دیت یا آدمی جو پرمیشور کا تپ اور اسمرن
کرے وہی اُن کو پیارا ہے دیکھو میں بھی دیت کا بیٹا ہوں نارائن جی کی شرن گیا تو میرا پران بچا نہیں تو میرے
باپ نے میرا پران لینے میں کچھ اُٹھا نہیں رکھا تھا جو تمہارے ماتا اور پتا بھی ہر بھجن کرنے سے منع کر کے



نرسنگھ اوتار

(کاپی رائٹ محفوظ)

تم کو دُکھ دیں گے تو پرمیشور کی سہایتا سے اُسی طرح اُن کا بَل بھی تمہارے اوپر نہیں چلے گا یہ گیان سن کر سب لڑکے بولے کہ اے پرہلاد جی ہم لوگوں نے تمہارا اُپدیش مانا آج سے گرو کی بات جھوٹھی مان کر تمہارے کہنے کے مطابق سب کام کریں گے۔

آٹھواں ادھیاے

نرسنگھ اوتار لینا نارائن جی کا اور مارنا ہرنیہ کشیپو کو

نارد جی بولے کہ اے یدھشٹر جب پرہلاد جی کے گیان سکھلانے سے سب لڑکے گرو سے پڑھنا چھوڑ کر رام اور نارائن اور وشنو بھگوان کا نام لینے لگے اور سنڈ ادمرک نے گھر سے آکر ان کی دَشا دیکھی تب انھوں نے ہرنیہ کشیپو کا ڈر مان کر لڑکوں سے کہا کہ تم لوگ کیا بکتے ہو لڑکوں نے کہا کہ اس شریر میں جو بات ہم کو کرنی چاہیئے وہ ہم کرتے ہیں تمہاری جھوٹی باتیں پڑھ کر کیوں اپنا جنم اکارتھ کھودیں جب گرو کے دھمکانے اور ہرنیہ کشیپو کا ڈر سُنانے پر بھی لڑکوں نے رام نام لینا نہیں چھوڑا تب گرو نے جانا کہ ان سب لڑکوں کو پرہلاد نے گیان سکھلا کر اپنا سا بنا لیا یہ بات بچار کر جب گرو نے پرہلاد جی پر بہت کرودھ کر کے دھمکایا اور پرہلاد جی ہنس کر چپ ہو رہے تب سنڈامرک پرہلاد وغیرہ سب لڑکوں کو ہرنیہ کشیپو کے پاس لے جا کر بولے کہ اے مہاراج تمھارے لڑکے نے سب لڑکوں کو ایسا بہکا دیا کہ وہ لوگ سوائے نارائن نام لینے کے دوسری بات منھ سے نہیں کہتے ہرنیہ کشیپو یہ بات سنتے ہی کرودھ کر کے بولا کہ اے پرہلاد میں نے تجھ کو بہت ڈنڈ دے کر سمجھایا کہ نارائن کا نام مت لے لیکن تو میرا کہنا نہیں مانتا اس سے میں نے جانا کہ تیری موت آپہونچی ہے جس طرح رکھیشور اور یوگیوں کو اندریاں دُکھ دیتی ہیں اُسی طرح تو میرا دُشمن پیدا ہوا اس لئے تجھ کو اپنے ہاتھ سے ماروں گا دیکھوں کون رام اور نارائن تیرا پران بچاتے ہیں یہ سُن کر پرہلاد بھگت بولے کہ اے پِتا تم بشواس کر کے مانو کہ جن کی شکتی سے سب جیو تینوں لوک میں رہتے ہیں اور تم راج کرتے ہو وہی ایشور پُرش سب سے بلوان سب جگہ موجود ہیں اُن سے زیادہ بہتر اور مالک تمام دُنیا میں نہیں ہے اُنھیں کو سب جیوؤں کا پیدا اور پالن اور ناش کرنے والا سمجھنا چاہیئے جو کچھ وہ چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے ان کی اچھا کے بنا کسی کو دم لینے کی جگہ نہیں ہے وہی آدی نرنکار میری بھی رکشا کریں گے اے پتا تم اپنے کو تینوں لوک کا راجا جان کر سب جیوؤں کو اپنے ادھین جانتے ہو جب تم نے ابھی تک من اور اندریوں اور کرودھ وغیرہ کو اپنے بس نہیں کیا اور اُن کے ادھین رہ کر برباد ہوتے ہو تب دوسرے کو اپنے بس کیا کرو گے تم کو اُچت ہے کہ راکشی سوبھاؤ اور ادھرم کرنا چھوڑ کر من اور اندریوں کو اپنے بس میں رکھو اور ہری چرنوں کا دھیان اور اسمرن کیا کرو تب سنسار روپی مہا جال سے چھوٹ کر بھوساگر پار اتر جاؤ گے سو جس کی موت نزدیک آپہونچتی ہے اس کی بدھی ٹھکانے نہیں رہتی سو میں جانتا ہوں کہ تمہاری موت آپہونچی ہے اسی سے تم پربرہم پرمیشور کو بھول گئے ہو یہ گیان سنتے ہی ہرنیہ کشیپو

برا کرودھ کر کے بولا کہ اے پرہلاد مجھ سے زبردست تیرا نارائن کہاں ہے اُس کو بلاؤ جو آکر تیری رکشا کرے پرہلاد جی نے کہا کہ وہ پرمیشور سب جگہ اپنے بھگتوں کی رکشا کرنے کے واسطے موجود رہتا ہے تب ہرنیہ کشیپو پرہلاد جی کے مارنے کے واسطے تلوار نکال کر کھمبے کی طرف آنکھ دکھلا کر پرہلاد جی سے بولا کہ اس میں بھی تیرا نارائن ہے پرہلاد جی نے کہا کہ پرمیشور کھمبے میں بھی دکھلائی دیتے ہرنیہ کشیپو بھی من میں پرمیشور کا ڈر رکھتا تھا اس لئے ڈرتا ہوا کھمبے کی طرف دیکھ کر بولا کہ اے پرہلاد مجھ کو اس میں تیرا پرمیشور دکھلائی نہیں دیتا تو نے جھوٹ کیوں کہا اب میں تجھ کو مارتا ہوں تیرا سہایک کھمبے میں یا جہاں کہیں ہو اُس کو جلد بلا کہ وہ آکر میرے ہاتھ سے تجھ کو چھڑا وے۔ یہ بات سنکر پرہلاد جی نے پرمیشور کا دھیان اور استرن کر کے کھمبے کی طرف دیکھا ویسے ہی پرمیشور نرسنگھ اوتار جن کا تمام بدن آدمی کا اور سر شیر کا جیسا تھا دھر کر اس کھمبھ میں دکھلائی دیے ہرنیہ کشیپو نے وہ روپ دیکھتے ہی بائیں ہاتھ سے ایک گھونسا ایسا مارا کہ کھمبھا پھٹ گیا اور اس کے بھیتر سے نرسنگھ بھگوان دس یوجن کا شریر دھارن کئے اپنے بھگت کی بات سچ کرنے کے لئے پرگٹ ہوئے اور بڑے کرودھ سے ایسا للکارا کہ تینوں لوک میں وہ آواز پھیل گئی اور اسکے سنتے ہی برھما جی اور اندر وغیرہ دیوتا اور دیت اور سونشیا آدک سب جیو مارے ڈر کے کانپنے لگے ہرنیہ کشیپو نے انکا تیج دیکھتے ہی گھبرا کر من میں کہا کہ یہ آشچریہ کا روپ میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھا برھما جی نے مجھ کو یہ بردان دیا ہے کہ تو آدمی اور دیوتا اور دیت اور پشو اور پنچھی وغیرہ کسی کے ہاتھ سے نہیں مرے گا سو یہ روپ ایسا پرگٹ ہوا کہ جس کو نہ آدمی کہنا چاہیئے نہ جانور برھما جی نے کہا تھا کہ تو نہ دن کو مرے گا نہ رات کو سو یہ شام کا وقت ہے اس کو نہ دن کہنا چاہیئے نہ رات میں نے برھما جی سے یہ بردان مانگا تھا کہ کوئی جیو تمہارا پیدا کیا ہوا مجھ کو نہ مار سکے سو یہ روپ برھما جی کا بنایا ہوا نہیں ہے اس سے میں جانتا ہوں کہ برھما جی کا بردان جھوٹھا نہ ہوگا اور یہ مجھ کو ضرور مارے گا ہرنیہ کشیپو اُسی سوچ بچار میں کھڑا تھا اور اُس کے ساتھی دیت نرسنگھ جی کے ڈر سے بھاگ گئے جب ہرنیہ کشیپو نے اُن کے سامنے آکر اپنی گدا اُن پر چلانے لگا تب نرسنگھ جی اُس کی گدا پکڑ کر اس طرح لڑنے لگے جس طرح پہلوان لوگ اپنے چیلوں کو کشتی کھلاتے ہیں اور بلی چوہے کو پکڑ کر کھیل کھلاتی ہے جب اندر وغیرہ دیوتاؤں نے جو نرسنگھ بھگوان کا درشن کرنے وہاں آئے تھے یہ دشا دیکھ کر سندیہ مان کر اپنے من میں کہا کہ جو ہرنیہ کشیپو ان سے نہیں مارا گیا تو ہم لوگ دکھ کس طرح چھوٹے گا تب نرسنگھ بھگوان انترجامی نے دیوتاؤں کے من کی بات جان کر ہرنیہ کشیپو کو پکڑ لیا اور اسکی سبھا کا جو مکان تھا اس کی ڈیوڑھی میں اُس کو لے آئے اور لڑکوں کی طرح جانگھ پر لٹا کر پیٹ اسکا اپنے ناخن سے پھاڑ ڈالا ہرنیہ کشیپو ہنسنے لگا تب نرسنگھ جی نے پوچھا کہ تو کیوں ہنستا ہے ہرنیہ کشیپو بولا کہ لڑتے سمے جب اندر نے مجھ کو اپنی گدا ماری تھی تب وہ گدا میرے بدن سے چوٹ کھا کر ٹوٹ گئی تھی اور مجھ کو کچھ دکھ نہیں پہونچا تھا سو اب ناخن سے میرا پیٹ پھاڑا جاتا ہے یہی بات سمجھ کر مجھ کو ہنسی آئی اب میں نے جانا کہ یہ سب میرے دنوں کا پھیر ہے جو اس طرح مرتا ہوں ایسا کہہ کر جب ہرنیہ کشیپو مر گیا تب نرسنگھ جی اُس کی آنتیں مالا کی طرح اپنے گلے میں پہن کر راج سنگھاسن پر بیٹھے اُس وقت انکو بڑا کرودھ تھا جب نرسنگھ جی کا کرودھ دیکھ کر تینوں لوک کے جیو مارے ڈر کے کانپنے لگے تب دیوتاؤں نے

برھما جی سے کہا کہ تم جاکر استوتی کرو تو کرودھ ان کا شانت ہو تب برھما جی نے نرسنگھ جی کے پاس جاکر ڈنڈوت اور پرکرما کر کے بنے کی کہ اے ترلوکی ناتھ آپ آدی پُرش سب جیوؤں کے پیدا اور پالن اور ناش کرنیوالے ہیں کوئی سامرتھ نہیں رکھتا جو آپ کی استوتی جن کا آدی اور انت نہیں ہے برنن کر سکے اب ہرنیہ کشپو مارا گیا کرودھ اپنا شانت کیجئے جب استوتی کرنے پر بھی نرسنگھ جی نے کرودھ کی درشٹی سے برھما جی کو دیکھا اور وہ مارے ڈر کے پھر آئے تب شری مہادیو جی نے دیوتاؤں کے کہنے سے نرسنگھ جی کے پاس جاکر اس طرح استوتی کی کہ اے دینا ناتھ آپ نے اپنے بھگت کی رکشا کے لئے اوتار لیا ہے سو ہرنیہ کشپو مارا گیا اب کرودھ اپنا شانت کیجئے ایک چھوٹے دیت کو مار کر اتنا غصہ کرنا چاہیئے مہا پرلے میں آپ کے کرودھ سے تینوں لوکوں کا ناش ہو جاتا ہے سو ابھی وہ سمے نہیں آیا اس لئے چھما کرنا اُچت ہے نہیں تو اس کرودھ کی آگ سے سب جیو بھسم ہو جائیں گے جب شری شیو جی کی استوتی کرنے پر بھی کرودھ ان کا شانت نہیں ہوا تب اندر نے ہاتھ جوڑ کر بنے کی کہ اے دین دیال ہرنیہ کشپو کے مارے جانے سے سب دیوتا خوش ہوئے یگیہ اور ہوم میں دیوتاؤں کا بھاگ وہ آپ لیتا تھا اب آپ کی دیا سے ہم لوگ اپنا انش پاویں گے سو چھما کیجئے جب اندر کے استوتی کرنے پر بھی کرودھ ان کا نہیں مٹا تب لکشمی جی شرنگار کر کے کمل کا پھول ہاتھ میں لئے وہاں جاکر ہاتھ جوڑ کر بولیں کہ اے مہاراج میں نے آج تک ایسا تیج وان روپ آپ کا کبھی نہیں دیکھا تھا اس لئے یہ روپ دیکھ کر مجھے ڈر لگتا ہے، سو یہ روپ اپنا انتردھان کیجئے جب لکشمی جی کے استوتی کرنے پر بھی نرسنگھ جی نے کرودھ اپنا شانت نہیں کیا تب برون اور کُبیر گندھرب اور ودیادھر آدک دیوتاؤں نے آپس میں بچار کر کے کہا کہ یہ اوتار نارائن جی نے کیول پرہلاد بھگت کے پران بچانے کے واسطے لیا ہے پرہلاد ہی کی بنتی کرنے سے کرودھ اُن کا شانت ہوگا یہ بچار کر برھادک دیوتاؤں نے پرہلاد جی سے کہا کہ تم جاکر نرسنگھ جی کا کرودھ شانت کراؤ نہیں تو تینوں لوکوں کا ناش ہو جائے گا یہ بچن سُن کر پرہلاد جی بولے کہ بہت اچھا اُن کی آگیا سے پرہلاد جی ساشٹانگ ڈنڈوت کرتے ہوئے نرسنگھ جی کے پاس گئے اور پرکرما کر کے اُن کے چرنوں پر اپنا سر رکھ دیا اُس وقت پرہلاد جی کا ہردے مارے خوشی کے ایسا گدگد ہو گیا کہ جس کا برنن نہیں ہو سکتا اور پرہلاد جی اُس روپ کا کچھ ڈر نہ مان کر بڑی پریت سے ہاتھ جوڑ کر استوتی کرنے لگے۔

نواں ادھیائے

کرودھ شانت ہونا نرسنگھ بھگوان کا

نارد جی بولے کہ اے یدھشٹھر جیسے پرہلاد جی نے نرسنگھ جی کے چرنوں پر سر رکھ کر ان کی استوتی کی ویسے ہی انھوں نے کرودھ اپنا شانت کر کے پرہلاد جی کا سر پریم سے اٹھا کر ان کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور اُن کے ماتھے پر ہاتھ پھیر کر بولے کہ اے بیٹا تو مت ڈر کیا چاہتا ہے جب یہ بات کہتے ہوئے نرسنگھ جی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے

تب پرہلاد بھگت ان کے پریم سے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے دینا ناتھ میرا جنم دیت کل میں جو مانس کھانے والے اور مدرا پینے والے ہیں ہوا ہے سو میں لڑکا اگیان آپ کی استوتی جن کا آدی اور انت کوئی نہیں جانتا ہے بغیر آگیا آپ کے نہیں کرسکتا اور اے دینڈیال مجھ ادھمی کل کے بالک پر آپ نے دیال ہو کر رکشا کی اس لئے اپنے برابر دوسرے کا بھاگیہ نہیں سمجھتا ہوں آپ تینوں لوک کے پیدا پالن اور ناش کرنے والے ہیں براہمن کو چاروں برنوں سے اپنے کو اُتّم اور شودر کو سب سے چھوٹا جانتے ہیں لیکن میری سمجھ میں براہمن اُسی کو جاننا چاہیئے جو آپ کا تپ اور اسمرن کرے اور جو براہمن تم سے بگھ رہ کر تمھارے چرنوں کی بھگتی نہیں رکھتا وہ نام کے واسطے براہمن ہے اور جو شودر ہری چرنوں میں بھگتی اور پریم رکھ کر تمھارے نام کا اسمرن اور بھجن کرتا ہے اُسی شودر کو براہمن سے اچھا جانتا ہوں اور آپ سنسار میں کیول ہری بھگتوں کو سُکھ دینے اور ادھرمیوں کو بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے سگن روپ دھرتے ہیں جس سے سنساری لوگ تمھارے سگن روپ کا دھیان کرکے اور اُن اوتاروں کی کتھا اور لیلا آپس میں کہہ سن کر اُس کے پرتاپ سے مکتی پاویں آدمی اپنے بھلے کیواسطے تمھارا تپ اور بھجن کرتے ہیں نہیں تو آپ کو کسی سے اپنی استوتی اور تپ کرانے سے کیا غرض ہے آپ سب گُن ندھان ہیں اور کسی بات کا اوگُن نہیں رکھتے کسی سنساری چیز کی آپ کو اِچّھا نہیں ہے آپ کے بھگت لوگ ایسی سامرتھ رکھتے ہیں کہ جو بات بھلی بُری کسی کو کہیں وہ اُسی وقت ہو جاتی ہے آپ کی مہما کون برنن کرسکتا ہے آپ چاہتے تو ہرنیہ کشپو کا ناش اپنی اِچّھا سے کر دیتے سوائے دینا ناتھ آپ جتنا بھگتی کرنے سے خوش ہوتے ہیں اتنا تپ اور یگیہ اور دان وغیرہ کے کرنے سے خوش نہیں ہوتے جو براہمن سب وید اور شاستر کا جاننے والا آپ کی بھگتی نہ رکھتا ہو اُس براہمن سے ڈوم ہری بھگت اچھا ہوتا ہے تپ آدک کرنے سے کیول اپنا ہی بھلا ہوتا ہے اور بھگتی کرنے والے کے سات پُرکھا بیکنٹھ کو جاتے ہیں آپ برھما اور مہادیو جی وغیرہ دیوتا اور لکشمی جی کے استوتی کرنے سے خوش نہو کر مجھ اگیان بالک کے بنے کرنے سے آپ نے کرودھ اپنا شانت کیا اس لئے میں نے اپنے کو بڑا بھاگیہ وان جانا اے ترلوکی ناتھ جس طرح سانپ کے مارے جانے سے آدمی خوش ہوتے ہیں اُسی طرح ہرنیہ کشپو کے مارے جانے سے سنت مہاتما لوگ خوش ہوئے میں آپ کے اس تیجوان روپ اور دانت اور ناخن سے کچھ ڈر نہ مان کر سنسار روپی مایا سے بہت ڈرتا ہوں سو دیا کرکے مجھے اس مایا روپی اندھیرے کنوئیں سے باہر نکال کر اپنی شرن میں رکھئے اے ترلوکی ناتھ آپ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر مجھ کو کرتارتھ کیا ایسا دینڈیال سنسار میں کوئی دوسرا نہیں ہے آپ کا یہ روپ دیکھ کر سب دیوتا ڈرتے ہیں اور میں اس روپ کا ڈر نہ مان کر بہت خوش ہوں کیونکہ آپ نے یہ اوتار دھر کر میرا پران بچایا ہے پھر میں کیوں ڈروں جس طرح جنگل میں سب جیو شیر سے ڈرتے ہیں اور بچہ شیر کا کچھ نہ ڈر کر اُس کو اپنا باپ اور رکشا کرنے والا جانتا ہے اسی طرح میں بھی آپ کو اپنا باپ سمجھ کر اس بھیانک روپ سے کچھ نہیں ڈرتا لیکن دیوتاؤں کا ڈر چھڑانے کے واسطے دیا کرکے آپ اس روپ کو انتردھان کیجئے۔

دسواں ادھیاے

دیا کرنا نرسنگھ جی کا پرہلاد جی پر

نارد جی نے کہا اے راجا یدھشٹھر پرہلاد جی کی استوتی سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے پرہلاد میں تم سے بہت خوش ہوں کچھ بردان مانگو تب پرہلاد جی نے ہاتھ جوڑ کر بنے کی کہ اے ترلوکی ناتھ میں نے سنساری سُکھ اس بھولوک اور دیولوک دونوں جگہ کا دیکھا لیکن وہ سُکھ ہمیشہ نہیں رہتا ایک دن اُس کا ناش ہو جاتا ہے جو آپ یہ کہیں کہ تو لڑکا اگیانی کیا جانتا ہے اور تو نے کہاں دیکھا ہے سو ہے پربھو ہرنیہ کشیپو میرا باپ تینوں لوک کا راجا ایسا پرتاپی تھا جو اندر اور برون اور کُبیر آدک دیوتاؤں سے ہنس کر یہ بات کہتا تھا کہ ایسا کام تم نے کیوں کیا تو وہ ڈر کر بھاگ جاتے تھے اب اُسی ہرنیہ کشیپو کو دیکھتا ہوں کہ مرا ہوا پڑا ہے گویا کبھی نہ تھا جب اپنا شریر ہمیشہ نہیں بنا رہتا تو سنساری بستو کا کیا بشواس ہے کہ اُس کو مانگوں جس طرح اگیان بالک کو چراغ دکھلا کر اُس کے ماں باپ پھسلاتے ہیں اُسی طرح مجھ کو آپ بردان دینے کے واسطے کہہ کر للچاتے ہیں سنسار میں تینوں لوکوں کے راج سے بڑھ کر اور کوئی اچھی چیز نہیں ہوتی سو میں اُس کی بھی چاہنا نہیں رکھتا کیونکہ شریر میرا ہمیشہ بنا نہیں رہیگا پھر کس واسطے آپ سے کوئی چیز مانگوں مجھ کو یہی ایک اچھا ہے کہ جنم جنم انتر دن رات سنت مہاتماؤں کی سنگت میں رہ کر آپ کے نام اسمرن اور چرنوں کی بھگتی کرتا رہوں اور ایک ساعت بھی آپ کی یاد مجھ کو نہ بھولے سوائے اس کے اور کچھ چاہنا میری نہیں ہے دوسری اچھا یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اگیان سے استری پتر دھن وغیرہ سنساری سُکھ کے مایا موہ روپی اندھے کنوئیں میں پڑے ہیں ان کو گیان روپی رسّی پکڑا کر اس کنوئیں سے باہر نکالکر بھوساگر پار اُتار دیجئے جس میں اُن کا بھلا ہو جو آپ یہ کہیں کہ جنھوں نے جیسا جیسا کرم بھلا یا بُرا کیا ہے ویسا ویسا پھل بھوگ کریں گے سب کی مکتی نہیں ہو سکتی سُو میرے تپ اور بھجن وغیرہ شبھ کرموں کا جو پھل ہو وہ اُن کو دے کر کرتارتھ کیجئے اور اُن کے ادھرم اور پاپ کرنے کے بدلے جو کچھ اچت ہو وہ دنڈ مجھ کو دیجئے میں اُس کو بھوگ کروں گا لیکن وہ لوگ بیکنٹھ پاویں اے مہاپربھو آدمی اپنے ابھاگیہ اگیانتا سے آپ کی کرپا اور دیا اور پالن کرنے پر بشواس نہ کر کے کسی اچھی چیز کے ملنے سے جانتا ہے کہ یہ چیز اُس نے اپنی محنت سے پائی اور یہ نہیں جانتا کہ سب چیز نارائن جی دے کر اس کا پالن اور رکشا کرتے ہیں جو آدمی کی محنت سے کوئی چیز ملتی تو دنیا کی دولت اور سُندر استری اور سب سامان سُکھ کے اپنے گھر لے آتا اے دینڈیال سنساری آدمی دن رات دُکھ کے سمدر میں پڑا رہ کر پہلے اپنے پیٹ بھرنے کی چنتا میں کہ بنا بھوجن رہا نہیں جاتا بیاکل رہتا ہے دوسرے سیکڑوں استریوں سے بھوگ کرنے پر بھی اس کا من نہیں بھرتا ہمیشہ نئی استریوں کی چاہنا رکھتا ہے ایسے مُورکھ آدمی کو گیان دے کر بھوساگر پار اُتار دیجئے جب تک آپ کی دیا اور کرپا نہو تب تک اس مایا جال سے چھوٹنا کٹھن ہے

جو آپ یہ کہیں کہ تم کو ان لوگوں کی مُکتی ہونے سے کیا لابھ ہوگا سو میرے بنے کرنے کا یہ کارن ہے کہ آپ کی ایک بار
کرپا درشٹی کرنے سے اُن بیچاروں کا جو دُکھ ساگر میں پڑے ہیں بھلا ہو جائے گا یہ بات آپ کی پربھتا سے کچھ دُرلبھ نہیں
ہے بڑے لوگ چھوٹوں پر ہمیشہ سے کرپا کرتے آئے ہیں جس طرح سمدر میں سے کوئی آدمی ایک کٹورا پانی کا لے کر اپنی
پیاس مٹالے تو سمدر سوکھ نہیں جاتا ہے اسی طرح آپ کی تھوڑی کرپا کرنے میں ان کا بھلا ہو کر آپ کا کچھ
گھٹ نہیں جائے گا۔ دوہا

تلسی سجن کے سپے گھٹے نہ سرتا نیر	دھرم کیئے دھن نا گھٹے جو سہائے رگھبیر

یہ بچن سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے بیٹا میں نے کرودھ اپنا شانت کیا تم کو اپنے واسطے جو کچھ درکار ہو
مانگ لو لیکن تم جو دوسروں کی مُکتی چاہتے ہو سو سب جیوؤں کو بیکنٹھ جانے کی اچھا نہیں ہوتی۔ دوہا

مایا روپی جال میں سب کی ہے یہ چال	اپنی اپنی کھال میں سبھی جیو خوش حال

اتنی بات سُن کر پرہلاد جی بولے کہ اے جگت پالک میں نشکام بھگتی چاہتا ہوں کسی چیز کی اِچھا نہیں رکھتا
دنیا میں جب کوئی آدمی کسی کے پاس جا کر کچھ مانگتا ہے تب اُس کے مکھ کا تیج جاتا رہتا ہے اور بنا اِچھا کسی کے پاس
جانے اور بھینٹ کرنے میں اُس کا تیج بنا رہتا ہے جو آپ کی اِچھا کچھ دینے کی ہے تو مجھ کو ایسا بردان دیجئے کہ جس میں
مجھے کسی بات کی چاہنا نہ رہے ترشنا رکھنے سے دھرم نہیں رہتا ہے اور لاج چھوٹ جاتی ہے جن کو لالچ اور چاہنا
نہیں رہتی وہ راجا اندر اور بھکاری دونوں کو برابر جانتے ہیں جو کوئی پرمیشور کا تپ اور بھجن کر کے پرمیشور سے کچھ
مانگتا ہے اُس کو مزدور کے برابر سمجھنا چاہیئے اس لیے میں کچھ نہیں مانگتا آپ کی اِچھا میں خوش ہوں یہ بات سُن کر
نرسنگھ جی بولے کہ اے بیٹا تم ہمارے بڑے متر اور بھگت ہو اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ تم اپنے باپ کے سنگھاسن پر
اکھتر چوکڑی یُگ تک راج کرو جو تمہارا دوسرا بھائی راج کرے گا تو سنساری لوگ کہیں گے کہ پرہلاد نے ہری بھگت
ہونے پر بھی راج نہیں پایا تم کو ہماری آگیا ماننی چاہیئے تم دھیرج رکھو ہماری کرپا سے تم کو کام کرودھ لوبھ موہ وغیرہ
کوئی بکار راج گدی کے نہیں بیاپیں گے اور ہمارے چرنوں میں پریت بنی رہے گی جس طرح میرے پرم بھگت
لوک اور پرلوک کسی سُکھ کی چاہنا نہیں رکھتے اسی طرح تم کو بھی کچھ ترشنا نہیں رہے گی اور مہاپرلے تک
تمہارا جس دنیا میں بنا رہے گا یہ کہہ کر جب نرسنگھ جی گئو کی طرح پرہلاد جی کا بدن چاٹنے لگے تب پرہلاد جی نے اُن کی
آگیا مان کر بنتی کی کہ اے مہاپربھو میرا پتا اپنے اگیان سے آپ کے ساتھ بَیر رکھ کر بھگتی سے رہت تھا اس لیے آپ کو
اپنے بھائی کا مارنے والا سمجھ کر اُس نے دُربچن کہا ہے سو آپ اُس کا بیٹا سمجھ کر مجھ سے کچھ بُرا نہ مانیئے گا جو کوئی پرمیشور
اور وید اور شاستر اور سنت اور مہاتما کی نندا کرتا ہے وہ اس مہاپاپ کرنے سے بہت دُکھ پا کر جلدی کرتارتھ
نہیں ہوتا اس واسطے میرا باپ نرک بھوگ کرے گا سو آپ میرے اوپر دیال ہو کر اُس کا اُدھار کیجئے یہ بات
سُن کر نرسنگھ جی نے کہا کہ اے پرہلاد تم اپنے باپ کا سوچ مت کرو ادھرم کرنے کے بدلے وہ نرک میں نہیں
جائے گا جس کُل میں تم ایسا ہری بھگت پیدا ہو اُس کُل والے سپنے میں بھی جم دوتوں کو نہیں دیکھ سکتے

ہم نے تمھارے اکیس پرکھا نرک سے نکال کر سورگ میں بھیج دیئے تمھارا باپ کس طرح نرک بھوگ کرے گا ہمارے بھگت کے سات پرکھا نرک سے نکل کر سورگ میں باس کرتے ہیں وید اور شاستر میں گنگا دیش کو مرنے کیواسطے اشدھ لکھا ہے لیکن وہاں بھی ہمارے بھگتوں کے جانے اور رہنے سے وہ پرتھوی پوتر ہو کر اُس کا دوش مٹ جاتا ہے ادھرمی اور پاپی ہونے پر بھی تم کو اپنے باپ کا داہ کرم اور شرادھ کرنا چاہیئے جب پرہلاد جی نرسنگھ بھگوان کی آگیا کے مطابق ہرنیہ کشیپو کا داہ کرم اور شرادھ کر چکے تب نرسنگھ جی نے پرہلاد جی کو راج سنگھاسن پر بیٹھال کر تلک لگایا اُس سمے سب دیت اور دیوتاؤں نے وہاں جا کر پرہلاد جی کو جتھا جوگ ڈنڈوت کی اور آشیرباد دیا برھما جی آدک دیوتاؤں نے نرسنگھ جی کو ڈنڈوت اور استوتی کر کے بنے کی کہ اے کرپا ندھان آپ نے بہت اچھا کیا کہ ادھرمی ہرنیہ کشیپو کو مارا اور دیا کر کے مجھ برھما کا بردان بھی استھر رکھا یہ بات سُن کر نرسنگھ بھگوان بولے کہ اے برھما اب تم کسی دیت کو ایسا بردان مت دینا سانپ کو امرت پلانا نہ چاہیئے یہ کہہ کر نرسنگھ جی وہاں سے انتردھان ہو گئے اور پرہلاد جی نے برھما وغیرہ دیوتا اور شکراچاریہ پروہت کی بدھی کے مطابق پوجا کر کے سب دیوتاؤں کو بدا کیا آپ آٹھوں پہر ہری چرنوں کا دھیان رکھ کر دھرم کے ساتھ پرجا پالن کرنے لگے اُن کے راج میں دیوتا اور رکھیشور گئو براہمن سنت اور مہاتما آنند سے رہ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرتے تھے کوئی جیو دُکھی نہیں تھا اتنی کتھا سُن کر نارد جی بولے کہ اے یدھشٹھر تم نے ہرنیہ کشیپو اور پرہلاد کے برودھ ہونے کا حال جو ہم سے پوچھا سو ہم نے کہا یہی ہرنیہ کشیپو اور ہرنیاکش دوسرے جنم میں راون اور کمبھ کرن ہوئے اور تیسرے جنم میں ششوپال اور دنت بکر ہو کر جب شری کرشن مہاراج کے ہاتھ سے مارے گئے تب بیکنٹھ میں جا کر پرمیشور کے دوار پال جے بجے ہوئے جو کوئی پرمیشور کی کتھا اور لیلا سُنتا ہے وہ کرموں کی پھانسی سے چھوٹ کر سپنے میں بھی جم دوتوں کو نہیں دیکھتا اے یدھشٹھر تم بڑے بھاگیہ ان اور پورب جنم کے تپسی اور دھرماتما ہو دیکھو جس پربرھم پرمیشور کے چرنوں کا دھیان برھما اور مہا دیو جی آدی دیوتا آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھ کر اُن کی آگیا پالن کرتے ہیں اور بڑے بڑے یوگی اور رکھیشور جن کا درشن دھیان میں بھی جلدی نہیں پاتے وہی شری کرشن جی مہاراج ترلوکی ناتھ تم کو اپنا بھگت جان کر تمھاری آگیا میں بنے رہتے ہیں اسی سبب سے بھگت وتسل نام اُن کا دنیا میں مشہور ہوا ہے ایک بار شری مہا دیو جی نے بھی انھیں شیام سُندر کی سہایتا سے ترپور نام دیت کو مارا تھا اُسی دن سے شیو جی ترپواری کہلاتے ہیں اتنی کتھا سُن کر یدھشٹھر راجا نے پوچھا کہ اے مُنی ناتھ اُس کی کتھا بھی برنن کیجئے نارد جی بولے کہ ایک سمے دیوتاؤں نے دیتوں کو لڑائی میں جیت لیا تب سب دیت برھما جی کی آگیا سے کہ اُن کا تپ دیتوں نے کیا تھا ئے نام دانو کی شرن میں گئے سو اُس نے دیتوں کو اپنی مایا اور اندر جال کے منتر سے تین قلعہ چاندی سونے اور لوہے کے بمان کی طرح ایسے بنا دیئے کہ وہ تینوں قلعہ آکاش مارگ میں کبھی دکھ پڑتے تھے کبھی غائب ہو جاتے تھے جب ترپور نام دیتوں کا راجا بہت دیتوں کو اُسی بمان میں ساتھ لے کر دیوتوں سے لڑنے کے واسطے چڑھا تب اندر آدک دیوتوں نے اُس کے سامنے جا کر اپنے اپنے ہتھیار اُس پر چلائے

جب دیوتوں کے ہتھیار اُس قلعہ کی دیوار میں لگ کر ٹوٹ گئے تب دیتوں نے اپنے ہتھیار مار کر ان کو ہٹا دیا جب دیت لوگ تینوں لوک جیتنے پر بھی اُس قلعہ میں دن رات رہ کر آدمیوں اور دیوتوں کو دُکھ دیتے اور ڈھونڈھ ڈھونڈکر مارنے لگے تب سب دیوتوں نے شری مہادیوجی کی شرن میں جاکر اُن سے سہایتا چاہی جب شری مہادیوجی اُنکے سہایک ہوکر دیتوں کو لڑائی میں مارنے لگے تب مے دانو نے اپنی مایا سے اُس قلعہ میں ایک کنڈ امرت کا بنا دیا سو جتنے دیتوں کو شری مہادیوجی مار کر گرا دیتے تھے اُن کو وہ دانو اٹھا کر اُس امرت کنڈ میں ڈال دیتا تھا تب وہ لوگ پھر جی کر شری مہادیوجی سے لڑنے لگتے تھے جب اسی طرح کئی دن تک شری مہادیوجی نے دیتوں سے لڑکر اُن کو مارا اور وہ لوگ امرت کنڈ کے پرتاپ سے کم نہ ہوئے تب شری مہادیوجی نے یہ دشا دیتوں کی دیکھ کر اپنا دھنوش بان زمین پر پٹک دیا اور نارائن جی کا دھیان کرنے لگے تب شیام سندر دینِدیال نے شری مہادیوجی کو اُداس دیکھ کر برہما جی کو بچھڑا بنایا اور آپ گئو روپ بن کر اُس کنڈ پر جاکر امرت پینے کے واسطے جیسے منہ لگایا ویسے کسی دیت رکھواری کرنے والے نے کہا کہ یہ گئو امرت پیتی ہے اُس کو مارنا چاہیئے دوسرے نے کہا کہ گئو اور بچھڑا بہت سُندر ہیں پینے دو کتنا پیویں گے جب نارائن جی نے اپنے گئو روپ کی سُندرتائی دکھلا کر رکھواری کرنے والے سب دیتوں کو موہ لیا اور ساعت بھر میں سب امرت کُنڈ کا پی کر وہاں سے انتردھان ہو گئے تب دیت لوگ امرت کُنڈ سوکھا دیکھتے ہی مے نام دانو کے پاس جاکر رونے لگے مے دانو نے جب کُنڈ سُوکھ جانے کا حال سنا تب اُس نے دیتوں سے کہا کہ اے بھائی کوئی جیو پرمیشور نہیں بن سکتا جو پرمیشور کی اِچھّا کو ٹال سکے یہ بچن کہہ کر مے دانو نارائن جی کو دیتوں کے خلاف دیکھ کر اُس بان سے باہر چلا گیا اور شیام سُندر نے شری مہادیوجی کے پاس جاکر اُن کو دھیرج دیا اور ایک رتھ اور دھنوش بان دے کر اُن سے کہا کہ اب امرت کُنڈ دیتوں کا سُوکھ گیا ہے تم اس رتھ پر بیٹھ کر اسی دھنوش بان سے لڑائی کرو تمہاری جیت ہوگی یہ بات سنتے ہی شری شیوجی نے بہت خوش ہوکر نارائن جی کو ڈنڈوت کر کے بنے کی کہ اے دینِدیال بغیر آپ کی کرپا کے مجھ سے کیا ہو سکتا ہے جس طرح آپ دیوتوں کی رکشا ہمیشہ کرتے آئے ہیں اُسی طرح آج بھی کرپا کر کے میری سہایتا کی ہے جب دھنوش بان دے کر شری بیکنٹھ ناتھ چلے گئے تب شری مہادیوجی نے اُسی دھنوش پر ایک بان رکھ کر چلایا تو اُس بان کے لگتے ہی مایا روپی تینوں قلعے پُر وغیرہ دیتوں سمیت جل کر خاک ہو گئے اور شیام سندر کی دیا سے شری مہادیوجی نے فتح پائی اور اندر وغیرہ دیوتا اپنا راج پاکر خوش ہوئے اے یدھشٹھر دیکھو ایسا پرتاپ شری کرشن مہاراج کا ہے یہ مہاشری شیام سُندر کی سُن کر یدھشٹھر نے اپنے کو دھنیہ جانا اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے پرکشت نارائن جی اپنے بھگتوں کی رکشا ضرور کرتے ہیں ۔



گیارھواں ادھیائے

کہنا نارد جی کا دھرم چاروں برنوں اور آشرموں کا راجا یدھشٹھر سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریکشت اتنی کتھا سن کر راجا یدھشٹھر نارد جی کی بہت استوتی کر کے بولے کہ اے منی ناتھ آپ دیال ہو کر وہ دھرم چاروں برنوں اور چاروں آشرموں کا برنن کیجئے جس دھرم کے کرنے سے نارائن جی پرسن ہوتے ہیں تب نارد منی نے کہا کہ اے راجا جس کسی میں یہ سب گن ہوں اس کو تم جاننا کہ اس دھرماتما سے پرمیشور خوش ہیں اس آدمی کے پہچاننے کے واسطے یہ سب لکشن اس میں دیکھنا چاہیئے پہلے وہ سچ بولنے والا ہو کر کبھی جھوٹ نہ بولتا ہو دوسرے وہ ہردے میں دیا رکھ کر جس کو دکھی دیکھے اپنی سامرتھ بھر اس کا دکھ چھڑانے کے واسطے اپائے کرے تیسرے اپنے مقدور کے موافق دان دے کر اکیلے بھوجن نہ کرے اور جو چیز اچھی ملے اس میں سے پہلے براہمن وغیرہ چاروں برنوں کو دے کر پیچھے سے آپ کھائے چوتھے چت اپنا پرمیشور کے بھجن اور اسمرن میں لگائے رکھ کر نودھا بھکتی ان کی کرتا رہے پانچویں بہت لالچ چھوڑ کر سنتوش رکھے اور سنساری مایا سے برکت رہ کر سادھو مہاتما کی بھکتی اور سیوا کرے چھٹویں پرمیشور کی کتھا اور لیلا پریم کے ساتھ کہہ اور سن کر جیو ہنسا چھوڑ دے جان مارنا ساتویں ان سب باتوں میں جتنا بن پڑے اتنا دھیان رکھے جو آدمی ان شبھ کرموں میں سے کوئی بات نہیں کرتا وہ جانور کے برابر ہے اے راجا یدھشٹھر پرمیشور کی بھکتی چاروں برنوں اور چاروں آشرموں میں کرنی چاہیئے جو براہمن اپنے کرم دھرم اور وید پڑھنے اور سندھیا کرنے میں ساودھان رہتا ہو لیکن پرمیشور کی بھکتی نہ رکھتا ہو تو اس کا وید پڑھنا اور سندھیا کرنا برتھا سمجھو اسی طرح کشتری اور ویش اور شودر تینوں برنوں اور گرہستھ اور برہمچاری اور بان پرستھ اور سنیاسی چاروں آشرم کو دھیان اور اسمرن اور بھکتی نارائن جی کی سچے من سے کرنی چاہیئے اسی سے بیڑا ان کا پار لگے گا چاروں برنوں کا دھرم الگ الگ ہے اس کا حال سنو براہمن اس کو کہنا چاہیئے جس کا سب سنسکار بدھی پوربک جنم لینے اور منڈن اور جنیو اور بیاہ کرنے کے سمے ہوا ہو اور وہ کھیت میں گرے ہوئے اناج کے اور بھکشا مانگنے سے اپنی اوقات بسر کیا کرے اور بھکشا مانگنے کا دستور یہ ہے کہ جو بھکشا بنا مانگے ملے وہ امرت کے برابر ہے اور جو مانگنے سے ملے وہ دودھ کے سمان ہے یہ دونوں طرح کی بھیکھ اچھی ہے اور جو بھکشا کسی کو دکھی کر کے لیتے ہیں وہ بھکشا مانس کے برابر ہوتی ہے براہمن کو ہر روز وید اور شاستر پڑھنا اور اس کی چرچا آپس میں رکھ کر دوسروں کو ودیا پڑھانا اچت ہے آپ یگیہ اور ہوم کرنا اور دوسروں سے یگیہ اور ہوم کرانا اور دان لینا اور دوسروں کو دان دینا براہمن کا دھرم ہے کشتری برن کا دھرم یہ ہے کہ یگیہ اور ہوم آپ کرے یا براہمن کے ہاتھ سے کراوے اور وید اور شاستر آپ پڑھ کر دوسروں کو بھی پڑھاوے اور آپ دان دے مگر دوسرے سے دان نہ لیوے اور نوکری کا پیشہ کر کے سادھو اور براہمن کا بھگت ہووے اور شوربیر اور دھرماتما ہو کر اپنے من

اور اندریوں کو بس میں رکھے ویش برن کو چاہیئے کہ بیاپار کرے اور نج وِدّیا میں نِپُن رہے دیوتا اور براہمن میں دِھینتا ئی سے بھگتی رکھ کر کشتری اور براہمن کی برابری نہ کرے شودر سیوا اور ٹہل براہمن وغیرہ تینوں برنوں کی کر کے اپنا کُٹمب پالے شودر کو وید کے منتر سے یگیہ اور ہوم کرنا نہ چاہیئے براہمن دیوتا کے برابر ہوتے ہیں اس لیے اُن کو نوکری اور سیوا بہت منع ہے جو کوئی کہے کہ درونا چاریہ द्रोणाचार्य ایسے مہاتما نے کس واسطے دُریودھن کی نوکری کی تھی سو اُن کا حال یہ ہے کہ ایک دن درونا چاریہ کے بیٹے اشوتتھاما अश्वत्थामा لڑکپن میں کسی کے لڑکے کو دودھ پیتے ہوئے دیکھ کر اپنے باپ سے کہنے لگے کہ میں بھی دودھ پیوں گا درونا چاریہ کو دَرِدرتا کے مارے اتنا مقدور نہ تھا کہ دودھ مول لے کر اُس کو دیتے اُنھوں نے سفید کھڑیا جس سے لڑکے لکھتے ہیں پانی میں پیس کر دودھ کی جگہ اپنے بیٹے کو دی جب اشوتتھاما نے اُس کو دودھ سمجھ کر پی لیا تب درونا چاریہ نے من میں کہا کہ دیکھو میرے جینے پر دھکّار ہے کہ پاؤ بھر دودھ بیٹے کے پینے کے واسطے میرے گھر نہیں ہو سکتا اُسی دُکھ سے درونا چاریہ راجا دُریودھن کے پاس جا کر رہنے لگے لیکن انھوں نے کچھ ماہواری تنخواہ باندھ کر اس سے نہیں لیا اے راجا یدھشٹھر ہم نے چاروں برنوں کا دھرم تم سے کہا۔ اب استریوں کا دھرم کہتے ہیں سُنو کہ استری اپنے پتی کو دیوتا اور پرمیشور کے برابر جان کر اُس کی آگیا میں رہا کرے اور میٹھا بچن بول کر کسی کو کٹھور بچن نہ کہے بہت لوبھ نہیں رکھ کر اپنے سوامی اور بڑوں کی ٹہل شُدھ من سے کیا کرے اپنے رہنے کا گھر شُدھ رکھے تھوڑا یا بہت جو کچھ گہنا یا کپڑا پرمیشور دے اُسی کو پہن کر خوش رہے سوائے سچ کے جھوٹ بات اپنے سوامی سے نہ کہے سنتوش رکھے اور جو استری اپنے کرموں کے پھل سے بدھوا ہو جائے اُس کو کسی چیز سے پیٹ بھر لینا اور کپڑے سے تن ڈھانپ کر پرمیشور کا بھجن اور دھیان کرنا اُچت ہے بدھوا استری کو بھوجن آدک میں سواد کی اِچھا رکھنا اور اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر سنگار کرنا نہ چاہیئے جو استری اپنے دھرم اور کرم سے رہ کر ایسا کرتی ہے وہ مرنے کے بعد بیکنٹھ میں جا کر لکشمی جی کی طرح اپنے پتی کے ساتھ سُکھ اور بلاس کرتی ہے۔ چاروں برنوں کے استری پُرش کو چوری وغیرہ بُرے کرموں سے الگ رہنا چاہیئے اور ہر روز استری اور پُرش کے بھوگ کرنے میں جلدی سنتان پیدا نہیں ہوتی اس واسطے گیانی آدمی کو چاہیئے کہ جب استری رَجسولا ہو کر چوتھے دن اسنان کرے تبھی اُس سے بھوگ کرے تو سنتان دھرماتما پیدا ہو۔ دن میں بھوگ کرنے سے پُرش کا تیج بل اور دھرم کا ناش ہو کر عمر کم ہو جاتی ہے جو کوئی رجسولا ہونے پر چوتھے دن اپنی استری کے پاس نہ جا کر پرائی استری سے بھوگ کرتا ہے اُس کو بڑا پاپی اور ادھرمی سمجھنا چاہیئے سوائے ان چاروں برنوں کے اور جو برن سنکر وغیرہ ہیں اُن کو یہ اُچت ہے کہ اُن کے کُل میں جس طرح کا دھرم اور کرم چلا آتا ہو اُسی طرح پر وہ لوگ بھی اپنا دھرم اور کرم رکھیں۔

بارھواں ادھیائے

کہنا نارد جی کا دھرم چاروں آشرموں کا

نارد جی بولے کہ اے راجا یدھشٹھر چاروں برنوں کا دھرم ہم نے تم سے کہا اب چاروں آشرموں کا دھرم جو اُنھیں کرنا چاہیئے سُنو برہم چاری کا دھرم یہ ہے کہ جب کسی کو برھم چریہ لینے کی اچھّا ہو اور اُس کے ماتا پتا آگیا دیویں تب وہ بیس۲۰ برس کی عمر میں گرُو کے گھر جا کر رہے اور ایک چِت ہو کر اُن کی سیوا کرے گرُو کی آگیا کے مطابق پڑھے اور اُن کی ٹہل اور سیوا کو پڑھنے سے اُتم سمجھے پراتہ کال اور سندھیا کے سمے گرو اور نارائن اور سورج اور اگنی آدک دیوتاؤں کی پوجا بدھی کے ساتھ کیا کرے سر پر جٹا رکھ کر سر اور داڑھی وغیرہ کسی انگ کے بال کبھی نہ مُنڈاوے جو بھکشا مانگ کر لاوے وہ گرُو کے سامنے سب رکھ دے جب گرُو آگیا دیویں تب بھوجن کرے کرودھ کرنا اور دُربچن کہنا چھوڑ کر گرُو کی نِندا نہ کرے اور عطر اور پھلیل اور چندن آدک سُگندھ نہ لگاوے اور سُرمہ اور مسی لگانا اور مانس کھانا اور مدرا پینا چھوڑ کر پانچ برس تک برھم چریہ سے گرُو کے گھر رہے لیکن گرُو کی استری سے ہنس کر نہ بولے دور سے ڈنڈوت کرے کبھی استری پرسنگ نہ کرے بلکہ استری سے بات کرنا اور استری کا گانا سُننا چھوڑ کر اُس کے پاس اکیلے میں کبھی نہ بیٹھے جس میں من اور اندریاں چلایمان نہ ہوں استری کو آگ اور پُرش کو گھی کے برابر سمجھنا چاہیئے گھی آگ کا ساتھ پا کر کبھی بے پگھلے نہیں رہتا پچیس۲۵ برس کی عمر میں چِت اُس کا گرہستھی کرنے کے واسطے چاہے تو اچھے کُل میں بواہ کر کے گرہستھ دھرم سے رہے جو بواہ کرنے کی اچھّا نہ ہو تو جنم بھر گرُو کے گھر رہ کر کسی استری کو بُری نگاہ سے نہ دیکھے بان پرستھ کا دھرم یہ ہے کہ جب گرہستھی میں پچاس برس کی عمر ہو جائے تب اپنی استری سمیت جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ اور اسمرن کرے اور سوائے کند مول آدک کے کھیت کا بویا اناج نہ کھاوے جو کند مول آدک نہ ملیں تو درخت کا پتّہ کھا کر رہے لیکن پھل اور پتّہ درخت میں سے نہ توڑے زمین پر گرا ہوا کھاوے جنگل میں استری سمیت اکیلی جگہ رہ کر چھال کا کپڑا پہنے جو اتِتھی اور بھکھاری آجاوے اُس کو بھی وہی پھل اور کند مول کھلا کر اُسی پھل آدک سے ہوم کیا کرے بال بنوانا چھوڑ دے اور مکان وغیرہ چھوڑ کر برسات میں بیچ میدان کے بیٹھے اور جاڑے میں جل باس کر کے گرمی میں اگنی تاپے اس طرح کا تپ ایک برس یا دو برس یا چار برس یا آٹھ برس یا بارہ۱۲ برس جہاں تک ہو سکے وہاں تک تپ کر کے برھم کا بچار کرتا رہے تو وہ برھم روپ ہو جاتا ہے۔

تیرھواں۱۳ ادھیائے

کہنا نارد جی کا کتھا سنیاس دھرم کی راجا یدھشٹھر سے

نارد جی بولے کہ اے راجا یدھشٹھر بان پرستھ پچھتّر برس کی عمر میں سنیاس لیکر ڈنڈ کمنڈل دھارن کرے

دھرم سنیاسی کا یہ ہے کہ پہلے جس طرح براہمنوں نے وید منتر سے اُس کے گلے میں جنیو پہنایا تھا اُسی طرح منتر پڑھ کر
جنیو گلے سے اُتار ڈالے اور پہلے آشرم کا دھرم چھوڑ دے اور کسی نگر اور گاؤں میں ایک رات سے زیادہ نہ رہے
لیکن بھکشا مانگنے کے واسطے بستی میں جاوے جو کچھ ملے اُس کو لے کر ساستر کے مطابق کرم اپنا کرتا رہے کچھ وستو
آدک اپنے پاس نہ بٹورے اکیلا رہے اور ونڈ کمنڈل ایک ساعت نہ چھوڑے سب جیوؤں پر دَیا رکھے اور ہری
چرنوں کا دھیان کرتا رہے پر برھم کا پرکاش جڑ اور چیتن سب میں برابر سمجھے کسی کو اپنا چیلا نہ بناوے اور مٹھ
آدک اپنے رہنے کے واسطے نہ بنواوے بستی کے باہر رہے اور کھانے اور کپڑے کا سوچ نہ رکھے وید اور شاستر
پڑھنے اور سننے کا بہت ابھیاس رکھے سنسار کو سپنے کے برابر سمجھ کر مرنے کا سُوچ اور جینے کی خوشی نہ کرے اتنی
کتھا سُنا کر نارد جی بولے کہ اے راجا یُدھشٹھر ہم نے برھم چاری بان پرستھ اور سنیاسی کا دھرم تم سے کہا اب
ایک سنیاسی کا اتہاس کہتے ہیں سُنو کہ پرہلاد جی راج گدی پر بیٹھ کر ایک سمے اپنے دیش میں سَیر کرنے کو نکلے
جہاں کہیں کسی گیانی کا حال ملتا تھا وہاں جا کر اُس کے ساتھ بڑے پریم سے ہری چرچا کرتے تھے سُو ایک دن
ریوا ندی रेवानदी کے کنارے پہونچ گیا دیکھا کہ ایک اودھوت دتاترے दत्तात्रय نام کا بہت پُشٹ اور
تیجوان ننگے شریر ندی کے کنارے پڑا ہوا پرمیشور کے دھیان میں لین ہے پرہلاد جی اُس اجگر مُنی کو دیکھتے ہی پالکی سے
اُتر پڑے اور اُس کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے پرم ہنس مورتی تم ہم کو بڑے مہاتما اور گُن وان دیکھ پڑتے ہو
تم کچھ کھانا اور کپڑا آدک اپنے پاس نہیں رکھتے سنساری بیوہار سے رہت ہو کر کچھ دھندھا بھی نہیں کرتے اور نہ کسی سے
کچھ مانگتے ہو تسپر بھی تم بہت موٹے تازے دکھلائی دیتے ہو ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ بنا دھندھا کیے کسی کو
زر نہیں ملتا اور بغیر دھن کے دنیا کا سُکھ نہیں ملتا دنیا کے لوگ بہت اُدیم (उद्यम) کرنے پر بھی دُبلے رہتے
ہیں اس کا کارن کیا ہے سوائے اس کے اور جو کچھ گیان آپ کو پرمیشور نے دیا ہو وہ بھی تھوڑا کہو یہ بات سنتے ہی
اجگر مُنی اُٹھ بیٹھے اور پرہلاد جی کو ہری بھکت جان کر بولے کہ اے پرہلاد جی تم نے جو پوچھا کہ تو کچھ اُدیم نہیں کرتا اور
موٹا تازہ دکھلائی دیتا ہے سُو اس کا حال سنو میں نے دنیا میں اُدیم کر کے بہت دھن کمایا لیکن میری ترشنا یعنی
ہوس نہیں مٹی جب میں نے دیکھا کہ لوبھ روپی کمنڈل میرا کسی طرح نہیں بھرتا اور جتنا زر زیادہ جمع کرتا ہوں اتنا ہی
لالچ زیادہ ہر روز بڑھتا ہے تب میں نے بچار کیا کہ آدمی کا تن پا کر کس واسطے اپنا جنم اکارتھ کھوؤں جو اسی طرح
سنساری مایا میں پھنسا رہ کر ایک دن مر گیا تو نرک میں جا کر ضرور دُکھ پاؤں گا اس لیے سنساری ترشنا چھوڑ کر
آٹھوں پہر پرمیشور کے دھیان میں مگن رہتا ہوں جن کے ہردے میں ہری چرنوں کا باس رہتا ہے وہ لوگ بے فکر
رہ کر موٹے رہتے ہیں دنیاوی فکر رہنے سے آدمی دُبلا ہو جاتا ہے باہر کا اندھکار سورج کے پرکاش سے مٹتا
ہے اور ہردے کا اندھکار پرمیشور کی بھگتی کرنے سے مٹتا ہے تم نے جو یہ کہا کہ تو کوئی چیز اپنے پاس نہیں رکھتا اور
کسی سے کچھ نہیں مانگتا سُو میں نے بہت سے دولتمندوں کو دیکھا ہے کہ وہ لوگ دھن جمع کرنے کی ہمیشہ فکر
میں رہتے ہیں پہلے تو راجا کا ڈر رکھتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ کچھ الزام لگا کر ہمارا دھن چھین لے دوسرے چور اور

ڈاکو کا ڈر اور کھٹکا رہنے سے رات کو اچھی طرح نیند نہیں آتی تیسرا ڈر اپنے ناتے داروں کا لگا رہتا ہے کہ وہ اسی فکر میں دن رات رہتے ہیں کہ کس طرح ان کا زر ہم کو ملے اسی سبب سے دھن جمع کرنے والوں کو سُکھ نہیں ملتا جس طرح مکھیاں بہت محنت کر کے چھتّے میں شہد جمع کر کے مارے کنجوسی کے اُس کو آپ نہیں کھا سکتی ہیں اور جب بہت سا شہد اس میں اکٹھا ہوتا ہے تب کول اور مُسہر آدک چھتّے میں آگ لگا کر شہد نکال کر اپنے گھر لیجاتے ہیں اور ان مکھیوں کو شہد اکٹھا کرنے میں سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا اسی طرح روپیہ جمع کرنے والوں کو بھی بہت دُکھ ہو کر وہ روپیہ اُن کے کام نہیں آتا اسی واسطے میں سنساری موہ چھوڑ کر برکت ہو گیا جس طرح اجگر سانپ چلنے کی طاقت نہ رکھ کر ایک جگہ پڑا رہتا ہے اور پرمیشور اُسی جگہ اُس کو آہار پہونچاتے ہیں اسی طرح میں بھی پڑا رہ کر دن رات پرمیشور کے دھیان میں مگن رہتا ہوں جو کوئی کچھ بھاگیہ کے انوسار دے جاتا ہے اُسی کو کھا کر سنتوش رکھتا ہوں ۔ دوہا ۔

	داس ملوکا یوں کہیں کہ سب کے داتا رام		اجگر کریں نہ چاکری پنچھی کریں نہ کام

اے پرہلاد جو کوئی دیا کر کے مجھ کو کھیر پوری دے گیا تو اس کو کھا کر کچھ بکھان اس کا نہیں کرتا اور جو کوئی درچین کہہ کر ساگ روٹی الونی کھلا جاتا ہے تو اُس سے کچھ دُکھ نہ مان کر یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب میرے کرموں کے اُنسار ہوتا ہے کسی دن بھوجن نہ ملنے اور اُپاس کرنے پر بھی خوش رہ کر یہ جانتا ہوں کہ آج میرے بھاگیہ میں بھوجن نہیں لکھا تھا جو کوئی کبھی میرے انگ میں چندن وغیرہ خوشبو لگا کر اچھا کپڑا اور گہنا پہنا کر ہاتھی یا گھوڑے یا سکھپال پر بٹھا دیتا ہے اور کبھی زمین پر دھول میں پڑا رہتا ہوں تو مجھ کو اس کے ملنے کا سُکھ اور چھوٹنے کا دُکھ نہیں ہوتا اسی طرح میں خوشی سے اپنا جنم کاٹتا ہوں سوائے پرہلاد جی یہ جیو چوراسی لاکھ یونیوں کو بھگت کر آدمی کا چولا پاتا ہے جو کوئی بھرت کھنڈ میں چیتن چولا پا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہیں کرتا اُس کو بڑا ابھاگی اور مورکھ سمجھنا چاہیئے پرہلاد جی یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور اجگر مُنی سے بدا ہو کر اپنے گھر آئے ۔

چودھواں ۱۴ ادھیاے

کہنا نارد جی کا دھرم گرہستھ آشرم کا راجا یدھشٹھر سے

نارد جی نے کہا کہ اے راجا یدھشٹھر اب ہم گرہستھ آشرم کا دھرم کہتے ہیں سُنو جب برہم چاری وید آدک پڑھ کر گرہستھی کرنا چاہے تو اپنے دیش کے راجا سے جا کر کہے کہ ہم وِدّیا پڑھ چکے اب تمھارے نگر میں گرہستھ آشرم ہو کر رہیں گے تب راجا کو اُچت ہے کہ اُس کی وِدّیا کی پریکشا لیوے اور اپنے خزانے سے روپیہ دے کر اُس کا بواہ اچھے کُل میں کرا دیوے گرہستھ ہونے کے بعد وہ براہمن اپنے دھرم کے مطابق اُدّیم کر کے اپنے کٹمب کو پالے چاروں برنوں کے گرہستھ کو چاہیئے کہ ہر روز جتھا شکتی دان اور پُن کرے جس کے گھر کوئی چیز

برہمچاری بان پرستھ اور سنیاسی گرہستھ کو دیوے کچھ بھوجن اس میں سے ملے کو کرنے بھوجن کچھ سے جس کو اُس ہو نہ کو دینے دان کے کھانے اور کپڑے کی خبر ضرور لینا چاہیے کیونکہ ان تینوں آشرم والوں کو دھن جمع کرنا منع ہے گرہستھ کو ہر روز پتروں کا شرادھ اور ترپن کرکے اماوس پورنماسی سنکرانت اور دوادشی اور بتی پات اور اپنی برس گانٹھ کے دن کچھ دان دینا ضروری ہے جو براہمن کروکشیتر گیا کاشی پریاگ متھرا اجودھیا ہردوار بیجناتھ اور جگن ناتھ جی وغیرہ تیرتھوں پر رہتے ہیں اُن کو دھن وغیرہ دان دینے سے سوگن پھل ملتا ہے لیکن براہمن کو نارائن روپ سمجھ کر دان دیوے گرہستھ ہر روز کتھا اور لیلا پرمیشور کی سُن کر ہری چرنوں کا دھیان اور اسمرن رکھکر ایسا جانتا رہے کہ آتما سب جیوؤں میں برابر ہے جس طرح سونے اور مٹی کے برتن پانی بھر کر رکھ دو تو چندرما اور سورج کی چھایا دونوں برتنوں میں برابر پڑتی ہے اسی طرح جیو آتما جو پرمیشور کا پرکاش ہے اُس کو براہمن کشتری چانڈال اور پشو پنچھی وغیرہ سب کے تن میں برابر سمجھ کر کسی جیو کو دُکھ نہ دینا چاہیے آتما میں براہمن کشتری شودر برن کا بھید نہیں ہوتا گرہستھ کو دھرم کی کمائی سے دیوتوں کے نام پر یگیہ اور ہوم کرتا اور بھکھاری اور کنگالوں کو کھانا اور کپڑا دینا اور اپنے کٹمب پریوار والوں کو پالنا اُچت ہے لیکن من سے گھر والوں کو ایسا سمجھے کہ جس طرح رات کو چاروں طرف کے مسافر ایک جگہ ٹھہر کر صبح ہوتے وقت الگ الگ ہو جاتے ہیں پھر اُن کا ساتھ نہیں رہتا اسی طرح سنساری جیو اپنے اپنے کرموں کے پھل سے اونچے اور نیچے کل میں جنم لے کر اکٹھا ہوتے ہیں اور پورب جنم کے سنسکار سے اپنا اپنا بدلا لے کر مرنے کے پیچھے نہ معلوم کس یونی میں چلے جاتے ہیں اس لیے اُن سے بہت محبت نہ رکھے اور کام کرودھ لوبھ موہ اپنے دشمنوں کو جیت کر پتی برتا استری کی طرح ہری چرنوں میں دھیان لگا کر مکت ہووے نہیں تو پھر یہ تن ملنا بہت کٹھن ہے ادھرم اور پاپ کرنے سے نرکوں کا دُکھ ضرور بھوگ کر سدا آواگمن میں پھنسا رہے گا مرتے وقت ہاتھی گھوڑا اور زر وغیرہ کچھ ساتھ نہیں جاتا اس لیے دھن پا کر دان اور دھرم کرنا چاہیے جو سوم لوگ روپیہ چھوڑ کر مر جاتے ہیں اُن کو جم پوری میں چوروں کی طرح ڈنڈ ملتا ہے اور جن پریوار والوں کو جھوٹ سچ بول کر جنم بھر پالنا ہے وہ لوگ اُس دُکھ میں کچھ سہایتا نہیں کرتے اپنا تن بھی سڑ گل کر کچھ کام نہیں آتا اس لیے آدمی کو اپنا پرلوک بنانے کے واسطے براہمن کو دیوتا کے سمان سمجھ کر اچھا بھوجن کھلانا اور اس کی سیوا کرنا اُچت ہے اس میں پرمیشور بہت پرسن رہتے ہیں گرہستھ کو اپنے پریوار والوں کا جو کوئی مر جائے اس کا کریا کرم کرنا ضروری ہے تیرتھ پر رہنے سے آدمی کا من ادھرم کی طرف نہیں جاتا اور کسی جگہ رہنے میں چت پاپ کی طرف دوڑتا ہے کلجگ باسی جیو پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے اور کتھا اور لیلا سُننے سے کرتارتھ ہوتے ہیں۔

پندرھواں ۱۵ ادھیائے

کتھا گرہستھ آشرم کی

ناردجی بولے کہ اے راجا یدھشٹھر گرہستھ آشرم کو دیوتا اور پتروں کے نام پر یگیہ اور شرادھ وغیرہ میں اچھے کُلین کریا وان اور وید شاستر جاننے والے ہری بھگت براہمن کو بھوجن کرانا چاہیئے ایسے براہمن کے بھوجن کرانے سے بہت پُن ہوتا ہے جس طرح اچھی زمین میں تھوڑا اناج بونے سے بہت پیدا ہوتا ہے اور اوسر زمین میں بونے سے کچھ پیدا نہیں ہوتا دیو کرم اور پتر کرم میں تین براہمن سے کم نہ کھلاوے اور یگیہ اور شرادھ میں کسی جیو کو نہ مارے دیوتا پتر اور لوگ جیو ہنسا کرنے سے خوش نہیں ہوتے سب یگیوں سے گیان یگیہ اور پرمیشور کی کتھا اور کیرتن کہنا اور سننا بہت اُتم اور پوتر ہے سب دھرموں سے بڑا دھرم یہ جانو کہ نسا باچا کرمنا کسی کا بُرا نہ چاہے سنتوش رکھے جس کو سنتوش نہیں ہوتا وہ بڑا پنڈت اور گیانی ہونے پر بھی نرک میں جاتا ہے گرہستھ کو پرتگیا کسی بات کی نہیں کرنی چاہیئے جو گرہستھ اپنے دھرم کے برخلاف چلتا ہے اور جو برہم چاری اپنے برت اور دھرم کو چھوڑ کر اس پر نہیں چلتا ہے اور جو بان پرستھ اپنے تپ اور دھرم کو نہیں کرتا ہے اور جو سنیاسی لالچ کرتا اور اپنی اندریوں کا سکھ چاہتا ہے ایسے لوگ نام کے واسطے آشرم کا روپ بنائے ہیں پر اُس دھرم کا پھل اُن کو نہیں ملتا اے راجا چاروں برن اور چاروں آشرم والوں کو اُچت ہے کہ چیتن چولا پاکر دو طرح کا کام کریں ایک پربرتی प्रवृत्ति دوسرا نبرتی निवृत्ति شاستر کی آگیا کے موافق پربرتی کرم کرنے والا جیو چندر منڈل کی راہ سے دیو لوک وغیرہ میں جاکر اپنے کرموں کا سکھ بھوگتا ہے اور مدت پوری ہوجانے پر پھر سنسار میں جنم لے کر آواگمن سے نہیں چھٹی پاتا اور نبرتی کرنے والا سورج منڈل کی راہ سے بیکنٹھ میں پہونچکر جنم اور مرن سے چھوٹ جاتا ہے سو ہم نے تم کو دونوں راہیں بتلادی ہیں جو گرہستھ ہمارے کہنے اور شاستر کے موافق اپنے کرم اور دھرم سے رہے وہ پرم ہنس پدوی کو گرہستھ آشرم میں بھی پاسکتا ہے جو کوئی سنیاس اور بیراگ لے کر پھر گرہستھی کی چاہنا کرتا ہے اُس کو کتے کے سمان جو اُبانت کرکے پھر کھالیتا ہے سمجھنا چاہیئے پرمیشور کی مایا میں سنساری لوگ لپٹ کر خراب ہورہے ہیں جس طرح رتھ میں جوتا ہوا گھوڑا رتھ کو جدھر چاہتا ہے اُدھر کھینچ کرلے جاتا ہے رتھ کا کچھ بس نہیں چلتا اسی طرح رتھ روپی شریر میں چنچل من گھوڑا اپنے کرموں سے جس لوک میں چاہتا ہے لیجاتا ہے اس لیے منوشیہ کا تن پاکر شبھ کرم کرکے سورگ کا سُکھ بھوگنا چاہیئے گیان اور بھگتی کی بڑی پدوی ہے جس بھگتی اور بھجن کے پرتاپ سے میں برھماجی کا بیٹا ہوا وہ کتھا سنو کہ پچھلے مہا کلپ میں میں اُپبرن نام گندھرب تھا گانا اچھا جانتا تھا اور بہت سُندر ہونے سے بہت سی استریاں مجھ کو چاہتی تھیں سو میں بھی اُن پر موہت ہو کر اُن کے ساتھ بھوگ بلاس کرتا تھا ایک دن میں بشو سرج دیوتا کی سبھا میں جب گا کر گانے لگا

اسوقت چیت میرا ایک استری سے اُن دنوں بہت پھنسا تھا اُس سے گانا میرا نہیں بن پڑا انگرا رکھیشور کی بدصورتی دیکھ کر میں نے ہنس دیا اسی اپرادھ سے اس دیوتا نے مجھ کو شاپ دیا کہ تو شودر سو جا تب میں دوسرے جنم میں اُسی شاپ کے کارن ایک براہمن کی داسی کا بیٹا ہوا وہاں پرسنت سنگ اور ہری بھجن کرنے کے پرتاپ سے مجھ کو یہ نارد پدوی ملی سوائے یدھشٹھر تم بڑے بھاگیہ وان ہو کہ جن پر برہم پرمیشور کا نام لینے اور بھجن کرنے سے آدمی کرتارتھ ہو کر ایسی پدوی کو پہونچتا ہے وہی پر برہم پرمیشور شری کرشن جی دن رات تمھارے سامنے رہ کر تم کو اپنا بڑا جانتے ہیں ایسا بھاگیہ دوسرے کا ہونا دُرلبھ ہے ہم لوگ رکھیشور اور دیوتا آدک بھی انھیں کا درشن کرنے کے واسطے تمھارے پاس آیا کرتے ہیں سو شیام سندر کے درشن اور پوجن کرنے سے تمھاری مُکتی ہونے میں کچھ سندیہ نہیں ہے یہ بات سنتے ہی راجا یدھشٹھر اور ارجن نے شری کرشن مہاراج کے پریم میں ڈوب کر بڑا سوچ کر کے من میں کہا کہ دیکھو پرمیشور ترلوکی ناتھ کو ہم نے اپنا بھائی جان کر اُن سے ناتے داروں کی طرح کام لیا جب ایسا بچار کر دونوں بھائی شیام سُندر کے چرنوں پر سر رکھ کر رونے لگے تب شیام سندر نے اشارے سے نارد مُنی سے کہا کہ تم نے کیوں میرا بھید کھول دیا اب یہ لوگ ناتے داری کی محبت چھوڑ کر مجھ کو پرمیشور کا بھاؤ سمجھیں گے نارد جی بولے کہ اے دینا ناتھ آج تک یہ آپ کی مایا میں لپٹے تھے اب اِن کا موہ چھڑا کر کرتارتھ کر دیجئے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت یہ سب مہااور بڑائی شیام سُندر کی سنتے ہی راجا یدھشٹھر نے بہت خوش ہو کر بڑے پریم سے شری کرشن جی اور نارد مُنی کی بدھی سے پوجا کی اُسی دن سے یدھشٹھر شیام سندر کو پورن برہم جان کر اُن کا دھیان اور اسمرن کرنے لگے اور نارد مُنی وہاں سے برہم لوک کو چلے گئے۔

اسکندھ آٹھواں

پرمیشور کا ہری اوتار لے کر گج کو گراہ سے بچانا اور وامن اوتار دھر کر تین پگ پرتھوی راجا بلی سے دان لینا

پہلا ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا کتھا منونتروں کی

راجا پریکشت اتنی کتھا سن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی راجا سوائمبھو منو स्वायम्भुवमनु کے بنش کا حال میں نے سنا اب منونتروں کے نام اور جس جس منونتر میں جو جو اوتار پرمیشور نے لیئے تھے اُن کی کتھا سُننا چاہتا ہوں سو کہیئے شکدیو جی بولے اے راجا پریکشت سوائمبھو منو سے لیکر آج تک چھ منونتر گزرے ہیں سو پہلے منونتر کی

کتھا جس میں وہی سوایمبھو منو راجا ہو کر دو بیٹے اور تین بیٹی پیدا کیے تھے تیسرے چوتھے اور پانچویں اسکندھ میں
تم سے کہہ چکا ہوں اُنھیں کی تیسری کنّیا آکوتی تھی جو روچی پرجاپتی کو بیاہی گئی تھی اُسی منونتر میں یگیہ بھگوان نے
اوتار لیا ایک سمے راجا سوایمبھو منو سُبھدرا ندی کے کنارے ایک پیر سے کھڑے ہو کر تپ کرتے تھے اُس سمے راکشسوں
نے آ کر اُن کا تپ کھنڈت کرنا چاہا تب اُنھیں یگیہ بھگوان نے راکشسوں کے ہاتھ سے سوایمبھو منو کو بچا کر تینوں
لوک کی لکشمی سمیت راج بھوگا یہ سب کتھا پہلے منونتر کی ہے دوسرا سوارُوچش स्वारोचिष نام منو اگنی کا بیٹا
ہوا اُس میں دیوتا آدِک منو کے بیٹے اور روچن نام کا اندر اور تُشِتا तुषिता آدِک دیوتا اور اُورجستمبھ ऊर्जस्तम्भ
آدِک سپت رشی ہوئے شِرس शिरस رکھیشور کے یہاں بِبھو विभव نام پرمیشور نے اوتار لیکر اٹھاسی ہزار
رکھیشوروں کو گیان اُپدیش کیا تیسرا اُتّم نام منو راجا پریبرت کا بیٹا ہوا اس میں پون पवन آدِک منو کے
بیٹے ستیہ جیت نام اِندر اور ستیہ آدِک دیوتا اور پرمیشور آدِک سپت رشی ہوئے دھرم کی سُنیتا نام استری سے
ستیہ سین نام پرمیشور نے اوتار لیکر پاپی اور دشٹوں کو ناش کر کے ستیہ کو استھر کیا۔ چوتھا تامس نام منو اُتّم کا
بھائی ہوا اس میں پرِتھو وغیرہ منو کے بیٹے اور ششکھ विशिख نام اِندر ستیک सत्यक آدِک دیوتا اور
جیوتی دھرم وغیرہ سپت رشی ہوئے ہری میدھا رکھیشور کے یہاں پرمیشور نے ہری نام اوتار لیکر گراہ سے
گجیندر کو چھوڑایا اتنی کتھا سن کر راجہ پریکشت نے بنے کی کہ اے مہاراج جس طرح پرمیشور نے گج کو گراہ
سے چھوڑایا تھا اُس کی کتھا کہیے۔

دوسرا ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا کتھا گجیندر اور گراہ کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت پرمیشور اناشی پُرش جنم لینے اور مرنے سے رہت ہیں برہما جی وغیرہ دیوتا
بھی اُن کے آدی اور انت کو نہ جان کر نرنکار روپ اُن کا پرکٹ نہیں دیکھ سکتے جب کبھی ہری بھکتوں پر دُکھ پڑتا
ہے تب وہ اپنے بھکت کی رکشا کرنے کے واسطے سگُن اوتار لیکر سنسار میں ایک نام اپنا پرکٹ کر دیتے ہیں اسی طرح
ہاتھی کا پران بچانے کے واسطے بھی ہری نے اوتار دھارن کیا تھا کتھا اُس کی اس طرح پر ہے کہ ایک پہاڑ ترکوٹ
त्रिकूट نام دس ہزار یوجن لمبا چوڑا اور اونچا چھیر سمدر میں ہے جس کے تین شکھر سونے چاندی اور لوہے کے
ہیں اُس شکھر میں بہت طرح کے اچھے اچھے رتن ایسے جڑے تھے کہ جن کا پرکاش سورج سے بھی ادھک تھا اُس
پہاڑ پر دیوتا اور گندھرب آدِک اپنی اپنی استریوں سمیت رہ کر بہار کرتے تھے وہاں سنگ مرمر کے کُنڈ بنے تھے
اور بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولی بولتے تھے ایسا عمدہ باغیچہ بہت طرح کے پھل اور پھولوں سے پھلا ہوا
وہاں پر بنا تھا جس کے دیکھنے سے من سب کا موہ جاتا تھا چار کوس تک اُن پھولوں کی سُگندھ جاتی تھی

اُس پہاڑ پر ایک بہت بڑا تالاب تھا جس میں کمل پھولے ہوئے تھے اور بہت سے کچھ مچھ گراہ آدک اُس میں رہتے تھے ایک دن سب ہاتھیوں کا راجا گجیندر جو اُس پہاڑ پر رہتا تھا جیٹھ مہینے میں دوپہر کے وقت پیاسا ہو کر ہزار ہتھنی اور کئی ہزار بچوں کو ساتھ لیے ہوئے اُس تالاب پر پانی پینے کے واسطے چلا مد بہنے سے اُس کے چاروں طرف بھونرے گونجتے تھے جب وہ اپنی اُمنگ سے کہ وہ دس ہزار ہاتھی کا بل رکھتا تھا راستے میں جھومتا اور درختوں کو گراتا اور پتے کھاتا ہوا ہمپن کا مارا جا کر تالاب میں گھسا اور پانی پی کر اپنی ہتھنی اور بچوں کو سونڈ سے پانی پلا کر اُن کے ساتھ کلول کرنے لگا تب ایک گراہ نے جو اُس سے بھی ادھک بلوان تھا آکر ہاتھی کا پچھلا پیر پانی کے بھیتر پکڑ لیا تب گراہ اور گج سے لڑائی ہونے لگی کبھی گجیندر اپنے بل سے گراہ کو کھینچ کر سوکھے میں لے آتا تھا اور کبھی گراہ اُس کو پانی میں لے جاتا تھا جب اس طرح اُن دونوں کو لڑتے ہوئے ہزار برس بیت گئے اور کوئی ہتھنی اور بچہ اپنا اپنا بل کرنے پر بھی گجیندر کو گراہ سے چھڑا نہ سکا تب انھوں نے ہار مان کر سمجھ لیا کہ اب ہاتھی کا پران نہیں بچ سکتا ہم لوگ اس کے ساتھ اپنا پران کیوں دیں جب سب ایسا بچار کر ہاتھی کو وہاں اکیلا چھوڑ کر جنگل میں چلے گئے تب گجیندر نے جس کا پران گلے میں آرہا تھا اُن سب کے چلے جانے سے گھبرا کر بچار کیا کہ ایسے بڑے دُکھ میں بھی کوئی میرا ساتھ نہ دے کر ہتھنی اور بچوں نے بھی مجھ کو اکیلا چھوڑ دیا اس سے میں نے جانا کہ میرے پورب جنم کے پاپوں نے گراہ روپ ہو کر میرا پیر پکڑا ہے جیسا کرم میں نے کیا تھا ویسا پھل بھوگتا ہوں یہ سب دیوتا اور گندھرب وغیرہ اپنے اپنے بانوں پر بیٹھے ہوئے میری لڑائی کا تماشا دیکھتے ہیں اُن میں سے بھی کوئی میرا پران نہیں بچاتا اس لیے اب میں اُس پر برہم پرمیشور کا جو کال وغیرہ سب کے مالک ہیں دھیان کروں اور اُن کی شرن میں جاؤں تو میرا پران بچے نہیں تو اب بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے ایسا بچار کر وہ ہاتھی نارائن جی کے چرنوں کا دھیان سچے من سے کرنے لگا۔

تیسرا ادھیائے ۳

گجیندر کا پربرہم کی استوتی کرنا

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرکشت اُس وقت گجیندر نے اپنے پورب جنم کے پُنّ سے پرمیشور کے دھیان میں نمسکار کر کے کہا کہ میں اُن بھگوان کی شرن میں ہوں جن کی کرپا سے سنسار کے سب جیو چیتن ہوتے ہیں اور سب جیووں کی جڑ وہی ہیں اور سارا سنسار انھیں سے پیدا ہو کر اُن کے آشریہ میں رہتا ہے وہ پرمیشور مہاپرلے میں بھی ناش نہ ہو کر ہمیشہ بنے رہتے ہیں جس طرح لڑکا نٹ اور بھان متی کے کھیل کو نہیں پہچانتا اُسی طرح برہما جی وغیرہ دیوتا بھی اُن کے آدی اور انت کو نہیں جانتے جیسے آگ کی چنگاری اُڑتی ہے اور

سورج کا پرکاش چھید میں سے دھول کے سمان دکھلائی دیتا ہے ویسے ہی جن پر برہم کے سامنے دیوتا لوگ چنگاری اور ذرّہ کے برابر ہیں میں انھیں پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں جن کے بہت سے نام اور روپ ہیں پرکٹ میں کوئی روپ اُن کا دکھلائی نہیں دیتا اور وہ آپ مکت روپ ہو کر سب کام کرتے ہیں اُن کو میں نمسکار کرتا ہوں جو ابناشی پُرش مجھ کو اس پھندے سے چھڑانے والے اور ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ کے دینے والے ہیں سب جیووں میں اُنھیں کا تیج رہتا ہے ایسے جگت پیا پک رام کی میں شرن ہوں جو پرمیشور یوگیشوروں کو یوگ اور تپ کرنے کا پھل دیتے ہیں وہی دینا ناتھ اس سمے میری رکشا کریں سوائے ان کے اب میں کسی کا بھروسا نہیں رکھتا اے دین دیال مہاپربھو میں اس گراہ کے منہ سے چھوٹنے کو یہ استوتی نہیں کرتا ہوں بلکہ مایا روپی جال سے چھوٹنے کے لیے میں کہتا ہوں اس لیے مجھ دین پر دیال ہو کر میرا دُکھ دور کیجیے اے پربرہم پرمیشور تینوں لوکوں کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے سوائے تمھارے دوسرا کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو دینوں کا دُکھ چھڑا سکے اے جگت گرو جب تک آدمی اپنی سامرتھ اور پریوار والوں کا آسرا رکھتا ہے تب تک اُس کی کوئی اِچھا پوری نہیں ہوتی سو میں بھی تمھاری مایا میں لپٹ کر اپنی ہتھنی اور بچوں کا بھروسا رکھنے سے اس دُردشا کو پہونچا اب اُن کا آسرا چھوڑ کر تمھاری شرن آیا ہوں اے دین دیال مجھ کو اب اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہیں ہے کیول اس بات کا بڑا سوچ ہے کہ سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ گجیندر کا دکھ نارائن جی کی شرن جانے سے نہیں چھوٹا اس بات کی لاج رکھو میرا یہ دُکھ دور کیجیے نہیں تو آپ کی شرن میں کوئی نہ جائیگا آپ انتریامی ہیں بہت کیا کہوں۔ اے راجا پریکشت یہ استوتی سنتے ہی پرمیشور انتریامی نے گجیندر کو مہادکھی جان کر اسی سمے سُدرشن چکر اپنا اٹھا لیا اور گروڑ پر بیٹھ کر بیکنٹھ سے چلے جب گجیندر نے جس کا پران کنٹھ میں آلگا تھا دیکھا کہ بیکنٹھ ناتھ سُدرشن چکر ہاتھ میں لیے گروڑ پر چڑھے آکاش مارگ سے میری رکشا کرنے کو چلے آتے ہیں تب اُس نے ایک پھول کمل کا اپنی سونڈ سے توڑ لیا اور اُس کو اونچا کر کے پکارا کہ اے نارائن اے جگت گرو اے دینا ناتھ اے بھگونت اے دُکھ بھجن اے شیام سندر اے جیوتی سروپ میں آپ کی شرن میں ہو کر ڈنڈوت کرتا ہوں جلدی میری خبر لیجیے جیسے ہی ترلوکی ناتھ نے یہ دین بچن اُس دکھیارے کا سُنا ویسے ہی سُدرشن چکر سمیت گروڑ پر سے کود کر پیدل دوڑے اور وہاں پہونچتے ہی سُدرشن چکر سے گراہ کا منہ چیر کر مار ڈالا اور ہاتھی کو تالاب میں سے کھینچ کر باہر نکال لیا۔

چوتھا ادھیاے

گندھرب تن پانا گراہ کا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریکشت جس سمے گراہ مارا گیا اُس سمے دیوتوں نے خوشی سے نقارہ بجا کر

پھولوں کی برشا ہری بھگتوں کے اوپر کی اور سب رکھیشور آدک استوتی کرنے لگے اور وہ گراہ پرمیشور کے چھونے سے
ایک پُرش بہت سُندر راجسی پوشاک اور زیور پہنے ہوئے نارائن جی کے چرنوں پر گر پڑا اور اُس نے استوتی اور
پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کی کہ اے مہاراج میں پچھلے جنم میں ہُو ہُو نام کا گندھرب تھا ایک دن اپنی استریوں کو
بان پر بٹھا کر سیر کرنے کو چلا تو جنگل میں ایک بہت اچھا تالاب دیکھ کر استریوں سمیت اس میں جل بہار کرنے لگا اُسی
جگہ دیول رشی بھی نہاتے تھے سو میں نے اپنی اگیانتا اور استریوں کے کہنے سے اُن رشی سے ہنسی کرنے کے لیئے
نہاتے ہوئے غوطہ مار کر اُن رکھیشور کی ٹانگ پکڑ کر پانی کے بھیتر کھینچ لی جب وہ گر پڑے تب میں اُن کا پاؤں چھوڑ کر
تالاب سے باہر نکل آیا اور اپنی استریوں سمیت ہنسنے لگا تب دیول رشی نے کرودھ کر کے مجھ کو یہ شاپ دیا کہ
اے گندھرب تو نے ہنسی سے ہمارا پیر گراہ کی طرح پکڑ کر کھینچا ہے اس لیئے میں پرمیشور سے چاہتا ہوں کہ تو گراہ
تن میں جنم لے کر پشو اور آدمی کا پیر پانی کے بھیتر پکڑا کرے گا یہ شاپ سنتے ہی میں نے بہت شرمندہ ہو کر
اُن سے کہا کہ میں نے اپنے کیے کا پھل پایا لیکن اب آپ یہ بتلائیے کہ اس شاپ سے اُدّھار کب ہوگا تب رکھیشو
بولے کہ تو کئی ہزار برس تک گراہ یونی میں رہ کر ایک دن گجیندر کا پیر پکڑے گا اور جب بیکنٹھ ناتھ ہاتھی کو چھڑانے
کے واسطے آ کر تجھ کو اپنے سُدرشن چکر سے ماریں گے تب تو پھر گندھرب کا تن پاوے گا سو اُن رکھیشور کی کرپا سے
میں آج آپ کا درشن جو برہما جی اور شری مہادیو جی آدی کو بھی جلدی نہیں ملتا پا کر کرتارتھ ہوا اب آپ مجھ کو
آگیا دیجیئے تو اپنے لوک کو جاؤں جب وہ گندھرب پرمیشور سے بدا ہو کر ڈنڈوت کر کے بان پر بیٹھ کر اپنے لوک کو
چلا گیا تب ہری بھگوان کی آگیا سے اُس ہاتھی نے بھی وہ تن چھوڑ کر مکتی پائی اور اندرومن [illegible] راجا ہو گیا
اور ڈنڈوت اور استوتی اور پرکرما کرنے کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دینا ناتھ میں پورب جنم میں اندرومن نام کا
راجا تھا اور دن رات ہری چرنوں کا دھیان لگائے راج کاج کرتا تھا ایک دن اگستیہ جی میرے پاس آئے
تب میں جپ اور دھیان کر رہا تھا اُس سمے میں اپنے اگیان سے اُن کا آدر نہ کر کے چپ چاپ اُسی طرح بیٹھا
رہا تب اگستیہ جی میرے اوپر کرودھ کر کے بولے کہ اے راجا کس شاستر میں لکھا ہے کہ جب براہمن یا رکھیشور
یا بیشنو کسی کے مکان پر آوے اور مکان کا مالک اُس کا آدر نہ کر کے متوالے ہاتھی کی طرح بیٹھا رہے اس لیئے
میں پرمیشور سے چاہتا ہوں کہ تو ہاتھی کا تن پائے یہ شاپ سنتے ہی میں نے لجت ہو کر اُن سے کہا کہ اے
مُنی ناتھ میں نے اپنی کرنی کا پھل پایا لیکن اب آپ یہ بتلائیے کہ اس تن سے میرا اُدّھار کب ہوگا یہ سُن کر
مُنی نے کہا کہ جب گراہ تیرا پاؤں تالاب میں پکڑے گا تب بیکنٹھ ناتھ تجھ کو چھڑانے کے لیے آویں گے اور
گراہ کو مار کر تجھے مکتی دیں گے سو میں اگستیہ مُنی کی دیا سے آپ کا درشن پا کر کرتارتھ ہوا جب اس طرح
بہت سی استوتی اندرومن نے ہاتھ جوڑ کر کی تب نارائن جی پرسن ہو کر بولے کہ اے اندرومن جو کوئی مجھ کو
تجھ کو اور اس پہاڑ اور کیشر سمدر اور کو سبتھ منی اور شنکھ چکر گدا پدم میرے ہتھیاروں کو اور مچھ کچھ
آدک میرے اوتاروں کو اور گنگا جی آدی تیرتھوں اور دھرو اور پرہلاد آدی جو میرے بھگت ہیں اُن کا

پچھلی رات اٹھ کر دھیان کرے گا اُس کو بُرے سپنے کا پھل نہ ہوگا۔ جو سنساری جیو اس گجیندر موکش کی استوتی کو میرے واسطے پڑھیں گے اُن کو میں انت سمے اسی طرح مُکتی دوں گا جس طرح تیرا اُدّھار کیا ہے یہ کہہ کر ہری بھگوان نے اندر دمن کو اپنے گرُڑ پر بٹھا لیا اور شنکھ بجا کر بیکنٹھ کو چلے گئے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت جس طرح ہاتھی کو گراہ پکڑے تھا اسی طرح سب سنساری جیو کال روپی گراہ کے مُنہ میں پڑے ہیں جب گجیندر نے دین دُکھی ہو کر نارائن جی کو پکارا تب پرمیشور نے اس کو گراہ کے مُنہ سے چھڑایا اسی طرح جب آدمی پرمیشور کا دھیان اور سمرن کرتا ہے تب جنم اور مرن سے چھوٹ کر بھو ساگر پار اُتر جاتا ہے جو کوئی مصیبت میں اس گجیندر موکش کی کتھا کا دھیان کرے گا نارائن جی ضرور اُس کی مصیبت کو دور کریں گے۔

پانچواں ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا کتھا چھپ اوتار کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت ہر ایک منونتر میں جو اکہتر چوکڑی جُگ کا ہوتا ہے نارائن جی ایک اوتار لیکر دھرم کی رکشا کرتے ہیں چوتھے منونتر میں ہری اوتار ہوا تھا اُس کی کتھا تم کو سُنائی اور پانچواں منو ریوت रैवत نام تامس तामस کا بھائی ہوا اس میں بلی بندھیہ बलि बिन्ध्य آدک منو کے بیٹے اور بِبھو बिभव نام اندر اُوردھ باہو ऊर्ध्वबाहु آدک دیوتا اور ہرنیہ روم हिरण्यरोम آدک سپت رشی ہوئے اور شبھر शुभ्र رکھیشو کی بکینٹھا نام استری سے بیکنٹھ بھگوان کا اوتار ہوا انھونے سُمیر پربت پر ستیہ لوک کے سامنے دوسرا بیکنٹھ لکشمی جی کے رہنے کے واسطے بنایا اس اوتار کے گنُوں کا کوئی برنن نہیں کر سکتا چھٹھواں چاکشُش चाक्षुष نام کا منو ہوا اس میں پُور پुर آدک منو کے بیٹے متر روپ मित्ररूप نام اندر اور اُبھو آدک دیوتا اور ہریشو دیو آدک سپت رشی ہوئے اور براج बिराज کی دیو سمبھوتا نام استری سے اجت نام اوتار پرمیشور کا ہوا جنھوں نے چودہ رتن نکالنے کے واسطے دیوتا اور دیتوں سے سُمدر یا متھن کرایا آپ کچھوے کا اوتار لے کر مندر اچل پربت کو جو متھانی بنانے سے ڈوبا جاتا تھا اپنی پیٹھ پر اٹھایا اتنی کتھا سُن کر راجا پریکشت نے پوچھا کہ اے شکدیو سوامی بھگوان نے کس طرح پہاڑ کو اپنی پیٹھ پر لیکر سُمدر کا متھن کرایا اور اُس میں سے چودہ رتن نکالکر دیوتوں کو امرت پلایا سو کتھا دیا کر کے سُنایئے میرا من ہری چرت سننے سے نہیں اگھاتا یہ سُن کر شکدیو جی نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے راجا دیوتا اور دیت دونوں بھائی کشیپ جی کے بیٹے ہو کر آپس میں دُشمنی رکھتے ہیں کبھی اندر دیتوں کو جیت کر دیوتوں سمیت راج کرتے ہیں اور کبھی دیت لوگ دیوتوں کو جیت کر تینوں لوکوں کا راج کرتے ہیں جس طرح سنساری جیو پرتھوی پر چلتے پھرتے ہیں اُسی طرح دیو لوک وغیرہ میں رکھیشور اور مہاتما لوگ آکاش مارگ سے چلتے پھرتے ہیں ایک سمے اندر جب راج سنگھاسن پر تھے تب ایراوت ہاتھی پر چڑھ کر

کہیں کو جاتے تھے راہ میں درواسا رشی کو جو اپنے چیلوں سمیت چلے آتے تھے دیکھ کر اندر نے ڈنڈوت کی
تب رکھیشور نے بڑی خوشی سے ایک مالا پھولوں کی جو اپنے گلے میں پہنے تھے اُتار کر اندر کے پاس بھیج دی جب اُنکا
چیلا مالا لیکر اندر کے پاس گیا تب اندر نے وہ مالا اُس سے لے کر ہاتھی کے مستک پر دھر دی اور ابھمان سے یہ بولا
کہ اُس سے بڑھ کر سگندھ والے اچھے اچھے پھول دیولوک میں ہوتے ہیں ہاتھی نے وہ مالا سونڈ سے گرا کر
پیر کے نیچے روند ڈالی جب اس چیلے نے جا کر یہ سب حال رکھیشور سے کہا تب دُرواسا رکھیشور کرودھ کر کے
بولے کہ اے اندر تو نے راج اور دھن کے غرور سے میری مالا کا نرادر کیا اس لیے تیرا راج اور دھن جاتا ہے جب
دیتوں نے دُرباسا رکھیشور کے شاپ دینے کا حال سُنا اور لڑائی کر کے اندر کا راج چھین لیا تب اندر نے دیوتوں
سمیت بھاگ کر برھماجی سے بنتی کی کہ اے مہا پربھو دُرباسا کے شاپ دینے سے میرا راج اور دھن جاتا رہا آپ
کچھ سہایتا کیجئے برھماجی بولے کہ میں ایسی سامرتھ نہیں رکھتا چلو نارائن جی سے بنتی کریں اُن کی دیا سے تمھارا
دُکھ چھوٹ جائیگا یہ بات کہہ کر برھماجی نے اندر آدک دیوتاؤں کو اپنے ساتھ لیکر چھیر سُمدر کے کنارے پر جا کر
یہ استوتی پرمیشور کی کی کہ اے دینا ناتھ میں آپ کی کرپا سے سب جیوؤں کو اُن کے کرم کے مطابق چوراسی لاکھ یونیوں
میں جنم دیتا ہوں لیکن آپ اپنی اچھا سے دیوتا براہمن اور بھگتوں کا دُکھ چھڑانے کیواسطے اوتار لیتے ہیں میرا اس میں
بس کچھ نہیں چلتا ان دنوں دُرباسا رشی کے شاپ سے دیوتوں کا راج دیتوں نے چھین لیا ہے اس سے
دیوتا سب بہت دُکھی ہو کر آپ کی شرن میں آئے ہیں آپ دیال ہو کر ان کا دُکھ دُور کیجئے سوائے آپ کے اور
کوئی دوسرا مالک اور بڑا نہیں ہے جس سے جا کر اپنا دُکھ کہیں سنسار میں آپ کا نام دین دیال پرگٹ ہے سو
اِن کو دین جان کر ان پر دیال ہوجیئے اور شرن آئے کی لاج رکھ کر سہایتا کیجئے۔

چھٹواں ادھیائے

درشن دینا پرمیشور کا برھمادک دیوتاؤں کو

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرکشت جب برھماجی وغیرہ دیوتاؤں کے استوتی کرنے سے بیکنٹھ ناتھ پرسن
ہوئے تب انھوں نے ہزار سُورج کے سمان تیجسوی روپ سے گُرڑ پر آکر دیوتاؤں کو درشن دیا وہ پرکاش دیکھتے
ہی سوائے برھماجی کے اور سب دیوتاؤں کی آنکھیں جھپ گئیں اور سُدرشن چکر آدک آٹھوں ششتر (ہتھیار) اُن کے اپنا اپنا
روپ دھارن کیئے چاروں طرف کھڑے تھے برھماجی نے ڈنڈوت اور پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی کہ اے
دینا ناتھ جل پرتھوی اگنی بایو آکاش سب آپ ہی ہیں ہم مہادیو جی اور دکش پرجاپتی آدک دیوتا آپ کے سامنے
چنگاری کے سمان کچھ سامرتھ نہیں رکھتے آپ سدا آنند سروپ ہیں کون ایسا ہے جو آپ کے آدی
انت اور مہما کا برنن کر سکے جس میں دیوتاؤں کا بھلا ہو وہ کیجئے تب پرمیشور نے جل بہار کرنا بچار کر کہا کہ اے برھماجی تم

دیتوں کی وشا بلی ہے اور دیوتوں کی وشا در باسا کے شاپ دینے سے نربل ہو گئی۔ ہے اب میری سمجھ سے یہ اُچت ہے
کہ سب دیوتا دیتوں کے پاس جا کر اُن سے پریت کر کے چھیر سمدر کو متھیں مندراچل پہاڑ کی متھانی بنا کر
اُس میں باسُکی سانپ کی رسی لگا دیں اور سمدر سے امرت اور چودہ رتن بہت اچھے نکلیں گے تب میں وہ
امرت دیوتوں کو پلاؤں گا اُس کے پینے سے دیوتا امر ہو کر دیتوں کو جیت کر اپنا راج پاویں گے یہ بات سُن کر
دیوتوں نے بنے کی کہ اے مہاراج دیت لوگ ہم سے بلوان ہیں جب وہ امرت چھین کر پی لیں گے تب ہمارا
بس کیا چلے گا پرمیشور بولے کہ تم لوگ دھیرج رکھو ہم کسی تدبیر سے تم کو امرت پلاویں گے دیتوں کو سوائے
محنت کرنے کے کچھ فائدہ نہ ہو گا تم اُن سے پریت کر کے اپنا مطلب نکال لو جس طرح سانپ نے جال میں پھنس کر
چوہے سے پریت کر کے اپنا مطلب نکال لیا تھا اُس کا اتہاس مہابھارت میں بستار پوربک لکھا ہے جو لوگ پرمیشور
کی شرن میں رہتے ہیں اُن کا سب کام پورا ہوا ہے جو بات دیت لوگ کہیں اُس کو مان لینا بہت لالچ نہ کرنا جس میں
تمھاری اور اُن کی پریت بنی رہے یہ آگیا دے نارائن جی انتردھان ہو گئے تب دیوتا لوگ اُن کی آگیا سے
راجا بلی کے پاس جو اُن دنوں دیتوں کے راجا تھے پہونچے راجا بلی نے دیکھتے ہی من میں کہا کہ اِندر اور برون اور
کُبیر وغیرہ دیوتا لوگ جو میرے ساتھ ہمیشہ دشمنی رکھتے تھے آج بغیر ہتھیار لیے میری شرن میں آئے ہیں اس لیے
جو بات یہ کہیں وہ ماننی چاہیے ایسا بچار کر راجا بلی نے دیوتوں سے پوچھا کہ تم لوگ کس اِچھا سے یہاں آئے ہو
اپنا حال کہو تب اندر بولے کہ ہم تم دونوں دیوتا اور دیت کشیپ جی کے بیٹے آپس میں بھائی بھائی ہیں سو ہیں نے
بچار کیا کہ کوئی تدبیر ایسی کریں کہ جس میں ہم کو اور تم کو بڑھاپا اور موت نہ آوے اور بہت اولاد پیدا ہو اس اِچھا سے
ہم برھما جی کے پاس گئے تھے تب برھما جی ہم لوگوں کو نارائن جی کے پاس لے گئے تب اُنھوں نے ہماری بنتی
سُن کر کہا کہ تم لوگ راجا بلی آدک اپنے بھائیوں کو ساتھ لے کر چھیر سمُدر کو متھو مندراچل پہاڑ کی متھانی بنا کر
باسُکی ناگ کی اُس میں رسّی لگاؤ جس طرح دہی متھنے سے گھی نکلتا ہے اُسی طرح چھیر سمُدر متھنے سے امرت اور
چودہ[۱۴] رتن نکلیں گے تب تم لوگوں کو امرت پینے سے بڑھاپا اور موت کا کھٹکا چھوٹ کر ہمیشہ جوانی بنی رہے گی
اسی واسطے ہم لوگ آئے ہیں کہ اس کام میں آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ پریت رکھ کر سہایتا کیجیے جس میں دیوتا
اور دیت دونوں بھائی امرت پی کر امر ہو جاویں اے راجا بلی تم سب دیوتوں کے بھی مالک ہو کر رہنا ہم لوگ
تمھارے ادھین رہیں گے یہ سُن کر راجا بلی اور دوسرے دیتوں نے کہا کہ اس کام میں ہم تمھارا ساتھ دیں گے
لیکن امرت وغیرہ جو کچھ چھیر سمُدر سے نکلے اُس کو بانٹ لیں گے دیوتا بولے کہ بہت اچھا تمھارا کہنا ہم کو منظور
ہے تب سب دیوتا اور دیتوں نے جا کر بڑی محنت سے مندراچل پہاڑ کو اکھاڑ کر جب اُس کو سمُدر کے کنارے
لے چلے تب کئی دیوتا اور دیت گھائل ہو کر مر گئے تب انھوں نے ہار مان کر پہاڑ کو راہ میں رکھ دیا اور دیوتا اور دیتوں
نے اپنا ابھمان ٹوٹنے سے پرمیشور کا دھیان کر کے بنے کی کہ اے بیکنٹھ ناتھ ہم نا دیا کر کے آپ کے یہ پہاڑ ہم لوگوں
سے سمُدر تک نہیں پہونچ سکتا جیسے ہی بھگوان انتریامی نے اُن کا دین بچن سُنا ویسے ہی گرُڑ پر سوار ہو کر

وہاں آئے تب دیوتا اور دیتیوں نے ڈنڈوت اور استوتی کرکے بنے کی کہ اے مہاراج ہم لوگوں سے یہ پہاڑ چھیر سُمدر تک نہیں پہونچ سکتا تھوڑی دور تک لے آنے میں بہت سے دیوتا اور دیت گھائل ہوئے اور مرگئے یہ بچن سنتے ہی پرمیشور دین دیال نے امرت درشٹی سے دیکھ کر گھائل اور مرے ہوؤں کو جلا دیا اور بائیں ہاتھ سے مندراچل پہاڑ کو اٹھا کر گرُڑ جی کی پیٹھ پر رکھ لیا اور سب دیوتا اور دیتیوں کو بھی اُسی گرڑ پر بیٹھا کر ایک ساعت میں سمدر کے کنارے جا پہونچے جب مندراچل پہاڑ کو اُتار کر گرُڑ جی کو وہاں سے بدا کیا تب سب دیوتا اور دیت اُن کی استوتی کرنے لگے ۔

ساتواں ادھیائے

متھا جانا چھیر سمدر کا

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت جب پرمیشور نے سُمدر کنارے پہونچ کر دیوتا اور دیتیوں کو باسُکی ناگ کے لانے کے واسطے آگیا دی تب انھوں نے پاتال میں جا کر اُس سے کہا کہ نارائن جی کی آگیا ہے تم کو مندراچل پہاڑ میں لپیٹ کر چھیر سُمدر متھا جائے گا اسی واسطے تم کو بُلانے آئے ہیں چلو یہ سُن کر باسُکی ناگ بولا کہ پہاڑ میں لپٹنے سے میرے ملائم بدن کو دُکھ ہوگا اس لیے میں نہیں چل سکتا تب دیوتا اور دیتوں نے کہا کہ پرمیشور نے بُلایا ہے اُن کی آگیا مان کر ضرور چلنا چاہیے یہ بات سُن کر جب باسُکی ناگ لاچاری سے نارائن جی کے پاس گیا تب بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے باسُکی تم کچھ سوچ مت کرو تم کو کچھ دُکھ نہ ہوگا اور امرت نکلنے پر تم بھی حصّہ پاؤ گے جب دیوتا اور دیتوں نے باسُکی ناگ سے وہ پہاڑ لپیٹ کر سُمدر میں ڈال دیا اور پہاڑ پانی پر نہیں ٹھہر کر ڈوبنے لگا تب دیوتا اور دیتوں نے پرمیشور سے بنے کی کہ اے مہا پربھو پہاڑ پانی میں ڈوبا جاتا ہے ہمارا بل کچھ کام نہیں دیتا سُمدر کس طرح متھیں یہ بچن سنتے ہی نارائن جی نے ایک روپ اپنا کچھپ اوتار لاکھ یوجن لمبا اور چوڑا سمدر میں دھارن کر کے وہ پہاڑ اپنی پیٹھ پر اُٹھا لیا جب وہ پہاڑ پانی پر ٹھہر گیا تب بھگوان نے دیوتوں اور دیتوں سے کہا کہ پہلے تم لوگ گنیش جی کی پوجا کرو جس میں تمہارا منورتھ سدھ ہو پیدایش گنیش جی کی اس طرح پر ہے کہ ایک دن شری پاربتی جی بیٹھی ہوئی شری مہادیو جی کو پنکھا ہانک رہی تھیں اُسی سمے اُن کے ایک لڑکا پیدا ہوا تب شری پاربتی جی اسکو پریم سے دیکھنے لگیں اس سے ہاتھ کا پنکھا گر پڑا تب شری مہادیو جی نے کرودھ کر کے ایک ترشول ایسا اُس بالک کو مارا کہ سر اُس کا کٹ کر نہ معلوم کتنی دُور پر جا گرا یہ دشا دیکھ کر شری پاربتی جی نے کہا کہ یہ میرا بیٹا تھا اس کو تم نے کیوں مارا اب پھر اس کو جلا دو نہیں تو میں بھی اپنا تن چھوڑ دوں گی یہ بات سن کر شری شیو جی بولے کہ اس لڑکے کا سر بہت دور چلا گیا ہے اب نہیں آسکتا اُتر کی طرف سر کئے ہوئے جو جیو مرا پڑا ہوا اُس کا سر لے آؤ تو میں اس کو جلا دوں ڈھونڈھنے سے ایک ہاتھی اُتر کی طرف سر کئے مرا ہوا ملا اُس کا سر مہادیو جی کے گن لے آئے اُس بالک کے دھڑ سے سر جوڑ کر

مہادیوجی بولے کہ اُٹھ بیٹھ وہ لڑکا جی کر اُٹھ کھڑا ہوا تب شیوجی نے اُس کا نام گنیش جی رکھ کر یہ بردان دیا کہ آج
سے تینوں لوکوں میں جس کے یہاں کوئی شبھ کارج ہو وہ پہلے گنیش جی کو پوج کر پیچھے سے دوسرا کام کرے تو اُس کا کام
اچھی طرح پورا ہوگا اُسی دن سے سب لوگ گنیش جی کو پوجتے ہیں شوجی شام سُندر کی آگیا پاکر دیوتا اور دیتوں نے بھی
پہلے گنیش جی کی پوجا کی پھر نارائن جی کی آگیا سے دیوتوں نے باسکی ناگ کا سر پکڑ کر دیتوں سے پونچھ پکڑنے
کے واسطے کہا تب دیت لوگ ابھمان سے بولے کہ ہم کس بات میں تم سے کم ہیں جو اشدھ انگ پونچھ کو پکڑیں یہ سُن کر
پرمیشور نے دیوتوں سے کہا کہ تمھیں پونچھ پکڑو تب دیت لوگ سر اور دیوتا اور نارائن جی پونچھ باسکی ناگ کی پکڑ کر سمندر کو
دہی کی طرح متھنے لگے اُس سمے مندراچل پہاڑ کا گھومنا کچھپ روپ بھگوان کو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی پیٹھ میں
سُہراتا ہے جب دیت لوگ سمندر متھنے کے سمے باسکی ناگ کا سر کھینچنے لگے تب اس کی پھنکار سے ایسی جوالا نکلی
کہ دیتوں کا بدن جلنے لگا تب دیتوں نے پھر چاہا کہ ہم لوگ پونچھ پکڑیں اُس وقت نارائن جی نے کہا کہ جو بات تم نے
اپنی اِچھا سے اختیار کی ہے اُس کو چھوڑنا نہ چاہیے جب دیوتا اور دیت سمندر متھتے متھتے تھک گئے تب سب نے
نارائن جی سے بنے کی کہ اے ترلوکی ناتھ اب ہم کو سامرتھ نہیں رہی کہ سمندر کو متھیں یہ بات سُن کر جب پرمیشور نے
کچھ بل اپنا اُن کو دے کر دھیرج دیا تب وہ لوگ نیا بل پاکر پھر سمندر متھنے لگے تب پہلے ایسا ہلاہل بِش سمندر سے
نکلا کہ جس کی گرمی سے سمندر کے سب جلچر جنتو جلنے لگے اور دیوتا اور دیتوں نے بھی گھبرا کر کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ اس
بِش کے رکھنے کا کہیں ٹھکانا کیجئے نہیں تو ہم لوگ اس کی گرمی سے مرا چاہتے ہیں تب بھگوان بولے کہ اس زہر کو
سوائے مہادیوجی کے دوسرا کوئی قبول نہیں کر سکتا تم لوگ اُن کی بنتی کرو یہ بات سنتے ہی دیت اور دیوتوں نے
شری مہادیوجی سے ہاتھ جوڑ کر بنے کی کہ اے مہاپربھو اس زہر سے تینوں لوکوں کے جیو جل کر مرا چاہتے ہیں اس کو
آپ ہی قبول کیجئے سوائے آپ کے دوسرے میں ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ جو اس زہر کی گرمی سہہ سکے یہ بات سُنکر
شری مہادیوجی نے بچار کیا کہ میں ویشنو ہوں جو کوئی دوسرے کا دُکھ دیکھ کر اُس دُکھ کو دُور نہ کرے اُس کو ویشنو نہیں
کہنا چاہیئے اس لیے اِن کا دُکھ دُور کرنا ضروری ہے یہ سوچ کر شیوجی نے پاربتی جی کی طرف دیکھا تب پاربتی جی
بولیں کہ اے سوامی دیوتا لوگ آپ کی شرن میں آئے ہیں جس میں ان کا بھلا ہو وہ کیجئے اور نارائن جی نے بھی شیوجی
سے کہا یہ سب دیوتا ہیں اور آپ مہادیو ہیں اس لیے جو چیز سمندر سے پہلے نکلی ہے وہ آپ کو بھینٹ کرنی چاہیئے
اس سے آپ اس کو قبول کرو سب جیوؤں کا دُکھ ہرنا آپ کو اُچت ہے تب شری مہادیوجی خوش ہو کر بولے
کہ سچ ہے اس زہر کو سوائے میرے دوسرا کوئی نہیں پی سکتا اس کو میں اگر پیٹ کے اندر اُتار جاؤں تو شری
رام چندر جی کو جو میرے ہردے میں رہتے ہیں دُکھ پہونچے گا اس لیئے کنٹھ ہی میں اس بِش کو رکھنا اُچت ہے یہ کہہ
شیوجی نے وہ بِش جو پھینے [illegible] کی طرح سمندر سے نکلا تھا ایک ہی بار میں سب اپنے منہ میں ڈال لیا ڈالتے وقت
تھوڑا سا بس زمین پر گر پڑا اسی سے سنکھیا اور بچھو ناگ وغیرہ پیدا ہو کر سنسار میں آج تک موجود ہیں جو کہ مہادیوجی
وہ زہر اپنے کنٹھ میں رکھے رہے اُسی کارن گلا اُن کا باہر سے نیلا ہے اور اُنکا نیل کنٹھ نام پرسدھ ہوا نارائن جی نے

امرت درشٹی سے دیوتا اور دیتوں کو دیکھا تو سب گرمی زہر کی اُن کے انگ سے دُور ہوگئی اور دیوتاؤں نے شری مہادیو جی کی بہت استوتی کی۔

آٹھواں ادھیاے

نکلنا کامدھینو گئو اور امرت ادک کا سُمدر سے

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پھر دیوتا اور دیت پرمیشور کی آگیا سے سمدر کو متھنے لگے تب دوسری مرتبہ کامدھینو گئو بہت سُندر سُمدر سے نکلی تب نارائن جی نے کہا کہ اس گئو سے سنساری بستُو جو مانگو سو مل سکتی ہے یہ سُن کر دیوتا اور دیتوں نے اس گئو کو لینا چاہا تب بیکُنٹھ ناتھ بولے کہ یہ گئو براہمن اور رکھیشوروں کو دینی چاہیئے کیونکہ وہ لوگ نِبواس کرکے کند مول آدک کھا کر دن رات ہری بھجن کرتے ہیں اور بواہ یگیہ آدک میں اُن کو راجا لوگوں سے بھیکھ مانگنی پڑتی ہے اس سے یہ گئو اُن کے پاس رہے گی جس میں وہ لوگ بیفکر ہو کر پرمیشور کا دھیان کیا کریں وید اور شاستر میں بھی ایسا لکھا ہے کہ جب آدمی کوئی کام اپنے مطلب کے واسطے کرے تو اُس کے فائدے میں سے پہلے براہمن کو کچھ دیدے جس سے اس کا کام سدھ ہو یہ بات کہہ کر شری بھگوان وہ گئو بششٹھ اور درواسا آدِک رکھیشوروں کو دے کر بولے کہ تم اس گئو کو دیولوک میں رکھو جب براہمن اور رکھیشوروں کو کسی چیز کی چاہنا ہو تب گئو اپنے استھان پر لے آکر اُس سے وہ پدارتھ مانگ لیویں اور پھر گئو کو وہاں پر پہونچا دیویں گئو دیکر جب پھر سُمدر کو متھنے لگے تب نارائن جی نے کہا کہ اب سُمدر میں سے جو نکلے اُس میں ایک چیز دیت اور ایک دیوتا لیویں تیسری مرتبہ اُچیہ شروا [illegible] نام کا گھوڑا سفید رنگ کا بہت خوبصورت نکلا تب دیتوں نے کہا کہ یہ گھوڑا راجا بلی کے چڑھنے کے لائق ہے نارائن جی نے گھوڑا دیتوں کو دے دیا چوتھی مرتبہ ایراوت ہاتھی سفید رنگ چار دانت کا نکلا وہ دیوتوں کو دیا تب دیتوں نے کہا کہ ہاتھی ہم کو دیجئے گھوڑا ہم سے پھیر لیجئے شیام سُندر بولے کہ جو بات ٹھہر گئی اُس سے پھرنا نہ چاہیئے پانچویں مرتبہ کوستبھ منی بہت تیجوان اور مہا سندر نکلی اُس کو دیکھ کر نارائن جی بولے کہ یہ چیز ہم لیں گے تب دیت اور دیوتوں نے خوش ہو کر کہا کہ بہت اچھا تب ترلوکی ناتھ نے وہ منی پرو کر گلے میں پہن لی چھٹویں مرتبہ پارجات نام کا ایک درخت نکلا تب نارائن جی بولے کہ اس کلپ برکش سے جو مانگو سو دے گا اس کو دیتوں نے لیا جو کوئی کہے کہ وہ کلپ برکش اندرلوک میں کس طرح گیا سو جاننا چاہیئے کہ جب چودہ[14] رتن سُمدر سے نکلنے کے بعد دیوتا اور دیتوں میں لڑائی ہوئی تب دیوتا دیتوں کو جیت کر وہ کلپ برکش دیولوک میں لے گئے ساتویں مرتبہ رمبھا نام اپسرا مہا سندری چھیر ساگر سے نکلی وہ کسی کو نہیں ملی ویشیا ہو کر رہی آٹھویں مرتبہ لکشمی جی مہا سندری اور تیجوان اچھا گہنا اور کپڑا پہنے داہنے ہاتھ میں کمل کا پھول اور بائیں ہاتھ میں مالا لیے سُمدر سے نکلیں اُنکا روپ دیکھتے ہی سوائے نارائن جی کے سب دیوتا اور دیتوں نے اُن پر موہت ہو کر سمدر کا متھنا چھوڑ دیا اور اُن کے چاروں طرف جمع ہو کر کہا کہ ان کو

ہم لیں گے تب لکشمی جی بولیں کہ مجھے کوئی زبردستی سے نہیں لے سکتا جس میں سب گُن ہوں گے اُسی کے پاس
میں اپنی اچھا سے رہوں گی میرے نکٹ دیوتا اور دیت دونوں برابر ہیں تم سب دیوتا اور دیت اور تپسی اور رکھیشور
اور براہمن اور گندھرب آدک اپنی پنگت باندھ کر بیٹھو ان میں سے جس پر میرا من چاہے گا اُس کے گلے
میں جے مال ڈال کر اُس کو اپنا پتی بناؤں گی جب سب اُن کی آگیا کے مطابق سب پنگت باندھ کر بیٹھے تب
لکشمی جی پہلے دیتوں کو دیکھ کر بولیں کہ ان لوگوں کا راج سدا نہیں بنا رہتا اور یہ لوگ ابھمان میں بھرے
رہ کر پاپ کیا کرتے ہیں اس لیئے ان کی سنگت نہ کرنی چاہیئے پھر تپسی اور رکھیشوروں کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ
مہا کرودھی ہیں تھوڑا اپرادھ کرنے پر بھی بڑا شاپ دیتے ہیں پھر گیانیوں کو دیکھ کر بولیں کہ یہ لوگ نیم اور آچار سے
نہ رہ کر من مانا کرم کرتے ہیں پھر دیوتاؤں کو دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ نربل ہیں جب ان پر کچھ بپت پڑتی ہے تب نارائن جی
کی شرن میں جا کر اُن سے سہایتا لیتے ہیں اس لیے ان کو بھی قبول نہیں کرتی ہوں تب پرتھوی نے بہت سُندر
رتن جٹت سنگھاسن لا کر اُس پر لکشمی جی کو بیٹھالا اور جمنا اور نرمدا آدک تیرتھ استری روپ ہو کر سونے کے کلسوں
میں اپنا اپنا جل لائیں کامدھینو گئو نے دودھ دہی گوبر گئو موتر اور گھی ملا کر پنچ گبیہ بنایا پرتھوی نے پنچ گبیہ
اور تیرتھوں کے جل سے لکشمی جی کو اسنان کرایا اور بہت اُتّم گہنا اور کپڑا پہنا کر جتھا جوگ اُن کا سنگار کیا تب
لکشمی جی برہما جی کو دیکھ کر بولیں کہ یہ بوڑھے ہیں پھر اندر برون اور کبیر دیوتاؤں کو دیکھ کر کہا کہ ان سب کو آٹھوں
پہر اپنی پدوی بڑھنے کی اچھا بنی رہتی ہے پھر کوس آدک رکھیشوروں کو دیکھ کر بولیں کہ ان لوگوں کی اتنی بڑی
عمر ہے کہ کتنے ہی برہما ان کے سامنے ہو کر مر جاتے ہیں تھوڑی عمر ہونے سے نربل ہو کر اشبھ کرم کرنے سے نہیں ڈرتے
اور موت کا ڈر نہیں رکھتے جو آدمی مرنے سے ڈرتا ہے اُس سے بُرا کرم نہیں ہوتا پھر لکشمی جی نے نارائن جی کے سامنے
جا کر اُن کے روپ تیج بل اور گنوں کو دیکھ کر کہا کہ یہ ترلوکی ناتھ سب گنوں سے جیسا میرا من چاہتا ہے بھرے ہوئے
ہیں لیکن ایک دوش ان میں بھی ہے کہ سنساری وستو کی اچھا اور کسی کا موہ نہیں رکھتے اُن کی کرپا دیا کچھ جپ
اور اسمرن کے آدھین نہیں ہے دیکھو اودھو بھگت جو جنم بھر ان کی سیوا میں رہے ان کو انھوں نے آگیا دی کہ تم
بدرکا شرم میں جا کر تپ کرو تب تمھاری مُکتی ہوگی اور وہ بدھک جس نے ان کے پاؤں میں بان مارا تھا اُس کو
بان پر بیٹھا کر اُسی تن سے بیکنٹھ کو بھیج دیا یہ سب دوش ہونے پر بھی ان سے بڑا تینو لوکوں میں کوئی نہیں ہے
اس لیے میں ان کے چرن کمل داب کر اپنا جنم سپھل کروں گی یہ بات کہہ کر لکشمی جی نے وہی مالا جو ہاتھ میں
لیے تھیں بیکنٹھ ناتھ کے گلے میں ڈال دی تب بھگوان بولے کہ تم آٹھوں پہر ہمارے ہردے میں بسی رہو گی
یہ دیکھ کر دیوتا اور دیتوں نے بہت خوشی سے کہا کہ اے لکشمی جی تم نے بہت اچھا کیا کہ نارائن جی کے گلے
میں مالا ڈال دی اُسی سمے سُمدر نے آدمی کا روپ بن کر وید اور شاستر کے مطابق لکشمی جی کا بواہ نارائن جی
سے کر دیا اور بشوکرما نے گہنا پرتھوی نے موتی اور رتنوں کی مالا ناگوں نے کنڈل لا کر لکشمی جی کو
پہنائے اور شری مہا دیو جی آدی دیوتاؤں نے آنند پوربک لکشمی نارائن پر پھولوں کی برشا کی

دیت اور دیوتاؤں نے دُندبھی آدک بڑی خوشی سے بجائی اندر کی اپسراؤں نے آکاش میں آکر ناچ دکھلایا اور
گندھربوں نے گانا سُنایا اُس وقت تینوں لوک میں منگلاچار ہوا لکشمی جی کے درشن سے دیوتا اور دیتوں کے
انگ میں بل آگیا پھر نارائن جی کی آگیا سے دیوتا اور دیت سُمندر متھنے لگے تب نویں مرتبہ کنّیا روپ ہو کر باروُنی
سُمندر سے نکلی اُس کو دیتوں نے لے لیا دسویں مرتبہ ایک پروش بہت سُندر اور تیجوان دھنونتری نام وید یہ پرمیشور
کا اوتار یگیہ کا ایک بھاگ لینے والا ایک ہاتھ میں امرت کا کلسا اور دوسرے ہاتھ میں ایک ہڑ لیے
سُمندر سے نکلا اُس کو دیکھتے ہی دیوتا اور دیتوں نے خوش ہو کر کہا کہ اسی امرت کے واسطے ہم لوگوں نے اتنا پرشرم کیا
تھا سو نکلا یہ کہتے ہی ایک دیت نے دوڑ کر وہ کلسا دھنونتری وید یہ سے چھین لیا تب دیوتا بولے کہ اس میں آدھا
حصہ ہمارا بھی ہے دیتوں نے اُدھرم سے جواب دیا کہ ہمارے پینے سے جو بچے گا سو تم کو بھی دیں گے جب دیوتاؤں
نے ہار مان کر یہ حال نارائن جی سے کہا تب بیکنٹھ ناتھ بولے کہ تمہارے کہنے سے یہ لوگ امرت نہ دیں گے
لیکن ہم اپنی مایا سے کوئی اُپائے کر کے امرت تم کو پلا دیں گے تم سوچ مت کرو نارائن جی کے کہنے سے دیوتاؤں
کو دھیرج ہوا دیت امرت کا کلسا جو دھنونتری وید یہ سے چھین لے گئے تھے سو اُس کلسے کو اور دیت جو زیادہ
بلوان تھے ایک دوسرے سے چھین لیتے تھے لیکن کسی دیت کو اتنا وقت نہیں ملتا تھا جو اُس امرت کو پی سکے
اُسی سمے نارائن جی استری روپ موہنی مورت مہا سُندر اُتم گہنے کپڑے اور رتن پہنے پرگٹ ہو کر جہاں دیوتا اور
دیت تھے اُس طرف چلے آئے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا موہنی روپ اُس کو کہتے ہیں جس کا روپ دیکھنے
سے دیوتا دیت آدمی یوگیشور مُنی اور جتی سب موہت ہو کر بے سُدھ ہو جاتے ہیں وہی روپ پرمیشور نے
دھارن کیا تھا۔

نواں ادھیائے

لینا کلسا امرت کا موہنی روپ بھگوان کا دیتوں سے

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت جب دیوتا اور دیتوں نے اُس موہنی روپ استری کو اپنی طرف آتے دیکھا
تو وہ لوگ اُس کے روپ پر موہت ہو کر امرت پینا بھول گئے جب وہ روپ وتی استری اُن دیتوں کی طرف
کٹ کش ناز و ادا کرتی ہوئی چلی تو اُنھوں نے بہت خوش ہو کر آپس میں کہا کہ دیکھو ہمارا بھاگیہ اُدے ہوا جو ایسی
مہا سُندر استری جس کے برابر تینوں لوکوں میں دوسری استری نہ ہوگی ہماری طرف چلی آتی ہے ہم لوگ امرت
پینے کا جھگڑا جو آپس میں کرتے ہیں اُس کے فیصلہ کرنے کے واسطے اس استری کو پنچ قرار دے کر امرت کا کلسا
اس کے سامنے رکھ دیویں جو یہ اپنے دھرم سے سب کو بانٹ کر پلا دیوے اُس کو پی لیویں آپس میں جھگڑا
کرنا اچھا نہیں ہوتا یہ صلاح کر کے دیتوں نے امرت کا کلسا موہنی روپ بھگوان کے پاس لے جا کر کہا کہ

اے مہاسندری اس امرت کے پینے کے واسطے ہم لوگوں میں جھگڑا ہے اس لیئے ہم اپنی خوشی سے تم کو پنچ ٹھہرا کر چاہتے ہیں کہ یہ امرت تم اپنے ہاتھ سے بانٹ کر سب کو پلادو جب موہنی روپ بھگوان اُن کی باتوں پر کچھ دھیان نہ کر کے آگے چلے اور دیتوں نے اُن کے چرنوں پر گر کر امرت بانٹنے کے واسطے بہت بنتی کی تب موہنی روپ بھگوان نے دیتوں کی طرف دیکھ کر مسکرادیا وہ مُسکرانا دیکھ کر دیت لوگ اچیت ہوگئے تب موہنی روپ بھگوان سے دیتوں کو اپنے روپ پر موہت دیکھ کر کہا کہ تم لوگ مجھ بیشیا استری سے کہاں کی جان پہچان رکھ کر امرت بانٹنے کے واسطے پنچ ٹھہراتے ہو گیانی کو کبھی بیشیا کا بشواس نہیں کرنا چاہیئے جو تم امرت بانٹنے کے واسطے ایسی ہی ہٹھ کرتے ہو تو میرے نکٹ امرت نکالنے میں تمھارا اور دیوتاؤں کا پرشرم برابر ہے تمھاری خوشی ہو تو میں آدھا آدھا امرت دونوں کو پلادوں اگر تم لوگ جو آدھرم سے سب امرت لینا چاہتے ہو تو میں ایسی جھوٹی پنچایت نہیں کرتی یہ بچن سُن کر دیتوں نے کہا کہ اے پران پیاری تم سچ کہتی ہو ہم لوگ اَدھرم سے سب امرت اکیلے پینا چاہتے تھے اب ہم نے تم کو اپنا پنچ مانا ہے اس کارن ہم لوگ تمھاری آگیا مانیں گے جو چاہو سو تم کرو جب موہنی روپ بھگوان نے جانا کہ دیت لوگ اچھی طرح اُن کے بس ہو چکے ہیں تب دیت اور دیوتاؤں سے کہا کہ تم لوگ اسنان کر کے پوتر ہو کر اگنی میں آہوتی دو اور دونوں الگ الگ نپگت باندھ کر کُشا کے آسن پر بیٹھو تو میں امرت بانٹ کر پلادوں گی جب موہنی روپ بھگوان کے کہنے سے دیوتا اور دیت اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر الگ الگ بیٹھے تب موہنی روپ بھگوان دیتوں سے بولے کہ میں پہلے دیوتاؤں کو امرت دے کر پیچھے تم کو پلاؤں گی دیتوں نے کہا کہ ہم کو تمھارا کہنا منظور ہے یہ سنتے ہی موہنی روپ بھگوان نے کلسا امرت کا اٹھا لیا اور دیوتوں کی نپگت میں جا کر اُن کو امرت پلایا اور دیتوں کی طرف ترچھی چتون سے دیکھنا شروع کیا تو دیت لوگ اُسی چتون کے مدسے متوالے ہو کر امرت کا پینا بھول گئے جب موہنی روپ بھگوان سب دیوتاؤں کو امرت پلاتے ہوئے نپگت کے بیچ میں جہاں سورج اور چندرما بیٹھے تھے پہونچے تب راہو نام کے دیت نے امرت کا کلسا دیکھ کر بچار کیا کہ اس استری نے ہم لوگوں کو اپنے روپ پر موہت کر کے سب امرت دیوتاؤں کو پلا دیا اور دیتوں کو امرت پینے سے نراش رکھا ایسا بچار کر اُس دیت نے اپنا روپ دیوتاؤں کے جیسا بنا لیا اور سورج اور چندرما کے بیچ میں بیٹھ کر امرت پیا تب سُورج اور چندرما نے چلا کر موہنی روپ بھگوان سے کہا کہ یہ دیت ہے جیسے ہی یہ بچن موہنی روپ بھگوان نے سُنا ویسے ہی بچا ہوا امرت چندرما پر گرا کر سُدرشن چکر سے راہو کا سر کاٹ لیا لیکن وہ دیت امرت پینے کے پرتاپ سے نہیں مرا سر اور دھڑ اُس کا دو روپ ہو کر الگ الگ اُٹھ کھڑا ہوا سورج اور چندرما نے موہنی روپ بھگوان سے کہا کہ اے مہاراج اب اس کو نہ ماریئے چھوڑ دیجیئے کیونکہ جتنے ٹکڑے اس کے شریر کے ہوں گے امرت پینے کے پرتاپ سے اتنے ہی روپ ہو کر جیتے رہیں گے یہ سُن کر موہنی روپ بھگوان نے راہو سے کہا کہ تو نے دیوتاؤں میں بیٹھ کر امرت پیا ہے اس لیے تو دیتوں کا لکشن اور سُوبھاؤ چھوڑ دے سُورج آدک سات گرہوں کے ساتھ رہ کر اپنی پوجا لیا کر اُسی دن سے نوگرہ (नवग्रह) ہوئے اس کے سر کو راہو اور دھڑ کو کیتو کہتے ہیں سورج اور چندرما کے بتلانے سے

موہنی روپ بھگوان نے راھو دیت کا سر کاٹ لیا تھا اسی سبب سے اُن سے دشمنی رکھ کر جب اماوس کے دن اور پورناسی کی رات کو بہت پرکاش سورج اور چندرما میں ہوتا ہے تب وہی راھو اور کیتو آکر اُن کو نگلنا چاہتے ہیں جس کو چندر گرہن اور سورج گرہن کہتے ہیں اُس وقت بھگوان کی آگیا سے سُدرشن چکر ان کی رکشا کرتے ہیں اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا موہنی روپ بھگوان نے امرت پلا کر سُدرشن چکر کو واسطے رکشا کرنے سورج اور چندرما کے چھوڑا اور آپ انتردھان ہو کر بیکنٹھ کو پدھارے بھگوان نے یہ بچار کر دیتوں کو امرت نہیں پلایا کہ وہ لوگ امرت پینے سے امر ہو کر سنساری جیوؤں کو دُکھ دیں گے ان کو امرت پلانا ایسا ہے جیسے کوئی سانپ کو دودھ پلاوے ۔

دسواں ادھیاے

لڑائی ہونا دیوتا اور دیتوں سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا امرت نکالنے میں محنت دیوتا اور دیتوں کی برابر تھی لیکن جس کو نارائن جی دیتے ہیں وہی پاتا ہے جس طرح آدمی اپنے فائدے کے واسطے بہت تدبیر کرتے ہیں اُن میں جس پر بھگوان کی کرپا ہوتی ہے وہی اپنا مطلب پاتا ہے نہیں تو بغیر مرضی پرمیشور کے سب محنت اُس کی بیکار جاتی ہے اسی طرح دیتوں کی دشا ہوئی اے راجا جب موہنی روپ بھگوان وہاں سے انتردھان ہو گئے تب سب دیت لوگ ہوش میں آ کر کہنے لگے کہ وہ سُندری سب امرت دیوتاؤں کو پلا کر کہاں چلی گئی اُن دیتوں میں جو بدھمان تھے اُنھوں نے کہا کہ کلش امرت کا تمھارے ہاتھ لگا تھا تم لوگوں نے اپنی اگیانتا سے ایک استری پر موہت ہو کر امرت اس کو دیدیا وہ موہنی روپ نارائن جی تھے جنھوں نے دیوتاؤں کی سہایتا کرنے کے واسطے ہم کو دھوکھا دے کر امرت لے لیا یہ سمجھتے ہی دیت لوگ کرودھ کر کے دیوتاؤں سے لڑائی کرنے کے واسطے تیار ہوئے دیوتاؤں نے بھی لڑائی کی تیاری کی دیوتاؤں کی طرف راجا اندر ایراوت ہاتھی پر چڑھے اور چندرما سورج اور برُون اور کبیر آدک سیناپتیوں کو اپنے ساتھ لیا وہ لوگ اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے اور بہت طرح کے ہتھیار لیے رتھ گھوڑا ہاتھی اور بان آدک پر بیٹھ کر رن بھومی میں آئے دیتوں کی طرف سے راجا بلی بہت اچھے گہنے اور کپڑے پہنکر پربھاس نام آکاش گامی بمان پر جو مے نامی دانو نے اُس کو بنا کر دیا تھا سوار ہوا اور رہیگریو دوئی مور دھا بپرچتّی اور کال نیمی آدک اُس کے سیناپتیوں نے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر بہت طرح کے ہتھیار باندھ لیے اور شیر اور پنچھی اور مچھلی اور بان آدک پر چڑھ کر لڑائی کے میدان میں آئے اُس وقت دونوں فوجوں میں مارو باجا بجنے اور بہت طرح کے جھنڈے پھہرانے سے ایسی شوبھا معلوم دیتی تھی جیسے دوسرا چھیر سمُندر وہاں پرگٹ ہوا ہو اتنی فوج دونوں طرف تھی کہ جس کی گنتی کوئی نہیں کر سکتا تھا ۔ دیوتا اور دیت

اپنی برابر والی جوڑی کو دیکھ کر سوار سے سوار اور پیدل سے پیدل لڑنے لگے اس طرح دونوں طرف سے تلوار چکر بھسنڈی تیر سانگ ترشول اور بجر آدک بہت طرح کے ہتھیار چلنے لگے راجا بلی اور اندر سے سانگ بجر اور ترشول آدک بہت طرح کے ہتھیار چل کر ایسا دیو اسُر سنگرام ہوا جس میں خون ندی کی طرح بہہ نکلی اور ہتھیاروں کی گھٹا چھا گئی تلواریں بجلی کی طرح چمکتی تھیں جب اُس لڑائی میں پرمیشور کی کرپا سے دیوتاؤں نے بہت دیتوں کو مار ڈالا اور اندر نے مارے بانوں کے راجا بلی کو گھبرا دیا تب اس نے سامنے لڑنے کی سامرتھ نہ رہنے سے مایا یدھ کرنا شروع کیا اور اپنا بان آکاش میں لے جا کر دیوتاؤں کی فوج پر ہتھیار پہاڑ آگ خون اور پیپ وغیرہ برسانے لگا ننگی راکششیاں کھڑک اور کھپر لیے دیوتاؤں کی فوج میں آ پہونچیں چاروں طرف سے سمندر کا پانی چڑھا آتا دکھائی دینے لگا یہ دشا دیکھتے ہی دیوتاؤں نے گھبرا کر نارائن جی کا اسمرن کر کے اُن سے سہایتا چاہی تب دین دیال انتریامی اپنے بھگتوں کا دُکھ دیکھ کر اُسی سمے گرڑ پر چڑھے چتر بھجی روپ سے ہتھیار دھارن کئے ہوئے دیوتاؤں کی فوج میں آئے اور اُن کو دھیرج دے کر کہا کہ تم لوگوں نے امرت پیا ہے مرنے سے بے ڈر ہو کر دیتوں سے لڑو وہ تم کو نہیں جیت سکیں گے تب بھگوان کا درشن پانے اور اُن کے دھیرج دینے سے سب دیوتا بہت بل پا کر پھر دیتوں سے لڑنے لگے نارائن جی کو دیکھتے ہی کال نیمی دیت شیر پر چڑھا ہوا ان کی طرف دوڑا اور ایک ترشول اُن پر چلایا تب بیکنٹھ ناتھ نے وہ ترشول پکڑ کر سدرشن چکر سے اُس کا سر باہن سمیت کاٹ ڈالا کال نیمی کا مرنا دیکھ کر مالی اور سمالی دیت بھگوان کے سامنے لڑنے آئے شیام سندر نے ان کے سر بھی سدرشن چکر سے گرا دئے پھر مالیوان माल्यवान دیت نے آ کر ایک گدا نارائن جی پر اور دوسری گدا گرڑ کو ماری مہا پربھو نے اُس کا بھی سر سدرشن چکر سے کاٹ لیا ۔

گیارھواں ادھیائے

وجے ہونا دیوتاؤں کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت بیکنٹھ ناتھ کے آتے ہی دیتوں کی سب مایا اس طرح جاتی رہی جس طرح سپنے کا دُکھ جاگنے سے جاتا رہتا ہے دیوتاؤں کو بڑا بھروسہ ہو گیا اور راجا اندر اور راجا بلی سے پھر سنگھ یدھ ہونے لگا راجا اندر نے کہا کہ اے راجا بلی تم نٹوں کی طرح چھل کر کے ہمارا راج لینا چاہتے ہو شور بیروں کی طرح سامنے ہو کر یدھ کرو آج دیتوں کو مار کر سب دنوں کا بیر تم سے لوں گا یہ بچن سنتے ہی راجا بلی بولا کہ اے اندر ابھی چار دن ہوئے کہ تم ہمارے سامنے سے بھاگ گئے تھے آج تم کو ایسا ابھمان نہیں کرنا چاہئے ہمیشہ دن کسی کے برابر نہیں رہتے اگیانی آدمی تھوڑا دکھ اور سکھ ہونے سے ابھمان کرتے ہیں جیت ہار پرمیشور کے ادھین ہے اس سے ہمارا اور تمھارا کیا ہوا کچھ نہیں ہو سکتا ایسا کہہ کر راجا بلی نے راجا اندر کو بانوں سے بیاکل کر دیا تب

راجا اندر نے بجر سے راجا بلی کو مارا تب راجا بلی اس طرح آکاش سے پرتھوی پر بان سمیت گرا جس طرح پنکھ کٹا ہوا پہاڑ گرتا ہے یہ دشا راجا بلی کی دیکھتے ہی بکیش نام دیت نے اپنی سواری کے شیر کو دوڑا کر ایک گدا راجا اندر پر اور دوسری ایراوت ہاتھی کے مستک پر ایسی ماری کہ وہ ہاتھی بیاکل ہو کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تب اندر ہاتھی پر سے اُتر کر رتھ پر چڑھے جب ماتل سارتھی کی پھرتی دیکھ کر بکیش دیت نے ایک ترشول ماتل سارتھی کے مارا تب اندر نے بجر سے اُس بکیش کا سر کاٹ لیا اُس کے مارے جانے کا حال نارد جی سے سنکر نموچی اور بلی اور پاک نام کے تین مہابلوان دیت اندر سے لڑنے کو آئے انھوں نے اندر کو دربچن کہہ کر اتنے بان مارے کہ اندر رتھ سمیت اس طرح چھپ گئے جس طرح سورج بدلی میں چھپ جاتا ہے جب یہ دشا دیکھ کر سب دیوتا گھبرائے تب اندر نے اپنے بجر سے بل اور پاک دونوں دیتوں کو مار کر پھر وہی بجر نموچی پر چلایا لیکن اُس بجر سے نموچی کا سر نہیں کٹا جب اندر نے من میں بہت گھبرا کر کہا کہ جس بجر سے میں نے برترا سُر کو مار کر پہاڑوں کی بھجائیں کاٹی تھیں اس بجر سے نموچی کا سر نہ کٹا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میرے بجر کی سامرتھ جاتی رہی یہی سوچ بچار اندر کر رہے تھے کہ اُسی سمے یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے اندر نموچی کو بردان ہے کہ وہ کسی گیلی یا سوکھی چیز سے نہیں مرے گا کوئی دوسرا اُپاے اس کے مارنیکا کرو یہ آکاش بانی سُنتے ہی اندر نے سُمدر کا پھینا بجر میں لپیٹ کر اُس پر چلایا تو سر اُس کا کٹ گیا جب اسی طرح دوسرے دیوتاؤں نے بھی بہت سے دیتوں کو مارا تب برھما جی نے بچار کیا کہ دیوتا اور دیت دونوں میری اولاد ہیں اور دیوتا سب دیتوں کو مارنا چاہتے ہیں ایسا سمجھ کر برھما جی نے نارد منی سے کہا کہ تم جا کر سب دیوتاؤں کو سمجھا دو کہ اب نہ لڑیں اُسی سمے نارد جی نے جا کر دیوتاؤں سے کہا کہ تم نے سینا پتیوں کو مار ڈالا اب سب دیتوں کو کس واسطے مارتے ہو اور دیتوں کو سمجھایا کہ ابھی تمھارے دن کھوٹے ہیں مت لڑو جب نارد مُنی کے سمجھانے سے دیوتا اور دیتوں نے لڑنا چھوڑ دیا تب اندر آدک دیوتاؤں نے پرمیشور کی دیا سے جیت کر نقارہ بجایا اپسراؤں نے ناچ اور گندھربوں نے گانا سُنایا جب نارائن جی بیکنٹھ کو گئے تب سب دیوتا پرمیشور کا جس گاتے ہوئے اپنے اپنے لوک میں جا کر سُکھ اور آنند کرنے لگے اور راجا اندر اپنے سنگھاسن پر بیٹھے اور جب نارد مُنی کی آگیا سے دیت لوگ اور راجا بلی اُن دیتوں کے سر جو کٹے ہوئے تھے اور گھائل دیتوں کو اٹھا کر استاچل پربت پر شکراچاریہ کے پاس لے گئے اور شکراچاریہ نے سنجیونی ودیا سے سب دیتوں کو جلا کر راجا بلی کو بہت دھیرج دیا راجا بلی نے ہنستے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں آپ کی دیا سے کچھ سوچ نہیں کرتا کبھی ہماری جیت ہوتی ہے کبھی دیوتاؤں کی اب دیوتاؤں کے دن اچھے ہیں اس سے ان کی جیت ہوئی جب ہمارے دن اچھے آویں گے تب ہم لوگ بھی آپ کے آشیرباد سے دیولوک کا راج پاویں گے یہ سُن کر شکراچاریہ نے راجا بلی کے دھیرج اور گیان کی بڑائی کی اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا تم نے امرت نکالنے اور پلانے کی کتھا جو پوچھی سُو ہم نے کہی ۔

بارھواں ادھیاے

کتھا شکدیوجی کا سُندرتائی موہنی روپ بھگوان کی راجا پرکیشت سے

اتنی کتھا سن کر راجا پرکیشت نے پوچھا کہ اے شکدیو سوامی موہنی روپ کیسا سُندر تھا کہ جس کو دیکھ کر سب دیوتا اور دیت ایسے موہت ہو گئے کہ دیتوں کو امرت پینا بھول گیا شکدیوجی بولے کہ اے راجا ہم اُس روپ کا برنن ہم سے کہاں تک کریں وہ موہنی روپ ایسا سُندر تھا کہ جس کو دیکھ کر شری مہادیوجی بھی جنھوں نے کامدیو کو بھسم کر ڈالا تھا موہت ہو گئے تھے تو پھر دیوتا اور دیت اور آدمی وغیرہ کون گنتی میں ہیں جو اپنے کو سنبھال سکیں اسکی کتھا اس طرح پر ہے کہ ایک دن شری پارتی جی نے شری مہادیو سوامی سے کہا کہ وشنو بھگوان نے جس استری روپ سے دیتوں کو موہ لیا تھا اُس روپ کو میں دیکھا چاہتی ہوں یہ سُن کر شری مہادیوجی شری پارتی جی سمیت نندی گن پر سوار ہو کر بیکنٹھ میں نارائن جی کے پاس گئے وشنو بھگوان نے اُن کو آدر پوربک بٹھا کر پوچھا کہ آج آپ کدھر چلے تب شری مہادیوجی نے استوتی کر کے بنے پوربک کہا کہ اے دینا ناتھ جس روپ سے آپ نے دیتوں کو موہ لیا تھا اُسی موہنی روپ کو میں بھی دیکھا چاہتا ہوں بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے مہادیوجی موہنی روپ کے دیکھنے سے تم کام بس ہو کر بے قرار ہو جاؤگے شری شیوجی نے جواب دیا کہ دیت لوگ اپنے من اور اندریوں کے ادھین رہ کر کامدیو کے بس ہو رہے تھے اس سے اُن کی یہ دشا ہوئی میں اپنی اندریوں کو بس میں رکھتا ہوں اس لیے موہنی روپ دیکھ کر اُس پر موہت نہ ہوں گا پارتی بھی اس روپ کو دیکھنا چاہتی ہیں جس طرح آپ میری بنتی سدا مانتے رہے ہیں اسی طرح یہ اچھا بھی میری پوری کیجیے یہ سُن کر وشنو بھگوان بولے کہ اے بھولا ناتھ تم ہمارے نرگُن روپ کے چاہنے والے ہو جو گھٹنے اور بڑھنے کھانے اور پہننے سے رہت ہے کسی کو دکھلائی نہیں دیتا سو تم اُسی روپ کو دیکھا کرو سگُن روپ پر اُس کو دیکھنا اُچت ہے جس کو نرگُن روپ دیکھنے کا گیان نہ ہو کہ سگُن روپ دیکھ کر نرگُن روپ سے پریت پیدا کرے اور جو اگیانی میرے نرگُن روپ کو نہیں دیکھ سکتے اُن کو میں اپنے سگُن روپ کا درشن دے کر گیانی بناتا ہوں کہ وہ تھوڑا سا پریم کر کے اپنا مطلب پا جاویں جب یہ سب باتیں سننے پر بھی شری مہادیوجی نے موہنی روپ دیکھنے کے واسطے بہت ہٹھ کی تب بیکنٹھ ناتھ ہنس کر بولے کہ تم اور پارتی جی دونوں اوٹ میں جا کر بیٹھو ہم تم کو اپنا موہنی روپ دکھلا دیں گے لیکن چیتن بنے رہنا یہ کہہ کر نارائن جی وہاں سے انتردھان ہو گئے جب شری مہادیوجی اور شری پاربتی جی دونوں آڑ میں ہو بیٹھے تب شیام سُندر کی اچھا سے اُس جگہ ایک باغ بہت اچھا کُنڈ اور باؤلی اور بہت طرح کے پنچھیوں سمیت پیدا ہو گیا اُس وقت شری شیوجی اور شری پاربتی جی بڑی ابھلاشا سے چاروں طرف دیکھ کر آپس میں کہتے تھے کہ دیکھا چاہیے کہ وہ روپ کدھر سے پرگٹ ہوتا ہے شری پاربتی جی اپنی سُندرتا کے سامنے

دوسری استری کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں اس لیئے وہ موہنی روپ دیکھنے کی بڑی چاہ رکھ کر یہ بچار رہی تھیں کہ وہ روپ مجھ سے سوائے سُندر ہے یا نہیں اسی اِچھا سے شری پاربتی جی بار بار اُٹھ کر اُس باغ میں چاروں طرف دیکھتی تھیں جس سمے شری مہادیو جی اور شری پاربتی جی موہنی روپ دیکھنے کے واسطے بہت آشار کھتے تھے اُسی سمے یکایک ایک طرف سے موہنی روپ استری سُندری اچھا گہنا اور کپڑا پہنے پرگٹ ہوئی اور گُھار بند اُس کا بجلی کی طرح چمکتا تھا اور جڑاؤ کردھنی گھونگھر ودار کمر میں پہنے ایک گیند کپڑے کا بہت اچھا اور گول ریشم سے سیا ہوا جیسا لڑکے کھیلا کرتے ہیں اپنے ہاتھ میں لیئے آکاش میں اُچھال کر پھر روک لیتی تھی سو گیند اُچھالنے اور آکاش اور پرتھوی یعنی نیچے اور اوپر دیکھنے کے وقت انار ایسی چھاتی اُس کی دکھلائی دیتی تھی تب دیکھنے والوں کا مَن ڈگ جاتا تھا اس طرح وہ موہنی روپ باغ میں چاروں طرف گیند کھیلتی پھرتی تھی جیسے شری مہادیو جی کی اور اُس کی آنکھیں چار ہوئیں اور اُس موہنی نے آنکھ مٹکا کر مسکرا دیا ویسے ہی شری مہادیو جی اُس کا روپ اور چتون دیکھتے ہی کام آتر ہو کر اس پر موہت ہوگئے اور مرگ چھالا جو پہنے تھے اُس کو اُتار کر پھینک دیا اور شری پاربتی جی کو وہاں اکیلی چھوڑ کر اُس موہنی کے سامنے چلے گئے وہ سُندری شری مہادیو جی سے کچھ اسنیہہ نہ کر کے آگے کو چلی تب شری مہادیو جی اُس موہنی پر اس طرح موہت ہو کر اُس کے پیچھے دَوڑے جس طرح سانڈ گؤ کے پیچھے دَوڑتا ہے کامدیو نے موقع پا کر شیو جی سے اپنا بدلا لیا جب شری مہادیو جی اُس موہنی کے پاس پہونچے اور اُس نے گھونگھٹ نکال کر اپنا منھ چھپا لیا تب بھولا ناتھ اُس کے مُنھ چھپا لینے سے بہت بیاکل ہو کر مَن میں کہنے لگے کہ مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو اس کے پاس آیا کہ منھ دیکھنے سے بھی بکھڑ رہا اور شری پاربتی جی نے بھی وہاں جا کر اُس استری کی سندرتا دیکھی تو اپنے روپ کو اس کے سامنے ہزار حصّہ میں ایک حصّے کے بھی برابر نہیں پایا پانوں اُس موہنی کا موتی کی طرح چمکتا دیکھ کر بہت شرمندہ ہو کر اپنے مَن میں کہا کہ ایسی سندر استری میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی اس کے سامنے میری کچھ گنتی نہیں ہے جب شری مہادیو جی بہت کام آتر ہو کر بے چین ہوگئے اور گیان کی باگ ہاتھ سے چھوٹ گئی تب شیو جی نے دوڑ کر اُس موہنی کو اپنے گلے سے لگا لیا سو وہ جھٹک کر آگے کو چلی جب گود میں لینے سے شری مہادیو جی بہت بے صبر ہوگئے تب اُس کو پکڑنے کے واسطے اس کے پیچھے دَوڑے لیکن وہ موہنی اس طرح چمک کر نکل جاتی تھی کہ دوڑنے پر بھی شیو جی کا ہاتھ اُس کے بدن تک نہیں پہونچتا تھا اُسی سمے وہ سُندری شری مہادیو جی کی درشٹی سے انتردھان ہو کر ایک ساعت میں پھر پرگٹ ہوئی تب شری شنکر جی نے اُس کو جھپٹ کر پکڑ لیا پھر وہ شری مہادیو جی کو جھٹک کر الگ ہوگئی جب اس کھینچا کھینچ میں کپڑا موہنی روپ بھگوان کا ڈھیلا ہو کر گر پڑا اور شیو جی نے اُس کو ننگی دیکھا تو کامدیو کے بس ہو کر اُس کو گود میں اُٹھا لیا اور بھگوان کی اِچھا سے اُسے گود میں لیے ہوئے اُسی طرح رکھیشوروں اور منیشوروں کے استھانوں پر بھٹکا کئے جب بھولا ناتھ بہت دَوڑنے سے تھک گئے اور رکھیشوروں اور منیشوروں کے آگے بہت شرمندہ ہوئے اور موہنی روپ کو گود میں لینے سے گیان اور دھیرج اُن کا چھوٹ کر دیر یہ گر پڑا تب موہنی روپ بھگوان یہ دشا اُن کی

دیکھ کر وہاں سے انتردھان ہو گئے سو جہاں جہاں شری مہادیو جی کا ویریہ گرا وہاں سونا چاندی اور پارے کی کھان پیدا ہو گئی ویریہ گرنے اور موہنی روپ کے انتردھان ہونے سے شری مہادیو جی بہت اُداس اور رنجیت ہو ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور یہ اچنبھا کرنے لگے کہ پھر وہ موہنی پرگٹ ہو اُسی سمے شری پاربتی جی وہاں پہونچ گئیں اُن کو دیکھتے ہی شری مہادیو جی نے بہت رنجیت ہو کر من میں کہا کہ دیکھو میں کام کرودھ لوبھ اور موہ کو اپنے بس جان کر ہزاروں برس سمادھی میں بیٹھا تھا سو اس موہنی روپ کے دیکھنے سے سب گیان دھیان بھول کر میں بے سُدھ ہو گیا اور اُس کے پیچھے پاگل کی طرح دوڑتا پھرا اور اپنا دھیرج اور بڑائی چھوڑ کر منیوں اور رکھیشوروں کے رُنکٹ اپنی ہنسی کرائی اس سے مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے کامدیو کو اپنے بس میں رکھنا کہہ کر نارائن جی سے موہنی روپ دیکھنے کی ہٹھ کی تھی اسی سے گرب پرہاری بھگوان نے گیان میرا ہر کر میری یہ دشا کی سنسار میں جو لوگ اپنے گیان کا گھمنڈ کرتے ہیں اُن کو مورکھ سمجھنا چاہئیے پرمیشور کی مایا ایسی پربل ہے کہ جس سے کوئی چھوٹ نہیں سکتا ایسا بچار کر شری مہادیو جی بہت چنتا کرنے لگے جب پرمیشور نے دیکھا کہ بھولا ناتھ میرے بھگت بہت رنجیت ہو کر اسی سوچ میں اپنا تن تیاگ کرنا چاہتے ہیں تب وشنو بھگوان چتربھجی روپ سے شیو جی کے پاس آ کر پرگٹ ہوئے اور شری مہادیو جی کا ہاتھ پکڑ کر آدر پوربک بولے کہ اے سدا شیو بھولے ناتھ تم کچھ چنتا مت کرو یہ موہنی روپ دیکھنے سے یوگی اور منی آدک کسی کا گیان ٹھکانے نہیں رہتا مایا روپی استری کی چاہنا میں بڑے بڑے رکھیشور مہاتما اور سنساری جیو اپنا دھرم کرم چھوڑ دیتے ہیں اس مایا روپی سمدر میں کون چیتن ایسا ہے جو نہیں ڈوبا اس مہا ساگر سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا دیکھو شمبھ اور نشمبھ دیت دونوں بھائی کیسے بلوان تھے جب میری مایا بھوانی روپ ہو کر اُن کے پاس گئی اور اُن دونوں بھائیوں نے چاہا کہ یہ سُندری اُن کے پاس رہے تب مایا روپی بھوانی نے اُن دونوں سے کہا کہ تم دونوں میں جو بہت بلوان ہوگا اُس کے پاس میں رہونگی سو دونوں بھائی مایا روپی بھوانی کے واسطے آپس میں لڑ کر مر گئے سوائے اُن کے اور بہت سے دیوتا دیت آدمی اور گیانی لوگوں نے کامدیو کے نشے میں خراب ہو کر کام روپی دشمن سے ہار مانی ہے اس لئے استری روپی مایا کو بہت زبردست سمجھنا چاہیئے پر تم کو میری مایا نہیں بیاپے گی کیونکہ تم سدا میری چرچا اور دھیان میں رہتے ہو جو تم کہو اس سمے موہنی روپ مایا کیوں تم کو بیاپی تو اس کا کارن یہ ہے کہ تم نے ہمارے نرگن روپ کا دھیان چھوڑ کر اپنے کو ہم سے الگ سمجھا اور ہماری مایا کا تماشا دیکھنا چاہا اس سے یہ گت تمہاری ہوئی اب تم دھیرج رکھو ہماری مایا تم کو پھر نہیں بیاپیگی جب نارائن جی نے اس طرح شیو جی کو بودھ کرایا تب وہ دھیرج دھر کر بیکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کر کے بدا ہوئے اور کیلاش پربت پر آ کر شری پاربتی جی سے کہا کہ تم نے نارائن جی کی مایا کا چرتر دیکھا میں انھیں جیوتی سروپ کا دھیان جو میرے اشٹ دیو ہیں آٹھوں پہر کرتا ہوں اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ راجا جو آدمی سمدر متھن کی کتھا سُن کر کسی روزگار کو شروع کرتا ہے تو اُس دھندے بیاپار میں اُس کا منورتھ پورا ہوتا ہے۔

تیرھواں ۱۳ ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا کتھا آٹھ منونتروں کی راجا پرکشت سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرکشت ایک منونتر اکہتر ۷۱ چوکڑی चतुर्युग کا ہوتا ہے اور ایک اندر ایک منونتر تک راج کرتا ہے ہر منونتر میں پرمیشور ایک اوتار دھارن کرتے ہیں اور ادھرمیوں کو مار کر دھرم کی رکشا کرتے ہیں چرنجیو رکھیشور کی عمر ایک منونتر کی ہوتی ہے برھما جی کے ایک دن میں چودہ اندر راج کر کے گزر جاتے ہیں سو چھ ۶ منونتروں کی کتھا ہم تم سے کہہ چکے اب ساتواں منو بوسوان کا بیٹا شرادھ دیو نام جو برتمان ہے اس منونتر میں اکشواکو آدک منو کے دس بیٹے آدیتہ آدک دیوتا اگستیہ ۱ اتری ۲ بشسٹھ ۳ بشوامتر ۴ گوتم ۵ اور جمدگن ۶ بھردواج ۷ سپت رشی اور پرندر نام اندر اور کشیپ جی کی ادتی نام استری سے وامن اوتار ہوا تھا اس کی کتھا بستار پوربک آ گئے کہیں گے آٹھواں ساورنی نام منو اور نرمیک آدک اس کے پتر سست پال آدک دیوتا اور بلی نام اندر اور دیپت آدک سپت رکھیشور ہوں گے نارائن جی سارب بھوم نام اوتار لیکر دیو لوک کا راج اندر سے چھین کر راجا بلی کو دیں گے نواں دکش ساورنی نام منو بھوت کیتو وغیرہ اس کے بیٹے مریچی آدک دیوتا ابھوت نام اندر اور دیپتی آدک سپت رشی ہوں گے اور رشبھ دیو بھگوان کا اوتار ہوگا دسواں ۱۰ برھم ساورنی نام منو اور بھوشن آدک اس کے بیٹے ہبش منت آدک سپت رکھیشور اور سنتیا آدک دیوتا اور سوامبھو نام اندر پرمیشور اموررت نام اوتار لیں گے گیارھواں ۱۱ دھرم ساورنی نام منو اور اناگت آدک اس کے بیٹے اور بہنگم آدک دیوتا اور بیدھرت نام اندر ارون آدک سپت رکھیشور نارائن جی دھرم سیتو نام اوتار دھارن کریں گے بارھواں ۱۲ رودر ساورنی نام منو اور دیو وامن آدک اس کے بیٹے اور راج دھاما اندر اور ہرت آدک دیوتا اور تپ مورتی آدک سپت رکھیشور اور سدھا نام اوتار بھگوان کا ہوگا تیرھواں دیو ساورنی نام منو چتر سین آدک اس کے بیٹے سکرم آدک دیوتا دوس پتی نام اندر نرمیک آدک سپت رشی پرمیشور یوگیشور نام اوتار لیں گے چودھواں ۱۴ ساورنی نام منو اور گمبھیر آدک اس کے بیٹے پوتر آدک دیوتا شچی نام اندر اگنی باہو آدک سپت رکھیشور اور برہد بھانو نام پرمیشور کا اوتار ہوگا اے راجا یہ چودہ منونتر برھما جی کے ایک دن میں گزرتے ہیں ان کی کتھا ہم نے تم سے برنن کی سب کلپوں میں یہی منو ادل بدل کر راج بھوگتے ہیں۔

چودھواں ۱۴ ادھیائے

کتھا اندر آدک دیوتاؤں کی

راجا پرکشت نے اتنی کتھا سن کر شکدیوجی سے پوچھا کہ اے مہاراج آپ نے بہت اچھی کتھا پرمیشور کی

سُنائی اب دیا لو ہو کر کہئے کہ منو آدک اپنے راج میں کیا کام کرتے ہیں شکدیوجی بولے کہ اے راجا منونتر میں منو
اور منو کے بیٹے پرمیشور کی آگیا کے مطابق اس پرتھوی پر دگ بجے کر کے دھرم کا پرچار کرتے ہیں دیوتا لوگ یگیوں کا
بھاگ آہوتی اور پوجا پاتے ہیں راجا اندر دیتوں کو مار کر تینوں لوکوں کے جیوؤں کی رکشا کرتے ہیں
اور سپت رشی یوگ سادھ کر جو وید گپت ہو جاتا ہے اُسے سنسار میں پرگٹ کرتے ہیں اور بھگوان اوتار
دھارن کر کے دُشٹوں اور ادھرمیوں کو مار کر گئو براہمن اور ہری بھکتوں کی رکشا کرتے ہیں اسی طرح چودھوں
منونتروں میں یہی باتیں ہوا کرتی ہیں مہاپرلے میں وہی پرمیشور کال روپ ہو کر سب جیوؤں کو مار ڈالتے ہیں
دنیا کے لوگ اپنے بڑے اور چھوٹوں کا مرنا دیکھنے پر بھی پرمیشور کی مایا میں لپٹ کر اپنی مرتیو मृत्यु کا خیال
نہیں کرتے جس طرح تالاب کا پانی روز روز سوکھتا جاتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا اسی طرح آدمی کی عمر گذرتی
ہے لیکن وہ اپنے مرنے سے بے ڈر رہ کر کچھ سوچ پرلوک کا نہیں کرتا اس لیئے آدمی کو چاہیئے کہ دن رات اپنا
مرنا بچار کر برا کرم نہ کرے اور پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرتا رہے جس سے اس کا پرلوک بنے اتنی کتھا سُنا کر
شکدیوجی بولے کہ اے راجا جو لوگ ان چودھوں منونتروں کی کتھا سُنکر پراتہ کال انکا دھیان کرتے ہیں انکو دھرم اور
گیان پراپت ہوتا ہے دیوتا آدک پرمیشور کی شکتی ہیں ان کا دھیان کرنے سے بھی پاپ چھوٹ جاتا ہے۔

پندرھواں ادھیائے

راجا بلی کا اندرلوک کا راج چھین لینا شکر گرو کی کرپا سے

راجا پریکشت اتنی کتھا سُن کر بولے اے سوامی پہلے آپ نے کہا ہے کہ نارائن جی نے وامن اوتار
دھر کر راجا بلی سے بھیک مانگی اور اُس کا راج چھل سے لیکر دیوتاؤں کو دیا اس بات کا مجھ کو بڑا سندیہہ ہے
کہ راجا بلی کو ایسی کیا سامرتھ تھی جو پربرہم پرمیشور نے اس سے بھیک مانگ راج لیا اور دان لینے کے پیچھے پھر کیوں
یگیہ کرنے سے راجا بلی کو باندھا اس کو بستار سے کہیئے شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریکشت جب نارائن جی کی
کرپا سے دیوتاؤں نے امرت پی کر دیتوں کو لڑائی میں جیت لیا اور اپنی راج گدی پائی اور راجا بلی نے دیتوں
سمیت استاچل پہاڑ پر رہ کر بہت دنوں تک سیوا اور ٹہل اپنے گرو کی پریم کے ساتھ کی تب شکراچاریہ گرو بہت
پرسن ہوئے اور راجا بلی کو پریاگ کیشتر میں لا کر ان سے بشوجت نام یگیہ کرایا یگیہ سمپورن ہوتے ہی اگنی کنڈ میں سے
ایک رتھ سُنہرا اور چار گھوڑے اور ایک شنکھ کی دھوجا اور ایک دھنش اور ترکش جس کے تیر بھی نہیں گھٹتے تھے
اور ایک تلوار اور ایک سُندر کوچ कवच نکلا ایک مالا پھولوں کی پرہلاد بھکت نے راجا بلی اپنے پوتے کو دی شکر
آچاریہ گرو نے ایک شنکھ راجا بلی کو دے کر کہا کہ ہم تم کو اپنے یوگ بل سے بردان دیتے ہیں کہ تم انھیں گھوڑوں
کو اس رتھ میں جوت کر اور یہی دھوجا گرہ کر اور یہ سُندر کوچ اپنے شریر پر پہن کر یہی دھنش بان اٹھا لو

اور یہ مالا پہن کر سپرد دیا ہوا شنکھ بجا کر دیوتاؤں پر چڑھائی کرو نارائن جی کی دیا سے تمہاری جیت ہوگی راجا بلی یہ بردان پاکر بہت خوش ہوئے اور شکراچاریہ کی آگیا کے مطابق اچھی ساعت میں اپنے گرو اور دادا کو ڈنڈوت کر کے اُسی رتھ پر چڑھا اور بہت سے شور بیروں کو ساتھ لے کر بڑی دھوم دھام سے اندر پوری کو گھیر لیا اے راجا - اندر کی امراوتی پوری میں بہت اچھے اچھے استھان اور باغ اور تالاب وغیرہ سُنہلے رتنوں سے جڑے ہوئے ہیں وہاں کے استری اور پُرش سب سولہ برس کی کشور اوستھا کے بنے رہتے ہیں اور کسی کو کوئی روگ نہ ہو کر سب اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے رہتے ہیں سب استری پُرش آپس میں خوشی سے رہ کر بھوگ بلاس کرتے اور جڑاؤ بمانوں پر چڑھ کر چاروں طرف سیر اور بہار کیا کرتے ہیں اے راجا میں اُن استھانوں کی بڑائی کہاں تک کروں وہاں کا سُکھ دیکھنے ہی سے معلوم ہوتا ہے لیکن لالچی کرودھی لگرمی اہنکاری اور اپنا شریر پالن کرنے اور مانس کھانے والے آدمی وہاں نہیں جاسکتے جب راجا بلی نے وہاں پہونچ کر وہی شنکھ بجایا تب اندر آدک دیوتا اُس کی آواز سُن کر مارے ڈر کے کانپ اُٹھے لیکن لاچاری سے جب راجا بلی کے سامنے لڑنے کے لئے آئے تب اُس کے تیج سے دیوتاؤں کا انگ جلنے لگا اور دیوتا لوگ امرت پینے پر بھی دیتوں سے ہار مان کر بھاگ گئے اور راجا بلی تینوں لوکوں کا راج دیوتاؤں سے چھین کر اندراسن پر بیٹھا دیوتاؤں نے جا کر اپنے برہسپتی گرو سے پوچھا کہ اے مہاراج ہم لوگوں کی ہار کیونکر ہوئی برہسپتی بولے کہ شکراچاریہ کے آشیرباد اور بردان دینے سے دیتوں نے جیت پائی ہے جو تم ایسے سو اندر اکٹھے ہو کر راجا بلی کا سامنا کریں تو بھی اُس شنکھ کے پرتاپ سے ہار جاویں گے سوائے پربرھم پرمیشور کے دوسرا کوئی راجا بلی کا سامنا نہیں کرسکتا جو کوئی گرو اور براہمن کی سیوا بدھی پوربک کرتا ہے اُس کے سب کام پورے ہوتے ہیں یہ بات سُنتے ہی دیوتا لوگ بے دھیرج ہو کر مور اور ہرن وغیرہ کا روپ رکھ کر وہاں سے بھاگے اور کسی جگہ چھپ کر اپنے دن کاٹنے لگے جب راجا بلی تینوں لوکوں کا راج پاکر خوش ہوئے تب انھوں نے اپنا تیج اور بل بڑھانے کے واسطے بھرت کھنڈ میں جا کر یگیہ کرنا بچار کر شکراچاریہ سے بنتی کر کے کہا کہ اے مہاراج آپ کوئی ایسی تدبیر کریں جس سے ہمیشہ ہمارا راج بنا رہے شکر جی بولے کہ اے راجا تم سو برس تک برابر یگیہ کرو بیچ میں کوئی بگھن نہ ہو اور سب یگیہ اچھی طرح پورن ہوں تب تمہارا راج ہمیشہ کے واسطے بنا رہ سکتا ہے بغیر سو یگیہ کئے اندر بھی دیولوک کا راج نہیں پاتے یہ بات سنتے ہی راجا بلی نے گرو کی آگیا کے مطابق ہر سال یگیہ کرنا شروع کیا جب ننانوے یگیہ اچھی طرح پورے ہو کر سواں یگیہ پورا ہونے کو پہونچا تب راجا بلی بہت خوش ہوا ہر یگیہ میں راجا بلی نے اتنا دان دکشنا براہمنوں کو اور کنگالوں کو دیا کہ کسی کو کچھ اچھا باقی نہیں رہی کوئی بھی بھکاری اس کے دروازے سے خالی ہاتھ نہیں گیا اور سنسار میں اُس کا بڑا جس پھیل گیا۔

سولھواں ادھیائے

سیوا کرنا اَدِتی کا اپنے پتی کشیپ کی اندر کو اپنا راج پھر ملنے کے واسطے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریکشت جب راجا اندر نے یہ سماچار پایا کہ راجا بلی اپنا راج سدا استھر رہنے کے واسطے سو یگیہ کرتا ہے تب اندر کو بڑا سوچ ہوا اور دیوتاؤں کی ماتا اَدِتی اپنے بیٹوں کا راج چھوٹ جانے سے ہمیشہ سوچ میں رہتی تھی جب اُس نے دیوتاؤں سے راجا بلی کے سو یگیہ کرنے کا حال سُنا تب اس کو اور بھی بڑی چنتا پیدا ہوئی ایک دن اسی چنتا میں ڈوبی ہوئی اپنے پتی کشیپ جی کے پاس چپ چاپ بیٹھی تھی تو اس کو اُداس دیکھ کر کشیپ جی نے پوچھا کہ اے اَدِتی آج ہم تم کو بڑی اُداس دیکھتے ہیں اس کا کیا کارن ہے کوئی بھوکھا اتِھی تمھارے دروازے سے پھر کر چلا تو نہیں گیا یا تم نے کسی براہمن کو دان دینے کو کہا تھا سو نہیں دیا اس سبب سے تمھارا مکھ اُداس ہے یہ بات سن کر اَدِتی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے سوامی میرے دروازے سے اتِھی بھوکھا پھر کر نہیں گیا لیکن میں اپنے بیٹوں کا سوچ جن کا راج دیتوں نے چھین لیا اور ان کی استریاں بھاگ کر پہاڑ کی کندراؤں میں چھپی ہیں دن رات کیا کرتی ہوں اسی سے میرا جی جاتا رہے آپ دیال ہو کر کوئی تدبیر ایسی کیجئے کہ جس میں دیوتا لوگ اپنا راج پھر پاویں کشیپ جی بولے کہ دیوتا اور دیت دونوں میرے بیٹے ہیں دیوتا اپنے اگیان سے یہ نہیں سمجھتے کہ جو نارائن جی چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے میرا کچھ نہیں ہو سکتا نہ کوئی کسی کا باپ ہے نہ کوئی کسی کا بیٹا ہے یہ سب پرمیشور کی مایا ہے دیوتاؤں کے راج بھوگنے کے سمئے تیری سوت دِتی روتی ہے اور جب دیت لوگ راجا ہوتے ہیں تب تو اُداس ہوتی ہے مجھ کو کسی طرح چھٹی نہیں ملتی اس سے تم پرمیشور کی شرن میں جا کر اُن کا برت کرو تو تمھارا کام پورا ہوگا یہ بات سُن کر اَدِتی نے بنے کی کہ اے مہاراج مجھ کو بتلا دو کہ پرمیشور کا برت کس طرح کروں تب کشیپ جی بولے کہ تم پھاگن سُدی پرِوا سے ہر روز شیو برت جو برھما جی نے مجھ کو بتلا دیا تھا رکھ کر برھمچریہ رہو اور سوائے دودھ کے اور کوئی بھوجن نہ کرو پرتھوی پر سویا کرو اور سور کی کھودی ہوئی مٹی ہر روز بدن میں لگا کر اسنان کیا کرو اور اُسی مٹی کی مورتی ہر روز بنا کر باسدیو منتر سے پوجا کیا کرو اور ایک سو آٹھ آہوتی کھیر سے آگ میں ہوم کر کے اُسی کھیر کا بھوگ لگاؤ بارہ ۱۲ دن تک یہ برت رکھ کر دن رات نارائن جی کے چرنوں کا دھیان کرو پھاگن سُدی دوادشی کو اُدیاپن کر کے براہمنوں کو اچھا اچھا بھوجن کھلاؤ اور پوجا اور ہوم کرانے والے آچاریہ براہمن کو بہت سا دان اور دکشنا دو اور خوشی سے ان کو بدا کر کے رات کو جاگرن کرو تب تمھارا کام پورا ہوگا یہ برت سب یگیہ وغیرہ سے اُتّم ہے۔



سترھواں ادھیائے

کشیپ جی کی آگیا کے مطابق اَدِتی کا برت شروع کرنا

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت اَدِتی نے اُسی طرح برت کر کے شُدھ انتہ کرن سے پرمیشور کے چرنوں کا دھیان کیا تب برت سمپورن ہونے کے پیچھے آدی پُرش بھگوان نے خوش ہو کر اپنے چتربھجی روپ سے جڑاؤ مکٹ سر پر اور بیجنتی مالا گلے میں پہنے مَند مَند مسکراتے ہوئے اُس کو درشن دیا جب اَدِتی نے اس موہنی روپ کو دیکھتے ہی بہت خوشی سے ڈنڈوت اور پوجا پرکرما کر کے استوتی کی تب نارائن جی نے کہا کہ تو کیا چاہتی ہے جو کچھ اچھا ہو سو بردان مانگ تب اَدِتی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاپربھو انتریامی میری یہی ابھلاشا ہے کہ دیتوں سے راج چھوٹ کر اندر آدک میرے بیٹوں کو اندراسن ملے یہ سُن کر نارائن جی نے کہا کہ اے اَدِتی تو چاہتی ہے کہ جس طرح اندرانی آدک تیری بہو دُکھ پاتی ہیں اُسی طرح دیتوں کی استریاں بھی دکھ پاویں راجا بلی نے سو یگیہ کر کے ہم کو خوش کیا ہے اور وہ گرو اور براہمن کی بھکتی رکھتا ہے اس سبب سے ہم اُس کا راج زبردستی نہیں لے سکتے دھرماتما اور ہری بھکتوں پر ہمارا کچھ بس نہیں چل سکتا لیکن تو نے بھی ہمارا برت رکھ کر ہم کو بہت خوش کیا ہے اس واسطے تیرے لئے چھل کر کے راج گدی دیتوں سے لے کر دیوتاؤں کو دیں گے یہ سُن کر اَدِتی نے بنتی کی کہ اے مہاراج میں چاہتی ہوں کہ تم میرے گربھ سے اوتار لے کر دیوتاؤں کی سہائتا کرو جس میں وہ لوگ اپنا راج پاویں آدی پُرش بھگوان بولے کہ بہت اچھا تیرا منورتھ پورا ہوگا ایسا بردان دے کر انتردھان ہو گئے اُسی دن اَدِتی کے کشیپ جی سے گربھ رہا اور اسکا مکھ سورج کے سمان چمکنے لگا جب دسویں مہینے لڑکا پیدا ہونے کا سمے آپہونچا تب شری برھما جی اور شری مہادیو جی آدی دیوتاؤں نے اَدِتی کے مکان پر آ کر گربھ استوتی کر کے بنتی کی کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپ دیوتاؤں کا دُکھ چھڑانے کے لئے اوتار لیتے ہیں سوائے آپ کے اور کون اُن کی سُدھ لے سکتا ہے یہ استوتی سُن کر آدی پُرش بھگوان نے بھادوں سدی دوادشی کو دوپہر کے وقت چتربھجی روپ سے پرگٹ ہو کر اپنے ماتا پتا اور دیوتا آدک جو لوگ وہاں تھے سب کو درشن دیا ان کو دیکھتے ہی سب چھوٹے بڑے خوشی ہو کر ڈنڈوت کرنے لگے اُسی سمے پرمیشور نے وامن روپ اپنا بہت سُندر چھوٹا انگ جس طرح کوئی بالک برھم چاری ہو کر اپنے گھر سے وِدیا پڑھنے کے واسطے باہر جاتا ہے اُسی طرح کا بنا لیا جب کشیپ جی اور برھما جی آدک دیوتوں نے اُن کا وامن روپ دیکھا تب انھوں نے کوپین کردھنی انگوچھا دنڈ کنڈل اور چھتر آدِک سب سامان برھم چاری کا وہاں لا دیا برھما جی نے وید کے مطابق ان کا جنیو کیا اور دیوتاؤں سمیت استوتی اور پرکرما کر کے اُن پر پھول برساتے ہوئے اپنے اپنے استھان کو چلے گئے اور اپسراؤں نے اپنے اپنے بانوں پر آ کر آکاش میں ناچ دکھلایا گندھرب لوگوں نے گانا سنایا اور

کشیپ جی نے ان کی بہت استوتی کی اُس سمے تینوں لوکوں میں آنند اور منگلا چار ہوگیا۔

اٹھارھواں ادھیاے

جانا وامن جی کا راجا بلی کی یگیہ شالا میں اور مانگنا تین پگ پرتھوی کا دان اُن سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریکشت وامن بھگوان نے جنیو ہو جانے کے پیچھے اپنا سروپ برہمچاری کی طرح بنایا اور ونڈ کمنڈل ہاتھ میں لے کر کشیپ آدک کے استھان سے باہر نکلے پرتھوی دان لینے کی اچھا سے نرمدا ندی کے کنارے جہاں راجا بلی یگیہ کرتا تھا چلے اس سمے پرتھوی یہ بچار کر کانپنے لگی کہ دیکھو پرمیشور ترلوکی ناتھ چودھوں بھون کے مالک ہو کر آپ پرتھوی مانگنے کے واسطے جاتے ہیں جب وامن بھگوان بڑے تیجوان روپ سے یگیہ شالا میں پہونچے تب بڑے بڑے رکھیشور اور منیشور اور براہمن اور راجا بلی اور شکراچاریہ آدک جو وہاں بیٹھے تھے ان کا پرکاش دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اس صورت کا ناٹا آدمی انھوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس لیے وامن روپ کو دیکھ کر آشچریہ کرنے لگے راجا بلی نے وامن جی کو جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھا کر ہاتھ جوڑ کر بنے کی کہ اے برہمچاری مہاراج میں نے گرو اور براہمن کے آشیرباد سے ننانوے ۹۹ یگیہ پورے کئے اور یہ سواں یگیہ کرتا ہوں بہت اچھا ہوا جو اس یگیہ میں آپ ایسے مہاپرش کے چرن آئے آپ کا درشن پانے سے میرے بھاگیہ اُدے ہوئے اور پتر لوگ کرتارتھ ہوئے اے بالک روپ برہمچاری جس طرح آپ دیال ہو کر بنا بلائے اس یگیہ میں پدھارے ہیں اُسی طرح آپ کو گئو مکان باغ ہاتھی گھوڑا رتھ پالکی گانوں نگر روپیہ اور زمین وغیرہ جس چیز کی اچھا ہو وہ کہیے سو میں آپ کی بھینٹ کروں جو آپ کو بیاہ کی ابھلاشا ہو تو اچھے کل میں بیاہ کرا دوں اے برہم روپ آپ کا انگ چھوٹا دکھلائی دیتا ہے لیکن تمھارے بدن کے پرکاش سے آپ بڑے مہاپرش معلوم ہوتے ہیں جو کچھ آپ مانگئے وہ میں دے سکتا ہوں اپنے پران تک دینے میں بھی لوبھ نہیں کرونگا یہ بات سُن کر وامن جی بولے کہ اے راجا تمھاری بڑھی اور بڑائی کے آگے یہ سب باتیں کون کٹھن ہیں تم پرہلاد بھگت کے بنش میں جو کشیپ جی کا پوتا تھا پیدا ہوئے اور شکراچاریہ ایسا مہاتما گرو رکھتے ہو کیونکر تم دھرماتما نہ ہو میں بہت لوبھ نہ کر کے کیول تین پگ پرتھوی تم سے دان لینا چاہتا ہوں جہاں کشا کا آسن بچھا کر ہری بھجن کیا کروں یہ سُنتے ہی راجا بلی ہنس کر بولے کہ اے برہمچاری جی آپ نے مجھ سے تھوڑی چیز کیوں مانگی اتنی زمین کیوں نہیں مانگتے جس میں آپ کا مکان بن جاوے اور کھیتی کر کے خوشی سے اپنا گزارہ کیجئے پھر آپ کو دنیا میں کسی چیز کی ضرورت نہ رہ کر پھر دوسرے کسی سے کچھ مانگنا نہ پڑے تب وامن بھگوان بولے کہ اے راجا اپنی ضرورت بھر مانگنا اچھا ہوتا ہے بہت لالچ کر کے لینا پرت گرہ دان سمجھا جاتا ہے ہم سنتوشی براہمن ہیں سوائے تین پگ پرتھوی کے اور کسی چیز کی اچھا نہیں رکھتے تمھاری گنتی بڑے دانیوں میں ہے جو تم نے مجھ کو اچھا کے مطابق

دان مانگنے کے واسطے کہا نہیں تو دوسرے سنساری لوگ اپنے مقدور ہی کے موافق دان دیتے ہیں اے بیروچن کے پتر تمہارے پُرکھا ایسے دانی اور شورویر ہوئے ہیں جنھوں نے کبھی دان دینے سے ہاتھ اور رن بھومی میں منہ اپنا نہیں پھیرا اُس کل میں کوئی ادھرمی اور لالچی نہیں ہوا ہرنیہ کشیپو اور ہرنیاکش تمہارے پرداوا ایسے پرتاپی ہوئے جنھوں نے دیوتاؤں کو جیت کر تینوں لوکوں کا راج کیا تھا یہ بات سُن کر راجا بلی بولے کہ اے مہاراج آپ براہمن کے بالک ہو کر اپنا مطلب نکلنا نہیں جانتے آپ کے مکھار بند کا تیج دیکھنے اور آپ کی باتوں سے میں آپ کو بڑا مہاتما سمجھتا ہوں لیکن تین پگ پرتھوی مانگنے سے آپ مجھ کو دریدری معلوم ہوتے ہیں میرے دروازے پر جو براہمن اور مانگنے والا آتا ہے اُس کو پھر تمام عمر دوسری جگہ جانے اور کچھ مانگنے کی حاجت نہیں رہتی ہے اس لئے مجھ کو آپ ایسے مہاتما پُرش کو تین پگ پرتھوی دان دیتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے وامن جی نے کہا کہ اے راجا بلی لالچ بہت بُرا ہوتا ہے بہت ترشنا رکھنے سے براہمن کا تیج اور دھرم نہیں رہتا سنتوش رکھنے سے براہمن کا تیج اور بل اور گن بہت زیادہ ہوتا ہے لالچی آدمی دیش بدیش پھر کر کروڑوں روپیہ کماوے اور تین لوک کا راج پاوے بہت سے پوتے اور ناتی اس کے پیدا ہو ویں تسپر بھی اُس کی اِچھا پوری نہیں ہوتی جس طرح آگ میں گھی ڈالنے سے آگ کی جوالا (لپٹ) بڑھتی ہے اسی طرح لوبھی آدمی بہت ملنے پر بھی ترشنا بڑھاتے جاتے ہیں سنتوش رکھنے سے تین پگ پرتھوی ہم کو بہت ہے جو سنتوش ہم کو نہ ہوگا تو ساتوں دیپوں کا راج ملنے پر بھی ہماری ترشنا نہیں مٹے گی اس لئے سوائے تین پگ پرتھوی کے اور کچھ ہم کو نہیں چاہیئے بنا سنتوش کئے دنیا میں سُکھ نہیں ہوتا بہت ترشنا رکھنا دُکھ کی جڑ ہے۔

اربب کھرب لچھان روپیہ ہے اُنئے است لوں راج	دوہا	تُلسی جو نج مرن ہے تو آوے کیہہ کاج

انیسواں ادھیائے

تیار ہونا راجا بلی کا تین پگ پرتھوی دان دینے کے واسطے وامن جی کو

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرکشت یہ بات وامن جی سے سُن کر راجا بلی نے کہا کہ بہت اچھا چرن اپنا آگے لائیے میں اس کو دھو کر تین پگ پرتھوی سنکلپ دوں وامن جی نے اپنا پانوں آگے بڑھا دیا اور راجا بلی نے چرن اُن کا دھو کر وہ پانی اپنے سر اور آنکھوں میں لگایا اور اُن چرنوں کو دھوپ دیپ آدک سے پوج کر اپنی استری سے سنکلپ کرنے کے واسطے پانی مانگا جب رانی بندھیاولی گنگا جل کی جھاری اُٹھا لائی اور راجا بلی تین پگ پرتھوی دان دینے کے واسطے تیار ہوا تب شُکراچاریہ اپنے گیان سے وامن جی کو پہچان کر اُٹھے اور راجا بلی کے پاس جا کر کان میں کہا کہ اے راجا تو نے ان کو نہیں پہچانا انھیں چھوٹا سا برہم چاری مت سمجھو یہ آدی پُرش بھگوان دیوتاؤں کی سہایتا کرنے کے واسطے آپ وامن اوتار دھر کر تیرا راج لینے

آئے ہیں تین پگ پرتھوی دان لینے کے بہلنے سے تینوں لوک لیکر دیوتاؤں کو دیں گے تو ان کے چھل میں مت آ
جو تو یہ کہے کہ تین پگ پرتھوی دینے کے واسطے میں ان کو کہہ چکا ہوں تو جواب اُس کا یہ ہے کہ راجا جو کچھ دیش اور
دھن رکھتا ہو اُس میں پانچ بھاگ ہوتے ہیں ایک دھرم کے واسطے دوسرا ایش کے واسطے تیسرا اپنے مطلب
کے واسطے چوتھا استری اور پتر کے واسطے پانچواں سیوکوں کے واسطے ہوتا ہے اس لئے پانچواں بھاگ اپنے
دیش اور دھن کا جو ہوتا ہے اُسی میں سے دان کرنا چاہئے ایسا نہیں کرنا چاہیئے کہ سب راج اور دھن دیکر پیچھے سے
دُکھ اُٹھا وے یہی بات وامن جی سے کہدے نہیں تو اپنے دو پگ میں چودھوں بھون ناپ لیں گے اور
تو تیسرا پگ پرتھوی نہیں دے سکے گا دھن جانے اور گئو اور براہمن کا بھلا ہونے کی جگہ پر جھوٹ بولنا ادھرم
نہیں ہوتا اس لئے تو اپنے بچن سے پھر جا تجھ کو پاپ نہیں ہوگا یہ سُن کر راجا بلی نے چار گھڑی تک سوچ کر کے
اپنے من میں بچار کیا کہ شُکر گرو کا کہنا نہ ماننے سے میرے واسطے اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے اور براہمن سے بات
ہار کر اپنی بات چھوڑ دینا اس سے بھی بہت بُرا ہے انھیں نارائن جی نے ہرنیہ کشپو میرے پر دادا کو جس نے منہ
مانگے بردان برھما جی سے پائے تھے مار کر راج اُس کا چھین لیا وہی ترلوکی ناتھ میرے گھر آکر بھکھاری کی طرح
تین پگ پرتھوی مانگتے ہیں اس لئے مجھ کو اپنا راج اور دھن اور پران اُن پر نچھاور کر دینا اُچت ہے جو میں شکر گرو
کی آگیا سے دان دینے میں بچن اپنا چھوڑ دوں تو ان میں یہ بھی سامرتھ ہے کہ مجھ کو مار کر سب راج اور دیش میرا
چھین لیں گے جو نارائن جی کی اِچھا ہوگی وہی ہوگا اس میں تل بھر گھٹ بڑھ نہیں ہو سکتا اس لیئے جو میں نے
تین پگ پرتھوی دان دینے کا اقرار کیا ہے اس سے پھرنا نہیں چاہیئے۔

بیسواں ادھیائے

سنکلپ کر دینا تین پگ پرتھوی راجا بلی کا وامن بھگوان کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پرکشت راجا بلی یہی بات بچار کر شکراچاریہ سے بولے کہ اے مہاراج آپ
کہتے ہیں کہ تو اُس براہمن کو پرتھوی دان مت دے سو براہمن سے جھوٹ بولنا بڑا پاپ ہوتا ہے میں راج اور
دھن سنساری سُکھ کے واسطے جو ہمیشہ بنا نہیں رہتا کس طرح جھوٹ بولوں کہ راج اور دربیہ اکیلے میرا نہو کر
اس میں لڑکے بالے سیوکوں کا بھاگ ہے مرتے سمے ان لوگوں میں سے کوئی میرا ساتھ نہ دے گا اور اس جھوٹ
بولنے کے بدلے مجھ کو نرک بھوگنا پڑے گا اس لئے راج گدّی کے واسطے کہ وہ میرے ساتھ نہ جائیگی جو کچھ
میں نے بات ہاری ہے اس سے پھر نہیں سکتا چاہے میرا راج جائے یا رہے دیکھو ہرنیہ کشپو میرے پر دادا اور
پرہلاد بھگت میرے دادا تینوں لوکوں کے راجا تھے اور دیوتا لوگ جن کا حکم مانتے تھے وہ لوگ بھی ہمیشہ نہیں
بنے رہے اور راج اُنکا جاتا رہا جس طرح بروچن میرا باپ راج اور دھن چھوڑ کر مر گیا اُسی طرح میں بھی

ایک دن راج اور دھن چھوڑ کر مر جاؤں گا پھر کس واسطے جھوٹ بولوں آپ مجھ کو اس براہمن کو پرتھوی دان دینے سے
منع نہ کیجیے جو لوگ اچھے کرم کرتے ہیں اُن کا نام مہاپرلے تک بنا رہتا ہے اور کوئی جیو ہمیشہ زندہ نہیں رہتا
دیکھو ددھیچ نے اندر آدک دیوتاؤں کی بھلائی کے واسطے اپنے تن کی ہڈی اُن کو دی اور راجا شیوی نے
کبوتر کا پران بچا کر اُس کے بدلے اپنے شریر کا مانس کاٹ دیا تھا سو آج تک اُن لوگوں کا یش دُنیا میں
چھا رہا ہے اس لئے میں راج گدّی جانے اور نرک بھوگنے سے نہیں ڈرتا کیول اپجس سے بہت ڈرتا
ہوں سنساری لوگ کہیں گے کہ راجا بلی نے وامن کو دان دینے کو کہا تھا سو لالچ سے اپنی بات چھوڑ دی
سوائے اس کے گرہستی کا دھرم یہی ہے کہ برہم چاری یا بان پرستھ یا سنیاسی جو اُس کے دروازے پر
آوے اُس کو بکلو نہ پھیرے کچھ دے کر خوش کرے سو آپ ایسا کیجئے کہ جس میں گرہستھ دھرم بنا رہے اور آپ
کہتے ہو کہ یہ نارائن جی ہیں سو جن پرمیشور کے پرسنّ کرنے کے واسطے سب سنسار انتا تپ دان اور یگیہ اور ہوم کرتا ہے
وہی ترلوکی ناتھ میرے گھر آکر بھکاری کی طرح تین پگ پرتھوی دان مانگتے ہیں تو میں کیونکر نہ دوں اس واسطے
میرے نکٹ ان کو دان دے کر آشیرباد لینا اور اپنے پران تک ان پر نچھاور کر دینا اُچت ہے جو یہ میرا راج
لے کر دیوتاؤں کو دے ڈالیں گے تو اس میں بھی میرا یش مہاپرلے تک بنا رہے گا یہ لکشمی پتی میرے تن اور
تینوں لوکوں کے مالک ہو کر مجھ سے دان مانگتے ہیں اس لئے ان کو بڑی خوشی سے دان دے کر ان کا ہاتھ نیچا
کرنا چاہیئے لالچی لوگ نرک میں پڑتے ہیں اس کارن آپ کی آگیا نہ مان کر ضرور دان دونگا جب شکر جی نے دیکھا کہ
راجا بلی میرا کہنا نہیں مانتا ہے تب کرودھ کر کے شاپ دیا کہ تیرا راج اور دھن دونوں جاتا رہے جب
راجا بلی نے اُس شاپ کا کچھ ڈر نہ مانا اور بڑی خوشی سے وامن بھگوان کو سنکلپ دے کر کہا کہ اے ترلوکی ناتھ تین پگ
پرتھوی آپ ناپ لیجئے تب وامن جی نے स्वस्ति اچھا کہکر اپنا براٹ روپ اتنا لمبا چوڑا دھارن کیا کہ سات لوک
کمر سے نیچے اور سات لوک کمر کے اوپر ہو گئے اُس روپ میں سارا برہمانڈ اور دیوتا اور دیت آدمی اور پہاڑ اور سمدر
اور ندی اور جنگل اور آکاش اور پاتال آدک تینوں لوکوں کی چیزیں دکھلائی دینے لگیں اور شنکھ چکر گدا پدم اُن کے ہتھیار
اور گرڑ جی نند اور سُنند آدک سولہ پارشد اپنا اپنا روپ دھارن کئے کریٹ کُنڈل اور مُکٹ جڑاؤ پہنے وہاں آکر پرگٹ
ہوئے اور جاموونت ریچھ نے اکیس بار پرکرما براٹ روپ کی کر کے وامن جی کی دہائی پھیر دی اتنی کتھا سُنا کر
شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرکشت جب راجا بلی شکر پروہت کا کہنا نہ مان کر وامن جی کو پرتھوی کا سنکلپ دینے لگے
تب شکر جی اپنا روپ بہت چھوٹا بنا کر اُس جھاری کی ٹونٹی میں جو راجا بلی سنکلپ دینے کے واسطے ہاتھ
میں لئے تھے گھس گئے اور انھوں نے پانی گرنے کی راہ سے اس ارادے سے بند کر دی کہ جو پانی نہ گریگا تو راجا بلی
سنکلپ کس طرح کرے گا وامن بھگوان انتریامی یہ حال جان کر جو کشا لئے تھے وہی اُس ٹونٹی میں ڈال کر اُس کا
چھید کھولنے لگے جب اُس کشا کی نوک سے ایک آنکھ شکر جی کی پھوٹ گئی تب شکر جی کانے ہو کر ٹونٹی سے باہر
نکل بھاگے اے راجا جو لوگ کسی کو دان دینے وغیرہ اچھے کرم کرنے سے روکتے ہیں اُن کی یہی گت ہوتی ہے

دوسرا کارن آنکھ پھوڑنے کا یہ سمجھنا چاہیئے کہ پرمیشور نے دو آنکھیں آدمی کو اس واسطے دی ہیں جس میں ایک آنکھ سے سنساری سُکھ دیکھے اور دوسری آنکھ سے پرلوک کا بھلا انبھلا دیکھے شکرجی سنساری سکھ اچھا جان کر انت سمیہ کا سُوچ بھول گئے تھے اسلئے پرمیشور نے ایک آنکھ پھوڑ کر آگے کو چیتن کردیا یہ بات سُن کر سب کو سوچ کرنا چاہیئے

اکیسواں ادھیائے

ناپ لینا وامن بھگوان کا اپنے براٹ روپ سے ایک پگ میں ساتوں لوک اوپر کے اور دوسرے پگ سے ساتوں لوک نیچے کے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پرکشت وامن بھگوان نے اپنا براٹ روپ بہت لمبا چوڑا بڑھا کر ایک پگ میں ساتوں لوک اوپر کے اور دوسرے پگ سے ساتوں لوک نیچے کے ناپ لئے جب داہنا چرن نارائن جی کا اوپر کے ساتوں لوک ناپتے سمے برھم پوری میں پہونچا تب برھماجی وغیرہ دیوتا وہ چرن دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور برجاندی کے پانی سے دھو کر چرنامرت لیا وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگا کر (چرنودک) ایک کنڈل میں رکھ چھوڑا اُسی پانی سے گنگاجی پرگٹ ہوئی ہیں رکھیشور لوگ جو وہاں بیٹھے تھے انھوں نے چرنودک اپنی آنکھوں سے لگا کر بہت استوتی کی اور سب دیوتاؤں نے اپنا منورتھ پا کر بڑی خوشی منائی اور بہت طرح کے باجے بجا کر جے جے کار کیا اور اُس چرنودک کی بدھی پوربک پوجا کر کے آنند منایا اپسراؤں نے بڑی خوشی سے ناچ اور گندھربوں نے گانا شروع کیا پر جتنے وغیرہ دیتوں نے وامن جی کا براٹ روپ دیکھتے ہی گھبرا کر راجا بلی سے کہا کہ دیکھو اس برھم چاری ناٹے آدمی نے کیسا چھل کیا تم کہو تو اس کو پکڑ لیں راجا بلی نے دیتوں کو جواب دیا کہ یہ پرمیشور تو کی ناتھ جو کچھ کریں گے وہ سب اچھا ہوگا ان سے برودھ نہ کرنا چاہیے یہ بات راجا بلی کی سُن کر اپنے اگیان سے سب دیتوں نے آپس میں کہا کہ ہمارا راجا دھرماتما بیٹھا ہوا گیہ کرتا تھا سو اس براہمن نے آکر چھل سے سب راج اس کا لے لیا اب ہمارا راجا اور ہم لوگ کہاں رہیں گے راجا بلی نے جنم بھر ہمارا پالن کیا ہے آج اس چھلی براہمن کو مار کر پرتھوی چھین لیں تو راجا بلی کے دانہ پانی سے اُرن ہو جاویں راجا دان دے چکے ہیں وہ لڑنے کے واسطے نہیں کہیں گے سب دیت یہ صلاح کر کے اپنے اپنے ہتھیار سمیت وامن جی کے شریر میں لپٹ گئے تب ترلوکی ناتھ کی آگیا سے سُدرشن چکر اور پارشدوں نے دیتوں کو مار کر ہٹا دیا جب دیت لوگ بھاگ کر راجا بلی کے پاس آئے تب اُس نے ہری اِچھا ایسی سمجھ کر اور شکراچاریہ گرو کا شاپ بچار کر دیتوں سے کہا کہ تم لوگ لڑائی مت کرو دکھ اور سُکھ نصیب سے ہوتا ہے جب تمھارے دن اچھے آویں گے تب پھر راج پاویں گے اس سمے دیوتاؤں کے بھاگیہ اُدے ہوئے ہیں اس لئے تمھارا لڑنا بیکار ہوگا یہ بچن سُن کر جب دیت لوگ لڑنا چھوڑ کر بھاگ گئے تب وامن بھگوان بولے کہ اے راجا تم نے تین پگ پرتھوی دان دی ہے اور ناپنے میں تمھارا سب راج

ہمارے دو پگ سے زیادہ نہیں ٹھہرا سو تیسرے پگ کی پرتھوی اور دے۔

بائیسواں ادھیاے

دینا وامن جی کا سُتل لوک کا راج راجا بلی کو

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریکشت جب وامن نے تیسرا پگ پرتھوی مانگی اور راجا بلی جو وامن بھگوان کے سامنے سر نیچے کئے کھڑا تھا مارے ڈر کے کچھ نہیں بولا تب پھر وامن جی نے ڈانٹ کر کہا کہ اے بلی جو تیسرا پگ پرتھوی نہیں دے سکتا تو یہی بات کہہ کہ ہم نہیں دے سکتے یہ بات سن کر راجا بلی نے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی کہ اے ترلوکی ناتھ میں ادھرمی نہیں ہوں جو اپنی بات چھوڑ دوں تب وامن جی بولے کہ پہلے تو نے غرور سے یہ بات کہی تھی کہ جو کچھ مجھ سے مانگو سو دوں کنگال براہمن کی طرح تین پگ پرتھوی کیا مانگتے ہو سو تو اب تین پگ پرتھوی نہیں دے سکا راجا وامن جی کے تیج اور ڈر سے یہ نہ کہہ سکے کہ دان مانگنے کے سمے آپکا سوروپ چھوٹا تھا اور اب آپ نے چرن اپنا اتنا بڑھایا تو میں کس طرح دے سکوں جب تھوڑی دیر تک راجا بلی نے کچھ جواب نہیں دیا تب بھگوان نے کرودھ کر کے گروڑ سے کہا کہ اس کو باندھ لو تب تیسرا پگ پرتھوی دے گا جب گروڑ نے راجا بلی کو باندھ کر پرتھوی پر گرا دیا تب جو لوگ وہاں تھے انھوں نے آشچریہ سے کہا کہ راجا بلی نے سب راج اور دھن اپنا وامن جی کو دے دیا تسپر انھوں نے اس کو باندھا ہے یہ بات اچھی نہیں کی پرشنکر نارد جی اور سنت کماری جی بولے کہ وامن بھگوان راجا بلی کی پریکشا لیتے ہیں کہ یہ اپنے دھرم میں پکّا ہے یا نہیں تب پھر وامن جی نے ایک پگ پرتھوی تین بار مانگ کر کہا کہ اے راجا تو اندر لوک میں اوپر رہنے کے واسطے چاہنا رکھتا تھا سو شکراچاریہ گرو کے شاپ سے تجھے نیچے نرک میں جانا پڑے گا تب راجا بلی ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے بیکنٹھ ناتھ میں اپنے بچن سے نہیں پھر کر آپ کو ڈنڈوت کرتا ہوں کہ آپ اپنا چرن میرے سر پر رکھ کر میرا شریر تیسرے پگ پرتھوی کے بدلے ناپ لیجئے جو آپ یہ کہیں کہ چودہ لوک تیرا راج دو پگ ناپ میں ٹھہرا کیول تیرا بدن ایک پگ کے برابر نہیں ہو سکتا تو آپ دیکھئے کہ جس طرح آدمی کا سب تن برابر نہ ہو کر ناک چھوٹی ہونے پر بھی بڑی رکھتی ہے اسی طرح یہ بدن میرا جو سب دھن اور راج اور تینوں لوکوں کا مالک تھا سو وہ ایک پگ پرتھوی سے بڑی پدوی رکھتا ہے اے جگت پالک آپ کا نام لینے سے آدمی نرک میں نہیں جاتا سو جب آپ ساکشات (ساچھات) پرمیشور میرے سامنے کھڑے ہیں تب میں کیوں نرک میں جاؤں گا آپ کا درشن کرنے سے سنسار میں میرا بڑا نام ہو گا جس طرح آپ ہری بھگتوں پر دیال ہو کر اُن کو بُرے کرموں سے بچائے رکھتے ہیں اُسی طرح آپ نے مجھ کو جو راج دھن اور اور سنتان کے غرور میں اندھا ہو رہا تھا پرہلاد اپنے بھگت کے کُل میں جان کر اہنکار میرا توڑ دیا اور کرپا کر کے اپنا چرن یہاں لاکر اور گرو کی طرح مجھ کو اُپدیش دے کر کرتارتھ کیا

جومیں آج لوبھ میں آکر اپنا راج آپ کو دان نہ دیتا تو مرتے سمے یہ راج اور دھن میرے ساتھ نہ جاکر سنسار میں
کیوں مجھ کو اپجس ہوتا یہ بھی میرا گیان ہے جو آپنے کو دان دینے والا سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب لکشمی اور پرتھوی آپ ہی
کی ہے آپ کی کرپا بنا کوئی آدمی راج اور دولت نہیں پاسکتا اے راجا پریکشت جس سمے راجا بلی یہ سب باتیں
وامن بھگوان سے کر رہے تھے اُس سمے پرہلاد بھگت آکاش سے اُترے اور وامن جی کو ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کہا کہ
اے ترلوکی ناتھ آپ نے بڑی کرپا کی جو بلی سے تین پگ پرتھوی دان مانگی نہیں تو آپ کو جو تینوں لوکوں اور
سب سنساری بستو کے مالک ہیں کسی سے کچھ مانگنے کا کیا کام ہے راجا بلی نے جو کچھ آپ کا دیا ہوا اپنے
پاس رکھتا تھا وہ سب آپ کو ارپن کیا اب سوائے اپنے بدن کے اُس کے پاس اور کوئی چیز نہیں ہے سو آپ
دیا کر کے اس کو اپنا سیوک اور بھگت جان کر چھوڑ دیجئے پھر راجا بلی کی استری بندھیاولی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے
دینا ناتھ آپنے اچھا انصاف کیا جو ان کو باندھ کر ڈنڈ دیا کیونکہ سب چیز دنیا میں آپ ہی کی ہے آپ
تینوں لوکوں کی رچنا کیول اپنے کھیل کے واسطے کیا کرتے ہیں اس واسطے راجا بلی کو اہنکار سے یہ بات
کہنا اُچت نہیں تھا کہ جو کچھ تم مانگو سو میں دوں اُسی سمے برھماجی نے بھی وہاں آکر وامن بھگوان کو ڈنڈوت
کر کے بنے کی کہ اے پربرھم پرمیشور راجا بلی نے اچھے کرم کرنے سے جو مال اور راج پایا تھا سو سب آپ کو دان یگر
یگیوں کا پُن بھی آپ کو دے دیا اور اپنے دھرم سے نہیں پھر کر باندھنے پر بھی کچھ دُکھ نہیں مانا اور اپنا بدن بھی آپکو
بھینٹ دیتا ہے پھر اس کو باندھ کر رکھنا کون نیاؤ کی بات ہے آپ دینا ناتھ ہو کر ایسا کریں گے تب پھر آپکی
شرن میں کون آوے گا جو آدمی آپ کو تلسی دل پھول پھل اور جل چڑھا کر گوگل آدک سُگندھی سے آپ کے
نام پر اگنی میں دھوپ دیتا ہے آپ اُس کو اپنا بھگت جان کر سنساری مہاجال سے نکال کر بھوساگر پار
اُتار دیتے ہیں سو راجا بلی نے سب مال اور تن اپنا آپ کو ارپن کر دیا پھر اُس کو چھٹی کیوں نہیں دیتے
جب پرہلاد بھگت بندھیاولی رانی اور برھماجی نے اس طرح وامن جی سے بنے کی تب بیکنٹھ ناتھ بولے کہ
ہم نے راجا بلی کی پریکشا لے کر اُس کا اہنکار توڑ دیا اور تم لوگ یہ بات یقین کر کے جانو کہ جس کسی پر میری
کرپا ہوتی ہے اُس سے اتنی چیزیں چھین لیتا ہوں ایک ذات کا اہنکار دوسرے دھن تیسرے ودیا
چوتھے اس بات کا غرور کہ تمام عمر میں جو کچھ اُس نے دان آدک اچھا کرم کیا ہے اُس کو ہر وقت یاد رکھ کر
اپنے برابر کسی دوسرے کو نہ سمجھ کر لوگوں کے سامنے کہتا ہے کہ یہ اچھا کام میں نے کیا تھا سنو راجا بلی کا
راج اور دھن سدا بنا نہ رہتا اور جس اُس کا مہا پرلے تک بنا رہے گا اس کے پیچھے جو آٹھواں منونتر آوے گا
اُس میں ہم اندر لوک کا راج راجا بلی کو دیں گے ہمارے بھگت کسی بات کا اہنکار نہیں رکھتے یہ کہہ کر وامن بھگوان
نے اپنا چرن راجا بلی کے سر پر رکھ کر کہا کہ اب تیسری پگ پرتھوی میری پوری ہوئی تب راجا بلی نے ہاتھ جوڑ کر
بنے کی کہ اے مہاپربھو آپ کا نام بھگت بتسل ہے اس لئے آپ نے مجھ کو اپنا داس سمجھ کر میری پرتگیا پوری کی
یہ بچن سن کر وامن بھگوان بہت خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تو اُداس مت ہو میں نے سُتل لوک کا راج

جو پاتال میں ہے تجھ کو دیا اُسی جگہ تو اپنے پریوار سمیت جا کر آنند سے رہا کر میں بھی وامن روپ سے ہمیشہ تیرے دروازے پر رہ کر رکشا کروں گا اور آج سے تیری بُدھی دیتیوں کی ایسی نہ ہوگی -

تیئیسواں ادھیاے

جانا راجا بلی کا سُتل لوک کو

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریکشت یہ بات وامن جی کی سُنتے ہی راجا بلی بندھن سے چھوٹ کر بہت خوش ہوا اور وامن بھگوان سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج آپ جو حکم دیویں میں اُسی میں خوش ہوں اور جن چرنوں کا درشن شری مہادیوجی اور شری برھماجی آدک دیوتا اور رکھیشوروں کو دھیان میں بھی نہیں ملتا وہ چرن آپنے میرے سر پر رکھا میں اُسے ڈنڈوت کرتا ہوں اور میں اپنے برابر اندر اور کُبیر اور برُن آدک کسی دیوتا کا بھاگیہ نہیں سمجھتا یہ بات وامن بھگوان سے کہہ کر راجا بلی نے پرہلاد بھکت کو پرنام کیا تب پرہلاد بھکت نے آنکھوں میں آنسو بھر کر راجا بلی اپنے پوتے کو گلے سے لگا لیا اور اُس کے گیان کی بڑائی کی اور ہاتھ جوڑ کر وامن بھگوان سے کہا کہ اے سیکنٹھ ناتھ راجا بلی کا بڑا بھاگیہ ہے کیونکہ جیسے آپ راجا بلی پر دیال ہوئے ویسی کرپا برھماجی اور مہادیوجی پر بھی نہیں کی کیونکہ آپ نے اُن سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی اور آپکے چرن کمل کو جس کا دھیان برھماجی وغیرہ دیوتا اور بڑے بڑے رکھیشور کھٹوں پہر ہردے میں رکھتے ہیں راجا بلی نے اپنے ہاتھ سے دھو کر چرنامرت لیا نہیں تو ہم دیتیوں کا جو مانس کھانے والے اور مدرا پینے والے ادھرمی ہیں ایسا بھاگیہ کہاں اُدے ہو سکتا ہے اس سے میں نے جانا کہ آپ بیچ ذات کا بچار نہ کر کے کیول اپنے بھکتوں کی کامنا پوری کرتے ہیں جس طرح کلپ برکش سب کو اچھا پورک پھل دیتا ہے اُسی طرح آپ نے ترلوکی ناتھ ہو کر اپنے بھکت اُدِتی کی چاہنا سے بھیکھ مانگنا قبول کیا دوسرا کون ایسا دینہ دیال ہوگا یہ استوتی سُن کر وامن بھگوان بولے کہ اے پرہلاد جی ہم نے سُتل لوک کا راج راجا بلی کو دیا سو تم بھی وہاں جا کر اُس کے پاس رہو اور ہم بھی راجا بلی کے دروازے پر گدا لئے آٹھوں پہر بنے رہیں گے ہمارا کھارہند دیکھنے اور تمہارے ست سنگ سے اس کو کچھ نہیں معلوم ہوگا کہ اتنے دن کہاں بیت گئے اب تک تم ہمارا درشن دھیان میں پایا کرتے تھے آج سے روز ہماری تمہاری بھینٹ سامنے ہوا کریگی جب یہ بات سُن کر راجا بلی اور پرہلاد بھکت وامن بھگوان کو ڈنڈوت کر کے اپنے پریوار سمیت سُتل لوک میں چلے گئے تب شُکرجی نے آ کر بھگوان کو ڈنڈوت کر کے بنے کی کہ اے پربھو مجھ کو براہمن اور پنڈت ہونے پر بھی سنساری مایا بیاپنے سے ایسی کُبدھی آئی کہ میں نے راجا بلی کو پرتھوی دان دینے سے منع کیا لیکن نصیب اُس کا ایسا زبردست تھا کہ اُس نے میرا کہنا نہ مان کر اپنی بات سے نہیں پھرا سو آپ میرا اپرادھ چھما کر کے مجھ کو آگیا دیجئے تو میں بھی سُتل لوک میں راجا بلی کے پاس رہوں اور ایسا بردان دیجئے کہ جس میں مجھ کو پھر ایسی کُبدھی نہ آوے یہ سُن کر وامن بھگوان بولے کہ بہت اچھا تم بھی

سُتّل لوک میں جاکر راجا بلی کے پاس رہو لیکن پھر کبھی اس کو ایسی بُری صلاح مت دینا اور اپنے چیلے کا سوال یگیہ پورا کرا دو تب شُکر جی بولے کہ اے جیوتی سروپ جہاں آپ کا نام لینے سے یگیہ پورا ہوتا ہے جب آپ کا چرن آیا تب اُس کے پورے ہونے میں کیا سندیہہ ہے لیکن آپ کی آگیا سے یگیہ میں پورن آہوتی ڈالے دیتا ہوں جب شُکر جی پورن آہوتی دے کر آپ بھی سُتّل لوک چلے گئے تب برھما جی وغیرہ دیوتا وامن بھگوان کا نام اُپیندر رکھ کر اور اُن کو بمان پر بٹھا کر سورگ لوک کو چلے گئے جب وامن جی نے وہاں پہونچ کر اندر پوری کا راج دیوتاؤں کو دیا تب دیوتا لوگ وامن بھگوان اور اَدِتی کا یش گاتے ہوئے آنند سے اپنے اپنے لوک کو چلے اندر اپنا راج پاکر اندرانی کے ساتھ بھوگ بلاس کرنے لگے وامن بھگوان بیکنٹھ کو پدھارے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا تم نے ہم سے وامن اوتار کی کتھا پوچھی تھی سو ہم نے کہی جو کوئی اپنے سچے من سے اِس کتھا کو کہے گا یا سُنے گا اُس کو مُکت پدوی ملے گی

چوبیسواں ادھیائے

کتھا متسیہ اوتار کی

راجا پریکشت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو جی میرا من نارائن جی کے اوتاروں کی کتھا سُننے سے نہیں بھرا اس لئے اب میں متسیہ اوتار کی کتھا سُننا چاہتا ہوں کہ اتنے بڑے پرمیشور نے چھوٹا اوتار مچھلی کا کیوں لیا شکدیو جی بولے کہ اے راجا آدی پرش بھگوان جنم اور مرن سے علیحدہ ہو کر فقط اس واسطے اوتار لیتے ہیں کہ جس میں ہری بھگت لوگ اُن اوتاروں کی لیلا کہہ اور سُن کر بھو ساگر پار اُتر جاویں جب گئو براہمن دیوتا پرتھوی اور دھرم اور ہری بھگتوں پر دُکھ پڑتے ہیں تب وہ چھوٹے اور بڑے جیو کا بچار نہ کر کے اوتار لیتے ہیں کتھا متسیہ اوتار کی اس طرح پر ہے کہ ایک مرتبہ جگت پرلے ہونے پر شری برھما جی رات کو سوئے ہوئے تھے جب اُنکو دن میں جمائی آئی تب ہیگریو हयग्रीव دیت اُسی سمے آکر اُن کے مُنہ سے وید نکال کر پاتال میں لے گیا برھما جی نے جاگ کر نارائن جی سے بنتی کی کہ اے مہاراج ہیگریو دیت وید کو چُرا لے گیا اور بغیر وید کے دُنیا کا کام نہیں ہو سکتا وہ دیت بہت بلوان ہے اِس سے ہم لوگ اور دیوتا لوگ اُس کو جیت نہیں سکیں گے آپ وید لانے کے واسطے کوئی تدبیر کیجئے راجا ستیہ برت شرادھ دیو کے بیٹے نے راج گدی چھوڑ کر دس ہزار برس تپ کر کے مہا پرلے دیکھنے کی اِچھا کی تب نارائن جی نے برھما جی کے بنتی کرنے سے وید کا لانا اور اِچھا پوری کرنا راجا ستیہ برت اپنے بھگت کی ضروری جان کر متسیہ اوتار لیا تھا ایک دن راجا ستیہ برت کیرتی مالا कीर्तिमाला ندی میں نہانے گیا جب نہا کر راجا نے ترپن کرنے کے واسطے پانی دونوں ہاتھوں میں اُٹھایا تب اُس کو ایک مچھلی بہت چھوٹی انجلی میں دکھلائی دے کر بولی کہ اے راجا میں بہت دُکھی اور لاچار ہو کر تیری شرن میں آئی ہوں جو تو مجھ کو پھر پانی میں ڈال دے گا تو مجھے بڑی مچھلیاں

کھاجاویں گی اس لئے میں تجھ سے یہ چاہتی ہوں کہ تو مجھ کو پھر ندی میں نہ ڈال کر مجھے اور جگہ رکھ کر پال راجا یہ بات
سُن کر آشچریہ مان کر من میں کہنے لگا کہ یہ مچھلی آدمی کی طرح بولتی ہے اس لیئے ضرور اس کی رکشا کرنی چاہیئے ایسا
بچار کر راجا نے اُس مچھلی کو کمنڈل میں رکھ کر کہا کہ تو دھیرج رکھ میں تجھ کو پالوں گا جب راجا ستیہ برت اُس مچھلی کو
اپنے مکان پر لے آیا تب وہ مچھلی ایک ساعت میں بڑھ کر کمنڈل میں پھنس گئی تب اُس نے راجا سے کہا کہ مجھ کو
کمنڈل میں دُکھ معلوم ہوتا ہے کہیں چوڑی جگہ میں رکھ جب راجا نے کمنڈل توڑ کر مچھلی کو گھڑے میں رکھا اور
ایک پہر کے بعد بھوجن کر کے پھر جا کر دیکھا تو مچھلی وہاں بھی بڑھ کر پھنسی ہوئی بولی کہ اے راجا میرا بدن اس گھڑے
میں نہیں سماتا جب راجا نے اس کو ایک بڑے مٹکے میں رکھا وہاں پر وہ مچھلی اور بھی زیادہ بڑھی تب ایک گڑھا
کھدوا کر اور پانی سے بھروا کر اس کو اس میں رکھ دیا گڑھا بھی مچھلی کے بدن بڑھنے سے بھر گیا تب راجا نے اُس کو تالاب
میں رکھا تھوڑی دیر میں وہ مچھلی ایسی بڑھی کہ تالاب میں بھی اُس کا بدن نہ سمایا تب راجا نے تالاب کو ندی تک کھدوا کر
اُس مچھلی کو وہاں پہونچا دیا جب دوسرے دن پھر راجا نہانے کے واسطے گیا تو دیکھا کہ اُس مچھلی سے سب ندی
بھری ہے تب راجا نے اُس مچھلی کو بڑی محنت سے سمدر میں لے جا کر کہا کہ اے مچھلی سمدر سے بڑا کوئی استھان تیرے
رہنے کے واسطے نہیں ہے اب تو یہاں رہ اور مجھ کو بدا کر جب اُس کا بدن سُمدر سے بھی بڑھ کر دس ہزار یوجن لمبا
چوڑا ہو گیا تب اُس مچھلی نے راجا ستیہ برت سے کہا کہ اے راجا تو اپنے کو گیانی اور بڑا دھرماتما سمجھ کر مجھے سمدر
میں چھوڑ کر اپنے گھر چلا جاتا ہے مجھ سے بھی بڑی بڑی مچھلیاں ہیں وہ مجھ کو کھا جاویں گی یہ سُنتے ہی راجا نے گیان
سے جانا کہ یہ متسیہ پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتا ہے کیونکہ مچھلی اتنی جلد نہیں بڑھ سکتی اس سے اس کی پوجا کرنا
چاہیئے ایسا بچار کر راجا نے بہت استوتی کر کے اُس متسیہ سے ہاتھ جوڑ بنتی کی کہ اے متسیہ روپ بھگوان
میں نے آپ کو نہیں پہچانا کہ آپ نارائن کا اوتار ہیں میرا بڑا بھاگیہ تھا جو آپ کا درشن پایا گیان کی بھری ہوئی
یہ بات سنکر متسیہ روپ بھگوان بولے کہ اے راجا تو نے کیا سمجھ کر کہا تھا کہ ہم تیرا پالن کریں گے اسی واسطے میں نے
اپنا بدن بڑھا کر تھوڑی سی مہما اپنی تجھ کو دکھلائی جس میں تو میرا پالن اور رکشا کرنے سے ہار مان لے اور
اہنکار تیرا ٹوٹ جائے آدمی کو اُچت ہے کہ کسی کام کو ایسا نہ کہے کہ میں کروں گا سب بات میں ایسا کہنا چاہیئے
کہ پرمیشور چاہیں گے تو یہ کام ہو جاوے گا میرے بھکت اہنکار کا بچن نہیں بولتے اور اے راجا تو یقین کر کے
جان کہ جس بات کو پرمیشور چاہتے ہیں وہی بات ہوتی بغیر اچّھا پرمیشور کے آدمی کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا یہ سُن کر
راجا نے کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپ نے مچھلی کا بدن جو چھوٹی یونی ہے کس واسطے دھارن کیا متسیہ بھگوان بولے
کہ اے راجا ہم ترن دھرنے اور مرنے دونوں سے الگ رہ کر اپنے بھکت اور سیوکوں کی اچّھا پوری کرنے کے واسطے
کبھی کبھی سُگن اوتار لے کر اپنا نام پرکٹ کرتا ہوں ان دنوں برہما کے بنتی کرنے سے وید لانے اور تیری اچّھا پوری
کرنے کو جو تو مہا پرلے کا تماشہ دیکھنا چاہتا تھا ہم نے متسیہ اوتار لیا ہے ہم نے باراہ اور کچّھپ اور نرسنگھ اوتار
جو لیا تھا اُس سے کچھ چھوٹے نہیں ہو گئے اور شری رامچندر جی اور شری کرشن جی کا اوتار لینے میں کچھ ہماری پدوی

نہیں بڑھ گئی ہم ہمیشہ برابر رہ کر گھٹنے اور بڑھنے سے الگ ہیں جو تجھ کو مہا پرلے دیکھنے کی اچھا ہے تو آج کے ساتویں
دن دنیا میں چاروں طرف پانی تجھ کو دکھلائی دے گا اور اس پانی میں ایک ناؤ کے اوپر سپت رشی بیٹھے ہوئے
ظاہر ہو کر تیرا ہاتھ پکڑ کر اُس ناؤ میں بیٹھا لیویں گے اُس ناؤ کے پاس پانی پر ایک سانپ دکھلائی دیگا تب
تم لوگ ایک سرا ناؤ کی رسی کا میرے سونے کے سینگ میں جو دس ہزار یوجن لمبا نکلے گا اور دوسرا سرا رسی کا
اُس سانپ کی پونچھ سے باندھو گے جب وہ ناؤ پانی پر گھومے گی تب تو مہا پرلے کا چرتر دیکھ سپت رشیوں سمیت
ہم سے گیان پوچھے گا جو گیان ہم تم لوگوں سے کہیں گے اُس گیان کے سُننے کے پرتاپ سے تیری مُکتی ہو گی
اس سات دن میں تو سب اوشدھیوں کے بیج اکٹھا کر کے اُس سمے اپنے پاس رکھنا متسیہ روپ بھگوان یہ کہکر
وہاں سے انتردھان ہو گئے اور راجہ سب اوشدھیوں کا بیج اپنے پاس رکھ کر ہر روز کیرتی مالا ندی کے کنارے پر
مہا پرلے دیکھنے کے واسطے آ بیٹھتا تھا جب ساتویں دن راجہ نتیہ نیم کر کے وہاں بیٹھا تب اُس نے کیا دیکھا کہ
چاروں طرف ندی کا پانی اُمڈا آتا ہے اور آکاش سے بھی اتنا پانی برسا کہ سب پرتھوی اُس پانی میں ڈوب گئی
اور راجا بھی اُس پانی میں غوطے کھانے لگا تب اُس نے گھبرا کر من میں کہا کہ متسیہ بھگوان نے ایک ناؤ پرگٹ
ہونے کے واسطے کہا تھا سو وہ ابھی تک دکھلائی نہیں دیتی جبکہ میں ڈوب کر مر جاؤں گا تب وہ ناؤ پرگٹ ہو کر
کیا کرے گی اسی چنتا میں تھا کہ دُور سے ایک ناؤ پر سپت رشیوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر راجا بہت خوش ہوا جب
وہ ناؤ پاس پہونچی تب سپت رشیشوروں نے راجا کو پکڑ کر اُس ناؤ پر بیٹھا لیا اور دھیرج دے کر بولے کہ اے
راجا تو نہیں ڈوبے گا راجا نے ڈنڈوت کر کے اُن سے پوچھا کہ متسیہ بھگوان کیوں نہیں آئے سپت رشی بولے کہ تم
پرمیشور کا اسمرن کرو متسیہ بھگوان بھی ترنت آتے ہیں جیسے ہی راجا نے پریم کے ساتھ نارائن جی کا دھیان کیا ویسے ہی
متسیہ روپ بھگوان نے آ کر راجا کو درشن دیا جب باسکی ناگ وہاں پانی میں پرگٹ ہوا اور سپت رشیشور اور
راجا نے ناؤ کی ایک رسی کا سرا کہ وہ رسی بھی سانپ کی تھی اُس مچھلی کے سینگ میں اور دوسرا باسکی ناگ
کی پونچھ سے باندھا تب وہ مچھلی اُس ناؤ کو پانی میں پھرانے لگی اور راجا نے اچھا پور بک مہا پرلے کا تماشا
دیکھ کر متسیہ روپ بھگوان سے بنے کی کہ اے مہاراج آپ نے دیال ہو کر مہا پرلے کا تماشہ مجھ کو اچھی طرح
دکھلایا اب میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو گیان سکھلا کر بھو ساگر سے پار اُتار دیجئے کہ جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ
جاؤں کیونکہ سنساری آدمی ایسا کرم کرتا ہے جس سے ہمیشہ مہا جال میں پھنسا ہے جو کوئی آدمی کا تن پا کر اپنا پرلوک
نہیں بناتا وہ کُتا اور شور وغیرہ چوراسی لاکھ یونیوں میں جنم لے کر دُکھ پاتا ہے سنساری آدمی دن رات استری اور پتر اور
دھن کے موہ میں پھنسا رہتا ہے کسی سمے نارائن جی کو جو اُس کا بیڑا پار لگاویں گے اسمرن نہیں کرتا اور پرمیشور اپنی
کرپا سے جس کا کام پورا کرتے ہیں وہ اپنے اگیان سے اُس کام کو کہتا ہے کہ میں نے اپنی محنت سے کیا اور
گھر اور دولت اور استری اور لڑکوں کو اپنا جان کر اُن کی محبت میں اپنا جنم اکارتھ کھو دیتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا
کہ پورب جنم کے سنسکار سے سب جیو اپنا بدلا لینے کے واسطے دنیا میں آ کر اکٹھا ہوتے ہیں اے دینا ناتھ اس کُبدھی کا

چھوٹنا اور گیان کا پراپت ہونا سوائے آپ کی کرپا کے اور کسی طرح نہیں ہو سکتا جبتک آدمی سنساری مایا سے الگ نہیں ہوتا تب تک آوا گمن سے نہیں چھوٹتا اور جس پر آپ دیال ہو کر گیان دیتے ہیں وہ بھوساگر پار اُتر جاتا ہے نہیں تو بار بار جنم لے کر دُکھ پاتا ہے سو آپ مجھ کو اپنا داس جان کر ایسا گیان دیجئے کہ جس سے میں بھوساگر پار اُتر جاؤں یہ سُن کر متسیہ روپ بھگوان نے جو گیان راجا کو اُپدیش کیا وہ سب گیان اور یوگ سادھنے اور پیدا ہونے دیت اور سوال جواب رشیشوروں کا بستار پوربک متسیہ پُران میں لکھا ہے وہی گیان سُننے سے راجا ستیہ برت پرم گیانی ہو گیا پھر متسیہ روپ بھگوان بولے کہ اے راجا تو آنکھ اپنی بند کرے جیسے ہی راجا نے آنکھ اپنی بند کر کے پھر کھولی تو اپنے کو اُسی ندی کے کنارے آسن پر بیٹھا پایا اور پانی وغیرہ مہاپرلے کا تماشا پھر نہ دکھلائی دیا راجا نے یہ چرتر اور نارائن جی کی مہما دیکھ کر آشچریہ مانا اور من میں سمجھا کہ متسیہ روپ بھگوان نے اپنی مایا سے میری اِچّھا کے موافق یہ تماشا دکھلایا پھر راجہ ستیہ برت گیان پراپت ہونے سے ہری چرنوں میں دھیان لگا کر مُکت ہوا اور متسیہ بھگوان پاتال میں جا کر اپنی گدا سے ہیگریو دیت کو مار کر چاروں وید لے آئے اور برھما جی کو دیکر بیکنٹھ کو پدھارے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا چودھوں منونتروں میں جو جو اوتار پرمیشور لیتے ہیں ان کی کتھا تم سے برنن کی چودھوں منونتر برھما جی کے ایک دن میں بیت جاتے ہیں اور اتنی ہی بڑی ان کی رات بھی ہوتی ہے اُسی دن اور رات کے حساب سے سو برس تک برھما جی جیتے ہیں چھ مہینے سورج اتراین میں رہتے ہیں تب تک دیوتاؤں کا ایک دن ہوتا ہے اور چھ مہینے سورج دکشناین رہتے ہیں تب تک دیوتاؤں کی ایک رات ہوتی ہے شُکل پکش کے پندرہ دن تک پتروں کا ایک دن ہوتا ہے اور کرشن پکش کے پندرہ دن تک پتروں کی ایک رات ہوتی ہے شُکل پکش کو شبھ کہتے ہیں اسی دن اور رات کے حساب سے دیوتا اور پتروں کی عمر سو برس کی ہوتی ہے اتنی کتھا سُنکر راجا پریکشت نے بنتی کی کہ اے مہاراج چودھوں منونتروں اور پرمیشور کے اوتاروں کی کتھا جس کے سُننے سے سنساری جیو بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں آپ کے منھ سے میں نے سُنی اور آپ بھوت اور بھوشیہ اور برتمان (یعنی ماضی و مستقبل وحال) تینوں کال کے جاننے والے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کے منھ سے سوریہ بنشی اور چندر بنشی راجوں کی کتھا جو پہلے ہو گئے ہیں سنوں شکدیو جی یہ بات سُن کر بولے کہ اے راجا تم نے بہت اچّھی بات پوچھی ہم کہتے ہیں سُنو۔ جو کوئی ایسا کہے کہ شکدیو جی نے ویشنو ہو کر سنساری راجوں کا حال کس واسطے کہا سو انھوں نے دو گُن سمجھ کر یہ کتھا کہی تھی ایک یہ کہ جو پہلے راجا دھرماتما اور گیانی سنساری مایا سے برکت ہو کر مُکت ہوئے ان کی کتھا سُننے سے راجا پریکشت کو راج اور شریر چھوڑ دینے کا سوچ نہ ہو گا دوسرے یہ کہ پربرھم پرمیشور نے شری رامچندر کا اوتار سوریہ بنش میں اور شری کرشن چندر اوتار چندر بنش میں ہری بھگتوں کے سکھ دینے کے واسطے دھارن کر کے بہت لیلا کی ہیں وہ لیلا اور کتھا سُن کر سنساری لوگ سب پاپوں سے چھوٹ کر مُکتی پاویں

اسکندھ نواں

کتھا سورج بنشی اور چندر بنشی راجاؤں کی

پہلا ادھیاے

کتھا شرادھ دیو منو کی

راجا پریکشت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی میں نے سب منونتروں کی کتھا آپ کے منھ سے سُنی اور راجا ستیہ برت کا حال جس کو متسیہ روپ بھگوان نے گیان بتلایا تھا سُن کر بہت خوش ہوا اب میں یہ سُننا چاہتا ہوں کہ کس کس راجا نے کون کون منونتر میں راج کیا اب شرادھ دیو منو سورج کے بیٹے جو راج پر ہیں ان کی سنتان کی کتھا بستار[مفصل ۱۲] سے کہیئے یہ بات سُن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا بستار کے ساتھ اس کا حال کوئی سیکڑوں برس میں بھی نہیں کہہ سکتا اس لیے سنچھیپ[مختصر ۱۲] میں اُن کی کتھا کہتا ہوں سُنو کہ جب مہاپرلے ہو کر دُنیا کے چاروں طرف پانی بھر گیا اور کیول نارائن جی برقرار رہ گئے یہ اِچھا اُن کو ہوئی کہ جگت پیدا کر کے اپنا روپ آپ دیکھیں تب ایک پھول کمل کا نارائن جی کی نابھی[ناف ۱۲] سے پرگٹ ہوا اور اُس پھول سے شری برھما جی پیدا ہوئے نارائن جی کی آگیاّ سے انھوں نے مُنو نام بیٹا پیدا کیا اور منو کے ہردے سے مریچی نام پُتر پیدا ہوا اور اُس سے کشیپ نام لڑکا پیدا ہوا کشیپ سے سورج نے جنم پا کر شرادھ دیو منو نام بیٹا پیدا کیا جب شرادھ دیو کے کوئی سنتان پیدا نہ ہوئی تب اُس نے بشسٹھ رشیشور سے بنتی کی کہ آپ کوئی ایسی تدبیر کریں کہ جس میں میرے لڑکا پیدا ہو بشسٹھ جی نے کہا یگیہ کرنے سے تیرے لڑکا پیدا ہوگا جب اُس نے بشسٹھ جی کی آگیا کے مطابق یگیہ کرنا شروع کیا تب منو کی استری نے بشسٹھ جی کے ساتھی براہمن سے جو اگنی کنڈ میں گھی کی آہوتی ڈالتا تھا کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ میرے بہت سُندری لڑکی پیدا ہو تب اُس براہمن نے لڑکی پیدا ہونے کے واسطے منتر پڑھ کر آہوتی اگنی میں ڈالی اس لیے لڑکی پیدا ہوئی بشسٹھ رشیشور نے اُس کا نام اِلا इला رکھا شرادھ دیو بولا کہ اے مہاراج میں نے لڑکا ہونے کے واسطے یگیہ کیا تھا سو بڑا تعجب ہے کہ منتر کا پھل الٹا ہو کر لڑکی پیدا ہوئی بشسٹھ جی بولے کہ اے راجا تیری استری نے لڑکی پیدا ہونے کے واسطے اِچھا رکھ کر آہوتی دینے والے براہمن سے کہدیا تھا کہ میرے لڑکی پیدا ہو اس سے لڑکی پیدا ہوئی جب راجا یہ بات سُن کر من میں چنتا کرنے لگا تب بشسٹھ جی بولے کہ اے راجا تو اُداس مت ہو میں پرمیشور سے بنتی کر کے اس لڑکی کو لڑکا کرا دوں گا یہ بات سنتے ہی راجا خوش ہو گیا اور بشسٹھ جی نے پرمیشور کا دھیان کر کے جب اپنے برھم تیج سے اُن کی استوتی کی تب بیکنٹھ ناتھ درشن دیکر بولے کہ تم کیا چاہتے ہو بشسٹھ جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی لڑکا ہو جائے پرمیشور بولے کہ

بہت اچھّا ایسا ہی ہوگا یہ بات نارائن جی کے مُنھ سے نکلتے ہی جب وہ لڑکی بہت سندر روپ لڑکا ہوکر کھیلنے لگی تب راجا نے اُس کا نام سُدیمن सुद्युम्न رکھ کر بڑی خوشی منائی اور براہمنوں اور منگتوں کو منھ مانگا دان اور دکشنا دیکر اُس کو راج گدی پر بٹھا دیا جب وہ دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگا تب ایک دن پرمیشور کی اِچّھا سے اُتّر دِشا इलावृत الاورت کھنڈ میں شکار کھیلنے گیا تو ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتا ہوا امبکا بن میں جا پہونچا وہاں پہونچتے ہی راجا استری ہوگیا اور اُس کی سواری کا گھوڑا بھی گھوڑی ہوگیا اور جتنے سیوک لوگ اُس راجا کے ساتھ اس جنگل میں پہونچے تھے سب استری ہوگئے یہ حال اپنا دیکھتے ہی وہ لوگ شرمندہ ہوکر ایک دوسرے سے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے جب کسی کا کچھ بس نہیں چلا تب اِچّھا پرمیشور کی اسی طرح جان کر سبھوں نے دھیرج دھرا اتنی کتھا سُن کر راجا پریکشت نے پوچھا کہ اے مُنی ناتھ وہ لوگ اُس جنگل میں جا کر کس سبب سے استری ہوگئے تھے اس کا حال کہیئے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا اُس جنگل میں شری مہادیو جی اور شری پاربتی جی ننگے ہوکر بہار کر رہے تھے اُسی سمے سنکادِک چاروں بھائی اُن کا درشن کرنے وہاں گئے جیسے ہی انھوں نے دونوں کو ڈنڈوت کی ویسے ہی پاربتی جی نے ان لوگوں کو دیکھتے ہی بہت لجّت ہوکر آنکھیں اپنی نیچی کرلیں تب رشیشور لوگ اُداس ہوکر وہاں سے نرناراین کا درشن کرنے کے واسطے بدری کیدار کو چلے گئے تب پاربتی جی نے مہادیو جی سے کہا کہ آپ کوئی جگہ بہار کرنے کے واسطے نہ بنوا کر مجھے جنگل میں لاکر شرمندہ کرتے ہیں آج مارے شرم کے مجھ سے کسی کو اپنا منھ دکھلایا نہیں جاتا یہ سُن کر شری مہادیو جی بولے اے پران پیاری تم اُداس مت ہو ہم اس جنگل کو ایسا شاپ دیتے ہیں کہ آج سے جو کوئی دیوتا اور دیت یا آدمی یا جانور وغیرہ مرد اس جنگل میں آوے گا وہ عورت ہو جائے گا اسی سبب سے راجا سُدیمن استری ہوگیا شیو بھولاناتھ ہمیشہ شری پاربتی جی کے ساتھ وہاں بہار کرتے ہیں اور سولہ ہزار سہیلیاں گرجا دیوی کی سیوا میں آٹھوں پہر بنی رہتی ہیں وہاں سوائے مہادیو جی کے دوسرا پُرش نہیں جا سکتا جبکہ راجا سُدیمن استری ہو جانے سے مارے شرم کے اپنے گھر نہ جا سکا تب اپنے ساتھیوں سمیت بیاکل ہوکر اُسی جنگل میں چاروں طرف پھرنے لگا اُس جنگل کے دکھن طرف کی حد پر چندرما کا بیٹا بُدھ بیٹھا ہوا تپ کرتا تھا ایکا ایک راجا سُدیمن استری روپ پھرتا ہوا اُسی جگہ جا نکلا اور بُدھ تپسی ہوتے پر بھی اُس کے روپ پر موہت ہوگیا سُدیمن استری روپ کا بھی من اس پر چلایمان ہوا تب دونوں نے آپس میں گندھرب بیاہ کر لیا اور وہاں رہ کر بھوگ بلاس کرنے لگے جب بُدھ کی آگیا کے مطابق سُدیمن کے ساتھ والے جو وہ بھی استری ہوگئے تھے پہاڑ پر چلے گئے تب اُن کو گندھرب لوگ استری سمجھ کر اپنے لوک کو اُٹھالے گئے جب استری روپ سُدیمن کے پُرورُوا نام بیٹا بُدھ سے پیدا ہوا تب ایک دن سُدیمن نے بششٹھ گرو کا دھیان کرکے اُن کو یاد کیا جب بششٹھ رشیشور انتریامی اُس کے پاس آکر پرگٹ ہوئے تب سُدیمن اپنا حال اُن سے کہہ کر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مُنی ناتھ ایسی کرپا کیجئے کہ جس میں مجھ کو پھر پُرش کا تن ملے یہ بات سُن کر بششٹھ جی بولے کہ تو دھیرج دھر میں تیرے واسطے تدبیر کرتا ہوں جب بششٹھ رشیشور نے سُدیمن پر دیال ہوکر شری گوری شنکر کا دھیان کرکے اُن کی استوتی کی تب شری شیو شنکر اور گرجا دیوی درشن دے کر بڑی خوشی سے

بولے کہ تم کیا چاہتے ہو تب بششٹھ جی نے ڈنڈوت کرکے بنے کی کہ اے مہا پربھو آپ کرپا کرکے سُدیمن کو پھر پُرش
بنا دیجئے یہ سُن کر شری پاربتی جی بولیں کہ سُدیمن امبکا بن میں جانے سے استری ہوگیا ہے اور امبکا بن کو مہادیو سوامی
نے شاپ دیا ہے وہ مِٹ نہیں سکتا پاربتی جی کے یہ کہنے پر بھی شری مہادیو جی دیال ہو کر بولے کہ اے بششٹھ مونی
سُدیمن ایک مہینہ پُرش اور ایک مہینہ استری رہے گا یہ کہہ کر شری مہادیو جی شری پاربتی سمیت وہاں سے انتردھان
ہو گئے اور راجا سُدیمن اُسی سمے پُرش ہو کر پورروا اپنے بیٹے کو ساتھ لیے ہوئے اپنی راج دھانی چلا آیا سو وہ ایک
مہینہ پُرش ہو کر راج کاج کرتا تھا اور دوسرے مہینے استری رہنے سے روگ کے بہانے سے راج مندر میں رہتا
تھا جب پُرش ہونے پر سُدیمن کو اپنی استری سے تین بیٹے اور پیدا ہوئے تب اُس نے کچھ دن راج گدّی کا سکھ
بھوگ کر من اپنا سنساری مایا سے الگ کر لیا اور دکھن دیش کا راج اپنے تینوں بیٹوں کو جو استری سے پیدا ہوئے
تھے دے دیا اور اپنی نج راج گدی پُروروا بیٹے کو جو بُدھ سے پیدا ہوا تھا بٹھا کر آپ بن کو چلا گیا اور کچھ دن ہری
بھجن کر کے مُکت ہو گیا راجا پوروروا سے چندر بنشی اور سدیمن کے دوسرے بیٹوں سے سوریہ بنشی کُل چلا۔

دوسرا ادھیائے

کتھا شرادھ دیو کی دوسری سنتانوں کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت جب راجا سُدیمن بن میں اپنا تن تیاگ کر مُکت ہوا تب شرادھ دیو اُسکے
باپ نے اور سنتان پیدا ہونے کے لئے پرمیشور کا تپ کیا پرمیشور کی کرپا سے اُس کی شردھا نام استری سے دس
بیٹے اور پیدا ہوئے اُس نے بڑے بیٹے کا نام اکشواکو इक्ष्वाकु رکھا اور دوسرا بیٹا پرکھندھر نام کا ہوا یہ بششٹھ گُرو
کی گئو بِس دن کو چرا کر رات کو اُن کی رکھواری کرتا تھا ایک دن برسات میں رات کو شیر نے ایک گائے کو پکڑ لیا گائے
کا چلانا سُن کر پرکھندھر اُٹھا اور اُس نے بجلی کی چمک میں شیر کو دیکھ کر تلوار اُس پر چلائی وہ تلوار شیر کا ایک کان
کاٹ کر گائے کے لگی جس سے وہ گائے مر گئی پرات سمے بششٹھ جی نے اُس گائے کو دیکھ کر پرکھندھر سے کہا کہ
تو نے گائے تلوار سے مار ڈالی ہے اس لیے تو شودر ہو جا گرو کے شاپ سے پرکھندھر نے وہ تن اپنا چھوڑ کر اہیر
کے گھر جنم پایا سو وہ اُس تن میں برہم چریہ رہ کر ہری بھجن کرنے لگا اور جنگل میں آگ لگنے سے اپنی اِچھا سے جل کر
مُکت ہو گیا کوی कवि نام تیسرا بیٹا راجا کا پرم ہنس ہو گیا اور کرُش نام چوتھے بیٹے سے کارُوش ذات کشتریوں کی پیدا ہو کر
اُتر دشا کا راج کیا درشٹی دھرک दृष्ट धृक نام پانچویں بیٹے کے بنش میں دھارشٹ धारष्ट ذات کشتری پیدا ہوئے
یہ لوگ اپنی کریا کرم سے براہمن ہو گئے نرگ नृग نام چھٹویں بیٹے کے بنش میں سُمنت سے اگنی تک تو کشتری رہے پھر
اگنی کے بنش میں براہمن ہو گئے نبھگ नभग نام ساتویں بیٹے کی اولاد میں نابھ آدک سے لے کر کئی پیڑھی
کے پیچھے مروت मरुत्त نام ایسا پرتاپی اور چکرورتی راجا ہوا کہ جس کے برابر کسی راجا نے یگیہ نہیں کیا

اُس کے یگیہ میں سب برتن بھوجن کرنے اور پانی پینے اور چیز رکھنے کے واسطے سونے کے بنے تھے اُس نے براہمنوں اور رشیشوروں کو اپنے یگیہ میں اتنا دان دیا کہ کسی کو کچھ اِچھّا نہ رہی اور اُس کے بنش میں ترن بندو तृणाबिन्दु نام راجا ہوا اُسی اپسرا کا پتی ہوا الم بُکا अलम्बुका نام اپسرا سے اڑبڑا इडबिडा نام لڑکی پیدا ہوئی جو بشروا विश्रवा رشیشور کو بیاہی گئی جس سے کبیر پیدا ہوئے ترن بندو راجا کے بشال نام کے ایک بیٹے نے بیشالی پوری بسائی اُس کے بنش میں ہیم چندر اور سوم دت آدک بہت سے دھرماتما راجا ہوئے تھے۔

تیسرا ادھیائے

کتھا شرادھ دیو منو کے سنتان پیدا ہونے کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریکشت اُسی شرادھ دیو منو کا بیٹا شریاتی शर्याति نام راجا ہوا اُس کے یہاں سُکنیا نام ایک لڑکی بہت سندری پیدا ہوئی راجا اُس سے بہت پریت رکھتا اور آٹھوں پہر اُس کو اپنے ساتھ رکھتا تھا ایک دن راجا اپنی رانی اور کنیا سمیت شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں جا کر جہاں پر چیون च्यवन رشیشور کا استھان تھا ڈیرا کیا سُکنیا اپنی سہیلیوں کو ساتھ لے کر اُس ڈیرے کے پاس پھرنے لگی تب اُس نے ایک ڈھیر مٹی کا جس میں دو چھید چمکتے تھے دیکھ کر بالکپن کے کارن اُن دونوں چھیدوں میں کانٹا چبھو دیا جب اُن سے کہ وہ دونوں آنکھیں چیون کی تھیں خون بہنے لگا تب راجا کی لڑکی مارے ڈر کے گھبرا کر وہاں سے سہیلیوں سمیت اپنے ڈیرے میں چلی آئی رشیشور مہاراج کے دُکھ پانے سے اُسی ساعت راجا کی فوج میں سب چھوٹے بڑے آدمی اور اونٹ اور گھوڑے اور ہاتھی آدک کا مل اور موتر بند ہو گیا اور پیٹ میں درد ہونے لگا تب راجا نے یہ دشا سب کی دیکھتے ہی بیاکل ہو کر بن باسیوں سے پوچھا کہ یہ کیسا استھان ہے کہ ہماری فوج کے لوگ دُکھی ہوئے ہیں وہاں کے لوگوں نے کہا کہ یہ استھان چیون رشی کے رہنے کا ہے یہ بات سنتے ہی راجا اُس رشیشور کا استھان ڈھونڈھتا ہوا اُسی جگہ پر جہاں خون بہتا تھا جا پہونچا تب اُس نے خون دیکھ کر اپنے گیان سے جانا کہ اسی ٹیلے میں چیون رشیشور کا شریر مٹی میں چھپ گیا ہے اور وہ پرمیشور کے دھیان میں ایسے لین ہو رہے ہیں کہ جن کو اپنے تن بدن تک کی خبر نہیں ہے یہ خون رشیشور کی دونوں آنکھوں میں کانٹا چبھونے سے بہتا ہے یہ حال دیکھ کر راجا اپنی فوج والوں سے کانٹا چبھونے کا حال پوچھنے لگا تب راجا کی لڑکی بولی اے پتا جی یہ قصور مجھ سے انجان میں ہوا ہے راجا یہ بات سُن کر پہلے بہت اُداس ہوا پھر اُس ٹیلے کے پاس کھڑا ہو کر بہت بلند آواز سے اُن رشیشور کی استوتی کی اور اپنے ہاتھ سے وہ مٹی جس سے رشیشور مہاراج کا بدن چھپ گیا تھا ہٹائی جب چیون رشیشور وہ آواز سُن کر سمادھی سے جاگے اور ساودھان ہوئے تب راجا نے اُن کو ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کی کہ اے مُنی ناتھ یہ اپرادھ انجان میں میری لڑکی سے ہوا ہے اُس نے آپ کی آنکھوں میں کانٹا چبھو دیا اِس سے میں آپ کو اپنی لڑکی دیتا ہوں آپ

ایسا آشیرباد دیجیے کہ جس سے میری فوج کا دُکھ مٹ جائے چیوَن رشیشور نے راجا کے استوتی کرنے سے خوش ہو کر
ایسا بردان دیا کہ سب کے پیٹ کا درد جاتا رہا تب راجا اپنی لڑکی چیوَن رشیشور کے پاس چھوڑ کر وہاں سے فوج
سمیت راج مندر چلا آیا اور چیوَن رشیشور پھر پرمیشور کے دھیان میں سمادھی لگا کر چودہ [۱۴] برس تک آنکھ بند کیے ہوئے
بیٹھے رہے راجا کی لڑکی بھی اتنے دن تک بغیر اناج اور پانی کے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی رہی وہ ایسی
سندری تھی کہ اندر نے اُس کے پاس آ کر کہا کہ تو یہاں اتنا دُکھ کیوں سہتی ہے میرے ساتھ چل میں تجھ کو اندرانی
بنا کر سُکھ دوں گا اسی طرح کُبیر آدِک کئی دیوتاؤں نے آ کر اُس کو بہت طرح اپنے ساتھ چلنے کو کہا لیکن اُس پتی برتا
لڑکی نے کسی کی طرف آنکھ اُٹھا کر کبھی نہیں دیکھا چیوَن رشیشور کو اپنا پتی اور پرمیشور سمجھ کر اُن کے چرنوں میں دھیان
لگائے کھڑی رہی جب اُس کو کھڑے کھڑے چودہ [۱۴] برس بیت گئے تب چیوَن رشیشور نے سمادھی سے جاگ کر کیا دیکھا
کہ راجا کی لڑکی اُسی طرح ہاتھ جوڑے سامنے کھڑی ہے اور اُس کے بدن میں صرف ہڈی اور چمڑا رہ گیا ہے ایسا
پتی برتا دھرم اُس کا دیکھ کر چیوَن رشیشور بہت خوش ہوئے اور انھیں دنوں پرمیشور کی اِچھا سے اشونی کمار وید
وہاں آئے اور رشیشور کو ڈنڈوت کر کے بنے کی کہ مہاراج جو آگیا ہو وہ ہم آپ کی سیوا کریں چیوَن رشیشور بولے
کہ ہماری آنکھیں اچھی کر کے ہم کو جوان کر دو تو ہم تم کو منھ مانگی چیز دویں جب اشونی کُمار نے دواؤں کا کنڈ بنا رشیشور
کو اُس میں نہلایا تو اُسی ساعت چیوَن رشیشور کی آنکھیں اچھی ہو کر وہ بہت سُندر سولہ [۱۶] برس کی عمر کے ہو گئے
تب راجا کی لڑکی اُن کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور چیوَن رشیشور نے آدک پوربک اشونی کمار سے کہا کہ جو کچھ
تم مانگو وہ تم کو دوں یہ بات سُن کر اشونی کُمار अश्विनी कुमार نے کہا کہ اے مہاراج ہم دیوتاؤں کا علاج کرتے
ہیں اس لیے دیوتا ہم کو بھوجن کرنے کے واسطے اپنی پنگت میں نہیں بٹھاتے اور سُوم یگیہ सोमयज्ञ میں ہمارا بھاگ نہیں
دیتے سو آپ دیال ہو کر ایسا کر دیجیے کہ جس میں ہم بھی اپنا بھاگ پاویں رشیشور بولے کہ تم دھیرج رکھو تمھارا منورتھ پورا
ہوگا جب اشونی کمار یہ بردان پا کر آنند پوربک وہاں سے بدا ہوئے تب رشیشور نے راجا کی بیٹی سے کہا کہ میں تپسی
ہوں سنساری سُکھ کی اِچھا نہ رکھ کر ہمیشہ برکت رہتا ہوں لیکن تیرے پتی برتا دھرم سے بہت خوش ہوں اِس لیے
سنساری سُکھ کے سب سامان سمیت تیرے ساتھ بھوگ بلاس کروں گا ایسا کہہ کر رشیشور مہاراج نے اپنے یوگ بل
سے اُسی جگہ ایک مکان سونے کا رتنوں سے جڑا ہوا باغ اور تالاب وغیرہ سمیت ایسا پیدا کر دیا کہ جس میں ہر ایک اچھا
سے سب سامان سنساری سُکھ کا رکھا تھا تب رشیشور نے راجا کی بیٹی سے کہا کہ تو اس تالاب میں اسنان کر جیسے ہی اُس نے
تالاب میں غوطہ مارا ویسے ہی سولہ [۱۶] برس کی کنیا کے سمان سُندری ہو گئی اور ہزار داسی روپ وتی سُندر گہنا اور کپڑا پہنے اُس کے
ساتھ تالاب میں سے پرگٹ ہوئیں جب انھوں نے راجا کی بیٹی کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر سولھوں سنگار اُس کا کیا تب
چیوَن رشیشور اُس راج کنیا سے اپنا بواہ کر کے اُس کے ساتھ بھوگ بلاس کرنے لگے کچھ دن بیتے ایک دن راجا شریاتی
نے اپنی استری سے کہا کہ جس دن سے ہم اپنی پران پیاری بیٹی کو جنگل میں رشیشور کو سونپ آئے ہیں تب سے کچھ حال
اُس کا نہیں پایا اور بنا کام اُس کو اپنے گھر بُلا نہیں سکتے سو ہم چاہتے ہیں کہ اپنے یہاں یگیہ کر کے چیوَن رشیشور کو

لڑکی سمیت اپنے گھر بلادیں تو لڑکی کا حال بخوبی معلوم ہوا اور اُس کو دیکھ کر اپنی آتما ٹھنڈی کریں جب رانی نے بھی یہ بات پسند کی تب راجا گییہ کی تیاری کر کے چیون رشیشور کو بلانے گیا اور اُن کے استھان پر پہونچ کر کیا دیکھا کہ وہاں ٹیلا اور جھونپڑی نہ ہوکر ایک سُندر مکان باغ اور تالاب سمیت بنا ہے اُس کو دیکھتے ہی راجا نے آشچریہ مان کر اپنے من میں کہا کہ اس جنگل میں ایسا مکان کس نے بنوایا جس سمے راجا وہاں کھڑا ہوا یہی بچار کر رہا تھا اُسی سمے راجا کی لڑکی داسیوں سمیت تالاب پر اسنان کرنے کے واسطے محل سے باہر نکلی تو اُس نے راجا کو دیکھتے ہی بڑی خوشی سے اُن کے پاس آئی لیکن راجا اُس سے نہیں بولا اور اُس کی شان و شوکت دیکھ کر دنگ رہ گیا تب راجا کی بیٹی بولی کہ اے پتا تم نے مجھ کو نہیں پہچانا جو گلے نہیں لگایا راجا بولا کہ تیرے ماں باپ کا اُتم کُل ہے اور تو نے دوسرا پتی کر کے کُل کو داغ لگایا یہ بات سُن کر وہ بولی کہ آپ ایسا سندیہہ نہ کریں میں نے دوسرا پتی نہیں کیا یہ سب دولت اور حشمت جو آپ دیکھتے ہیں رشیشور مہاراج نے اپنے یوگ بل سے پرگٹ کی ہے یہ بات سُنتے ہی راجا نے بڑی خوشی سے اپنی لڑکی کو پیار کیا اور جب مندر میں جا کر چیون رشیشور کو اشونی کُمار کے جیسا بہت خوبصورت اور جوان دیکھا تب آنند پُوربک اُن کو ڈنڈوت کر کے بنے کی کہ مہاراج میں شُوم یگییہ کرنا چاہتا ہوں آپ بھی دیا کر کے اُس یگییہ میں چلیے چیون رشیشور یہ بات مان کر استری سمیت راجا کے یہاں گئے رانی اپنی بیٹی اور داماد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی جب چیون رشیشور نے راجا کے یہاں یگییہ کرانا شروع کیا اور سب دیوتا اور رشیشور وہاں آئے تب چیون نے دیوتاؤں سے کہا کہ یگییہ میں اشونی کمار کا بھی بھاگ دو یہ بات سُن کر اندر بولے کہ اشونی کمار وئید ہیں روگیوں کو چھوتے ہیں اس لیے ان کو یگییہ کا بھاگ نہیں دینا چاہیے چیون بولے کہ اے اندر میں اشونی کمار کو یگییہ کا بھاگ دینے کے واسطے بچن دے چکا ہوں اس لیے ضرور ان کو بھاگ دوں گا یہ بات سُن کر اندر کرودھ کر کے بولے کہ اے رشیشور جو تم ہمارا کہنا نہ مان کر اشونی کمار کو یگییہ میں بھاگ دوگے تو ہم تم کو مار ڈالیں گے ایسا کہہ کر جیسے چیون رشیشور کو مارنے کے واسطے اندر نے گدا اٹھائی ویسے ہی رشیشور کی آگیا اور پرمیشور کی اچھا سے اندر کا ہاتھ اُسی طرح سے اُٹھا رہ گیا اندر نے گدا مارنے کے واسطے بہت چاہا لیکن اُس کا ہاتھ نیچے کو نہیں جھکا جب اندر اپنی کرنی سے شرمندہ ہو کر ہاتھ اٹھے رہنے سے دُکھ پانے لگا تب دیوتا اور رشیشور جو وہاں پر بیٹھے تھے اندر سے کہنے لگے کہ تم نے چیون مہاتما سے جیسا انوچت بیوہار کیا ویسا ڈنڈ پایا اب تم اپنا اپرادھ اُنھیں سے چھما کراؤ جب اندر نے ہار مان کر اس طرح بنے کی کہ آپ مہاتما پروش ہیں میں آپ کی مہما کو نہ جان کر اپنے پھل کو پہونچا اب دیال ہو کر میرا اپرادھ چھما کیجیے اور اشونی کمار کا بھاگ یگییہ میں دیجیے ہم سب دیوتاؤں کو آپ کا کہنا منظور ہے جب چیون رشیشور نے اندر کو دین دیکھ کر اپنے ہاتھ سے اُس کا ہاتھ جھکا دیا تب اندر کا ہاتھ نیچے جھک کر جیون کا تیوں ہو گیا جب چیون رشی اور دیوتاؤں نے اشونی کمار کا بھاگ یگییہ میں دے کر اُن کو اپنی پنگت میں بٹھا کر کھلایا اور راجا کا یگییہ اچھی طرح پورا ہوا اشونی کُمار بھی خوش ہوئے تب سب دیوتا اور منی اور چیون رشیشور اپنے اپنے مقام کو

چلے گئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا جو کوئی پرمیشور کے شرن میں جا کر اُن کا تپ اور اسمرن کرتا ہے اُسکو لوک اور پرلوک دونوں جگہ سُکھ ہوتا ہے کوئی اُس کو دُکھ نہیں دے سکتا وہ آدمی جو کچھ منہ سے کہتا ہے یا جس چیز کی چاہنا کرتا ہے نارائن جی سب بات اور منورتھ اُس کا پورن کرتے ہیں اے راجا پرکیشت اسی شرادھ دیو کے بنش میں ریوت نام راجا بڑا پرتاپی ہوا اُس کے یہاں ایک لڑکی بہت خوبصورت اور بُدھمتی ریوتی نام پیدا ہوئی جب راجا نے اُس لڑکی کو بیاہنے کے لائق دیکھا تب اپنے من میں بچار کیا کہ سب جگت پیدا کرنے والے برھما جی ہیں میں اُن سے جا کر پوچھوں کہ کون شخص بہت خوبصورت ہے جس راجا کے بیٹے کو وہ خوبصورت بتلادیں اُسی کو میں اپنی لڑکی بیاہ دوں ایسا بچار کر راجا اپنی لڑکی سمیت برھم لوک کو گیا برھما جی نے اُس کو بڑا راجا سمجھ کر آدر سے بیٹھالا اُس سمے برھما جی کی سبھا میں گندھرب لوگ گاتے تھے اس لیئے راجا نے کچھ کہنا اُچیت نہ جان کر بچار کیا کہ جب گانا بند ہو جائے تب میں اپنا منورتھ کہوں ایسی اِچھا سے راجا وہاں تھوڑی دیر تک بیٹھا رہا جب گندھرب لوگ گا چکے تب راجا نے برھما جی سے بنیے کی کہ جو راجکمار آپ کے نزدیک بہت سُندر ہو اُس کو بتا دیجئے تو میں اس لڑکی کا بیاہ اُس سے کر دوں برھما جی بولے کہ جب سے تم میرے پاس آئے ہو تب سے دنیا میں ستائیس ۲۷ یگ بیت گئے جو راجا تمھارے سامنے دنیا میں تھے وہ سب مر گئے اب اُن کے بنش میں کوئی دوسرا راجا دھرماتما نہیں رہا اس واسطے تم اپنی بیٹی بلدیو جی کے بیٹے بلبھدر جی کو جو شیش ناگ کے اوتار ہیں بیاہ دو تب راجا ریوت نے برھما جی کی آگیا سے اپنی لڑکی ریوتی بلبھدر جی کو بیاہ دی اور راجا بن میں جا کر ہری بھجن کر کے مکت ہوا ریوتی ست یگ کی کنیا اکیس ہاتھ لمبی تھی اس لیئے بلدیو جی نے ہل سے داب کر اُس کا بدن اپنے برابر چھوٹا کر لیا۔

چوتھا ادھیائے

کتھا راجا امبریش کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرکیشت راجا شریاتی کے بنش میں راجا امبریش ایسا ویشنو اور پرم بھگت ہوا کہ جس پر براہمن کا شاپ نہیں لگا اتنا سُن کر راجا پرکیشت نے پوچھا کہ اے مہاراج یہ بڑے آشچریہ کی بات ہے کہ براہمن کا شاپ جھوٹا ہو جائے ایسے پرم ویشنو راجا کو براہمن نے کس واسطے شاپ دیا اس کا حال کہئے شکدیو جی بولے کہ اے راجا اس کی کتھا اس طرح پر ہے کہ راجا امبریش اندریوں کا سُکھ چھوڑ کر تپ اور پوجا نارائن جی کی سچے من سے کر کے ہری چرنوں میں دھیان لگائے ہوئے راج کرتا تھا اُس کے یگیہ میں دیوتا لوگ رشیشوروں اور براہمنوں کا روپ دھر کر اپنا بھاگ لینے آتے تھے وہ راجا دن رات مُکھ سے پرمیشور کا اسمرن اور ہاتھوں سے ٹھاکر جی کی پوجا اور سیوا اور آنکھوں سے ہری چرنوں کا درشن دھیان میں کر کے کانوں سے کتھا اور لیلا اوتاروں کی سُن کر سنساری بیوہار سپنے کے سمان جانتا تھا اس لیئے نارائن جی نے دیال اسکو پرم بھگت جان کر اُسکے راج

اور دیش کی رکشا اپنے سُدرشن چکر سے کرتے تھے راجا کی استری بھی پرم ویشنوی اور پتی برتا تھی راجہ اور رانی دونوں پرمیشور کی بھگتی اپنے ہردے میں رکھ کر دشمی کو سنیم संयम اور ایکادشی کو نرجل برت کرتے تھے دوادشی کے دن راجا ساٹھ کروڑ گوئیں بڑھی پوربک براہمنوں کو دان دے کر اور اُن کو بھوجن کھلا کر آپ برت کا پارن کرتے تھے ایک بار ایکادشی کے دوسرے دن دو گھڑی دوادشی تھی اُسی دن پرات سمے دُرباسا رشیشور نے اٹھاسی ہزار رشیشور سمیت واسطے پرکشا لینے دھرم کی راجا امبریش کے یہاں آ کر بھوجن مانگا راجا نے رشیشور کا آدر کر کے بنے کی کہ مہاراج بھوجن سب تیار ہے دُرباسا بولے کہ ہم اسنان کر آویں تب بھوجن کریں ایسا کہہ کر یمنا جی کے کنارے اسنان کرنے چلے گئے اور وہاں جان بوجھ کر پوجا اور اسنان میں دیر لگائی جب درباسا نہ آئے اور دوادشی بیتنے لگی تب راجا نے گھبرا کر براہمنوں سے پوچھا کہ دُرباسا رشیشور اسنان کر کے نہیں لوٹے اور دوادشی بیتا چاہتی ہے تریودشی میں برت کا پارن نہیں ہوتا سو اب کیا کرنا چاہیئے براہمنوں نے آگیا دی کہ دوادشی میں ٹھاکر جی کے چرنامرت سے برت کا پارن کر لے چلّو بھر پانی پینا بھوجن کی گنتی میں نہیں ہے راجا نے براہمنوں کی آگیا سے دوادشی میں چرنامرت سے پارن کر لیا ایک ساعت پر دوادشی بیت گئی تب دُرباسا رشیشور اشنان کر کے آئے راجا نے بڑی خوشی سے اُن کو بھوجن کرنے کے واسطے کہا تب رشیشور بولے کہ اے راجا تو ہمیشہ اپنے برت کا پارن دوادشی میں کرتا تھا آج اس ساعت دوادشی بیت گئی تو نے پارن کیا یا نہیں راجا نے کہا کہ مہاراج میں نے کچھ بھوجن نہ کر کے براہمنوں کی آگیا کے مطابق چرنامرت سے پارن کر لیا یہ بات سنتے ہی دُرباسا کرودھ کر کے بولے کہ تو نے ہم کو دوادشی میں بھوجن کرانا کہہ کر بنا آئے ہمارے برت کا پارن کر لیا ایسا تجھ کو نہیں چاہیئے تھا یہ کہہ کر کرودھ کر کے دُرباسا نے ایک لٹ کو اپنی جٹا سے نوچ کر پرتھوی پر ٹپکا تو اُسی سمے کرتیا कृत्या نام استری ہتھیار لیے پرگٹ ہو کر راجا کو مارنے دوڑی اسے پرکشت دُرباسا نے بنا اپرادھ راجا کو مارنا چاہا تھا اس لیے نارائن جی نے دُرباسا رشیشور کا ادھرم سمجھ کر سُدرشن چکر کو آگیا دی کہ تو جا کر راجا کی رکشا کر سو اُسی سمے سُدرشن چکر وہاں آ کر پرگٹ ہوا سُدرشن چکر کے پرکاش سے کرتیا کا بدن جلنے لگا اور وہ بیاکل ہو کر بھاگی سُدرشن چکر درباسا رشیشور کو بھی جلانے کے واسطے چلا تب دُرباسا وہاں سے اپنا پران لے کر بھاگے اور سُدرشن چکر نے اُن کا پیچھا کیا تب وہ بھاگ کر برُون کُبیر اور اندر وغیرہ کے لوک میں اس اِچھا سے گئے کہ کوئی دیوتا اُن کی رکشا کرے لیکن کسی دیوتا کو ایسی سامرتھ نہیں ہوئی جو رشیشور کو بچا سکے جب دُرباسا نے کہیں اپنا بچاؤ نہیں دیکھا تب برہم لوک میں دوڑے گئے برہما جی اُن کو دیکھتے ہی بولے کہ اے دُرباسا تم نے اُن آدی پُرش بھگوان کے بھگت کا اپرادھ کیا ہے جو ایشور ہم سب کے مالک ہیں اور پلک مارتے میں تینوں لوک کا ناش کر سکتے ہیں ہم تمہاری رکشا نہیں کر سکتے تب دُرباسا وہاں سے بھی نراش ہو کر شری مہادیو جی کی شرن میں گئے تب شری مہادیو جی بولے کہ اے دُرباسا پرمیشور کی مایا سے ہم سب لوگ پیدا ہوئے ہیں لیکن اُن کی مایا کا بھید ہم اور نارد اور سنکادک اور برہما جی اور کپل دیو آدک کوئی نہیں جان سکتے تم اُنھیں پربرہم کی شرن میں جاؤ تو بچو گے مجھ کو ایسی سامرتھ

نہیں ہے جو تمھاری رکشا کر سکوں جب دُرباسا نے دیکھا کہ سوائے پرمیشور کے کوئی دوسرا تینوں لوک میں میری رکشا کرنے والا نہیں ہے تب بیکنٹھ ناتھ کی شرن میں گئے اور استوتی کر کے بنے پوربک کہا کہ میں نے تمھارے بھگت کا اپمان کیا ہے اس لیے سُدرشن چکر مجھ کو مارا چاہتا ہے سو میں آپ کی شرن میں آیا ہوں شرن آئے کی لاج رکھ کر میری رکشا کیجئے یہ بات سُن کر بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے دُرباسا ہم تینوں لوک کے مالک ہیں لیکن اپنے بھگت پر ہمارا کچھ بس نہیں چل سکتا ہم بھگت کے آدھین رہتے ہیں ہم کو اپنے بھگت جیسے پیارے ہیں ایسا ہم کو اپنی لکشمی جی اور اپنا بدن بھی پیارا نہیں ہے جس طرح پتی برتا استری اپنی سیوا سے پتی کو بس میں کر لیتی ہے اسی طرح ہم اپنے بھگت کے بس میں رہتے ہیں نرگن بھگت سب سنساری سُکھ چھوڑ کر سوائے دھیان ہری چرنوں کے دوسری کچھ اِچھّا نہیں رکھتے ہم کو اپنا اِشٹ دیو جان کر منسا باچا کرمنا سے چاہتے ہیں اس لیئے ہم اُن کا بچن مٹا نہیں سکتے ہم کو اپنے بچن ٹل جانے کا کچھ سوچ نہیں ہوتا لیکن ہمارے بھگت کا کہنا کوئی مٹا نہیں سکتا سو ہے دُرباسا ہمارے بھگت بڑے دیال ہوتے ہیں کرودھ کو اپنے بس میں رکھتے ہیں اور کسی کا اَن بھلا نہیں چاہتے ہیں جو راجا امبریش اپنے انتہ کرن سے کرودھ کرتے تو تم اُسی جگہ جل کر بھسم ہو جاتے تم راجہ امبریش ہمارے بھگت کی شرن میں جاؤ وہی تمھاری رکشا کریں گے نہیں تو سُدرشن چکر سے نہ بچو گے

ادھیائے پانچواں۵ - آنا دُرباسا رشیشور کا راجہ امبریش کے پاس

شکدیو جی بولے اے راجہ پرکیشت جب دُرباسا رشیشور بھگوان سے بھی نراش ہوئے تب وہ بہت لجت ہو کر راجہ امبریش کے پاس آئے اور ڈنڈوت کر کے کھڑے رہے راجہ یہ دشا اُن کی دیکھتے ہی اپنے دھرم اور دیا سے کہ دشمن کا بھی دُکھ نہیں دیکھ سکتے تھے سُدرشن چکر کی استوتی کرنے کے پیچھے رو کر بولے کہ اے سُدرشن چکر دُرباسا رشیشور کو براہمن جان کر اِن کی رکشا کرو کیونکہ تمھارے مالک برہمنیہ ब्रह्मण्य دیو ہیں میں بھی براہمن کا بھگت ہوں اس لیئے مجھ سے براہمن کا دُکھ دیکھا نہیں جاتا میں نے آج تک جو دھرم کیا ہو اُس کے پھل سے دُرباسا کچھ دکھ نہ پاویں یہ بچن راجہ امبریش کا سُنتے ہی سُدرشن چکر نے اپنا تیج ٹھنڈا کر لیا تب راجہ نے دُرباسا سے جو آنکھ نیچی کئے کھڑے تھے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج سب پدارتھ بنے ہیں چل کر بھوجن کیجئے دُرباسا نے چھتیس پرکار کے بنجن بڑے آنند سے بھوجن کئے اے راجہ پرکیشت دُرباسا سُدرشن چکر کے ڈر سے آکاش اور پاتال میں ایک برس تک بھاگا کیئے اور راجا امبریش برس دن تک برابر ویسے ہی اُسی جگہ کھڑے رہ کر اس بات کا سوچ کرتے رہے کہ میرے سبب سے رشیشور اِتنا دُکھ پاتے ہیں برس دن تک وہی بھوجن جو دُرباسا رشی کے واسطے بنا تھا ہری اِچھّا سے ٹھنڈا نہیں ہوا جب براہمنوں کو بھوجن کرا کے راجہ نے بھی پرساد پایا تب دُرباسا رشیشور بہت ادھینتا سے بولے کہ ہے راجہ میں آج تک ہری بھگتوں کی مہما نہیں جانتا تھا کہ پرمیشور کے بھگت سب سے زبردست ہیں تم دھنیہ ہو جو مجھ اپرادھی کے واسطے برس دن تک کھڑے رہ چنتا کرتے رہے اور سُدرشن چکر کی

استوتی کر کے تم نے میرا پران بچایا مجھ کو سامرتھیہ نہیں ہے کہ بھگتوں کا مہاتم برنن کر سکوں جب دُرباسا راجا سے
بدا ہو کر چلے گئے تب اور سب براہمن اور رشیشور جو وہاں پر تھے راجا کی استوتی کرنے لگے اُن کا بچن سُن کر راجا
بولا کہ میں کون گنتی میں ہوں یہ سب پرمیشور کے سُدرشن چکر کا پرتاپ تھا جس نے مجھ کو کرتیا کے ہاتھ سے بچایا
پرمیشور کی اتنی کرپا ہونے پر بھی راجا امبریش کچھ غرور نہ رکھتا تھا اور بھکتی کے برابر اندر لوک کا سُکھ کچھ نہیں سمجھتا تھا
اتنی کتھا سنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت یہ تھوڑی سی مہما راجا امبریش کی میں نے تم کو سنائی اُس کے
اور سب گنوں اور بھکتی کا حال کوئی برنن نہیں کر سکتا کچھ دن بیتے راجا امبریش نے برکت ہو کر راج گدی اپنے
چھوٹے بیٹے کو دے دی اور بن میں جا کر ہری بھجن کر کے مُکت ہوا۔

ادھیائے چھٹواں۔ راجا اکشواکو इक्ष्वाकु کا اپنے بیٹے پر کرودھ کرنا

شُکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت راجا امبریش کے بنش میں اکشواکو इक्ष्वाकु نام کا راجا بڑا پرتاپی ہوا
ایک دن وہ اپنے بڑے بیٹے ششاد शशाद سے بولا کہ تم جنگل میں جا کر شکار مار لاؤ تو میں پتروں کا شرادھ کروں
راجا کے بیٹے نے جنگل میں جا کر خرگوش مار کر بھوک لگنے سے تھوڑا مانس آپ کھا لیا اور باقی مانس اپنے باپ کے
پاس لے آیا جب راجا شرادھ کرنے کے واسطے بیٹھا تب بششٹھ جی اپنے جوگ بل سے جان کر بولے کہ اے راجا اس میں
سے تھوڑا سا مانس تیرے بیٹے نے کھا لیا ہے اس لیے یہ مانس شرادھ کرنے کے لائق نہیں رہا یہ بات سنتے ہی
راجہ نے ششاد کو شہر سے باہر نکال دیا تب وہ جنگل میں جا جولیہ जाज्वल्य رشیشور کی کُٹی پر جا کر ہری بھجن
کرنے لگا جب کچھ دن بعد راجا اکشواکو مر گیا تب بششٹھ رشیشور نے ششاد کو جنگل سے لا کر راج گدی پر بٹھا
دیا اُس کے بنش میں پُرنجے पुरंजय نام راجا بڑا پرتاپی اور بلوان ہوا ایک بار دیتوں نے دیوتاؤں کو لڑائی میں
جیت لیا اور اندر نے برہما جی کے پاس جا کر اپنے جیتنے کی تدبیر پوچھی تب برہما جی بولے کہ اے اندر تم مرتیہ
لوک سے راجا پُرنجے کو اپنی مدد کے واسطے بلاؤ تو تمہاری جیت ہوگی یہ بچن سنتے ہی اندر نے پُرنجے کے پاس جا کر
بنتی کی کہ آپ کو ہماری مدد کر کے دیتوں سے لڑنا چاہیئے پُرنجے بولا کہ اے اندر مجھ کو تمہاری مدد کرنے میں کچھ
انکار نہیں ہے لیکن دیتوں سے لڑتے وقت مجھ کو اتنا بل پیدا ہوگا کہ ہاتھی اور گھوڑے میرا بوجھ نہ اُٹھا
سکیں گے اس لیے تم بیل روپ ہو کر مجھ کو اپنی پیٹھ پر بٹھاؤ تب میں دیتوں سے لڑوں گا جب اندر نے اپنا کام
نکالنے کے واسطے بیل روپ دھرا تب راجا نے اُس پر چڑھ کر دیتوں کو لڑائی میں جیت لیا جب راجا کی مدد سے
اندر نے اپنا راج پایا تب پُرنجے پھر مرتیہ لوک میں آ کر اپنا راج کرنے لگا اُس کے بنش میں ساوست सावस्त नाम
راجا مہا پرتاپی ہوا جس نے ساوستی پوری بسائی اس کا پوتا راجا کبلیاشو कुवलयाश्व ایسا بلوان ہوا جس نے
اُتنگ उतंग رشیشور کی سہایتا کر کے دُھندھ धुन्धु نام کے دیت کو مار ڈالا اُس دیت کے مُنہ سے
ایسی جوالا نکلی کہ جس کی آگ سے اکیس ہزار بیٹے راجا کبلیاشو کے جل گئے درڈھ ہاس दृढ़हास

آدک تین بیٹے اُس کے سچے درڑھ ہاس کا بیٹا نکمبھ निकुम्भ ہوا اُس کے بنش میں یوناشو युवनाश्व نام کا راجا
ایسا پرتاپی اور بلوان ہوا کہ جس کے ادھین ساتوں دوبیوں کے راجا رہتے تھے لیکن وہ سنتان نہ ہونے سے ہمیشہ
اُداس رہتا تھا ایک دن راجا نے رشیشوروں سے بنے کی کہ مہاراج آپ لوگ کوئی تدبیر ایسی کریں کہ جس سے میرے
یہاں بیٹا پیدا ہو رشیشوروں نے بیٹا پیدا ہونے کے واسطے راجا سے یگیہ کرا کے ایک کلسہ پانی کا منتر پڑھ کر یگیہ شالا
میں اس اچھا سے رکھا کہ پراتہ کال یہ پانی رانی کو پلادیں گے تو اس کے بیٹا پیدا ہوگا رات کو راجا اور رشیشور
اُس یگیہ شالا میں سوئے اور پرمیشور کی اچھا سے راجا کو پیاس لگی تب راجا نے دھوکے سے وہ پانی پی لیا
پراتہ کال رشیشور لوگ یہ حال جان کر بولے کہ اے راجا تمہارے نصیب اور ہری اچھا میں کسی کا بس نہیں
ہے تمہارے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوگا راجا یہ بات سُن کر پہلے اُداس ہوا پھر پرمیشور کی اچھا اسی طرح جان کر
سنتوش کیا جب راجا کا پیٹ گربھ وتی استری کی طرح ہر روز بڑھنے لگا اور دس مہینے گزر گئے تب رشیشوروں
نے راجا کی داہنی کوکھ چیر کر پیٹ میں سے لڑکا نکال لیا اور گھاؤ سی کر ہری اچھا سے راجا کو چنگا کر دیا جب بالک
نے رو کر دودھ مانگا تب اندر نے امرت بھرا اپنا انگوٹھا اُس کے مُنہ میں ڈال کر چُسایا اندر نے انگوٹھا چُساتے
سمے اُس کو ماندھاتا پکار کر کہا تھا کہ اُس کا پالن میں کروں گا اس لیئے رشیشوروں نے اُس کا نام ماندھاتا رکھا
وہ ایسا پرتاپی اور بلوان اور ساتوں دوبیوں کا راجا ہوا جس سے راون آدک سب دیت اور راکشش ڈرتے
تھے اُس نے یگیہ کر کے بہت دان اور دکشنا براہمنوں کو دی اس سے تیج اور بل اُس کا بہت ہوا ماندھاتا کے مچکند
मुचकुन्द آدک تین بیٹے اور پچاس لڑکیاں ہوئیں اُس نے پچاسوں لڑکیاں اپنی سوبھر सौभरि رشیشور کو بیاہ
دیں اتنی کتھا سُن کر راجا پریکشت نے پوچھا کہ مہاراج ماندھاتا نے پچاس لڑکیاں ایک رشیشور کو کیوں بیاہ دیں
شکدیوجی بولے کہ اے راجا سوبھر رشیشور جمنا کے کنارے پانی میں بیٹھے تپ کرتے تھے ساٹھ ہزار برس تک تپ
کرنے کے پیچھے ایک دن رشیشور نے ایک مچھلی کو اپنے بچوں کے ساتھ جل میں بہار کرتے دیکھا تب بوڑھے ہونے
پر بھی مَن میں بچارا کہ گرہستھ آشرم بہت اچھا ہوتا ہے جب رشیشور کو گرہستھی کرنے کی اچھا ہوئی تب اُنھوں نے راجا
ماندھاتا کے پاس جا کر کہا کہ ہم کو ایک لڑکی اپنی دو راجا نے شاپ کے ڈر سے یہ جواب دیا کہ مہاراج میرے
پچاس لڑکیاں ہیں آپ راج مندر میں جاویں جو لڑکی آپ کو پسند کرے اُسی کے ساتھ آپ کا بیاہ کر دوں یہ
بات سُن کر سوبھر رشیشور نے بچار کیا کہ مجھ بوڑھے آدمی کو راجا کی یہ سب لڑکیاں کیوں پسند کریں گی جوان استریاں
بوڑھے آدمی کو نہیں چاہتیں ہیں ایسا بچار کر رشیشور نے اپنے تپ کے بل سے اپنی صورت بہت سُندر اور جوان
بنائی کہ جس کو دیکھ کر اپسرا بھی موہت ہو جاویں جب وہ رشیشور اپنا روپ اسونی کمار کے جیسا سُندر بنا کر
راج مندر میں گئے تب اُن کی سندرتا کو دیکھ کر راجا کی پچاسوں لڑکیاں لاج چھوڑ کر اُن پر موہت ہو گئیں
تب راجا ماندھاتا نے پچاسوں لڑکیاں رشیشور کو بِدھی پوربک بیاہ دیں رشیشور سب کو اپنے استھان پر
لے آئے اور اپنے جوگ بل سے پچاس بان رتنوں سے جڑے ہوئے باغ اور تالاب وغیرہ سب چیزوں سمیت

بنا دیے اور سوبھر رشیشور پچاس روپ دھر کر ایک ایک استری سے علیحدہ علیحدہ بانوں میں بھوگ بلاس کرنے لگے وہ بان رشیشور کی اچھا سے اُڑ کر اندر لوک آدک میں چلے جاتے تھے اُن بانوں کی شوبھا کو دیکھ کر دیوتا اور دیوکنیا اور ماندھاتا آدک ایرشا یعنی حسد کے ساتھ اُن کی بڑائی کرتے تھے اسی طرح سُکھ بلاس کرتے ہوئے رشیشور کے پچاس ہزار بیٹے پیدا ہوئے اور اُن کا بنش اتنا بڑھا کہ جس کی کچھ گنتی نہیں ہو سکتی تھی تب اُنھوں نے بہت دن سنساری سُکھ بھوگ کر کے ایک دن یہ بچار کیا کہ اتنے دن ہم نے سُکھ کیا تس پر بھی مَن نہیں بھرا ہم نے اپنے اگیان سے ہری بھجن اور اسمرن کرنا چھوڑ دیا اور سنساری مایا میں پھنس کر خراب ہوئے جو اسی طرح مایا جال میں پھنسے ہوئے مر گئے تو ہمارا پرلوک بگڑ جائے گا اس لیے پرمیشور کا تپ اور بھجن کرنا چاہیے ایسا بچار کر سوبھر رشیشور نے من اپنا سنساری مایا سے الگ کر لیا اور پچاسوں استریوں سمیت بن میں جا کر تپ کرنے لگے پھر یوگ ابھیاس کے ساتھ اپنا شریر چھوڑ دیا اور پچاسوں استریاں اُن کے ساتھ ستی ہو کر پتی سمیت ستیہ لوک کو چلی گئیں۔

ادھیائے ساتواں۔ راجا ترشنکو त्रिशंकु کی کتھا

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت ماندھاتا کے مرنے کے پیچھے امبریش نام کا بڑا بیٹا اُس کی گدّی پر بیٹھا اس کے بنش میں ہاریت हारीत نام کا ایسا پرتاپی راجا ہوا کہ جس نے ناگوں کی سہایتا کر کے گندھربوں کو مارا تب ناگوں نے بڑی خوشی سے اپنی بہن اسکو بیاہ کر یہ بردان دیا کہ جو لوگ تمھارے نام کا اسمرن کریں گے اُن کو کوئی سانپ دُکھ نہ دیگا ہاریت کے بنش میں ترشنکو نام راجا پیدا ہوا بششٹھ گرو کے بیٹوں نے اُس کو ایسا شاپ دیا کہ وہ چانڈال ہو گیا اور پھر بشوامتر کے بردان سے اُس کو سورگ ملا اتنی کتھا سن کر پریکشت نے پوچھا کہ اے سوامی اس کی کتھا بستار کر کے کہیئے شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت راجا ترشنکو ایک دن بششٹھ جی سے بولا کہ آپ مجھ کو کوئی ایسا یگیہ کرا دیں کہ جس سے میں اسی شریر سے سورگ کو چلا جاؤں یہ سُن کر بششٹھ جی نے کہا کہ ہم کو ایسا یگیہ کرانا نہیں آتا جب ترشنکو نے جا کر بششٹھ جی کے بیٹوں سے یہی بات کہی تب اُنھوں نے اُس کو شاپ دیا کہ تو گرو کا بچن جھوٹھ سمجھ کر پھر ہمارے پاس پوچھنے آیا اس لیے تو چانڈال ہو جا ترشنکو جب رات کو سو کر پرات سمے اٹھا تو بدن اُس کا کالا ہو گیا اور کپڑے نیلے ہو گئے اس لیے لوگوں نے چھونا اسکا بند کر دیا وہ گھبرا کر بشوامتر رشیشور کی شرن میں جو بششٹھ جی سے دشمنی رکھتے تھے جا کر بولا کہ مہاراج گرو کے بیٹوں نے مجھ کو شاپ دیکر چانڈال بنا دیا میری اچھا سورگ میں جانے کی تھی سو وہ پوری نہ ہوئی اس واسطے تمھاری شرن میں آیا ہوں جس میں میری کامنا پوری ہو وہ کیجئے یہ بات سنتے ہی بشوامتر ہنس کر بولے کہ اے راجا شاپ دینے سے جو تیری صورت چانڈال کی طرح ہو گئی ہے وہ کسی طرح بدل نہیں سکتی لیکن میں تجھ کو اسی صورت سے سورگ میں پہونچا دوں گا ایسا کہہ کر بشوامتر نے سب پرتھوی کے رشیشوروں کو اپنے یہاں بلایا اُس میں نتو بیٹے بششٹھ گرو کے نہیں آئے اس لیے بشوامتر نے ان لوگوں کو شاپ دے کر ڈوم بنا دیا پھر راجا ترشنکو سے یگیہ کرایا جب اس یگیہ میں

کسی دیوتا نے آہتی نہیں لی تب بشوامتر نے کرودھ کر کے اپنے کمنڈل کے پانی سے ترشنکو کو نہلا کر کہا کہ تو میری
تپسیا کے بل سے سورگ کو چلا جا سو وہ چانڈال ہونے پر بھی بشوامتر کے یوگ بل سے سورگ کو چڑھ گیا اور
جا کر تھوڑی دیر بیٹھا جب اندر نے دیکھا کہ چانڈال آدمی اندر اسن پر آ کر بیٹھا ہے تب اندر نے اس کو لات مار کر
گرا دیا دیوتوں نے ترشنکو سے کہا کہ تو چانڈال ہے اس لیے سر نیچے اور پیر اوپر کر کے گر چانڈال کا ٹھکانا سورگ
میں نہیں ہے گرتے وقت ترشنکو نے چلا کر پکارا کہ اے بشوامتر مجھ کو اندر نے لات مار کر اندر اسن سے گرا
دیا ہے میری مدد کیجئے یہ بات سنتے ہی بشوامتر نے ترشنکو سے کہا کہ تو اُسی جگہ رہ جب بشوامتر جی کی آگیا ہے
وہ اُسی جگہ ٹھہر گیا اور بشوامتر اپنے یوگ بل سے اُس کے رہنے کے واسطے دوسرا سورگ بنا کر دوسرے
دیوتا بھی بنانے لگے تب دیوتاؤں نے گھبرا کر بشوامتر کی شرن میں جا کر بنے کی کہ اے مہاراج دوسرے دیوتا
بنانے سے ہم لوگوں کا اپمان ہوگا بنا آگیا نارائن جی کے نئی بات کرنا اُچت نہیں ہے یہ بات سُن کر بشوامتر بولے
کہ میں ترشنکو کو سورگ دینے کے واسطے بات ہار چکا ہوں اس لیے یہ نیا سورگ میرا بنایا ہوا اس کے رہنے کے
واسطے بنا رہے گا لیکن دوسرے دیوتاؤں کو نہ بناؤں گا تب بشوامتر نے دوسرے دیوتا نہیں بنا کر اپنا بنایا ہوا
سُورگ رہنے دیا سو آج تک راجا ترشنکو اُسی سورگ میں اُلٹے لٹکے ہیں اُن کے مُنھ سے جو لار بہتی ہے اسی سے
کرم ناشا ندی پیدا ہوئی ہے جس ندی میں پیر ڈالنے سے آدمی کا ست ٹپیہ جاتا رہتا ہے اور ترشنکو کی چھایا
مگدھ دیش پر پڑتی ہے اس لیے مگدھ دیش میں مرنے کو بُرا کہتے ہیں ترشنکو کا بیٹا ہرشچندر हरिश्चन्द्र راجہ بڑا
پرتاپی ہوا اُس نے بیٹا ہونے کے واسطے برون دیوتا کی مانتا مانی تھی کہ جو میرے بیٹا ہو تو میں اُسی لڑکے کو تمھیں
بلدان چڑھاؤں جب بُرون دیوتا کی کرپا سے روہت रोहित نام بیٹا اُس کے ہوا تب راجا نے مارے پریم کے
اس کو بارہ ۱۲ برس تک بلدان نہیں دیا جب بُرون دیو نے بلدان دینے کے واسطے بہت ہٹھ کیا اور اُس لڑکے
نے سمجھا کہ گھر رہنے سے ضرور ایک دن بلدان دیا جاؤں گا تب وہ اپنا پران بچا کر تیرتھ یاترا کرنے چلا گیا بُرون نے
بلدان نہ پانے سے کرودھ کر کے ہرشچندر کے جلندھر کا روگ پیدا کیا جب راجا اس روگ کے سبب مُردے
کے برابر ہو گیا اور روہت نے یہ حال سُنا کہ میرے باپ بُرون دیوتا کے کرودھ سے مرا چاہتے ہیں تب اُس نے
کہا کہ میرے ایسے جینے پر دھکار ہے جو میرے باپ میرے واسطے مارے جاویں ایسا بچار کر جب وہ بلدان ہونے
کے واسطے اپنے گھر آنے لگا تب راہ میں اُس نے شُنہ سیپھ सुनःसेफ نام بشوامتر کے بھانجے کو دیکھا تب روہت نے
شُنہ سیپھ کی ماتا اور پتا سے جو بہت کنگال تھے اور تین بیٹے اُن کے تھے کہا کہ سَو گئو ہم سے لے کر ایک بیٹا اپنا ہم کو دو یہ بات
سُن کر شُنہ سیپھ کا باپ اجیہ کیرتی अजयकीर्ति بولا کہ بڑا بیٹا مجھ کو بہت پیارا ہے اُس کو میں نہ دوں گا اور اُس کی
استری بولی کہ چھوٹا بیٹا مجھ کو بہت پیارا ہے اُسے میں نہ بیچوں گی یہ بات اپنے ماں باپ کی سن کر اجیہ کیرتی منجھلے بیٹے
شُنہ سیپھ نے کہا کہ میرا موہ میرے ماں باپ نہیں کرتے ہیں اس لیے میں روہت کے ہاتھ بک جاؤں گا یہ بات سُن کر
اجیہ کیرتی اور اس کی استری چپ ہو رہے تب روہت نے سَو گئو بدھی پوربک اُن کو دے کر شُنہ سیپھ کو مول لے لیا

اور اُس کو اپنے بدلے برُون دیوتا کو بلدان دینے کے واسطے ساتھ لے کر گھر کو چلا تب راہ میں بِشوامتر رشیشور ملے جب اُنھوں نے اپنے بھانجے کو دیکھ اپنے یوگ بل سے جانا کہ یہ بلدان ہونے کے واسطے جاتا ہے تب اُس کو وید کی رِچا بتلا کر کہا کہ تو اس کو ہر روز پڑھا کر تیری موت نہ ہوگی رِشیشور کی آگیا کے مطابق اُس نے رچا پڑھنی شروع کی جب راجا کا بیٹا سُنہ سیپھ کو ساتھ لیے ہوئے راج مندر پر پہونچا تب ہریشچندر اپنے بیٹے کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اُس نے بشوامتر آدک رشیشوروں کو بُلا کر برُون دیوتا کا بلدان دینے کے واسطے یگیہ کرنا شروع کیا اس نے من میں بچار کیا کہ راجکمار کے بدلے سنہ سیپھ کو بلدان دے کر روہت کو بچالوں گا اور برُون دیوتا بھی اپنا بلدان پا کر مجھ کو تندرست کر دیں گے جب یگیہ کرتے وقت سُنہ سیپھ کے بلدان دینے کا سمے آیا تب وِشوامتر نے بہت استوتی کر کے برُون دیوتا کو خوش کیا اور اپنے بھانجے کو بلدان ہونے سے بچالیا برُون دیوتا نے ہریشچندر کو بردان دیکر اُس کا روگ چھڑا دیا جب روہت اور سُنہ سیپھ دونوں کا پران بچالیا اور برُون دیوتا خوش ہو گئے تب وِشوامتر نے راجہ ہریشچندر کو ایسا گیان اپدیش کیا کہ جس کے پرتاپ سے وہ مُکت ہو گیا اور روہت اُس کی راج گدّی پر بیٹھ کر دھرم کے ساتھ راج کرنے لگا۔

ادھیائے آٹھواں - راجا سگر کی کتھا

سُکدیوجی نے کہا کہ اے پریکشت راجا روہت کے بنش میں راجا چمپک ہوا جس نے چمپا پوری بسائی چمپک کے بنش میں آہوک نام راجا بڑا پرتاپی ہوا اُس نے بیٹا پیدا ہونے کے واسطے ہزار بواہ اپنے کیے لیکن ہری اِچھا سے کسی رانی کے بھی اولاد نہ ہوئی اس لیے راجا آہوک اُداس رہتا تھا ایک دن نارد منی نے راج مندر پر آ کر پوچھا کہ اے راجا تم اُداس کیوں دیکھ پڑتے ہو راجہ نے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی کہ اے مہاراج میں آپ کو پرم بھگت جان کر اپنا دُکھ کہتا ہوں کہ ہزار بواہ کرنے پر بھی میرے کوئی بیٹا نہیں ہوا یہی چنتا مجھ کو دن رات رہتی ہے یہ بچن سُنتے ہی ناردجی نے دیال ہو کر ایک پھل آم کا جو ہاتھ میں لیے تھے راجہ کو دے کر کہا کہ جس رانی کو چاہو یہ آم کھلا دو پرمیشور کی دیا سے بیٹا پیدا ہوگا راجا نے وہ پھل لے کر اپنی بڑی اِستری کو جس کی اُس دن باری تھی کھلا دیا رانی کے اُسی دن گربھ رہ گیا لیکن لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا کہ اُنھیں دنوں میں دوسرے راجاؤں نے جو زبردست تھے راجا آہوک کو لڑائی میں جیت کر سب راج اُس کا اپنے ادھین کر لیا تب وہ اپنی رانیوں سمیت بھاگ کر جنگل میں چلا گیا اور رِشیشوروں کے پاس جھونپڑی بنا کر رہنے لگا راجا بڑی رانی کے گربھ رہنے سے اُس کو بہت چاہتا تھا اور آٹھوں پہر اُسی کے پاس رہتا تھا اس لیے دوسری رانیاں سوتیا ڈاہ سے آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو ابھی بڑی رانی کے بیٹا پیدا نہیں ہوا تس پر بھی راجا رات دن اُسی کے پاس رہتے ہیں ہماری طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے لڑکا ہونے پر نہ معلوم ہم لوگوں کی کیا دشا ہوگی اس لیے رانی کو زہر دینا چاہیے جس سے وہ پیٹ کے بالک سمیت مر جائے جب اُنھوں نے یہ صلاح کر کے کسی چیز میں زہر ملا کر

گربھ وتی رانی کو کھلا دیا اور وہ زہر کی گرمی سے بیاکل ہوئی تب اُس نے اَوَرو और्व نام رشیشور کی کُٹی میں جو اُسی جگہ رہتے تھے جا کر وِنئے کی کہ اے مہاراج میں تمھاری شرن میں آئی ہوں میرا پران بچائیے یہ دین بچن سُن کر رشیشور بولے کہ اے رانی تو مت ڈر پرمیشور کی کرپا سے تو نہیں مرے گی اور جو بالک تیرے پیٹ میں ہے وہ بھی جیتا بچ کر زہر سمیت پیدا ہوگا یہ آشیرباد سُن کر رانی بہت خوش ہوئی اور رشیشور کی دیا اور ہری اِچھّا سے زہر نے اپنا اثر نہیں کیا گربھ بھی جیون کا تیوں رہا جب کچھ دن بعد راجا آہوک موتِ ناگہانی سے مرگیا اور اس کی سب استریاں ستی ہونے لگیں تب اَوَرو رشیشور نے گربھ وتی رانی سے کہا کہ تو مت ستی ہو تجھ سے ایک لڑکا بڑا بلوان اور تیجوان پیدا ہوکر چکرورتی راجا ہوگا یہ سُن کر وہ رانی ستی نہیں ہوئی اور سب رانیاں راجا کے ساتھ جل کر ستیہ لوک کو چلی گئیں گربھ وتی رانی اُسی جگہ کُٹی بنا کر رہی دسویں مہینے اُس سے ایک لڑکا بہت سُندر اور تیجوان پیدا ہوا اُس لڑکے کے ساتھ وہ زہر بھی پیٹ سے نکلا سنسکرت میں زہر کو گر کہتے ہیں اس لیئے اَورو رشیشور نے اُس لڑکے کا نام سگر رکھا جب وہ لڑکا بڑا ہوا تب اُس نے فوج اکٹھی کی اور ہری اِچھّا اور رشیشور کے آشیرواد سے دوسرے راجوں کو جیت کر اپنے باپ کی راج گدّی چھین لی اور راج سنگھاسن پر بیٹھ کر دھرم پوربک پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگا راجا سگر ایسا پرتاپی ہوا کہ تال جنگھ तालजंघ اور ببر बब وغیرہ ملیچھ راجاؤں کو لڑائی میں اپنی بھجا کے بل سے جیت کر مار ڈالا اور ساتوں دیپوں کے راجوں کو اپنے بس میں کر کے ڈو بواہ اپنے کئے راجا سگر کی کیشنی केशिनी نام بڑی رانی سے اسمنجس असमंजस نام ایک لڑکا پیدا ہوا اور سُدھرتی सुमति نام دوسری رانی سے ساٹھ ہزار بیٹے پیدا ہوئے اسمنجس کے ایک لڑکا انشومان अंशुमान نام کا بڑا پرتاپی اور بہت سندر پیدا ہوا اسمنجس پورب جنم کا یوگی تھا اس سبب سے پرجا کو دُکھ دینے لگا جس سے راجا سگر نے پرجا کے کہنے سے اسمنجس کو بن باس دے دیا اور انشومان اپنے پوتے کو جو دھرماتما تھا اپنے پاس رکھا کچھ دن بعد راجا سگر نے شتو اشومیدھ یگیہ کرنا بچار کر ننانوے ۹۹ یگیہ اچھی طرح پورے کئے جب سواں یگیہ شروع کر کے شاستر کے مطابق شیام کرن گھوڑا چھوڑا اور ساٹھ ہزار بیٹوں کو اُس کی رکشا रक्षा کرنے کے واسطے ساتھ کر دیا تب اندر نے اپنے من میں بچار کیا کہ آدمی سو یگیہ کرنے سے اندر ہوتا ہے راجا سگر سواں یگیہ پورا کر کے میرا اندراسن چھین لے گا مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ راجا سگر سے سنگھ یدھ کر کے گھوڑا چھین لاؤں اور اُس کے یگیہ کو بگاڑوں اس لیے چھل کر کے شیام کرن گھوڑا لینا چاہیئے ایسا بچار کر اندر وہ گھوڑا کسی چھل سے چرا لے گیا اور جہاں کپل دیو مُنی بیٹھے ہوئے تپ کر رہے تھے وہاں لیجا کر اُس گھوڑے کو اُن کے پیچھے باندھ دیا اور آپ اندر لوک کو چلا گیا جب راجکماروں نے اپنا گھوڑا نہ دیکھا تب انھوں نے چودھوں لوکوں میں جا کر وہ گھوڑا بہت ڈھونڈھا لیکن کہیں اُس کا پتہ نہ پایا جب ڈھونڈھنے سے نراش ہوئے تب راجا سگر کے پاس جا کر سب حال کہہ کر وینتی विनय کی کہ اے مہاراج جو آپ آگیا دیں تو ہم زمین کھود کر گھوڑا ڈھونڈھیں راجا بولا کہ بہت اچھا ہے تلاش کرنی چاہیئے تب انھوں نے اپنے باپ کی آگیا سے گھوڑا ڈھونڈھنے کے واسطے اتنی زمین کھود دی کہ

چھوٹے چھوٹے سات سُمدر بھرت کھنڈ میں پرگٹ ہوئے جب وہ لوگ گھوڑا ڈھونڈھتے ہوئے کپل دیوُنی کے استھان پر گئے تو کیا دیکھا کہ کپل دیوُمنی بیٹھے ہوئے تپ کر رہے ہیں اور گھوڑا ان کے پیچھے بندھا ہے تب ساٹھوں ہزار بیٹے راجا سگر کے چلا کر بولے کہ ہم نے اپنا چور پکڑا جب اُن کے چلانے سے کپل دیوُنی کا دھیان کُھلا تب انھوں نے آنکھ اٹھا کر غصّہ سے اُن لوگوں کی طرف دیکھا تو اُسی جگہ ساٹھوں ہزار راجکمار جل کر راکھ ہو گئے جب راجا سگر نے بہت دنوں تک کچھ حال اپنے بیٹوں کا نہیں پایا تب اپنے پوتے انشومان کو بلا کر کہا کہ تو جا کر اپنے چاچوں اور گھوڑے کی خبر لے آ انشومان یہ بات سُن کر گھر سے نکلا اور اُن کا پتہ لگاتا ہوا جہاں پر وہ جل گئے تھے وہاں پر جا پہونچا جب اُس نے وہاں پہونچکر کپل دیوُمنی کو پرمیشور کے دھیان میں بیٹھا دیکھا اور دنڈوت اور پرکرما کر کے اُن کی استوتی کی تب کپل دیوُمنی خوش ہو کر بولے کہ اے راجکمار تو اپنا گھوڑا لے جا لیکن تیرے چاچا لوگ جو میرے کرودھ سے جل کر مر گئے ہیں وہ ابھی مُکت نہیں ہو سکتے جب گنگا جی آکر اپنے جل سے اُن کی ہڈیاں اور راکھ بہا دیں گی تب اُن کا اُدّھار ہو گا یہ کپل دیوُمنی کی بات سنتے ہی انشومان دنڈوت کر کے شیام کرن گھوڑا اپنا وہاں سے لیکر راجا سگر کے پاس آیا اور سب حال جو کپل دیوُمنی سے سُنا تھا کہہ دیا راجا سگر نے اپنے بیٹوں کا مرنا پرمیشور کی اِچّھا سمجھ کر سنتوش सन्तोष کیا اور سواں یگیہ پورا کر کے رشیشور سے گیان سُن کر سنساری مایا چھوڑ دی اور انشومان اپنے پوتے کو راج گدی بٹھا کر جنگل میں چلا گیا اور ہری چرنوں میں دھیان لگا کر مُکت ہوا۔

ادھیائے نواں۔ مرتیہ لوک मर्त्यलोक میں گنگا جی کے آنے کی کتھا

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت راجہ انشومان نے کچھ دن دھرم کے ساتھ راج کاج کر کے دلیپ اپنے بیٹے کو راج گدی دے کر آپ جنگل میں جا کر اپنے چاچاؤں کی مُکتی کے واسطے گنگا جی کا تپ کرتے کرتے مر گیا لیکن گنگا جی خوش نہ ہوئیں کچھ دن بعد راجہ دلیپ بھی گنگا جی کو لانے کے واسطے تپ کرنے لگا اور اسی ابھلاشا میں اُس نے بھی اپنا تن تیاگ کر دیا لیکن گنگا جی نے درشن نہیں دیا راجہ دلیپ کا بیٹا بھگیرتھ نام بالک تھا جب اُس نے کھیلنے میں اپنے ساتھ والے لڑکوں سے سُنا کہ میرے باپ اور دادا گنگا جی کو لانے کے واسطے تپ کرتے کرتے مر گئے تسپر بھی وہ نہیں آئیں تب بھگیرتھ نے کہا کہ پہلے میں گنگا جی کو لاکر پیچھے راج گدّی پر بیٹھوں گا یہ بات من میں ٹھان کر وہ بھی بن میں چلا گیا اور پریم کے ساتھ ہری چرنوں کا دھیان کرنے لگا تب شری گنگا جی نے خوش ہو کر استری روپ سے بھگیرتھ کو درشن دیا اور کہا کہ تو کیا چاہتا ہے بھگیرتھ نے گنگا جی کو دنڈوت اور پرکرما اور استوتی کر کے ہاتھ جوڑ کر ونیہ کی کہ اے ماتا میرے پُرکھا لوگ کپل دیو کے کرودھ سے جل کر راکھ ہو گئے ہیں اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ آپ مرتیہ لوک میں آکر اُس راکھ کو اپنی لہروں سے بہا دیجئے تب وہ لوگ تر جائیں گے یہ بات سن کر شری گنگا جی بولیں کہ اے راجکمار مجھ کو مرتیہ لوک میں آنے میں دو باتوں کا سندیہہ ہے ایک تو یہ کہ آکاش سے گرتے وقت زمین میرا بوجھ نہ سہہ سکے گی کوئی ایسا پرتاپی اور بلوان ہو جو میرے

پانی کا زور اپنے شریر پر سے سکے دوسرے پاپی اور ادھرمی لوگ مجھ میں اسنان کرنے سے مکتی پا کر بیکنٹھ کو جاوینگے اور اُن کے پاپ کا انش अंश مجھ میں رہے گا جو تم ان دونوں باتوں کا اُپائے کرو تو میں آسکتی ہوں یہ سنکر بھگیرتھ بولے کہ اے جگت تارنی میں شری مہادیوجی سے ونیہ کرتا ہوں کہ وہ تم کو اپنے سر پر لیں گے اور ہری بھگت تپسی مُنی اور مہاتما اور رشیشوروں کے اسنان کرنے سے پاپی اور ادھرمی لوگوں کے نہانے کا پاپ تم کو نہیں لگے گا یہ بات مان کر گنگاجی وہاں سے انتردھان ہو گئیں اور بھگیرتھ شری مہادیوجی کا تپ اور دھیان کرنے لگا جب شری مہادیوجی خوش ہوئے اور بھگیرتھ کو درشن دے کر بولے کہ تو کیا چاہتا ہے تب بھگیرتھ نے ڈنڈوت اور پرکرما کر کے ونیہ کی کہ اے مہا پربھو میں نے اپنے پُرکھوں کے تارنے کے واسطے شری گنگاجی سے مرتیہ لوک میں آنے کو ونیہ کی تھی تب شری گنگاجی نے کہا کہ کوئی مجھ کو اپنے اوپر لے کر میرے پانی کا زور سنبھالے تو میں آؤں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ پہلے شری گنگاجی کو اپنے سر پر لیویں تب اُن کا زور پرتھوی سہہ سکے گی جب شری مہادیوجی نے بھگیرتھ کی بنتی مان لی تب شری گنگاجی کا پانی آکاش سے گرا اور شری مہادیوجی نے اس کو اپنے سر پر لیا کچھ دنوں تک شری گنگاجی شری مہادیوجی کی جٹا میں گھومتی رہیں پرتھوی پر نہیں گریں جب بھگیرتھ نے شری گنگاجی کے پرگٹ ہونے کے واسطے پھر شری مہادیوجی کی استوتی کی تب شری مہادیوجی نے ایک رتھ بھگیرتھ کو دیکر کہا کہ تم اس رتھ پر بیٹھ کر شری گنگاجی کے آگے جا کر اپنے پُرکھوں کی راکھ دکھلا دو یہ کہکر شری شیوشنکرجی نے اپنی جٹا نچوڑ کر شری گنگاجی کو باہر نکالا تب بھگیرتھ اُسی رتھ پر چڑھے اور جہاں اُن کے پُرکھوں کی راکھ پڑی تھی وہاں شری گنگاجی کو لے آئے جب گنگاجل اُس راکھ پر ہو کر بہا تب بھگیرتھ کے سب پُرکھا دیوتا روپ ہو کر بمان پر بیٹھ کر سورگ کو چلے گئے بھگیرتھ بڑی خوشی سے راج مندر پر آئے اور براہمن اور کنگالوں کو بہت دان دکشنا دے کر راج گدی پر بیٹھے اُس نے بہت دنوں تک دھرم پوربک راج کیا بھگیرتھ کے بنش میں راجہ نل کا متر راجہ رتوپرن ऋतुपर्ण جس نے گھوڑے پر چڑھنا راجہ نل سے سیکھ کر اُس کو جوا کھیلنا سکھایا تھا رتوپرن کا بیٹا سُداس सुदास بڑا پرتاپی راجہ ہوا ایک دن وہ شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں گیا اور وہاں اُس نے ہرنیہ روپ راکشش کو مار ڈالا اُس راکشش کے بھائی نے راجا سے بدلا لینے کی اچھا کی لیکن وہ راجا کے سنکھ لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتا تھا اسلیے وہ براہمن کا روپ رکھ کر راجا کے پاس جا کر بولا کہ میں رسوئی بہت اچھی بناتا ہوں یہ بات سُنکر راجہ نے اسکو رسوئی بنانے کے واسطے نوکر رکھ لیا اور وہ براہمن روپ راکشش وہاں رہنے لگا ایک دن راجہ سُداس نے بششٹھ رشی کو نیوتا دے کر بہت طرح کا بینجن اور مانس بنوایا تو اُس راکشش نے آدمی کا مانس بنا کر سب پدارتھوں سمیت بششٹھ جی کے سامنے لا کر رکھدیا بششٹھ جی نے اپنے یوگ بل سے وہ مانس پہچانتے ہی راجا پر کرودھ کر کے کہا کہ اے راجا تو مجھ کو راکشش سمجھ کر آدمی کا مانس میرے کھانے کے واسطے لایا ہے اس لئے میں نارائن جی سے چاہتا ہوں کہ تو بارہ برس تک راکشش ہو جا اور آدمی کا مانس کھایا کر یہ شاپ دیکر بششٹھ جی اُٹھ کھڑے ہوئے راجا بھی اپنے پتوبل سے شاپ دینے کی سامرتھیہ رکھتا تھا اُس نے کہا کہ میری جان کاری میں کسی نے آدمی کا مانس

بشِشٹھ جی کے کھانے کے واسطے نہیں رکھا تھا مجھ کو برتھا رشیشور نے شاپ دیا اس لئے میں بھی ان کو شاپ دوں گا جب ایسا کہہ کر راجا نے شاپ دینے کے واسطے پانی ہاتھ میں لیا تب رانی راجا کا ہاتھ پکڑ کر بولی کہ آپ کو براہمن اور گرو سے برابری نہیں کرنی چاہئے بشِشٹھ جی نے کرودھ کر کے شاپ دیا تو اچھا کیا پھر دیال ہو کر بردان دیں گے تم ان کو شاپ مت دو راجا نے رانی کے سمجھانے سے بشِشٹھ جی کو شاپ دینا اُچت نہ جان کر ہاتھ کا پانی اپنے پیر پر ڈال دیا سو دونوں پیر راجا کے کالے ہو گئے اُس دن سے راجا کا اس کا نام کلماش پاد سب کہنے لگے وہ شاپ دینے سے راکشسوں کی طرح ہو گیا اس لئے وہ آدمی کو پکڑ کر اُس کا مانس کھانے لگا لیکن استری کو نہیں کھاتا تھا ایک دن راجا نے جنگل میں کسی رکھیشور کو استری سمیت دیکھ کر اُس کے کھانے کی اِچھا کی تب اس کی اِستری بنتی کر کے بولی کہ اے راجا ابھی تک میں نے اپنے سوامی سے اِچھا کے موافق سنساری سکھ نہیں بھوگا مجھ کو اولاد ہونے کی اِچھا بنی ہے اس لئے تو میرے پتی کو مت کھا جو تو نہ مانے تو مجھے بھی کھالے جب راجا نے اپنے راکشسی سوبھاؤ سے اُس کی بنتی نہ مان کر رشیشور کو کھا لیا تب وہ براہمنی اپنے سوامی کی ہڈیاں بٹور کر ستی ہو گئی اور چلتے وقت اُس نے راجا کو یہ شاپ دیا کہ جب تو استری سے بھوگ کرے گا تب مر جائے گا جب بارہ برس شاپ کے بیت گئے اور راجا کا گیان شُدھ ہوا تب وہ اپنا راج کرنے لگا ایک دن راجا نے رانی سے بھوگ کرنے کی اِچھا کی لیکن رانی شاپ کا حال سُن چکی تھی اس لئے راجا کو بہت سمجھا کر بھوگ نہیں کرنے دیا پھر ایک دن بشِشٹھ جی نے اپنی اِچھا سے راج مندر پر آکر راجا اور رانی کو بردان دیا کہ بنا بھوگ کئے تمہارے بیٹا ہو گا یہ آشیرباد دے کر بشِشٹھ جی اپنے استھان کو چلے گئے ان کی کرپا سے بنا پرسنگ کئے اُسی دن رانی کے گربھ رہ کر ساتویں برس اشمک अश्मक نام بیٹا پیدا ہوا اس سے مولک मूलक نام لڑکا پیدا ہوا اور وہ پرشرام جی کے کرودھ سے بچا سب کشتریوں کی جڑ وہی ہے اس کا بیٹا راجا کھٹوانگ खट्वाङ्ग ایسا پرتاپی اور دھرماتما ہوا جس نے دیوتاؤں کی سہائتا کی اور دیتوں کو لڑائی میں جیت کر مکت ہوا اس کی کتھا بستار پوربک دوسرے اسکندھ میں ہے۔

ادھیائے دسواں ۔ شری رام اوتار کی کتھا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریکشت کھٹوانگ کے بنش میں راجا دشرتھ بڑے پرتاپی اور تیجسوی ہوئے جنھوں نے اجودھیا پوری میں دھرم پوربک راج کیا اُن کے یہاں شری رام چندر جی پربرہم کا اوتار کوشلیا رانی سے شیش ناگ کے اوتار اور شترگھن اور لچھمن جی سمترا رانی سے اور بھرت جی کیکئی رانی سے پیدا ہوئے انھیں شری رگھناتھ جی کے چرتر اور لیلا تم نے رشیشوروں سے سُنی ہوگی ہم ان کی کتھا سنکشیپ (संक्षेप سے کہتے ہیں سُنو جنھوں نے لڑکپن میں ماریچ اور سُباہو راکشسوں کو مار کر بشوامتر رشیشور کی یگیہ کی رکشا کی انھیں ترلوکی ناتھ نے لچھمن جی اپنے بھائی سمیت بشوامتر گرو کے ساتھ جنک پور میں جا کر مہادیو جی کا دھنش جو کسی راجا سے نہیں اٹھا تھا اُس کو اوکھ کی طرح

توڑ کر پرشرام جی کا گرب مٹایا اور شری سیتا جی کو بیاہ کر اجودھیا جی میں لائے پھر اپنے باپ کی آگیا کے انوسار شری
لکشمن جی اور شری جگت ماتا جانکی جی سمیت چودہ برس بن باس کیا جب پنچ بٹی میں شوروپ نکھا راون کی بہن کی
ناک اور کان کاٹ لئے تب کھر اور دوشن اور ترشرا شورپ نکھا کے تینوں بھائی چودہ ہزار راکشسوں سمیت
شری رام چندر جی سے لڑنے آئے سو اُن کو فوج سمیت مار ڈالا جب راون نے شورپ نکھا کی ناک اور کان کاٹے جانے
اور کھر اور دوشن وغیرہ اپنے بھائیوں کے مارے جانے کا حال سُنا تب وہ جوگی کا بھیس دھر کے شری سیتا جی کو
ہر لے گیا جب راہ میں ہری بھگت جٹایو گدھ نے راون کو روکا تب راون نے جٹایو سے بڑا یدھ کر کے اگنی بان مار کر
اُسے گرا دیا اور سیتا مہارانی کو سمدر پار لے جا کر اشوک باٹکا میں رکھا جب شری رامچندر جی ماریچ راکشس کو جو
مایا روپی ہرن بنا تھا مار کر اپنے استھان پر آئے اور شری جانکی جی کو نہیں دیکھا تب نردیہ دھارن کرنے سے
بہت بلاپ کرتے ہوئے دونوں بھائی شری سیتا جی کو ڈھونڈھنے چلے تب راہ میں جٹایو سے سُنا کہ لنکا پتی راون
شری جانکی جی کو ہر لے گیا تب رگھناتھ جی جٹایو گدھ کو اپنا پرم بھگت جان کر اُس کا کریا کرم سنسکار اپنے ہاتھ سے
کیا پھر آگے جا کر کبندھ راکشس کو مارا اور اُس کے مُنہ سے سُگریو وانر کا حال سُن کر شری جانکی جی کو ڈھونڈھنے
کے واسطے اُس کے ساتھ مترتا کی اور بال وانر کو مار کر کشکندھا کا راج سُگریو کو دیا اور سُگریو کی آگیا سے شری ہنومان جی
آدک کروڑوں بندر اور ریچھ شری سیتا جی کو ڈھونڈھنے کے واسطے چاروں طرف گئے شری ہنومان جی نے لنکا میں
جا کر اُس پوری کو جلا دیا اور وہاں سے آ کر شری جانکی جی کی کُشل اور آنند کے سماچار شری مہاراج رگھنا جی کو سُنائے
تب شری رام چندر جی نے بڑی بھاری فوج بندروں اور ریچھوں کی ساتھ لے کر لنکا پر چڑھائی کی اور سمدر کے کنارے
پہونچ کر نل اور نیل نام کے بندروں سے سمدر پر پُل بندھوایا جب راون کے بھائی ببھیشن نے وہاں آ کر شری
رگھناتھ جی کا درشن کیا تب شری رامچندر جی نے اُسی جگہ لنکا کے راج کا تلک ببھیشن کے لگایا اور اُسی پُل کی
راہ فوج سمیت پار اُتر کر لنکا کو گھیر لیا شری لچھمن جی نے سگریو اور شری ہنومان اور انگد اور نل اور نیل جامونت
ریچھ آدک سیناپتیوں کو ساتھ لے کر راکشسوں سے یدھ کر کے ان کو مار ڈالا جب کمبھ کرن بھائی اور اندر جیت
بیٹا راون کا مارا گیا تب اُس نے آپ چڑھائی کر کے شری رام چندر جی سے بڑا یدھ کیا شری رگھناتھ جی
نے اگنی بان راون کے ہردے میں مار کر اُس کو مُکت پدوی دی جب ببھیشن شری رام چندر جی کی آگیا سے
راون کا دلہ کرم آدک کر چکے تب اُن کو شری رامچندر جی نے لنکا کا راج دیا جب ببھیشن راج سنگھاسن پر بیٹھے
تب وہ شری سیتا مہارانی کو جڑاؤ سُکھپال پر بٹھا کر شری رام چندر جی کے پاس لے چلے اُس وقت سب ریچھ
اور بندروں کو یہ اِچھا ہوئی کہ ہم لوگ شری جانکی جی کا درشن کر کے آنکھوں کو سپھل کرتے تو اچھا ہوتا شری رگھناتھ جی
انتر جامی نے ببھیشن کو آگیا دی کہ شری جانکی جی سے کہدو کہ پیدل ہمارے پاس آویں یہ بات سُن کر سیتا جی
سکھپال سے اُتر کر شری رگھناتھ جی کے پاس آئیں تب سب ریچھ اور بندروں نے اُن کا درشن پا کر اپنی
آنکھوں کو سُکھ دیا لکشمن جی شری سیتا جی کے چرنوں پر گرے تب شری سیتا جی نے اُن کو آشیرباد دیا

پھر شری رام چندر جی لکشمن اور ہنومان جی آدک سیناپتیوں اور شری سیتا جی کو اپنے ساتھ پشپک بمان پر بیٹھا کر
لنکا سے چلے جب تیسرے دن پریاگ راج پہونچے تب وہاں سے ہنومان جی کو یہ کہہ کر اجودھیا پوری بھیجا کہ تم
پہلے سے جاکر بھرت جی کو ہمارے آنے کا حال سُنا دو ایک دن اودھی (یعنی میعاد) کا رہ گیا ہے جو میں اودھی
پر نہیں پہونچوں گا تو بھرت جی اپنا تن تیاگ کر دیں گے یہ بات سُنتے ہی ہنومان جی نے اجودھیا جی جاکر شری
رگھناتھ جی کے آنے کی خبر بھرت جی سے کہہ دی یہ خبر سُن کر بھرت جی کو بڑی خوشی ہوئی اور شری ہنومان جی کو
آشیرباد دے کر بششٹھ گرو اور نگرباسی اور فوج کو ساتھ لے کر شری رامچندر جی کو آگے سے لینے گئے شری
رگھناتھ جی پہلے بششٹھ گرو کے چرنوں پر گرے پھر اُٹھ کر بھرت جی اور شتروہن جی کو اپنے گلے سے لگایا اور وہاں کے
اجودھیا باسی اور ساتھیوں کو بہت طرح کی سواریوں پر بٹھا کر اجودھیا پوری پہونچے شری رام چندر جی اور
شری لکشمن جی نے سیتا مہارانی سمیت راج مندر میں جاکر اپنی ماتا کو ڈنڈوت کی اور بششٹھ جی کی آگیا سے
اچھی ساعت میں راج سنگھاسن پر بیٹھے اور دھرم پُوربک راج کرنے لگے اُس وقت ترتیا یگ تھا لیکن
شری رام چندر جی کے دھرم اور پرتاپ سے ان کا راج ست یگ کے سمان ہو گیا۔

ادھیائے گیارھواں۔ شری سیتا جی کو بالمیکی جی کی استھان پر بھیجنے کی کتھا

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت شری رام چندر جی نے راج گدی پر بیٹھ کر سنساری جیوؤں کو دھرم کی
راہ دکھلانے کے واسطے بہت یگیہ کئے اور اپنا سب راج اور دھن براہمنوں اور رکھیشوروں کو سنکلپ کر کے فقط
ایک دھوتی اور ایک انگوچھا اپنے پاس اور ایک ساری اور سُمنگلا نام ایک جنتر شری سیتا جی کے بدن پر رکھ لیا تب
نارد جی آدک رکھیشیوں اور براہمنوں نے آشیرباد دے کر کہا کہ مہاراج آپ نے ترلوکی ناتھ ہو کر اپنے سروپ کا
دھیان جو ہم لوگوں کو دیا ہے اُسی میں ہم لوگ مگن ہیں یہ راج لے کر کیا کریں گے ہم لوگوں کو اس کے بدلے گؤ
دان دیجئے کہ اگنی ہوتر آدک کیا کریں جس میں ہمارا دھرم بنا ہے رگھناتھ جی نے براہمنوں کو گؤ آدک دان
دے کر اپنا دیش براہمنوں سے واپس لے لیا اور راج کرنے لگے ساتوں دیپوں کے راجا اور سب دیوتا اور
دیت آدک اُن کی آگیا پالتے تھے اور پرجا بیٹے کی طرح اُن سے پالن ہو کر آنند سے ہری بھجن میں رہتی تھی
ایک دن رات کو شری رگھناتھ جی بھیس بدل کر اپنی کیرتی کی پریکشا لینے کے واسطے اجودھیا پوری میں نکلے
سو ایک دھوبی نے اپنی استری سے لڑتے ہوئے یہ کہا کہ تو بنا میرے کہے ایک رات باہر کہیں رہ آئی ہے
اس سے اب تو میرے گھر میں رہنے کے لائق نہیں رہی اس لئے میں تجھ کو اپنے گھر نہ رکھوں گا جہاں تیری اِچھا ہو
وہاں چلی جا میں راجہ رامچندر نہیں ہوں جو اُن کی استری سیتا برس دن تک راون کے یہاں رہی اور پھر اُس کو اپنے
گھر لا کر رکھ لیا جب شری رام چندر جی نے یہ لوک نندا اپنے کانوں سے سُنی تو راج مندر پر آ کر اسی چنتا میں تمام
رات بھر نیند نہیں آئی پربھات کال شتروہن جی سے کہا کہ سیتا کو جنگل میں لے جا کر چھوڑ آؤ جب شتروہن جی

یہ بات سُن کر بیاکل ہوگئے اور اُن کی آگیا نہ مانی تب یہی بات شری رامچندرجی نے بھرت سے کہی جب انھوں نے بھی یہ بچن ترلوکی ناتھ کا نہ مانا تب شری رامچندرجی نے لکشمن کو بُلا کر کہا میں نے بھرت اور شتروہن کو سیتا جی کو جنگل میں چھوڑ آنے کی آگیا دی تھی سو انھوں نے نہیں مانی اس لئے تم کو سیتا جی سے جاکر یہ بات کہو کہ تم نے رشیشوروں کی استریوں اور گنگا جی کی پوجا کرنے کے واسطے مانتا مانی تھی سو چل کر پوجا اُن کی کرنی چاہیئے جب وہ تمھارے ساتھ جاویں تب تم ان کو جنگل میں بالمیکی رشیشور کے استھان کے پاس اسی بہانے سے چھوڑ کر چلے آؤ سیتا جی کو گھر میں رکھنے سے پرجا جن میری نندا کرتے ہیں جو تم ہمارا کہنا نہیں مانوگے تو ہم مرجائیں گے جب لکشمن جی نے یہ بچن سنا اور جواب دینا اُچت نہ جانا تب سیتا جی سے جاکر کہا کہ تم ہمارے ساتھ چل کر گنگا جی اور رشی پتنیوں کی پوجا جو مانتا مانی تھی کر آؤ یہ بات سُنکر سیتا جی بہت خوش ہوئیں اور بہت طرح کے گہنے اور کپڑے رشی پتنیوں کے واسطے لے کر لکشمن جی کے ساتھ رتھ پر چڑھ کر چلیں اُس وقت بہت اسگن ہوئے لیکن جگت ماتا نے کچھ بچار نہیں کیا جب شری لکشمن جی گنگا پار اُترے اور بالمیکی رشیشور کے استھان کے پاس پہونچکر رونے لگے تب شری جانکی جی نے پوچھا کہ اے لکشمن تمھارے بھائی تو اچھی طرح ہیں تم کیوں روتے ہو یہ بچن سُن کر انھوں نے بہت بیاکل ہو کر سب حال کہدیا اور ہاتھ جوڑ کر ونیہ کی کہ اے ماتا میں تم کو یہاں جنگل میں چھوڑنے آیا ہوں یہ بات سنتے ہی جگت ماتا اچیت ہو کر گر پڑیں اور بہت بلاپ کر کے لکشمن جی سے کہنے لگیں کہ بہت اچھا جو آگیا رگھناتھ جی کی ہو وہ تم کرو میری طرف سے رگھناتھ جی سے ہاتھ جوڑ کر کہدینا کہ مجھ سے جو اپرادھ ہوا ہو سو کشما کریں کیونکہ میں جنم سے اُن کی داسی ہوں لکشمن جی گربھوتی شری جانکی ماتا کو روتے ہوئے بالمیکی رشیشور کے استھان پر چھوڑ کر چلے آئے رشیشور نے اُن کو لڑکی کے سمان رکھا کچھ دن بیتے اُسی جگہ شری سیتا جی سے لو اور کُش نام کے دو بالک بہت سُندر اور تیجوان اور پرتاپی اور بلوان پیدا ہوئے جب شری رگھناتھ جی نے اشومیدھ یگیہ کرتے وقت پھر لکشمن جی کو شری سیتا جی کے بلانے کے واسطے بھیجا تب شری جانکی جی نے لو اور کُش دونوں بیٹے اپنے لکشمن جی کو سونپ دیئے اور اجودھیا میں جاکر اسی جگہ پرتھوی میں سماگئیں یہ سن کر رگھناتھ جی نے بڑا بلاپ کیا اور سیتا جی کو تیاگ دینے کے بعد شری رامچندرجی برہمچریہ سے رہ کر یگیہ آدک کیا کرتے تھے گیارہ ہزار برس تک انھوں نے اجودھیا جی کا راج بھوگ کر پرجا کو بڑا سکھ دیا لکشمن جی بھرت جی اور شتروہن جی کے چترکیتو اور سباہو وغیرہ دو دو بیٹے پیدا ہوئے رگھناتھ جی نے جو اپنے بھائیوں کو بہت چاہتے تھے اُتر کا دیش بھرت جی کو اور پچھم کا دیش شتروہن کو اور پورب کا دیش لکشمن جی کو بانٹ دیا اجودھیا باسی سب استری پُرش شری رگھناتھ جی کا درشن پاکر خوش رہتے تھے ایسا سکھ اندرپوری میں بھی کسی کو نہیں ملتا تھا اُن کے راج میں پشو پنچھی آدک کوئی جیو دکھی نہیں تھا اس طرح اجودھیا پوری کا راج دھرم کے ساتھ کیا وراَنت سمے اجودھیا پوری کا راج اپنے بیٹے کو دے کر بیکنٹھ کو پدھارے اجودھیا جی کے رہنے والے سب جیووں کو اسی شریر سے بمان پر بٹھا کر اپنے ساتھ لیگئے اب شری رامچندرجی کا نام

لینے سے کروڑوں جیو بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں ان کی کتھا بستار پوربک رامائن میں لکھی ہے شری رام چندر جی کے
نزدیک سمندر پر پُل باندھنا اور راون وغیرہ راکششوں کا مار ڈالنا کچھ مشکل نہیں تھا وہ اپنی نگاہ ٹیڑھی کر لینے سے
ایک ساعت میں چودھوں لوکوں کا ناش کر سکتے تھے لیکن یہ سب لیلا اور چرتر انھوں نے سنساری جیووں کو
کیول گرہستھ آشرم مارگ دکھلانے کے واسطے کیا تھا دیکھو جب ایسے ایشور کو گرہستھی کرنے میں استری کے
کارن دُکھ ہوا تو سنسار میں استری اور گرہستھی کرنے سے سب کو دُکھ ملے گا۔

ادھیائے بارھواں (۱۲)۔ کش کے بنش کی کتھا

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت راجہ کش کے بنش میں اتتھی (अतिथि) اور پُنڈریک पुण्डरीक
اور سُداس सुदास آدک کئی پیڑھی پیچھے مَرو मरु نام راجا بڑا پرتاپی ہوا وہ مرو آج تک اُس طرف کلاپ گرام میں بیٹھا ہوا
تپ کرتا ہے کلجگ کے انت میں پھر سوریہ بنشی دھرماتما راجا اُس سے پیدا ہو کر اپنا بنش چلاویں گے اسی مرو کے
بنش میں برہدبل बृहद्बल نام کا بڑا پرتاپی راجہ ہوا جس کو بھیم سین تمہارے دادا نے مہابھارت میں مارا
تھا راجا اِکشواکو इक्ष्वाकु کے کل میں اتنے راجا بڑے پرتاپی ہو چکے ہیں اب جو ان کے بنش میں آگے ہوں گے
ان کے نام سُنو برہدبل کے بنش میں سہدیو اور سُمِت آدک کئی راجہ پرتاپی ہوں گے اور بہت پیڑھی تک اُن کا
راج سنسار میں رہے گا اے راجا کلجگ میں بھی سوریہ بنشیوں کا راج ہوگا اُن کا کل اُتم رہے گا۔

ادھیائے تیرھواں (۱۳)۔ بششٹھ جی کا راجا نمی निमि کو شاپ دینا

شکدیو جی بولے کہ اے پریکشت اکشواکو کے بیٹے راجہ نمی نے ایک سمے اپنے گرو بششٹھ رکھیشور سے یگیہ
کرانے کے واسطے کہا تب بششٹھ جی بولے کہ راجا اندر کے یہاں سے مجھے گیان یگیہ کرانے کا نیوتا آیا ہے پہلے
وہاں یگیہ کرا آؤں پیچھے سے تم کو یگیہ کرا دوں گا جب ایسا کہہ کر بششٹھ جی اندر پوری کو یگیہ کرانے کے واسطے چلے گئے
تب راجا نے بچار کیا کہ زندگی کا ایک ساعت بھی بھروسا نہیں ہے اگر بششٹھ جی کے پھر آنے تک یہ شریر
چھوٹ جائے تو یہ اچھا باقی رہ جائے گی ایسا بچار کر راجا نے گوتم رکھیشور کو پروہت بنا کر یگیہ کرنا شروع کیا اسی
سمے بششٹھ گرو اندر کا یگیہ کرا کے راج مندر پر آئے جب بششٹھ گرو نے دوسرے پروہت کو یگیہ کراتے دیکھا
تب بڑے کرودھ سے راجا نمی کو شاپ دے کر کہا کہ تو ہمارے بنا آئے یگیہ کرنے لگا اس لئے تیرا تن چھوٹ جائے
یہ سن کر راجا بولا کہ اے بششٹھ جی تم یجمان کا یگیہ کرانا چھوڑ کر لوبھ کے مارے اندر کے یہاں چلے گئے تھے اسلیے
تمہارا بدن بھی استھر نہ رہے بششٹھ رشیشور اور راجا نمی دونوں نے آپس کے شاپ سے اپنا اپنا تن تیاگ
کر دیا کچھ دن گئے متر اور برون دیوتا کا ویریہ اُروشی उर्वशी اپسرا کا روپ دیکھ کر گر پڑا سو وہ ویریہ گھڑے میں
رکھنے سے بششٹھ اور اگستیہ مُنی پیدا ہوئے راجا نمی کے جینے کے واسطے گوتم آدک رشیشوروں نے

پھر یگیہ کیا جب دیوتاؤں نے خوش ہوکر پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو تب رشیشوروں نے ونیہ विनय کی کہ آپ لوگ ایسی دیا کریں جس میں ہمارا یجمان جی اُٹھے تب دیوتاؤں نے ایسا آشیرباد دیا اور راجا کے شریر میں جان آگئی تب راجا دیوتاؤں اور رشیشوروں سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج مجھ کو اب یہ تن جو ایک دن مٹ جائے گا نہیں چاہیئے آپ لوگ ایسی کرپا کریں کہ جس میں ہمیشہ بنا رہوں یہ سن کر دیوتاؤں اور براہمنوں نے راجا کو آشیرباد دیا کہ تم بنا شریر کے ہو کر سب جیوؤں کے پلک میں رہا کرو یہ بردان دیکر دیوتا انتردھان ہوگئے اُسی دن سے راجا نمی کا جیو سب کے پلک میں رہتا ہے پھر اُن سب رشیشوروں نے راجا کا شریر دہی کی طرح متھ کر اُس میں سے ایک لڑکا بہت سندر اور تیجوان پیدا کیا جس نے متھلا پور بسائی اس کے بنش میں دیورات آدک بہت سے راجا ہوئے کئی پیڑھی کے پیچھے جنک نام کا راجا بڑا پرتاپی ہوا جس کی یگیہ شالا جوتتے سمے ہل لگنے سے سیتا جی کنیاں ملیں جن کی شادی شری رام چندر جی کے ساتھ ہوئی تھی شیردھوج शीरध्वज اور دھرم دھوج धर्मध्वज آدک بہت سے پرتاپی راجا اس بنش میں ہوئے اُن راجوں کا دوسرا نام ہونے پر بھی سب جنک بدیہہ ہی کہلاتے تھے اُن کے بنش میں سب راجا یوگیشور اور گیانی پیدا ہوئے اور دھرم پُوربک راج کرکے انت سمے مکت ہوئے یہ سب سوریہ بنشی راجاؤں کی کتھا ہم نے تم کو سنائی۔

ادھیائے چودھواں [۱۴]۔ چندر بنشی راجاؤں کی کتھا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا اب ہم چندر بنشی کل کی پیدائش کہتے ہیں سنو نارائن جی کے نابھی کمل سے پہلے پہل برھما جی پیدا ہوئے اور برھما جی کی آنکھ سے اتری अत्रि منی نے جنم لیا اتری منی سے چندرما پیدا ہوئے جو براہمنوں اور سب ستاروں اور اوشدھی درختوں آدک کے راجا ہوئے چندرما نے برہسپتی جی کو گرو بنا کر راجسو یگیہ کرنا شروع کیا اُس یگیہ میں برہسپتی کی استری تارا جو بہت سُندری تھی چھل کرکے لے لی جب تارا کے واسطے دیتوں نے چندرما کی طرف اور دیوتاؤں نے برہسپتی کی طرف سہایتا کرکے آپس میں مہایدھ کیا تب برھما جی کی آگیا سے چندرما نے برہسپتی کی استری دے دی تارا کے چندرما کے ویریہ سے گربھ رہ گیا تھا جب برہسپتی جی کے کرودھ کرنے سے تارا نے اپنا لڑکا گربھ سے گرا دیا تب اُس بالک کا روپ دیکھ کر برہسپتی نے چاہا کہ یہ لڑکا ہم لے لیں اور چندرما نے چاہا کہ ہم لے لیں جب اُس لڑکے کے لینے کے واسطے برہسپتی اور چندرما میں جھگڑا ہونے لگا تب برھما جی نے تارا سے پوچھا کہ یہ لڑکا کس کے ویریہ سے ہے تارا نے چندرما کا نام بتایا اسلیئے برھما جی کی آگیا سے وہ لڑکا چندرما نے پاکر اُسکا نام بدھ رکھا بدھ کی استری الا इला سے پُرورا पुरूरवा نام کا بیٹا بڑا پرتاپی تیجسوی اور سُندر پیدا ہوا راجا پُرورا کے یش اور بل اور دھرم کی بڑائی اُروشی اپسرا نے اندر کی سبھا میں سُنی تھی جب ایک دن اُروشی اپسرا متر ابرون کے تپ کرنے کے استھان پر جا نکلی اور اُس کا روپ دیکھ کر متر ابرون کا ویریہ گر پڑا تب متر ابرون نے اسکو شاپ دیا کہ تو نے ہمارے استھان پر آکر ہمارا تپ بھنگ کر دیا ہے اس لیے تو مرتیہ لوک میں جا کر رہ جب وہ اپسرا

اس شاپ سے مرتیہ لوک میں آئی تب وہ راجا پوروا کے گھر رہنا بچار کر اُس کے باغ میں گئی اور ایک جڑاؤ
ہنڈولا درخت میں لٹکا کر جھولنے لگی اس نے دو گندھربوں کو بھیڑا بنا کر اپنے ساتھ رکھا تھا جب راجا اپنے مالی سے
اس کی خبر سُن کر باغ میں آیا تب اُروشی اپسرا کا روپ دیکھ کر اُس پر موہت ہو گیا جب راجا نے ہٹھ کر کے اُروشی
اپسرا کو اپنے پاس رہنے کیواسطے کہا تب وہ مہا سُندری بولی کہ اے راجا تم تین باتوں کا اقرار کرو تو میں تمھارے پاس
رہوں راجا بولا کہ جو کچھ تم کہو وہی میں کروں اُروشی بولی کہ ایک تو یہ کہ میرے دونوں بھیڑے دُکھ نہ پاویں دوسرے یہ
کہ ہر روز تازہ گھی مجھ کو کھانے کو دینا تیسرے یہ کہ کبھی اپنی اندری ننگے ہو کر مت دکھلانا جب یہ تینوں باتیں برخلاف
ہوں گی تب میں یہاں سے چلی جاؤں گی راجا نے تینوں باتیں مان کر اُس کو اپنے پاس رکھا اور آٹھوں پہر اُس کے
پاس رہ کر بھوگ بلاس کرنے لگا راجا کے چھ بیٹے اُروشی اپسرا سے پیدا ہوئے اور اُروشی اپسرا اِسترا برون کے
شاپ سے مرتیہ لوک میں راجا کے پاس رہنے لگی جب دیوتاؤں کا من اُروشی اپسرا کا ناچ دیکھنے کو چاہا تب
اندر نے گندھربوں کو آگیا دی کہ کسی طرح اُروشی اپسرا کو یہاں لے آؤ جب گندھربوں نے جا کر اُروشی سے کہا کہ
تجھ کو راجا اندر نے یاد کیا ہے تیرے بنا اندر کی سبھا میں شوبھا نہیں ہوتی یہ بات سُن کر اُروشی بڑی خوشی
سے چلنے کے واسطے تیار ہوئی تب گندھربوں نے اُروشی کی آگیا اُنسار اپنی مایا سے نیا گھی بدل کر پرانا گھی اُروشی
کو کھلا دیا اور رات کو گندھرب لوگ دونوں بھیڑے اُروشی کے چُرا کر آکاش میں لے اُڑے اُروشی نے راجا پُروروا کو
جو اس کے پاس سوتا تھا جگا کر کہا کہ میرے دونوں بھیڑے چُرا کر کوئی لئے جاتا ہے تم جلدی چھین کر لے آؤ اور
تم بھی اپنے کو شور بیر جانتے ہو تم سے تو استری بلوان ہوتی ہے یہ بات سنکر راجہ گھبرا کر بھیڑوں کے پیچھے ننگا
اُٹھ دوڑا تب اُروشی نے اُس کو ننگے دیکھ کر کہا کہ اے راجا میرے اور تیرے پیچھے یہی اقرار تھا کہ جب میں تجھ کو
ننگا دیکھوں گی یا میرے دونوں بھیڑے دُکھ پاویں گے یا جس دن مجھ کو نیا گھی کھانے کو نہیں ملیگا تب میں تیرے پاس
نہیں رہوں گی سو آج تینوں باتیں اُلٹی ہوئیں اس لئے اب میں تیرے پاس نہیں رہ سکتی ایسا کہکر بجلی کی طرح
چمک کر وہاں سے اُڑ گئی گندھربوں نے اُس کو اندر لوک میں پہونچا دیا راجا پُروروا اُس کے چلے جانے سے
بہت بیاکل ہو کر جنگل اور پہاڑوں میں اُس کو ڈھونڈھنے نکلا سو وہ پیدل چلنے اور کانٹے چبھنے سے ایسا دُکھی ہوا
کہ اُس کو اپنے بدن کی سُدھ نہ رہی اسی طرح راجا اُس کے برہ میں بیاکل ہو کر چاروں طرف پھرتا تھا ایک دن پھرتا
ہوا کُرکشیتر میں جا کر سیمل کے درخت کے نیچے کھڑا ہوا اُسی جگہ اُروشی اپسرا بھی بہت سکھی اپنے ساتھ لئے
ہوئے سرسوتی کُنڈ میں اسنان کرتی تھی ان کو کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا لیکن اپسرائیں دیو درشٹی سے سب کو
دیکھتی تھیں اس سمے تلوتما نام کی سکھی نے اُروشی سے پوچھا کہ تو مرتیہ لوک میں آ کر کون پُرش کے پاس رہی تھی اُسکو
میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں اُروشی نے راجا پُروروا کو دکھلا کر کہا کہ میں اسی کے پاس رہی تھی تلوتما راجا کا دُکھ دیکھ کر
بولی کہ یہ تمھارے برہ میں بہت دُکھی اور بیاکل دکھلائی دیتا ہے ایک مرتبہ تم اپنا روپ اُس کو دکھلا دو تو رنج اسکا
دور ہو کر چت اس کا ٹھکانے ہو جائے یہ بات تلوتما سے سُن کر اُروشی نے اپنا روپ راجا کے سامنے پرگٹ کیا اُس کو

دیکھتے ہی راجا پُرُوروا کا چِت ٹھکانے ہو کر روپ اُس طرح بدل گیا جس طرح مُردے کے بدن میں جان آجاوے تب راجا نے اُروشی کے سامنے بہت رو کر کہا کہ اے پران پیاری تو مجھے کیوں چھوڑ کر چلی گئی تیرے برہ میں میری یہ دشا ہو گئی کھانا پینا راج پاٹ سب چھوٹ گیا یہ بات سن کر اُروشی بولی کہ اے راجا تم پُروش ہو کر اپنی اندریوں کے بس ایسے ہو گئے جو تم میری بنتی کرتے ہو تم اپنی اندریوں کو بس میں کرو جو آدمی اندریوں کو اپنے ادھین نہیں رکھتا وہ مایا روپی اِستری کے موہ میں پھنس کر برباد ہوتا ہے وہی دشا تمہاری ہوئی ہیں استری کسی پُرُوش کی بہت نہ ہو کر سوائے اپنے سُکھ کے دوسرے کا پریم نہیں رکھتی جب تک کوئی پُروش میرے پاس رہتا ہے تب تک اُس کی پریت رکھتی ہوں اگر میں ہزار برس تک ایک پُروش کے پاس رہ کر دوسرے پُروش کے پاس جاؤں تو مجھ کو پہلے پُروش کے ساتھ کچھ پریت نہیں رہتی ساعت بھر میں اُس کو بھول کر اُس کی جان لے لینے میں بھی مجھے کچھ دُکھ نہ ہوگا میں کسی کے گیان اپدیش کو کچھ نہ مان کر اپنا من مانا کام کرتی ہوں اسی طرح سب استریوں کا سُبھاؤ سمجھنا چاہیئے۔ راجا اُروشی پر ایسا موہت تھا کہ اتنا سمجھانے پر بھی اُس کو کچھ گیان پراپت نہ ہوا جب راجا نے اُروشی سے بھوگ کرنے کی اِچھّا کی تب وہ دیا کر کے بولی کہ اے راجا جب برس دن پیچھے دوسرے برس کا پہلا دن لگے گا تب میں تیرے پاس آکر ایک رات رہوں گی یہ کہہ کر اُروشی وہاں سے لوپ ہو گئی جب اُروشی کے ملنے اور ایک برس کا وعدہ کرنے سے راجا پُرُوروا کا چِت ساؤدھان ہو گیا تب وہ راج مندر پر آیا اور شیش محل اپنا سجا کر وعدے کے دن گننے لگا برس دن بعد جب وہ اپسرا اپنے وعدے پر آئی اور ایک رات راجا کے پاس رہ کر صبح کے وقت اندر لوک کو چلی تب راجا پُرُوروا اُس کا پاؤں پکڑ کر رونے لگا اُس وقت اُروشی بولی کہ اے راجا میں یہاں نہیں رہ سکتی تجھ کو میری چاہنا اننت کرن سے ہے تو میں ایک منتر تجھ کو بتائے دیتی ہوں تو وہ منتر جپ کر گندھرب کی تپسیا کر جب وہ خوش ہو کر تجھ کو یگیہ کرنے کی آگیا دیں تو اُس یگیہ کے کرنے سے گندھرب لوک میں پھر تجھ کو پاوے گا تب میں تیرے ساتھ آنند پوربک رہوں گی اُروشی یہ کہہ کر وید کی دو رِچا راجا کو بتلا کر اندر پوری کو چلی گئی راجا وہی منتر جپ کر گندھربوں کا تپ کرنے لگا جب اس رِچا کے جپنے سے گندھربوں نے خوش ہو کر راجا کو درشن دیا اور ایک بٹلوہی اگنی کی طرح اُس کو دے کر یگیہ کرنے کی تدبیر بتلا کر وہاں سے انتردھان ہو گئے تب راجا نے اُن کی آگیا کے مطابق وہ بٹلوہی جنگل میں لے جا کر گاڑ دی جب اُس بٹلوہی میں سے ایک درخت پیپل اور شمی शमी کا پل کر اُگا اور راجا نے اُن دونوں کی لکڑیوں کو رگڑ کر اُس میں سے آگ نکال کر یگیہ کیا تب راجا کو اتنا بل ہوا کہ وہ گندھرب لوگ میں جا بسا اور گندھربوں کے دینے سے پھر اُروشی کو پا کر اُسکے ساتھ آنند پوربک رہنے لگا۔

ادھیائے پندرھواں ۱۵ - راجا پرُوروا کے بنش کی کتھا

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریکشت راجا پُروروا کو اُروشی کے پیٹ سے چھ بیٹے جو راج کرتے ہوئے پیدا ہوئے تھے اُن میں بڑے بیٹے کا نام آیو आयु تھا آیو کے بنش میں جہنو जन्हु نام ایسے مہاتما ہوئے

جنھوں نے گنگاجی کو اپنی انجلی میں اُٹھا کر پی لیا جب دیوتاؤں نے بہت بنتی کی تب جانگھ چیر کر باہر نکال دیا اُسی دن
سے گنگاجی کا نام جانھوی پرگٹ ہوا راجا جہنو کے بنش میں گادھی نام راجا بڑا پرتاپی اور مہاتما ہوا اس کے یہاں ستیہ وتی
نام کی مہاسُندری اور مہمان کنیا پیدا ہوئی گادھی गाधि رشیشور سے رچیک ऋचीक رشیشور نے جاکر کہا کہ
تم اپنی بیٹی ہم کو بیاہ دو گادھی بولے کہ جو کوئی ہزار شیام کرن گھوڑے مجھ کو لادے اُس کو میں اپنی بیٹی بیاہ دوں گا یہ بات
سُنکر رچیک بڑی محنت کر کے ہزار گھوڑے شیام کرن بَرُون دیوتا کے یہاں سے لے آئے اور وہ سب گھوڑے گادھی
کو دے کر ستیہ وتی سے اپنا بواہ کیا تب گادھی کی استری نے اپنے داماد سے کہا کہ کوئی ایسی تدبیر کرو جس سے میرے
لڑکا ہو اور ستیہ وتی نے بھی اپنے پتی سے سنتان ہونے کی اچھا کی تب رچیک رشیشور نے اپنی ساس اور استری
دونوں کو سنتان ہونے کے واسطے یگیہ کر کے جو ساکلیہ साकल्य یگیہ کرنے سے بچا اس میں سے ایک پنڈی اپنی
استری کو اور دوسری پنڈی اپنی ساس بنا کر کھانے کے واسطے دی اور آپ رشیشور مہاراج اسنان اور سندھیا
کرنے کو گنگاجی کے کنارے چلے گئے اُن کی ساس نے اپنی پنڈی جس کو سنسکرت میں چرو चरु کہتے ہیں بدل کر
بیٹی کو کھلا دی اور اُس کا چرو لے کر آپ کھا لیا جب رشیشور نے اپنے گھر آ کر اپنے تپوبل سے یہ حال جانا تب اپنی
استری ستیہ وتی سے کہا کہ تجھ سے بڑی چوک ہوئی جو اپنا چرُو ماتا کو دے کر اُس کا چرُو آپ کھا لیا اس لیے تیرا
بیٹا مہابلی اور کرودھی اور تیرا بھائی بڑا دھرماتما اور برھم گیانی پیدا ہوگا یہ بات سنکر وہ بنتی کر کے بولی کہ اے
مہاراج آپ ایسا کیجیے کہ جس میں میرا بیٹا کرودھی نہ ہو تب رشیشور نے دوسرا منتر پڑھ کر اپنی استری سے کہا
کہ تو دھیرج رکھ تجھ سے گیانی اور دھرماتما بیٹا پیدا ہوگا پرنتو تیرا پوتا مہابلی اور کرودھی ہوگا سو ستیہ وتی سے
جمدگنی رشیشور بڑے مہاتما پیدا ہوئے اور اُن سے رینکا रेणुका نام استری سے چار بیٹے پیدا ہوئے اُن
چاروں میں سے سب سے چھوٹے پرشرام جی پرمیشور کا اوتار تھے جنھوں نے پاپی اور ادھرمی کشتریوں کو اکیس ۲۱
مرتبہ مار کر اُن کے کُل کا ناش کر دیا اتنی کتھا سُن کر راجا پریکشت نے پوچھا کہ اے مہاراج کشتریوں نے ایسا
کونسا اپرادھ کیا تھا جس کے سبب سے پرشرام جی نے اُن کو مار ڈالا شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرشرام
کے پتا جمدگنی رشیشور سے رینکا بیاہی گئی تھی اور ستیا सत्या رینکا کی بہن سے سہسر باہو ارجن کا بواہ ہوا تھا
سہسر ارجن ساتوں دویپوں کا راجا ایسا پرتاپی تھا کہ جس کے یہاں آٹھوں سدّھیاں بنی رہتی تھیں وہ کرم
اور دھرم رشیشوروں کی طرح رکھتا اور ہوا کی طرح ساعت بھر میں سب جگہ جانے کی سامرتھ رکھتا تھا وہ
اپنی ہزار استریوں کے ساتھ لے کر نرمدا ندی میں جل بہار کرنے گیا اُس نے اپنی ہزار بھجاؤں سے
جو تپ کر کے پائی تھیں نرمدا ندی کا پانی بہنے سے روک دیا سو وہ پانی الٹا بہہ کر جہاں پر راون بیٹھا تھا
وہاں پر اکٹھا ہوا جب راون وہ پانی دیکھ کر ابھمان کر کے سہسر ارجن سے لڑنے آیا تب سہسر ارجن نے
اپنے بل سے راون کو پکڑ لیا اور اُس کو اپنے مکان پر لا کر کبھی اُس کے دسوں سروں پر چراغ جلا کر اپنی
استریوں اور لڑکوں کو دکھلایا کرتا تھا جب راون نے بہت بنتی کر کے اُس کو اپنا مالک جانا تب

سہسر باہو ارجن نے اُس کو چھوڑ دیا اس طرح کی سامرتھ اُس میں تھی ایک دن رُنیکا اپنی بہن ستیا کے گھر بیاہ اُدک میں شامل ہونے گئی جب رُنیکا نے اپنی بہن سے کہا کہ ایک مرتبہ تم بھی ہمارے یہاں آؤ تب ستیا ابھمان سے بولی کہ تم کنگال رشیشور کی استری ہو ہماری فوج کو کہاں سے کھلاؤ گی یہ بات سن کر رُنیکا شرمندہ ہو کر کچھ نہیں بولی جب گھر پر آئی تب اُس نے اپنے سوامی جمدگنی سے کہا کہ آپ ایک مرتبہ میری بہن کو بلا کر فوج سمیت مہمانی کریں تو میری شرمندگی مٹے ستیا نے مجھ کو ایسا طعنہ مارا ہے جمدگنی بولے کہ پرمیشور کی دیا سے مہمانی کرنا کچھ مشکل نہیں ہے نارائن جی تیری اچھا پوری کریں گے سو ایک دن سہسر ارجن شکار کھیلتا ہوا اُسی جنگل میں جہاں پر جمدگنی کی کُٹی تھی فوج سمیت آپہونچا اُن دنوں کامدھینو گئو رشیشور کے یہاں پر تھی جب جمدگنی نے اپنی استری کے کہنے سے سہسر ارجن اور سترہ اکشوہنی فوج کو جو اُس کے ساتھ میں تھی سب کو میوتا دیکر کامدھینو کے پرتاپ سے اچھا پوربک بھوجن کھلایا تب سہسر ارجن نے اپنے من میں بچار کیا کہ جمدگنی نے جس کامدھینو کے پرتاپ سے لاکھوں آدمیوں کو منمانا بھوجن کرایا ہے وہ گئو رشیشور سے لینی چاہیئے ایسا بچار کر راجا نے جمدگنی سے کہا کہ ایسی گئو رشیشوروں کو نہ رکھنا چاہیئے یہ گئو راجاؤں کے گھر رہنی چاہیئے اس لیے تم کامدھینو گئو ہم کو دیدو جمدگنی نے جواب دیا کہ اے راجا یہ گئو میری نہیں ہے میں اُس کو دیولوک سے مانگ لایا ہوں پھر وہاں پہونچا دوں گا اس کارن تم کو نہیں دے سکتا یہ بات سُن کر سہسر ارجن نے کرودھ کر کے جب ادھرم سے وہ گئو چھین لی اور اپنے دیش کو لے چلا تب کامدھینو بھاگ کر جمدگنی کے پاس چلی آئی اور رو کر بولی کہ اے رشیشور میرا کیا اپرادھ ہے جو تم نے مجھے راجہ کو دے دیا جمدگنی نے آنسو بھر کر کہا کہ اے کامدھینو تجھ کو راجا زبردستی لیے جاتا ہے میں کیا کروں یہ بات سن کر کامدھینو نے دس ہزار شوربیر اپنے شریر سے پیدا کیے جب اُن شوربیروں نے راجا کا سامنا کیا تب سہسر ارجن اپنے بل سے اُن کو لڑائی میں جیت کر کامدھینو کو چھین لے گیا یہ دشا جمدگنی نے اپنے بیٹے تھا بلی پرسرام جو اُس سمے کُٹی پر تھے بلا کر کہا کہ اے بیٹا سہسر باہو نام راجا کامدھین ہماری کُٹی میں سے زبردستی چھین لے گیا ہے سو اس کو لانا چاہیئے یہ بات سن کر پرسرام جی بڑا کرودھ کر کے اکیلے ہی ماہشمتی माहिष्मती پوری کو چلے گئے اور اپنی بھجاؤں کی سامرتھیہ سے راجا سہسر باہو کو اُس کے نو سو بیٹے اور سترہ اکشوہنی فوج سمیت مار کر کامدھینو گئو اپنے باپ کے پاس لے آئے تب جمدگنی رشیشور نے اُداس ہو کر پرسرام جی سے کہا کہ اے بیٹا تم نے چکرورتی راجا کو مارا ہے اسلیئے شاستر کے انسار تم کو دوش لگا سو تم ایک برس تک پرتھوی کی پرکرما اور تیرتھ یاترا کر آؤ تب تمہارا اپرادھ چھوٹے گا ہم براہمنوں کو کشما क्षमा کرنا چاہیئے کشما کرنے سے بھگوان پرسن ہوتے ہیں پرسرام جی یہ بات سُن پرتھوی کی پرکرما اور تیرتھ یاترا کرنے چلے گئے۔

ادھیائے سولھواں - پرسرام جی کا اپنی ماتا اور بھائیوں کو مارنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریکشت پرسرام جی نے اپنے پتا کی آگیا کے مطابق برس دن تک

پرتھوی کی پرکرما اور تیرتھ یاترا کرنے سے واپس آکر جمدگنی کو ڈنڈوت کی پھر ایک دن ایسا سنجوگ ہوا کہ پرشرام جی
کی ماتا رینکا گنگا کنارے جل بھرنے گئی وہاں پر چیتررتھ کے نام گندھرب کو جو اپنی استریوں سمیت جل کریڑا کرتا
تھا دیکھ کر من میں کہا کہ یہ بہت سندر ہے جب رینکا کو اُس کا جل بہار دیکھنے میں دیر لگی تب وہ سمجھی کہ میرے
پتی اگنی ہوتر अग्निहोत्र پر بیٹھے ہیں جل پہونچنے کی راہ دیکھتے ہوں گے جلد جانا چاہیئے جب وہ ایسا بچار کر جل
لے کر کُٹی میں پہونچی اور رشی نے دیر ہونے کا سبب اپنے یوگ بل سے جان لیا کہ اس کو پرائے پُروش کی سندتا
دیکھنے سے پانی لانے میں دیر ہوئی ہے تب جمدگنی نے کرودھ کرکے اپنے تینوں بڑے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اس کو
مار ڈالو جب انھوں نے ماتا کا مارنا ادھرم بچار کر رینکا کو نہیں مارا تب رشیشور نے اپنے چھوٹے بیٹے پرشرام جی
سے کہا کہ تو اپنی ماتا کو بھائیوں سمیت مار ڈال یہ سن کر پرشرام جی نے بچار کیا کہ ماتا اور بھائیوں کا مارنا بڑا پاپ ہے
اور جو میں نہیں مارتا تو پتا جی کرودھ کرکے مجھ کو شاپ دیں گے اور مار ڈالنے میں میرے پتا اپنے یوگ بل سے
پھر ان کو جلا سکتے ہیں جب ایسا بچار کر پرشرام جی نے اپنی ماتا رینکا کو تینوں بھائیوں سمیت مار ڈالا تب رشیشور
خوش ہو کر بولے کہ اے پرشرام تم نے ہماری آگیا مان کر اپنی ماتا اور بھائیوں کو مار ڈالا اس سے ہم بہت خوش
ہوئے جو بردان تم مانگو وہ ہم تم کو دیں یہ بات سُن کر پرشرام جی اپنے پتا سے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے
مہاراج میں یہی بردان مانگتا ہوں کہ میری ماتا اور میرے بھائی جی اٹھیں اور اُن کو یہ بات نہ معلوم ہو کہ پرشرام
نے ہم کو مارا تھا جمدگنی بولے کہ بہت اچھا پرمیشور کی دیا سے ایسا ہی ہو یہ بچن رشیشور کے مُنہ سے نکلتے ہی وہ
سب اس طرح جی کر اُٹھ کھڑے ہوئے جس طرح کوئی سویا ہوا جاگ اُٹھے اور نارائن جی کی مایا سے اُن کو یہ
نہ معلوم ہوا کہ اُن کو پرشرام نے مارا تھا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرمیشور کے تپ اور جپ میں
ایسی سامرتھ ہے کہ مری بھکت مُردے کو جِلا سکتے ہیں پرشرام جی نے یہ بچار کیا کہ میں نے اپنی ماتا اور بھائیوں کو
مارا ہے اس لیے پرتھوی کی پرکرما کرکے یہ پاپ چھڑانا چاہیئے یہ سمجھ کر تینوں بھائیوں سمیت تیرتھ یاترا کرنے
چلے گئے کچھ دن پیچھے راجا سہسرباہو کے سو بیٹوں نے جو پرشرام جی سے بھاگ کر بچ گئے تھے بچار کیا کہ ان دنوں
پرشرام جی بھائیوں سمیت کُٹی پر نہیں ہیں کسی طرح اپنے باپ کا بدلا اُن سے لینا چاہیئے سو ایک دن راجکماروں
نے آکر ہری اچھا سے جمدگنی کو اگنی ہوتر کرتے سمے مار ڈالا اور اُن کا سر کاٹ کر لے گئے تب رینکا بہت بلاپ
کرنے لگی اُس نے اکیس[۲۱] مرتبہ اپنی چھاتی پیٹ کر پرشرام کو پکارا انھوں نے ماتا کا چلانا سُن کر کُٹی پر آکر پتا کو
مرا ہوا دیکھا اور جب رینکا سے جمدگنی کے مارے جانے کا حال سُنا تب پرشرام جی نے بڑا کرودھ کرکے
سوگند کھا کر یہ پرن کیا کہ میں اس اپرادھ کے بدلے پرتھوی پر کسی کشتری کو جیتا نہ چھوڑوں گا یہ کہہ کر
پرشرام جی ماہشمتی پوری کو گئے اور سہستر باہو کے بیٹوں کو جنھوں نے جمدگنی کو مار ڈالا تھا مار کر اپنے باپ کا
سر وہاں سے اٹھا لائے اور باپ کے دھڑ سے ملا کر اُن کا کریا کرم کیا اُسی پر تگیا کرنے سے
پرشرام جی نے اکیس[۲۱] مرتبہ چاروں طرف گھوم کر کشتریوں کو مار ڈالا اور کروکشیتر میں اسنان کرکے

سب پرتھوی اکیسؔ مرتبہ براہمنوں کو دان کر دی جب اگلے منونتر میں راجا بلی اندر ہوں گے تب پرشرام جی سپت رشیشوروں میں رہیں گے ان دنوں مندراچل پربت پر بیٹھے ہوئے پرمیشور کا تپ کرتے ہیں اُن کا گن اور یش گندھرب اور دیوتا ہمیشہ سورگ میں گایا کرتے ہیں اور اُن کے انت کو نہیں پہونچتے اے راجا گادھی رشی کے بیٹے بشوامتر رشیشور ایسے مہاتما ہوئے جنھوں نے اپنے کو راج رشی سے برہم رشیشور کہلایا اُن کے سو بیٹے ہوئے ان میں چھوٹے پچاس بیٹوں کا نام مدھو چھندا تھا بشوامتر نے شنہ شیپھ اپنے بھانجے کو جو راجا ہرِیشچندر کے بلدان سے بچا تھا اپنا بیٹا بنایا اور اُس کا نام دیو رات رکھ کر اپنے بڑے پچاسوں بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اس کو اپنا بڑا بھائی کر کے مانو جب انھوں نے یہ بات نہ مانی تب بشوامتر نے اُن کو یہ شاپ دیا کہ تم لوگ ملیچھ ہو جاؤ تب ہی سے سنسار میں ملیچھ ہوئے ہیں پھر بشوامتر نے مدھو چھندا آدک اپنے چھوٹے پچاسوں بیٹوں سے وہی بات کہی جب انھوں نے اپنے پتا کی آگیا انوسار دیو رات کو بڑا بھائی کر کے جانا تب بشوامتر نے خوش ہو کر اُن کو یہ بردان دیا کہ تمھارا بنش بڑھے اس لیے بشوامتر کے بنش میں بہت سنتان ہوئیں جو کوشک कौशिक گوتری کہلاتے ہیں ۔

ادھیائے سترھواں ۔ راجا پروروا کے بنش کی کتھا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریکشت پروروا کے بنش میں راجا نہش नहुष ایسا پرتاپی ہوا جس نے دیولوک کا راج کیا اُس کی کتھا پہلے ہو چکی ہے اب ہم اُس کے سنتان کا حال کہتے ہیں سنو اُس کے بڑے بیٹے راجا یاتی ययाति بہت تیجوان اور پرتاپی ہو جس نے ایک مرتبہ اندرپوری کا راج کیا تھا اس کی کتھا اس طرح پر ہے کہ ایک دن راجا اندر گوتم رشیشور کی اہلیا نام استری کو جو بہت سُندری اور پنج کنیاؤں میں تھی دیکھ کر موہت ہو گیا اور اُس سے بھوگ کرنے کی اچھا کی پر گوتم رشیشور کے ڈر سے وہاں نہیں جا سکتا تھا جب اندر سے بنا بھوگ کیے رہا نہیں گیا تب ایک دن رات کے وقت کوّے کا روپ بن کر گوتم رشیشور کے آنگن میں درخت پر جا بیٹھا اور بہت رات رہے بولنے لگا جب رشیشور نے اُس کی بولی سن کر جانا کہ اب تھوڑی رات ہے تب وہ اشنان اور پوجا کرنے کے واسطے اُٹھ کر مکان سے باہر نکلے اُس وقت اندر نے سونا گھر پا کر اپنا روپ رشی کے ایسا بنا لیا اور اہلیا کے پاس جا کر اُس سے بھوگ کیا جب بھوگ کرنے کے پیچھے اہلیا نے جانا کہ یہ میرا پتی نہیں ہے کسی دوسرے نے کپٹ روپ بنا کر میرا پتی برتا دھرم بگاڑ دیا تب اُس نے کہا کہ اے ادھرمی چانڈال تو کون ہے یہاں سے چلا جا جب یہ بات سُن کر اندر وہاں سے باہر نکلنے لگا تب گوتم رشیشور سے جو بہت رات سمجھ کر پھرے آتے تھے ڈیوڑھی میں بھینٹ ہوئی تب رشیشور اندر کو دیکھتے ہی اپنے یوگ بل سے اُس کے کُکرم کرنے کا حال جان کر بولے کہ اے اندر بڑی شرم کی بات ہے کہ تو نے بہت سی اپسراؤں اندرانی مہاسندری کے رہنے پر بھی ایسا ادھرم کیا اس لیے ہم تجھ کو یہ شاپ دیتے ہیں

توایک بھگ کے واسطے کوّے کا روپ ہوا تھا سو تیرے بدن میں ہزار بھگ ہو جاویں یہ بچن رشیشور کے منہ سے
نکلتے ہی اندر کے بدن میں ہزار بھگ ہو گئیں جب اندر مارے شرم کے راج سنگھاسن پر نہ جاکر کمل کی ڈار میں
چھپ رہا تب رشیشوروں نے اندراسن سونا دیکھ کر راجا نہش کو اندراسن پر بٹھلا جب اندرانی کا روپ
دیکھ کر راجا نہش کا من چلایان ہوا تب اندرانی تپی برتا نے برہسپتی جی کی آگیا سے راجا نہش سے کہا کہ تم نے
آج تک جو جو اچھا کرم کیا ہو اُس کو بتلاؤ جب راجا نے اپنے مُنہ سے وہ برنن کیا تب پُنیہ اس کا جاتا رہا جس سے
وہ اندرلوک سے گر پڑا برہسپتی جی نے جاکر اندر کو کمل نال سے باہر نکالا اور اُس سے یگیہ کرا کے ایسا آشیرباد
دیا کہ وہ ہزار بھگ ہزار آنکھوں کے سمان ہو گئیں تب اندر اپنی گدّی پر بیٹھ کر راج کرنے لگا اتنی کتھا سنا کر
شکدیوجی بولے کہ اے راجا اب ہم نہش کے دوسرے بنش کی کتھا کہتے ہیں سنو اُس کے بنش میں دھنونتری
धन्वन्तरि ویدیہ ایسے مہاتما ہوئے کہ جن کا نام لینے سے آدمی کا روگ اور دُکھ چھوٹ جاوے वद्य
اُن کے بنش میں راجا کُبلیاشو कुवलयाश्व بڑا پرتاپی ہوا اُس کی مندالسا मन्दालसा نام استری سے
الرک अलर्क آدک بیٹے پیدا ہوئے راجا الرک چھیاسٹھ ہزار برس راج کر کے جوان بنا رہا رانی مندالسا
اپنے بیٹوں کو لڑکپن میں گیان سکھلایا کرتی تھی اُس نے مرتے وقت دو شلوک راجا الرک کو دے کر کہا کہ تو
اس کو جنتر بنا کر اپنے پاس رکھ جب تیرے اوپر کچھ بپت پڑے تب اسی شلوک کو پڑھ کر اسی کے موافق کام کرنا
راجا الرک نے ان دونوں شلوک کو جنتر بنا کر اپنے بازو پر باندھ لیا اور سنساری سُکھ میں لپٹ کر راج کرنے
لگا جب دوسرے راجاؤں نے اُس کو سکھ اور بلاس میں لپٹے دیکھا تب اپنی فوج لیجا کر اُس کا نگر گھیر لیا جب
راجا الرک نے دیکھا کہ اب پران اور راج بچنا مشکل ہے تب اپنے اوپر بپت جانکر وہ دونوں شلوک نکال کر
پڑھے اُن میں لکھا تھا کہ سوائے ست سنگ کے اور کسی کے ساتھ پریت نہ کرنا سنساری لوگوں سے پریم اور
سنگتی کرنے میں پیچھے دُکھ ہوتا ہے جگت کا بیوہار سپنے کے برابر سمجھ کر اس میں من لگانا چاہیئے سنسار میں چاہنا
رکھنا یہی دُکھ کی پھانسی ہے جب اُن شلوکوں کو پڑھنے سے راجا الرک کو گیان پیدا ہوا تب وہ برکت ہو کر
جنگل کی طرف ہری بھجن کرنے چلا اُس وقت دوسرے راجاؤں نے جو اُس کا شہر گھیرے تھے یہ حال
سن کر الرک سے جاکر پوچھا کہ تم بنا یُدھ کئے ہار مان کر جنگل میں کیوں جاتے ہو الرک نے جواب دیا کہ راج
کر کے نرک بھوگن پڑتا ہے اس لیے میں راج نہ کروں گا تم میری راجدھانی لیکر خوشی سے راج کرو مجھ کو
لڑنے کی اچھا نہیں ہے جب یہ بات سُن کر دوسرے راجاؤں کو بھی نرک بھوگنے کے ڈر سے گیان پیدا ہوا
تب اُنھوں نے راجا الرک کا دیش لینا اُچت نہ جانا اور اپنے دیس کو چلے گئے راجا الرک پھر دھرم کے ساتھ
راج کرنے لگا اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا دیکھو ہری بھجن کا ایسا پرتاپ ہے کہ جیسے ہی راجا الرک
نے ہری بھجن کرنے کی اچھا کی ویسے ہی نارائن جی کی دیا سے اُس کا دکھ چھوٹ گیا اور جو لوگ پرمیشور کا تپ اور
اسمرن کرتے ہیں اُن کو نہ معلوم کیسا سُکھ ملے گا اسی الرک کے دیش میں راجا رنبھس रम्भस ایسا مہاتما

اور گیانی ہوا جس کے بنش میں سب براہمن ہو گئے اُس کے کُل میں راجا رَج रज بڑا پرتاپی اور دھرماتما ہوا اُسکے یہاں پانچ سَو بیٹے بہت بلوان پیدا ہوئے ایک مرتبہ اِندر آدک دیوتاؤں کا راج دیتوں نے چھین لیا تھا جب اندر نے برہسپتی جی کی آگیا کے مطابق راجا رَج سے سہایتا چاہی تب اُس نے اپنے پانچ سَو بیٹے ساتھ لیکر اِندر کی سہایتا کی جب دیتوں کو جیت کر اندر اسن دیوتاؤں کو دینے لگے جب اندر نے کہا کہ دیولوک کا راج آپ کیجئے راجا رَج اندر آدک دیوتاؤں کے کہنے سے بہت دن تک دیولوک کا راج کر کے مر گیا تب اُس کے بیٹے اندرلوک کا راج زبردستی کر کے یگیہ میں اندر کا بھاگ آپ لینے لگے اور اندر آدک کے مانگنے پر بھی دیولوک کا راج نہیں چھوڑا تب دیوتاؤں کے بنتی کرنے سے برہسپتی جی نے اپنے تپوبل سے راجا رَج کے بیٹوں کو مار ڈالا جب اُن میں کوئی جیتا نہیں بچا تب اِندر آدک دیوتا برہسپتی گرو کی کرپا سے اِندرپوری کا راج پا کر اپنا بھاگ خوشی سے لینے لگے۔

ادھیائے اٹھارھواں - راجا نہش کے بنش کی کتھا

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریکشت راجا نہش کے ییاتی آدک چھ بیٹے بڑے پرتاپی ہوئے جب راجا نہش رشیشوروں کے شاپ دینے سے اجگر ہو کر کروکشیتر میں گر پڑا تب اس کے راج سنگھاسن پر ییاتی نام اُس کا بیٹا بیٹھ کر دھرماتما اور چکرورتی راجا ہوا اُس نے دوسرے دیش کا راج برابر حصہ کر کے اپنے سب بھائیوں کو بانٹ دیا اور اپنا بیواہ شکراچاریہ کی لڑکی دیویانی سے کیا پھر اُسنے برِش پربا वृषपर्वा نام ویت کی شرمشٹھا शर्मिष्ठा نام لڑکی سے بھی بیواہ کیا اتنی کتھا سُن کر راجا پریکشت نے پوچھا کہ اے مُنی ناتھ راجا ییاتی نے کشتری ہو کر شکراچاریہ کی بیٹی کس طرح بیاہی تھی یہ سندیہہ میرا دور کر دیجئے یہ بات سُن کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا ایک دن برش پربا نو جودیتوں کا راجا تھا اس کی بیٹی شرمشٹھا شکراچاریہ کی بیٹی دیویانی کو ساتھ لے کر ہزار داسیوں سمیت اپنے باغ میں تالاب پر اسنان کرنے گئی جب شرمشٹھا اور دیویانی اور داسیاں اپنا اپنا کپڑا تالاب کے کنارے اُتار کر جل بہار اور اسنان کرنے لگیں اُسی سمے شری مہادیوجی اور نارد جی گھومتے ہوئے وہاں آ گئے اُن کو دیکھتے ہی سب لڑکیوں نے لجّت ہو کر اپنے اپنے کپڑے پہن لیے شرمشٹھا نے جلدی میں بھول کر جب دیویانی کا کپڑا پہن لیا تب دیویانی نے کرودھ کر کے کہا کہ اے شرمشٹھا تو میرا کپڑا پہرنے کے لائق نہیں ہے کیونکہ تیرا باپ میرے باپ کا چیلہ ہے میں براہمن کی لڑکی ہوں میرا کپڑا تو نے کیسے پہنا جیسے یگیہ کی آہوتی کُتّا اٹھا لیوے یا شودر ہو کر وید پڑھے ویسا ہی کام تو نے کیا جب دیویانی نے شرمشٹھا کو ایسا دُربچن کہا تب اُس نے کرودھ کر کے جواب دیا کہ تو بھکھاری کی لڑکی ہو کر مجھ کو ایسی بات کہتی ہے میرے باپ نے جنم بھر تیرے باپ سے بھیکھ مانگ کر تیرا پالن کیا سو تو میری برابری کرتی ہے ایسا بچن کہہ کر شرمشٹھا نے کرودھ کر کے دیویانی کو جو ننگی کھڑی تھی کنوئیں میں ڈھکیل دیا اور آپ داسیوں سمیت گھر کو چلی گئی اسی سمے

ہری اِچّھا سے راجا ییاتی شکار کھیلتے ہوئے وہاں آپہونچے اور اپنے سیوک کو پانی لے آنے کے واسطے اُسی کنوئیں پر بھیجا جب اُس نے ایک استری بہت سُندری کنوئیں میں گری دیکھ کر راجا سے یہ حال کہا تب راجا نے آپ جا کر دیکھا تو اس کو ایک کنیا روپ وتی دیکھ پڑی جب اُس نے اپنا حال کہہ کر راجا سے نکالنے کے واسطے کہا تب راجا ییاتی نے اپنا دوپٹہ اُس کے پہرنے کے واسطے پھینک دیا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر کنوئیں میں سے باہر نکال لیا اُس وقت دیویانی بولی کہ اے راجا ہری اِچّھا سے ایسا سنجوگ ہوا جو تم نے میرا ہاتھ پکڑا اس لیے میرا بواہ تمہارے ساتھ ہوگا برہسپتی جی کے بیٹے کچ کچ نے مجھ کو یہ شاپ دیا تھا کہ تیرا بواہ براہمن سے نہ ہوگا اس لیے میرا بواہ براہمن سے نہیں ہو سکتا جب راجہ نے یہ بات سُن کر اپنے کو بھی اُس پر موہت دیکھا تب پرمیشور کی اِچّھا اسی طرح جان کر دیویانی سے اپنا بواہ کرنا منظور کر کے راج مندر پر چلا گیا دیویانی وہاں سے روتی ہوئی اپنے گھر آکر شکراچاریہ سے کہنے لگی کہ اے پتا شرمشٹھا نے تم کو اپنے باپ کا بھیکھ مانگنے والا کہا اور میری جان مارنے کے واسطے کنوئیں میں ڈھکیل دیا تھا سو راجا ییاتی نے آکر مجھ کو کنوئیں سے باہر نکالا تب میری جان بچی یہ بات سُن کر شکر جی نے کرودھ میں آکر بچار کیا کہ پروہتائی کرنے سے کھیت میں گرا ہوا اناج چُن کر کھانا اچھا ہے جس میں کوئی اپمان تو نہ کرے شرمشٹھا نے راج اور روپیہ کے نشے میں میری بیٹی کو کنوئیں میں گرا دیا اس لیے اب برش پربا کے راج میں نہیں رہنا چاہیئے شکر جی ایسا بچار کر دیویانی لڑکی کو ساتھ لیکر اُس کا راج چھوڑ کر نکل چلے جب برش پربا نے یہ سُنا تب گھبرا کر کہا کہ اُنھیں کے آشیرواد سے یہ سب راج اور سکھ مجھ کو ملا ہے نہیں تو دیوتا لوگ اب تک مجھ کو مار کر نکال دیتے ان کے چلے جانے سے میرا راج اور دھن سب جاتا رہے گا یہ بات سمجھتے ہی برش پربا دوڑا ہوا شکر گرو کے چرنوں میں گیا اور ہاتھ جوڑ کر بنئے بنتی کی کہ اے مہاراج میرا اپرادھ کشما کیجیے پھر اپنے مکان پر چلیے راجا کا یہ بچن سُن کر شکراچاریہ بولے کہ اے راجا تم نے میرا کوئی اپرادھ نہیں کیا لیکن تمہاری بیٹی نے دیویانی کا انادر کیا ہے جس بات میں دیویانی خوش ہو وہی کام کرو تو میں تمہارے دیش میں چل کر رہوں جب برش پربا نے دیویانی سے بہت بنتی کر کے خوش ہونے کے واسطے کہا تب وہ شرمشٹھا کا سب حال کہہ کر بولی کہ اے راجا جس کے ساتھ میری شادی شکراچاریہ کریں وہاں تیری بیٹی شرمشٹھا ہزار داسیوں کے ساتھ میری سیوا میں رہے تو میں خوش ہونگی یہ سُن کر راجا نے بچار کیا کہ شکر گرو ہمارے کل کی ہمیشہ رکشا کرتے آئے ہیں بغیر اُن کے خوش ہوئے میرا بھلا نہ ہوگا ایسا سمجھ کر راجا نے شرمشٹھا سے سب حال کہہ کر پوچھا کہ اے بیٹی تیرا موہ کرنے میں شکراچاریہ کے کرودھ سے ہمارے بنش اور راج دونوں کا ناش ہو جائیگا اور تیرے داسی ہونے سے ہمارا بھلا ہے اس میں کیا کرنا چاہیئے یہ بات سُن کر شرمشٹھا بولی کہ اے پتا میرا یہ تن تم سے پیدا اور پالن ہوا ہے تم جس کو چاہو اُسے مجھ کو دے ڈالو یہ بات سُن برش پربا بولا کہ اے دیویانی تیرا کہنا مجھ کو منظور ہے یہ بات سُن کر دیویانی جب خوش ہوئی تب شکراچاریہ اپنی لڑکی سمیت پھر اپنے استھان پر آکر رہنے لگے اتنی کتھا سُن کر راجا پریکشت نے پوچھا کہ اے منی ناتھ برہسپتی جی کے بیٹے کچ نے دیویانی کو کیوں شاپ دیا تھا

اس کی کتھا سنائیے شکدیوجی بولے کہ اے راجا ایک مرتبہ لڑائی میں بہت سے دَیت دیوتاؤں کے ہاتھوں سے مارے
گئے پراُن سب کو شکراچاریہ نے سنجیونی وِدیا سے جلا دیا جب لڑائی ہونے کے پیچھے دیوتاؤں نے یہ حال برہسپتی جی
سے سُنا تب اندر آدِک دیوتاؤں نے برہسپتی جی سے کہا کہ اے مہاراج آپ بھی اپنے بیٹے کچ کو شکرجی کے پاس
بھیج دیجیے کہ وہ اُن کا شاگرد ہوکر سنجیونی وِدّیا پڑھ آوے جب برہسپتی جی نے دیوتوں کے کہنے سے کچ کو سنجیونی وِدّیا
پڑھنے کو بھیج دیا تب کچ نے شکراچاریہ کی شرن میں جاکر دنڈوت کرکے وِینہ کی کہ مہاراج میں سنجیونی وِدّیا پڑھنے
آیا ہوں جب شکراچاریہ اُس کو اپنے گھر رکھ کر سنجیونی وِدّیا سکھلانے لگے تب دیویانی اور کچ کے آپس میں بہت
پربت ہوگئی جب دیتوں نے یہ حال سُنا کہ برہسپتی کا بیٹا ہمارے گرو سے سنجیونی وِدّیا پڑھتا ہے تب انھوں نے
آپس میں یہ صلاح کی کہ وہ یہاں سے سنجیونی وِدّیا سیکھ کر ہمارے دشمنوں کو جلا دیا کرے گا تو اچھّا نہ ہوگا اس لیے
اس کو مار ڈالنا چاہیئے ایک دن کچ شکر گرو کی گئو چرانے کے واسطے جنگل میں گیا تب دیتوں نے اُس کے بدن
کے ٹکڑے کرکے ایک گڑھے میں پھینک دیئے جب شام کو وہ گئو چرا کر نہیں لوٹا تب دیویانی بولی کہ اے پِتا کچ
ابتک گئو چرا کر نہیں آیا شکراچاریہ نے اپنے یوگ بل سے بچار کر کہا کہ اے بیٹی اُس کو دیتوں نے مار ڈالا وہ کس طرح
آوے یہ سُن کر دیویانی جب سوچ کرنے لگی تب شکراچاریہ نے اپنے یوگ بل سے اُسے جِلا دیا یہ حال سُن کر دیتوں نے
آپس میں کہا کہ جو شکر گرو اُس کو اسی طرح جِلا دیا کریں گے تو ہمارے مارنے سے کیا فائدہ ہوگا ایسی تدبیر کرنی چاہیئے
کہ جس میں وہ جِلا نہ سکیں یہ بچار کر دیتوں نے گئو چراتے وقت پھر کچ کو مار ڈالا اور اُس کے بدن کی مدرا چوُ اکر
شکر گرو کو پلادی جب شام کے وقت کچ پھر نہیں آیا تب دیویانی کے وِنیہ کرنے سے شکراچاریہ نے دھیان دھر کر
تینوں لوکوں میں دیکھا لیکن اُسکا پتا نہ پایا جب اپنی آتما میں دھیان لگایا تب اُس کو اپنے پیٹ میں دیکھ کر جانا کہ دیتوں
نے اُس کی مدرا چوُ اکر مجھ کو پلادی ہے یہ دشا دیکھ کر شکراچاریہ نے کہا کہ اے بیٹی میں کچ کے جلانے سے آپ ہی
مرجاؤں گا دیویانی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج ایسی تدبیر کیجیے کہ جس میں آپ اور وہ دونوں جیتے رہیں شکرجی
نے منتر پڑھ کر اپنے پیٹ میں کچ کو جلا دیا اور اُسی جگہ اس کو سنجیونی وِدّیا پڑھا کر کہا کہ اے کچ جب میں تجھ کو اپنے
پیٹ سے نکال کر مرجاؤں تب تو اسی وِدّیا سے مجھ کو جلا دینا کچ بولا کہ بہت اچھا جب شکرجی نے اپنا پیٹ چیر کر
کچ کو جیتا باہر نکالا اور آپ مرگئے تب کچ نے سنجیونی وِدّیا سے شکرجی کو جلا دیا جب کچھ دن بیتے کچ شکر گرو سے بدا
ہوکر اپنے گھر آنے لگا تب دیویانی کچ سے کہنے لگی کہ تم اپنا بواہ میرے ساتھ کرو کچ نے جواب دیا کہ گرو کی بیٹی بہن
کے برابر ہوتی ہے اس لیے تجھ سے بواہ نہیں کروں گا اس بات پر دیویانی نے کرودھ کرکے شاپ دیا کہ جو سنجیونی وِدّیا
تو نے میرے باپ سے پڑھی ہے وہ تجھ کو بھول جاوے یہ بات سُن کر کچ بولا کہ اے دیویانی دھرم کرتے ہوئے
تو نے مجھ کو شاپ دیا اس لیے تیرا بھی بواہ براہمن کے ساتھ نہ ہو ایسا شاپ دے کر کچ اپنے باپ کے پاس چلا گیا
اے پرکشت دیویانی کو شاپ ہونے کا یہی سبب تھا سو میں نے تم کو سُنایا اب دیویانی کا بواہ ہونے کی کتھا کہتا ہوں
سُنو جب شکراچاریہ راجا برِش پربا کے دیش میں آکر بسے تب انھوں نے کچھ دن بیتے پر میشور کی اِچھّا سے

راجا یایاتی کو بلا کر اپنی لڑکی اُس کو بیاہ دی اور شرمشٹھا کو ہزار داسیوں سمیت جہیز میں دے کر راجا یایاتی سے کہا
کہ تم شرمشٹھا کو اپنی سیج پر ست بیٹھا لنا دیویانی نے بھی اس بات کا اقرار راجا یایاتی سے لے لیا جب راجہ
نے کہا کہ میں شرمشٹھا سے بھوگ نہیں کروں گا تب شُکرجی نے دیویانی کو شرمشٹھا اور ہزار داسیوں سمیت بہت گہنا
اور کپڑا آدک جہیز میں دے کر بواہ کیا اور راجا یایاتی دیویانی سمیت راج مندر پر آ کر اُس کے ساتھ بھوگ بلاس
کرنے لگا شرمشٹھا کو ایک مکان بہت اچھا رہنے کے واسطے اُس نے بنوا دیا کچھ دن پیچھے راجا یایاتی اور دیویانی سے
دو بیٹے یدو یدو اور ترُوسو تُروس پیدا ہوئے ایک دن شرمشٹھا ماہک دھرم سے شُدھ ہوئی تھی اور اُسی دن
راجا یایاتی بھی باغ میں سیر کے واسطے جا نکلا تب سرمشٹھا نے ہاتھ جوڑ کر وِنیہ کی کہ اے مہاراج میں بھی آپ کی
داسی ہو کر آپ سے بھوگ اور سنتان ہونے کی اِچھا رکھتی ہوں راجا کی بیٹی ہو کر دوسرے سے بھوگ نہیں کر سکتی یہ
بات سُن کر راجا نے شُکراچاریہ کی بات یاد کر کے بچار کیا کہ شرمشٹھا سے بھوگ کرنے میں میرے واسطے اچھا نہ ہوگا اور
یہ راجا کی بیٹی ہو کر اپنے مُنہ سے رتی دان مانگتی ہے اُس کا کہنا نہ ماننے میں بھی میرا دھرم نہیں رہتا ہے اس واسطے اب
اس کی اِچھا پوری کرنی چاہیئے آگے جو کچھ میرے نصیب میں لکھا ہے وہ مٹ نہیں سکتا یہ بچار کر راجا نے سرمشٹھا
سے بھوگ کیا اسی طرح دیویانی سے چھپا کر کبھی کبھی راجا اُس کے ساتھ بھوگ بلاس کرنے لگا کچھ دن یہ بات چھپی
رہی جب دروھیہ دروہیو اور انو انو نام کے دو بیٹے شرمشٹھا کے راجا یایاتی سے پیدا ہو کر تیسرا گربھ رہا تب ایک
دن شرمشٹھا دیویانی کے اوپر پنکھا ہانکتی تھی اُس وقت دونوں شرمشٹھا کے بیٹے وہاں آ کر کھڑے ہوئے دیویانی نے پوچھا
کہ اے شرمشٹھا تیرے یہ دونوں بیٹے کس طرح ہوئے اور تیسرا گربھ کس سے رہا ہے شرمشٹھا بولی کہ رات کو کسی رِشیشور نے آ کر
مجھ سے سپنے میں بھوگ کیا تھا اُسی سے دو لڑکے ہو کر تیسرا گربھ رہا ہے یہ بات سُن کر دیویانی چپ ہو رہی لیکن اسکے من میں
سندیہہ ہو گیا اس لیے کئی دن پیچھے دیویانی نے شرمشٹھا کے مکان پر جا کر اُن لڑکوں سے پوچھا کہ تمھارے باپ کا کیا
نام ہے تب بڑے بیٹے نے بتلایا کہ میں راجا یایاتی کا بیٹا ہوں یہ بات سُنکر دیویانی بہت غصّہ سے راجا کے پاس آ کر
بولی کہ تم نے میرے باپ کے منع کرنے پر بھی شرمشٹھا سے بھوگ کیا اس لیے اب میں تمھارے یہاں نہیں رہوں گی
جب ایسا کہکر دیویانی کرودھ کر کے اپنے باپ کے گھر چلی تب راجا اُس کے پیچھے بنتی کرتا ہوا پیدل دوڑا گیا لیکن اُس نے
نہیں مانا سب حال اپنے باپ سے جا کر کہہ دیا راجا یایاتی بھی وہاں پہونچکر کھڑا ہوا جب شُکراچاریہ نے جانا کہ میرے
منع کرنے پر بھی راجا نے شرمشٹھا سے بھوگ کر کے سنتان پیدا کی تب کرودھ کر کے کہا کہ اے راجا تو نے بل کے غرور سے
میرا کہنا نہیں مانا اس لیے میں تجھ کو یہ شاپ دیتا ہوں کہ تو بوڑھا اور نربل ہو کر استری پرسنگ کرنے کے لائق نہ رہے
اور تیرا سروپ بگڑ جائے یہ بات شُکر کے مُنہ سے نکلتے ہی اُسی سمے راجا بوڑھا ہو گیا دانت اُسکے ٹوٹ گئے اور بال سفید ہو کر
آنکھ سے کم دیکھنے لگا تب راجا ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج ابھی تک میرا من سنساری سُکھ سے نہیں بھرا ہے ایک مرتبہ
اپرادھ کشما کیجیے یہ دین بچن سُن کر شُکراچاریہ نے اپنی بیٹی کا سکھ بچار کر کہا کہ اے راجا میرا شاپ پھر نہیں سکتا لیکن
تیرے پانچ بیٹوں میں سے جو بیٹا خوشی سے تیرا بڑھاپا لیکر اپنی جوانی تجھ کو دیوے گا تو پھر تو جوان ہو جاوے گا

یہ آشیرواد سنتے ہی راجا خوش ہوکر دیویانی سمیت راج مندر پر چلا آیا اُنھیں دنوں شرمشٹھا سے پُرو نام تیسرا بیٹا پیدا ہوا جب راجا نے اپنے بڑے بیٹے سے کہا کہ تمھارے نانا نے ہم کو شاپ دے کر بوڑھا بنا دیا تم اپنی جوانی ہم کو دو تو تھوڑے دن اور سنساری سُکھ کر لیں تب یُدو نے سمجھا کہ ہماری جوانی لیکر راجا ہماری ماتا سے بھوگ کرے گا تو ہم کو بڑا ادھرم ہوگا ایسا بچار کر اُس نے جواب دیا کہ میں نے ابھی تک سنساری سُکھ نہیں اُٹھایا اسلیے اپنی جوانی نہیں دے سکتا۔ دوہا

اُجرے اُجرے سب بھلے اُجرے بھلے نہ کیش		کامِن رمے نہ رپو ڈرے نہ آدر کرے نریش

استری ۱۲ دشمن ۱۲ راجہ ۱۲

یہ بات بڑے بیٹے کی سن کر راجا نے ترُوسو آدِک تین بیٹے جو یدو سے چھوٹے تھے اُن کو بلا کر یہی بات کہی جب انھوں نے بھی اُسی طرح جواب دیا تب ییاتی نے پُرو چھوٹے بیٹے سے جو شرمشٹھا سے ہوا تھا کہا کہ اے بیٹا تم اپنی جوانی ہم کو دو اب سوائے تمھارے مجھ کو دوسرے کا بھروسہ نہیں ہے یہ دین بچن سنتے ہی پُرو ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے پتا میرا یہ تن آپ نے پیدا اور پالن کیا ہے اس لیے جوانی کیا چیز ہے اپنا پران تمھارے اوپر نچھاور کر سکتا ہوں جو میں سو جنم تک آپ کی سیوا کروں تو بھی آپ سے اُرِن نہیں ہو سکتا جو بیٹا بنا کہے ماتا اور پتا کی سیوا کرے وہ بیٹا اُتّم ہے جو کہنے سے کرے وہ مدّھم ہے اور جو کہنے سے چڑچڑا کر کام کرے وہ ادھم ہے اور جو بیٹا ماتا پتا کی آگیا کسی طرح نہ مانے وہ پُوت نہیں مُوت ہے۔ دوہا

جاہی بنیڑے پوت ہے واہی بنیڑے موت		رام بھجے تو پوت ہے نہیں مُوت کا مُوت

پُرو کی یہ بات سُن کر راجا ییاتی بہت خوش ہوا اور اپنا بڑھاپا اُس کو دے کر اُس کی جوانی آپ لے لی اور اپنے چاروں بیٹوں کو یہ شاپ دیا کہ تم لوگ راج سنگھاسن نہ پاؤ گے جوانی لینے پر راجا نے ہزار برس تک سنساری سُکھ دیویانی کے ساتھ اٹھایا اور بہت یگیہ اور دان پرمیشور کے خوش ہونے کے واسطے کیا لیکن اُس کا من سنساری سُکھ سے نہیں بھرا۔

ادھیائے انیسواں ۱۹ - راجا ییاتی کا ایک بکری اور بکرے کا اتہاس کہنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پرکشت بہت دن تک راجا ییاتی سنساری سُکھ میں پھنسا رہا جب یگیہ آدِک کرنے سے اُس کو گیان ہوا تب ایک دن یہ بچار کیا کہ میں نے لڑکے کی جوانی لے کر اتنا سُکھ اٹھایا تسپر بھی ابھی تک میری اِچھا پوری نہ ہوئی دیکھو مٹی کا گھڑا پانی ڈالنے سے بھر جاتا ہے اور اندریاں بہت سُکھ پانے پر بھی نہیں اگھاتی ہیں اسی طرح سنساری جال میں پھنسے ہوئے مرنے سے جنم میرا اکارتھ ہوگا اس لیے پرلوک بنانے کے واسطے اب ہری بھجن کرنا چاہیئے ایسا بچار کر راجا نے دیویانی سے کہا کہ اے پران پیاری ہم نے شکار کھیلتے وقت جنگل میں ایک تماشہ دیکھا تھا وہ حال کہتے ہوئے ہنسی آتی ہے جب دیویانی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج مجھ کو بھی وہ حال سُناؤ تب راجا نے کہا کہ ایک براہمن کی بکری کنوئیں میں گر پڑی تھی اُس کو ایک بکرے نے باہر نکالا سو بکری نے اُس بکرے کو اپنا سوامی بنا کر بہت دن تک اُسکے ساتھ سنساری سُکھ اٹھایا جب اُس بکری کے

دو بچے پیدا ہوئے تب وہ بکرا دوسری بکری سے پھنس گیا اس لیے پہلی بکری اناڑی ہونے سے اپنے براہمن کے گھر چلی گئی
اُس براہمن نے اپنی بکری کی سہایتا کر کے بکرے کو بدھیا کر دیا جب بکرے نے براہمن سے بہت بنتی کی اور براہمن
نے دیال ہو کر پھر اُس کو جیوں کا تیوں بنا دیا تب پھر وہ بکرا سنساری سکھ میں پھنس گیا یہ بات سُن کر دیویانی بولی
کہ اے مہاراج وہ بکرا بڑا مورکھ تھا جو پھر بکری کے ساتھ خراب ہوا تب راجا بولا کہ یہی دشا ہماری اور تمھاری بھی ہے
اے دیویانی جو آدمی کو دنیا کی سب دولت اور استری اور ساتوں دویپوں کا راج ملے اور ہزاروں بیٹے ہو کر سب طرح
کے مطلب حاصل ہوں تس پر بھی اُس کا من سنساری سکھ سے نہیں بھرتا جس طرح آگ میں گھی ڈالنے سے اُس کی آنچ اور
بڑھتی ہے اسی طرح ہر روز تو بس بڑھتی جاتی ہے اس لیے اب برکت ہو کر ہری بھجن کرنا چاہیے جب یہ بات دیویانی
نے پسند کی تب راجا یاتی نے چھوٹے بیٹے پُرو کو جوانی پھیر کر اپنا بڑھاپا اُس سے پھیر لیا اور راج سنگھاسن پر
اُس کو بٹھا کر دوسرے چاروں بیٹوں کو جو بڑے تھے چاروں طرف کا راج بانٹ دیا اور آپ دیویانی سمیت بدری
کیدار کو چلا گیا اور وہاں پرمیشور کا تپ اور دھیان کر کے مکت ہوا۔

ادھیائے بیسواں ۲۰ ۔ راجا پُرو पुरु کے بنش کی کتھا

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریکشت اب میں راجا پُرو کے بنش کی کتھا کہتا ہوں جس کُل میں تم نے جنم لیا ہے سُنو۔
پُرو کے بنش میں کئی پیڑھی کے پیچھے دُشینت दुष्यन्त نام کا راجا بڑا پرتاپی ہوا ایک دن وہ شکار کھیلنے گیا تو اُس نے
کنو कण्व رشیشور کی کُٹی میں ایک لڑکی بہت سندری دیکھی اور اُس پر موہت ہو کر پوچھا کہ اے پران پیاری تو دیو کنیا
کے سمان کس کی بیٹی ہے کسی راجا کی بیٹی بھی تیرے سمان سندری نہ ہوگی اس لیے تیرا سروپ میرے ہردے میں
بس گیا ہے یہ بات سُن کر شکنتلا بولی کہ اے راجا میں بشوامتر رشیشور اور مینکا اپسرا سے پیدا ہوئی ہوں اس بات کو
कण्व کنو رشیشور جانتے ہیں آپ میرے استھان پر ٹک کر جو آگیا دیجیے سو کروں کند مول آدک اور لوٹا بھر پانی سے
آپ کا آدر کروں یہ بات سنتے ہی راجا خوش ہو کر بولا کہ لڑکی کا بھی سوئمبر کرنا دھرم ہے جب ایسا کہہ کر راجا بڑے پریم
سے رات کو اُس کے استھان پر ٹکا تب دونوں نے خوشی سے آپس میں گندھرب بواہ کر کے بھوگ کیا ہری اچھا سے
اُس کے اسی دن گربھ رہ گیا جب پراتہ کال راجا شکنتلا کو اُسی جگہ چھوڑ کر راج مندر پر چلا گیا تب کنو رشیشور نے جانا
کہ اس کو راجا سے گربھ رہ گیا ہے دسویں مہینے ایک بالک بہت سُندر اور ایسا بلوان اُس سے پیدا ہوا جو لڑکپن
ہی میں سینگ کے دھنش بان سے شیر کو مارنے لگا تب کنو رشیشور بولے کہ اے شکنتلا تو اپنے لڑکے کو راجا کے پاس لے جا
جب رشیشور کی آگیا سے شکنتلا نے اپنے لڑکے کو لیکر راج سبھا میں جا کر کہا کہ اے پرتھوی ناتھ میں تمھاری استری
راجکمار سمیت آئی ہوں تب راجا بولا کہ میں تجھ کو نہیں پہچانتا ہوں کہ تو کون ہے اور یہ لڑکا کس کا ہے جب راجا
دُشینت نے جان بوجھ کر یہ جھوٹھ بات کہی تب راج سبھا میں آکاش بانی ہوئی کہ اے راجا شکنتلا سچ کہتی ہے یہ
لڑکا تمھارے ویریہ سے پیدا ہوا ہے تم ان دونوں کو اپنے گھر رکھو دھرماتما بیٹا اپنے باپ کو نرک جانے سے بچا لیتا ہے

جب یہ آکاش بانی سب سبھا والوں نے سُنی تب راجا نے دیوتاؤں کی آگیا سے شکنتلا کو قبول کیا اور اپنے بیٹے سمیت راج مندر پر بھیج دیا اُس بالک کا نام بھرت رکھّا راجا کے مرنے کے پیچھے وہی لڑکا جو پرمیشور کا انش تھا راج گدّی پر بیٹھ کر ایسا پرتاپی اور چکرورتی راجا ہوا جس نے ایک سو تینتیس[۱۳۳] اشومیدھ یگیہ کئے اور بہت سے رتن آدک براہمنوں کو دان دیئے اس کے یگیوں میں کئی مرتبہ اندر شیام کرن گھوڑا چرا لے گیا مگر راجا بھرت اپنے پرتاپ اور بل سے گھوڑا چھین لایا اُس کے راج میں کوئی دوسرا راجا اشومیدھ یگیہ کرنے نہیں پایا اور جتنے ملیچھ اور دُکھدائی راجا پرتھوی پر تھے اُن سب کو اُس نے ناش کر دیا اور ساتوں دیپوں کے راجوں کو اپنی سیوا میں رکھا اپنے بل سے دیتوں کو جیت کر اندر آدک دیوتاؤں کو دیولوک کا راج دلا دیا اس کے راج میں پربت اور سمُدر آدک بہت طرح کے رتن اور سونا اور چاندی آدک ہمیشہ اس واسطے موجود رکھتے تھے جس میں جس کو جو درکار ہو وہ لے جاوے اسی طرح ستائیس[۲۷] ہزار برس تک راجا بھرت نے راجا اندر کے سمان چکرورتی راج کیا اور تپ کرنے سے اُس کا پراکرم بنا رہا راجا بھرت نے تین بواہ بدربھ विदर्भ دیش کے راجا کی بیٹیوں سے کیے جب اُس کے یہاں ہری اچھا سے کئی بیٹے بدصورت پیدا ہوئے تو رانیوں نے اس ڈر سے کہ راجا بھرت کہیں گے کہ یہ لڑکے ہمارے ویریہ سے نہیں ہوئے ہیں اُن لڑکوں کو گنگا جی میں پھکوا دیا اس لیے راجا بھرت سنتان نہ ہونے سے چنتا میں رہتا تھا کچھ دن پیچھے راجا نے کنور رشیشور سے منتر لیا تب رشیشور نے بیٹا پیدا ہونے کے واسطے راجا سے یگیہ کرایا اُسی وقت دیوتاؤں نے خوش ہو کر بھاردواج نام لڑکا جو ممتا سے ہوا تھا لا کر بھرت کو دیا راجا نے اُس کا نام وِتتھ वितथ رکھ کر بیٹے کے سمان اُس کو پالا اور بھرت کے مرنے کے پیچھے وہ راجا ہوا اتنی کتھا سُن کر راجا پریکشت نے پوچھا کہ اے مہاراج بھاردواج کس طرح پیدا ہوا تھا اس کی کتھا کہیے شکدیوجی بولے کہ اے راجا ایک مرتبہ برہسپتی نے اپنے بڑے بھائی اُتتھیہ उतथ्य کی استری ممتا ममता سے زبردستی بھوگ کیا سو اُس کے گربھ رہ گیا اُس نے اپنے سوامی کے ڈر سے جو لڑکا پیٹ میں تھا اس کو گرا دیا وہی لڑکا بھاردواج ہوا جب برہسپتی کے سمجھانے اور آکاش بانی ہونے پر بھی ممتا نے اس کا پالن نہیں کیا تب مروت मरुत दیوتا نے جس کے نام کا یگیہ بھرت نے کیا تھا وہ لڑکا راجا کو دے دیا اس طرح بھاردواج کا جنم ہوا۔

ادھیائے اکیسواں[۲۱] - راجا وِتتھ کے سنتان کی کتھا

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریکشت راجا وتتھ वितथ کے بنش میں کئی پیڑھی پیچھے راجا رنتِ دیو रन्तिदेव ایسا مہاتما ہوا جس نے راج سنگھاسن کے اوپر نہ بیٹھ کر اپنا تن ورکت کر لیا اور اپنی استری اور ایک لڑکے سمیت جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگا اور اُس نے بھوجن کرنا بھی پرمیشور کے آشرے پر چھوڑ دیا جب کوئی آدمی اپنی خوشی سے بے مانگے بھوجن دے جاتا تھا تب اُس کو اپنی استری اور پُتر سمیت کھا کر جنگل میں خوشی سے رہتا تھا نہیں تو بھوکے رہ کر آپ کند مول آدک لانے کا اُپائے نہیں کرتا تھا ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بھوجن نہ ملنے سے اڑتالیس[۴۸] اُپاس اُن کو ہو گئے اُنچاسویں دن تھوڑا اناج اُن کو کوئی دے گیا راجا نے اُس کو پکا کر

اُس کے تین حصّے کر کے جیسے ہی چاہا کہ بھوجن کرے ویسے نارائن جی بوڑھے براہمن کا روپ دھر کر راجا کے دھرم کی پرکشا
لینے کے واسطے وہاں آکر بولے کہ اے راجا میں بہت بھوکھا ہوں مجھ کو بھوجن کھلاؤ یہ بات سنتے ہی رنتِ دیو نے
بڑی شردّھا سے اپنا حصّہ اُسے کھلا دیا جب وہ حصّہ کھا کر نارائن روپ براہمن بولے کہ ابھی میرا پیٹ نہیں بھرا
تب رانی اور راجکمار نے بھی اپنا اپنا حصّہ اُس براہمن کو کھلا کر آپ تینوں آدمی جیوں کے تیوں بھوکھے رہ گئے: وہ
براہمن روپی پرمیشور آشیرباد دے کر وہاں سے انتردھان ہو گئے۔ کئی دن اور اُن کو بِنا اناج کے بیت گئے تب پھر
تھوڑا اناج کسی نے لا کر اُن کو دیا جیسے ہی اُن تینوں نے آپس میں بانٹ کر بھوجن کرنا چاہا ویسے ہی ایک شودر نے آکر
کہا کہ میں بہت بھوکھا ہوں مجھ کو بھوجن کھلاؤ راجا نے اُس کو اپنا اَتِتھی (مہمان) سمجھ کر سب بھوجن کھلا دیا اور آپ
تینوں آدمی اُسی طرح رہ گئے رانی اور راجکمار بہت دن تک اناج نہ پانے سے بہت کمزور ہو گئے تھے اس لیے راجا
اُن سے بولا کہ جس برتن میں اَتِتھی نے بھوجن کیا ہے اُس میں کچھ حصّہ اناج کا لگا ہوگا اُس کو دھو کر پی لو جب رانی اور
راجکمار نے وہ برتن دھو کر پینا چاہا تب ایک ڈوم کُتّے کو ساتھ لیے ہوئے وہاں آپہونچا اور بھوکھ سے بیاکُل ہو کر راجا
کے سامنے گر پڑا اور رو کر کہنے لگا کہ میری جان نکلی جاتی ہے سو یہ برتن کا دُھوون آپ کے پینے کے لائق نہیں ہے
یہ جوٹھن میرا حصّہ سمجھ کر مجھ کو دے دو جس میں اُس کو پی کر میں اپنے پران بچاؤں راجا نے اُس چانڈال میں بھی پرمیشور
کا پرکاش سمجھ کر اُس کو ڈنڈوت کی اور رانی اور راجکمار ڈوم سے بولے کہ ہم لوگوں نے بہت دن پیچھے یہ دُھووَن
پینے کو پایا ہے تم دیا کر کے اُس کو چھوڑ دو تو ہم اُس کو پی لیں جب اس چانڈال نے نہیں مانا تب یے دونوں آدمی
دھووَن کا پانی بھی اُسکو پلا کر آپ بھوکھے رہ گئے جبکہ پرمیشور نے اس طرح کا دھرم اور دھیریہ اُن تینوں کا دیکھا تب
اُسی ڈوم سے شیام برن چتربھج روپ شنکھ چکر گدا پدم لیے پرگٹ ہو کر راجا رانی اور راجکمار سے بولے کہ تم کو بڑا دھیریہ
ہے جب اُن تینوں نے پرمیشور کا درشن پاکر وِنے پوروک اُن کی اُستتِ کی تب نارائن جی رنتِ دیو کو اپنے گلے لگا کر بولے
کہ اے راجا ہم تم سے بہت خوش ہیں جو وردان مانگو وہ ہم تم کو دیویں رنتِ دیو ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج میں یہی چاہتا
ہوں کہ میری سب رعیت سُکھ پاوے اور کوئی دردری نہ ہو اور میرا من آپ کے چرنوں میں لگا رہے تب پرمیشور نے اچھّا
پوروک وردان دیکر راجا رانی اور راجکمار کو اُسی تن سے بِمان پر بیٹھا کر ویکنٹھ میں بھیج دیا اور رنتِ دیو کا گرگ गर्ग نام
کا دوسرا بیٹا جو راج سنگھاسن پر تھا اُس کے بنش میں سب لوگ اُن کی کرپا سے براہمن ہو گئے اور پُرو کے بنش میں
برہت چھیتر बृहत्क्षत्र نام کا راجا ہو کر اُس کے وَنش میں ہستی हस्ती نام راجا ایسا پرتاپی پیدا ہوا کہ جس نے ہستناپور نگر
بسایا اسکے تین بیٹے اَج میڈھ - پُرمیڈھ اور دُرمیڈھ अजमीढ पुरुमीढ़ दुमीढ़ نام کے بڑے دھرماتما ہوئے اَج میڈھ
کی سنتان براہمن ہو گئی مُدگل मुद्गल اسکے بنش میں ایسا گیانی ہوا کہ جس کے نام کا گوتر آج تک دنیا میں پرکٹ
ہے اور مُدگل کے وَنش میں اہلیا نام کی کنیا مہاسُندری ہو کر گوتم رِشیشور کو بیاہی گئی جس کے گربھ سے شتانند نام
کا بیٹا پیدا ہو کر اُس کے ستیہ دھرتی نام کا بالک پیدا ہوا جس کا ویریہ ایک دن اُروشی اَپسرا کو دیکھ کر سرکنڈے کے جنگل
میں گر پڑا اور اس ویریہ سے کرپاچاریہ कृपाचार्य نام کا لڑکا اور کرپی कृपी نام کی لڑکی پیدا ہوئی جن کو

راجا شنتنو शान्तनु جو بھاردواج کے بنش میں تھے شکار کھیلتے ہوئے جنگل میں اُن کو پڑے دیکھ کر اپنے گھر اُٹھا لائے اور لڑکوں کی طرح اُن دونوں کو پالا راجا شنتنو کے ہاتھ میں یہ گُن تھا کہ جس کے ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیں اُس کا روگ چھوٹ جائے اسلئے جو روگی اُن کے پاس جاتے تھے اچھے ہو کر چلے آتے تھے اس کارن دنیا میں اُنکا بڑا یش پرکٹ ہوا کہ راجا شنتنو سب کو سُکھ دینے والے ہیں ایک مرتبہ اُن کے راج میں پانی نہیں برسا اور پرجا لوگ بنا اناج کے دُکھ پانے لگے تب راجا نے رشیشوروں سے پوچھا کہ ہم نے کون ادھرم کیا ہے جو ہمارے راج میں پانی نہیں برستا رشیشوروں نے وچار کر کے کہا کہ تم نے دیواپی اپنے بھائی کا حصہ چھین لیا تھا اسواسطے پانی نہیں برستا تم اُس کا حصہ دے دو نہیں تو پانی نہ برسنے سے تمہاری رعیت بہت دُکھ پاویگی یہ بات سنتے ہی راجا شنتنو نے دیواپی देवापी سے جو جنگل میں بیٹھا تپ کرتا تھا اس طرح بُھلا وادے کر بات چیت کی کہ جس میں اُسکے مُنہ سے کئی باتیں وید کے خلاف نکل آئیں جس سے دیواپی کا تپو بل گھٹ گیا تب شنتنو کے راج میں پانی برسنے سے رعیت نے سُکھ پایا اے راجا پریکشت راجا شنتنو ایسے پرتاپی ہوے کہ جنکا یش سنسار میں چھا رہا ہے۔

ادھیاے بائیسواں ۲۲ - دِوُداس کے بنش کی کتھا

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریکشت مُدگل کا بیٹا راجا دِوُداس بڑا پرتاپی ہو کر اُسکے بنش میں راجا دروپد द्रुपद بہت تیجوان پیدا ہوا جس کی بیٹی دروپدی کو ارجن تمہارے دادا مچھلی بیدھ کر لائے تھے اور وہ ارجن آدک پانچوں پانڈوؤں کی استری ہوئی تھی اور راجا دروپد کے دُھرشٹ دُمن آدک کئی بیٹے پیدا ہوئے اُسی دھرشٹ دُمن نے مہابھارت میں درونا چاریہ द्रोणाचार्य کا سر کاٹا تھا اور اجمیڑھ کے بنش میں بردرتھ نام بڑا پرتاپی راجا ہو کر اُسکے دو استریاں تھیں ایک رانی سے سیتہ جت نام کا بیٹا پیدا ہوا اور دوسری رانی سے کوئی بیٹا نہیں پیدا ہوا اسلئے راجا مہاپرشوں کی سیوا کیا کرتے تھے ایک دن کسی رشیشور نے خوش ہو کر ایک آم راجا بردرتھ کو دے کر کہا کہ تو یہ پھل اپنی استری کو کھلا دے اسکے لڑکا پیدا ہوگا راجا نے وہ آم لے کر اپنی بڑی رانی کو دیا سو دونوں رانیاں آپس میں پریت رکھنے سے آدھا آدھا آم بانٹ کر کھا گئیں راجا کی دونوں استریوں کے گربھ رہا اور دسویں مہینے اُنکے پیٹ سے آدھا آدھا لڑکا جس طرح کوئی آدمی کھڑے آدمی کو چیر ڈالے پیدا ہوئے اُن کو دیکھتے ہی راجا نے کرودھ کر کے جنگل میں پھکوا دیا اور آم بانٹ کر کھانے کا حال سُن کر راجا دونوں رانیوں پر بہت خفا ہوا جہاں پر وہ دونوں ٹکڑے راجا نے پھکوا دیے تھے وہاں پہری اِچھا سے جرا نام راکشسی جا پہونچی اور اُس نے اپنی مایا سے دونوں ٹکڑوں کو ملا دیا تو وہ لڑکا پرمیشور کی اچھا سے جی اُٹھا تب وہ راکشسی اُس کو راجا کے پاس لے گئی راجا نے اُس کو دیکھ کر بہت خوش ہو کر اُس کا نام جراسندھ जरासंध رکھا اور جراسندھ بڑا بلوان اور تیجوان راجا ہوا جس کو بھیم سین نے شری کرشن بھگوان کی کرپا سے دونوں ٹانگیں چیر کر مار ڈالا اور جراسندھ کا بیٹا سہدیو ہوا اُسکے بنش میں دیواپی نام کا راجا بڑا پرتاپی اور دھرماتما ہوا جس نے راج سنگھاسن چھوڑ کر اپنا من ورکت کر لیا اور اُترا کھنڈ میں جا کر تپ کر رہا ہے کلجگ کے انت میں

چندربنشی کُل کو پھر پیدا کرے گا اب راجا شنتنو کے بنش کی کتھا جس کے کُل میں تم ہوئے ہو ورنن کرتا ہوں سُنو کہ راجا
شنتنو کی استری سے بَل پیدا ہوا اُسکے بنش میں راجا وِدُوداس کورو ایسا پرتاپی ہوا کہ جس کے نام کا کُرکشیتر
कुरुक्षेत्र تیرتھ پرکٹ ہوا اور راجا وِدُوداس کو پورب جنم کے سنسکار سے کوڑھ ہو گیا تھا ایک دن وہ شکار کھیلتے وقت جنگل
میں جاکر گرمی سے ویاکُل ہوا تو وہ کرکشیتر میں جاکر ایک درخت کے نیچے بیٹھا وہاں ایک کُنڈ پانی کا دیکھ کر جیسے راجا نے
اُس میں اسنان کیا ویسے ہی اُس کا کوڑھ چھوٹ گیا تب وہ بہت خوش ہوا اور اُس کُنڈ کو اور دوسرے جو کُنڈ اور
تالاب وہاں تھے سب کو اچھی طرح بنوا دیا اِسی کارن وہاں کا نام کروکشیتر ہوا اور اُسکے بنش میں راجا دلیپ ایسا پرتاپی
ہوا کہ جس نے دلّی ایسا نگر بسایا اور راجا شنتنو کی دوسری استری گنگا جی سے بھیشم پتامہ ایسے بلوان اور دھرماتما ہوئے
جنھوں نے پرشرام جی سے یُدھ کیا دھنش وِدیا میں اُنکے برابر کوئی نہ تھا راجا شنتنو کی تیسری استری ستیہ وتی سے
چترانگد चित्राङ्गद اور وِچترویریہ विचित्रवीर्य دو لڑکے پیدا ہوئے اے راجا پریکشت یہ وہ ستیہ وتی تھی جس کے ساتھ
ہمارے دادا پراشر مُنی نے کُماری پن میں ناؤ پر بھوگ کیا تھا اُسی سے ویدویاس ہمارے باپ پیدا ہوئے ایک دن ستیہ وتی کا بیٹا
چترانگد شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں گیا تب چترانگد نام کے گندھرب نے اِس کو دشمنی سے کہ میرے برابر اس نے اپنا نام
کیوں رکھا اُسکو مار ڈالا اور بھیشم پتامہ اپنے بھُجا کے بَل سے اَمبا اور اَمبکا اور اَمبالکا نام کی تین لڑکیاں کاشی نریش کی سوئمبر
سے چھین لائے تھے اِن میں سے دو کا بیاہ وِچترویریہ سے ہوا اُن میں اَمبا نام کی لڑکی اپنے من میں راجا شالو शाल्व کی
چاہ رکھتی تھی اس لیے راجا وِچترویریہ نے اُس کو تیاگ دیا اور امبکا اور امبالکا سے راجا کی اتنی پریت ہوئی کہ دن رات
راج مندر میں رہ کر اُن کے ساتھ بھوگ اور وِلاس کیا کرتا تھا اس لیے راجا چھئی کے روگ ہونے سے بنا سنتان مر گیا
تب ستیہ وتی نے اپنا ونش بڑھانے کے واسطے ویدویاس اپنے بیٹے کو جو پراشر مُنی سے پیدا ہوئے تھے بُلا کر کہا کہ
وِچترویریہ کی دونوں استریوں سے ایک ایک لڑکا پیدا کرو تب ویدویاس جی جو پرمیشور کا اوتار تھے بولے کہ اے ماتا دونوں
استریاں وِچترویریہ کی میرے سامنے سے ننگی ہو کر چلی جاویں تو میرے دیکھنے سے اُن کے گربھ رہ کر ایک ایک لڑکا پیدا
ہوگا جب امبکا اپنی ساس کی آگیا سے ننگی ہو کر ویدویاس کے سامنے چلی تب اپنے بالوں سے اپنا مُنہ چھپا کر آنکھ بند کر لی
تھی اس سے دھرتراشٹر نام کا اندھا بیٹا پیدا ہوا اور امبالکا شرم سے اپنے بدن میں مٹی لگا کر اُن کے سامنے گئی تھی
اس کارن اُس سے راجا پانڈو پینڈ روگی پیدا ہوا اور بِدرا نام کی وِچترویریہ کی داسی ننگی ہو کر ہنستی ہوئی ویدویاس جی کے
سامنے چلی گئی سو اُسکے پیٹ سے وِدُر جی پرم بھگت جو دھرم راج کا اوتار تھے پیدا ہوئے اور دھرتراشٹر کے دُریودھن
آدِک سو بیٹے گاندھاری نام کی استری سے پیدا ہوئے اور راجا پانڈو تمھارے پردادا کو ایک رِشیشور ہرن روپ نے
جو راجا کے ڈر ا دینے سے بھوگ کرنے نہیں پایا تھا یہ شاپ دیا تھا کہ تم استری سے بھوگ کرتے وقت مر جاؤ گے
اور سوائے اس کے راجا کے پینڈ روگ تھا اس لیے اُن کے سنتان نہ تھی جب کُنتی اُن کی استری نے اپنے
پتی کی آگیا لیکر منتر کے پرتاپ سے دھرم اور اِندر اور پون دیوتاؤں کو بُلا کر اُن سے بھوگ کیا تب دھرم سے
راجا یودھشٹھر اور اِندر سے اَرجن اور پون سے بھیم سین یہ تین بیٹے پیدا ہوئے پھر کُنتی نے اُسی منتر سے

اشونی کمار دیوتاؤں کو بلا کر نکل اور سہدیو نام کے دو بیٹے اپنی سوت مادری माद्री نام سے پیدا کیے یہ پانچوں بھائی دروپدی سے بواہ کر کے اپنے اپنے پاس باری باندھ کر اُس کو رکھتے تھے پانچوں بھائیوں کے ایک ایک بیٹا دروپدی سے پیدا ہوا جن کو اشوتھاما अश्वत्थामा نے مار ڈالا راجہ یدھشٹھر کے پوروی نام دوسری استری سے دیوک اور بھیم سین کے ہڑمبا हिडम्बा راکشسی سے گھٹوتکچ घटोत्कच اور سہدیو کے سہوترا सहोत्रा استری سے بجے اور نکل کے کرن متی करणमती استری سے نرمبھ اور ارجن کے سُبھدرا نام کی استری شری کرشن جی کی بہن سے ابھمنیو अभिमन्यु نام پُتر بڑا پرتاپی پیدا ہوا جو تمہارا باپ تھا اور ارجن کے الوپی نام کی استری سے جو ناگ کی بیٹی تھی ببھرو باہن बभ्रुवाहन اور ایراوت نام دو بیٹے بڑے تیجوان پیدا ہوئے اس میں ایراوت کو منی پور پتی मणिपुरपती نامک اُس کے نانا نے اپنے راس بٹھالا اور ببھرو باہن نے ارجن سے بڑا بھاری یدھ کیا تھا اسکی کتھا اشومیدھ پرب مہا بھارت لکھی ہے اور جب اشوتھاما نے تمہارے مارنے کے واسطے برہم استر چلایا تب شری کرشن جی ویکنٹھ ناتھ نے اُتر اتمہاری ماتا کے پیٹ میں تمہاری رکشا کی اے راجہ پرکشت جو جنمیجے آدِک چار بیٹے تمہارے ہیں اُن میں جنمیجے जनमेजय بڑا پرتاپی اور ساتوں دویپ کا چکرورتی راجہ ہوگا اور تمہارا بدلا لینے کے واسطے ایسی یگیہ کرے گا جس میں بہت سے سانپ جل کر مر جائیں گے اور شُبھ کرم کرنے سے دُنیا میں اُس کا بڑا نام ہوگا اور تمہارے مرنے کے پیچھے پچیس ۲۵ پیڑھی تک ہستناپور کا راج تمہارے بنش میں رہکر پھر ہستناپور جمنا جی میں ڈوب جائے گا تب نمی निमि نام راجہ تمہارے بنش میں ہو کر وہاں پر سوستی پوری सोवस्तीपुरी بساوے گا اس کے پیچھے تمہارے بنش سے راج گدی چھوٹ جائے گی دوسرے راجہ ہوں گے ویدویاس वेदव्यास جی ہمارے باپ نے چاروں وید اور سب پُران اپنے چیلوں کو پڑھائے تھے لیکن شری مدبھاگوت جو سب ویدوں کا سارانش ہے کسی کو نہ پڑھا کر کیول ہم کو پڑھایا تھا وہی امرت روپی کتھا ہم تم کو سُناتے ہیں اور سہدیو सहदेव راجہ جراسندھ जरासन्ध का بیٹا اور راجہ ییاتی کے بنش میں بہت سے راجہ ہوئے ان کا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہے۔

ادھیائے تیئیسواں ۲۳۔ یدوبنشیوں کی کتھا

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکشت اب ہم یدوبنشیوں کی کتھا جس کل میں شری کرشن جی کا اوتار ہوا تھا کہتے ہیں اس کے سننے سے آدمی کو سب منورتھ ملتے ہیں سو تم چت لگا کر سُنو کہ راجہ ییاتی کا یدو यदु نام بڑا بیٹا جو دیویانی سے ہوا تھا اُس کے بنش میں کئی پیڑھی کے بعد راجہ سہسرارجن सहस्रार्जुन ایسا تیجوان پیدا ہوا جس نے پچاسی ہزار برس چکرورتی راج کیا اس کا نام اسمرن کرنے سے کیا ہوا دھن ملتا ہے اُس کے ہزار بیٹوں میں نو سو پچانوے ۹۹۵ راجکماروں کو پرشرام جی نے مار ڈالا پانچ بیٹے جو بچے تھے ان میں جے دھوج जयध्वज نام کے بیٹے سے تال جنگھ तालजंघ نام چھتری پیدا ہو کر اس کے بنش میں مدھو मधु نام بڑا پرتاپی ہوا اسی

واسطے شری کرشن جی کا نام مادھو کہا جاتا ہے اور مدھو کا بیٹا ورشنی वृष्णि تھا اُسی سے وِرشنی بنشی اور مدھو بنشی
کہلاتے ہیں ورشنی کا بیٹا رِشش بندھ शशबिन्दु ایسا دھرماتما ہوا جس کے پاس چودہ رتن تھے اور اس نے
دس لاکھ استریوں سے اپنا بواہ کیا تھا ہر ایک سے دس کروڑ بیٹے اس کے پیدا ہوئے ان میں سب سے بڑا بیٹا
پُروجت पुरुजित اور چھوٹا بیٹا جامگھ जामघ نام کا تھا راجہ جامگھ کی سیبیا शैब्या نام کی استری بانجھ تھی بہت
تدبیر کرنے پر بھی اس کے اولاد نہ ہوئی اس سبب سے وہ اُداس رہا کرتی تھی ایک مرتبہ راجہ جامگھ وِدربھ विदर्भ
دیش کے راجہ سے لڑنے کو گیا وہاں سے ایک خوبصورت لڑکی کسی بھوج بنشی کی چھین لایا جب اُس بانجھ استری
نے دیکھا کہ میرا سوامی ایک استری اپنے ساتھ رتھ پر بٹھائے لئے آتا ہے تب کرودھ کر کے بولی کہ تم یہ لڑکی
کس واسطے لائے ہو راجہ ڈرتا ہوا اپنی استری سے بولا کہ میں تیرے واسطے یہ پتوہ لایا ہوں یہ بات سُن کر رانی
نے ہنس کر کہا کہ میرے بیٹا نہیں ہے یہ پتوہ کس طرح ہوگی تب راجہ نے جواب دیا کہ بیٹا پیدا ہونے پر اس کا بواہ
اُس کے ساتھ کروں گا پرمیشور کی اِچھا سے اُسی سمے یہ آکاش بانی ہوئی کہ دھیرج دھر تیرے بیٹا پیدا ہوگا یہ
آکاش بانی سُنتے ہی راجہ اور رانی نے بڑی خوشی سے وشوے دیوں کا پوجن کیا جب اُن کے آشیرواد اور
ہر اِچھا سے اُس بانجھ استری کے ایک لڑکا بہت سُندر اور تیجوان پیدا ہوا تب راجا نے اُس کا نام وِدربھ
رکھ کر وہی لڑکی اُس کو بواہ دی اور اپنے بیٹے کو راج گدی دے کر استری سمیت جنگل میں چلا گیا اور پرمیشور کا
دھیان کر کے مکت ہوا اور راجہ وِدربھ دھرم پوروک راج کرنے لگا۔

ادھیائے چوبیسواں[۲۴] - راجہ اُگرسین उग्रसेन آدک کا پیدا ہونا

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت راجہ وِدربھ سے تین بیٹے کُش कुश اور کرتھ क्रथ اور رومپاد
(रोमपाद) ہوئے روم پاد کے بنش میں جیدرتھ जयद्रथ نام بڑا پرتاپی چندیری चंदेरी کا راجہ ہوا جس کے
یہاں شسغول शिशुपाल نے جنم پایا اور اُسی کل میں دیوا ورِدھ देवावृद्ध اور وبھو विभु دونوں پُتر ایسے دھرماتما
اور گیانی ہوئے جن کے ست سنگ سے چھ ہزار پینسٹھ آدمیوں نے مکت پائی اور وبھو کے بنش میں ستراجیت
सत्राजित اور پرسین प्रसेन نے جنم لیا اور وِدربھ کے بنش میں یویودھان युयुधान اور ساتیکی सात्यकी
بڑے بلوان ہوئے یویودھان کے شپھلک सुफलक نام کا بیٹا ہوا اور شپھلک کی گاندنی गान्दिनी نام
استری سے اکرور अक्रूर آدک بارہ لڑکے پیدا ہو کر یہ سب وِرشنی بنشی کہلائے اور راجہ یدو کے بنش میں
راجہ اندھک अन्धक بڑا پرتاپی پیدا ہو کر اس سے دُندبھی दुन्दुभी نام بیٹا پیدا ہوا اور دُندبھی کے آہک
आहुक نام کا لڑکا اور آہُکی आहुकी نام کی لڑکی پیدا ہو کر آہک سے دیوک देवक اور اُگرسین उग्रसेन
۲ دو بیٹے پیدا ہوئے اور دیوک کے یہاں دیووان देववान آدک چار بیٹے اور دیوکی देवकी آدک سات
لڑکیاں پیدا ہوئیں اور اُگرسین سے کنس آدک آٹھ بیٹے اور آٹھ لڑکیاں پیدا ہوئیں وہ سب لڑکیاں

دسو دیو جی वसुदेव کے چھوٹے بھائی کو بیاہی گئیں اور دیوک نے دیوکی آدک اپنی سب لڑکیوں کا بواہ وسدیو
سے کر دیا اور پانچال دیش کا راجہ کُنت بھوج कुन्ति भोज راجہ سور سین शूरसेन سے بڑی پریت رکھتا تھا
لیکن اُس کے اولاد نہ تھی اس لئے شور سین نے اپنی پرتھا पृथा نام کی لڑکی اس کے راس ٹہال دیا اسی سے
پرتھا کا نام کُنتی ہوا اور راجہ کُنت بھوج نے کُنتی कुन्ती کا بواہ جو پنچ کنیا میں تھی راجہ پانڈو سے کر دیا اور یودھشٹھر آدک
اُس سے پیدا ہوئے اور جب کُنتی نے دُرواسا رشیشور کو لڑکپن میں اپنی سیوا سے خوش کیا تب رشیشور نے ایک دیواہوت
देवाहूत منتر کُنتی کو ایسا سکھا دیا کہ جس منتر کے پڑھنے سے دیوتا چلے آتے تھے کُنتی نے کمارپن میں ایک دن
سرسوتی کنارے پرکشا لینے کے واسطے وہ منتر پڑھ کر جیسے سوریہ دیوتا کا آواہن کیا ویسے ہی سوریہ دیوتا رتھ پر سوار
وہاں آ کر بولے کہ مجھ کو تو نے کس واسطے بلایا ہے اُن کا تیج دیکھتے ہی کُنتی ڈر سے کانپتی ہوئی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے
مہاراج میں نے منتر کی پرکشا لینے کے واسطے آپ کو بلایا تھا اب آپ دیا لو ہو کر چلے جائیے یہ بات سُنکر سوریہ دیوتا
بولے کہ اے کُنتی میرا آنا ورتھا نہیں ہو سکتا اب میں تیرے ساتھ بھوگ کر کے لڑکا تجھ کو دوں گا یہ بات سُن کر کُنتی نے
وِنے کیا کہ اے مہاراج ابھی میرا بواہ نہیں ہوا لڑکا ہونے سے میری نندا ہوگی یہ سُن کر سوریہ دیوتا بولے کہ اے
کُنتی تو دھیرج رکھ تیرا لڑکپن جیوں کا تیوں بنا رہے گا یہ کہکر سوریہ دیوتا کُنتی سے بھوگ کر کے اپنے استھان پر
چلے گئے اُس سمے پرمیشور کی اچھا سے کُنتی کے ایک لڑکا بہت سندر اور تیجوان کُنڈل آدک پہنے کان کی راہ سے پیدا
ہوا اُس کو دیکھ کر کُنتی نے آشچریہ مانا اور صندوق میں رکھکر گنگا جی میں بہا دیا اور وہی لڑکا کرن نام کا بڑا بلوان ہو کر مہابھارت
میں راجہ دُریودھن کی طرف سے لڑا تھا جس کو ارجن تمہارے دادائے مارا اور وسدیو جی کی ایک بہن پرتھا نام کی کتھا ہم نے تم کو
سُنائی اب ان کی اور چار بہنوں کا حال سُنو کہ دوسری بہن سیتہ دیوی کا بواہ برہدھرم बृहद्धर्म کارُش कारुष
دیش کے راجہ سے ہوا اس سے دنت وکر آدک بالک پیدا ہوئے تیسری بہن شُرت کیرت श्रुतकीर्ति نام کا بواہ دھرشٹ
کیتو धृष्टकेतु سے ہو کر ستروگھن शत्रुघ्न آدک نے اُس کے یہاں جنم لیا چوتھی بہن راج دیوی کا بواہ اونتی پُری अवन्ती
پُری میں راجہ جے سین जयसेन سے ہوا پانچویں بہن شُرت سروا श्रुतश्रवा نام دم گھوش दमघोष راجہ چندیری کو
بیاہی گئی جس کے پیٹ سے شِشپال پیدا ہوا دیوک کی سات لڑکیوں کے علاوہ وسدیو جی کے اور گیارہ استریاں
تھیں سب سے سنتان ہوئی ان کا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہے اور دیوکی کے گربھ سے شری کرشن ترلوکی ناتھ اور سات بیٹے
اور سبھدرا نام لڑکی نے جنم لیا تھا ہم دسویں اسکندھ میں شیام سُندر کے اوتار لینے کی کتھا کہیں گے اب دروپدی کے بواہ کا حال
سنچھیپ میں کہتے ہیں سنو کہ ارجن مچھلی کو بیدھ کر دروپدی کو سوئمبر میں سے لے آئے اور ارجن آدک پانچوں بھائیوں نے
اُس کو اپنے استھان پر بیجا کر کُنتی ماتا سے کہا کہ ہم ایک چیز لائے ہیں وہ اُس کو کھانے کی چیز سمجھ کر بولی کہ تم پانچوں
بھائی آپس میں بانٹ لو اس لئے ماتا کی آگیا انُسار پانچوں بھائیوں نے دروپدی کو استری بنا کر رکھا جب راجہ دروپد کو
یہ بات اچھی نہ معلوم ہوئی تب یودھشٹھر نے ان سے کہا کہ ہم ماتا کی آگیا ٹال نہیں سکتے یہ آشچریہ دیکھ کر راجہ دروپد نے
ویاس جی سے پوچھا کہ اے مہاراج میرا پرن دروپدی کے بواہ کا ارجن نے پورا کیا اور دروپدی میری لڑکی کو یودھشٹھر آدک

پانچوں بھائی اپنی استری بنا کر رکھا چاہتے سو آپ کے نِکٹ اس لڑکی کو کس کی استری ہونا چاہیئے ویاس جی نے دُرپد کو اکیلے میں لیجا کر کہا کہ اے راجہ ہم دروپدی کے پورب جنم کی کتھا کہتے ہیں سنو کہ ایک مرتبہ دیوتوں نے کیا دیکھا کہ ایک پھول کمل کا بہت اچھا گنگا جی میں بہا جاتا ہے تب اندر بولے کہ میں جا کر دیکھتا ہوں کہ یہ پھول کہاں سے آیا ہے جب اندر اُس پھول کا حال معلوم کرتے ہوے جہاں سے گنگا جی کا پانی نکلا ہے وہاں جا پہونچے تب کیا دیکھا کہ ایک استری بہت سُندر کھڑی ہوئی روتی ہے اور اُس کے آنسو گنگا جی میں گرنے سے پھول ہو کر بہتے ہیں یہ حال دیکھتے ہی اندر نے آسچریہ مان کر اُس استری سے پوچھا کہ تو کون ہے یہ سُنکر وہ بولی کہ میں ایک جگہ چلتی ہوں تو بھی میرے ساتھ آ تب میرا حال تجھکو معلوم ہوگا یہ بات کہکر وہ استری آگے کو چلی تب اندر بھی اُس کے ساتھ ایک پہاڑ پر چڑھ گئے تو وہاں کیا دیکھا کہ ایک پُرش اور استری بہت سُندر اور تیجوان رتن جڑا و سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے آپس میں کچھ کھیل رہے ہیں جب اُس پرش نے اِندر کو دیکھ کر اُن کا آدر نہیں کیا تب اِندر نے ابھمان سے من میں کہا کہ دیکھو میں سب دیوتوں کا راجہ ہو کر یہاں آیا ہوں سو انھوں نے کچھ میرا آدر نہیں کیا اور اُس پرش نے جو شری مہا دیو جی انتریامی تھے جیسے اندر کی طرف دیکھ کر ہنس دیا ویسے اندر مارے ڈر کے سُوکھ گئے یہ دشا اُن کی دیکھ کر شری شیوجی انتریامی نے کہا کہ تم ایسی پرتگیا کرو کہ پھر ابھمان نہ کریں گے تو تمھاری جان بچے گی جب اندر نے اُن کے ڈر سے وہی پرتگیا کی تب شری شیوجی سنگھاسن سے اُتر کر اندر کو پہاڑ کی کندرا میں لے گئے وہاں جا کر اندر نے کیا دیکھا کہ چار پُرش اور اندر ہی کی صورت وہاں بیٹھے ہیں: اندر ان کو دیکھتے ہی گھبرا کر جہانتک پہونچے تھے اسی جگہ مارے ڈر کے چپ چاپ کھڑے ہو رہے تب شری شیوجی نے اِندر سے کہا کہ جس طرح تو نے غرور کیا تھا اُسی طرح اِن چاروں نے بھی غرور کیا تھا اسی کارن یہ لوگ کندرا میں بند ہیں اب میں نارائن جی سے چاہتا ہوں کہ تم ان چاروں سمیت سنسار میں جا کر جنم لو یہ شاپ سُنتے ہی پانچوں اندر شری شیوجی کے چرنوں پر گر کر وِلاپ کرنے لگے تب شری بھولا ناتھ نے کہا کہ تم لوگ سنسار میں جنم لیکر اچھے کرم کرو گے اور بڑے بلوان ہو گے تمھارے ہاتھ سے بہت شور ویر لڑائی میں مارے جاوینگے یہ سن کر انھوں نے ونے کیا کہ اے مہاپربھو آپ کی آگیا کے موافق سنسار میں جنم ہمارا ضرور ہو گا لیکن ایسی دیا کیجیے کہ جس میں دیوتوں کے ویریہ سے آدمی کا تن پاویں شری شیوجی نے کہا کہ بہت اچھا ایسا ہی ہو گا اس لئے وہ پانچوں دھرم راج اور پون اور اندر اور اشونی کمار دیوتوں کے ویریہ سے یودھشٹھر اور بھیم سین اور ارجُن اور نکل اور سہدیو نام کے پیدا ہوئے اور جس اِستری کے ساتھ اندر پہاڑ پر گئے تھے اُس مایا روپی استری سے شری شیوجی نے کہا کہ تو بھی آدمی کے تن میں پیدا ہو کر ان پانچوں کی استری ہو گی اے راجا وہی استری آکر تیرے یہاں دروپدی نام لڑکی ہے اور انھیں پانچوں اندر نے راجہ پانڈو کے گھر جنم لیا ہے اس سے تم کچھ سوچ اس بات کا اپنے من میں مت کرو یہ حال سن کر راجہ دروپد کا سوچ چھوٹ گیا اور کوئی رِشیشور ایسا لکھتے ہیں کہ دروپدی نے شری شیوجی کا تپ کیا تھا تب شری شیوجی نے پرسن ہو کر اُس سے کہا کہ تو کیا چاہتی ہے تب دروپدی نے پانچ مرتبہ اپنے منہ سے پتِ پتِ کہا اس سے شری شیوجی نے اُسکو یہ وردان دیا کہ تو پانچ آدمیوں کی استری ہو گی یہ سن کر دروپدی بولی

اے مہاراج میں نے پانچ پت ہونے کے واسطے تمہارا تپ نہیں کیا تھا تب شری شیوجی نے کہا کہ تونے پانچ مرتبہ اپنے منھ سے پت پت مانگا اس لیئے میں نے تجھ کو پانچ پت دیئے جو تو ایک بار کہتی تو ہم تجھ کو ایک ہی پت دیتے اب جو بات ہمارے منھ سے نکلی وہ پھر نہیں سکتی تو دھیریہ رکھ تیرے پانچوں پت آپس میں جھگڑا نہیں کریں گے اور تیرے نصیب میں اسی طرح لکھا تھا اور کوئی مہارشن ایسا بھی کہتے ہیں کہ ایک گئو راستے میں چلی جاتی تھی اُس کو دیکھ کر پانچ سانڈ کامدیو کے بس ہو کر اُس گئو کے پیچھے دوڑے دروپدی یہ دشا دیکھ کر ہنسنے لگی تب اُس گئو نے دروپدی کو یہ شاپ دیا کہ تو مجھ کو دیکھکر ہنستی ہے اس لئے تو بھی پانچ پُرشوں کی استری ہوگی اسی کارن دروپدی کے پانچ پُرش ہوئے۔

دسواں اسکندھ

شری کرشن اوتار کی لیلا اور کتھا

جنم مرن سے رہت ہیں نارائن کرتار
جب پرتھوی پر ہوت ہیں ادھک پاپ وستار
دیگ دو ایر کے انت میں کنس کیو جب راج
یگیہ ہوم کی ہان کر پرجا کو دُکھ دین

ہر بھکتن کے ہیت سوں لیت بھومی اوتار
تب ہی سگونے دھرت ہیں ایک روپ اوتار
سادھو برہمن کو دُکھ بھیو دیتین بڑھی سماج
ایسا پاپ بچار کے بھوم بھئی آدھین

جب سب دیون جائے کے کینتھی بہت پُکار
تب دھر سگونے روپ کو دور کیو مہ بھار

ادھیائے پہلا - راجہ پریکشت کا شری کرشن اوتار کی کتھا شکدیو جی سے پوچھنا

جب راجہ پریکشت کو نو اسکندھ کتھا شری مدبھاگوت کی پانچ دن میں سُننے سے گیان پیدا ہو کر مُکتی ہونے کی راہ دکھلائی دی تب راجہ نے ہاتھ جوڑ کر ونے کی کہ اے شکدیو سوامی مہاراج آپنے کتھا سوریہ بنشی اور چندر بنشی پچھلے راجہ اور رشیشوروں کی جو جوگ پرمیشور کے تپ اور دھیان میں جنم اپنا کاٹ کر ویکنٹھ کو گئے ہیں کہی وہ کتھا اور شری نارائن جی کی مہاسن کر میرے من کو بودھ ہوا اب یدوبنشیوں کی کتھا جس کل میں شری کرشن مہاراج ترلوکی ناتھ نے اوتار لے کر بہت لیلا سنسار میں آدمیوں کے مُکتی ہونے اور ہر بھکتوں کو سکھ دینے کے واسطے کی تھی سُننا چاہتا ہوں اور آپ نے کہا تھا کہ پربرہم پرمیشور سدا ایک روپ رہ کر جنم اور مرن سے رہت ہیں سو انھوں نے دیوکی جی کے پیٹ سے کس طرح جنم لیا اِس بات کا سندیہہ میرے من میں اچنبھا ہے سو آپ مٹا دیجئے اور آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ بلدیو جی نے دیوکی جی کے گربھ میں باس کیا ہے تو پھر روہنی جی کو اُن کی ماتا کیوں کہتے ہیں اس کا

حال بھی وستار کر کے کہئے مجھ کو اس کتھا کے سُننے میں آلس نہ ہو کر ہر روز حوصلہ بڑھتا جاتا ہے آپ جیوں جیوں یہ کتھا مجھکو سُناتے ہیں تیوں تیوں زیادہ پیاس میں امرت سا پلاتے ہیں جب پرمیشور کی استُتی کرنے میں برہما دک دیوتا ہار مان گئے تو پھر دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو اُن کے گنوں (اوصاف) کو ورنن کر سکے میرے پرکھوں نے شری کرشن مہاراج کی دیا سے دُریودھن اور کرن آدک بڑے بڑے شور بیروں کو مار کر راج گدی پائی اور جس سمے اشوتھاما درونا چاریہ کے بیٹے نے کرودھ کر کے چاہا کہ نام اور بنش پانڈوؤں کا دنیا میں باقی نہ رکھوں اور میرے پران لینے کے واسطے برہم استر میری ماتا پر چلایا اُسی سمے شری شیام سُندر نے میری رکشا کی وہی شری کرشن جی اوناشی پُرش تینوں لوک کی اُتپتی اور پالن کرنے والے اور ہمارے کل پوجیہ اور سہایک ہیں سو آپ دیا کر کے اُن کی کتھا سُنا ئیے ۔ دوہا

سن کے شک بولے تبے راجا توڑ بھاگ	ماکھن پر بھو سون یا سے باڑھیو ہے انوراگ

اے راجا پرکشت تم نے شیام سندر کی کتھا پوچھ کر مجھ کو بڑا سُکھ دیا اب میں ز ل لیش شری کرشن جی کا تجھ کو سناتا ہوں لیکن تم نے کئی دن سے اناج پانی نہیں کھایا پیا اس لئے تمہارا چت ٹھکانے نہ ہوگا سو تم کو سچیت ہو کر یہ کتھا سُننا چاہیئے یہ سُن کر راجہ بولا کہ اے سوامی آپ نے جو اسکندھ کی کتھا امرت روپی مجھکو سُنائی ہے وہ امرت کانوں کی راہ پینے سے پیٹ میرا بھر گیا ہے اس لئے مجھ کو کچھ بھوک اور پیاس ذرا بھی نہیں ہے شکدیو جی یہ بات سُنکر بہت خوش ہوئے اور پرمیشور کے چرنوں میں دھیان لگا کر ان کو ڈنڈوت کی اور چھٹویں دن سوموار سے دسویں اسکندھ کی کتھا شروع کر کے کہا کہ اے راجہ دواپر جگ کے آخر میں ہیج مان یدو بنشی کے بنش میں سورسین نام راجہ بڑا پرتاپی ہوا جس نے نو کھنڈ پرتھوی کے راجوں کو جیت کر یش پایا اور راجہ سورسین کے مرکھیا نام استری سے پانچ لڑکیاں اور وسدیو جی آدک دس لڑکے پیدا ہوئے اور وسدیو جی بڑے بیٹے نے پہلا بواہ اپنا روہنی نام بیٹی راجہ روہن سے کیا اور ستو پٹ رانی وسدیو جی کے تھیں جب وسدیو جی نے اٹھارھواں بواہ اپنا دیوکی جی سے جو راجہ دیوک کی بیٹی اور راجہ کنس کی چچیری بہن تھیں کیا تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ دیوکی جی کے آٹھویں گربھ سے راجہ کنس کا مارنے والا پیدا ہوگا ایسی آکاش بانی سُنکر کنس نے وسدیو اور دیوکی کو قید کیا تب پر برہم پرمیشور نے شری کرشن نام سے وہاں جنم لیا اتنی کتھا سن کر راجہ پرکشت نے پوچھا کہ اے مہاراج کنس کس طرح پیدا ہوا اور کیونکر شری کرشن مہاراج متھرا جی میں جنم لیکر گوکل میں گئے یہ کتھا وستار کر کے کہئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکشت اُن دنوں راجہ آہک یدو بنشی متھرا پُری میں راج کرتا تھا جب دیوک اور اگرسین نام دو بیٹے اُس کے پیدا ہوئے اور وہ مر گیا تب اگرسین بڑا بیٹا اُس کا مہا پرتاپی راجہ ہوا اور پون ریکھا نام رانی اُس کی بہت سُندر اور پتی برتا آٹھوں پہر راجہ کی سیوا اور آگیا میں رہا کرتی تھی ایک دن رانی پون ریکھا رجسولا اسنان سے شُدھ ہو کر اپنے پتی کی آگیا لے کر سہیلیوں سمیت بن بہار کرنے گئی وہاں بہت اچھے اچھے پھول اور پھل لگے تھے اور بہت طرح کے پکشی سُہاونی بولیاں بولتے تھے اور ٹھنڈی اور خوشبودار اور دھیمی ہوا بہتی تھی اور ایک طرف یمنا جی پہاڑ کے نیچے لہریں لیتی تھیں ایسی شوبھا دیکھتے ہی پون ریکھا رتھ سے اُتر کر بن وہار کرنے لگی جب وہ گھومتی پھرتی ہوئی سہیلیوں سے الگ ہو کر ایک گھنا ٹوپ بن میں اکیلی جا پہونچی تب ہر اچھا سے

اچانک اُس جگہ دُرملک نام راکشش بھی گھومتا ہوا آپہونچا اور پَون ریکھا کا روپ دیکھتے ہی اُس پر موہت ہو گیا جب
اس نے بھوگ کرنے کی اچھا سے اپنا روپ راجہ اگرسین کا ایسا بنا لیا اور سامنے آکر رانی سے بھوگ کرنا چاہا
تب پَون ریکھا دن کو بھوگ کرنا ادھرم بچار کر بولی کہ اے مہاراج دن کو بھوگ کرنے سے دھرم چھوٹ کر پاپ ہوتا ہے
اس لیے دن کو بھوگ نہ کیجئے اسی طرح بہت سی باتیں کہکر پَون ریکھا نے اپنے کو بچانا چاہا لیکن دُرملک
راکشش نے جو کامدیو کے بس ہو رہا تھا رانی کا ہاتھ زبردستی پکڑ لیا اور زمین پر گرا کر اس کے ساتھ بھوگ کیا
اور پَون ریکھا بھی اس کو اپنا پتِ سمجھ کر چپ ہو رہی دوہا

ہون ہار ہردے بسے بسر جائے سب سُدھ	جیسی ہو ہوتبیتا ویسی اُپجے بُدھ

اے راجہ پریکشت جب دُرملک بھوگ کر کے اپنا راکشش روپ بنا کر رانی کے سامنے کھڑا ہو گیا تب رانی
پَون ریکھا اس کو دیکھتے ہی بہت شرمندہ اور سوچ میں ہو کر بڑے کرودھ سے بولی کہ اے راکشش ادھمی چانڈال
تو نے یہ کیا چھل کر کے میرا ست دھرم کھو دیا تیرے ماتا اور پتا اور گرو کو دھکار ہے جس نے تجھے ایسا گیان سکھلایا
تیری ماتا ایسا کپوت پیدا کرنے سے بانجھ رہتی تو اچھا تھا جو لوگ آدمی کا تن پا کر کسی کا ست دھرم بگاڑ دیتے ہیں
اُن کو بہت جنموں تک نرک بھوگنا پڑتا ہے دُرملک یہ بات سُنکر بولا کہ اے پَون ریکھا تو کرودھ کر کے مجھ کو شاپ
مت دے تیری کوکھ بند دیکھ کر مجھ کو بڑا سوچ تھا سو وہ آج چھوٹ گیا میں نے اپنے دھرم کا پھل تجھ کو دیا میرے
بھوگ کرنے سے تیرے گربھ رہکر بڑا پرتاپی لڑکا پیدا ہوگا اور وہ اپنی بھُجا کے بل سے نوکھنڈ پرتھوی کے سب راجوں
کو جیت کر اکیلا چکروتی راج کریگا اور پربرہم پرمیشور شری کرشن نام سے پرتھوی پر اوتار لے کر اس سے لڑیں گے
اور میرا نام پچھلے جنم کا کال نیم تھا لنکا کی لڑائی میں ہنومان جی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اب دُرملک نام راکشش کا
جنم پا کر تجھ کو بیٹا دیئے جاتا ہوں تو کسی بات کی چنتا مت کر ایسا کہکر دُرملک اپنے گھر کو چلا گیا اور یہ بات سن کر رانی
پَون ریکھا نے سمجھا کہ پرمیشور کی اچھا اسی طرح پر تھی ہونے والی بات بنا ہوئے نہیں رہتی ایسا بچار کر اس نے
اپنے من کو دھیرج دیا جب سہیلیاں پَون ریکھا کو ملیں تب پَون ریکھا کا رنگ اور سنگار بگڑا ہوا دیکھ کر بولیں
کہ اے رانی تم کو اتنی دیر کہاں لگی اور تمہاری یہ کیا دشا ہی ہے یہ سُنکر رانی نے کہا کہ جب تم نے مجھکو اس جنگل میں اکیلی
چھوڑ دیا تب ایک بندر نے آکر مجھ کو ایسا ستایا کہ جس کے ڈر سے ابھی تک میرا کلیجہ دھڑکتا ہے اسی سے میری یہ دشا
ہوئی یہ بات سن کر سب سہلیاں گھبرا گئیں اور رانی کو رتھ پر بٹھا کر راج مندر پر لے آئیں دس مہینے پیچھے ماگھ
سُدی تیرس برہسپت کے دن جس وقت رانی کے بیٹا پیدا ہوا اُس وقت ایسی آندھی چلی کہ پرتھوی کانپنے لگی اور
ہزاروں درخت گر پڑے اور اندھکار ہوئے اور بادل گرجنے اور بجلی چمکنے سے دن مانند رات کے ہو کر تارے ٹوٹنے لگے
اور راجہ اگرسین نے بیٹا پیدا ہونے کی بڑی خوشی کی اور مانگنے والوں کو بہت دان اور دکشنا دی جب راجہ نے جیوتشیوں
سے لڑکے کی جنم کنڈلی کا پھل پوچھا تب پنڈتوں نے کہا کہ اپنے بیٹے کا نام کنس رکھو یہ بالک بہت بلوان ہو کر راکششوں
کو اپنے ساتھ لیکر راج کرے گا اور دیوتا اور براہمن اور سادھو سنت ہر بھگت لوگ اس کے ہاتھ سے دُکھ پاویں گے

اور تمہارا راج سنگھاسن چھین کر آپ راج کرے گا اور پرجا کو بہت دُکھ دے گا جب اس کے بہت پاپ کرنے سے
پرتھوی بہت دُکھ پاوے گی تب پربرہم پرمیشور اوتار لیکر اس کو اپنے ہاتھ سے ماریں گے یہ بات سُن کر پہلے راجہ اُداس
ہوا پھر پرمیشور کی اچھا اسی طرح جان کر سنتوش کیا اور جیوتشیوں کو آدر کے ساتھ بداکر کے بیٹے کو پالنے لگا جب کنس پانچ
چھ برس کا ہوا تب بہت طرح کا ظلم رعیت پر کرنے لگا کبھی متھرا باسی لڑکوں کو زبردستی پکڑ کر جنگل میں لے جاتا اور مار کر
لوتھ اُن کی پہاڑ کی کھوہ میں چھپا آتا اور جو لڑکے اُس سے سیانے تھے ان کی چھاتی پر چڑھ کر گلا دبا کر مار ڈالتا اور کبھی
لڑکوں کو نہانے کے واسطے اپنے ساتھ جمنا کنارے لے جا کر پانی میں اُن کو ڈبا دیتا جب اس طرح کا پاپ
کنس کرنے لگا تب سب متھرا باسی اپنے اپنے لڑکوں کو گھر میں چھپا کر رکھنے لگے اور سب رعیت اس کے ہاتھ سے
دکھی ہو کر آپس میں کہنے لگی کہ یہ کنس پاپی راجہ اُگرسین کے ویریہ سے پیدا نہیں ہے یہ کوئی پاپی جیو ایسے دھرماتما راجہ
کے گھر پیدا ہو کر رعیت کو دُکھ دیتا ہے جب راجہ نے رعیت کو دُکھ دینے کا حال سُنا تب کنس کو بہت ڈانٹ کر سمجھایا کہ
تو رعیت کو مت دُکھ دیا کر لیکن وہ راجا کا کہنا نہ مان کر اور زیادہ دُکھ رعیت کو ہر روز دینے لگا تب راجہ نے اُس کی
یہ دشا دیکھ کر بڑے سوچ سے من میں کہا کہ ایسا ادھرمی بیٹا پیدا ہونے سے میں بے اولاد کے ہی اچھا تھا جس کے
کپوت لڑکا پیدا ہوتا ہے اُس کا یش اور دھرم دنیا میں نہیں رہتا اسی طرح بہت سوچ کر کے راجہ اگرسین
پچھتایا کرتا تھا اور کنس پر اُسکا کچھ بس نہیں چلتا تھا جب کنس آٹھ برس کا ہوا تب اکیلا مگدھ دیش میں جا کر جراسندھ سے
جو بڑا پرتاپی راجا تھا کشتی لڑا جب راجہ جراسندھ نے اُس کو اپنے سے زبردست جان کر سمجھا کہ میں اُس سے
لڑائی میں نہ جیتوں گا تب ہار مان کر دو بیٹیاں اپنی کنس کو بیاہ دیں جب کنس دونوں استریوں کو ساتھ لیکر متھرا پوری
میں آیا تب وہ راجہ اگرسین اپنے باپ سے دشمنی کر کے کہنے لگا کہ تم رام نام چھوڑ کر شری مہادیو جی کا نام جپا کرو یہ سنکر
راجہ بولا کہ میرے سب کام پورے کرنے والے شری بھگوان جی ہیں اُنکا اسمرن چھوڑ دوں تو کس طرح بھوساگر پار اتروں گا
جب کنس نے یہ بات راجہ کی سُنی تب کرودھ کر کے راجہ اگرسین سے راجگدی چھین لی اور آپ راج سنگھاسن پر
بیٹھ کر راج کاج کرنے لگا اور اپنے راج میں ایسا ڈھنڈورا پٹوا دیا کہ کوئی آدمی پرمیشور کا نام نہ لیوے اور یگیہ اور
ہوم اور دان اور دھرم اور تپ اور جپ پرمیشور کا نہ کرے جو کوئی ہمارا حکم نہ مانے گا اُس کو ہم مار ڈالیں گے جب ایسا
ایسا ڈھنڈورا پیٹنے سے اُس کے راج میں سب اچھے کرم بند ہو گئے اور راجہ کنس گئو اور براہمن اور ہر بھگتوں کو دُکھ
دے کر دیتوں کی صلاح سے راج کاج کرنے لگا اور اُس نے پرتھوی کے سب راجوں کو اپنے بل سے جیت لیا تب
ایکدن اپنی فوج لیکر سورگ میں راجہ اندر سے یُدھ کرنے چلا اُس وقت ایک منتری یعنی وزیر نے جو راجہ اگرسین کے وقت
کا نوکر تھا کنس سے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ بغیر سو اشومیدھ یگیہ کئے اندراسن نہیں ملتا ہے آپ اپنے بل کا گھمنڈ نہ کیجئے
دیکھئے راون اور کمبھ کرن کو گھمنڈ نے کیسا کھو دیا کہ جن کے کل میں کوئی پانی دینے والا بھی نہ رہا یہ بات سُن کر راجہ کنس
اندر سے لڑنے نہیں گیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جب پرتھوی پر راجہ کنس کے ڈر سے یگیہ
وغیرہ اچھے کرم سب نے کرنا چھوڑ دیا اور براہمن اور رشیشور راکشسوں کے ہاتھ سے دُکھ پانے لگے اور پرتھوی ایسے

پاپیوں کا بوجھ نہیں سہہ سکی تب اُس نے گئو روپ دھر کر روتی پکارتی ہوئی راجہ اندر کے سامنے جاکر ونے کیا کہ اے
مہاراج دنیا میں کنس اور راکشش لوگ بڑا پاپ کرتے ہیں انکے ڈر سے ہوم جپ اور یگیہ آدک شبھ کرم کوئی نہیں کرتا ہے
آپ مجھ کو حکم دیں تو میں مرت لوک چھوڑ کر پاتال لوک چلی جاؤں پاپوں کا بوجھ مجھ سے سہا نہیں جاتا ہے یہ بات سُنکر
راجہ اندر نے دیوتوں سمیت برھماجی کے پاس جاکر سب حال کہا برھماجی اُن سب کو ساتھ لیکر کیلاش پہاڑ پر اس
اچھا سے گئے کہ شری مہادیوجی راکششوں کو سزا دینے کے لائق ہیں وہ راکششوں کو مار کر پرتھوی کا دُکھ چھڑا دینگے
جیسے برھماجی وہاں پہونچے ویسے شری مہادیوجی انتریامی بولے کہ اے برھماجی اس پرتھوی کا بوجھ اتارنے کی سامرتھ
ہم کو اور تمکو نہیں ہے اسکا دُکھ چھڑانے والے آدی پُرش بھگوان ہی ہیں وہی پرتھوی کا بوجھ اتاریں گے یہ بات کہکر شری مہادیوجی
برھماجی وغیرہ کو ساتھ لیکر چھیر ساگر کے کنارے چلے گئے اور وہاں ہاتھ جوڑ کر سب کسی نے پر برھم پرشوتم کی یہ استت کی
کہ اے کرپا ندھان کس کی سامرتھ ہے جو آپ کی مہما ورنن کر سکے آپ نے متسیہ روپ دھر کر شنکھاسر دیتیہ کو مار کر وید کو
سمندر سے باہر نکالا اور کچھپ روپ ہو کر مندراچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر لیکر چھیر ساگر متھ کر چودہ رتن نکالے اور واراہ روپ
دھر کر پرتھوی کو پاتال سے باہر نکال لائے اور دیوتوں کی رکشا کرنے کے واسطے وامن روپ ہو کر راجہ بلی سے پرتھوی
کا دان لیا اور پرشرام اوتار لیکر سب کشتریوں کو مار ڈالا اور ساتوں دویپ کی پرتھوی اُن سے چھین کر براہمنوں کو دان کر دی
اور شری رام چندر کا اوتار لیکر راون آدک راکششوں کو مار ڈالا اسی طرح جب جب پرتھوی پر دیتیہ اور راکشش اور پاپی
راجہ گئو اور براہمنوں کو اور دھرم بھگتوں کو دُکھ دیتے ہیں تب تب آپ اُنکی رکشا کرنے کے واسطے سگن اوتار لیکر ادھرمیوں کو
مارتے ہیں سو ان دنوں کنس آدک کے پاپ کرنے سے پرتھوی بہت دُکھی ہو کر آپ کی شرن آئی ہے اس پر دیالو
ہو کر رکشا کیجئے اور گئو اور براہمن اور دھرم بھگتوں کو سُکھ دیجئے جب برھمادک دیوتوں نے اس طرح پر نارائن جی کی استت
کی تب یہ آکاش وانی ہوئی کہ اے برھما ہم کو پرتھوی کا دُکھ معلوم ہوا ہم سگن اوتار لیکر اس کا بوجھ اُتاریں گے ہم جنم اور
مرن سے کچھ کام نہیں رکھتے لیکن وسودیو اور دیوکی نے پچھلے جنم میں ہمارا تپ اور دھیان کر کے ہم سے یہ وردان مانگ
لیا ہے کہ ہم اُن کے پتر ہوں اور اسی طرح نند اور یشوداجی نے بھی ہمارا تپ کر کے یہ وردان مانگا تھا کہ ہم تمہارے بال لیلا
کا سُکھ دیکھیں اس لئے ہم اُن کی اچھا پوری کرنے کے لئے متھرا میں وسودیو اور دیوکی کے گھر جنم لیں گے اور گوکل میں
جاکر بال چرتر اپنا نند اور یشودا کو دکھلادیں گے اور کنس آدک ادھرمی راجوں کو مار کر اپنے بھگتوں کو سُکھ دیں گے سو
تم دیوی اور دیوتا لوگ ورج اور گوکل اور متھرا میں پہلے سے جاکر یدوونشی کل اور گوال ونش میں ہماری لیلا کا سُکھ دیکھنے
کو جنم لیو پیچھے سے ہم بھی چار سوروپ دھر کر اوتار لیویں گے سب دیوتا یہ آکاش وانی سنتے ہی بڑی خوشی سے اپنے اپنے
گھر آئے جب برھماجی نے آکاش وانی کا حال سب پرتھوی کو سمجھا دیا تب وہ بھی خوش ہو کر اپنے استھان پر چلی آئی
اور نارائن کی آگیا انوسار دیوتا اور منی اور کنر اور گندھرب آدک اپنی اپنی استریوں سمیت متھرا اور گوکل میں جنم لیکر
یدوونشی اور گوال بال کہلائے اور چاروں وید کی رچاؤں نے بھی برھماجی سے آگیا لیکر گوپیوں کا جنم لیا آگے کتھا سُنکر
شکدیوجی بولے کہ اے راجا اب ہم دیوکی جی کے بیاہ کا حال کہتے ہیں سنو کہ دیوک نام جو اگرسین کا بڑا بھائی تھا اُس کے

چار بیٹے اور چھ بیٹیاں ہوئیں سو اُس نے چھؤں بیٹیاں وسودیوجی کو بیاہ دیں جب دیوکی نام ساتویں بیٹی اسکے یہاں پیدا ہوئی تب دیوتا بہت خوش ہوئے اور راجا اگرسین کے یہاں کنس آدک دس بیٹوں نے جنم لیا جب دیوکی بیاہنے کے لائق ہوئی تب دیوک نے راجا کنس سے آگیا لیکر اچھی ساعت میں اس کے بواہ کا تلک وسودیوجی کے یہاں بھیج دیا جب سورسین وسودیوجی کے باپ تلک لیکر بڑی دھوم دھام سے متھرا میں وسودیوجی کو بیاہنے آئے تب راجا کنس اپنے باپ اور چاچا اور فوج کو ساتھ لیکر آگے سے گیا اور براتیوں کو بڑے آدر بھاؤ سے لے کر جنواسا دیا اور سب کا شسٹا چار یتھا یوگیہ کیا اور وسودیوجی کو منڈوے میں لے جاکر ودھ پوروک دیوکی جی کا بواہ اُن کے ساتھ کر دیا اور پندرہ ہزار گھوڑے اور چار ہزار ہاتھی اور اٹھارہ سو رتھ اور دو سو داسی اور گہنا اور کپڑا آدک بہت چیزیں دے کر براتیوں کو بڑے آدر سے بدا کیا۔ دوہا

تب چڑھائے رتھ دیوکی آپ بھیو رتھوان		پہونچاون اَت پریت سُون چلیو سہت گمان

جب کنس وسودیو اور دیوکی کا رتھ ہانکتا ہوا تھوڑی دور متھرا کے باہر گیا تب یہ آکاش وانی ہوئی کہ اے کنس تو جس کو بڑی خوشی سے پہونچانے جاتا ہے اُس کے پیٹ سے آٹھواں لڑکا تیرا مارنے والا پیدا ہوگا جب یہ آکاش وانی سُن کر کنس مارے ڈر کے کانپنے لگا اور گھوڑے کی باگ ہاتھ سے گر پڑی تب اُس نے وچار کیا کہ کوئی کیسا ہی ناتے دار ہو لیکن اپنی جان سے زیادہ پیارا نہیں ہوتا اس لئے دیوکی کو ابھی مار ڈالنا چاہیئے نہ وہ رہے گی نہ اُس سے آٹھواں لڑکا میرا مارنے والا پیدا ہوگا یہ وچار کر کنس رتھ کے بھیتر گھُس گیا اور دیوکی کے سر کے بال پکڑ کر اُسکو نیچے کھینچ لایا اور ننگی تلوار نکال کر کرودھ سے دانت پیستا ہوا یوں کہنے لگا کہ جس درخت میں زہر کے برابر پھل لگے اس کو پہلے ہی سے جڑ سے اُکھاڑ ڈالنا چاہیئے جب وہ درخت ہی نہ رہے گا تب اُس میں پھول اور پھل کس طرح لگیں گے اس لئے ابھی دیوکی کو مار ڈالوں تو بے کھٹکے ہو کر راج کروں یہ سُن کر جتنے آدمی اس وقت وہاں تھے وہ سب چنتا کر کے رونے لگے لیکن راجہ کنس کے ڈر کے مارے کسی کو یہ مجال نہ تھی کہ کچھ کہہ سکتے تب وسودیوجی نے وچار کیا کہ کنس اگیان کو پاپ اور پنیہ کا کچھ وچار نہیں ہے اس وقت میرے کرودھ کرنے سے دیوکی کا پران جائے گا اس لئے چھما کرنا اُچت ہے کیونکہ جب زبردست دُشمن غصہ کرے تب چھما کر کے وہ وقت بچا جانا چاہیئے جس طرح ٹھنڈا لوہا گرم لوہے کو کاٹ ڈالتا ہے اسی طرح چھما کرنے والے آدمی وقت پا کر اپنے دُشمن کو جیت لیتے ہیں ایسا وچار کر وسودیوجی نے راجا کنس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے پرتھوی ناتھ دنیا میں تمھارے برابر کوئی دوسرا بلوان اور پرتاپی نہیں ہے جو تمھاری برابری کر سکے جہاں سب لوگ تمھاری چھایا میں رہتے ہیں وہاں تم کو یہ اُچت نہیں ہے کہ ایسے شورویر ہو کر اپنی بہن پر بنا اپرادھ تلوار چلاؤ استری مار ڈالنے کا بڑا پاپ ہے ایسا پاپ کرنے والے کے بہت پُر کھا نرک میں پڑتے ہیں جب آدمی یہ جانے کہ ہم کبھی نہیں مریں گے تب پاپ کرے تو اُچت بھی ہے مگر دنیا میں جو پیدا ہوا ہے وہ ایک دن ضرور مرے گا جو اپنا تن رہنے کے واسطے بہت تدبیریں کریں تو بھی یہ تن کسی طرح نہیں رہ سکتا اور جوانی اور راج بھی کچھ کام نہ آکر کیول یش اور اَپیش دُنیا میں رہ جاتا ہے۔

کبت

داتا کو ہیپ ماندھاتا آو دلیپ ایسے جاکے لیش آجہوں لوں دویپ دویپ چھائے ہیں
بلی ایسو بلوان کو بھوجہان بیچ راون سمان کو پرتاپی جگ جائے ہیں
بان کی کلان میں سُجان درون پارتھ سے جاکے گن دیندیال بھارت میں گائے ہیں
کیسے کیسے شور رچے چاتری برنچ جوکہ پھیر چکچور کر دھور میں ملائے ہیں

دوہا

اَرب کھرب لوں دربیہ ہے اُدے است لوں راج
تلسی جو نج مرن ہے تو آوے کیہہ کاج

یہ بات سُن کر کنس بولا کہ اے وسودیو تم نے بھی تو آکاش وانی سنی اُس کی تدبیر پہلے سے کرنا چاہیئے جس میں میں نہ مروں جو میں آج دیوکی کو نہیں ماروں تو میری چنتا نہیں چھوٹے گی اور اس کے بدلے میں تمہارا بواہ دوسری کنیا سے کر دوں گا اور اس کو مار کر بیفکر ہو جاؤں گا یہ بات سُن کر براہمن اور رشیشوروں نے جو اسکے ساتھ تھے کنس سے کہا کہ وید اور شاستر میں بہن کا مارنا بڑا پاپ لکھا ہے ایسا ادھرم کرنا تم کو نہ چاہیئے جب کنس نے براہمنوں کا سمجھانا بھی نہیں مانا تب وسودیو جی نے وِچار کیا کہ یہ پاپی راجا اپنی ٹیک پر ہے ایسی تدبیر کرنا چاہیئے جس میں دیوکی کے پران بچ جاویں پرمیشور جانے کہ دیوکی کے کب لڑکا پیدا ہو یا اسی بیچ میں کنس پاپی مر جاوے اس وقت جو دیوکی ماری جاتی ہے اسکا اُسکے لڑکے دینے کا وچن دیکر دیوکی کا پران بچانا چاہیئے یہ وقت گزر جائے پیچھے سمجھا جاوے گا ایسا وچار کر وسودیو جی نے کنس سے کہا کہ اے مہاراج میں ایک نتی کرتا ہوں سنیئے کہ آکاش وانی ہونیکے موافق آپ دیوکی کے بیٹوں سے اپنے پران کا ڈر رکھتے ہیں کچھ دیوکی سے کھٹکا نہیں ہے اسلیئے دیوکی کو بیقصور سمجھکر چھوڑ دیجئے اس سے جو لڑکا پیدا ہو گا اس کو میں آپکے پاس پہونچا دوں گا اس بات کے ساکشی سوریہ اور چندرما ہیں کنس نے یہ بات سُن کر ہونہار کے بس ہو کر وسودیو جی سے اقرار لیکر دیوکی جی کو چھوڑ دیا اور وسودیو جی سے بولا کہ تم نے اس وقت مجھ کو پاپ سے بچا لیا یہ کہکر اُسی جگہ سے وسودیو اور دیوکی جی کو بدا کر دیا اور آپ راج مسند پر چلا آیا اور وسودیو جی دیوکی سمیت اپنے استھان پر پہونچے جب کچھ دنوں میں دیوکی جی کے بیٹا پیدا ہوا اور وسودیو جی نے اُسی وقت روتا ہوا لڑکا لاکر کنس کے آگے رکھ دیا تب کنس نے ہنس کر کہا کہ اے وسودیو جی تم بڑے سچے ہو تم نے ہم سے کچھ کپٹ نہیں رکھا ہمارے بھلے کے واسطے اپنے بیٹے کی محبت چھوڑ کر روتا ہوا لڑکا لاکر ہمارے سامنے رکھ دیا اس سے ہم کو کچھ ڈر نہیں ہے اس کو تم اپنے گھر لے جاؤ وسودیو جی خوش ہو کر اس کو اپنے گھر لے آئے لیکن کنس کو ادھرمی سمجھ کر پیچھے دیکھتے اور یہ وِچار کرتے جاتے تھے کہ پھر بُلا کر نہ مار ڈالے جب وسودیو جی لڑکا لیکر چلے گئے تب کنس نے اپنی سبھا والوں سے کہا کہ آکاش وانی کے موافق مجھکو آٹھویں بالک سے مرنے کا ڈر ہے اُس کو وِرتھا مار کر کیوں پاپ لوں اسی سمے ہر اچھا سے نارد مُنی وہاں آپہونچے جب کنس نے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا اور اُن کے چرن دھو کر بدھی پوروک پوجا کی تب نارد جی نے کہا کہ اے کنس تو نے وسودیو کے بیٹے کو کس واسطے پھیر دیا یہ بات تو نہیں جانتا کہ وسودیو جی کی سیوا کرنیکے واسطے

سب دیوتا اور رشیشوروں نے گوکل اور متھرا میں آکر جنم لیا ہے اور دیوکی کے آٹھویں گربھ میں پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے شری کرشن جی اوتار لیکر تجھکو راکشسوں سمیت ماریں گے اور تیرا باپ آدک سب یدونشی دیوتاؤں کے اوتار ہو کر تیرے دشمن ہیں ان کو اپنا دوست مت جان ایسا کہکر نارد مُنی نے آٹھ لکیریں پرتھوی پر کھینچکر کنس کو دکھلا کر گنایا تو دونوں طرف سے آٹھویں لکیر آخیر کی ٹھہری تب نارد جی نے کنس سے کہا کہ یہ نہیں معلوم کہ کون آٹھویں لڑکے سے تیری موت ہے جب یہ سمجھا کر نارد منی چلے گئے تب کنس نے اُسی ساعت وسودیو جی کو بالک سمیت بُلا بھیجا اور لڑکے کو پرتھوی پر پٹک کر مار ڈالا اور وسودیو اور دیوکی کو قید کیا اور اپنے ماتا پتا کے سمجھانے پر بھی نہ مان کر کہا کہ میں اپنا پران بچانے کے واسطے دیوکی کے بیٹوں کو مار ڈالوں گا اور کنس نے اُگرسین اپنے باپ کو بھی وسودیو اور دیوکی کا سہایک اور اپنا دشمن سمجھ کر اُن پر چوکی پہرا کر دیا اور پرلمب بکاسر کیسی اگھاسُر وغیرہ راکشسوں کو بلا کر حکم دیا کہ نارد جی ہم سے کہہ گئے ہیں کہ سب رشیشور اور دیوتوں نے متھرا اور گوکل میں آکر جنم لیا ہے انھیں لوگوں میں شری کرشن جی اوتار لیں گے سو تم جتنے یدونشی متھرا اور گوکل میں پاؤ سب کو مار ڈالو۔

دوسرا ادھیائے۔ شری کرشن بھگوان کا دیوکی جی کے پیٹ میں گربھ واس کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پرکشت اسی طرح پانچ بیٹے اور دیوکی جی کے پیدا ہوئے اور وسودیو جی نے اپنے اقرار کے موافق ان کو بھی کنس کے پاس لے جا کر دیدیا اور کنس نے اُن کو بھی مار ڈالا اور کنس کی آگیا کے موافق پرلمب اور بکاسر وغیرہ راکشسوں نے متھرا میں جا کر جتنے یدونشیوں کو کھاتے پیتے سوتے بیٹھتے چلتے پھرتے جہاں پایا سب کو باندھ کر لے آئے اور کنس نے کسی کو پانی میں ڈبوا کر اور کسی کو آگ میں جلوا کر اور کسی کا گلا دبا کر مار ڈالا جو یدونشی اس کے مارنے سے بچے وہ سب اپنے لڑکے بالوں سمیت متھرا چھوڑ کر پانچال وغیرہ دیشوں میں جا چھپے اور وسودیو جی نے روہنی نام استری کو نند جی اپنے متر کے گھر گوکل میں بھیج دیا اور نند جی نے اُس کو بڑے آدر سے اپنے یہاں رکھا اتنی کتھا سنکر راجہ پرکشت نے پوچھا کہ اے مہاراج نارد منی ایسے گیانی اور ہر بھگت نے جو کنس کے پاس آکر اپنی صلاح سے وسودیو جی کے لڑکے اور یدونشیوں کو مروا ڈالا اس کا کیا کارن تھا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا نارد مُنی نے اس واسطے یہ پاپ کنس کے ہاتھ سے کرایا جس میں پاپ کرنے سے اس کے پچھلے جنم کا پنیہ جاتا رہے اور شری کرشن بھگوان جلد اوتار لے کر اُس کو مار ڈالیں اے راجا پرکشت جب راجا کنس دیوتا اور رشیشوروں کو جنھوں نے یدونشی کل میں جنم لیا تھا مار کر بہت طرح دُکھ دینے لگا اور اُس نے چھ بیٹے وسودیو جی کے مار ڈالے تب وسودیو اور دیوکی نے ہر چرنوں کا دھیان کر کے بڑی عاجزی سے ونتی کی کہ اے مہاپربھو کنس ہم کو نربنس کیئے ڈالتا ہے اب جلدی سُدھ لے کر اس دُکھ سے چھڑاؤ دوہا

اب ہم کو کوئی نہیں تم بن اور سہائے		بپت وناشن دُکھ ہرن جن رنجن سُر رائے

جب اس طرح وسودیو اور دیوکی نے بہت وِلاپ کیا تب پرمیشور پربرہم انتریامی دینِدیال نے یہ وچار کیا کہ

دیوتا اور منی آدک متھرا اور گوکل میں جنم لے چکے اب پہلے شری لچھمن جی بلدیو نام سے پھر ہم واسدیو نام سے اور بھرت جی پردیومن اور شتروہن جی انردھ اور شری سیتا جی رکمنی نام سے اوتار لیویں ایسا وچار کر پرمیشور نے بلدیو جی کا گربھ دیوکی جی کے پیٹ میں استھر کر دیا اور اپنی آنکھ سے یوگ مایا دیوی روپ کو پرکٹ کیا جب وہ دیوی پرمیشور کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوئی تب اُس سے کہا کہ تو ابھی متھراپری میں جہاں راجہ کنس ہمارے بھکتوں کو دُکھ دیتا ہے اور ساتواں گربھ بلبھدر جی کا جو دیوکی جی کے پیٹ میں ہے نکال کر روہنی جی کے پیٹ میں دھر دے اور یہ بھید کوئی دشٹ نہ جانے اس کام کے کرنے سے کلجگ میں تیرا نام درگا دیوی پرگٹ ہو کر بڑا ماہاتم ہوگا اور سنساری جیو تیری پوجا کرنے سے اپنا منورتھ پاویں گے اور سنسار میں بلبھدر جی کا نام سنکرشن اور بلرام آدک اور تیرے بھی بہت نام پرکٹ ہوں گے یہ کام کر کے تو یشودا جی کے گربھ سے جنم لے اور ہم بھی وسودیو جی کے گھر جنم لیکر گوکل میں آتے ہیں یہ بات سنتے ہی یوگ مایا پربرہم پرمیشور کی پرکرما کر کے موہنی روپ سے متھرا میں آئی اور دیوکی جی کے پیٹ سے بلبھدر جی کا گربھ نکال لیا اور گوکل میں لیجا کر روہنی جی کے پیٹ میں دھر دیا لیکن یہ حال روہنی جی کو نہیں معلوم ہوا اور یوگ مایا نے وسودیو اور دیوکی کو سوپن دیا کہ میں نے تمہارا لڑکا گربھ سے نکال کر روہنی کے پیٹ میں دھر دیا ہے تم کسی بات کا سوچ نہ کرنا ایسا سوپن دیکھتے ہی وسودیو اور دیوکی نیند سے جاگ کر آپس میں کہنے لگے کہ بھگوان نے یہ بات بہت اچھی کی لیکن گربھ جانے کا حال کنس سے کہلا بھیجنا چاہیئے نہیں تو پیچھے سے نہ معلوم وہ کیا دُکھ دیوے جب وسودیو جی نے ایسا وچار کر ایک چوکیدار سے گربھ گر جانے کا حال کنس کو کہلا بھیجا تب اُس نے خوش ہو کر اپنے چوکیدار سے کہا کہ آٹھواں گربھ رہنے کا حال جلدی کہنا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا ساون سُدی چتردشی بُدھ کے دن بلبھدر جی نے روہنی جی کے پیٹ سے گوکل میں جنم لیا اور یوگ مایا نے یشودا کے پیٹ میں جا کر گربھ باس کیا اور بیکنٹھ ناتھ جگت منگل کرنے والے دیوکی جی کے گربھ میں آئے تب اُن کا پرکاش آنے سے دیوکی کا مُنھ سورج کے سمان چمکنے لگا۔ دوہا۔

	شیو برہما دک آئے کے استت کریں سنائے		ماڈھن پربھ جی گربھ میں باس کیو جب آئے	.

اپنے قید ہونے سے پہلے ایک دن دیوکی جی برت رکھکر جمنا اشنان کرنے کے واسطے گئیں تھیں وہاں یشودا جی سے بھینٹ ہوئی جب دونوں نے آپس میں کنس کے دُکھ دینے کی بات چیت کی تب یشودا جی نے دیوکی جی سے کہا کہ میں اپنا لڑکا تم کو دیکر تمہارا لڑکا میں پالن کر دوں گی یہ اقرار دونوں آپس میں کر کے چلی آئیں جب دیوکی جی کے آٹھواں گربھ رہا تب کنس نے یہ حال سنتے ہی قید خانہ میں آکر بڑے بڑے راکشسوں کی چوکی وہاں بٹھال دی اور وسودیو جی سے کہا کہ تم اپنے من میں کچھ کپٹ نہ رکھکر جب آٹھواں لڑکا پیدا ہو اُسی وقت ہمارے پاس پہونچا دینا تمہارے اقرار کے موافق ہم نے دیوکی جی کی جان چھوڑ دی تھی ایسا کہکر کنس نے وسودیو اور دیوکی کے ہتھکڑی اور بیڑی ڈال کر اُن کو کوٹھری میں بند کر دیا اور قفل دے کر بہت راکشسوں کی چوکی وہاں بٹھال کر راج مندر پر چلا آیا اور اس دن بہت ڈر سے اُپواس کر سو رہا اور دوسرے دن پھر قید خانے میں جا کر دیوکی جی کا پرکاش دیکھ کر کہنے لگا کہ جیسا تیج اس گربھ میں دکھلائی دیتا ہے ویسا پرکاش اور گربھ میں نہ تھا اس سے میں جانتا ہوں کہ میرا

کال اسی گربھ میں ہے جب راجہ کنس کو دیوکی روپ مہر سندر کا درشن کرنے سے گیان پراپت ہوا تب اُس نے کہا کہ دیوکی
کو ابھی مار ڈالتا لیکن دنیا کی بدنامی اور پاپ کرنے سے ڈرتا ہوں ایسا پرتاپی راجا ہو کر گربھ وتی استری کو کیا ماروں ایسا
ادھرم کرنے سے یش اور پُنیہ اور عمر کا نقصان ہوتا ہے جو لڑکا پیدا ہوگا اُس کو مار ڈالوں گا ایسا وچار کر وہ اپنے گھر
چلا آیا اور رکھواری کرنے والوں سے کہہ دیا کہ جس گھڑی لڑکا پیدا ہو اُسی ساعت مجھکو خبر دینا اور چوکی پہرہ دینے پر
بھی اپنے پران کے ڈر سے ہر روز وہاں جا کر خبر لے آتا تھا اور گربھ کا تیج دیکھنے سے آٹھوں پہر اس کو کھاتے پیتے
جاگتے چلتے پھرتے بال روپی شری کرشن جی کی مورتی دکھلائی دیتی تھی اُس روپ کے ڈر سے وہ دن رات ویاکل
رہتا تھا اور وسودیو اور دیوکی اپنا دُکھ دیکھ کر ہر چرنوں کا دھیان کرتے تھے جب گربھ کے دن پورے ہوئے تب شری
شیام سُندر نے یہ سوپن وسودیو اور دیوکی جی کو دکھلایا کہ تم سوچ چھوڑ کر دھیرج رکھو میں جلدی اوتار لیکر تمہارا دُکھ
چھڑاتا ہوں یہ سوپن دیکھ کر وہ دونوں جاگ اٹھے تب دیوکی جی نے وسودیو جی سے کہا کہ دھرم چھوٹ جائے تو کچھ
ڈر نہیں لیکن اس لڑکے کو کنس سے چھپانا چاہیئے وسودیو جی بولے کہ اے پران پیاری اس قید خانے میں بند ہیں کس طرح
چھپا دیں گے جب یہ سوچ کر وہ دونوں بہت ولاپ کر کے رونے لگے تب اُسی ساعت شری برھما جی اور شری
مہادیو جی اور سب دیوتا ایسے روپ سے کہ جس میں کوئی اُن کو نہ دیکھے وہاں آئے اور ہاتھ جوڑ کر وید منتر سے اس طرح
گربھ استُتِ کرنے لگے کہ اے پربرہم پرمیشور ستیہ روپ آپ تینوں کال میں سچے رہتے ہیں اس واسطے ہم لوگ آپکی
شرن آئے ہیں اور یہ سنسار روپی برکش آپ کی مایا سے پیدا ہو کر آپ ہی کے آشرے پر رہتا ہے اسکی رکشا اور پالن
کرنے کے واسطے آپ بہت روپ دھر کر سب جیووں کو سُکھ دیتے ہیں اور جو بھگت آپ کے نام کا سمرن اور سروپ
کا دھیان کرتا ہے اُسے بھوساگر پار اُترنے میں کچھ سندیہ نہیں رہتا اور جو لوگ اپنے گیان اور تپ اور یگیہ آدک
اچھے کرم کرنے کا ابھمان رکھتے ہیں اور تمہاری بھگتی نہیں کرتے ہیں وہ لوگ ضرور دھوکا کھاتے ہیں اور یگیہ آدک
کرنے سے مکتی نہیں ہوتی اور آپ کا پرکاش سب کے بدن میں برابر رہ کر پاپ اور پُنیہ کا گواہ رہتا ہے اور آپ
کسی دُکھ اور سُکھ سے کچھ کام نہیں رکھتے اے پربرہم پرمیشور اگر آپ سگن اوتار دھارن نہ کریں تو سنساری جیو کس
نام کا سمرن کر کے اور کون لیلا گا کے بھوساگر پار اُتریں آپ جنم اور مرن سے رہت ہو کر کیول اپنے بھگتوں کو اُدھار
کرنے کے واسطے اوتار لیتے ہیں جس طرح آپنے متسیہ اور کچھپ آدک اوتار لیا تھا اُسی طرح اب بھی پرتھوی کا بھار
اُتارنے اور بھگتوں کو سُکھ دینے اور ادھرمی راکشسوں کو مارنے کے واسطے یدوکل میں اوتار لیکر اپنی لیلا کیجیے دیوتا
لوگ یہ اُستُتِ کر کے وسودیو اور دیوکی جی سے آکاش وانی کی طرح بولے کہ جن کے درشن کے واسطے ہم لوگ تینوں
لوک میں گھومتے ہیں اور ان کا درشن نہیں پاتے وہی آدپُرش بھگوان تمہارے گھر میں اوتار لیکر سب دُشٹوں کو
ماریں گے اور پرتھوی کا بوجھ اتار کر تم کو سُکھ دیں گے اور تمہاری کرپا سے اُن کا درشن ہم کو بھی ملے گا اب تم لوگ کنس سے
مت ڈرو اُس کی موت آپہونچی ہے جب وسودیو اور دیوکی نے اسطرح آکاش وانی سن کر کسی کو آنکھ سے نہیں دیکھا تب
اُن کو آشچریہ معلوم ہو کر یہ وشواس ہوا کہ اب جلدی دین دیال نارائن جی آکر ہمارا دُکھ دُور کریں گے اتنی کتھا

سُناکر شکدیوجی بولے کہ اے راجا اس طرح اسُتتِ کرکے برھما جی وغیرہ سب دیوتا اپنے اپنے استھان کو چلے گئے

تیسرا ادھیائے۔ شری کرشن اوتار کی کتھا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پرکشت جب ویکنٹھ ناتھ گربھ میں آئے تب سب چھوٹے اور بڑوں کو پرم آنند ہوگیا اور سب درختوں میں فصل اور بے فصل کے سب پھل اور پھول لگ گئے اور ندی اور نالے پانی سے بھر گئے اور مور آدک پکشی آپس میں کلول اور بہار کرنے لگے اور سب کے گھر میں منگلاچار ہوکر براہمنوں نے یگیہ کرنا شروع کیا اور اگن ہوتر کی آگ آپ سے آپ روشن ہوگئی اور سادھوؤں کا چت پرسن ہوگیا اور دسو دِشاؤں کے دیوتا اور دکپال آنند میں ہوکر متھرا پُری پر پھول برسانے لگے اور آکاش میں گھٹا چھاگئی اور کنّر اور گندھربوں نے باجا بجاکر پرمیشور کا بھجن گانا شروع کیا اور اپسرائیں اپنے اپنے وِمانوں پر آکر ناچنے لگیں جس وقت ایسی شوبھا چاروں طرف پھیل رہی تھی اُسی وقت بھادوں بدی اشٹمی بُدھ کا دن روہنی نکشتر میں آدھی رات کو شری کرشن بھگوان نے اس روپ سے اوتار لیا دوہا

شنکھ چکر اَمبج گدا دھرے چُتربھج روپ	ہیم برن پیتامبر ماتھے مکٹ انوپ

چوپائی

اُرمکتن کی مال وِراجے بھان کوٹ پرکٹے منو آئی	کانن میں کنڈل چھب چھاجے مُکھ آبھا کچھ کہی نہ جائی

اے راجا جب شیام سندر میگھ برن کمل نین نے اس روپ سے وسودیوجی اور دیوکی جی کو اپنا درشن دیا تب دونوں نے گیان کی درشٹ سے اُن کو پرمیشور کا اوتار سمجھا اور ہاتھ جوڑ کر وِنے کیا کہ اے تربھون پتی انتریامی ہم آپ کے چرنوں کو ڈنڈوت کرتے ہیں جب آپ کی اسُتتِ کرنے میں برھما جی اور مہادیوجی اور شیش جی اور گنیش جی ہار مان کر آپ کے بھید اور انت کو نہیں پہونچ سکتے تو ہماری کیا سامرتھیہ ہے جو آپکی اسُتت کرسکیں دیوتاؤں اور رشیشوروں نے آپ کی کرپا سے یہ بڑائی پائی ہے اور جب جب گئو اور براہمن اور ہر بھکتوں کو دُکھ ملنے سے پرتھوی پر پاپ کا بوجھ بہت ہوتا ہے تب تب آپ ایک روپ دھر کر پرتھوی کا بوجھ اُتارتے ہیں ہمارے بڑے بھاگیہ تھے جو آپ نے درشن دے کر ہم کو جنم اور مرن سے اُدّھار کیا اب آپ کے چرنوں کے پرتاپ سے ہمارا سب دُکھ چھوٹ جائے گا جب یہ اسُتتِ کہکر وسودیو اور دیوکی نے اپنی سب دُردشا اُن سے کہی اور ان کا درشن پانے سے خوش ہوگئے تب شری کرشن بھگوان بولے کہ اب تم سوچ مت کرو تم نے پچھلے جنم میں ہمارا بڑا بھاری تپ کرکے ہمارے چرنوں کا دھیان کیا تھا جب ہم نے خوش ہوکر تم کو اپنا درشن دیا تب تم نے ہم سے یہ وردان مانگا تھا کہ تم سا بیٹا میرے یہاں پیدا ہو سو ہمارے برابر کوئی دوسرا نہیں تھا اسلیے ہم نے تم دونوں کی اچھا پوری کرنے کے لئے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے یہ اوتار لیا ہے سو تم کو اپنے پچھلے جنم کا حال بھول گیا اس لئے

پورب جنم کی سُدھ کرانے کے واسطے ہم نے اس روپ سے تم کو درشن دیا اب تم اسی وقت ہم کو جلدی گوکل میں لے چل کر یشوداجی کی گود میں سُلا دو اور ایک لڑکی یشوداجی کے ابھی پیدا ہوئی ہے اُس کو لا کر کنس کو دو اور نند اور یشودا نے بھی ہماری بال لیلا کا سکھ دیکھنے کے واسطے پچھلے جنم میں تپ کیا ہے سو تھوڑے دن اپنے بال چرتر اُن کو دکھا کر پھر کنس کو مار کر تم سے آملوں گا تم دھیرج رکھو یہ سُن کر دیوکی جی نے کہا کہ اے کرپاندھان یہ روپ اپنا انتر دھیان کر لیجئے یہ سُنتے ہی شری کرشن جی بالک روپ ہو کر رونے لگے اور انھوں نے اپنی مایا ایسی پھیلا دی کہ وسودیو اور دیوکی جی نے وہ برہم گیان بھول کر اس بات کو سوپن کے برابر جانا تب وسودیو جی نے لڑکا پیدا ہونے سے بہت خوش ہو کر دس ہزار گئو دان کا سنکلپ من میں کیا اور شری کرشن جی کو گود میں اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور وسودیو دیوکی ٹھنڈی سانس لیکر سوچ اور چنتا کرنے لگے تب دیوکی جی نے وسودیو جی سے کہا کہ اس لڑکے کو کہیں چھپا دو تو کنس کے ہاتھ سے بچ جاوے تب وسودیو جی نے دیوکی جی کو اُداس دیکھ کر کہا کہ اے پیاری میں کہاں چھپاؤں جو کچھ میرے کرم میں لکھا ہے وہی ہوگا یہ بات سُن کر دیوکی ہاتھ جوڑ کر بولی دوہا

تب دیوکی پت سوں کہیو ناہیں اوراپاؤ		ماکھن پربھ کو گو دے گوکل میں پہونچاؤ

اے سوامی وہاں روہنی آپ کی استری اور یشودا میری بیوہارن ہتکارن اور نندجی آپکے سکھا رہتے ہیں وہ میرے لڑکے کا پالن اور رکشا اچھی طرح کریں گے تب وسودیو جی بولے کہ اس قید خانہ سے باہر کس طرح لیجاؤں یہ کہتے ہی پرمیشور کی اِچھا سے بیڑی اور ہتھکڑی وسودیو جی کی کُھل کر گر پڑیں اور سب دروازے اور قفل آپ سے آپ کھل گئے اور چوکی پہرے والے نیند میں بیہوش ہو کر سو گئے تب وسودیو جی یہ مہاشری کرشن جی کی دیکھ کر شری کرشن جی کو سوپ میں رکھکر اور اپنے سر پر دھر کر جلدی سے گوکل کو لے چلے اُسوقت اندھیاری رات ہونے اور پانی برسنے سے راہ میں کانٹے پڑے تھے اس لئے شیش ناگ جی نے اپنے بدن کی سڑک بنا کر پھن کی چھایا بیکنٹھ ناتھ پر کر دی جس میں وسودیو جی کے پاؤں میں کانٹے نہ چبھیں اور شری کرشن جی پر بوندیں نہ پڑیں اس طرح وسودیو جی شری کرشن جی کو لئے ہوئے یمنا کنارے پہونچکر کہنے لگے کہ پیچھے سنگھ بولتا ہے اور آگے یمنا جی اتھاہ ہیں کس طرح پار اُتروں یہاں سے دیوکی کے پاس لوٹ چلوں کیا کروں وسودیو جی پہلے یہ چنتا کر کے ہر چرنوں کا دھیان کر یمنا جل میں پیٹھے اور پانی یمنا جی کا شیام سُندر کے چرن چھونے کو اوپر کو بڑھنے لگا تب وسودیو جی نے یہ بھید نہ سمجھ کر شیام سُندر کو دونوں ہاتھ سے اوپر کو اُٹھا لیا جب یمنا جل وسودیو جی کی ناک تک پہونچا اور وہ بہت گھبرا کر سوچ کرنے لگے تب شری کرشن انتریامی نے وسودیو جی کو دکھی دیکھتے ہی جیسے اپنا چرن کمل یمنا جی کو چھوا کر ہنکار دیا ویسے ہی یمنا جل تھاہ ہو کر گھٹنوں کے برابر رہ گیا تب وسودیو جی یہ مہاشیام سُندر کی دیکھتے ہی خوش ہو کر پار اُتر گئے اور گوکل میں نندجی کے گھر جا کر دروازہ اُن کا کھلا پایا اور سب کو سوتا ہوا پا کر بے دھڑک ان کے گھر میں چلے گئے تو کیا دیکھا کہ ایک لڑکی اسی وقت کی پیدا ہوئی یشوداجی کے پاس سوتی ہے اور یشوداجی نے یوگ مایا کے موہنی ڈالنے سے لڑکی ہونے کا حال نہیں جانا وسودیو جی نے یشوداجی کو سوتے ہوئے دیکھ کر جلدی سے شری کرشن جی کو اُن کے پاس سُلا دیا اور لڑکی کو لیکر اُسی طرح یمنا پار اُتر کر

متھرا کو چلے اور جب دیوکی جی نے وسودیو جی اور شری کرشن جی کو اندھیاری رات پانی برستے میں گوکل بھیج دیا تب اس طرح رو کر پچھتانے لگیں کہ جو کوئی چوکیدار جاگ اُٹھے اور کنواڑے کھلے دیکھ کر کنس سے جا کر کہدے یا راہ میں کوئی وسودیو جی کو مل جائے اور اُن کا حال کنس سے جا کر کہدے تو نہ معلوم کنس کیسا ہمکو دکھ دیگا اور اتھاہ جمنا میں کیسے پار اُترے ہونگے انکو گئے ہوئے دیر ہوئی کسواسطے پھر کر نہیں آئے ایسی ایسی چنتا کرتی ہوئی جبتو دیوکی جی بیٹھی رو رہی تھی اُسیوقت وسودیو جی آ پہونچے اور وہ لڑکی دیوکی جی کو دیکر سب حال وہاں کا کہدیا تب دیوکی جی خوش ہو کر بولیں کہ اب کنس ہمکو چاہے مار بھی ڈالے تو بھی کچھ ڈر نہیں ہے ایسے پاپی کے ہاتھ سے میرا لڑکا تو بچ گیا۔

ادھیاے چوتھا

اس لڑکی کا کنس کے ہاتھ سے پٹکتے وقت چھوٹ جانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب وسودیو جی گوکل سے لڑکی کو لے آئے تب پھر وہ سب کنواڑے اور قفل جیوں کے تیوں بند ہو کر بیڑی اور ہتھکڑی اُن کے پڑ گئیں اور وہ لڑکی رونے لگی اس کا رونا سُنتے ہی سب چوکیدار جاگ کر بندوق چھوڑنے لگے اور اُسی ساعت اندھیاری رات پانی برستے میں ایک چوکیدار نے کنس کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج آپ کا دُشمن پیدا ہوا یہ بات سنتے ہی راجہ کنس گھبرا کر اٹھا اور گرتا پڑتا ننگے سر دوڑتا ہوا وسودیو اور دیوکی جی کے پاس جا پہونچا

دوہا	کنیا لے ٹھاڑھی بھئی دیوکی آنچل اوڈ	بھیّا میری تھرن ہے چاہے مارے کے چھوڑ

اے راجہ ایسا وچن کہنے پر بھی کنس مہاپاپی نے وہ لڑکی دیوکی جی کے ہاتھ سے چھین لی تب پھر دیوکی جی نے ہاتھ جوڑ کر رونے کہا کہ اے بھائی چھ بیٹے میرے ہوئے وہ سب تم نے مار ڈالے اب یہ لڑکی پیٹ پونچھنی میری ہے تم ہمکو چھوڑ دو دنیا میں جب استری کے لڑکا نہ ہو اُس کا جینا اکارتھ ہے اور تم نے جو چھ بیٹے میرے مار ڈالے ہیں ان کا سوچ ایک ساعت مجھ کو نہیں بھولتا بے قصور اس لڑکی کو مار کر کیوں پاپ لیتے ہو یہ سُن کر کنس نردئی نے دیوکی سے کہا کہ میں اس کو جیتا کبھی نہ چھوڑوں گا جس سے اس کا بواہ ہوگا وہی مجھکو مارے گا ایسا کہکر کنس اُس لڑکی کا پاؤں پکڑ کر باہر لے آیا اور جب اُس کو گھما کر پتھر پر پٹکنے لگا تب وہ لڑکی کنس کے ہاتھ سے چھوٹ کر آکاش میں چلی گئی اور اُس نے وہاں جا کر کنس کو اپنا اسٹ بھجی روپ ترشول اور تلوار وغیرہ ہاتھ میں لیے اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے پھولوں کا مالا گلے میں ڈالے ہوئے دھوجا لگائے ہوئے سُندر بان پر بیٹھ کر دیوکی جی کے برابر دکھلایا۔

جب کنس وہ روپ دیکھ کر گھبرا گیا تب اشٹ بھجی ماتا نے کہا کہ اے کنس پاپی تو نے مجھ کو پٹک کر تھا پاپ لیا تیرا مارنے والا ورج میں پیدا ہو چکا اب تو اسکے ہاتھ سے بچ نہیں سکتا وہ تجھ کو مار کر جلدی پرتھوی

بوجھ اُتارے گا تیرا مارنے والا سانپ کے برابر ہے اور تو مینڈھک کے برابر ہے مینڈھک ایسی سامرتھ نہیں
رکھتا ہے جو سانپ کو کھا سکے اب تو ہوشیار ہو جا برتھا ہتیا کر کے کیوں پاپ بٹورتا ہے ایسا کہکر دیوی انترڈھان
ہو گئیں ہو کنس یہ بات یوگ مایا سے سنتے ہی بہت شرمندہ اور فکر مند ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو ہم نے وسودیو اور دیوکی
کو برتھا دکھ دیا اور ان کے بالک مارنے کا پاپ کیا میرا مارنے والا بھی پیدا ہو گیا اور میں نے نہ جانا اب میں اپنا دکھ
کس سے کہوں اسی طرح سوچ کرتا وسودیو اور دیوکی جی کے پاس آیا اور ہتھکڑی اور بیڑی کاٹ کر ونتی کر کے
ان سے کہا کہ میرے برابر کوئی دوسرا پاپی دنیا میں نہیں ہے کہ میں نے اپنے اس تن کی رکشا کے واسطے جس کا ناش
ضرور ایکدن ہو جائیگا تمہارے چھ بیٹے بنا اپرادھ مار کر پاپ بٹورا تسپر بھی میرا کام نہیں ہوا یہ پاپ اور کلنک کیسے چھوٹ کر
میری مکتی ہو گی تمہارے دیوتا لوگ بھی جھوٹے ہوئے جنھوں نے کہا تھا کہ دیوکی کے آٹھویں گربھ سے لڑکا ہو گا سو
لڑکی ہوئی اور وہ بھی میرے ہاتھ سے چھوٹ کر سورگ کو چلی گئی سو تم لوگ میرا اپرادھ چھما کرو اور یہ سمجھکر دھیرج دھرو
کہ ان لوگوں کی عمر اتنی ہی تھی کرم کا لکھا ہوا کوئی مٹا نہیں سکتا دنیا میں پیدا ہو کر کوئی موت کے ہاتھ سے نہیں بچتا
جس طرح ندی میں گھاس اور تنکے نہ معلوم کہاں سے آکر اکٹھا ہو جاتے ہیں اور لہر اُٹھنے سے الگ الگ ہو کر پھر انکا پتہ
نہیں لگتا اسی طرح سنساری جیون کا حال بھی سمجھنا چاہیئے گیانی لوگ جینے اور مرنے کو برابر سمجھتے ہیں اور اہنکار
کرنے والے آدمی دشمن اور دوست میں فرق جانتے ہیں اور سچ پوچھو تو یہ جیو امر ہو کر کبھی نہیں مرتا یہ بات صرف
کہنے ہی کو بنائی ہے کہ فلانے کے مارنے سے فلانا مر گیا جب اس طرح کہہ کر کنس نے اپنا سر دیوکی کے چرنوں پر
دھر دیا اور رونے لگا تب دیوکی نے اپرادھ چھما کر کے اُس کے آنسو پونچھ دیے اور وسودیو جی نے کہا اے
راجہ تم سچ کہتے ہو اس بات میں تمہارا قصور نہیں برہما جی نے ہمارے کرم میں اسی طرح لکھ دیا تھا ہونیوالی بات
بنا ہوئے نہیں رہتی آدمی اپنے سُکھ کے واسطے بہت تدبیریں کرتا ہے لیکن بغیر کرپا پرمیشور کے وہ سُکھ اُس کو
نہیں ملتا راجہ کنس یہ بات سنتے ہی بہت خوش ہو کر وسودیو اور دیوکی کو اپنے گھر لایا اور بھوجن کرا کے اچھا اچھا
گہنا اور کپڑا پہنا کر ان کے مکان پر پہونچا دیا اور دیوکی جی اور وسودیو جی نے اپنے گھر آکر گئو اور اناج اور روپیہ بہت سا
دان اور دکشنا براہمنوں اور محتاجوں کو دیا اور کنس نے اُس کے دوسرے دن اپنی راج سبھا میں بیٹھ کر اپنے
منتری اور راکشسوں کو بلا کر کہا کہ ہم سے دیوی جی کہہ گئی ہیں کہ تیرا مارنے والا پیدا ہو چکا ہے سو دیوتوں نے
ہم سے جھوٹھ کہا تھا کہ دیوکی سے آٹھواں لڑکا تیرا مارنے والا پیدا ہو گا اُس کے آٹھویں گربھ میں لڑکی ہوئی اس
سے تم دیوتوں کو مار ڈالو یہ بات سن کر ترناورت اور پرلمب وغیرہ راکشس بولے کہ اے کرپانِدھان دیوتا
لوگ جنم کے کنگال ہیں اُن کا مارنا کیا مشکل ہے آپ کے غصہ کرنے سے وہ بھاگ جائیں گے ان کی کیا
سامرتھ ہے جو آپ سے لڑائی کر سکیں برہما جی آٹھوں پہر پوجا پاٹ میں لگے رہتے ہیں اور مہادیو جی دن رات
الاورت کھنڈ میں پاروتی جی کے ساتھ بھوگ اور ولاس کیا کرتے اور اندر ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو آپ کے سامنے
لڑ سکے اور نارائن وہی ہیں جنھوں نے کچھوے کا روپ رکھا تھا سو وہ بھی ہمیشہ کشیر ساگر میں لکشمی جی کے

ساتھ سکھ اور وہار میں پڑے رہتے ہیں اُن کو یُدھ کرنا نہیں آتا اُن لوگوں کو جیتنا کون کٹھن ہے یہ سُنکر کنس بولا کہ نارائن جی نے میرے مارنے کے واسطے کہیں اوتار لیا ہے اُن کو کہاں پاؤں جو لڑائی کرکے ماروں یہ سن کر راکشسوں نے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ یہ بات نہیں جان پڑتی کہ وہ لڑکا کہاں پیدا ہوا اس لیئے ہمارے نزدیک یہ تدبیر کرنا چاہیئے کہ ان دنوں جہاں جہاں لڑکے پیدا ہوئے ہوں سب کو مروا ڈالو ان میں وہ بھی مرجائے گا اور جو اس تدبیر کرنے سے کہیں چھپ کر وہ بچ گیا اور نہ مرا تو براہمن اور ویشنو وغیرہ جتنے ہر بھگت ہیں اُن کو جہاں پاؤ مار ڈالو ایسا کرنے سے نارائن جی بھاگ گئے تو اچھا ہے نہیں تو اُن لوگوں کو دُکھ دینے سے جب وہ ان کی مدد کرنے کے لئے ظاہر ہوں تب مار ڈالنا جب یہ تدبیر منتریوں سے سُنکر کنس کو اچھی معلوم ہوئی تب اُس نے براہمن اور رشیشور اور چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو مار ڈالنے کے واسطے حکم دیا تب راکشس لوگ بہت شوروِیروں کو ساتھ لے کر ہر بھگتوں اور لڑکوں کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر چھل بل سے مارنے لگے اور اُنھوں نے یگیہ وغیرہ اچھے کرم اور ہر چرچا سنسار سے اُٹھادی سادھو اور مہاتما کو دُکھ دینے سے عمر اور طاقت اور دھن کا ناش ہو جاتا ہے ایسا پاپ کرنے سے کنس کے پچھلے جنم کا پُنیہ جاتا رہا اور عمر اور طاقت اور دولت گھٹنے لگی۔

ادھیائے پانچواں

نندجی کا کرشن کے جنم کا اتسوہ (خوشی۱۲) کرنا

سُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب وسودیو جی شری کرشن جی کو یشوداجی کی گود میں سُلاکر متھرا کو چلے آئے تب یشوداجی جاگیں اور بالک کا مُنھ چندرما کے برابر پرکاشمان دیکھ نندجی سے کہلا بھیجا کہ تمھارے بیٹا پیدا ہوا ہے آکر دیکھو تب نندجی نے بڑی خوشی سے جا کر شیام سُندر کو دیکھا اور نند یشودا دونوں نے بہت خوش ہو کر اپنا جنم سپھل جانا تب نندجی نے وید کے موافق ناندی مُکھ شرادھ کیا اور شیام سُندر کے پرکاش سے نندجی کا گھر روشن ہو گیا اور یہ آنند روپی سماچار گوپی اور گوال نے سنتے ہی اپنے اپنے گھر منگلاچار منایا اور براہمنوں کو گئو دان دیا۔

دوہا	درجو اسی ٹیرت پھیرپ کو دُین جن جائے		نندرائے کے سُت بھیو دیو بدھائی آئے	

جب پراتہ کال نندجی نے جیوتشیوں کو بُلا کر لڑکے کے پیدا ہونے کی ساعت اور لگن پوچھی تب پنڈتوں نے کہا کہ ہمارے وِچار میں یہ لڑکا دوسرا پرمیشور معلوم ہوتا ہے اور یہ لڑکا راکشسوں کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اُتار کر گوپی ناتھ کہلاوے گا اور سب جگت کے جیو اس کا یش گاویں گے یہ بات سُن کر نندجی بہت خوش ہوئے اور دو لاکھ گئو دِدھ پوروک اور رتن اور مِلا کر سات بھار تِل اور چاندی اور سونے کے

گھڑے دہی اور دودھ سے بھروا کر براہمنوں کو دان دیے سوائے اسکے بہت سی دولت جیوتشی اور پنڈتوں کو دے کر سب مانگنے والوں کو بے پرواہ کر دیا اور اس وقت نندجی نے بڑی خوشی سے اپنے دروازے پر جڑاؤ چوکی پر بیٹھ کر سب منگلا مکھیوں کا ناچ اور گانا کرایا اور ان لوگوں کو منھ مانگی چیزیں دے کر آدر پوروک بدا کیا۔

دوہا
کاہو ہیرا لال منِ کاہو موتن مال
کاہو بھوشن بسن دے کینھے سبئے نہال

پھر سب گوپی اور گوال بہت اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن پہن کر میوہ اور مٹھائی آدک تھال میں لے کر گاتے بجاتے دہی اور ہلدی ملا کر لٹاتے ہوئے نندجی کے یہاں بدھاوا لائے۔

دوہا
چولی اودی کو چکی لہنگا کسمی رنگ
کنچن تھار سنوار کے تا مین دیپک بارِ
دینہ بدھائی نند کو پڑیں یشودا پاؤں
ساری گوٹے تار کی شوبھت سندر انگ
ماکھن پربھو کو آرتی لے آئیں ورج نارِ
کہیں پیارے لال کو نیک ہمیں دکھلاؤ

جب ایسے میٹھے وچن سنتے ہی یشوداجی نے شیام سندر کا منھ کھول کر دکھایا تب سب برج بالا سانولی صورت موہنی مورت کو دیکھتے ہی پرمانند ہو گئیں اور اُن پر موتی اور رتن آدک نچھاور کر کے آشیرواد دینے لگیں کہ اے نندرانی تمھارا بیٹا لاکھ برس تک جیتا رہے۔ گوکل واسیوں نے اس دن بہت خوش ہو کر ایسا دودھی کاندو کھیلا کہ سب گلی اور بازار میں دہی دہی ہو گیا اور گوپیاں سو مہر گا کر نندجی کو آنند کی گالیاں دیتی تھیں اور نندرائے سنکر بہت خوش ہوتے تھے اور روہنی جی مارے خوشی کے گوپیوں کے ساتھ ناچنے لگیں اُس وقت برہماجی وغیرہ سب دیوتا اپنی اپنی استریوں سمیت بِمانوں پر بیٹھ کر آکاش مارگ سے ورج منڈل پر آئے اور اپسراؤں نے اپنے اپنے بِمانوں پر ناچنا اور کنّر اور گندھروں نے بہت طرح کا باجا بجا کر گانا شروع کیا اور دیوتوں نے وہاں پھول برسا کر آپس میں کہا کہ گوکل واسیوں کا بڑا بھاگیہ ہے دیکھو جن پر برہم پرمیشور کا درشن برہما دک دیوتوں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا اُنھوں نے یہاں نرتن رکھا ہے۔

دوہا
بھرے پرم آنند سُر اپجاوت اُر اَگ
گوکل کو آنندات کا سے برنوں جائے
ورج کو سُکھ کو کہہ سکے اُپماں بڑی اَپار
بار بار ورنن کریں نند یشودا بھاگ
جہاں پرم آنند مے جنم لیو ہر آئے
سُکھ ندھان بھگوان جنھہ لیو منج اوتار

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ اُس دن نندجی کے یہاں جیسا آنند ہوا وہ حال مجھ سے ورنن نہیں ہو سکتا اور نندجی نے سب گوالوں کو بھوجن کرا کے اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر ان کی اِچھا پوری کی اور یہ آنند روپی سماچار سنکر دیش دیش کے سب منگلا مکھی اور یاچک لوگ نندجی کے یہاں آئے انھوں نے سب کو منھ مانگی چیزیں دے کر آنند سے بدا کیا۔

کبت
پوُت سپوت جنیو یشدا اتنی سنکے بسندھا سب دوری
دیون کو آنند بھیو سن دھاوت گاوت منگل گوری

نند کچھو اتنو جو دیو گھنشیام کو بیر ہو کی مت بوری	موہن دیکھت برجبہ لٹائے دیو نہ کچھ بچھیا پچھیا نہ پچھوری

اے راجہ اُنھیں دونوں شری مہادیو جی بھی یوگی روپ سے وکینٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے نندرائے کے دروازے پر آئے اور اُنھوں نے بھیک نہ لے کر پربرھم پرمیشور کا درشن بڑے پریم سے کیا اُس وقت برجواسیوں نے نندجی سے کہا۔

کبت

ہے ہو برج راج کو دُبھیکہ دھاری آج اِت پُتر کو جنم سُن آیو تیرے بھون ہے
موتی مَن مانک نہ کنچن رتن لیت ہے گے بھوم گرام لیت ہم سوں نہ ہے
نگرا ہوئے نا نہہ بھوم و برج لوٹے ایک الکھ اُچارے بین اور بنچ مون ہے
بالک کے پائوں لے جٹان سوں چھوائے ناچے جوگی تین آنکھ کو کہاں سے آیو کون ہے

اے راجہ جب چھٹھی کا دن آیا تب نندجی نے اپنا آنگن چندن اور کیسر سے لیا کر موتیوں کا چوک پُرایا اور پروہت کو بُلا کر اپنے کُل کے موافق پوجا کی اور یشوداجی شیام سُندر کو پیلا کُرتا اور ٹوپی اور اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر پوجا کرنے کے واسطے گود میں لیکر بیٹھیں اُس دن برجبان آدک گوپ اور گوپیاں کُرتا ٹوپی اور بہت طرح کے گہنے نندجی کے گھر دینے کے واسطے لے آئے اور سبھوں نے بڑی خوشی سے ڈھولک بجا کر اچھے اچھے گیت گائے اور نندجی نے اُسی دن گوپ اور گوپیوں کا بُتھا یو گیہ سنان کیا اور ایک پالنا رتن جڑت بہت اچھا شیام سُندر کے جھولنے کے واسطے بنوایا اُس میں وکینٹھ ناتھ کو سُلا کر یشوداجی بڑے پریم سے جھلایا کرتی تھیں اور لکشمی پت کی کرپا سے گوکل واسیوں کے گھر اتنا دربیہ ہو گیا کہ جس کی کوئی گنتی نہیں کر سکتا وہ لوگ خوشی سے رہ کر شیام سُندر کا درشن کر کے اپنا اپنا جنم سپھل کرتے تھے جب نندجی نے یہ سنا کہ راجہ کنس نے لڑکوں کے مارنے کے واسطے حکم دیا ہے تب اُنھوں نے گوالوں سے سب حال کہا کہ لڑکا پیدا ہونے کی بھینٹ راجا کنس کو چل کر دے آویں جس میں کسی بات کا ڈر نہ رہے یہ صلاح آپس میں کر کے نندجی ماکھن اور دودھ اور گھی اور دربیہ گاڑیوں پر لدوا کر گوالوں سمیت متھرا میں لے گئے اور راجہ کنس کو بھینٹ دیکر اپنے گھر بیٹا پیدا ہونے کا حال اُس سے کہدیا اور راجہ کنس نے نندجی کو خلعت دے کر بدا کیا تب نندجی وہاں سے بدا ہو کر اپنے گھر چلے تب وسودیو جی اُن کے آنے کا حال سُن کر ملنے کے واسطے لینا کو لئے آئے اور نندجی سے کُشل آنند پوچھ کر کہا۔

دوہا	سُدھ آوے جب متر کی تب من آئے چین	یا سکھ کی اُپما نہیں جو سُکھ دیکھیں نین

اے نندجی تمھارے برابر ہم کوئی اپنا متر نہیں دیکھتے جب راجہ کنس کے دُکھ دینے سے ہم نے اپنی استری گربھ وتی تمھارے یہاں بھیجدی اور وہاں اُس کے بیٹا پیدا ہوا اب تم نے اس کا پالن ہم سے بڑھ کر کیا اور ہم راجہ کنس کے ڈر سے کچھ خبر اُس کی نہ لے سکے یہ احسان تمھارا ہمارے اوپر ہے اس کے

بلکے جنم بھر ہم تمہاری سیوا کریں تب بھی اُرن نہیں ہو سکتے تمہارے یہاں بیٹا پیدا ہونے کا حال سُن کر ہم کو بڑا سکھ ہوا کہو یشودا تمہاری استری اور شری کرشن جی بالک اور سب گئویں اچھی طرح ہیں اور گوکل میں گھاس گئوؤں کے چرنے کو اچھی پیدا ہوئی ہے یہ بات پریت بھری سُن کر نند جی بولے کہ تمہاری کرپا سے بلرام آدک سب کوئی خوش ہیں ان کے پیدا ہونے کے پیچھے ہمارے یہاں بھی لڑکا پیدا ہوا لیکن کنس نے تم کو دُکھ دے کر تمہارے لڑکوں کو مار ڈالا یہ حال سُن کر ہم کو بڑا دُکھ رہتا ہے کیا کریں اس میں ہمارا بس نہیں چلتا یہ سُن کر وسو دیو جی بولے کہ اے متر برہما جی نے جو ہمارے کرم میں لکھا ہے وہ کسی طرح مٹ نہیں سکتا سنسار میں جنم لینے سے کون دُکھ نہیں پاتا تم ہمارے بڑے متر ہو اس سے ہم اپنے اور تمہارے لڑکوں میں کچھ بھید نہیں جانتے لیکن راجہ کنس ان دنوں بڑا اندھیر کر رہا ہے کہ حال کے پیدا ہوئے لڑکوں کو مروا ڈالتا ہے تم یہاں آئے ہو اور راکشس لوگ چاروں طرف لڑکا ڈھونڈھتے پھرتے ہیں ایسا نہ ہو جو کوئی راکشس گوکل میں جا کر کچھ اُپدرو کرے۔

سورٹھ	گئی پوتنا آج ورج کے بالک گھاتنی		کرہے کچھو اکاج ویگ دھام شدھ سیجئے	

اے نند جی تم اپنے پراکرم بھر اپنے اور ہمارے لڑکے کی رکشا کرتے رہنا آگے پرمیشور مالک ہیں اور جب پھر ساوکاش ملے تب پھر درشن دینا یہ بات سنتے ہی نند جی وسو دیو سے بدا ہو کر گواوں سمیت گوکل کو چلے اور چلتے سمے بولے۔

دوہا	دِنتی کینھی متر سوں ڈار وچن بسرائے		لاکھن پربھو جب لائے ہیں بہتر ملینگے آسئے

ادھیائے چھٹواں

پوتنا راکشسی کا گوکل میں جانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت بہت سے راکشس لوگ لڑکوں کے مارنے میں لگے رہتے تھے تسپر بھی کنس کو شیام سُندر کے ڈر سے چین نہیں پڑتا تھا اس لئے پوتنا راکشسی کو بُلا کر کہا کہ ان دنوں جتنے لڑکے متھرا اور گوکل میں یادو آدک کے کُل میں پیدا ہوئے ہیں سب کو مار ڈال یہ سنتے ہی پوتنا کنس کی آگیا پالن کرنے کے واسطے چلی اور اُس نے وچار کیا کہ گوکل میں نند جی کے یہاں لڑکا ہوا ہے میں گوپی روپ بن کر جاؤں تو اس لڑکے کو کسی دغا سے مار کر چلی آؤں یہ بات ٹھان کر اُس نے اپنے کو موہنی روپ گوپی بہت سندر بنا لیا اور گہنا اور کپڑا آدک سولہوں سنگار کر کے اپنی چھاتیوں میں زہر لگا کر ہنستی ہوئی بیدھڑک نند جی کے گھر چلی گئی اور اُس کا سندر روپ دیکھ کر کسی ڈیوڑھی وان نے بھیتر جانے سے نہیں روکا جس طرح آگ راکھ میں چھپی رہتی ہے اور کوئی نہیں جانتا اسی طرح پوتنا نے شری کرشن جی کو پرمیشور کا اوتار نہیں سمجھا تھا اور یشودا آدک استری نے بھی اُس کا روپ سنگار دیکھ کر اُس کو دیو کنیا جانا اس لیے

بڑے آدر بھاؤ سے اپنے پاس بیٹھا کر اُس سے بات چیت کرنے لگیں۔

چوپائی

ایک کہے یہ ہے کوؤرانی | یشُدا کے آئی ہم جانی | ایک کہے یہ کملا بائی | شری کملاپت دیکھن آئی

اے راجہ اُس وقت شیام سُندر پالنے میں جھولتے تھے انھوں نے پوتنا کو دیکھکر مُسکرا دیا اور جانا کہ یہ کپٹ روپ دھر کر ہمارے مارنے کو آئی ہے تب شری کرشن جی نے آنکھ بند کر کے من میں کہا کہ بہت اچھا ہوا کہ یہ ہمارے یہاں آئی اپنی سزا کو پہونچے گی جو یہ گوکل میں کسی اور کے گھر جاتی تو ہمارے بیتر اور سکھاؤں کو مار ڈالتی اور کپٹ روپ پوتنا نے یشودا جی سے کہا کہ اے بہن تمھارے یہاں لڑکا پیدا ہونے کا حال سُن کر راجہ کنس بہت خوش ہوا اور اُس کے حکم سے میں پران پیارے بالک کو دیکھنے آئی ہوں تب یشودا جی بولیں کہ یہ میرا للنا پلنا میں جھولتا ہے یہ بات سُن کر وہ کپٹ روپ کہنے لگی کہ تمھارا لڑکا کروڑ برس تک جیتا رہے جب ایسی باتیں پیار کی بھری ہوئی کہکر پوتنا پالنے کے پاس چلی گئی اور شیام سُندر کو بڑے پریم سے گود میں اُٹھا لیا اور منھ چوم کر دودھ پلانے لگی تب کرشن بھگوان اپنے دونوں ہاتھوں سے اُس کی چھاتی پکڑ کر اس طرح دودھ کے ساتھ اس کا پران کھینچنے لگے کہ وہ بیاکل ہو کر یشودا جی سے بولی کہ تیرا لڑکا آدمی نہ ہو کر جمراج کا دوت معلوم ہوتا ہے میں نے رسی کے دھوکے سانپ پکڑ لیا جو آج اس کے ہاتھ سے جیتی بچ جاؤں تو پھر کبھی گوکل میں نہیں آؤں گی جب پوتنا اس طرح کہتی ہوئی بہت بیاکل ہو کر وہاں سے آکاش کی راہ بھاگی تب کرشن بھگوان بھی اُس کی چھاتی منھ سے نہ چھوڑ کر لٹکے چلے گئے جب وہ گوکل گاؤں کی بستی سے باہر پہونچی تب نندلال جی نے پران اُس کے سر کی گدی سمیت باہر کھینچ لیا مرنے پر وہ راکشسی بڑا بھیانک روپ ہو کر پہاڑ کے برابر زمین پر گر پڑی اُس کے گرنے کی ایسی آواز ہوئی کہ زمین اور آسمان سب کانپ اُٹھے اور وہ آواز سُن کر گوکل باسی مارے ڈر کے کانپنے لگے اور چھ کوس کے بیچ پوتنا کے گرنے سے سیکڑوں درخت ٹوٹ گئے۔

دوہا | آئی ادبھت روپ دھرات بیر بیت کُمھار | | کپٹ ہیت نہیں سہ سکیو تہہ ماریو کرتار

جب یشودا جی اور روہنی جی نے وہ آواز سُن کر اپنے لال کو وہاں نہیں دیکھا تب روتی پیٹتی ہوئی شیام سُندر کو ڈھونڈھنے نکلیں۔

دوہا | ماکھن پیٹھ گوپال کو ڈھونڈھت گوپی گوال | | تب پوتنا اُور پر کھیلت پایو لال

جب یشودا جی نے دیکھا کہ موہن پیارے پوتنا کی چھاتی پر چڑھے ہوئے دودھ پی رہے ہیں تب یشودا جی نے دوڑ کر اُن کو اُٹھا لیا اور گود میں لے کر منھ اور ہاتھ اُن کا چومنے لگیں جس طرح کوئی سانپ اپنا من کھو جانے سے بیاکل ہو کر پھر اس کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اسی طرح یشودا خوش ہوئیں

سورٹھ | کہت یشودا مائے پھر پھر سب کے پاؤں پر | اب رہیو آج کنھائے تم بیچن کے پُنیہ تے

جب شری کرشن جی نے تھوڑی دیر دودھ نہیں پیا تب گوپیاں گئو کی پونچھ چھوا کر شام سُندر کو جھاڑنے
لگیں اور یشودا جی جلدی سے شیام سُندر کو گھر پر لے آئیں جب گُنی کو بُلا کر جھاڑ پھونک کرائے اپنادیوادرپتر
منایا اور دودھ آدک اُن پر اتار کر کنگالوں کو کھلایا تب وہ دودھ پینے لگے اور سب ورج بالا موہن پیارے
کا پران بچنے سے خوش ہو کر بار بار پرمیشور کو ڈنڈوت کرنے لگیں اور گوپی گوال پوتنا کی لوتھ کے پاس کھڑے
ہو کر آپس میں کہتے تھے کہ دیکھو اس کے گرنے کی آواز سُن کر ابتک لوگوں کا کلیجہ کانپتا ہے نہ معلوم اس لڑکے
کی کیا گت ہوئی ہوگی اُسی سمے نندجی نے جو متھرا سے لوٹے آتے تھے گوکل کے پاس پہونچکر دیکھا کہ ایک راکشسی
بہت بھاری مری ہوئی پڑی ہے اور گوکل واسی اُسی کو کھڑے دیکھ رہے ہیں جب نندجی نے اس کے مرجانے کا
حال لوگوں سے پوچھا تب ان لوگوں نے سب حال کہہ سُنایا نندجی یہ بات سُن کر کہنے لگے کہ بڑی بات ہوئی
جو اس کے ہاتھ سے میرا پران پیارا جیتا بچا اور یہ بھی بہت اچھا ہوا کہ لوتھ اس راکشسی کی گانوں سے باہر گری
جو بستی میں گرتی تو سب گوکل واسی اس کے نیچے دب کر مر جاتے یہ بات سُن کر نندجی وہاں سے گھر میں آئے اور
اپنے لال کو گود میں لیکر بہت پیار کیا اور چھ ہزار دودھاری گئویں شری کرشن جی کے ہاتھ سے براہمنوں کو ودھ
پوروک دان کرائیں اور بہت اناج اور سونا اور چاندی آدک اُن کے سر پر نچھاور کر کے کنگالوں کو دیا اور نندجی
کی آگیا کے موافق گوالوں نے پھرسا اور کلہاڑوں سے پوتنا کا بدن کاٹ ڈالا اور گڑھا کھود کر ہڈیاں اُس کی گاڑدیں
اور اُس کا مانس اور چمڑا آگ میں جلا دینے سے ایسی خوشبو اُڑی کہ سب ورج واسی اُس کے سونگھنے سے خوش ہو گئے
اتنی کتھا سنکر راجہ پرکشت نے پوچھا کہ اے مہاراج اس راکشسی مدرا پینے والی اور مانس کھانے والی کے بدن
سے خوشبو اُڑنے کا کیا سبب تھا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکشت شری کرشن جی نے اُسکا دودھ پی کر اُس کی
چھاتی پر اپنا چرن رکھا اور اُسکو اپنے ہاتھ سے مار کر پوتر کر کے مکت کیا تھا اس لئے اُسکے جلنے سے خوشبو اُڑی تھی۔

دوہا	ماکھن پربھ کملاپتی سکل سُباس نواس		تنکے انگ پرسنگ سون پرگٹی باس سُباس

اے راجا دیکھو جو پوتنا اپنی چھاتیوں میں زہر لگا کر پرمیشور کو مارنے آئی تھی اُس نے ایسی اُتم گت پائی
اور جو کوئی نارائن جی کو پریم سے اچھا اچھا بھوجن بھوگ لگاتے ہیں ان کو نہیں معلوم کون پدوی ملتی ہے
جو لوگ پوتنا مرن کی کتھا کہیں گے اور سنیں گے اُن کو پرمیشور کے چرنوں میں بھگت ہو کر مکت پدوی ملیگی
اے راجہ شری کرشن کے درشن کے واسطے دیوتا لوگ اپنا روپ بدل کر گوکل میں آئے تھے اور دیوتوں کی
استریاں شری کرشن جی کی سُندرتائی دیکھ کر موہت ہو جاتی تھیں۔

ادھیائے ساتواں

کنس کا ترناورت آدک راکشسوں کو شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے بھیجنا

راجہ پرکشت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مہاراج جس طرح آپ نے پوتنا اور شری کرشن جی کی

لیلا سنائی اُسی طرح کچھ اور بال چرتر انکا برنن کیجئے یہ بہت پیارا معلوم ہوتا ہے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکشت راجہ کنس نے پوتنا کا حال سن کر یقین کر کے جانا کہ میرا مارنے والا گوکل میں پیدا ہوا اس چنتا سے وہ بیاکل ہوکر گر پڑا جب کچھ دیر میں ہوش آیا تب دربار میں بیٹھ کر منتریوں سے کہا کہ نند کے لڑکے نے پوتنا راکشسی کو مار ڈالا مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ سے میری موت ہوگی دوست وہی جو اس مصیبت میں کام آوے اور اُس لڑکے کو مار کر میرا بھلا کرے۔

دوہا	یو دھا سب بلاے کے بیڑا دھر یو بناے	جو یہ کارج کر سکے سوئی لیہہ اُٹھاے

اے راجہ پرکشت راجہ کنس نے سب کسی سے کہا کہ جو کوئی میرے دُشمن کو مارے اُس کو میں بہت سا روپیہ دونگا اس وقت شری دھر نام براہمن بیٹھا تھا سو بولا کہ اے راجہ تم سوچ مت کرو میں تمھارا دشمن مار کر تم کو بے فکر کیے دیتا ہوں۔

دوہا	تب بولیو راجہ سجن دھنیہ دھنیہ دوج راج	تم بن ایسا کون ہے جو کر ہے یہ کارج

یہ سُن کر شری دھر براہمن بیڑا اُٹھا کر راجہ سے وِدا ہوا اور پنڈتوں کی صورت بنا کر نند جی کے گھر گیا یشودا نے اُس کو دیکھتے ہی ڈنڈوت کی اور بڑے آدر سے بٹھا کر پوچھا کہ اے مہاراج آپ نے کدھر کرپا کی تب براہمن دیوتا اپنے کو پروہت بتلا کر بولے کہ تمھارے لڑکے کی بڑائی سب سے سُن کر اُس کا درشن کرنے آیا ہوں یشودا جی نے کہا۔

دوہا	کمل مین ہیں سین میں بیٹھو دوج یہ کال	نہاے آے دکھلایہوں ماکھن پربھو گوپال

جب یشودا جی یہ کہہ کر جمنا کنارے اسنان کرنے کو چلی گئیں تب براہمن نے وچار کیا کہ اس خالی وقت میں شری کرشن جی کو مار کر راجہ کنس کے پاس جاؤں تو بہت سا روپیہ پاؤں ایسا وچار کر وہ براہمن جہاں ویکنٹھ ناتھ سوتے تھے وہاں چلا گیا تب نندلال جی اُس کی کھوٹی چاہنا سمجھ کر پالنے پر سے اُٹھ پڑے اور شری دھر کو پکڑ کر اُس کی زبان مروڑ ڈالی اور براہمن سمجھکر اُس کی جان نہیں ماری اور اُس کے مُنھ میں دہی لگا کر برتن دہی اور دودھ کا توڑ ڈالا اور پھر آپ پالنے پر لیٹ رہے جب یشودا جی اسنان کر کے آئیں تب دہی اور دودھ کا برتن ٹوٹا اور دہی براہمن کے مُنھ میں لگا دیکھ کر جانا کہ اسی براہمن نے دہی اور دودھ کھا کر برتن توڑ ڈالا ہے یہ بات سمجھ کر یشودا جی نے کہا کہ اے مہاراج تم نے دہی اور دودھ کھایا تو بہت اچھا کیا لیکن میرے برتن کیوں توڑ ڈالے جب زبان مُڑ کر جلنے سے وہ کچھ نہ بول سکا تب نندلال جی کی طرف ہاتھ اُٹھا کر بتلایا کہ اسی نے برتن توڑا ہے یشودا جی نے اُس کے بتلانے کا یقین نہ کر کے اس کو اپنے گھر سے نکلوا دیا جب وہ براہمن روتا ہوا راجہ کنس کے پاس آیا تب اُس نے اُداس ہو کر بکاشر کو شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے بھیجا جیسے وہ شیام سُندر کے پلنے پر آ کر اپنی گھات لگا کر بیٹھا ویسے شری کرشن جی نے اُس کا گلا مروڑ کر ایسا پھینکا کہ متھرا میں کنس کے آگے جا گرا یہ حال گوکل میں کسی نے نہیں جانا اور مرتے وقت اُس نے کنس سے کہا کہ وہ لڑکا

آدمی نہیں ہے پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتا ہے ۔

دوہا	ایک ہاتھ سوں پکڑ موہ پھینکدیو تم پاس		ہوے ہے متھرا کال وہ ہیں کیتھو بشواس	

یہ بات سنتے ہی کنس نے سوچ میں ہو کر اپنی سبھا والوں سے کہا کہ ابھی وہ لڑکا ہے اور نہیں مارا جاتا جو اگی آنے پر کس طرح مارا جائے گا جو کوئی اُس کو مارتا تو میں اُس کا بڑا احسان مانتا یہ بات سنتے ہی شکٹاسُر واسطے مارنے شیام سندر مہاراج کے ودا ہوا اور پون روپ گوکل کو چلا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب شری کرشن جی ستائیس دن کے ہوئے اور جس نچھتر میں اُن کا جنم ہوا تھا وہی نچھتر پھر آیا تب نندجی نے براہمن اور گوکل واسیوں کو نیوتا دے کر اپنے یہاں بلایا اور اپنے کُل کی ریت اور رسم کرکے براہمنوں کو دان اور دکشنا دے کر ودا کیا اور گوالوں کو بھوجن کرنے کے واسطے بٹھا کر یشودا جی اور روہنی جی اچھا اچھا کھانا ان سب کو پرسنے لگیں اور گوپیوں نے بڑی خوشی سے گانا بجانا کیا اور وہ لوگ آنند سے کھانے لگے اے راجہ اُس وقت شری کرشن جی کو پالنے میں سُلا کر سب چھوٹے اور بڑے اپنے کام میں لگے تھے اور اُس پالنے کے پاس ایک چھکڑا لٹکایا ہوا رکھا تھا شیام سندر نیند سے جاگے اور مارے بھوکھ کے ہاتھ اور پاؤں پٹک کر رونے لگے اُسی سمے وہ راکشس پون روپ اُڑتا ہوا وہاں آ پہونچا اور شیام سندر کو اکیلا دیکھ کر من میں کہنے لگا یہ لڑکا بہت بلوان ہے جس نے پوتنا کو مار ڈالا آج میں اِس کو مار کر اُسکا بدلا لونگا یہ بات وچار کر وہ چھکڑے پر آ بیٹھا اسی سے اُس کا نام شکٹاسُر ہوا جب وہ چھکڑا جس کے نیچے دہی اور دودھ کے برتن رکھے تھے ہلنے لگا تب شری کرشن جی انتریامی نے اُس کے آنے کا حال جان کر روتے روتے ایک لات ایسی ماری کہ جس کے لگنے سے شکٹاسُر مر کر متھرا میں کنس کی سبھا میں جا گرا اس کو دیکھ کر کنس سب راکشسوں سمیت گھبرا گیا اے راجہ جب چھکڑا گرنے اور برتن ٹوٹنے سے بڑی آواز ہو کر دودھ اور دہی ندی کی طرح بہ نکلا تب نندجی آدک سب گوال اور گوپی وہاں دوڑے آئے اور یشودا جی نے شیام سندر کو اٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور منہ اور ہاتھ اُن کا چومنے لگیں اور سب کسی نے آشچریہ مان کر آپس میں کہا کہ آکاش سے بجلی تو نہیں گری نہ معلوم کس طرح چھکڑا ٹوٹ کر گر پڑا ۔

دوہا	پلنا ڈھگ کھیلت ہتے کچھک گوپ کے بال		تنھن کہیو ڈاریو شکٹ پلنا سے نندلال	

اُن لڑکوں کی بات کو کسی نے سچ نہ مان کر آپس میں کہا کہ شری کرشن جی کا چرن پھول سے زیادہ ملائم ہے اِتنا بڑا چھکڑا انھوں نے لات مار کر کس طرح گرا دیا ہوگا لڑکوں کے کہنے کا کیا اعتبار ہے اور نند یشودا جی نے بہت دان دے کر کہا کہ بھگوان ہی بار بار اِس کی رچھا کرتے ہیں ۔

دوہا	بہت بھانت کرنا کیو اور دیو بہو دان		بار بار نندلال کے رکشپال بھگوان	

اے راجہ جب شری کرشن جی پانچ مہینے کے ہوئے تب کنس نے ترناورت راکشس کو اُن کے مارنے کے واسطے بھیجا اور وہ بونڈر روپ بن کر گوکل میں آیا اُس وقت یشودا جی من ہرن پیارے کو گود میں لیے ہوئے آنگن میں بیٹھی تھیں شیام سندر انتریامی نے ترناورت کے آنے کا حال جان کر اپنے بدن کو اس واسطے

بھاری کر دیا جس میں یشودا جی اپنی گود سے زمین پر اُتار دیں نہیں تو ترناورت اُن کو بھی میرے ساتھ اڑا لیجائے گا جب یشودا جی سے کرشن جی کا بوجھا نہیں اٹھایا گیا تب وہ شیام سندر کو آنگن میں سُلاکر آپ گھر کا کام کرنے لگیں اُس وقت ترناورت بونڈ روپ کے پہونچنے سے گوکل میں ایسی آندھی آئی کہ دھول اُڑنے سے دن رات کے برابر ہو گیا اور درخت گرنے اور چھپر اڑنے لگے تب یشودا جی بیاکل ہو کر شیام سندر کو آنگن سے اٹھانے آئیں لیکن بدن اُن کا ایسا بھاری ہو گیا کہ اُن سے نہیں اُٹھ سکے جب یشودا نے اپنا ہاتھ شری کرشن جی کے سر سے الگ کیا تب ہی ترناورت شیام سندر کا پران لینے کے واسطے اُن کو اٹھا کر ایک یوجن اونچے آکاش میں لیگیا اور یشودا جی نے پھر جو شری کرشن جی کو اٹھانے کے واسطے ہاتھ لیکایا تو اُس جگہ ان کو نہ پاکر رونے لگیں اور نندجی کو پکار کر کہا کہ تمھارا بیٹا آندھی میں اُڑ گیا یہ سنتے ہی نندجی اور گوال اور گوپی دہاں دوڑے آئے اور شیام سندر کا نام پُکار کر چاروں طرف ڈھونڈھنے لگے اور یشودا جی اور روہنی جی بھی گوپیوں سمیت شری کرشن جی کو ڈھونڈھنے نکلیں اور اندھیرے میں ٹھوکریں کھا کر مارے گھبراہٹ کے گر پڑتی تھیں۔

دوہا	نند یشودا روہنی گوپ گوال برج بال	ماکھن پر بھُ گوپال بن ئسکل بکل تیہہ کال	

اے راجہ شری کرشن جی نے نندجی وغیرہ لوگوں کو جب اپنے وِرہ میں بہت دُکھی دیکھا تب ترناورت کا گلا دبا کر نندجی کے دروازے کے پتھر پر پٹکا اور اُس کو مار کر مکت دی جب کہ اس کے مرنے سے آندھی اور اندھیارا سب جاتا رہا تب نند اور یشودا بچے کی آواز سُن کر اپنے مکان پر دوڑ کے آئے تب کیا دیکھا کہ ایک راکشس مرا پڑا ہے اور اُس کی چھاتی پر نندلال جی کھیل رہے ہیں گوپیوں نے دوڑ کر شری کرشن جی کو اُٹھا لیا اور یشودا جی نے گود میں لپٹا لیا اور سبھوں نے کہا کہ آج شری کرشن جی کا جنم نیا ہوا۔

دوہا	کیا جانوں کیہہ پُنیہ تے کو کریت سہائے	کیو کام وہ پوتنا ترناورت یہ آئے	

اُس وقت نند رائے بولے کہ ہم سے وسودیو جی نے کہا تھا کہ ان دنوں بہت اُپادھی اٹھے گی سو وہی بات دیکھنے میں آتی ہے نندجی نے اُس دن بھی بہت سا روپیہ اور گہنا آدِک شری کرشن پر نچھاور کر کے براہمن اور کنگالوں کو دیا اور گوپیوں نے یشودا جی سے کہا کہ تم نے اپنے گھر کا کام پران پیارے سے بھی اچھا جانا جو اُن کو آنگن میں اکیلا چھوڑ کر کام کرنے لگیں تب یشودا جی شرمندہ ہو کر بولیں کہ آج میں نے اپنی اگیانتا کی سزا پائی اب میں اپنے پران پیارے بالک کو کبھی اکیلا نہ چھوڑوں گی اُس دن سے یشودا جی آٹھوں پہر شری کرشن جی کو اپنی چھاتی سے لگائے رہ کر اُن کی بال لیلا کا سُکھ دیکھا کرتی تھیں۔

	دوہا	
جو سُکھ سُر مُنِ کو اگم سو سُکھ لیت یشود کبھی سُلاوت پلنگ پر بیٹھ اسیت ئِنود		ہلراوت گاوت مُدھر ہر کے بال وِنود کبھی جھلاوت پالنے کبھی کھلاوت گود

اے راجا ایک دن یشودا جی شیام سُندر کو گود میں لیکر بڑے پیار سے بار بار اُن کا مُنھ چومتی تھیں اُس وقت

شیام سُندر نے مُنہ کھول کر ہنس دیا تب یشودا جی کو اُسکے مُنہ میں پرتھوی اور آکاش اور سوریہ اور چندرما اور پہاڑ اور سُمندر وغیرہ سب دُنیا بھر کی چیزیں دکھلائی دیں تب یشودا جی اَچنبھے مان کر کہنے لگیں کہ میری عقل تو بدل نہیں گئی جو یہ سب چیزیں مجھ کو آج دیکھ پڑتے ہیں یا میرے لڑکے پر کسی دیو یا پری کا سایہ تو نہیں ہو گیا جو ایسی ایسی چیزیں اُس کے منہ میں دکھلائی دیتی ہیں ایسا وِچار کر یشودا جی گئی لوگوں کو بُلا کر اُن سے شری کرشن جی کی جھاڑ پھونک کرائی اور شیر کا ناخن اور ریچھ کے بال اور بہت سے جنتر یعنی تعویذ شری کرشن جی کے گلے میں پہنا دیئے۔

ادھیائے آٹھواں

گرگ آچاریہ کا شیام اور بلرام کا نام رکھنا اور شری کرشن جی کی بال چرتر کتھا

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت وسودیو جی نے بلبھدر نام اپنے بیٹے کے پیدا ہونے کا حال کنس وغیرہ سے نہیں بتلایا تھا اِس لیے ایک دن گرگ جی نام اپنے پروہت کو بُلا کر کہا کہ اے مہاراج گوکل میں روہنی کے بیٹا پیدا ہوا ہے سو ابھی تک راجہ کنس کے ڈر سے اُس کا نام کرن نہیں کیا گیا آپ گوکل میں نند جی کے گھر جا کر اُس کا نام رکھ دیجئے یہ بات سُنتے ہی گرگ جی خوش ہو کر گوکل میں گئے نند جی اُن کا آنا سُنتے ہی گوالوں سمیت آگے سے جا کر آدر کر کے اُن کو اپنے گھر لائے اور وِدھ پوربک پوجا کر کے اُن کو آسن پر بٹھلایا اور نند یشودا جی نے اُن کا چرن دھو کر چرنامرت لیا اور ہاتھ جوڑ کر وِنتی کر کے کہا کہ یہ میرا بڑا بھاگ تھا جو آپ نے اپنے چرن دھر کر مجھ کو کرتارتھ کیا یہ بتلایئے کہ کس کارن سے یہاں آنے کا سنیوگ ہوا یہ بات سن کر گرگ جی بولے کہ وسودیو جی نے مجھ کو اپنے بیٹے کا نام رکھنے کے واسطے بھیجا ہے تب نند جی نے خوش ہو کر کہا کہ اے مہاراج آپ ہمارے نصیب سے یہاں آئے ہیں ایک لڑکا میرے یہاں بھی پیدا ہوا ہے اُس کا نام بھی دھر دیجئے گرگ جی نے کہا کہ مجھ کو اس کا نام رکھنے سے یہ ڈر ہے کہ جو کوئی دشمن جا کر کنس سے کہہ دے کہ گرگ جی گوکل میں نام کرن کے واسطے گئے تھے تو اسکو یہ شبہہ ہو گا کہ وسودیو نے کوئی لڑکا دیوکی کا نند جی کے یہاں پہونچا دیا ہے اِس واسطے گرگ پروہت اُس کا نام رکھنے گوکل میں گیا ہو گا یہ بات سُن کر نہ معلوم تم کو کیا دُکھ دے اس لیے تم نام کرن میں کچھ دھوم دھام نہ کرو سادھارن گھر میں نام دھر دالو نند جی اُن کا کہنا اچھا جان کر اُن کو گھر کے بھیتر لے گئے تب گرگ جی نے ہاتھ اور جسم لگن روہنی کے بیٹے کی دیکھ کر کہا۔

دوہا	رام نام ہے راس کو سُکھ نِواس ابھرام		بَلی ہونے کا لوک میں سب کہہ ہیں بلرام	

سوائے اس کے اور نام بھی اس کے سنکرشن اور ریوتی رمن اور بلداؤ اور کالندی بھیدن اور ہلدھر اور بلبھدر بھی سنسار میں کہے جائیں گے اور شری کرشن جی کی جنم کُنڈلی بنا کر گرگ مُنی بولے کہ اے نند جی تمہارا بیٹا جو شیام رنگ ہے اُسکا نام شری کرشن رکھو اور اِن کے بہت نام ہیں ایک مرتبہ انھوں نے وسودیو جی کے

یہاں جنم لیا تھا اس سے ان کا نام واسودیو ہوگا اور ہمارے وچار میں تمہارا لڑکا پر برہم پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتا ہے ان کا بھید کوئی نہیں جان سکتا ہے اور تینوں لوک میں کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو ان کو مار سکے اور یہ جیسے جیسے کام سنسار میں کریں گے ویسے ویسے نام اُن کے کہے جائیں گے اور انھوں نے اپنی اِچّھا سے جنم لیا ہے کسی وقت تم نے ان کی بال لیلا کا سُکھ دیکھنے کے واسطے تپ کیا تھا اُسی کے پرتاپ سے ان کو تم اپنا پیدا کیا ہوا لڑکا مت جانو جو لوگ اِن کے نام کی اسمرن کریں گے وہ لوگ دنیا میں اپنی مراد کو پا کر انت سمے مُکت پدوی پاویں گے اور یہ دونوں لڑکے چاروں جُگ میں ایک ساتھ پیدا ہوتے ہیں یہ بات سُن کر نند اور یشودا بہت خوش ہوئے اور سونا آدک گرگ آچاریہ کو دیکر بِدا کیا اور گرگ جی نے متھرا میں آکر سب حال وسودیو جی سے کہدیا - اے راجہ پریکشت جب شیام اور بلرام بہت سُندر موہنی روپ گھونگھر والے بال سر پر بکھرے اور بہت طرح کا گہنا اور کپڑا پہنے اور کھلونا لیے لڑکوں کے ساتھ ساتھ گھٹنوں چل کر آنگن میں کھیلتے تھے تب یشوداجی اور روہنی جی اور گوپیوں کو وہ چھب دیکھ کر جیسا سُکھ ملتا تھا وہ مجھ سے کہا نہیں جا سکتا -

کبت

ڈگمگ پون تے آنگن ایکو جیوت نند کے ہیں جا ہر کے یوگن کے بجپ کے
رُن جھُن پیجنیاں کھیلت ہیں رج بھرے گبھوارے گھنگھوارے سوہیں بارجھپ کے
موہن بلیاں لیوں آؤ دھور جھاڑ داروں سُن بات مات گلے لاگن کو لپکے
شاردا گنیش شیش ودھ سون نہ گنے جات بھکتن کے ہت کے اہیرن کے تپ کے

	چوپائی	
جبھی یشودا ماے بُلاوے تاکے دھاوت اَت چھب ہوئی		بارو لال گھٹنون دھاوے جو دیکھت سُکھ پاوت سوئی
	دوہا	
بال بنود ولوک کے مُدِت یشودا مات لڑکپن کے کھیل دیکھ کر ۱۲ خوش ۱۲		ماکھن پر بُھجہ نہار کے بار بار بل جات
	سورٹھا	
نت اُٹھ برج کی بام آدین نشُیمت کے سدن استریاں ۱۲		مُدِت نرکھ گھنشیام لے گود کھلاوہیں
	دوہا	
کرت بال لیلا للت پرم پُنیت اُدار نہایت پاک ۱۲		سُندر شیام سُجان ہر سنتن کے آدھار
	سورٹھا	
کلپے بریوجاے بال چرت نندلال کو		کلپن سکیں نہ گاے شیش کوٹ شاردسہس

اے راجہ دیکھو جن پر برہم پرمیشور کی مہما کو وید بھی نہیں جانتا وہ ویکنٹھ ناتھ بالک روپ سے نند جی

کے انگن میں کھیل کر ہر روز نئے نئے سُکھ نند اور یشودا کو دکھلاتے تھے جو سُکھ تینوں لوک میں نہیں ملتا وہ سُکھ شری
شیام سندر کی کرپا سے برجباسیوں کو گوکل میں ملتا تھا جب شیام سندر کے دانت نکلے تب نند اور یشودا جی
نے اچھی ساعت میں کھیر اور مصری سے اُن کا اَن پراسن کیا اور اُس دِن اور برس گانٹھ کے دن براہمنوں کو
بہت دان اور دکشنا دے کر اپنے ذات بھائیوں کو بھوجن کرایا اور گا بجا کر بڑی خوشی منائی جب کھیلنے
وقت شیام اور بلرام چھوٹے چھوٹے بچھڑوں کی پونچھ پکڑ کر کھڑے ہوتے اور گر پڑتے اور پھر اٹھتے اور تتلا کر بولتے تھے
تب یشودا اور روہنی بڑی خوشی سے اُن کو گود میں اُٹھا کر دودھ پلاتی تھیں اور دونوں بھائی بہت سندر تھے
اس سے اُن کے روپ پر سب برجبالا موہت ہو کر بڑے بہانے سے اُن کو دیکھنے آیا کرتی تھیں اُنھیں دنوں ایک
براہمن نند جی کے گھر آیا تب یشودا جی نے دودھ اور چاول اور میٹھا اُس کو دیا جب اُس براہمن نے کھیر بنا کر
تھالی میں پرسی اور پرمیشور کا بھوگ لگا کر آنکھ بند کر کے دھیان کیا تب شری کرشن جی جا کر اُس کی تھالی میں
بھوجن کرنے لگے اُس براہمن نے اُن کو کھاتے دیکھ کر وہ تھالی چھوڑ دی اور یشودا جی سے کہا کہ تمھارے بیٹے نے ہماری
رسوئیں چھو لی جب اسی طرح تین مرتبہ یشودا جی نے اُس براہمن سے کھیر بنوائی اور بھوگ لگاتے وقت نند لال جی
وہاں جا کر اُسکی تھالی میں کھانے لگے تب یشودا جی نے کرودھ کر کے کہا کہ میں اپنے حوصلہ سے براہمن کو بھوجن کرانے
کے واسطے کھیر بنواتی ہوں اور تو جوٹھی کر ڈالتا ہے میں تجھ کو ماروں گی یہ سن کر شری کرشن جی بولے کہ ماتا تو مجھ کو دوش مت لگا
جب یہ براہمن بہت بنتی کر کے بھوجن کرنے کے واسطے میرا نام لیکر بلاتا ہے تب میں اُس کے پریم کو دیکھ کھانے لگتا ہوں
یہ بات شری کرشن جی کی سنتے ہی براہمن کو گیان ہو گیا تب وہ بولا کہ اے یشودا تیرا بھاگیہ دھنیہ ہے اور یہ برج گوکل بھی دھنیہ
ہے کہ جس پرتھوی کے اوپر پُربرہم پرمیشور نے تیرے گھر آ کر اوتار لیا ہے اور شری کرشن جی سے بولا کہ اے مہاراج۔

سورٹھ	شبھ جنم پربھو آج پرگٹ بھئے سب سکرت پھل		دین بندھو دیج راج دیو درس موہنہ کرپا کر	

اُسی پریم میں وہ براہمن نند جی کے انگن میں لوٹنے لگا اور شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ اے دینا ناتھ
یہ اپرادھ میرا چھما کیجئے جو میں نے کہا تھا کہ میری رسوئیں جوٹھی کر دی جو کوئی آپ کی شرن میں آتا ہے وہ کرتارتھ ہو جاتا
ہے آپ انتریامی ہیں مجھ کو اپنی شرن میں آیا جان کر دیال ہو جئے شیام سندر اُس براہمن کا یہ حال دیکھ کر یشودا جی
کے پاس کھڑے ہو کر ہنسنے لگے اور براہمن کو اپنی حکمت دیکر بدا کیا اور یشودا آدِک نے یہ حال دیکھ کر آشچریہ مانا
اسی طرح شیام سندر بہت سے بال چرتر کر کے نند اور یشودا کو سُکھ دیتے تھے ایک دن شیام سندر اور بلرام
لڑکوں کے ساتھ اپنے انگن میں کھیلتے تھے اُسوقت شری کرشن جی نے مٹی کھائی تب شری داما نام لڑکے نے
یشودا جی سے جا کر کہا کہ کنہیا نے مٹی کھائی ہے یشودا یہ سُنتے ہی غصہ سے چھڑی ہاتھ میں لیکر شیام سندر کو مارنے
دوڑی جب دیکنٹھ ناتھ نے اپنی ماتا کو کرودھ میں آتے ہوئے دیکھا تب مارے ڈر کے مُنھ اپنا پونچھ کر چُپ چاپ کھڑے
ہو گئے اور یشودا جی نے شری کرشن جی سے کہا کہ تو نے کس واسطے مٹی کھائی ہے گاؤں والے میری نندا
کریں گے کہ یہ اپنے بیٹے کو کچھ کھانے کے واسطے نہیں دیتی ہے اِس سے وہ مٹی کھاتا ہے

یہ بات سنتے ہی موہن پیارے ڈرتے ہوئے بولے کہ اے میّا یہ جھوٹھی بات تم سے کس نے کہی جو کوئی جھوٹھا کلنک لگادے تو میرا کیا قصور ہے تب یشوداجی نے کہا کہ شری داما تیرے ساتھی نے یہ بات مجھ سے کہی ہے جب شیام سندر نے شری داما کو ڈانٹ کر پوچھا کہ ارے میں نے کب مٹی کھائی تھی تب وہ بولا کہ اے بھائی میں نے تمہاری ماتا سے کچھ نہیں کہا ہے جب یشوداجی نے کرشن جی کا ہاتھ پکڑ کر چھڑی دکھلا کر دھمکایا تب وہ بولے کہ اری میّا کہیں آدمی بھی مٹی کھاتا ہے ۔

دوہا
جھوٹھ کہت توسے سبے ماٹی موہنہ نہ سہاے
نہیں مانے جو بات تو دکھلاؤں منہ باے

یہ بات سن کر یشوداجی بولیں کہ میں تیری جھوٹھی باتوں کا وشواس نہیں کرتی جو تو سچا ہے تو اپنا منہ کھول کر دکھلادے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے اپنا منہ کھول کر دکھلایا تو یشوداجی کو ان کے منہ میں تینوں لوک کی چیزیں جس طرح پہلے دیکھ پڑی تھیں اسی طرح پھر دکھلائی دیں تب یشوداجی نے گیان کی راہ سے اپنے من میں کہا کہ دیکھو میرے برابر کوئی بھی مورکھ نہ ہوگا جو ترلوکی ناتھ کو اپنا بیٹا جانتی ہوں یہ لڑکا آدمی نہ ہو کر نارائن جی کا اوتار معلوم ہوتا ہے کیونکہ میں نے دو مرتبہ اس کے منہ میں تمام دنیا کی چیزیں دیکھی ہیں جب ایسا وچار کر یشوداجی ان کی استت کرنے لگیں تب شیام سندر نے سمجھا کہ ابھی مجھ کو بہت لیلا کرنی ہیں اپنے کو ظاہر نہ کرنا چاہیے یہ وچار کر کرشن جی نے اپنی مایا یشوداجی پر پھیلادی تب یشوداجی نے نند سے کہا کہ میں نے یہ سب چرتر موہن پیارے کے منہ میں دیکھا ہے یہ حال سنکر نندجی بولے کہ جو بات گرگ جی کہہ گئے ہیں وہ سچ معلوم دیتی ہے ۔

		دوہا	
	لے سانٹی دھاوت بڑھت ان پاچھے پچھتات		نند کہت سن باوری ہرات کومل گات

		سورٹھا	
	کنسل رہیں دؤو بھرات رام شیام کھیلت ہنست		اچرج تیری بات کو جانے دیکھو کہا

یہ بات سنتے ہی یشوداجی نے نندلال جی کو اپنا بیٹا سمجھ کر گود میں اٹھالیا اور پیار کر کے بولی کہ اے لال پیارے جو ہاتھ میں نے تجھے سانٹی مارنے کو اٹھایا تھا وہ ہاتھ میرا گل جائے اور جن آنکھوں سے تجھ کو گھورا تھا وہ آنکھیں پھوٹ جائیں اے بیٹا تم ماکھن اور مٹھائی چھوڑ کر مٹی کیوں کھاتے ہو ایسا کہہ کر یشوداجی شیام سندر کو گھر کے بھیتر لے گئیں ۔

ایک دن شیام اور بلرام لڑکوں کے ساتھ کھیلتے تھے آپس میں کچھ جھگڑا ہوا تب بلرام جی نے شری کرشن جی سے کہا ۔

دوہا	بول اٹھے بلرام تب ان کے ماے نہ باپ		ہار جیت جانیں نہیں لڑکن لاوت پاپ

یہ بات سنتے ہی شیام سُندر روتے ہوئے یشودا جی کے پاس جا کر بولے ۔

چوپائی

مَیا مُوہے داؤ دُکھ دینھو ۔ موسوں کہت مول کو لینھو
پُن پُن کہے کون تیری ماتا ۔ کو تیرو تات کون تیرو بھراتا
گورے نند یشودا گوری ۔ تم تو کارے آئے چوری
مُوسُوں کہت دیو کی جائے ۔ لے وسودیو یہاں نِش آئے
مول چُھنک وسودیو دینھو ۔ تا کے سپیٹے تم کو لینھو
کہا کروں یا رِس کے مارے ۔ میں نہیں کھیلن جات دُوارے

اے ماتا بلدا ؤ بھیا کے سکھلانے سے سب لڑکے بھی مجھے یہی بات کہہ کر چڑھاتے ہیں تو سچ بتا دے کہ میں کس کا بیٹا ہوں یہ سنتے ہی یشودا گودھن کی قسم کھا کر بولیں کہ اے موہن پیارے میں تیری ماتا اور تو میرا بیٹا ہے ۔

دوہا

پاپ چھے ٹھاڑے سُنت سب نند شیام کی بات ۔ لینھو گود اُٹھائے ہنس سُندر ساؤل گات

کیشو مورت یہ بات اپنی ماتا سے سُن کر خوش ہو گئے اور پھر لڑکوں میں جا کر کھیلنے لگے جب کبھی رات کو موہن پیارے باہر کھیلنے کی اِچھا کرتے تھے تب یشودا جی اُن سے کہتی تھیں کہ باہر مت جاؤ وہاں ہُوّا کاٹ کھاتا ہے ۔

دوہا

روپ رکھیا جاکے نہیں وِدھ ہر انت نہ پائے ۔ ہاؤ سوں ڈروائے تیہہ لشمت رکھت شُوائے

پھر نند جی نے موہن پیارے کا مونڈن اور کن چھیدن کر کے براہمن اور اپنے ذات بھائیوں کو بھوجن کرایا جب شیام سُندر کو پانچواں برس لگا تب گوال بالوں کے ساتھ برج گوکل کی گلیوں میں کھیلنے لگے ۔

دوہا

جاکے گُن گن اگم ات نگم نہ پاوت اور ۔ سو پربھو کھیلت گوال سنگ بندھے پریم کی ڈور

سورٹھا

کھیلت بھئی ابیر جننی ٹیرت شیام کو ۔ آؤ دھام سبیر ساجھ بئے نہیں کھیلئے

اے راجہ سب برج بالا شیام اور بلرام کے روپ پر موہت ہو کر یہ اِچھا رکھتی تھیں کہ وہ کسی طرح ہمارے گھر آ دیں تو ہم اُن کا درشن پا کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیا کریں اس لیے شیام سُندر انتریامی سب کی اِچھا پوری کرنے والے گوال بالوں سمیت اُن کے گھر جانے لگے اور گوپیاں بڑی خوشی سے دہی اور ماکھن کھلا کر اُن کا

آدر سنمان کرنے لگیں اور جو ورِجبالا گھر پر نہیں رہتی تھی اُس کے خالی گھر میں بیدھڑک گھُسکر دہی اور دودھ اور ماکھن اُس کا گوال بال اور بندروں کو کھلا کر آپ بھی کھاتے تھے جب سب کا پیٹ گورس کھاتے کھاتے بھر جاتا تھا تب دہی آدک پرتھوی پر گرا کر ہانڈی اور مٹکی توڑ کر کہتے تھے کہ یہ کیسا دہی اور دودھ پڑا ہے جس کو کوئی نہیں کھاتا یہ اُپدر و دیکھ کر گوپیاں بہت منع کرتی تھیں تِسپر بھی شیام سُندر نہیں مانتے تھے تب ورِجبالا ماکھن چور اُنکا نام دھر کر ہنسی سے پکارتی تھیں۔

دوہا

ماکھن پر بُگن دیکھ کے گوپن کیو اُپائے	دودھ دہی ماکھن بھی راکھیں دور دُرائے

جب گوپیاں دہی آدک چھینکے پر رکھنے لگیں جس میں شری کرشن جی کا ہاتھ نہ پہونچے تب شری کرشن جی نے یہ تدبیر نکالی کہ پہلے اوکھلی پر پیڑھا رکھ کر پھر اُس کے اوپر ایک لڑکے کو کھڑا کر دیتے تھے اور اُس کے کندھے پر آپ چڑھکر چھینکے پر سے دودھ اور ماکھن اُتار کر کھا جاتے تھے جب یہ تدبیر کرتے پر بھی بہت اونچے رہنے سے سب برتن نہیں اُترتے تھے تب مُرلی منوہر مُرلی اور لاٹھی سے اُس ہانڈی میں چھید کر کے دہی آدک انجلی میں روک کر کھاتے اور لٹاتے تھے۔

جب کوئی گوپی یہ حال انکا دیکھ کر گالیاں دیتی ہوئی پاس آتی تب موہنی روپ کو دیکھتے ہی ہنس دیتی تھی اور گوپیاں ماکھن دینے کے لالچ سے تالی بجا کر شیام سندر کو نچاتی تھیں۔

کبت

شنکر سے سُرجاہِ جپین چتُرانن دھیانن دھرم بڑھاویں
نیک ہیے میں جو آوت ہی رس کھان تہاجڑ موڑھ کہاویں
جا پر سُندر دیو بدھو نہیں وارت پران اَبار لگاویں
تاہِ اہیر کی چھوہریاں چھچھیا بھر چھاچھ پہ ناچ نچاویں

دوہا

گورس کو جسکو لگیو دِن پرت آوے لال	یشودہ دین اُراہنو آویں سب ورِجبال

کبھی کبھی گوپیاں یشودا جی کے پاس جا کر کہتی تھیں کہ شری کرشن تمہارے بیٹے نے ہمارا دودھ اور دہی آدک چُرا کر کھا لیا اور دوسرے لڑکوں اور بندروں کو کھلا کر ہماری مٹکی توڑ ڈالی ہم لوگ بہت چھپا چھپا کر اپنا دودھ اور ماکھن رکھتی ہیں تِسپر بھی اُس کے ہاتھ سے نہیں بچتا کہاں تک تمہارا لحاظ کریں جو آپ کھا جاوے تو ہم کو سنتوش ہو پر وہ تو دوسرے گوال بالوں اور بندروں کو کھلا کر لُٹا دیتا ہے اور ہماری رسوئیں اور پوجا کا سکان لِل اور موتر کر کے خراب کر دیتا ہے تم اپنے کنہیا کو منع کر دو تب یشودا جی سے شری کرشن جی بڑی غریبی سے کہتے تھے کہ اے ماتا یہ سب گوپیاں مجھ کو جھوٹھا کلنک لگاتی ہیں نہیں معلوم کون گوال بال ان کا دہی

اور دودھ کھا گیا ہوگا سیدھا نام میرا ہی انھوں نے سیکھ پایا ہے جو ہر روز آگر تم سے میری چغلی کھاتی ہیں بھلا تم یہ وچار و کہ میں نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کس طرح چھینکے پر کی چیز اُتاری ہوگی ۔

دوہا

میں اپنوں گھر چھاڑکے کبھوں کہوں نہہ جات ۔ آئے سبے یے سُندری برتھا کہت اُٹھ پرات

اے ماتا یہ سب ورجبالا مجھکو جمنا کنارے اور گلی کوچوں میں سے اپنے گھر زبردستی پکڑ لیجاتی ہیں اور اُن میں کوئی میرا مُنھ چومتی ہے اور کوئی میرا کپڑا کھینچتی ہے کوئی میری ٹوپی اُتار لیتی ہے کوئی میرے گال میں ٹھکّا مار کر کہتی ہے کہ تو ناچ اے ماتا یہ گوپیاں مجھکو بڑا دُکھ دیتی ہیں تم گانوں چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ چل کر بسو ایسی میٹھی میٹھی باتیں موہن پیارے کی سُنکر یشوداجی نے گوپیوں کے کہنے کو سچ نہیں مانا ۔

دوہا

ماکھن پر بھُہہ اٹھائے کے مات لیو اُرلائے ۔ گوپن سوں ونتی کری رہیں سبے سرنائے

اسی طرح سب ورجبالا اُرھنا دیتے وقت نند لال جی کی انوکھی باتیں سنکر خوشی خوشی اپنے گھر چلی آتی تھیں اور موہن پیارے نے نند اور یشودا کے سمجھانے پر بھی دہی اور ماکھن کی چوری کرنا نہیں چھوڑا اور اندھیرے گھر میں بھی اپنے چندر مُکھی پرکاش سے ماکھن آدِک ڈھونڈھکر کھا جاتے تھے اور یشوداجی اُرھنا دیتے وقت گوپیوں سے کہتی تھیں کہ یہ کام شیام سندر کا نہیں ہے بھلا تمھیں بتائے کرو کہ اس چھوٹے لڑکے کا ہاتھ اونچے چھینکے پر کس طرح پہونچا ہوگا کسی دوسرے گوال کا یہ کام ہے تم لوگ جھوٹھا کلنک میرے پران پیارے کو لگاتی ہو جتنا تمھارا گورس آدِک گیا ہو میرے یہاں سے لے جاؤ ۔

دوہا

جھوٹھو دوش بنائے کے نت اُٹھ آوت پرات ۔ سنکھ بولت لاج تج پھیر بناوت بات

جو تم لوگ سچّی ہو تو چُراتے وقت اِس کو پکڑ کر میرے پاس لے آؤ یہ بات سن کر سب ورجبالا اپنے اپنے گھر چلی گئیں

دوہا

گھر گھر پر گئی بات یہ سکھا برند لئے ساتھ (جماعت) ۔ ماکھن چوری کھات ہیں نند سوون ورج ناتھ

سورٹھا

سب کے من ابھلاش چوری پکڑنہ پائیے ۔ دھرے ماکھن راکھ ہی دھیان سب کے ہیئے

اے راجہ جب کوئی ورجبالا چوری کرتے وقت پہونچکر نند لال جی سے کہتی تھی کہ تم نے میرے سُونے گھر میں آکر ماکھن اور دہی کی مٹکی میں کیوں ہاتھ ڈالا تب موہن پیارے اُس کو جواب دیتے تھے کہ میں دھوکے سے اپنا گھر جان کر یہاں چلا آیا اور دہی میں چینٹی پڑ گئی تھی اس کو نکالتا ہوں اور جو کوئی ورجبالا دہی وغیرہ کھاتے وقت آکر کہتی تھی کہ اے ماکھن چور تو ہمارا دہی کیوں کھاتا ہے تب موہن پیارے اُس گوپی کو اپنی

آنکھ کے اشارے سے پاس بُلاکر دہی اور دودھ مُنہ میں لیے رہتے تھے اُس کے مُنہ اور آنکھوں پر کُلا کر دیتے تھے جب تک وہ اپنی آنکھ اور مُنہ پونچھتی تھی تب تک آپ بھاگ کر اپنے گھر چلے آتے تھے اور یشوداجی اُن کو ہر وقت سمجھایا کرتی تھیں کہ اے بیٹا نولاکھ گئو میرے یہاں دودھ دہی دینے والی ہیں جتنا دودھ اور ماکھن تمہارا من چاہے کھایا اور لٹایا کرو کسی دوسرے کے گھر ماکھن اور دہی وغیرہ چُرانے مت جاؤ سب گاؤں والے مجھکو کہتے ہیں کہ تو اپنے بیٹے کو کھانا نہیں دیتی ہے اِسی سے وہ سب کے گھر ماکھن اور دہی چُراکر کھاتا ہے جب گوکُل باسی تم کو ماکھن چور کہہ کر پکارتے ہیں تب مارے شرم کے مجھ سے اپنا مُنہ کسی کو دِکھایا نہیں جاتا جب یہ سب گوالن ہاٹ بازار کی دودھ دہی بیچنے والی ہر روز آکر تمہارا اُرھنا مجھے دیتی ہیں تب مارے لاج کے ڈوب جاتی ہوں نندجی یہ حال سُن کر تم کو ماریں گے ۔

سورٹھ

بڑے باپ کے پوت چور نام راکھیو جگت		اُپجیو پوت سپُوت نام دھرادت تات کو

یہ سنکر موہن پیارے بولے کہ اے ماتا اب میں گوالنوں کے گھر نہ جاؤں گا ایسا کہنے پر بھی انھوں نے دہی آدِک چُراکر کھانا نہیں چھوڑا تب سب گوپیوں نے آپس میں یہ صلاح کی کہ ایک دِن ماکھن چور کو دہی سمیت پکڑ کر یشوداجی کے پاس لیجانا چاہیئے ایک دن موہن پیارے کسی ورِجبالا کے گھر میں جاکر ماکھن آدِک چُراکر کھاتے تھے جب کئی گوپیوں نے مل کر اُن کو پکڑ لیا اور اُن کے ساتھی گوال بال وہاں سے بھاگ گئے تب گوپیاں شیام سُندر کو پکڑ کر یشوداجی کے پاس لے چلیں اُس وقت شری کرشن جی نے اپنی مایا سے ایسا چھل کیا کہ جو گوپی ہاتھ پکڑے لیے جاتی تھی اُسی کے پُرش کا ہاتھ ماکھن منہ میں لگا کر اُس کو پکڑا دیا اور آپ وہاں سے انتردھیان ہو کر گوال بالوں میں کھیلنے لگے اور اُس گوپی نے کرشن بھگوان کی مایا سے یہ بھید نہیں جانا کہ میں اپنے پَت کا ہاتھ پکڑے لیے جاتی ہوں اور اس کی ساتھ والی گوپیوں نے بھی اُس کو نہیں پہچانا اور اُس ورِجبالا نے گوپیوں سمیت نندرانی کے پاس جاکر کہا کہ نندلال جی سے ورِج گوکل کا گورس نہیں بچتا ہمیشہ ہمارا دہی اور ماکھن چُراکر کھا جاتے ہیں جب دہی کھاتے وقت اِن کو کوئی پکڑ لیتا ہے تب وہ کہتے ہیں کہ تم نے زبردستی میرے منہ میں دہی لگا دیا ہے اُن کے مارے کوئی بچھڑا بندھا ہے نہیں پاتا کھول دیا کرتے ہیں ان میں بڑے بُھرے چترترہیں سوئے ماکھن اور دہی چُرانے کے ہماری انگیا بھی پھاڑ ڈالی ہے اِن کو تم لڑکا مست سمجھو ہم لوگوں کو اِن کا حال کہتے ہوئے شرم لگتی ہے ۔

دوہا

کرت پھرت اُتپات اَتِ سب ورِج گھر گھر جاے		نِت اُٹھ کھیلت پھاگ ری گریا وت نلجاے

اور جب ہم لوگ اُرھنا دینے کے واسطے آتی ہیں تب تم بھی ہمیں جھوٹھی بناتی ہو دیکھو آج ہم ماکھن چور کو ماکھن چُراتے اور کھاتے پکڑ کر تمہارے پاس لائی ہیں جب گوپیاں اِسی طرح کا بہت سا اُرھنا دے چکیں تب یشوداجی بولیں

کہ میرا موہن پیارا کہاں ہے اے بہن تم کسے پکڑ لائی ہو ٹک اپنے چور کا منھ تو دیکھو سب جھوٹھ اور سچ تمہارا کھل جائیگا میرا کنھیا تو کل سے گھر کے باہر بھی نہیں نکلا یہ بات سن کر جیسے اُس گوپی نے جو ہاتھ میں ہاتھ پکڑے تھی اپنے چور کا منھ دیکھا تب اپنا پٹ دکھلائی دیا یہ حال دیکھتے ہی اُس نے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور شرمندہ ہو کر ہنسنے لگی تب یشوداجی نے سچی ہو کر گوپیوں سے کہا کہ میرے لڑکے کو تم لوگ جھوٹھ چوری لگاتی ہو میرا کنھیا پانچ برس کا چوری کرنے کے لائق نہیں ہے تم میرے پران پیارے سے مت بولا کرو یہ بات گوپیوں سے کہکر یشوداجی نے موہن پیارے سے کہا کہ اے بیٹا تو میرے منع کرنے سے بھی چوری کرنا نہیں چھوڑتا۔

	دوہا	
سُن سُن لاجن مریت میں تو نہیں مانت بات		اب تو دِہ راکھوں باندھ کے جانی تیری گھات
	سورٹھا	
موپہ نیجے شیام دَدھ ماکھن میوہ مدھر		سب کچھ تیرے دھام پر گھر جائے بلائے تود

یہ بات سنکر موہن پیارے نے تتلا کر کہا کہ اے ماتا تم ان لوگوں کے کہنے کا وشواس مت کرو یہ سب میرے پیچھے پیچھے پھرا کرتی ہیں کبھی مجھ کو دودھ اور دہی کے برتن اور کبھی بچھڑا پکڑا کر اپنے گھر کا کام مجھ سے کراتی ہیں اور میری جھوٹھی چغلی آکر تم سے کھاتی ہیں یہ میٹھی بات سن کر سب ورجبالا شیام سندر کا منھ دیکھتی ہوئی اپنے اپنے گھر چلی گئیں پھر ایک دن شیام سندر کسی ورجبالا کے گھر ماکھن آدک چرانے گئے اُس وقت وہ گوپی چارپائی پر سوتی تھی نندلال جی نے اُس ورجبالا کی چوٹی چارپائی سے باندھ دی اور اُس کا ماکھن اور دہی گوال بالوں کے ساتھ آنند سے کھایا اور دودھ دہی کے برتن اور ایک مٹکا گھی کا جو بہت دنوں کا اُس کے گھر میں رکھا تھا توڑ ڈالا جب وہ گوپی برتنوں کا کھٹکا سن کر چلائی تب اڑوس پڑوس کی گوپیوں نے دوڑ کر نند لال جی کو پکڑ لیا اور یشوداجی کے پاس لے جا کر کہا۔

	دوہا	
وہی اُر منو نیتہ کو ستیہ کرن کے کاج		ہیں گہہ لائی شیام کو باہنہ پکڑ کے آج

اے راجہ اُس دن گوپیوں نے سچی بن کر یشوداجی سے کہا کہ اپنے بیٹے کے گن دیکھو کہ میرے برتن توڑ ڈالے اور میری چوٹی چارپائی سے باندھ کر سب ماکھن اور دہی چرا کر کھا لیا اور ہم لوگوں کا کپڑا کھینچکر ننگی کر دیتا ہے اِس کے مارے راستہ چلنے نہیں پاتی ہیں یہ بات سنکر یشوداجی بولیں۔

کبت

پیارے کی کو سن سُن کسکی کلیجے ماہنہ جیون ہے میر دکا نہ کہا کرا یو ہے
موسوں کہو کونک کچھو نہ کہو بالک سوں کیتو دُکھ دیکھ کیسے کر پایو ہے
ماکھن کو ماٹے سے کے دوارے پر پھر بٹھیں تول تول لیو دیر جا کو جیتو کھایو ہے

گورس کے کاج گوالی گودھ ہو پیارت ہوں گاری مت دیو موگر بنی کو جایو ہے

جب یشوداجی کو گوپیوں کی بات سچ معلوم ہوئی تب شیام سُندر پر کرودھ کرکے کہا کہ تو نے اچھا چلن چوری کرنیکا سیکھا ہے اے بیٹا میں نے تجھ کو بار بار سمجھایا لیکن تو میرا کہنا نہیں مانتا اب میں تجھ کو باندھ کر گھر میں بیٹھال رکھوں گی یہ بات سنکر شیام سندر نے کہا کہ اے میا یہ گوپی مجھ کو زبردستی پکڑ کر اپنے گھر لے گئی اور اس نے مجھ سے اپنے گھر کا کام کرایا اب جھوٹھا کلنک لگا کر اُرہنا دینے آئی ہے یہ بات موہن پیارے کی سن کر یشوداجی ہنسنے لگیں اور سب گوپیاں اپنے اپنے گھر چلی گئیں اے راجہ پریکشت اسی طرح شیام سندر نئی نئی لیلا کر کے اپنی ماتا اور پتا اور برجباریوں کو سکھ دیتے تھے جو لکشمی پت آٹھوں پہر دودھ کے سمُدر میں رہتے ہیں وہ پریم کے وش ہو کر گوپیوں کا دہی چُرا کر کھاتے تھے ۔

دوہا

وشو بھرن پوشن کرن کلپ تر و ور نام	سو دودھ چوری کرت ہیں پریم وش سکھدھام
دھن برجواسی دھنیہ دیج دھن دھن برج کی گام	جن کو ماکھن چور ہر پھرت اُٹھ گھر گھر کھائے

دیکھو جن پر برہم پرمیشور کے چرنوں کا دھیان برہما جی اور مہادیو جی آدک دیوتا آٹھوں پہر اپنے ہردے میں کرتے ہیں اور جلدی اُن کا درشن نہیں پاتے اُن کو برج کی اہیرنیاں بانہہ پکڑ کر یشوداجی کے پاس لیجاتی تھیں اُن کی لیلا اور بھید کو کوئی نہیں جان سکتا اتنی کتھا سن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے سوامی نند اور یشوداجی نے کون ایسا تپ کیا تھا جس کے پھل سے پربرہم پرمیشور اُن کے بیٹے کہلائے اور اُن کو بال لیلا کر ایسا سکھ دیا اور یہ بات وسودیو اور دیوکی جی کو نصیب نہیں ہوئی شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریکشت پچھلے جنم میں نند جی درون نام کے وسو دیوتا تھے اور یشوداجی دھرا نام اُن کی استری تھیں دونوں نے برہما کی آگیا سے پرمیشور کا تپ بہت دن تک کیا تب نارائن جی نے پرسن ہو کر برہما جی سے کہا کہ تم ان کو درشن دیکر جو وردان مانگیں دو جب برہما جی نے اُن کو درشن دے کر کہا کہ تم کو جو کچھ اچھا ہو وہ وردان مانگو تب انھوں نے ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ ہم کو پرمیشور کی بھکت ملے برہما جی بولے کہ تم کو ایسی بھکت پرمیشور کی ہوگی جو دوسرے کو ملنا کٹھن ہے تم لوگ برج گوکل میں جا کر آدمی کا تن رکھو پربرہم پرمیشور سگن اوتار لیکر تم کو اپنی بال لیلا کا سکھ دکھاویں گے اُسی وردان کے پرتاپ سے درون نے نند جی کا اور دھرا نے یشوداجی کا جنم لیکر پرمیشور کی بال لیلا کا سکھ دیکھا تھا ۔

ادھیائے نواں

یشوداجی کا شیام سُندر کو اوکھل سے باندھنا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت ایک دن پراتہ سمے یشوداجی گوپیوں سمیت اپنے گھر میں دہی

متھتی تھیں متھانی کی آواز جو بادل کی طرح گرجتی تھی سنکر موہن پیارے نیند سے جاگے اور میّا میّا کرکے رونے اور پکارنے لگے جب متھانی کی زیادہ آواز ہونے سے اُنکا رونا کسی نے نہیں سنا تب وہ آپ اُٹھکر روتی صورت بنائے ہوئے یشوداجی کے پاس جاکر تُتلا کر بولے کہ اے میّا تو پکارنے پر بھی مجھ کو کلیوا دینے نہیں آئی تجھ کو اب تک گھر کے کام سے چھٹی نہیں ملی ایسا کہکر نندلال جی نے یشوداجی کی متھانی پکڑلی اور مٹکی میں سے ماکھن نکال نکال کر پھینکنے لگے نندرانی جھنجھلا کر بولی کہ اے بیٹا تو نے یہ کیا چلن نکالا ہے چل اُٹھ تجھے کلیوا دوں یہ سُنکر نندلال جی نے کہا کہ پہلے تو نے کلیوا کیوں نہیں دیا اب میری بلا سے کلیوا لے جب یشوداجی نے شیام سُندر کو پھسلا کر گود میں اُٹھا لیا اور مُنہ چوم کر ماکھن روٹی کھانے کو دیا تب موہن پیارے خوش ہو کر کھانے لگے اور یشوداجی آنچل کی اوٹ کرکے کھلانے لگیں اور شیام سُندر اپنی ماتا کے جڑاؤ گہنے میں اپنا مُنہ دیکھ کر خوش ہوتے تھے اور یشوداجی بڑے پریم سے اُن کو لیے بیٹھیں تھیں اُس وقت شری کرشن جی نے اپنی مایا سے دودھ جو چولھے پر چڑھا تھا اُبلا دیا جب یشوداجی شری کرشن جی کو گود سے اُتار کر آپ دودھ بچانے چلی گئیں تب مُرلی منوہر نے کرودھ کرکے من میں کہا کہ دیکھو ماں نے دودھ کو مجھ سے اچھا جانا جو مجھ کو زمین پر پٹک کر دودھ کو اُتارنے چلی گئی ہیں ایسا بچار کر نندلال جی نے برتن توڑ کر سب دہی اور مٹھا گرا دیا اور ماکھن بھری مٹکی لیکر آپ گوال بالوں میں چلے گئے اور ایک اوکھلی جو وہاں اوندھی پڑی تھی اُس پر بیٹھ گئے تب اُن کے ساتھی لڑکوں نے کہا کہ تم ہمیشہ ہمارے گھر کا ماکھن اور دہی کھایا کرتے تھے آج اپنے گھر کا ہمیں بھی تو کھلاؤ یہ بات سُنکر شیام سُندر خوش ہوئے اور اپنے چاروں طرف سب کو بٹھال کر ماکھن بانٹ بانٹ کر کھانے لگے جب یشوداجی نے آکر آنگن میں دہی اور مٹھے کی کیچڑ دیکھی تب چھڑی ہاتھ میں لیکر جہاں شیام سندر ماکھن کھا رہے تھے وہاں جا پہونچی یشوداجی کو کرودھ میں آتے دیکھ کر شری کرشن جی گوال بالوں سمیت بھاگ چلے اور یشوداجی اُن کے پیچھے دوڑیں۔

دوہا

آگے سُندر شیام گھن پاچھے یشمت مائے
دامن جیون دوڑی پھرے ہر نہیں پکڑ د جائے

جب یشودا شیام سُندر کو نہیں پکڑ سکیں تب بہت سی گوپیوں کو ساتھ لیکر شیام سندر کو پکڑنے کے واسطے دوڑیں تس پر بھی وہ ہاتھ نہیں آئے اے راجہ جس پربرہم پرمیشور نے اپنے دو پگ میں چودہوں لوک ناپ لیے تھے کس کی سامرتھ ہے کہ اُن کو پکڑ سکے جب یشودا آدک سب ورج بالا دوڑتے دوڑتے تھک گئیں اور شیام سُندر کے بدن تک بھی کسی کا ہاتھ نہ پہونچا تب دینا ناتھ بھگت آدھین اپنی ماتا کو دُکھی دیکھ کر اپنی اِچھا سے آپ ماتا کے پاس آکر کھڑے ہو گئے تب یشوداجی نے اُن کو پکڑ لیا اور کرودھ میں ہو کر شری کرشن جی کو باندھنے کے واسطے رسّی منگا کر کہا کہ میں تجھ کو سمجھاتے سمجھاتے ہار گئی لیکن تو نے ماکھن اور دہی چُرا کر کھانا نہیں چھوڑا اب تجھ کو اسی اوکھل سے باندھوں گی جب یہ کہہ کر یشوداجی شیام سُندر کو رسّی سے باندھنے لگیں تب گوپیوں نے نندرانی سے ہنس کر کہا کہ ہم لوگوں کا کہنا تم کو جھوٹھ معلوم ہوتا تھا آج اپنا نقصان

دیکھ کر تم کو بھی سچ معلوم ہوا یہ بہت اچھی بات ہے جو ماکھن چور کو باندھتی ہو جب یشوداجی شری کرشن جی کو باندھکر رسّی میں گرہ دینے لگیں تب کرشن بھگوان کی مایا سے دو انگل رسّی چھوٹی ہو گئی اُس وقت یشوداجی نے گوپیوں سے رسّی لانے کے واسطے کہا یہ بات سُنکر ورجبالا ہنسکر کہنے لگیں کہ انھوں نے ہمارا ماکھن اور دہی بہت چُرا چُرا کر کھایا ہے اِن کے باندھنے کو رسّی ہم لاتی ہیں جب گوپیاں اپنے اپنے گھر سے رسّی لائیں اور یشوداجی سب رسیوں میں گانٹھ دے کر ماکھن چور کو باندھنے لگیں تب بھی کرشن بھگوان کی اِچھا سے گانٹھ دیتے وقت وہ رسّی بھی چھوٹی ہو گئی یہ مہما شیام سندر کی دیکھ کر سب کو آشچریہ معلوم ہوا جب رسّی پوری نہ ہونے سے یشودا آدک سب گوپیاں ہار مان گئیں تب شیام سُندر اپنی اِچھا سے ایک چھوٹی رسّی میں بندھ گئے تب یشوداجی نے مارے غصہ کے اُس رسّی میں گانٹھ دے کر اودکھل سے باندھ دیا اور سب ورجناریوں کو سوگندھ دھرا کر کہا کہ کوئی اس کو مت کھولنا اور اِسی طرح وکنٹھ ناتھ کو بندھا ہوا چھوڑ کر یشوداجی اپنے گھر کا کام کاج کرنے لگیں۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریکشت جس پربرہم پرمیشور کا درشن برہماجی کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا وہ ایسے بھکت کے ادھین رہتے ہیں کہ رسّی میں بندھ گئے اور ایسی مایا پرمیشور کی زبردست ہے کہ یشوداجی نے دو مرتبہ اُن کے مُنھ میں تینوں لوک کا بیوہار دیکھا تس پر بھی اُن کو نہ پہچان کر اودکھل سے باندھ دیا۔

دوہا

آپ بندھاوت پریم وش بھکتن چھوڑت پھند	وید پکارت رات دن بھگت بچھل نند نند

اے راجہ پہلے جو گوپیاں شیام سُندر کو باندھتے وقت ہنستی تھیں یشوداجی کے پیچھے اُن سب گوپیوں نے موہن پیارے کو جب بندھے ہوئے اور اُداس دیکھا تب سب ورجبالا اُن کے پریم میں رو کر اس طرح پچھتانے لگیں کہ دیکھو ہم لوگوں نے کس واسطے رسّی اپنے گھر سے لا دی جو ہمارا پران پیارا بندھ گیا پھر سب گوپیوں نے یشوداجی کے پاس جا کر کہا کہ تم نے ماکھن اور دہی کھانے اور لُٹانے کے کارن شیام سندر کو باندھا ہے ہم سے اپرادھ ہوا جو تم کو آ کر اُرہنا دیا اب ہمارے اوپر دیا کر کے اِن کو کھول دو۔

دوہا

باربار دیکھت بدن ہچکن رووت شیام	دیجرہُ سے تیر دہیو کٹھن اہو نند یام

یہ بات سُن کر یشوداجی نے جھنجھلا کر کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر جاؤ اب جھوٹھا پیار دکھلانے آئی ہو ہر روز تمھیں لوگ اُرہنا دینے کو آیا کرتی تھیں جب یشوداجی نے گوپیوں کا کہنا نہیں مانا تب ورجبالا اُداس ہو کر روتی ہوئی اپنے اپنے گھر چلی گئیں اُس وقت ایک لڑکے نے جا کر بلرام جی سے کہا کہ یشودا میّا نے شیام سُندر کو اودکھل سے باندھا ہے اور وہ بیٹھے رو رہے ہیں بلبھدر جی یہ بات سُن کر دوڑے گئے اور اپنے بھائی کو بندھے دیکھتے ہی رو کر کہا کہ اے بھائی میں تم کو ہر روز سمجھاتا تھا کہ گوپیوں کے گھر ماکھن چُرانے مت جایا کرو نہیں تو ماتا مارے گی تم نے ہمارا کہنا نہیں مانا اب میں تمھارے چھُڑانے کے واسطے یشودا میّا کے پاس

جاتا ہوں ایسا کہہ کر بلرام جی یشوداجی کے پاس گئے اور اُن سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے ماتا میرے بھائی کو چھوڑ دے اُس کے بدلے چاہے مجھے باندھ رکھ نہ معلوم تیرے کون جنم کے تپ کرنے سے یہ سنسار میں جنم لے کر تجھے بال لیلا کا سکھ دکھلاتے ہیں اور تو نے ان کو نہیں پہچان کر گورس کے نقصان کے بدلے باندھا ہے۔

دوہا

چھوٹو تو تنک جو اور کو آج دیکھیو سوئے　　　تو جننی کچھ وش نہیں جو کچھ کرے سو ہوئے

یہ بات سنکر یشوداجی بولیں کہ اے بلرام میری بات سنو آج مجھے کنھیا کو اچھی طرح سزا دینے دو میں نے اُس کو بہت سمجھایا تسپر بھی اُس نے گوپیوں کے گھر جا کر ماکھن اور دہی چرانا نہیں چھوڑا اور برج واسیوں نے اُس کا نام ماکھن چور رکھا ہے بھلا تمھیں بتلاؤ کہ میرے گھر اُس کو کون چیز کھانے کو نہیں ملتی ہے جو وہ پرائے گھر دہی اور ماکھن چرا کر کھاتا ہے اور میرا کچھ کہنا نہیں مانتا جب گوپیاں آ آ کر مجھے اُرہنا دیتی ہیں تب میں مارے لاج کے ڈوب جاتی ہوں اور یہ سب جگہ جا کر دھوم مچاتا ہے گھر میں ایک ساعت نہیں بیٹھتا ہے اس لیے میں نے آج اس کو دھمکانے کیلئے باندھا ہے تسپر تم کہتے ہو کہ تجھ کو دودھ اور ماکھن کنھیا سے بہت پیارا ہے یہ بات سُن کر بلرام جی نے کہا کہ اے ماتا تجھے چھوڑ کر کس سے کہوں دوسرا میرے من کا رکھنے والا کون ہے اور اے میا گوپیاں جھوٹھا اُرہنا موہن پیارے کا تجھ کو دیتی ہیں سب گوپیاں شیام سندر سے پریت رکھ کر اُن کو دیکھنے کے واسطے اُرہنا دینے کے بہانے سے تیرے پاس آتی ہیں۔

دوہا

دودھ ماکھن سب کانھ کو کانھے کی سب گائے　　　موکو ہے بل کانھ کو تو نہیں جانت مائے

یہ بات سُن کر یشوداجی نے کہا کہ تم دونوں بھائیوں کی ایک صلاح ہے جب بلرام جی کے کہنے پر بھی یشودا میا نے موہن پیارے کو نہیں چھوڑا تب بلدیوجی شیام سندر کی اِچھا اسی طرح پر جان کر شری کرشن جی کے پاس آئے اور ہنسکر اُن سے کہا کہ آپ کی لیلا سوائے آپ کے دوسرا کون جان سکتا ہے۔

چوپائی

کو تم چھوڑن باندھن ہارا　　　تم چھوڑت باندھت سنسارا

اے بھائی تم یشودا میا کی بھگت سے اُن کے ہاتھ بک گئے ہو تم دیتوں کے مارنے اور بھگتوں کے دُکھ چھڑانے والے لکشمی پت ہو کر ہمیشہ بھگت کے وش رہتے ہو اس کارن تمھارا کچھ بل بھگتوں پر نہیں چلتا۔

چوپائی

بھگتن کے وش رہت سدائی　　　تاہی تے کچھ ہو نہ بسائی

ایسا کہہ کر بلرام جی وہاں سے چلے آئے تب شیام سندر نے بچار کیا کہ نل کوبر اور منی گریو نام دو بیٹے کُبیر دیوتا کے نارد مُنی کے شاپ دینے سے نندجی کے دروازے پر آنولے کے دو برکش ہو کر کھڑے ہیں اور یہاں اُن کا

یلا اور ارجن نام مشہور ہے اُن کو شاپ سے چھڑا کر اپنا درشن دینا چاہیے اُنھیں کے اُدّھار کرنے کے واسطے تو میں نے اپنی بُھجا بندھوائی ہے۔

	دوہا	
تاہی دن تے پرکٹ بھو دامودر اس نام		اور جو ابھی پربھو بھگت ہت آپ بندھایو دام

ادھیائے دسواں

شیام سُندر کا نل کوبر اور منی گریو کو اُدّھار کرنا

راجہ پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی سے کہا کہ اے مہاراج آپ ودھ پوروک حال دونوں درختوں کا دُرمن کہیے کہ کس واسطے ناردجی نے اُن کو شاپ دیا تھا شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پچھلے جنم میں نل کوبر اور منی گریو دو بیٹے کبیر دیوتا کے شری مہادیوجی کی بھکتی کرنے سے دولتمند ہو کر کیلاش پہاڑ پر رہتے تھے ایک دن وہ دونوں اپنی اپنی استریوں کو ساتھ لیکر بن وہار کرنے گئے جب وہاں مدراپی کر متوالے ہوئے تب استریوں سمیت ننگے ہو ہو کر گنگاجی میں جل وہار کرنے لگے اور اُس وقت اچانک ناردجی وہاں آپہونچے تب اُنکی استریاں ناردمُن کو دیکھتے ہی بہت شرمندہ ہو کر اپنا اپنا کپڑا پہلنے لگیں اور وہ دونوں متوالے جوانی کے غرور سے اندھے بن کر اُسی طرح کھڑے رہے اور دولت کے غرور سے انھوں نے ناردجی کو ڈنڈوت بھی نہیں کی اور اُن کو ناردجی کا آنا بُرا معلوم ہوا یہ حال دیکھ کر ناردمُن نے اپنے من میں کہا کہ دیکھو ان کو دولت کا گھمنڈ ہوا اس لیے کام اور کرودھ کے وش ہو کر اُس کو اچھا جانتے ہیں اور کسی کو کچھ نہیں سمجھتے اور آدمی دولت پانے سے پَراِستری گمن اور جیو ہنسا کر کے جوا کھیلتا ہے اور اپنے شریر کو ہمیشہ امر جان کر یہ نہیں سمجھتا کہ ایک دن ضرور اس کا ناش ہو جائے گا اور مرنے کے پیچھے اُس بدن کو پڑے رہنے سے کتّے اور کیڑے کھا جائیں گے اور جلانے سے راکھ ہو جاوے گا اس لیے دھن وان آدمی کو اچھے اور بُرے کا وچار رکھنا مناسب ہے غریب آدمی کو غرور نہیں ہوتا ہے اُس کو کیول پیٹ بھرنے سے کام رہتا ہے اور کنگال لوگ پرمیشور کے بھگت ہوتے ہیں اور دھن دولت والے سے ہر بھجن نہیں ہوتا اور اگیانی لوگ اس سنساری جھوٹھی مایا موہ میں پھنس کر اپنا بدن اور دھن اور پروار کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور گیانی اور ہر بھگت لوگ دھن وان اور کنگال ہونے میں بھی دُکھ اور سُکھ کو برابر جانتے ہیں ایسا وچار کر اُن دونوں کا گھمنڈ توڑنے کے واسطے ناردجی نے یہ شاپ دیا کہ تم دونوں بھائی آنولیکے درخت ہو کر سنسار میں رہو تب تم کو دولت کا غرور کرنے اور مدراپینے کا سواد ملے گا جب کسی کو روگ پیدا ہوتا ہے تب وہ اُس کا دُکھ اُٹھا کر دوسرے کے دُکھ کو اُسی طرح جانتا ہے جس کے پانوں میں کانٹا چُبھتا ہے وہ دوسرے کے کانٹے چُبھنے اور درد ہونے کا حال جانتا ہے۔

سو کا جانے پیر پرائی		جاکے پانوں نہ جانے بوائی	چوپائی

جب تک آدمی دُکھ نہیں پاتا تب تک اُس کو دوسرے کا دُکھ دیکھ کر دیا نہیں آتی جوانی اور دھن کی شوبھا دھرم اور شیل اور لجّا ہے وہ تم نے چھوڑ دی اس لیے تم کو تھوڑے دن ڈنڈ بھوگنا پڑے گا جب اُن دونوں نے یہ بات سُنی تب اُن کو اپنی دیہہ اور دھن کا غرور ٹوٹ گیا اور دونوں بھائی دوڑ کر نارد جی کے چرنوں پر گرے اور ہاتھ جوڑ کر ونے کیا کہ اس شاپ سے ہمارا اُدھّار کب ہوگا نارد مُنی نے کہا کہ جب شری کرشن پرتھوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے متھراپُری میں جنم لیکر نند اور یشودا جی کے گھر بال لیلا کریں گے تب تمھارا اُدھّار ہوگا۔

دوہا		
مُود درشن کو گن سرس سمجھے کیوں نہ بچار		کرشن درش تم پاے کے ہو ہو تب اُدھار

اے راجہ پریکشت اُسی شاپ سے وہ دونوں گوکل میں آکر یملا ارجن نام آنولے کے درخت ہوئے تھے اس وقت شری کرشن جی اُن کا شاپ یاد کر کے اوکھل کو گھسیٹتے ہوئے اُن درختوں کے پاس چلے آئے اور دونوں درختوں کے بیچ میں اوکھل اڑا کر ایسا جھٹکا دیا کہ وہ دونوں جڑ سے اُکھڑ گئے اور اُن درختوں کے گرنے سے بڑی آواز آئی اور اُن کی جڑ سے دو پُرش بہت سُندر اور تیجوان پرکٹ ہو گئے جب موہن پیارے نے اپنے چتربھجی روپ کا درشن دیا تب دونوں بھائیوں نے اُس موہنی روپ کو ڈنڈوت اور پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر ونے کیا کہ اے دینا ناتھ سوائے آپ کے اور کون ہم ایسے ادھرمیوں کی شُدھ لے آپ جنم اور مرن سے رہت ہو کر کیول ہر بھگتوں کو سُکھ دینے کے واسطے اپنی اِچھا سے اوتار لیتے ہیں اور سب سنسار آپ کی مایا سے پیدا ہوتا ہے اور برہما آدک بھی آپکے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں نارد جی نے ہمارے اوپر بڑی کرپا کر کے شاپ دیا تھا جس کارن آپ کے چرنوں کا درشن ہو کر سب دُکھ ہمارا چھوٹ گیا جس طرح سوریہ اور چندرما کی روشنی سے سب چیزیں دکھائی دیتی ہیں اور اندھیرے میں کچھ نہیں سوجھ پڑتا اُسی طرح آپ کا بھجن اور اسمرن کرنے سے گیان کی آنکھیں کھُل جاتی ہیں اور جو آدمی آپ سے وِمکھ ہیں اُنکو اندھا سمجھنا چاہیے یہ سب استت سُنکر کرشن بھگوان بولے کہ نارد مُنی نے تم لوگوں کو گوکل میں درخت بنا دیا تھا انھیں کی کرپا سے تم کو ہمارا درشن ملا اب جو کچھ تم کو اچھا ہو وہ وَردان مانگو ایسی کرپا اپنے اوپر دیکھ کر نل کوبر اور منی گریو نے ونے کیا کہ اے مہاپربھو جب آپ کا درشن ملا اب ہم لوگوں کو کسی بات کی اِچھا نہیں رہی لیکن اتنا وَردان کرپا کر کے دیجیے کہ ہمارے ہردے میں نودھا بھکتی آپ کی سدا بنی رہے یہ بات سُن کر شیام سُندر خوش ہوئے اور اچھا پورو اُن کو وَردان دیکر بدا کیا تب دونوں بھائی وِمان پر بیٹھ کر کبیر لوک کو چلے گئے۔

ادھیائے گیارھواں

نند جی کا گوکل چھوڑ کر وِرندابن میں بسنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب وہ دونوں درخت گر پڑے تب درخت گرنے کی آواز سُن کر

یشوداجی بہت گھبراہٹ سے دوڑی آئیں اور جس جگہ شری کرشن جی کو باندھ گئی تھیں وہاں اُن کو نہیں دیکھا تب بہت گھبرا کر شیام سندر کا نام لے کر پکارنے لگیں اور نند جی بھی یشوداجی کا چلّانا سُنکر وہاں دوڑے آئے اور جہاں دونوں درخت گرے تھے وہاں پر کیا دیکھا کہ اُن درختوں کے بیچ میں نندلال جی اوکھل سے بندھے سکڑے بیٹھے ہیں تب نند جی نے موہن پیارے کو اوکھل سے کھول کر گود میں اٹھا لیا اور چھاتی سے لگا کر رونے لگے اور یشوداجی پر کرودھ کر کے کہنے لگے کہ تو نے میرے پران پیارے کو اوکھل سے کیوں باندھا تھا آج پرمیشور نے اس کا پران بچایا یشوداجی کی طرف کنکھیوں سے دیکھ کر اپنی آنکھ ملتے جاتے تھے تب یشوداجی نے اُن کو نند جی کی گود سے لیکر اپنے گلے سے لگا لیا جیسے سانپ اپنا کھویا ہوا من پاوے ویسی خوشی یشوداجی کو ہوئی اور گوپیاں موہن پیارے کا پران بچنے سے بہت خوش ہوئیں اور نند اور اُپنند آدک وہاں اکٹھا ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ایسا پرانا درخت آندھی آئے بغیر جڑ سے کیونکر اُکھڑ گیا اس بات کا بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے تب گوال بالوں نے جو سب چرتر دیکھا تھا جیوں کا تیوں کہہ سنایا لیکن اُن لڑکوں کی بات کا کوئی بشواش نہ کر کے آپس میں کہنے لگے کہ موہن پیارے سے اتنے بڑے درخت کیونکر گرے ہوں گے تب دوسرے نے کہا کہ ایسا ہی ہوا ہوگا پرمیشور کی گت پرمیشور جانے دوسرا کون جان سکتا ہے اسی طرح سب کوئی تعجب کی باتیں کرتے ہوئے موہن پیارے کو گھر میں لے آئے اور نند جی نے دان اور دکشنا براہمنوں اور کنگالوں کو دیکر شری کرشن جی سے پوچھا کہ اے بیٹا تم کو بھی کوئی آدمی درخت میں سے نکلتے ہوئے دکھلائی دیا تھا اور جگناتھ جی نے کہا کہ اے بابا میں نے کچھ نہیں دیکھا یہ میٹھی بات سنتے ہی نند جی نے اُن کو اپنے گلے سے لگا لیا اور اُن کے بدن میں جو دھول لگی تھی اُس کو پوچھ ڈالا تب نندلال جی بولے۔

	سورٹھا	
ماکھن لا ری مات بھوکھ لگی مو کو بہت		آج نہ کھایو پرات سُنت بچن یشمت ہنسی

یہ بات سنتے ہی یشوداجی نے ماکھن روٹی اور میوہ مٹھائی آدک لا دیا اور موہن پیارے نے گوال بالوں سمیت بڑے آنند سے بھوجن کیا جب شری کرشن جی کی برس گانٹھ کا دن آیا تب نند جی نے اپنے ذات بھائیوں اور برہمنوں کو آدر پوروک کھلا کر بڑی خوشی منائی اور اُپنند آدک گوالوں سے کہا کہ گوکل میں ہمیشہ نت نیا اُتپات اُٹھتا ہے اس لیے دوسرے استھان پر جہاں گھاس اور پانی کا سُکھ ہو چل کر بسنا چاہیئے یہ سُن کر اُپنند نے کہا کہ ورندابن میں جہاں گووردھن پربت ہے وہاں چل کر رہو تو بہت آرام پاویں گے جب یہ صلاح سب کو بھلی معلوم ہوئی تب دوسرے دن اچھی ساعت میں نند جی اپنے ذات بھائی گوکل واسی اور گھر کے اسباب سمیت ورندابن کو گئے اور سندھیا سمے پہونچ کر ورندا دیوی کا پوجن کیا اور خوشی سے وہاں رہنے لگے شیام سندر کی کرپا سے سب ورندابن پھل اور پھول اور گھاس آدک سے ہرا بھرا ہو گیا اور سب طرح کے سُندرتا بڑھنے لگے اور سب لوگ وہاں اپنے واسطے اچھے اچھے مکان بنا کر خوشی سے رہنے لگے اور گئو اور بچھڑے آدک نے وہاں چرنے کا بہت سُکھ پایا اور سب کوئی نئی نئی لیلا ویکنٹھ ناتھ کی دیکھ کر سُکھ پاتے تھے

دوہا	سُکھ یشمت اور نند کو کوکر سکے بکھان		سکل سُکھن کی کھان ہر جہان ہے سُکھ مان	

اے راجہ جب پربرجناتھ جی پانچ برس کے ہوئے تب اُنھوں نے نند رانی سے کہا کہ اے میّا میں بھی بچھڑا چرانے جاؤں گا تو بل داؤ بھیّا سے کہدے کہ بن میں مجھ کو اکیلا نہ چھوڑیں جب یشودا جی بولیں کہ اے بیٹا بچھڑا چرانے کے تمھارے یہاں بہت لڑکے نوکر ہیں میری آنکھوں کے سامنے سے الگ نہ ہو یہ سُن کر نند لال جی نے کہا مجھ کو بچھڑا چرانے اور کھیلنے کے واسطے جنگل میں نہ جانے دے گی تو میں ماکھن روٹی نہیں کھاؤں گا جب یشودا جی کنہیا جی کی ہٹھ کرنے سے ہار گئیں تب اچھّی ساعت میں براہمنوں کو کچھ دان دے کر سب گوال بالوں کو بُلا کر شیام اور بلرام کو سونپ کر اُن سے کہا کہ تم لوگ بچھڑے چرانے بہت دور مت جانا اور سانجھ ہونے سے پہلے دونوں بھائیوں کو گھر لے آنا اور اُن کو جنگل میں اکیلے نہ چھوڑ کر اپنے ساتھ لیے رہنا جب اس طرح سمجھا کر شری کرشن اور بلرام کو بچھڑے چرانے کے واسطے بدا کیا تب شیام اور بلرام گوال بالوں سمیت یمنا کنارے بچھڑے چرا کر آپس میں کھیلنے لگے۔

دوہا

دیے بچھ بگراے سب چرت آپنے رنگ ۔ بچھ چراوت نند سُت مل گوالن کے سنگ

سورٹھا

اُر لکٹن کی مال شیش مُکٹ کٹ پیت پٹ ۔ ہاتھ لکٹیا لال ڈولت گوالن سنگ برج

دوہا

ماکھن روٹی اور جل شیتل چھاک بنائے ۔ دیکھو جلدی گوال سنگ نت بن ٹھائے

جب کنس نے سنا کہ نند آدک گوپ گوکل چھوڑ کر وِندا بن بسے ہیں تب اُس نے وتسا سُر کو بُلا کر وِنے کر کے شیام سُندر کو مارنے کے واسطے بھیجا جب وتسا سُر بچھڑا روپ بن کر وِندا بن میں آیا اور جہاں بچھڑے شیام سُندر چراتے تھے اُن میں وہ بھی مِل کر چرنے لگا اور اُس کو دیکھتے ہی سب بچھڑے اِدھر اُدھر بھاگ گئے تب شیام سُندر انترجامی نے اُس کو پہچان کر آنکھ کے اِشارے سے بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی یہ راکشس کنس کے بھیجنے سے بچھڑا روپ بن کر میرے مارنے کے واسطے آیا ہے جب وتسا سُر اپنی گھات لگائے ہوئے چرتے چرتے شری کرشن جی کے پاس آ پہونچا تب موہن پیارے نے اُس کا پچھلا پاؤں پکڑ کر گھمایا اور ایک درخت کی جڑ پر ایسا پٹکا کہ جان اُس کی نکل گئی اُس وقت دیوتوں نے شیام سُندر پر پھول برسائے اور گوال بال بولے کہ اے نند لال جی تم نے بہت اچھّا کیا جو اس کپٹ روپ راکشس کو مار ڈالا نہیں تو یہ ہم سب کو کھا جاتا پھر آپس میں سب خوش ہو کر کھیلنے لگے جب راجہ کنس نے وتسا سُر کے مرنے کا حال سُنا تب سوچ کر کے بکا سُر اُس کے بھائی کو بھیجا وہ بگلا روپ ہو کر برندا بن میں آیا اور یمنا کنارے پہاڑ کی صورت بن کر اس گھات میں بیٹھا کہ شری کرشن آویں تو مچھلی کی طرح اُن کو نگل جاؤں اور شیام سُندر نے اُس کو دیکھتے ہی جانا کہ یہ راکشس ہے اور کسی گوال نے نہیں پہچانا جب گوال بالوں نے موہن پیارے سے کہا کہ اے بھائی

ہم نے تو کبھی اتنا بڑا بگلا نہیں دیکھا تب شیام سندر بولے کہ تم لوگ دھیرج رکھو ہم اسے ماریں گے ایسا کہہ کر نندلال جی
گوال بالوں سمیت منع کرنے پر بھی اُس بگلے کے پاس چلے گئے تب وہ شیام سندر کو اٹھا کر نگل گیا اور منھ اپنا بند
کر کے خوش ہو کر من میں کہنے لگا کہ آج میں نے وتساسُر اپنے بھائی کا بدلا لیا اور یہ حال دیکھتے ہی سب گوال بال
بیاکل ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگ یشودا جی سے جنھوں نے اپنا بیٹا ہم کو سونپ دیا تھا کیا کہیں گے
اس وقت بلبھدر جی بھی نہیں معلوم کہاں پیچھے رہ گئے ہیں ایسا کہتے اور روتے ہوئے گوال بال مارے ڈر کے
وہاں سے بھاگے جب تھوڑی دور پر بلبھدر جی سے بھینٹ ہوئی تب اُن لڑکوں نے بلبھدر جی سے کہا کہ ہمارے
منع کرنے پر بھی موہن پیارے بگلے کے پاس چلے گئے اور وہ اُن کو نگل گیا بلبھدر جی بولے کہ تم مت ڈرو
نندلال جی اُس کو مار کر پھر تم سے آملیں گے جب شری کرشن جی نے گوال بالوں کو دُکھی دیکھا تب اپنے بدن
میں ایسی جوالا یعنی گرمی پیدا کی کہ اُس بگلے کا پیٹ جلنے لگا جب اُس راکشس نے بیاکل ہو کر شیام سندر کو اُگل
دیا تب شری کرشن جی نے ایک پلّہ اس کپٹی بگلے کی چونچ کا پاؤں کے نیچے دبا کر اور دوسرا پلّہ چونچ کا ہاتھ سے
پکڑ کر چیر ڈالا تب وہ بگلا مر گیا اُس وقت دیوتوں نے بڑی خوشی سے باجن بجائے ۔

	دوہا	
بکا اُسر سُر پُر گیو اُدھم اُسُر تن تیاگ		سُر ہرشت برست سُمن گگن بہت انُراگ

جب مرتے وقت اُس بگلے نے بڑی آواز کی تب بلرام جی نے گوال بالوں سے کہا کہ دیکھو کنھیا نے راکشس
کو مار ڈالا چلو ہم لوگ بھی دیکھیں جب سب لڑکے اور بلرام جی وہاں پر گئے تب نندلال جی نے اپنے سکھا لوگوں سے
کہا کہ ہم نے چونچ پھاڑ کر اس کو مارا ہے یہ بات سنتے ہی سب گوال بال پرمیشور کو منا کر کہنے لگے کہ آج نندلال جی
کا پران نارائن جی نے بچایا اور تینوں لوک میں اُن کا مارنے والا کوئی نہیں ہے جب سے یہ پیدا ہوئے ہیں تب سے
انھوں نے کئی راکشسوں کو مار ڈالا یہ ہمارا بڑا بھاگیہ سمجھنا چاہیے جو ہم ان کے سکھا کہاتے ہیں جب موہن پیارے
سانجھ سمے گوال بالوں اور بچھڑوں سمیت ہنستے اور کھیلتے ہوئے اپنے گھر آئے تب مُرلی کی دھُون سنتے ہی سب
برج بالا خوش ہو کر اپنے اپنے گھر سے باہر نکل آئیں اور نبواری لال کی چھب دیکھ کر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں
اور گوال بالوں نے اپنی اپنی ماتا اور یشودا جی آدک سے بکاسُر اور وتساسُر دونوں راکشسوں کے مارے
جانے کا سب حال جیوں کا تیوں کہہ دیا ۔

	دوہا	
موہن لیلا نند سوں گوالن کہی سُنائے سُن گوالن کے مکھن تے وتساسُر کو گھات		دیوی دیو منائے کے مات لیو اُر لائے یشُمت سب کے پانوں بار بار پچھتات
	سورٹھا	
بھئی ٹھہر اُتر اس بچے آج ہر اُسُر سے		میں نہ بگاڑیو کاہ بھئے سہایک آئے ودھ

اے راجہ اُس دن بھی نند جی نے بہت دان موہن پیارے کے ہاتھ سے دِلوا کر کہا کہ ہم لوگ گوکُل چھوڑ کر ورِندابن آ بسے تِسپر بھی ہر روز نئے نئے اُتپات شری کرشن جی کے پیچھے اٹھا کرتے ہیں اب یہاں سے بھاگ کر کہاں جاویں پرمیشور کی کرپا سے ہمارے کُل کے دیوتا سہایک ہوئے جو شیام سندر کا پران رکھشسوں کے ہاتھ سے بچا اور یشودا جی بہت پچھتا کر نندلال جی کو سمجھانے لگیں کہ اے بیٹا تم بَن میں مت جایا کرو تمہارے پیچھے بہت سے راکشس لگے رہتے ہیں تب موہن پیارے نے کہا کہ اے میّا مجھ کو جنگل میں گوال بال اکیلے چھوڑ دیتے ہیں اور میں اُن کے ہاتھ سے بہت دُکھ پاتا ہوں اب میری بلا سے بچھڑا چرانے جائے تو مجھ کو چکئی بھونرا منگا دے میں نگانوں میں کھیلا کروں۔

	دوہا	
	وہ لیو من جننی کو مدھرے بچن سنائے دتسا سُر کو سوچ ڈر چھن میں دیو بِٹائے	

اے راجہ یشودا جی نے خوش ہو کر اُسی وقت اُنکو چکئی بھونرا منگا دیا تب وہ گوال بالوں کے ساتھ اُس سے کھیلنے لگے اور گوپیاں نندلال جی کے ساتھ بہت پریت رکھ کر ایک ساعت بِنا دیکھے اُن کے نہیں رہتی تھیں اِس لیے جب چکئی کھیلنے میں کوئی ورجبالا اُن کے پاس آ کر کھڑی ہوتی تب نندلال جی ہنسی کی راہ سے چکئی گھما کر اُس کے گہنے میں جو گلے میں پہنے رہتی تھیں پھنسا کر اس کو چھیڑتے تھے اور وہ گوپیاں انتہ کرن سے خوش رہ کر ظاہر میں گالیاں دیتی تھیں اور جب شری کرشن جی کسی سے جامن اور بیر آدک پھل مول لیکر جو اناج اُس کو دیتے تھے وہ شری کرشن جی کی مہما سے موتی اور رتن ہو جاتا تھا اس لیے بہت ورجبالا بیچنے کے بہلنے سے لالچ کے مارے اُن کے یہاں آتی تھیں اور موہن پیارے اِسی طرح ہر روز نئی لیلا کر کے ورِندابن واسیوں کو سُکھ دیتے تھے۔

		دوہا		
	بھرت جن کے سدن میں برہم سچدانند		دھن دھن ورج کے نار نر دھن یشودا دھن نند	
		سورٹھ		
	جہاں چراوت گائے سکل سُرن سر مکٹ مَن		کہہ کہہ دیو سہائیں دھنیہ دھنیہ ورنداوپن	

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا گوال بالوں نے پچھلے جنم میں بڑا پونیہ کیا تھا اس سبب سے پربرہم پرمیشور کے ساتھ جن کا درشن برہما جی وغیرہ کو دھیان میں جلدی نہیں ملتا ہے وہ سب کھیلتے تھے۔

ادھیائے بارھواں [۱۲] - شری کرشن جی کا اگھاسُر دیتیہ کو مارنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ ایک دن شری کرشن جی جمنا کنارے کھیلنے گئے وہاں پر شیام سُندر

نٹورروپ بنائے پیتامبر کی کچھنی کاچھے کریٹ مکٹ کنڈل پہنے اُپرنا اوڑھے لکٹیا ہاتھ میں لیے ایک سکھا کے ساتھ
کندھے پر ہاتھ دھرے ہوئے کھڑے تھے وہاں شری رادھا ورکھ بھان دلاری جو لکشمی جی کا اوتار بہت سندر
سات آٹھ برس کی تھیں اسنان کرنے گئیں جب شیام سندر اور شری رادھا جی کی آنکھیں سامنے ہوئیں تب
پچھلی پریت یاد کرکے شری کرشن جی اُن پر موہت ہو گئے اور شیاما کا پریم بھی اُنپر لگ گیا جب دونوں کی پریت
انتہ کرن سے بڑھی تب ورنداون بہاری نے ہنس کر پوچھا کہ تمھارا کیا نام اور تم کس کی بیٹی بہت سندر اور گوری
ہو آج تک ہم نے تم کو کبھی نہیں دیکھا تھا یہ بات پریت بھری ہوئی سن کر شیاما جی بولیں کہ میں ورکھبھان جی
کی بیٹی ہوں اور رادھکا میرا نام ہے میں اپنے گھر میں سکھیوں کے ساتھ کھیلا کرتی ہوں باہر نہیں نکلتی اسلیے
تم نے مجھ کو نہیں دیکھا ہوگا پر میں نے سنا تھا کہ نند کا بیٹا گوپیوں کا ماکھن چرا چرا کر کھایا کرتا ہے آج میں نے
تم کو دیکھا تھیں نند کمار ہو یہ سن کر موہن پیارے نے کہا کہ میں نے تمھارا کیا چرایا ہے میرا من تمھارے ساتھ
کھیلنے کو چاہتا ہے تم دو گھڑی آکر کھیلا کرو شیام سندر کی پیاری پیاری باتیں سن کر شری رادھا جی بھی
انتہ کرن سے اُن پر موہت ہو گئیں لیکن سکھیوں کے ڈر سے پریم اپنا ظاہر نہیں کیا۔

	دوہا	
گپت پریت پرکشٹ نہیں دوؤ ہردے چھپائے		من موہن پیاری چلی گھر کو نین چلائے

اُس وقت تو شری رادھا جی یہ باتیں کرکے اپنے گھر کو چلی گئیں پر من اُنکا موہن پیارے میں لگا رہا شام
کے وقت شری رادھا جی اپنی ماتا سے دودھ دُہانے کا بہانہ کرکے کھرک میں موہن پیارے سے بھینٹ کرنے کو چلیں۔

	دوہا	
لے ماتا سے دوہنی چلی دُہاون گائے		من اٹکیو نندلال سوں گئی کھرک سُبھائے
	سورٹھا	
انگ انگ سوچت جائے کت دیکھوں وہ سانورو		جن من لیو چرائے کھرک مِلن موسوں کہیو

اے راجہ پریکشت جب رادھا پیاری اور موہن پیارے سے کھرک میں بھینٹ ہوئی تب شیام سندر نے
اپنی مایا سے گھٹا اور بدلی پرکٹ کرکے اُسی سمے پریم پوروک اُن سے باتیں کیں جب رادھا پیاری دیر ہونے سے
ہڑبڑا کر اپنے گھر چلیں تب موہن پیارے نے اُن کی ساری آپ اوڑھ لی اور اپنا پیتامبر اُنھیں دیدیا جب موہن
پیارے وہ ساری اوڑھے ہوئے اپنے گھر آئے تب یشودا جی نے اُن کو دیکھ کر اپنے من میں وچار کیا کہ اس نے
کسی گوپی سے پریت کرکے اس کی ساری لے لی ہے شری کرشن انترجامی نے یشودا جی کے من کا حال جان کر
کہا کہ اے میا آج میں یمنا کنارے گئوؤں کو پانی پلانے گیا تھا وہاں ایک گوپی اپنی ساری رکھ کر اسنان کرنے
لگی ایک گئو وہاں سے بھاگی جب میں گئو ہوڑنے گیا تب اس گوپی نے ڈر کے مارے جلدی میں میرا پیتامبر جو یمنا کے
کنارے رکھا تھا پہن لیا اور اپنی ساری چھوڑ کر چلی گئی وہ ورجبالا میری پہچانی ہوئی ہے ابھی جاکر اپنا پیتامبر لیے آتا ہوں یہ کہہ

وہاں سے باہر چلے آئے اور اپنی مایا سے اُسی ساری کو پیتامبر بنالیا اور پھر یشوداجی کے پاس جاکر کہا کہ میں اپنا
پیتامبر بدل لایا یشوداجی اُن کی بات سچ مان کر چپ ہو رہیں اور رادھا پیاری دودھ دُہا کر شیام سندر کا پیتامبر
پہنے ہوئے اپنے دروازے تک پہونچیں اور گھبرا کر اپنی ماتا کو پکارا اُن کی آواز سنتے ہی کیرت ماتا دوڑی آئیں اور
اپنی بیٹی کو گھبرائی ہوئی دیکھ کر پوچھا کہ اے بیٹی تو اپنے گھر سے ابھی بھلی چنگی گئی تھی تیرا حال کیا ہو گیا تب رادھا پیاری
نے کہا کہ ایک لڑکی جس کا نام میں نہیں جانتی میرے ساتھ چلی آتی تھی اُس کو سانپ نے کاٹا وہ بیہوش ہو کر پڑی
تب میں ڈر گئی جب نندکمار کے جھاڑنے سے وہ اچھی ہو گئی تب میں اپنے گھر آئی یہ بات سنتے ہی کیرت ماتا نے
رادھا پیاری کو گلے سے لگا کر کہا کہ تجھ کو پرمیشور نے موت سے بچایا میں تجھ کو بار بار منع کرتی ہوں تو میرا کہنا نہیں
مانتی ہے کبھی باہر دور کھیلنے اور کبھی یمنا نہانے اور کبھی کھرک میں دودھ دُہانے جایا کرتی ہے اور کھیلتے وقت آسمان
کی طرف دیکھ کر زمین پر اپنا پاؤں نہیں دھرتی آج سے کہیں باہر کھیلنے مت جایا کر یہ بات اپنی ماتا سے سُن کر
رادھا پیاری اپنے من میں کہنے لگیں کہ آج میں نے اپنی ماتا سے اچھا چھل کیا اور موہنی مورت کا دھیان ہر وقت
میں رکھ کر اپنی ماتا سے کہا اب میں باہر نہ جاکر گاؤں اور گھر ہی میں کھیلا کروں گی اے راجہ پریکشت رادھا پیاری
کے من میں موہن پیارے ایسے بس گئے تھے کہ بنا اُن کے دیکھے رادھا پیاری کو چین نہیں پڑتی تھی اس کارن
تیسرے دن پھر رادھا پیاری دودھ دُہانے کے بہانے سے شیام سندر کے گھر پر آئیں اور مارے شرم کے بھیتر نہیں
گئیں دروازے ہی پر سے شیام سندر کو پکارا رادھا پیاری کی آواز سنتے ہی موہن پیارے نے یشوداجی سے کہا
کہ اے میا کل میں یمنا کنارے راہ بھول گیا تھا ایک گوپی میرا ہاتھ پکڑ کے گاؤں میں پہونچا گئی تب میں گھر پہونچا
نہیں تو نہ معلوم بھول کر کہاں چلا جاتا سو وہی ورجبالا میرے ساتھ کھیلنے آئی ہے پر تیرے ڈر سے یہاں نہیں
آتی ہے تو اُسے بھیتر بلا لے یہ کہہ کر شیام سُندر نے اپنی مایا یشوداجی پر ایسی ڈال دی کہ اُن کو بھی رادھا پیاری کی
محبت پیدا ہو گئی تب یشوداجی نے شیام سُندر سے کہا کہ اُس کو بھیتر بلا لے یہ بات سنتے ہی موہن پیارے جب رادھا پیاری
کی بانہہ پکڑ کر بھیتر لے آئے تب یشوداجی نے اُن کی سندرتائی دیکھ کر بڑے پریم سے اپنے پاس بٹھا کر پوچھا کہ
اے بیٹی تو کون گاؤں میں رہتی ہے میں نے آج تک تجھ کو کبھی نہیں دیکھا تیرا اور تیرے ماتا پتا کا کیا نام ہے
کل میرا موہن پیارا راہ بھول گیا تھا تو نے بہت اچھا کیا کہ اُس کو گاؤں میں پہونچا دیا شیاما نے کہا کہ میرا نام رادھکا ہے

	دوہا	
میں بیٹی ورکھبھان کی تم کو جانت مائے	بہت بار ملنو بھیو یمنا کے تٹ آئے	

یہ سن کر یشوداجی نے کہا میں جانتی ہوں کہ تیری ماتا بڑی کُلونتی اور ورکھبھان تیرا باپ بڑا ڈھیٹھ ہے تب رادھا
پیاری ہنس کر بولی کہ میرے باپ نے تم سے کیا ڈھٹھائی کی تھی یہ پریم بھری ہوئی باتیں سُنتے ہی یشوداجی نے
رادھا پیاری کو اپنے گلے سے لگا کر بہت پیار کیا اور من میں بچار کیا کہ اس کنیا کا بیاہ موہن پیارے سے ہوتا تو بہت اچھا
تھا پھر یشوداجی نے رادھا پیاری کا سر گوندھ کر شرنگار کیا اور بہت اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر میوہ اور مٹھائی اور تل چاولی

اس کی گود میں ڈال کر کہا کہ تو کنہیا کے ساتھ جا کر کھیل یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری خوش ہو کر نند لال جی کے ساتھ کھیلنے لگی اے راجہ پریکشت شیاما اور شیام ایسے سُندر تھے کہ جن کے روپ کا ورنن شیش جی اور گنیش جی بھی نہیں کر سکتے دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو اُن کی تعریف کر سکے۔

دوہا

کھیلت دؤ جھگڑن لگے بھرے پریم آہلاد	ماتو کھن اور دامنی کرت پرسپر واد

یشودا جی ان دونوں کو کھیلتے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور رادھا پیاری سے کہا کہ ہر روز یہاں آ کر میرے موہن پیارے کے ساتھ کھیلا کرو اور شیام سُندر رادھا پیاری سے ہنس کر بولے کہ تم لاج چھوڑ کر ہمارے یہاں کھیلنے آیا کرو تمہارے ساتھ کھیلنے سے میرا من بہت پرسن ہوتا ہے رادھا پیاری یہ بات موہن پیارے کی سُن کر مسکراتی ہوئی اپنے گھر چلی گئی۔

دوہا

پرم ناگری رادھکا ات ناگر ورج چند	کرت آپنی گھات دؤ بندھے پریم کے پھند

جب رادھا پیاری شرنگار کئے ہوئے اپنے گھر پہونچی تب کیرت ان کی ماتا نے پوچھا کہ تو کہاں گئی تھی اور تیرا شرنگار کس نے کر دیا ہے تب رادھا پیاری بولیں گہ میں یشودا کے گھر گئی تھی انھوں نے تمہارا اور میرے باپ کا نام پوچھ کر بہت پیار کر کے میرا شرنگار کر دیا۔

دوہا

میرے سر بینی گُہی مہندی لال بنائے	پہنائی کچ ہاتھ سے ساری نئی منگائے

اے ماتا تیل چادری اور میوہ مٹھائی میری گود میں ڈال کر مجھے بدا کیا اور تم کو ہنسی کی راہ سے گائے بجائے کر گالیاں دیں یہ بات سُن کر کیرت جی بہت خوش ہوئیں اور یہ حال برسانے گاؤں کی گوپیوں سے سُن کر یشودا جی کو ہنسی کی راہ گائے بجائے کر گالیاں دیں اور کیرت نے یشودا جی کے من کا حال جان کر سب گوپیوں سے کہا کہ میری بیٹی بجلی اور موہن پیارا شیام گھٹا کے برابر بہت من بھاون دونوں بوا ہنے ہو گیے ہیں کیرت جی کو بھی اس بات کی چاہنا ہوئی کہ رادھکا کا بواہ نند لال جی سے ہو تو بہت اچھا ہو ایسا وچار کر انھوں نے یہی بات اپنے پت ورکھبھان جی سے بھی کہی۔

دوہا

جُگل کشور سوروپ دیئد ابن سُکھ کھان	نو دولہہ دُلہن سدا رادھا شیام سُجان

ورکھبھان جی اپنی استری کی بات سُن کر خوش ہوئے اُسی طرح رادھا پیاری ہر روز نند جی کے گھر آ کر موہن پیارے سے کھیلا کرتی تھیں اور شیام سُندر بھی رادھا پیاری کے ساتھ بہت پریت رکھتے تھے اور رادھا پیاری جب کبھی کبھی اپنی گئوؤں کا دودھ دُہانے کے واسطے موہن پیارے سے کہتی تھی تب وہ

بڑے پریم سے اُن کی گئو دُودھ دیا کرتے تھے۔

دوہا	
دھین دُہاوت لاڈلی دُہت نند کو لال	سو سُکھ کا سوں جائے کہہ دیکھت برج کی بال

ایک دن رادھا پیاری شیام سُندر سے گئو دُہا کر جب دودھ لیکر اپنے گھر چلی اسوقت موہن پیارے نے اُن کی طرف دیکھ مُسکرا دیا تب رادھا پیاری وہ مُسکان دیکھتے ہی موہت ہوگئی جب راہ میں سکھیوں نے اُن سے پوچھا کہ آج تیرے گائے دُہنے والے گوال کہاں گئے جو تو نے نندلال جی سے گائے دُہائی ہے تب رادھا پیاری شیام سُندر کا نام سُنتے ہی ایسی بیہوش ہوکر گر پڑی کہ دودھ کا برتن اسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑا اور گرتے وقت سکھیوں سے بولی کہ مجھ کو کالے سانپ نے کاٹا ہے یہ بات سُنتے ہی سب سہیلیاں رادھا پیاری کو اُٹھا کر اُن کے گھر لے آئیں اور کیرت رانی سے سانپ کے کاٹنے کا حال کہدیا تب کیرت رانی نے بہت گُنی بُلا کر جھاڑ پھونک کرائی لیکن اُس کو تو پریم روپی سانپ نے کاٹا تھا اس سبب سے منتر جنتر سے کچھ فائدہ نہ ہوا جب وہ اُسی طرح پڑی رہی تب سہیلیوں نے جو اس کی پریت کا حال جانتی تھی کیرت جی سے کہا کہ نندمہر کا بیٹا بڑا گُنی ہے اُس کو بُلا کر دکھلاؤ تو اس کو آرام ہو جائے گی یہ سُن کر کیرت جی بولیں کہ ایکدن رادھکا نے آگے بھی مجھ سے کہا تھا کہ کوئی لڑکی سانپ کاٹی ہوئی کو نند کشور نے اچھا کر دیا تھا یہ بات یاد کرکے کیرت جی نے یشودا کے پاس جا کر کہا کہ میری بیٹی کو سانپ نے کاٹا ہے تم موہن پیارے کو میرے ساتھ کردو کہ وہ منتر پڑھ کر اُسے اچھا کر دے یہ سُن کر یشودا جی بولیں کہ اے بہن میرا نادان لڑکا منتر جنتر کیا جانے کسی گُنی کو بُلا کر دکھلاؤ آج تک میں نے اُس کے جنتر منتر جاننے کا حال نہیں سُنا ہے تب کیرت جی نے کہا کہ میں نے رادھکا سے ایک لڑکی کے سانپ کاٹنے اور کنھیا کے اچھا کر دینے کا حال سُنا تھا تم دیا کی راہ سے جلدی اُس کو بلا دو اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکشت جب کیرت رانی موہن پیارے کو بُلانے جا چکی تب لِلتا سکھی نے جو اُن کی پریت کا حال جانتی تھی ایک برجبالا کو موہن پیارے کے پاس جہاں پر وہ کھیلتے تھے سمجھا کر بھیجا تب اُس گوپی نے نندلال جی سے جا کر کہا۔

دوہا	
اہو مہر کے لاڈلے موہن شیام سُجان	کٹ سکھے یہ گئو دُہن ہم سے کہو نکھان

اے نند کمار آج پراتہ سمے جس کی گئو تم نے دُہی تھی وہ اس وقت بیہوش پڑی ہے کیول تمہارا نام لینے سے آنکھ کھول دیتی ہے اور اُس نے گرتے وقت یہ کہا تھا کہ مجھکو کالے سانپ نے کاٹا ہے کوئی منتر اور جنتر اس کو اثر نہیں کرتا اس لئے تم چل کر اپنی کرپا درشٹ سے اُس کا زہر اُتار دو اور تمہارا شیام رنگ دیکھکر میں جانتی ہوں کہ یہ لہر تمہارے مسکان کی اُسے چڑھی ہے جلدی چل کر اُس کو اچھی کردو اور وہ تمہارے وِرہ کی آگ میں جل رہی ہے اپنے چندر مُکھ کی شیتلتائی سے اس وِرہنی کی آگ بُجھا دو جو تم اُس کو نہ جِلاؤ گے

توہم لوگ نند جی کے دروازے پر جاکر تھارے اوپر اپنی جان دیدیں گی کیرت جی اُسکے دُکھ سے ویاکُل ہوکر یشوداجی کے پاس تم کو بُلانے گئی ہیں یہ بات سُنکر موہن پیارے نے مُسکرا کر اُس سے کہاکہ جو رادھا پیاری کو کالے سانپ نے بھی ڈسا ہوگا تو بھی میں اس کو اچھی کردوں گا ایسا کہکر اُس سکھی کو وِداکیا اور آپ اپنے گھر چلے آئے تب یشوداجی نے اُن سے ہنسکر پوچھا کہ اے بیٹا تم کچھ سانپ کاٹنے کا منتر جانتے ہو یہ سُن کر نندکمارجی بولے کہ اے میا تیری سوگند ہے میں ایسا منتر جانتا ہوں کہ جو میں سانپ کے کاٹے ہوئے کو دیکھنے پاؤں تو وہ مرنے نہ پاوے یشوداجی نے کہاکہ اے بیٹا رادھا کو سانپ نے کاٹا ہے تم کیرت جی کے ساتھ جاکر اُس کو آرام کردو شیام سُندر یہ آگیا پاتے ہی خوش ہوکر کیرت جی کے ساتھ گئے جب کیرت جی نندلال سمیت اپنے گھر پہونچیں تب رادھا پیاری کو بہت ویاکُل دیکھ کر موہن پیارے سے وِنتی کرکے کہاکہ اے نندکمار مجھکو اپنے اوپر نچھاور سمجھ کر رادھا کو اچھی کردو جیسے رادھا پیاری نے موہن پیارے کے آنے کا حال سُنا ویسے انکا ہردے ٹھنڈھا ہوکر پریم کے آنسو بہنے لگے جب شری کرشن جی نے کچھ پڑھ کر اپنی مرلی شری رادھا جی کے بدن سے چھوادی تب شری رادھا جی نے ہوش میں آکر اپنا بدن کپڑے سے ڈھانپ لیا اور شیام سُندر کو دیکھ کر اُسی وقت اچھی ہوگئیں اور اپنی ماتا سے پوچھا کہ آج کیا ہے جو اتنے آدمی یہاں اکٹھے ہوئے ہیں تب کیرت جی نے کہاکہ اے بیٹی تو سانپ کے کاٹنے سے مرنے کے برابر ہوگئی تھی تجھ کو نندلال جی نے اپنے منتر سے جِلایا ہے اُن سے تجھ کو کیا پردہ کرنا چاہیئے کیرت جی نے شری کرشن جی کو گود میں اٹھالیا۔

دوہا

اُرلگائے مکھ چوم کے پُن پُن لیت بلائے — دھنیہ کو کھ نشیمت مہر جہاں اَوتریو آئے

سورٹھ

کچھ میوہ پکوان کہیو کھان گھنشیام سو — دِدا کیھو دے پان کیرت شیام سُجان کو

اے راجہ شیام سُندر کے چلے جانے کے پیچھے وِرکھبھان جی نے آپس میں کہاکہ شری کرشن اور رادھکا دونوں آپس میں بیاہنے کے لائق ہیں اور لِلتا سکھی جو سب بھید جانتی تھیں شیام سُندر سے بولی کہ تم بڑے گُنی ہوگئے کہ رادھکا کا زہر تم نے جلدی اُتار دیا یہ منتر کبھی مت بھولنا میں تمھارا بھید اچھی طرح جانتی ہوں کہ تم نے رادھکا پر موہنی ڈال کر اُس کو اپنے وَش کرلیا ہے یہ سُن کر شیام سُندر ہنستے ہوئے اپنے گھر چلے آئے اور یشوداجی رادھاجی کے آرام ہونے کا حال سُن کر بہت خوش ہوئیں اور موہن پیارے کو گود میں اٹھا کر پیار کرنے لگیں۔

دوہا

کاروشت نندرائے کو جاکی لیلا نِت — اُن ہی کو یہ دُشت ہیں جن کو اچول چِت

سورٹھ

دھن دھن نرج کی بال دھنیہ دھنیہ برج گوال سب — جنکے سنگ نندلال دُہت چراوت دھینو نت

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت ایک دن شیام سُندر پراتہ سمے گوال بالوں کو ساتھ لئے ہوئے کلیوا باندھے بچھڑے چرانے بن میں گئے وہاں بچھڑوں کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا اور کھریا او گیرو سے گوال بالوں سمیت اپنے بدن پر چتر کاری اور بہت طرح کا پھولوں کا گہنا بنا کر پہن لیا اور پشو پکشی آدک کی بولیاں بول کر آپس میں کھیلنے لگے۔

دوہا

کبھوں گاوت سکھن سنگ کبھوں بجاوت بین ۔ دھوری دھوم نام لے کبھوں بلاوت دھین

اے راجہ اُسی وقت اگھاسر راکشس کنس کا بھیجا ہوا شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے آیا اور اجگر سانپ کا روپ ایسا لمبا اور چوڑا بنا کر راستے میں بیٹھا کہ نیچے کا اونٹھ زمین پر اور اوپر کا اونٹھ آسمان میں جا لگا جب اچانک میں شیام سُندر گوال بالوں سمیت جہاں وہ اژدہا مُنھ پھیلائے اور گھات لگائے بیٹھا تھا جا نکلے تب موہن پیارے نے گوال بالوں سے کہا کہ جدھر یہ پہاڑ کی سی کندرا دکھلائی پڑتی ہے ادھر مت جانا اے راجہ سب گوال بال شیام سُندر کے منع کرنے پر بھی بچھڑوں سمیت اُسی طرف چلے گئے اور اُس اجگر کو جو چار کوس کا چوڑا تھا دیکھ کر آپس میں کہنے لگے کہ یہ پہاڑ ایسا کیا معلوم ہوتا ہے جب اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے اور بچھڑے چراتے اُس کے پاس پہونچے تب ایک لڑکا بولا کہ اے بھائی یہ بڑی ڈراونی کھوہ دکھلائی دیتی ہے اس کے اندر مت جاؤ یہ سُن کر توک نام لڑکے نے کہا کہ آؤ اس کھوہ کے بھیتر چلیں کیونکہ نند نندن ہمارے ساتھ ہیں ہم کو کس کا ڈر ہے جو یہ راکشس بھی ہوگا تو بکاسُر اور پوتنا سُر کی طرح مارا جائے گا جب سب گوال بال ایسا کہتے اور موہن پیارے کا منھ دیکھتے تالی بجا کر اُس اجگر کے مُنھ میں گئے تب اگھاسُر نے ایسی سانس کھینچی کہ سب گوال بچھڑوں سمیت اُس کے پیٹ میں چلے گئے اُس وقت اگھاسُر نے وچارا کہ آج شیام اور بلرام کو ماروں تو بکاسُر اپنے بھائی اور پوتنا اپنی بہن کا بدلا لیکر اُن کے نام پر ترپن کروں یہ حال اُس کا دیکھ کر شری کرشن جی نے اپنے من میں کہا۔

دوہا

گوال بال بچھڑے اسبے پڑے اگھاسُر منھ آئے ۔ ان سبھن کی مات سوں کہا کہوں گو جائے

سوائے میرے اور کوئی دوسرا رکشا کرنے والا ان کا نہیں ہے اس لئے مجھے بھی راکشس کے مُنھ میں جا کر ان کا پران بچانا چاہیئے جب ایسا وچار کر شیام سُندر بھی اجگر کے مُنھ میں چلے گئے تب اُس اجگر نے بہت خوش ہو کر منھ اپنا بند کر لیا یہ حال دیکھ کر سب دیوتا لوگ چنتا کرنے لگے اور راکشس اور دیتیہ لوگ جو کنس کے متر تھے خوش ہوئے۔

دوہا

ماکھن پربھو کینھو ہبھی بال شریر وشال ۔ سانس بیال کی روک کے تراس دیو تیہہ کال

اے راجہ جب شری کرشن کے بدن بڑھنے سے سانس چلنی اُس سانپ کی بند ہوگئی تب جان اُس کی برہمانڈ یعنی سر توڑ کر نکل گئی اور شیام سُندر سب گوال بال اور بچھڑوں سمیت جیوں کے تیوں اُس اجگر کے پیٹ سے باہر نکل آئے۔

اُس وقت دیوتوں نے بہت خوش ہو کر ورِنداابن بہاری پر پھول برسائے اور راکشس اور دیوتہ لوگ یہ مہا شیام سُندر کی دیکھ کر سوچ کرنے لگے اور چیتنیہ آتما اُس اجگر کا پہلے آکاش میں جا کر پھر وہاں سے پلٹ کر کرشن بھگوان کے منھ میں سما گیا۔

دوہا

اگھاسُر برمبھ پرتاپ سے ترت ہوئو تاپ مِٹ جانہہ	تاہِ پاپ کیسے رہے آپ جاہِ مُکھ مانہہ

اے راجہ اس طرح راکشس کی مُکت دیکھتے ہی دیوتوں نے شری کرشن جی کو پورن برہم جان کر اُنکی استُتی کی اور سب گوال بال شیام سُندر سے کہنے لگے کہ تم نے اس راکشس کو مار کر ہم لوگوں کا پران بچایا نہیں تو آج ہمارے مرنے میں کچھ باقی نہیں رہا تھا یہ سُن کر شری کرشن جی بولے کہ اے بھیّا میں نے تمھاری سہائتا سے اس راکشس کو مارا جو تم لوگ نہ ہوتے تو یہ راکشس مجھ سے مارا نہ جاتا ایسا کہکر شیام سُندر گوال بالوں کے ساتھ کھیلنے لگے۔

دوہا

گاوت کھیلت ہنست سب سکھا ورِندئے ساتھ	ورنداابن کے کُنج میں ورِنداابن کے ناتھ

اور بدن اُس اجگر سانپ کا سوکھ کر پہاڑ کے برابر اُس جگہ پڑا رہا کبھی گوال بال اُس کھال کے بھیتر گھُس کر اور کبھی اُس کے اوپر چڑھ کر کھیلا کرتے تھے اور اُس راکشس نے مرتے وقت مرلی منوہر کا دھیان کیا تھا اِس سے پرم پد کو پہونچا اے راجہ پرکشت تم یہ بات وشواس کر کے جانو جو لوگ مرتے وقت دھیان نارائن جی کا کرتے ہیں ان کی مُکت ہونے میں کچھ سندیہ نہیں اور شری کرشن جی نے پانچ برس کی عمر میں اگھاسُر کو مارا تھا برس دن کے پیچھے اُس کے مارے جانے کا حال گوال بالوں نے اپنے اپنے گھر کہا اتنی کتھا سن کر راجہ پرکشت نے پوچھا کہ اے سوامی برس دن یہ حال نہ کہنے کا کیا سبب تھا۔

ادھیائے تیرھواں

برہما جی کا گوال بال اور بچھڑوں کو چُرا لے جانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ تو بڑا بھاگیہ وان ہے کس واسطے کہ پرمیشور کی کتھا میں تجھ کو ہر روز زیادہ پریت ہوتی جاتی ہے اگھاسُر کے مرنے کے پیچھے موہن پیارے نے گوال بالوں سے کہا کہ یمنا کنارے یاد پہنچا

اجگر کا شریر بہت اچھا پڑا ہے اُس کے اوپر چڑھ کر ہم لوگوں کو کھیلتے اور بچھڑوں کو چرتے ہوئے دیکھنے کا سُکھ بہت ہوا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجن گوال بالوں کے بھاگیہ کی بڑائی کرنے کو کِس کی سامرتھ ہے وہ لوگ دن رات کھانا اور پینا ورِندابن وہاری کے ساتھ رکھتے تھے اور سب کوئی درختوں کے سایہ میں بیٹھ کر اپنا اپنا بدن ویکنٹھ ناتھ کے بدن سے چھواتے تھے یہ سب پدوی برہما آدک دیوتوں کو بھی ملنا کٹھن ہے اور گوال بالوں کا سُکھ دیکھ کر دیوتا لوگ سِہاتے تھے جب شری کرشن جی نے اگھاسُر کو مارا تب گوال بالوں نے بچھڑوں سمیت آگے جا کر جمنا میں اسنان کیا اور کدم کے نیچے کھڑے ہو کر اور مرلی بجا کر گوال بالوں سے کہا کہ اے بھائیو یہ اچھا رمنیک استھان ہے اسی جگہ بیٹھ کر کلیوا کر لو یہ بات سُنتے ہی گوال بال وہاں ٹھہر گئے۔

دوہا

تہاں چھاک سب گھرن سے آئی بھر بھر بھار ۔ پیشمت پٹھیو کانھ کو وینجن بہت پرکار

سب گوال بالوں نے ڈھاک کے پتے لا کر پتّل اور دونے بنائے اور اپنا اپنا کلیوا نکال کر پتّل آدک میں پرس لیا بیچ میں مرلی منوہر اور اُن کے چاروں طرف گوال بال کھانے کے واسطے بیٹھے اور بھوجن کرتے وقت شیام سُندر نے بانسری کو کمر میں کھونس کر لکٹیا کو بغل میں دبا لیا جب ورج ناتھ جی نے پہلے آپ کور اٹھا کر منھ میں ڈالا تب پیچھے کو سب گوال بال بھوجن کرنے لگے اُس وقت مرلی منوہر مکٹ ساجے پیتامبر پہنے بنمالا گلے میں ڈالے لکٹیا دبائے بہت طرح کے بھوجن بائیں ہاتھ میں رکھّے ہنستے ہوئے اپنا جوٹھا داہنے ہاتھ سے سب گوال بالوں کو کھلانے لگے اور گوال بالوں کی پتّل پر سے ان کا جوٹھا اٹھا کر آپ کھاتے تھے اور اسکے کھٹے میٹھے کا سواد آپس میں کہکر ایسا آنند کر رہے تھے کہ جسکا حال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

دوہا

گوال بال میں بیٹھ کے ماکھن پربھو ورِجناتھ ۔ ماکھن روٹی ہاتھ لے کھات جات اک ساتھ

اُس منڈلی میں من ہرن پیارے چندرما کی طرح اور سب گوال بال تارا روپ شوبھایمان دکھلائی دیتے تھے اُس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے وِمانوں پر بیٹھے ہوئے یہ سُکھ دیکھ کر آپس میں کہنے لگے کہ بڑا بھاگیہ ان گوال بالوں کا ہے جن کو سچدانند پربرہم اپنا جوٹھا کھلا کر ان کا جوٹھا آپ کھاتے ہیں یہ سُکھ ہم لوگوں کو سوپن میں بھی نہیں ملتا اور کسی کسی من اور دیوتا نے برہما جی سے کہا کہ اے مہاراج ہم کو بڑا سندیہہ ہے کس واسطے کہ ہم لوگ یگیہ میں بڑی پوِترتا سے سامان بنا کر پرمیشور کا بھوگ لگاتے ہیں تِسپر بھی ویکنٹھ ناتھ جلدی وہ بھوگ قبول نہیں کرتے اور تم شری کرشن جی کو پربرہم پرمیشور کا اوتار کہتے ہو سو وہ گوال بالوں کا جوٹھا اٹھا اٹھا کر کھاتے ہیں اس لئے ہم کو تمھارے کہنے کا وِشواس نہیں آتا یہ سُن کر پرمیشور کی مایا سے برہما جی کو بھی سندیہہ پیدا ہوا تب برہما جی نے کہا کہ میں ابھی گوال بال اور بچھڑے ہر کر ان کی پریکشا لیتا ہوں اگر وہ پربرہم پرمیشور کا اوتار ہوں گے تو اپنی مایا سے دوسرے بچھڑے اور گوال بال بنا لیں گے یہ کہکر برہما جی ورِندابن میں گئے

اور چرتے ہوئے بچھڑوں کو چرُا لے گئے جب سب گوال بالوں نے چرتے ہوئے بچھڑوں کو نہیں دیکھا تب شری کرشن جی سے کہا کہ ہم لوگ تو بیٹھے ہوئے کلیوا کرتے ہیں اور بچھڑے دکھلائی نہیں دیتے نہ معلوم چرتے چرتے کدھر چلے گئے یہ سُنکر مرلی منوہر نے کہا کہ اے بھائی تم لوگ بے کھٹکے ہوکر بھوجن کرو میں جاکر بچھڑوں کو گھیرے لاتا ہوں ایسا کہکر موہن پیارے بچھڑے ڈھونڈھنے گئے جب بن میں جاکر بچھڑوں کو نہیں دیکھا تب پربرھم پرمیشور انتریامی نے معلوم کیا کہ میری پریکشا لینے کے واسطے برھما سب بچھڑوں کو ہر لے گیا ہے یہ سمجھ کر ویکنٹھ ناتھ برھماجی کا سندیہ مٹانے کے واسطے اپنی مایا سے اُسی رنگ اور روپ کے اُتنے ہی دوسرے بچھڑے بنا کر وہاں لے آئے جب اُس کدم کے نیچے جہاں گوال بالوں کو چھوڑ گئے تھے پہونچے تب گوال بالوں کو بھی وہاں نہ دیکھ کر اپنی مہما سے جانا کہ برھما نے اُن کو بھی ہر لیجاکر پہاڑ کی کندرا میں چھپا دیا ہے ایسا سمجھ کر دیا سندھو کرشن چندر جی نے اپنے من میں کہا کہ جو سب گوال بال اپنے اپنے گھر نہ جاوینگے تو ان کے ماتا پتا بہت دُکھ پاوینگے ایسا وچار کر دیا ساگر شری کرشن چندر جی ترلوکی ناتھ نے اپنی پربل مایا سے اُتنے ہی گوال بال اُسی رنگ روپ چال ڈھال اور بولی اور ویسے ہی گہنے اور کپڑے کے اور بنائے جب شام کے وقت موہن پیارے سب گوال بال اور بچھڑوں کو جو اپنی مایا سے بنائے تھے ساتھ لئے ہنستے بولتے کھیلتے ہوئے ورندابن میں آئے تب سب گوال بال اور بچھڑے اپنے اپنے گھر چلے گئے اور بچھڑے اپنی اپنی ماتا کا دودھ پینے لگے اور گوالنوں نے اپنے اپنے لڑکوں کو بڑے پریم سے اُبٹن اور تیل مل کر نہلایا اور شیام سندر کی مایا سے کسی کو گوال بال اور بچھڑے ہر جانے کا بھید معلوم نہیں ہوا اور سب گوال بالوں کے ماتا اور پتا اور گئوویں اپنا اپنا لڑکا اور بچھڑا جان کر بہت بہت پریت اُن سے کرنے لگیں۔

	دوہا	
ماکھن پر بہو رچنا رچی تنک بچی نہیں ریکھ		وہی بھیس سب دیکھئے پر کچھ پریت بسیکھ

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت برھما جی برہم لوک میں جاکر گوال بال اور بچھڑوں کے ہر لانے کا حال بھول گئے اور ورندابن وہاری ہر روز مایا روپی گوال بال اور بچھڑوں سمیت جنگل میں نئی نئی لیلا کرتے تھے ایک دن شیام سُندر انھیں بچھڑوں کو گوبردھن پہاڑ کے نیچے چرانے لے گئے ان بچھڑوں کی ماتا گئوویں جو گوبردھن پہاڑ پر چرتی تھیں ان کو دیکھتے ہی ایسی دوڑیں جیسے ساون بھادوں کی ندی بڑے زور سے بہتی ہے گوالوں نے لاٹھی سے دھمکا کر گئوؤں کو بہت روکا لیکن وہ نہ مان کر اپنے اپنے بچوں کے پاس چلی آئیں اور دوسرا بچہ پیدا ہونے پر بھی مایا روپی بچھڑوں کو دودھ پلانے لگیں اور گوال لوگ بھی اپنے اپنے لڑکوں کو گود میں اٹھا کر پیار کرنے لگے یہ حال دیکھ کر بلرام جی نے جو بچھڑے اور گوال بال ہرنے کے دن شری کرشن جی کے ساتھ نہیں تھے وچار کیا کہ ہم نے ایسی پریت گوال بالوں اور گئوؤں میں کبھی نہیں دیکھی اس میں کچھ پرمیشور کی مایا معلوم ہوتی ہے ایسا وچار کر بلرام جی نے دھیان کر کے جو دیکھا تو سب گوال بال و

بچھڑے ان کو شری کرشن روپ دکھلائی دیے تب انھوں نے شری کرشن جی سے پوچھا کہ اے بھیا پہلے کے گوال بال اور بچھڑے کیا ہوئے یہ سب گوال بال اور بچھڑے تو مجھ کو شری کرشن روپ دکھلائی دیتے ہیں یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی سب حال برھما جی کا کہکر بولے کہ اے بلداؤ بھیا برس دن سے میرا یہی حال ہے اے راجہ جب اسی طرح برس دن مرت لوک کا بیت گیا تب برھما جی لڑکے اور بچھڑے ہر لانے کا حال یاد کرکے بولے کہ دیکھو میری ابھی ایک ساعت نہیں بیتی ہے اور آدمی کا برس لون بیت گیا اب چل کر دیکھنا چاہیئے کہ بالک اور بچھڑے بنا شری کرشن اور ورِندابن باسیوں کی کیا دشا ہوئی ہوگی ایسا وچار کر برھما جی پہلے اس پہاڑ کی کندرا میں گئے تو گوال بال اور بچھڑوں کو نیند میں بے ہوش دیکھا پھر وہاں سے ورِندابن میں آئے تو اسی روپ کے گوال اور بچھڑے شری کرشن جی کے ساتھ دکھلائی پڑے تب برھما جی نے آشچریہ مان کر من میں کہا کہ کندرا میں سے گوال بال اور بچھڑے یہاں کس طرح آئے یا شری کرشن جی نے اپنی مایا سے نئے پیدا کئے یہ سندیہ چھڑانے کے واسطے برھما جی پھر کندرا میں گئے تو وہاں گوال بال اور بچھڑوں کو اُنھوں نے اُسی طرح سوتے ہوئے پایا جب پھر وہاں سے ورِندابن میں آئے تو کرشن بھگوان کی مایا سے کیا دیکھا کہ جتنے گوال بال شیام سُندر کے ساتھ میں تھے وہ سب چترُبھجی روپ بیجنتی مالا اور کریٹ مکٹ اور پیتامبر آدِک پہنے وِشنو بھگوان کے برابر براجتے ہیں اور ایک چترُبھجی روپ کے سامنے برھما جی اور مہا دیو جی اور اندر آدک دیوتا ہاتھ جوڑے استُت کرتے ہوئے دکھلائی دیے اور آٹھوں سِدّھ اور گنگا جی وغیرہ اپنا اپنا رُوپ دھارن کئے ان کے سامنے کھڑے ہیں اور ان میں کوئی برھما آٹھ سر کے اور کوئی برھما سولہ سر کے دکھلائی دیئے اور اندر کی اپسراؤں کو ناچتے اور گندھربوں کو گانا سُناتے اُن کے سامنے دیکھا اور وہاں سب پشو پکشی اور برکش برھما جی کو چترُبھجی روپ دکھلائی دیئے اور وہاں شیر اور بکری وغیرہ جیوں کو نِربیر دیکھا اے راجہ پریکشت یہ مہا مایا روپی گوال بالوں کی دیکھتے ہی برھما جی نے گھبرا کر اپنی آنکھیں بند کرلیں اور تصویر کی طرح چُپ چاپ کھڑے ہو رہے اور سارا گیان اور دھیان اور ابھمان بھول گیا اور مارے ڈر کے کانپنے لگے جب شیام سُندر انتریامی نے جانا کہ برھما اپنی کرنی سے بہت لجّت ہو کر اتِ دیاکُل ہوا تب انھوں نے مایا روپی گوال بالوں کو انتردھیان کر دیا اور آپ اکیلے کرشن روپ کھڑے رہے۔

دوہا

سوہ دِکل اتِ دیکھ کے سُندر شیام سُجان ۔ پرگٹ کیو جن جان بِنج وِدھ کے اُریں گیان

سورٹھا

ہردے بھیو تب شدّھ یہ پورن اوتار ہر ۔ دھگ دِھگ میری بُدھ بیر بڑھایو کرشن سوں

اے راجہ جب ویکنٹھ ناتھ کی کرپا سے برھما جی کے ہردے میں گیان ہوا تب وہ ہنس پر سے اترے اور اپنے چاروں سر شری کرشن جی کے چرنوں پر دھر دیے اور ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

دوہا

میں اپرادھی ہین مت پریو موہ کے جال (کم عقل)
تم کرت دوش نہ مانئے تم پربھ دین دیال (میرے کرنے کا قصور)

سورٹھا

کہہ جانوں تو بھیو مین برھما نھسر دیکھو
تم دیون کے دیو آدی سناتن اجت آج

دوہا

گرُنا کرُ روُ یوُ ھا کہا سکے گن گا سے
ورگ جل سے دھوے منو ماکھن پربھو کے پائے

اے راجہ پریکشت برھماجی نے رو کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے دینا ناتھ آپنے کرپا کرکے میرا ابھمان دور کیا ایسا گیان کسی کو نہیں ہے جو آپکے چرتر اور لیلا کو جان سکے سب جگت کو آپ کی مایا نے موہ لیا ہے دوسرا کوئی ایسا نہیں ہے جو آپ کو موہ سکے اور آپ کرتا پُرش ہو کر مجھ ایسے انیک برہما اور برہمانڈ آپکے ایک ایک روئیں میں بندھے ہیں جس طرح گولر کے برکش میں گولر کے پھل لگے ہوتے ہیں تو پھر میں کون گنتی میں ہوں اے دین دیال میرا اپرادھ چھما کیجئے۔

دوہا

ھوں اسادھیہ ات ہین مت تم گت اگم اگادھ
ماکھن پربھ پرچو کیو مہا اپرادھ

جب اسی طرح بہت سی استت برھماجی نے کی تب ورجناتھ جی نے ہنسکر کہا کہ اے برھما تم سب جگت کو پیدا کرتے ہو تسپر بھی تم کو میری مایا لگی ہے یہ سُنکر برھماجی نے ونے کیا کہ اے مہا پربھو آپ کا بھید کوئی نہیں جان سکتا ہے آپ کی مایا ایسی زبردست ہے جس نے کسی کو نہیں چھوڑا یہ دین وچن سُنتے ہی شیام سُندر نے برھماجی کا سر اپنے چرنوں پر سے اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور کرپا کر کے اپنے ہاتھ سے برھماجی کے آنسو پونچھ دیے۔

دوہا

یدپی پیو اُٹھائے کے ماکھن پربھ اُر لائے
تدپ رہیو لجائے کے درگ اِر شیش نوائے (آنکھ [illegible] سر جھکا کر)

جب برھماجی نے شری کرشن کی کرپا اپنے اوپر دیکھی تب گوال بال اور بچھڑوں کو وہاں لا دیا۔

ادھیائے چودھواں

برھماجی کا شری کرشن جی کی اُستُت کرنا

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جب برھماجی نے شری کرشن کو اپنے اوپر پرسن دیکھا تب اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے ہاتھ جوڑ کر یہ استُت کی کہ میں آپ کے شیام گھٹا ایسے روپ کو جو بجلی کے برابر چمکتا ہوا پیتامبر پہنے اور مور مُکٹ اور پھولوں کی مالا دھارن کئے وراجمان ہے ڈنڈوت کرتا ہوں اور بانسری اور لکٹیا لئے ہوئے موہنی مورت پر نچھاور ہوتا ہوں آپ سب جگت کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے وسودیو جی کے

بیٹے ہیں اور یہ بدن آپ کا پانچ تتو سے نہیں بنا ہے اپنی اچھا سے یہ روپ آپ نے دھارن کیا ہے میں برہما جنے
پر بھی آپ کے اس روپ کی مہا کو نہیں جانتا تو دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کے اننت روپ سگن کا بھید
جان سکے بغیر گیان کے ابھیاس سے آپ کی مہا کو کوئی آدمی نہیں جان سکتا جو کوئی منسا واچا کرمنا سے آپ کی شرن
میں ہو رہتا ہے وہی کچھ آپ کے بھید کو پہونچ کر مکت پدوی کو پاتا ہے میں آگ کی چنگاری کے برابر ہوں اپنی
اگیانتا سے آپ کے مایا موہ میں لپٹ کر میں نے بالک اور بچھڑے چرالئے تھے اور آپ اگن کے سموہ (ذخیرہ) ہیں
میرا اپرادھ چھما کیجئے چنگاری کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو آگ کے ڈھیر سے برابری کر سکے اور آپ سب سے الگ ہیں اور
سنساری وستو آپ کی مایا سے پیدا ہوتی ہے اور آد اور مدھیہ اور انت میں آپ کی مایا کا پرکاش رہتا ہے سو لئے
آپ کے دنیا کی سب چیزیں مٹ جاتی ہیں میں نے اگیانتا سے آپ کی پریکشا لینی چاہی تھی سو بہت سے برہما اور
مہادیو آدک دیوتوں کو گوال بالوں کے سامنے ہاتھ جوڑ کے کھڑے دیکھ کر اپنے دنڈ کو پہونچ گیا اب میں آپ کی شرن میں
آیا ہوں میرا اپرادھ چھما کیجئے جس طرح لڑکا اپنے باپ کی گود میں بیٹھ کر بہت انوچت کرتا ہے لیکن باپ اس کا پریم
کی راہ سے کچھ برا نہیں مانتا اور پیٹ میں لات مارنے سے ماتا لڑکے سے کچھ ناراض نہیں ہوتی اسی طرح مجھ
اگیان اپنے بالک کا اپرادھ آپ چھما کیجئے کہ آپ کے براٹ روپ میں چودھوں لوک کا ویوہار رہتا ہے اور
آپ چھوٹے سوروپ سے چینٹی کے بدن میں بھی ویاپک رہتے ہیں میں نے اپنے کو جگت کا پیدا کرنے والا سمجھا تھا
اسی کارن بجت ہوا اور سنسار کے سب بیوہار سوپن کے برابر جھوٹے ہیں کیول ایک آپ اوناشی پرش
آنند سوروپ سدا بنے رہتے ہیں اور آپ کی مایا آپ کو نہیں ویاپتی ہے اپنے چرنوں کی بھکتی مجھ کو دیجئے اور
اس ورج کی گائے اور گوالنوں کا دھنیہ بھاگیہ ہے جن کا دودھ آپ بالک اور بچھڑا روپ ہو کر پیتے ہیں یگیہ
اور ہوم سے آپ کا پیٹ نہیں بھرا تھا سو ورج کی گائے اور اہیریوں نے اپنا دودھ پلا کر بھر دیا میری کیا
سامرتھ ہے جو ورج واسیوں کے بھاگیہ کی بڑائی کر سکوں ۔

سورٹھا

بھکتن کے سکھدان بھکت بچھل بھگوان ہر ناری پرش سمان پریم بھاؤ کے وش سدا

اے مہا پربھو آپ ایسے دین دیال ہیں کہ جنے اپنی اگیانتا سے آپ کا اپرادھ بھی کیا اس پر بھی آپ نے
دیال ہو کر گیان روپی دیپک اس کے ہردے میں روشن کر دیا سنساری جیووں کو آپ کی بھکت اور اسمرن
کے سوائے اور کوئی دوسری راہ بھوساگر پار اترنے کے واسطے اچھی نہیں ہے اس لئے سب کو اچت ہے کہ آپ کے
سگن روپ کا دھیان اور آپ کے نام کا اسمرن اور آپ کے اوتاروں کی لیلا اور کتھا پریم سے سنا کریں اور
ایک ساعت بھی آپ کو نہ بھلاویں تب ان کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہوگا لیکن بغیر کرپا اور دیا کرنے
آپ کے کسی کا چت آپ کے چرنوں میں نہیں لگتا اسلئے ہمیشہ اپنے سچے من سے آپ کی دیا اور کرپا کا بھروسا رکھنا
چاہیئے اے پربرہم پرمیشور ورندابن میں جتنے جیو جڑ و چیتنیہ ہیں ان کی بڑائی کوئی نہیں کر سکتا آدمی اس واسطے

تپ اور جپ کرتا ہے کہ جس میں ہم دیوتا ہوں اور دیوتوں کی یہ اِچھا آٹھوں پہر رہتی ہے کہ آپکے چرنوں کی سیوا
کریں اور دن رات آپ کا چندر مکھ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو سُکھ دیں لیکن یہ بات دیوتوں کو نہیں ملتی جو آپ کی
کرپا سے ورنداین واسیوں کو سہج میں ملی ہے اور دیوتوں کی یہ سامرتھ نہیں ہے کہ ورج واسیوں کی برابری
کر سکیں آپ کے آد اور انت کو وید بھی نہیں جانتا اور بڑے بڑے رشیشوروں اور منیشوروں کو آپ کا درشن
دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا اور ہم اور شری مہادیو جی آدک دیوتا اور رشیشور دن رات آپکے چرنوں کا دھیان
ہردے میں رکھ کر یہ ابھلاشا رکھتے ہیں کہ آپ کے چرنوں کی دھول ملتی تو اس کو اپنے ماتھے پر لگاتے
لیکن ہم کو وہ جلدی نہیں ملتی اور یشودا جی آپ کو دن رات گود میں کھلاتی ہیں اور گوال بالوں کے ساتھ آپ
بچھڑے چرا کر یہ سب لیلا ہر بھگتوں اور سب جیوں کے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے کرتے ہیں جو میں جنم بھر
ورنداین واسیوں کے بھاگیہ کی بڑائی کروں تو بھی اس کا ورنن نہیں ہو سکتا اور سب برج واسی اپنا تن من دھن آپ پر
نچھاور سمجھتے ہیں کیول مکت دے کر آپ اُن کی سیوا سے اُرِن نہیں ہو سکتے کس واسطے کہ آپ نے تو پوتنا اور اگھاسُر
آدک راکشسوں کو جو آپ کا پران لینے کے واسطے آئے تھے اُن کو بھی مکت دی ہے جو مجھ کو آپ ورج میں
گھاس یا مٹی کا بھی جنم دیتے تو میں آپ کے چرن پڑنے سے کرتارتھ ہو جاتا۔

دوہا

شری ورنداین سم نہیں تہون لوک میں اور	ماکھن پیر ٹھ کھیلیں سدا اِت چھپ بسے تہہ ٹھوڑ
کراستت بِدھ گدگد وچن درگ جل پُلک شریر	پڑے چرن پہنچ بہر ودھ اِت پریم ادھیر

سورٹھا

تب ہنس بولے شیام گرب پرہاری بھگت ہت	جاہو آپنے دھام وچن ہمارو مان اب

اے راجہ پریکشت جب برھما جی نے بہت ونتی کر کے یہ استُت شیام سندر ورنداین وہاری کی کی تب شری
ورجناتھ جی نے برھما جی کا سر اپنے چرنوں پر سے اٹھایا اور کہا کہ اے برھما تم برج بھوم کی پرکرما کرتے ہوئے اپنے
لوک کو جاؤ تب برھما جی شیام سندر سے ودا ہو کر چوراسی کوس ورج بھوم کو دہنا ورت پرکرما کر کے برہم لوک کو
چلے گئے اور موہن پیارے پہلے بچھڑوں کو ساتھ لئے ہوئے گوال بالوں کی منڈلی میں جہاں وہ کلیوا کر رہے تھے
آپہونچے لیکن ہر اِچھا سے برس دن بیتنے پر بھی کسی گوال بال نے اپنے ہر جانے کا بھید نہیں جانا اور
وہ لوگ شیام سُندر کو دیکھتے ہی کہنے لگے کہ اے بھائی تم سب بچھڑے ایسی جلدی ڈھونڈھ کر لے
آئے کہ ہم نے ابھی اچھی طرح بھوجن بھی نہیں کیا یہ سُن کر شری کرشن جی بولے کہ اے بھائیو سب بچھڑے
نزدیک چرتے ہوئے مل گئے ہیں جلدی ان کو اکٹھا کر کے لے آیا ایسا کہکر شیام سُندر نے گوال بالوں کے
ساتھ بھوجن کیا جب شام ہوئی تب ان سے کہا کہ اب گھر چلو یہ بات سنتے ہی سب کوئی گھر کو چلے اس وقت
ورنداین وہاری نے ایسی مُرلی بجائی کہ سب جڑ اور چیتنیہ اُس کی آواز سُن کر موہت ہو گئے اور جب ورنداین کے

پاس پہونچے تب سب ورِجبالا مُرلی کی دھون سُن کر اپنے اپنے گھر سے دوڑی آئیں اور من ہرن پیارے کا درشن کر کے اپنی اپنی آنکھوں کو سُکھ دیا اور دن بھر گوپیوں کا یہ نیم تھا کہ جس وقت ورِندابن وِہاری بچھڑے چرانے جاتے تھے تب اُن کے گنوں کی چرچا آپس میں کر کے دن کاٹتی تھیں جب شام کے وقت ورِندابن وِہاری بن سے آتے تھے تب اُن کے چندر مُکھ کی چمک دیکھ کر اپنے ہردے کی تپن بجھاتی تھیں۔

	دوہا	
ماکھن پربھو کو روپ اِس پریم بہت سُکھ پائے		پیویں ورِجواسی بنے چیوت ترِشنا بجھائے

اے راجہ اُس دن گوال بالوں نے اُگھاسر کے مارے جانے کا حال اپنی ماتا اور پِتا اور نند اور یشودا جی سے کہا یہ حال سنتے ہی یشودا جی پچھتا کر کہنے لگیں کہ میرے منع کرنے پر بھی کنھیا بن کا جانا نہیں چھوڑتا کئی مرتبہ اس کا پران راکشسوں کے ہاتھ سے بچا ہے تس پر بھی نہیں ڈرتا ہے۔

	دوہا	
جنم جھیو ہے شیام کو تب سے یہی اُپادھ		کہا ہوئے ہرے یتن ودھ گت اگم اگادھ

اُس دن بھی یشودا جی نے بہت سا دان اور دکشنا موہن پیارے کے ہاتھ سے دلا کر بڑی خوشی منائی اے راجہ جو کوئی شری کرشن جی کے بال چرتر کو جو پانچ برس کی عمر تک کیا ہے سچے من سے کہے یا سُنے اُس کے پاس کبھی کوئی چِنتا نہ آوے گی اور دُنیا میں منوکامنا پا کر انت سمے مُکت پاوے گا اتنی کتھا سُنکر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے سوامی اتنی پریت گوپ اور گوپیوں کو شیام سُندر کی جو اپنے بیٹوں سے بھی اُن کو بہت پیارا جانتے تھے کِس سبب سے تھی شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ دنیا میں سب کو بیٹا اور دھن بہت پیارا ہوتا ہے لیکن اپنا پران اُن سب سے بھی زیادہ پیارا ہوتا ہے جس طرح گھر میں آگ لگتے وقت آدمی اپنے مقدور بھر بیٹے اور مال کو بچاتا ہے اور جب اُن کو بچا نہیں سکتا تب اپنا پران لے کر بھاگ جاتا ہے اُسی طرح شیام سُندر سب جیووں کے پران تھے اُسی سے سب ورِجواسی شری کرشن جی کو اپنے پران سے زیادہ پیارا جانتے تھے اور انھوں نے اپنی مایا سے سب کا چت موہ لیا تھا۔

	دوہا	
ماکھن پربھو بھگوان ہیں گھٹ گھٹ ویاپک سوے		سب کے جیون پران ہیں کیوں نہیں پریتم ہوئے

ادھیائے پندرھواں

بلرام جی کا دھینک راکشس کو مارنا

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب شیام سُندر کو آٹھواں برس لگا تب ایک دن انھوں نے یشودا جی

سے کہا کہ اے متیا اب میں بن میں گئو چرانے جاؤں گا تو نند بابا سے کہدے کہ وہ مجھے جانے دیں جب یشودا جی
نے یہ بات نند جی سے کہی تب انھوں نے اچھی ساعت پوچھکر دس ہزار گئو دین شری کرشن جی کے ہاتھ سے
دان کرائیں اور کارتک سُدی اشٹمی کو انھیں گئو چرانے کے لئے بھیجتے وقت یہ بات کہی کہ اے بیٹا تم بن میں گوالوں کیساتھ
رہنا اور گوالوں کو بلا کر سمجھا دیا کہ اے بھائیو آج سے شیام اور بلرام کو بھی گئو چرانے کے واسطے اپنے ساتھ لے جایا کرو
پر ان کو بن میں اکیلا نہ چھوڑنا یہ کہکر نند جی نے دونوں بھائیوں کو دہی کا تلک لگا کر وِدا کیا جب شیام سُندر گوال
اور گائے سمیت ورِندابن میں پہونچے تب وہاں پر ایک پکّا تالاب نرمل جل سے بھرا ہوا بہت شوبھائمان دیکھکر گئوؤں
کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا اور آپ گوال بالوں کے ساتھ آنند سے کھیلنے لگے کبھی گوال بالوں سے کہتے تھے کہ میں
تمھاری ہتھیلی پر اپنا ہاتھ مار کر بھاگتا ہوں تم پیچھے دوڑ کر مجھے پکڑو اور کبھی کسی گوال کو ہاتھی اور کسی کو گھوڑا بنا کر اسپر
چڑھکر کہتے تھے کہ تم ہاتھی اور گھوڑے کی بولی بولو اور کبھی آپ گئوؤں کے پاس جا کر شیر کی بولی بول کر ان کو ڈراتے تھے
اسی طرح بہت سی لیلا کر کے سب کو سُکھ دیتے تھے اُس وقت ورِندابن وِہاری نے اُس بن کی شوبھا دیکھ کر شری
داما آدِک گوالوں سے کہا کہ تم لوگ چیتنیہ چولا آدمی کا پا کر بلداؤ جی کی مہما نہیں جانتے دیکھو اس سُندر استھان پر
درخت جڑ روپ ہو کر بھی جھکے ہوئے بلرام جی کے چرنوں کو ڈنڈوت کرتے ہیں اُن کو یہ اچھا ہے کہ جو ہم جڑ روپ
سے چھوٹ کر آدمی کا چیتنیہ چولا پاتے تو بلداؤ جی کی سیوا کر کے کرِتارتھ ہوتے اور ہمیشہ سے دُنیا میں یہ دستور ہے
کہ جس کے پاس جو چیز اچھی ہوتی ہے وہ اپنے مالک کو بھیج دیتا ہے اس لئے یہ سب درخت پرُوپکاری ہو کر
اپنا اپنا پھل اور پھول بلداؤ جی کو بھینٹ دیتے ہیں اور یہ بھونرا پھولوں پر گونجتے ہوئے جو دیکھتے ہو وہ
بلداؤ جی کا یش گاتے ہیں اور مور اپنا اپنا ناچ دکھلا کر کوکِلا آدِک پکشی اپنی بولی اُن کو سُناتے ہیں اور یہ سب
درخت اپنے اپنے پھول اور پھل سے راہی مسافروں کی مہمانی کرتے ہیں اس واسطے اُن کو بڑا داتا اور پرُوپکاری
سمجھنا چاہیئے اور تم لوگ جتنے جڑ اور چیتنیہ جیو ورِندابن میں دیکھتے ہو یہ سب بلرام جی کے چرنوں میں پریت رکھنے
سے ویکنٹھ کو جاتے یوگیہ ہیں اور یہ چوراسی کوس ورِج بھوم دھنیہ ہے اس کی بڑائی کوئی نہیں کر سکتا اور
ان کے چرن اس دھرتی پر پڑنے سے یہاں سدا بسنت رِتو بنی رہتی ہے اور ورِندابن کے سب جیو جڑ اور
چیتنیہ جیون مُکت ہیں اے راجہ ایسی بڑائی ورِندابن کی کر کے جب شیام سُندر ایک اونچے ٹیلے پر چڑھ کر
بیٹھے اور اپنے چاروں طرف اُپرنا گھما کر کالی پیلی دھوری نام لے کر گئوؤں کو پکارنے لگے تب سب گئوویں
دوڑتی اور ہانپتی ہوئی شیام سُندر کے پاس آ پہونچیں اُس وقت اُن کی شوبھا ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے
رنگ برنگی گھٹا چندرما کے گرد چاروں طرف گھر آویں پھر مَن ہرن پیارے نے گئوؤں کو بن میں چرنے کیواسطے
ہانک دیا اور آپ بلرام جی سمیت کلیوا کر کے کدم کی چھایا میں ایک سکھا کی جانگھ پر سر دھر کے سو رہے جب
نیند سے آنکھ کھلی تب بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی ہم اور تم الگ الگ گوال اور گئوؤں کی ٹولی باندھ کر
آپس میں پھولوں سے لڑیں بلدیو جی نے کہا کہ بہت اچھا تب آدھے آدھے گوال اور گئوویں

دونوں بھائیوں نے بانٹ لیں اور بہت رنگ کے پھول توڑ کر اپنی اپنی جھوبی سبھوں نے بھرلی اور بہت طرح کا
باجا اپنے اپنے مُنہ سے بجا کر ایک دوسرے کو پھل اور پھولوں سے مار کر آپس میں کھیلنے لگے کچھ دیر تک اسی طرح
کھیل کر اپنی اپنی گئوویں الگ الگ چرانے لگے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ جس پر برہم پرمیشور کا درشن
برھماجی اور شری مہا دیوجی آدک دیوتوں کو جلدی دھیان میں نہیں ملتا وہ ویکنٹھ ناتھ مور کے ساتھ ناچ کر
گوال بالوں کے ساتھ کھیلتے تھے کسی کو سامرتھ ہے جو ان کی لیلا اور مہا برنن کر سکے جب گئوویں چراتے وقت بلرام جی
سب گوال اور گئووں سمیت ایک طرف بن میں چلے گئے اور شیام سندر دوسرے بن میں جا نکلے اُسوقت ایک گوال نے
بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی یہاں سے تھوڑی دور پر تاڑ کا ایسا بن ہے جس میں امرت کے برابر میٹھے میٹھے پھل
لگے ہیں وہاں پر دھینک نام راکشس گدھا روپ سے ان پھلوں کی رکھواری کرکے نہ آپ کھاتا اور نہ
کسی دوسرے کو کھانے دیتا ہے جس طرح سوم کا مال کسی کے کام نہیں آتا ہے ہم لوگ تمہاری کرپا سے
وہ پھل کھایا چاہتے ہیں یہ سُن کر بلرام جی نے کہا کہ ابھی چل کر وہ پھل خوشی سے کھاؤ راکشس تمہارا کیا کر سکتا ہے
یہ بات سنتے ہی سب گوال بے ڈر ہو کر بلداؤ جی کے ساتھ اُس بن میں چلے گئے جب بلدیو جی نے ایک
درخت کو پکڑ کر زور سے ہلایا اور سب پھل اُس کے ٹوٹ کر گر پڑے تب دھینک راکشس پھل گرنے کی آواز
سُن کر چلاتا ہوا دوڑا اُس کو آتے دیکھ کر سب گوال بال مارے ڈر کے بھاگ گئے اکیلے بلرام جی وہاں کھڑے رہے
جب گدھے نے آتے ہی ایک دولتی بلدیو جی کے ماری تب بلدیو جی نے بڑی پھرتی سے اُس کی ٹانگ
پکڑ کر زمین پر پٹک دیا جب پھر وہ لوٹ پوٹ کر کھڑا ہو گیا اور زمین سونگھ کر کان دبائے ہوئے بلدیو جی کے
پھر دولتیاں مارنے لگا تب ہلدھر جی نے دونوں ٹانگیں اس کی پکڑ کر ایک اونچے درخت پر ایسا پٹکا کہ وہ
اُسی وقت مر گیا اور وہ درخت ٹوٹ کر گر پڑا اس کو مرا ہوا دیکھتے ہی بہت سے راکشس اس کے ساتھی
سنگی بلرام جی کے مارنے کے واسطے آئے ان کو بھی بلبھدر جی نے پل بھر میں مار ڈالا اُس وقت دیوتوں نے
بلرام جی پر پھول برسا کر خوشی کے باجے بجائے اے راجہ پریکشت شری برھماجی اور شری شیوجی اور دیوتا
دھیان اور پوجا چھوڑ کر شری کرشن جی کا درشن کرنے کے واسطے ورندابن آیا کرتے تھے دھینک راکشس
کے مرنے کے پیچھے گوال بالوں نے من مانے پھل کھائے اور گھر لے آنے کے واسطے اپنی اپنی جھوری بھرلی
اور اس بن میں نڈر ہو کر گئو چرانے لگے ۔

دوہا

بل موہن گھر کو چلے جان سانجھ کی بیر ۔ لینھی گائیں گھیر سب مُرلی کی دھون ٹیر

اے راجا جب شیام اور بلرام ہنستے کھیلتے ہوئے گوال اور گئووں سمیت گھر آئے تب گوالوں نے وہ
پھل تاڑ کے ورندابن واسیوں کو بانٹ کر کہا کہ آج بلرام جی نے بن میں دھینک آدک بہت سے راکشسوں
کو مارا یہ بات سُن کر سب لوگ خوش ہوئے دوسرے دن پھر شیام سندر گوالوں کے ساتھ گئو

چرانے گئے اور بلرام جی اُس دن گھر پر ہے بن میں گئو دیں چرتے چرتے پھیل گئیں جب گوال لوگ شری کرشن جی سے الگ ہو کر گئوؤں کو ڈھونڈھنے نکلے اور دھوپ میں بیاکُل ہو کر بہت پیاسے ہوئے تب وہ گئوؤں سمیت یمنا کنارے پانی پینے لگے۔

	دوہا	
گوپ گائے اچوَت بھئے کالی دہ کو نیر		نکسَت سب اکلائے کے بیٹھ گئے جل تیر
	سورٹھا	
پَرے شکل مرجھائے جہاں تہاں وش جھارتے		گوال بچھیا رو گائے بھئے منو بن پران سب

اے راجہ جب سب گائے اور گوال کالی ناگ کے زہر سے جو یمنا میں رہتا تھا بیہوش ہو کر گر پڑے اور شیام سُندر کے پاس دیر تک نہیں آئے تب موہن پیارے نے اُن کو ڈھونڈھتے اور پکارتے ہوئے یمنا کنارے پہونچ کر کیا دیکھا کہ وہ سب کالی کنڈ کے کنارے مرے ہوئے پڑے ہیں یہ حال ان کا دیکھکر شیام سندر انتریامی نے وچار کیا کہ کالی دہ کا پانی پینے سے یہ حال ان سب کا ہوا ہے میں گھر پر جا کر ان کے ماتا اور پتا سے کیا کہوں گا ان سب کو جِلا دینا چاہیئے ایسا وچار کر کرشن بھگوان نے جیسے اَمرت روپی درِشٹ سے اُن کی طرف دیکھا ویسے ہی سب گوال بال گئوؤں سمیت جی اُٹھے جس طرح کوئی نیند سے جاگ اُٹھے اُسی طرح وہ لوگ اُٹھ کر اپنی آنکھ ملنے لگے اور مُرلی منوہر کو وہاں دیکھتے ہی ان کے گلے میں لپٹ گئے تب شری کرشن دکھ بھنجن نے کہا کہ تم لوگوں نے مجھ سے علیحدہ ہو کر کالی دہ کا پانی پیا اسی سے تم بے ہوش ہو گئے تھے پرمیشور نے تمہارا پران بچایا یہ سُن کر گوال بالوں نے کہا کہ یمنا جل پینے سے ہماری یہ گت ہوئی تھی تم نے آکر جِلا دیا برج واسیوں کی رکشا کرنے والے تمہیں ہو جب سانجھ سمے من ہرن پیارے گوال اور گئوؤں کو ساتھ لیئے مرلی بجاتے ہوئے ورندابن کے پاس پہونچے تب سب برج بالا اپنے اپنے گھر کا کام چھوڑ کر ان کے درشن کے واسطے دوڑی آئیں اور ان کی چھب دیکھ کر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں اور گوال بالوں نے گھر پہونچ کر نند جی اور یشودا جی سے کہا کہ آج ہم لوگ کالی دہ کا پانی پینے سے گئوؤں سمیت مر گئے تھے سو شری کرشن جی نے ہم کو جِلا دیا۔

	دوہا	
اب ہم کا ہو ڈرت نہیں ہر ہیں ہمیں سہائے		بل موہن کے بل پھرت بن بن چارت گائے
	سورٹھا	
پرت گاڑھ جب لگے تب تب ہوت سہائے ہر		چرنجیو دوؤ بھائے نِکسَت یہ تیرو کنور

یشودا جی اور روہنی اور گوپیاں یہ حال سُن کر بہت خوش ہوئیں اور نند جی نے کہا کہ جو بات گرگ مُن کہہ گئے تھے وہ آنکھوں سے دکھلائی دیتی ہے شری کرشن کوئی اوتار ہیں بڑے بھاگیہ سے میرے یہاں

جنم لیا ہے جب یشوداجی نے شیام سُندر کو شیّا پر سُلایا تب اُنھوں نے کالی ناگ کو یمُنا جل سے باہر نکالنا وِچار
کر یشوداجی سے کہا کہ اے میّا میں نے ایسا سوپن دیکھا ہے کہ جیسے کسی نے مجھ کو یمُنا جل میں گرا دیا ہے یہ سنتے ہی
نند اور یشوداجی نے موہن پیارے کے ہاتھ سے کچھ دان کرایا اور سوپن کی بات جھوٹھ جانکر اپنے من کو دھیر یہ دیا

ادھیائے سولھواں

شری کرشن جی کا کالی ناگ کو یمُنا جل سے نکالنا

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ شری کرشن جی نے یہ وِچار کیا کہ کالی ناگ کا یہاں رہنا اچھا نہیں ہے کسواسطے کہ آدمی اور پشو اور پکشی جو کوئی اس دہ کا پانی پیوے گا وہ ضرور مر جائے گا یہاں کالی ناگ کے رہنے سے یمُنا کو دوش لگتا ہے اس لئے اُس کو یہاں سے نکالنا چاہیئے اور اس ناگ کے زہر کی جوالا سے کالی دہ کا پانی چار کوس تک کھولتا تھا اس لئے کسی جیو پشو پکشی آدک کو ایسی سامرتھ نہ تھی کہ جو وہاں جا سکے جو کوئی دھوکے سے بھی جاتا تو جل کر اس دہ میں گر پڑتا تھا اور اُس جگہ کوئی درخت بھی نہیں رہ سکتا تھا کیول ایک کدم کا درخت اوِناشی اُس جگہ پر تھا اتنی کتھا سن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے سوامی اِسکا کیا کارن ہے کہ اُس درخت کا ناش نہیں ہوا شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ کسی یُگ میں گرڑجی اس درخت پر اپنے مُنھ میں امرت لئے ہوئے آ بیٹھے تھے سو ان کی چونچ سے ایک بوند امرت کا اس درخت پر گر پڑا تھا اس سے وہ درخت ہرا رہ کر کالی ناگ کا زہر اس پر اثر نہیں کر سکتا تھا جب شیام سندر نے کالی ناگ کے نکالنے کا وِچار کیا تب ان کی اِچھا کے موافق نارد مُنِ کنس کے پاس گئے جب کنس نے نارد مُنی کو ڈنڈوت کر کے بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا تب نارد مُنِ نے پوچھا کہ اے راجہ تم اُداس کیوں دیکھ پڑتے ہو یہ بات سُن کر کنس ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج گوکل میں نندجی کے یہاں دو لڑکے بڑے زبردست پیدا ہوئے ہیں جنھوں نے اگھاسُر آدک راکشسوں کو مار ڈالا اُن سے مجھ کو اپنے پران کا کھٹکا دیکھ پڑتا ہے۔

چوپائی

یہ دوو وِرج میں نند کُمارا
کہت جنھیں بلرام کنھائی
اب تم مُنِ کچھ کہو وِچارا
مُنِ ہر کے گُن نیکے جانے

جان پرت ہیں کوؤ اوتارا
تِنکی گت مت جان نہ جائی
جیہہ بِدھ ماروں نند کُمارا
سُن نرپ وچن منہ مُسکانے

دوہا

تب بولے مُنِ نرپت سوں ستیہ کہی تم بات
وے دوو اوتار ہیں اُن گت جان نہ جات



(کاپی رائٹ محفوظ)

کالی ناگ مد مردن

سورٹھا

ہیں ئے تھرے کال پرکٹ بھئے برج آن کے	نندگوپ کے بال تم اُن کو را کھو نہیں

یہ کہکر نارد مُنِ بولے کہ اے کنس میں ایک اُپائے تم سے کہتا ہوں کہ تم نندجی کو کالی دہ کے کمل کے پھول بھیجنے کے واسطے کہلا بھیجو جب وہ لڑکے وہاں پھول لینے جا دیں گے تب اُن کو کالی ناگ ڈس لے گا جب یہ کہکر نارد مُنِ چلے گئے تب کنس نے نندجی سے اُسی ساعت کہلا بھیجا کہ کل کے دن کروڑ پھول کمل کے کالی دہ سے منگوا کر ہمارے پاس بھیج دو نہیں تو ہم تمھارا گھر بار لوٹ کر برج سے نکال دیں گے اور تمھارے بیٹوں کو قید کریں گے شیام سُندر انتریامی یہ حال جان کر اُس دن گؤویں چرانے نہیں گئے گانوں میں گوال بالوں کے ساتھ کھیلتے رہے جبکہ ایسا سندیسا کنس کا نند رائے کے پاس پہونچا اور اُنھوں نے گھبرا کر اُپ نند آدک گوپوں سے یہ حال کہا تب سب برندابن واسی سوچ میں ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگوں سے کالی دہ کے پھول آنا بہت مشکل ہے ہم کو اپنی جان کا کچھ ڈر نہیں کنس مارے چاہے چھوڑے لیکن بڑا سوچ تو یہ ہے کہ شیام اور بلرام کو قید کرے گا کوئی ایسا ٹھکانا دیکھ نہیں پڑتا جہاں ان دونوں کو چھپا رکھیں ایک نے کہا کہ چلو کنس کی بنتی کریں اور جتنا ڈنڈ وہ مانگے اتنا ڈنڈ دیں آج تک کنس نے ایسا کرودھ کبھی نہیں کیا تھا۔

دوہا

میرے سُت دو دُرپت اُرکشکت ہیں دن رات	آج کہیو ایسو وچن بل موہن پر گھات

سورٹھا

چڑھ ہیں برج پر دھائے کالھ سبن پر کوپ کر	بھیو مرن اب آئے کو راکھے کرت جائیے

اے راجہ نند یشودا دونوں اِسی سوچ میں بیٹھے رو رہے تھے جب مرلی منوہر انتریامی سب کو دکھی دیکھکر گھر پر آئے اور نند رانی ان کو گود میں اٹھا کر بہت وِلاپ کرنے لگیں تب شیام سُندر نے پوچھا کہ اے میّا تو اتنا سوچ کیوں کرتی ہے یشودا جی نے کہا کہ تو میرے رونے کا حال اپنے باپ سے جا کر پوچھ لے یہ بات سُن کر موہن پیارے نندجی کے پاس آئے اور ان کو اُداس اور روتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ اے بابا تم اتنے کیوں ویاکل ہو یہ وچن اپنے لال کا سُن کر نندجی بولے کہ اے بیٹا جب سے تمھارا جنم ہوا تب سے راجہ کنس نے تمھارے مارنے کے واسطے کیسے کیسے راکشسوں کو بھیجا پر ہمارے کل کے دیوتا سہایک ہوئے جو تمھارا پران بچا۔

دوہا

کالی دہ کے پھول اب پٹھئے بھوپ منگائے	سب سے بکاڑھی پڑی اب کو کرے سہائے

سورٹھا

جو نہیں آ دیں پھول لکھیو کنس مونہہ ڈانٹ کے	کر ہوں برج نرمول باندھ منگاؤں تو دوسُتن

اے بیٹا وہاں کا پھول آنا بہت کٹھن ہے اسی سے مجھ کو سوچ ہوا ہے یہ سنکر شیام سُندر نے کہا کہ لے بابا جس دیوتا نے پہلے تمہاری سہایتا کی تھی اُسی کا دھیان کرو وہی پھر تمہاری سہایتا کرے گا جب موہن پیارے کے سمجھانے سے برج واسیوں کو دھیرج ہوا تب اپنے اپنے کُل دیوتا کا دھیان ہاتھ جوڑ کر کرنے لگے اور شیام سندر یمنا کے کنارے جا کر گوال بالوں سے گیند کھیلنے لگے جب کھیلتے وقت شیام سندر نے جان بوجھ کر شری داما کا گیند یمنا دہ میں پھینکدیا تب اس نے شیام سُندر کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کہا کہ میرا گیند لا دو بنا گیند لئے تمکو نہیں چھوڑونگا دوسرا گوال بال مجھ کو مت سمجھو موہن پیارے نے شری داما سے کہا کہ میری کمر چھوڑ دے تھوڑی چیز کے واسطے جھگڑا مت کر تو نے چھوٹے بڑے کا وچار نہ کر کے میری کمر میں ہاتھ ڈال دیا تو میری برابری کرتا ہے میرے پرتاپ کو نہیں جانتا جس نے تیرے سامنے پوتنا اور بکاسُر آدک راکشسوں کو مار ڈالا تھا تسپر بھی تو مجھ سے نہیں ڈرتا یہ سنکر شری داما بولا کہ تم بڑے آدمی کے بیٹے ہونے سے کچھ راجا نہیں ہو گئے کھیل میں ہم اور تم دونوں برابر ہیں بنا گیند دیے میری اور تمہاری نہیں بنے گی اور تم نے راکشسوں کو مارا تو کیا ہوا اب راجہ کنس نے کالی دہ کے پھول مانگے ہیں پہونچاؤ گے تو میں جانوں گا جب کنس تم کو پکڑ منگاوے گا تب سامرتھ کا حال معلوم ہوگا۔

سورٹھہ

تکل دیو سر تاج پار نہ پاویں برھم شیو

تا ہ گیند کے کاج پھینٹ پکڑ جھگڑت سکھا

اے راجہ ایسا کٹھور وچن سُن کر ویکنٹھ ناتھ نے کہا کہ تو زبان سنبھال کر بات نہیں کرتا کنس کا ڈر مجھ کو کیا دکھلاتا ہے میں پھول ہی لینے کے واسطے یہاں آیا ہوں آج کمل کے پھول کنس کو بھیج کر برج واسیوں کا سوچ مٹاؤں گا اور تیرے سامنے کنس کے سر کے بال کھینچکر اُس کو ماروں گا ایسا کہکر مُرلی منوہر نے کر ودھ سے شری داما کو جھٹکا دیا اور اپنی کمر اُس سے چھڑا کر کدم کے درخت پر چڑھ گئے تب گوال بالوں نے ہنسی سے تالی بجا کر کہا کہ شیام سُندر شری داما کے ڈر سے بھاگ کر درخت پر چڑھ گئے اور شری داما رو کر کہنے لگا کہ میں تمہارے ماتا پتا سے گیند پھینک دینے کا حال کہتا ہوں تب برج ناتھ للکار کر بولے کہ میں تیرے گیند لینے کے واسطے جاتا ہوں یہ کہکر موہن پیارے کالی دہ میں کود پڑے۔

دوہا

کومل تن ات سانولے ساجے نٹور ساج

جل بھیتر پیٹھے تہاں جنہہ سووت اہِ راج

اے راجہ جب شیام سُندر یمنا جی میں پیٹھ گئے تب سب گوال بال شری داما کو گالیاں دیتے ہوئے یمنا کنارے پر ہاتھ پھیلا کر رونے لگے اور گئو ویں چاروں طرف منہ بلبلا کر چلانے لگیں اور ان میں سے دو لڑکے روتے ہوئے گھر کی طرف خبر دینے کے واسطے چلے اور اُس وقت ورندابن میں بہت طرح کے اشگن ہونے سے نند اور یشودا جی کو بڑا سوچ ہوا تب وہ کیشو مورت کو ڈھونڈھنے نکلے اور یشودا جی نے نند جی سے کہا کہ آج کنہیا کے ساتھ بلرام بھی نہیں ہیں پرمیشور کی کرپا سے میرا موہن پیارا اچھا رہے۔

دوہا

چلی رسوئیں کرن ہیں چھینک بھئی موہ آج | آگے ہوئے بلا پن گئی دوسری بھاج

اے راجہ جس وقت نند اور یشودا جی سوچ کرتے اور موہن پیارے کو ڈھونڈھتے ہوئے چلے جاتے تھے اُس وقت اُن دونوں گوال بالوں نے روتے ہوئے آکر کہا کہ اے یشودا ماتا نند لال جی گیند کھیلتے کھیلتے کدم کے ورکش پر چڑھ گئے تھے وہاں سے کود کر کالی دہ میں ڈوب گئے یہ بات سُن کر نند اور یشودا ویاکل ہو کر گر پڑے اور یشودا جی نے نند جی سے کہا کہ میرے پران پیارے نے جو سوپن رات کو دیکھا تھا وہ سچّا ہوا جب ورِندابن میں یہ خبر پہونچی تب روہنی جی اور ورِکھبھان آدک سب گوپی اور گوال اپنا اپنا سر اور چھاتی پیٹتے ہوئے نند اور یشودا جی سمیت دوڑے ہوئے یمنا کنارے پہونچے اور وہاں موہنی مورت کو نہ دیکھ کر لڑکوں سے ان کا حال پوچھا جب انھوں نے اُس جگہ کو جہاں پر کیشو مورت کودے تھے دکھلایا تب نند اور یشودا ویاکل ہو کر یمنا جل میں کودنے دوڑے گوپ اور گوپیوں نے ان کو تھام لیا۔

دوہا

سُکھدانی دیکھے بنا بلکھاتی ات ماے | رانی ادرانی پرے پانی میں آکلاے
لوٹت آت ویاکل دھرن جات گرن جل دھاے | کہت شیام تم دُکھ دیو موکو سے بڑھاے

اے راجہ یشودا روتے روتے ویاکل ہو کر بوراہوں کی طرح کہتی تھی کہ اے بیٹا تم نے کہاں دیر لگائی تمہارے کھانے کے واسطے ماکھن روٹی رکھا ہے جلدی آکر بھوجن کرو۔

چوپائی

بیٹھو آے سنگ دؤو بھیّا | تم جینوؤ میں لیوں بلیّا

اے موہن پیارے میں تیرے بنا کیسے جیوؤں گی اور کسے ماکھن روٹی کھلا کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کروں گی اے لال جب تو اپنی سانولی صورت موہنی مورت دکھلا کر مجھے اپنی میٹھی میٹھی توتلی باتیں سناتا تھا تب میں تینوں لوک کا سُکھ اُس کے برابر نہیں سمجھتی تھی اب میں وہ سوروپ کس طرح دیکھونگی جب جب ہم لوگوں کو دُکھ پڑتا تھا تب تب ہماری رکشا کرتے تھے اب ہم لوگ تمہارے وِرہ ساگر میں ڈوب رہے ہیں کیوں نہیں آکر اس سے باہر نکالتے ایسی ایسی باتیں کہہ کر یشودا جی وِلاپ کرتی تھیں۔

چوپائی

شوک سندھ بوڑی نند رانی | تن کی سُدھ بدھ سبے بھلائی

دوہا

وِرج پور تن سُن کھبر کے وچن پرم ادھیر | اکلانی رودت سبے بھئی کٹھن اُرپیر

اے راجہ اسی طرح سب استری اور پُرش اور بالک اور ورِدھ ورِندابن واسی اپنا اپنا گھر اکیلا

چھوڑ کر کالی دہ کے کنارے کھڑے روتے تھے اور کسی کو اپنے بدن کی سُدھ نہ تھی۔

چوپائی

ورج واسی سب اُٹھے پکاری	جل بھیتر کا کرت مُراری	
مات پِتا اَتِ ہی دُکھ پاویں	روے روے سب کرشن بُلاویں	

اور سب ورج بالا اپنا سر اور چھاتی پیٹ کر کہتی تھیں کہ اے من ہرن پیارے تم ہم لوگوں کو اس دُکھ میں چھوڑ کر آپ جل وہار کرنے چلے گئے تمہارے بنا سب ورج سونا ہو گیا اب ہمارا دہی اور ماکھن چُرا کر کون کھائے گا اور ہم سب گوپیاں کس کا اُرہنا دینے یشودا کے پاس جاویں گی تمہارے ورہ میں ہم سب مرنا چاہتی ہیں جلدی باہر نکل کر ہمارے پران بچاؤ جل کے بھیتر بیٹھے کیا کرتے ہو اور نند جی وِلاپ کر کے کہتے تھے کہ اے بیٹا تو مجھے چھوڑ کر کہاں چلا گیا تیرے بنا مجھ کو سب جگت اندھیرا معلوم ہوتا ہے میں کس طرح جیوں گا اسی دُکھ کے مارے گوکل چھوڑ کر ورندابن میں آ بسے تھے یہاں بھی تمہارے پران کا گھات لگا اے پران پیارے جس طرح تم نے بڑے بڑے راکشسوں کو مار کر ہم کو سُکھ دیا تھا اسی طرح آج بھی میرے بڑھاپے کی شرم رکھ کر جلدی اپنی موہنی مورت دکھلاؤ نہیں تو اب میں مرا چاہتا ہوں۔

سورٹھا

لوگ اُٹھے سب روے دین بچن سُن نند کے	کہت بکل سب کوے ہر تم بن برج سونو کیو	

جب یشودا جی روتے روتے بے ہوش ہو گئیں تب بلرام جی نے ان کے مُنھ پر پانی کا چھینٹا دیا جب ان کو کچھ ہوش آیا تب بلرام جی کو دیکھتے ہی رو کر کہا کہ اے بیٹا تمہارے بنا کنہیا ایک ساعت اکیلا نہیں رہ سکتا تھا تو نے اُس کو کہاں چھوڑ دیا جلدی میرے پران پیارے کو بُلا دے وہ بہت بھوکھا ہے ابھی تک اُس نے کچھ نہیں کھایا جب یہ بات کہکر یشودا جی کنہیا کہکر پکارنے لگیں تب بلرام جی نے ان کو دھیریہ دے کر اس طرح سمجھایا کہ اے ماتا تم کس واسطے اتنا سوچ کرتی ہو موہن پیارے تم لوگوں کو اُداس دیکھکر کمل کے پھول لانے کو کالی دہ میں گئے ہیں وہ اوناشی پُرش ترلوکی ناتھ ہیں ان کو یمنا جل میں ڈوبنے یا کالی ناگ کے کاٹنے کا کچھ ڈر نہیں ہے آگے تم اپنی آنکھ سے دیکھ چکی ہو کہ پوتنا کو انھوں نے ساعت بھر میں مار ڈالا تھا میں تمہاری سوگندھ کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی ایسا جیو تینوں لوک میں نہیں ہے جو اُن کو دُکھ دے سکے یا مار سکے۔

دوہا

موہن دُہائی نند کی اب ہیں آوت شیام	ناگ ناتھ نے آوہیں تب کہیو بلرام	

جب بلبھدر جی کے سمجھانے سے سب کو کچھ دھیریہ ہوا تب یشودا جی نے بلبھدر جی کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کو اپنے پاس بیٹھا کر بلائیں لینے لگیں اور سب ورج واسی یمنا جی کی طرف ٹکٹکی لگائے تھے کہ دیکھیں موہن پیارے یمنا جل سے کب باہر نکلتے ہیں شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجا اُس دن جیسا سوچ نند اور یشودا اور

سب جیو جنتو اور چیتنیہ ورندا بن واسیوں کو ہوا اُس کا حال ورنن نہیں ہوسکتا اب نندلال جی کا حال سنو کہ جب وہ اپنا نٹور روپ ساجے ہوئے کالی دہ میں پہونچے تب ناگن اُن کے موہنی روپ کی سندرتائی دیکھکر ان پر موہت ہوکر کہنے لگی کہ اے بالک تو ایسا سوروپ وان اور کومل تن ہوکر کس واسطے یہاں آیا ہے جلدی بھاگ جا ابھی کالی ناگ سوتا ہے نہیں تو اس کے جاگتے ہی تیرا سب بدن زہر سے جل جائیگا شری کرشن جی یہ بات سن کر ناگ پتنی سے بولے کہ تو اپنے پتی کو جلدی سے جگادے ہمکو راجہ کنس نے بھیج کر کر ٹوڑ پھول کمل کے کالی کنڈ میں مانگے ہیں تب ناگن بولی کہ تو ناگ سے کیا باتیں کرے گا اُسکی ایک پھنکار سے تیرا بدن جل کر راکھ ہوجائے گا مجھکو تیرا سندر روپ دیکھکر دیا آتی ہے راجا کنس مرجائے جس نے تیری ایسی موہنی مورت کو یہاں بھیجا اور تو اپنی خوشی سے مرنے کے واسطے یہاں آیا ہے لڑکا جان کر تجھ سے کہتی ہوں تیرے ماتا پتا بڑا دکھ پاویں گے تو بچارا لڑکا اپنا پران لے کر یہاں سے چلا جا یہ سنتے ہی من ہرن پیارے بولے ۔

	دوہا	
اری باوری سرپ سوں کاڈر ادوت موہنہ		جیسوں میں بالک پرکٹ وہی دکھاؤں تو نہہ
	سورٹھہ	
کیوں نہیں دیت جگائے دیکھوں میں پاکے بلہہ		پایر کمل لدائے لے جیہوں یہ ناتھ ورج

اے ناگن سوتے ہوئے کو مارنا ادھرم ہے اس لیے تجھ سے جگانے کے واسطے کہتا ہوں یہ بات سنکر ناگن بولی کہ چھوٹے منھ بڑی بات کہنا تجھ کو نہ چاہیئے یہ کالی ناگ گرڑ جی سے لڑا تھا جس کو تو ناتھنے کو کہتا ہے میں نے جانا کہ تیری موت تجھ کو یہاں لے آئی ہے جو تو میرا کہنا نہیں مانتا جو تجھ کو کالی ناگ سے لڑنے کی سامرتھ ہے تو اُسے آپ جگالے یہ بات سنتے ہی ورندا بن وہاری نے اس کو جھڑک کر جیسے اپنے پاؤں سے کالی ناگ کی پونچھ دابی ویسے ہی وہ گرڑ جی کے ڈر سے چونک کر اٹھ کھڑا ہوا جب اس نے دیکھا کہ ایک لڑکا میرے سامنے کھڑا ہے تب آشچریہ مان کر کہا کہ دیکھو میرے زہر کی گرمی اکشے وٹ نہیں سہہ سکتا اور کوسوں تک کے پنچھی اور پشو اُڑ کر اس گرمی میں جل جاتے ہیں یہ کون ایسا لڑکا ہے جسنے یہانتک جیتا پہونچکر مجھے سوتے سے جگایا ایسا وچار کر کالی ناگ کرودھ سے پونچھ پٹکتا ہوا شیام سندر کی طرف دوڑا اور اپنے ایک سو ایک پھن سے اُن کو کاٹنے لگا اسے راجہ اس ناگ کے زہر کی گرمی سے یمنا جل اوہن کی طرح کھولتا تھا لیکن ویکنٹھ ناتھ پر وہ زہر کچھ اثر نہیں کرسکتا تھا تب اُس ناگ نے من میں کہا کہ یہ لڑکا کوئی بڑا شوروِیر ہو کر منتر جانتا ہے اس سے اس کو زہر کچھ اثر نہیں کرتا جب کالی ناگ نے دیکھا کہ میرے کاٹنے سے یہ لڑکا نہیں مرتا ہے تب اس نے شری کرشن جی کو اپنے بدن سے لپیٹ کر کس لیا اُس وقت ناگن اپنے من میں بہت پچھتا کر کہنے لگی کہ دیکھو ایسا سندر لڑکا اپنی خوشی سے موت کے وش ہوکر یہاں آیا ہے اب اس کا بچنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے اور کالی ناگ نے بھی ابھمان کر کے شری کرشن جی سے کہا کہ تو مجھے نہیں جانتا میں سب سانپوں کا

راجہ ہوں اب یہاں سے جیتا بچ کر جائے گا تو دیکھوں گا گربھ پر ہاری بھگوان نے یہ بات سنتے ہی اپنا بدن ایسا بڑھایا کہ جوڑ جوڑ کالی ناگ کا ٹوٹنے لگا جب اس نے بہت دیاکل ہو کر شری ورج ناتھ جی کو چھوڑ دیا اور الگ جاکر کھڑا ہو گیا تب شری کرشن جی نے جلدی سے پھن اس کا اپنے پاؤں کے نیچے دبا کر ناک اس کی چھید ڈالی اور اس میں ڈوری ڈال کر اس کے پھن پر چڑھ گئے۔

دوہا

ماکھن پر بھو پھن گہہ لیو دیو بیال پھنکار	چرن کمل ماتھے دھرے نرتت ہری مرار

جب ورندا بن دہاری تینوں لوک کا بوجھ اپنے بدن میں لے کر کالی ناگ کے سر پر بنسی بجاتے ہوئے کود کود کر ناچنے لگے اس وقت دیوتا اور گندھرب اور اپسرا اور کنر آدک اپنے بمانوں پر بیٹھ کر یہ آنند روپی ناچ دیکھنے آئے اور گندھرب لوگ بہت طرح کا باجا بجا کر تال سُر کے ساتھ دیکنٹھ ناتھ کا گن گانے لگے اور اپسرا ناچنے لگیں اور دیوتوں نے شیام سُندر پر پھول برسائے اے راجہ اس وقت ناچنے اور گانے اور مرلی بجانے کی ایسی شوبھا اور آنند ہو رہا تھا جس کا ورنن نہیں ہو سکتا جب کالی ناگ کے منہ سے ترلوکی ناتھ کے بوجھ کے مارے خون بہنے لگا تب وہ مرنے کے قریب ہو کر اپنے زہر کا سب گھمنڈ بھول گیا اور اپنا پھن پٹک پٹک کر زبان منہ سے باہر نکال دی اور اپنے جینے سے نا اُمید ہو کر سر جھکا لیا اُس وقت کالی ناگ کو دیکنٹھ ناتھ کا درشن ملنے اور ان کا چرن ماتھے پر پڑنے سے گیان ہو کر یہ بات یاد آئی کہ میں نے برہما جی سے سُنا تھا کہ ورج گوکل میں کرشن اوتار ہو گا۔

دوہا

تے گوکل میں اوترے میں جانیو نردھار	یہ اوناشی برہم ہیں ورج کر یہ اوتار

یہ لڑکا وہی اوتار ہے نہیں تو دوسرے کی کیا سامرتھ تھی جو میرے زہر سے جیتا بچتا ان ترلوکی ناتھ کی برابری کوئی نہیں کر سکتا میں نے بہت بُرا کام کیا جو پر برہم پرمیشور پر پھن چلایا یہ بات اپنے من میں سمجھتے ہی کالی ناگ شرن شرن پکار کر بولا کہ اے مہا پربھو میں نے آپ کا روپ نہیں پہچانا آپ مجھے جیو دان دے کر اپنی شرن میں لیجئے ایسے دین وچن کہہ کر کالی ناگ چپ ہو رہا اور اپنی کرنی سے شرمندہ ہو کر کچھ استت نہ کر سکا شری دینا ناتھ نے یہ دین وچن سن کر سمجھا کہ اب ابھمان کالی ناگ کا ٹوٹ گیا تب اُس کو اپنے چتربھجی روپ کا درشن دیا ان کا روپ دیکھتے ہی کالی ناگ کی استریاں بہت ولاپ سے روتی ہوئی وہاں آئیں اور ہاتھ جوڑ کر اس طرح دیکنٹھ ناتھ کی استت کی کہ اے پربرہم پرمیشور آپ تینوں لوک اور سب جیووں کے پیدا کرنے والے ہیں اور آپ نے ادھرمی لوگوں کے مارنے اور پرتھوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیا ہے دنیا میں جو کوئی آپ کا دھیان اور آپ کی بھگت دشمنی سے بھی کرتا ہے وہ بھی بھو ساگر پار اُتر کر مکت ہو جاتا ہے جس طرح امرت کو جان کر یا نہ جان کر دونوں طرح پینے سے آدمی امر ہو کر نہیں مرتا ہے اسی طرح آپ کے دھیان کا پرتاپ بھی ہے ہمارے پت نے اپنے اگیان اور ابھمان سے آپ کو نہیں پہچانا سو وہ اپنے ڈنڈ کو پہنچا لیکن آپ کا

درشن پاکر کرتارتھ ہوا کس واسطے کہ جن چرنوں کا درشن دان اور یگیہ اور تپ اور جپ کرنے سے بھی جلدی
نہیں ملتا وہ درشن اس ناگ نے سہج میں پایا اور اے دینا ناتھ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اِس دُکھ دائی کا گھمنڈ
توڑ ڈالا اور اُس نے نہ معلوم پورب جنم میں کیسا بھاری تپ کیا تھا جس کے پھل سے آپ کے چرن اس کے
سر پر وراجتے ہیں نہیں تو ان چرنوں کی دُھور ملنے کے واسطے لکشمی جی اور برھما جی آدک دیوتا اور بڑے بڑے
یوگی اور مُنِ چاہنا رکھتے ہیں اور ان کو بھی وہ دھور جلدی نہیں ملتی سو دُھور کالی ناگ کے ماتھے پر چڑھی اسکے
برابر دوسرے کا بھاگیہ ہونا کٹھن ہے اور میں ایسی سامرتھ نہیں رکھتی جو اُس دھور کا پرتاپ ورنن کر سکوں
نارد جی اور سنکادک اُس دھور کی بھگت اپنے ہردے میں رکھنے سے اندراسن گدی اور اشٹ سدھ اور
مکت پدوی اور تینوں لوک کا سُکھ اس کے سامنے کچھ مال نہیں سمجھتے جس نے پارس پتھر پایا وہ سونے کی
چاہنا نہیں رکھتا اب یہ ناگ مارے ڈر کے مرنے کے نکٹ ہو گیا ہے اور بڑے لوگ ڈرے ہوئے کو نہیں مارتے اسلیے
دیا کر کے اس کا پران چھوڑ دیجئے نہیں تو اس کے ساتھ ہم کو بھی مار ڈالیے کس واسطے کہ ہم پت ورتا ہو کر اپنا پران
اس کے ادھین جانتی ہیں اور وید اور شاستر میں بھی یہی لکھا ہے کہ پت ورتا استری اُسی کو
سمجھنا چاہیئے کہ جو اپنے پتِ کو روگی اور کوڑھی اور دردری ہونے پر بھی ایشور کے برابر جانے اور آج سے اپنے پتِ
پر ہم کو اور بھی آدھک وشواس ہوا کہ اُس کے پرتاپ سے ہم نے آپ کا درشن پایا جب اس طرح بہت
استت ناگنوں نے کی تب مرلی منوہر کالی ناگ کا اپرادھ چھما کر کے اس کے مستک پر سے کود پڑے تب
اُس ناگ نے ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر ونے کیا کہ اے دینا ناتھ جو کچھ انجان میں مجھ سے اپرادھ ہوا وہ دیا کر کے
چھما کیجئے اور میں سانپ کی ذات زہر سے بھرا ہوا تامسی سوبھاؤ تھا اس لئے آپ کے اوپر پھن چلایا برھما جی
آدک دیوتا بھی آپ کے بھید کو جلدی نہیں جان سکتے میں مورکھ آپ کو کس طرح پہچانتا آپ نے مجھے
درشن دے کر کرتارتھ کیا سب وید اور پران آپ کا گن گاتے ہیں جو آپ انصاف کر کے دیکھیں تو اسمیں
کچھ اپرادھ میرا نہ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ میری ذات کا یہی سوبھاؤ آپ نے بنا دیا ہے جو کوئی مجھ کو دودھ
بھی پلا دے تو بھی میرے بدن سے زہر ہی پیدا ہوگا اور گئو کو گھاس بھوسا کھلانے سے دودھ ہی ہوتا ہے
میں نے اپنے سوبھاؤ کے موافق آپ پر پھن چلایا اب آپ مجھ کو اپنی شرن میں رکھئے اور میرا یہ ماتھا دھن ہے
جس پر آپ کے چرن پڑنے سے میرے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ گئے جن چرنوں کو لکشمی جی آٹھوں پہر اپنے
ہردے میں لگائے رہتی ہیں۔ برھما آدک دیوتا دن رات ان کا دھیان کرتے ہیں ان ہی چرنوں کا دھوون گنگا جی
ہو کر تینوں لوک کو تار دیتی ہیں وہ چرن آپ کا میرے سر پر وراجا شیش ناگ کے ایک مستک پر آپ شین
کرتے ہیں اُس نے اتنی بڑائی پائی اور میرے ایک سو ایک ماتھے پر آپ نے چرن رکھ کر نرت کیا ہے اس سے
میں اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگیہ نہیں سمجھتا اب مجھ کو کسی کا ڈر نہیں رہا۔

دوہا۔	جن پد پنکج پرس تے گئتی پائی مُن نار (اہلیا)		سُر نر مُن پوجت تہیں سنتن پران ادھار	

سورٹھا

بھرت چرہ وات گاے شری ورنداین لیے چرن
بھگتن کے سکھدائے ورج واسی جن دکھ ہرن

یہ اُستت سُن کرشیام سندر نے کہا کہ اب تو یہاں کا رہنا چھوڑ کر اپنے کُل پرِوار سمیت رمنک دویپ میں جا کر رہ میں یہاں جل وِہار کروں گا اور جو کوئی کالی دہ میں اسنان کر کے پِتروں کا ترپن کریگا اُسکے جنم جنمانتر کے پاپ چھوٹ جائیں گے اور ہم تیرا اپرادھ چھما کر کے تجھ سے بہت خوش ہیں اور تیرا نام دنیا میں چھاپے تک بنا رہے گا اور دیوتا اور آدمی میری اور تیری کتھا کہیں اور سُنیں گے اور اس ادھیائے کے کہنے اور سننے والوں کو سانپ کے کاٹنے کا ڈر نہیں ہوگا اور راجہ کنس نے کروڑ پھول کمل کے کالی کُنڈ سے مانگے ہیں سو تو جلدی اپنے اوپر لاد کر ورج میں پہونچا دے یہ وچن دیکنٹھ ناتھ کا سنتے ہی کالی ناگ نے ڈرتے اور کانپتے ہوئے وِنے کیا کہ اے مہاپربھو میں کمل کے پھول ابھی پہونچائے دیتا ہوں لیکن رمنک دویپ میں جانے سے گرڑ جی مجھ کو کھا جائیں گے انھیں کے ڈر سے میں یہاں بھاگ آیا تھا یہ سُن کر من موہن پیارے بولے۔

دوہا

چرن کمل کی چھاپ ہے تیرے مستک ماںہہ
اب اس چھاپ پرتاپ سے گرڑ بول ہیں نانہہ

ایسا کہہ کر دیکنٹھ ناتھ نے اُسی ساعت گرڑ کو بلا کر کالی ناگ کا ڈر چھڑا دیا تب کالی ناگ نے بڑی خوشی سے اپنی استریوں سمیت شری کرشن جی کی ودھ پوروک پوجا کی اور بہت سے رتن اور مُن کے ہار ان کو بھینٹ دیے اور تین کروڑ پھول کمل کے اپنے اوپر لاد لئے تب پھر ورجناتھ جی اس کے مستک پر چڑھ کر ناتھ پکڑے ہوئے وہاں سے چلے۔

سورٹھا

پھر نشمت اُر مانہہ اُٹھی لہر آنت پریم کی
کانھ آیو ناںہہ کہت روے بلرام سوں

یہ وچن سُن کر بلرام جی بولے کہ اے میّا تھوڑی دیر اور دھیر دھر تیرا پران پیارا ابھی آتا ہے بلرام جی کے سمجھانے پر بھی ورج واسی لوگ ویاکُلتا سے رو کر کہنے لگے کہ اے موہن پیارے تم ہماری محبت چھوڑ کر کہاں چلے گئے تمھارے بِنا ہماری یہ گت ہوئی ہے دو پہر سے جمنا جل میں بیٹھے کیا کرتے ہو جلدی کیوں نہیں نکل آتے جس طرح بِنا مِن کا سانپ تڑپتا ہے وہی حال پھر نند اور یشودا کا ہو گیا تب یشودا رو کر کہنے لگی کہ میرے جینے کو دھکّار ہے کہ موہن پیارا جمنا میں ڈوب جائے اور میں جیتی رہوں۔

دوہا

کہت یشودا نند سوں دھِک دھِک بار مبار
اب کیتک دن جیوگے مرت نہیں موہ مار

سورٹھا

کر دیکھو مَن دھیان ایسے دکھ میں مرن سکھ
نند بھئے بن پران مرچھ پرے سُن پریہ بچن

جب نندرائے مُرچھت ہو کر گر پڑے تب بَلرام جی نے اُن کو اٹھا کر کہا کہ اے پتا تم کس واسطے اتنا سوچ کر کے اپنا پران دیتے ہو شیام سُندر کا مارنے والا دنیا میں کوئی نہیں ہے وہ اَیناشی پُرش آٹھوں پہر لکشمی جی کو ساتھ لئے ہوئے چھیر سُمدر میں رہتے ہیں ان کے یمنا جل میں گرنے سے تم لوگ کیوں ڈرتے ہو اس طرح بلرام جی ان کو سمجھا رہے تھے کہ اُسی ساعت یمنا جل سے لہرا ٹھنے لگی تب بَلرام جی بولے کہ دیکھو اب ویکنٹھ ناتھ جل سے باہر آتے ہیں ایسا وچن سُنتے ہی سب ورج واسی یمنا کی طرف دیکھنے لگے اُسی وقت نندلال جی کالی ناگ کو ناتھے ہوئے پانی کے اوپر پرگٹ ہوئے۔

دوہا

ماکھن پربھو گوپال جی باہر پرگٹے آئے	دُکھ ہرن دانو دلن سنتن سدا سہائے

اے راجہ پریکشت موہن پیارے کو دیکھتے ہی نند اور یشودا آدک ورج واسی ایسے خوش ہوئے جیسے مُردے کے بدن میں جان آجائے اور کالی ناگ نے مرلی منوہر کو یمنا کنارے اتار دیا۔

سورٹھا

تٹ پر کمل دھرائے کالی کو آئیسُ دِیو	ارگ دویپ اب جائے کرو باس نربھئے سدا

کالی ناگ شری کرشن جی کی آگیا کے موافق دنڈوت کر کے اپنے کُل پریوار سمیت اُسی وقت رمنک دویپ کو چلا گیا اور شیام سُندر نے سب ورج واسیوں کو جو ورہ کے دُکھ ساگر میں ڈوب رہے تھے مل کر سُکھ دیا اُسی دن سے وہاں کا یمنا جل جو زہر کے برابر تھا امرت کی طرح ہو گیا۔

دوہا

دھنیہ دھنیہ پربھو دھنیہ کہہ سُمَن برسائے خوشی سے پھول ۱۲	گئے دیو سب نج سدن ہرشے پرم سُکھ چھائے

ادھیائے سترھواں

کالی ناگ کے رمنک دویپ چھوڑنے کی کتھا

راجہ پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے سوامی رمنک دویپ ایسا اُتم استھان چھوڑ کر کالی ناگ یمنا جی میں آکر کیوں رہا اور گروڑ جی کا کون اپرادھ اُس نے کیا تھا اُس کا وِرِدھ پُورک ورنن کیجئے شکدیو جی بولے

دوہا

گروڑ بلی کے تراس تے واس کیو ورج آئے	سو لیلا وستار سوں کہوں سُنے سمجھائے

اے راجہ سنو کشیپ جی برھما جی کے بیٹے ہیں اُن کی دو استریاں تھیں ان میں سے ایک کا نام کدرو

اور دوسری کا نام وِنتا تھا۔ کدرو کے کالی ناگ آدک بہت سے سانپ پیدا ہوئے اور وِنتا کے دو لڑکے
ایک گروڑجی پرمیشور کے واہن اور دوسرا اُن نام سورج دیوتا کا رتھوان ہوا گروڑجی اور کالی ناگ آدک سانپ
رمنک دویپ میں رہتے تھے ایکدن کدرو اور وِنتا دونوں سوتیں بیٹھی تھیں کدرو نے وِنتا سے کہا کہ سورج
کے رتھ میں کون رنگ کے گھوڑے جُتتے ہیں وِنتا نے سفید رنگ کے اور کدرو نے کالے رنگ کے بتلائے
اسی بات پر دونوں نے آپس میں جھگڑا کرکے یہ قول و قرار کیا کہ جس کا کہنا جھوٹھا ہو وہ سچ کہنے والی کی داسی
ہو کر رہے جب یہ حال سانپوں نے سُنا تو کدرو سے کہا کہ اے ماتا تم نے بنا پوچھے ہم لوگوں کے ایسی
پرتگیا کر دی سورج کے رتھ میں تو سفید رنگ کے گھوڑے جُتتے ہیں تم وِنتا سے ہار جاؤگی یہ بات سنکر کدرو
بولی کہ اے بیٹا اب تو میں بات ہار چکی ہوں کوئی تدبیر ایسی کرو کہ جس میں میرا کہنا سچ ہو نہیں تو مجھ کو
وِنتا کی داسی ہونا پڑے گا تب سانپوں نے کہا کہ ہم لوگ جا کر اُن گھوڑوں کے بدن میں لپٹ جاتے ہیں
اس سے وہ کالے دکھلائی پڑیں گے اُسی وقت کدرو وِنتا کو ساتھ لے کر گھوڑے دیکھنے گئی تو سانپوں کے
لپٹ رہنے سے وہ کالے کالے دیکھ پڑے اس لیے وِنتا ہار گئی۔

	دوہا	
جا کی نیت انیت ہے تاسوں کہا بسائے		کدرو وِنتہ جیت کے لے گئی گھر پو اسے

جب گروڑجی نے یہ حال سنا تب کدرو سے جا کر کہا کہ تم نے دغا بازی کرکے میری ماتا کو داسی بنانے
کی اِچھا کی ہے ایسا ادھرم کرنا تم کو اُچت نہیں ہے اب تم اس کے بدلے جو چیز مانگو وہ ہم تم کو لا دیں پر
ہماری ماتا کو داسی مت بناؤ یہ بات سُن کر سانپوں نے آپس میں صلاح کرکے گروڑجی سے کہا کہ تم ہم کو
امرت کا کلسہ لا دو تو ہم تمھاری ماتا کو داسی نہ بناویں گے گروڑجی نے اُسی وقت امرت کا کلسہ اپنی سامرتھ
سے لا کر سانپوں کو دیدیا اور اپنی ماتا کو ساتھ لے کر گھر چلے آئے یہ حال سُن کر دیوتوں نے وچار کیا کہ
سانپ لوگ امرت پینے سے امر ہو کر سب جیووں کو بہت دکھ دیں گے کوئی کسی طرح جیتا نہ بچے گا ایسا
وچار کر سب دیوتوں نے آ کر گروڑجی سے کہا کہ تم اپنے کہنے کے موافق امرت کا کلسہ کدرو کو دے کر اپنی
ماتا کو لوا لائے جیسا چھل کرکے انھوں نے تمھاری ماتا کو داسی بنایا تھا ویسا چھل تم بھی کرو اور امرت کا
کلسہ اُن سے لے لو گروڑجی نے یہ بات دیوتوں کی مان لی اور جس وقت سانپ لوگ امرت کا کلسہ
تالاب کے کنارے رکھ کر اس اِچھا سے اشنان کرنے لگے کہ پوتر ہو کر امرت پیویں گے اُس وقت
گروڑجی وہاں پہونچ کر کلسہ امرت کا اٹھا لائے اور دیوتوں کو سونپ دیا دیوتا امرت لے کر اپنے لوک کو
چلے گئے جب سانپوں نے اس سبب سے گروڑجی سے دشمنی پیدا کی تب ایک دن گروڑجی ویکنٹھ ناتھ
اپنے سوامی کی استُتی کرکے اُن سے یہ وردان مانگا کہ کوئی سانپ ہم کو لڑائی میں نہ جیت سکے
اور ہم سانپوں کو کھا لیا کریں اُن کا زہر ہم کو اثر نہ کرے جب پرمیشور دین دیال نے گروڑجی کو من مانا

وَرداِن دیا تب وہ بہت خوش ہوکر سانپوں کو پکڑ کر کھانے لگے جب سانپوں نے گروڑجی سے جیتنے کی سامرتھ اپنے میں نہیں دیکھی تب برہماجی کے پاس جاکر وِنے کیا کہ اے جگت کے کرتا آپنے ہمکو اور گروڑجی دونوں کو پیدا کیا گروڑجی وَردان پانے کے پرتاپ سے ہم لوگوں کو کھائے جاتے ہیں ایسی زبردستی اُن کو کرنا نہ چاہیئے یہ بات سانپوں کی سنکر برہماجی نے اس طرح دونوں کا میل کرادیا کہ مہینے بھر بعد ایک سانپ پکڑ کر گروڑجی اپنے کھانے کے واسطے لیا کریں اور سب کو دُکھ نہ دیا کریں جب گروڑجی اس بات پر خوش ہوئے تب سانپ لوگ آپس میں باری باندھ کر مہر پورنماشی کو ایک سانپ پیپل کے درخت پر رکھ آنے لگے اور گروڑ نے برہماجی کی آگیا کے موافق وہی سانپ کھاکر دوسرے سانپوں کو دُکھ دینا چھوڑ دیا جب کچھ دن اس طرح بیت گئے تو کدرو کے بیٹے کالی ناگ کی باری آئی تب وہ اپنے زہر کے گھمنڈ سے کہنے لگا کہ ہم اور گروڑ دونوں کشیپ جی کے بیٹے ہیں کر دونوں کی ماتا آپس میں بہن بہن ہیں جو ہم اُس سے ڈر کر اس کو سانپ کھانے کے واسطے دیں تو اسمیں ہماری بڑی ہنسی ہے اس لئے ہم گروڑ سے لڑیں گے یہ وِچار کر کالی ناگ درخت پر کوئی سانپ نہیں رکھ آیا تب گروڑجی اُس کے دروازے پر آئے جب کالی ناگ نے گروڑجی سے یُدھ کیا تب گروڑجی نے اسکو اپنے پنکھ اور چونچ سے مار کر گرادیا اور اُس وقت گروڑجی کے پروں سے سام وید اور رِگ وید اور اتھروَن وید اور یجُر وید کے سوَر نکلتے تھے اس لئے وہ آواز سن کر سانپوں کا تیج گھٹ جاتا تھا جب کالی ناگ نے گروڑجی میں اپنے سے زیادہ زور دیکھا تب وہ ہار مان کر من میں کہنے لگا کہ اب بِنا بھاگے گروڑ کے ہاتھ سے میرا پران نہیں بچے گا اس لیے ورِنداِبن میں یمنا کنارے جاکر رہوں تو جیتا بچوں گا کس واسطے کہ سوبھرِ رِشیشور کے شاپ دینے سے گروڑ وہاں نہیں جاسکتے ایسا وِچار کر کالی ناگ اپنی استریوں اور بچوں سمیت رمنک دیپ سے بھاگ کر یمناجی میں آبسا تھا اور دوسرے سانپ سوبھر رشیشور کے شاپ دینے کا حال نہیں جانتے تھے کالی ناگ نے ہی نارد من سے سُنا تھا۔ اتنی کتھا سن کر راجہ پرکشت نے پوچھا کہ اے مہاراج گروڑجی ورِنداِبن میں یمنا کنارے کیوں نہیں جاسکتے تھے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ کسی سمے سوبھرِ رِشیشور یمنا کنارے بیٹھے ہوئے تپ کرتے تھے وہاں گروڑجی نے جاکر ایک بڑا مچھ یمنا میں سے کھالیا یہ حال دیکھ کر سوبھر رشیشور نے کرودھ کرکے کہا کہ اے گروڑ جس جگہ بیٹھ کر ہم پرمیشور کا بھجن کریں وہاں پر کسی کی یہ سامرتھ نہیں ہے کہ کسی جیو کو دُکھ دے سکے جو تجھ کو میرے کہنے کا وِشواش نہ ہو تو اپنے سوامی سے جاکر پوچھ لے آج تیرا اپرادھ میں نے چھما کیا لیکن آگے کے واسطے یہ شاپ دیتا ہوں کہ جو تو پھر کبھی یہاں آوے گا تو مر جائے گا۔

دوہا

جو آوے میرے شرن تاکی کرت سہاے	ماکھن پربھو کے نیہہ میں میر وسہج سُبھاے

اے راجہ اسی شاپ کے ڈر سے گروڑجی وہاں نہیں جاسکتے تھے جب سے کالی ناگ وہاں آکر رہا تھا تب سے اُس جگہ کا نام کالی دہ ہوا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب شری کرشن جی نے

کالی ناگ کو وِدا کیسا اور آپ لڑکوں کی طرح ڈرتے اور کانپتے دوڑ کر یشودا کی گود میں گھُس گئے تب نند رانی
نے شیام سُندر کو بڑی پریت سے گلے لگایا اور مُنہ چومنے لگیں اور روہنی آدِک سب ورج بالا اُن کو دیکھ کر پرم آنند
ہو گئیں اور جو گئو اور بچھڑے شیام سُندر کے دیکھے بِنا رو رہے تھے وہ سب خوش ہو پاگر کرنے لگے اُس وقت
بلدیو جی یہ لیلا شیام سُندر کی دیکھ کر بہت ہنسے تب نندجی ان کو ہنستے دیکھ کر کرودھ کر کے بولے کہ یہ بلدیو سودیجی
کا بیٹا ہمارا ذات بھائی نہیں ہے اس سے دُکھ کے سمے ٹھٹھا کرتا ہے یہ سُن کر بلدیو جی نے کہا کہ اے پِتا میرے
ہنسنے کا یہ کارن ہے کہ جب شیام سندر یمنا میں کود کر ایسے زبردست سانپ کو ناتھ لائے تب نہیں ڈرے
اب ماتا کی گود میں آ کر ڈر سے کانپتے ہیں اے نند بابا شری کرشن کسی کا ڈر کچھ نہیں رکھ کر سب دکھ دائیوں کو
ڈنڈ دینے والے ہیں یہ سُن کر نندجی ہنسنے لگے اور انھوں نے موہن پیارے کو گلے لگا کر کہا کہ اے بیٹا اب
تم گائے چرانے نہ جا کر میری آنکھوں کے سامنے رہا کرو ایسا کہکر نندجی نے بہت گئو اور سونا آدک اُن سے
دان کرایا اور اُس دن ورج واسیوں نے شیام سُندر کا نیا جنم ہوا وِچار کر ایسی خوشی منائی جس کا حال
مجھ سے ورنن نہیں ہو سکتا اور یشودا جی نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے بیٹا میں تجھ کو ہمیشہ منع کرتی
تھی کہ تو یمنا کنارے مت جایا کر تو نے میرا کہنا نہیں مانا اور یمنا جل میں کود کر ہم لوگوں کو اتنا دُکھ دیا تب
موہن پیارے بولے کہ اے میّا رات کا سوپن سچ ہوا۔

	دوہا	
موہِ ڈار کا ہو دیو کالی دَہ کے تیر		کھیلت کھیلت گیند میں آیو یمنا تیر

اے ماتا جب میں کالی دہ کے بھیتر چلا گیا تب میں سانپ کو دیکھ کر بہت ڈرا جب میں نے اُس سے
کہا کہ راجہ کنس نے مجھ کو کمل کے پھول لانے کے واسطے بھیجا ہے تب وہ راجہ کے ڈر سے مجھے پھول سمیت
یہاں پہونچا گیا پھر شری داما آدِ گوال بالوں نے موہن پیارے سے گلے مل کر کہا اے بھائی جو کچھ تم نے
کہا تھا وہ کیا تم کنس کو ضرور مارو گے اب ہمارا اپراد چھما کرو یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی ہنس کر
بولے کہ اے بھائی تم ہمارے سکھا ہو ہماری اور تمھاری گھڑی بھر کی لڑائی تھی اب ہم تم سے خوش ہیں
پھر شیام اور بلرام یہ لیلا سمجھ کر آپس میں ہنسنے لگے اور اُس دن سب ورندابن واسی شیام سُندر کے سوچ
میں بھوکے رہے تھے اس لئے مُرلی منوہر نے کہا کہ آج کی رات سب کوئی یہاں ٹِک رہو کل گھر چلیں گے
جب اُن کی آگیا سے سب لوگ وہاں ٹکے تب نندجی نے ورندابن سے پکوان اور مٹھائی منگوا کر سب کو
بھوجن کرایا اور اُسی دن نندجی نے کمل کے پھول گاڑی اور بیلوں پر لدوا کر گوالوں کے ساتھ کنس کے
پاس بھیجدیے۔

	دوہا	
کہیو میری اور تے نرپ سوں اسیو جائے		بہت دِنے کر کنس کو دینی پتر لکھائے

سورٹھا

گیو کمل کے کاج کالی دہ میر و پُوَن	تو وِپرتا پ سے راج آپ گیو پہونچاپے اِدا

اے راجہ جب گوالوں نے کمل پھول چٹھی سمیت کنس کے پاس پہونچا دیے تب کنس کمل کے پھول دیکھنے اور چٹھی پڑھنے سے ڈرا اور اُس کو وشواس ہوا کہ شری کرشن جی پر برہم پرمیشور کا اوتار ہیں ان کے ہاتھ سے میرا پران نہیں بچے گا ایسے وِچار کر من میں بہت اُداس ہو گیا لیکن نندجی کو خلعت دے کر گوالوں سے وِدا کرتے وقت کہا کہ تم نند رائے سے کہدینا کہ ہم اُس کے بیٹوں کو ایک دن بُلا کر دیکھیں گے جب گوالوں نے آکر وہاں کا سندیسا کہا تب نند آدِک سب ورجواسی خوش ہوئے۔

دوہا

کہت شیام بلرام سُوں ہنس ہنس کے یہ بات	نرپ ہم تم دیکھن لئے کہیو بُلاون تات

سورٹھا

ورج جن پرم ہُلاس اک سُکھ ہیرادِ تے بچے	ہیٹو کنس کو تراس دو جے کمل پٹھائے نرپ

جب رات کو ورندابن واسی یمنا کنارے سر ہری کے بن میں سوئے ہے تب راجا کنس نے یہ حال سُن کر ڈھندھک نام راکشس کو بلا کر کہا کہ آج تم یمنا کنارے سب ورجواسیوں کو شیام اور بلرام سمیت جلا دو میں تمہارا بڑا احسان مانونگا یہ بات سنتے ہی ڈھندھک راکشس نے آدھی رات کیوقت وہاں جا کر چاروں طرف آگ لگا دی۔

دوہا

داداَنل ات کرودھ کر لیو چہون دِش گھیر	اُٹھی اَنل جوالا پربل مانو اَچل سُمیر

جب سب پشُو اور پکھشی اُس آگ سے جلنے لگے تب نند اور یشودا آدک سب ورِج واسیوں نے نیند سے چونک کر کیا دیکھا کہ چاروں طرف سے آگ دوڑی چلی آتی ہے اور کوئی راہ بھاگنے کی دکھلائی نہیں دیتی یہ حال دیکھتے ہی نند اور یشودا جی نے گھبرا کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے دُکھ بھنجن جب جب ہم لوگوں پر دُکھ پڑتا ہے تب تب تم سہایتا کرتے ہو اب جلدی اس آگ سے بچاؤ نہیں تو سب لوگ جل کر مرا چاہتے ہیں بھاگنے کی راہ نہیں ہے تمہاری شرن چھوڑ کر کہاں جائیں جب شیام سندر نے آگ کی لپٹ سے سبکو وِیاکُل دیکھا تب اُنکو دھیرج دے کر بولے کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکھ بند کر لو آگ بجھ جائے گی جب سب لوگوں نے اپنی اپنی آنکھیں بند کر لیں تب دُکھ بھنجن شری نندنندن بہت روپ دھر کر سب آگ کو کھا گئے اور ڈھندھک راکشس کو بھی مار ڈالا اُسی ساعت کرشن بھگوان کی اِچھا سے سب آگ بُجھ گئی اور جتنے پشُو اور پکشی و برکِش آدک جلے تھے سب جیوں کے جیوں سُکھی ہو گئے جب ورندابن وِہاری کے کہنے سے ورندابن واسیوں نے اپنی اپنی آنکھیں کھول دیں تب کسی کو ایک چنگاری بھی نہ دکھلائی دی یہ چرتر سب لوگ دیکھکر آپس میں کہنے لگے کہ کسی نے پانی سے بھی نہیں بجھایا یہ سب آگ کیا ہوئی تب موہن پیارے نے کہا کہ پھوس کی آگ

بہت جلتی ہے پھر اُسے بجھتے ہوئے دیر نہیں لگتی۔

سورٹھا

شیام سہا یک جاہِ تاکو ڈر ہے کون کو ۔ یہ نہ بڑائی تاہِ پاپ تتو جن کے کیے

جب سب ورج واسی شیام سندر کی استت کرنے لگے تب کرشن بھگوان نے اپنی مایا ان پر ایسی پھیلا دی کہ سب کسی نے یہ جانا کہ یہ آگ آپ سے بجھ گئی اور کالی ناگ ناتھنے کا حال بھی اُن کو سپن کی طرح معلوم ہوا۔

دوہا

ماکھن پربھو کے نیہہ میں کچھک کہوں ڈر ناہِ ۔ پرات ہوت آنند سے سب آئے گھر ماہنہ

اُس دن سب چھوٹے اور بڑوں نے اپنے اپنے گھر خوشی منائی اور شیام سُندر کو لڑکا جان کر ہر روز ان سے پریت کرنے لگے

ادھیائے اٹھارھواں

بلرام جی کا پرلمب راکشس کو مارنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس طرح شیام سُندر نے گوال بالوں کے ساتھ ورِندابن میں کھیل کھیلا تھا وہ کہتا ہوں سنو کہ جب گریشم رُت یعنی جیٹھ اساڑھ آیا سورج کی دھوپ سے سب سنسار و یاکُل ہو گیا لیکن شیام سندر کی کرپا سے سب ورِندابن میں کسی جیو کو کچھ گرمی نہ معلوم ہو کر بسنت رِتو کا سُکھ بنا رہا اس لیے ورندابن میں پھولوں پر جھنڈ کے جھنڈ بھونرے گونجکر آم کی ڈالیوں پر کوکلا بولتی تھیں اور درختوں کے نیچے ٹھنڈے سایہ میں مور ناچ کر کوکتے تھے اور ٹھنڈی اور ملائم اور خوشبودار ہوا اچھل کر گھٹا ٹوپ بن کے پاس یمنا جی لہریں لے رہی تھیں وہاں پر ورندابن وہاری بلرام جی اور گوال بالوں کے ساتھ گئوویں چرا کر بہت طرح کے کھیل کھیلتے تھے جب کبھی چرخی کی طرح گھومتے تھے تب ان کو زمین اور آسمان گھومتا ہوا دکھلائی دیتا تھا اور جب ایک گوال دوسرے لڑکے کے ہاتھ پر تالی مار کر بھاگتا تھا تب وہ اس کو پکڑنے دوڑتا تھا اور کبھی آپس میں آنکھ مچولا کھیل کر بہت طرح کے راگ گاتے تھے اور اپنے منھ سے بہت طرح کے باجے بجا کر شیر اور گدھا اور لومڑی وغیرہ کی بولی بولتے تھے اور کبھی مُرلی منوہر ونشی بجا کر اپنا گانا گوال بالوں کو سُنا کر خوش کرتے تھے۔

دوہا

کبھوں سارس کوکلا مور ہنس کی بات ۔ گوال بال بولیں سبے ماکھن پربھو مسکات

اے راجہ ایسے آنند میں پرلمب راکشس بھیجا ہوا راجہ کنس کا شیام سُندر کے مارنے کے واسطے گوال روپ بن کر وہاں آیا اور سوائے شری کرشن جی کے اور کسی نے اسکو نہیں پہچانا جب اُس نے بہت گوال بالوں کو اٹھائے جا کر پہاڑ کی کندرا میں چھپا دیا تب شری کرشن جی نے آنکھ کے اشارے سے بلرام جی کو دکھلا کر کہا کہ اے بھائی اس گوال کو اپنا ساتھی مت سمجھو یہ پرلمب نام راکشس کپٹ سے گوال بن کر میرے مارنے کے واسطے آیا ہے اس کے مارنے کی کوئی تدبیر کرنا چاہیئے یہ جب تک گوال کی صورت میں رہیگا تب تک نہیں مارا جائے گا کس واسطے کہ گوال روپ میرے سکھا اور بھائی بند ہیں جب یہ راکشس روپ دھرے تب اس کو مار ڈالنا شری کرشن جی نے بلرام جی سے یہ کہکر اُس کپٹ روپ گوال کو اپنے پاس بُلایا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ہنستے ہوئے بولے کہ اے مِتر ہم کو تمھارا بھیس سب سے اچھا معلوم ہوتا ہے جو لوگ ہمارے سکھا ہیں وہ کپٹ نہیں رکھتے اور کپٹی آدمی کو میں اپنا سکھا نہیں جانتا۔

		دوہا	
	سکھا بُلائے نکٹ سب تمھیں کہیو نند لال		کھیل کھلائے اب کھیلئے مدت بھئے سب گوال

پھر شری کرشن جی نے پرلمباسر کو آدھے گوال بالوں سمیت اپنی طرف لے لیا اور آدھے گوال بال بلرام جی کے ساتھ دے کر کھیل بجھاون کھیلنے لگے اور یہ اقرار آپس میں ٹھہرا کہ جو لڑکا کھیل بوجھ نہ سکے اس کی طرف کے سب گوال بال دوسری طرف کے لڑکوں کو اپنی پیٹھ پر چڑھا کر بھانڈیر بن تک لے جاویں اور اسی طرح جہاں پر دونوں لڑکے کھیل بجھانے والے بیٹھے ہوں وہاں پھر آدیں ایک ایک گوال بال دونوں غول کا عمر میں برابر دیکھ کر جوڑی ٹھہرائی اور شیام سُندر نے اپنا جوڑ شری داما گوال سے اور بلدیو جی کا جوڑ پرلمباسُر کپٹ روپی گوال سے باندھا جب کھیلتے وقت بلدیو جی نے جیتا اور شری کرشن جی ہار گئے تب بلدیو جی کپٹ روپی گوال کی پیٹھ پر چڑھے اور شری داما شری کرشن جی کی پیٹھ پر چڑھا جب اسی طرح سب لڑکے شیام سُندر کے ساتھی بلدیو جی والے گوال بالوں کو اپنی اپنی جوڑی کے موافق پیٹھ پر چڑھا کر بھانڈیر بن کو چلے تب وہ گوال روپ راکشس سب لڑکوں سے آگے بڑھ کر بلرام جی کو آکاش میں لے اُڑا اور ایک جوجن کا اپنا راکشس روپ بنا لیا اس کے کالے بدن پر بلرام جی کا گورا بدن ایسا اچھا معلوم ہوتا تھا جیسے شیام گھٹا میں چندرما دے ہو اور کانوں کا کنڈل بجلی کی طرح چمکتا تھا اور پسینہ بدن کا پانی کی طرح برستا تھا اُس کا راکشسی بدن دیکھتے ہی بلداؤ جی نے اپنا بدن ایسا بھاری کیا کہ پرلمباسر وہ بوجھ نہیں اٹھا سکا بلدیو جی کو لئے ہوئے زمین پر گرا جب اُس نے بلدیو جی کو مارنا چاہا تب بلدیو جی نے ایک مکا اُس کے سر پر مارا تو اس کا سر اس طرح پھوٹ گیا جس طرح اندر کے بجر سے پہاڑ ٹوٹ جاوے جب اس کے سر سے خون کی دھارا بہنے لگی تب وہ راکشس چلا کر مر گیا اور اس کی لاش گرنے سے تین کوس کے درخت دب کر ٹوٹ گئے

دوہا	گوال بال چکرت بھئے دوڑ گئے بل پاس	مرتک اُسر تن دیکھ کے سب کو بھیو ہُلاس
		آگے

سورٹھا

دھنیہ دھنیہ بلرام دھنیہ تمہارے مات پت	بڑو کیو یہ کام کپٹ روپ ماریو اسُر

اے راجہ گوال بالوں نے خوش ہو کر ان کی بہت بڑائی کی اور دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے بلرام جی پر پھول برسائے اور جن گوالوں کو وہ راکشس گندرا میں چھپا آیا تھا ان کو شیام سُندر نکال لائے۔

ادھیائے انیسواں ۱۹

گوالوں کا مونج کے بن میں آگ لگنے سے ویاکُل ہونا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب گوال بال اس لوتھ کا تماشہ دیکھنے لگے تب سب گائے چرتی ہوئی مونج کے بن میں چلی گئیں جب دور تک کسی نے اُن کا پتہ نہیں پایا تب گوال بال الگ الگ ٹولی باندھ کر گئوؤں کو ڈھونڈھنے نکلے اور درختوں پر چڑھ چڑھ کر دوپٹہ گھما گھما کر گئوؤں کا نام لے لیکر پکارنے لگے اُسی وقت ایک گوال نے آکر مُرلی منوہر سے کہا کہ اے بھائی سب گئودیں مونج کے گھنے جنگل میں چلی گئیں اور گوال لوگ اُن کے کھوج میں بھٹکتے پھرتے ہیں یہ بات سُنتے ہی مرلی منوہر نے کدم کے درخت پر چڑھ کر ایسی مرلی بجائی کہ اُس کی آواز سُنتے ہی سب گئودیں اور گوال اور بال مونج کے بن کو چیرتے پھاڑتے اس طرح شیام سُندر کی طرف چلے جس طرح برسات میں ندی اور نالوں کا پانی زور سے بہتا ہے اُسی وقت ایک راکشس راجہ کنس کا بھیجا ہوا شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے اُس بن میں آیا اور اُس نے اپنی مایا سے ایسی آندھی چلائی کہ چاروں طرف دھول سے اندھیارا چھا گیا تب اُس نے بن میں آگ لگا دی جب اُس آگ کی لپٹ سے گوال اور گئوؤں کا بدن جلنے لگا تب اُنھوں نے ویاکُل ہو کر شیام سُندر اور بلرام جی کی شرن شرن پکار کر کہا کہ اے دیناناتھ ہم لوگ کھیلا چاہتے ہیں ہماری جان بچائیے جب جب ہم پر دُکھ پڑتا ہے تب تب آپ رکشا کرتے ہیں سوائے آپ کے دوسرا کوئی سہایک ہمارا نہیں ہے جس طرح نارائن سنسار روپی آگ سے اپنے بھگتوں کو بچا کر اُدھار کرتے ہیں اُسی طرح آپ بھی ہم لوگوں کو اس آگ سے بچائیے یہ حال اپنے سکھا اور گوال بالوں کا دیکھ کر شری کرشن جی نے بلدیو جی سے کہا کہ۔

دوہا

اشرن کہی جن آئے کے تات مات لبسرائے	ہم اور تم دوے بھائے بن اُنکے کون سہائے

یہ کہکر شیام سندر نے گوال بالوں کو پکار کر کہا کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکھیں بند کرو تب اس آگ سے بچو گے جب شری کرشن جی کی آگیا سے سب گوال بالوں نے اپنی اپنی آنکھیں بند کر لیں تب شری کرشن جی نے اُس راکشس کو مار ڈالا اُس کے مرتے ہی سب آگ بجھکر آندھی جاتی رہی اور ویسے ہی آنکھیں بند کئے ہوئے

سب گوال بال گئووں سمیت شیام سُندر کی مہما سے بھانڈیر بن کے پاس چلے آئے تب شری کرشن جی نے
کہا کہ تم لوگ اپنی آنکھ کھول دو جو انھوں نے آنکھ کھولی تو کیا دیکھا کہ سب آگ اور آندھی جاتی رہی اور
ہم لوگ بھانڈیر بن کے پاس چلے آئے ہیں یہ چرتر دیکھ کر سب گوال بالوں کو اچھا معلوم ہوا پھر سب نے
ورِندابن وِہاری کے ساتھ یمنا کنارے جاکر پانی پیا اور شام ہوتے ہوئے گھر کو چلے بستی کے پاس پہونچکر من ہرن
پیارے نے دنشی بجائی تب دنشی کی دھونِ سنتے ہی سب ورِج بالا اپنے اپنے گھر کا کام کاج چھوڑ کر راہ میں آکر کھڑی
ہوئیں اور موہنی مورت کا درشن کر کے اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں سب گوپیوں کا یہ پرن تھا کہ بنا دیکھے شیام
سندر کے دن بھر ورت کر کے شام کے وقت مرلی منوہر کا درشن کر کے پارن کرتی تھیں جب موہن پیارے
اپنے گھر گئے تب یشودا جی نے ان کو گود میں اٹھا کر بہت پیار کیا اور گوالوں سے پوچھا کہ آج دیر کیوں ہوئی
تب انھوں نے سب حال راکشس کے مارے جانے اور آگ لگنے کا کہہ دیا یہ سن کر یشودا جی اور
روہنی جی بہت خوش ہوئیں اور یہ حال سن کر سب ورِندابن واسی شیام اور بلرام جی کو دیکھنے آئے اور
اُن کی بڑائی کر کے کہنے لگے کہ اے شیام سُندر تمھاری کرپا سے ہمارے لڑکے بچے نہیں تو آج سب آگ
میں جل کر مر چکے تھے پھر سبھوں نے اپنے اپنے لڑکوں سے دان اور دکشنا دلوایا اور پرمیشور کی مایا سے اس
بات کا وِشواس کسی کو نہیں آیا کہ یہ چرتر شیام سُندر نے کیا ہے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ
اسی طرح شری کرشن جی ہر روز نئی نئی لیلا کر کے سب کو سُکھ دیتے تھے اور سب ورِج بالا موہن پیارے پر ایسی
موہت تھیں کہ بغیر دیکھے سانولی صورت اُن کو چین نہیں پڑتا تھا پانی بھرنے اور دہی دودھ بیچنے کے بہانے یمنا
کنارے اور بن میں جاکر شیام سُندر کا درشن کر کے اپنے ہردے کی تپن بجھاتی تھیں اور اپنی ساس اور
ماں تا کا سمجھانا اُن کو اچھا نہیں معلوم ہوتا تھا اور من ہرن پیارے انتریامی بھی اپنی چتون اور مسکان سے
اُن کو سُکھ دیا کرتے تھے ایک دن شیام سُندر اپنا نٹور روپ دھرے سب سکھوں کو ساتھ لیے یمنا کنارے کدم کے
نیچے کھڑے ہو کر مرلی بجانے لگے اُسی وقت شری رادھا جی اپنی سکھیوں سمیت جل بھرنے کے بہانے سے موہن
پیارے کو دیکھنے کے واسطے چلیں جب اُنھوں نے یمنا کے پاس گوالوں کی بھیڑ دیکھی تب کھڑی ہو کر سکھیوں سے
بولیں کہ ماکھن چور راہ میں کھڑا ہے ہم لوگوں کو ضرور چھیڑے گا جب موہن پیارے رادھا پیاری کے دل کا حال
جان کر اپنے سکھا سمیت راہ چھوڑ کر دوسری طرف چلے گئے تب رادھا پیاری نے سکھیوں سمیت یمنا کنارے
جاکر پانی بھرا اور اپنا گھڑا سر پر لیکر گھر کو چلیں اُس وقت رادھا پیاری سکھیوں کے جھنڈ میں ہنس روپی
چال سے چلی آتی تھیں اُسی وقت موہن پیارے نے گوپیوں کے غول میں آکر رادھا پیاری کی گگری میں
ایک کنکری ماری اور اپنی مُسکان مادھری سے رادھا آدِ سب سکھیوں کا مَن ہر لیا تب شیاما سکھیوں سے بولی

سورٹھہ

	جِت دیکھوں تِت شیام نِتّہ موہہ سوجھے نہیں		کیہو ورِگن میں دھام سُندر نٹ ناگر سُکھد	

ان میں جو دو چار بالا چتر تھیں انھوں نے کہا کہ اے موہن پیارے ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جو اپنی مسکان اور چتون سے ہمارا پران اور گیان دونوں ہر لیتے ہو اور تمہارا موہنی روپ دیکھنے اور ونشی کی دھون سننے سے ہمارا چت ٹھکانے نہیں رہتا تم نے من چرانے کا اُدیم کب سے سیکھا ہے یہ بات پریت بھری ہوئی سن کر شیام سندر بولے کہ جس طرح تم لوگوں نے اپنی چھب دکھا کر میرا من چرا لیا ہے اُسی طرح مجھکو بھی کہتی ہو تب گوپیوں نے ڈھٹائی سے کہا کہ تم کسی کا چیر کھینچکر دھڈا دیکر گرا دیتے ہو کسی کی گگری کنکڑی مار کر پھوڑ ڈالتے ہو تمہارے مارے کوئی یمنا جل بھرنے نہیں پاتا ہم لوگ یشودا جی کے پاس جا کر تمکو پھر اوکھل سے بندھوا دیں گے۔

		دوہا	
یہ سُن ہر ہرس کر اُٹھے اِنڈری لئی چھنائے		کہو جائے سب مات سوں لیجو موہنہ بندھائے	

		سورٹھا	
موہنہ کہت ٹھگ چور آپ بھیں ساہُن سبے		ڈاری گگری پھوڑ کہت جاؤ چگلی کرن	

جب شیام سندر نے اس طرح کہکر اِنڈری یمنا میں بہا دی تب گوپیوں نے یشودا جی کے پاس جا کر کہا کہ ہم لوگ کنہیا کے مارے یمنا جل بھرنے نہیں پاتی ہیں وہ ہم لوگوں کی ایسی دُردشا کرتا ہے کہ اُس کا حال شرم کے مارے کہا نہیں جاتا یہ سُن یشودا جی بولیں کہ جیسا تم کہو دیسا میں کروں جب میں نے اسکو اوکھل سے باندھا تھا تب تمہیں سب اُس کی سفارش کرتی تھیں اب جب کنہیا گھر آوے گا تب میں اُسے ماروں گی تم لوگ میری خاطر سے آج اس کا اپرادھ چھما کرو اس طرح سمجھا کر یشودا جی نے گوپیوں کو ودا کیا جب شیام سندر چپ چاپ ڈرتے ہوئے گھر آئے تب اوٹ میں کھڑے ہو کر کیا سنا کہ یشودا جی گوپیوں کے اُرہنے کا حال روہنی جی سے کہتی تھیں کہ آج کنہیا گھر پر آوے گا تو میں اُسے ماروں گی یہ بات سن کر شیام سندر بولے کہ اے ماتا تم مجھے مارنا چاہتی ہو گوپیوں کا چرتر تم کو نہیں معلوم ہے جو وہ کہتی ہیں وہی سچ مان لیتی ہو گوپیاں مجھکو کدم کے نیچے زبردستی پکڑلے جا کر میرے گال میں مُکا مارتی ہیں اور جب مٹک کر چلنے سے گگری ان کی گر کر ٹوٹ جاتی ہے تب جھوٹی شکایت میری تم سے آ کر کرتی ہیں یہ میٹھی بات سن کر جیسے یشودا جی نے موہنی مورت کا چندر مکھ دیکھا ویسے غصہ بھول کر کہنے لگیں۔

		دوہا	
کہاں شیام میرو تنک دے سب یووَن جور		اب اُرہن لے آؤ ہیں تب پٹھوؤں مُنھ تور	

		سورٹھا	
تو کیوں ان ڈھِگ جات میں برجت مانت نہیں		لاوت جھوٹھی بات وہ سب ڈھیٹھ گوالنی	

ایسا کہکر یشودا جی موہن پیارے کو گود میں اٹھا کر پیار کرنے لگیں اس طرح شیام سندر ہر روز نئی نئی لیلا کر کے برجواسیوں کو سُکھ دیتے تھے۔

دوہا

کرشن بھجے جا بھاؤ جو واکو تس پھل دیت	یہ لیلا سب کرت ہر برج یوتن کے ہیت

اے راجا رادھا پیاری پورب جنم کے سنسکار سے شیام سُندر سے بڑی پریت رکھتی تھیں اس لیے بنا دیکھے موہنی مورت کے ویاکُل ہو کر سکھیوں سے بولیں کہ اے بہن یمنا کنارے جل بھرنے کے واسطے پھر چلو جس میں موہن پیارے کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کروں جب میں وہاں جاتی ہوں تب وہ اپنی مُسکان اور چتون سے میرا من موہ لیتے ہیں اور اُس موہنی مورت کے دیکھے بِنا مجھے چین نہیں پڑتا اور دنیا کی لاج کے مارے میں کچھ بول نہیں سکتی ہوں باہر نکلتی ہوں تو ماتا پتا کا ڈر لگا رہتا ہے اور گھر میں بیٹھنے سے بدن یہاں رہ کر من میرا شیام سُندر کے پیچھے پیچھے ڈولتا پھرتا ہے میں اپنے چت کو بہت سمجھاتی ہوں لیکن اُس چت چور کی طرف سے نہیں پھرتا ہے۔ کیا اُپاے کروں کچھ وش نہیں۔ اور اے سکھی ایک دن کا حال تُم سے کہتی ہوں سنو۔

کبت

ایک سکھی من موہن کی مدھری مُسکان دکھائے دئی ری
وہ سانوری صورت چین مئی سب ہی چتئی ہہوں چتئی ری
سب ہی سکھیاں اپنے اپنے گھر کھیلت کو دت بات لئی ری
میں بپری ور کھیان لگی گھر آوت پور پہاڑ بھئی ری

اے آلی اب میں نے اپنے من میں یہ بات ٹھان لی ہے کہ شیام سُندر سے پرگٹ میں پریت کرونگی اس میں چاہے کوئی میری نِندا کرے یا اُستتِ کرے اُس سانولی صورت کے سامنے مجھے لوک لاج اور کل پروار کچھ اچھا نہیں لگتا جب میرا پران اُس پیارے کے وِرہ میں نکل جائیگا تب میں لاج کو لے کر کیا کروں گی اس لئے اب میں موہن پیارے کو اپنا پتِ بنایا چاہتی ہوں اس میں تمہاری کیا صلاح ہے یہ بات سُن کر للتا آدک سکھیوں نے جو خود بھی شیام سندر پر موہِت تھیں کہا۔

دوہا

گیل نہ بھانرت سانورو رسیا نند کشور	کہہ پیاری کیسے چلیں وا بِنا کی اور

اے رادھا پیاری ہم لوگ اپنے من کا حال تم سے کیا کہیں جو حال تمہارا ہے وہی حال ہمارا بھی سمجھنا چاہیئے موہن پیارے کی چھب دیکھنے سے ہمارا چت ٹھکانے نہیں رہتا ہے اور ونشی کی دھون ہم کو بہت اَچیت کر دیتی ہے نہ معلوم من ہرن پیارے نے ہم لوگوں پر کیسی موہنی ڈال دی ہے تم نے بہت اچھا وِچارا دُنیا میں کون جیو جڑ یا چیتنیہ ایسا ہے جو اس کی چھب دیکھنے اور مرلی سُننے سے موہت نہ ہو جائے وہ ہمارے پتی ہو کر ہم کو انگیکار کریں تو لاج بھاڑ میں پڑے۔

سورٹھا

میٹ لوک کی کان پت ورت راکھوں شیام سوں	یہی نبی اب آن بھلو برو کوؤ کہے

اے راجہ پریکشت شری رادھاجی آدک سب ورجناریوں کی یہ دشا تھی کہ دن اپنا اُن کے دیدہ اور ملنے کی تدبیر میں کاٹ کر شام کے وقت اُن کا درشن کر کے اپنے ہر دے کی تپن بجھاتی تھیں اور کہنا سمجھانا اپنے گھر والوں کا اُن کو اچھا نہیں لگتا تھا۔

ادھیائے بیسواں

ورِندا بن کی تعریف

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب بہت گرمی ہونے سے سنساری جیو دُکھی ہوئے تب برسات روپی راجہ کرپا اور دیا کی راہ سے اپنی فوج دَل بادل کو لیکر سب جیو جڑ اور چیتنیہ کے سُکھ دینے اور گرمی کے راجہ سے لڑنے کے واسطے دھوم دھام کے ساتھ چڑھ آیا اُس کی فوج میں بادل کا گرجنا مانو مارو باجے بجتے تھے اور بہت طرح کی گھٹا شور ایسی معلوم ہوتی تھی اور بجلی کا چمکنا ننگی تلوار کے برابر ہو کر گھا گانے والوں کی جگہ مور بولتے تھے اور بوندوں کا برسنا بان کے برابر ہو کر بھاٹوں کے کبت پڑھنے کی جگہ مینڈھک بولتے تھے اور سفید بگلوں کا اڑنا دھوجا کے برابر معلوم ہوتا تھا ایسی بھاری فوج دیکھتے ہی گرمی کا راجہ ہار مان کر بھاگ گیا اور پانی برسنے سے زمین اور درخت سب جیو جڑ اور چیتنیہ نے سُکھ پایا آٹھ مہینے تک جو پانی سوریہ نے سوکھا تھا وہ سب اس طرح برسادیا جس طرح راجہ لوگ گرمی اور جاڑے میں رعیت سے محصول لیکر برسات میں اُن کا پالن کرتے ہیں اور پرتھوی نے اپنے سُکھ دینے والے جل روپی پتِ کے برہ میں آٹھ مہینے تک جو دُکھ اٹھایا تھا اُس کا سوچ پانی برسنے سے چھوٹ گیا اور بہت طرح کے پھل اور پھول درختوں میں لگ گئے۔

دوہا

بیل ورِدھ لپٹیں للت پھول رہے بہُ رنگ	شوبھت سہس سرنگا جم نار پرش کے سنگ

زمین پر ہریالی پیدا ہو کر ندی اور نالوں میں پانی زور سے بہنے لگا اور اُس کے کنارے بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولیاں بولنے لگے اے راجہ ورِندابن میں ایسی شوبھا معلوم ہوتی تھی جس کا ورنن نہیں ہو سکتا۔

دوہا

شوبھا وِنداوِپن کی برن سکے کب کون	شیش مہیش گنیش ودھ پارنہ پاوت توں

سورٹھا

مہما امت اپار شری ورِندابن دھام کی	جنہہ نت کرت وہار پربرہم بھگوان ہر

اے راجہ اُس سُہاونے بن میں گوپی اور گوال لوگ بہت طرح کے گہنے کپڑے پہنے ہوئے جھولا جھولتے تھے اور گوپیاں مَلار آدک برسات کے گیت گاتی تھیں اور اُن میں شیام اور بلرام اُتم اُتم گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے بہت لیلا کر کے سب کو سُکھ دیتے تھے جب اسی طرح آنند سے برسات بیت کر شرد رُت آئی تب ایک دن شیام سُندر نے بلرام جی اور شری داما آدک گوال بالوں سمیت ورِندابن میں جا کر گئوؤں کو چرنے کیواسطے چھوڑ دیا اور آپ درخت کے نیچے بیٹھ کر کہنے لگے کہ اے بلداؤ جی اب شرد رُت کے اچھے دن آئے۔

	دوہا	
جیسے اُجول چِت سدا مانکھن پربُدھ کے سنت		جل اکاش نرمل بھیو برکھا رُت کے انت

ان دنوں کھانے کی چیزوں میں سواد ملتا ہے اور سب چھوٹوں بڑوں کو بہت طرح کا سُکھ ہوتا ہے اور گرہستھ آشرم کو اپنے گھر رہنے میں سُکھ مل کر راجہ لوگ انھیں دنوں میں دشمن پر چڑھائی کرتے ہیں اور دیا پاریوں کو مال لانے اور سادھو اور ویشنوؤں کو تیرتھ یاترا کرنے میں بہت سُکھ ملتا ہے اے بھائی بجھ کو ورِندابن کا ایسا سُکھ تینوں لوک میں نہیں ملتا اس واسطے آدمی کا تن دھارن کر کے بِرج میں رہ کر ورِندابن کو ویکنٹھ سے بھی ادھک پیارا جانتا ہوں تم یہاں کے درختوں کو کلپ ورِکشس سے کم مت سمجھو کس واسطے کہ ورِندابن واسی سب جیو جڑ اور چیتنیہ میری بھگتِ اور پریت اپنے پران سے زیادہ رکھتے ہیں۔

	دوہا	
پریم بھگت سولہت نرو ورِندابن اَنُراگ		جا کے دیش ہیں رہت ہوں اپنی پربُھتا تیاگ

یہ سُن کر بلداؤ جی نے کہا کہ اے دینا ناتھ میں اتنا وردان آپ سے مانگتا ہوں کہ جہاں جنم لیں وہاں مجھے بھی اپنی سیوا کے واسطے ساتھ رکھنا یہ سُن کر ویکنٹھ ناتھ نے کہا کہ اے بھائی میں کبھی تم کو اپنے ساتھ سے ایک ساعت بھی نہیں چھوڑوں گا تمھارے واسطے تو میں نرتن دھارن کر کے وِرج میں لیلا کرتا ہوں۔

	دوہا	
پریم پلک تن مُدِت من رہے بسنے گہہ پاے		مدھر وچن سُن شیام کے سکھا ورِند سُکھ پاے
	سورٹھا	
تہرے گن ابھرام ہم سب کچھ جانے نہیں		دھنِ دھنِ دھنِ تم شیام دھن وِرج دھن ورِندابن

اسی طرح بہت استت کر کے گوال بالوں نے شیام سُندر سے کہا کہ اے موہن پیارے اس وقت ہم لوگوں کا من مُرلی سُننے کے واسطے بہت چاہتا ہے یہ بات سُن کر مرلی منوہر نے لکٹیا ہاتھ سے دھر دی اور ایسے پریم سے مُرلی بجائی کہ جس کی دُھون سنتے ہی سب جیو جڑ اور چیتنیہ موہت کر ہرن وغیرہ اُن کے چاروں طرف آکر کھڑے ہو گئے اور یمنا جل بہنے سے تھم گیا پکشیوں کو اُڑنا بھول گیا اور گئوؤں نے گھاس چرنا چھوڑ کر تصویر کی طرح کھڑی ہو گئیں جھرنوں سے پانی کا گرنا بند ہو گیا اور موہن پیارے کو نشی

ہیں چھ راگ اور چھتیس راگنی گا کر گوال بالوں کا نام اس میں لینے لگے اور مُرلی بجاتے وقت اپنی آنکھ اور بھوں سے ایسا بھاؤ بتلایا کہ دیکھنے والے موہت ہو گئے اُس وقت دیوتا لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت وِمان پر بیٹھ کر آکاش میں آئے اور انھوں نے مُرلی سُننے سے بہت خوش ہو کر شیام سُندر پر پھول برسائے اور کہا کہ دھنیہ بھاگیہ ورِجواسیوں کا ہے جو ایسا سُکھ ہر روز دیکھتے ہیں پر ہیشو رہم لوگوں کو ورِندابن میں درخت ہی وغیرہ کا جنم دیتے تو ویکنٹھ ناتھ کی سیوا کر کے اپنا جنم سوارتھ کرتے۔

دوہا

کارن کرن انت گُن نگم بھید نہیں پاؤ ۔ سو گوالین سنگ گاوہیں دیکھو بھگت پربھاؤ

سورٹھ

سُندر شیام سُجان دیت پرم سُکھ سبن کو ۔ وارت تن من پران دھنیہ دھنیہ کہہ گوال سب

دوہا

سودھن سُن کے گوپکا لاج کاج بسرائے ۔ ماکھن پربھ کے درشن کو گھر سے نکلیں دھائے

اے راجہ سب ورِج والا ونشی کی دھوَن سُنتے ہی موہت ہو کر بن کی طرف چلیں اور راہ میں بیٹھ کر آپس میں یہ کہنے لگیں کہ جب ورِجناتھ جی کا درشن ملے گا تب ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو کر من کی اِچھا پوری ہو گی ابھی تو ہمارا چت چور بن میں گوال اور گئووں کے ساتھ ناچتا گاتا ہو گا یہ سُن کر دوسری گوپی نے کہا کہ سنو سکھی جب موہن پیارے سندھیا سمے ونشی بجاتے ہوئے آویں گے تب میں اُس موہنی مورت کی چھب دیکھ کر اپنا ہردے ٹھنڈا کروں گی دوسری بولی کہ سنو پیاری اس بانس میں نہ معلوم ایسا کون گُن بھرا ہے کہ جس کی بانسری کو موہن پیارے ہم سے اُتم اور سُندر سمجھ کر آٹھوں پہر اپنے منہ اور چھاتی سے لگائے رہتے ہیں اور وہ ونشی شیام سُندر کے ادھروں کا امرت پی کر بادل کی طرح گرجتی ہے دوسری ورِجبالا نے کہا کہ میرے سامنے یہ بانس بویا گیا تھا جس کی یہ مرلی ہے اس کا نصیبا جاگا کہ میری سوت ہو کر کیشو مورت کی چھاتی پر دن رات چڑھی رہتی ہے جس وقت گوپیاں آپس میں چرچا کر رہی تھیں اُسی وقت ورِندابن وِہاری گوال اور گئووں کو ساتھ لے مرلی بجاتے وہاں آپہونچے اُس موہنی مورت کی چھب دیکھتے ہی سب ورِجبالا آپس میں خوش ہو کر کہنے لگیں۔

کبت گھناچھری

مور کے مُکٹ ماتھے ہاتھے میں لکُٹ راجے ساجے گُنج مال گلے لِلت لرن تے
سُندر کپول شُرتِ کُنڈل جھلک راجے زلف اَمول بھرے گورج کنک تے
گئوں کے پاچھے آچھے کاچھے کاچھنی کے کا چھ راگ گوری گاوت گواوت سکھن تے

آنند کے کند برج لوچن چکور چند نند آوت گو بند ورِ ندا بن تے

ایضاً

زری دار چیرا میں چُننِ کی چمک چارُ ہار مُکتا کے ر پاؤں لون پر ست
کنڈل چمک پیت پٹ پٹانے کٹ دیپک ڈمک دُت دامنی سی درست
نینن کو پھل لے لوچن سپھل کرو یہ چھب دیکھبے کو کیوں نہ جیو ترست
مند مند آوت بجاوت مدھر بین کنجن تے آوت رسک روپ برست

دوسری سکھی نے کہا کہ دیکھو یہ مُرلی شیام سُندر کے اونٹھ پر کیسی سُندر معلوم ہوتی ہے جس کی امرت روپی آواز کانوں کی راہ پینے سے مُردے جی اُٹھتے ہیں اور اس مرلی کا بانس جس بن میں پیدا ہوا تھا وہاں کے درخت اپنے کو بڑا بھاگیہ وان جان کر کہتے ہیں کہ یہ بانسری ہماری ذات بھائی ہے اس وَنشی کی دھونِ تو دیوتوں کی استریاں اپنے بِمانوں پر سے سُن کر ایسی موہت ہو جاتی ہیں کہ ان کی کمر کا گھونگھر وکھل کر گر پڑتا ہے اور ان کو خبر نہیں ہوتی اور گئوؤں کو چرنا بھول جاتا ہے اور ہرن وغیرہ تصویر کی طرح کھڑے ہو کر اُس کی دھونِ سنتے ہیں اور بچھڑے دودھ پینا بھول جاتے ہیں درختوں سے مد بہنے لگتا ہے دوسری سکھی بولی کہ اے پیاری پہلے اس وَنشی نے بانس کے بن میں جنم لے کر دھوپ اور پانی اور سردی کا دُکھ اپنے اوپر اٹھایا اور ایک پاؤں سے کھڑی رہ کر پرمیشور کا تپ کیا پھر اُس نے پورپور اپنا کٹوا کر آگ کی گرمی اپنے اوپر اُٹھائی تب ٹیڑھی سے سیدھی ہوئی اِس سے بڑھ کر اور تپ پرمیشور کا کیا کوئی کرے گا یہ سُن کر دوسری وِرج بالا بولی کہ پرمیشور میرا جنم بھی بانس میں دیتے تو میں بھی آٹھوں پہر موہنی مورت کے مُنھ سے لگی رہتی اور اُن کے اونٹھوں کا امرت پی کر سُکھ پاتی اے راجہ پریکشت جب تک مُرلی منوہر بن سے گئوویں چرا کر آتے تھے تب تک ہر روز یہی حال گوپیوں کا رہتا تھا۔

دوہا

جا بن دھین چرو اہیں ماکھن پرجھُ جیت چور
وَنشی دھنِ سُنکے سدا سُکھ پاویں سب لوگ

تہاں آئے ٹھاڑھی رہیں ہر سنگھ کر جور
ماکھن پر بُھ مُکھ سے لگی کیوں نہیں ہُو سُکھ یوگ

ادھیائے اکیسواں ۲۱

گوپیوں کی پریت کا ورنن

شُکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ انہیں دِنوں پھر ایک دن وِرجناریوں نے جو شیام سُندر سے

سچی پریت رکھتی تھیں وہ بانسری سُن کر اپنا ہاتھ گھر کے کام کاج سے کھینچ لیا اور اُس مُرلی کی دھون پر موہت ہو کر آپس میں کہنے لگیں کہ اِس جنگل کے جیوؤں کا بڑا بھاگیہ ہے جو ہر روز شیام سُندر کی چھب دیکھکر خوش ہوتے ہیں اور دنیا میں آنکھ پانے کا پھل انھیں ملا ہے جو لوگ گئوویں چراتے اور وَنشی بجاتے اور بن وِہار کرتے وقت شیام سُندر کا امرت روپی سورُوپ آنکھوں کی راہ پی کر اُس سانولی صورت کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں اور جو ہرنی اپنے ہرنوں سمیت مُرلی سُن کر موہن پیارے کی چھب ٹکٹکی لگا کر دیکھتی ہیں اُن کا بھاگیہ دیو کنیاؤں سے بھی بڑھ کر سمجھنا چاہیئے اور بڑا بھاگیہ اُن گائے اور بچھڑوں کا ہے جن کو مُرلی منوہر آپ پریم سے چراتے ہیں اور وِرِندابن کے پکشیوں کا بڑا بھاگیہ سمجھنا چاہیئے جو درختوں پر بیٹھے ہوئے مَن ہرن پیارے کی چھب دیکھنے اور مُرلی سُننے سے اپنا جنم سوارتھ کر کے اُن کو اپنی سہاؤنی بولیاں سُناتے ہیں اور بڑا بھاگیہ یہاں کے جنگلی آدمیوں کا ہے جو شری وِرجناتھ جی کے انگ کا چھوٹا ہوا چندن اور کیسر گھاس چھیلتے وقت اپنے مستک پر چڑھاتے ہیں اور گوبردھن پہاڑ گئوویں چراتے وقت وِرِندابن بہاری کا درشن پا کر کہتا ہے کہ میرے برابر دوسرے کا بھاگیہ نہ ہوگا کس واسطے کہ ویکنٹھ ناتھ اپنا چرن میرے اوپر رکھتے ہیں اور وہ پربت کند مول پھول آدک سے ویکنٹھ ناتھ اور گوال بالوں کا اور گھاس سے گئوؤں کا سنمان کرتا ہے اور دھنیہ بھاگیہ وِرِندابن کے ندی اور نالوں کا ہے جو بانسری کی دھون سنتے ہی بہنا اپنا بھول کر ٹھہر جاتے ہیں اور یمُنا جی اپنی لہر سے موہن پیارے کے چرن چھُو کر کرتارتھ ہوتی ہیں اور اُس میں ترِلوکی ناتھ نِتیہ جل وِہار کرتے ہیں اور کیا اچھا بھاگیہ اُن درختوں کا ہے کہ جن کے سایہ میں نندلال جی بیٹھتے ہیں اور بڑا بھاگیہ پرتھوی اور گھاس کا سمجھنا چاہیئے کہ جس پر ویکنٹھ ناتھ اپنا چرن رکھ کر چلتے پھرتے ہیں اور ہم لوگوں کا بھی بڑا بھاگیہ سمجھنا چاہیئے جو موہنی مورت کی پریت ہمارے ہردے میں آٹھوں پہر رہتی ہے اے راجہ پریکشت گوپیاں اپنے گیان سے شری کرشن جی کو پرمیشور کا اوتار جانتی تھیں لیکن جب پرمیشور کی مایا اُن کو بیاپتی تھی تب ان کو یشودا جی کا بیٹا سمجھتی تھیں اسی طرح سب استری اور پُرش وِرِندابن واسی شیام سُندر کی پریت رکھ کر دن رات اُنھیں کا یش گایا کرتے تھے اور آٹھوں پہر اُن کی چرچا اور دھیان میں مگن رہتے تھے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ کوئی جیو ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو اُن کے بھید اور مہما کو جان سکے جس پر وہ دیا کرتے ہیں وہی کچھ ان کی مہما کو جان سکتا ہے۔

ادھیائے بائیسواں ۲۲ - چیر ہرن لیلا

اتنی کتھا سن کر راجہ پریکشت نے کہا کہ اے شکدیو جی سوامی شری کرشن جی نے کس طرح اُن سب

ورج ناریوں کی اچھّا پوری کی اس کا حال کہئے اس لیلا کے سُننے سے میرا چت بہت پرسنّ ہو کر سب سوچ چھوٹ جاتا ہے یہ بات سُن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب اگہن اور پوس کا مہینہ آنے سے سردی زیادہ پڑنے لگی تب ایک گوپی نے سب گوپیوں سے کہا کہ میں نے بڑے بوڑھوں سے ایسا سُنا تھا کہ اگہن کے مہینے میں پراتہ سمے جمنا میں اسنان کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ کر منوکامنا ملتی ہے اس سے ہم سب نیم باندھ کر جمنا اسنان کریں تو اس کے پرتاپ سے موہن پیارے ہمارے پت ہو سکتے یہ بات سُن کر رادھا آدک گوپیوں نے خوش ہو کر اگہن بدی پریوا سے جمنا نہانا شروع کیا نِتیہ پراتہ سمے رادھا آدک سب ورجبالا اُچھا اچھّا گہنا آدہن کر اسنان کرنے جاتی تھیں اور نہانے کے پیچھے سوریہ دیوتا کو آرگھ دے کر پاروتی جی کی مورت مٹّی سے بنا کر دھوپ دیپ نیویدیہ नैवेद्य آدک سے ودھ پوروک پوجا اور ڈنڈوت اور دھیان کر کے ہاتھ جوڑ کر وردان مانگتی تھیں۔

سوَیّا

گوپ سُتا کہیں گوری گُسائیں پانوں پروں ونتی سن لیجے
دین دیا ندھ داسی کے اوپر نیک سون چتّ دیا رس بھیجے
دیُی جو بیاہ اُچھاہ سے موہن مات پتا کچھ ہو نہیں کیجے
سُندر سانورو نند کمار ہمے اُر جو بر سو برد یجے

اسی طرح ہر روز پوجا کر کے دن بھر ورت رہ کر شام کے وقت دہی چاول بھوجن کر کے زمین پر سورہتی تھیں اور منسا واچا کرمنا سے اُن کو یہ اچھّا رہتی تھی کہ جلدی ہمارا مطلب حاصل ہوا اے راجہ جب رادھا پیاری نے سولہ ہزار ورجبالا تھوڑی عمر والی کہ ان میں چار طرح کی تھیں ایک جنک پُر کی استریاں دوسرے دنڈک بن کے رشیوں کی استریاں جو شری رام اوتار میں رگھناتھ جی پر موہت ہوئی تھیں تیسرے وید کی رچا چوتھے گولوک کی استریاں جنھوں نے گوپیوں کے تن میں جنم لیا تھا اپنے ساتھ لے کر نیم سے جمنا اسنان اور پوجا اور ورت کیا تب شری کرشن جی انتریامی اُن پر دیال ہوئے۔

دوہا

دیکھ نیم یہ پریم کے گوپن کو گوپال — بھئے پرسنّ کرپال چت جن ہت دین دیال

اے راجہ پریکشت ایک دن جس وقت سولہ ہزار گوپیاں جمنا جل میں اسنان کر کے شری کرشن جی کی چرچا آپس میں کر رہی تھیں اُسی وقت شری کرشن جی اپنے سولہ ہزار روپ دھر کر جمنا جل میں سب گوپیوں کے پیچھے کھڑے ہو کر پیٹھ ملنے لگے تب سب گوپیاں اُن کو دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر اپنے

من میں کہنے لگیں کہ جن کے ملنے کے واسطے ہم دھیان اور پوجا کرتی تھیں انھوں نے دیال ہوکر درشن دیا پھر اپنا اپنا بدن پانی میں چھپا کر موہن پیارے سے کہنے لگیں کہ ہم کو ننگی دیکھ کر تم کو شرم نہیں آتی اور شری کرشن جی کی مایا سے کسی گوپی کو دوسری گوپی کا حال نہیں معلوم ہوتا تھا کہ اس کے پیچھے بھی شری کرشن جی ہیں اس سبب سے سب گوپیاں اپنے اپنے من میں خوش ہوکر دوسری سکھی سے اپنا حال نہیں کہتی تھیں ۔

	دوہا	
دیا کریں پاچھے پھریں چھپایئم تہہ سنگ		جو ماکھن پر بھو کو بھجے پریم بھکت کے رنگ

اس طرح موہن پیارے جل وہار کر کے باہر نکلے اور گوپیوں کا گہنا اور کپڑا جو یمنا کنارے رکھا تھا اُس کو پھاڑ توڑ کے پھینک دیا جب گوپیوں نے جا کر یہ حال یشوداجی سے کہا تب نندرانی بولیں

	دوہا	
سو کیسے بر پا پہو تم لایک نہیں شیام		تم چاہت ہو گگن تے کہن تریا بام
	سورٹھ	
بر تھا پھرت اٹھلات مُشٹ کروشن ہے جگت		میں بوجھی سب بات تم ہمسوں کہہ ہو کہا

تم کو ایسی بات کہتے ہوئے لاج نہیں آتی اور میرے اگیان بالک کو پاپ کی آنکھ سے دیکھتی ہو یہ بات سُن کر سب ورجبالا خوشی سے اپنے اپنے گھر چلی آئیں جب دوسرے دن پھر سب گوپیاں یمنا نہانے آئیں ۔

	دوہا	
نگن ہوئے اسنان ہت بیٹھیں یمنا نیر		دھرے اُتار اُتار سب تٹ پر بھوشن چیر

تب شری کرشن دیندیال نے وچار کیا میرے ملنے کے واسطے انھوں نے بڑا دُکھ اٹھایا ہے ایسا وچار شیام سُندر نے اُس دن بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی آج تم گوویں چرانے بن میں لیجاؤ میں کلیوا لیکر پیچھے سے وہاں آونگا جب بلرام جی سب سکھا سمیت گوویں لیکر بن میں جا چکے تب ورندابن وہاری نے یمنا کنارے چُپ چاپ جا کر کیا دیکھا کہ سب ورجبالا اپنا اپنا گہنا اور کپڑا کنارے رکھ کر یمنا جی میں نہاتے سمے ہماری چرچا کر رہی ہیں تب موہن پیارے یہ پریت اُن کی چھُپے چھُپے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اے راجہ جس وقت سب ورجبالا سورج کو ارگھ دے کر آنکھ بند کر کے شری کرشن جی کا دھیان کرنے لگیں اُس وقت شیام سُندر بھکت وتسل نے وچارا کہ ان لوگوں کو یمنا جی میں ننگی نہانے سے پاپ لگتا ہے اس لیے اُن کا پاپ چھڑانا اور آگے کے واسطے گیان سکھلانا ضروری ہے ۔

دوہا	پریم مگن گوپی سبے رہیں دھیان من لائے	ہر سب بھوشن بسن لے چڑھے کدم پر جائے

اور سب کپڑوں کی گٹھری باندھکر اپنے سامنے رکھ لی اور اُسی جگہ خوش ہو کر بیٹھے رہے جب گوپیاں اسنان کر کے باہر نکلیں اور اُنھوں نے کپڑا اور گہنا یُمنا کے کنارے نہیں دیکھا تب چاروں طرف ڈھونڈھ کر آپس میں کہنے لگیں کہ اے سکھی یہاں تو کوئی چڑیا بھی نہیں آئی نہ معلوم ہمارا گہنا اور کپڑا کون اٹھا لیگیا سوائے ماکھن چور کے اور کون ہماری چیز لیجاویگا ایسا کہکر دین بچن سے پکارنے لگیں کہ کہیں شیام سُندر ہوں تو اپنا درشن دیں یہ بات سُنتے ہی موہن پیارے نے آہستہ سے بانسری ایک مرتبہ بجادی تب ایک سکھی نے آواز کی طرف آنکھ اٹھا کر کیا دیکھا کہ مرلی منوہر مکٹ پہنے لٹکتیا لیے کیسر کا تلک دیے بنمالا گلے میں پہنے پیتامبر باندھے کدم کے درخت پر چھپے ہوئے بیٹھے ہیں یہ حال دیکھتے ہی اُس سکھی نے سب ورجبالوں سے پکار کر کہا کہ ٹک ادھر تو دیکھو ماکھن چور دھوتیاں چرائے ہوئے گٹھری باندھے کدم پر بیٹھے ہیں یہ بات سُنکر جیسے سب گوپیوں نے شیام سُندر کو درخت پر بیٹھے دیکھا ویسے ہی شرمندہ ہو کر گلے بھر پانی میں چلی گئیں اور ہاتھ جوڑ ونتی کر کے کہنے لگیں کہ اے دین دیال دُکھ بھنجن نند نندن دھوتیاں ہماری دے ڈالو۔

	دوہا	
ماکھن پربھ گھنشام جو بھقیں اُچت یہ نا نہہ		ہم داسی بن دام کی سمجھو تم من ماہنہ

یہ بات سُنکر موہن پیارے بولے کہ تم لوگ اپنا اپنا گہنا اور کپڑا پھینک کر اسنان کرنے لگی تھیں۔ میں نے اُن کی رکھواری کی ہے بغیر چوکیداری دیے کپڑا انہیں پاؤگی گوپیوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو پانی میں جاڑا معلوم دیتا ہے تم کو دیا نہیں آتی۔

	دوہا	
تن من دھن ارپو بھقیں سوہے تمہرے پاس		اب امبر دیجیے ہمیں جان اپنی داس
	سورٹھا	
تب ہنس کہیو کنہاے جو تن من موکو دیو		یو بسن یہاں آئے جو مانو میرو کہو

تم ایک ایک سندری پانی میں سے نکل کر میرے پاس آؤ تب میں تمھارے کپڑے دوں گا نہیں تو بابا نند کی سوگند ہے کہ بنا ایسا کیے اپنے کپڑے نہ پاؤگی یہ بچن موہن پیارے کا سُنکر شری مادھا جی نے کہا کہ ہم جوان استریاں تمھارے پاس ننگی کس طرح آویں یہ نیا گیان تم کو کس نے سکھایا ہے جو ہم کو ننگی دیکھنا چاہتے ہو۔

	دوہا	
اچھا نڑ دیو یہ ٹیک ہریو بھوشن تم لیو		رشیت مُرت ہم نیر میں چیر ہمارے دیو
	سورٹھا	
دوش ہوت اپار جو تیہ انگ دیکھے پُرش		تاتے نند کمار ننگی نار نہ دیکھیے

جب اتنی وِنتی کرنے پر بھی شیام سُندر نے کپڑا اُن کا نہیں دیا تب ورِجبالا ؤ کھائی سے بولیں کہ نند
کہیں کے راجہ نہیں ہیں جو اُن کی دُہائی پھر گئی ہو تم کپڑے ہمارے چُرا کر سب کو ننگی دیکھا چاہتے ہو یہ چلن
تمہارا اچھا نہیں لگتا ابھی ہم لوگ اپنے اپنے باپ اور بھائی سے جاکر تمہارا حال کہیں تو وہ لوگ اگر تم کو
چوری میں پکڑیں اور نند اور یشودا کے پاس لیجاکر تمہارا دنڈ کرادیں یہ کٹھور بچن گوپیوں کا سنتے ہی شیام سُندر
نے کہا کہ اب تم لوگ تبھی اپنی اپنی دھوتیاں پاؤگی جب اپنے حاتی کو نے آؤگی شیام سُندر کو ناراض
دیکھتے ہی ورِجبالا ڈرتی اور کانپتی ہوئی بولیں کہ اے دینہ یال ہماری پت رکھنے والا سوائے تمہارے
دوسرا کون ہے جس کو ہم اپنا سہایک جان کر بُلاویں تمہارے چرن کی داسی ہونے کے واسطے ہم لوگ نِت
اسنان اور ورت اور پوجا کرتے ہیں تم نردئی پن چھوڑ کر اپنی داسیوں پر دیا کرو اور بستر ہمارے دیڈالو
تم تر لوکی ناتھ ہو تمہارے اوپر ہمارا کچھ وَش نہیں چلتا نہیں معلوم تم نے کون سی موہنی ہم پر ڈال دی جو تمہاری
سانولی صورت دیکھے بنا ہم لوگوں کو اپنا گھر دوار کُل پردار کچھ اچھا نہیں لگتا ہم کو ابلا ناتھ سمجھ کر دیا کرو
یہ دین بچن سن کر شیام سندر نے کہا کہ جو تم لوگ سچے من سے میرے ملنے کے واسطے ورت اور اسنان کرتی ہو
تو لاج اور کپٹ کو یمنا جل میں ڈبو کے وہاں سے ننگی میرے پاس آکر دھوتیاں اپنی اپنی لیجاؤ بنا انگ
دکھلائے کپڑے نہیں پاؤگی۔ ایسی بات سُنتے ہی سب گوپیوں نے آپس میں کہا کہ ایک موہن پیارے
ہم کو ننگی دیکھیں یہ اچھی بات ہے یا سب گاؤں ننگی دیکھے یہ اچھی بات ہے اور یہ ہمارے انتہ کرن کا
سب حال جانتے ہیں ان سے لاج نہ کرنا چاہیئے۔

دوہا

گہت پرسپر مل سبے ہر ہٹھ چھاڑت ناہیہ
چیر بنا کیسے بنے کون بھانت گھر جاہیہ

سورٹھ

چلو لیجے چیر انہیں کی ہٹھ راکھ کے
من موہن بل بیر جو کچھ کہیں سو کیجئے

ایسا کہہ کر سب گوپیاں ایک ہاتھ سے اپنی بھگ اور دوسرے ہاتھ سے اپنی چھاتی کو چھپا کر یمنا جل
سے باہر نکلیں اور شیام سُندر کے سامنے جاکر سر نیچے کرکے کھڑی ہو رہیں تب مرلی منوہر نے کہا کہ ابھی تک
تم کو ہم سے کپٹ بنا ہے کپٹی جیو ہمارے پاس نہیں پہونچتے تم لوگ ایک ایک گوپی سامنے کھڑی ہو کر
سورج دیوتا کو ہاتھ جوڑو تب میں تمہارے چیر دوں گا کس واسطے کہ تم نے برت میں ننگے اسنان
کرکے برن دیوتا کا اپرادھ کیا ہے یہ بات سُن کر گوپیوں نے کہا کہ اے نند لال جی ہم لوگ سیدھی
بھولی ورِجبالا ہے کیا کپٹ کرتے ہو۔

دوہا

ماکھن پر بذرسے سب کہیں ہم آئیں تم ہیت
یہی تمہارو سانچ ہے اب ہوں بستر نہ دیت

ہم لوگ تمھارے ادھین ہیں جو کہو وہ کریں جب ایسا کہہ کر سب ورجبالا چھاتی پر کا ہاتھ اٹھا کر ایک ہاتھ سے سوریہ دیوتا کو ڈنڈوت کرنے لگیں تب نند نندن بولے کہ ایک ہاتھ سے ڈنڈوت کرنا دوش ہوتا ہے دونوں ہاتھ سے پرنام کرو۔

دوہا

چوکہہ ہو کر ہوں سبھی ہنس بولیں ورجبام ۔ تہیں پلٹو ہم کبھو سنو شیام ابھرام

جب یہ کہہ کر سب گوپیاں موہن پیارے کے پریم میں مگن ہو گئیں اور لاج چھوڑ کر دونو ہاتھ سے سوریہ دیوتا کو نمسکار کیا تب ویکنٹھ ناتھ نشکپٹ بھکت اور پریت اُن کی دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور درخت پر سے اتر کر سب دھوتیاں اپنے کندھے پر دھر کر بولے کہ گوپیو اب میں نے تمھارا بوجھا اپنے اوپر اٹھا لیا آدمی کے تن میں جنم لینے کا یہی پھل ہے کہ دوسرے کا اُپکار کرے۔

دوہا

سنجگ شری برنہار کے ماکھن پر جل بیر ۔ پریم پریت رس دوش بھجے دئے اسبن کے چیر

اے راجہ سب ورجبالا اپنا گہنا اور کپڑا پہن کر موہن پیارے کے پریم میں ایسی مگن ہوئیں کہ انکا من گھر جانے کے واسطے نہیں چاہتا تھا موہن پیارے نے کہا کہ تم لوگ اس بات میں کچھ دکھ نہ مانو میں نے تم کو آگے کے واسطے گیان سکھا دیا جل میں برن دیوتا رہتے ہیں اس لیے ننگے ہو کر پانی میں اسنان کرنے سے سب دھرم اور پنیہ بہہ جاتا ہے اب تم کو ننگی ہو کر نکلنے سے پُنیا اسنان اور برت کرنے کا پھل ملے گا تم لوگ مجھے بہت پیاری ہو کنوار شُدی پورناسی کو میں تمھارے ساتھ راس لیلا کر کے تم سب کا منورتھ پورا کروں گا اب اپنے اپنے گھر جا کر برت رکھنا چھوڑ دو یہ بات سن کر سب ورجبالا خوش ہو کر اپنے اپنے گھر چلی گئیں اور آٹھوں پہر شیام سُندر کے دھیان میں لگی رہ کر کنوار شُدی پورناسی کے دن گننے لگیں۔

دوہا

دیکھو جرت نند نند کے سبّے بال مت بجھور ۔ شدھ بدھ من کچھ ہے نہیں کہت اور کی اور

مرلی منوہر وہاں سے وںشی بٹ میں آ کر گوال بالوں کے ساتھ گئو چرانے لگے اتنی کتھا سن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے سوامی شری کرشن جی نے پربرہم کا اوتار ہو کر جن کو سب جگت کا پردہ ڈھانپنا چاہیے انھوں نے شاستر کے برخلاف پرائی استری کو ننگے کیوں دیکھا یہ سندیہ میرا مٹا دیجیے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ استری کو ننگی ہو کر نہانے سے بڑا پاپ ہوتا ہے جب تک کہ اسی طرح جل میں سے ننگی ہو کر دوسرے پُرش کے سامنے نہ جائے تب تک وہ پاپ اُس کا نہیں چھوٹتا اس لیے کرشن بھگوان نے دیا کر کے شاستر کے موافق اُن سب کو ننگی نکلوا کر نرک سے بچا لیا وہ اپنے بھکتوں کی چوک کو سنبھال لیتے ہیں

دوہا

انترگت اَت سُکھ بھیو آنند اُرنہ سمائے	پرکٹ شیت دُکھ پائے کے سب جل ہیں لجائے

اے راجہ جب شیام سندر بن میں پہونچے تب درختوں کا ٹھنڈا سایہ دیکھ کر شری داما آدک گوالوں سے کہا کہ دیکھو یہ سب درخت سردی اور گرمی اور برسات کا دُکھ اپنے اوپر اٹھا کر ایک پانوں سے کھڑے رہتے ہیں اور اپنی چھایا اور پھل اور پھول سے سب جیووں کو سکھ دیتے ہیں کوئی آدمی اُن سے کچھ نہیں جاتا اور آدمی سُکھ پانے پر بھی اُن کی ڈالی اور پتا توڑ لیتے ہیں تب بھی یہ بُرا نہیں مانتے اور پھل پھول لگے ہونے پر راہی اور بٹوہی کا سنمان کرتے ہیں جب ان میں پھل اور پھول نہیں رہتے تب شرم سے سر جھکا کر کہتے ہیں کہ ہم سے تمھاری کچھ سیوا نہیں بن پڑی اس لیے ہم شرمندہ ہیں اور اپنی پریت امیر اور غریب دونوں سے برابر رکھ کر یوگیشوروں کی طرح تپ کرتے ہیں سنسار میں اُسی کا جنم لینا سپھل ہے جو اپنے اوپر دُکھ اٹھا کر دوسروں کا بھلا کرے۔

دوہا

پران بڑے داتان کے ان میں بیٹھے آئے	دھا ایسے دُرمن کی کاپے برنی جائے

اس طرح درختوں کی تعریف کرتے ہوئے موہن پیارے گوالوں سمیت اپنے گھر آ گئے۔

ادھیائے تئیسواں ۲۳

گوالوں کا متھرا کے چوبوں سے بھوجن مانگنا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ ایک دن شیام اور بلرام گئو چرانے کے واسطے بن میں جا کر گوالوں کے ساتھ آنند پورو ک کھیلتے تھے اُس وقت گوالوں نے ورجناتھ جی سے کہا کہ اے مہاراج جو کلیوا ہم لوگ اپنے اپنے گھر سے لائے تھے وہ کھانے پر بھی بھوکھ ہماری نہیں گئی اس لیے کچھ کھلائیے یہ بات سُن کر نند لال نے وچار کیا کہ متھرا واسی برہمنوں کی استریاں میرے درشن کرنے کی اِچھا رکھتی ہیں سو آج اُن کا منورتھ پورا کرنا چاہیئے ایسا وچار کر نند لال جی نے گوال بالوں سے کہا کہ دیکھو بن میں جہاں دھواں اٹھتا ہے وہاں متھرا کے چوبے راجہ کنس کے ڈر سے چھپ کر یگیہ اور ہوم کرتے ہیں تم لوگوں میں سے چار پانچ لڑکے وہاں جاؤ اور ڈنڈوت کر کے میرا نام لیکر اُن سے بھوجن مانگ لاؤ یہ بات سنتے ہی گوالوں نے وہاں جا کر وِنتے پوروک اُن سے کہا۔

دوہا

بھوجن مانگت ہیں کہیو ماکھن پر بھوورجناتھ	ہاتھ جوڑ ٹھاڑھے بھئے گوال بال اک ساتھ

اے راجہ اُن براہمنوں نے جو اپنے اگیان اور کرم کے ابھمان سے شیام اور بلرام کی مایا نہیں جانتے تھے یہ بات سُن کر گوال بالوں سے کہا کہ تم مورکھ لوگ نہیں جانتے کہ یہ بھوجن سب ہم نے دیوتوں کے نام پر یگیہ کرنے کے لیے تیار کیا ہے جب تک پرمیشور کا یگیہ پورا نہ ہوگا تب تک بھوجن نہیں پاؤ گے یگیہ ہونے کے پیچھے تم کو بھی پرساد ملے گا اور شیام اور بلرام اہیروں کے کُل میں پیدا ہوئے ہیں اُن سے ہم براہمن لوگ کُل میں اُتم ہیں یہ کٹھور بچن براہمنوں کے سُن کر سب گوال بال نراس ہو پچھتاتے ہوئے شری کرشن جی کے پاس جا کر بولے کہ اے ورجناتھ ہم لوگ اپنا مان چھوڑ کر تمھارے کہنے سے بھیکھ مانگنے گئے۔ تس پر بھی بھوجن نہیں پایا اب کیا کریں بھوک بہت ستاتی ہے یہ بات سُنتے ہی موہن پیارے نے ہنس کر بلرام جی سے کہا کہ وہ براہمن لوگ ہماری بھگتی نہ رکھنے سے یہ بھید نہیں جانتے کہ یگیہ اور ہوم کا مالک کون ہے اپنے کرم کے ابھمان سے اندھے ہو رہے ہیں بہت اچھا ہے کہ وہ لوگ اسی طرح اپنے اگیان میں پڑے رہیں پھر شیام سُندر نے گوال بالوں سے کہا کہ اب تم لوگ اُن کی استریوں کے پاس جو بڑی دھرماتما اور ہری بھگت ہیں جا کر کہو کہ شیام اور بلرام نے جو بن میں گئویں چرانے آئے ہیں بھوکھے ہو کر تم سے بھوجن مانگا ہے وہ استریاں تم کو بڑے آدر بھاؤ سے بھوجن دیں گی یہ بات سنتے ہی گوال بالوں نے چوبانیوں سے جا کر کہا کہ اے ماتا شری کرشن جی اور بلرام جی نے تم سے بھوجن مانگا ہے تم کیا کہتی ہو۔

	دوہا	
گوالن کے سن بچن سب ہرکھ اٹھیں ورج بام		کہت ہمارے بھاگ دھن بھوجن مانگیو شیام
	سورٹھا	
کرت رہیں مت دھیان سُن سُن جنکے گن شرون		سُپھل جنم نج جان تنکو بھوجن لے چلیں
	دوہا	
ات بڑبھاگی جیوہیں جنکو ورج میں واس		ماکھن پربھ کے درش تے پاوت پرم ہلاس

ان استریوں کی ہمیشہ منسا واچا کرمنا سے یہ اچھا رہتی تھی کہ کوئی ایسا بھی دن ہوگا کہ ہم کو ویکنٹھ ناتھ کا درشن ملے گا اس لیے انھوں نے بڑے پریم سے میوہ اور مٹھائی اور پکوان اور پوری اور کچوری اور دودھ اور دہی اور ماکھن آدک اُتم اُتم بھوجن سونے اور چاندی کی تھالیوں میں رکھ کر گوالوں کو دیا اور کچھ اپنے ہاتھ میں لے کر جس جگہ پر مرلی منوہر تھے گوال بالوں کے ساتھ وہاں چلیں اُس وقت اُن کے پت آدک نے بہت منع کیا کہ تم لوگ گوالوں کے پاس مت جاؤ لیکن انھوں نے جو پرم بھگت تھیں کہنا کسی کا نہیں مانا۔

	سورٹھا	
جن کے اُر نندلال بسیں لکٹ مُرلی لیے		تنہیں نہ بھیم کال کون بھانت روکے رکیں

چوپائی

تب گوالن سوں پوچھت بالا چلو آج ہم نینن دیکھیں	کیتک دور آہیں نند لالہ جیون جنم سپھل کر لیکھیں

یہ بات سُن کر گوال بولے کہ اے ماتا تھوڑی دور ہیں جس وقت وہ استریاں شری کرشن جی کے پریم کے آنند میں مگن چلی جاتی تھیں اُسی وقت ایک متھرایا چوبے اپنی استری کو زبردستی راہ سے پکڑ کر لے آیا تب اُس نے کہا کہ ہم کو شری کرشن جی کا درشن کرنے کے لیے جانے دو اپنے اوپر بدنامی مت لو مجھے اُن کے درشن کی بڑی لالسا ہے اور وہ پر برہم پرمیشور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیکر سنساری آدمیوں کی طرح لیلا کرتے ہیں تم لوگ وید پڑھ کر یگیہ اور ہوم کرتے ہو لیکن اُن کو اپنے اگیان سے نہیں پہچانتے ۔

دوہا

کو جن جانے بھید یہ یگیہ کرت کہہ کاج	بھوجن مانگت ہیں وہی ماکھن پرتھو ویرراج

اے سوامی میرا پران تو نند لال جی سے جا ملا اس جھوٹھے بدن کو روک کر کیا کروگے میرے مرنے کے پیچھے سوائے پچھتانے کے تم کو اور کچھ نہیں ملے گا جس آدمی کو پرمیشور کی بھگتی نہ ہو وہ کسی کام کا نہیں ہوتا ہے یہ سب گیان کہنے پر بھی اُس متھرایا چوبے نے نہ مان کر اپنی استری کو کوٹھری میں بند کر کے قفل لگا دیا تب اُسی وقت پران اُس کا شری کرشن جی کے دھیان میں نکل کر اس طرح سب استریوں سے پہلے وہاں جا پہونچا جس طرح پانی جلدی بہہ کر ندی اور سمندر میں مل جاتا ہے ۔

سورٹھا

کٹھن پریم کا پنتھ جہاں نیم کی گت نہیں	کہت وید سب گرنتھ پریم بھاؤ کے وش ہری

اے راجہ جب پیچھے سے وہ سب استریاں بڑے پریم سے بھوجن لیے ہوئے جہاں پر موہن پیارے ایک برکش کی چھایا میں ایک سکھا کے کندھے پر ہاتھ رکھے بانکی دھج بنائے کمل کا پھول ہاتھ میں لیے کھڑے تھے جا پہونچیں تب چرن اُن کا چوم کر تھالیاں بھوجن کی سامنے دھر دیں اور اُس موہنی مورت کو دیکھتے ہی خوش ہو کر آپس میں کہنے لگیں کہ اے سکھی یہی نند لال جی ہیں جن کی بڑائی ہم لوگ ہمیشہ سُن کر دھیان کیا کرتی تھیں اب ہمارے بھاگیہ جاگے جو ان کا درشن پایا اب اس چندر مکھ کی ٹھنڈک سے اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو اور سنسار میں جنم لینے کا پھل لیو اے راجہ شری کرشن جی کی کرپا سے اُن کو اُس وقت دِبیہ درشٹ ہو گئی تب اُنھوں نے شری کرشن جی کو پورن برہم جان کر ہاتھ جوڑ کر وِنے کیا کہ اے دینا ناتھ بغیر کرپا تمھاری کے آپ کی اس سانولی صورت موہنی مورت کا درشن کسی کو نہیں ملتا نہیں معلوم کون جنم کے پُنیہ ہمارے سہائے ہوئے جو آپ کا درشن پایا اور بہت جنموں کے پاپ ہمارے چھوٹ گئے اور ہم لوگوں

کے پت آدک اپنے اگیان اور ابھان سے سنساری مایا موہ میں ڈوب کر ایسے اندھے ہو گئے کہ جنھوں نے پرمیشور وکنٹھ ناتھ کو جن کے نام پر سب لوگ یگیہ کرتے ہیں آدمی سمجھ کر مانگنے پر بھی بھوجن نہیں دیا تن اور دھن وہی اُتّم ہوتا ہے جو تمھارے کام آوے اور جو لوگ آدمی کا بدن پا کر تمھاری بھکت اور سیوا کرتے ہیں اُنھیں کا جنم لینا سوارتھ ہے اور یگیہ اور تپ اور دھیان وہی اچھا ہے جس میں تمھارا نام آوے۔

	دوہا	
جو جن من نِج سے کرے ماکھن پر بھو سے بیت		چار پدارتھ دیت ہیں پاپ دُکھ ہر لیت

یہ بات بھکت اور پریم کی بھری ہوئی سنتے ہی شیام سندر اُن کی کشل پوچھ کر بولے کہ میں نند مہر کا بیٹا ہوں تم لوگ براہمن ہو کر مجھ کو ڈنڈوت مت کرو اس میں مجھ کو دوش ہوگا جو لوگ براہمن یا اُن کی استریوں سے اپنا کام اور ٹہل کراتے ہیں وہ سنسار میں کچھ بڑائی نہ پا کر پاپ کے بھاگی ہوتے ہیں تم نے ہم کو بھوکھا جان کر دیا کی راہ سے بن میں آکر بھوجن دیا ہم اُس کے بدلے تم کو کیا دیویں ورندابن ہمارا گھر یہاں سے دور ہے جو ہم اپنے گھر ہوتے تو تیھا شکت تمھارا آدر بھاؤ کرتے یہاں ہم سے کچھ تمھارا شِشٹاچار نہیں بن پڑا اس بات کا پچھتاوا ہمارے من میں رہ گیا تم لوگوں کو یہاں آئے بہت دیر ہوئی اب تم اپنے اپنے گھر جاؤ تمھارے پت لوگ تمھاری راہ دیکھتے ہوں گے کس واسطے کہ استری اردھانگی ہوتی ہے بغیر تمھارے گئے دیوتا لوگ یگیہ اور ہوم براہمنوں کا قبول نہ کریں گے۔

	سورٹھا	
سُنت بچن ندوان کرم دھرم بانی سُکھد		دُوِج تیہ پرم سُجان بولیں سب کر جور کے

اے وکنٹھ ناتھ اب آپ کا درشن کرنے اور آپ کے چرن کمل کے بھکت اور پریت رکھنے سے سنساری مایا موہ ہمارا چھوٹ گیا اب ہم کو گھر بار اور کُل پریوار کا کچھ موہ نہیں رہا سوائے اس کے ہم لوگ بنا آگیا اپنے پت آدک سے آپ کے چرن دیکھنے آئی ہیں جو وہ لوگ ہم کو اپنے گھر میں رہنے نہ دیں تو ہم کہاں جاویں گی اس سے یہ بات اُتّم ہے کہ ہم سب آپ کے چرنوں کے پاس بنی رہیں اور آپ کی سیوا اور ٹہل کر کے اپنا پرلوک بنا دیں اور اے مہا پربھو ایک استری تمھارے درشن کی اِچھا سے ہمارے ساتھ آتی تھی اُس کا پت اُس کو زبردستی پکڑ کر راہ میں سے پھیرے گیا نہ معلوم اس کی کیا گت ہوئی یہ بات سُن کر شری کرشن جی نے ہنس دیا اور اس استری کی صورت دکھلا کر کہا کہ دیکھو یہ استری تم لوگوں سے پہلے سے یہاں آپہونچی جو کوئی پرمیشور سے پریت رکھتا ہے اُس کا ناش کبھی نہیں ہوتا اے راجہ اُس استری کو شری کرشن جی کی سیوا میں دیکھ کر سب کو آشچرج معلوم ہوا پھر سب استریوں نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے ورجناتھ آپ ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھوں کے دینے والے ہیں ہم کو اپنے چرنوں سے الگ نہ کیجئے آپ کے چرن چھوڑ کر اب ہم نہیں جا سکتی ہیں یہ سُنکر شری کرشن جی بولے کہ سنو تم لوگ

پرمیشور کے پریم میں مگن ہو لیکن گرہستھ کو سب کام وید کے موافق کرنا چاہیئے وید اور شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ جو استری اپنے پت کو پرمیشور کے برابر جانکر اس کا حکم مانتی ہے اور دوسرے پُرش کو پاپ کی آنکھ سے نہ دیکھے ایسی پتِ برتا استری کو یوگی اور سنیاسی سے اچھی جاننا چاہیئے ایسی استری جو کچھ بھلا یا بُرا کسی کو اپنے مُنھ سے کہہ دیتی ہے وہی بات سچ ہو جاتی ہے اور اُس کو چاروں پدارتھ اپنے پت سے ملتے ہیں۔

دوہا

یہہ بدھ سے نشچے کرے جو ناری من مانہہ ۔ چار پدارتھ سو سہئے یا میں سنشئے نانہہ

اس لیے تم لوگ اپنے اپنے پت کے پاس جاؤ وہ تم سے کچھ دُکھ نہ مان کر خوش ہوں گے یہ بات سُن کر سب چوبانیوں نے امرت روپی نور بھیس شری کرشن جی کا آنکھوں کی راہ سے اپنے ہردے میں رکھ لیا اور شری کرشن جی سے بھگت پردان لیکر اُن کو ڈنڈوت کر کے اپنے استھان کو چلیں اور جس براہمن نے اپنی استری کو کوٹھری میں بند کر دیا تھا اُس نے قفل کھول کر دیکھا تو اپنی استری کو مری ہوئی دیکھ کر رونے پیٹنے لگا جس وقت وہ اُس کی نعش جلانے کی تدبیر کر رہا تھا اُسی وقت وہ سب استریاں گھر پر پہونچیں۔

دوہا

ماگھن پربھو کو درش لے آئیں تنگم سُجان ۔ تینکے درش پرتاپ تے بپرن پایو گیان

اے راجہ جاتے وقت براہمن لوگ اپنی استریوں پر کرودھت ہوئے تھے جب وہ استریاں شری کرشن جی کا درشن کر کے پھر آئیں تب اُن کا ماتھا چمکتا ہوا دیکھ کر براہمن لوگ کہنے لگے کہ جن کا درشن برھما جی آدک دیوتا اور رشیشوروں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا ہے اُن پربرہم پرمیشور کا درشن ان استریوں نے کر کے اپنا جنم سپھل کیا اور ہم لوگوں نے اپنے اگیان سے نہیں پہچانا کہ یگیہ اور ہوم کا لینے والا مالک کون ہے ہم نے وید اور پُرانوں میں ایسا سُنا تھا کہ پربرہم پرمیشور یدُکل میں اوتار لیکر نند اور یشودا کو اپنی بال لیلا کا سُکھ دکھا دیں گے سو وہی وکنٹھ ناتھ بال لیلا کرتے ہیں انھوں نے گوال بالوں کو بھوجن مانگنے کے واسطے ہمارے پاس بھیجا تھا ہم سے بڑی چوک ہوئی جو سچدانند کو بھوجن نہیں دیا اور جن کے خوش ہونے کے واسطے ہم لوگ یگیہ اور ہوم کرتے ہیں اُن کو آدمی سمجھ کر اُن کے سامنے نہیں گئے اپنے اگیان اور ابھمان سے ہمارے من میں دیا بھی نہیں آئی ہماری یگیہ اور جپ کرنے پر دھکّار ہے کہ ہم نے پرمیشور کو نہیں پہچانا ہم لوگوں سے اِن استریوں کو اچھا سمجھنا چاہیئے جنھوں نے بنا جپ اور تپ اور کتھا پُران آدِ کے اپنے گیان سے پرمیشور کو پہچان کر بھوگ لگایا اور اُنکا درشن کر کے آنکھوں کو سُکھ دیا اسی طرح براہمنوں نے بہت پچھتا کر اپنی استریوں سے وِنتی پورک کہا کہ تمھارے برابر دوسروں کا بھاگیہ نہ ہوگا کہ تم کو پربرہم پرمیشور کا درشن ملا پھر اُن براہمنوں نے شری کرشن بھگوان کو دھیان میں ہاتھ جوڑ کر وِنتی کیا کہ اے دینا ناتھ ہم لوگوں کا اپرادھ چھما کیجئے اور ہمارے ہردے میں جو اگیان تا کا پھل بھا ہے اُس کو گیان روپی آگ سے جلا دیجئے

جب اس طرح بہت استت اور ونتی براہمنوں نے کی تب ویکنٹھ ناتھ نے اپرادھ اُن کا اپنے ہردے سے بھلا کر دیا اور سب استریوں نے نفس اس چوباٹن کی دیکھ کر اس کے پتی سے کہا کہ ہم نے تیری استری کو شری کرشن جی کی سیوا میں دیکھا تھا یہ بات سُنتے ہی وہ متھریا چوبے رو کر بولا کہ میں بھی اپنی استری کو تمہارے ساتھ جانے دیتا تو وہ کیوں مرتی ایسا کہہ کر وہ متھریا چوبے شری کرشن جی کے پاس دوڑ آگیا اور اپنی استری کو وہاں چتربھجی روپ سے دیکھ کر جب شری کرشن جی کے سامنے بہت وِلاپ کر کے رونے لگا تب کرشن بھگوان نے دیا کر کے اُس سے کہا کہ اپنی استری کی بھگتی کے پرتاپ سے تو بھی چتربھجی روپ ہو جا ویسا ہی ہو گیا تب کرشن بھگوان نے استری اور پُرش دونوں کو وہاں پر بیٹھا کر ویکنٹھ میں بھیج دیا اور جو پدارتھ براہمنوں کی استریاں دے گئی تھیں اُس کو بانٹ کر گوال بالوں سمیت آنند پورک بھوجن کیا اُس وقت شری داما نے کہا کہ اے نندلال جی گئو دیں چرتی ہوئی دور نکل گئیں اُن کو اکٹھا کرنا چاہیئے یہ بات سُنتے ہی کیشو مورت نے ایسی مُرلی بجائی کہ سب گئو دیں آپ سے آپ دوڑ کر وہاں چلی آئیں۔

دوہا

یا پدھ مُرلی ٹیر کے گھیر لئیں سب گائے	سانجھ سے گھر کو چلے ہلدھر جو کے بھائے

جب شیام سُندر وَنسی بجاتے ہوئے ورِنداون کے پاس پہونچے تب ورِجبالا اُن کی چھب دیکھنے سے خوش ہو کر بولیں۔

دوہا

پریم مگن آنندات کہت سکل ورِج بام	دیکھ سکھی شیست سو دن شوبھت ات بلرام
کہت مُدت من جو وہت جن دھن دھن سکھی وہ مول	جن کے پنکھن کو مُکٹ دیکھو نند کشور

اے راجہ جس وقت شیام سُندر گئوؤں کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر اپنے پیتامبر سے اُن کا بدن پونچھتے تھے تو سورگ میں کامدھین گئو پچھتا کر کہتی تھی کہ پرمیشور میرا بھی جنم ورِنداون میں دیتے تو ویکنٹھ ناتھ میرے اوپر بھی ہاتھ پھیر کر میرا بھی دودھ دُہتے۔

دوہا

دھن دھن ورِج کی دھین سب چارت ترِبھون ناتھ	بچارت پوچھت دُہت نت ہِت کر اپنے ہاتھ

ادھیائے چوبیسواں[۲۴]

شری کرشن جی کا گوبردھن پہاڑ کی پوجا کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جس طرح شری کرشن جی نے گووردھن پہاڑ اپنی بائیں

چھنگلیا پر اُٹھایا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو گرگُل اور ورنداون کے ورجواسی لوگ برسویں دن کاتک بدی چتردشی کو چھتیس پرکار کے بیجن بناکر راجہ اندر کی ودھ پوروک پوجا کیا کرتے تھے جب وہ دن آیا تب ورنداون واسیوں نے بہت طرح کے پکوان اور مٹھائی آدک اندر کی پوجا کے واسطے اپنے اپنے گھر بنایا اور یشودا جی بڑی پُوترتا سے سب پدارتھ بنا کر رکھتی تھیں جس میں کوئی جوٹھا نہ کر ڈالے۔

	دوہا	
سینت سینت اتِ نیم سوں دھرت سبھی پکوان		شیام کہوں پرسیں نہیں یہ من مانہہ ڈرات
	سورٹھ	
شنک کرت من مانہہ سُرپت پوجا جان جیہ		نِشمت جانت نانہہ سب دیون کے دیو ہر

اے راجہ شری کرشن جی نے گھر گھر یہ تیاری دیکھ کر من میں ایسا وچار کیا کہ اندر کی پوجا چھوڑ واکر گوردھن پہاڑ پجوانا چاہیئے ایسا وچار کر یشودا جی سے پوچھا کہ اے میا آج سب ورج واسیوں کے گھر پکوان اور مٹھائی تیار ہونے کا کیا کارن ہے یہ سُنکر یشودا جی بولیں کہ اے بیٹا اس وقت مجھے بات کرنے کی چھٹی نہیں ہے تو اپنے باپ سے جاکر پوچھ لے یہ بات سُن کر موہن پیارے بلرام جی سمیت نند رائے جی کے پاس گئے۔

	دوہا	
تب ہر بولے نند سوں مدھر مند مسکائے		کرت پجائی کون کی بابا موہنہ بتائے

اے بابا وہ کون دیوتا ہے جس کی پوجا کرنے سے بھگت اور مُکت ملتی ہے اُس کا نام اور گن مجھے بتا دو بڑوں کو اُچت ہے کہ اپنے کُل کی ریت چھوٹوں کو بتلا دیا کریں لڑکپن کی سیکھی ہوئی بات یاد رہ کر کبھی نہیں بھولتی یہ سُن کر نند جی بولے کہ اے بیٹا ابھی تک تم نے اِس پوجا کا نام نہیں سُنا یہ سب سامگری اندر کی پوجا کے واسطے جو سب دیوتاؤں کے راجہ ہیں بنتی ہے اُن کے پوجنے سے برسات اچھی ہو کر گھانس اور اناج پیدا ہوتا ہے جس کے پیدا ہونے سے سب جیو سُکھ پاتے ہیں اور یہ پوجا ہمارے کُل میں بہت دنوں سے ہوتی آئی ہے۔

	دوہا	
ماکھن پربھو بولے تبے تات بات سُن لیھہ		جنہہ پوجا نہیں ہوت ہے تنہہ برست نہیں میھ

اے بابا آج تک جو کچھ ہمارے بڑوں نے جان یا انجان میں اندر کی پوجا کی وہ اچھا ہوا لیکن تم لوگ جان بوجھ کر دھرم کی راہ چھوڑ کر کیوں چلتے ہو کس واسطے کہ سنسار میں تین طرح کا دھرم اور کرم ہوتا ہے ایک وید اور شاستر کے موافق دوسرا لوک ریت کے موافق تیسرا اپنے من سے وید کے موافق کرم کرنے سے پھل اُس کا ملتا ہے بھلا تمھیں بتلاؤ کہ اندر کی پوجا کرنے سے کیا ملے گا وہ کسی کو مکت اور بھگت اور ردھ اور سدھ اور بردان نہیں دے سکتے اور اندر آپ سو یگیہ کر کے اندراسن پاتا ہے تب دیوتا اُس کو

راجہ کر کے مانتے ہیں اس سے وہ پرمیشور نہیں ہو سکتا جب وہ دیتوں کی لڑائی سے بھاگ کر کہیں چھپتا ہے تب
نارائن جی اُس کی سہایتا کر کے پھر اُس کو اندراسن پر بیٹھال دیتے ہیں ایسے نربل کی تم لوگ کیوں پوجا کرتے
ہو اور اپنا دھرم پہچان کر پرمیشور کی پوجا کیوں نہیں کرتے اندر کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا اور جو لوگ اپنے اگیان
سے نارائن جی کو جو اندر آدک سب جگت کے مالک ہیں چھوڑ کر دوسرے دیوتا کی پوجا کرتے ہیں اُن کو اگیانی
سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ دکھ اور سکھ نارائن جی کی اچھا سے ہوتا ہے بغیر اچھا نارائن جی کے درخت کا ایک
پتّا بھی نہیں ہل سکتا اندر بھی انھیں کی کرپا سے اس پدوی کو پہونچا ہے جو جو بات برھما جی نے سب کے
کرم میں لکھدی وہی ہوتی ہے اُس میں تل بھر بھی گھٹ بڑھ نہیں سکتی سکھ سمپت اور پریوار آدک اچھا سامان
اپنے دھرم اور کرم سے ملتا ہے اور پانی برسنے کا حال اس طرح پر سمجھو کہ آٹھ مہینے تک سورج دیوتا جو پانی
زمین کا سوکھتے ہیں وہی پانی چار مہینے برسات میں برستے ہیں اس سے اناج اور گھاس وغیرہ سب پیدا
ہوتا ہے اور برھما جی نے براہمن کشتری ویش شودر چار برن جو جگت میں بنائے ہیں اُن کے
پیچھے ایک ایک کرم اس طرح پر لگا دیا ہے کہ براہمن وید اور ودیا پڑھیں اور کشتری سب کی رچھا کریں
اور ویش کھیتی اور بیوپار کریں اور شودر ان تینوں برنوں کی سیوا کریں سو اے پتا ہمارا برن ویش کا ہے اور
ہمارے یہاں بہت گئو دیں اکٹھی ہیں اور ورج اور گوکل ہماری جنم بھوم ہے اس واسطے گوپ اور گوال
ہم لوگوں کا نام پڑا ہے ہمارا یہی کرم ہے کہ کھیتی اور بیوپار کریں گئو اور براہمن کی سیوا کریں اور وید اور
شاستر کی بھی یہی آگیا ہے کہ اپنے برن کا دھرم نہ چھوڑے جو لوگ اپنے برن کا دھرم چھوڑ کر دوسرے
برن کا دھرم کرم کرتے ہیں اُن کو ایسا سمجھنا چاہیئے کہ جس طرح کل ونتی استری اپنے پت کو چھوڑ کر دوسرے
پرش کے پاس رہے۔ اے بابا تم یہ بالک کا کہنا سچ مانو تو اندر کی پوجا چھوڑ کر گووردھن پہاڑ اور
گئو اور براہمن اور بن کی پوجا کرو کس واسطے کہ گووردھن پہاڑ یہاں راجہ ہے اور اُس پہاڑ اور اُس
بن میں چرنے سے سب گئو اور بچھڑے ہمارے پلتے ہیں اور انھیں کا دودھ اور گھی آدک بیچنے سے
ہم لوگوں کی جیوکا ہوتی ہے۔ جو کوئی اپنا پالن کرے اُس کو اپنا راجہ سمجھ کر پوجنا چاہیئے اس
واسطے سب پکوان اور مٹھائی آدک جو بنا ہے اُس کو گووردھن پہاڑ پر لے چل کر اُسی کی پوجا کرو اور
سب پدارتھ اُسے بھوگ لگا کر گئو اور براہمن اور کنگالوں کو کھلا دو اور سال سے اس سمبت
میں بہت برسات ہوگی یہ بات شری کرشن جی کی نند اور اپنند اور ورکھبان آدک پرمیشور
کی اچھا سے مان کر بولے۔

تاتے سوئی کیجیے کرشن کہی جو بات	دوہا	سب ورجواسی پوجیے گووردھن اٹھ پرات

جب یہ صلاح آپس میں ٹھیک ہو گئی تب نند راے نے گاؤں میں ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کاتک سدی

پریوا کو ہم لوگ چل کر گووردھن پہاڑ کی پوجا کریں گے سب کوئی پکوان اور مٹھائی وغیرہ سامان لیکر گوؤں سمیت چلنا۔ اے راجہ آگیا نند اور اُپ نند کی سُنکر سب لوگ خوش ہو گئے اور گوپ اور گوالوں نے اپنی اپنی گوؤں اور بچھڑوں کے سنگار کرکے بہت طرح کے رنگ سے اُن کی پونچھ اور سینگ رنگ کر گلے میں گھنٹا باندھ دیا اور کاتک شدی پریوا کو سب ورجواسیوں نے پراتہ سمے اسنان کرکے سب سامان گاڑی اور بیلوں پر لدوا لیا اور سب استری اور پُرش اور بالک اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہن کر نند جی اور برکھبھان جی آدِ کے ساتھ گاتے بجاتے ہوئے گووردھن پہاڑ کو پوجنے چلے۔

دوہا

ماکھن پُربو آپت چاد سوں بھوگھن بستر سنگ — رگو وردھن کو چلے گووردھن سب بناے
نند اُپ نند سب شیام رام دو بھائے — پہونچے گووردھن نکٹ نرکھ سکھ پاے

سورٹھا

انگ سے سمت سماج چھوں اور برج لوگ سب — مدھ شوبھت گرراج کوٹ کام شوبھا ئرس

جب شری کرشن جی کی آگیا کے انوسار سب کسی نے پوجا گووردھن پہاڑ کی دھوپ اور دیپ آدک سے بدھ پوروک کی اور پکوان اور مٹھائی آدک سب پدارتھ تھالیوں میں بھر کر گووردھن کے سامنے بھوگ رکھا اور اتنی مٹھائی اور پکوان وہاں اکٹھا ہوا جس کا ڈھیر دوسرا پہاڑ معلوم ہوتا تھا اور بہت طرح کے پھول اور مالا اور کپڑے آدِ چڑھانے سے گووردھن جی کی ایسی شوبھا دیکھ پڑتی تھی جس کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ اُس وقت شری کرشن جی نے ورجواسیوں سے کہا کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکھیں بند کرکے گووردھن جی کا دھیان کرو تب گرراج پرتکش اپنا درشن دے کر تمہارے سامنے بھوجن کریں گے جب شری کرشن جی کے کہنے سے نند جی آدک سب ورجواسی ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے اور اپنی اپنی آنکھیں بند کرکے گووردھن پربت کا دھیان کیا تب شری کرشن جی ویکنٹھ ناتھ ایک چتربھج وِشال روپ بہت سندر اور نوجوان اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے گووردھن پہاڑ سے پرگٹ ہوئے اُس وقت اپنے شری کرشن روپ سے نند آدک ورجواسیوں سے کہا کہ تمہاری بھگتی اور سچی پریت دیکھ کر گووردھن جی تم لوگوں کو درشن دینے کے واسطے پرگٹ ہوئے ہیں آج اچھی طرح درشن کرو یہ بات سنتے ہی ورجواسیوں نے آنکھ کھول کر دیکھا تو اُس روپ کے درشن پانے سے بہت خوش ہوئے اور اُن کو ڈنڈوت کرکے آپس میں کہنے لگے کہ آج جس طرح گووردھن جی نے درشن دیا اس طرح اندر کا درشن کبھی نہیں ہوا تھا نہ معلوم ہمارے پُرکھا لوگ ایسے پرتکش دیوتا کی پوجا چھوڑ کر اندر کو کیوں پوجتے تھے۔

دوہا

کہیو کرشن تب نند سوں بھوجن لیو مگاے — گر آگے سب راکھ کے ارپ دِئے سناے

یہ بات سنتے ہی گوپ اور گوال جلدی سے پرات اور تھال بھوگ کی اُٹھا کر اُن کے پاس لے گئے تب گووردھن ناتھ جی ہاتھ پھیلا کر پھیلا کر کھانے لگے۔

دوہا

دیکھن کو دھائے سبھی سورج کے نر آر وبام — بھیو دیوتا گر بڑ دتا رہ پُجاوت شیام

سورٹھا

بڑے پھر اُپنند نند آدِ ٹھاڑے سبے — کہت جو کچھ نند نند کرت سکل سوئی تھان

دوہا

اِتے نند کو کر سگے گوپی سوں تبلات — اُت اپنوں دھر چار بُج رُچ سوں بھوجن کھات

سورٹھا

شری رادھا سُکھ پائے دیت بلکت شیام چھب — بھکتن کے سکھدائے نت نو کرت چرتر نو دوِج

دوہا

پریت ریت کے بھاؤ سوں بھوجن سب کچھ کھائے — ہوئے پرسنّ ات نند سوں تب نندلے گرِ رائے

سورٹھا

یہو نند ور دان اب تم جو ہم سوں چہو — میں لینھی سُکھ مان بہت کری تم بھکت مم

دوہا

نند گوپ اور نند شت شری پرِ کبھان سمیت — بار بار گرِ راج کے چرن پرت ات ہیت

سورٹھا

لکر سب کو ستان دے پرساد نج ہاتھ سوں — سبن کہیو گھر جان ہوئے پرسن گرِراج تب

دوہا

پرگٹ دیت ہیں درشن گرِ سب کے آگے کھات — پرم ہرش نر نارِ سب سب کے مکھ یہ بات

سورٹھا

مہا امِت اپار شری گووردھن اَچل کی — جیہہ پوجت کرتار شاردبِدھ نہیں کہہ سکیں

اس وقت للِتا سکھی نے رادھا جی سے کہا کہ یہ سب لیلا موہن پیارے کی ہے جو دوسرا سروپ اپنا پہاڑ میں پرگٹ کرکے پکوان اور مٹھائی چکھتے ہیں اے راجہ جب گووردھن ناتھ جی بھوجن کرکے انتردھیان ہو گئے تب نند جی نے وہاں ہوم کرکے اور پرکرما لیکر براہمنوں کو بہت سونا اور گئو آدِک دان دیا اور پہلے براہمن اور گئو اور کنگالوں کو بھوجن کرا کے پیچھے آپ ورِجواسیوں سمیت بھوجن کیا اور شری کرشن جی نے ایک کور اپنے ہاتھ سے اٹھا کر کھالیا تو برھما جی اور مہادیو جی اور وِشنو جی آدِ سب دیوتا اور تینوں

لوک کے سب جیوں کا پیٹ بھر گیا۔

دوہا

ماکھن برجھ ورج ناتھ ہیں سب دیون کے مول ۔ سو لہو سینچے ہوت ہیں ہرے پات پھل پھول

اے راجہ پریکشت اُس دن سب ورجواسی رات کو اُسی جگہ ٹِک کر بڑی خوشی سے رات بھر گاتے بجاتے رہے دوسرے دن اُسی طرح خوشی مناتے ہوئے گئو اور بچھڑوں سمیت اپنے گھر آئے اُسی دن سے ان کوٹ کی پوجا سنسار میں پرکٹ ہوئی۔

سورٹھا

کھیلت نت نوکھیال جگت پال نندلال ورج ۔ دشٹن کے اُر سال سُر نرمُن موہت نرکھ

ادھیائے پچیسواں

شری کرشن جی کا گووردھن پہاڑ کو اپنی انگلی پر اُٹھانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب اس سال ورجواسیوں نے اندر کی پوجا نہیں کی تب اندر نے جو شری کرشن کی مہما نہیں جانتا تھا اپنی سبھا والے دیوتوں سے پوچھا کہ کل ورج میں کس نے کون دیوتا کی پوجا کی ہے یہ سُن کر کوئی دیوتا بولا کہ ورجواسی ہر سال تمھاری پوجا کرتے تھے اِس سال نند مہر کے بیٹے شری کرشن بالک کے کہنے سے ورجواسیوں نے تمھاری پوجا چھوڑ کر گووردھن پہاڑ کی پوجا کی ہے یہ بات سُنتے ہی اندر نے کرودھ کر کے کہا کہ ورجواسیوں کو دولت بہت ہو جانے سے غرور پیدا ہوا ہے جو انھوں نے ہماری پوجا کرنا چھوڑ دی اِس لیے میں اُن کو کال کے مُنھ میں ڈال کر دردری کر دوں گا کرشن تُچھ کراچ ہمارا دشمن ہے اُس کے کہنے سے ورجواسیوں نے ہمارا اپمان کیا میں اُس چھوکرے کا گھمنڈ توڑے دیتا ہوں آج تک میں ورجواسیوں کا مالک تھا اب انھوں نے کرشن کو اپنا مالک سمجھا ہے۔

دوہا

ایسے شریپت کرودھ کر من میں گرب بڑھائے ۔ پرلے کال کے میگھ سب لینھے تُرت بلائے

جب میگھوں کا راجہ ڈرتا اور کانپتا ہوا اندر کے پاس آ کر ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا تب اندر نے اُس کو حکم دیا کہ تم اسی وقت سب میگھوں کو ساتھ لیکر ورج منڈل پر جاؤ اور اتنا پانی اور پتھر برساؤ کہ جس میں سب ورجواسی گووردھن پہاڑ سمیت بہہ جاویں۔

دوہا

اندر کہو سب چھانڑ کے ورج پر برسو جائے ۔ ورجواسی گووردھن سہت جل سے دیو بہائے



سری کرشن جی کا گوبردھن پربت کو انگلی پر اٹھانا

اور اندر نے اُنچاسوں پَون کو بھی میگھوں کے ساتھ کر دیا جس میں سردی اور پانی سے کوئی جیتا نہ بچے
یہ حکم سُنتے ہی میگھ راجا اُنچاسوں پَون سمیت بڑے بڑے میگھوں کو ساتھ لیکر ورج منڈل پر چڑھ آیا اور
اُس کے آتے ہی آندھی چلنے لگی اور بدلی چھا جانے سے ورِندابن میں اندھیارا ہو گیا اور گھڑے کے
برابر بوند برسنے لگی اور بجلی چمکنے لگی سوا ے آندھی اور بجلی کے اور کچھ وہاں دکھلائی نہیں دیتا تھا تب
موہن پیارے نے ہنس کر بلرام جی سے کہا کہ دیکھو اندر اپنی پوجا نہ پانے سے کرودھ کرکے مہاپرلے کا
پانی برساتا ہے یہ کرودھ اُس کا ہمارے ساتھ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ ہمارے کہنے سے ورِجباسیوں
نے اندر کی پوجا چھوڑ کر گوبردھن پہاڑ کو پوجا تھا اس لئے غرور اس کا توڑنا اُچت ہے اور یہ حال دیکھ کر
نند اور یشودا اور سب ورِجواسی گھبرا گئے۔

	دوہا	
دیکھ دیکھ ورِج کی دشا نند مہر پچھتات		کیو نرادر اندر کو مَن میں بہت ڈرات
	سورٹھ	
شیام رام دؤ بھائے لئے لگٹ سوچت مہر		جُرے گوپ تہنہ آئے من ہی من مُسکات ہر

اے راجہ جب سب ورِجواسی ایسے پرلے کے پانی برسنے سے مارے جاڑے کے دُکھی ہوئے تب
بھیگتے اور کانپتے ہوئے شری کرشن جی کی شرن میں آکر پکار کر کہنے لگے کہ اے ورِجناتھ اس پرلے کے پانی
سے ہمارا پران بچاؤ اور تم نے اندر کی پوجا چھڑا کر ہم لوگوں سے گووردھن پہاڑ کو پجوایا اُسی سبب سے
اندر کرودھ کرکے یہ پرلے کا پانی برساتا ہے اب جلدی گووردھن پہاڑ کو بلاؤ جو اگر اس پانی برسنے سے ہماری
رچھا کرے نہیں تو ایک ساعت میں سب آدمی گئوؤں سمیت ڈوب کر مرا چاہتے ہیں۔

	دوہا	
جب جب گاڑھ پڑی ہمیں تب تم لیو اُبار		یہ اَوسر اب راکھیے موہن نند کمار
	سورٹھ	
ورِج جنکے سُکھداں دیکھ وِکل ورِج لوگ سب		تب بولے ہنس کانہ دھرو دھیر اُڈر و مٹ

تم لوگ اپنا اپنا اسباب گئو اور بچھڑے سمیت گووردھن پہاڑ کے پاس لے چلو وہ تمہاری رچھا کرکے
اندر کا ابھمان توڑیں گے جب شیام سُندر کی آگیا سے سب ورِجواسی اپنا اپنا اسباب گئو اور بچھڑے
سمیت گووردھن پہاڑ کے پاس لے گئے تب شری کرشن جی بھکت ہتکاری نے پیتامبر کی کچھنی باندھکر
مُرلی کمر میں کھونس لی اور گوبردھن پہاڑ کو اپنے بائیں ہاتھ کی کانی انگلی پر پھول کی طرح اٹھا لیا اور سب
ورِجواسی اور گئو آدک اُس کے سایہ میں کھڑے کرکے سُدرشن چکر کو حکم دیا کہ تم چاروں طرف اس پہاڑ
کے پھرتے رہو جتنا پانی برسے وہ سب اپنے تیج سے سوکھتے رہو زمین ایک بوند پانی کا نہ گرنے

پاوے سُدرشن چکر نے ویسا ہی کیا اُس وقت سب ورِج واسی شری کرشن جی کی پربھتا دیکھ کر آپس میں کہنے لگے کہ شری کرشن جی پرمیشور کا اوتار معلوم دیتے ہیں نہیں تو آدمی کی سامرتھ نہیں ہے کہ پہاڑ کو پھول کی طرح انگلی پر اٹھا سکے اور شری کرشن دیا سندھ پہاڑ اٹھائے ہوئے ادھر ادھر سر سے مرلی بجا کر سب کو خوش کرتے تھے جس میں کوئی گھبرائے نہیں اور یشوداجی اپنے پران پیارے کے پریم میں گھبرا کر نندجی سے کہتی تھیں کہ تم نے اپنے اگیان سے اندر کی پوجا چھوڑ کر گوردھن پہاڑ کو پوجا تھا ابھی کہیں پہاڑ موہن پیارے پر گر پڑے تو میں کیا کروں گی

چوپائی

دابت بُجا یشوداسیا	بار بار مکھ لیت بلیّا
دیکھ بھار من اَتِ دُکھ پاوے	پُن پُن گوردھنہ مناوے
ناتھ آپنو بھار سنبھاری	کریو کانھا کی رکھواری
لے پکوان مٹھائی میوا	بہُر پوجہوں تم کو دیوا

پھر یشوداجی نے بلرام جی سے کہا کہ کنھیا تمہاری سہایتا کیا کرتا تھا اس وقت تم بھی کچھ اس کی سہایتا کرو اسی طرح یشوداجی اپنے کُل کے دیوتا اور پرمیشور کو دنڈوت کر کے یہ مناتی تھیں کہ موہن پیارے کو پہاڑ اُٹھانے میں کچھ دُکھ نہ پہونچے۔

دوہا

ماکھن پربھو کے کارنے جائے وارنی ماے	تاکے مَن کی کلپنا کہہ برِدھ برنی جائے

جب شیام سُندر نے اپنی ماتا اور پتا کو دُکھی دیکھا تب ان کے دھیریہ دینے کے واسطے یہ تدبیر کی۔

چوپائی

کہیو نند سوں نکٹ بُلائی	تُہوں سب بل کروسہائی
لے لے لکٹ راکھو گر یہو	مت راکھو اُر میں سندیہو
گوردھن گرِ چھیو سہائی	آپ کہیو موہ لیو اُٹھائی

دوہا

یہ سُن تہاں گوپ سب دیے لکٹ کرلائے	کہت شیام تُم بَلے سوں بھلے لیو اُچکائے

سورٹھ

ٹھاڑے ڈھنگ بلرام دیکھ دیکھ لیلا ہنست	گو نکٹ نِدے سُکھ دھام گرت چرت سُنتن سُکھد

اُس وقت گوپیاں ہنسی کی راہ سے موہن پیارے سے کہتی تھیں کہ تم نے سانجھ سبیرے دودھ اور ماکھن آدک ہمارا چُرا کر کھایا تھا اسی کے بل سے اتنا بھاری پہاڑ اٹھایا ہے آج وہ دودھ اور ماکھن کھانا تمہارا سوا پھرا

چوپائی

شری برکھبھان سُتا تنہہ آئی	کُنور کانہہ کے ات من بھائی
گور انگ سُندر سُکماری	شیام سنگ کھیلت نت پیاری
سُنت بول ہنس اُٹھے مراری	تب ہیں ڈول گیو گر بھاری
نرنارن کو ات بھے بھائی	دھائے چھپائے رادھکا لائی

جب ورج بالا پہاڑ گرنے کے ڈر سے رادھا پیاری کو پکڑ کر کیرت جی اُن کی ماتا کے پاس لے گئیں تب کیرت جی نے رادھا پیاری پر خفا ہو کر اُن کو اپنے پاس بٹھال رکھا اور پھر موہن پیارے کے پاس نہیں جانے دیا۔ شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت اِدھر تو شری کرشن جی پہاڑ کو اٹھا کر ورجواسیوں کی رچھیا کرتے تھے اور اُدھر میگھ راجہ موسلا دھار پانی اور پتھر برساتا تھا اور بجلی چمکنے سے سب کی آنکھ بند ہو جاتی تھی اور سُدرشن چکر اس پھرتی سے چاروں طرف گووردھن پہاڑ کے گھوم کر سب پانی اپنے تیج سے سوکھ لیتا تھا کہ ایک بوند زمین پر نہیں گرنے پاتا تھا راجہ اندر یہ حال سُن کر آپ بھی میگھ راج کی سہایتا کرنے کو چڑھ آیا اور اِسی طرح سات دن اور سات رات پانی برستا رہا لیکن کسی جیو کو کچھ دُکھ نہ ہو کر سب خوشی سے گووردھن پہاڑ کے نیچے گھر کی طرح بیٹھے رہے اور شیام سُندر ہر ساعت پریم پور وک گوپ اور گوپیوں سے پوچھتے تھے کہ ہمارے ماتا پِتا اور سکھا لوگ کس طرح ہیں کچھ سوچ نہ کریں وہ لوگ جواب دیتے تھے کہ سب لوگ تمھاری کرپا اور دیا سے خوشی رہ کر پانی اور بدلی کا تماشا دیکھتے ہیں سات دن تک سب ورجواسی شری کرشن جی موہنی روپ کا امرت روپی مکھار بند آنکھوں سے پیتے رہے اِس سے کسی کو کچھ بھوک اور پیاس نہیں لگی جب میگھ راجہ کا سب پانی چُک گیا تب اُس نے یہ حال اندر سے کہا اندر یہ بات سُن کر بہت شرمندہ ہو کر میگھوں سمیت اپنے لوک کو چلا گیا اور دیوتوں سے سب حال کہا تب دیوتا بولے۔

دوہا

تم جانت پربُھو بھوم جب دُکھت پکاری جائے	کہیو لین اوتار تب سوئی بھرت وبچ آئے

سورٹھا

کہیو اندر پچھتائے ہیں بھو یو جانیو نہیں	کینھی بہت ڈِھٹھائے بھے کرِشن دیائل بھیو

اے راجہ دیوتوں کا بچن سننے اور ایسی مہما شری کرشن جی کی دیکھنے سے اندر کو وشواس ہوا کہ شری کرشن جی پرمیشور آدپُرش کا اوتار ہیں نہیں تو دوسرے کی کیا سامرتھ تھی جو پہاڑ کو اپنی انگلی پر اُٹھا کر ورج منڈل کی رچھا کرتا ایسا بچار کر اندر اپنی کرنی سے سوچکر پچھتانے لگا اور جب میگھوں کے چلے جانے سے پانی برسنا بند ہو کر دھوپ نکل آئی تب ورجواسی بولے کہ اے ورجناتھ تمھارے ڈر سے سب میگھ بھاگ گئے اب اپنی انگلی پر سے پہاڑ اُتار کر رکھدیجئے یہ بات سُنکر شری کرشن جی نے گووردھن پہاڑ

کو اُس کی جگہ پر رکھدیا اُس وقت دیوتوں نے آکاش سے اُن پر پھول برسائے اور اپسراؤں نے اپنے اپنے دِمانوں پر آکر ناچ دکھلایا اور گندھربوں نے گانا سنایا اور رشیشوروں نے استُتِ کی اور یشودا جی نے موہن پیارے کو بڑے پریم سے گود میں اٹھا کر اُن کا مُنھ چوما اور اُن کا ہاتھ دابنے اور بار بار انگلی چٹکانے لگیں اور رو کر اپنے پران پیارے سے پوچھا کہ اے بیٹا سات دن تک پہاڑ انگلی پر اٹھانے سے تیرا ہاتھ دُکھتا ہوگا تب نندلال جی بولے کہ اے میّا گوردھن پہاڑ اپنی خوشی سے تم لوگوں کی رچھّا کرنے کے لیے چھایا کیے رہا میں تو اپنی انگلی کا تھوڑا سا سہارا دیئے تھا اس کارن میرا ہاتھ نہیں دُکھتا اور شری داما آدک گوال بالوں نے موہن پیارے سے گلے مل کر پوچھا کہ اے بھائی ایسے ملائم ہاتھ پر تم نے کس طرح پہاڑ اٹھایا ہم کو بڑا آشچریہ معلوم ہوتا ہے شیام سُندر بولے کہ جو تم لوگ اپنی اپنی لکُٹیا سے پہاڑ کو اُچکائے تھے اسلیئے مجھ کو اُس کا بوجھا نہیں معلوم ہوتا تھا اور سب دِرج بالا موہن پیارے کی یہ مہما دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور اُسی دن سے شری کرشن جی کا نام گِردھاری پرگٹ ہوا اور اُس وقت گِردھاری جی نے ورِج واسیوں سے کہا۔

		دوہا		
	بوٹت تے راکھیو برجہ کینی بہت سہائے		اب گر کو پوجو بھر سب کو کہیو سُنائے	
		سوارٹھا		
	اتِ ہرشت نند رائے دیو دان بپرن بہت		یہ سُن ہرش بڑھائے پھر پوجیو گِر کو سبن	
		دوہا		
	نند سنگ گھر کو چلے ماکھن پربھو ورج چند		دور بھئے دُکھ سوچ سب پرگٹیو تب آنند	

نند جی شیام اور بلرام اور سب ورِجواسی اور گئوؤں کو ساتھ لے کر اپنے گھر آئے۔

			دوہا
	آئے سُر پتِ جیت ہر گِردھر نند کمار	گھر گھر ورِج آنند سب گاوت منگل چار	

ادھیاے چھبیسواں

برجواسیوں کا شیام سندر کی استُتِ کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب نندلال جی نے گوبردھن پہاڑ اٹھا کر ایسی مہما اپنی دکھلائی تب سب گوپ اور گوال تعجب مان کر آپس میں کہنے لگے کہ اتنا پہاڑ کا جس طرح ہاتھی کمل کا پھول اٹھا لیوے آدمی کا کام نہیں ہے آٹھ برس کی عمر میں شری کرشن جی اتنا بھاری پہاڑ اپنی انگلی پر اٹھا کر سات دن برابر کھڑے رہے یہ پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتے ہیں جنھوں نے ہمارے کا پانی برسنے سے ورِجواسیوں کا پران بچایا ان کو ہم لوگ کس طرح نند جی کا بیٹا کہیں لڑکا اپنے ماتا اور پتا کے سبھاؤ پر پیدا ہوتا ہے نند اور

یشودا میں ایسا پراکرم نہیں ہے جو شری کرشن ایسا پرتاپی لڑکا اُن سے پیدا ہوا اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ یشودا
سے کسی دیوتا یا دیتیہ نے بھوگ کیا ہوگا اِس سبب سے ایسا بلوان اور پرتاپی لڑکا اُن سے پیدا ہوا ہے
نند رائے کے ویریہ کا یہ لڑکا نہیں معلوم ہوتا ہے اس لیے نند اور یشودا کو ذات باہر کر دینا چاہیئے ایسا وِچار
کر اُپنند آدِک سب گوال اس بات کی پنچایت کرنے کے واسطے نندجی کے گھر پر گئے اور ان میں جو لوگ
بڑے تھے انھوں نے پہلے نند اور یشوداجی سے بہت تعریف شری کرشن جی کی کرکے کہا کہ اے نند رائے جی
شری کرشن جی پرمیشور کی کرپا سے ہمیشہ بنے رہیں کہ جو دُکھ میں ہماری رَچھا کرتے ہیں لیکن یہ تمھارے لڑکے
ہم کو نہیں معلوم ہوتے ہیں کس واسطے کہ جب یہ بہت چھوٹے تھے تب انھوں نے پتنا راکشسی کو دودھ پیتے
وقت مار ڈالا تھا اور ایک برس کی عمر میں ترِناورت کو مار ڈالا اور جب یشودا نے ان کو اوکھل سے باندھا تھا
تب انھوں نے یملا اور ارجن نام دونوں بڑے درخت جڑ سے اکھاڑ ڈالے اور بتساسر اور بکاسُر اور اگھاسُر
راچھس کو مار کر کالی ناگ کو یمنا جل سے باہر نکال دیا اور پرلمب راکشس کو مار کر ورج واسیوں کو آگ میں
جلنے سے بچایا اور اتنا بھاری گوبردھن پہاڑ گروندھے کی طرح زمین سے اکھاڑ کر اپنی انگلی پر اٹھا لیا اور
مہا پرلے کے پانی سے ورج واسیوں کی رَچھا کرکے اندر کا ابھمان توڑا اور جتنی پریت ہم لوگوں کو موہن پیارے
سے رہتی ہے اتنا ہمیں اپنا پران اور بیٹی بیٹا پیارا نہیں ہے یہ سب تعجب کی باتیں دیکھنے سے ہم لوگوں کو
پیدا ہونا شری کرشن جی کا تمھارے ویریہ سے نہیں معلوم ہوتا ہے تم سچ بتلاؤ یشوداجی نے کون دیوتا یا
دیتیہ کے ویریہ سے ان کو پیدا کیا ہے کہ جو ایسے پرتاپی اور بلوان پرمیشور کے برابر ہو کر لیلا کرتے ہیں
نہیں تو ہم لوگ تم کو ذات سے باہر کر دیں گے ۔

	دوہا	
بالک تینوں لوک کو تمھرو پتر نہ ہوئے		جنم مرن جا کو نہیں ماکھن پربھو ہیں سوئے

یہ بات اپنے ذات بھائیوں کی سنتے ہی نند اور یشودا نے گھبرا کر کہا کہ سنو بھائیو شری کرشن میرا
بیٹا ہے اِس میں کچھ سندیہ مت کرو لیکن جو بات گرگ جی متھرا سے آکر کہہ گئے ہیں اُس میں ایک بات
میں نے چھپائی تھی وہ آج کہتا ہوں کہ گرگ منی نے شری کرشن کے نام کرن کے وقت یہ کہا تھا کہ تم انکو
پیدا کیا ہوا مت سمجھو تمھارے پہلے جنم کے تپ کرنے سے پربرہم پرمیشور اوتار لے کر یہاں آئے ہیں ہر روز
یہ اپنی لیلا تم کو دکھا دیں گے سو سب باتیں اب مجھ کو آنکھوں سے دکھلائی دیتی ہیں میں بھی وشواس کر کے
جانتا ہوں کہ میرا بیٹا پرمیشور کا اوتار ہے کیونکہ جو جو کام شیام سُندر نے کیا ہے وہ آدمی نہیں کر سکتا اور
انھوں نے جنم مرن سے رہت ہو کر کیول پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ہر بھکتوں کو سکھ دینے کے واسطے اپنی
اچھا سے اوتار لیا ہے اور تینوں لوک کے جیوؤں کا جنم اور مرن انھیں کے حکم سے ہوتا ہے اور گرگ منی نے
یہ بھی کہا تھا کہ ایک مرتبہ انھوں نے وسودیوجی کے یہاں اوتار لیا ہے اس سے انکا نام واسودیو بھی

پرگھٹ ہوگا اور یہ سوچ اور دُکھ گوپ اور گواوں کا دور کریں گے جو کوئی ان کا درشن کرے گا یا ان کے نام اور لیلا کا چرچا آپس میں رکھ کر ان کے چرنوں کا دھیان لگاوے گا اُس کو ضرور مکتی ملے گی۔

دوہا

ماکھن پربھ گھنشیام کو جو چِت دھرہیں نام		پریم بھکتی کے دھام میں نِت کرہیں وِشرام

پچھلے یُگوں میں ان کا رنگ سفید اور للت تھا اس مرتبہ شیام روپ سے انھوں نے اوتار لیا ہے جب یہ بات سُن کر وِرجواسیوں کے من کا سندیہ مِٹ گیا تب انھوں نے شری کرشن جی کو آدپُرش بھگوان جانکر بڑی بھکتی اور پریت سے اُن کی پوجا کی اور نند یشودا کے بھاگیہ کی بڑائی کرنے لگے اور آگے جو بات شیام سندر کی لڑکے لوگ کہتے تھے کسی کو وِشواس نہ آتا تھا اُن باتوں کو سب نے سچ جانا۔

دوہا

جو ماکھن پربھو کی کتھا کہے سُنے دے چِت		پریم نیم کو پد لہے رہے چھیم سے نِت

ادھیاے ستائیسواں

اندر کا ہار مان کر شری کرشن جی کی شرن میں آنا

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریکشت اندر نے شری کرشن جی کے ساتھ ڈھٹھائی کرنے سے بہت لجّت ہو کر من میں کہا کہ دیکھو میں نے بہت بُرا کام کیا کہ پربرہم پرمیشور کو آدمی سمجھ کر ان سے ویر باندھا اب چل کر اُن سے اپنا اپرادھ چھما کراؤں جس میں میرا بھلا ہو ایسا وچارتے ہی راجہ اندر رشیشوروں کو ساتھ لے کر ایراوت ہاتھی پر چڑھا اور اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے کامدھین گئو کو اپنے آگے لئے ہوئے ورِندا بن کو چلا جب شری کرشن انترِیامی نے جو بن میں گائے چراتے تھے جانا کہ اندر اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے دیوتوں سمیت میرے پاس آتا ہے تب گوال بالوں سے الگ ہو کر ایک اور بن میں جا بیٹھے جب راجہ اندر نے وہاں آکر شری کرشن جی کو دور سے بیٹھے دیکھا تب ہاتھی سے اُتر پڑا اور دیوتوں کو ساتھ لیے اور کامدھین گئو کو آگے کیے ننگے پیر گلے میں ڈوپٹہ باندھے دانتوں میں تنکا دابے ساشٹانگ ڈنڈوت کرتا اور کانپتا ہوا شری ورِندابن وہاری کے چرنوں پر جا کر گر پڑا اور بڑی ادھینتائی سے رو کر بینتی کیا کہ اے دینا ناتھ نرنکار میری ہزاروں ڈنڈوت آپ کو پہونچیں میں نے اپنی اگیانتا سے آپ کو آدمی سمجھ کر آپ کی پرکشیائی تھی اب میں اپنے کیے کو پہونچا جس طرح نادان لڑکا آئینہ میں اپنی پرچھائیں دیکھ کر اسکو پکڑنا چاہتا ہے اور پکڑ نہیں سکتا اسی طرح جو کوئی آپ کا بھید جاننا چاہتا ہے اُس کو نادان لڑکے کے برابر سمجھنا چاہیئے وہی حال میرا ہوا جہاں برہماجی اور مہادیوجی اور دیوتا اور رشیشور آپ کے بھید اور بڑائی کو نہیں

پہونچ سکتے وہاں میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما کو جان سکوں میں نے راج اور دھن کے غرور سے اندھا ہو کر تمام ورِج باسیوں کا پران مارنے کے واسطے مہاپرلے کا پانی ورِج منڈل پر برسایا تھا آپنے گوردھن پہاڑ اٹھا کر ان لوگوں کی رچھا کی اور میرے غرور کو توڑ دیا اب میں اپنی کرنی سے بہت شرمندہ ہو کر اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے کامدھینُ گئو کے پیچھے پیچھے آپ کی شرن میں آیا ہوں اے ورِج ناتھ مجھ اگیان کا اپرادھ دیا کر کے چھما کیجئے کس واسطے آپ سب کے ایشور اور گرو اور پرماتما ہیں سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا مالک تینوں لوک کا نہیں اور برہماجی اور مہادیوجی بھی تمہاری دی ہوئی بڑائی پاکر دن رات تمہارے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں آپ سب جگت کے پیدا اور پالن کرنے والے ہیں اور لکشمی جی آپکے چرنوں کی داسی ہیں اور آپ نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ہر بھگتوں کی رچھا کرنے اور پاپی ادھرمیوں کے مارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے اوتار لیا ہے اور جب جب پرتھوی ادھرمی لوگوں کے پاپ کرنے سے دُکھی ہوتی ہے تب تب آپ سگُن اوتار لے کر پرتھوی کا بوجھ اتارتے ہیں اور میں بھی آپ کی دیا اور کرپا سے دیو لوک کا راجہ ہوا ہوں لیکن آپ کے بھید کو نہیں جانتا دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما جان سکے میرا یہ اپرادھ بڑا دنڈ دینے کے یوگیہ ہے لیکن آپ ایسے دیندیال ہیں کہ جو آدمی آپ کی شرن میں آتا ہے وہ کیسا ہی اپرادھ کیے ہو چھما کر دیتے ہو اور دوسرے رشیشوروں کا اپرادھ کرنے والا اپنے ڈنڈ کو پہونچتا ہے مجھے اس اپرادھ نے بھی تپ اور جپ کا پھل دیا جس کے کارن آپ کے چرنوں کا درشن پایا دیا کر کے میرا اپرادھ چھما کیجئے۔

سورٹھا

کہت وِہاری بار تم گت اگم اگادھ پربھ	میں بھولیوں سنسار جانیوں ورِج اوتار نہیں

دوہا

ماکھن پربھ سنگھ بھئے سدا بسئے سکھ ہوئے	جو یا سکھ سے ہیں بمکھ بھو دکھ پاوے سوئے

اور کامدھینُ گئو نے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر ونے کیا کہ اے مہاپربھو میں برہماجی کی بھیجی ہوئی آپ کے پاس آئی ہوں چھوٹوں کا اپرادھ بڑے لوگ ہمیشہ چھما کرتے آئے ہیں آپ دینِدیال کرپا سندھو ہیں اندر کا اپرادھ جو آپ کی شرن میں آیا ہے چھما کر دیجئے اور تینوں لوک میں کس کو ایسی سامرتھ ہے جو آپ کے بھید کو پہونچ سکے اور آپ سب گئوؤں اور جیوؤں کے مالک ہیں اسلیئے میں اپنے دودھ سے آپ کو اسنان کرانے آئی ہوں اور ایراوت ہاتھی اپنی سونڈ میں آکاش گنگا کا پانی آپ کو اسنان کرانے کے واسطے بھر کر لایا ہے آگیا ہو تو اسنان کرادیں جب راجہ اندر اور کامدھینُ نے بڑی اَدھینتائی سے یہ اُستت گِردھر مہاراج کی اداکی تب کرشن کرپا ساگر نے دیال ہو کر کہا کہ اے اندر تو کامدھینُ گئو کو اپنے آگے لے کر ہماری شرن آیا ہے اس لیے ہم نے تیرا اپرادھ چھما کیا اے اندر تُو ابھمان کرنے سے دھرم چھوڑ کر

من میں اگیان آتا ہے اور مورکھتائی کرنے کے پیچھے سوائے دکھ کے سُکھ نہیں ملتا اور سنساری لوگ تھوڑی بھی حکومت اور دولت پانے سے اپنے کو بھول جاتے ہیں تو تو اب اور کھرب سے زیادہ دولت اور اندراسن کا راج رکھتا ہے تو نے ایسا کیا تو کون بڑی بات ہے اور میں نے دنیا کی راہ سے راج اور دھن کا ابھمان توڑنے کے واسطے تیری یگیہ بند کرا کے گوردھن پہاڑ کو پجوایا تھا جس پر میری کرپا ہوتی ہے اس کا غرور میں توڑ ڈالتا ہوں۔

دوہا

دیا کل دیکھ سریش اپ دین بندھو یدورائے	ابھئے کیو کر ماتھ دھر بُجھ گہہ لیو اُٹھائے

سورٹھا

لینھو ہرے لگائے دیکھ دبنتا اندر کی	سر نہیں سکت اٹھائے بار بار پر ست چرن

جب شری وِرجناتھ جی نے اندر کا سر اپنے چرنوں سے اٹھا کر اس کو بہت دھیرج دیا تب اندر نے بہت خوش ہو کر وِنے کیا۔

دوہا

دھنیہ بڑائی ناتھ کی ہوں اناتھ بھرم ساتھ	کمل ہاتھ پرتھ ناتھ دھر کینھو مو نہہ سناتھ

پھر کامدھین گئو نے اپنے دودھ سے اور ایراوت ہاتھی نے گنگا جل سے شری کرشن مہاراج کو اسنان کرایا اور راجا اندر نے چرن ان کا دھو کر چرنامرت لیا دھوپ دیپ نیویدیہ آدک سے ودھ پوروک اُنکی پوجا کی اور کامدھین گئو نے شری کرشن جی کو گوبند نام پکار کر چودھوں بھون کا راجہ کہا اُسوقت دیوتوں نے شیام سُندر پر پھول برسائے اور نارد منی وغیرہ رِشیشوروں نے خوش ہو کر استُت کی اور اپسراؤں نے اپنے اپنے ومانوں پر ناچ دکھا کر گندھربوں نے گانا سنایا اور سب درختوں میں پھول لگ کر نیا جل خوشی سے لہرانے لگا اُس وقت تینوں لوک میں اس طرح کا آنند ہو گیا جس طرح شیام سُندر کے اوتار لیتے وقت چودھوں لوک میں خوشی ہوئی تھی اور پوجا کرنے کے پیچھے جب اندر ویکنٹھ ناتھ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا تب گِردھاری جی مہاراج نے اِندر سے کہا کہ تم کامدھین گئو سمیت اپنے استھان پر جاؤ پھر کبھی میری لیلا اور چرتر میں اپنا دخل مت کرنا اندر اور کامدھینو اور ایراوت ہاتھی اور دیوتا اور رِشیشور آدک سب شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے اپنے اپنے استھان کو گئے۔

دوہا

ماکھن پربھ کے انگ پر وارت کوٹ اننگ	سہس نین دیکھت چلے کامدھین سنگ

جب وِرِندا بن وہاری اندر کو وِدا کر کے شام کے وقت گوال بال اور گئوؤں سمیت مرلی بجاتے ہوئے اور مدھُر مدھُر گاتے ہوئے اپنے گھر آئے تب نند اور یشودا اور گوپیوں نے موہنی مورت کی چھب دیکھکر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں اے راجہ یہ گوبند ابھشیک کتھا سُننے سے ارتھ دھرم کام موکش چاروں

پدارتھ ملتے ہیں اور گوال بالوں کو اِندر کے آنے کا حال کچھ معلوم نہیں ہوا۔

ادھیاے اٹھائیسواں

شری کرشن جی کا ورُن لوک میں جانا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ کاتک سُدی دشمی کو نندجی نے سنجم کر کے ایکادشی کا برت نرجل رکھا دن بھر پوجا اور بھجن میں بتا کر رات کو جاگرن کیا دوسرے دن کیول ایک گھڑی دوادشی تھی اسلیے پارن کرنا برت کا دوادشی ہی میں ضروری سمجھکر پہر رات رہے نندجی اُٹھے اور اُسی وقت اکیلے یمنا جل میں پیٹھ کر اسنان کرنے لگے تب جل کی رکھواری کرنے والوں نے جا کر ورُن دیوتا سے جو جل کے راجہ ہیں کہا کہ اے مہاراج ایک آدمی اِس وقت یمنا میں اسنان کر رہا ہے یہ بات سنتے ہی ورُن دیوتا نے حکم دیا کہ اس کو جا کر پکڑ لاؤ تب دوت لوگ نندجی کو یمنا جل میں جپ کرتے ہوئے پکڑ کر ناگ پھانس میں باندھ کر لے گئے اس وقت نندجی نے شیام بلرام کا نام لے کر بہت پکارا لیکن دونوں نے کچھ نہ مانا۔

دوہا

جل کے نیچے ٹھانوں ہے جہاں ورُن کو باس	ناکھن پربھ کے تات کو لے راکھیو تن پاس

جب نندجی ورُن دیوتا کے پاس پہونچے تب ورُن ان کو ویکنٹھ ناتھ کا پِتا پہچانتے ہی یہ سمجھ کر بہت خوش ہوا کہ شری کرشن جی انترجامی اپنے باپ کو لینے کے واسطے ضرور یہاں آویں گے تو اسی بہانے سے ان کا درشن مجھ کو ملے گا ایسا وچار کر ورُن دیوتا نے نندجی کو اپنے محل میں لے کر بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا اور ایک سنگھاسن بہت اچھا شری کرشن جی کے لیے بچھا کر اُن کے آنے کی راہ دیکھنے لگا اور ورُن کی اِستریوں نے نندرائے جی کی اُستُت کر کے کہا کہ اے نندجی تمہارا بڑا بھاگیہ ہے جو سچدانند پرمیشور تمہارے بیٹے کہلاتے ہیں یہاں تو نندرائے جی کا آدر بھاؤ دیوکنیا کرتی تھیں اور وہاں جب نندجی اسنان کر کے گھر نہیں آئے تب یشوداجی نے گھبرا کر گوالوں کو ان کی خبر لینے کے واسطے یمنا کنارے بھیجا جب گوالوں نے اُن کو وہاں نہ دیکھ کر دھوتی اور جھاڑی ان کی اٹھا لائے تب یشوداجی رو کر کہنے لگیں کہ رات کو نہاتے وقت کسی گھڑیال آدک نے اُن کو کھا لیا ہوگا۔

دوہا

اَتِ ویاکل یشُمت بھئی اُٹھی روے اکلائے	سُن دھائے ورج لوگ سب نندہ کھوجت جائے

سورٹھا

یمنا تٹ پن نام نند نند ٹیرت سبے	ڈھونڈھ پھرے سب ٹھام بھے وکل ورج لوگ سب

اے راجہ جب گوالوں کے ڈھونڈھنے پر بھی نندجی کا کچھ پتا کہیں نہیں لگا تب یشوداجی اور رؤہنی آدک ولاپ سے رونے لگیں اس وقت شیام سندر نے یشوداجی سے کہاکہ اے میا تو مت رو میں ابھی جاکر نند باباکو ڈھونڈھے لاتا ہوں جبکہ ان کے کہنے سے یشودا آدک کو کچھ دھیریہ ہوا اور ویکنٹھ ناتھ انتریامی نے جاناکہ نندجی کو ورن دیوتا کے دوت پکڑلے گئے ہیں اور ورن میرے درشنوں کی اِچھا سے نندجی کو بٹھائے ہوئے ہیں تب شری کرشن جی ورن لوک میں چلے گئے اس وقت مُنھ ان کا ہزار سورج کے برابر چمکتا تھا جب ورن دیوتا نے کرشن بھگوان کو آتے دیکھا تب دیوتاؤں اور رشیشوروں سمیت ڈنڈوت کرتا ہوا آگے سے آپہونچا اور راہ میں پیتامبر بچھاتا ہوا بڑے آدر بھاؤ سے اپنے گھر لوالایا اور رتن جٹت سنگھاسن پر بٹھاکر چرن اُن کا دھوکر چرنامرت لیا اور ودھ سے کرشن بھگوان کی پوجا کی۔

دوہا

دھوپ دیپ نیویدیہ کر پربھ پر پشپ چڑھائے	آکری آرتی پریم سوں گھنٹا شنکھ بجائے

سورٹھا

پربھ پد نایو ماتھ کر پر دِچھنا ڈنڈوت	تم تربھون کے ناتھ ہاتھ جوڑ استت کرت

اے مہاپربھو آج جنم میرا سپھل ہوا کہ آپ نے دیا کی راہ سے کرپا کرکے اپنے چرنوں کا درشن دیا اور اسی لابھ کے واسطے میں نندجی کو یہاں بٹھائے رہا نہیں تو اُسی ساعت ان کو استھان پر پہونچا دیتا ہم لوگ آپ کو تینوں لوک کا پتا جان کر آپ کا باپ کسی کو نہیں سمجھتے میرے دوت نندجی کو نہاتے وقت انجان میں یہاں پکڑ لائے تھے اِس سے انھوں نے سزا پانے کے لائق کام کیا تھا لیکن میں نے ان کا بہت احسان ماناکہ جس سے مجھکو آپ کا درشن ملا میری ڈنڈوت آپ کو اور نندجی کو بہت بہت ہے

سورٹھا

میں کینھوں اپرادھ سو پربھ اُر نہیں لائیے	تم ہو سِندھ اگادھ چھماکر وجن جان نج

اور ورن کی استریوں نے ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑکر مُرلی منوہر سے کہاکہ نند اور یشودا اور برجواسیوں کا بڑا بھاگیہ ہے جن کے یہاں پربرہم پرمیشور لیلا کرتے ہیں ورج گوکل کی بڑائی کوئی نہیں کرسکتا پھر ورن دیوتا نندرائے کو شیام سندر کے پاس لے آئے تب نندجی شری کرشن جی کو دیکھتے ہی خوش ہو گئے۔

سورٹھا

ہرش اُٹھے نندرائے دیکھ شیام کو شش بدن	لکھ اُن کی پربھتائے رہے مُدت چکرت ہیئے

جب نندجی نے موہن پیارے کی مہااس طرح پر دیکھی کہ دیوتا لوگ اپنا سر اُن کے چرنوں پر رکھ کر استت کرتے ہیں تب وہ اپنے من میں کہنے لگے کہ میرا بڑا بھاگیہ ہے جو ویکنٹھ ناتھ نے میرے یہاں اوتار

لیا جب وُرُن دیوتا نے بہت مَن اور رتن آدِک شری کرشن جی اور نند رائے جی کو بھینٹ کر کے اپنا اپرادھ چھما کرایا تب موہن پیارے نند جی سمیت اپنے گھر آئے اُس وقت یشودا جی اور سب ورجواسیوں کو بڑی خوشی ہوئی اور یشودا جی نے نند رائے جی سے کہا کہ تم میرے منع کرنے پر بھی رات کو نہانے چلے گئے تھے پرمیشور نے آج تمہارا پران بچایا نند رائے بولے کہ اری باوری تو کیا پچھتاتی ہے میں ترلوکی ناتھ کا پِتا ہوں مجھ کو کوئی دُکھ نہیں دے سکتا پھر نند جی نے بہت دان اور دکشنا آدک دیا اور یشودا جی نے اپنے ذات بھائیوں میں مٹھائی بانٹ کر خوشی منائی جب اُپنند آدک نے بھینٹ کرنے کے واسطے نند جی سے پوچھا کہ تم کو کون پکڑ لے گیا تھا تب نند جی بڑی خوشی سے بولے کہ مجھ کو وُرُن دیوتا کے دوت رات کو نہاتے وقت پکڑ لے گئے تھے موہن پیارے کے پہونچتے ہی سب دیوتوں نے ان کا چرنامرت لے کر اُن کی پوجا کی میرے بڑے بھاگیہ ہیں جو پربرہم پرمیشور نے میرے گھر اوتار لیا ہے جن کے پرتاپ سے دیوتوں کا درشن پا کر رتن آدک بھینٹ ان سے میں نے لی جو بات گرگ مُنی کہہ گئے تھے وہ سب آنکھوں سے دکھلائی دیتی ہے۔

دوہا

نند کہت ہر نیہہ میں ہم لیہن وہ دھام
جنم مرن جنہہ بھے نہیں رہت سدا وِشرام

یہ سن کر ورِجواسیوں نے کہا کہ اے نند رائے ہم لوگ اُسی دن شری کرشن جی کو پرمیشور کا اوتار سمجھے تھے جس دن اُنھوں نے گووردھن پہاڑ اٹھا کر ورِج منڈل کی رچھا کی تھی ہمارے تمہارے پچھلے جنم کے پُنیہ سہائے ہوئے جو سچدانند پرمیشور نے تمہارے یہاں اوتار لیا ایسا کہکر ورِندابن واسی لوگ شری کرشن جی کے پاس چلے گئے اور ہاتھ جوڑ کر وِنے کیا کہ اے مہاپربھو آج تک ہم لوگ آپ کی مہما نہ جان کر اپنے اگیان سے آپ کو نند مہر کا بیٹا جانتے تھے اب ہم کو وشواس ہوا کہ آپ پربرہم پرمیشور سب جگت کے پیدا کرنے اور سُکھ دینے اور دُکھ ہرنے والے ترلوکی ناتھ ہیں اسی طرح بہت اُستت کر کے انھوں نے اپنے من میں یہ وِچار کیا کہ جس طرح شری کرشن جی نے اپنے پِتا کو وُرُن لوک دکھلایا اُسی طرح ہم لوگوں کو بھی ویکنٹھ کا درشن کرا دیتے تو بہت اچھا ہوتا کرشن بھگوان انترجامی نے اُن کے من کی بات جان کر رات کو جب سب ورِجواسی سو گئے تب ان لوگوں پر ایسی مایا اپنی پھیلا دی کہ ان لوگوں کو دِبیہ درشٹ ہو کر سپنے میں اس طرح پر ویکنٹھ کا درشن ہوا کہ وہاں کی زمین سونے کی ہے۔ اور سب مکان رتنوں سے جڑے ہوئے بنے ہیں اور بہت اچھے اچھے تالاب اور باغ وغیرہ بنے ہیں اور سب اِستری اور پُرش بہت سُندر گہنا اور کپڑے پہنے چتربھجی روپ دکھائی دیے اور ایک بہت بڑے اُتم استھان رتن جڑت سنگھاسن پر شری کرشن جی کو چتربھجی روپ سے لکشمی جی سمیت بیٹھے اور پارشدوں کو چاروں طرف کھڑے اور اپسراؤں کو اُن کے سامنے ناچتے اور گندھربوں کو گاتے اور ویدوں کو

اپنا اپنا روپ دھارن کیے اور تینتیس کروڑ دیوتوں کو ان کے سامنے ہاتھ جوڑے اسُتتِ کرتے ہوئے دیکھا
یہ سُکھ وَیکنٹھ کا دیکھکر ورِجواسیوں نے چاہا کہ ہم لوگ موہن پیارے کے سنگھاسن کے پاس جاکر اُن سے
کچھ باتیں کریں لیکن کسی نے ان کو وہاں تک جانے نہیں دیا تب ورِجواسیوں نے من میں کہا کہ دیکھو
اس ویکنٹھ سے ہمارا ورِندابن بہت اچھا استھان ہے جہاں دن رات موہن پیارے کے پاس رہ کر
اُن سے ہنستے اور بولتے ہیں یہاں تو کوئی ہم کو اُن کے سنگھاسن تک بھی جانے نہیں دیتا

دوہا

اکلانے ورِگ سبن کے دیکھن کو تہہ کال ۔ مورپنکھ ماتھے دھرے مُرلی دھر گوپال

سورٹھا

ورِجواسن کو دھیان نٹور بھیکھ گوپال کو ۔ امِت روپ بھگوان تدپ اُپاسن ہِت یہ

اے راجہ جیسے ورِجواسیوں نے دھیان نٹور روپ گوپال کا کیا ویسے ہی ان کی آنکھ کھل گئی
تب وہ لوگ اپنے اپنے گھر سے اٹھ کر شری کرشن جی کے پاس چلے گئے اور ان کے درشن کرنے سے
اُن کے ہردے میں گیان پیدا ہوا تب ورِجواسی لوگ شری کرشن جی کے چرنوں پر گر پڑے اور
ہاتھ جوڑ کر اس طرح ان کی اِستتِ کرنے لگے کہ اے ویکنٹھ ناتھ تمھاری مہا اپرم پار ہے ہم لوگ
ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو اس کی بڑائی ورنن کرسکیں لیکن آپ کی کرپا سے ہم کو آج اتنا معلوم ہوا
کہ آپ پوربرہم پرمیشور ہیں اور پرتھوی کا بھار اتارنے کے واسطے آپ نے جنم لیا ہے یہ بات سنتے ہی
شری کرشن بھگوان نے پھر اپنی مایا اُن پر پھیلا دی کہ وہ سب گیان اُن کا بھول گیا اور اس بات کو سپنے
کی طرح سمجھ کر اور سب ورِجواسی خوش ہو کر اپنے اپنے گھر آئے

دوہا

شری ویکنٹھ دکھائے کے ماتھن پر بھو ورِج لائے ۔ پُنِ مایا وِستار کے دینھے لوگ بھلائے

اور نند جی نے بھی ورُن لوک میں جانے کا حال سوپن کی طرح سمجھ کر شری کرشن جی کو اپنا بیٹا
جانا اور وہ سب برھم گیان ان کو بھول گیا۔

دوہا

کرت چرتر بچتر پربھو ورِجواسن کے مانہہ ۔ لکھ لکھ شیو برھمادِ سُر مُنِ جن منہہ سِہانہہ

سورٹھا

اتِ آنند ورِج لوگ ہر کے نِت نوچرت لکھ ۔ سب کو سب سُکھ یوگ ورِجواسی پربھو نند ست

اے راجہ پریکشت شری کرشن انتریامی نے گوپیوں کا سچا پریم دیکھ کر شری داما آدِک اپنے سکھاؤں
سے کہا کہ سب ورِج بالا سولھوں سنگار کئے ورِندابن کی راہ ہو کر متھرا میں گورس بیچنے جاتی

ہیں بن میں روک کر اُن سے دودھ دہی کا دان لینا چاہیئے۔

سورٹھ

اب ان سنگ بہار کروں دان دودھ لائے کے — یہ من کیو بچار ہر برج موہن لاڈلے

جب یہ صلاح سب گوال بالوں نے پسند کی تب نندلال جی شری داما آدک پانچ ہزار سکھا سمیت پراتہ سمے بن میں جاکر درختوں کی اوٹ میں چھپ رہے اور اُسی وقت سب وہ برج بالا سولھوں سنگار کیے متھرا کو گورس بیچنے چلیں

دوہا

ھنست پرسپر آپ میں چلی جائیں سب بھور — پائے گھات میں سکھن تب گھیر لئی چہوں اور

سورٹھ

دیکھ اچانک بھیر چکیت رہیں چہوں دش چتے — سہمی کچھک شریر کرت تے آئے گوال سب

اس وقت نندلال جی نے ورجناریوں سے کہا کہ تم لوگ نت گورس بیچنے جاتی ہو سو ہمارا دان دیدو تب جانے پاؤگی یہ بات سن کر گوپیاں بولیں کہ ڈنڈ لینا راجوں کا دھرم ہے ہم اور تم دونوں راجا کنس کی رعیت ہیں تم کیوں ہم سے ڈنڈ مانگتے ہو نند جی تمھارے باپ نے آج تک کبھی ایسی بات نہیں کی کل کی بات ہے کہ تم ہمارا گورس چرا چرا کر کھاتے تھے اور جب کوئی پکڑ لیتا تھا تب رو کر بھاگ جاتے تھے آج بن میں استریوں کو گھیر کر لوٹتے ہو یہ بات اچھی نہیں۔

چوپائی

چوری کر نہیں پیٹ اگھایو — اب بن میں دودھ دان لگایو

یہ سُن کر موہن پیارے نے کہا کہ تم لوگوں نے لڑکپن میں ہم کو بہت کھجایا تھا اب ہم سیانے ہوئے ہیں بنا ڈنڈ لئے جانے نہیں دیں گے۔

دوہا

تب تو ہم لڑکا ہتے سہی بات انجان — اب سودھے کہو سمجھ کے چھاڑ دیو ابھمان

سورٹھ

ہم مانگت دودھ دان تم اُلٹی پلٹی کہت — کرت نند کی آن بنا دیے نہیں جائے ہو

یہ سن کر گوپیوں نے کہا کہ جو تم دہی اور دودھ کے بھوکے ہو تو تھوڑا تھوڑا ہم سے لے کر کھا لو لیکن ہم سے دان نہیں دیا جائے گا چھوٹے منھ بڑی بات کہنا اچھا نہیں ہوتا ابھی ہم لوگ راجہ کنس کے پاس جاکر یہ حال کہیں تو وہ تم کو پکڑ کر ڈنڈ دے ہم کون سا لونگ الاچی لادے ہیں جو تم کو ڈنڈ دیں۔

سورٹھ

لیو دہی بلجاؤں ہم کو ہوت ابیر اتے — لئے دان کو ناؤں ایک بوند نہیں پائیے ہو

یہ سُن کر موہن پیارے بولے کہ تم لوگ مجھکو راجہ کنس سے کیا ڈراتی ہو میں اس کو کچھ نہیں سمجھتا سیدھی طرح دان دوگی تو اچھا ہے نہیں تو سب دودھ دہی تمھارا چھین لوں گا تب روتی ہوئی یشودا ماتا کے پاس جاؤگی بہت دنوں تک تم نے چوری سے دان ہمارا بچایا ہے آج سب دن کی کسر لے کر تم کو جانے دوں گا۔

دوہا

دان لگت یہاں شیام کو سو سب لیت چکائے		تب میں دیہوں جان سب مو کو نند دہائے

سورٹھا

دودھ لیجات پربھات آدت ہو لش پنچ کے		دان مانت جات بھلی کرت یہ بات نہیں

یہ سُن کر گوپیوں نے کہا کہ جو تمھارے بڑوں نے کبھی نہیں کیا وہ کرنے لگے تو کس طرح یہاں ہم لوگوں کا رہنا ہو کر نباہ ہوگا۔

دوہا

ہیں کہت ہو چوٹی آپ بھئے ہو ساہ		بڑے بھئے چوری کرت اب لوٹت ہو راہ

یہ بات سن کر شیام سُندر بولے کہ میں تمھارے دھمکانے سے کچھ نہیں ڈرتا تم ورندابن چھوڑ کر چلی جاؤگی تو کیا ہوگا میں اپنا ڈنڈ چھوڑ دوں یہ نہیں ہوگا اور سنو۔

دوہا

گاؤں ہمارو چھاڑ کے بسہو کا پُر ماہہ		ایسو کو تہوں لوک میں جو میرے وش نا ہہ

اے راجہ اسی طرح کچھ دیر تک وے سب ورجبالا موہن پیارے سے ظاہر میں جھگڑا کرتی رہیں لیکن دل سے اُن کی چھب دیکھکر خوش ہوتی تھیں جب موہن پیارے نے سب گوپیوں کا گورس چھین کر گوال بالوں کو کھلا کر آپ کھایا اور بندروں کو کھلا کر باقی زمین پر گرا دیا اور مٹکی توڑ کر کپڑا بھی ان کا دھکّا دھکّی کر کے پھاڑ ڈالا تب سب گوپیوں نے یشودا جی کے پاس جا کر اپنے پھٹے ہوئے کپڑے دکھلا کر کہا کہ تم نے اپنے بیٹے کو اچھا اُدیم سکھایا ہے کہ وہ گوال بالوں کو ساتھ لیے ہوئے بن میں سب گوپیوں کو روک کر دہی اور دودھ کا دان مانگتا ہے ہم لوگوں نے نئی بات سمجھ کر ڈنڈ نہیں دیا اس واسطے سب گورس ہمارا چھین لیا اور آنچل پکڑ کر کپڑا ہمارا پھاڑ ڈالا آج تک تمھارے کُل میں کوئی ایسا نہیں ہوا تھا جس نے دہی دودھ کا ڈنڈ لیا ہو۔

دوہا

سنئے گوالن کے بچن بولی یشُمت مات		میں جانی تم سبن کے اُر اَنتر کی بات

تم لوگ موہن پیارے کا پیچھا نہ چھوڑ کر اس کو باپ کی آنکھ سے دیکھتی ہو اور اپنے ہاتھ کپڑا پھاڑ کر

جھوٹھا اُرہنا مجھے دینے آئی ہو۔

دوہا

دھنیہ دھنیہ تم کہت ہو موکو آوت لاج ماکھن مانگت روے ہر روش دیت بن کاج

یہ بات سُن کر گوپیوں نے کہا کہ اے یشودا ماتا تم کو ایسا اُچت نہیں ہے جو بنا بوجھے ہم کو دوش لگاتی ہو دس گئو دین زیادہ رکھنے سے تم کچھ بڑی نہیں ہو گئیں، ہم تم ذات میں برابر ہیں یہی چلن بیٹا تمھارا کرے گا تو ہم یہ گاؤں چھوڑ کر نکل جائیں گی اور اپنے بیٹے کا حال تم نہیں جانتی ہو جب بن میں چل کر دیکھو تب معلوم ہو۔

سورٹھ

سنو مہر تم بات ہر سیکھے ٹونا کچھو نہہ ترن ہوئے جات بالک بھئے آوت گھرے

یشودا جی نے اُن کو جواب دیا کہ تم لوگ گاؤں چھوڑنے کے لئے مجھے کیا دھمکاتی ہو جہاں تمھارا من چاہے وہاں جا کر بسو میں تمھارے واسطے اپنا بیٹا نہیں نکال دوں گی۔

دوہا

کہا کروں تم آئے سب کہت اَٹ پٹی بات موکو یہ بھاوے نہیں ترن یہی سہات

یہ بات سنتے ہی سب ورجبالا لجت ہو کر اپنے اپنے گھر چلی آئیں اور ورندابن میں گھر گھر یہ چرچا پھیل گئی کہ نندلال جی نے گورس کا ڈنڈ گوپیوں پر لگایا ہے یہ سُن کر سب ورجناریوں کو یہ اِچھا ہوئی کہ ہم لوگ بھی دہی اور دودھ بیچنے کے واسطے جائیں تو بن میں نندلال جی کی چھبِ دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں جب دوسرے دن شری رادھا جی آدِک سولہ ہزار گوپیاں گورس بیچنے متھرا کو چلیں تب موہن پیارے نے سکھاؤں سمیت جو درختوں پر چڑھے ہوئے چھپے بیٹھے تھے بن میں ورجناریوں کو گھیر کر کہا کہ آج دان دے کر جانے پاؤ گی۔

دوہا

ہنس بولی رادھا کنور کہا بنج ہم پاس کہو شیام سو نام دھر دان دینہہ ہم تاس

یہ بات اپنی پیاری کی سُن کر نندلال جی بولے کہ آج ہم تمھارے یووَن کا دان لیں گے اے راجہ جب اسی طرح کچھ دیر تک سب گوپیاں موہن پیارے سے جھگڑا کرنے لگیں تب شیام سندر نے اپنی مایا اُن پر ایسی پھیلا دی کہ سب گوپیاں کام روپ مد میں متوالی ہو گئیں۔

دوہا

دیاکل ہوئے سب مدن ہیں نین موند دھر دھیان کہت کانہہ اب شرن ہم لیجئے سرو س دان

سورٹھ

ایسو کہہ من مانہہ دیہہ دشا بھولیں سبے لیہو شیام بل جانہہ یہ دھن تم سب آپنو

یہ دشا گوپیوں کی دیکھکر ویکنٹھ ناتھ بھگت ہتکاری نے اُن سب کی اِچھا پوری کرنے کے واسطے بہت
روپ اپنے جو دوسرے کو دکھلائی نہ دیں دھارن کرلئے اور سب گوپیوں سے دھیان میں بھینٹ کر کے
کام روپی روگ ان کا چھڑا دیا تب انھوں نے ہنسکر کہا کہ اے پران پیارے تم نے ہمارے یوَن کا بھی
دان لیا اب آگیا دیو تو اپنے گھر جائیں یہ بات سُن کر ورجناتھ جی بولے کہ تمہارے یوَن کا دان میں نے
پایا دہی اور دودھ کا ڈنڈ چکا دو تب اپنے اپنے گھر جاؤ یہ بات سنتے ہی گوپیوں نے خوش ہو کر دہی اور دودھ
اپنا شیام سُندر کو گوال بالوں سمیت کھلا دیا لیکن موہن پیارے کی مایا سے برتن اُن کا جیوں کا تیوں
بھرا رہا جس وقت گوپیاں شیام سُندر کو گوال بالوں سمیت بٹھال کر دہی اور دودھ کھلاتی تھیں اس وقت
دیوتا لوگ اپنے اپنے وِمانوں پر سے یہ آنند دیکھکر ورجناریوں کی بڑائی کر کے کہتے تھے کہ دھنیہ بھاگیہ
ورج کی استریوں کا ہے جن سے پر برہم پرمیشور ترلوکی ناتھ گورس مانگ کر کھاتے ہیں اور گوپیاں سیوا
کر کے جنم اپنا سوارتھ کرتی ہیں دہی کھاتے وقت من ہرن پیارے بولے کہ میں نے سب کے گورس کا
سواد پایا لیکن رادھا پیاری کا دہی نہیں چکھا یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری نے ہنسکر اپنا دہی اپنے
ہاتھ سے نند کشور کے مُنھ میں کھلا دیا۔

	سورٹھ	
پیاری کو دودھ کھائے بھلے یہ موہن ہنس		مدھرے کہیو سُنائے میٹھو ہے یہ بین تے

اے راجہ گورس کھا کر موہن پیارے نے اپنی چتون اور مُسکان سے ان کا من ہر لیا اور بولے کہ
آج اپنا دان لے کر تم سے بہت خوش ہوئے اِس لیے اب تم سے گھاٹ باٹ پر کوئی روک ٹوک نہیں
کرے گا اب اپنے اپنے گھر جاؤ دیر ہونے سے تمہارے گھر والے چنتا کرتے ہوں گے یہ بات سُن کر
گوپیوں نے کہا کہ اے پران پیارے دان مانگتے وقت ہم نے تم کو کٹھور بچن کہا ہے اُس کا اپرادھ چھما
کرو اور تمہاری موہنی مورت دیکھے بنا ہم کو چین نہیں پڑتا ہے گھر کس طرح جائیں تمہاری پریت
بنا دھن اور پریوار سب برتھا ہے یہ سُن کر نند کشور بولے کہ میں تمہارا ایسا پریم دیکھ کر ایک ساعت بھی
تم سے الگ نہیں رہتا اور تمہارا کٹھور بچن مجھے بُرا نہیں معلوم ہوتا ہے تم لوگوں کو خوش کرنے کیواسطے
چھیڑ کر تمہارا دُربچن اپنی اِچھا سے سُنتا ہوں تم نے اپنا من دے کر مجھے پایا ہے جب چت اپنا مجھ سے
پھیر لو گی تب میں تم سے الگ ہو جاؤں گا۔

	دوہا	
تم کارن ویکنٹھ تج پرگٹ ہوں ورج آئے		ورندا بن تھر وتن یہ نہ بسار یو جائے

یہ کہکر شیام سُندر گوال بالوں کو ساتھ لئے ہوئے دوسری طرف بن میں چلے گئے اور سب ورجبالا
اپنے گھر میں جا کر بوروں کی طرح پوچھنے لگیں کہ تم گورس مول لو گی اور کبھی کبھی دودھ اور دہی کے

بدلے موہن پیارے اور شری کرشن اور نند لال کا نام بیچنے کے واسطے پکار کر کہتی تھیں۔

دوہا

لینے گو رس دان ہر تم کنہہ رہے چھپائے
ڈرن تمہارے جات نہیں تم دده لیت چھنائے

سورٹھہ

لیہو آپ نو دان تم رس کر اُٹھ دھائے ہو
ہمیں دہ دیہو جان بن میں ہم ٹھاڑھی سبے

دوہا

شیام بنایہ کو کرے لایو ددھ کو دان
تن سُدھ بھولی تیہہ سبھہ بانکی ہر دُسکان

سورٹھہ

من ہر لینھو شیام تا بن تیہے کون بدھ
ایسے کہہ سب بام گھر کو چلن بچا رہیں

اے راجہ اسی طرح اُلٹی بات کہتی ہوئی گوپیاں اپنے اپنے گھر پہونچیں لیکن روپ شیام سُندر کا آٹھوں پہر اُن کے ہردے اور آنکھ میں بسا رہتا تھا یہ حال دیکھ کر گھر والے بہت سمجھاتے تھے لیکن کسی کا کہنا اُن کو اچھا نہیں لگتا تھا۔

دوہا

پرگیٹو پورن نیہہ اُر جبت دیکھیو اُت شیام
ایسا سکھو بھ مات پت سو نہ کرت کچھ کان
سمجھائے سمجھیں نہیں سکھ نے تھا کیو گرام
لاگت ہے تنکو بچن اُر میں بان سمان

سورٹھہ

انھیں کہت من مانہہ دھر گن اُنکی بُدھ کو
جنھیں شیام پر پنا نہہ تھیں نے تیاگے بھلا

اے راجہ پریکشت موہن پیارے رادھا پیاری پر لکشمی جی کا اوتار ہونے سے بہت پریت رکھتے تھے اس لیے رادھا پیاری بھی اُن پر بہت موہت ہو کر جب دوسرے دن گانوں میں دہی بیچنے گئی تب مٹکی سر پر لیے نند جی کے گھر کے چاروں طرف گھوم کر بورہوں کی طرح لوگوں سے پوچھنے لگی کہ میرا چیت چرانے والا نند کا لالا کہاں بتا ہے میں اُس کو بڑی دور سے ڈھونڈھنے آئی ہوں اس کا گھر اس گانوں میں ہے یا نہیں۔

دوہا

جنھیں کہت موہو نند گھر کہاں سو دیو بتلائے
جہاں بست وہ سانورو موہن کنور کنھائے

جب رادھا پیاری لاج چھوڑ کر دہی کے بدلے نند کمار اور نند کشور اور شری کرشن اور شیام سندر کا نام لیکر پکارنے لگی تب یہ دشا اُن کی دیکھ کر گوپیوں نے پوچھا کہ اے رادھا تو یہ کیا بیچتی ہے رادھا پیاری بولی۔

دوہا

موہنی مورت شیام کی مو تن رہی سمائے
جیوں مہندی کے پات میں لالی لکھی نہ جائے

یہ سن کر ایک سکھی نے کہ وہ بھی موہن پیارے کی چاہنا رکھتی تھی کہا اے رادھا تو بُدھمان ہو کر دوسری گوپیاں سکھلاتی تھی آج تیری کیا دشا ہوئی ایسی بے شرمی کرنا تجھ کو نہ چاہیئے اس میں سب گانوں والی استریاں تجھے گنواری کہہ کر بدنام کریں گی اور تیرے ماتا پتا سُن کر تجھے ماریں گے تو شیام سندر ایسا روپ وان پتِ پاکر اپنی پریت کیوں پرگٹ کرتی ہے۔

دوہا

کرشن پریم دھن پاے کے پرگٹ نہ کیجئے بال
راکھو یوں اُر گوے کے جیون مِن راکھت بیال

(دل میں چھپا کر)

یہ بات سُن کر رادھا پیاری بولی کہ تو مجھے کیا سمجھاتی ہے میرا من موہنی مورت نے ہر کر میرے ہردے میں اپنا باس کر لیا ہے اس سے وہ مادھری مورت دیکھے بنا مجھ کو چین نہیں پڑتا ہاتھ میرا وش میں نہیں ہے گھونگھٹ کون کاڑھے یہ بات سب درج میں پھیل چکی کہ میں شیام سُندر کے ہاتھ بِک کر اُن کی داسی ہو گئی۔

چوپائی

من مانیو موہن پر میرو
جگ اُپہاس کرے بہتیرو

دوہا

بار بار تو کہت کیا میں نہیں سمجھت بات
مو نینن میں بس گیو وہ لُشٹت کو تات

سورٹھ

رہت نہ میری آن اپنی سی میں کر تھکی
تو تو بڑی سُجان کہا دیت سکھی دوش موہہ

اے سکھی میں نے اپنا پریم نند کشور سے لگایا اس لیے مجھے کسی کی لاج نہیں رہی اب میرے من میں یہ بات ٹھن گئی کہ جس طرح دودھ پانی میں مل جاتا ہے اُسی طرح نندلال سے مل کر شیام اور شیاما اپنا نام دھراؤں گی۔

دوہا

میرو من ہر سنگ لگیو لوک لاج کُل تیاگ
اور تاہ سُو جھت نہیں جیوُ جہاج کو کاگ

اے سکھی تو میری بڑی پیاری ہے جو تجھ سے ہو سکے تو تو دیا کر کے میرے چت چور کو مجھ سے ملا دے نہیں تو میرا پران اُس کے وِرہ میں نکلا چاہتا ہے ایسا کہہ کر رادھا پیاری بہت وِلاپ کر کے پکارنے لگی کہ اے یشودا جی کے لال اپنا درشن دکھلا کر دہی کا دان لیجاو اب وِیوگ کا دُکھ مجھ سے سہا نہیں جاتا۔

سورٹھ

ایسے سکھن سُنائے مون گہی پُن ناگری
دیہہ دشا بسرائے مگن بھئی رس شیام کے

جب اُس سکھی نے دیکھا کہ رادھا پیاری کے روم روم میں شیام روپ بس گیا ہے میرا کہنا اور سمجھانا اُس کو کچھ فائدہ نہیں کرتا بنا شیام سُندر کے مِلے اس کا دُکھ نہ چھوٹے گا تب اُس سکھی نے دیا کی راہ سے

شیام سُندر سے جاکر کہا کہ اے موہن پیارے ایک سُندری چندرمکھی گوری نیلی ساری پہنے دہی کی مٹکی سر پر لیے تمہارا نام لیکر چاروں طرف پکارتی اور ڈھونڈھتی ہوئی ابھی ونشی بٹ کو چلی گئی ہے جلدی جاکر اُس برہنی کی آگ اپنی امرت روپی چتون سے ٹھنڈی کرو نہیں تو وہ تمہاری ورہ میں بورا کر مرجاوے تو کچھ آشچریہ نہیں ہے موہن پیارے نے یہ حال اپنی پیاری کا سُنتے ہی ویاکل ہوکر جلدی سے اُس سکھی کو بدا کر دیا اور آپ اُسی وقت ونشی بٹ میں پہونچ کر رادھا پیاری کی اچھا پوری کی۔

	دوہا	
کنج سُدن شوبھت منوتن دھر چھپ شرنگار		پرم ہرش دوؤ ملے رادھا نند کمار

جب شیاما کا چت شیام سُندر کے ملنے سے ٹھکانے ہوا تب رادھا پیاری نے کہا کہ اے پران پیارے جس دن تم نے میری گلی گھر کی میں وُہ دی تھی اُسی گھڑی سے میرا من ایسا موہ لیا کہ تمہاری سانولی صورت دیکھے بنا مجھ کو ایک ساعت چین نہیں پڑتا اور گانوں والے مجھے تمہارے ساتھ بدنام کرتے ہیں اس سے میرے من میں ایسا آتا ہے کہ ماتا پتا آدک اپنے کُل اور پریوار کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ پرکٹ پھرا کروں

	سورٹھا	
تم بن پنکج پریم یہی بات اب راکھ ہوں		میں لینھوڈ ڈھ نیم سُنو شیام سُندر سُکھد

یہ بات سُن کر موہن پیارے نے مُسکرا کر کہا کہ ہماری تمہاری پچھلے جنم کی پریت ہے اُس کو پرکٹ کرنا نہ چاہیے جس میں تمہارے ماتا اور پتا کے نکٹ ہماری بدنامی نہ ہو اور سنساری لوگ تم کو نام نہ دھریں تمہارے ساتھ اکیلے میں بھلینٹ کر کے تمہاری اچھا پوری کر دیا کروں گا۔

	سورٹھا	
بھیو ہئے آت چین پریت پُراتن جان جیہ		سُنت شیام کے بین ہرکھ اُٹھی من ناگری
	دوہا	
پریت پُراتن گپت اُر کریو جگت بیوہار		کہت شیام اب جاؤ گھر تم کو بھئی اَبار
	سورٹھا	
چلی مہا سُکھ پائے پھر پھر چتوت شیام تن		پرم پریم اُرلائے گھر بیٹھی ہر بھاونی
	دوہا	
کہت سُنت بھوبے ہرن رسک جنن کے پران		کرشن رادھکا کے چرت اَت پوتر سُکھ کھان

اے راجہ جب رادھا پیاری اپنا منورتھ پاکر گھر کو چلی جاتی تھی تب راہ میں وہی سکھی جس نے اُس کا حال موہن پیارے سے کہا تھا پھر اُس نے شیاما کا منہ خوش دیکھ کر اپنی بُدھ سے جان لیا کہ یہ اپنا منورتھ پا کے آئی ایسا بچار کر اُس سکھی نے رادھا پیاری سے پوچھا۔

دوہا

پھرت ہتی ویاکُل ابھی جن کے درشن لاگ	کہاں ملے نند نند سو دھن دھن تیرے بھاگ

سورٹھا

نہیں پاوت ہیں جاہِ جوگی جن جپ تپ کیے	وَش کر پایو تاہِ تین کیسے کہہ ناگری

یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری ناک اور بھوں چڑھا کر بولی کہ تو مجھے بر تھا بدنام کرتی ہے جو کوئی ذات بھائی یہ بات سُن پاوے تو میرا ٹھکانا نہ لگے۔

چوپائی

کو نند نند کہت تو جن کو	میں کبھوں دیکھیو نہیں تنکو

یہ بات رادھا پیاری کی سُن کر اُس سکھی نے جواب دیا کہ ہم اور تم دونوں اِسی ورج میں رہتی ہیں تمھاری چترائی ہم سے نہیں چھپے گی ابھی دو گھڑی ہوئیں کہ تو گلی گلی نند لال جی کا نام لے کر روتی تھی اب کہتی ہے کہ میں جانتی نہیں ایسا سیاں پن تو نے ابھی سے کہاں سے سکھ لیا۔

دوہا

پُنِ بھی اُن کو ملی وہ سُدھ گئی بھلائے	آدت ہے بن کنج تے باتیں کہت بنائے

سورٹھا

ریجھے شیام سجان کہے دیت انگ کی ولاک	موسوں کرت سیان سنگ بگسہ ہی سینہ جل

جب رادھا پیاری نے بہت پوچھنے پر بھی اُس سکھی سے موہن پیارے کی ملاقات ہونے کا حال نہیں کہا تب وہ ورجبالا ہنسکر بولی کہ بہت اچھا تو میرے سامنے کی چھوکری ہو کر مجھ سے چھل کرتی ہے اب تو اپنے گھر جا میں تیرا جھوٹھ سچ دکھلادوں گی یہ بات کہہ کر وہ سکھی اپنے گھر چلی گئی اور شیاما اپنے گھر آئی۔

چوپائی

سکھی سہت برکھبھان دُلاری	گئی سدن گرجن ڈر بھاری

رادھا پیاری کو کیرت جی نے دیکھتے ہی کہا کہ تو دن بھر دہی بیچنے کے بہانے کہاں رہتی ہے آج تیرا بھائی کہتا تھا کہ رادھا موہن پیارے کا پریم رکھ کر اُن کے پیچھے پھرا کرتی ہے تجھکو کچھ لاج نہیں آتی سب گانوں والے تجھے شیام سُندر کے ساتھ بدنام کرتے ہیں ایسی بات مت کر جس میں تیری ماتا پتا کی ہنسی ہو یہ بات سُن کر رادھا پیاری بولی۔

دوہا

کھیلن کو میں جاؤں نہیں کہا کہت ہی مات	موسوں جات کہی نہیں یہ سب جھوٹھی بات

گھر گھر کھیلن جات گوپن کی سب لڑکنی	**سورٹھا**	تو موکو رسیات اُن کے مات پتا نہیں

ایسی ایسی باتیں جھوٹھ اور سچ کہہ کر رادھا نے اپنے ماتا اور پتا کو خوش کر لیا اور اپنے من کا بھید کسی سے نہیں بتایا اور اُس سکھی نے جا کر للتا آدک سب وِرجناریوں سے کہا کہ آج رادھکا نے شیام سُندر سے بھینٹ کر کے اپنی اِچھا پوری کی جب وہ وَنشی بٹ سے اپنا منورتھ پا کر آئی تھی تب میں نے اُس کا منھ خوش دیکھ کر بھینٹ ہونے کا حال پوچھا تب وہ مُسکرا کر بولی۔

	دوہا	
تب موسے لاگی کہن کو ہیر کا کو ناؤں		گئے گوڑ گرے سانوے بست کون سے گاؤں
	سورٹھا	
میں تو جانت نا نہہ لیت نام تم کون کو		کھیو نہ سپنے مانہہ ساچ کہت کی ہنست تم

یہ بات سُن کر للتا آدک نے کہا کہ ہمارے سامنے رادھکا کی سامرتھ نہیں ہے جو وہ انکار کر سکے تب وہ سکھی بولی کہ اب ویسی رادھا نہیں ہے جو پہلے تھی بھینٹ کرنے سے حال معلوم ہوگا۔

	دوہا	
بڑے گرو کی بُدھ پڑھ کا ہو نہیں پتیات		ایکو بات نہ مان ہے سو سوگند بھیں کھات

جب للتا آدِک سکھیاں اکٹھی ہو کر یہی بات پوچھنے کے واسطے رادھا پیاری کے گھر آئیں تب شیاما نے من کا حال جان گئی کہ میرا بھید پوچھنے آئی ہیں۔

	دوہا	
کاہو کو کینھو نہیں آدر کر چترا سے		مون گہی بولت نہیں بیٹھ رہی نِٹھرا سے

رادھا پیاری کا یہ حال دیکھ کر للتا آدک اُن کے پاس بیٹھ کر جب اِدھر اُدھر کی باتیں آپس میں کرنے لگیں تب ایک سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ تم نے مَون بِرت کب سے رکھا ہے اس کا حال ہم کو بھی بتلاؤ کہ کون گُرو سے یہ منتر سیکھا ہے ہم بھی یہ برت رکھنا چاہتی ہیں۔

	دوہا	
اب تم ہی کو ہم کریں گرو دیو اُپدیش		ہم ہوں راکھیں مَون برت کریں تمہیں آدیش
	سورٹھا	
ہم کو کیوا جان چتر بھئیں تم لاڈلی		کہاں سیکھو یہ گیان ایسی بُدھ لاگی کرن

یہ بات سُن کر رادھا پیاری نے کہا کہ سنو للتا ہمارے اور تمہارے بیچ میں کچھ بھید نہیں ہے جو میں تم سے کوئی بات چھپاتی لیکن جھوٹی بات مجھ سے سہی نہیں جاتی کل راہ میں مجھ سے اِس سکھی نے کہا کہ تیری بھینٹ شیام سُندر سے ہوئی ہے میں نے آج تک کبھی شیام سُندر کو سوپن میں بھی نہیں دیکھا اور یہ بڑا پاپ مجھ کو لگاتی ہے مجھ کو یہ ٹھٹھولی کی بات اچھی نہیں لگتی اس میں میرے واسطے بدنامی ہے بغیر

دیکھے کوئی بات کسی کو کہہ دینا نہ چاہیئے مجھے اس نے نندلال سے کب بھینٹ کرتے دیکھا تھا جو ایسی بات کہی ابھی کوئی ذات بھائی سُنے تو میرا ٹھکانا نہ لگے۔

دوہا

اور کہے تو موہنہ کچھ نہیں بیاپے مَن ماہنہ ۔ تم ہی کہو جو بات یہ تو دُکھ ہوئے کہ ناہنہ

سورٹھا

تم پر رِس موہنہ گات یاتے آدر نہیں کیو ۔ سُن پیاری کی بات رہیں سبئے مکھ تن چِتے

تب للتا بولی کہ اے رادھا مجھ سے اس سکھی نے کچھ نہیں کہا جو یہ مجھ سے کچھ کہتی تو میں اس سے کچھ جھگڑا کرتی اور تیری اَوِنی دیہہ میں ہم لوگ کیوں تنک لگاویں تو بڑی پت برتا ہے تیرے شیام کو اُس نے کہاں دیکھا ہوگا بِنا بھاگیہ اُن کا درشن ملنا بہت دُشوار ہے تیرے برابر ہم لوگوں کا بھاگیہ کہاں ہے جو موہن پیارے کا درشن ہم کو ملے یہ سُن کر رادھا پیاری بولی۔

دوہا

برتھا جھوڑ موسوں کرت کہہ کہہ جھوٹھی بات ۔ بھلو نہیں اُپہاس یہ ہیں سکچت دِن رات

یہ ڈھٹھائی شیاما کی دیکھ کر للتا نے کہا۔

سورٹھا

جب آویں اِت شیام تب ہم توہِ بتاہیں ۔ توہ دیکھ ہیں بام ہمھوں ہے ابھلاش اِت

دوہا

ایسے کہے سب ہنس اُٹھیں پیاری بدن نہار ۔ آئی تھیں اُت گرہ کو چلیں سکھی سب ہار

سورٹھا

کہت پرسپر جات نِدر بھئی اب رادھکا ۔ کبھوں تو ہم گھات پڑ ہیں دوؤ آے کے

دوہا

سب برج گوپن کے سُنی یہی بات من آن ۔ ہر رادھا دوؤ ملیں نِس باسر یہ دھیان

سورٹھا

سب سنگھ یہ بات اور کچھو چرچا نہیں ۔ نند مہر کو تات سُتا مہر ورکھبھان کی

جب بہت پوچھنے پر بھی رادھا پیاری نے موہن پیارے کی بھینٹ ہونے کا حال سکھیوں سے نہیں بتلایا تب وہ وہاں سے اُٹھ کر اپنے اپنے گھر آ کر اس کھوج میں لگیں کہ رادھا پیاری اور موہن پیارے کو بھینٹ کرتے وقت پکڑنا چاہیئے جس میں شیاما کا جھوٹھ بولنا ظاہر ہو جاوے اور شیاما اور شیام میں ایسی پریت بڑھی کہ ایک ساعت دونوں کو بِنا دیکھے چین نہیں پڑتا تھا شیاما نے دوسرے دن شیام کو دیکھنے کی اِچھا

سے للتا آدک سکھیوں کے گھر جا کر کہا چلو بہن یمنا اسنان کر آویں جب سکھیوں نے بڑے آدر بھاؤ سے شری ورکھبھان دلاری کو ٹہلا تب وہ بولی کہ کیا آج میں نئے سرے تمھارے گھر آئی ہوں جو اتنا آدر کرتی ہو للتا بولی کہ جیسا تم نے اپنے گرو سے منتر پڑھ کر ہمارے جانے سے مون سادھ لیا تھا ویسا ہم کو نہیں آتا جیسے سدا ہم سب تمھارا سنمان آدر بھاؤ کرتی تھیں ویسا آج بھی کیا ہے یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری نے ہنسکر کہا کہ اُس دن کا بدلا آج تم لوگوں نے ہم سے لیا یہ سن کر سب سکھیاں ہنسنے لگیں۔

	دوہا	
یہ بدھ ہاس ہلاس کر سکھن سنگ شنگار		چلی نہان یمنا ندی شری ورکھبھان دلار
	سورٹھا	
سکل روپ کی راس نو ناگر مرگ لوچنی		بھری انند ہلاس کرشن پریم میں ایک چت

جب شیاما سکھیوں سمیت یمنا جل سے باہر نکلی تب اُس نے کیا دیکھا کہ شیام سندر نٹور روپ ساجے کدم کے نیچے کھڑے ونشی بجاتے ہیں اُس موہنی روپ کو دیکھتے ہی رادھا پیاری نے موہت ہو کر لاج چھوڑ دی اور نند کمار کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگی۔

	دوہا	
شیاما نٹور روپ کو دیکھت ہی سکھ پاے		چتر پتری سی رہی دیہہ دشا بسراے
	سورٹھا	
اُت وہ رہے لبھاے ناگر نول کشور بر		پیاری مکھ درگ لاے نین ہیں بھنگت کچھو

یہ حال دیکھ کر للتا آدک سکھیوں نے رادھا پیاری سے کہا کہ کل تو موہن پیارے کی بھینٹ کرنے سے نٹکے کہتی تھی کہ میں نے اُن کو سوپن میں نہیں دیکھا آج یہ کیا دشا تیری ہوئی کہ جو سانولی صورت کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی ہے اچھی طرح ان کو دیکھ لے جس میں یہ موہنی مورت تجھ کو نہ بھولے تیرے دکھلانے کے لیے شیام سندر کو میں نے بلایا ہے۔

	چوپائی	
راکھو چینہہ انھیں اب نیکے		یے ہیں من بھاون سب ہی کے
	دوہا	
بھلے شگن آئی یہاں بھیو تمھارو کاج		اب کچھ ہم کو دیوگی تھیں ملیں ورج راج

یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری من میں پچھتا کر کہنے لگی کہ دیکھو کل میں سکھیوں سے مکر گئی تھی اور آج پران پیارے کی چھب دیکھ کر میری یہ دشا ہو گئی ہے اب میری چوری سکھیوں نے پکڑ لی ان لوگوں سے میں بہت لجت ہوئی ایسا وچار کر رادھا پیاری کا منھ اداس ہو گیا تب للتا سکھی بولی کہ پیاری تم مت پچھتاؤ

دوہا

کیئو درس تم شیام کو گھر چلہو کی نا نہہ | چینھ لیو ملیھن بھرے کہہ سب مُسکانہہ

سورٹھا

تب سکھین کے ساتھ چلی سدن کو ناگری | اُرمیں دھر ورجناتھ پریم مگن بولی نہیں

تب رادھا پیاری نٹور روپ موہن پیارے کا اپنے ہردے میں رکھ کر گھر کو چلی تب سکھیوں نے اُس سے کہا کہ اے پیاری تو اپنے من میں چوری کھُل جانے کا کچھ سوچ مت کر یہ نٹور روپ اسی طرح کا ہے جس کے دیکھنے سے کسی ورجبالا کا چیت ٹھکانے نہیں رہتا پچھلے جنم کے پُنیہ سے تیرا بڑا بھاگیہ ہے جو تر لوکی ناتھ تجھ سے ایسا پیار کرتے ہیں اور تو نے اُن کو اپنے وش کر لیا ہے یہ سُن کر رادھا پیاری اپنے من میں بہت خوش ہوئی لیکن شرم سے کچھ نہیں بولی ۔

سورٹھا

کہیو سکھن مُسکاے کیوں پیاری بولت نہیں | کی ہمسوں سیاے لیو موہن برت آج چین

یہ بات سُن کر رادھا پیاری نے ہنس کر کہا کہ شیام سُندر کا روپ کیسا تھا میں نے تو اچھی طرح نہیں دیکھا اس کا کیا کارن ہے کہ جو تم کو دو آنکھ سے سب بدن اُن کا دیکھ پڑا میری نظر تو ان کی بھونہہ پر گئی تو وہ چھب چھوڑ کر دوسرے انگ پر نہ جا سکی کہ جو میں اُس موہنی روپ کا سب بدن دیکھتی ۔

دوہا

میں تب تے اپنے نہہ ہی رہی پچھتائے
بن پہچانے کون بدھ کروں شیام سے پریت | دیکھن کو چھب شیام کی للچت نین بنائے
نہیں وہ روپ نہ بھاؤ وہ چھن چھن اوے ریت

سورٹھا

میں جانی یہ بات ہیں آنند کے کھان ہر | پہچانے نہیں جات کہا کروں دو لوچنی

یہ سُن کر گوپیاں بولیں کہ اے رادھا تیرے بڑے بھاگیہ ہیں جو تو ایسی پریت دیکنٹھ ناتھ سے رکھتی ہے سنسار میں دوسرے کا بھاگیہ ایسا نہ ہوگا جیسا کہ بھاگیہ تیرا ہے ۔

دوہا

دھن دھن تیرے مات پت دھنیہ بھگت دھن ہیت | تیں پہچانیو شیام کو ہم سب بال اَچیت

سورٹھا

دھن یو دُھن پُنے دھن دھن بھاگ سہاگ تم | تم موہن اَنوپ چرنجیو جوڑی اَچپل

اسی طرح سب گوپیاں شیاما سے ہنستی اور بولتی ہوئی اپنے اپنے گھر چلی آئیں لیکن اُن کو رادھا پیاری اور موہن پیارے کی پریت دیکھ کر سو تیا ڈاہ سے آٹھوں پہر اُن کا روپ آنکھوں میں بسا رہتا تھا

ایک دن رادھا پیاری موہن پیارے کے وِرہ میں ویاکل ہو کر اکیلی جل بھرنے کے واسطے یمنا کنارے چلی تو راہ میں موہن پیارے کو دیکھتے ہی اُن کا ہاتھ پکڑ کر بولی کہ تم نے میرا من کیوں چُرا لیا ہے سو پھیر دو تن میرا گھر میں رہتا ہے پر چنچل من تمہارے پیچھے پیچھے دن رات پھرا کرتا ہے پیاری کی یہ بات سُنتے ہی موہن پیارے نے اُسے گلے لگا کر کہا کہ میں بھی تیرے دیکھنے کے واسطے آٹھوں پہر ویاکل رہتا ہوں جس وقت شیاما اور شیام پریت بھری ہوئی باتیں آپس میں کر رہے تھے اُسی وقت للتا آدک سکھیاں وہاں پر آ پہونچیں اُن کو دیکھتے شیام سندر اپنے گوالوں کو پکارتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے اور للتا سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ آج تو تیری چوری پکڑی گئی تو ہم لوگوں کو جھوٹھی بنا کر ایکانت میں سکھ اُٹھاتی ہے۔

	دوہا	
تب کہیو جو بھاوہی لیجو بسیرہ کھوہ		کہت رہی جب تب ہی ہر سنگ دیکھیو موہ
	سورٹھا	
کی گرہو چتر اسے اور کچھو ہم سوں ابھی		اب ہم لئی پچھڑاے بسیر دیہو کے نہیں

یہ بات سُنتے ہی رادھا پیاری لجت ہو کر اپنے گھر چلی آئی لیکن من اُس کا موہن پیارے کی بھینٹ کے واسطے ویاکل رہا اس لیے اُس کو ساری رات تارے گنتے بیت گئی پراتہ سمے اُٹھ کر اُس نے موتیوں کا ہار اپنے گلے سے اُتار کر دھوتی کے ایک کونے میں باندھ لیا اور کیرت اپنی ماتا سے کہا کہ کل یمنا کنارے میرا ہار کہیں گر پڑا تھا نہ معلوم کون سکھی نے اٹھا لیا۔

	دوہا	
یاہی ڈرتے اُٹھی میں آج بڑے پربھات جو کی ہار ہمیں کچھ پہراؤں نہیں توہ		نیک نیند نہیں نس پری تیری سوں سُن مات سُن رادھا تیرو نہیں اب پتیاروموہنہ

یہ سن کر شیاما بولی کہ تم کرودھت کیوں ہوتی ہو میں اُسے ڈھونڈھنے جاتی ہوں مجھے دیر لگے تو گھبرانا مت ایسا کہکر رادھا پیاری اپنے گھر سے باہر نکلی اور نند جی کے مکان کے پچھواڑے جا کر جھوٹھ موٹھ للتا سکھی کا نام پکار کر بولی کہ میں ونشی بٹ کو جاتی ہوں تو بھی جلدی آ اُس وقت نند لال جی نے بھوجن کرنے کے واسطے بیٹھ کر پہلا کور اٹھایا تھا جیسے شیاما کا بول سنا ویسے اُٹھ کھڑے ہوئے یشودا جی نے کہا کہ اے بیٹا تو گھبرا کر کہاں جاتا ہے تب آپ بولے کہ اے میّا ایک گوال مجھ سے کہہ گیا تھا کہ بن میں ایک گؤ کے بچھیا پیدا ہوئی ہے میں وہاں جاتا ہوں یہ کہکر موہن پیارے ونشی بٹ کو چلے گئے تب اُن کے سکھاؤں نے جو وہاں بیٹھکر کھا رہے تھے یشودا جی سے کہا کہ بن میں کوئی بچھیا نہیں ہوئی وہاں رادھا پیاری گئی ہوگی اِسی کارن موہن پیارے بھی اُس سے بھینٹ کرنے کے واسطے بنا بھوجن کیے چلے گئے یشودا جی نے اُن کی بات کا کچھ وشواس نہیں کیا لیکن موہن پیارے کے بھوکھے چلے جانے سے پچھتا کر سوچ کرنے لگیں اور شیاما نے ونشی بٹ میں جا کر

آنند سے بھوگ اور ولاس کیا۔

دوہا

نول کنج نوناگری نوناگر نند نند
پریم سندھ مرجاد تج ملے امنگ انند

سورٹھا

یہ اچرج کی بات کو مانے کو کہہ سکے
گوپ سُتا کے ساتھ رَست برہم دُرم کنج تر

جب شام کے وقت موہن پیارے نے رادھا پیاری سے کہا کہ اب تم اپنے گھر جاؤ تب رادھا پیاری بولی کہ مجھ سے تم کو چھوڑ کر گھر جایا نہیں جاتا تمھارے واسطے اپنے ماتا اور پتا کی گالی اور مار ہر روز سہتی ہوں نندلال جی نے کہا کہ ہم تمھارے واسطے اپنے ہاتھ کا کور پھینک کر چلے آئے اسی طرح دونوں آپس میں پریت بھری باتیں کرتے ہوئے اپنے اپنے گھر پر گئے اور رادھا پیاری نے موتیوں کا ہار اپنی ماتا کو دیکر کہا کہ جس کے واسطے تو سوچ کرتی تھی وہ میں یمنا کنارے سے ڈھونڈلائی اپنا ہار لیکر کیرت جی نے من میں سمجھا کہ رادھا نے شیام سُندر سے بھینٹ کرنے کے واسطے یہ جھوٹھا چرتر ہار کا رچا تھا شری کرشن پرہم پرمیشور کے اوتار ہیں اس لیے رادھا آدک ورجبالاؤں کو اُن کے دیکھے بنا چین نہیں پڑتا شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرکشت موہن پیارے کو بھی رادھا پیاری سے اتنی پریت بڑھی کہ ہر روز کسی جگہ اُس سے مل کر اپنا من خوش کرتے تھے ایک دن شیام سُندر اچھّا اچھّا گہنا کپڑا اپنے گھڑی بھر رات گئے رادھا پیاری کے استھان پر گئے اور رات بھر اُس کے ساتھ آنند پوربک وہار کر کے پراتہ سمے اپنے گھر چلے آئے۔

دوہا

باربار جیہ لاڈلی یہی سوچ پچھتات
گئے شیام آلس بھرے تنک سوئے رات

سورٹھا

دیکھیں سکھی نہ کوے شیام گئے مُوسدن تے
میں راکھیو ہے گوے اب لگ ترس سکھن تے

جب للتا آدک سکھیوں نے جو آٹھوں پہر رادھا کرشن کے پکڑنے کی گھات میں رہتی تھیں شیام سُندر کو رادھا پیاری کے گھر سے نکلتے دیکھا تب اُن کو بڑا ڈاہ پیدا ہوا شیام سُندر کے چلے جانے کے پیچھے شیاما نے بھی اپنے دروازے پر آکر دیکھا تو چاروں طرف سکھیاں کھڑی ہوئی دکھلائی دیں تب رادھا پیاری کو یقین ہوا کہ انھوں نے میرے گھر سے نکلتے ہوئے موہن پیارے کو ضرور دیکھا ہوگا ایسا بچار کر رادھا پیاری کو شرم معلوم ہوئی تب اپنے من میں کہا کہ ابھی تک موہن پیارے سے میری پریت چھپی تھی آج کھُل گئی ہر روز میں سکھیوں سے مُکر جایا کرتی تھی آج اُن کو کیا جواب دوں گی۔

دوہا

ایسے سوچت لاڈلی کبھوں پر بھہ منائے
کبھوں پربڑھ کو شکھ سمجھ پریم مگن ہوے جائے

اُسی وقت للتا آدک سکھیاں رادھا پیاری کے گھر پر گئیں اُن کو دیکھتے ہی رادھا پیاری نے چترائی سے
بنا پوچھے کہا کہ اے للتا آج پراتہ سمے ورندابن وِہاری میرے دروازے پر سے ہوکر نہ معلوم کدھر جاتے تھے
اُن کو دیکھ کر میں تبھی سے ویاکل ہو رہی ہوں سکھیوں نے یہ بات سُنتے ہی آپس میں کہا کہ دیکھو یہ بڑی چتر ہے
ہمارے پوچھنے سے پہلے ہی اُس نے ایسی بات بنا کر کہی کہ جس میں ہم کچھ نہ پوچھ سکیں ایسا کہہ کر سکھیاں
بولیں کہ اے رادھا تو بڑی سیانی ہے اپنے من کا بھید ہم لوگوں سے کبھی نہیں کہتی رات بھر موہن پیارے
کے ساتھ وِہار کیا اِس وقت ہم کو بہکاتی ہے۔

	دوہا	
کچھ دِن تے تیری پرکرتِ اری پڑی یہ کون		نٹھ بھئی موسوں ہت جب تب بادھت مَون
	سورٹھا	
اپنے من کی بات کچھ ہم سوں بھاکھت نہیں		ایسے کہہ مُسکات پیاری سوں سب ناگری
	دوہا	
سُن سُن بانی سکھن کی پیاری جیہ انُراگ		پلک روم گدگد ہیو سمجھ آپنو بھاگ
	سورٹھا	
بچن کہیو نہیں جائے پریت پرگٹ چاہت کیو		ہر اُر رہے سمائے باہر لکھت پرکاش نہیں

جب سکھیوں کی بات سُن کر رادھا پیاری نے ہنس دیا تب للتا سکھی سوتیاڈاہ سے روٹھی ہو کر بولی۔

کبت

تم جانت ہو جو اجان بھئین کہہ آگے سے اُتر دھاوتی ہو
بتلاتی کچھو اور کچھو کہتی انوراگ کی آنکھیں دُراوتی ہو
ہمیں کاہ پڑی جو منع کرہیں کب بُودھ کہیں دُکھ پاوتی ہو
بدنامی کے گیل بچائے چلو بڑے باپ کی بیٹی کہاوتی ہو

یہ سُن کر رادھا پیاری نے اُس کو جواب دیا۔

کبت

ہم سوں من موہن سوں ہت ہے چغلی کر کوؤ کہا کرہے
اب تو بدنامی بھئی ورج میں گر لوگن جانے کہا ڈرہے
کہیں ٹھاکر لال کے دیکھنے کو ورج بھو لو بئے بسر وگھر ہے
تم آپنے کام تے کام کرو کوؤ آپ سے جان گنواں گرہے

یہ بات رادھا پیاری کی سُنکر گوپیاں اپنے اپنے گھر چلی گئیں اور رادھا پیاری کو اپنے من میں یہ آہنکار

پیدا ہوا کہ شیام سُندر مجھ کو بہت پیار کرتے ہیں اب وہ کسی دوسری سکھی سے جو بولیں گے تو میں اُن سے جھگڑا کروں گی جس وقت رادھا پیاری اپنے گھر بیٹھی ہوئی یہ وچار کر رہی تھیں اُسی وقت موہن پیارے وہاں پہونچکر جھروکھے میں سے جھانکنے لگے تب رادھا پیاری نے کہا کہ تم کو گھر گھر جھانکنے کی کون ٹیو (عادت) پڑی ہے یہ کچال مجھ کو اچھی نہیں لگتی یہ کہہ کر رادھا پیاری اپنے ابھمان سے بیٹھی رہی اور موہن پیارے کو اُس نے نہیں بُلایا تب شری کرشن گرب پرہاری اُس کے من کی بات جان کر اپنے گھر چلے گئے جب رادھا پیاری نے دیکھا کہ موہن پیارے بھیتر نہیں آئے تب اپنے ابھمان کرنے سے لجت ہو کر دروازے تک دوڑی آئی جب موہن پیارے کو وہاں پر نہیں دیکھا تب اُن کے ورہ ساگر میں پڑ کر بیہوش ہو گئی۔

	دوہا	
بھئی وکل ات ناگری ورہ بتھا کی پیر		کھان پان بھاوے نہیں سُدھ بُدھ تجی شریر
	سورٹھ	
گھر باہر نہ سُہاے سب سُکھ دُکھد ایک چھنو		رہیو سوچ اُر چھاے ورجباسی پر بھو ملن کو

جب رادھا پیاری نے دیکھا کہ بِنا بھلینٹ موہن پیارے کے چھت میرا ٹھکانے نہیں ہوگا تب وہ للتا آدک سکھیوں کے گھر اس اِچھّا سے دوڑی گئی کہ جس میں وہ لوگ سمجھا کر شیام سُندر کو میرے پاس بُلا دیں للتا سکھی نے رادھا پیاری کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہو پیاری تم آج کس چنتا میں ہو تب رادھا پیاری مُسکرا کر بولی۔

	دوہا	
چھپت چھپائے کون بدھ سکھی تُمسوں یہ بات نینن تے چھن پرت نہیں نیکو لکھیو نہ جات		دیکھے بن نند نند کے دھیر رچ دھرت نہ گات کہا کہوں تُمسو سکھی یہ اچرج کی بات
	سورٹھ	
ملے موہنہ جب شیام سنو سکھی تُمسوں کہوں		کر کے اُر میں دھام تب سے من میرو ہریو
	دوہا	
نہیں جانو ہر کیا کیو مند مند مُسکاے		من سمجھت ریجھت نین سُکھ کچھ کہیو نہ جاے
تب سے کچھ نہ سُہاے کاسوں کہیئے بات یہ		اَل پر یو ورگ آئے دیکھن کو سُندر بدن

اے بہن موہن پیارے مجھکو بہت پیار کرتے تھے آج وہ میرے جھروکھے سے مجھے جھانکنے لگے لیکن میں نے اپنے ابھمان اور اگیان سے اُن کو بھیتر نہیں بُلایا اسی سے وہ بُرا مان کر چلے گئے تم لوگ کوئی ایسی تدبیر کرو جس میں مجھ کو اُن کا درشن ملے نہیں تو میرا پران اُن کے ورہ میں نکلا چاہتا ہے یہ بات سن کر للتا آدک سکھیوں نے سو بیاداہ سے رادھا جی سے کہا کہ جو موہن پیارے بنا بھلینٹ کئے تجھ سے چلے گئے تو تو بھی مان کر کے

اپنے گھر بیٹھ رہ جو اُن کو تیری چاہ ہوگی تو پھر تیرے گھر آویں گے یہ بات سُن کر رادھا پیاری نے کہا کہ ایک مرتبہ ابھمان کر کے تو میں نے یہ پھل پایا کہ اُن کے وِرہ میں میری یہ دشا ہوئی اب مجھ کو مان کرنے کی سامرتھ ہی نہیں ہے مان کیونکر کروں

دوہا

پُن پُن سکھوت تم سکھی مان کرن کو موہِ ۔ من تو میرے ہاتھ نہیں مان کون بِدھ ہووہ

سورٹھ

اُمنگ یہی دن رات شیام گہوں ابھلاش کر ۔ من نہیں مانت بات مان کروں کیسے سکھی

کبت

بن تجوں گھر تجوں ناگر نگر تجوں وَنشی رام سب تج کا ہو پے نہ بجھوں
دیہہ تجوں گیہہ تجوں نیہہ کہو کیسے تجوں آج راج کاج بیچ ایسے ساج تجوں
باورے بھئے ہیں لوگ باوری کہت موکو باوری کہے سے میں ہو کا ہو نہ برجھوں
کہیا آدُسنیاں تجوں باپ اور بھیاں تجوں دیّا تجوں میاپے کہنیا نا نہہ تجوں

یہ کہہ کر جب رادھا پیاری وِلاپ کرنے لگی تب سکھیوں نے اس پر دیا کر کے آپس میں کہا کہ اُس کا دُکھ چھڑانا چاہیئے نہیں تو یہ شیام سُندر کے وِرہ میں مرجائے گی ۔

سورٹھ

لینھو سکھین جان ہر رنگ راتی لاڈلی ۔ سُندر شیام سُجان روم روم یا کے رمے

ایسا سمجھ کر للتا سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ تو دھیریہ دھر کر یہاں بیٹھی رہ میں تیرے چت چور کو لاکر تجھ سے ملائے دیتی ہوں ایسا کہہ کر للتا سکھی وَنشی بٹ چلی گئی اور موہن پیارے کے پاس پہونچ کر بولی کہ اے پران پیارے رادھا نے پریم وَش ہو کر تم سے ابھمان کیا تھا سو اب رادھا اس کا پچھتاوا کرو اس وقت وہ تمہارے وِرہ کی آگ میں جل رہی ہے تم جلدی چل کر اپنے چندر مکھ کی شیتلتائی سے اُس کا ہردے ٹھنڈا کرو ۔

دوہا

چلو شیام سُندر نول چھیل چھبیلے لال ۔ تھیں ملن کو وہ نول اتّئے یا کُل یہ کال
بیں آئی تسوں کہن چلو دِکھاؤں نین ۔ دیکھ پرم سُکھ پاہے ہو جو مانو مو بین

سورٹھ

بھر بھر لوچن نیر شیام شیام مکھ کہہ اُٹھت ۔ چلو ہر دیہہ پیر میں آئی لکھ دھاے کے

یہ بات سنتے ہی موہن پیارے ویاکل ہو کر اٹھے اور للتا سکھی کے گھر ہونچکر کیا دیکھا کہ رادھا پیاری اپنے کرتب سے بہت شرمندہ ہو کر رو رہی ہے یہ دشا اس کی دیکھتے ہی موہن پیارے نے جیسے گھونگھٹ اٹھا کر اپنی موہنی مورت اس کو دکھلائی ویسے ہی رادھا پیاری پریم کے مارے اُن سے لپٹ گئی ۔

دوہا		
وہ چتون وہ ہنس ملن وہ شوبھا سکھ سار		بھئی بکش للتا نرکھ اک ٹک رہی نہار

جب للتا سکھی نے اپنی ساتھی سکھیوں کو بلا کر ان دونوں کا پریم دکھلایا تب وہ لوگ ایسی پریت شیام اور شیاما کی دیکھ رادھا پیاری کے بھاگیہ کی بڑائی کرنے لگیں اور موہن پیارے کی چھب دیکھ کر سبھوں نے اپنا اپنا کلیجہ ٹھنڈا کیا۔ اُس وقت موہن پیارے رادھا پیاری پر ایسے موہت ہو گئے کہ اپنا گہنا کپڑا مرلی بار بار اُس پر نچھاور کرنے لگے اور اُسی پریم میں موہن پیارے نے سب گہنا رادھا پیاری کا اُتار کر آپ پہن لیا اور اُس کی آنکھوں میں سے انجن نکال کر آپ اپنی آنکھوں میں لگالیا اور اپنی پیتامبر کی ساری اُوڑھ کر استری کی طرح اپنا روپ بنالیا اور رادھا پیاری کریٹ اور مکٹ موہن پیارے کا پہن کر کنہیا جی کی طرح آپ بن گئی اور بولی کہ اے شیام سندر تم استری کی طرح مان کر کے بیٹھو ہم تم کو بنتی کر کے مناویں جب استری روپ موہن پیارے روٹھ کر بیٹھے تب شری کرشن روپ رادھا بار بار اُن کے چرنوں پر گر کر منانے لگی لیکن شیام سندر نے نہ مان کر اُس وقت ایسی مایا اپنی رادھا پیاری پر پھیلا دی کہ رادھا پیاری کو اس بات کا گیان نہیں رہا کہ میں استری ہوں تب وہ موہن پیارے کے چرنوں پر سر دھر کر رونے لگی یہ حال رادھا پیاری کا دیکھ کر ویکنٹھ ناتھ نے اپنی مایا ہر کر رادھا پیاری سے کہا کہ میں تو تیرے کہنے سے روٹھ کر بیٹھا تھا تو کس واسطے گھبرا گئی جب رادھا پیاری کا چت ٹھکانے ہوا اور اُس نے اپنا مُنھ درپن میں دیکھا تب لجت ہو کر کریٹ اور مکٹ آدک اُتار ڈالا اور استری کا گہنا اور کپڑا پہن لیا جب تھوڑا دن رہا تب شیام اور شیاما دونوں استری روپ سے وَنشی بَٹ کو چلے گئے۔

چلے ہرکھ بن کنج کو چنچل نار کے روپ		اک گوری اک ساوَری شوبھا پرم انوپ

جب راہ میں چندراولی سکھی سے بھینٹ ہوئی تب اُس نے پہچانا کہ یہ شیام اور شیاما استری روپ بن کر ونشی بٹ میں وِہار کرنے جاتے ہیں جب چندراولی نے ہنس کر شیاما سے پوچھا کہ کہو پیاری یہ نئی سکھی ساوری صورت موہنی مورت کہاں سے آئی جو تیرے استھان پر وِہار کرنے جاتی ہے تب رادھا پیاری بولی کہ یہ سکھی متھرا میں رہتی ہے میں للتا کے ساتھ وہاں دہی بیچنے گئی تھی میری اور اس کی جان پہچان ہو گئی اسی کارن مجھ سے بھینٹ کرنے کو یہاں آئی ہے اُس وقت موہن پیارے نے یہ سمجھ کر کہ چندراولی کے پہچان لینے سے سب سکھیاں میری ہنسی کریں گی گھونگھٹ سے اپنا مُنھ چھپا لیا تھا تب چندراولی سکھی بولی کہ اے رادھا تو اس سکھی کو بھی متھرا سے بلا کر اپنے گھر کے پاس ٹکا دے کہ جس میں تو اور یہ دونوں جو بہت سُندری اور جوان ہیں شیام سندر سے پریت کر کے اُن کو سُکھ دیا کریں اور یہ استری ایسی موہنی روپ ہے کہ جس کو دوسری استری دیکھ کر موہت ہو جائے ذرا مجھ کو تو اس کا مُنھ اچھی طرح دکھلاؤ جس میں میری بھی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

دوہا		
ایسے کہہ چندراولی گہیو شیام کر جائے		یہ اب لون کہوں ناسنی نزیہ سوں تریہ شرمائے

پھر چندراولی موہنی مورت کا گھونگھٹ اٹھا کر بولی کہ تم مجھ سے کیا لجا کرتی ہو میں تم کو آگے سے پہچانتی ہوں جب چندراولی استری روپ شیام سُندر سے آنکھ لڑا کر اُن کا گال ملنے لگی تب رسک وِہاری نے لجّت ہو کر آنکھ نیچی کر لی یہ حال ان کا دیکھ کر چندراولی بولی کہ اے رادھا پیاری جب سے تو نے اس سکھی سے پریم لگایا تب سے ہم لوگوں کی پریت چھوڑ دی تم دونوں ورِندابن کے کُنج میں جا کر وِہار کرو تم کو اپنے مطلب کے سوائے دوسرے کا سُکھ اچھا نہیں لگتا جب موہن پیارے نے سمجھا کہ یہ مجھ کو پہچان گئی ہے اب اس سے پردہ رکھنا بیکار ہے تب ہنس کر چندراولی کو گلے سے لگایا اور داہنی طرف چندراولی اور بائیں طرف رادھا پیاری کا ہاتھ پکڑے ہوئے آنند سے ونشی بٹ کو چلے گئے اور رات بھر وہاں رادھا پیاری سے بھوگ اور بلاس کیا پراتہ سمے شیام سُندر پُرش روپ بن کر اپنے مکان پر آئے اور رادھا پیاری اور چندراولی اپنے اپنے گھر گئیں۔

دوہا

اَتِ وِچتر نندلال کی لیلا لِلِت رسال — جو سُکھ دُرلبھ شیو سنک سو لوٹت برِج بال

ایک دن رادھا پیاری سولھوں سنگار کر کے اپنا مُنھ درپن میں دیکھنے لگی تو شیام سندر کی مایا سے اُس میں اپنی پرچھائیں دیکھ کر یہ سمجھی کہ کوئی دوسری چندر مکھی یہاں آئی ہے جو یہ ورِج میں رہے گی تو موہن پیارے مجھے چھوڑ کر اس سے پریت کریں گے۔

دوہا

یہ آئی رکھ لوک تے مہا سُندری نار — ورج میں تو ایسی نہیں کوئی گوپ کمار

ایسا وِچار کر رادھا پیاری نے اپنی پرچھائیں سے کہا کہ اری تو کون ہے کہاں سے آئی ہے ابھی جلدی اپنے گھر چلی جا اس گانوں میں نند کشور بڑا ڈھیٹھ رہتا ہے وہ سب ورِجناریوں کو تنگی کر دیتا ہے یہاں رہ کر تو اُس کے ہاتھ سے بہت دُکھ پاوے گی۔

دوہا

تیرے ہت کی کہت ہوں مان چہے مت مان — ورِج بس کے دُکھ پائے ہے سُن تو سُگھر سُجان

سورٹھ

ایسو ڈھیٹھ نہ آن ترِبھون میں کوؤ کہوں — جیسو ورِج میں کان من بھاؤ سب سن کرت

دوہا

یہ تو بولت ہے نہیں اَتِ گربیلی بام — دیکھت ہی یہ ریجھ ہیں چھیل چھبیلے شیام

سورٹھ

بھئی سوت یہ آئے ہر اب یا کے بس بھئے — مو ر مرن جیو آئے اُپجا یو اُر وِرہ دُکھ

جس سمے رادھا پیاری یہ باتیں بورہوں کی طرح اپنی پرچھائیں سے کرتی تھی اُسی سمے موہن پیارے نے

وہاں آکر جھروکھے سے یہ حال اُس کا دیکھا اور رادھا پیاری کو اُن کا آنا معلوم نہیں ہوا۔

سورٹھا

دیکھ جھروکھے آئے ہے شیام ایک ٹک نرکھ — اُر آنند نہ سمائے دیکھت پیاری کی چھبہہ
کہت رسیلی بات جیوں جیوں تریہ پرتبمب سوں — تیوں تیوں سُن ہرشات ورجواسی پربھ سانوڑو

جب وہ پرچھائیں رادھا پیاری کی بات کا کچھ جواب نہ دے کر وہاں سے نہیں گئی تب رادھا پیاری اُس کو اپنی سَوت سمجھ کر چنتا کرنے لگی اور موہن پیارے یہ حال شیاما کا دیکھ کر چپ چاپ اُس کے پیچھے چلے گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے رادھا پیاری کی آنکھیں بند کرکے درپن کو اُلٹ دیا۔

سورٹھا

لینھی سُنگھ آن پان پکڑ کے لاڈلی — بھلی کری تم کانھ میں سکھیں دھوکے رہی

جب درپن اُلٹ دینے سے وہ استری رادھا پیاری کو نہیں دکھلائی دی تب وہ اُس کو پرچھائیں سمجھ کر خوش ہوگئی اور شیام سُندر کے ساتھ وہار کرنے لگی جب کچھ دیر بعد موہن پیارے اپنے گھر چلے گئے تب للتا آدک سکھیاں رادھا پیاری کے گھر آئیں جب شیاما نے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا تب للتا سکھی بولی کہ اے پیاری کیا تجھے آج شیام سُندر ملے ہیں جو اتنا ہمارا آدر کرتی ہے یہ بات سُن کر رادھا پیاری حال آنے شری کرشن جی اور درپن اُلٹ دینے کا کہکر بولی کہ اے للتا یہ سب سُکھ مجھ کو تمھاری کرپا سے ملتا ہے یہ سُن کر للتا سکھی شیاما کے بھاگیہ کی بڑائی کرنے لگی جس وقت یہ پریم بھری باتیں رادھا پیاری سکھیوں سے کر رہی تھی اُسی سمے پھر موہن پیارے اپنا سب سنگار کئے منوہر روپ ساجے بنالا براجے مرلی بجاتے ہوئے رادھا پیاری کو دیکھنے آئے لیکن سکھیوں کا جمگھٹ دیکھ کر بھیتر نہیں گئے ورہج بالوں سے آنکھیں لڑاتے نین مٹکاتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے۔

دوہا

چھبِ ساگر سُکھ کی اودھ گُن سندر رس کھان — موہ لیو من ترین کو رسک نریش سُجان

سورٹھا

مرلی مدھر بجائے پیاری پیاری نام کہہ — سب کو چت چرائے گئے سدن آنند گھن

جب سکھیوں کا من انھوں نے اپنی چتون سے موہ لیا تب وہ سب کا ماتر ہو کر کہنے لگیں کہ یہ سب دوش ہماری آنکھوں کا ہے جو شیام سُندر کی چھبِ دیکھتے ہی موہت ہوگئیں اور ہمارا کُل پریوار اور لوک لاج چھڑا کر برج گوکل میں ہم کو بدنام کیا آپ تو ان کی چھبِ دیکھ کر سُکھ پاتی ہیں اور ہم کو دن رات اُن کے وِرہ میں سوائے دُکھ کے کچھ سُکھ نہیں ملتا۔

دوہا

اب یہ لوچن شیام کے سکھی ہمارے ناہنہ — بسے شیام رس روپ یہ شیام بسے اِن ماہنہ

	سورٹھ	
کہا کریں سکھی شیام نینن ہی کو دوش یہ		ہٹھ کر بھئے غلام نیک مند مسکان پر
	دوہا	
لالچ وش جیوں مین مرگ آپ بندھا دت آئے اب ہم تلپھٹ اُن بنا مرت یہی افسوس		روپ لالچی نین تیون بھئے شیام وش جائے بیسا کھوٹا آپنا پر کھیّا کیا دوش

ایسی ایسی باتیں سب برج بالا آپس میں کہتی ہوئی شیام سُندر کا نٹور روپ اپنے ہردے میں رکھ کر اپنے اپنے گھر چلی گئیں لیکن آٹھوں پہر روپ موہنی مورت کا اُن کی آنکھوں میں بسا رہتا تھا۔

	دوہا	
پریم بھرے چھب سون بھرے بھرے آنند ہلاس		جگل مادُھری رس بھرے برج میں کرت بلاس
	سورٹھ	
کرت انیک بہار روپ راش گن بندھ جگل		رادھا نند کمار برجواسی جن سُکھ کرن

ادھیائے اُنتیسواں [۲۹] ۔ شری کرشن جی کا مُرلی بجانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جس طرح رسک بہاری جی نے کامدیو کا ابھمان توڑنے کے واسطے گوپیوں کے ساتھ راس لیلا کی تھی وہ کتھا اپنی بُدھ پرمان کہتے ہیں من لگا کر سُنو کہ جب سے ورنداابن بہاری نے چیر ہرن لیلا کر کے گوپیوں سے شرت پورنماسی کو راس لیلا کرنے کے واسطے کہا تھا تب سے سب گوپیاں اُسی ابھلاشا میں ایک دِن برس کے برابر سمجھ کر کہتی تھیں کہ کنوار کا مہینہ جلدی آوے تو ہم لوگ پران پیارے کے ساتھ راس لیلا کر کے اپنا جنم سوارتھ کریں جب برشارت بیت کر شرد رِت آئی تب موہن پیارے نے وِچار کیا کہ اپنے بچن پرمان گوپیوں سے راس لیلا کرنا چاہیئے ایسا سمجھ کر کنوار کی پورنماشی کو تین گھڑی رات بیتے مرلی منوہر کریٹ مکٹ ساجے بنمالا براجے انگ انگ پر جڑاؤ گہنا پہنے پیتامبر کی کچھنی کاچھے نٹور روپ بنائے اپنے گھر سے نکل کر بن میں جا پہونچے تو کیا دیکھا کہ اُس سمے چندرما نے ایک کلا اپنی جو شری مہادیو جی کے پاس رہتی ہے وہ بھی لا کر سولھوں کلا سے پرکاش کیا ہے اور یمنا جل موتی کے برابر نرمل ہو کر بہہ رہا ہے اور کمل پھول رہے ہیں ہریالی گھٹا ٹوپ درختوں کی چاندنی میں بہت شوبھا دے رہی ہے آکاش میں تارے کھل رہے ہیں اور شیتل مند سُگندھ ہوا بہہ کر یمنا جی لہریں لے رہی ہیں۔

	دوہا	
شری ورنداابن دھام کی شوبھا پرم پُنیت اور نرمل سُکھدھام وکنٹھا دِک شیام کے	سورٹھ	برن سکے کب کون بدھ من بُدھ بچن سُنیت یہ بچار بشرام یاتے اَت سُندر سُکھد

اے راجہ اُس سمے موہن پیارے ایسے سُندر معلوم ہوتے تھے کہ جن کے اوپر ہزاروں کامدیو کو نچھاور کر ڈالے ایسی شوبھا دیکھ کر نند کشور جی نے اونچے درخت پر بیٹھ کر جوگ مایا سنجکت مرلی پریم سے بجائی اور اس کی دُھون میں شری رادھا اور گوپیوں کا نام لے لے کر اُن کو اپنے پاس بُلانے لگے اُس وقت ایسی مایا ویکنٹھ ناتھ نے کر دی کہ جن جن ورج بالاؤں نے اُن کو اپنا پت بنانے کی اِچھا سے پوجا اور برت کیا تھا اُنھیں کو وہ مرلی سُن پڑی اور کسی کو نہیں سُن پڑی اور موہن پیارے نے ونشی میں من ہرنے والا اور کام بڑھانے والا ایسا راگ گایا کہ جس کی آواز سنتے ہی شیاما آدک سولہ ہزار گوپیاں کاماتُر ہو کر موہت ہو گئیں اور لاج کاج چھوڑ کر اُلٹا پُلٹا سنگار کر کے اس طرح ورندابن کو دوڑیں جس طرح ساون بھادوں میں ندی اور نالوں کا پانی سمندر کی طرف زور سے بہتا ہے

دوہا

اُدھر مدُھر مُرلی دھرے مُرلی دھر سُکھ دین
دھونی سُن موہت گوپکا تن مَن پرکٹے مین

سورٹھا

رہیو نہ من میں دھیر باجی باجی کہہ اُٹھیں
دیا گُل مہار شریر سُن مُرلی برج کی تروِن

کبت

باجی ہیں بورانی باجی دیکھبے کو دوار دھائیں باجی اکلائیں سُن ونشی ونشی دھر کی
باجی نہ سنبھاریں چیر باجی نا دھرت دھیر باجن کے اُٹھی پیر برہا گِن بھر کی
باجی ناہیں بولیں باجی سنگ ما نہہ لاگ ڈولیں باجن بسر گئی سُدھ بُدھ گھر کی
باجی کہیں باجی باجی کہیں کہاں باجی کہیں باجی ونشی سانورے سُندر کی

اے راجہ پریکشت جو گوپی گائے دُوہتی تھی اُس کے ہاتھ سے دودھ کا برتن گر پڑا اور جو بھوجن کرتی تھی اُس نے کور کو چھوڑ کر ہاتھ بھی نہیں دھویا اور جو رسوئیں بناتی تھی اور دودھ آگ پر چڑھائے تھی اُسے اُسی طرح چولھے پر چھوڑ دیا اور جو سرمہ اور کاجل لگاتی تھی وہ دوسری آنکھ میں بنا لگائے اُٹھ دوڑی اور جو اپنے پت کے پاس جس فرشا سوتی تھی وہ اُسی طرح اُٹھ کر چلی گئی اور جو لڑکے کو دودھ پلاتی تھی وہ اُسے روتا چھوڑ کر چل نکلی اور جو اپنے پت کو بھوجن کراتی تھی وہ بنا کھلائے اُٹھ چلی اور جو ورج بالا موہن پیارے کی چرچا کر رہی تھی وہ اُسے چھوڑ کر اُٹھ بھاگی اور گھبراہٹ سے ایک نے دوسرے کا حال نہیں پوچھا کہ تو کہاں جاتی ہے اور مارے گھبراہٹ کے ہاتھ کا گہنا پاؤں میں اور گلے کا گہنا بازو پر باندھ لیا اور لہنگے کی جگہ چادر پہن کر ساری اوڑھ لی اور جلدی کے مارے چولی ہاتھ میں لیے ہوئے اُٹھ دوڑی اور اپنے گھر والوں کا کہنا کسی نے نہیں مانا۔

دوہا

پریت لگی ورجناتھ سے تن من کی سُدھ نا نہہ
یا بدھ جو جا بدھ ہتی سُدھ بدھ سبے بسار

جتنے بھوکھن بانہہ کے پہرے جانگھن ماہہ
بھاج چلیں ورج راج پے لاج کاج دھر دار

جب ایک گوپی جو اپنے پتی کے پاس سوتی تھی اُٹھ کر بھاگ چلی اور اُس کے پُرش نے اُس کو زبردستی پکڑ کر
نہیں جانے دیا تب وہ ورجبالا شری کرشن جی کے دھیان میں تن اپنا تیاگ کر دبیہ روپ سے سب گوپیوں سے پہلے شری کرشن
جی کے پاس جا پہونچی شری کرشن ویکنٹھ ناتھ نے اُس کی پریت اور بھگت دیکھ کر اُسے مُکت پدوی دی۔ اتنی
کتھا سُن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے مہاراج اُس گوپی نے تو شری کرشن جی کو پرمیشور جان کر پریت نہیں
کی تھی بلکہ کامدیو کے وش ہو کر اپنی جان دی تھی پھر کس طرح مُکت پائی یہ بات سنتے ہی شکدیو جی کرودھت ہو کر
بولے کہ اے راجہ میں نے کئی بار تجھ کو سمجھایا لیکن تو سچ نہیں مانتا سُن پرمیشور نرگن روپ ہو کر سب جیون کے
مالک ہیں وہ ہمیشہ ایک طرح پر رہتے ہیں جس طرح پارس پتھر سے لوہا جان میں یا اجان میں چھو کر سونا ہو جاتا ہے
اور امرت پینے سے جو نہیں مرتا اسی طرح پرمیشور سے من لگانے والا جیون مُکت ہوتا ہے دیکھو جس شِشوپال نے پرمیشور
کو ایسا بُرا کہا اور جو پوتنا اور بتاسُر آدک اُن کا پران مارنے کے واسطے آئے تھے اُنکو پرمیشور نے کیسی گت دی نارائن
جی دشمنی اور دوستی سے کام نہ رکھکر کیول اپنی طرف من لگانے والے سے خوش ہوتے ہیں کام کرودھ لوبھ موہ کسی
طرح سے اُنکو یاد کرنا چاہیئے اور جو کوئی دھیان اور اسمرن مرتے وقت کرتا ہے اُسکی مُکت ہونے میں کچھ سندیہہ نہیں ہے۔

		دوہا		
	تا ہو کو نج پُر دیو ایسے ادھم اُدھار		جو شِشُپال مہا ادھم ہر کو نندن ہار	

جو آدمی ظاہر میں چھاپا اور تلک لگا کر لوگوں کو دکھلانے کے واسطے جپ تپ بھجن کرتا ہے اور بھیتر سے
پریت نہیں رکھتا اُس کا مُکت ہونا کٹھن ہے سچے من سے بھگت اور پریت رکھنے والے مُکت پدوی پر پہونچتے ہیں
اور جو لوگ شری کرشن جی کی کرپا سے بھو ساگر پار اُتر گئے اُن کا حال کچھ تھوڑا سا کہتے ہیں سنو کہ نند اور یشودا نے
اُن کو اپنا بیٹا جانا اور گوپیوں نے اُن کو مہا سُندر دیکھ کر اپنا پتی جانا اور راجہ کنس نے ان کو اپنا دشمن پران لینے
والا سمجھا اور گوال بالوں نے ان کو متر جانا اور پانڈو اور یدو بنسیوں نے اُن کو اپنا ناتے دار اور بھائی بندھو جانا اور
جوگیوں اور منیشوروں نے پرمیشور بھاؤ مانا تھا ان سب کو ویکنٹھ ناتھ نے کرتارتھ کر دیا جو ایک گوپی اُن سے پریت
لگا کر مُکت ہوئی تو کون آشچریہ کی بات ہے یہ بات سُنتے ہی راجہ پریکشت نے ونے کیا کہ اے مہاراج اب میرا
سندیہہ چھوٹ گیا کرپا کر کے آگے کتھا سُنایئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جب رادھا پیاری آدک
سولہ ہزار ورجبالا بڑی اُمنگ سے شری کرشن جی کے پاس جا پہونچیں اُس وقت شیام سُندر کیسے شوبھایمان معلوم
ہوتے تھے جیسے تاروں میں چندرما شوبھایمان ہوتا ہے اور موہنی روپ کی چھب دیکھتے ہی سب گوپیاں ان پر موہت
ہو کر جب آنکھوں کی راہ سے روپ رس پینے لگیں تب ورندابن وِہاری نے پہلے اُن کی کُشل پوچھ کر پھر رُکھائی سے کہا کہ
تمھارے آنے سے میں خوش ہوا جو کچھ تم کہو وہ میں کروں لیکن رات کے وقت جو بھوت پریت سے ڈر کھا جانے کا
وقت ہے تم لوگ جوان جوان استریاں اپنے اپنے کُل اور پریوار کی پریت چھوڑ کر اُلٹا پلٹا سنگار کیے بوروں کی
طرح گھبرائی ہوئی یہاں کیا کرنے آئی ہو۔

دوہا

تم اپنا گھر چھانڑکے کیوں آئیں بن ماہنہ | رین سمے کُل کی بدھو گھر تج کہوں نہ جانہہ

تمھارے گھر والے تم کو ڈھونڈھتے ہوں گے جو تم کو چاندنی رات میں بھوگ اور ولاس کی اِچھا ہوئی تھی تو اپنے اپنے پتِ کے ساتھ کرتیں اور جو مجھے پریم کی راہ سے دیکھنے آئی ہو تو میں بھی اپنے ساتھ پریت کرنے والوں سے پریت کرتا ہوں لیکن استری کو اپنے پتِ کی آگیا ماننا اور لوک لاج کا ڈر رکھنا جپ اور تپ کے برابر ہوتا ہے وید اور شاستر میں ایسا لکھتے ہیں کہ جو استری اپنے پت کو اندھا۔ کانا۔ کبڑا۔ لُولا لنگڑا۔ کروپ۔ کٹل۔ لمپٹ جواری۔ روگی۔ دردری۔ کوڑھی کیسا ہی اوگنوں سے بھرا ہو پرمیشور کے برابر سمجھ کر پریم پوروک اس کی سیوا اور ٹہل کرتی ہے وہ سنسار میں منو کامنا پاکر انت سمے مُکت پاتی ہے اور اُس کو سب کوئی سُکھونتی کہتا ہے اور جو استری اپنے پتِ کو پرمیشور نہ جان کر اُس کی نندا کرتی یا اُس کو بُرا کہہ کر اُس کی سیوا نہیں کرتی ہے یا دوسرے پُرش سے پریت رکھتی ہے اُس کو لوک نندا کا ڈر لگا رہ کر من با نچھت پھل نہیں ملتا ہے اور مرنے کے پیچھے نرک میں جا کر دُکھ بھوگتی ہے اور جیسا ہم دور سے تمھاری بھکتِ اور پریت کرنے میں خوش تھے ویسا یہاں آنے سے خوش نہیں ہوئے کس واسطے کہ رات کو یہاں چلے آنے میں تمھارے گھر والے بُرا مان کر سب ورج واسی ہم کو اور تم کو بدنام کریں گے بھلا جو کچھ تم نے کیا وہ اچھا کیا اب تم چاندنی اور بن اور جمنا کی شوبھا دیکھ چکیں اب گھر جا کر اپنے اپنے پتِ کی سیوا اور ٹہل پریم پوروک کرو جس میں تمھارا بھلا ہو۔

دوہا

نج پت تج پر پریت بھجے تریہ کلین نہیں ہوے | مرے نرک جیوت جگت بھلو کہے نہیں کوے

سورٹھا

یو وتن کو پت دیوکت وید میں بھی کہوں | کرو اُنھیں کی سیو جو تم چاہت سُکھ لہن

اے راجہ یہ بات گیان روپی سنتے ہی سب ورج بالا سوچ میں ہو کر سر نیچے کر کے ٹھنڈی سانس لے کر زمین ناخن سے کھودنے لگیں اور چپ چاپ تصویر کی طرح ہو کر بِرہ ساگر میں ڈوب گئیں اور آنسو بہانے سے سُرمہ اور کاجل آنکھوں کا بہہ کر گالوں پر چلا آیا اور کسی ورج بالا کی بیسر ٹوٹ کر گر پڑی اور پہلے خوشی سے جو مُنھ اُن کا لال تھا وہ پیلا پڑ گیا۔

دوہا

نِٹھر بچن سُن شیام کے جو ورج اُتھیں اکلاے | بیکرت بھئیں من گن رہیں مکھ کچھ بچن نہ آے

اُن میں جو ورج بالا بہت چتر تھیں وہ برہ کی آگ میں جل کر یوں بولیں کہ اے شیام سُندر تم بڑے ٹھگ ہو کہ پہلے تم نے مُرلی بجا کر سب کسی کا نام لے لے کر اپنے پاس بلایا اور اچانک میں گیان دھیان تن من ہمارا تمھاری موہنی مورت اور وَنشی کی آواز نے ہر لیا اب تم کٹھورتائی سے وید اور شاستر بھا کر ہمارا پران لیا چاہتے ہو اے

موہن پیارے جیسے تم نے رات کو ہمیں بلایا ہے ویسے ہی ہماری اِچھا بھی پوری کرو ہم لوگوں نے وید اور شاستر کی مرجاد اور لوک کی لاج اور کُل پریوار کی پریت کو تیاگ کر تمھارے چرنوں سے جن کا دھیان بڑے بڑے دیوتا اور رشیشور لوگ کرتے ہیں پریت لگائی ہے ہم اَو پرش کو چھوڑ کر ایسا دھرم نہیں سیکھتیں کہ سنساری مایا جال میں پھنس کر خراب ہوئیں سنساری مایا میں پھنسے رہنے سے کسی کا بھلا نہیں ہوتا ہے اور من ہمارا تمھارے پریم میں پھنس رہا ہے اس لئے گرہستی کے کام میں نہیں لگتا تمھارے چرن چھوڑ کر ایک قدم ہم کو جانا مشکل ہے اتنی دور گھر کس طرح جاویں۔

	دوہا	
اب تم کو یہ اُچت نہیں سنو شیام سُکھ راس		من ہمروا پنائے کے ہم کو کرت نراس
	سورٹھا	
پاپ پُنیہ کہہ ناتھ یہ تو ہم جانیں نہیں		بکی تمھارے ہاتھ اُدھرامرت کے لوبھ سے

اے مہاپربھو ہم لوگ ابلا ناتھ کچھ جھونٹھ اور کپٹ نہ جان کر تمکو اپنا پتی منا با چاہے جانتی ہیں تمھاری مرد مکان نے سب ورجبالاؤں کو موہ لیا دوسرے تمھاری سہا ایک مُرلی ایسی ہلی ہے کہ جس کی آواز سنتے ہی چیت ہمارا ٹھکانے نہیں رہتا اور تمھارے چرنوں کی پریت رکھنے والا آدمی اپنے کُل اور پریوار کا پریم چھوڑ کر لوک نندا کا کچھ ڈر نہیں رکھتا ہے اور اُس کے ساتھ تم بھی پریت رکھتے ہو پرتو یہ بات ہم کو جھونٹھ معلوم دیتی ہے کس واسطے کہ ہم لوگ تمھارے پریم میں اس وقت جنگل میں دوڑی آئیں اور تم اپنے پاس سے کھدیرتے ہو اور یہ بھی لوگ کہتے ہیں کہ ایک مَن کا حال دوسرا آدمی جس سے وہ پریت کر کے جانتا ہے یہ بھی تم نے کہنے کے واسطے بتا دیا ہے نہیں تو ہماری پریت کی درد کو تم خیال کرتے سوائے اس کے وید اور شاستر کے موافق جب تک تمھارا چاہنے والا سنساری مایا سے من اپنا برکت نہیں کرتا تب تک تمھارے پاس اس کا پہونچنا کٹھن ہے اور اسی شاستر کے پرمان سے ہم لوگ بھی اپنے گھر والوں کی پریت چھوڑ کر تمھارے شرن میں آئی ہیں جو تم شاستر کو جھوٹا کر کے ہمارے چاہنے پر بھی ہم لوگوں سے پریت نہیں رکھتے تو ہمارا من جو تم نے ہر لیا ہے وہ پھیر دو نہیں تو ہم کو اپنی داسی بناؤ جو پرگٹ میں تم ہم کو چھوڑ دوگے تو اس میں ہمارا کچھ وش نہیں ہے لیکن ہردے میں جو تمھارا واس آٹھوں پہر رہتا ہے وہاں سے بھاگ کر کہاں جاؤ گے۔

	دوہا	
کر چھٹکائے جات ہو نبل جان کے موہنہ		ہردے سے جب جاؤ گے مرد بکھانوں توہنہ

جس طرح تمھارے چرنوں کی سیوا لکشمی جی ویکنٹھ میں کرتی ہیں اُسی طرح ہم کو بھی تمھارا چرنار وند پیارا ہے جن چرنوں کی دھور ملنے کے واسطے شری برھما جی اور شری مہادیو جی آدیوتا چاہنا رکھتے ہیں وہ چرن کمل ہم کس طرح چھوڑ دیں اُس موہنی مورت کی ہم لوگ داسی ہو کر اپنا تن من دھن اُس پر نچھاور سمجھتی ہیں تینوں

لوگوں میں کون ایسا جیو جڑیا چیتنیہ ہے جو تمھاری چھب دیکھنے اور ونشی کی دھونِ سے موہت نہ ہو جائے اے
درجناتھ تمھارا نام دین دیال ہے اور ہم سے زیادہ دُنیا میں کوئی دین نہ ہوگا اس لئے دیال ہو کر ہماری اِچھا پوری
کرو نہیں تو تمھاری وِرہ کی آگ میں اپنا بدن جلا کر مرتے وقت یہ اِچھا کریں گی کہ سو جنم تک تمھاری داسی ہو کر سیوا
کیا کریں تب ہمارے مرنے کا تم کو دوش نہ ہوگا۔

دوہا

وِرہ وکل لکھ گوپکن کر پا ندھ بھگوان ۔ اُمنگ اُٹھے درگ بھر لیے دین بچن سُن کان

جب ویکنٹھ ناتھ نے سچی پریت گوپیوں کی دیکھی تب بڑے پریم سے سب گوپیوں کو اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ جو
تمھاری ایسی ہی اِچھا ہے تو میرے ساتھ راس منڈل کرو یہ بات سنتے ہی سب گوپیاں اس طرح خوش ہو گئیں
جس طرح مچھلی کو گرم بالو سے اُٹھا کر کوئی پانی میں ڈال دے پھر ورندا بن وِہاری نے جوگ مایا کو بُلا کر آگیا دی کہ تم
ہمارے راس لیلا کرنے کے واسطے ایک مکان بہت اچھا جمنا کنارے تیار کر کے یہاں بنی رہو اور ان درجبالاؤں
کو گہنا اور کپڑا آدِک جس چیز کی ضرورت ہو وہ دو یہ بات سنتے ہی جوگ مایا نے اُسی وقت ایک چبوترہ گول
اور بہت بڑا رتن جڑت تیار کر دیا اور اس کے چاروں طرف کیلے کے کھمبھ گاڑ کر موتیوں اور پھولوں کی جھالر
اُس میں لگائی تب موہن پیارے نے شری رادھا آدک گوپیوں سمیت وہاں جا کر دیکھا تو اُس چبوترے کی
شوبھا چاندنی سے بھی چوگنی دکھلائی دی اور چاروں طرف جمنا جی کی بالو سفید بچھونے کے برابر ہو کر ایک طرف
درختوں کی ہریالی بہت اچھی معلوم ہوتی تھی جب اُس چبوترے کے پاس ہرا چھا سے بہت طرح کے گہنے اور کپڑے
اور باجوں کے ڈھیر لگ گئے تب سب گوپیوں نے جوگ مایا کی آگیا سے وہاں جا کر اپنے اپنے من کے موافق گہنا
اور کپڑا پہن لیا اور سولھوں سنگار کر کے بہت طرح کے باجے لے کر شیام سُندر کے پاس آئیں اور کام وش ہو کر
اس چبوترے پر گانے بجانے لگیں۔

تب موہن پیارے نے رادھا پیاری کے ساتھ میں اپنے نج روپ سے رہ کر اور سب دو دو گوپیوں
میں ایک ایک روپ اپنا پرکٹ کر دیا اُس وقت موہن پیارے گوپیوں کے بیچ میں ایسے شوبھایمان ہو رہے تھے
جیسے سنہلی مالا کے دانوں میں نیل من شوبھا دیتی ہے جب شیام سُندر نے گوپیوں کے گلے میں ہاتھ ڈال کر
منھ چومنے اور گال چھونے کے پیچھے اُن کو چھاتی سے لگا لیا اور ونشی بجا کر بہت راگ اور راگنی اُن کو سُنائی تب

۱؎ سنسکرت کی بھاگوت میں یہ بھی لکھا ہے کہ گوپیوں نے کہا کہ اے مہاراج جو تم ہم کو دھرم شاستر کے موافق پت کی سیوا کرنے کو کہتے ہو سو سنو
کہ ایک بنیا پردیش کو چلا تب اُس پتِ برتا استری نے کہا کہ میں کس کی سیوا کر کے اپنا پتِ برتا دھرم نباہوں گی تب بنیے نے
ایک مورت مٹی کی اپنی بنا کر دیدی کہ تو اِس کی سیوا کیا کرنا کچھ دن بعد وہ بنیا پردیش سے آگیا تو اب اُس استری کو مٹی کے پت کی سیوا
کرنا چاہیئے یا اپنے سانچے پت کی سیوا کرنا چاہیئے یہ سُن کر شری کرشن جی بولے کہ سانچے پت کی سیوا کرنا چاہیئے تب گوپیوں نے کہا
کہ مہاراج جگت کے پت تو جھوٹھے ہیں سانچے پت تو آپ ہی ہیں اس سے ہم کو اپنی سیوا میں قبول کیجئے۔

گوپیوں کا کلیجہ جو برہ کی آگ سے جل رہا تھا موہن پیارے کے چندر مکھ کے چھو جانے سے ٹھنڈا ہو گیا جب گھومتے وقت ورندابن وہاری گوپیوں کے پیچھے پیچھے پرچھائیں کی طرح پھرتے تھے تب شیاما آدک گوپیاں اُن کی چھب دیکھ کر اور سُندرتائی پر موہت ہو جاتی تھیں اور کبھی بانکے وہاری اپنی آنکھ اور بھونہ مٹکا کر اُن کو خوش کرتے تھے اور کبھی اُن کا گانا بجانا سُن کر آپ خوش ہوتے تھے اور کوئی ورجبالا اُن کی مرلی چھین کر آپ بجاتی تھی اور کوئی سُر ملا کر گاتی تھی۔

	دوہا	
پریم پریت رس وش بھئے پریتم نند کشور		ہنسیں جبھی سکھ پائے کے چندر مکھن کی اور

اے راجہ وہاں اُس وقت ایسا آنند ہو رہا تھا کہ جس کو دیکھ کر شری برہما جی اور شری مہادیو جی آدِ دیوتا یہ کہتے تھے کہ بڑا بھاگیہ ورج کی استریوں کا ہے کہ جس پر برہم پرمیشور کا درشن ہم لوگوں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا ہے وہ ویکنٹھ ناتھ ورجبالاؤں کے ساتھ راس اور وِلاس کرتے ہیں۔

	دوہا	
دھن موہن دھن رادھکا دھن ہیں گوپ کمار		دھن دھن کہہ برسیں سُمن مُدت سکل سُرنار

اے راجہ پرکیشت جب گوپیوں نے ایسی کرپا موہن پیارے کی اپنے اوپر دیکھی تب ابھمان سے کہنے لگیں کہ ہمارے برابر سُندر کوئی دوسری استری نہ ہو گی اسی سے من ہرن پیارے ہم لوگوں کے وش میں ہو کر بہت بہت پیار کرتے ہیں ترلوکی ناتھ کو ہم نے تالی بجا کر نچا دیا اب بنا آگیا ہمارے یہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں ایسا نِسچار کر کے ایک گوپی بولی کہ لے نند کشور میرے ناچتے ناچتے پیر دُکھنے لگے اور کوئی اُن کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئی اور کوئی کندھا تھام کر کھڑی ہو رہی۔

	دوہا	
لکھ پت گت آدھین اَت بھئیں گروِتا بام		یا ہی بِدھ ورج سُندرن دیت پرم سکھ شیام
متوورہ	سورٹھ	
کیوں نہ کریں ابھمان جن کے وش تربھون پتی		پرم پریم کی کھان روپ شیل گُن آگری

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے پرکیشت جب گوپیاں لاج اور دھرم چھوڑ کر ویکنٹھ ناتھ کو پاپ کی نگاہ سے دیکھنے لگیں تب شری کرشن گرب پرہاری نے وچار کیا کہ یہ سب ورجبالا مجھے اگیان کی راہ سے اپنا پت جان کر بدن سے بدن لپٹاتی ہیں اور مجھے اپنے بھگتوں کی سب بات اچھی معلوم ہوتی ہے پر ابھمان اچھا نہیں لگتا اس لیئے میں اُن کو اکیلی چھوڑ کر انتردھیان ہو جاؤں تو غرور اُن کا ٹوٹ جائے گا دیکھوں میرے جانے کے پیچھے یہ لوگ بن میں کیا کرتی ہیں

	سورٹھ	
ہو گئے انتردھیان ورجیا سی پربھو رنگ تے		یہ وچار جیہ جان لے بربھان کمار سنگ

دوہا

اُن جانیو ہروش کیوں لائیں من ابھمان	پربھو انترجامی بھئے چھن میں انتردھیان

ادھیائے تیسواں۔ گوپیوں کا شری کرشن جی کو ڈھونڈھنا

راجہ پریکشت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے مہاراج شری کرشن جی کے انتردھیان ہونے کے پیچھے گوپیوں کا کیا حال ہوا شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب راس منڈل میں شری کرشن مہاراج شری رادھا مہارانی سمیت انتردھیان ہوگئے تب سب گوپیوں کا سُکھ اور ولاس سوپن کی دولت کی طرح جاتا رہا اور سب ورجبالا اسطرح ویاکل ہوگئیں جس طرح ہرنی اپنے غول سے بچھڑ کر گھبراتی ہے جب چت کچھ ٹھکانے ہوا تب آپس میں کہنے لگیں۔

کبت

بانسری کی دُھن سن آئیں تج لوک لاج سوئی ورج راج ساج سمے بیتے گئے
مند مُسکائے کے لُبھائے من ہائے ہائے روپ رس پیائے پریم چت سوں چیتے گئے
کے بلدیو پیچ بان سوہے ماری تان لے کے تم پران لاج ہمری ترتے گئے
ٹوہ نہ ملت کچھ چاہنا ہماری شیام موہن دکھائے روپ موہن کتے گئے

دوسری گوپی بولی کہ وہ چت چور اسی ورندا بن کے کنجوں میں کہیں چھپا ہوگا یہ بات سنتے ہی سب ورجبالا شیام سندر کا نام لے لے کر چاروں طرف جمنا کے کنارے اور بن میں پکار پکار کر کہنے لگیں کہ ہے پران ناتھ ہمیں چھوڑ تم کہاں چلے گئے جب گوپیاں اُن کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تھک گئیں اور روتے روتے آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا تب اُن کی وہ دشا ہوگئی جیسے سانپ مِن کھو جانے سے دیاکل ہو جاتا ہے اور مچھلی بغیر پانی کے تڑپنے لگتی ہے۔

دوہا

یہ بدھ سب کھوجت پھریں برہا تُر ورجبال	بھئیں وکل پاوت نہیں کت کھوجیں نندلال

ایسے مہا دُکھ میں ایک گوپی بولی کہ اے سکھی منہرن پیارے مجھے چھوڑ کر کہاں چلے گئے ابھی تو میرے گلے میں ہاتھ ڈالے کھڑے تھے تم لوگوں میں سے کسی نے جاتے دیکھا ہے یہ سُن کر دوسری گوپی ورہ کی آگ میں جل رہی تھی ہائے مار کر کہنے لگی کہ اری باوری جو میں اُن کو دیکھتی تو کس طرح جانے دیتی ہم لوگ تو اُن کی سیوا منسا واچا کرمنا سے کرتی تھیں نہ معلوم کون ایسا اپرادھ ہوا جو آدھی رات کو اس بن میں ہمیں اکیلے چھوڑ کر چلے گئے اسی طرح سب ورجبالا اپنا اپنا دُکھ ایک دوسرے سے کہہ کر بہت ولاپ کرکے بولیں اے ورجناتھ ہم لوگ ابلا اناتھ کو تم اتنا دُکھ دیتے ہو ہم نے اپنا تن من دونوں تمھارے اوپر نچھاور کر دیا ہے اس لئے ہم لوگوں کو بنا دام کی

داسی سمجھ کر جلدی اپنا درشن دیو جب بہت ولاپ کرنے اور ڈھونڈھنے پر بھی کہیں کچھ پتہ موہن پیارے کا نہیں ملا
تب بڑی آواز سے بولیں کہ اے پرمیشور ہم ابلا اناتھ کہاں جا کر اُنھیں ڈھونڈھیں اور کس سے اپنا دُکھ کہیں اور
کون ایسا اُپائے کریں کہ جس میں ہمارا چت چور نند کشور مل جائے یہاں آدھی رات کو تو کوئی راہی بٹوہی بھی نہیں
دکھلائی دیتا جس سے اُن کا پتا پوچھیں جس وقت سب گوپیاں اس طرح ولاپ کر کے رو رہی تھیں اُس وقت ایک سکھی
بولی کہ سنو پیاریو اس بن میں جتنے درخت اور برچھ اور پنچھی دیکھتی ہو یہ سب پچھلے جنم کی رشی اور مُنی ہیں اُنھوں نے
کرشن لیلا کا سکھ دیکھنے کے واسطے ورج میں جنم لیا ہے ان لوگوں نے شیام سُندر کو ضرور دیکھا ہوگا اُن سے اُن کا
حال پوچھو تو معلوم ہو سکتا ہے یہ سن کر سب ورجبالا بوریوں کی طرح جانوروں اور درختوں سے پوچھنے لگیں کہ ابھی
موہن پیارا ہمارا من چرا کر مارے ڈر کے بھاگ گیا ہے تم نے دیکھا ہو تو بتاؤ دوسری سکھی بولی کہ ہے گولر پیپر برگد کٹھر
بیر پاکر نیم مولسری جامُن آم املی کدم بیل فالسہ آدِک کے برکش تم لوگ پر اُپکار کرنے کے واسطے مرت لوک میں جنم
لے کر اپنی چھایا اور پھل اور پھول سے سب کو سُکھ دیتے ہو ہم لوگوں کا من ہر کر نندلال جی انتردھیان ہو گئے ہیں تم نے
دیکھا ہو تو بتاؤ اور سکھی نے کہا کہ ہے کچنار چمپا کے برکش تم نے کہیں نندکمار کو دیکھا ہے دوسری نے پوچھا کہ ہے تلسی
تم شیام سُندر کو بہت پیاری ہو وہ تمھارے بنا بھوجن نہیں کرتے اُن کا حال تم کو ضرور معلوم ہوگا۔

دوہا

شری تُلسی کو دیکھ کے جیہ کی کہت سُنائے	ماکھن پربھو کی پران پریہ پریتم دیو بتائے

دوسری ورجبالا نے کہا کہ اے انار تیرے دانت نکلے رہنے سے یہیں معلوم ہوتا ہے کہ تو نے نندلال جی کو
ضرور دیکھا ہوگا دوسری بولی کہ اے کیلا تیرے نرم نرم پتّوں پر موہن پیارے ہمیشہ بھوجن کیا کرتے تھے دیا کر کے
ہم کو اُن کا پتہ بتا دے اب اُن کے برہ کا دُکھ ہم سے سہا نہیں جاتا دوسری کہنے لگی کہ اے اشوک کے برکش
تیرا نام پرمیشور نے اسی واسطے اشوک رکھا ہے کہ جس میں تو دوسروں کا شوک مٹا دے ہم لوگ شری کرشن جی
کے برہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تو نے اُن کو دیکھا ہو تو بتلا دے اور ہمارا شوک چھُڑا دے نہیں تو
آج سے اپنا نام اشوک مت رکھ۔ دوسری نے کہا کہ اے چندن تجھ کو نندکمار جی بہت پیارا جان کر
اپنے بدن میں لگاتے تھے تو اُن کو جانتا ہو تو بتلا کر جگت میں یش لے لے۔

دوہا

ماکھن پربھو جن در دمن سون پرست شیام شریر	تنکو بھینٹت گوپکا میٹت اُر کی پیر

دوسری بولی کہ اے جوہی مالتی نواڑی چمیلی کے پھول تم نے اس طرف موہن پیارے ہمارے کو جاتے دیکھا
ہے تمھارا روپ دیکھنے سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ تم پر پھیرتے گئے ہیں اسلئے تم لوگ خوشی سے بھولے
ہوئے ہماری ہنسی کرتے ہو دوسری بولی کہ اے کیتکی کے پھول تیری سُگندھ لینے کے واسطے دیش دیش کے
بھونرے آتے ہیں ہم دُکھیوں پر دیال ہو کر اُن سے شیام سُندر کا پتہ پوچھ کر ہم سے بتلا دے دوسری

نے کہا کہ اے پرتھوی تیرے اوپر ویکنٹھ ناتھ ہمیشہ کرپا کرتے آئے ہیں جب تجھ کو ہرنیاکش دیتیہ پاتال میں لیگیا
تھا تب وہ واراہ روپ دھر کر اپنے دانتوں پر تجھے اُٹھالائے تھے اور وامن اوتار لے کر راجا بلی سے تجھے دان میں لے لیا تھا
اس لیے تیرے برابر دوسرے کا بھاگیہ نہیں ہو سکتا تجھ کو ان کا پتہ ضرور معلوم ہوگا کیوں کہ تیرے اوپر اپنے چرن رکھ کر
گئے ہیں ہم کو اپنے اوپر نچھاور سمجھ کر جلدی اُن کا پتہ بتادے۔

چرن کمل جگدیش کو سدا رہے تم شیش	دوہا	ماکھن ایش بتاے کے ہم سے لیوا شیش	

اے راجا جب بہت پوچھنے پر بھی کسی نے پتہ شیام سُندر کا نہیں تبلایا تب بہت وِلاپ کر کے چاروں طرف اُن کو
ڈھونڈھنے لگیں اُن کی یہ دشا دیکھ کر سب پشُ اور پکشی اور برکش اُس بن کے اتنا سوچ کرتے تھے کہ جس کا حال کہا نہیں
جاتا اُسی وقت ایک گوپی نے شری کرشن جی کے پانوُں کا چنھ دیکھ کر سب گوپیوں کو دکھلایا وہ نشان دیکھتے ہی سب
گوپیوں نے وہاں کی دھور اُٹھا کر اپنی اپنی آنکھوں سے لگائی اور اُس پرتھوی کو چوم کر کہنے لگیں کہ بھلا اُس چت چور کا
پتہ تو لگا کہ اسی طرف کو گیا ہے پھر تو سب گوپیاں اُس چرن کو دیکھتی ہوئی آگے کو چلیں جب تھوڑی دور اور بڑھیں
تب ایک استری کے پاؤں کا بھی نشان دیکھ پڑا جب اُس کو دیکھ کر گوپیوں کو بہت ڈاہ پیدا ہوا تب بڑے دکھ سے
آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو شیاما اُن کو بہت پیاری ہے جو اُس کو اپنے ساتھ لے گئے ہیں شیاما نے پچھلے جنم میں شری مہادیو
اور پاروتی جی کا بڑا تپ کیا تھا جو اکیلے میں شیام سُندر کے ساتھ سُکھ اُٹھاتی ہے اور ہم لوگ اُن کے بِرہ میں رات کو
بھٹکتی پھرتی ہیں۔ دوسری سکھی بولی کہ شری کرشن جی کا دھیان اور اسمرن کرنے والا مُکت پد وی پاتا ہے لیکن شیاما
کی برابری وہ بھی نہیں کر سکتا کہ وہ نند کمار کا مُنھ چوم کر اپنا جنم سوارتھ کرتی ہے۔

وہ ایسی بڑبھاگیہ ہے سُندر سُگھر سُجان	دوہا	ماکھن پربھ کے سنگ میں کرے اَدھر مدھو پان	

اِسی طرح سب نے سوچ کرتے ہوئے تھوڑی دور آگے جا کر کیا دیکھا کہ وہاں رادھا پیاری کے پانوُں کا چنھ نہیں
ہے کیول موہن پیارے کے چرنوں کا چنھ دکھلائی دیتا ہے تب آپس میں کہنے لگیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سے موہن پیارے
سنیہ کے وَش ہو کر رادھا پیاری کو اپنے کندھے پر چڑھا کر لے گئے ہیں جب تھوڑی دور اور آگے جا کر گھاس جمی ہونے سے
کچھ نشان پاؤں کا زمین پر نہیں دیکھ پڑا تب بہت ویاکل ہو کر وہاں سے پھرنے لگیں تب ایک جگہ نرم نرم پتوں کے بچھونے
پر رادھا پیاری کا جڑاؤ درپن پڑا ہوا پہچان کر ایک سکھی نے کہا کہ اے سکھی یہاں من ہرن پیارے نے بیٹھ کر رادھا پیاری
کا سنگار کر کے اُس کی چوٹی پھولوں سے اپنے ہاتھ سے گوندھی ہے اُس وقت پیچھے بیٹھنے سے موہن پیارے کا منھ رادھا پیاری
کو نہیں دکھلائی دیا اُس سے اُس نے درپن لے کر دیکھا تھا جس میں اُن کی موہنی مورت مجھے دکھلائی دے کر میرا چندر مکھ ان کو
دیکھ پڑے یہ بات سُنتے ہی سب ورِجبالا سوتیا ڈاہ سے اور بھی زیادہ ویاکل ہو کر موہن پیارے کو ڈھونڈھتی ہوئی تھوڑی
دور اور آگے گئیں تو کیا دیکھا کہ رادھا پیاری اکیلی بن میں کھڑی ہوئی ہاتھ پیارے ایسا رو رہی ہے جیسے سانپ مَن کھو جانے سے
ویکل ہو جاتا ہے اور شیاما کا وِلاپ دیکھ کر سب پشُ اور درخت اُس بن کے روتے تھے اور شیاما رو کر کہتی تھی کہ ہے پران پیارے رات کو
مجھے اکیلے بن میں چھوڑ کر کہاں چلے گئے اپنی داسی سمجھ کر میری سُدھ لیو رادھا پیاری کو دیکھتے ہی سب ورِجبالا ایسی خوش

ہوئیں جیسے کسی کا گیا ہوا مال آدھا مل جائے ۔

جب تت تے دھائیں سبے ورج سندرا کلائے	دوہا	دیا کل مکھ آت لاڈلی لینھو کنٹھ لگائے	
کہاں گئے گوپال بار بار پوچھت سبے	سورٹھ	مرچھ پری تیہہ کال مکھ تے بچن نہ آدھی	

جب للتا آدِک گوپیوں کے دیکھنے سے رادھا پیاری کا رونا کچھ کم ہوا تب ٹھنڈی سانس لے کر بولی

کا پوچھو موسوں سکھی موہن کی نٹھراے	دوہا	نہیں جانوں وہ کت گئے موہو کو چھٹکائے	

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت شری رادھا مہارانی کے چھوڑ جانے کا کارن یہ ہے کہ جب شیام سُندر نے شری رادھاجی سمیت انتر دھیان ہو کر بہت گہنا پھولوں کا بنا کر شیاما کو پہنایا اور اُس سے بھوگ اور وِلاس کر کے بہت سُکھ دیا تب شیاما نے ابھمان کی راہ سے وچار کیا کہ میرے برابر کوئی دوسری استری سُندر نہ ہوگی موہن پیارے کو میں نے وش کر لیا۔ انھوں نے کیول میری پرسنتا کے واسطے ورجبالاؤں کو بلا کر راس منڈل کیا تھا کیونکہ سب کو چھوڑ کر مجھی کو اپنے ساتھ لائے ہیں ایسا سمجھ کر رادھا پیاری بولی کہ اے موہن پیارے میرے پانوں ناچنے اور راہ چلنے سے دکھنے لگے اس لئے مجھ سے پیدل نہیں چلا جاتا مجھے اپنے کندھے پر چڑھا کر لے چلو یہ بات سنتے ہی گرب پر ہاری بھگوان نے جانا کہ اس نے میری مہانہ جان کر ابھمان کیا اس لئے کچھ ڈنڈ اس کا کرنا چاہئے ایسا وچار کر شیام سُندر نے اپنی پیٹھ جھکا دی اور مُسکرا کر رادھاجی سے کہا کہ آؤ میرے کندھے پر چڑھو جیسے ہی شیاما نے ایک پیر اُٹھا کر کندھے پر بیٹھنا چاہا ویسے ہی آپ انتر دھیان ہو گئے تب شیاما اُسی طرح کھڑی رہ گئی ۔

چکت بھئی جب ناگری کہاں گئے تجِ شیام	دوہا	من ہی من پچھتات اَت بھولی تن سُدھ بام	
میں کینھو ابھمان نار بُدھ اوچھی سدا	سورٹھ	وہ پریہ پرم سُجان جان لئی مم چِت کی	
ماکھن پر بھو کے وِرہ دُکھ کا سوں برنو جائے	دوہا	اپنو دوش وچار کے بار بار پچھتائے	

اے راجہ جب گوپیوں نے دھیریہ دے کر رادھا پیاری سے پوچھا تب اُس نے اپنے ابھمان کرنے اور شیام سُندر کے انتر دھیان ہونے کا حال جیوں کا تیوں کہہ کر سنایا جب گوپیوں نے شیاما کو بھی اپنی طرح وِرہ کی آگ میں جلتے ہوئے دیکھا تب وِلاپ کر کے بولیں کہ اے ورجناتھ تمھارے ویوگ میں ہم کو ایک ساعت کلپ کے برابر معلوم ہو کر پران نکلا چاہتا ہے جلدی دیال ہو کر درشن دیو جب بہت ڈھونڈھنے پر بھی کہیں تیہہ ان کا نہ پایا تب نراش ہو کر وِلاپ کرنے لگیں ۔

کبت

برہا نل باڑھی سب ٹھاڑھی سی گریں بھوم گاڑھی پیر باڑھی نج ہاتھ دُھنیں ماتھ ہی
موہن کے ہیت میں اچیت ہوئے پکار اُٹھیں اب سُدھ لیت نا ہماری پران ناتھ ہی
کیسی گت کینھ دین سُکھد پروین کا نھ کے بلدیوبین جیسے بن پاتھ ہی
دُسہہ سموئیں دُوڈ ینین سے کھوئیں اَت وِرہ میں بھوئیں گوپی روئیں ایک ساتھ ہی

اُس وقت ایک گوپی جو بڑی چتر تھی بولی کہ سنو پیاریو اس رونے و دوڑنے سے کچھ کام نہیں نکلتا جب وہی کرپا دھان دیا کر کے

اپنا درشن دیں گے تبھی مل سکتے ہیں نہیں تو اُن کا پتہ لگنا کٹھن ہے اس لیے سب گوپی ایک جگہ بیٹھ کر اُن کا دھیان اور اسمرن کرو تو یقین ہے کہ وہ دُکھ بھنجن نند نندن دیال ہو کر اپنا درشن دیں گے یہ بات سنتے ہی ورج بالا جمنا کنارے جہاں شیام سندرے الگ ہوئیں تھیں جا کر ان کی چرچا آپس میں کرنے لگیں اور اُس سُکھ کے استھان یعنی چبوترے کو دیکھ کر بولیں کہ اے من ہرن پیارے جب سے تم نے ورج میں جنم لیا تب سے سدا ہماری رکھشا کر کے ہم کو سُکھ دیا آج کیوں اتنے کٹھور اور نردئی ہو کر ہم کو دُکھ کے سمندر میں ڈبوتے ہو جو تم کو ہمارا پران ہی لینا تھا تو پہلے ہی گووردھن پہاڑ ہمارے اوپر کیوں نہ گرا دیا ایسے جینے سے مرنا اچھا ہے پھر گوپیوں نے جوگ مایا کو جو بہت طرح کا روپ رکھ لیتی تھی اپنے ساتھ لیا اور آپس میں شری کرشن جی کی بال لیلا کرنے لگیں اس میں ایک ورج بالا نے آپ شری کرشن بن کر جوگ مایا کو پوتنا بنایا اور دودھ پیتے وقت چھاتی کی راہ سے پران اس کا نکال لیا جب دوسری گوپی یشودا بن کر دہی متھنے لگی اور کرشن روپ ورج بالا نے دہی اور مٹھے کا برتن توڑ کر گوال روپ گوپیوں سمیت ماکھن کھانا شروع کیا تب یشودھا نے کرودھ کر کے اُن کو اوکھل سے باندھ دیا اس وقت کرشن روپ گوپی نے جملا ارجن دونوں درخت جو جوگ مایا بنی تھی اکھاڑ ڈالا جب اس طرح جوگ مایا نے بتاسر اگھاسر بکاسر اور ترناورت راکشش بنکر کرشن روپی ورج بالا کو مارنا چاہا تب کرشن روپ گوپی نے اُس کو مار گرایا پھر جوگ مایا نے بہت گئوویں وہاں پرکٹ کر دیں تب کرشن روپ گوپی انکو چرانے لگی جب جوگ مایا نے کالی ناگ بن کر پھنکار مارنا شروع کی تب کرشن روپ ورج بالا نے اسکو ناتھ ڈالا دوسری گوپی نے بہت کپڑا لپیٹ کر گووردھن پہاڑ بنا دیا تب کرشن روپ ورج بالا نے اُس کو انگلی پر اُٹھا لیا اور پانی کی جگہ اس پہاڑ پر درختوں کے پتے برسایا جب درخت کے ہلنے اور پتوں کے گرنے سے آواز ہوتی تھی تب سب ورج بالا اُس کو موہن پیارے کے پانوں کا کھٹکا سمجھ کر کہتی تھیں کہ اے شیام سُندر دیکھو تمھاری یاد اور چرچا کر کے ہم لوگ اپنے من کو دھیرج دیتی ہیں اب تم جلدی اپنی موہنی مورت ہم کو دکھلاؤ۔

دوہا

ماکھن پربھو کے روپ گن دھیان دھرے جو کوے	مُند ہوے دُکھ سوچ سب یہ سُکھ پاوے سوے

اے راجہ اس وقت گوپیوں نے بال چرتر شری کرشن جی کا کر کے ایسا من اُس میں لگایا کہ اپنے بدن اور کپڑے کی سُدھ اُن کو بھول گئی۔

ادھیائے اکتیسواں ۳۱

گوپیوں کا شری کرشن جی کے وِرہ میں وِلاپ کرنا

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب پھر گوپیوں کا چت کچھ ٹھکانے ہوا تب جمنا کنارے بیٹھ کر کہنے لگیں کہ اے پریتم جب سے تم ورج میں آئے تب سے ہم لوگوں کو ہر روز نئے نئے سُکھ دکھلائے جن ہاتھوں سے تم نے لکشمی کو دان لے کر اُن کو اپنے چرنوں میں داس دیا ہے وہی ہاتھ اپنے داسیوں کے ماتھے پر رکھیئے۔

کبت

جاہی ہاتھ دھنش چڑھائے ہیں جو سیتا پت جاہی ہاتھ راون سنگھار لنک جاری ہے
جاہی ہاتھ ماریو او ابارہو ہاتھ ہاتھی کہہ جاہی سندھ متھ لکشمی نکاری ہے
جاہی ہاتھ گروڑ دھاری گردھاری بھیو جاہی ہاتھ نند کاج ناتھیو ناگ کاری ہے
ہوں تو ہیں اناتھ ہاتھ جوڑ کہوں دینا ناتھ وہی ہاتھ میرو ہاتھ گہبے کی باری ہے

جس دن سے ہم لوگوں نے تمھاری موہنی مورت دیکھی ہے اُس دن سے ہمارا دھیان اور پران تمھارے چرنوں میں رہ کر دنیا کے کاموں میں نہیں لگتا ہم کو بہت دین اور دُکھی جان کر اپنا چندر مُکھ دکھلاؤ ہماری آنکھیں جو روتے روتے جل رہی ہیں اُن کو ٹھنڈی کرو جو تمھیں اپنے ورہ میں ہم لوگوں کو مارنا ہی تھا تو راکششوں کے ہاتھ اور داوانل آگ اور کالی ناگ کے زہر اور اندر کے کوپ سے کیوں بچایا جو تم نند اور یشودا کے بیٹے ہوتے تو ایسی کٹھورتائی نہ کرتے نہ معلوم کس کے جنے ہو تمھارے ورہ میں ہمارا ہردے جل رہا ہے اس سے دُکھی ہو کر یہ کٹھور بچن تمکو کہتی ہیں ہمارے من کا حال تم کو اچھی طرح معلوم ہوگا۔

دوہا

دہی دودھ بیچات تھے ماکھن پربھو ورج راج	تہوں تو برجیو نہیں بیر کرت کہہ کاج

یہ بات سُن کر دوسری گوپی بولی کہ سُنو پیاریو اُن کو طعنہ مارنے سے کبھی نہ پاؤگی وہ کیول ونتی کرنے سے پرسنؔ ہوں گے کیوں کہ ان کا نام دین دیال ہے۔

دوہا

تب اُن سب گوپن کہیو ناہیں اور اُپائے	ماکھن پربھو ونتی کرو بیتے ملیں گے آئے

یہ بات وچار کر سب ورجبالاؤں نے کہا کہ اے شیام سُندر تم کیول نند اور یشودا جی کے بیٹے نہیں ہو تم کو شری برھما جی اور شری شیو جی آدی دیوتا پرتھوی کا بھار اُتارنے اور جگت کے جیوؤں کی رکشا کرنے کے واسطے چھیر ساگر سے ونتی کر کے بُلالائے ہیں اے پران ناتھ ہم لوگوں کو یہ بڑا آشچریہ معلوم ہوتا ہے کہ جب تم ہم ایسی ابلا اور دُکھیاریوں کا پران لیتے ہو تو پھر رکشا کس کی کروگے ہم استریوں کا پران مارنے میں تم نے شور بیرتا سمجھی ہے اے من ہرن پیارے تمھاری مند مند مُسکان اور ترچھی چتون اور بھونہہ کی مٹک اور گردن لٹک باتوں کی چٹک اور مکھار وند کی چمک جب ہم لوگوں کو یاد آتی ہے تب چت ہمارا ٹھکانے نہیں رہتا جب تم بن میں گئو چرانے جاتے تھے تب چار پہر دن تمھارے ورہ میں ہم کو چار یگ کے برابر بیتتا تھا پھر شام کے وقت تمھارا چندر مُکھ دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر کے کہتی تھیں کہ برھما بڑے مورکھ ہیں جنھوں نے آنکھوں کے اوپر پلک بنادی کہ پلک مارنے سے اتنی دیر تک تمھاری موہنی مورت نہیں دکھلائی پڑتی اے جگت پالک جن چرنوں کا دھیان شری برھما جی اور شری مہادیو جی آدی دیوتا آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھتے ہیں

انھیں چرنوں کا درشن دے کر ہماری اِچھا پوری کرو وہ چرن کیسے ہیں کہ جن کے دیکھنے اور ڈنڈوت کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اور لکشمی جی اپنے ہاتھ سے اُن چرنوں کو دباتی ہیں اے شیام سُندر جب تمھارے وِرہ میں ہمارا پران نکل جائے گا تب پیچھے سے امرت پلا کر کیا کروگے اب تک کیول تمھارے ملنے کی آشا سے اپنے پران رکھے ہیں اپنی چھب دکھلا کر ہمارا کام روپی دُکھ چھڑاؤ اور وَنشی کی آواز سنا کر چنتا ہماری مٹاؤ رات کے وقت اِستریوں کو کوئی اکیلے نہیں چھوڑ دیتا ہے جس طرح تم شری لکشمی جی کو دن رات چھاتی سے لگائے رہتے ہو اُسی طرح ہم لوگوں کو بھی اپنے چرنوں سے الگ مت کرو نردئی پن چھوڑ کر جلدی اپنا درشن دیو تمھارا نام جگت میں گوپی ناتھ پرکٹ ہے اپنے نام کی لاج کر و اپنا نام گوپی ناتھ مت رکھو تم اپنے شیام رنگ کی طرح من بھی کالا کر کے ایسا نردئی پن کرتے ہو جو ہم کو وِرہ ساگر سے باہر نہیں نکالتے اور تمھیں ڈھونڈھتے وقت ہمارے پاؤں میں کانٹے چبھتے ہیں تس پر بھی تم کو دیا نہیں آتی ہم لوگوں کو اپنے دُکھ پانے کا اتنا سوچ تو نہیں ہے لیکن تمھارے کمل ایسے چرنوں میں رات کو بھاگتے وقت جو کانٹے چبھتے ہوں گے وہ ہمارے کلیجے میں سالتے ہیں کس واسطے کہ تمھارے چرنوں کا واس ہردے میں رہتا ہے اس لیے تم جلدی یہاں چلے آؤ تو تمھارے نرم نرم پاؤں اپنی نرم نرم چھاتیوں سے لگا کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کریں یا تم کہیں بیٹھ کر رات بتا دو جس میں تم کو دُکھ نہ ہو تم کو دُکھ پہونچنے سے ہمارا پران نکل جائے گا اپنی جان میں ہم لوگوں نے کچھ اپرادھ تمھارا نہیں کیا پھر کس واسطے دُکھ مان کر اتنی کٹھورتائی کرتے ہو جو اس واسطے ہمارے اوپر کرودھ کیے ہو کہ بنا حکم اپنے پتیوں کے تم لوگ رات کو میرے پاس کیوں چلی آئیں اس بات میں بھی ہم لوگوں کا دوش نہیں کس واسطے کہ تمھاری وَنشی سُن کر بڑے بڑے دیوتا اور رِشیشوروں کا چت ٹھکانے نہیں رہتا اور اُس کی دُھونی سننے سے دیو کنیا موہت ہو کر اپنے کو سنبھال نہیں سکتیں ہم لوگوں کی کیا سامرتھ ہے جو مُرلی سُن کر اچیت نہ ہو جائیں جو تم یہ کہو کہ تمھاری کام روپی اگن اپنے اپنے پتی سے بھینٹ کرنے میں بُجھ جائے گی تو ایسا سمجھنا نہ چاہیے کیونکہ اگر ہماری اگن اُن سے بجھنے یوگیہ ہوتی تو ہم اپنے اپنے پتی کو چھوڑ کر تمھارے پاس کیوں آتیں اے دینا ناتھ جو ہم لوگوں کی پریت منسا واچا کرمنا سے تمھارے چرنوں میں ہو تو اپنا درشن دے کر ہمارا دُکھ ہرو ۔

	دوہا	
انگ انگ سب درگ بھیو مور پنکھ کی بھانت		تا کھن پربھو جو آملے سندر مُکھ مُسکات

اے راجہ جب یہ وِنتی اور وِلاپ کرنے پر بھی شیام سُندر کا درشن نہیں ملا تب سب گوپیوں نے ویاکُل ہو کے ملنے کا بھروسا چھوڑ دیا اور مرچھت ہو کر زمین پر گر پڑیں اور بہت وِلاپ سے رو کر کہنے لگیں کہ اے مادھو اے مکند اے نندلال اے موہن پیارے اب ہم لوگ تمھارے وِرہ میں اپنا پران دیتی ہیں جیسا اُچت جانو ویسا کرو ۔

ادھیاے بتیسواں

شری کرشن جی کا گوپیوں کے بیچ میں پرکٹ ہونا

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جب اسی طرح بہت ولاپ کرتے کرتے سب ورج بالا مُردے کے برابر ہوگئیں تب اُن کی سچی پریت نے شیام سُندر کے انتہ کرن میں اثر کیا جب شری کرشن جی نے دیکھا کہ یہ اب میرے وِرہ میں مرنا چاہتی ہیں تب اچانک اُسی جگہ شیام سُندر نے پیتامبر اور بیجنتی مالا پہنے ہوئے اسی طرح پرکٹ ہو کر درشن دیا کہ جس طرح نٹ لوگ اپنے کرتب سے انتردھیان ہو کر پرکٹ ہو جاتے ہیں۔

کبت

راکھیں گی نہ پران یہ جان کے کنور کانہہ پرگٹے سُجان بیچ تان بان مارے ہیں
لکھت ہی گوپن کے ورند میں آنند بڑھیو مند مُسکات ورج چندیوں نہارے ہیں
بھنے بلدیو کہیں بانی سُدھا ساتی سو سکل سیانی تم بسے دُکھ ٹالے ہیں
گلے مال ڈارے مُکھ پیت پٹ دھارے ہیہ کہت پکارے ہم رِنیا تمھارے ہیں

اے راجہ اپنے چت چور کو دیکھتے ہی سب ورجبالا سچیت ہو کر اس طرح اُٹھ کھڑی ہوئیں کہ جس طرح مُردے کے بدن میں جان آجاوے اُس وقت جیسی خوشی سب گوپیوں کو موہن پیارے کا درشن پانے سے ہوئی اُس کا حال وَرنن نہیں ہو سکتا اس آنند کا سُکھ وہی آدمی جانتا ہے جس کا بچھڑا ہوا پیارا بہت دنوں بعد آملے گوپیاں کام روپی سانپ کے ڈس جانے سے کُھملا گئی تھیں جس طرح امرت برسنے سے سوکھے درخت ہرے ہو جاتے ہیں اُسی طرح موہنی مورت کی امرت روپی درشٹ پڑنے سے اُن کے بدن میں جان آگئی جیسے رات کو کمل کا پھول کمھلایا ہوا رہ کر پراتہ سمے سوریہ کے پرکاش سے پھول جاتا ہے ویسے ہی گوپیاں جو مُرجھائی ہوئی تھیں ورندابن وِہاری کا سوریہ روپی کُنڈل دیکھتے ہی خوشی سے پھول گئیں جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی تھاہ پا کر خوش ہو جاتا ہے اُسی طرح گوپیوں نے جو شری کرشن جی کے وِرہ ساگر میں غوطہ کھا رہی تھیں اُن کو دیکھتے ہی کنارے لگ گئیں اور چاروں طرف سے موہنی روپ کو گھیر لیا۔

دوہا

کام تاپ سے بام اِک لگی شیام اُر جاے
جیون چندن کے برکش میں سرپ اَہِت لپٹاے

اے راجہ اسی طرح کسی ورجبالا نے شیام سُندر کے بدن سے لپٹ کر اپنی چھاتی ٹھنڈی کی اور کسی نے اُن کا منھ چوم کر اپنے منوَرتھ کے پھلوں سے جھولی بھر لی اُس وقت شیاما بولی کہ اے پران ناتھ ہم لوگ تمھارے پریم میں لوک لاج چھوڑ کر یہاں آئیں اور تم ہم کو اکیلی چھوڑ کر انتردھیان ہوگئے یہ کون نیاؤ کی

بات ہے ورِندابن وِہاری نے کہا کہ تم کو رات کے سمے اپنے گھر سے بن میں چلے آنا اُچت نہ تھا تم لوگ وہاں بیٹھی ہوئی میرا دھیان اور اَسمرن کرتیں تو میں بہت خوش ہوتا یہ کہہ کر موہن پیارے نے رادھا پیاری کو گلے سے لگالیا اور میٹھی میٹھی باتیں کہہ کر سب گوپیوں کو خوش کردیا تب ایک گوپی نے کمل کا پھُول موہن پیارے کے ہاتھ سے چھین لیا دوسری برجبالا اُن کا ہاتھ پکڑ کر بڑے پریم سے بولی کہ اے چت چور اتنی دیر تک تم کہاں رہے دوسری گوپی نے اپنا مُکھ چندر مُکھ سے ملا کر اُن کا جوٹھا پان پریم کے مارے کھالیا دوسری برجبالا تصویر کی طرح کھڑی ہو کر اُن کا روپ رس آنکھوں کی راہ سے پینے لگی دوسری برجبالا نے شیام سُندر کا مُنھ چومتے وقت اُن کا ہونٹھ اپنے ہونٹوں سے دبالیا دوسری سکھی بولی کہ تم بہت بھاگ کر چلے جاتے تھے اب میرے ہردے سے باہر جاؤگے تو میں جانوں گی کہ تم بڑے زبردست ہو دوسری برجبالا اپنا ہاتھ اُن کے کندھے پر رکھ کر اُن کی چھب دیکھنے لگی جب یہ دشا گوپیوں کی دیکھ کر گوپی ناتھ اُن کو یمنا کنارے لے گئے تب ایک گوپی نے بڑے پریم سے اپنی اوڑھنی بچھا کر شیام سُندر کو اُس پر بیٹھالا اور سب گوپیوں نے اُن کو اس طرح چاروں طرف سے گھیر لیا کہ جس طرح چندرما کے آس پاس تارے رہتے ہیں اور کوئی گوپی کرودھ سے بولی کہ تم کپٹ کرکے پرایا تن اور مَن ہر کر کسی کا گُن نہیں مانتے آج ہماری اچھا پوری کرو نہیں تو تمھارے اوپر اپنا پران دیدیں گے جب ایسا کہہ کر سب برجبالاؤں نے اُس چاندنی کی شوبھا دیکھنے اور شیتل مند سُگندھ ہوا لگنے سے کاماتُر ہو کر شیام سُندر سے بھوگ کی اِچھا کی تب ویکنٹھ ناتھ انتریامی بھکت ہتکاری نے اُن کا کام پورا کرنے کے واسطے جتنی گوپیاں تھیں اتنے روپ اپنے دھارن کرلئے اُس وقت گوپیوں نے اپنی اپنی اوڑھنی اُتار کر بالو پر بچھادی اور اُس کومل بچھونے پر موہن پیارے کو بٹھا کر کام رنگی باتیں اُن سے کرنے لگیں تب شیام سُندر نے پہلے بال لیلا کا سُکھ اُن کو دکھلا کر پھر کشور اوستھا اپنی بنالی اور سب گوپیوں سے الگ الگ گندھرب بواہ کرکے اُن کی منوکامنا پوری کی اُس وقت بڑے آنند میں ایک برجبالا جو ترچھی چتون سے دیکھ رہی تھی بولی کہ اے پران ناتھ تم بڑے کپٹی اور نِردئی ہو اور سب برجبالا سیدھی اور بھولی تمھارے چھل میں آکر دھوکا کھاتی ہیں اور میرا من تم سے بولنے کو نہیں چاہتا لیکن کیا کروں تمھاری موہنی مورت دیکھ کر بنا بولے رہا نہیں جاتا دیکھو جب تم انتردھیان ہو گئے تھے تب ہم لوگوں نے تمھارے وِرہ میں کتنا دُکھ اُٹھایا پھر اس طرح پرکٹ ہو گئے جانو کہیں نہیں گئے تھے تمھیں مَن میں کپٹ رکھنا اور گُن چھوڑ کر اوگُن کی طرف دیکھنا اُچت نہیں ہے یہ بات سُن کر دوسری گوپی بولی کہ اے سکھی تم چُپ رہو اپنے کہنے سے کچھ شوبھا نہیں ہوتی دیکھو میں شری کرشن جی کے منھ سے ہی اُن کی کِتھورتائی کا حال کہلائے دیتی ہوں ایسا کہہ کر اُس گوپی مہا چنچل نے مُسکرا کر پوچھا کہ اے موہن پیارے دنیا میں چار طرح کے آدمی ہوتے ہیں ایک وہ کہ جیسے دو آدمی آپس میں پریت رکھ کر ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کے بدلے نیکی کرے دوسرے وہ کہ ایک طرف سے پریم ہو اور دوسرا پریم نہ رکھتا ہو تیسرا وہ کہ بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھی بھلائی کرے چوتھا وہ کہ نیکی کرنے پر بھی جان بوجھ کر اُس کے ساتھ بُرائی کرے بتلاؤ ان چاروں میں سے کس کو اچھا اور کس کو بُرا کہنا چاہیئے یہ سُن کر شیام سُندر بولے کہ تم نے بہت اچھی بات گیان بڑھانے والی پوچھی ہے

میں آپ چاہتا تھا کہ سنساری لوگوں کا کچھ حال تم سے کہوں اب اپنے سوال کا جواب من لگاکر سنو کہ جو آدمی آپس میں نیکی کے بدلے نیکی کرتے ہیں اُن کو دنیا میں اچھا سمجھنا چاہیئے جیسے سنساری لوگ بیوہار آدک میں ایک دوسرے کے گھر بَینا اور بھاجی دیتے ہیں لیکن پریت ہمیشہ بنی نہیں رہتی دوسرے وہ کہ ایک طرف سے پریت ہو اور دوسرا آدمی اُس کے ساتھ پریت نہ رکھے جیسے ماتا پتا بیٹے کو بہت پیار کرتے ہیں لیکن بیٹا اُن سے اتنا پریم نہیں رکھتا تیسرے جو آدمی بغیر اپنے مطلب کے سب کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اُس کو بادل کی طرح سمجھنا چاہیئے جس طرح وہ پانی برس کر سب چھوٹوں اور بڑوں کو سُکھ دیتا ہے اور اُس کے بدلے کسی سے کچھ نہیں چاہتا یہی حال پرم ہنس اور مہاتما لوگوں کا بھی سمجھو کہ وہ لوگ اپنی سامرتھ بھر دوسرے کا بھلا کرکے اُس سے کچھ چاہنا نہیں رکھتے چوتھے جو آدمی بھلائی کے بدلے جان بوجھ کر اُس کے ساتھ بُرائی کرتا ہے اُس کو دشمن سمجھنا چاہیے وہ آدمی کرِتگھن (احسان فراموش) اور ادھرمی کہلاتا ہے یہ بات سن کر سب ورج بالا آپس میں ایک دوسرے کا منھ دیکھ کر ہنسنے لگیں اور ایک گوپی نے دوسری گوپی سے اشارہ سے تبلایا کہ شری کرشن جی چوتھے آدمی کی طرح ہیں تب موہن پیارے بولے کہ تم لوگ ہنس کر مجھے کیا کہتی ہو نرگن روپ آتمارام ان چاروں سے الگ رہ کر کسی کے ساتھ کچھ پریت نہیں رکھتا مجھ سے جو کوئی جس بات کی چاہنا کرتا ہے اُس کی اِچھّا پوری کر دیتا ہوں اور بشومبھر نام سے سب جیوں کا پالن کرکے ایک ساعت کسی جیو کو نہیں بھولتا اور کسی سے کچھ چاہنا نہ رکھ کر کیول سچا پریم اُس کا چاہتا ہوں اور اے گوپیو تم لوگ مجھ سے پریت رکھتی ہو اس لئے یہ بات کہتا ہوں جس طرح سنساری آدمی گاڑے ہوئے مال کو آٹھوں پہر یاد رکھ کر اُس کا حال کسی سے نہیں کہتا اسی طرح جو آدمی مجھ سے گُپت پریت رکھ کر میرے چرنوں میں اپنا من لگائے رہتے ہیں اُن کو میں بہت پیار کرتا ہوں۔

دوہا

ماکھن پربھو گوپال سوں یا بدھ راکھو ہیت ۔ جیوں نردھن دھن پائیکے بھیدنہ کاہو دیت

جو تم لوگ ایسا کہو کہ منسا واچا کرمنا سے ہم لوگ تمھارے چرنوں میں دھیان لگائے رہتی ہیں پھر تم ہمکو چھوڑ کر کیوں انتردھیان ہو گئے تھے تو اس کا یہ کارن ہے کہ ہم نے تمھاری پریت کی پریکشا لی تھی تم لوگ اس بات کا کچھ بُرا نہ مان کر میرا کہنا سچ جانو کہ میں پریم بڑھانے کے واسطے تم لوگوں سے انتردھیان ہو گیا تھا جس طرح جاڑے میں دھوپ اچھّی معلوم ہوتی ہے اسی طرح اپنے مِتر سے الگ رہنے میں پریم بہت ہوتا ہے اے گوپیوں تمھارے پریم اور دھیان کرنے سے میں بہت خوش رہتا ہوں لیکن تم لوگ اپنے کل اور پریوار کی لاج چھوڑ کر یہاں رات کے وقت جو چلی آئی ہو یہ بات اچھّی نہیں کی ایسا کرنے میں نہ ہم خوش نہ دوسرے کو یہ بات اچھّی معلوم ہوگی جب تک آدمی جنم لے کر جیتا رہے تب تک کوئی کھوٹا کام دوسروں کے ہنسنے کا نہ کرے جو من اپنا بُرا کام کرنے کے واسطے چاہے تو بھی گیان کے اُنکس سے من کو

روکے جس میں کوئی اُس کو بُرا نہ کہے اور یہ بھی میں جانتا اور سمجھتا ہوں کہ کام روپی پریم بڑھنے سے شرم کی بیڑی ٹوٹ جاتی ہے اور اُس کو کسی کا سمجھانا اثر نہیں کرتا تم لوگوں کی پریت اور وِلاپ کرتے کا حال میں نے آنکھوں سے کھڑے ہوئے دیکھا تھا تم لوگوں نے مایا روپی بیڑی سنسار کی جو کبھی پرانی نہیں ہوتی توڑ کر میرے ساتھ ایسی سچی پریت کی ہے جیسے مہا دِرِدّری بہت دولت پاوے اس لیے میں تم سے اُرِن نہیں ہو سکتا۔

چوپائی

جیسے آئیں میرے کاج		چھوڑ لوک اور وید کی لاج
جیوں دیراگی چھوڑے گیہہ		من دے ہر سوں کرے سینہہ
میں کا تُھری کروں بڑائی		موسے پلٹو دیو نہ جائی

لے پران پیارِیو جو میں برہما جی کی عمر تک یہاں رہ کر ایک ایک گوپی کی سیوا جنم بھر کروں تو بھی تم سے اُورِن نہیں ہو سکتا اس لیے میں تمہارا رِنیا ہوں۔

دوہا

اب تم رہو اُداس مت من میں کرو ہُلاس		مہا راس اب ساج کے پورن کرہوں آس

ادھیائے تینتیسواں

شری کرشن جی کا گوپیوں کے ساتھ مہاراس کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب شیام سُندر نے یہ بچن پریم بھرا ہوا کہہ کر گوپیوں کو دھیریہ دیا تب سب ورجبالا بڑی خوشی سے شیام سُندر کا ہاتھ پکڑ کر ناچنے لگیں اتنی کتھا سُن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے مہاراج راس لیلا میں جب گوپی کا ہاتھ مُرلی منوہر پکڑے تھے اُس کا بدن موہن پیارے کے بدن سے اسپرش ہوتا تھا اور سب گوپیوں کی کامنا کس طرح پوری ہوئی شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پربرہم پرمیشور کی لیلا کو کوئی نہیں جان سکتا مُرلی منوہر نے دو دو گوپی کے بیچ میں ایک ایک روپ اپنا پرکٹ کر کے داہنے اور بائیں ہاتھ میں دونوں گوپیوں کا ہاتھ پکڑے منڈل باندھ کر راس لیلا کی تھی لیکن اُن کی مایا سے سب گوپیاں بہت روپ دھارن کرنے کا حال نہ جان کر یہ جانتی تھیں کہ راس بہاری ہمارے ہی ساتھ ناچتے ہیں اور اُس آنند روپی ناچ میں ہاتھ اور پاؤں کی ٹھوکر دے کر بدن سے بدن رگڑنا اور بھونہہ مٹکا کر کٹاکش کرنا اور گردن ٹیڑھی کر کے کنڈل ہلانا جو باتیں راس اور وِہار میں چاہئیں وہ سب مُرلی منوہر گوپیوں کے ساتھ اور گوپیاں مُرلی منوہر کے ساتھ کرتی تھیں اُس وقت شوبھا شیام سُندر کی کیسی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے سُنہلی دانوں کی مالا میں نیل مَنِ رہتا ہے اور ناچنے سے شیام سُندر کے کانوں کا کُنڈل کیسا اچھا لگتا تھا کہ جیسے شیام گھٹا میں



راس لیلا

(کاپی رائٹ محفوظ)

بجلی چمکتی ہے اُس وقت. برہماجی اور مہادیوجی آدک دیوتا اور رشیشوروں نے پرمیشور کا دھیان چھوڑ دیا اور اُس لیلا کا سُکھ دیکھنے کے واسطے اپنی اپنی استریوں سمیت ومانوں پر بیٹھکر ورندابن میں آئے اور آکاش سے شیام سُندر اور گوپیوں پر پھول برسا کر وِرجبالاؤں کے بھاگیہ کی بڑائی کرنے لگے اور گندھربوں نے بہت طرح کا باجا بجاکر گانا شروع کیا اور دیوکنیا اور اپسرا اس لیلا کی شوبھا دیکھتے ہی کام روپی مد میں ایسی اچیت اور موہت ہوگئیں کہ اُن کی کمر کا گھونگھرو کھُل کر گر پڑا اور تن من کی سُدھ جاتی رہی۔

	دوہا	
دیوراج شوبھت سرس اندرانی کے سنگ		ماکھن پربھ کے درش کو ہنست نین سب انگ

چندرما اور تارا گن وہ آنند دیکھتے ہی تصویر کی طرح کھڑے ہو گئے اور اُن میں آگے چلنے کی سامرتھ نہیں رہی اور چندرما نے خوش ہو کر اپنی کرن سے راس منڈل پر امرت برسایا چندرما کے کھڑے رہنے سے وہ رات چھ مہینے کے برابر ہوگئی لیکن کرشن بھگوان کی مہما سے رات بڑھنے کا حال کسی نے نہیں جانا اس رات کا نام سنسار میں پریم رات پرکٹ ہوا اسے راجہ ناچنے کی محنت سے گوپیوں کے مُنھ پر پسینہ نکل کر بکھرے ہوئے بالوں میں کیسا اچھا لگتا تھا جیسے کالے کالے سانپ اُوس کی بوند چاٹنے آئے ہیں اُس وقت شیام سُندر اپنے پیتامبر سے ان کا پسینا پوچھ دیتے تھے اور گوپیاں ناچتے ناچتے تھک کر رسک وِہاری کا ہاتھ پکڑے ہوئے زمین پر بیٹھ جاتی تھیں لیکن ناچنا تال اور سُر کا نہیں بگڑتا تھا کوئی گوپی اپنا ہاتھ موہن پیارے کے سر اور کندھے پر رکھ کر کہتی تھی کہ ناچتے ناچتے میرا پانوں دُکھنے لگا ذرا سُستا کر پھر ناچوں گی کوئی ورجبالا موہن پیارے کی مالا چوم کر کہتی تھی کہ اے پران ناتھ تمھارے گلے میں یہ ہار بہت سُندر معلوم ہوتا ہے اور کوئی ورجبالا گھومتے گھومتے تھک کر شیام سُندر کے گلے سے لپٹ کر کہتی تھی کہ میں تمھارے شرن آئی ہوں مجھے کبھی اپنے چرنوں سے الگ مت کرنا اور کوئی سکھی موہن پیارے کے ہاتھ سے کمل کا پھول چھین کر اُن سے کہتی تھی کہ میرے کلیجے پر ہاتھ دھر کر دیکھو کہ کیسا دھڑکتا ہے آٹھوں پہر تم میرے ہردے میں بستے ہو اس لیے ڈرتی ہوں کہ کلیجا دھڑکنے سے تم کو کچھ دُکھ نہ پہنچے۔

	دوہا	
نکھ سکھ سے بھوشن سجے وِرج بھوشن کے ہیت		گان کرت اتی چاہ سے نرتت اتی چھب دیت

اتنی کتھا سُنا کر شُکدیوجی بولے کہ اے راجہ اسی طرح بانکے وِہاری گوپیوں کے ساتھ بہت طرح کا باجا بجاکر چھ راگ اور چھتیس ۳۶ راگنی الاپ کر راس اور وِلاس کرتے تھے اور کبھی وَنشی میں بہت طرح کی اُپج بجا کر من گوپیوں کا اپنی طرف موہ لیتے تھے اس آنند روپی ناچ میں گوپیاں کا مدیو کے مد میں ایسا موہت ہوگئیں کہ اُن کو اپنے تن اور من کی کچھ سُدھ نہیں رہی کبھی گھومتے وقت آنچل گوپیوں کا اُڑ جاتا تھا تو چھاتیوں کی سُندرتائی دیکھ کر دیوتا لوگ موہت ہو جاتے تھے اور کبھی ناچتے وقت شیام سندر کا مکٹ کھل کر گرنے لگتا تھا تب گوپیاں

اپنے ہاتھ سے اس کو باندھ دیتی تھیں اور کبھی موتیوں کا ہار گوپیوں کے گلے سے ٹوٹ کر گر پڑتا تھا اور بن مالا
شیام سندر کی کھل کر گر پڑتی تھی اُس کے اُٹھانے کی خبر کوئی نہیں رکھتا تھا کوئی سکھی مُرلی منوہر کے ساتھ گا کر
ایسا سُر ملاتی تھی کہ راس وہاری اُس کے گانے سے مُرلی بجانا بھول جاتے تھے۔

دوہا

ماکھن پربھ گھن شیام سنگ سُندروہت کی بام	دامن جیوں شوبھت مہا نرتت گت ابھرام
نرتت تہاں ہلاس سوں ماکھن پربھ سُکھ راس	آس پاس بنتا بسے سبھگ سُباس نواس

اے راجہ جس طرح لڑکا اپنا منھ درپن میں دیکھ کر بھول جاتا ہے اُسی طرح سب ورجبالا راگ اور رنگ کے
نشے میں موہت ہو کر اپنا گہنا اور کپڑا ایک دوسرے پرنچھاور کرتی تھیں اُس وقت راگ۔ اور راگنی کا ایسا سماں
بندھا تھا کہ جس کو سُن کر جمنا جی کا جل بہنے سے تھم رہا اور ہوا چلنے سے ٹھہر گئی اور برش اور پکشی آدک اُس بن کے
وہ لیلا دیکھ کر ایسا موہت ہوئے کہ چرنا اور اُڑنا بھول کر تصویر کی طرح کھڑے ہو گئے موہن پیارے اور رادھا
پیاری جو بیچ میں ناچتے تھے اُن کی سندرتائی پر سب ورجبالا بلائیں لیکر آپس میں خوش ہوتی تھیں اُس وقت
ایک گوپی نے آپ نندجی بن کر دوسری گوپی کو برکھبھان بنایا اور شری کرشن جی کا بواہ شری رادھاجی سے
کر سمدھیوں کی طرح آپس میں ششٹاچار کیا اور شیاما کے ہاتھ میں کنگن باندھ کر شیام سُندر سے کہا کہ اسکو
کھولو جب کہ وہ کنگن شیام سُندر سے نہیں کھلا تب سب ورجبالا ہنسنے لگیں اور شری رادھا کرشن کی وہ جوڑی
پوجا کر کے بولیں۔

دوہا

تہاں نندنندن لاڈلی شری۔ برکھبھان کُمار	دولہا دلہن راجہیں شوبھا اَمِت اَپار

سورٹھا

دولہا نندکمار دلہن شری رادھا کنور	سنتن پران ادھار اچل رہے جوڑی سدا

اے راجہ یہ چرتر دیکھ کر شری شیاما شیام بہت خوش ہوتے تھے اور ناچتے وقت گوپیوں کے بدن سے جو
پھول ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے تھے اُن پر رشیشور اور منیشور لوگ بھونرے کا روپ رکھ کر راس لیلا کا سُکھ دیکھنے کے
واسطے گونجتے تھے اور گوپیوں کے گھونگھرو اور کردھنی اور پازیب کی آواز سُن کر وہ بھونرے اُڑنا بھول گئے اتنی
کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ کسکی سامرتھ ہے جو گوپیوں کے بھاگیہ کی بڑائی کر سکے اَنت سے اُن سب
گوپیوں نے آپ مکت پاکر تین تین پیڑھی اپنے ماتا اور پتا کی مکت کر دیں اور پرماتما پُرش نے اپنے
بھگتوں کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے ورجبالا روپ جو آتما ہے یہی راس لیلا کر کے جیسا سُکھ اُن کو دیا
اس سُکھ کا حال کہا نہیں جاسکتا جس طرح لڑکا نادان آئینہ میں اپنا منھ دیکھ کر اپنی پرچھائیں سے کھیلتا
ہے وہی حال شیام سُندر نے کیا جب بدن کے اسپرش سے گوپیوں کے بدن کا چندن اور کیسر موہن پیارے
کے بدن اور بیجنتی مالا میں لگ جاتا تھا تب موہن پیارے گوپیوں سے کہتے تھے کہ میں نے کیسر اور چندن

نہیں لگایا ہے یہ سب تمھارے بدن کا میرے بدن میں لگ کر خوشبو دیتا ہے جب گوپیاں ناچتی اور کودتی ہوئی گر پڑتی تھیں تب ورندابن وہاری بہت روپ سے ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس کھینچ لیتے تھے دیوتا لوگ وہ سُکھ دیکھ کر ڈاہ کی راہ سے کہتے تھے کہ اے کرشن بھگوان ہمارا بھی جنم ورندابن میں دیتے تو تمھارے ساتھ راس لیلا کر کے اپنا جنم سپھل کرتے۔

	دوہا	
دھن ورندابن دھنیہ سُکھ دھنیہ شیام دھن راس		دھن دھن موہن گوپکا نِت نو کرت ہُلاس

اے راجہ پریکشت راس لیلا کرتے کرتے موہن پیارے کے من میں کچھ ایسی ترنگ آئی کہ سب گوپیوں کو ساتھ لے جا کر ہا گنے کی گرمی مٹانے کے واسطے یمنا جل میں بیٹھ گئے جس طرح متوالا ہاتھی ہتھنیوں کو ساتھ لے کر جل وہار کرتا ہے اُسی طرح الگ الگ روپ رکھ کر شری رادھا آدک گوپیوں سے جل وہار کیا۔

جب ناچنے اور جاگنے کی گرمی اسنان کرنے سے مٹا کر یمنا جل سے باہر نکلے تب جوگ مایا نے سب ورجبالا اور انیک روپ شیام سندر کے پہرنے کے واسطے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا وہاں لا کر ڈھیر کر دیا اور سب پہن کر اور عطر آدک سُگندھ سب کے بدن میں لگا کر ایک ایک گجراسب کے گلے میں ایسا پہنا دیا کہ جس کے پھول کبھی نہ کُمھلاویں جب ورندابن وہاری شیاما آدک گوپیوں کو سنگ لے کر بن وہار کرنے لگے تب دیوتوں نے اُن پر پھول برسائے اور اُن کی اُتاری ہوئی گیلی دھوتیاں آپس میں پرساد کی طرح ٹکڑا ٹکڑا بانٹ لیا جب بن وہار کر چکے تب شیام سُندر نے گوپیوں سے کہا کہ اسنان کرنے سے تمھاری تھکن مٹ گئی اب چار گھڑی رات باقی ہے اپنے اپنے گھر جاؤ یہ بات سُنتے ہی سب ورجبالا اُداس ہو کر بولیں کہ اے ورجناتھ تمھارے چرن چھوڑ کر اپنے گھر کیسے جاویں ویکنٹھ ناتھ نے کہا کہ جس طرح جوگی اور رشیشور لوگ میرا دھیان کرتے ہیں اسی طرح تم لوگ بھی انتہ کرن میں میری یاد رکھو تو آٹھوں پہر تمھارے پاس میں بنا رہوں گا یہ بات سُن کر سب ورجبالا من کو دھیریہ دے کر شیام سندر سے بدا ہوئیں اور اپنے اپنے گھر آئیں اور گھر والوں کو سویا ہوا دیکھنے اور اپنی منو کامنا پانے سے بہت خوش ہوئیں اور پرمیشور کی مایا سے یہ بات اُن کے گھر والوں نے نہیں جانی کہ ہماری استریاں رات کے وقت کہاں باہر گئی تھیں اسلئے موہن پیارے سے کسی گوال نے کچھ بُرا نہیں مانا اس طرح شری نندلال جی گوپیوں کے ساتھ کبھی راس لیلا اور کبھی بن وہار کرتے تھے اتنی کتھا سُن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے مُنی ناتھ ایک سندیہہ مجھ کو ہوا ہے وہ مٹا دیجے کہ شری کرشن جی نے پرتھوی کا بھار اُتارنے اور دھرم بڑھانے کے واسطے اوتار لیا تھا اُنھوں نے وید اور شاستر کے خلاف پرائی استریوں کے ساتھ کیوں وہار کیا یہ بات سن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ میں تم سے پہلے گوپیوں کے جنم لینے کا حال کہہ چکا ہوں کہ وہ سب وید کی رچا تھیں اور شری لکشمی جی نے شری رادھا مہارانی کا اوتار لے کر شری کرشن مہاراج کے ساتھ سنسار میں لیلا کی تھی اس لئے اُن کو شری کرشن مہاراج سے الگ نہ سمجھنا چاہیے اور جو بہت سے

روپ شری کرشن جی کے گوپیوں کے پاس تھے اس بات کی مہما کوئی نہیں جان سکتا اور جس کام میں عقل کا دخل نہ ہو اس بات میں عیب لگانا نہ چاہیئے زہر کھانا شری مہادیو جی ہی کا کام ہے دوسرے کو ایسی سامرتھ نہ تھی جو اُس زہر کی گرمی کو سہہ سکتا پرمیشور نرگن روپ سنساری باتوں سے کچھ کام نہیں رکھتے اس لیے اُن کو دوش لگانا ادھرم ہوتا ہے اور وید شاستر کا بچن سچ مان کر اُسی کے مطابق کرنا چاہیئے اور وکنٹھ ناتھ کی لیلا میں سندیہہ کرنا اُچت نہیں ہے اور جن پرمیشور کے نام لینے اور دھیان کرنے سے بڑے بڑے جوگی اور مُنی لوگ کرتارتھ ہو جاتے ہیں اُن آدپرش پرمیشور کو آدمی سمجھ کر عیب لگانا بڑا پاپ ہے جس طرح آگ میں ناپاک چیز بھی جلنے سے پاک ہو جاتی ہے اُسی طرح سمرتھ لوگ کیا نہیں کرتے اور یہ سب لیلا پرمیشور نے سنساری جیوؤں کو بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے سنسار میں کی تھی جس کے پڑھنے اور سُننے سے کلجگ واسی لوگ مکت پاویں اور وہ پربرہم پرمیشور اپنے سکھ کے واسطے کچھ نہیں کرتے کوئی ان کا بھجن اور اسمرن کر کے جس چیز کی چاہنا رکھتا ہے اُس کا منورتھ پورا کر دیتے ہیں یہ سوبھاؤ اُن کا ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور سنساری بیوہار سے رہت ہو کر سب چیزوں میں موجود رہتے ہیں گیان ملے بنا کسی کو دکھلائی نہیں دیتے اور گوپی ناتھ کا یش گانے والے آدمی پرم پد کو پہونچتے ہیں اور شری کرشن کی کتھا سُننے کا پھل سب تیرتھوں کے اشنان کرنے کے برابر ہوتا ہے اور ورجبالاؤں کے جو پت تھے اُن کے بدن میں بھی شری کرشن جی ہی کا پرکاش تھا اس لیئے سب گوپیوں کا پت شری کرشن جی ہی کو سمجھنا چاہیے اور یہ پنچ ادھیائی کی کتھا کہنے اور سننے والے جو سب پاپوں سے چھوٹ کر مکت پدارتھ پاتے ہیں پرمیشور کی کتھا میں کسی بات کا سندیہہ نہ رکھ کر وید اور پُران کا بچن ماننا چاہیے۔

دوہا

موہن میں اچرج بڑو تم سا گیانی ہوے
ماکھن پربھ کی کتھا میں بھرم مان ہے سوے

اے پریکشت آج سے ایسا سندیہہ چت میں کبھی مت لانا اگیان آدمی کو کیا سامرتھ ہے جو پرمیشور کے کاموں میں اپنی بدھ ملا سکے۔

دوہا

ماکھن پربھو گوپال کی لیلا پرم پُنیت
بھاگیہ اُدے جگ میں وہی جو سُن ہے کر پریت

ادھیائے چونتیسواں [۳۴]

نندجی کی آدھی ٹانگ کو اجگر سانپ کا نگل جانا

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جس طرح شری کرشن نے سدرشن نام ودّیادھر کو سانپ کی یونی سے اُدھار کیا اور شنکھ چوڑ نام دیتیہ کو مارا اُس کی کتھا کہتے ہیں سُنو۔ نندجی نے ایک دن سب گوال اور گوپیوں سے کہا کہ ہم نے شری کرشن جی کے پیدا ہونے پر یہ مانتا مانی تھی کہ جب موہن پیارا بارہ برس کا ہوگا

تب میں اپنے سب ذات بھائیوں اور باجے گاجے سمیت جا کر امبکا دیوی کی پوجا کروں گا سو اب مہارانی کی کرپا سے یہ دن مجھے دیکھنے کو ملا اس لئے سب کو چل کر اُن کی پوجا کرنا چاہیے یہ بات سنتے ہی سب خوش ہو گئے تب ایک دن نند اور یشودا اور کرشن اور بلرام اور گوپی اور سب چھوٹے بڑے ساتھ مل کر بڑی خوشی سے گاتے بجاتے چلے اور دودھ دہی میوا مٹھائی پکوان آدک پوجا کا سامان گاڑی اور بیلوں پر لدوائے ہوئے سرسوتی کنارے پہونچ کر اسنان کیا اور پروہت کو بلا کر ودھ پوروک دیوی جی کی پوجا کی اور ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے امبکا ماتا تمھاری کرپا سے میری منو کامنا پوری ہوئی پھر نند جی نے بہت گئوویں ودھ پوروک اور سونا آدک دان دے کر ہزاروں برہمنوں کو اچھی طرح بھوجن کرایا اُس دن شری مہادیو جی بھی دیوتوں سمیت وہاں درشن کرنے کے واسطے آئے تھے جب پوجا اور پرکرما کرنے اور براہمن کھلانے میں سب دن بیت کر شام ہو گئی تب نند جی آدک سب لوگ برت رکھ کر رات کو وہاں سو رہے۔

دوہا

ایسی ودھ سوئے سبے سُدھ نہ رہی تن ماہنہ		بار مبار پکار تے تب ہوں جاگت ناتہہ	

سو اے راجہ اُسی نیند میں جب آدھی رات کو ایک بڑا اجگر سانپ آ کر نند جی کی آدھی ٹانگ نگل گیا اور انھوں نے جاگ کر اپنے کو موت کے مُنھ میں پھنسے دیکھا تب شری کرشن جی کو رکشا کے واسطے پکارا نند جی کی آواز سُنتے ہی سب گوال بال اور گوپیوں نے اُٹھ کر چراغ لا کر دیکھا تب معلوم ہوا کہ ایک اجگر نند کی آدھی ٹانگ نگلے ہوا پڑا ہے یہ حال دیکھتے ہی وہ لوگ جلتی ہوئی لکڑیوں سے اُس سانپ کو مارنے لگے اُس نے نند جی کا پاؤں نہیں چھوڑا تب سب نے ہار مان کر شری کرشن جی کو جگایا جب کرشن بھگوان نے لڑکوں کی طرح آنکھ مَلتے ہوئے اُٹھ کر جیسے اپنے بائیں پاؤں کا انگوٹھا اُس سانپ کو چھوا دیا ویسے اُس اجگر نے نند جی کا پاؤں چھوڑ دیا اور جھائی لے کر آدمی کی صورت بہت سُندر گہنا اور کپڑا پہنے ہوئے راجوں کی طرح ہو گیا اور شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو کر استُت کرنے لگا یہ حال دیکھ کر نند جی آدک سب گوپ اور گوپیوں نے بڑا تعجب مانا تب شیام سُندر نے اُس آدمی سے پوچھا۔

دوہا

تم سوروپ سُندر مہا اُپما کہی نہ جائے		سرپ روپ کاہے دھریو ہم سے کہو بجھائے	

یہ بات سُنتے ہی وہ ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے ویکنٹھ ناتھ آپ انترجامی ہیں آپ سے کوئی بات چھپی نہیں لیکن آپ کی آگیا سے اپنا حال کہتا ہوں سُنیئے کہ میں سُدرشن نام ودیادھر ہنس پور کا رہنے والا اپنی دولت اور سُندرتائی اور بُدھ کے ابھمان سے اپنے سامنے کسی کو کچھ مال نہیں سمجھتا تھا اور دیوتا لوگ بھی میرا آدر بہت کرتے تھے ایک دن میں وِمان پر بیٹھ کر سیر کرنے کو نکلا جب راہ میں انگرا رشیشور کا کروپ جو کُبڑے تھے دیکھ کر مجھ کو ہنسی آئی اور میں ہنسی کی راہ سے کئی مرتبہ اپنا وِمان اُڑاتا ہوا اُن پر سے گیا تب رشیشور وِمان کی

پرچھائیں اپنے اوپر پڑنے سے کرودھت ہوئے اور مجھ کو یہ شاپ دیا کہ تو اجگر سانپ ہو جا۔ جب یہ شاپ سُن کر میں نے اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے بہت وِنتی کی تب اُنھوں نے کہا کہ میری بات پھر نہیں سکتی ہے کچھ دنوں میں شری کرشن بھگوان کے چرن چھو جانے سے تجھ کو پھر وِدّیا دھر کا بدن ملے گا سو ہے مہا پربھو میں تبھی سے آپ کے چرنوں کی اِچھا رکھتا تھا اسی واسطے میں نے آج نندجی کا پاؤں پکڑا جس میں مجھ کو آپ کا درشن ملے آپ نے دیا کی راہ سے مجھ کو درشن اپنا دے کر کرتارتھ کیا جن چرن کمل کا درشن شری برھماجی اور شری مہادیوجی اور اندر آدک دیوتاؤں کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا اُن چرنوں کو انگم اِیشیشور کے پرتاپ سے چھو کر میں کرتارتھ ہوا

	دوہا	
تاہ شاپ کیسے کہوں وہ تو بھئی اشیش		جیہہ پرتاپ جگدیش کے پگ لاگے مم شیس

اس لیے اُن رِشیشور کے اُپکار سے میں جنم بھر اُرِن نہیں ہو سکتا کس واسطے کہ اُنھوں نے بُرائی کے بدلے میرے ساتھ بھلائی کی تھی جو اچھے لوگ ہیں وہ کسی کی بُرائی نہیں چاہتے یہ استُت اور دنڈوت کر کے وہ وِدّیا دھر وِمان پر بیٹھ کر اپنے لوک کو چلا گیا تب وِرِجباسی لوگوں نے تعجب مان کر یہ یقین کر کے جانا کہ شری کرشن جی پربرھم پرمیشور کے اوتار ہیں پراتہ سے نند آدِک گوپ اور گوپیاں امبکا دیوی کا درشن کر کے اپنے اپنے گھر گئے اے راجہ ایک دن شیام اور بلرام چاندنی رات میں وِرجبالاؤں کے ساتھ راس اور وِلاس کر کے بانسری بجاتے تھے شیام سندر نے مُرلی کی دھوَنی سے وِرجبالاؤں کا من ایسا موہ لیا کہ سب گوپیاں بانسری کی آواز پر موہت ہو کر شیام سُندر کے پیچھے پیچھے اس طرح گاتی پھرتی تھیں کہ جس طرح پرچھائیں ساتھ نہیں چھوڑتی اُس وقت گوپیوں کا چت ایسا اُچیت ہو گیا کہ اپنے بدن اور کپڑے کی سُدھ اُن کو کچھ نہیں رہی تھی اُسی وقت یکایک شنکھ چور نام یکش کبیر دیوتا کا سیوک بڑا زبردست اور تیز اور ترِناورت آدِک دیتوں کا مِتر جس کے سَر میں بہت قیمتی مَنِ تھی گھومتا ہوا وہاں آیا اُس نے کیا دیکھا کہ شیام و بلرام بانسری بجا رہے ہیں اور وَنشی کی دھوَن پر سب وِرجبالا موہت ہو رہی ہیں یہ خوشی اُس سے دیکھی نہیں گئی اس لیے کچھ گوپیوں کو اپنے کمند میں پھنسا کر اُتّر طرف لے چلا جب تک بانسری کی دھوَن گوپیوں کے کان میں پہونچتی رہی تب تک وہ ایسی اچیت تھیں کہ اُن کو اپنے پھنسنے کی کچھ خبر معلوم نہیں ہوئی جب دور تک کھینچ لے جانے سے اُن کو وَنشی کی آواز نہیں سُن پڑی تب وہ سب چیتنیہ ہو کر آپ کو کمند میں پھنسی دیکھتے ہی چلانے لگیں۔

	چوپائی		
	کرشن کرشن کر ٹیرن لاگیں بیگ آئے سُدھ لیو ہماری		بھورن برھم پریت رس پاگیں ہے بھگونت سنت ہتکاری

یہ دِین بچن سنتے ہی شیام اور بلرام نے دو درخت اُکھاڑ لیے اور جس طرح سنگھ ہاتھی کے مارنے کے واسطے جھپٹتا ہے اُسی طرح دونوں بھائی دوڑ کر گوپیوں کے پاس جا پہونچے اور پکار کر کہا کہ اب تم لوگ

کچھ چنتا مت کرو۔

دوہا

شنکھ چوڑ سر چور کر تم کو لیت چھڑائے	تمھرے کرُنا بچن سُن میں آیو ہوں دھائے

لگیں جب اُن کی للکار سنتے ہی گوپیوں کو چھوڑ کر بھاگا تب شیام سُندر نے گوپیوں کی رکشا کے واسطے بلرام جی کو وہاں چھوڑ دیا اور آپ ہوا اور بجلی کی طرح دوڑ کر شنکھ چوڑ کو ایسا مُکا مارا کہ وہ مر گیا تب مُرلی منوہر نے اُس کے سر کا منی نکال کر بلرام جی کو دے دیا اور گوپیوں کو ساتھ لے کر آنند سے اپنے گھر آئے اسی طرح شری کرشن جی ہر روز نئی نئی لیلا کر کے وِرِندابن واسیوں کو سُکھ دیتے تھے۔

ادھیائے پینتیسواں

گوپیوں کے بِرہ کی کتھا

شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت ایک دن شری کرشن جی نے گوالوں کے سنگ گئو چراتے وقت وِرندابن میں وَنشی بجا کر ایسا راگ اور راگنی گایا کہ جس کی دھوَن سُنتے ہی برھما آدک دیوتا اپنی اپنی استریوں سمیت موہت ہو گئے جیسا راگ اور راگنی وَنشی میں شیام سُندر گاتے تھے ویسا گانا شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور نارد جی وغیرہ کسی سے نہیں بن پڑتا تھا اور شری رادھا جی آدِک وِرجبالا اپنے پریوار والوں کے ڈر سے موہن پیارے کے پاس بن میں نہ جا کر ہر روز اُن کے بِرہ میں ویاکُل رہتی تھیں اور گھر میں ایک ساعت من اُن کا نہیں لگتا تھا اس لئے اپنا اپنا غول باندھ کر کچھ وِرجبالا راہ میں اور کوئی جھنڈ یشودا جی کے پاس کوئی غول گاؤں میں بیٹھ کر موہن پیارے کی یاد اور چرچا میں دن اپنا کاٹتی تھیں اُن میں کوئی وِرجبالا سوریہ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنتی کر کے کہتی تھیں کہ مہاراج تم جلدی ڈوب جاؤ تو شام کے وقت موہن پیارے گھر پر آویں تو میں اُن کا روپ رس آنکھوں کی راہ سے پی کر اپنے کلیجے کی تپن بجھاؤں اور بعض گوپی شیام سُندر کی سُندرتائی وَرنن کر کے ان کے دھیان میں اچیت ہو جاتی تھیں اور کوئی وِرجبالا نندلال جی کا یش گا کر من اپنا خوش کرتی تھیں اور بعضی گوپی موہن پیارے کے وِرہ میں گھبرا کر رونے لگتی تھیں تب گیان وان گوپیاں اُنکو سمجھا کر کہتی تھیں کہ سنو پیاریو اس گھبرانے اور رونے سے کیا ملے گا اچھی بات یہی ہے کہ ہم لوگ من ہرن پیارے کے اسمرن اور چرچا میں دن اپنے کاٹیں جب سب وِرجبالا یہ بات مان کر شری کرشن جی کے بال چرتر کی چرچا کرنے لگیں تب ایک گوپی بولی کہ اے سکھیو وَنشی کا بڑا بھاگیہ سمجھنا چاہیئے جو شیام سُندر کے اونٹوں سے لگی رہتی ہے اور موہن پیارے اپنا ہاتھ اس میں لگا کر ایسی اُونچ نکالتے ہیں کہ جس کی آواز سننے سے کسی جیو کا چت ٹھکانے نہیں رہتا چاہے وہ جیو چیتنیہ ہو یا جڑ ہو سب موہت ہو جاتے ہیں۔

	دوہا	
جا رس کو ہم تپ کیو کھٹ رت سب ورجبام		سو رس مرلی لیت اب سہجے وش کر شیام
	سورٹھ	
گاوت میٹھی تان مرلی سنگ ادھرن دھرے		اب جا کے وش کانہہ اور ن وش وہ کر رہی

دوسری سکھی نے کہا کہ کس واسطے ونشی کی ایسی بڑائی نہ ہو جس کا ہاتھ وکنٹھ ناتھ پکڑیں وہ تینوں لوک کا مالک ہو سکتا ہے آدمی کی کیا سامرتھ ہے جو ونشی کی دھن سنکر اچیت نہ ہو جائے اس کی آواز پر برہما جی آدک دیوتا اور شیش وغیرہ لوگ موہت ہو کر یہ اچار کھتے ہیں کہ جو ہم لوگوں کو بھی پرمیشور ورندابن میں منشیہ کا جنم دیتے تو آٹھوں پہر شیام سندر کا درشن کرتے اور مرلی سننے سے خوش ہو کر شن بھگوان کے چرنوں کے دھور اپنے سر اور آنکھوں میں لگاتے اور اسی طرح دیوتوں کی استریاں اپنے پت کے ساتھ رہنے پر بھی اس ونشی دھون پر موہت ہو جاتی تھیں۔

	دوہا	
ما کھن پر بُہ کی بانسری سرو نن سدا سہائے		جا کی دھون سنکے بسے نر من رہت لبھائے

دوسری سکھی بولی کہ جو آدمی اور دیوتا گیان وان ہیں وہ بانسری کی دھون پر موہت ہو گئے تو کون بڑی بات ہے اس مرلی کی آواز سنتے ہی پشو اور پکشی چرنا اور پاگر کرنا اور اڑنا بھول کر اس طرح تصویر کی طرح کھڑے رہ جاتے ہیں کہ کسی سے بھڑکتے بھی نہیں۔

	دوہا	
ایک سکھی یا بدھ کہے سُر نر کی مت سُدھ		پشو پکشی وش ہوت ہیں جنکے سُدھ نہ بُدھ

دوسری سکھی نے کہا کہ اے پیار یو اس مرلی کی آواز میں ایسا گن ہے کہ کوئی کیسے ہی سوچ میں بیٹھا ہو سنتے ہی خوش ہو جاتا ہے۔

	دوہا	
پھر بیئے یا کے سنگ لگ لوک لاج گھر تیاگ		جب جب یہ جہاں باجہی موہن کے مکھ لاگ
	سورٹھ	
اگر ہے نانا رنگ یہ جانت ٹونا کچھو		یا مرلی کے سنگ دیکھو ہر کیسے بھئے

دوسری ودیہ جالا نے کہا کہ یہ بانسری بڑی چتر گننی ہے جس وقت شری کرشن جی کو کسی کی چاہنا ہوتی ہے اس وقت وہ بانسری بجا کر اسے اپنے پاس بلا لیتے ہیں اور یمنا جل مرلی کی آواز سن کر بورا جاتا ہے اسی واسطے لہر کی بیڑیاں اس کے پاؤں میں پڑی ہیں اور درختوں کی ڈالیاں جو نیچے اوپر لپٹی رہتی ہیں

وہ بھی وَنشی کی دھونِ سُن کر اچرت ہوگئی ہیں نہیں تو چیتنیہ آدمی کسی سے نہیں لپٹتا اور کمل کا پھول بھی اُسی آواز پر موہت ہوکر متوالوں کی طرح آٹھوں پہر اپنا سر ہلایا کرتا ہے اور بادل بھی اُسی کی دھونِ پر موہت ہوکر برہی لوگوں کی طرح رو کر آنکھوں سے پانی برساتا ہے۔

	سورٹھ	
ہر کو کر وَش ماتہہ مُرلی لُوٹت اُدھر رس		اُر ڈر مانت نا نہہ ہم سب تے بولت نِٹھر

دوسری گوپی بولی کہ میں جانتی تھی کہ شیام سُندر کیول لڑکپن کے کھیل میں بڑے ہوشیار ہیں لیکن اب مجھ کو معلوم ہوا کہ گانے اور بجانے میں بھی کوئی اُن کی برابری نہیں کر سکتا دوسری ورجبالا نے کہا کہ شری برھما جی اور شری مہادیو جی آدک دیوتا اور بڑے بڑے رِشیشوروں اور گیانیوں کا بھی دھیان وَنشی سُن کر اس طرح چھوٹ جاتا ہے جس طرح کوئی نیند سے چونک اُٹھے دوسری گوپی بولی کہ یہ مُرلی ہماری سَوت شیام سُندر کو ایسی پیاری ہے کہ دن رات اُس کو اپنی چھاتی سے لگائے رہتے ہیں پچھلے جنم میں مُرلی نے بڑا بھاری تپ کیا تھا جس کے پرتاپ سے موہن پیارے کو اپنے وَش کر لیا ہے۔

	دوہا	
جیسے ہینگے ہر نِٹھر وَنشی بھئی سہائے		اب مُرلی اور شیام کی جوڑی ملی بنائے
	سورٹھ	
میٹت نہ پچھلے داگ جو وش کر پایو پیا		دھن دھن مُرلی بھاگ اب گربت اُدھرن چڑھی

دوسری سکھی نے کہا کہ اے پیاریو مُرلی کا کیا اپرادھ ہے یہ سب کٹھورتائی نند کشور کی سمجھنا چاہئیے کہ اُنھوں نے پریت ہماری چھوڑ دی اور نیچ ذات وَنشی کو اپنی رانی بنا کر رکھا ہے دوسری ورجبالا بولی کہ مُرلی بانس کے بدن میں جنم پا کر ایک پاؤں سے کھڑی رہی برسات اور گرمی اور جاڑے کا دُکھ اپنے اوپر اُٹھا کر پرمیشور کا تپ کرتی رہی پھر اپنا پور پور کٹوایا اور آگ کی گرمی سہہ کر اپنے بدن میں چھید کرایا اتنا دُکھ اُٹھا کر ترلوکی ناتھ کو اپنے وَش کر پایا ہے اسی سے تینوں لوک کے جیو اُس کی آواز سُن کر موہت ہو جاتے ہیں ہم لوگوں کو کیا سامرتھ ہے جو اُس کی بڑائی یا برابری کر سکیں جب اس کے برابر تم لوگ بھی تپ کروگی تب موہن پیارے تمھارے ساتھ بھی ویسی ہی پریت کریں گے اُن کا ملنا سہج مت سمجھو دیکھو جب گوپیوں نے بھی شیام سُندر کے ملنے کے واسطے برت کیا تب اُنھوں نے ہمارے واسطے چیر چھپا کر ہم کو ننگی دیکھا تھا یہ اپنے اپنے بھاگ کا پھل ہے۔

	دوہا	
مُرلی کی سرمت کرو کہو ہمارو مان		دھن دھن واہ بکھانیئے سُن واکو لش کان
	سورٹھ	
رہی بشو بھر جیت موہن مُکھ لگ بانسری		بنظت سکل شرت نیت ریت چلاوت آپ ہی

دوسری گوپی نے کہا کہ مُرلی سے پریت رکھنے میں ہمارے واسطے بھی اچھا ہے اور اس کے ساتھ ویر کرنے میں کچھ پھل نہیں ملے گا اس لئے ونشی کی ڈاہ کرنا نہ چاہیئے ہم لوگ موہن پیارے کے ساتھ لڑکپن سے پریت رکھتی ہیں اُن کے اسمرن اور دھیان کرنے سے تمھارا کام بھی پورا ہوگا۔

	سورٹھا	
ہم کو ہے یہ آس وہ ہیں انتریامی ہر	کرہیں نہیں نراس اُر انتر کی جان کے	

دوسری ورجبالا بولی ونشی شیام سندر کے اونٹھوں کا امرت پی کر امر ہوگئی ہے اسی واسطے اپنا بول سناکر ہم لوگوں کو گیان سکھاتی ہے یہ بات سُنتے ہی رادھا پیاری شری کرشن جی کے ورہ ساگر میں ڈوب کر رونے لگی تب دوسری گوپی نے کہا کہ اے پیاری تم اُداس مت ہو موہن پیارے تمھارے اوپر موہت ہو کر تمھارا نام بانسری میں بجاتے ہیں اور تم رانی ہو مُرلی تمھاری داسی ہے ہم لوگ برتھا بانسری کو سوت جان کر اُس سے بَیر رکھتی ہیں مُرلی دھر نے مُرلی کو سب گُن ندھان جان کر اُس سے پریت کی ہے۔

	دوہا	
اب مُرلی چھوٹے نہیں یا کے بس بھئے شیام	پرکٹ کیو سب جگت میں مُرلی دھر نج نام	

دوسری گوپی نے کہا کہ اے سکھی نند کشور چت چور ورندا بن میں گوالوں کے کندھے پر ہاتھ رکھے گئو چراتے پھرتے ہوں گے اور ونشی کی دھون سُن کر سب گئو ئیں اکٹھا ہوگئی ہوں گی دوسری سکھی بولی کہ موہن پیارے ایسے سُندر ہیں جن کے منھ سے ہنستے وقت پھول جھڑتے ہیں اُن کا موہنی روپ دیکھنے اور ونشی کی دھون سننے سے ہمارا کام ذیلو وش میں نہیں رہتا اور ونشی کی دھون سب جیوں کے پانوں میں ایسی بیڑی ڈال دیتی ہے کہ کسی کو چلنے کی سامرتھ نہیں رہتی۔

	دوہا	
دھن دھن جنسی بانس کی دھن یا کے مرد بول	دھن لائے گُن جا نج کے بن تے شیام امول	

اے راجہ پریکشت اسی طرح سب گوپیاں شیام سُندر کی چرچا میں اپنا دن کاٹ کر شام کے وقت راہ میں آ کر بیٹھتی تھیں اور شری کرشن انتریامی گوپیوں کی پریت جان کر شام کے وقت بلرام جی اور گئو اور گوالوں کو ساتھ لیے ہوئے مور پنکھ کی ٹوپی سر پر دیے جڑاؤ کنڈل کانوں میں پہنے بانسری بجاتے ہوئے اس سُندرتائی سے گھر آتے تھے کہ اُن کا درشن کرنے سے سب چھوٹے اور بڑوں کا من پرسن ہو جاتا تھا اور گوپیاں بڑے پریم سے آگے دوڑ کر شری کرشن جی کے چندر مُکھ کی شیتلتائی سے اپنے ہردے کی آگ ٹھنڈی کرتی تھیں اور شیام سُندر کے چرنوں کی دھور اپنے اپنے آنچل سے جھاڑ کر اور پرنام کر کے اپنے گھر آتی تھیں۔

	دوہا	
ہر سوروپ کے سندھ میں گوپی کو دین دکھائے	نینن پیویں ورس رس مَن کی ترشنا جُھلائے	

جب شیام اور بلرام اپنے گھر پہونچتے تھے اس وقت یشودا جی اور روہنی جی بڑے پریم سے دونوں
کے بدن میں اُبٹن اور پھلیل لگا کر اشنان کرانے کے پیچھے چھتیس طرح کے بھوجن کھانے کے واسطے دیتی تھیں
تب وہ گوال بالوں کے ساتھ خوشی سے کھاتے تھے ہر روز اُن کا یہی نیم رہتا تھا ایک دن ورندابن وہاری
نے ایسا وچار کیا کہ ہم نے راس لیلا میں انتردھیان ہو کر شیاما آدِک گوپیوں کو اپنے ورہ کا دُکھ بہت دیا تھا
اُس کے بدلے اب ہم کو اُچت یہ ہے کہ رادھا پیاری کو جو لکشمی جی کا اوتار ہیں مان کراؤں اور میں اُن کے
پاؤں پڑ کر اُن کو خوش کروں اور سب گوپیوں کا دُربچن سُن کر اُن کو دُکھ دینے کے بدلے میں اُرِن ہو جاؤں
ایک دن رادھا پیاری سولھوں سنگار کیے اپنے گھر بیٹھی تھی جب موہن پیارے نے اپنی اِچھا سے
رادھا پیاری کے گھر جا کر شیاما کو اپنے گلے سے لگا لیا اور اُن کی سُندرتائی کی بلیاں لینے لگے تب
شری کرشن جی کی مایا سے شری رادھا جی نے اپنے مُنھ کی پرچھائیں شیام سُندر کے جڑاؤ گہنے میں جو وہ
اپنے گلے میں پہنے تھے دیکھ کر کیا سمجھا کہ اس دوسری استری سے نندلال جی پریت کر کے اُسی کو اپنی چھاتی
سے لگائے رہتے ہیں اور مجھ کو دکھلانے کے واسطے آئے ہیں جب کہ ایسا وچار کر شری رادھا جی کو سوتیا
ڈاہ پیدا ہوا تب اُنھوں نے رونی صورت بنا کر کہا کہ اے موہن پیارے میں نے جانا کہ تم پرکٹ میں
میرے ساتھ پریت کر کے انتہ کرن سے اس مہا سُندری کو ایسا چاہتے ہو کہ آٹھوں پہر اُس کو اپنی چھاتی
سے لگائے رہ کر ایک ساعت الگ نہیں کرتے اس سکھی کا بڑا بھاگیہ ہے جو رات دن تمہارے ہردے
سے لپٹی رہتی ہے اب تم اُس کے ساتھ پریت کرو میں تمہارے لائق نہیں رہی یہ بات سُنتے ہی موہن پیارے
رادھا پیاری کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے پران پیاری تمہارے سوائے اور کون ہے جس کو میں چاہتا
ہوں تم میری بات کا وشواش مان ایسا مت وچارو اسی طرح بہت سی ونتی کر کے شیام وہاری نے
شیاما کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھالنا چاہا لیکن شیاما سوتیا ڈاہ سے نہیں بیٹھ کر بولی کہ اے شیام وہاری تم
اپنی پیاری سے جس کو ہردے میں رکھتے ہو بولو اب مجھ کو تم سے کچھ کام نہیں ہے یہ کہہ کر رادھا پیاری
اپنی اُس پرچھائیں کو گالیاں دینے لگی تب موہن پیارے نے کئی مرتبہ سمجھا کر کہا کہ یہ دوسری استری
نہیں ہے میرے جڑاؤ گہنے میں تمہاری پرچھائیں دکھلائی دیتی ہے لیکن رادھا پیاری کو مارے سوتیا ڈاہ
کے موہن پیارے کی بات کا یقین نہیں ہوا اُس وقت ایک سکھی وہاں آئی اور دونوں کو اُداس دیکھ کر بولی

دوہا

وہ ہردے پوچھت بھئی کہو نہ موہنہ بتائے
آج دشا کیسی لگت بیٹھے کہا گنوائے

سورٹھا

کیوں تن رہیو مُجھلائے اِت ویاکُل دیکھت تمہیں
رہیو بدن کُمھلائے ایسو سوچ کہا پریو

یہ سن کر موہن پیارے بولے کہ اے سکھی میں نے تو کچھ اپرادھ رادھا پیاری کا نہیں کیا اُس نے

اپنی پرچھائیں میرے جڑاؤ گہنے میں دیکھ کر اُس کو دوسری استری سمجھا ہے اسی کارن مجھ سے روٹھ کر نہیں بولتی ہے تو کسی طرح اُس کا سندیہہ مٹا کر خوش کر دے جب یہ بات کہہ کر موہن پیارے نے آنکھوں میں آنسو بھر لیئے تب اُس سکھی نے مُرلی منوہر سے کہا کہ تم ورندابن میں چلو میں پیاری جی کو وہاں لیے آتی ہوں جب یہ سُن کر موہن پیارے ورندابن کے کنج میں چلے گئے تب اُس سکھی نے پیاری جی کے پاس جا کر کہا کہ تم کو گوپی ناتھ نے بلایا ہے یہ سُن کر شیاما بولی کہ تو نہیں جانتی کہ نندکمار نے دوسری سُندری سے پریت کر کے اُس کو اپنے ہردے میں بسایا ہے اب وہ میری چاہنا نہیں رکھتے میں اُن کے پاس جا کر کیا کروں تب وہ سکھی پھر بولی کہ اے پیاری جی تم جن کی چنریں لے آئی ہو وہ تمہارے بدلے موہن پیارے کو بن میں گھیرے کھڑے ہیں اور تم مچل کر یہاں آ کر بیٹھ رہی ہو ایسا تم کو نہ چاہیئے شیاما نے کہا کہ میں کسی کی چیز نہیں لائی ہوں جو جو گھیرے کھڑے ہیں ان کا نام بتا دے تب وہ سکھی بولی کہ ہرنی کی آنکھ اور چیتے کی کمر اور ہاتھی کی چال اور انار کے دانت تو لے آئی ہے جہی لوگ نندلال جی سے تقاضا کرتے ہیں جب یہ بات پریت بھری ہوئی سُن کر شیاما نے ہنس دیا تب وہ سکھی بولی کہ اے پیاری تو بڑی نادان ہو کر موہن پیارے سے برتھا دُکھ مانتی ہے جس طرح آگے تو نے ایکدن درپن دیکھ کر اپنی پرچھائیں کو سوت سمجھا تھا اُسی طرح آج بھی موہن پیارے کے جڑاؤ گہنے میں اپنی پرچھائیں کو دوسری استری جان کر موہن پیارے سے دُکھ مانا ہے اسلیے وہ تیرے ورہ میں دیاکُل ہو کر رادھا رادھا پکارتے ہیں تو جلدی چل کر اُن کا سوچ مٹا دے جب یہ بات سُن کر شیاما کا چت ٹھکانے ہو گیا تب وہ پچھتا کر کہنے لگی کہ اے سکھی تو موہن پیارے سے جا کر کہدے کہ میں سنگار کر کے ابھی آتی ہوں جب وہ سکھی شیام سُندر کے پاس یہ سندیسا کہنے گئی تب کیا دیکھا کہ موہن پیارے رادھا پیاری کے ورہ میں دیاکُل ہو کر درخت کے نیچے لوٹ رہے ہیں۔

	سورٹھ	
بیٹھت اُٹھت ادھیر کو دُسُدھ پاوت نہیں		بڑھت ورہ کی پیر شری رادھا رادھا رٹت

یہ حال اُن کا دیکھ کر وہ سکھی بولی کہ اے پران پیارے تم کس واسطے اِتنا سوچ کرتے ہو ابھی ایک ساعت میں شیاما یہاں آ پہونچتی ہے یہ بات سنتے ہی شیام سُندر اُٹھ بیٹھے اور پھولوں کی سیجا بچھائی اور چاروں طرف چونک چونک کر دیکھنے لگے جب رادھا پیاری کے پہونچنے میں کچھ دیر ہوئی تب پھر وہ سکھی پیاری جی کے پاس پہونچ کر بولی کہ اے شیاما موہن پیارے تیرے ورہ میں رو رہے ہیں تو کیوں نہیں چلتی

	سورٹھ	
مُکھ نہیں بولت بین اَت دیاکُل تیرے ورہ		بھر بھر ڈھارت نین کہا کہوں اُنکی دشا

رادھا پیاری یہ بات سنتے ہی بہت خوش ہو کر اُس سکھی کے ساتھ بن میں جا پہونچی شیام سُندر نے رادھا پیاری کو دیکھتے ہی خوش ہو کر اُس سکھی کی بڑائی کی اور شیاما کو اپنے ہردے سے لگا کر کادیو کی آگ بجھائی

دوہا

پرم پریم دوؤ ملے شری رادھا نند نند — گن آگر ناگر جگل چھپ ساگر سکھ کند

گئے شیام شیاماس بن سکھی بہت سکھ پلئے — مان چتر تر رس کھیل کر ورِجیا سن سکھد ائے

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت دیکھو جن پر برہم پرمیشور کا درشن شری برہما جی اور شری مہادیو جی آدِ دیوتا اور رشیشور دھیان میں بھی جلدی نہیں پاتے وہ پر برہم پرمیشور وِرج کی استریوں کے واسطے ایسا سوچ کرتے تھے اُن کی لیلا کون جان سکتا ہے۔

سورٹھا

جو پربُھ اگم اپار وید بھید پاوت نہیں — سو وِرج کرت وِہار مرم نہ واکو پاؤ ہیں

ایک دن شیام سُندر نے ورِندا بن کی گلیوں میں للتا سکھی کو آتے ہوئے دیکھ کر روکا تب للتا سکھی بولی کہ تم جھوٹھی پریت میرے ساتھ رکھتے ہو کبھی مجھ غریبنی کے گھر نہیں آتے یہ سُن کر رسک وِہاری نے کہا۔

دوہا

تم کیسے بسرت پریا ہنس بولے گھنشیام — آج آئے سُکھ لیں گے رین تمھارے دھام

سورٹھا

سُن ہرکھی برجبام چلی سدن مُسکائے کے — لکھ سُکھ پایو شیام مُدِت گئے اپنے سدن

اے راجا للتا سکھی نے بڑی خوشی سے اپنے گھر آکر سولھوں سنگار کیے اور مکان اور سیّجیا کو سج کر موہن پیارے کے آنے کی راہ دیکھنے لگی جبکہ آدھی رات بیتتے پر بھی موہن پیارے وہاں نہ آکر شیلا کے گھر چلے گئے تب للتا سکھی نے اُداس ہو کر کہا۔

دوہا

کہت شیام آئے نہیں ہون لگی اَدھ رات — گئے آس دے موہنہ پُن کہا دھروں جیہ بات

سورٹھا

وے بہُ نایک شیام جائے بھلانے انت کہوں — مَن مَن سوچت بام کارن کیا آئے نہیں

جبکہ للتا سکھی کو اسی طرح سوچ اور وچار میں ساری رات جاگتے جاگتے بیت گئی تب صبح ہوتے ہوتے نند لال جی اپنی بات یاد کر کے للتا سکھی کے گھر پہونچے۔

دوہا

تب بولی مُسکائے پر یہ کہا کام تم دھام — تاہی کے گھر جائیے جہاں بسے نِش شیام

سورٹھا

پرات دکھاون موہ آے رنگ بنائے کے — ہیں سکھ پایو جوہ بھلے بنے ہیں لال اب

جب کہ یہ بات سُن کر شیام سُندر نے مُسکرا دیا تب للِتا نے اُن کو اشنان کرایا

دوہا

اُرچ بھوجن دے سیج پر پوڑھائے گھنشیام ۔ رس وِش کر نوناگری سپھل کیئے من کام

تھوڑی دیر شیام سُندر وہاں رہ کر اُسکی اِچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اسی طرح رنگ وِہاری کبھی رادھا پیاری اور کبھی چندراولی اور کبھی سُکھما آدک گوپیوں کے مکان پر رہ کر اُن کی اِچھا پوری کرتے تھے جب ایک سکھی سے بات ہار کر دوسری سکھی کے گھر چلے جاتے تھے اور وہ سکھی روٹھ کر مان کرتی تھیں تب آپ بہت وِنتی کر کے اس کو مناتے تھے اسی طرح شری کرشن مہاراج ایک روپ اپنا نند اور یشودا کے پاس رکھتے تھے اور بہت روپ رکھ کر کبھی کبھی گوپیوں کی منو کامنا پوری کرتے تھے ۔

دوہا

کبھوں کہت ہرائے ہیں اُرہیں ہرکھ بڑھائے ۔ کبھوں وِرہ وِیاکُل جرت اِت آتر اُکلائے

سورٹھ

کبھوں کہت سُکھ پائے بہت نار راکھیں پیا ۔ بسے انت کہوں جائے موسے جھوٹھی اودھ کر

ایک رات موہن پیارے کسی سکھی کے گھر رہ کر جب صبح ہوتے ہوئے رادھا پیاری کے گھر گئے تب وہ دُکھ مان کر روٹھ بیٹھی اس لیئے موہن پیارے نے بہت وِنتی کر کے سوگندھ کھائی کہ اے پران پیاری اب میں دوسری سکھی کے گھر کبھی نہ جاؤں گا تب رادھا پیاری خوش ہوئی لیکن ترلوکی ناتھ نے جو سب کی اِچھا پوری کرنے والے ہیں قسم کھانے پر بھی گوپیوں کے گھر جانا نہیں چھوڑا ایک دن شیام سُندر کُمُدا سکھی کے گھر پر رات بھر رہے اور پربھات سمے وہاں سے آنے لگے اُس وقت اچانک میں رادھا پیاری کُمُدا سکھی کو اشنان کرنے کے واسطے بُلانے گئی جیسے شیاما نے شیام سُندر کو اُس کے گھر سے نکلتے دیکھا ویسے کرودھ میں ہو کر بغیر نہائے ہوئے اپنے گھر چلی آئی اور شری کرشن جی رادھا پیاری کو دیکھتے ہی ڈر مان کر من میں کہنے لگے کہ آج میری چوری رادھا پیاری نے پکڑ لی جب مُرلی منوہر سے بنا بھینٹ کیے رادھا پیاری کے نہیں رہا گیا تب کئی سکھیوں کو ساتھ لے کر انکو منانے گئے اُن کو دیکھتے ہی شیاما کرودھ کر کے بولی ۔

دوہا

گھر گھر ڈولت پھرت نِش بولت لگت نہ لاج ۔ آئے دِکھایو پربھات مُکھ نِش باسر کے ساج

سورٹھ

میں آئی اب باج جت چاہو تت ہی پھرو ۔ تمھرو یہاں نہ کاج راج کریں وِلسِیں سدا

جب شیام سُندر کی وِنتی کرنے اور سکھیوں کے سمجھانے پر رادھا پیاری نے کرودھ اپنا چھانہیں کیا تب کئی سکھیاں بولیں کہ اے شیاما چار دن کی زندگی پر ابھمان مت کر وِرندابن وِہاری تیرے دُکھی ہونے سے آپ

دُکھی ہو کر اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے تیرے پاس آئے ہیں اب تو ہنس بول کر اُن کا سوچ مٹا دے۔

دوہا

آدر کر بیٹھائے کے پیہ کو کنٹھ لگائے
گھر آئے نہیں کیجئے ایسی بدھ ٹھکرائے

سورٹھا

تو ہے ناگر بام من میں کیا ایسی دھری
یہ ٹھاڑے ہیں شام تو مکھ سے بولت نہیں

یہ سُن کر شیاما بولی کہ جس کے گھر رات بھر شیام سُندر رہے ہیں وہاں ہی جاویں میرے گھر اُن کا کیا کام ہے ابھی چار دن ہوئے کہ اُنھوں نے مجھ سے سوگندھ کھائی تھی کہ اب کسی سکھی کے گھر نہ جاؤں گا آج میں نے اپنی آنکھ سے اُن کو دُوسری سکھی کے گھر سے نکلتے دیکھا ہے اس سے اب میں اُن کے لائق نہیں ہوں کپٹی آدمی سے پریت کر کے کون خراب ہووے۔

دوہا

ایسے گُن ہر کے سکھی نِپٹ کپٹ کی کھان
اب اِن سوں موسوں کبھی نہیں نبے گی جان

سورٹھا

ہیں ہر کپٹ ندھان بہُہ نارن سنگ رم رہے
تنکو کرت بکھان جو باؤن ہوئے بل کو چھلیو

دوہا

ایسے کہہ چُپ ہو رہی مُڑ بیٹھی رس گات
مُدھرے بچنن سوں کہت نکٹ سکھن سوں بات

سورٹھا

آئے ہیں کر گون چتر نار سنگ نش جگے
انسے ہل ہے کون ورہ اگن میں جلن کو
سکھی کہیو مُسکائے نہیں مانت میرو کہو
شیام مناویں آئے میں جانوں تب مان ہے

جب سکھیوں کے سمجھانے سے رادھا پیاری نے نہ مانا تب سکھیوں نے شیام سُندر سے کہا کہ ہم لوگ سمجھاتے سمجھاتے ہار گئیں شیاما نہیں مانتی اب تم آپ سمجھا کر منا لو۔

دوہا

مان تجے نہیں لاڈلی تھاکیں سبے منانے
نیک جتن کچھ کیجئے رچئے آپ اُپائے
چلے نبے ہے لال اب اور جتن نہیں کوئے
کا چھ کا چھے جون بدھ ناچ ناچئے سوئے

سورٹھا

آپ کاج مہا کاج برّن کہی ہے بات یہ
تجو شیام اُرلاج کرو نتی پریہ سون ہلو

ایسا کہہ کر سب سکھیاں اپنے اپنے گھر چلی گئیں تب نند کمار بھی وہاں سے باہر چلے آئے لیکن من اُن کا نہیں مانا تب استری کا روپ بن گئے اور شری رادھا جی کے پاس جا کر شری کرشن جی کی طرف سے یہ

سندیسا کہا کہ میں اس وقت تمھارے دیکھنے کے واسطے ورِندابن کے کنج میں گئی تھی تم کو اُس جگہ نہیں پایا لیکن شیام سُندر تمھارے روٹھ رہنے سے بہت دُکھی ہو کر وہاں وِلاپ کر رہے ہیں میرے پیروں پر گر کر بہت وِنتی کر کے تم کو بلایا ہے تم مان کو چھوڑ کر موہن پیارے کے پاس چلو یہ بات کہہ کر استری روپ موہن پیارے شیاما کے چرنوں پر گر کر وِنتی کرنے لگے۔

	دوہا	
چھن چھن پرست چرن کر چھن چھن لیت بلائے		کہت پیا اب مان تج پُن پُن ہا ہا کھائے

جب کہ رادھا پیاری اُس استری کی وِنتی کرنے سے خوش ہو کر چلنے کے لئے تیار ہوئی تب شیام سندر نے اپنا نج روپ دھر کر شیاما کو گلے سے لگا لیا تب دونوں نے بڑی خوشی سے ایک تھالی میں بھوجن کیا اور اپنے اپنے کامدیو کی اگنِ بھینٹ روپی پانی سے بجھائی۔ اسی طرح موہن پیارے رادھا پیاری آدک گوپیوں کا منورتھ ہمیشہ پورا کرتے تھے۔

	دوہا	
یہ لیلا آنند کی سکل رسن کو سار		بھگتن ہت ہر کرت ہیں گائے ترت سنسار
	سورٹھا	
گھر گھر کرت وِہار ورج گوپن کے سنگ ہر		گاوت ہیں شُرت چار ورجباسی پریم کی کتھا

ادھیائے چھتیسواں

۳۶

شری کرشن جی کا برکھاسُر راکشش کو مارنا

شکدیوجی نے کہا اے راجہ پریکشت جب ورشارِت آئی تب رادھا پیاری نے موہن پیارے سے کہا کہ تم ہنڈولا جھولنے کی لیلا کرو تو ہم سب سکھیاں تمھارے ساتھ جھولا جھول کر ورشارِت کے گیت گاویں یہ بات سُنتے ہی شیام سُندر نے جڑاؤ جھولا کنجوں میں ڈلوا دیا تب رادھا پیاری آدک ورجبالا اچھے اچھے گہنے اور طرح طرح کے کپڑے پہن کر شیام سُندر کے ساتھ جھولنے اور گانے لگیں اُس وقت ورِندا بن وِہاری نے مُرلی بجا کر اور بہت راگ اور راگنی گا کر اُن سب کو بہت خوش کر دیا یہ آنند دیکھنے کے واسطے برھماجی آدک دیوتا اور گندھرب اپنی اپنی استریوں سمیت وِمان پر چڑھ کر ورِندابن میں آئے اور بڑی خوشی سے شری رادھا کرشن پر پھول برسائے اور ورج کی استریوں کے بھاگیہ کی بڑائی کرنے لگے اسی طرح برسات بھر شری رادھا آدک گوپیوں کے ساتھ وِہار کر کے اُن کو سُکھ دیا۔

جب کہ پھاگُن کا مہینہ آیا تب رادھا پیاری آدک ورج گوپیوں نے موہن پیارے سے ہاتھ جوڑ کر وِنے کیا

کہ اے مہاراج ہم لوگوں کے ساتھ ہولی کھیلو یہ بات سُن کر نند لال جی بولے کہ تم لوگ جاکر اپنے اپنے گھر تیاری کرو میں بھی اپنے سکھاؤں کو ساتھ لے کر وہاں ہولی کھیلنے آؤں گا جب کہ سب گوپیوں نے اپنے گھر جاکر ہولی کھیلنے کی تیاری کی تب شیام سُندر نے گوال بالوں کو بُلا کر سب کو کیسریا کپڑا پہنایا اور رنگ عبیر عطر آدک اپنے اپنے بدن پر ڈال کر خوشبودار پھولوں کے گجرے پہن لیے اور ڈپھ اور بانسری اور کھنجری بجاتے پھگوا گاتے اور ورجناریوں کو گالیاں دیتے عبیر اُڑاتے اور بہت طرح کے سوانگ بنائے اور لڑکوں کو نچاتے ہوئے ورج میں ہولی کھیلنے نکلے جو گوپی راہ میں دکھلائی دیتی تھی اُس پر رنگ کی پچکاریاں مار کر ہنستے تھے اور سب ورجبالا اپنی اپنی کھڑکیوں اور کوٹھوں پر سے موہن پیارے اور گوال بالوں پر رنگ اور عبیر اور قمقمہ آدک ڈال کر گالیاں سُننے سے خوش ہوتی تھیں جب اس طرح ورندابن وہاری ہولی کھیلتے ہوئے برسانے گاؤں میں رادھا پیاری کے گھر پہونچے تب شیاما اپنی سکھیوں سمیت سولہوں سنگار کیے رنگ کی پچکاریاں لیے گلی میں جاکر موہنی مورت کے سامنے کھڑی ہوئی جب کہ دونوں طرف سے پچکاریاں چل کر عبیر اُڑنے لگا تب شیاما سکھیوں سے بولی کہ آج اس چِت چور کو پکڑ کر چیر ہرن کا بدلہ لینا چاہیئے۔

دوہا

اَلِبتادِک وِرج ناگری سب سُندر کو ساج	رتن میں شری رادھا کنور سب گوپن سرتاج

سورٹھہ

پرم روپ کی راس گُن آگر نو ناگری	راجت بھری ہُلاس منموہن من بھاوتی

دوہا

گوال بال کے جھُنڈ میں شوبھت یوں ورجناتھ	جیوں چندا آکاش میں تاراگن لیے ساتھ

جب کہ رنگ اور عبیر اُڑنے سے اندھیارا چھاگیا تب شیامانے سکھیوں سے کہا کہ آج من ہرن پیارے کو کسی طرح سے پکڑ دیو یہ بات سُنتے ہی ایک سکھی نے بلرام جی کی صورت بناکر دھوکے میں شیام سُندر کو پکڑ لیا اور رادھا پیاری آدِک ورجباوں نے اُن کو گھیر کر کہا کہ تم نے جمنا کنارے ہمارے چیر چھپا کر ہم کو بہت دُکھ دیا تھا آج اُس دن کا بدلہ لئے بنا نہ چھوڑوں گی یہ کہہ کر ایک گوپی نے شیام سُندر کا پیتامبر چھین لیا اور اور دوسری نے اُن کی آنکھوں میں کاجل دے کر ماتھے پر سیندور اور بیندی لگادی اور کسی نے گہنا اور کپڑا پہنا کر اُن کو استری روپ بنا دیا۔

دوہا

گئے بھاگ موہن تبے سکھین کو چھٹکائے	آئے ملے بچ سکھن میں رہیں نار پچھتائے

سورٹھہ

کر مینجت پچھتات کہت پرسپر بات سب	بھلی ملی تھی گھات داؤں لین پائی نہیں

دوہا

جو تم جلئے نند کے ٹھاڑے رہو گوپال	بھاجے بھاجے کہت سب تاڑی دے ورجبال

جب شیام سُندر کو استری روپ دیکھ کر سب گوال بال ہنسنے لگے تب مُرلی منوہر نے ایک گوال کو سکھی روپ بنا کر رادھا پیاری کے غول میں بھیجا اور اپنا پیتامبر کسی تدبیر سے منگا لیا اُس وقت شیاما بولی کہ اے پران ناتھ آج تم چترائی کر کے بچ گئے پھر پکڑ دوں گی تب معلوم ہوگا۔

چوپائی

تب کہیو ہم کو ورجناری	پکڑ نچاویں تمھیں مُراری

یہ بات سُن کر ورجناتھ جی نے سکھیوں سے کہا کہ میں تھوڑا اسنکوچ رادھا پیاری کا کرتا ہوں نہیں تو اپنے گوالوں کو لگا کر ابھی تمہاری دُشا دکھلاؤں یہ سُن کر گوپیاں مُسکرا کر بولیں کہ تم کو نند بابا کی قسم جو ایسا نہ کرو تب موہن پیارے اپنے سکھاؤں سمیت رنگ کی پچکاریاں گوپیوں پر مار کر عبیر اُڑا کر بھگوا گا کر آنکھو گالیاں دینے لگے اور شیاما نے بھی سکھیوں سمیت موہن پیارے آدک سے اچھی طرح ہولی کھیلی وہ آنند دیکھنے کے واسطے دیوتا اور گندھرب لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت ومانوں پر بیٹھ کر وہاں آئے اور شری رادھا کرشن جی پر پھول برسا کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو جن ویکنٹھ ناتھ کے چرنوں کا درشن برھما دِک دیوتاؤں کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا وہی پر برھم پرمیشور گوال بال اور گوپیوں کے ساتھ ہولی کھیل کر اُن کو سُکھ دیتے ہیں جب شری رادھا کرشن جی ہولی کھیل چکے تب للتا سکھی نے آکر شری کرشن جی سے کہا کہ کل ہم لوگ بھی تمہارے گانوں میں ہولی کھیلنے آویں گے۔

سورٹھ

گئی پر یا نج دھام سکھن سہت آنند بھری	گھر آئے گھنشیام سکھن سنگ گاوت ہنست

اُس وقت شری رادھا جی سکھیوں سے بولیں۔

کبت

ڈھلئے نند لال اوگلال دوؤ ایک سنگ جھٹ گیو جو درگ آنن مڑھے نہیں
دھوئے دھوئے ہاری پدما کر تہاری سونہہ اب تو اُپائے کو وُ چت پے چڑھے نہیں
کہا کروں کہاں جاؤں کاسوں کہوں کون سُنے کیجیئے اُپائے جامیں درد بڑھے نہیں
اے ری میری بیر جیسے تیسے ان آنکھن تے کڑھ گیو عبیر پے اہیر کو کڑھے نہیں

دوسرے دن پراتہ سمے رادھا جی سکھیوں سمیت سولہوں سنگار کیا اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں رنگ اور عبیر اور گلال اور عطر بھروا کر بڑی تیاری سے ہولی کھیلنے چلیں جب شیاما نے گاتی بجاتی رنگ عبیر اُڑاتی ہوئی نند گانوں میں پہونچ کر یشودا جی کا گھر گھیر لیا تب شیام اور بلرام بھی اپنے سکھاؤں سمیت

پھگوا گاتے ہوئے باہر نکلے اور رنگ اور عبیر آدک سے رادھا پیاری کے ساتھ ہولی کھیلنے لگے۔

جب کہ رنگ اور عبیر اُڑنے سے چاروں طرف لال ہو گیا تب لِلتا آدک کئی سکھیاں موہن پیارے کو پکڑنے کے واسطے دوڑیں لیکن نند کمار پھرتی کر کے بھاگ گئے اس لئے وہ بلرام جی کو پکڑ لے آئیں تب شیاما آدک نے اُن کو رنگ اور عبیر سے نہلا کر اُن کی آنکھوں میں کاجل اور ماتھے پر بیندی لگا دی اور اُن سے وِنتی کرا کے چھوڑا تب بلرام جی کا روپ دیکھ کر شیام سُندر اور سکھا لوگ ہنسنے لگے اُس وقت گوپیوں نے گھات لگا کر موہن پیارے کو بھی پکڑ لیا اور جب کہ اُن کو اپنے غول میں لے گئیں تب چندراولی بولی کہ اے چِت چور آج چیر ہرن کے بدلے تم کو ننگا کر کے چھوڑوں گی۔

دوہا	
لے آئیں پیاری نِکٹ ہنست کہت دِرجبال	کہو لال کیسے پھنسے بہت کرت رہے گال

اُس وقت لِلتا سکھی اُن کی مُرلی چھین کر آپ بجانے لگی اور ایک سکھی نے موہن پیارے کو رنگ اور عبیر سے نہلا کر آنکھوں میں کاجل اور ماتھے پر بیندی لگا دی اور دوسری نے ان کا پیتامبر چھین کر لہنگا اور ساری اور انگیا پہنائی اور ایک سکھی نے موتیوں سے مانگ گوندھ کر اور استری روپ بنا کر شری رادھا جی کے پاس لا کر بیٹھال دیا تب رادھا پیاری نے بڑی خوشی سے اپنے ہاتھ سے اُن کے گالوں میں عطر اور عبیر مل کر اُن کا منھ چوم لیا۔

دوہا	
نرکھ بدن پیاری ہنسی شیام رہے سکچائے	گہہ پیاری رنج ہاتھ سے دیئو پان کھلائے
سورٹھا	
سکھیاں کرت کلول گانٹھ جوڑ آنچل دئی	وِرج میں رہے امول یہ جوڑی جگ جگ سدا

جب کہ گوپیوں نے شری رادھا کرشن جی کو گٹھ بندھن کر کے بیچ میں بیٹھا کر رنگ اور عبیر سے نہلا دیا اور اُنکی چھب دیکھ کر پریم سے گانے لگیں تب یشودا جی نے لِلتا سکھی کو گھر میں بُلا کر کہا کہ اب بھوجن کرنے کا سمے آپہونچا ہے اس لئے تم سب کو بھیتر بُلا لاؤ جب لِلتا سکھی شری رادھا جی سکھیوں کو بھوجن کرنے کے واسطے بھیتر بُلا لے گئی اور شیام سُندر گوپیوں کے غول سے چھوٹ کر اپنے غول میں چلے آئے تب گوال بالوں بلرام جی کو بُلا کر اُن کا روپ دکھلایا اور موہن پیارے کو سوگندھ دھرا کر جب اُسی طرح اُن کا ہاتھ پکڑے ہوئے نند اور یشودا جی کے پاس لے گئے تب وہ اپنے لال کو استری روپ دیکھتے ہی بڑی خوشی سے گلے لگا کر بولی کہ اے بیٹا تمہارا یہ روپ کس نے بنایا نند لال جی نے کہا کہ اے بابا لِلتا آدک سکھیوں نے یہ گہنا اور کپڑا مجھ کو پہنایا ہے پھر یشودا جی نے شری رادھا جی آدک سب ورج بالاؤں کو چھپّن پرکار کے بینجن کھلائے اور پان اور الائچی دے کر اپنے یہاں سے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا رادھا پیاری کو پہنایا۔

سورٹھا	
رہیو نند گھر چھائے ہوری کو آنند اتے	کہت یشومت مائے بھگوا کہا سو دیجیئے

یہ سُن کر وِرج بالاؤں نے کہا کہ اے نند رانی ابھی ہم لوگ بھگوا کے بدلے موہن پیارے کو لیویں گی تب نند مہر سب وِرج باسیوں سمیت ہنسنے لگے اور شیام سُندر نے لنگا آدک اُتار کر اپنا مُکٹ اور پیتامبر پہن لیا اور سب گوال بال اور وِرج بالاؤں کو ساتھ لے کر یمنا اسنان کرنے گئے جب کہ شیام سُندر نے نہا کر پھول ڈول لیلا کی تب دیوتوں نے آکاش سے اُن پر پھول برسائے اسی طرح آنند کند وِرج چند ہر روز نئی نئی لیلا کرکے وِرج باسیوں کو سکھ دیتے تھے۔ ایک دن راجہ کنس نے برکھاسُر دیتہ کو بلا کر وِنتی کرکے کہا کہ ہم تم کو سب دیتوں سے ادِھک بلوان سمجھ کر اپنا پرم متر جانتے ہیں تم نند کے بیٹے کرشن اور بلرام کو مار ڈالو تو ہم تمہارا بڑا احسان مانیں گے یہ بات سُنتے ہی برکھاسُر بیل روپ بہت بڑا پہاڑ کے برابر ہو گیا اور دونوں سینگ اپنے بڑے بڑے کنگوروں کی طرح بنا کر بادل کی طرح گرجتا ہوا اور لال لال آنکھیں نکالے پونچھ پھٹکارے ہوئے شام کے وقت ورندابن میں آپہونچا اور مارے غصہ کے منہ سے پھینا نکال کر ایک مرتبہ ایسا چلاّیا کہ اُس کی آواز سن کر استریوں کا گربھ گر پڑا اور اپنے کھُروں سے زمین کھود کر سینگوں پر پہاڑ اُٹھا کر اُلٹنے لگا اور درختوں کو سینگ سے اُکھاڑ کر شری کرشن جی کو ڈھونڈھتا پھرتا تھا یہ حال دیکھ کر دِگپال اور دیوتا لوگ ڈر گئے اور زمین کانپنے لگی اور گوال لوگ اُس کو اپنا کال سمجھ کر شری کرشن جی کی شرن پکارنے لگے اور سب نے اپنے اپنے کواڑے بند کرلیے اُس وقت شیام اور بلرام بھی گوالوں سمیت گئو چرا کر جیسے گاؤں کے پاس پہونچے ویسے سب گائے اور بچھڑے مارے ڈر کے بھاگ کر اِدھر اُدھر چلے گئے اور گوال بال برکھاسُر کو دیکھ کر گھبرا کر رونے لگے جب موہن پیارے نے یہ حال گوال بال اور وِرج باسیوں کا دیکھا تب اُن کو دھیرج دے کر بولے کہ تم لوگ ڈرو مت ابھی اس ڈھڈھائی کو مارے ڈالتا ہوں یہ کہہ کر برکھاسُر کے سامنے چلے گئے اور للکار کر بولے کہ اے کپٹ روپی دیتہ تو گوال بالوں کو کس واسطے ڈرا کر دھمکاتا ہے ہمارے سامنے آ تجھ ایسے بہت سے راکشسوں کو ہم نے مار ڈالا ہے شری کرشن جی کو دیکھتے ہی برکھاسُر نے خوش ہو کر من میں کہا کہ جس کے مارنے کے لیے میں یہاں آیا بہت اچھا ہوا کہ وہ لڑکا آپ سے آپ میرے پاس چلا آیا ابھی اسکو مار کر راجہ کنس کے پاس جاتا ہوں ایسا وِچار کر برکھاسُر بجلی کی طرح شری کرشن جی پر دوڑا اور اُس نے اپنا سینگ زمین میں گڑا کر ایسا چاہا کہ وکنٹھ ناتھ کو تینوں لوک سمیت اُٹھا لوں تب شری کرشن جی نے اسکا سینگ پکڑ کر اُس کو اٹھارہ قدم پیچھے ہٹا دیا پھر وہ بھی زور کرکے شری کرشن جی کو ہٹانے لگا۔

دوہا	
وہ آوے ہراور کو پربھو پاچھے لے جانہہ	یہ بدھ جو آیو گیو شکست رہی کچھ نانہہ

جب اسی طرح وہ دیتہ زور کرتے کرتے تھک گیا تب مُرلی منوہر نے اسکو ایک مرتبہ زمین پر پٹک دیا

جب پھر اُس نے بڑے غصہ سے اُٹھ کر موہن پیارے کو اپنے دونوں سینگوں پر اُٹھالیا تب مُرلی منوہر نے پھرتی سے نکل کر دونوں سینگوں کو اُس کے پکڑلیا اور ایسا ڈھکیلا کہ وہ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اس وقت شری کرشن جی نے اُس کے سینگ اور پیر پکڑ کر اس طرح بدن اُس کا اینٹھا کہ جس طرح کوئی گیلا کپڑا نچوڑتا ہے تب اُس کے منھ اور ناک اور مل اور موتر کی راہ سے خون بہہ کر وہ دیتیہ مرگیا یہ حال دیکھ کر دیوتوں نے آکاش سے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور سب ورِندابن واسی بڑی خوشی سے اُن کی استُت کر کے بولے کہ اے موہن پیارے ہم لوگوں نے اس دیتیہ کو بیل سمجھا تھا بہت اچھا ہوا جو مارا گیا۔

سورٹھ

وُشٹ دُلن گوپال بُدت کہت نرنا رِسب ‖ بھگتن کے رچھپال ورِجواسی نندلاڈلے

اُس وقت رادھا پیاری بولی کہ اے پران ناتھ بیل روپ دیتیہ کے مارنے سے تم کو پاپ لگا اس لیے تم جاکر سب تیرتھوں میں اسنان کرو تب کسی کو چھونا یہ بات سُنتے ہی شری کرشن جی نے دو کنڈ گوبردھن پہاڑ کے پاس کھُدوا کر کہا کہ اے رادھا پیاری میں اسی جگہ سب تیرتھوں کو بلائے دیتا ہوں تب تو شری کرشن جی کی اِچھا سے اُسی وقت گنگا اور جمنا اور سرسوتی آدک سب تیرتھ اپنے اپنے روپ سے وہاں آئے اپنا اپنا نام بتلا کر جب دونوں کنڈ میں پانی ڈال کر چلے گئے تب شیام سُندر نے اُس میں اسنان کیا اور بہت گئو اور سونا دان دیکر وہاں پر برہمنوں کو بھوجن کھلایا اور نند جی اور برِکھبھان آدک نے بہت دربیہ آدک نند کمار پر نچھاور کر کے غریبوں کو دیا اور آنند مناتے ہوئے اپنے اپنے گھر آئے اُسی دن سے وہ تیرتھ رادھا کنڈ اور کرشن کنڈ نام سے پرکٹ ہوکر آج تک ورِندابن میں موجود ہے اِتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب برِکھاسُر کے مارے جانے کا حال کنس کو پہونچا تب اس نے بہت اُداس ہوکر وِشواس کر کے جانا کہ میں اس لڑکے کے ہاتھ سے ضرور مارا جاؤں گا شری کرشن جی کی اِچھا سے ایک دن نارد مُنی کنس کے پاس آئے جب اُس نے بڑے آدر بھاؤ سے نارد مُنی کو بٹھالا تب نارد مُنی بولے کہ اے مورکھ تو نے کچھ جانا کہ برکھاسُر آدک بڑے بڑے دیتوں کو کس نے مارا ہے تو میری بات یقین کر کے مان کہ تو نے جو لڑکی بسدیو جی کی پتھر کی شلا پر ٹپک کر ماری تھی وہ لڑکی نہ تھی جوگ مایا تھی وہ ہی یشودا جی کے یہاں پیدا ہوئی اور شری کرشن جی نے تیری بہن دیوکی کے یہاں قید خانے میں جنم لیا تھا جن کو وسودیو جی نے اپنا بیٹا جان کر آدھی رات کو نند جی کے گھر پہونچا دیا تھا اور اُس کے بدلے وہی لڑکی اُٹھا لائے تھے اور بلرام جی بھی وسودیو جی ہی کے بیٹے ہیں اُن کو جوگ مایا نے دیوکی جی کے پیٹ سے نکال کر روہنی کے گربھ میں دھر دیا تھا اور وسودیو جی نے تجھ سے یہ کہہ دیا تھا کہ گربھ گر گیا ہے اور وسودیو جی نے تیرے ڈر سے روہنی اپنی استری کو نند جی کے گھر گوکل میں بھیج دیا تھا وہاں بلرام جی پیدا ہوئے تھے اور جب دیوکی کے پہلا لڑکا پیدا ہوا تھا تب ہی میں نے تجھ سے کہہ دیا تھا کہ تو وسودیو جی کی اولاد سے ہوشیار رہنا لیکن اس میں تیرا کیا دوش ہے قسمت کا لکھا ہوا مٹ نہیں سکتا تین کوس پر تیرا دشمن ہے۔ جو کچھ تجھ سے بن پڑے وہ

آگے کے واسطے تدبیر کر یہ بات سنتے ہی پہلے کنس مارے ڈر کے کانپنے لگا پھر اُس نے کرودھ کر کے اپنے سامنے وسودیو اور دیوکی کو بلا کر کہا۔

دوہا

پرتھم دیو سُت لائے کے مَن پرتیت بڑھائے	جیوں ٹھگ کچھو کھلائے کے سر بس لے بھگ جائے

چوپائی

ملا رہا کپٹی تو مجھے کرشن نند گھر تو پہونچائے مَن میں کچھو کہے مکھ اور متر سگا سیوک ہتکاری	بھلا سادھو جانا میں تجھے ویچا ہیں دکھائی آئے آج توہ ماروں یہ ٹھور کرے کپٹ سو پاپی بھاری

دوہا

مکھ میٹھا من بکھ بھرا رہے کپٹ کے ہیت	آپ کاج پر روہیا تس سے بھلا جو پریت

جب یہ کہہ کر کنس وسودیو اور دیوکی کو مارنے کے واسطے ننگی تلوار لے کر دوڑا تب ناردمُنی نے ہاتھ اُس کا پکڑ لیا اور کہا کہ اے راجہ ان کو مارنے سے تیرا کام نہیں نکلے گا جن سے تجھ کو اپنے پران کا ڈر ہے اُن کے مارنے کی تدبیر کر یہ سُن کر کنس نے اُن کو جان سے نہیں مارا لیکن بیڑی اور ہتکڑی ڈال کر پھر اُن کو قید کیا جبکہ ناردمُنی وہاں سے چلے آئے تب کنس نے کیشی نام دیت کو جو بڑا بلوان تھا بلا کر بنتی کر کے اُس سے کہا کہ اے کیشی یہ وقت مدد کرنے کا ہے۔

چوپائی

مہابلی تو ساتھی میرا ایک بار تو ورج میں جاوے	بڑا بھروسا مجھ کو تیرا رام کرشن ہت مجھے دکھاوے

جب کیشی دیتیہ یہ بات مان کر ورندابن کو چلا تب کنس نے چانور اور مشٹک اور شل اور توشل نام بڑے بڑے پہلوانوں کو بُلا کر کہا کہ شیام اور بلرام وسودیو کے بیٹوں کو کسی بہانے سے یہاں بُلاتے ہیں تم لوگ کشتی لڑ کر اُن کو مار ڈالنا تب ہم تم کو بہت سا روپیہ دیں گے یہ کہہ کر کنس اپنے منتریوں سے بولا کہ تم لوگ کوئی تدبیر ایسی کرو جس میں بلرام اور کرشن دونوں مر جائیں تب اُنہوں نے کہا کہ اے مہاراج آپ ایسے پرتاپی اور بلوان راجا ہو کر کیا ڈرتے ہیں ہماری صلاح یہ ہے کہ آپ ایک رنگ بھومی بہت اچھا بنائیے اور دھنش یگیہ کے بہانے سے نند آدک کو بلرام اور کرشن سمیت یہاں بُلائیے تو کوئی نہ کوئی پہلوان یا کُبلیا پیڑ ہاتھی ان دونوں بھائیوں کو مار ڈالے گا یہ بات کنس نے مان کر کاتک سُدی چتردشی کو شری مہادیو جی کے دھنش یگیہ کی ساعت ٹھہرائی اور اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ تم لوگ بہت جلد ایک استھان اچھا رنگ بھومی

پہلوانوں کے لڑنے کے واسطے بناؤ اور اُس میں ایک مچان بہت اونچا اور چوڑا میرے بیٹھنے کے واسطے ایسا بناؤ جس میں کسی کا ہاتھ نہ پہونچ سکے اور اسی طرح کا دوسرا مچان میرے متروں اور منتریوں کے بیٹھنے کے واسطے بناؤ کہ وہ لوگ میرے پاس بیٹھیں گے اور پہلی ڈیوڑھی پر شری مہادیوجی کا دھنش رکھواور بدھ کے ساتھ پوجا کر کے نگر میں ڈھنڈورا پٹوا دو کہ راج مندر پر دھنش یگیہ پوجا ہے اور جب رام اور کرشن دھنش یگیہ کے پاس پہونچیں تب شورویر اُن دونوں لڑکوں سے کہیں کہ بغیر دھنش چڑھائے بھیتر نہ جانے پاؤ گے جب کہ وہ غرور سے دھنش چڑھانے کے واسطے اُٹھاویں تب میرے شورویر لوگ اُن کو مار ڈالیں جو کوئی اُن کو مارے گا اُسکو میں منھ مانگا روپیہ دوں گا اور اُن کے مارے جانے سے مجھکو اپنی موت کا کھٹکا مِٹ جائیگا اور دوسری ڈیوڑھی پر کُبلیا پیڑ ہاتھی کو جو دس ہزار ہاتھی کا زور رکھتا ہے اُن لڑکوں کے مارنے کے واسطے کھڑا کر رکھو جو وہ پہلی ڈیوڑھی سے جیتے بچ کر بھیتر آنے لگیں تو وہ ہاتھی ایک جھپیٹ میں اُن کو پاؤں کے نیچے دبا کر مار ڈالے اور تیسری ڈیوڑھی رنگ بھوم کے مکان پر میرے منتری اور شوربیر لوگ بہت سے ہتھیار لیے ہوئے ہوشیار بیٹھے رہیں جس میں دونوں لڑکے بھیتر میرے پاس نہ آنے پاویں راجہ کنس یہ حکم دے کر سبھا میں آبیٹھا اور سب کی طرف دیکھ کر بچار کرنے لگا کہ رام کرشن کے بلانے کے واسطے کس کو بھیجوں جب اُسکو اکرور سے زیادہ بُدھمان دوسرا کوئی دکھلائی نہیں دیا تب اُس نے اکرور کو اکیلے میں لے جا کر بہت بڑائی کر کے کہا کہ اے اکرور میں تم کو بڑا بُدھمان اور اپنا پرم متر جان کر اپنے من کی بات تم سے کہتا ہوں کہ مجھ کو شیام اور بلرام وسودیو کے بیٹوں سے دن رات اپنے پران کا ڈر لگا رہتا ہے یہ حال تم کو بھی معلوم ہوگا جس طرح وِشنو بھگوان نے دیوتوں کے واسطے چھل کر کے تین پگ پرتھوی راجہ بل سے دان لی اور اُسکو پاتال میں بھیج کر اندر کی رکشا کی اسی طرح تم کو بھی ہماری سہایتا کرنا چاہیئے اچھے لوگ آپ دُکھ اُٹھا کر دوسرے کا بھلا کرتے ہیں اس لیے تم میرے بھلے کے واسطے وِرندابن میں جاؤ اور آکاش بانی ہونے اور نارد مُنی کے کہنے سے میں جانتا ہوں کہ دیوکی کا آٹھواں لڑکا مجھ کو ضرور مارے گا لیکن آدمی کو اپنے سامرتھ بھر روگ چھوٹنے کے واسطے علاج ضرور کرنا چاہیئے۔

	دوہا	
تم سمان یا لوک میں اور دوسرو ناہیہ		کہت کنس اکرور سوں میں جانت من ماہیہ

اس واسطے تم شیام اور بلرام کو نند اور اُپنند سمیت دھنش یگیہ کے بہانے سے اپنے ساتھ متھرا لوا لاؤ میں تمھارا بڑا احسان مانوں گا اور تم میرے چڑھنے کے رتھ پر بیٹھ کر جاؤ دھنش یگیہ کے اُتسوَ کا حال سُن کر وہ لوگ ضرور آویں گے اور میں نے اُن دونوں لڑکوں کے مارنے کے واسطے جو تدبیر سوچی ہے اُس کو بھی سُن لو کہ میرے پاس آتے وقت پہلی ڈیوڑھی میں دھنش چڑھاتے سمے میرے شورویر لوگوں کے ہاتھ سے مارے جاویں گے جو وہاں سے بچ گئے تو دوسری ڈیوڑھی پر کُبلیا پیڑ ہاتھی اُن کو اپنے پیر دلے سے روند کر مار

ڈالے گا وہاں سے بھی بچ کر اگر رنگ بھومی میں پہونچے تو چانور اور مشٹک کہ دگپال ہاتھی بھی اُن کی برابری نہیں کر سکتے ان کو ضرور مار ڈالیں گے اور جو اُن سے بھی بچ گئے تو میں آپ اپنے ہاتھ سے شیام اور بلرام کو مار کر اپنا کام بناؤں گا اور اُن دونوں کو مار کر پھر وسودیو اور دیوکی کہ وہی زہر کی جڑ ہیں اُن کو بھی مار ڈالوں گا اور اگر سین اپنے باپ کو اور سب یدو ونشیوں کو بھی مار ڈالوں گا اور ہر بھگتوں کی جڑ دنیا سے اُکھاڑ کر جراسندھ اپنے سسر بانا سر اور دنت بکر آدک راجوں سمیت جو میرے متر ہیں خوشی سے راج کروں گا تم نند جی سے کہہ دینا کہ بکرا اور بھینسا آدک یگیہ کرنے کے واسطے بھینٹ لے کر جلد یہاں چلے آویں اور میں بھی اپنے اِشٹ متروں کو اسی بہلانے سے یہاں بلاتا ہوں یہ باتیں غرور بھری سُن کر اکرور نے کنس سے کہا کہ اے مہاراج آپ غصہ کر کے بُرا نہ مانیں تو میں ایک بات کہوں کنس بولا کہ اچھا کہو ہم بُرا نہ مانیں گے تب اکرور نے کہا کہ اے راجہ آپ نے جو حکم دیا وہ میں کروں گا لیکن آپ دیکھیں کہ راون اتنا بڑا پرتاپی کہ جس نے موت کو قید کر رکھا تھا اور اندر بجر نام ہتھیار جو پہاڑوں کو چور چور کر ڈالے رکھتا تھا وہ بھی موت سے نہیں بچا جو کوئی پیدا ہوا ہے وہ ضرور ایک دن مرے گا اور آدمی اپنی بھلائی کے واسطے بہت سی تدبیریں کر کے کچھ بچا رہتا ہے اور پرمیشور کی اچھا کے موافق کرموں کے پھل سے اُس کے برخلاف ہو جاتا ہے تل بھر گھٹ بڑھ نہیں سکتا جس طرح نادان آدمی یہ سب دیکھنے پر بھی نہیں سمجھتا کہ ہونہار زبردست ہے میرا کیا کچھ نہ ہوگا اسی طرح تم نے آگم باندھ کر جو تدبیر بچا رہی ہے اُس میں نہ معلوم پرمیشور کی اِچھا تمہارے واسطے کیا ہو جائے جس طرح سب جیو مرتے وقت ہاتھ اور پاؤں اپنے پٹکتے ہیں وہی حال تمہارا ابھی مجھ کو معلوم ہوتا ہے میں تمہارے حکم سے رام کرشن کو بلاؤں گا لیکن اُن دونوں سے دشمنی کرنے میں تمہارا پران نہیں بچے گا۔

دوہا

میں ورندابن جات ہوں تیرو بھل کچھ نا ہِہ	یہ کہہ آیو دھام کو کنس گیو گھر ماہِہ

ادھیائے سینتیسواں ۳۷

شری کرشن جی کا کیشی اور بیوما سُر دیتیہ کو مارنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جس طرح شیام سُندر نے کیشی دیتیہ کو مارا اور نارد جی نے آکر شری کرشن جی کی اِستُت کی اور بیوما سُر دیتیہ نند لال جی کے ہاتھ سے مارا گیا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ جب کیشی دیتیہ کو کنس نے شیام اور بلرام کے مارنے کے واسطے بھیجا تب وہ اپنا روپ گھوڑے کے برابر بہت لمبا اور چوڑا بنا کر پراتہ سے ورندابن کو چلا اور اپنے مالک کی آگیا پالن کرنے کے واسطے بڑی خوشی سے پونچھ پھٹکارے اور آنکھیں لال لال نکالے ٹاپوں سے زمین کھودتا ہوا ورندابن میں آ پہونچا اُس کی صورت دیکھتے ہی سب گوپی اور گوال بالوں

نے بہت ڈر مان کے جانا کہ ہم لوگوں کے واسطے یہ مہا پرلے آیا ہے اس گھوڑے کے ہاتھ سے ہماری جان نہیں بچے گی جب یہ حال اپنا ورجواسیوں نے دیکھا تب شری کرشن جی کے پاس جاکر سب حال کہا ۔

	دوہا	
ورج آیو کیشی اسُر جان یسو نند لال		سنگھ وا کے ہرکھ سوں چلے کنس کے کال

شیام سُندر نے چلتے وقت سب ورجباسیوں سے کہا کہ تم لوگ کچھ مت ڈرو میں ابھی اُسکو مار کر تمھارا سوچ مٹائے دیتا ہوں یہ کہہ کر بانکے وہاری نے کاچھا اپنا باندھ لیا اور کیشی کے سامنے جاکر للکارا کہ اے کپٹ روپ راکشس جو تو میرے مارنے کے واسطے آیا تو اوروں کو کیوں ڈرا کر دھمکاتا ہے مجھ سے آکر لڑ تو میں تیرا زور اور کرتب دیکھوں جس طرح چراغ کے اوپر پتنگے آپ سے آکر جل مرتے ہیں اُسی طرح تو بھی یہاں مرنے کے واسطے آیا ہے اب میرے ہاتھ سے جیتا بچ کر نہ جائے گا یہ بات سُنتے ہی کیشی دیتیہ کرودھ میں ہو کر شیام سُندر کی طرف دوڑا اور جب اس نے اپنے اگلے دونوں پیر اُٹھا کر اُن کو ٹاپ مارنا چاہا تب مُرلی منوہر نے دونوں پیر اُس کے پکڑ لیے اور اس طرح گھما کر پھینکا کہ جس طرح گَرُڑ جی سانپ کو اُٹھا کر پھینک دیتے ہیں جب وہ گھوڑا دو سو قدم پر جا گرا اور تھوڑی دیر بیہوش رہ کر پھر ہوش میں آیا تب وہ اپنا منہ پھیلا کر اس ارادے سے شری کرشن جی پر دوڑا کہ ان کو نگل جاوے اُس وقت شری کرشن جی نے اپنا ہاتھ لوہے کے برابر کڑا بنا کر اس طرح اُس کے مُنہ میں ڈال دیا جس طرح سانپ بل میں گھس جاتا ہے جب بہت کاٹنے پر بھی شری کرشن جی کے ہاتھ میں کچھ گھاؤ نہ لگ کر سب دانت اُس گھوڑے کے ٹوٹ گئے تب شری کرشن جی نے اپنا ہاتھ اُس کے مُنہ میں ایسا موٹا کیا کہ اُسے سانس لینے کی جگہ نہ رہ کر جان اُس کی نکلنے لگی اُس وقت کیشی نے من میں کہا کہ دیکھو جیسے مچھلی بنسی کو نگل کر جان اپنی کھوتی ہے اُسی طرح میں نے نندلال جی کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جان کھوئی ایسا بچار کر کیشی نے شری کرشن جی کا ہاتھ اپنے منہ سے باہر نکالنے کے واسطے بہت چاہا لیکن ہاتھ اُن کا نہیں نکلا آخر کو وہ گھوڑا اچھل کر زمین پر گر پڑا جب پیٹ اُس کا پھوٹ کی طرح پھٹ کر جان اُس کی نکل گئی اور خون ندی کی طرح بہنے لگا تب دیوتوں نے اُس کے مارے جانے سے خوش ہو کر شری کرشن جی مہاراج پر پھول برسائے اور ورندابن واسی یہ آنند دیکھ کر بولے کہ اے نندلال جی تم نے بڑے دُشٹ سے ہم لوگوں کا پران بچایا اور نند اور یشودا جی نے موہن پیارے کو گود میں اُٹھا کر اُن کا منہ چوم لیا اور بہت دان اور دکشنا موہن پیارے کے ہاتھ سے دلوایا

	دوہا	
بل موہن دوؤ بھائے چرنجیو جوڑی جگل		دیت اسیس منائے برجواسی پربھو کو سبے

جب راجہ کنس نے کیشی کے مارے جانے کا حال سنا تب وہ مارے سوچ اور ڈر کے اچیت ہو گیا اور شری کرشن جی اُس کپٹ روپ گھوڑے کو مار کر تھوڑی دور آگے جاکر ایک کدم کے نیچے کھڑے

ہو گئے اس وقت نارد جی نے وہاں آکر اس طرح پر اُن کی اُستت کی کہ اے ترلوکی ناتھ بہت اچھا ہوا جو آپنے کیشی دیتیہ کو کہ سب دیتیوں سے زیادہ زبردست تھا مار ڈالا ۔ اے جگت آتما پر برہم پرمیشور اے جیوتسوروپ بھگوان ہے آدِ پُرش نرنجن نراکار چانور اور مُشٹک اور شَل اور توشَل پہلوان اور راجہ کنس اپنے بھائیوں سمیت اور دنت بکر آدِک اُس کے مِتر مجھے مُردے کے برابر دکھلائی دیتے ہیں آپ کو میری ڈنڈوت قبول ہو اے دین دیال بھگت وتسل اے دُشٹ دَلن سَنتن ہِتکاری آپ اپنے گرو ساندیپن کے مرے ہوئے لڑکے جم پری سے پھیر لادیں گے آپ کو میرا نمسکار ہے ۔ اے جگن ناتھ جگ جیون اے مادھو مکند ابناشی اے ویکنٹھ ناتھ لکشمی رمن جراسندھ اور شِشپال آدِک ادھرمی راجہ اور راکشسوں کو آپ مار کر اٹھارہ اکشوہنی دَل کا مہابھارت میں ناش کرادیں گے میری ڈنڈوت قبول کیجئے اے کلیان مورت گردھاری اے دینِدیال گوپی ناتھ آپ سمدر میں دوارکا پُری بسا کر پانڈوں کو لوک اور پرلوک کا سُکھ دیں گے میرا نمسکار لیجئے اے دین دیال دیتیہ سنگھارن کال یمن اور بھوما سُر آدِک کو آپ ماریں گے اور سولہ ہزار ایکسو کنیا جو اُس نے اپنے ساتھ بواہ کرنے کے واسطے اِکٹھا کی ہیں اُن کو آپ بواہیں گے اور رُکمنی جی کی اچّھا پوری کرنے کے واسطے شِشپال آدِک راجوں کو جیت کر اُس سے بواہ کریں گے اور آج کے تیسرے دن راجہ کنس کو میں آپ کے ہاتھ سے مرا ہوا دیکھوں گا اور اندر پُری سے آپ پارجات کا درخت لا کر ست بھاما اپنی استری کے گھر لادیں گے اور راجہ نِرگ کو گرگٹ کی یونی سے چھڑا کر آپ مُکتی دیں گے اور سمینتک مَنِ اور جاموبنتی کنیا جاموبنت ریچھ کے یہاں سے لا کر آپ اُس کے ساتھ اپنا بواہ کریں گے اے مہاپربھو کنس کے ادھرم کرنے سے سب یدوونشی اور گئو اور براہمن کو پرتھوی کے اوپر بڑا دُکھ ملتا ہے کرپا کرکے پرتھوی کا بوجھ اُتار دیئے ۔ اے سیتاپتِ میں آپ کی دیا سے آپ کو پہچان کر آپ کی شرن آیا ہوں نہیں تو آپ کی لیلا اپرم پار کا چرتر کوئی نہیں جان سکتا ہے لیکن آپ کی دیا سے اتنا جانتا ہوں کہ آپ ہر بھگتوں کے سُکھ دینے اور گئو براہمن کی رکشا کرنے اور دیتیہ اور ادھرمی راجوں کو مارنے کے واسطے بار بار دنیا میں سگن اوتار لے کر پرتھوی کا بوجھ اُتارتے ہیں ۔

چوپائی

یا بدھ سوں تم کو پہچانوں
سدا بھجوں تمھرے رنگ راتا
کرپا کرو میرو بھرم ٹارو
بار بار ہیہ ونتی کینھو

نِشدن شرن تمھاری جانوں
ہِت سوں گُن گاؤں دِن راتا
بھو ساگر سے پار اُتارو
نمسکار کر آئیس لینھو

دوہا

کال روپ شِشپال کے ماکھن پربھو گوپال
نِت نو لیلا کرت ہیں ورِج میں موہن لال

جبکہ اس طرح نارد مُنِ تینوں کال کا حال جاننے والے نے بہت استتُت شری کرشن مہاراج کی کی اور اُن سے بدا ہو کر برہم لوک کو چلے گئے تب ورِندابن وِہاری گوال بالوں کو ساتھ لیے بھانڈیر وٹ کے نیچے بیٹھ کر آپ راجا بنے اور بعض گوال بالوں کو منتری اور کسی کو دیوان اور کسی کو سیناپتی اور کسی کو سپاہی بنا کر بھِل بجھاون کھیلنے لگے اور راجہ کنس جب ہوش میں آیا تب ویوماسُر کو بُلا کر کہا کہ سنو متر مجھ کو شیام اور بلرام سے اپنے پران کا کھٹکا دن رات رہتا ہے میں نے جتنے دیتیہ اُن کے مارنے واسطے بھیجے اُن سب کو اُنھوں نے مار ڈالا اب تمھارے برابر کوئی دوسرا شور ویر مجھ کو دکھلائی نہیں دیتا اس لیے تم ورِندابن میں میرے واسطے جا کر شیام اور بلرام کو مار آؤ تو میں تمھارا بڑا احسان مانوں گا یہ سُن کر ویوماسُر بولا کہ سُنو مہاراج میں اپنا بدن تمھارے اوپر نچھاور سمجھ کر اپنی سامرتھ بھر تمھارا حکم مانوں گا جو سیوک اپنے مالک کا حکم مانتا ہے اُس کا لوک اور پرلوک دونوں بنتا ہے یہ کہہ کر ویوماسُر کنس سے بدا ہوا اور گوال روپ دھر کر جہاں شری کرشن جی کھیل رہے تھے وہاں آیا اور اُس نے ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے کہا کہ مہاراج میں بھی تمھارے ساتھ کھیلنا چاہتا ہوں یہ بات سُنکر شری کرشن انتریامی نے اُس کپٹ روپی گوال کو پہچان کر کہا کہ تم اپنا سندیہہ چھوڑ کر جس کھیل کے واسطے کہو وہی کھیل ہم تم سے کھیلیں کپٹ روپی گوال بولا کہ جس طرح بھیڑیا اپنی پیٹھ پر بھیڑی اُٹھا کر بھاگ جاتا ہے اُسی طرح ایک لڑکا دوسرے لڑکے کو اپنی پیٹھ پر چڑھا کر دوڑے یہی کھیل کھیلو مُرلی منوہر نے کہا کہ بہت اچھّا جبکہ شیام سُندر بیوماسُر کو ساتھ لے کر بھِل بجھاول اور آنکھ منداول کھیلنے لگے تب وہ کپٹ روپی گوال بہت لڑکوں کو جو اُس کو نہیں پہچانتے تھے چھپتے وقت ایک ایک کو اُٹھا کر پہاڑ کی کندرا میں رکھ آیا اور اُس کندرا کے دروازے پر پتھر کی سِلا دھر دی جب سب گوالوں کو وہ کندرا میں چھپا آیا اور شری کرشن جی اکیلے رہ گئے تب کپٹ روپی گوال للکار کر بولا کہ اے نندکمار آج تم کو سب یدوونشیوں اور ورِجواسیوں سمیت مار کر راجہ کنس کا کام بناؤں گا جب ویوماسُر گوال تن چھوڑ کر اپنی اصلی صورت سے شری کرشن جی کو مارنے کے واسطے جھپٹا تب شری کرشن جی نے اُس کا گلا دبا کر جانور کی طرح لات اور گھونسوں سے اُس کو مار ڈالا اور گوال بالوں کو کندرا میں سے نکال لائے۔

اُس وقت دیوتا اور بِدیادھروں نے شیام سندر پر پھول برسائے اور بڑی خوشی منائی شام کے وقت مُرلی منوہر مُرلی بجاتے خوشی مناتے ہوئے اپنے گھر آئے اُسی دن رات کے وقت یشوداجی نے یہ سپنا دیکھا کہ آج شیام اور بلرام ورِندابن میں نہیں ہیں کہیں چلے گئے اور یہ سپنا دیکھتے ہی پہلے نند اور یشوداجی نے بڑا سوچ کیا پھر سپنے کی بات جھوٹی سمجھ کر اپنے من کو دھیریہ دیا۔

ادھیائے اڑتیسواں

اکرورجی کا شیام اور بلرام کو لیجانے کے واسطے ورِندابن میں پہونچنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت کاتک بدی دوادشی کو کیشی اور بیوماسُر دیتیہ مارے گئے اور اُسی دن پراتہ سمے جب اکرور جی کنس کے رتھ پر چڑھ کر ورندابن کو چلے تب وہ راہ میں وچار کرنے لگے کہ دیکھو اس جنم میں مجھ سے کوئی اچھا کام نہیں ہوا آج تک سب دن کنس ادھرمی کی سنگت میں بیتے پچھلے جنم میں میں نے نہ معلوم کون ایسا بھاگیہ اور تپ کیا تھا جس کے پھل سے اُن چرنوں کا درشن جن کا دھوون گنگا جی ہو کر تینوں لوک کو تارتی ہیں پاؤں گا جن چرنوں کا دھیان برہمادک دیوتا اور سنکادک رشیشور آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھ کر اُس کی دھور ملنے کے واسطے دن رات چاہنا رکھتے ہیں وہی دھور آج میں اپنے ماتھے پر چڑھا کر بھوساگر پار اُتر جاؤں گا۔

	دوہا	
آج دیکھ ہوں وہ چرن سکل سُکھن کے ہیر		رِسا اسراپ موچن کرن ہرن بھکت اُر پیر

جس طرح پاپی لوگ سنت سنگ کرنے سے کرتارتھ ہو جاتے ہیں اُسی طرح میرا بھاگیہ بھی جو کنس نے مجھ کو شری کرشن چندر آنندکند کے لینے کے واسطے بھیجا اسی بہانہ سے میں بھی موہنی مورت کی چھب دیکھتے ہی بہت جنموں کے پاپوں سے چھوٹ کر آنکھوں کا پھل پاؤں گا نہیں تو مجھ ایسے پاپی کو بھی سنساری مایا جال میں پھنسے ہوئے کو اُن پربرہم پرمیشور کا درشن کہاں ملتا یہ سب سنجوگ اُنھیں ویکنٹھ ناتھ کی کرپا سے ہوا ہے راجہ کنس نے میرے اوپر بڑی دیا کی جو مجھ کو اس کام کے واسطے بھیجا جس آدپُرش بھگوان نے کالی ناگ کو ناتھ کر اُس کے ماتھے پر نرت کیا اور نند جی کی گئوویں چرا کر گوپیوں کے ساتھ راس منڈل رچا اور دیوتوں کے واسطے تین قدم پرتھوی راجہ بل سے دان لی اور دیولوک کا راج اندر آدک دیوتوں کو دے ڈالا وہی ویکنٹھ ناتھ اپنا بال چرتر ورجواسیوں کو دکھلا کر بہت طرح کا سُکھ اُن کو دیتے ہیں جن چرنوں کے درشن کے واسطے لکشمی جی اور نارد مُن اور مارکنڈے اور امبریش آدک بڑے بڑے رشیشور اور مہاتما چاہنا رکھتے ہیں اُن چرنوں کا درشن اور اسپرش سہج ہی میں گوال بالوں اور گوپیوں کو ملتا ہے اس لئے ورندابن واسیوں کا بڑا بھاگیہ سمجھنا چاہیئے۔

	دوہا	
جو کرتا سب جگت کے ماکھن پر بھو ہیں سوے		نراکار نرلیپ کو بھید نہ جانے کوے

آج مجھ کو اچھے اچھے شگن دکھلائی دیتے ہیں ہرن میرے داہنے طرف سے بائیں کو چلے آتے ہیں اسلئے ضرور مجھ کو ویکنٹھ ناتھ کا درشن ملے گا اے من وہ آدپرش اَبناشی سب سے پہلے تھے اور مہاپرلے ہونے پر بھی وہی بنے رہیں گے جو تجھ کو اس بات کا سندیہ ہو کہ آدجیوتی بھگوان نے کس واسطے سنسار میں جنم لیا تو کبھی ایسا مت سمجھنا اُنھوں نے کیول واسطے سُکھ دینے اپنے بھکتوں اور بھوساگر پار اُتارنے سنساری جیووں اور مارنے دیتیوں اور ادھرمیوں اور بھار اُتارنے پرتھوی کے اپنی اچھا

سے جنم لیا ہے اُن کے بھید اور مہما کو کوئی بھی نہیں جان سکتا ہے وہ انتریامی سب بھلے اور بُرے کے پیدا کرنے والے ہو کر سنساری مایا سے الگ ہیں ان کو ستوگن اور رجوگن اور تموگن نہیں بیاپتا اور ورندابن کی مہما ویکنٹھ سے زیادہ جان کر گوال بالوں کو برہما اور شیوجی سے کم نہ سمجھنا چاہیئے۔

کبت

ایک برج رینو کا پر چنتامن وار ڈاروں لوکن کو وار ڈاروں سیوا کنج کے وہار پے
لتن کے پاتن پے کلپ برکش وار ڈاروں رماہو کو وار ڈاروں گوپن کے دوار پے
ورج کی پنہارن پے سبھی رتی وار ڈاروں ویکنٹھ کو وار ڈاروں کالندی کے گھاٹ پے
کہت اکھے رام ایک رادھا جو کو جانت ہوں دیون کو وار ڈاروں نند کے کمار پے

اور دیتیہ لوگوں کو بھی بڑا بھاگیہ مان سمجھ کر پرمیشور کی دیا اُن پر بھی جاننا چاہیئے کس واسطے کہ جب ویکنٹھ ناتھ اُن کو اپنے ہاتھ سے مارتے ہیں تب اُن کو ویکنٹھ دھام رہنے کے واسطے دیتے ہیں جہاں ہزاروں برس تک تپسیا کرنے سے بھی آدمی نہیں پہونچتا ہے اور راون اور ہرنیاکش کی کتھا جو اُن کے ہاتھ سے مارے گئے تھے اس بات کی گواہ ہے کس واسطے کہ شیام سُندر کے ڈر سے اُن کے ساتھ دشمنی رکھنے والوں کو (یعنی راون وغیرہ کو) دن رات اپنے پران کا ڈر رہ کر کسی ساعت شیام سُندر کا سوروپ اُن کے چت سے نہیں اُترتا تھا اسی سے وہ لوگ مکت ہو گئے دیکھو میرا بڑا بھاگیہ اُدے ہوا کہ جس روپ کے دیکھنے کے واسطے بڑے بڑے یوگی اور مہاتما تینوں لوک کے چاہنا رکھتے ہیں اُسی موہنی روپ کو دیکھ کر میں اپنا جنم سوارتھ کروں گا اور پہلے گوال بالوں کو جو دن رات ویکنٹھ ناتھ کا درشن کرتے ہیں ڈنڈوت کروں گا پھر اپنا سر ہر چرنوں پر رکھ کر وہ دھور اپنے ماتھے پر چڑھاؤں گا جو دھور برہما آدک دیوتوں کو بھی جلدی نہیں ملتی جب وہ دینا ناتھ جگت کے مکت دینے والے دیا سے اپنا ہاتھ میرے اوپر رکھ مجھ کو اُٹھا دیں گے تب میں اپنے برابر کسی بھاگیہ مان کسی پنڈت اور گیانی کا بھی بھاگیہ نہیں سمجھونگا لیکن میں ایک بات سے بہت ڈرتا ہوں کہ جو مجھ کو کنس کا بھیجا ہوا سمجھ کر ایسا نہ کریں سو یہ سندیہ کرنا نہ چاہیئے جس طرح میں منسا واچا کرمنا سے اُن کی بھگتی رکھ کر اُن کو اپنا ایشور جانتا ہوں اسی طرح وہ انتریامی بھی مجھے اپنا داس جان کر دیا ہی کریں گے۔

دوہا

ہر داسن کو داس ہوں من میں کر وشواس ۔ کنس دوت نہیں جانیں ما کہن پربھو سُکھ راس

جب وہ دینا ناتھ میرا ہاتھ پکڑ کر گھر میں لے جاویں گے تب اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھ کر سب حال کنس کا سچا سچا اُن سے کہہ دوں گا سنساری جیوں کو مایا روپی رسّی میں بندھے رہنے سے مکت ہونا کٹھن ہے لیکن وہ دین دیال مجھ کو اپنا ذات بھائی سمجھ کر ضرور بھوساگر پار اُتار دیں گے جس وقت وہ اپنی کرپا سے مجھ کو چاچا کہہ کر پکاریں گے اُس وقت بڑے بڑے مہاتما میرے اوپر ڈاہ کریں گے۔

دوہا	
اے من تو مت سوچ کر اُن ہی کو ہے لاج	آپنے کاج سنوار ہیں ماکھن پربھو برج راج

جب اکرورجی اس طرح وِچار کرتے ہوئے تین کوس راہ دن بھر میں کاٹ کر شام کے وقت ورِندا بن کے نزدیک پہونچے اور وہاں زمین پر شری کرشن جی کے چرنوں کا نشان جس میں سنکھ چکر. گدا. پدّم دھوجا کے نشان بنے تھے دیکھا تب اکرورجی نے رتھ پر سے اُتر کر اُن چرنوں کی دھور اپنے سر اور آنکھوں میں لگائی اور اس جگہ کو ڈنڈوت کر کے کہا کہ جہاں پر تمہارے چرنوں کا آکار رہتا ہے وہاں بڑے بڑے رِشیشور اور گیانی لوگ ہمیشہ ڈنڈوت کیا کرتے ہیں جب اکرورجی کو اسی وچار میں پریم پیدا ہوکر آنکھوں سے بہت آنسو بہنے لگے تب سب گوپ اور گوال سچی پریت اُن کی دیکھ کر اپنے پریم کا گھمنڈ بھول گئے لیکن اپنا بڑا بھاگ یہ سمجھ کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو جن چرنوں کی دھور اکرورجی اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں اُن چرنوں کی سیوا ہم لوگ. دن رات کرتے ہیں اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ اُسی وقت مرلی منوہر پیتامبر پہنے پھولوں کا گجرا گلے میں ڈالے بلرام جی اور گوالوں سمیت بن سے گؤ چرا کر ہنستے ہوئے ورِندابن کے پاس پہونچے۔

دوہا	
ماکھن پربھو نکھ دیکھ کے روم روم سکھ پاے	پریم بھاؤ سے مگن ہوے پرے جو چرن پر دھاے

اے راجہ پریکشت اکرورجی نے کبھی شری کرشن جی کے اور کبھی بلرام جی کے چرنوں پر سر رکھ کر اس طرح اپنے آنسوؤں سے اُن کے چرن دھوئے جس طرح دنیا کے لوگ رِشیشور اور مہاتما کے آنے سے اُن کے چرن جل سے دھوتے ہیں جب تھوڑی دیر بعد رونا اکرورجی کا کم ہوا تب انھوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں اکرور بدھ دونشی تمہارا داس ہوں یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی اُن کو اپنا بڑا سمجھ کر اُن کا سر اپنے پیروں پر سے اُٹھانے لگے اکرورجی ایسے پریم میں ڈوبے ہوئے تھے کہ اُن کو کچھ اپنے تن بدن کی سُدھ نہ تھی سر کون اُٹھاوے اس لئے شیام اور بلرام نے پریت پوروک اپنے ہاتھوں سے سر اُن کا پکڑ کر اُٹھالیا اور چاچا کہہ کر بڑے آدر سے بھیتر لے گئے تب نندجی اکرورجی کے گلے ملے جبکہ موہن پیارے بڑے پریم سے آسن پر بیٹھا کر اپنے ہاتھ سے اُن کا چرن دھونے لگے تب اکرورجی شرمندہ ہو کر اپنا پاؤں مُرلی منوہر کی طرف سے کھینچنے للے لیکن شیام سُندر پاؤں اُن کا نہ چھوڑ کر بولے کہ اے چاچا تم ہمارے باپ کی جگہ ہو اس لیے تمہاری سیوا کرنا ہم کو اُچت ہے یہ کہہ کر شری کرشن نے اکرورجی کا چرن دھویا اور اُن کے بدن میں عطر اور چندن لگا کر بڑے پریم سے چھتیس طرح کے کھانے کھلائے اور ہاتھ دُھلا کر پان اور الائچی دی جب کہ اکرورجی کھا پی کر پلنگ پر لیٹے تب شیام اور بلرام اُن کے پاؤں دابنے لگے اور نند اور اُپنند آدک نے اکرورجی کے پاس آکر پوچھا کہ کہو وسودیوجی اور دیوکی کیسے ہیں اور راجہ کنس کس طرح پرجا کا پالن کرتا ہے ہماری جان میں جب تک کنس ادھرمی جیتا رہے گا تب تک گؤ اور براہمن اور پرجا کو اُس کے ہاتھ سے سُکھ نہیں ملے گا جہاں کا راجہ ادھرمی اور نِردئی ہوتا ہے

وہاں کی پرجا سکھ سے نہیں رہتی جس کنس نے چھ بیٹے اپنی بہن کے بنا اپرادھ مار ڈالے اُس کو بدھک سے زیادہ سمجھنا چاہیئے یہ سن کر اکرور نے کہا کہ جب سے کنس پیدا ہوا ہے تب سے یدو ونشی اور پرجا لوگ دُکھ پاتے ہیں جس طرح بکری کے غول میں ایک بھیڑیا رہنے سے اُن کو اپنی جان کا ڈر لگا رہتا ہے اُسی طرح متھرا واسیوں کو کنس کے جیتے تک سکھ نہیں ملے گا اُس کا حال سب تم جانتے ہو ہم کیا کہیں۔

ادھیائے اُنتالیسواں

شیام اور بلرام کا اکرور کے ساتھ متھرا میں جانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب نند اور اُپنند اکرور جی سے متھرا کا حال پوچھ کر اپنے اپنے استھان پر گئے تب شیام اور بلرام نے جیسا وچار راہ میں اکرور جی کرتے آتے تھے ویسا سنمان اُن کا کر کے پوچھا کہ اے چاچا آپ نے دیا اور پریت کی راہ سے ہم کو دیکھنے کے واسطے آئے بہت اچھا کیا لیکن تم نے ہمارے چرنوں پر جو ہم تمہارے لڑکوں کے برابر ہیں کس واسطے گر کر ہم کو دوش لگایا ہم کو تمہاری سیوا کرنا چاہیئے بھلا یہ تو بتلاؤ کہ متھرا واسیوں کا دن کیوں کر کٹتا ہے اور وسودیو اور دیوکی ہمارے ماتا پتا اچھی طرح سے ہیں اور راجا کنس ہمارا ماما بڑا پاپی پیدا ہوا ہے جو گؤ اور براہمن اور یدو ونشیوں کو دُکھ دے کر ناش کیے دیتا ہے اور ہم کو وسودیو اور دیوکی اپنی ماتا پتا کے قید ہونے کا حال سُن کر بڑا سوچ ہوا ہے سچ پوچھو تو وہ لوگ ہمارے واسطے اتنا دُکھ پاتے ہیں جو وہ ہم کو گوکل میں لا کر نہ چھپاتے تو کیوں اتنا دکھ پاتے جب وہ ہماری یاد کرتے ہوں گے تو اُن کو بہت رنج ہوتا ہوگا بڑا آشچریہ ہے کہ دیوکی جی کے چھ لڑکے مارے اور اتنا پاپ کر کے تھوڑے پر بھی کنس کا من ادھرم کرنے سے نہیں پھرا اور یہ تبلایئے کہ آپ کا آنا یہاں کیوں کر ہوا اور آپ سے کنس نے چلتے وقت کیا کہا یہ بات سُن کر اکرور جی نے کھڑے ہو کر اور ہاتھ جوڑ کر رو نے کہا کہ اے دیکھئے ناتھ انتریامی کنس کے انیت کرنے کا حال آپ کو سب معلوم ہے میں کیا کہوں کنس وسودیو اور اُگرسین کا پران لینے کے واسطے ہر روز ارادہ کرتا ہے لیکن وہ لوگ آپ کی کرپا سے آج تک بچے جاتے ہیں اور کنس کا حال جو کچھ آپ نے سُنا ہے اُسی طرح پر ہے جب کہ ورشاسر دیتیہ آپ کے ہاتھ سے مارا گیا تب نارد مُنی نے آکر کنس سے کہا کہ تیری موت شری کرشن جی کے ہاتھ سے ہے اور وہ نند اور یشودا جی کے بیٹے نہیں ہیں وسودیو اور دیوکی کے بیٹے ہیں یہ حال سُن کر کنس نے پھر وسودیو اور دیوکی کو قید کیا اور اُسی دن سے تمہارے پران مارنے کی تدبیر میں رہ کر دھنش یگیہ کے بہانے سے تم دونوں بھائیوں کو اور نند جی آدی کو بُلانے کے واسطے مجھ کو یہاں بھیجا یہ بات سُن کر شری کرشن جی نے بلرام جی کی طرف دیکھا اور ہنس دیا اور نند جی سے کہا کہ اے بابا اکرور جی یدوکل میں بڑے مہاتما ہو کر کنس کی آگیا انوسار دھنش یگیہ کا اُتساہ دیکھنے کے واسطے ہم لوگوں کو بُلانے کے واسطے

یہاں آئے ہیں اُن کے ساتھ جانے میں بہت اچھا ہوگا تم بھی گوپ اور گوالوں سمیت دہی اور ماکھن آدک بھینٹ لے کر چلو۔

دوہا

ماکھن پربھو کی بات یہ سُن کے گوپی گوال	گئے سکل مُرجھائے تن بھئے بکل تہہ کال

اے راجہ پرکشت نندجی شری کرشن جی کی بات کی کئی مرتبہ پرکشا لے چکے تھے اس لئے اُن کی بات کو ڈگمگا اُچت نہیں جانا اور نند اور یشودا اپنے کی بات یاد کرکے سوچ کرنے لگیں لیکن شیام سُندر کی اچھا انُسار نندجی نے ورندابن میں ڈھنڈورا پٹوا کر سب گوالوں کو کہلا بھیجا کہ راجا کنس نے دھنش یگیہ کا اُتساہ دیکھنے کے واسطے ہم لوگوں کو بلایا ہے کل پراتہ سمے سب گوال بال دودھ دہی گھی اور ماکھن آدک لے کر متھرا کو چلیں جب یہ حال گوپیوں نے سُنا کہ شیام سُندر متھرا کو جاتے ہیں تب سب گوپیاں شیام سُندر کا وِیوگ سمجھ کر مُردے کے برابر ہوگئیں اور اُن کے گھروں میں ایسا رونا پیٹنا ہونے لگا کہ جیسے کسی کا کوئی آدمی مرجائے۔

دوہا

ٹھور ٹھور ایسی دشا کہت نہ آوے بین	بڑھی شیام بچھڑن بتھا ڈھرت اُمنگ جل نین

سورٹھا

پھرت بکل سب گوال پوچھت ایکہہ ایک سوں	چلن چہت نندلال من ملین دیا گل سبے

پھر سب گوپیاں ٹھور ٹھور بیٹھ کر آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو یہ کیا پرلے ہمارے اوپر آئی ہے ایک ساعت بھر موہن پیارے کا وِرہ ہم سے سہا نہیں جاتا تھا اُن کے دیکھے بنا چین نہیں پڑتا تھا اب وہ متھرا جاتے ہیں اُن کے وِیوگ میں ہمارا پران کیسے بچے گا اس اکرور مورکھ کا کیا کام تھا جو ہم لوگوں کا پران لینے کے واسطے آیا ہے سچ پوچھو تو شری کرشن جی نے ہماری بہ ریت سے من اپنا کھینچ لیا نہیں تو ان کو متھرا جانے کا کیا کام ہے جو نندلال جی نہ جاویں تو راجہ کنس اُن کا کیا کریگا تب دوسری گوپی بولی کہ پرمیشور کی دیا سے آج کوئی بڑا آدمی ورندابن میں مرجاتا یا کوئی دوسرا کارن ہو کر ہمارا من ہرن پیارا کل متھرا کو نہ جاتا تو بہت اچھا ہوتا دوسری گوپی اپنی چھاتی پیٹ کر کہنے لگی کہ بڑا سوچ ہے کہ میرا پران پیارا مجھ سے چھوٹتا ہے۔

چوپائی

اب ہر جب متھرا کو جئیں	تن بن پران کون بدھ رہیں

دوسری گوپی بولی کہ مجھے موہن پیارے کے دیکھنے سے تینوں لوک کا سکھ ملتا تھا اب اُن کے دیکھے بنا کس طرح چین پڑے گا دوسری بولی کہ جب وہ ایک مرتبہ میری طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے تھے تب میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتی تھی اُن کے جانے کے پیچھے میرا کیا حال ہوگا دوسری نے کہا کہ اے

برھما جی تم بڑے کٹھور ہو جو پہلے موہن پیارے سے پریت لگا کر اب اُن کے وِرہ ساگر میں مجھ کو ڈبونا وِچار کیا ہے جس طرح کوئی پیاسا دور سے پانی دیکھ کر پانی پینے کے واسطے جاوے اور وہاں پہونچ کر اُس کو بالو دکھلائی دے وہی گت ہماری ہوئی رام اور کرشن دونوں آنکھیں ہماری چلی جائیں گی تب ہم لوگ بنا آنکھ جی کر کیا کریں گے شیام اور بلرام بنا ایک ساعت جینا ہمارا کٹھن ہے۔

	دوہا	
اب جیویں کیسے سکھی سو بچھڑت ہیں آج		جو راجن کے راج ہیں ماکھن پربھو وِرج راج

اے راجہ پریکشت اسی طرح سب وِرج بالا وِرہ کی ماتی ہو کر اپنے اپنے من کا حال ایک دوسرے سے کہہ کر وِلاپ کرتی تھیں جب رات بھر اُن کو مچھلی کی طرح تڑپتے بیت گئی تب پرات سمے سب گوپ اور گوال وِرندابن واسیوں نے گورس آدک گاڑی اور بیلوں پر لدوالیا اور بھینسا بھیڑا بکرا آدک بھینٹ دینے کے واسطے لے کر نند جی کے دروازے پر آئے اور جس جگہ اکرور جی شیام اور بلرام کو جو اپنے آگے بیٹھا کر چلنے کی تیاری کر رہے تھے وہاں پر سب استری اور پُرش اور لڑکے اور بوڑھے آکر موہن پیارے کے وِیوگ میں اپنی اپنی آنکھوں سے جل کی دھارا بہاتے لگے اور اتنا روئے کہ اُن کے آنسو بہنے سے زمین وہاں کی کیچڑ کے برابر ہو گئی اور اُن لوگوں نے آپس میں کہا کہ دیکھو کنس ادھرمی کے راج میں سُکھ اور آنند سپنا ہو گیا اور سب وِرج بالا شری کرشن جی کے چاروں طرف کھڑی ہو کر بڑے دُکھ سے کہنے لگیں کہ اے پران پیارے تم کس واسطے ہم لوگ ابلا اناتھ کو اپنے وِرہ ساگر میں ڈبو کر پران لیا چاہتے ہو سب وِرندابن واسیوں کا جینا تمھارے ادھین ہے جس طرح ہاتھ کی لکیر کبھی نہیں مٹتی اسی طرح بھلے آدمی کی پریت کبھی نہیں گھٹتی جیسے بالو کی دیوار نہیں ٹھہرتی اُسی طرح مورکھ کی پریت نہیں ٹھہتی ہے اے گوپی ناتھ ہم لوگوں نے تمھارا کیا اپرادھ کیا ہے جو ہم کو پیٹھ دکھا کر چلے جاتے ہو۔

	دوہا	
جو سُت یشُدا انند کے ہیں چھانڑ ہیں ناتہہ		ایک سکھی ایسے کہے میں سوچت من ماتہہ

گوپیاں اسی طرح شری کرشن جی کو کہہ کر پھر اکرور جی سے بولیں کہ اے اکرور تم ہم لوگوں کا دُکھ نہ جان کر جس کے آدھین ہمارے پران ہیں اُسی کو اپنے ساتھ لیے جاتے ہو اب ہمارا جینا کیسے ہو گا کیوں ایسا کرتے ہو ایسے جینے سے تم ہم کو مار ڈالتے تو اچھا تھا اور اکرور دیاونت کو کہتے ہیں تم اپنے نام کے برخلاف نردئی پن کرتے ہو جیسا دُکھ ہم لوگوں کو راجہ کنس نے دیا اُس کا دنڈ موہن پیارے سے پاوے گا دوسری سکھی بولی کہ دیکھو برھما جی ہم کو استری کا تن دے کر ہمارے اوپر پکھ دیا نہیں کرتے ہم لوگوں کی بھونرروپی آنکھ کمل روپی مکھار بند موہن پیارے کو دیکھنے کے واسطے دن رات چاہنا رکھتی ہیں کہو اب کس طرح ان آنکھوں کو بنا دیکھے سانولی صورت موہنی مورت کے چین ملے گا۔

	دوہا	
ماکھن پربھو کو روپ رس پیت رہے جو نت		اب کھاری جل کوپ کو کہہ بدھ آئیے چت

اور سکھی بولی کہ سچ پوچھو تو برھما اور اکرور کا کیا دوش ہے یہ سب کھوٹائی موہن پیارے کی سمجھنا چاہیے کہ اُن کا چت بھی اُن کے بدن کی طرح کالا ہے ہم لوگوں نے اپنے کل پریوار کی پریت چھوڑ کر اپنا پریم اُن سے لگایا تھا اب یہ ہم کو اس دُکھ ساگر میں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں متھرا پوری کی استریاں دن رات موہن پیارے کی بھینٹ ہونے کی اِچھا من میں رکھ کر پرمیشور سے وردان مانگتی تھیں اب پرمیشور نے اُن کی ونتی سُنی اور سکھی بولی کہ متھرا کی استریاں روپ اور گُن سے بھری ہیں شیام سُندر اُن کی پریت میں پھنس کر وہاں ہی رہ جائیں گے اور ہم لوگوں کو بھول کر یہاں کیوں آویں گے اُن استریوں کا بڑا بھاگ ہے جو من ہرن پیارے کے ساتھ سُکھ اُٹھاویں گی نہیں معلوم ہمارے تپ میں کیا بھول پڑی کہ ہم سے ہمارا پیارا بچھڑتا ہے اور گوپی بولی کہ آج متھرا کی استریوں کو اچھے اچھے سگُن ہوتے ہونگے کہ وہ لوگ شیام سُندر کا درشن پاکر اپنی آنکھوں کا پھل پاویں گی اور سکھی بولی کہ شری کرشن کو متھرا میں کسی نے نہیں بُلایا اُن کا من متھرا کی استریوں کے دیکھنے کے واسطے چاہتا ہے اسی واسطے یہ بہانہ کر کے جاتے ہیں دوسری نے کہا کہ اس چت چور نے ہم لوگوں کے ساتھ کون بھلائی کی ہے جو وہاں کی استریوں کے ساتھ کریں گے خوبصورت آدمی اپنی خوبصورتی کے گھمنڈ سے کسی کو کچھ مال نہیں سمجھتے دوسری ورجبالا بولی کہ ورِندابن واسیوں کے دن اب بُرے آئے ہیں اور متھرا واسیوں کا نصیب جاگا اسی سے موہن پیارے وہاں جاتے ہیں دوسری نے کہا کہ یہ اکرور ہمارے واسطے یم دوت بن کر آیا ہے جس طرح کسی بھوکے کے آگے سے کوئی کور اُٹھاتے وقت تھالی بھوجن کی کھینچ لے اُسی طرح یہ ہم کو شیام سُندر سے الگ کرتا ہے یہ کون نیا دُکھ کی بات ہے کہ مچھلی کو پانی سے نکال کر گرم بالو میں ڈال دے شاید ہم کو دُکھ دینے سے اُس کو کچھ ملتا ہوگا اس لئے ایسا کرتا ہے۔

	دوہا	
جو دُکھ دیوے جیو کو جہا کشٹ سو پاے		بووے بیج ببول کا تو آم کہاں سے کھاے

اور سکھی بولی کہ اے پران پیاری اس میں کسی کو دوش لگانا نہ چاہیئے ہمارے کھوٹے دن آنے سے ہمارے پران پیارے جاتے ہیں ہمارا بھاگیہ جو اچھا ہوتا تو اکرور کیوں آتا جس وقت گوپیاں اپنے اپنے وِرہ کا دُکھ ایک دوسرے سے کہہ رہی تھیں اُسی وقت شیام اور بلرام چلنے کے واسطے رتھ پر چڑھے تب گوپیوں نے کہا کہ دیکھتی ہو شری کرشن جی ہمارے رونے اور وِلاپ کرنے پر کچھ دھیان نہ کر کے متھرا جانے کو تیار ہو گئے۔

	دوہا	
ماکھن پربھو آنند سوں چڑھ بیٹھے رتھ ماہہ		بہت بھلو ہے سارتھی اب ہوں ہانکت ناہہ

اور گوپی بولی کہ ہم سب اپنے کُل پریوار کی لاج چھوڑ چکی ہیں جب رتھ یہاں سے چلنے لگے تب شیام سُندر کی کمر پکڑ کر روک رکھو جس میں جانے نہ پاویں یہ سُن کر دوسری گوپی بولی کہ اے پیاری سچ کہتی ہو جب کہ میرا پران ہی موہنی مورت نے ہر لیا تب اُن کو کس طرح جانے دوں گی جس لاج کے مارے پرمیشور سے وِیوگ ہو اُس لاج کو چولھے بھاڑ میں ڈال دو اُس وقت لاج کرنے میں پیچھے سے بہت دُکھ اُٹھانا پڑے گا دوسری بولی کہ ہم لوگ بڑی بے ہو کر پڑی رہیں اور وہ متھرا کی استریوں کے ساتھ جا کر چین اُڑا دیں یہ بات کیسے ہونے پاوے گی ہم کو لاج سے کچھ کاج نہ رکھ کر اپنا کام نکالنا چاہیے دوسری گوپی بولی کہ ہم لوگوں کو اُس موہنی مورت کے دیکھنے سے سُکھ ملتا تھا سو اب جاتے ہیں بھلا دن بھر تو ہم یہ سمجھیں گی کہ گئو چرانے بن کو گئے ہیں لیکن شیام کو بنا دیکھے ہمارا پران کیسے بچے گا اور گوپی بولی کہ اے سکھی اُس دن چاندنی رات کی بات تجھ کو یاد ہے یا نہیں جب شیام سُندر نے ہم لوگوں کے ساتھ راس کر کے سُکھ دیا تھا دوسری گوپی بولی کہ اے سکھی جو کوئی اُن کی لیلا کو بھلاوے اُس کو جانور سمجھنا چاہیے دوسری گوپی بولی کہ جب شام کے وقت ورِندابن وِہاری بن سے گئو چرا کر آتے تھے تب اُن کے گھونگھر والے بالوں پر دھول پڑی ہوئی کیسی شوبھا دیتی تھی کہ ہم لوگ راستے پر بیٹھ کر اُن کا درشن کرتی تھیں تب اُن کی چھب دیکھنے اور بنسی سُننے سے کیا آنند ملتا تھا بتاؤ اب وہ سُکھ کیسے ملے گا اے راجہ پریکشت اسی طرح سب گوپیاں بوروہوں کی طرح اپنے اپنے وِرہ کا حال شیام اور بلرام اور اکرور کو سُنا کر ولاپ کرتی تھیں اور لاج چھوڑ کر بار بار اے مادھو اے مکُند اے گوبند اے دینا ناتھ اے ویکنٹھ ناتھ اے گوپی ناتھ اے شیام سُندر اے مرلی منوہر اے من ہرن پیارے اے ورِجنا تھ اے دکھ بھنجن نند نندن پرمیشور کے نام پکار کر اُن کو اپنا دُکھ سُناتی تھیں اُس وقت اُن کا رونا اور ولاپ کرنا دیکھ کر کون ایسا چیتنیہ جیو وہاں تھا جس نے آنسو کی دھار اپنی آنکھوں سے نہ بہائی ہو جب کہ جڑ روپ درختوں سے بھی اُن کا دُکھ نہیں دیکھا گیا تب جڑ سے ڈالی تک مارے سوچ کے ہلنے لگے اور اکرور اُن سب کا حال دیکھ کر راجہ کنس کی آگیا اور اپنے تن کی سُدھ بھول گئے جب گوپیوں کا وِلاپ اکرور سے دیکھا نہیں گیا تب رتھ پر چڑھ کر ہانکنا چاہا اُس وقت گوپیوں نے دوڑ کر رتھ کو پکڑ لیا اور بڑی عاجزی سے وِنے کیا کہ اے گوپی ناتھ تم کس واسطے ہم لوگ ابلا اناتھ کو اپنے وِرہ ساگر میں ڈبو کر پران لیا چاہتے ہو ہم کو بھی اپنے ساتھ لے چلو تو دھنش یگیہ کا اُتسو اور راجہ کنس کو دیکھ آویں ہم لوگوں نے اپنا کُل پریوار اور لوک لاج چھوڑ کر تم سے پریت لگائی تس پر تم کیوں ایسے نردئی ہو کر ہمارا پران لیتے ہو تم اکرور کے ساتھ جو رتھ ساج کر آیا ہے نہ جاؤ تو کنس تمہارا کیا کرے گا یہ اپنا منھ کالا کر کے پھر جائے گا اے راجہ اُس وقت ایک طرف تو گوپیوں کی یہ دُرشا تھی اور دوسری طرف سے یشودا جی روتی ہوئی آکر بولیں کہ اے اکرور تم کیوں میرے پران پیارے کو لیے جاتے ہو ان کے بنا میں کس طرح جیوں گی ۔

	دوہا	
کہا دھنش لے دیکھ ہیں بالک اَت اگیان		کیو کنس کچھ کپٹ یہ پرت موہِ اس جان

سورٹھا

میں نہیں دیکھوں جان جو نرودھن کے شیام دھن ۔ لیہہ کنس برو پران کو جیوے نند نند بن

کبت

پران کے ادھارے میرے بارے یے پدھارے جاہیں بھوپ کے اکھاڑے جہاں بھاڑے سبھے شور ہیں
پیر بڑھی ہے شریر پھوٹت ہے ویوگ نیر کیسے کیسے دھروں دھیر پریم کے ادھیر ہیں
ڈارے برو کنس کار اگار میں زنجیر بھری اے ری بیر جر جاوے دھن دھام چور ہیں
جو پہلے یے کنھیا بل بھیا دو و لال میرے کھیلیں کہ میا میں نین کے حضور میں

(قید خانہ[۱۲])

یشودا اور روہنی ماتا رو کر کہنے لگی کہ شیام اور بلرام ورج گوکل کے پران ادھار ہیں اُن کے چلے جانے سے ہم لوگ کیسے جیویں گے پھر یشودا ماتا ولاپ کر کے بولی کہ اے موہن پیارے تم میری ممتا چھوڑ کر کیوں جاتے ہو میں تمھارے اوپر نچھاور ہو کر کہتی ہوں کہ اپنی ماتا کو چھوڑ کر کیوں جاتے ہو تمھارے دیکھے بنا مجھ سے ایک ساعت نہیں رہا جائے گا جب یشوداجی کے یہ سب کہنے پر بھی موہن پیارے رتھ پر سے نہیں اُترے تب یشودا ویاکل ہو کر زمین پر گر پڑی اور بہت ولاپ کر کے کہنے لگی کہ لے پران پیارے تم کٹھور ہو کر میرا پران ہی لیا چاہتے ہو مجھے اکرور مارنے کے واسطے ورندا بن میں آکر میری بڑھوتی سے کی لکٹیا چھینے لئے جاتا ہے اے بیٹا تم کو کچھ دیا نہیں آتی جو مجھے اس طرح چھوڑ کر چلے جاتے ہو اے راجہ پرکشت جب اس طرح یشودا اور روہنی اور گوپیاں رتھ پکڑ کر رونے لگیں تب موہن پیارے ہنستے ہوئے رتھ پر سے اُتر کر بولے کہ تم چنتا مت کرو میں ایک آدمی تمھارے پاس بھیجوں گا اس وقت یشوداجی موہن پیارے کو گلے لگا کر بڑی ونتی کر کے بولیں کہ اے بیٹا تم دھنش یگیہ دیکھ کر جلد چلے آنا وہاں کسی سے پریت لگا کر اپنی ماتا کو مت بھول جانا یہ سُنکر مرلی منوہر نے یشودا ماتا کو بہت دھیریہ دیا اور شری داما گوال سے بولے کہ تم گوپیوں سے کہہ دو کہ سوچ مت کریں میں پھر ملوں گا جب شیام سُندر اس طرح سب کو دھیریہ دے کر اور ماتا کو ڈنڈوت کر کے رتھ پر چڑھے تب نندجی نے یشودا اور گوپیوں سے کہا کہ تم اُداس مت ہو میں شیام اور بلرام کو دھنش یگیہ دکھا کر جلدی اپنے ساتھ لے آؤں گا لیکن اس بات کا ڈر ہے کہ راجہ کنس شیام اور بلرام سے کچھ دغا نہ کرے یہ بات سن کر ایک بوڑھے آدمی گیان وان نے کہا کہ اے نندجی شیام سُندر پرم پرمیشور کا اوتار ہیں اُنھوں نے پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے جنم لیا ہے یہ راجہ کنس کو کیا سمجھتے ہیں موت کی بھی موت اُن کے ہاتھ ہے یہ سُن کر نند آدک کو دھیریہ ہوا اتنی کتھا سُن کر راجہ پرکشت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ بڑا آشچریہ ہے کہ اکرورجی نے یہ دُشا یشودا اور گوپیوں کی دیکھ کر کچھ دھیریہ اُن کو نہیں دیا شکدیوجی بولے کہ اے راجہ اُس وقت اکرورجی نے اتنا گوپیوں سے کہا تھا کہ شیام سُندر پھر تم سے مل کر سُکھ دیں گے جب اکرور نے سب کو روتا چھوڑ کر شیام اور بلرام کا رتھ متھرا کی طرف ہانکا اور نندجی گوال بالوں سمیت گاڑی آدک پر بیٹھ کر اُن کے ساتھ چلے تب یشودا بڑے ولاپ سے بولی۔

چوپائی

موہن اِدھر دیکھ تو لیجے
پیو نہار جنم کو کھیرو
یہ کہہ گوال سکھن کو پھیرو
ایسے کہہ یشمت بلکھائی
تلپھٹ دِکل رام مہتاری

بچھڑت لال ہیں کچھ دیجئے
بھور ورج میں ہوت اندھیرو
اپنی گائے جائے کے گھیرو
کیسے جتن بہہ پران نہ جائی
اتِ ویاکل سب ورج کی ناری

دوہا

دیکھ دُکھت ورج لوگ سب اور یشودا مائے
تب ہر یہ کہہ سُکھ دیو پھیر ملیں گے آئے

جب تک رتھ کی دھوجا اور دھور اُڑتی ہوئی یشودا اور گوپیوں کو دیکھ پڑتی رہی تب تک اُن سب کو آسا بنی رہی کہ اب ہمارے پران پیارے لوٹ آویں گے اس لئے وہ سب رتھ کی طرف ٹکٹکی باندھکر دیکھتی رہیں جب رتھ دور نکل جانے سے اُس کی دھور بھی نہیں دکھائی دی اور گوپیوں کا تن ورج میں رہ کر من دھور کی طرح اُڑتا ہوا شری کرشن جی کے پیچھے چلا گیا تب سب گوپیاں اور یشودا جی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑیں جب کچھ ہوش آیا تب روتی پیٹتی ہوئی گھر کو چلیں لیکن اُن کو شیام سُندر کے وِرہ سے راہ نہیں سوجھتی تھی تب ایک سکھی یشودا جی سے بولی۔

سورٹھہ

کہا کریں ورج جائے من ہرے گئے سانورو
پڑت نہ آگے پائے پاچھے ہی لوچن لگت

دوہا

یوں ورج یتھہ چھپائے سب کے یشودا دین
سب آئیں اپنے گھرن کلیشت بدن ملین

سورٹھہ

سب ورج پرم اُداس برہن دُکھ سمیت سین
رہے پران یہ آس شیام کہیو اہیں پھر

کبت

گیٔل اکرور کرور بیری کاہو جنم کو چیٹک سی دار سرلے کے ورج مور گو
بیاکُل بحال بال بنسی دھر شیام بن مین سی تلپھ مانو پریم رس بھور گو
چرن اُٹھائے سب چلت چلت اونچے دھام چڑھ چنتا من چین سب چور گو
بار بار کہت بسورجل پورنین دھورنا اُڑات آلی اب رتھو دور گو

اے راجہ اسی طرح سب گوپیاں اور یشودا جی شیام سُندر کے وِرہ میں ویاکُل رہ کر اُن کی چرچا میں دن اپنا کاٹنے لگیں اور اکرور جی نے چلتے وقت اپنے من میں اُداس ہو کر کہا کر دیکھو میں نے

راجہ کنس اُدھرمی کے کہنے سے بہت بُرا کام کیا کہ شیام اور بلرام کے مارے جانے کی تدبیر سننے اور دیکھنے پر بھی اُن کو اپنے ساتھ لیے جاتا ہوں میرے برابر دوسرا کوئی پاپی سنسار میں نہ ہوگا جب کنس شیام اور بلرام کو مار ڈالے گا تب سب برجبالا جن کو میں روتے اور ولاپ کرتے چھوڑ آیا ہوں وہ بہت دُکھ پاویں گی اس ادھرم کرنے کے بدلے مجھ کو معلوم کون نرک بھوگنا پڑے گا شری کرشن انتریامی نے اُن کے من کا حال جان کر بچار کیا کہ دیکھو اکرور ایسا گیانی مجھ کو لڑکا سمجھ کر میرے مارے جانے کا سوچ کرتا ہے اس لیے اسکو اپنی مہا دکھا کر یہ سوچ اُس کا چھڑا دینا چاہیئے جب اکرور یمنا کنارے پہونچے اور رتھ اپنا درخت کے نیچے شیام اور بلرام سمیت کھڑا کر کے نہانے گئے تب موہن پیارے نے نند راے سے کہا کہ تم گوال بالوں کو ساتھ لے کر آگے چلو اکرور جی اسنان اور پوجا کر لیں تو میں بھی آ پہونچتا ہوں یہ بات سن کر نند جی گوال بالوں سمیت آگے بڑھے اور اکرور جی نے جیسے پانی میں غوطہ مارا ویسے شری کرشن جی کو پانی کے بھیتر دیکھا جب آشچریہ مان کر سر اپنا باہر نکالا تب باہر رتھ پر بیٹھے دیکھا دوسری مرتبہ پھر غوطہ مارا وہی حال پھر دیکھا جب تیسری مرتبہ غوطہ لگایا تو کیا دیکھا کہ شری کرشن جی سانولی صورت موہنی مورت لچھمی سمیت جڑاؤ گہنا سب انگ پر پہنے کیسر اور چندن کا تلک لگائے کوستھ من اور بیجنتی مالا اور بنمالا گلے میں ڈالے پیتامبر اور جینو کا جوڑا پہنے اُپر ناریشمی اوڑھے چتربھج روپ سے شنکھ چکر گدا پدم دھارن کیے شیش ناگ کے اوپر براجتے ہیں اور شیش سفید رنگ ہو کر اپنے ہزار سر پر جڑاؤ کریٹ مکٹ باندھے پیتامبر پہنے بہت سوبھا سمان دکھلائی دیئے اور شیام سُندر گھونگھر والے بالوں پر جڑاؤ مکٹ ساجے کر اکرٹ کنڈل پہنے سُندر ناسکا منوہر کپول ترچھی چتون بجلی سے دانت چمکتے مند مند مسکراتے ات سندر بھجا چوڑی چھاتی گہری نابھ پتلی کمر موٹی جانگھ پاؤں کے ناخن چمکتے ہوئے ایسے مہا سندر دکھلائی دیئے کہ جن کا ورنن نہیں ہو سکتا اور انکش اور بجر آدک کی ریکھا پاؤں کے تلوے میں دکھلائی دے کر اور کیا دیکھ پڑا کہ شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور اندر اور ورن اور کبیر آدک دیوتا اور نو یوگیشور اور نارد مُن اور مارکنڈے اور بھرگو آدک رشیشور اور سنکادک اور گرڑ جی اور آٹھو وسو دیوتا اور موت اور چوبیس تتو اور دھرو اور پرہلاد آدک بھگت اور بید ویاس اور اُنچاس پون اور آٹھو دگپال اور ساتوں دوپ اور ساتوں سمندر اور بارھوں سوریہ اور چندرماں اور بال کھلیا رشیشور اور اگن اور دھرم راج اور کامدھین اور کام دیو اور ساتوں پُری اور بدّیا دھر اور سدھ اور گندھرب اور دیہ پتر اور گنگا اور سرسوتی آدک ندیاں اور اُنہ دھتی اور وششٹھ اور یکش اور راکشس اور کنس اور دیو کنیاں اور سب برت اور سب تیرتھ اور کلپ برکش آدک اپنا اپنا روپ رکھے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے استُت کر رہے ہیں اور اپسرا ناچ دکھلا کر گندھرب لوگ گا نا سنا رہے ہیں اور برھما جی آدک دیوتا استُت کر کے شری کرشن کے تیج کے آگے کچھ بولنے کی سامرتھ نہ رکھ کر تصویر کی طرح چُپ چاپ کھڑے اُن کا منھ دیکھ رہے ہیں جس کی طرف شری کرشن نے آنکھ اُٹھا کر دیا کی راہ سے دیکھ دیا وہ خوش ہو کر ان کا گن نوا دگانے لگا اُن میں سے بعضے شری کرشن جی کے اوپر چنور ہلاتے تھے بعضے ان کو

دھوپ دیپ کر کے خوشبودار پھولوں کا گجرا پہناتے تھے اور بعضے اُن کو بہت طرح کی، بھینٹ دے کر بار بار ڈنڈوت کرتے تھے۔

دوہا

ماکھن پربھو ورجناتھ کے سبھی دیوتا ساتھ	ہاتھ جوڑ استت کریں دھوریں چرن پر ہاتھ

جب اکرور کو یہ سب مہا شیام سندر کی یمنا جل میں دیکھ کر وشواش ہوا کہ شری کرشن جی پر برہم پرمیشور کے اوتار ہیں تب وہ اپنا سوچ اور سندیہ چھوڑ کر چترںبھجی روپ کے پاس چلے گئے اور چرنوں پر گر کے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

دوہا

تن من رہیو بھلاے کے دیکھ روپ ابھرام	ماکھن پربھو گھنشیام کو لاگیو کرن پرنام

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جو کوئی اس ادھیاے کو پریت سے کہے اور سنے تو تم جانو کہ اُس کو شیام سندر کے درشن ملے۔

ادھیاے چالیسواں

اکرور جی کا شری کرشن جی کے چترںبھجی روپ کی یمنا جل میں استت کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب اکرور جی نے شری کرشن جی کی مہا یمنا میں اس طرح دیکھ کر اُن کو پورن برہم جانا تب اُسی جگہ اس طرح پر کرشن بھگوان کی استت کی کہ اے ناتھ نرنجن آپ تینوں لوک کے مالک ہو کر جنم اور مرن سے رہت ہیں اور کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا کہ آپ کی لیلا اور انت کا بھید جان سکے میری ڈنڈوت آپ کو پہونچے یہ بات سُن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے مُنی ناتھ جب پر برہم پرمیشور کے بھید کو کوئی نہیں پہونچ سکتا تو پھر اُن کی مہما جاننے والا کس کو کہنا چاہیے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ اُن کی مہما جاننا بہت کٹھن ہے لیکن تم جتنے جیو جڑ اور چیتنیہ دیکھتے ہو سب میں انھیں کے تیج کا پرکاش سمجھو جو کچھ سنسار میں درشٹ آتا ہے وہ سب پرمیشور کی اِچھا اور مہما سے پیدا ہو کر انھیں کا روپ ہے سنسار میں کوئی کوئی گیانی اور تپسی پرمیشور کے دھیان اور اسمرن کے پرتاپ سے کچھ کچھ بھید انکا جان سکتے ہیں۔

دوہا

ماکھن پربھو کرتار کو جانیں پاپدھ لوگ	گھٹ گھٹ میں ویاپک سدا ہیں سب کے نرلوگ

اے راجہ پریکشت اکرور جی نے شری کرشن جی سے یمنا جل کے بھیتر یہ ونے کیا کہ اے مہاراج آپ برہما اور مہادیو جی آدک دیوتا اور تینوں لوک کے مالک ہیں جس طرح ندی اور نالوں کا پانی بہہ کر

سمدر میں مل جاتا ہے اسی طرح سنساری آدمی جو پوجا اور دھیان اور دان دوسرے دیو کے نام پر کرتے ہیں وہ سب آپ کو پہونچتا ہے اور مرنے کے پیچھے سب جیو آپ کے روپ میں مل جاتے ہیں آپ الکھ اگوچر ہیں برہما دک دیوتا آپ کی مہما اور گن کو نہیں پہونچ سکتے دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما کو جان سکے میری ڈنڈوت لیجیے اے آدی پرش نرا کار چاروں وید آپ کے شواس ہو کر آپ کے آد اور انت کو نہیں جانتے اور آپ گھٹنے اور بڑھنے سے رہت ہو کر اپنی تعریف کرانے کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے جیسے گولر کے بھنگے اور جل کے جیو اپنا حال نہیں جانتے ویسے سب برہمانڈ کے جیو ستوگن اور تموگن اور رجوگن سے پیدا ہو کر مایا کے وش ہو کر تمکو نہیں پہچانتے اور تمہارے وراٹ روپ کے ایک ایک روئیں میں بہت سے برہمانڈ اس طرح بندھے ہیں کہ جس طرح گولر کے درخت میں پھل لگے ہوتے ہیں میں آپ کے اُس وراٹ روپ کو نمسکار کرتا ہوں کہ اے پورن برہم نرمل روپ آپ چودھوں بھون کے کرتا اور دھرتا ہو کر کیول گئو اور براہمن اور ہر بھکتوں کے اُدّھار کرتے اور سکھ دینے اور ادھرمیوں کے مارنے کے واسطے سنسار میں اوتار دھارن کرتے ہیں۔

چوپائی
ہنس روپ دھر کے اوتارا | نیر چھیر تم کرت نیارا

اے جیو ستو روپ دینا ناتھ آپ نے متسیہ روپ دھر کر وید کو پاتال سے نکالا اور ہیگر یو اوتار لے کر مدھ کیٹبھ دیتیہ کو مارا اور سمدر متھنے اور چودہ رتن نکالنے کے واسطے کچھپ اوتار دھر کر مندراچل پہاڑ کو اپنی پیٹھ پر اٹھالیا اور واراہ اوتار دھر کے ہرنیاکش دیتیہ کو مار کر پرتھوی کو پاتال سے نکال لائے اور نرسنگھ روپ دھر کر ہرنیہ کشپ کو مار کر پرہلاد اپنے بھگت کی رکشا کی اور دیوتوں کے بھلے کے واسطے وامن اوتار لے کر تین پگ پرتھوی راجہ بل سے دان لی اور پرسرام اوتار دھر کر چھتریوں کو مارا اور شری رام چندر اوتار سے ادھرمی راون کو مار کر لنکا کا راج وبھیشن کو دیا اور شری گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھوون ہو کر تینوں لوک کے جیووں کو تارتی ہیں اور بلبھدر اور پردمن اور انرودھ تمہارے ہی روپ ہیں اس لئیے میں سب تمہارے اوتاروں کو ڈنڈوت کرتا ہوں اتنی کتھا سُن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے مہاراج اس وقت تک تو انرودھ اور پردمن جی پیدا نہیں ہوئے تھے اکروُر جی نے اُنکا نام کس طرح جانا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت اودھو جی اور اکرور جی شری کرشن جی کے بھکتوں میں ہو کر تینوں کال کا حال جانتے تھے جس طرح نارد مُنی کو تینوں کال یعنی ماضی و حال و مستقبل کا حال معلوم رہتا ہے اُسی طرح ہر بھگت لوگ بھی تینوں کالوں کا حال جانتے ہیں پھر اکرور جی نے کہا کہ آپ بودھ اوتار لے کر دیتوں کو یگیہ کرنے سے منع کریں گے اور کلجگ کے انت میں کلنکی اوتار دھر کر نئے سرے سے ست جگ کے دھرم کا پرچار کریں گے اور کوئی آدمی آپ کا تپ اور دھیان کرنے سے بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور کسی کو آپ سنساری مایا جال میں پھنسا کر اُن کا تماشا اس طرح دیکھتے ہیں کہ جس طرح کوئی آدمی اپنا منھ

درپن میں دیکھے بغیر تمہاری کرپا کے اس سنساری مایا جال سے چھوٹنا بہت کٹھن ہے تمہاری پوجا کئی طرح پر ہوتی ہے بعضے آدمی تمہاری مورت بنا کر پوجتے ہیں بعضے تمہارے روپ اور چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں بعضے تمہارے نام پر یگیہ اور ہوم کرتے ہیں اور گیانی آدمی تم کو سب جیووں میں ایک روپ دیکھتے ہیں اور بعضے آدمی ورکت ہو کر جنگل میں تمہارا تپ اور دھیان کرتے ہیں اور بعضے گرہستی ایں رہنے پر بھی من سے تمہارا اسمرن اور دھیان رکھ کر بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور بعضے لوگ سوائے تمہارے دوسرے دیوتا سے پریت نہ رکھ کر تم کو بار بار ڈنڈوت کر کے سنساری بیوہار کو سپنے کی طرح سمجھتے ہیں تمہاری پوجا اور اسمرن اور گنون کا ورنن بڑے بڑے یوگیشور اور گیانی اور شیش جی اور گنیش جی اور مہیش جی آدی ورنن نہیں کر سکتے مجھ اگیان کی کیا سامرتھ ہے جو تمہاری مہما کو ورنن کر سکوں تمہارا نام دین دیال ہے اس لئے مجھ کو دین اور اپنا داس سمجھ کر گیان اور ابھمان کی گانٹھ جو میرے ہردے میں پڑی ہے اُس کو گیان روپی آگ سے جلا دیجئے اور مجھ کو آٹھوں پہر اپنے چرنوں کے پاس رکھ کر ایسا گیان اُپدیش کیجئے جس میں آپ کو اپنا پیدا کرنے والا جان کر آپ کی سیوا اور چرچا میں دن رات لگا رہا ہوں۔

دوہا

ایسی بدھ موہنہ دیجئے تمہیں سکوں پہچان	ہیں اجان تم سرن ہوں ماکھن پربھ بھگوان

ادھیائے اکتالیسواں

اکرورجی کا شیام اور بلرام سمیت متھرا میں پہونچنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب شری کرشن جی نے یمنا جل کے بھیتر یہ سب استت اکرورجی سے سنکر چترُبھجی روپ اپنا دیتوں سمیت انتردھیان کر لیا تب اکرورجی اس بات کا اچنبھا جان کر پانی سے باہر آئے اور شیام اور بلرام جی کو رتھ پر بیٹھے دیکھ کر ڈرتے اور کانپتے ہوئے اُن کے پاس گئے یہ حال اُن کا دیکھ کر شری کرشن جی نے پوچھا کہ اے چاچا تم اس وقت گھبرائے ہوئے کیوں ہو اور نہاتے وقت سر پانی سے باہر بار بار نکال کر ہماری طرف کیوں دیکھتے تھے اور چلنے کا سوچ بھول کر اتنی دیر کیا کرتے رہے تم نے یمنا جل میں کچھ آشچریہ کی باتیں تو نہیں دیکھیں یہ بات سنتے ہی اکرورجی نے ہاتھ جوڑ کر وِنے کیا کہ اے لکشمی ناتھ انترجامی جو کچھ پانی کے بھیتر میں نے تمہاری مہما دیکھی وہ ورنن نہیں ہو سکتی۔

چوپائی

کرشن چرت کو اچرج ناہیں بیگ ناتھ متھرا پگ دھارو	بھلو درش دیکھو جل ماہیں موہنہ بھرو سو بھیو تمھارو

دوہا

اب موسے پوچھت کہا تم تربھون کے ناتھ	کرتا ہرتا جگت کے سکل تمہارے ہاتھ
ماکھن پربھو کرتار کی لیلا کہی نہ جائے	سرب جیو سنسار کے جا میں رہے بھلائے

یہ سنتے ہی شری کرشن جی نے ہنس کر کہا کہ آؤ رتھ پر چڑھو راہ چلنا ہے تب اکرور جی نے پہلے سر اپنا اُن کے چرنوں پر رکھ دیا پھر رتھ پر بیٹھ کر رتھ کو ہانکا اور نند جی آدک گوال جو آگے گئے تھے متھرا کے نزدیک ایک باغ میں ڈیرا کر کے شیام اور بلرام کی راہ دیکھنے لگے جب شری کرشن جی بھی وہاں پہونچ کر رتھ سے اُترے تب اکرور جی نے اُن سے ہاتھ جوڑ کر دنے کیا کہ اے دینا ناتھ میں چاہتا ہوں کہ آج کی رات میری کُٹی اپنے چرنوں سے پوتر کیجئے جس کے گھر آپ کے چرن جاتے ہیں اُس کے پُرکھا سورگ لوک کو پہونچتے ہیں جن چرنوں نے گوتم کی استری اہلیا کو شراپ سے چھڑایا اور راجہ بل کو سُتل لوک کا راج دیا اور جن چرنوں کا دھوون گنگا جی کو راجہ بھگیرتھ بڑے تپ سے اپنے پُرکھوں کے تارنے کے واسطے مرت لوک میں لائے اور شیو جی نے اُس کو اپنے سر پر رکھا وہی چرن دھو کر چرنودک پینے اور اپنے سر پر چڑھانے سے اپنے کل پریوار سمیت میں کرتارتھ ہوا چاہتا ہوں۔

چوپائی

ایسو چرن سروج تمہارو	تینکو سدا پر نام ہمارو

دوہا

ماکھن پربھو کے نام گن کہے سُنے جہ ٹھور	سُرنر رج تہہ ٹھور کی سیس دھریں جیوں مَوڑ

اے مہا پربھو میں تمہارا داس یہ چرن چھوڑ کر کہیں نہ جاؤں گا یہ بات سُنتے ہی شیام سندر نے اکرور جی کا ہاتھ بڑے پریم سے پکڑ لیا اور الگ لیجا کر اُن سے کہا کہ اے چاچا آج رات کو ہم یہاں رہیں گے کل راجہ کنس کو مار کر پیچھے سے بلداؤ بھیا سمیت تمہارے گھر آویں گے آج سکھویاں چھوڑ جانا اُچت نہیں ہے جب اکرور جی نے یہ سنا تب شری کرشن جی سے وِدا ہو کر راجہ کنس کی سبھا میں جا پہونچے راجہ کنس نے بڑے آدر بھاؤ سے اکرور جی کو بیٹھا کر اُن سے پوچھا کہ جہاں گئے تھے وہاں کا حال کیا ہے کہو۔

چوپائی

سُن اکرور کہے سمجھائی	ورج کی مہا کہی نہ جائی
کہا تند کی کروں بڑائی	بات تمہاری شیش چڑھائی
رام کرشن دوؤ ہیں آئے	بھینٹ سبے ورج واسی لائے

آج وہ بہت گوال بال سنگ رہنے سے شہر کے باہر ٹکے ہیں کل راج سبھا میں آویں گے یہ سن کر راجہ کنس بہت خوش ہوا اور بولا کہ اے اکرور جی آج تم نے ہمارا بڑا کام کیا کہ رام اور کرشن کو لے آئے اب اپنے

گھر جاکر آرام کرو اکروُر جی یہ حکم پاتے ہی اپنے گھر آئے اور کنس شیام اور بلرام کے مارنے کی تدبیر وچارنے
لگا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جب نند آدک ڈیرا ڈال کر چپ بیٹھے تب شیام اور بلرام
نے پوچھا کہ اے بابا تمہاری آگیا ہو تو ہم متھرا پوری دیکھ آویں یہ سُن کر نند جی نے کچھ مٹھائی اور پکوان دونوں
بھائیوں کو کھلا کر کہا کہ بہت اچھا تم جاکر دیکھ آؤ لیکن دیر نہ لگانا یہ سُنتے ہی اُسی دن چار گھڑی دن باقی
رہے شیام اور بلرام گوال بالوں کو ساتھ لے کر چلے متھرا پُری میں قلعہ اور مکان بلّور کے بنے ہوئے بہت اچھے
دکھلائی دیئے اور سنہلے رتن جڑت دروازوں پر موتیوں کی جھالر بندھی تھی اور جھروکھے اور کھڑکیوں میں بہت
من جڑے ہو کر قلعہ کے چاروں طرف ایسی گہری کھائیں کھُدی تھیں جس میں بارہوں مہینے پانی بھرا رہتا تھا
اور قلعہ کی دیوار کے طاق اور جھروکھوں میں کبوتر اور تیتر اور کوکلا آدک بہت طرح کے پکشی رہ کر میٹھی میٹھی
بولی بولتے تھے اور سب گلی اور کوچے اُس شہر کے کوڑے اور دھور وغیرہ سے صاف رہ کر گلاب جل اور
رگڑے ہوئے چندن کا چھڑکاؤ وہاں ہو رہا تھا اور محلوں کی دیواریں ایسی چمکتی تھیں کہ جن میں منہ دکھائی
دیتا تھا اور سب مکانوں میں چھوٹے چھوٹے باغیچے اور شہر کے چاروں طرف بڑے بڑے باغ اور اُن میں
اچھے اچھے پھل اور پھول لگے ہو کر اچھے اچھے مکان بیٹھنے کے واسطے وہاں بنے تھے اور درختوں پر بہت طرح کے
پکشی بولتے تھے اور اچھے اچھے تالاب اور باؤلی اور کنڈوں میں موتی کی طرح صاف پانی بھرا رہ کر کمل پھول
رہے تھے اور اُن پھولوں پر بھونرے گونجا کرتے تھے اور تالاب کے کنارے بہت رنگ کے جانور اور پکشی
آپس میں کلول کر رہے تھے اور پھولوں کی کیاریاں کوسوں تک پھول کر متد سگندھ ہوا بہتی تھی اور باں کی
پنواریاں لگی ہو کر کنوؤں اور باؤلیوں پر رہٹ اور پر وہٹ چلتے تھے اور مالی لوگ میٹھے میٹھے سروں سے
گاکر درختوں کو سینچ رہے تھے اور شہر کی رکشا کے واسطے چاروں طرف اشٹ دھات کی دیوار بنی تھی اُس
میں اور سب استھانوں پر سنہلے جڑاؤ کلسے ایسے بنے تھے کہ جن کی چمک پر آنکھ سامنے نہیں ٹھہرتی تھی اور
سب متھرا واسیوں کے دروازوں پر کیلا اور بندنوار بندھے تھے اور گانا اور بجانا اور منگلاچار ہو رہا تھا۔

دوہا

شوبھا متھرا نگر کی کا پے برنی جائے		جہاں شیام تربھون پتی جنم لیو ہے آئے

جب کہ شیام اور بلرام ایسی شوبھا دیکھتے ہوئے متھرا پُری میں پہونچے تب اُن کا درشن پاکر متھرا
واسی اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پاتے لگے۔

چوپائی

جو جو چھب دیکھیں رنگ ماہیں اشر کنس ہے بڑو قصائی		سو سو گُنا کر پچھتائیں اب ان کو ہوہے دکھدائی
پڑی دھوم متھرا نگر آوت نند کمار	دوہا	سُن دھائے پُر لوگ سب گرہ کو کاج بسار

جب متھرا کی استریوں نے شیام اور بلرام کے آنے کا حال سنا تب اُن میں بہت سی استریاں شیام سُندر کے دیکھنے کے واسطے گھر سے باہر نکل آئیں اور بہت سی استریاں اپنے اپنے کوٹھوں اور کھڑکیوں اور جھروکھوں پر آبیٹھیں۔

دوہا

ماکھن پربھو آوت سُنے من میں بھیو ہُلاس	مارگ میں ٹھاڑھی بھئیں ہر درشن کی آس

اور بہت سی استریاں آپس میں غول باندھ کر سڑک اور گلیوں میں ایک دوسرے سے کہتی تھیں کہ یہی شیام اور بلرام ہیں جن کو اکرور لینے گئے تھے اس مورت کو اچھی طرح دیکھ کر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو۔

چوپائی

یہ بدھ جہاں تہاں کھڑی ناری	پربُھ بتاویں ہاتھ پساری
نیل برن گورے بلراما	پیتامبر اوڑھے گھنشیاما
سُنت ہتی پرشارتھ جن کو	دیکھو روپ نین بھر تن کو

یہی دونوں لڑکے راجہ کنس کے بھانجے ہیں جنھوں نے کیشی آدک سب دیتیوں کو مار کر بہت لیلا گوکل اور ورِندابن میں کی تھی پچھلے جنم میں بہت اچھے کرم ہم لوگوں نے کیے تھے جس کے پرتاپ سے ویکنٹھ ناتھ کا درشن پایا جو استری شری کرشن جی کے آنے کی خبر پاتی تھی وہ اُلٹا پلٹا سنگار کر کے اپنی گود کا لڑکا روتا چھوڑ کر اس جلدی سے باہر چلی آتی تھی کہ اُس کو اپنے بدن اور کپڑے کی کچھ سُدھ نہیں رہتی تھی

دوہا

ماکھن پربھو کے درش کو یہ بدھ دوڑیں نار	جیوں سرتا ساگر ملن چلت بیگ سنوار

جب کہ متھرا کی استریاں شری کرشن جی کی موہنی مورت کا روپ رس آنکھوں کی راہ سے پینے لگیں تب موہن پیارے نے اپنی مرد مسکان اور ترچھی چتون سے اُن کا من ہر لیا اور وہ استریاں شیام سُندر کو دیکھتے ہی اُن پر موہت ہوگئیں۔

دوہا

کہت سُکل بڑبھاگیہ ہیں ورِندابن کی نار	جو سُکھ پاوت ہیں سدا ماکھن پربھُ نہار

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ اسی طرح سب استری اور پُرش متھرا واسی موہن پیارے کے درشن سے خوش ہو کر بہت طرح کا بال چرتر نند لال جی کا آپس میں کہتے تھے اور برہمن لوگ شیام اور بلرام کے ماتھے پر تلک لگا کر اُن کو آشیرباد دیتے تھے جس گلی کوچے چوراہے میں شیام اور بلرام جاتے تھے وہاں پر سب استری اور پُرش اُن کے درشن سے اپنا جنم سوارتھ کرتے تھے اور موتی اور رتن آدک نچھاور کر کے اکشت اور لاوا اور پھول اُن پر برساتے تھے اُس نگر کی شوبھا اور بہت بھیڑ دیکھ کر شیام سُندر نے اپنے ساتھ

کے گوال بالوں سے کہا کہ کوئی راہ مت بھول جانا اور جو بھول جانا تو جہاں ڈیرا ہے وہاں چلے آنا اس وقت موہن پیارے نے راہ میں کیا دیکھا کہ راجہ کنس کا دھوبی جو کپڑوں کو بھی رنگتا تھا مدراپیے ہوئے اور کئی لادی کپڑوں کی لیے ہوئے راجہ کنس کا تیش گاتا ہوا اسی طرف چلا آتا ہے اُس کو دیکھ کر شری کرشن جی نے بلرام جی سے کہا کہ کہو تو اس کے کپڑے چھین کر ہم اور تم دونوں بھائی اور گوال بال لوگ پہن لیویں اور جو کچھ بچے اُس کو لٹا دیویں بلرام جی نے کہا کہ جو تمھاری اچھا ہو وہ کرو یہ بات سنتے ہی شری کرشن بھی اُس دھوبی سے جو سب دھوبیوں کا مالک تھا بولے کہ تم کچھ کپڑے ہم کو پہننے کے واسطے دو تو ہم راجہ کنس سے بھینٹ کر کے پھر سب کپڑے تمکو پھیر دیں گے اور جو کچھ ہم کو راجہ کنس کے یہاں سے ملے گا اُس میں سے تم کو بھی دیں گے۔

دوہا

ہنسیو بچن سُن شیام کے کہیو گرب کرینَین	بَل کو بکرا ہوے رہیو آیو ہے بَٹ لین

سورٹھا

راکھی گھری بنائے ہوئے آؤ نرپ دوارے	تب لیجیو پٹ آئے جو بھاوے سو دیجیو

یہ کہہ کر وہ دھوبی موہن پیارے سے بولا کہ تم لوگ گنوار آدمی جنگل کے رہنے والے ہمیشہ اسی طرح کے کپڑے تو پہنتے رہے ہو تھے جو آج مانگنے آئے ہو تو تم نہیں جانتے کہ یہ سب کپڑے راجہ کنس کے ہیں ایسی بات پھر کہو گے تو راجہ تم کو دنڈ دے گا۔

چوپائی

بن بن بھرت چراوت گیّا	اہر جات کامری اُڑھیا
نٹ کو بھیس بناکر آئے	نرپ امبر پہرن من بھائے
جُر کے چلے ترپت کے پاسا	پہراون لیبے کی آسا
نیک آس جیون کی جوؤ	کھوئن چہت ابھی تم سوؤ

یہ سُن کر شری کرشن جی نے کہا کہ ہم تو سیدھی طرح کپڑے مانگتے ہیں تم ٹیڑھی ٹیڑھی باتیں کہتے ہو مانگے کپڑے دینے میں کچھ تمھارا نقصان نہ ہوگا سدا تمھارا ایش سنسار میں بنا رہے گا یہ سُنتے ہی وہ دھوبی کرودھ کر کے بولا کہ اے لڑکے اب تک تو نے راجہ کنس کو نہیں دیکھا اور اُس کے پرتاپ کا حال بھی نہیں سُنا گنوار لوگ راجسی بیوہار نہیں جانتے تیرا منہ یہ کپڑے پہننے یوگ ہے اس بات کی ہوس چھوڑ کر میرے سامنے سے چلا جا نہیں تو ابھی تجھ کو مار ڈالوں گا جب کہ شیام سُندر نے یہ کٹھور بچن دھوبی کا سُنا تب غصہ میں ہو کر دو انگلی اپنے ہاتھ کی ترچھی کر کے اُس کے گلے پر ماریں کہ سر اُس کا بھٹے کی طرح کٹ کر گر پڑا یہ حال دھوبیوں کے مالک کا دیکھتے ہی اُس کے ساتھی لادی کپڑوں کی چھوڑ کر

بھاگ گئے اور راجہ کنس کے پاس جاکر سب حال کہہ دیا اور شیام سندر نے اپنے اور بلرام جی اور گوال بالوں
کے پہرنے کے واسطے کپڑے نکال کر باقی سب کپڑے لٹا دیے گوال بال لوگ وہ کپڑے پہننا نہیں جانتے تھے
اس سے دامن میں ہاتھ اور انگرکھے میں پانوں ڈالنے لگے اور شیام سُندر نے بھی اُلٹا پلٹا کپڑا پہن لیا اتنی
کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ تجھے اس بات کا سندیہہ ہو کہ سب کو سب چیزوں کا گیان شری کرشن جی
کی کرپا سے پیدا ہوتا ہے وہ آپ کپڑے پہننا کیوں نہیں جانتے تھے سو اُن کے بھید اور اُن کی لیلا کو کوئی نہیں
جان سکتا وہ پربرہم پرمیشور سنساری سُکھ کی اِچھا نہیں رکھتے لیکن اُنکے بھکت اور سیوک لوگ پریت سے
جو کچھ اُن کو بھوگ لگا کر گہنا اور کپڑا آدک پہنا دیتے ہیں وہ اس کو دیا کی راہ سے قبول کر لیتے ہیں اس لئے وہ
اپنے کو کپڑے پہرنے سے نادان بنا کر چاہتے تھے کہ کوئی بھکت میرا آکر آپ مجھے کپڑے پہنا دے اُن کی اِچھا
سے اُسی وقت بائک نام درزی بھکت آ پہونچا اور شری کرشن جی سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج مجھ کو سب
کنس کا سیوک کہتے ہیں لیکن میں اپنے من سے آٹھوں پہر تمہارے چرنوں کا دھیان رکھتا ہوں مجھ کو آگیا
دیجئے تو میں سب کسی کو اچھی طرح کپڑے پہنا دوں شری کرشن جی نے اس کو اپنا بھکت جان کر کہا کہ بہت
اچھا یہ بات سُنتے ہی اُس درزی نے بڑے پریم سے چھوٹے بڑے کپڑوں کو کاٹ چھانٹ کر شیام اور
بلرام اور سب گوال بالوں کو پہنا دیے اور ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی کے سامنے کھڑا ہوا تب دیکنٹھ ناتھ بولے
کہ اے بائک ہم تجھ سے بہت خوش ہیں تو ہمیشہ بھکت اور دھن وان رہ کر مرنے کے پیچھے مُکت پا وے گا اور
تیرے وَنش میں سب ہر بھکت ہوں گے ایسا بڑا بردان دے کر پھر شری کرشن جی نے اُس درزی سے کہا کہ اے
بائک درزی جیسی سیوا تو نے ہماری کی ویسا پھل ہم نے تجھ کو نہیں دیا اس سے ہم تجھ سے شرمندہ ہیں اتنی
کتھا سُن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے سوامی تھوڑی سیوا کرنے کے بدلے شری کرشن مہاراج نے
اُس کو ایسا وَردان دیا کہ لوک اور پرلوک دونوں بنا دیا پھر شرمندہ ہونے کا کیا سبب تھا شکدیو جی بولے
کہ اے راجہ دیکنٹھ ناتھ نے یہ سمجھا کہ کپڑے پہناتے وقت اُس نے سب طرف سے اپنا من کھینچ کر میرے کام میں
لگایا اور بغیر کسی اِچھا کے میری سیوا کی اس لیے میں نے جو کچھ اُس کو دیا ہے وہ اس سیوا کی برابری نہیں رکھتا
ہے اے راجہ پریکشت دیکھو ایک مرتبہ کپڑا پہنانے کے بدلے وہ درزی اس پدوی کو پہونچا جو لوگ ہمیشہ
شری کرشن جی کو گہنا اور کپڑا پہنا کر اُن کی پوجا اور سیوا کرتے ہیں وہ نہ معلوم کیسے پھل پا دیں گے جب کہ
شیام اور بلرام وہاں سے آگے چلے تب سداما نام مالی ہر بھکت آ کر شری کرشن جی کے چرنوں پر گر پڑا اور
بڑے پریم سے شیام اور بلرام کو گوال بالوں سمیت اپنے گھر لیجا کر بہت اچھے آسن پر بیٹھالا اور چرن اُنکے دھوکر
چرنامرت لیا اور دودھ کے ساتھ اُن کی پوجا کی اور خوشبودار پھولوں کا گجرا پہنا کر اُن کی اسُتتی کی ۔

چوپائی

دیا سندھ تم دین دیالا ۔ کرپا نت سب کے پرتپالا

مِتر شترو جن سبئے اُدھارے آئیس دیو کروں کچھ سیوا	ایسے چرن سروج تمھارے موپر کرپا کری ہر دیوا

جبکہ شری کرشن مہاراج نے یہ استُتِ مالی سے سُنی تب اُس کی سچّی بھگتی اور پریت دیکھ کر کہا کہ اے سُداما ہم تیرے اوپر بہت پرسنّ ہیں جو اِچھا ہو وہ وردان مانگ یہ سن کر مالی نے وِنے کیا کہ اے دینانا تھ میں یہی چاہتا ہوں کہ تمھارے چرنوں کی بھگتی ہمیشہ میرے ہردے میں بنی رہ کر بھگو گیانی اور رشیشوروں کا ست سنگ بنا رہے شری کرشن جی مہاراج نے اُسکو منھ مانگا وردان دے کر کہا کہ تو ہمیشہ سُکھی اور دھن دان رہے گا اور تیرے وَنش میں سب دھن وان ہو کر میری بھگتی کریں گے یہ کہ کر شری کرشن مہاراج وہاں سے اُٹھے۔

دوہا	
آنند سے آگے چلے ماکھن پربھو وِرجناتھ	یہ بدھ دیا بخشا کے مالی کیو سناتھ

ادھیائے بیالیسواں

شری کرشن جی کا شری مہادیو جی کا دھنش توڑنا

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب کرشن بھگوان سداما مالی کو وردان دے کر متھرا کی بازار میں گئے تب کیا دیکھا کہ کبجا مالن کٹوریوں میں چندن رگڑا ہوا بھر کر تھالی میں رکھے ہوئے چلی جاتی ہے شری کرشن جی نے اُس کو دیکھ کر ہنسی کی راہ سے پوچھا کہ تم کس کی اِستری بہت سُندری ہو کر یہ چندن کہاں لیے جاتی ہو ہم کو دوگی یا نہیں یہ بات سُن کر کُبری نے وِنے کیا کہ اے موہنی مورت میں کبجا نام راجہ کنس کی داسی ہو کر چندن اُس کے لگانے کے واسطے لیے جاتی ہوں اور وہ اس سیوا سے خوش ہو کر میرا پالن اچھی طرح کرتا ہے لیکن میں تمھارے چرنوں کا دھیان ہمیشہ اپنے ہردے میں رکھ کر آپ کے گُن گایا کرتی تھی آج تمھارا درشن پانے سے میرا جنم سپھل ہو کر آنکھوں کا پھل مِلا راجہ کنس کے چندن لگانے سے میرا پرلوک نہیں بنتا اس لیے اب مجھ کو یہ اِچھا ہے کہ اگر تمھاری آگیا پاؤں تو اپنے ہاتھ سے تمھارے چندن لگا کر کرتارتھ ہو جاؤں۔

دوہا	
موہن مورت شیام کی من میں رہی لبھائے	ماکھن پربھو سے کوبری یہ بدھ کہت سُنائے

شری کرشن جی نے کبجا کی بھگتی اور سچّی پریت دیکھ کر اس سے کہا کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی کُبری نے بڑے پریم سے شیام اور بلرام کے ماتھے اور بدن پر بدھ پورک چندن لگایا تب شیام سُندر نے خوش ہو کر بلرام جی سے کہا کہ اِس سیوا کے بدلے اس کُبری کا بدن سیدھا کر دینا چاہیے یہ کہ کر شری کرشن جی نے اپنا پاؤں کُبری کے پاؤں پر رکھ کر دو انگلی اپنے ہاتھ کی اُس کی ٹھوڑی میں لگا کر اُسکو اُچکا دیا تب کوبر اُسکا مِٹ کر

وہ سیدھی اور بہت سندر ہو گئی۔

سورٹھا

کو کر سکے بکھان جاہ بنائی آپ ہر	بھئی روپ گن کھان کبجا من آنند اتِ

اے راجہ پریکشت جب کبری نے اپنے کو بہت سندر دیکھا تب وہ آنچل سے منھ اپنا ڈھانپ کر مسکراتی ہوئی بہت بنتی کر کے بولی کہ اے پران پتِ جس طرح دیال ہو کر مجھے روپ اور جوانی دی ہے اُسی طرح جھ داسی کے گھر چل کر میری اچھا پوری کیجئے یہ بات سن کر شیام سندر نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر پریم کے ساتھ اُس سے کہا کہ تو دھیریہ رکھ جس طرح تو نے چندن لگا کر ہماری چھاتی ٹھنڈی کی ہے اُسی طرح ہم آ کر تیری اچھا پوری کریں گے۔

دوہا

کنس نرپت کو دیکھ کے ہم ایہیں تو دھام	یہ کہہ کر آگے چلے ماکھن پربھ گھنشیام

کبری نے یہ ور دان پاتے ہی خوشی سے اپنے گھر جا کر کیسر اور چندن کے چوک پُرائے اور اپنا مکان اچھی طرح سے سنوار سنگار کے موہن پیارے کے آنے کی راہ دیکھنے لگی جب متھرا واسی استریاں یہ حال سن کر اُس کے گھر گئیں تب اُس کا روپ اور جوانی دیکھ کر بولیں۔

چوپائی

دھن دھن کبجا تیرو بھاگ ایسو کہا کٹھن تپ کینھو	جا کو بدھنا دیو سہاگ گوپی ناتھ بھینٹ بھج لینھو

اے کبجا رانی جبکہ شیام سندر تیرے گھر آویں تب ہم کو بھی اُن کا درشن کرانا اِسی طرح متھرا واسی استریاں کبجا کے بھاگیہ کی بڑائی کرتی تھیں اور شیام اور بلرام گوال بالوں سمیت ہنستے ہوئے چلے جاتے تھے بازار میں جو آدمی جس چیز کا روزگار کرتے تھے وہ لوگ رتن اور کپڑا اور پان اور مٹھائی آدک سونے اور چاندی کی تھالیوں میں رکھ کر اُن کو بھینٹ دیتے تھے اور شری کرشن جی اُن کی خیر صلاح پوچھ کر اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے اُن کو خوش کرتے تھے۔

چوپائی

مارگ میں جو درشن پاویں کام سو روپ شیام تن سوہے	رام کرشن کی کشل مناویں متھرا کی کا رن سب موہے

اور متھرا کی استریاں اپنا اپنا گہنا اور کپڑا شیام سندر پر نچھاور کر کے کہتی تھیں کہ ان کے ویوگ میں نہ معلوم گوپیوں کا کیا حال ہوا ہو گا جب اِس طرح گھومتے ہوئے شری کرشن جی اور بلدیو جی رنگ بھوم کے پہلے دروازے پر جہاں شری مہادیو جی کا دھنش رکھا تھا پہونچے تب راجہ کنس کے دس ہزار شورمیوں نے

جو دھنش کی رکھواری کرتے تھے شیام سُندر کو دیکھتے ہی دور سے للکار کر کہا کہ یہاں مت آؤ دور کھڑے رہو شری کرشن اُن کے منع کرنے پر بھی نہ مان کر بے دھڑک وہاں چلے گئے اور مہادیو جی کا دھنش جو تین تاڑ لمبا اور بہت موٹا اور بھاری اونچے چبوترے پر رکھا تھا اُس کو بائیں ہاتھ سے اُٹھا کر اس طرح سہج میں دو ٹکڑے کر ڈالا جس طرح ہاتھی اوکھ کو توڑ ڈالتا ہے جب دھنش ٹوٹنے کی آواز تینوں لوک میں پہونچ کر راجہ کنس نے بھی سُنا تب وہ شری کرشن جی کو بہت زبردست سمجھ کر اُن کے ڈر سے کانپنے لگا اور جب وہ سب شورویر شری کرشن جی اور بلدیو جی سے لڑنے آئے تب دونوں بھائیوں نے اُسی دھنش کے ٹکڑے سے مار کر اُن کو گرا دیا اُس وقت دیوتوں نے خوش ہو کر شری کرشن جی اور شری بلدیو جی پر آکاش سے پھول برسائے جب کوئی اُن سے لڑنے والا نہیں رہا تب شری کرشن جی نے بلدیو جی سے کہا کہ ہم کو ڈیرا چھوڑے ہوئے بڑی دیر ہوئی نند بابا چنتا کرتے ہوں گے اب چلنا چاہیئے یہ کہہ کر شری کرشن جی گوال بالوں سمیت اپنے ڈیرے پر آئے اور متھرا واسی لوگ دھنش توڑنے اور شورویروں کے مارے جانے کا حال سُن کر آپس میں کہنے لگے کہ یہ دونوں لڑکے آدمی نہیں ہیں کوئی دیوتا معلوم ہوتے ہیں جو ایسے کام اُنھوں نے کیے دیکھو ہونہار زبردست ہو کر راجہ کنس نے اپنی موت آپ گھر بیٹھے بلائی ہے ان کے ہاتھ سے نہ جیتا نہیں بچے گا اور نند جی نے شیام اور بلرام آدک کو اچھے اچھے کپڑے پہنے دیکھ کر جانا کہ کنھیا نے یہ سب کپڑے کسی سے چھین لیے ہیں ایسا سمجھ کر بولے کہ اے بیٹا تم یہاں بھی اُتپات کرتے ہو یہ ورندابن ہمارا گاؤں نہیں ہے کہ گوالنوں کا دہی چھین کر اور پکڑا کر کھا جاتے تھے جو متھرا پُری میں ایسی اُپادھ کروگے تو اچھا نہ ہوگا یہ سُن کر شیام سُندر بولے کہ اے بابا ہم نے نگر میں بہت اچھا آنند دیکھا اب بھوکھ لگی ہے بھوجن دو یہ بات سُنتے نند جی نے دودھ دہی ماکھن پکوان مٹھائی آدک کھانے کو نکال دیا۔

دوہا

بِدھ بِدھ بھانت بھوجن کیو سب گوالن کے ساتھ	رین گنوائی چین سے ماکھن پر کھُو دیہ جناتھ

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ راجہ پریکشِت جب کنس نے اپنے شورویروں کے مارے جانے کا حال سنا تب اُداس ہو کر اپنے من میں کہنے لگا کہ مجھ کو بڑے زبردست دُشمن سے کام پڑا ہے اب میرا پران نہیں بچے گا اسی سوچ میں کنس بھیتر ہی بھیتر جل کر ایسا نربل ہو گیا جیسے کاٹھ گھُن لگ جانے سے بھیتر کھوکھلا ہو کر اوپر جیوں کا تیوں بنا رہتا ہے اور مارے شرم کے اپنے من کا حال کسی سے نہ کہہ کر اسی سوچ میں پلنگ پر لیٹ رہا جب کروٹ لیتے لیتے پہر رات رہے اُس کو نیند آگئی تب اُس نے سپنے میں بدن اپنا بغیر سر کے دیکھا اور چندرما دو ٹکڑے دکھلائی دیا اور اپنی پرچھائیں میں چھید معلوم ہوئے اور سورج کی روشنی جھروکھوں میں دیکھ پڑی اور سولی کی طرح درخت دکھائی دیے اور سُرخ پھولوں کا ہار اپنے گلے میں دیکھا اور اپنے کو ننگے بدن بالوں میں نہائے اور بدن میں تیل لگائے گدھے پر چڑھے ہوئے مرگھٹ میں

بھوت پریتوں کے ساتھ مُردوں سے گلے ملتے دیکھا اور درختوں میں آگ لگی دکھلائی دی یہ بُرا سپنا دیکھتے ہی کنس گھبرا کر اُٹھ بیٹھا تب پھر اُس کو شری کرشن جی کے ڈر سے نیند نہیں آئی تس پر بھی وہ پراتہ سمے سبھا میں بیٹھ کر اپنے سیوکوں سے بولا کہ رنگ بھومی میں بچھونا آدک بچھا کر سب راجوں کو جو دھنش یگیہ دیکھنے آئے ہیں بلاؤ اور نند آدک برجواسی اور یدوبنشیوں کو بیٹھاؤ یہ سب کو بیٹھاؤ اور کُشتی کا اکھاڑا تیار کراؤ میں بھی وہاں آتا ہوں۔

دوہا

یودھا سبے بُلائے کے تن سے کہو سُنائے		اب ہیں رچو بنائے کے رنگ بھوم تم جائے

یہ آگیا پاتے ہی اُن لوگوں نے رنگ بھوم کی رچنا کر کے سب کسی کو بلا بھیجا اور یتھا یوگیہ استھان پر سب کو بٹھال دیا اور چانور اور مشٹک اور شل اور توشل اور کوٹ آدک پہلوان اپنے اپنے چیلوں سمیت آکر اکھاڑے میں جمع ہوئے اور غرور سے ڈھول بجا کر تال ٹھوکنے لگے اور راجہ کنس بھی غرور کے ساتھ وہاں آکر بہت اونچے مچان پر جہاں جڑاؤ سنگھاسن بچھا تھا بیٹھ گیا اور نند اور اُپنند آدک راجہ کنس کو بھینٹ دے کر گوال بالوں سمیت ایک مچان پر بیٹھے اُس وقت راجہ کنس چانور اور مشٹک آدک پہلوانوں کو بلا کر کہا کہ آج تم لوگ شیام اور بلرام کو کشتی لڑ کر مار ڈالو ہم تم کو بہت روپیہ دیں گے پہلوانوں نے ونے کیا کہ اے مہاراج ہم لوگ اپنی سامرتھ بھر کوتاہی نہ کریں گے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو سوامی بولے کہ اے راجہ پریکشت اُس وقت شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور سب دیوتا شری کرشن جی کا درشن کرنے اور جیت دیکھنے کے واسطے اپنے اپنے ومانوں پر چڑھ کر آکاش میں آکر جمع ہوئے اور متھراواسی استری اور پُرش اتنے وہاں جمع ہوئے جن کی گنتی نہیں ہو سکتی۔

دوہا

ناگھن پربھُو کے درس کی سب کے من میں چاہے		سب پرجلت ٹھاڑھے بھئے رنگ بھوم میں آئے

ادھیائے تینتالیسواں

کُبلیا پیڑ نام ہاتھی کو شیام اور بلرام کا مارنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب پراتہ سمے راجہ کنس رنگ بھوم میں جاکر بیٹھا اور سب لوگ وہاں آکر جمع ہوئے تب شری کرشن جی اور بلدیو جی بھی گوال بالوں سمیت رنگ بھوم کے دروازے پر آ جہاں کُبلیا پیڑ نام ہاتھی جھوم رہا تھا پہونچے۔

چوپائی

دیکھ متنگ دوار متوارو سنو مہاوت بات ہماری		کہچا لیہہ بلرام پُکارو لیہہ دوار تے تم گج ٹاری

یہ بات ہم تم سے پہلے سے کہے دیتے ہیں کہ اپنا ہاتھی دروازے سے ہٹا کر ہم کو راجہ کنس کے پاس جانے دو
نہیں تو ابھی ہاتھی سمیت تم کو مار ڈالیں گے تم شری کرشن جی کو لڑکا نہ جان کر تینوں لوک کا مالک سمجھو دشٹوں
کو مارنے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اُنھوں نے جنم لیا ہے یہ بات سُنتے ہی مہاوت ہنس کر بولا کہ
تم گئووں چرانے سے تینوں لوک کے مالک بن کر شور ویروں کی طرح باتیں کرتے ہو میں جانتا ہوں کہ تم کو
دیتوں کے مارنے اور دھنش توڑنے سے مغرور ہو گیا ہے جب تک اس ہاتھی سے جو دس ہزار ہاتھی کا زور رکھتا
ہے نہ لڑوگے تب تک راج سبھا میں نہ جانے پاؤگے تم ایسے سُندر ہو کر کیوں اپنا پران دینے کو یہاں آئے ہو کسی
شور ویر کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اس ہاتھی سے لڑ سکے انھیں دنوں کے واسطے راجہ کنس نے یہ ہاتھی
پال رکھا ہے آج اس کے ہاتھ سے تمھارا پران بچنا کٹھن ہے یہ بات سُنتے ہی شری کرشن جی نے بالوں کا
جوڑا باندھ کر اُپرنا ریشمی کمر سے باندھ لیا۔

دوہا

تبھی کوپ کہ ہلدھر کہیو سُن رے موڑھ گجات	گج سمیت پٹکوں ابھی منھ سنبھار کہہ بات

یہ بات سُنتے ہی جیسے مہاوت نے ہاتھی کو اُنکش دے کر بلرام جی کی طرف چلایا ویسے کبلیاپیڑ ہاتھی بادل
کی طرح گرجتا ہوا بلرام جی پر دوڑا اُس وقت بلرام جی نے ایک گھونسا ایسا اُس ہاتھی کے مارا کہ وہ سونڈ سکوڑ کر
چلّاتا ہوا پیچھے کو ہٹ گیا بلرام جی کا ایسا زور دیکھتے ہی بڑے بڑے شور ویر لوگ جو وہاں کھڑے تھے اپنے
اپنے من میں ہار مان کر کہنے لگے کہ ان دونوں لڑکوں کو کون جیت سکتا ہے اور مہاوت نے بھی ڈر کر وچار کیا کہ جو
یہ لڑکے آج ہاتھی سے نہیں مارے جائیں گے تو راجہ کنس مجھ کو جیتا نہ چھوڑے گا ایسا سمجھ کر مہاوت نے ہاتھی
کو بڑے زور سے اُنکش مار کر شیام اور بلرام پر جھپٹایا جب ہاتھی نے جھپٹ کر شیام سُندر کو سونڈ میں لپیٹ
لیا اور زمین پر پٹک کر دونوں دانتوں سے اُن کو دبا لیا اُس وقت دیوتا اور گوال بال اور متھرا واسی یہ حال
دیکھ کر شیام سُندر کی کُشل منانے لگے تب شری کرشن جی نے چھوٹا روپ بنکر دونوں دانت کے بیچ سے نکل کر اپنے کو
بچا لیا اور وہاں سے کود کر سامنے کھڑے ہو گئے اور تال ٹھونک کر ہاتھی کو للکارا یہ پھرتی شری کرشن جی کی دیکھ کر
سب چھوٹے اور بڑے بے ڈر ہو کر ہنسنے لگے جب ہاتھی چنگھاڑ کر پھر اُن کی طرف دوڑا تب شری کرشن جی اُس کے
پیٹ کے نیچے سے نکل کر پیچھے چلے گئے اور اُس کی پونچھ پکڑ کر سو قدم تک پیچھے اس طرح ہاتھی کو گھسیٹا جس طرح
گرڑ جی سانپ کو گھسیٹ لے جاتے ہیں جب وہ ہاتھی شری کرشن کی طرف پھرا تب بلرام جی نے اُس کی پونچھ
پکڑ کر کھینچ لیا اسی طرح دونوں بھائی اُس ہاتھی کو کبھی پونچھ اور کبھی سونڈ کھینچ کر اور مُکا مار کر ایسا کھلانے لگے
کہ جیسے بلّی چوہے کو کھلا کر مارتی ہے جب کہ وہ ہاتھی ایک بھائی پر جھپٹتا تھا تب دوسرا بھائی اُس کو مکا مار کر
چھٹک جاتا تھا شیام سُندر کبھی اُسکے پیچھے اور کبھی دونوں دانت کے بیچ میں اور کبھی سامنے جا کر مکا اور طمانچہ
مار کر الگ ہو جاتے تھے اور کبھی اُسکے دونوں دانت پکڑ کر پیچھے ہٹا دیتے تھے اور کبھی پونچھ پکڑ کر کھینچ لاتے تھے

دوہا

ماکھن پربھو گوپال سے تدپ کچھ نہ بساے	پدپ دھاوے کوپ کر سونڈ ہلاوت جاے

جب وہ ہاتھی دوڑتے دوڑتے مُکّا اور طمانچے کھاتے کھاتے کمزور ہو گیا تب شری کرشن جی نے سونڈ اُسکی پکڑ کر ایسا جھٹکا مارا کہ وہ ہاتھی مورچھا کھا کر زمین پر گر پڑا اُس وقت شری کرشن جی نے اُسکی چھاتی پر پاؤں رکھ کر دونوں دانت اُس کے اُکھاڑ لئے اور وہی دانت ایسے اُس ہاتھی کے سر پہ مارے کہ وہ مر گیا تب ایک دانت آپ نے لے لیا اور دوسرا دانت بلرام جی کو دے دیا یہ حال دیکھ کر جب فیلبان اور راجہ کنس کے شورویر لوگ لڑنے کے واسطے سامنے اُن کے آئے تب شیام اور بلرام نے اُنھیں دونوں دانتوں سے اُن کو بھی مار ڈالا اُس وقت دیوتوں نے آکاش سے دونوں بھائیوں پر پھول برسائے اور متھراواسیوں نے خوش ہو کر کہا کہ کنس ادھرمی نے بنا اپرادھ دونوں لڑکوں کے مارنے کے واسطے ہاتھی کو کھڑا کیا تھا بہت اچھا ہوا کہ ہاتھی مارا گیا۔

دوہا

پرکٹ کنس کے کال ہیں آئے متھرا ماںہہ	جو بھوبت منسا کری سو کچھ ہوے ہے نا نہہ

اُس وقت ہاتھی کے خون کی چھینٹیں شیام اور بلرام جی کے کپڑوں پر پڑی ہوئی کیسی اچھی معلوم ہوتی تھیں کہ جیسے برسات میں بیر بہوٹی زمین پر اچھی معلوم ہوتی ہیں اور پسینہ اُن کے منھ پر ایسا دکھلائی دیتا تھا کہ جس طرح کمل کے پھولوں پہ اوس کے بوند رہتے ہیں جب شیام اور بلرام ہاتھی مارنے کے پیچھے گوال بالوں سمیت ہنستے ہوئے آہستہ آہستہ رنگ بھوم میں جا کر کھڑے ہوئے تب اُس سبھا کے لوگوں نے جو لاکھوں جمع تھے شری کرشن جی کو اپنی اپنی اِچھا کے موافق دیکھا۔

چوپائی

پربھو مورت دیکھی تن تیسی	جاکی ہتی بھاونا جیسی

اے راجہ پریکشت شری کرشن جی نے گیتا میں ارجن سے کہا ہے کہ جو کوئی میرے جس روپ کا دھیان کرتا ہے میں اُس کو اُسی روپ سے درشن دیتا ہوں چانور آدک پہلوانوں کو شیام اور بلرام بڑے شورویر دکھلائی دیئے اور متھرا کی استریوں کو کام روپ بہت سُندر دیکھ پڑے اور گوال بال اُن کے ساتھیوں نے اپنا متر اور بھائی بند جانا اور نند آدک گوالوں نے اُن کو اپنا لڑکا سمجھا اور جو راجہ کنس کے متر لوگ وہاں پر تھے وہ لوگ شیام اور بلرام کو دشمن روپ دیکھ کر ڈر گئے اور راجہ کنس اُن کو اپنا کال جان کر مارے ڈر کے کانپنے لگا اور یدوونشیوں نے اُن کو اپنی رکشا کرنے والا سمجھا اور یوگیوں اور گیانیوں کو پربرہم پرمیشور دکھلائی دیئے اور دوسرے لوگوں نے شری کرشن جی کو دیکھ کر جانا کہ وہی لڑکے ہیں جنھوں نے چھوٹی عمر میں پوتنا راکششی کو مار کر دو درخت کیلا اور ارجن جڑ سے اُکھاڑ ڈالے اور گووردھن پہاڑ اپنی انگلی پر اُٹھا کر اندر کا ابھمان توڑا

اور اگھاسُر اور دھینک اور پرلمب اور کیشی آدی دیتوں کو مار کر کالی ناگ کو یمنا جل سے نکال دیا اور گوکل اور ورندابن میں ایسے ایسے مشکل کام کیے جن کا حال سُن کر تعجب معلوم ہوتا ہے آج کو بلیا پیڑ ہاتھی کو لڑکوں کے کھیل کی طرح مار ڈالا اور بعضے ان کو لڑکا سمجھ کر سوچ کر کے کہنے لگے کہ کنس بڑا ادھرمی اور بڑا نردئی ہے جو چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو جن کا بدن بہت ملائم ہے بڑے بڑے پہلوانوں سے زبردستی کشتی لڑا کر اُن کا پران لینا چاہتا ہے یہاں سے اُٹھ چلو ایسا ادھرم دیکھنا نہ چاہیے۔

دوہا

ریت انیت نہار کے کہیں پر سپر لوگ	اب یہ ٹھور ادھرم کی نہیں بیٹھنے جوگ

جب ایسا وچار کر بعضے اُن میں سے اُٹھ گئے اور بعضے اپنا اپنا آنچل پھیلا کر پرمیشور سے یہ وردان مانگنے لگے کہ جس طرح موہن پیارے نے شری مہادیو جی کا دھنش توڑ کر ہاتھی کو مارا ہے اُسی طرح یہ پہلوان بھی اُن کے ہاتھ سے مارے جاویں اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس وقت شری کرشن جی اس اکھاڑے میں جا کر کھڑے ہوئے اُس وقت چانور اور مشٹک آدِک پہلوانوں نے بہت طرح کے جانگیا پہن پہن کر چاروں طرف سے آکر اُن کو گھیر لیا اور چانور پہلوان نے شری کرشن کے پاس آکر کہا کہ آج ہمارے راجہ کا چت اُداس ہے من بہلانے کے واسطے ہم کو تمہارے ساتھ کشتی لڑا کر دیکھا چاہتے ہیں اسی واسطے تم کو یہاں بُلایا ہے اور نوکروں کو اپنے مالک کا حکم ماننا چاہیے اس سے آؤ ہم اور تم دونوں کشتی لڑ کر راجہ کو خوش کریں۔

دوہا

ریت دھرم اور نیت کی سب جانت من ماہہ	سوامی کاج تے جگت میں اور کچھ اُتّم ناہہ

اور ہم نے سُنا ہے کہ تم کشتی لڑنا اچھا جانتے ہو بن میں گوال بالوں کے ساتھ لڑا کرتے تھے آج ہم تمہارے بل اور پراکرم کی پریکشا لینا چاہتے ہیں تم کسی بات کا ڈر اپنے من میں نہ رکھو یہ سن کر شری کرشن جی نے کہا کہ اے چانور ہم ایسے پرتاپی راجہ کو کیا خوش کریں گے لیکن جو تم اپنے مالک کا حکم ماننا چاہتے ہو تو ہم تمہارے ساتھ لڑیں گے۔

چوپائی

یدپ ہو تو بل کو ادھکارا تدپ ایک بار میں لڑ ہوں	میں اہیر بالک سُکمارا یُدّہ بکھے تو سے نہیں ٹر ہوں

اور تمہارے راجہ نے بڑی دیا کر کے ہم کو بلایا ہے لیکن نیائے سب کسی کو کرنا چاہیے تمہارا راجہ ادھرمی اور نردئی اور تم اُس سے زیادہ نردئی معلوم ہوتے ہو کس واسطے کہ ہم ایسے لڑکوں سے تم کو کشتی لڑنا جو جوان اور پہلوان ہو شوبھا نہیں دیتا ہے بیر اور پریت اور بیواہ اور کشتی برابر والے سے کرنا چاہیے لیکن راجہ کنس سے کچھ وش ہمارا نہیں چلتا اس لیے تم سے لڑیں گے لیکن ہم کو بچا کر کشتی لڑنا زور سے ٹپک کر

ہمارا ہاتھ اور پاؤں مت توڑ ڈالنا ایسا کرنا کہ جس میں ہمارا اور تمہارا دھرم بنا رہے اور راجہ کنس بھی خوش ہوں یہ بات سُن کر چانور بولا کہ دیکھنے میں تم لڑکے معلوم ہوتے ہو لیکن تمہارے کام اور کیرتی سُننے سے اور کُبلیا پیڑ ہاتھی کا مارا جانا دیکھنے سے تم کوئی اوتار معلوم ہوتے ہو اس سے مجھ کو تمہارے ساتھ کُشتی لڑنا اُچت نہیں ہے لیکن کیا کروں کہ اپنے مالک کا حکم نہ مانوں تو میرا دھرم جاتا ہے۔

چوپائی

پھر چانور یہ کہیو ہر کھائی	تمہری گت جانی نہیں جائی
تم بالک مانش نہیں دوؤ	کینھے کپٹ روپ سُر کوؤ
کھیلت دنُش کھنڈ دو کرے	ماریو تُرت کُبلیا ترے
تمسے لڑے ہار نہیں ہوئی	یہ باتیں جانت سب کوئی

ادھیائے چوالیسواں

شری کرشن جی اور بلدیو جی کا چانور اور مُشٹِک آدِک پہلوانوں اور راجہ کنس کو مارنا

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب ایسی باتیں کہہ کر شری کرشن جی چانور پہلوان سے اور شری بلدیو جی مُشٹِک پہلوان سے کُشتی لڑنے لگے تب متھرا واسیوں نے لڑکے اور جوان کی کُشتی دیکھ کر آپس میں کہا کہ جو ہم راجہ کنس کو اِس کُشتی لڑانے سے منع کریں تو وہ ادھرمی ہم کو مار ڈالے گا اور اِسجگہ بیٹھے رہنے میں ہمارا دھرم نہیں رہتا اسلیے یہاں سے اُٹھ جانا چاہیئے۔

دوہا

جوانیت دیکھے نہیں تاکو پاپ نہ ہوئے	جو جیسی کرنی کرے وہ پھل پاوے سوئے

اے راجہ جو آدمی شری کرشن جی کو لڑکا جانتے تھے وہ ایسا وچار کر کے وہاں سے باہر چلے گئے اور جاتے وقت کنس کو سراپ دے کر کہنے لگے کہ یہ اپنے ادھرم کرنے کا دنڈ ضرور پاوے گا اور شری کرشن جی نے لڑتے وقت اپنی مہما سے اپنا بدن ہیرے کی طرح ایسا کڑا بنا لیا کہ جس کو کوئی ہتھیار بھی نہ کاٹ سکے جب کہ شیام سُندر نے ہاتھ سے ہاتھ اور سر سے سر اور چھاتی سے چھاتی اور ٹھوڑھی سے ٹھوڑھی اور پیر سے پیر چانور سے مِلایا تب چانور نے بہت سے داؤں اور پیچ کر کے شیام سندر کو پکڑنا چاہا لیکن وہ اسکے ہاتھ نہیں آئے تب چانور نے اُداس ہو کر من میں کہا کہ دیکھو میں نے بہت پہلوانوں کو ایک ہی داؤں اور پیچ سے مار ڈالا نہ معلوم اس لڑکے کے کتنا زور ہے جس پر میرا کچھ وش نہیں چلتا اور یہ لڑکا جب مجھ کو ایک انگلی بھی مارتا ہے تو میں گھبرا جاتا ہوں اتنی کتھا کہہ کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ جس پر برہم پرمیشور کو شری مہادیو جی اور

اور شری برھما جی بھی نہیں پکڑ سکتے اور جنھوں نے اپنے دو قدم میں چودھوں لوک ناپ لیے تھے انکو چانور پہلوان کس طرح پکڑ سکتا ہے چانور اور مُشٹک شیام اور بلرام کی مہما نہیں جانتے تھے لیکن اُنھوں نے پچھلے جنم میں بڑا تپ کیا تھا جس کے پرتاپ سے اُن کا بدن ویکنٹھ ناتھ کے بدن سے اسپرش ہوتا تھا یہ بات برھما دک دیوتوں کو بھی جلدی نہیں ملتی جبکہ چانور اپنے چھل اور بل سے شری کرشن جی پر جھپٹتا تھا تب وہ پیچھے کو دب کر بچا جاتے تھے۔

	دوہا	
موہن مُکھ پر شرم جل سوہے اتِ سُکھدائے		جیوں پھولن کے پات پر اوس رہے لپٹائے

جبکہ چانور نے پیچھے ہٹ کر ایک مُکا شیام سُندر کی چھاتی پر بڑے زور سے مارا اور اُن کے بدن پر پھول برابر چوٹ بھی نہیں لگی تب شری کرشن جی نے دونوں ہاتھ اُس کے پکڑ کر اپنے سر کے چاروں طرف گھمایا اور ایسا زمین پر پٹکا کہ بدن اُس کا اکھاڑے کی مٹّی میں گھُس کر پران اُس کا نکل گیا اور جس طرح لڑکا چینٹی کو پکڑ کر مار ڈالتا ہے اُسی طرح بلرام جی نے بھی مُشٹک پہلوان کو مار ڈالا اور جیتنے آتما دونوں پہلوانوں کا ویکنٹھ دھام میں پہونچ گیا جب اُن کے مارے جانے کے پیچھے شَل اور توشل اور کوٹ پہلوان لوگ تلوار لیکر شری کرشن جی سے لڑنے کے واسطے آئے تب شری کرشن جی نے بائیں پیر سے ایک لات مار کر شَل اور توشل کو مار ڈالا اور بلرام جی نے بائیں ہاتھ کے مُکّے سے کوٹ پہلوان کو مار ڈالا ان پانچوں کے مرتے ہی باقی پہلوان جو اُن کے ساتھی اور چیلے وہاں تھے اپنا اپنا پران لے کر بھاگ گئے یہ حال دیکھتے ہی متھرا واسی اور سب بھگت لوگ خوش ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ بڑا بھاگیہ اس پرتھوی کا سمجھنا چاہیے جہاں ان لڑکوں کے چرن پڑتے ہیں اور گوال بالوں کی برابری کوئی نہیں کر سکتا جو اُن کے ساتھ دن رات رہ کر اپنا جنم سوارتھ کرتے ہیں اور گوپیاں دھنیہ ہیں جو آٹھوں پہر موہنی مورت کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ کر اُن کے ساتھ پریت رکھتی ہیں اور جو جیو ورج گوکل میں جنم لے کر شیام سُندر کا درشن کرتا ہے اُس کو دیوتوں سے اچھا سمجھنا چاہیئے۔

	دوہا	
ورج واسن کے بھاگیہ کی مہما کہی نہ جائے		جنکے چت میں نت بسیں ماکھن پر بھُو یدورائے

راجہ کنس نے پاپی ہونے پر بھی ہمارے ساتھ بڑی بھلائی کی جس کے بُلانے سے ہم لوگوں نے ویکنٹھ ناتھ کا درشن پایا نہیں تو اُن کا درشن ملنا دیوتوں کو بھی کٹھن ہے اے راجہ اُس وقت متھرا واسیوں نے اس طرح پر شیام اور بلرام کی بہت استُت کی اور دیوتوں نے آکاش سے شیام اور بلرام پر پھول برسائے اور متھرا پوری میں یہ حال سُن کر سب چھوٹے اور بڑے خوش ہوئے سوائے راجہ کنس کے اور جتنے لوگ رنگ بھوم میں تھے خوش ہو کر جے جے کار کرنے لگے اور باجے والے بہت طرح کا باجا بجانے لگے اور شیام اور بلرام بڑی خوشی سے گوال بالوں کو داؤں پیچ بتلانے لگے اور راجہ کنس چانور آدک پہلوانوں کے مارے جانے سے بہت اُداس ہوا

اور متھرا واسیوں سے کہنے لگا کہ تم لوگ شری کرشن جی کی جیت ہونے سے خوش ہوکر باجا بجاتے ہو جب اُس کی بات کا کسی نے کچھ جواب نہیں دیا تب اُس نے غصہ سے چلّا کر اپنے ساتھ والے دیتیہ اور شورویروں سے جو مچان پر بیٹھے تھے کہا کہ تم لوگ اُن لڑکوں کو باہر لے جاکر تلوار سے مار ڈالو اور باجا بند کر کے گوپ اور گوالوں کو باندھ لو اور وسودیو اور دیوکی اور اگرسین میرے باپ کو مار کر زنگ بھوم کا پھاٹک بہتر سے بند کر دو یہ بات سنتے ہی جب اُنھوں نے ننگی تلواریں لے کر شیام اور بلرام کو جا کر گھیر لیا تب دونوں بھائیوں نے ایک ساعت میں بہت سے دیتیوں اور شورویروں کو لڑ کر مار ڈالا اور باقی دیتیہ اس طرح شری کرشن جی کے تیج اور پرکاش سے اپنا پران لے کر بھاگے جس طرح پراتہ سمے سوریہ نکلنے سے تارے چھپ جاتے ہیں اور جب وسودیو اور دیوکی جی نے شیام اور بلرام کے کشتی لڑنے کے واسطے آنے کا حال سُنا تب دونوں بہت گھبرا کر پرمیشور سے اُن دونوں کی کُشل منانے لگے۔

	دوہا	
باربار کرنا کریں دھریں دھرن پر شیش		ہم پُترن کو ہو جیئے رکشپال جگدیش

جب شری کرشن انتریامی نے ماتا اور پتا کو دُکھی جان کر یہ وچن کنس کا سُنا تب ایسا پرن کیا کہ آج کنس کو مار کر وسودیو اور دیوکی جی کو قید سے چھڑاؤں گا ایسا وچار کر شری کرشن جی نے اپنا روپ چھوٹا بنا لیا اور مچان پر جہاں راجہ کنس تلوار لیے بڑے ابھمان سے بیٹھا تھا اس طرح جھپٹ کر چڑھ گئے جس طرح باز کبوتر پر جھپٹتا ہے کنس نے شری کرشن جی کو دیکھتے ہی وچار کیا کہ بھاگ جاؤں پھر من میں دھیرج دھر کر شیام سُندر پر تلوار چلانے لگا تب شری کرشن جی اُس کا وار بچا کر اُس کو کھیل کھلانے لگے اُس وقت دیوتاؤں نے وِمانوں پر چڑھے ہوئے آکاش پر سے وِنے کی کہ اے پربرہم پرمیشور کنس مہاپاپی کو جلد ہی مار ڈالیے اُس کے مارنے میں دیر نہ کیجیے یہ بات سُنتے ہی شری کرشن جی نے ایسا پرکاش اپنے بدن میں پرگٹ کیا کہ جس کے دیکھنے کی تاب نہ لا کر کنس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں تب شری کرشن جی نے پاؤں کی ٹھوکر سے مُکٹ اُس کا گرا دیا اور سر کے بال پکڑ کر مچان پر سے زمین پر پٹک دیا اور تینوں لوک کا بوجھ اپنے بدن میں لیے ہوئے اُس کے اوپر کود پڑے۔

	دوہا	
جب دھرتی میں آ رہے کے بڑو اُتانو بھوپ		اُرادپر درشن دیو شیام چترنگ روپ

اے راجہ ویکنٹھ ناتھ کے کودتے ہی کنس کا پران نکل گیا لیکن آٹھوں پہر سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے چلتے پھرتے شیام سُندر کا روپ اُس کی آنکھوں میں بسا رہتا تھا اس لیے مُکت پدوی پر پہونچا۔

	دوہا	
ماکھن پربھو کے روپ کی مہما اگم اپار		جا کے سُمرن دھیان تے ترت سکل سنسار

ف سر کے بال اس واسطے پکڑے کہ کنس نے بھی دیوکی جی کے بال کھینچ کر مارنا چاہا تھا آکاش بانی ہونے کے وقت ۱۲

دیکھو کیسا بڑا بھاگیہ اُن لوگوں کا ہے جو لوگ ہمیشہ پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کرتے ہیں جبکہ کنس کو
مرا دیکھ کر اُس کے آٹھ بھائی اپنے اپنے ہتھیار لے کر نند لال جی کو مارنے کے واسطے دوڑے تب بلرام جی نے
ہل اور موسل سے اُن سب کو مار ڈالا تب سب نے بڑی آواز سے شیام اور بلرام کی جے جے کار کی یہ حال سُن کر
سب چھوٹے بڑے متھرا واسی خوش ہو گئے اور دیوتوں نے خوشی کا نقارہ بجا کر نندن باغ کے پھول دونوں
بھائیوں پر برسائے اور نیوتنے والے ہر بھگت راجا لوگ ویکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کر کے اپنے اپنے مکان کو گئے اور
نند اور اُپنند آدک یہ سب چرتر سپنے کی طرح سمجھ کر اپنے ڈیرے پر چلے آئے اور کیشو مورت کرودھ کے مارے اپنے ہاتھ
سے کنس کے بال پکڑ کر اس طرح اُس کی نعش سڑک میں گھسیٹتے ہوئے جمنا کنارے لے گئے جس طرح ہاتھی کو
سنگھ مار کر گھسیٹ لے جاتا ہے کنس نے وسودیو اور دیوکی جی کو قید رکھ کر بہت دُکھ دیا تھا اُسی کارن شری
کرشن جی نے اُس کی نعش گھسیٹی اور نعش لے جانے سے وہاں کنس کھار نالہ پرگٹ ہو کر اب تک متھرا میں بعضے
وقت کنس کی کھال دکھائی دیتی ہے اور دوسرا سبب نعش گھسیٹنے کا یہ سمجھو کہ جس میں متھرا کی دھول لگنے سے اس
ادھرمی کا بدن شُدھ ہو جائے جمنا کنارے پر نعش کو پہونچا کر تھوڑی دیر وہاں پر شری کرشن جی بیٹھے تھے
اس لئے وہاں کا نام بشرام گھاٹ مشہور ہوا جب یہ خبر رنواس میں پہونچی تب کنس کی رانیاں اور بھوجائیاں
اور ناتے دار استریاں روتی پیٹتی ہوئی جمنا کنارے پہونچیں۔

دوہا

سب دھائیں سُدھ پائے کے آئیں جہاں نریش	توڑ ہار سنگار سب چھوٹے سر کے کیش

اے راجہ اُن استریوں نے اپنے اپنے پت کا منھ دیکھ کر اُن کا سر اپنی گود میں رکھ لیا اور بہت وِلاپ
سے رو کر کہنے لگیں کہ اے راجہ کنس تم اتنے بڑے پرتاپی راجہ ہونے پر بھی ایسی دُردشا میں مرے ہوئے
پرتھوی پر پڑے ہوئے ہو جو تم شری کرشن جی سے اور بڑوں سے ناحق کی دشمنی نہ کرتے تو کس واسطے ایسی تمھاری
دُردشا ہوتی سادھو اور مہاتما لوگوں کو دُکھ دینا اچھا نہیں ہوتا ہے یہ سب ہاتھی اور گھوڑے اور مال اپنا
چھوڑ کر تم چلے جاتے ہو اور ہمارے حال اور رونے پر کچھ دھیان نہیں کرتے تمھارے وِیوگ سے ہماری
کیا گت ہو گئی تم دنیا میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے اب وہ سب تمھارا گھمنڈ کیا ہوا جو اس طرح بغیر
کفن کے پڑے ہو تمھارے سونے اور بیٹھنے کے واسطے جو شیش محل اور رنگ محل کے کوٹھے بنے ہیں اُن میں
کون بیٹھے اور سووے گا تمھارے جڑاؤ سنگاسن پر کون بیٹھ کر متھرا واسیوں کا نیاؤ کرے گا۔

دوہا

یہ مندر سُندر مہا جن کے سم نہیں اور	تم بن ایسو کون ہے جو بیٹھے یہ ٹھور

جب اس طرح بہت سی باتیں کہہ کر سب رانیاں اور استریاں بہت وِلاپ کرنے لگیں تب شیام سُندر
دیا ساگر اُن پر کرپا کر کے بولے کہ اے مامی جی جو کچھ بھاگیہ میں لکھا ہوتا ہے وہ کسی طرح نہیں مٹ سکتا جو جو

پاپ راجہ کنس نے کیے ہیں وہ سب تم نے دیکھے ہیں پرمیشور کی اِچھا ایسی ہی جان کر دھیریہ دھرو میں تمھارے حکم میں رہوں گا اب انکا کریا کرم کرنا اُچت ہے۔

چوپائی

مامی سنوشوک نہیں کیجیٔے	ماماجی کو پانی دیجئے
سدا نہ کوئی جیتا رہے	جھوٹھا وہ جو اپنا کہے

شری کرشن جی کے سمجھانے سے سب استریوں نے اپنے اپنے پت کی نعش جلاکر کریا کرم کیا اور شری کرشن جی نے کنس کا کریا کرم اُگرسین سے کرایا۔

دوہا

کنس ہتن لیلا سُنے من چت دے جو کوے	ماکھن پربھُو کے نیہ میں ناکو بجھے نہیں ہوے

ادھیائے پینتالیسواں ۴۵

شری کرشن جی کا اُگرسین کو راج گدی پر بیٹھالنا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب کنس وغیرہ کی نعش جلاکر سب اپنے اپنے گھر گئے تب شری کرشن جی اور شری بلرام جی اکرورجی کو ساتھ لے کر قید خانے میں وسودیو اور دیوکی جی کے پاس آئے جبکہ ماتا اور پتا کی بیڑی اور ہتھکڑی کٹواکر دونوں بھائیوں نے اپنا سر اُن کے چرنوں پر رکھ دیا تب دیوکی ماتا رو کر بولی کہ اے پران پیارے تم بارہ برس تک کہاں رہے ہیں نے تم کو کبھی گود میں نہیں کھلایا۔

دوہا

سُن جننی کے بچن پربھُو کر یاسندھ ید ورائے	بھئے پریم وش دُکھت لکھ بولے ات سکچائے

اے ماتا اور پتا میں کیسا ابھاگی تمھارے یہاں پیدا ہوا کہ میرے واسطے تم لوگوں نے اتنا دکھ اُٹھایا اِس میں کچھ میرا اپرادھ نہ سمجھو کس واسطے کہ جب سے تم مجھ کو گوکل میں نندجی کے گھر پہونچا آئے تب سے میں پروش تھا اس سے تمھارے پاس نہ آسکا اور مجھ کو ہمیشہ یہ اِچھا بنی رہتی تھی کہ جس کے پیٹ میں دس مہینے رہ کر میں نے جنم لیا اُنسے بال چرتر میرا کچھ نہیں دیکھا اور ہم نے لڑکپن میں ماتا اور پتا کا سُکھ کچھ نہیں پایا دوسرے کے گھر رہ کر بڑھا اتنے دن گنوائے جنھوں نے ہمارے واسطے اتنے دُکھ اُٹھائے اُن کی کچھ سیوا ہم سے نہیں بن پڑی ہم کو تمھاری سیوا کرنا اور بال چرتر کا سکھ دکھلانا اُچت تھا وہ سب سُکھ نند اور یشوداجی کو ملا۔

دوہا

بسے جیو سنتان سے سکھ پاوت دن رین	تمھیں ہمارے جنم سے بیتے بھیو کچین

اے ماتا جس پُتر سے اُس کے ماتا اور پتا دُکھ پاتے ہیں وہ پُتر ضرور نرک بھوگتا ہے سنسار میں سامرتھ پُرش اُسی کو سمجھنا چاہیئے جو اپنے ماتا اور پتا کی ٹہل اور سیوا منسا واچا کرمنا سے کرتا ہے آدمی کا تن پاکر جو کوئی اپنے ماں اور باپ اور گرو اور بڑے بوڑھوں کی سیوا اور استری اور لڑکوں کا پالن نہیں کرتا اُس کا لوک اور پرلوک دونوں بگڑتا ہے ۔

دوہا

تات مات سے پران دھن کپٹ کرے جو کوے ۔ تاکوں تینوں لوک میں کبھی بھلو نہیں ہوے

اے ماتا جو میں برھما کی عمر پا کر جنم بھر تمھاری سیوا کروں تو بھی تم سے اُرن نہیں ہو سکتا اس لئے تمھارا رِنیا ہو کر یہ وِنے کرتا ہوں کہ میرا اپرادھ چھما کر دو اور سب دُکھ اور سُکھ اپنے کرموں کے پھل سمجھو اے ماتا اب تم سوچ چھوڑ کر خوشی مناؤ میں تمھارے حکم پانے سے سورگ اور پاتال جانے سے بھی نہیں ڈروں گا اور آٹھوں سِدّھ اور نو نِدّھ تمھاری داسی بنی رہیں گی ۔

دوہا

یدپِ ہم اوگن بھرے پر گئے مہا اسادھ ۔ تدپِ سُت ہت جان کے چھما کرو اپرادھ

جب یہ بات سُن کر وسودیو اور دیوکی جی کو گیان پراپت ہوا تب اُنھوں نے سمجھا کہ یہ ہمارے پُتر نہ ہو کر تربھون پتی ہیں اُنھوں نے اپنی اِچھّا سے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لے کر جو جو کام کیے ہیں وہ آدمی سے نہیں ہو سکتے یہ سمجھ کر وہ دونوں شری کرشن جی کی استتُ کرنے لگے لیکن شری کرشن جی اور بہت سی لیلا سنسار میں کرنا چاہتے تھے اس لیے اُنھوں نے وہ برھم گیان اُن کا ہر لیا تب وسودیو اور دیوکی جی اُن کو اپنا بیٹا جان کر گود میں بیٹھا کر پیار کرنے لگے اور اُن کا ماتھا اور سر چوم کر ایسا خوش ہوئے کہ پچھلا دُکھ سب بھول گئے اور شیام اور بلرام کو ساتھ لے کر بڑی خوشی سے اپنے گھر آئے ۔

چوپائی

پرم ہُلاس نین اُر پیکھیں ۔ اپنو جنم سپھل کر لیکھیں
اتِ آنند بھیو من ماہیں ۔ سو لکھ سکت شاردا ناہیں

اے راجہ پریکشِت وسودیو جی نے گھر پہونچ کر اُسی وقت دس ہزار گوؤں کا دان جو شیام سُندر کے پیدا ہونے پر من میں سنکلپ کیا تھا براہمنوں کو بدھ پورک دیا اور دونوں بھائیوں کو گوال بالوں سمیت چھپن پرکار کے بھوجن کرا کے اچھّا اچھّا گہنا اور کپڑا پہنایا تب شری کرشن جی نے بلرام جی سے کہا کہ بنا راجہ کے پرجا کو دُکھ ہوگا اور وسودیو جی کو راج گدّی پر بیٹھالنے سے سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ راج لینے کے لالچ سے کنس کو مار ڈالا اس لیے اُگرسین جی کو جن کا راج کنس نے چھین لیا تھا راج دینا چاہیئے ایسا وچار کر شیام سُندر بلرام جی اور وسودیو جی کو ساتھ لیکر اُگرسین جی کے پاس گئے اور اُن کو ڈنڈوت کر کے اور بہت دھیریہ دے کر بولے کہ

اے ناناجی آپ راج سنگھاسن پر بیٹھ کر پرجا کا پالن کیجئے اور مجھ کو اپنا داس سمجھ کر کسی بات کا سندیہ اپنے من میں نہ لائیے سب پرتھوی کے راجہ لوگ اپنے اپنے دیش کا روپیہ آپ کو دے کر آپ کے ادھین رہیں گے۔

چوپائی

جے جن تمہری آن نہ مانیں	چھن میں تنہیں باندھ ہم آنیں
نر بھے راج کرو جگ ماہیں	اب تم کو شنسئے کچھ ناہیں

یہ بات سن کر اُگر سین جی ہاتھ جوڑ کر ونے پوروک بولے کہ اے دیوکی نندن تم نے بہت اچھا کیا کہ راجہ کنس اور اُس کے بھائیوں کو کہ وہ سب پاپی اور ادھرمی تھے مار کر یدو بنشیوں کا دُکھ چھڑایا جس طرح تم نے دیتیہ اور راکشس اور ادھرمیوں کو مار کر ہر بھگتوں کو سکھ دیا اُسی طرح راج سنگھاسن پر بیٹھ کر پرجا کا پالن کرو یہ بات سُن کر شری کرشن جی بولے کہ آپ نے سُنا ہوگا کہ راجہ ییات کے شراپ دینے سے یدو آدک اُن کے بیٹوں نے راج گدی نہیں پائی تھی اور ہم بھی اُسی کل میں پیدا ہوئے ہیں اس واسطے ہم کو راج سنگھاسن پر بیٹھنا نہ چاہیے آپ راج سنگھاسن پر بیٹھے رہیئے گا کام ہم سب کر دیں گے جو جو آپ حکم دیں گے۔

سورٹھا

کرو بیٹھ تم راج دور کرو سندیہہ سب	ہم کرہیں سب کاج جو آئیسُ دیجیے ہمیں

اے ناناجی آپ راج سنگھاسن پر بیٹھ کر گئو اور براہمن اور ہر بھگتوں کو سُکھ دیجئے اور جو یدو بنشی کنس کے ڈر سے متھراپُری اور اپنی جنم بھوم چھوڑ کر دوسرے دیش میں جا بسے ہیں اُن سب کو بُلا کر یہاں بسایئے اور پرجا سے بہت دھن لینے کا لوبھ نہ رکھ کر کسی کو بنا اپرادھ ڈنڈ نہ دیجئے جب کہ اُگر سین نے شری کرشن جی کا کہنا اپنے بھاگیہ کا اُدے ہونا سمجھ کر مان لیا تب شری کرشن بھگت ہتنکاری نے اُگر سین کو راج سنگھاسن پر بیٹھا کر بدھ سے راجگدی کا تلک لگایا اور شری کرشن جی اور بلرام جی دونوں بھائیوں نے راجا اُگر سین پر چنور ہلایا اور سب چھوٹے اور بڑوں نے منگلا چار منایا اور متھرا واسی خوش ہو کر شری کرشن جی کی استت کرنے لگے اور دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے اُن پر پھول برسائے راجہ اُگر سین کے کہلا بھیجنے سے سب یدو بنشی جو بھاگ گئے تھے وہ پھر متھرا میں آکر بسے جبکہ شری کرشن دیندیال نے اُن یدو بنشیوں کو بہت دُکھی اور کنگال دیکھا تب اُن سب کو روپیہ اور گہنا اور کپڑا اور گاؤں اور مکان اور باغ وغیرہ جسکو جسکی چاہنا تھی وہی چیز دے کر ایسا خوش کر دیا کہ اُن کو پھر کسی چیز کی خواہش نہیں رہی اور وسو دیو جی اور دیوکی ماتا کو بھی بہت خوش کر دیا اور یدو بنشی بوڑھے اور کمزور تھے وہ لوگ شری کرشن جی کی امرت روپی نظر پڑنے سے جوان اور زبردست ہوگئے۔

دوہا

اُگر سین کے راج میں سُکھ کو سدا سماج	سبَے کاج کینے بھاں مالکن پر بھو ورج راج

اتنی کتھا سُنا کر شری شکدیو جی مہاراج بولے کہ اے راجہ پریکشت شیام سُندر نے اسی طرح سب کسی کو سکھ دیکر

.بلرام جی سے کہا کہ یشودا ماتا نے ہم دونوں بھائیوں کو بڑی پریت سے پالن کر کے اتنا بڑا کیا وہ ہمارے واسطے بہت سوچ کرتی ہوں گی اور نند بابا ورجواسیوں سمیت میرے چلے آنے کی آشا سے جو باغ میں ٹکے ہیں اُن کو چل کر وِدا کرنا چاہیئے۔

چوپائی

بہت ہیت اُن ہمسوں کینھو	بہدھ بھانت ہم کو سکھ دینھو
سکُچت ہوں اپنے من ماہیں	اُن سے اُرن کبھوں میں ناہیں
پلٹو نہیں اُنھیں جو دیجئے	اب چل وِدا انھیں ورج کیجئے

ایسا کہہ کر شری کرشن جی نے بہت سا روپیہ اور رتن اور گہنا اور کپڑا اپنے ساتھ لیا اور راجہ اگرسین اور وسودیو جی کو ساتھ لے کر جہاں نند جی آدک ورجواسی ٹکے تھے وہاں کو چلے جس وقت نند جی اپنے ڈیرے پر بیٹھے ہوئے یہ وچار کر رہے تھے کہ کئی دن ورندابن سے آئے ہو چکے شیام اور بلرام آدیں تو چلیں۔

سورٹھا

اب کیسے ورج جانہہ بِل موہن دو ڈھبنا	اتی ویاکل ارمانہہ کب لوں نین نہ دیکھئے

اسی وقت موہن پیارے نے وہاں پہونچ کر نند جی کے چرنوں پر اپنا سر دھر دیا تب نند جی نے اُسکا سر اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور وسودیو اور راجہ اگرسین پریم پوروک نند جی کے گلے مِل مِل کر جب سب کوئی وہاں بیٹھے اور نند جی نے من میں سمجھا کہ اب شیام سُندر ہمارے ساتھ ورندابن کو چلیں گے تب شری کرشن جی نے سب سامان جو وہاں لے گئے تھے نند جی کے سامنے رکھ کر دونے کیا کہ اے بابا میں تم سے کسی طرح اُرن نہیں ہو سکتا تم نے میرا بہت پالن کیا ہے۔

دوہا

چونک اُٹھے نند رائے سُن تو کیا کہت گوپال	موسوں کہت کہ آن سوں کن کینھو پرتپال

یہ بات سُنتے ہی شری کرشن جی نے کہا کہ اے بابا ہم کو کہتے ہوئے سنکوچ معلوم ہوتا ہے تم نے گرگ پروہت کا کہنا سچ نہ مان کر مجھ کو اپنے بیٹے کی طرح پالن کر کے بڑا سکھ دیا میں کہیں رہوں تمہارا ہی کہلاؤں گا اور ہمارے پتا نے رو ہنی ہماری ماتا کو بڑی بپت میں تمہارے گھر پہونچایا تھا تم نے سنمان پوروک اُسکو اپنے یہاں رکھا اور میں نے گورس آدک ورجواسیوں کا کھا کر بہت اُپدرو کیا تھا سو سب تم نے دیا کی راہ سے چھما کر دیا اور راجہ کنس میرے دشمن سے تم لوگوں نے نہیں ڈر کر میرا پالن کیا اور یشودا جی نے مجھ کو بیٹا جان کر پالا ہم تمکو اور یشودا جی کو اپنے ماتا اور پتا سے زیادہ جان کر تم سے اُرن نہیں ہو سکتے لیکن اب ایک بات کہتا ہوں تم کچھ دُکھ نہ ماننا اب میں متھرا میں تھوڑے دن یدوبنشی آدک ذات بھائیوں کے ساتھ رہ کر اپنے ماتا اور پتا کو سکھ دوں گا اور آج تک اُنھوں نے ہمارے واسطے بڑا دُکھ پایا ہے جو وہ مجھ کو تمہارے پاس پہونچاتے کیوں اتنا دُکھ اُٹھاتے

تم گھر پر جا کر یشودا ماتا اور ورِندابن واسیوں کو جو میرے واسطے سوچ کرتے ہوں گے دھیریہ دو اور یشودا میّا سے کہہ دینا کہ جس طرح میرے واسطے ہمیشہ ماکھن رکھ چھوڑا کرتی تھیں اُسی طرح اب بھی رکھ چھوڑا کرے دیکھنے میں میں تم سے علیٰحدہ ہوتا ہوں لیکن انتہ کرن سے ہمیشہ تمھارے پاس بنا رہوں گا میرے اوپر دیا کر کے مجھے کبھی مت بھولنا۔

چوپائی

میّا سے پالاگن کہیو ۔ ہم سے پریم کرے تم رہیو
ہوگی دُکھت یشودا میّا ۔ موہن ورِج تیہ آرو سب گیا
یا تے بیگ گمن ورِج کیجئے ۔ جاے سبن کو دھیرج دیجئے
میری سُرت نہ اُر سے ٹارو ۔ میں تم سے کبھوں نہیں نیارو

دوہا

نٹھر بچن سُن شیام کے بھئے بکل ات نند ۔ اُمنگ نیر نینن چلے پڑ گئے دُکھ کے پھند

یہ بات شیام سُندر کے منھ سے نکلتے ہی نند رائے اتنا وِلاپ کر کے روئے کہ اُن کو ہچکی لگ گئی اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور گوال بال سب اُداس ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ہماری سمجھ میں موہن پیارے ہم لوگوں سے کپٹ کر کے یہاں رہ جایا چاہتے ہیں نہیں تو ایسا کٹھور بچن نہ کہتے ایسا وِچار کر شری داما گوال نے کہا کہ اے موہن پیارے اب متھرا پوری میں تمہارا کیا کام ہے جو ایسے نردئی ہو کر اپنے بوڑھے باپ روتے ہوئے کو بدا کر کے آپ یہاں رہنا چاہتے ہو راجا کنس کو تم نے مارا تو اچھا کیا اب ورِندابن میں چل کر وہاں کا راج کرو متھرا کی راجدھانی دیکھ کر لوبھ کرنا نہ چاہیے ہاتھی اور گھوڑا اور مال اور راج دیکھ کر گیانی لوگ لوبھ نہیں کرتے ہیں تم کو ورِندابن کا ایسا سُکھ جہاں ہمیشہ بسنت رِتو بنی رہتی ہے کہیں نہیں ملے گا اے بھائی تم ورِندابن چھوڑ کر دوسری جگہ کبھی مت رہو جو نردئی ہو کر یہاں رہ جاؤ گے تو شری رادھا آدِک سولہ ہزار گوپیاں جو دن رات تمھارا چندر مکھ دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتی تھیں اور پانچ ہزار گوال بال جو تمھارے ساتھ گئو چراتے وقت مُرلی کی دھونی سُن کر اپنا جنم سپھل جانتے تھے وہ سب تمھارے بنا کیسے جیویں گے اے نند دُلارے جو تم میرا کہنا نہ مان کر ہم لوگوں کی پریت چھوڑ دو گے تو یہاں رہنے میں تم کو کیا سُکھ ملے گا جن اُگر سین کو تم نے راج دیا ہے رات دن اُن کی سیوا کائی کرنا پڑے گی یہ اپمان تم سے کس طرح سہا جائے گا اس لئے ورِندابن کو چلو۔

چوپائی

ورِج بن ندی وِہار وِچارو ۔ گائن کو من تے نہ بسارو
نہیں چھوڑیں تم کو ورِج ناتھ ۔ چلہیں سبے تمھارے ساتھ

اسی طرح گوال بالوں نے بہت سی باتیں شری کرشن جی سے کہیں لیکن اُنھوں نے نہیں مانا تب کچھ گوال بال شیام اور بلرام کے ساتھ متھرا میں رہنے کے واسطے تیار ہو کر نند رائے سے بولے کہ آپ نشچنت ہو کر

گھر پر چلیے ہم لوگ پیچھے سے سامان کو بھی ساتھ لے کر ورنداون میں پہونچتے ہیں یہ بات سنتے ہی نند جی ورہ ساگر میں ڈوب کر تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑے ہو کر موہن پیارے کا منہ دیکھنے لگے اور مارے سوچ کے ایسا گھبرائے جس طرح سانپ کے کاٹنے سے آدمی ویاکل ہو جاتا ہے۔

دوہا

جاسوں بچھرت پران پت تاکی گت کہہ ہوئے	ورہ تھا کشٹت مہا جانت ہے سب کوئے

یہ حال اُن کا دیکھ کر بلرام جی نے نند جی سے کہا کہ اے بابا تم اتنا سوچ کیوں کرتے ہو تھوڑے دنوں میں ہم لوگ یہاں کا کام کر کے تم سے پھر ملیں گے۔

چوپائی

کہیو گرگ تم سے سب کارن تھورے پتر کہاویں دوؤ	ہر پر گٹے بھو بھار اُتارن مات پتا ہمرے نہیں کوؤ

اے بابا ورنداون کا ایسا سکھ دوسری جگہ ملنا کٹھن ہے اس لیے تمہارا گھر چھوڑ کر کہیں نہ جاؤں گا میری ماتا وہاں ویاکل ہوتی ہوگی اس واسطے میں تم کو یہاں سے بدا کرتا ہوں جس میں تمہارے جانے سے اُس کو دھیرج ہو یہ بات سنتے ہی نند جی بہت ویاکل ہو کر شری کرشن جی کے چرنوں پر گر پڑے اور رو کر بولے کہ اے بیٹا ایک بار تم دونوں بھائی میرے ساتھ چل کر اپنی ماتا آدک سب کسی کو دھیرج دے کر چلے آؤ میں تمہارا چرن چھوڑ کر ورنداون نہیں جا سکتا تمہاری ماتا تمہارے واسطے ماکھن روٹی بنا کر بیٹھی ہوئی تمہاری راہ دیکھتی ہوگی اُس سے میں جا کر کیا کہوں گا تم جلدی گھر کو چلو۔

چوپائی

بھئے نٹھر کیوں متھرا آئے	کیوں جیویں بن درشن پائے

اے بیٹا میں نے بارہ برس تک تم کو پال کر بیا نا کیا لیکن تمہارے پرتاپ اور مہما کو نہیں جانا اب تم وسودیو جی کے بیٹے بن کر گرگ جی کا بچن سچ کرتے ہو جب جب ہم پر دکھ پڑتا تھا تب تب تم ہماری رکشا کرتے تھے اب وہ دیا کیا ہوئی جو تم کو اپنے ویوگ میں مارنا ہی تھا تو اُسی دن گوبردھن پہاڑ ہم پر کیوں نہ گرا دیا جس کے نیچے دب کر سب مر جاتے تو آج یہ دشا ہم کو کیوں دیکھنی پڑتی۔

دوہا

سبکے رہے سب پریم وش کہہ نہ سکت کچھ بات	دیکھ پریت اتی نند کی من وسودیو سہات

جب اس طرح نند آدک سب رونے اور ولاپ کرنے لگے اور موہن پیارے نے اُن کی یہ دشا دیکھ کر وچار کیا کہ یہ لوگ ہمارے ویوگ میں جیتے نہیں بچیں گے تب اپنی مایا جس نے سب سنسار کو بھلا رکھا ہے اُن پر پھیلا دی اور ہنس کر کہا کہ اے بابا تم کس واسطے اُداس ہوتے ہو میں تم سے کیس دور نہ جا کر تین کوس پر یہاں ہوں گا یشودا

میری ماتا اور ورِنداون کی سب استری اور پرُش میرے واسطے سوچ کرتے ہوں گے اس لئے اُن کو دھیریہ دینے کے واسطے تم کو بِدا کرتا ہوں جبکہ پرمیشور کی مایا بیل پنے سے نندجی کو کچھ دھیریہ ہوا تب وہ ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے جگن ناتھ تم متھرا میں رہنا ہی چاہتے ہو تو میرا کیا وش ہے میں تمہاری آگیا سے ورِنداون کو جاتا ہوں لیکن ورِجواسیوں کو مت بھولجانا

دوہا

میٹ دیو سنتاپ سب کیو سکرت کی کھان		پھر ساکھی چودہ بھون شُرمُن وید پُران

یہ بات سُنتے ہی دسودیوجی بہت سا روپیہ اور رتن آدک نند رائے جی کو دے کر وِنے پوروک بولے کہ اے نندجی جو اُپکار تم نے میرے ساتھ کیا ہے اس سے میں اُرِن کبھی نہیں ہو سکتا ان دونوں لڑکوں کو اپنا جان کر یہاں وہاں رہنے میں کچھ بھید مت سمجھنا اے راجہ پریکشت نندجی نے یہ بات سن کر شیام سُندر کو ڈنڈوت کی اور پانچ سات گوالوں کو وہاں چھوڑ دیا اور سب کو ساتھ لے کر روتے پیٹتے ورِنداون کو چلے لیکن سب لوگ متھرا کی طرف پیچھے پھر پھر کر دیکھتے جاتے تھے۔

چوپائی

چلے سکل مگ سوچت بھاری کاہو سُدھِ کاہو سُدھِ ناہیں		ہارے سُرکیس منو جواری لٹ پٹ چرن پڑت مگ ماہیں

جب شری کرشن جی نند آدک کو بِدا کر کے راجہ اُگرسین اور وسودیو جی سمیت راج مندر پر پہونچے تب یدوونشی لوگ ورِجواسیوں کی پریت دیکھ کر آپس میں اُن کی بڑائی کرنے لگے اور راستے میں نندجی موہن پیارے کی مہما یاد کر کے ورِجواسیوں سے کہتے جاتے تھے کہ دیکھو ہم نے بڑا اپرادھ کیا جو پربرہم پرمیشور سے اپنی گوئیں چرائیں اور تھوڑا سا دہی اور ماکھن گرانے اور کھلانے کے واسطے یشوداجی نے اُن کو اوکھل سے باندھ دیا تھا تس پر بھی انھوں نے اپنی بڑائی نہیں چھوڑی گوردھن پہاڑ کو اُٹھا کر ورِجواسیوں کی رکشا کی اور میرے لینے کے واسطے برون لوک میں دوڑے گئے اور ہم لوگوں نے اپنے اگیان سے اُن کو نہیں پہچانا جب نندجی ایسی باتیں اپنے ساتھیوں سے کہتے اور پچھتاتے ہوئے ورِنداون کے نزدیک پہونچے تب وہیں موہن پیارے کے وِرہ میں بیہوش ہو کر گر پڑے جب یشوداجی نے جو آٹھوں پہر متھرا کی راہ دیکھا کرتی تھی دیکھا کہ گوپ اور گوال ورِنداون کی طرف چلے آتے ہیں تب یشوداجی بڑی خوشی سے اس طرح دوڑ کر شیام اور بلرام کو دیکھنے چلیں جس طرح بچھڑے کو دیکھ کر گئو دوڑتی ہے۔

دوہا

دُھائی ات ہرکھت بھئی سُنت روہنی ملے		درس آس دھائیں ہیے ورِج ترِیہ ہاں گھسائے

جب اُنھوں نے نندجی کے پاس پہونچ کر شیام اور بلرام کو نہیں دیکھا تب یشوداجی نے گھبرا کر نندجی سے پوچھا کہ اے کنت تم میرے رام اور کرشن کو کھو کر اُن کے بدلے یہ گہنا اور کپڑا لے آئے ہو جس طرح اندھا آدمی پارس پتھر

پڑا پاکر اُس کو نہیں جانتا اور جب اس کو پھینک کر پیچھے سے اُس کا گُن سُنتا ہے تب سولے رونے اور پچھتانے کے اُس کو کچھ اور ہاتھ نہیں آتا اسی طرح تم میرے انمول لعل کو اپنے ہاتھ سے کھو کر یہ سب کانچ اُٹھا لائے ہو اُن کے بنا میں یہ سب رتن آدِک مال لے کر کیا کروں گی اے مورکھ مت مند جن کے ساعت بھر الگ رہنے سے میری چھاتی پھٹتی تھی اب ان کے بنا میرا دن کیسے کٹے گا میرے منع کرنے پر بھی تم ان کو زبردستی لوا لے گئے اب اُن کے بنا ہم لوگ کیسے جیویں گی یہ بات یشوداجی کی سُنتے ہی نندجی آنکھ نیچے کیے ہوئے رو کر بولے کہ اے پیاری سچ ہے یہ سب گہنا اور کپڑا آدِک شری کرشن جی نے مجھ کو دیا تھا لیکن مجھ کو یہ سُدھ بُدھ نہیں رہی کہ کس نے لیا موہن پیارے کی باتیں تم سے کیا کہوں اُن کی کٹھورتائی سُن کر تم کو بڑا دکھ ہو گا جب وہ کنس کو مار کر میرے پاس آئے تب اپنے کو وسودیو کا بیٹا بتلا کر پربت ہرن باتیں کرنے لگے اُن کی بات سُن کر جب میں اچنبھا مان کر رونے لگا تب مجھ کو بہت دھیرج دے کر وِدا کر دیا اے پیاری میں نے تو تبھی گرگ مُنی کے کہنے سے اُن کو پرمیشور جانا لیکن مایا کے وَش ہو کر اُن کو اپنا بیٹا سمجھتا رہا اب پُتر بھاؤ چھوڑ کر پرمیشور کے برابر اُن کا بھجن کرنا چاہئے جب یشوداجی نے یہ سب حال نندجی سے سنا تب وہ اور زیادہ مایا موہ میں پڑ کر رونے لگیں اور شیام سُندر کو اپنا بیٹا جان کر نند رائے سے بولیں کہ اے کنت تم کو دھکار ہے جو اُن کے منہ سے آدھی بات سُن کر چلے آئے اور شیام اور بلرام کو متھرا میں چھوڑ کر یہاں آکر منہ دکھایا تم رام اور کرشن کے بنا جی کر یہاں کون سُکھ پاؤ گے۔

چوپائی

مارگ سوجھ پریو کیہہ بھانتی	وِداہوت پھاٹی نہیں چھاتی

دوہا

کیسے پران رہے ہیں بچھرت آنند کند	سُنی نہیں دشرتھ کتھا کہوں شروَن مت مند

سورٹھا

میں متھرا میں جائے رہیوں ہر کی دیکھ ہے	لیجیے ٹھونک بجائے اب بنو ورج نند یہ

اے مورکھ تم میرے دونوں پران پیاروں کو کہاں چھوڑ آئے میں ابھاگی اپنے لال کے ساتھ نہ جا کر تم لوگوں کے کہنے سے گھر بیٹھی رہی میں بھی ساتھ جاتی تو کس واسطے اُن کو چھوڑ آتی۔

چوپائی

جیون پران سکل ورج پیارو سُپھلک سُت بیری بھو بھاری پوچھت بِلکھ یشومت میتا تم کو وداد یہ جب کینھو تم پچھو ہرسے وِدے نہ بھاکھی	چھین لیو وسودیو ہمارو لے گیو جیون مول ہماری کہو نند کیا کہیو کنھیّا پھر کچھ مونہہ سندیسا دینھو کہا شیام من میں یہ راکھی

یہ سن کر نند جی بولے۔

دوہا

میں اپنی سی بہت کیو ے پر پرتو تربھون ناتھ — جو چاہیں سوئی کریں کچھ بس میرے ہاتھ

سورٹھا

کہہ کے تو بہت پرنام پھر شیام ایسو کہیو — کر کے کچھ سُر کام ملہیں تم سے آے نربیج

اور بلرام نے یہ کہا کہ میری ماتا دکھی نہ ہونے پاوے تم جاکر اُس کو دھیریہ دینا کچھ دنوں میں ہم بھی آکر اُس سے ملیں گے یشودا جی یہ سندیسا اپنے لال کا سُن کر سوچ میں ڈوب گئیں اور نند یشودا آدک سب ورج واسی موہن پیارے کا بال چرتر یاد کر کے روتے پیٹتے ہوئے اپنے اپنے گھر آئے لیکن شیام اور بلرام بنا اُن کو ورنداون اُجاڑ معلوم ہوتا تھا اور نند اور یشودا کبھی گوپی ناتھ کو اپنا بیٹا جان کر اُن کی یاد کر کے روتے تھے اور کبھی ایشور بھاؤ سمجھ کر اُن کے چرنوں کا دھیان کرتے تھے اور شری کرشن جی کے ورہ میں سب پشو اور پکھیشی اور گوال بال اور گئو آدک دیا کُل رہ کر کنجوں کے پھل اور پھول بھی کمھلا گئے جب شیام سُندر نے اُن گوال بالوں کو جو متھرا میں رہ گئے تھے کچھ دنوں کے بعد گہنا اور کپڑا آدک دے کر وداکیا اور اُن لوگوں نے ورنداون میں آکر سب چرتر نند لال جی کا جو اُنھوں نے کُبجا آدک کے ساتھ کیا تھا ورج واسیوں سے کہا تب گوپیوں نے کُبری کا حال سُنتے ہی سوتیا ڈاہ سے بڑا سوچ کیا اور یقین کر کے جانا کہ اب نند لال جی ورنداون میں نہیں آویں گے یہ بات سُنتے ہی ورج بالا آپس میں اکٹھا ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگیں کہ دیکھو شیام سُندر نے ترلوکی ناتھ ہو کر اونچ نیچ ذات کا کچھ وچار نہیں کیا کُبجا کو سُندر روپ دیکر اپنی رانی بنالیا دوسری بولی کہ کُبجا نے موہن پیارے کو ایسا وش میں کر لیا ہے کہ بنا آگیا اُس کے کوئی کام نہیں کرتے ہیں اب وہ اُن کو یہاں کیوں آنے دے گی اگر ورنے آکر ہمارے چت چور سے کُبری کا سندیسہ کہا ہوگا اسی سے جاکر وہ متھرا بسے ہیں دوسری گوپی نے ایک گوپی سے پوچھا کہ تو نے کُبجا کو دیکھا ہے یا نہیں وہ بولی کہ میں دہی بیچنے کے واسطے متھرا میں گئی تھی تب اُس کو دیکھا تھا وہ مالن کی بیٹی ایسی کُبری اور بدصورت تھی کہ اُس کو دیکھکر سب استری اور پُرش ہنسا کرتے تھے شیام سُندر نے لاج اور دھرم چھوڑ کر اسی کو اپنی رانی بنایا یہ بات سُن کر ہم لوگوں کو شرم آتی ہے دوسری بولی کہ اے سکھی تم نے یہ بات نہیں سُنی کہ اب وہ اُن کی استری بنی ہے۔

چوپائی

کُبجا سدا شیام کو پیاری — وہ بھرتا وہ اُن کی ناری
روپ رتن کو گھر میں راکھیو — جیوں موتی سیپی میں بھاکھیو
ورج بنیتا چھوڑیں اب یاتیں — بوجھی سکل شیام کی باتیں

دوسری نے کہا کہ اے سکھی وہ دن نند لال جی کو بھول گئے جب راجہ کنس کے ڈر سے بھاگ کر ورج میں آئے تھے اور گوال بھیش بنا کر یہاں چھپتے تھے اور گھر گھر ماکھن چرا کر کھایا کرتے تھے۔

	دوہا	
دیو مناوت دن گئے، بڑے ہون کی آس		بڑے بھئے تب یہ کیو بسے کوبری پاس
	سورٹھ	
یشمت لاڑ لڑائے بارے تے سیوا کری		تا ہو کو بسرائے بھئے دیو کی پُتر اب

دوسری نے کہا کہ جیسے کوئل کا انڈا کوا سیوے اور بچہ پیدا ہو کر اپنے ذات بھائیوں میں مل جاتا ہے ویسے موہن پیارے نند اور یشودا اور ہم لوگوں کی یہ دُشا کر کے وسودیو اور دیوکی کے پاس چلے گئے دوسری سکھی بولی کہ اب وہ راجا اُگرسین کے پاس سنگھاسن پر بیٹھتے ہیں اُس سے اُن کو ورجواسی اور مُرلی کا نام لینے اور مور پنکھ دیکھنے سے شرم آتی ہے۔

	دوہا	
بھیو نیو اب راج وہ نیو مات پت گیہہ		نئی نار کُبجا ملی نئے سکھا نو نیہہ
	سورٹھ	
بھولے ورج کی بات کُنج کیل رَس اس کو		گئے آپنی گھات دن دن سُکھ دونوں بھیو

دوسری نے کہا کہ اب تم لوگ اُن کی چرچا کیوں کرتی ہو اپنے من سے بچار کر دیکھو تو وہ ہمارے ذات بھائی نہیں ہیں آگے یہاں اُن کا نام گوپی ناتھ اور نند لال اور کنہیا اور شری کرشن تھا اب وہاں واسودیو اور دیوکی نندن پرگٹ ہوا تھوڑے دن کے واسطے اُنھوں نے ورجواسیوں سے پریت کر کے پانی برسنے اور آگ لگنے سے سب کی رکشا کر دی تھی۔ اے راجہ پریکشت جس طرح مچھلی بنا پانی کے تڑپتی ہے اُسی طرح سب ورجبالا دن رات ویاکُل رہ کر موہن پیارے کی چرچا آپس میں رکھ کر کہتی تھیں۔

	دوہا	
دیکھو نہیں سُہات کچھو گھر بن بن نند نند کہن لگی کہئے اے سکھی من موہن کے کھیل		ورہ تہاچارت ہیو بھیو پریت ات چھند اُن بن یوں گوکل بھیو جیون دیپک بن تیل
	سورٹھ	
رہت نین جل چھائے سُمر سُمر گن شیام کے		کہیے کسے سُنائے بھئے برائے کانہ اب

دوسری گوپی بولی کہ کوئی آدمی متھرا میں جا کر موہن پیارے سے کہہ دے کہ سب ورجبالا تمھارے ورہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تم جلدی پہونچ کر اتھاہ جل سے باہر نکالو اور تم ورنداون میں آکر پھر بسو تم سے گئو چرانے کے واسطے کوئی نہیں کہے گا اور تم کو ماکھن اور دہی چرانے سے بھی منع نہیں کریں گی۔

	دوہا	
مانگت دان نہ برجہیں اب نہیں کریں مان		آے درشن پُن دیجیے تم بن نکست پران

سورٹھ

ایسے کہہ گہہ پائے لاوے پھیر منائے ہر ۔ بسیں بھر برج آئے تب نند نندن ساںورو

دوسری نے کہا کہ اب موہن پیارے کو کیا کام ہے جو راجسی سکھ اور بِلاس چھوڑ کر یہاں گوال کہلاویں اور ہاتھی گھوڑا سنگھپال کی سواری چھوڑ کر یہاں گئو چراویں دوسری نے کہا کہ اے پیاری وہ موہنی مورت مجھ کو ایک ساعت نہیں بھولتی۔

دوہا

سپنے ہوں میں دیکھئے نیند پرت جو نین ۔ کیتھو بہت اُپائے من آنکھ کھلت نہیں چین

دوسری سکھی بولی کہ اے سکھی شیام سُندر بنا مجھ کو اپنا گھر اور گاؤں اُجاڑ معلوم ہوکر ورِندابن کے کُنج دیکھنے سے رونا آتا ہے اور یہاں کے پھل جو امرت کا سواد دیتے تھے اب وہ زہر کے برابر معلوم ہوتے ہیں اور جن پکشیوں کی بولی سُن کر من پرسنّ ہوتا تھا اُن کا بولنا اب من میں گانسی کی طرح چبھتا ہے۔

چوپائی

جب سے بچھڑے کنور کنھائی ۔ تب سے بھئے سبے دُکھ دائی

اے راجہ اسی طرح سب برِج بالا آٹھوں پہر بدھوں کی طرح بیاکل رہ کر جو مسافر اس راہ سے متھرا کو جاتا اُس کے پاؤں پڑ کر کہتی تھیں کہ اے بٹوہی شیام سُندر ہم لوگوں کا من چرا کر متھرا میں جا کر راجہ ہوئے ہیں اُن سے یہ سندیسا ہمارا کہہ دینا کہ جن برِج بالاؤں کا پران تم نے اندر کے پانی برسانے سے گووردھن پہاڑ اُٹھا کر بچایا تھا وہ سب تمہارے بِرہ میں آٹھوں پہر اپنی آنکھوں سے آنسو پانی کی طرح برساتی ہیں اور جیسی اُس وقت آندھی بہتی تھی ویسی اُن کی سانس اُلٹی چلتی ہے اب وہ سب اُسی بِرہ ساگر میں ڈوب کر مرا چاہتی ہیں کیول تمہارے ملنے کی آسا پر اب تک جیتی ہیں تم اُن کو دین اور اپنی داسی جان کر جلدی چلے آؤ اور گوپی بولی کہ اے پران ناتھ ہم دُکھیاریوں کو ڈوبنے سے بچا کر ہمارے کلیجے کی آگ اپنی اَمرت روپی بچنوں سے بجھاؤ اور جب بِرہ ساگر میں ہم لوگ ڈوب کر مر جائیں گی تو پیچھے سے آکر کیا کرو گے۔

دوہا

ایک بار پھر آئے کے درشن دیجئے شیام ۔ تم بن برج ایسو لگت جیون دیپک بن دھام

دوسری سکھی نے کہا کہ اے بٹوہی تم کو نارائن جی کی سوگند ہے جو ایسا نہ کہو اور یہ بھی موہن پیارے سے کہہ دینا کہ رادھا پیاری تمہارے بیوگ میں ایسی دُبلی اور نربل ہو گئی ہے کہ اُٹھنے بیٹھنے کی سامرتھ نہ رکھ کر پہچانی نہیں جاتی ہے وہ چار دن میں مر جائے تو عجب نہیں بھلا پچھلی پریت سمجھ کر اُس کا پران تو بچاؤ

دوہا

سُدھ بُدھ سب تن کی گئی رہیو برہ دُکھ چھائے ۔ مرن نکٹ پہونچی ابھی بیگ لیو سُدھ آئے

سورٹھ

ایسے بچن ہرت کہت سندیا شیام کو	پھٹک چلن نہیں دیت ہوت سانجھ تا کو وہاں

جبکہ پپیہا ورِنداون میں بولتا تھا تب اُس کی بولی سُن کر وہ سب وِرہنی کہتی تھیں کہ اے پپیہا ہم لوگ اسی طرح اپنے دُکھ میں ویاکُل ہیں تسپر تو ایسی بولی بول کر ہمارے کلیجے کی دبی دبائی آگ کو سُلگاتا ہے۔

چوپائی

کرت کہا اتنی کٹھنائی	ہر بن بولت ورج میں آئی
اُپجاوت برہن اُر آرت	کاہے اگلو جنم بگارت
ایک کہت چاتک ہے ٹیری	اے پنچھی میں پھیری تیری
پوڑ ہے ہونہ جہاں سکھدائی	او نچے ٹیر سناوہو جائی

دوہا

مانیں گے تیرو کہیو میرے ہرت گھنشام	لیہہ سُجس چاتک بڑوے آدہو سکھدھام

جس طرح پپیہا سواتی کے بوند کے واسطے ویاکُل رہتا ہے اُسی طرح سب ورجبالا موہن پیارے کے ملنے کے واسطے ویاکُل رہتی تھیں۔

دوہا

کوؤ ایسے کہہ اُٹھت ورج میں بولت مور	رہیو جات نہیں ٹیر سُن بن شری نندکشور

سورٹھ

کوجت کرت بِہال مور سکھی بیری بھئے	ایسے وِدیش گوپال یہ بن سے مارے ٹریں

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ اسی طرح سب ورِنداون واسی شیام سُندر کے دھیان اور چرچا میں اپنا دن کاٹتے تھے۔

چوپائی

دھنیہ جنم جو ہر کے داسا	سب بدھ دھنیہ جنھیں ہر آسا

دوہا

نند یشومت گوپ گن نِس باسر یہ دھیان	ورجباسی پربھو درس کو آس لگی رہ پران

سورٹھ

بسرے سب بیوہار اور نہ دوجی گت پکھو	اندھو لکٹ آدھار ایک سُرت نندنند کی

اے راجہ مجھ کو اتنی سامرتھ نہیں ہے جو ورجباسیوں کے وِرہ کا سب حال برنن کر سکوں اس لیے اب متھرا کی بات کہتا ہوں سنو کہ جب شیام اور بلرام نند آدک کو وداکر کے اپنے گھر پر آئے تب وسودیو اور دیوکی نے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر ایسا سکھ پایا کہ جیسے کوئی تپ کرنے والا اپنا منورتھ پا کر خوش ہوتا ہے اور متھراپُری میں اُسی دن سے

منگلا چار ہونے لگے اور وسودیوجی نے دیوکی جی سے کہا کہ شیام اور بلرام اہیروں کی سنگت میں رہنے سے اپنی ذات اور کُل کا بیوہار نہیں جانتے اُن کا جنیئو آدِک کرنا چاہیئے دیوکی جی بولیں کہ بہت اچھا جب وسودیوجی نے گرگ پروہت اور اپنے ذات بھائیوں کو بُلا کر سب حال کہا تب گرگ جی بولے کہ اِن کو گایتری منتر دے کر کشتری بنانا چاہیئے۔

	دوہا	
یاتے اِن کو پریت کر دیجے یگیہ پوِیت		جاتے سیکھیں سکل پدھ جو بید و کُل کی ریت

یہ بات سنتے ہی وسودیوجی نے اپنے اِشٹ متر اور بید و بنسیوں کو نیوتہ بھیج کر اپنے یہاں بُلایا اور سب تیرتھوں کا جل منگا کر شیام اور بلرام کو اشنان کرایا اور شاستر کے موافق دونوں بھائیوں کو جنیئو پہنا کر پروہت نے گایتری منتر اُپدیش کیا تب وسودیوجی نے بہت گئو بدھ پور وِک اور سونا اور رتن آدِک برہمنوں کو دان دیا اور ذات بھائی اور برہمنوں کو چھتیس طرح کے کھانے کھلا کر آدر سہت بِدا کیا اور جو منگا مکھی اور کنگال لوگ وہاں آئے تھے سب کو منھ مانگا روپیہ دے کر دولت مند بنا دیا اس وقت دیوتوں نے آکاش سے رام اور کرشن پر پھول برسائے اور استریوں نے منگلا چار گیت گائے اور شری کرشن جی کی اِچھا اور دیا سے متھرا میں لکشمی کا واس ہو کر سب چھوٹے اور بڑے دولت مند ہو گئے۔

	سورٹھا	
انت نہ پاوت سیش وید سو اس جا کی سکل		تاہ دیو اُپدیش گایتری کو گرگ مُن

اے راجہ پریکشت وسودیوجی نے شیام اور بلرام کا جنیئو کر کے دونوں بھائیوں کو رتھ پر بٹھال کر ساندیپن نام پنڈت سمپورن وِدیا ندھان کے پاس جو کاشی پری کا اپنے دیش سے اُجین نگری میں جا بسے تھے بِدیا پڑھنے کے واسطے بھیج دیا راہ میں شری کرشن جی نے سُداما نام برہمن کو دیکھ کر پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو اس نے کہا کہ بِدیا پڑھنے جاتا ہوں تب شیام سُندر نے اس کو بھی رتھ پر بٹھال لیا اور اُجین میں ساندیپن پنڈت کے پاس جا پہونچے اور ہاتھ جوڑ کر اُن سے وِنتے کیا۔

	چوپائی	
ہم پر کرپا کرو مُنی رایا		وِدیا دان دیو کر دایا

جب دونوں بھائیوں نے اس طرح ادھین ہو کر گرو سے کہا تب پنڈت جی بڑی کرپا اور دیا سے شیام اور بلرام کو اپنے گھر میں رکھ کر وِدیا پڑھانے لگے ایک دن پنڈتائن نے شیام سُندر اور سُداما کو چولہے کے واسطے دے کر لکڑی توڑ لانے کے واسطے بن میں بھیجا شری کرشن جی کے حصہ کا بھی کلیوا سُداما اپنے پاس باندھے تھا جب وہ دونوں بن سے لکڑی کا بوجھ لے کر آنے لگے تب راہ میں آندھی چل کر ایسا پانی برسا کہ گھر تک نہیں پہونچ سکے رات کو بن ہی میں رہ گئے جب سُداما کو بہت بھوک معلوم ہوئی تب اسنے شری کرشن جی کا کلیوا بھی اُنہیں

نہ دے کر سب آپ ہی کھالیا اور چنے کھاتے وقت کڑ کڑ کی آواز سن کر شری کرشن جی نے سُداما سے پوچھا کہ اے بھائی تم کیا کھاتے ہو ہم کو بھی دیو تو ہم بھی اپنی بھوکھ مٹا دیں سداما نے لالچ کی راہ سے پربرہم پرمیشور سے جھوٹھ کہا کہ میں کچھ نہیں کھاتا سردی کے مارے دانت بولتے ہیں اسی جھوٹھ بولنے کے پاپ سے سُداما بہت دِردّری ہوا تھا اور شیام اور بلرام نے اپنی سیوا سے گرو کو ایسا خوش کیا کہ چونسٹھ دنیں چاروں وید اور چھ شاستر اور اٹھارہ پُران اور راج نیت اور منتر اور جنتر اور تنتر اور جیوتش اور ویدک اور کوک بان وِدّیا آدک سب گُن دونوں بھائیوں کو یاد ہو گئے تب ساندیپن گرو نے اپنے من میں کہا کہ آدمی برس دن میں بھی ایک وِدّیا کو نہیں پڑھ سکتا اِن دونوں لڑکوں نے جو کہ کوئی اوتار معلوم ہوتے ہیں دو مہینے چار دن میں چودھوں وِدیا اور چونسٹھ کلا پڑھ لیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ دیکھو جن پربرہم پرمیشور کی سانس سے چاروں وید پیدا ہوئے اُنھوں نے تینوں لوک کے مالک ہو کر سب وِدّیا گرو سے پڑھی تھی اُن کی لیلا اور مہما کو کوئی نہیں جان سکتا جب وِدّیا پڑھ کر شری کرشن جی نے گرو سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ کی دیا سے میں وِدّیا پڑھ کر اپنے مطلب کو پہونچا جو میں بہت جنم تک اوتار لے کر آپ کی سیوا کروں تو بھی وِدّیا پڑھانے کے بدلے سے اُرِن نہیں ہو سکتا میری سامرتھ کے موافق جو کچھ آپ آگیا دیجئے وہ گرو دکشنا میں آپ کے بھینٹ کروں اور آپ کا آشیرواد لے کر اپنے گھر جاؤں جس میں وِدّیا پڑھنے کا پھل مجھ کو ملے یہ بات سُن کر ساندیپن گرو نے کہا کہ مجھ کو تو کچھ اِچھا نہیں ہے پر تمہاری گروائین سے پوچھوں اُس کو جس چیز کی چاہنا ہو وہ تم سے مانگوں یہ کہہ کر ساندیپن اپنی اِستری کے پاس جا کر بولے کہ یہ رام اور کرشن دونوں لڑکے جنھوں نے چونسٹھ دن میں سب وِدّیا مجھ سے پڑھ لی ہے پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتے ہیں اُن سے جو گرو دکشنا مانگی جائے وہ ان کو دینا سہج ہے کیا چیز مانگنا چاہئے تب پنڈتائن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے سوامی یہ بالک جو نارائن کا اوتار ہیں تو میرا بیٹا جو سمدر میں ڈوب کر مر گیا ہے اُس کو لا دیں جس کے سوچ سے میں ہمیشہ دُکھی رہتی ہوں یہی گرو دکشنا اُن سے مانگو۔

	دوہا	
سمپت تو تب ہی بھلی جو سُت ہو گھر مانہہ		سمپت لے کیا کیجیے جو گھر میں سُت نانہہ

جب کہ ساندیپن گرو کو بھی یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب اِستری پُرش دونوں نے شیام اور بلرام کے پاس جا کر کہا کہ اے دیکنٹھ ناتھ ہمارے ایک بیٹے کے سوائے دوسرا بیٹا نہیں تھا سو ایک پرب میں اُس کو ہم اپنے ساتھ لے کر سمدر کے کنارے اشنان کرنے گئے تھے جب کہ ہم لوگ پانی میں پیٹھ کر نہلانے گئے تھے تب وہ لڑکا سمدر میں ڈوب گیا تب سے ایک ساعت اُس کا سوچ نہیں بھولتا جو تم ہماری اِچھا کے موافق گرو دکشنا دیا چاہتے ہو تو وہی بیٹا ہمارا لا دو یہ بات سُن کر شری کرشن جی اُس لڑکے کو لا دینا قبول کر کے اُسی وقت دونوں بھائی رتھ پر چڑھے اور ساندیپن گرو اور گروائین کو ڈنڈوت کر کے چل کر ایک

ساعت میں کہ دودھ بھرے ہوئے سمدر کے کنارے پہونچے تب سمدر آدمی کا روپ دھر کر ڈرتا اور کانپتا ہوا پانی سے باہر نکلا اور بہت رتن اور منی آدک شری کرشن جی کو بھینٹ دے کر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ اے پربرھم پرمیشور چودھوں لوک کے پیدا کرنے والے آپ کو میری ڈنڈوت پہونچے گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھوون ہو کر تینوں لوک کو پوتر کرتی ہیں اور آپ اپنی دیا اور کرپا سے ہمیشہ راجہ بل کے دروازے پر بنے رہ کر پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ہر بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے سگُن اوتار دھارن کرتے ہیں اور آپ شیش ناگ کی چھاتی پر ہمیشہ شین کرکے سب گُن اور ودیا کے ندھان ہیں اور شیش ناگ اپنی دو ہزار زبان سے دن رات آپ کے گُن گایا کرتے ہیں تسپر بھی آپ کے گُنوں کی آد اور انت کو نہیں پاتے اور گُرو جی آپ کے باہن ہیں اور گیانی اور رشیشور لوگ اور وید بھی آپ کی مہما اور آپ کے بھید کو نہیں پہونچ سکتے میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی اُستت کر سکوں میرے بڑے بھاگیہ ہیں جو آپ نے دیال ہو کر اپنا درشن دیا اور آپ کے چرن دیکھنے سے میں کرتارتھ ہوا۔

	دوہا	
آگیا ہو سو کروں اب من چت دے وہ کاج		سب داسن کو داس ہوں تم راجن کے راج

یہ استوتی سن کر شری کرشن جی نے خوش ہو کر سمدر سے کہا کہ ساندیپن ہمارے گُرو اپنے کُٹمب کے ساتھ یہاں نہانے آئے تھے تو اپنی لہر سے اُن کا بیٹا بہا لے گیا ہے سو تو اُس کو جلدی لا دے گُرو جی کی آگیا سے میں اُس کو لینے آیا ہوں سمدر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہا پربھو انتریامی وہ لڑکا میرے پاس نہیں ہے لیکن پنچ جنیہ نام دیتیہ بڑا بلوان سنکھ روپ سے پانی میں رہ کر سب جیوؤں کو بہت دُکھ دیتا ہے وہ اس لڑکے کو نہاتے وقت اُٹھا لے گیا ہو تو میں نہیں جانتا یہ بات سُنتے ہی شری کرشن جی بلرام جی سمیت پانی میں کود پڑے جب کہ شنکھاسُر کے مارنے پر بھی اُس لڑکے کا پتہ نہ پایا تب پچھتا کر بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی ہم نے برتھا اس دیتیہ کو مارا اور اُس لڑکے کا پتہ نہ لگا یہ بات سُن کر بلرام جی بولے کہ اے دنیا ناتھ اس بات کی چنتا چھوڑ کر اس دیتیہ کا اُدھار کر دیجئے تب کرشن بھگوان نے اس کو مُکت دے کر شنکھ روپی بدن اُس کا اپنے بجانے کے لئے اُٹھا لیا اور اسی وقت یم پُری کے دروازے پر جا کر وہ شنکھ بجایا جیسے وہ آواز نرک واسیوں نے سنی ویسے وہ لوگ نرک سے نکل کر بیکنٹھ کو چلے گئے اور دھرم راج دوڑے ہوئے باہر آ کر شری کرشن کے چرنوں پر گر پڑے اور بڑے آدر سے شیام اور بلرام کو اپنے گھر لے جا کر بڑا اُونچا سنگھاسن پر بیٹھالا اور چرن اُن کا دھو کر چرنامرت لیا اور ودھی پوروک اُن کی پوجا کی اور خوشبودار پھولوں کا گجرا اور موتی اور رتن آدک کی مالا دونوں بھائیوں کو پہنائی اور پرکرما کر کے اُن پر چنور ہلانے لگے اور بڑے پریم سے ہاتھ جوڑ کر اس طرح کرشن بھگوان کی اُستت کی کہ اے پربرھم پرمیشور آپ ہمیشہ مگن اور آنند مورت رہتے ہیں آپ کو کبھی کوئی فکر نہیں ہوتی اور لکشمی جی آٹھوں پہر آپ کی سیوا میں بنی رہتی ہیں اور آپ اپنے بھگتوں کی سب اِچھا پوری کرتے ہیں اور بیکنٹھ دھام آپ کا دیو لوک سے بھی اونچا ہے آپ نے مجھ جیسے بہت سے ادھرمیوں کو مکتی دے دی ہے آپ کی نابھ سے کمل کا پھول نکل کر اُس سے برھما جی پیدا ہوئے

اور آپ کی دیا سے برہما جی نے تینوں لوک کو پیدا کیا لیکن آپ کے بھید اور آدی اور انت کو وہ بھی نہیں جان سکتے اور آپ نے سب جیوؤں کے پیدا اور پالن کرنے والے ہو کر اپنی اِچھا سے اپنا بال روپ پرکٹ کیا ہے میری ڈنڈوت آپ کو پہونچے جہاں شیش اور گنیش اور مہیش آپ کی استت نہیں کر سکتے وہاں میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کے گنوں کو برنن کر سکوں جس طرح پچھلے جنم کے تپیہ اُدے ہونے سے آپ نے دیال ہو کر مجھ کو اپنا درشن دیا اُسی طرح اپنے آنے کا کارن برنن کیجئے یہ سُن کر کرشن بھگوان بولے کہ اے دھرم راج ہمارے گرو کا بیٹا جو سمندر میں ڈوب کر مر گیا ہے اس کو پھیر دو جو تم یہ کہو کہ مرا ہوا جیو یم پُری سے پھر کر نہیں جاتا تو یہ مریادا بھی میری ہی باندھی ہے اِس لیے تم کو ہماری آگیا ماننا چاہیئے یہ بات سُنتے ہی دھرم راج نے ساندیپن کا بیٹا وہاں لا کر وِنے کیا کہ اے دینا ناتھ مجھ کو پہلے سے معلوم تھا کہ آپ گرو کا لڑکا لینے کے واسطے یہاں آویں گے اسی لیے اس لڑکے کو میں نے آج تک بڑے جتن سے رکھ کر دوسرے بدن میں جنم نہیں دیا یہ بات سُن کر کرشن بھگوان پرسنّ ہو کر دھرم راج کو بھگتی بر دان دے کر بلرام جی اور اُس لڑکے سمیت وہاں سے انتردھان ہو گئے اور گرو کے پاس آ کر وہ لڑکا دے کر بولے کہ آپ نے بڑی دیا کر کے ہم کو وِدیا پڑھائی اور ہم سے کچھ سیوا بن نہ پڑی اور جو کچھ آگیا دیجئے وہ ہم کریں ساندیپن اپنا بیٹا دیکھتے ہی شری کرشن جی کو پربرہم پرمیشور کا اوتار سمجھ کر بہت استت کر کے بولے کہ اے ترلوکی ناتھ جس کسی کو تم سا چیلا ملا اُس کو کون اِچھا باقی رہے گی۔ اب میں خوش ہو کر تم کو یہ آشیرواد دیتا ہوں کہ تمہاری وِدیا ہمیشہ نئی بنی رہ کر سنسار میں یش تمہارا چھایا رہے جب کہ ساندیپن اور پنڈتائن نے شیام اور بلرام کو آنند سے وِدا کیا تب دونوں بھائی اُن کو ڈنڈوت کر کے متھرا کو آئے اُن کے آنے کا حال پاتے ہی وسودیو جی اور راجہ اُگرسین یدو بنشیوں سمیت آگے سے جا کر گاتے بجاتے ہوئے سنمان پوروک اُن کو راج مندر پر لے گئے اور سب چھوٹے بڑوں نے خوشی منائی۔

گرو کی آگیا پائے کے ماکھن برجھ ورج چند	آئے متھرا نگر میں سب کے آنند کند

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ دیکھو گرو کے واسطے شری کرشن جی ویکنٹھ ناتھ ہو کر یم پُری میں چلے گئے تھے گرو کی اتنی بڑی پدوی سمجھنا چاہیئے اور سنسار میں تین طرح کے گرو ہوتے ہیں ایک جو منتر اُپدیش کرے دوسرا جو وِدیا پڑھاوے تیسرا جو دھرم کی بات سکھاوے ان تینوں کو ایشور کے برابر جان کر ان کی سیوا کرنا چاہیئے۔

ادھیائے چھیالیسواں (۴۶)

شری کرشن جی کا اودھو جی کو گوپیوں کو گیان سکھلانے کے واسطے بھیجنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس طرح شیام سُندر نے نند اور یشودا اور گوپیوں کو گیان سکھلانے کے

واسطے اودھو جی کو بھیجا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سُنو کہ جب کبھی مُرلی منوہر نند اور یشودا اور ریشا ما آدِک گوپیوں کی باتیں اودھو جی سے کہتے تھے تب اودھو جی اپنے گیان کے غرور اور مِتر کی راہ سے اُن کی ہنسی کرتے تھے اس واسطے گرب بھنجن نند نندن نے ایک دن راس لیلا آدِک وِرجباسیوں کی چرچا چھیڑ کر بلرام جی سے کہا کہ لے بھائی میں نے اپنے وعدہ کے موافق کوئی آدمی ورِندابن کو نہیں بھیجا اس لیے وہ لوگ میرے واسطے چِنتا کرتے ہونگے کسی کو بھیج کر ان کو دھیریہ دینا چاہیئے۔

چوپائی

کہاں نَول ورِج گوپ کُمار ی — کہاں رادھا ورِکھبھان دُلاری

دوہا

کہاں یشودا نند سے سکھد تات اَو مات — کہاں وہ سُکھ وبیچ دھام کو نہیں بِسرت دن رات

سورٹھ

کہاں سکھن کو سنگ کہاں کھیل ورِنداببن — کہاں وہ پریم ترنگ وِنشی بٹ یمنا نکٹ

جب بلرام جی کو بھی یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب شیام سُندر نے من میں وِچار کیا کہ اودھو کو اپنے گیان کا بڑا غرور رہتا ہے اس لیے گوپیوں کو گیان سکھلانے کے واسطے اس کو بھیج کر دیکھوں کہ گوپیوں کو میری پریت کے سامنے گیان پرویش کرتا ہے یا نہیں اور اودھو کا ابھمان بھی وہاں جانے سے ٹوٹ جائے گا۔

دوہا

ایسے ہر بیٹھے کرت اپنے مَن انومان — اودھو کے مَن سے کروں دور گیان ابھمان

سورٹھ

آئے گئے تیہہ کال اودھو جی ہر کے نِکٹ — ہنس ملے نندلال سکھا سکھا کہہ انگ بھر

اُسی وقت شیام سُندر نے اودھو جی سے پریم پورؔک کہا کہ اے مِتر جب میں نے ریشا ما آدِک وِرجبالوں کے ساتھ راس لیلا کی تھی اُس وقت مہادیو جی آدِک دیوتوں کو کام دیو نے ایسا ستایا تھا کہ مہادیو جی گوپیشور اور چندر کلا نام اِستری بن کر میرے ساتھ راس منڈل کھیلنے آئے تھے اور اسی طرح بہت سے دیوتوں نے اِستری کا تن رکھ کر وہاں سکھ اُٹھایا تھا نند اور یشودا اور رادھا آدِک سب وِرجبالا میرے بِرہ میں بڑا دکھ پاتی ہیں اور میں کہہ آیا تھا کہ میں ورِنداابن میں پھر آؤں گا اسی آشا سے آج تک اُن کا پران بچا ہے نہیں تو اُن کا جینا مشکل تھا۔

دوہا

وہ سب میری بِرہ میں اُت ہیں مہا ملین — کل نہ پڑت چھن رین دن جیسے جل بن مین

اے مِتر میرا من بھی اُن کی سچی پریت دیکھ کر یہاں نہیں لگتا اور بیچ کا سکھ مجھ کو ایک ساعت بھی نہیں بھولتا اس لئے تم کو بڑا گیانی اور شانت سوبھاؤ اور اپنا پرم مِتر جان کر ورِنداابن میں بھیجا چاہتا ہوں تم وہاں جاکر نند اور

یشودا اور گوپیوں کو ایسا گیان سکھلاؤ جس میں وہ لوگ میرے وِیوگ کا سوچ چھوڑ کر دھیرج دھریں اور رہنی ماتا کو وہاں سے اپنے ساتھ لے آؤ یہ سُن کر اودھو جی نے موہن پیارے کو سمجھایا کہ اے دینا ناتھ سنساری جھوٹی پریت سپنے کی طرح جھوٹھی سمجھ کر پرمیشور اِبناشی نرنکار کا دھیان کرنا چاہیئے یہ گیان بھری ہوئی بات سُن کر شیام سندر ہنس کر بولے کہ اے اودھو جو بات تم نے کہی وہ سچ ہے لیکن کروڑوں گوپیاں میرے وِرہ میں بڑا دُکھ اُٹھا رہی ہیں تم اُن کو ایسا گیان اُپدیش کرنا جس میں کنت بھاؤ چھوڑ کر پرمیشور کی طرح میرا بھجن کریں اور پہلے نند اور یشودا جی کو اس طرح سمجھانا کہ وہ پُتر بھاؤ چھوڑ کر ایشور سمان میرا بھجن کریں۔

دوہا

اک پربین اور سکھا م تم سے گیانی کون		سو کیجئے جو ورج بدھو سادھن سکیں موَن

سورٹھا

جیون سکھ پاویں نار گیان یوگ اُپدیش سے		ڈارہیں موہن بسار برہم الکھ پرچے کریں

یہ بات سُن کر اودھو جی نے کہا کہ بہت اچھا میں تمھاری آگیا سے سب کو گیان سمجھاؤں گا لیکن جو وہ لوگ میرے کہنے سے نہ مانیں تو میں لاچار ہوں یہ سن کر شری کرشن جی بولے۔

دوہا

بچن کہت ہی سمجھ ہیں وہ ہیں پرم پربین		ہوئیہیں شیتل ورہ سے جیوں جل پاویں مین

یہ کہہ کر شیام اور بلرام نے بہت طرح کے گہنے اور کپڑے نند اور یشودا اور گوال بال اور شری رادھا آدک ورج بالوں کو دینے کے لیے اودھو جی کو دیے اور ایک چٹھی میں بڑوں کو ڈنڈوت اور چھوٹوں کو اسیس اور گوپیوں کو یوگ اور گیان لکھا اور وہ چٹھی اودھو جی کو دے کر بولے کہ تم آپ پڑھ کر اِس کا حال سب کو سُنا دینا اور جس طرح بن پڑے اُن کو دھیرج دے کر یہاں جلد چلے آنا۔

دوہا

اودھو ورج میں جائے کے بلم نہ رہیو جائے		تم بن ہم اکلائیں گے شیام کرت چت چائے

سورٹھا

تم ہو سکھا پربین بار بار سکھوؤں کہا		جئے جیوں جل بن مین سوئی منتو بچاریو

پھر شری کرشن جی نے اپنے پہرنے کا گہنا اور کپڑا اودھو جی کو پہنا کر اور رتھ پر بٹھا کر ورندابن کو وداع کیا اور چلتے وقت آنسو بھر کر بولے کہ اے اودھو تم آتنا سندیسا اور یشودا ماتا سے کہہ دینا۔

چوپائی

نیکی رہو یشومت میّا		کچھو دن میں آہیں دو بھیّا
کہا کہوں جا دیوس تے جننی بچھروں تو نہہ	دوہا	تا دن تے کوؤ نہیں کہت کنہیا مو نہہ

سورٹھا

اب موکو پنج تات ۔ سودیو اور دیو کی کہت	کہو سندیس نہ جات اتِ دُکھ پایو تات

کبت

کامری لکٹ موہنہ بھولت نہ ایکو پل گھونگچی نہ بِسارون جو پے لعل اُردھارے ہیں
جا دن تے چھاکیں چھوٹ گئیں گوالن کی تا دن تے بھوجن نہ پاوت سکارے ہیں
بھئے یدو بنش یہ نیہ نند ونش ہی سون ونشی نہ بِسارون جو پے بنس بتارے ہیں
اُودھو وِرج جیئو میری چوگان گیند لیئو میّا پے کہیو ہم رِنیاں تمہارے ہیں

ایضاً

کون بدھ پاوے یہ کرم بلوان آوے چھاچھ چھپیا کی وِرج بھارمن کو بھات ہیں
مُکت ہو پدارتھ سو دے چکے باکی کو اب دیوں جننی کو کہا یا تے پچھتات ہیں
بِدھنے بنائی آہ کون بدھ میٹیں تاہ ایسے کر سوچت رہت دن رات ہیں
اُودھو وِرج جیئو میری میّا تے بجھائے کہیو جا پے رِن باڑھے سو بدیس اُٹھ جات ہیں

اور بلرام جی رو کر بولے کہ اے اودھو میری طرف سے نند اور یشودا جی سے ہاتھ جوڑ کر کہنا کہ ورج کا سُکھ مجھ کو کبھی نہیں بھولتا اس لئے وہاں آکر تم سے بھینٹ کروں گا ہم دونوں بھائیوں کو اپنا بیٹا سمجھ کر کبھی مت بھولنا اور جب دسو دیو جی نے اودھو کے جانے کا حال سُنا تب بہت سی سوغات نند اور یشودا آدک کے واسطے دے کر یہ چٹھی لکھ دی کہ تم نے میرے بیٹوں کا پالن کیا ہے اُس اُپکار کے بدلے سے میں بہت جنم تک تم سے اُرِن نہیں ہو سکتا تم شیام اور بلرام کے واسطے وہاں کیوں چنتا کرتے ہو یہاں آکر کیوں نہیں دیکھ جاتے جس وقت اودھو جی متھرا سے ورِندابن کو چلے اُسی وقت گوپیوں نے اپنے انتہ کرن کی شُدھتا سے جان لیا کہ آج موہن پیارے کا سندیسا لے کر کوئی آدمی آتا ہے یا وہ آپ آویں گے یہ بچار تے ہی ایک گوپی اپنے آنگن میں کوا بولتا ہوا دیکھ کر کہنے لگی۔

دوہا

دودھ بھات تو دیوں گی اور انچل کی پاگ	جو ہر متھرا سے چلے تو تو اُڑے کاگ

دوسری گوپی بولی کہ آج مجھ کو بائیں آنکھ پھڑکنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موہن پیارے جت جو یہاں آیا چاہتے ہیں تم لوگ اپنا سوچ چھوڑ کر خوشی مناؤ شیام سُندر کا مکھ چندر دیکھ کر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنا۔

دوہا

ور جو اسی پُر بھو درس کو سب کے من انراگ	اگر گدر سگن بچار ہیں ورج ترین بڑ بھاگ

اے راجہ پرکشت شام کے وقت اودھو جی نے ورنداین میں پہونچ کر کیا دیکھا کہ گھنے گھنے درختوں پر بہت طرح کے پکشی بھلی

بولی بول کر دھوری دھومری کالی پیلی گئوویں چاروں طرف گھوم رہی ہیں۔

دوہا

ورِندابن شوبھا چھائیمنا جل چھوں اود — درُم بیلی پھولت سدا بولت کوکل مور

سچ ہے جس جگہ پر وَیکنٹھ ناتھ نے آپ بِہار کیا ہو وہاں کیوں نہ ایسی شوبھا رہے اب تک بھی وہ استھان دیکھنے سے چت موہ جاتا ہے اودھو جی نے اس بن کو شری کرشن ویکنٹھ ناتھ کے لیلا کرنے کا استھان سمجھ کر ڈنڈوت کی جب کہ وہ سب آنند دیکھتے ہوئے اودھو جی گاؤں کے پاس پہونچے تب نند رائے آدِک دور سے رتھ اور شری کرشن جی کا ایسا بھیش دیکھ کر اُن کو مُرلی منوہر سمجھ کر ملنے کے واسطے دوڑے اور شری کرشن چند آنند کند کو نہ دیکھ کر من میں اُداس ہو گئے لیکن اودھو جی کو موہن پیارے کا بھیجا ہوا جان کر بڑے آدر بھاؤ سے اپنے گھر بلالائے اور پاؤں اُن کے دھو کر چھتیس پرکار کے بنجن کھلائے اور پان الائچی دے کر اُتم سیجیا اُن کے آرام کے واسطے بچھادی جب کہ اودھو جی تھوڑی دیر تک سو کر اُٹھے تب نند اور یشودا جی شیام اور بلرام اور وسودیو اور دیوکی جی کی کشل پوچھ کر بولے۔

دوہا

نند گوپ کر جوڑ کر پوچھت سیس نوائے
کرت ہماری سُدھ کبھی کہہ اودھو بل بیر — ماکھن پر نرگوپال کی کہو کتھا سمجھائے
پُلک گات گدگد بچن پوچھت نند ادھیر

سورٹھا

چوک پڑی انجان کہہ پچھتائے آج کے — گھر آئے بھگوان جانے تنھیں اہیر کر

اے اودھو جی وسودیو اور دیوکی کا بھاگیہ بڑا بلوان ہے جو شیام اور بلرام اُن کے بیٹے بن کر ہم کو بیگانہ سمجھتے ہیں بہت اچھا ہوا جو کنس ادھرمی اپنے بھائیوں سمیت مارا گیا اور وسودیو اور دیوکی نے قید سے چھٹی پائی بھلا یہ تو بتاؤ کہ کبھی شیام اور بلرام مجھ کو اور یشودا کو یاد کرتے ہیں یا نہیں جس دن سے موہن پیارے نے مجھ کو ودا کر دیا تب سے میرا کھانا پہرنا ہنسنا بولنا سب سُکھ جاتا رہا اور اُسی دن سے یشودا دن رات اُنھیں کی چرچا اور دھیان میں رہ کر ماکھن اور روٹی لیئے اُن کی راہ دیکھا کرتی ہے۔

دوہا

ہاہا دہو جب کھیلت ہتے گوال بال کے ساتھ — سو کبھون سُدھ کرت ہیں ماکھن پر بھو دِر جناتھ

اے اودھو جی میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ ایک دن متھرا جا کر اُن کو دیکھ آؤں لیکن کیا کروں سنساری کاموں سے چھٹی نہیں ملتی جب بن میں جا کر موہنی مورت کے چرن کا چنھ پرتھوی پر دیکھتا ہوں تب مجھ کو یہ سندیہہ ہوتا ہے کہ وہ کہیں کنجوں میں بھول گئے ہیں جب ڈھونڈتے وقت اُن کو نہیں پاتا تب ہار مان کر چلا آتا ہوں اور اُن کی مُرلی اور لکٹیا دیکھ کر جو دشا میری ہوتی ہے وہ مجھ سے کہی نہیں جاتی اور موہن پیارے نے مجھ سے پھر ورِندا بن میں

آنے کا اقرار کیا تھا سو تم بتلاؤ کہ وہ یہاں آویں گے یا نہیں دیکھوں میرا بھاگیہ کب اُدے ہوکر اُن کا درشن ملتا ہے اے اودھو میں شیام سُندر کو اپنا بیٹا جانتا تھا اور وہ مجھ کو پتا کہتے تھے لیکن اُنھوں نے بڑی بڑی آفت اور مصیبت میں ورج واسیوں کی رکشا کی تھی۔

دوہا

سہس نین دُکھ مان کے کوپ کیو جیہہ کال — ہم کارن گِر نکھ دھریو ما کھن پریہ گوپال

اے اودھو جی اُنھوں نے لڑکپن میں پوتنا راکشسی اور بتاسُر آدک بڑے بڑے راکشسوں کو مار کر کالی ناگ کو یمنا جل سے باہر نکال دیا اور گوپیوں کا گورس چُرا کر اُن کے ساتھ راس لیلا کی اور بہت بال چرتر اپنا ہم لوگوں کو دکھلا کر ترا سکو دیا بتلاؤ ان باتوں کی چرچا کبھی وسودیو اور دیوکی سے کرتے ہیں یا نہیں۔

دوہا

اودھو تم سے کیا کہوں مُنِ موہن کی بات — جو لیلا ورج میں کری سو برنی نہیں جات

اے اودھو جی میں گرگ مُنِ کے کہنے سے جانتا ہوں کہ وہ پربرہم پرمیشور ہیں اور پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اپنی اچھا سے اُنھوں نے اوتار لیا ہے

دوہا

یا تے یہ نشچے کیو ہم اپنے مَن ماںہہ — آدِ پُرش بھگوان ہیں پتر ہمارے ناںہہ

اور ریشودا جی رو کر اودھو جی سے بولیں۔

چوپائی

کُشل ہمارے سُت کی کہو — جن کے ساتھ سدا تم رہو
کبھوں وہ سُدھ کرت ہماری — اُن بِن ہم دُکھ پاوت بھاری
سبھن تے آون کہہ گئے — بیتی اودھ بہت دن بھئے

اے اودھو جی آدِ جیوتی پربرہم پرمیشور کا درشن برہمادک دیوتوں کو بھی جلدی نہیں ملتا وہ ہمارے گھر آئے اور ہم نے اپنے اگیان سے اُن کو اپنا بیٹا جانا۔

چوپائی

پھاٹت نہیں بجر کی چھاتی — اب یہ سمجھ ہردے پچھتاتی
ویسو بھاگیہ کبھی اب پے ہیں — شیام سُندر کو گود کھلے ہیں

دوہا

گوال سکھا سجِ بُوڑ اب گئو بن کو نے جائے — کو آوے سندھیا سمے نوتے کلُک جھٹائے

اے اودھو اب میں آنچل سے کس کی دھول جھاڑ کر چھاتی سے لگاؤں اور کس کا منہ چوم کر بلیاں لوں

ساعت بھر بھی وہ سانولی صورت مجھ کو نہیں بھولتی کیسے دھیریہ دھروں بھلا تم سچ کہو کہ من موہن پیارے
وہاں کس طرح سے سیدھے رہتے ہیں یہاں تو ور جبالوں کے ساتھ بہت اُپادھ کرتے تھے وہاں کس کے
ساتھ کھیلتے ہوں گے مجھ کو تو اُن کے دیکھے بنا ایک ساعت ایک جُگ کے برابر بیتتی ہے وہ اتنے دن
میرے بنا وہاں کیوں کر رہے اور میں گو بردھن اُن کی لیلا کا استھان دیکھ کر سمجھتی ہوں کہ ابھی آیا چاہتے
ہیں بتلاؤ کب تک یہاں آویں گے جب اسی طرح نند اور یشودا بہت باتیں کہہ کر موہن پیارے کے وِرہ میں
روتے روتے ویاکل ہو گئے تب اودھوجی ان کو دھیریہ دینے کے واسطے بولے کہ تم لوگ اُداس مت ہو پیچھے
سے شیام سُندر بھی آتے ہیں جب یہ بات سُنتے ہی وہ دونوں خوش ہو گئے تب اودھو جی نے شری کرشن جی اور
وسودیو جی کی بھیجی ہوئی سوغات اُن کے سامنے رکھ کر چٹھی پڑھ کر سُنائی۔

دوہا

نند گوپ تلپھت مہا ماکھن پر برھ کے پریت	بدھمان اودھو تنھیں یا بدھ اُتّر دیت

اے نند جی جن کے گھر آد پُرش بھگوان نے آ کر بال لیلا کا سُکھ دکھلایا اُن کی اُستُت کون کر سکتا ہے تم بڑے
بھاگیہ وان ہو جو آٹھوں پہر تم کو یاد اور پریت ویکنٹھ ناتھ کی بنی رہتی ہے اس لئے وہ بھی تم سے ایک ساعت
الگ نہیں ہوتے تم کو جیون مکت سمجھنا چاہیئے۔

دوہا

ماکھن پربھ کو رین دن دھیان کرے جو کوے	پربھتا تینو لوک کی تاکو پراپت ہوے

یشودا جی اُس چٹھی کو بڑے پریم سے سر اور آنکھوں میں لگا کر روتی ہوئی بولیں کہ اے اودھو یہ گیان بھری
ہوئی باتیں چھوڑ کر سچ بتلاؤ کہ موہن پیارے یہاں کب آویں گے بھلا مجھ کو اپنی دھائے سمجھ کر ایک بار پھر
درشن دے جاتے تو میں اُن کا اُپکار مانتی۔

دوہا

اودھو جد تپ سب ہمیں سمجھاوت برج لوگ	اُٹھت شول تد پ نرکھ ماکھن پربھ جوگ

اے اودھو میں نیت پراتہ سمے ماکھن روٹی اپنے کنھیا کو کھلاتی تھی وہاں یہ جانے بنا کون اُس کو سویرے بھوجن
دیتا ہو گا اور وہ مارے شرم کے کسی سے نہ مانگ کر بھوکا رہتا ہو گا اس بات کی بڑی چنتا مجھے رہتی ہے
کہ وہ کھانے بنا دکھ پا کر دُبلا ہو گیا ہو گا یہ بات سُن کر اودھو نے کہا کہ تم شری کرشن جی کو آد پُرش بھگوان
جان کر میری بات کا وشواس مانو کہ جس طرح آگ لکڑی میں چھپی رہ کر دکھلائی نہیں دیتی اسی طرح
اُن نرگن روپ کا پرکاش سب کے بدن میں رہ کر وہ جگت آتما سب جگہ بنے رہتے ہیں لیکن بنا گیان
لے دکھلائی نہیں دیتے اِس لیے تم لوگ بھی اُن کو آٹھوں پہر اپنے پاس جان کر اُن کے واسطے چنتا مت کرو
وہ کیول اپنے بھگتوں کو سُکھ دینے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے سگن اوتار لے کر سنساری

لوگوں کو دھرم کا راستہ دکھلانے کے واسطے پیدا کرتے ہیں جیسے بھرنگی کو دیکھ کر دوسرا کیڑا اُسی رنگ پر ہو جاتا ہے ویسے پریم کے ساتھ پرمیشور سے دھیان لگانے والے اُنھیں کا روپ ہو جاتے ہیں تم لوگ بھی اُن کو برابر گھٹ گھٹ دیا پک سمجھ کر اپنے من میں اُن کا دھیان کرو اُنھیں کے برابر تمہارا سوروپ بھی ہو جائے گا اور وہ کسی کے بیٹے نہ ہو کر کوئی ماں باپ اُن کا نہیں ہے تمہارے پچھلے جنم کا پُن بہائے ہوا جو تم کو اُن کے ساتھ اتنی پریت ہے۔

دوہا

پہلے برہما بھیشن دھر ہر جگت سب سنسار	وشنو روپ سے پال کر شیو ہوے کرت سنگھار

اس لیے یہ جتنے استری اور پُرش اور ماں باپ اور بیٹے آدک سنسار میں تم دیکھتے ہو سب کو اُنھیں کا پرکاش سمجھو۔

دوہا

مت جانو سُت کر تنھیں وہ سب کے کرتار	تات مات تن کے نہیں بھگتن ہرت اوتار

سورٹھ

ہم سب ہیں اگیان پربھو مہما جانی نہیں	وے پربھو پُرش پُران جنم مرن سے ہیں رہت

اے نند یشودا تم موہن پیارے انتریامی کو پرمیشور جان کر بھجو تو وہ اپنا درشن دھیان میں تمھیں دے کر تمہارا دُکھ چھڑاویں گے یہ بات سُن کر یشودا جی بولیں کہ اے اودھو میں اپنے من کو بہت سمجھاتی ہوں لیکن من میرا نہیں مانتا

دوہا

نند یشودا گوپ سوں ماکھن پربھو کی بات	ایسی بدھ اودھو کہت بیتی ساری رات

جب چار گھڑی رات رہے اودھو جی نند راے سے پوچھ کر یمنا اسنان کرنے گئے تب راہ میں کیا دیکھا کہ سب گوپیاں ورندابن باسی اپنے گھر میں چراغ جلا کر شری کرشن جی کے بال چرتر اور گن گاتی ہوئی دہی متھ رہی ہیں اودھو جی جس جس دروازے پر ہو کر چلے جاتے تھے اُس اُس گھر کی استری اور پُرش کو شری کرشن جی کی چرچا کرتے سُن کر بہت خوش ہوتے تھے جبکہ اودھو جی یمنا کنارے پہونچ کر اسنان کر کے نت نیم پوجا کرنے لگے تب پراتہ کال گوپیاں چوکا جھاڑو آدک گرہستی کے کام کاج سے چھٹی پاکر یمنا جل بھرنے کے واسطے گھڑا لیے ہوے یمنا کنارے جھُنڈ کے جھُنڈ نکلیں اُس وقت آپس میں موہن پیارے کی چرچا اس طرح کرتی ہوئی چلی جاتی تھیں۔

چوپائی

ایک کہے موہنہ ملے کنھائی	ایک کہے وہ چھپے لگائی
پیچھے سے پکڑی مری بانہہ	وہ ٹھاڑے ہر بٹ کی چھانہہ
کہت ایک گئو دوہت دیکھے	بولی ایک بھور ہیں پیکھے
ایک کہیں وہ دھین چراویں	سُنو کان دے بین بجاویں
یہ مارگ ہم جائیں نہ مائی	دان مانگ ہیں کنور کنھائی

ایک کہت ہر کینھو کاج
کاہے کو ورِندا بن آویں
چھانڑ نہ سکھی اودھو کی آسا
ایک ناری بولی اکلائی
ایسے کہت چلیں برجناری

بیری ماریو لینھو راج
راج چھوڑ کیوں گائے چراویں
چنتا چھوٹے بھئے نراسا
کرشن آس کیوں چھوڑی جائی
کرشن ویوگ وکل تن بھاری

دوہا

ڈکھ ساگر یہ برج بھیو نام ناؤ نردھار
ڈوبی ورہ ویوگ جل شیام کریں کب پار

اسی طرح سب برجبالا شیام سندر کی چرچا کرتی ہوئی یمنا کنارے چلی جاتی تھیں راہ میں نند جی کے دروازے پر رتھ کھڑا دیکھ کر بولیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ اکرور پھر آیا ایک بار تو اُس نے ہمارے پران ناتھ کو اپنے ساتھ لے جا کر کنس کو مروا ڈالا اب کیا ہماری لوتھ لے جا کر پنڈا پارے گا دوسری سکھی بولی کہ جو موہن پیارے نے ہماری خبر لینے کے واسطے کسی کو بھیجا ہو۔

دوہا

تن سے اور سکھی کہیں تمھیں نہیں کچھ گیان
اب ہمسوں اور کا نہ سون کاہے کی پہچان

جب اس طرح سب گوپیاں آپس میں باتیں کرتی ہوئی یمنا کنارے پہونچیں تب اودھو جی اُن کی پریت بھری ہوئی باتیں سن کر من میں کہنے لگے۔

چوپائی

جن کے پران پتِ پاہیں
لاج کاج پتِ کی سدھ ناہیں

دوہا

ماکھن پر جھو کو ورہ دکھ کا سون برنو جاے
جاسوں نبچھڑے پران پتِ تا کو کہا سہاے

ادھیاے سینتالیسواں ۴۷

اودھو جی کا گوپیوں کو گیان سکھلانا

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریکشت جب اودھو جی پوجا سے چھٹی کر کے نند جی کے گھر آنے لگے تب گوپیوں نے جو جل بھرنے کے واسطے یمنا کنارے گئی تھیں اودھو جی کو شیام سندر کا پیتامبر اور مکٹ اور بنمالا پہنے دیکھ کر آپس میں کہا کہ جاتے وقت موہن پیارے نے آدمی بھیجنے کے واسطے کہا تھا یہ اُنھیں کا بھیجا ہوا معلوم ہوتا ہے جبکہ یہ حال پوچھنے کے واسطے گوپیاں ایک درخت کے نیچے کھڑی ہو گئیں تب ایک

سکھی بولی کہ یہ آج مُرلی منوہر کا بھیس بنائے ہوئے ہماری طرف دیکھتا آتا ہے دوسری نے کہا کہ یہ اودھوجی ہیں کل سے موہن پیارے کا سندیسا لاکر نند رائے کے گھر ٹکے ہیں یہ بات سُنتے ہی جب شری رادھا آدِک گوپیوں نے اودھوجی کو شیام سُندر کا بھیجا ہوا جان کر بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھنے کے واسطے کہا اور وہ بھی اُن کی سچی پریت دیکھ کر بیٹھ گئے تب سب ورج بالا اُن کے چاروں طرف بیٹھ کر اور کُشل پوچھ کر بولیں کہ اے اودھوجی ہم کو معلوم ہوا کہ تم کو شری کرشن جی نے نند اور یشوداجی کے دھیریہ دینے کے واسطے بھیجا ہے۔

چوپائی

بھلی کری اودھو تم آئے		سماچار مادھو کے لائے
پیٹھو مات پتا کے ہیت		اور نہ کا ہو کی سُدھ لیت
سُر بس دینھو اُن کے ہاتھ		اُر بجھے پران چرن کے ساتھ

ایک سکھی نے کہا کہ اے اودھوجی اُن کو ہم لوگوں کی یاد کیوں ہو گی جو ہماری سُدھ لیں جو تم یہ کہو کہ تم لوگ اُن کی بھی چرچا کیوں کرتی ہو اُس کا کارن یہ ہے ۔

دوہا

ہر کے سُمرن دھیان میں رہت سکل سنسار	یاتے ہموں کرت ہیں دیکھ جگت بیوہار

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو موہن پیارا بڑا کپٹی اور نردئی ہے جس طرح ویشیا یعنی پتُریا روپیہ لینے سے کام رکھ کر کسی سے سچی پریت نہیں رکھتی اور چڑیاں پھلے پھولے درخت پر بیٹھ کر سوکھے درخت سے کچھ کام نہیں رکھتی ہیں اور بھونرا پھولوں کا رس لے کر اُڑ جاتا ہے اور دنڈی بھیکھ لے کر بھیکھ دینے والے کے پاس کھڑا نہیں رہتا اور رعیت نئے حاکم کا حکم مان کر پُرانے حاکم کا کچھ ڈر نہیں رکھتی اور چیلا وِدیا پڑھ کے گُرو کے پاس نہیں رہتا اور یگیہ کرانے والا براہمن یجمان سے دکشنا لے کر پھر اُس سے کام نہیں رکھتا اور ہرن وغیرہ جانور ہرے بن میں رہ کر جلے ہوئے بن میں نہیں ٹھہرتے اُسی طرح شیام سُندر بھی مرت لوک میں جنم لینے سے سنساری لوگوں کی طرح جب تک یہاں رہ کر ہمارے ساتھ بلاس اور ولاس کرتے تھے تب تک اُن کو ہم لوگوں سے پریم تھا اب اُن کا کیا کام ہے جو ہماری سُدھ لیں گے جیسے اُن کی مرد مُسکان اور ترچھی چتون اور امرت روپی میٹھی میٹھی باتوں پر لکشمی جی اور دیوکنیا موہ جاتی ہیں ویسے ہم لوگوں کی بھی بھونر روپی آنکھیں کمل روپی چندر مکھ موہنی مورت کا رس پی کر اُسی نشے میں آٹھوں پہر متوالی رہتی ہیں ۔

دوہا

پیلا موہن لال کی سدا چین سُکھ دین	تاہی سُمرن دھیان میں بیوت ہیں دن رین

اے راجہ شیام سُندر کی چرچا میں گوپیاں ایسی لین ہو گئیں کہ اُن کو اپنے بدن اور کپڑے کی بھی سُدھ نہیں رہی

اسی وقت ایک بھونرا شیام رنگ اُڑتا ہوا وہاں آیا اُس کو دیکھ کر ایک گوپی بولی کہ اے سکھیو جو سندیسا اودھو سے کہتی ہو وہی حال اس بھونرے سے جو شری کرشن کی طرح کالا ہے ان کو کہلا بھیجنا چاہیئے جو جو باتیں گوپیوں نے بھونرے سے کہی تھیں اس کو بھونرگیت کہتے ہیں ۔

	دوہا	
ماکھن پربھو کے ورہ میں گوپین کو نہیں چین		بھونر سنا کر کہت ہیں اودھو سے سب بین

اُس ورہ جبالا کی بات سُن کر دوسری نے جواب دیا کہ اے پیاری تجھ کو وشواس ہوتا ہے کہ بھونرا ہمارا دوت ہو کر موہن پیارے کو سندیسا پہونچا دے گا۔ میرے نزدیک جتنے شیام برن ہیں اُن سے اپنے مطلب کی آسا نہ رکھنا چاہیئے۔

	دوہا	
کہے ایک تیہ سُن سکھی کارے سب ایکتار		اُن سے پریت نہ کیجیئے کپٹن کی ٹکسار
	سورٹھا	
دیکھو کر انُمان کارے اہِ کارے جلد		کپٹ جن کرت بکھان بھونر کاگ کوئل کپٹ

دوسری گوپی بولی کہ اے بھونرے مجھ کو کسی شیام رنگ کا وشواس نہیں آتا لیکن کیا کروں اُس چت چور کی باتیں اور سندر روپ یاد آنے سے میرا چیت ٹھکانے نہیں رہتا ۔

	دوہا	
مرد مُسکن بکھو دار کے گئے بھجنگ سو بھاگ		نند تیتو دایوں تجے جیوں کوئل سُت کاگ

جب وہ بھونرا گوپیوں کے بدن کی خوشبو جو چندن اور کیسر اور عطر ملے ہوئے تھیں سونگھ کر اُن کے پاس آیا تب ایک سکھی نے کہا کہ اے بھونرے تو ہمارے پاس مت آ، جو تیری طرح شیام برن ہو کر متھرا کی استریوں سے وِہار کرتا ہے وہاں جا ۔

	دوہا	
کاہن متھرا نگر کی ماکھن پربھو کے ہیت		بدھ سُگندھ لگاؤ ہے وہ سُباس نہیں لیت

دوسری گوپی بولی کہ اس بھونرے کی ناک متھرا باسی استریوں کے بدن کی خوشبو سے بھر گئی ہے اس لیے بےپرواہ ہو کر کہیں نہیں بیٹھتا دوسری نے کہا کہ اے بھونرے تو متھرا میں جا کر یہ سندیسا ہمارا ہمارے چت چور سے کہدینا کہ اپنے چاہنے والے کی پریت چھوڑ کر ان کو دُکھ دینا کون نیاؤ ہے جس طرح ایک ساعت سے زیادہ بھونرا کسی پھول پر نہیں بیٹھتا ویسا ہی حال تمہارا بھی سمجھنا چاہیئے اور لکشمی جی تمہارا سوبھاؤ نہ جان کر اپنے اگیان سے تم پر موہت ہو رہی ہیں جو وہ تمہاری کٹھورتائی کو جانتیں تو کبھی تم سے پریت نہ کرتیں اور متھرا کی استریاں بھی تمہارے نردئی پن کا حال نہ جان کر مایا جال میں پھنسی ہیں ۔

دوہا

نا تو تم ساچی کہو جو جانت سب کو ے ۔ ماکھن پر تبھ کے نیہ میں کیسے لاگت سو ے

دوسری نے کہا کہ جو ہمارا پران پیارا چلا گیا اور پھر کچھ سُدھ نہیں لیتا تو ایسے کپٹی کو کیا سندیسا بھیجتی ہو دوسری بولی کہ اے بھونرے تو ہماری طرف سے متھرا کی استریوں سے کہہ دینا کہ ابھی تک تم کو شیام سُندر کی کٹھورتائی کا حال نہیں معلوم ہے پرمیشور تمہاری پریت اور اُن کا نردئی پن دن دن بڑھاوے جس میں ہماری سی گت تمہاری بھی ہو جائے دوسری بولی کہ اے سکھیو شیام سُندر سب گنوں سے بھرے ہو کر جیسی سُندرتائی وہ رکھتے ہیں ویسا سُندر تینوں لوک میں کوئی نہ ہو گا اس لئے سب استریاں سورگ لوک اور پاتال لوک اور مرت لوک کی اُن پر موہ جاتی ہیں ہم گنواریوں کی کون گنتی ہے دوسری نے کہا کہ اے بھونرے تو نے مادھو کے چرن کمل کا رس پیا ہے اسلیئے تیرا نام مدھکر ہوا تو موہن پیارے کپٹی کا متر اور دوت ہو کر ہمارے پاس آیا ہے شیام برن سب کپٹی ہوتے ہیں اس لیئے تو ہم کو مت چھو اور گوپی بولی کہ اے بھونرے تو کُبجا کے انگ کا کیسر اپنے ماتھے پر لگا کے شیام سُندر کی آ گیا سے جو ہم کو لینے آیا ہے تو میں کیول تیری ونتی کرنے سے نہیں جا سکتی جب کہ میں کبری داسی کے برابر بھی نہیں ہوں تو وہاں جا کر کیا کروں اِس لیئے تو متھرا میں جا کر اُنھیں کے سامنے کرشن اور کبری کا یش گا جس طرح بہلیا النوزہ بجا کر ہرن کو بن میں پکڑ لیتا ہے اُسی طرح موہن پیارے نے مُرلی بجا کر ہم لوگوں کو بھی اپنے پریم کے جال میں پھنسا لیا۔

دوہا

جو میں ایسا جانتی پریت کرے دُکھ ہوے ۔ نگر ڈھنڈورا پھیرتی پریت کرے نا کوے

جس وقت وہ گوپی بھونرے سے یہ باتیں کر رہی تھی اُسی وقت للتا سکھی بولی کہ سنو پیاریو شری کرشن جی نے کچھ اسی جنم میں کٹھورپن نہیں کیا یہ ہمیشہ اسی طرح کپٹ کرتے آئے ہیں شری رام اوتار میں بال بندر کو بنا اپرادھ مار ڈالا اور سوُرپ نکھا راون کی بہن جو اُن پر موہت ہوئی تھی اُس کی ناک کٹوائی اور وامن اوتار سے راجہ بل کے پاس جا کر تین پگ پرتھوی دان مانگی جب اُس نے برہمن سمجھ کر سنکلپ دیا تب آپ نے وراٹ روپ دھر کر دو پگ میں چودھوں لوک نیچے اور اوپر کے ناپ لیئے اور تیسرے قدم کے بدلے راجہ بل ایسے دھرماتما کو باندھ کر پاتال میں بھیج دیا سوائے اِس کے اور جو جو کام کپٹ کے اُنھوں نے کیے ہیں وہ حال تم سے کہاں تک کہوں جس کی کچھ گنتی نہیں ہو سکتی جو تم کہو کہ پھر ایسے کپٹی آدمی سے پریت کر کے کیوں اتنا دُکھ اُٹھاتی ہو تو سُنو کہ ہم کون گنتی میں ہوں بڑے بڑے راجہ اُن کی استُت اور کتھا سُننے سے گھر دوار راج پاٹ استری پتر سب کو چھوڑ کر مکت ہونے کے واسطے جنگل میں چلے جاتے ہیں اور اُس موہنی مورت کی چھب دیکھ کر دیو کنیاؤں کا چت ٹھکانے نہیں رہتا یہ سب حال تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہو اور گوپی بولی کہ میں نہیں جانتی کہ شیام سُندر کو اپنے دیگ میں ہمارا پران لینے سے کیا گُن نکلے گا جو ایسا کرتے ہیں دوسری نے کہا کہ اے بھونرے ہم لوگوں نے موہن پیارے

سے یہ جان کر پریت لگائی تھی کہ کچھ دن تک بنے گی پروہ اپنی مرُد مُسکان سے ہم لوگوں کا چت چُرا کر اس طرح الگ ہو گئے جانو کبھی پہچان ہی نہ تھی جو میں اُن کو ایسا کٹھور جانتی تو کبھی پریت نہ کرتی۔ اور گوپی بولی کہ اے سکھی تو نے نہیں سُنا کہ کُبجا جو دیتیوں کا جوٹھا کھا کر داسی کہلاتی تھی اُس کو اب شیام سُندر نے پٹ رانی بنایا ہے یہ بات سُن کر ہم لوگوں کو مارے لاج کے کسی کو مُنھ دکھلایا نہیں جاتا۔

	دوہا	
اب کھیلت دوُولاج تج بارہ ماسی پھاگ		لونڈی کی ڈونڈی بجی ہانسی اداُنراگ

دوسری نے کہا کہ جس کو نارائن اور دینڈیال کہتے ہیں وہ دھرم اور دیا کو بھول کر ایسا نردئی ہو گیا کہ تین کوس راہ چل کر ہمارا دُکھ چھڑانے کے واسطے نہیں آتا کیول سندیسا بھیج کر ہم دُکھیاریوں کے گھاؤ پر نمک چھڑکتا ہے۔

	دوہا	
ایک سکھی یا بدھ کہے پگی شیام کی پریت		ہمہو سیکھیں آج تے پتر لکھن کی ریت

دوسری سکھی بولی کہ اے بھونرے تو ضرور اُس چت چور سے پوچھیو بھلا یہ کٹھورتائی چھوڑ کر کبھی اپنا درشن دیں گے یا نہیں دوسری نے پوچھا کہ اے اودھو شیام اور بلرام بالاپن کی پریت سمجھ کر کبھی ہم لوگوں کی یاد کرتے ہیں یا نہیں یہ سُن کر دوسری گوپی نے اُس کو جواب دیا کہ اے سکھی اب شیام اور بلرام متھرا واسی جھانُندری اور چتر استریوں کے وش ہو کر وہاں وہار کرتے ہیں ہم گنواریوں کو کس واسطے یاد کریں گے اگر ہم پہلے سے جانتیں تو کیوں اُن کو وہاں جانے دیتیں۔

	دوہا	
آچھے دن پاچھے گئے ہر سوں کیو نہ ہیت		اب پچھتائے ہوت کا چڑیاں چُگ گئیں کھیت

جس طرح آٹھ مہینے تک پرتھوی اور بن اور پہاڑ میگھ کی آسا پر تپنے کا دُکھ اپنے اوپر اُٹھا کر بیٹھے رہتے ہیں اور برسات میں میگھ راجہ پانی برسا کر اُن کو ٹھنڈا کرتا ہے اُسی طرح کبھی شیام سُندر بھی آکر اپنے چندر مکھ کی ٹھنڈک سے ہمارے کلیجے کی جلن بجھا دیں گے دوسری گوپی بولی کہ اے سکھیو ان برتھا باتوں سے کچھ کام نہیں نکلتا تم کو اودھو جی سے یہاں آنے کا کارن پوچھنا چاہیئے یہ بات سُن کر دوسری بولی کہ اے اودھو جی تم یہاں کس واسطے آئے ہو کبھی وہ بھی یہاں آنا چاہتے ہیں یا نہیں دوسری نے کہا کہ یہ کیوں نہیں پوچھتی کہ رام اور کرشن نے گرو کے یہاں سوائے کپٹ کے کچھ دیا دھرم بھی پڑھا ہے یا نہیں اور گوپی بولی کہ اے پیاری بسودیو جی نے شیام اور بلرام کو یہاں اہیروں کی سنگت میں رہنے سے تیرتھ جل سے اشنان کرا کے اُن کو جنیؤ پہنایا ہے اب وہ کس واسطے اُن کو یہاں آنے دیں گے دوسری گوپی جو برہ ساگر میں ڈوبی ہی تھی جھنجھلا کر بولی کہ جبکہ وہ نردئی ہماری سُدھ نہیں لیتا تو تم کس واسطے بار بار اُس کا حال پوچھتی ہو

یہ کٹھور بچن سن کر دوسری بولی کہ اے اودھوجی اس گنواری کے منھ میں آگ لگے جو ایسی بات کہتی ہے تم سچ
بتلاؤ کہ وہ کب یہاں آویں گے۔

چوپائی

تادن اُدھوہیں بھاگیہ ہمارے	جادن ٹھہیں نند دُلارے

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھوجی تم ہمارے پران ناتھ کے بھیجے ہوئے یہاں آئے ہو اس سے
جہاں تمہارے چرن پڑتے ہیں وہاں کی دھور ہم لوگوں کو اپنی آنکھوں سے لگانا چاہیئے اودھوجی یہ حال گوپیوں
کا دیکھ کر اپنے من میں کہنے لگے کہ دیکھو سنسار میں ان کے برابر کسی اور کو بھگتی اور پریت ویکنٹھ ناتھ کی نہ ہوگی
ایسا سمجھ کر اودھو آنند روپ نے شری رادھا مہارانی کو جو الگ کھڑی ہوئی یہ باتیں سنتی تھیں ڈنڈوت کی
اور رتنوں کی مالا جو شیام سُندر نے بھیجی تھی وہ اُن کو دے کر کہا کہ اے گوپیوں تمہارے برابر دوسرے کا بھاگیہ ہونا
بہت کٹھن ہے جو آٹھوں پہر ایسی پریت شیام سُندر سے رکھتی ہو پچھلے جنم کے پُنیہ سے میں نے تمہارا درشن پایا سنسار ہی
آدمی وید اور پُران سُن کر یگیہ اور ہوم اور دان اور وِرت اور تیرتھ اُسی اُمید سے کرتے ہیں جس میں ہر چرنوں کی
بھگتی پیدا ہو لیکن تمہارے برابر وہ پدوی نہیں پا سکتے اس لیے مجھ کو ایسا آشیرواد دو کہ جس میں مجھ کو تمہارے
برابر ہر چرنوں میں پریت ہو۔

دوہا

مہامترے بھاگیہ کی کاسوں برنی جاے	جن کے چت میں نت بسیں ماکھن پریہ یدورائے

اے گوپیو شری کرشن جی نے مجھ پر بڑی کرپا کی جو مجھ کو یہاں بھیجا کہ میں تمہارا درشن پا کر کرتارتھ ہوا اب جو چٹھی اور
سندیسا موہن پیارے کا لایا ہوں وہ من لگا کر سُنو جب اودھوجی نے شیام اور بلرام کی کُشل کہہ کر گوپیوں کو چٹھی
دی تب رادھا پیاری آدک سب برجبالوں نے اُس کو اپنی اپنی چھاتی سے لگایا۔

دوہا

اتی ہت پاتی شیام کی سب ہل مل سُکھ پائے	اودھو کو دینی بہُر دیجے باچ سُنائے

جب اودھوجی وہ چٹھی کھول کر پڑھنے لگے تب گوپیوں نے دیکھا کہ چٹھی میں کُبجا کا نام لکھ کر ہرتال سے
کاٹ کر وہاں گوپیوں کا نام بنا ہوا تھا یہ دیکھ کر گوپیاں بولیں کہ دیکھو موہن پیارے کا من آٹھوں پہر کُبجا میں
لگا رہتا ہے اس واسطے اُنھوں نے گوپکا کی جگہ کُبجا کا نام لکھ کر اوپر سے ہرتال ایسا لگایا یا مانو اپنا پیتامبر اُسکو
اُڑھایا ہے اے راجہ اودھوجی چٹھی سُنا کر گوپیوں سے کہنے لگے کہ مجھ کو شری کرشن جی نے تمہارے پاس
آتم گیان سکھلانے کے واسطے بھیج کر یہ کہا ہے کہ تم لوگ مجھ سے بھوگ کی آسا چھوڑ کر یوگ سادھو تم کو
وِیوگ کا دُکھ نہ ہوگا تم لوگ دن رات جو میرا دھیان کرتی ہو اس سے میں تمہارے برابر دوسرے کو پیارا نہیں جانتا
اے گوپیو تم کو شری کرشن جی آدپرش کو جو تینوں لوک کے پیدا اور پالن کرنے والے ہیں اپنا پت سمجھنا نہ چاہیئے

سُنو۔ ہوا اور آگ۔ اور پانی۔ اور مٹی۔ اور آکاش۔ ان پانچ تتوں سے بدن آدمی کا بن کر اُس بدن میں اُنھیں کا پرکاش رہنے سے آدمی کو چلنے پھرنے بولنے اچھے بُرے کرم کرنے کی سامرتھ رہتی ہے لیکن پرمیشور کی مایا سے وہ روپ اُن کا کسی کو دکھلائی نہیں دیتا ہے اس لیے تم لوگ نرگُن روپ کا اسمرن اور دھیان کیا کرو تو وہ آٹھوں پہر تمھارے پاس بنے رہیں گے گیان اور دھیان میں مگن سمجھ کر شیام سندر تمھارے بھلے کے واسطے متھرا جا کر الگ بسے ہیں تم لوگ شری کرشن جی کا چمتکار سب استری اور پُرش اور گرہستھ اور برہم چاری اور بان پرستھ اور سنیاسی اور گوال اور گئوؤں میں برابر جان کر جڑ اور چیتنیہ جتنے جیو ہیں سب کو اُنھیں کا روپ سمجھو جو آدمی اس طرح آد پُرش بھگوان کو سب جگ میں دیاپک جانتا ہے اُس کو بچھڑنے کا کچھ دُکھ نہیں ہوتا۔

چوپائی

یوگ سمادھی برھم چت لاوے	پرمانند تبھی سکھ پاوے

دوہا

آتم ہی سے دیکھئے شو بھا پرم انوپ	سب میں پورن ایک رس او بھُت مہا انوپ

اے گوپیو وہ پیدا ہونے اور مرنے اور گھٹنے اور بڑھنے سے رہت رہ کر آکاش کی طرح سب جگہ پر اپنی چھایا رکھتے ہیں جس طرح کسی استری کا پُرش پردیس گیا ہو اور وہ اپنے پت کو سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے دھیان میں اپنے پاس دیکھتی رہے تو اُس کو پُرش سے الگ سمجھنا نہ چاہیے اسی طرح تم لوگ بھی جو رشیشوروں اور یوگیشوروں سے بھی بڑی پدوی رکھتی ہو اُن کے دھیان میں لین رہ کر اُن کو اپنے سے الگ مت سمجھو تو برِیوگ کا دُکھ کچھ تم کو نہ ہوگا

دوہا

تاہی سمرن دھیان میں رہو سبے چت لائے	یا ہی بُدھ تم سے کہیو ماکھن پر بھو سمجھائے

اور شری کرشن مہاراج نے یہ بھی کہا ہے کہ جب تم لوگوں نے راس بیلا کرتے وقت پُرش بھاؤ سمجھ کر پاپ کی نگاہ سے مجھ کو دیکھا تھا میں انتردھان ہو گیا تھا پھر جب تم نے گیان کی راہ سے مجھ کو پرمیشور جان کر میرا دھیان کیا تھا تب میں نے تمھاری بھکتی دیکھ کر تم کو درشن دیا تھا اسی طرح میرے نرگُن روپ کا دھیان اب بھی کیا کرو تو میں آٹھوں پہر تمھارے پاس رہوں گا۔

دوہا

سُنتے اودھو کے بچن رہیں سبے سر نائے	مانو مانگو سُدھا رس دیہو گرل پیائے

یہ گیان بھری ہوئی باتیں سُن کر شیاما آدک ورجبالوں نے کہا کہ اے اودھو جی یہ سب رتن آدک انمول موتیوں کی مالا جو تم لائے ہو اور انمول لال ہمارا چت چرانے والا کہاں ہے اُس کے بنا تینوں لوک کی سمپت اچھی نہیں لگتی اس لیے یہ سب گہنا اُس کو جا کر پھیر دو ہمارے کام کا نہیں ہے ہم تو اس موہنی مورت کا درشن چاہتی ہیں

کبت

دھرم کے سنگھاتی ایک باتی نہ کہت بنے تحر میں تھہراتی جو لہاتی ہت رام کے
جاکے پوت ناتی کریں پریت ابھاتی یہ کاہو نہ سہاتی وش بھیجے ایسے بام کے
موہن کُبجاتی کُبجاتی سنگ جاتی اپ ہمسوں کہاتی وہ ہمارے کون کام کے
بھاتی دابیے کو یہ پاتی لے سدھارے اودھو گھاتی کری تہوں سنگھاتی سکھا شیام کے

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو یہ کون نیاؤ کی بات ہے کہ ہم لوگوں کو یوگ سادھنے کے واسطے کہہ کر آپ کُبجا آدک متھرا کی استریوں سے بھوگ اور وِلاس کرتے ہیں بھلا یہ تو بتلاؤ کہ کبھی اُس آنند اور خوشی کی سبھا میں ہماری بھی چرچا ہوتی ہے یا نہیں۔

دوہا

یہ سب دوش لگے ہمیں کرم ریکھ کو جان ۔ یہ پریم سُدھا رس سان کر اب لکھو بھیجت گیان

دوسری نے کہا کہ ہم لوگ موہن پیارے کے دھیان میں رہ کر سوائے رونے کے دُوسرا کچھ کام نہیں رکھتی ہیں تس پر وہ یوگ اور وِرہ اگ لکھ کر ہمارے کلیجے کی دبی دبائی آگ سُلگاتے ہیں۔

چوپائی

گیان یوگ بدھ ہمیں سکھاویں ۔ دھیان چھوڑ آکاش بتاویں
جن کو من بیلا میں رہے ۔ تنکو کو نارائن کہیے
بالک پن سے جن سُکھ دیو ۔ سوکیوں الکھ اگوچر بھیو
جو تن میں ہر یہ پران ہمارے ۔ سوکیوں سُن ہیں بچن تمھارے
ایک سکھی اُٹھ کہے بچاری ۔ اودھو کی کریئے منہاری
اِن سے سکھی کچھو نہیں کہیے ۔ سُن کے بچن مون ہوے رہیئے
ایک کہے ابرادھ نہ یاکو ۔ یہ آیو پٹھیو کُبجا کو
اب کُبجا جو چاہی سکھاوے ۔ سوئی داکو گایو گاوے
کبھوں شیام کہی نہیں ایسی ۔ کہی آے ورج میں ان جیسی
ایسی بات سُنے کو مائی ۔ اُٹھت شول سُن سہی نہ جائی
کہت بھوگ تج یوگ ارادھو ۔ ایسی کیسے کہہ ہیں مادھو
جپ تپ سنجم نیم اچارا ۔ یہ سب ودھوا کو دیو ہارا
جگ جگ جیویں کنور کنہائی ۔ سیس ہمارے پر سُکھدائی
ہم کو نیم دھرم برت ایہا ۔ نند نندن پد سدا سنیہا

اودھو تمہیں دوش کو لاوے		یہ سب کبجا ناچ نچاوے	
	دوہا		
رہن دیو ایسے ہیں اودھ آس کی تھاہ		پھر ہم کو پاوس نہیں ڈاریں سندھو اتھاہ	
	سورٹھ		
لایو یوتن یوگ جو یوگن کے بھوگ تم		ہم تن بھریو روگ بھیو ادھک کہ شرون سن	

اُسی وقت رادھا پیاری بولی۔

کبت

جو ہر متھرا جاے بسے ہرے جیہ بریت بنی رہی سوؤ
اودھو بڑو سکھ دینو ہمیں اور نیکے رہیں وہ مورت دوؤ
ہمرے ہی نام کی چھاپ پڑی اور انتر بیچ کہے نہیں کوؤ
رادھا کرشن سبے تو کہیں اور کبری کرشن کہے نہیں کوؤ

اور گوپی بولی کہ اے اودھو اب تک ہم لوگوں کو شیام سُندر کے آنے کی آسا بنی تھی اب تم نے یہ یوگ اور ویراگ کا سندیسا سنا کر ہم کو نراش کر دیا ہم گنواریاں اہیریاں سواے گورس بیچنے کے یوگ سادھنے کا حال کیا جانیں تم دیا کی راہ سے ہم کو ابلا ناتھ سمجھ کر شیام سُندر پران پیارے کے پاس لے چلو۔

	دوہا		
ادھر اُرن مُرلی دھرے لوچن کمل وشال		کیوں بسرت اودھو ہمیں موہن مدن گوپال	

کبت

اودھو تم سُکھ سکھاوت ہو نیکے یوگ ہوں تو گت چاہت نہ کاشی ابناشی کی
برھما کی اندر کی اُپیندر کی نہ چاہوں بھوت وارد ھ دھنیش کی دینش کی نپاشی کی
تن من نین میں پور رہے پیارے لال بال کہا جانیں گت شنکر اُداسی کی
ناسی لوک لاج ورندابن کے نواسی سنگ میری مت داسی بھئی کانھ ورجواسی کی

اودھو جی گوپیوں کے بچن سُن کر اپنے گیان کا ابھمان بھول کر اُن کو جواب نہ دے سکے۔

	دوہا		
یوگ کتھا پوتن کہی من ہی من پچھتاے		پریم بچن تنکے سُنت رہ گئے شیش نواے	
	سورٹھ		
تب جانیو من مانھ یہ سب گُن ہیں شیام کے		پٹھیو ہے ورج مانھ یاہی کارن کے لیے	

اودھو جی نے پھر گیان کی راہ سے کہا کہ اے گوپیو جس طرح پانی بہ کر کھینچ دینے سے بنی نہیں رہتی

اسی طرح سنساری بیوہار سپنے کی طرح جھوٹھا ہوتا ہے اس لیے تم لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی آنکھیں بند کرکے ہردے میں ایک کمل کے پھول پر چترنبھجی روپ نارائن جی کا دھیان من لگا کر کرو تو اس پھول کے بیچ میں تم کو پرمیشور کا درشن ملے گا یہ بات سُن کر ایک گوپی بولی کہ اے اودھو جی جو نندلال جی روپ اور ریکھا نہیں رکھتے تھے تو یشودا جی نے اُن کو کس طرح پالنے میں جُھلایا اور کیوں کر اوکھل سے وہ باندھے گئے اور ہمارا گو رس کس طرح چُرا کر کھایا تمھارے جھوٹے گیان کو لے کر اوڑھیں یا بچھاویں تم اپنے اگیان سے ہم سب ابلا تھنیوں کو یوگ اور ویراگ سکھلاتے ہو تم کو کچھ لاج نہیں آتی دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو ایک تو ہم آپ شیام سُندر کے ورہ میں ویاکل ہو رہی ہیں دوسرے تم اور ایسی ایسی جھوٹی باتیں سکھلا کر ہمارے گھاؤ پر نمک چھڑکتے ہو موہن پیارے نے اس طرح ہم لوگوں کو چھوڑ دیا جس طرح سانپ کینچل کو چھوڑ کر پھر اُس سے کچھ کام نہیں رکھتا دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو موہن پیارے نے داوانل اور اندر کے کوپ اور دیتیوں کے ہاتھ سے ہمارا پران بچا کر بہت لیلا کی تھی دیکھو انھوں نے پربرھم پرمیشور کا اوتار ہو کر راجہ کنس کی داسی کو اپنی رانی بنایا یہ بات سُن کر ہم کو لاج آتی ہے۔

چوپائی

اودھو کہاں کنس کی داسی	یہ سُن ہوت سکل ورج ہانسی

دوہا

گاوت سب جگ گیت اب واچیری کے کاج	اودھو یہ اپجت مہا چیری پت ورج راج

سورٹھ

ہمیں دیت ویراگ آپ تو داسی وش بھئے	چترُ چھورت آگ اودھو یہ اچرج بڑو

دوسری بولی کہ اے اودھو جو موہن پیارے کو کُبڑ بہت پیارا ہو تو ہم لوگ بھی کُبری بن کر متھرا میں چلیں اور اپنی ٹیڑھی چال دکھلا کر اُن کو پھر یہاں لے آویں جس میں کُبری اُن سے چھوٹے اے اودھو پھر کبھی ایسا دن ہوگا کہ موہن پیارے یہاں آکر ہم لوگوں کا دُکھ دور کریں گے دوسری بولی کہ اب تو مجھ کو ورِندابن کے آنے کی آسا جاتی رہی کیونکہ

دوہا

یہاں چراوت تھے سدا نند مہر کی گاے	وہاں جاے راجہ بھئے ماکھن پر بھوئیں لاے

دوسری بولی کہ اے اودھو جب موہن پیارے نے ہم لوگوں کو چھوڑ دیا تو اپنا نام گوپی ناتھ کیوں دھرایا اور جب اُنھوں نے کُبری سے پریت کی تب پھر جگ کو دکھانے کے واسطے چٹھی اور سندیسا بھیج کر ہمارے ہردے کی دبی دبائی آگ کیوں سُلگاتے ہیں۔

اودھو کہیو جائے اب ہوں چیری کو تجیں	سورٹھ	یہ دُکھ سہو نہ جاے نوت کہاوت کوبری

اے اودھو تم اتنی بات میری طرف سے کُبجا سے ضرور کہنا کہ شیام سُندر کی نئی پریت پر تو موہت ہوئی ان کی کٹھورتائی کا حال بھی ذرا جی لگا کر سُن رکھ ۔

کبت

جاکی کوکہ جایُو تا کو قید کروائے آیو دھائے کر ماری ناری نٹھر مُرار ہیں
جیتی ورجناری تیتی ہل ہل ماری آنچل ہوں ماری جو ہل ہیں تاہ ماریں
سُن ری اے چیری ہیں تو تیری سوں کہت دے تو سر ہیں نین ہر آنسو دن ڈھار ہیں
بٹرے ہیں شکاری پر انھیں نا سبھاری نار مار بے کو تو ل کنھیا تموار ہیں

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو جی ہم لوگ اپنا دُکھ تم سے کہاں تک کہیں جو وہ پہلے سے وسودیو اور دیوکی کے پاس رہ کر یہاں نہ آتے تو ہم لوگوں کو کیوں اتنا دُکھ اُٹھانا پڑتا ۔

چوپائی

کر کے ایسی پریت کنھائی — اب چت دھری یہاں نٹھرائی
جب سے ورج تج گئے وہاری — تب سے ایسی دشا ہماری

اے اودھو اُسی دن سے ہمارا کھانا پینا چھوٹ گیا دن بھر اُن کے آنے کا راستہ دیکھتے اور رات بھر تارے گنتے بیت کر سوائے چرچا اور دھیان اُس موہنی مورت کے دوسری بات ہم کو اچھی نہیں لگتی ایسے جینے سے ہم سب مر جاتیں تو بہت اچھا تھا ۔

دوہا

کہاں لگ کہیئے نج بتھا اُدھو ہر کی نٹھرائے — تا پر لائے یوگ تم اَبلن کرن سہائے

سورٹھا

کٹھن ورہ کی پیر جیہہ بیاپے سو جان ہے — کیوں دھر ہیں من دھیر سُن کے بچن سیانے

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو پہلے اکرور آکر شیام سُندر کو یہاں سے متھرا میں لے گیا اُن کے ورہ میں ہم لوگوں کی یہ گت ہوئی اب تم سگن روپ کی پریت چھڑا کر نرگن کا دھیان کرنا ہم کو اس طرح سکھاتے ہو جس طرح کوئی آدمی بھوکھے کے آگے سے بھوجن کی تھالی چھین کر اُسی سے کہے کہ دھیان میں بھوجن کرو جو شیام سُندر کو گیان ہی سکھلانا تھا تو کس واسطے آدھی رات کو ونشی بجا کر ہم لوگوں کو گھر سے بلا کر اور راس ولاس کر کے ہم لوگوں کا تن من ہر لیا اب متھرا میں جا کر گیانی ہوئے ہیں جب کہ تمہاری اور شیام سُندر کی ایک صلاح ہے تو ہماری ایسی کیوں کہو گے ۔

دوہا

من کی من ہی میں رہی سکیں نہ کہہ وچار — ہم گنہگار جت تے چلیں اُت تے آئی دھار

سورٹھا

جانت ہے سب کو سے جیسی ہر ہم سے کری		ہم سہہ لینھو سوے پاویں گے اپنو کیئو

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو شاستر کے موافق گرو اپنے چیلے کے کان میں منتر اُپدیش کرتے ہیں دوسرے سے منتر نہیں کہلا بھیجتے جو اُن کو ہم لوگوں سے یوگ سدھوانا ہے تو آپ یہاں آکر ورندابن کے کنجوں میں گیان سکھلاویں۔

دوہا

تب کھیلت سوگندھ دے راکھیو کچھو نہ بچائے		اب سیکھے یہ یوگ کنہہ اودھو کہیو جائے

سورٹھا

ہم کو نرگن گیان جہاں سوارتھ تہاں سگن ہے		رکھ بیٹھو زبان چاٹیں شہد لگائے کے

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو جن گوپیوں کے بالوں میں شیام سندر اپنے ہاتھ سے پھلیل ڈال کر پھولوں سے سر گوندھتے تھے اور بہت اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر اُن کے بدن میں عطر لگاتے تھے اُنھیں گوپیوں کے بدن میں بھسم لگانے اور سر پر جٹا رکھنے اور یوگ سادھنے کے واسطے کہلا بھیجا ہے اور جن کانوں میں اپنے ہاتھ سے جڑاؤ کرن پھول اور بالیاں اور پتے سونے کے پہنا کر خوش ہوتے تھے انھیں کانوں میں اب ماٹی کے مُدرے ڈالنے کو کہا ہے اور جس بدن پر ہم لوگوں کو گوٹا کناری لگی ہوئی ساریاں پہناتے تھے اُسی بدن پر گیرو کپڑا پہننے کے واسطے کہا ہے اور جس گلے میں شیام سُندر اپنا ہاتھ ڈال کر گلے لگاتے تھے اب اُسی گلے میں سیلی ڈالنے کی آگیا دی ہے یہ کون نیاؤ کرتے ہیں۔

دوہا

دہی گوکل وہی کنج بن وہی سکھا وہی ٹھور		اک اودھو ورج راج بن بھئے اور کے اور

کبت

یاہی کنج کنجن میں گنجت بھونر بھیر یاہی کنج کنجن میں اب سر دُھنت ہیں
یاہی رسنا تے کری رس کی رسیلی باتیں یاہی رسنا تے اب گُن گُن گُنت ہیں
عالم بہاری بن ہردے اچیت بھئے اے ہو دئی ہت کہت کیسے بنت ہیں
جیہی کانھ قسید نینن کے تارے ہتے تیہی کانھ کانن کہانی اب سُنت ہیں

دوسری سکھی نے کہا کہ۔

کبت

پھر ہے کو کنتھا اور بھسم رمایبے کو کانن کے کنڈل کی ٹوپیاں بناویں گی
ہاتھ میں کنڈل اور کھپر بھرا یبے کو آدیش کر سنگیاں بجاویں گی

بِردھ دیکھی کُبجا کو بسدھ دیکھی گوپن کو پھرِیں گی دوار دوار الکھ کرجگا ویں گی ایک بات اودھو من میں بچار دیکھو ایسی ورِجیا لا مِرگ چھالا کہاں پاویں گی	

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو جس طرح ٹھگ لوگ پہلے مسافر کے ساتھ لگ کر بڑی پریت اور آدھنیائی کرتے پیچھے سے مال اُس کا لوٹ لے جاتے ہیں اسی طرح موہن پیارے نے پہلے ہم لوگوں سے پریت لگا کر تن من ہمارا ہر لیا۔ اب یوگ اور ویراگ کی چھری مار کر ہمارا پران لیا چاہتے ہیں۔

دوہا

ہر ہم سے ایسی کری کپٹ پریت بستار	مُکھ سے کچھ نہیں کہہ سکیں سمجھت بار مبار

اور گوپی بولی کہ اے اودھو ایک تو شیام سُندر پہلے سے بڑے نردئی تھے اور اب تم ایسے کٹھور سکھا اُن کو ملے تو پھر کس واسطے وہ ایسا سندیسا نہ بھیجیں اور تم جو ہم لوگوں کو گیان وگیان اور یوگ سادھنے کو کہتے ہو سو ہم کو ان باتوں سے کیا کام ہے یہ کرم یوگیوں کو چاہیئے اور یہ جو تم نے کہا کہ سب کے بدن میں اُنھیں کا پرکاش رہتا ہے اِس کارن تم بھی وہی ہو تو جس طرح شری کرشن جی نے گوبردھن پہاڑ اپنی اُنگلی پر اُٹھا لیا تھا اُسی طرح تم بھی وہ پہاڑ اُٹھا کر مُرلی بجاؤ جبکہ تم ایسا نہیں کرسکتے تو پھر کس طرح تم کو اُن کے برابر جان کر تمھارا اُپدیش سچ مانیں اِس سے ہم لوگ اچھی طرح جانتی ہیں کہ اُن کے برابر دوسرا کوئی نہیں ہے تم کس طرح جھوٹھ کہہ کر ہم لوگوں کو دھوکا دیتے ہو جو تم سے ہوسکے تو اس چت چور کو یہاں لو الاؤ ہمارا ہردے اُس موہنی مورت کے پریم سے بھر رہا ہے دوسری چیز یوگ اور گیان کی وہاں نہیں سما سکتی اِس لیے ہم لوگوں سے یوگ اور ویراگ نہیں سادھا جائے گا یہ چٹھی جسے تم لے آئے ہو اُنھیں کو جا کر پھیر دو وہی یوگ اور ویراگ سادھ کر یہ سب کُبجا رانی کو پڑھا دیں جس میں اُن کی شوبھا ہو جس طرح اندھے کو آئینہ دیکھنے اور بُخار کے روگی کو بھوجن کرنے سے کچھ سُکھ اور گُن نہیں ہوتا اسی طرح ہم استریوں کو یوگ سکھانے اور ویراگ اُپجانے سے تمھارا کام کچھ نہیں نکلے گا۔

سورٹھ

دیکھ موڑھ چت لائے کہہ پرمارتھ کہنہ وِرہ	راج روگ کف جائے تا دِکھوادت ہو دہی

اور گوپی بولی کہ اے اودھو پہلے وِرجناریوں کی دشا دیکھو تب اُن کو یوگ اور ویراگ سکھاؤ جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی پانی پر کا پھینا پکڑنے سے بچ نہیں سکتا اسی طرح ہم لوگوں کو جو اُس موہنی مورت کے وِرہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تمھارا گیان اُپدیش کچھ سہارا نہیں دے سکتا۔

دوہا	ہم وِرہن وِرہا جری تم مت جارو انگ	سکھ تو تب ہی پائے ہیں جب ناچیں ہر سنگ
کبت	آیو آیو بھیّو اودھو اب وِرج منڈل میں راگ میں کراگ یوگ ریت کو سُنایو ہے جھولی جھنڈا گودری اوبھسم مُدرا کانن میں ہاتھن میں کھپّر یہ سوانگ لے دکھایو ہے	

سنجم نیم دھیان دھارنا ڈِر عادت ہو. برہم کو پرکاش رَس راس دِرسایو ہے
کُبری پے پڑھ آیو دید کو بڑھائے آیو رتھ چڑھ آیو انر تھ گڑھ لایو ہے

دوسری سکھی بولی کہ اے اودھو تم یوگ اور گیان کی گٹھری باندھ کر متھرا سے جو اپنے سر پر یہاں لایو ہے سو وِرِجواسیوں کو یوگ اور گیان لینے کی اِچھا نہیں ہے تم یہ گٹھری کاشی میں لے جاکر وہاں کے لوگوں کو جو مُکت کی چاہنا بہت رکھتے ہیں دیو۔

چوپائی

کیا ہم کریں مُکت لے رو کھی		ابلا شیام سنگ کی بھوکی

جس طرح پیاسا آدمی جب تک پیٹ بھر پانی نہیں پیتا تب تک اُس کی پیاس اوس چاٹنے سے نہیں جاتی اسی طرح بنا دیکھے موہن پیارے کے ہمارے آنکھ کی پتن نہیں مٹتی۔

چوپائی

پھر وہ روپ پرکٹ جب دیکھیں		جیون جنم سپھل تب لیکھیں

اے اودھو جبکہ یہ ایک من ہمارا شیام سندر کے چرنوں میں اٹک رہا تب یوگ اور ویراگ کون سادھے میں تم کو موہن پیارے کا بھگت جانتی تھی لیکن تمھارے گیان سکھلانے سے جو تم سگن روپ کی لیلا چھوڑ کر نرگن روپ اور آکاش اور پاتال کا حال مجھ کو دکھلاتے ہو جان پڑا کہ تم کو شری کرشن جی کی کچھ بھگتی اور پریت نہیں ہے۔

چوپائی

اودھو ہر ہیں ایش ہمارے		سو اب کیسے جات بسارے

دوہا

جوگ دیجیے تنھیں جن کے من دس بیس یوگ کتھا اب مت کہو اودھو بار مبار		کت ڈارت نرگن یہاں اودھو دِرج میں کھیس نبگے اور نند نند تج واکو ہے دھکا

جس طرح ہاتھی کمل کی ڈنڈی میں نہیں باندھا جاتا اسی طرح سمدر روپی ہمارا وہ تمھارے چنگاری روپ گیان سے سوکھا نہیں جاسکتا دیکھو جہاں چھ مہینے کی رات راس ولاس میں شیام سُندر کے ساتھ پل بھر معلوم ہوئی تھی وہاں اب ایک ساعت اُن کے وِیوگ میں یُگ کے برابر کٹتی ہے ہم سے دے وِرِندا بن میں پھر آنے کو کہہ گئے تھے اُسی آشا پر جیتی ہوں۔

چوپائی

اودھو ہر دے کٹھور ہمارے		پھٹے نہ بچھڑت نند دُلارے

اے اودھو ہم سے مچھلیوں کو اچھا سمجھنا چاہیئے جو پانی سے الگ ہوتی ہی اپنا پران چھوڑ دیتی ہیں۔

	دوہا	
شیام ورہ تن جرت ہے سنت نہ کوئی کوک		کنہہ لگ کہئے آپنی اودھو تم سے چوک
	سورٹھہ	
نینن دیکھیں آئے ایکبار ورج کی وشا		اودھو کہیو جاے موہن مدن گوپال سوں

اسی طرح بہت باتیں کہہ کر گوپیوں نے اپنے آنسوؤں سے اودھو کے چرن دھوئے اور ولاپ کر کے کہنے لگیں کہ اے شیام سندر اب تمہارے ویوگ کا دُکھ ہم سے سہا نہیں جاتا اس لئے اپنی صورت دکھلا کر ہمارا دُکھ ہرو نہیں تو ہم لوگوں کا پران ہی لے لو آشا دُکھ دائی ہوتی ہے اور نراش ہو جانے سے سوچ مٹ جاتا ہے ایسا کہہ کر گوپیوں نے اودھو جی کا ہاتھ پکڑ لیا اور سب استھان راس منڈل اور لیلا کرنے شیام سندر کے اُن کو دکھلا کر بولیں کہ اے اودھو یہ سب استھان دیکھ کر ہم کو ایک ساعت وہ موہنی مورت نہیں بھولتی تم اتنا سندیسا ہمارا ونتی کر کے موہن پیارے سے کہہ دینا کہ تمہارے ورہ ساگر کی لہر سے گر رہی بدن ہمارا گرا چاہتا ہے جلدی آکر بچاؤ۔

	دوہا	
ماکھن پربھ سے سبن کی ونتی کہیو جاے		تم تو مہا پروین ہو کہیں کہا سمجھاے

جب یہ سندیسا کہتی ہوئی سب ورج بالا بدہوں کی طرح بیہوش ہو گئیں تب اودھو یہ حال دیکھتے ہی اُن کو ڈنڈوت کر کے بولے کہ اے گوپیو منشیہ تن پانے کا پھل تمہیں کو ملا ہے جو آٹھوں پہر اُس پرمیشور آدپرش کی یاد جس کے چرنوں کا دھیان برہما دک دیوتا اپنے ہردے میں رکھتے ہیں کرتی ہو تمہاری برابری کوئی نہیں کر سکتا ہے وید اور شاستر میں استری کو بُرا کہتے ہیں لیکن تمہارا گیان دیوتوں سے بھی بڑھ کر ہے ویکنٹھ ناتھ جتنی پریت تم لوگوں سے رکھتے ہیں اُتنی پریت لکشمی جی سے بھی نہیں رکھتے۔

	دوہا	
جیہنے ہو ہیں لکشمی وہ سُکھ پاوت نا نہہ		جاو دہ سکھ تم کو دیو ورندابن کے مانہہ

اے گوپیو جو پرمیشور مجھ کو ایک گوپی کا بھی جنم دیتے تو بہت اچھی بات ہوتی اب میں برکش آدک کا جنم لے کر یہاں رہنا چاہتا ہوں جس میں تمہارے چرنوں کی دھور میرے سر پر چڑھا کرے تمہارا پریم دیکھ کر دیوتا لوگ موہت ہو جاتے ہیں میری کیا سامرتھ ہے جو تمہاری استت کر سکوں جس طرح شری کرشن جی کو پرمیشور کے برابر جانتا ہوں اُسی طرح تم لوگوں کو بھی سمجھ کر اُن سے الگ نہیں سمجھتا جو پدوی برہما دک دیوتا بڑی محنت سے پاتے ہیں وہ تم لوگوں نے سہج میں پائی ہے اس لیے تم کو اُنھیں کا روپ سمجھنا چاہیئے۔

	دوہا	
ماکھن پربھ گوپال سے باڑھو جن کو پریم		نہا دھنیہ تم گوپکا دھنیہ تمہارو نیم

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت اس بات میں کچھ سندیہ نہیں ہے کہ جو آدمی من اپنا پریم پورک پرمیشور میں لگاتا ہے وہ اُنھیں کا روپ ہو جاتا ہے دیکھو گوپیاں براہمن اور چھتری کے کُل میں نہ ہو کر کبھی اُنھوں نے وید اور پُران نہیں سُنا اور کسی تیرتھ کا اسنان نہ کر کے کبھی جپ اور تپ بھی نہیں کیا کیول شری کرشن جی کے چرنوں میں پریت رکھنے سے اتنی بڑی پدوی کو پہونچیں جس طرح بڑا ڈھیر روئی اور لکڑی کا آگ کی ایک چنگاری سے جل جاتا ہے اُسی طرح اودھو جی کا گیان گوپیوں کے پریم کے آگے سب جاتا رہا تب اودھو جی بار بار سر اپنا گوپیوں کے چرنوں پر رکھ کر کہنے لگے کہ میں تمھارے درشن سے کرتارتھ ہو گیا آدمی ایک ساعت شری کرشن جی کا اسمرن کرنے سے مُکت ہو جاتا ہے تم لوگ تو آٹھوں پہر اُنکی یاد اور دھیان میں رہتی ہو میں تم کو گیان سکھلانے آیا تھا سو اب تم سے پریم اور بھکتی سیکھ چلا مجھ کو اپنا داس سمجھ کر مہربانی کرتی رہنا اے راجہ پریکشت اُس وقت اودھو جی پریم میں ڈوب کر ورج بھومی پر لوٹنے لگے اور ورِنداون کے درختوں سے گلے مل کر کہنے لگے کہ تم سب درخت اور پشو پکشی آدک کا بڑا بھاگ ہے کہ تم نے یہاں جنم پایا جن پر برہم پرمیشور کا درشن شری برہما جی اور شری مہادیو جی کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا اُن پرمیشور نے ورج بھومی میں آکر تم لوگوں کو بال لیلا کا سُکھ دکھلا کر اپنا درشن دیا اسی طرح اودھو جی گوپیوں کے ساتھ جہاں جہاں شری کرشن جی نے لیلا کی تھی وہاں پر دُو دُو چار چار دن ہر جگہ میں مگن رہے۔

دوہا

اودھو من آنند اتِ لکھ کے پریم ولاس		آیا تھا دن دوے کو بیت گئے گھٹ ماس	

سورٹھا

تب اُپجیو من سوچ بچن کرشن کے یاد کر		من میں بھیو سکوچ شیام بُلایو بیگ موہنہ	

یہ سُن کر گوپیوں نے کہا کہ اے اودھو جی تم نے ہمارے بھلے کے واسطے گیان اُپدیش کیا اور ہم لوگوں نے پریم وَش ہو کر تم کو دُروچن کہا بڑے لوگ چھوٹوں پر ہمیشہ دیا کرتے آئے ہیں اس لیے ہمارا اپرادھ چھما کر کے کوئی ایسی تدبیر کرنا جس میں موہن پیارے ہم کو اپنا درشن دیں ہم لوگوں کا حال تم اپنی آنکھ سے دیکھے جاتے ہو جیسا مناسب جاننا ویسا کرنا اور یہ بھی موہن پیارے سے کہہ دینا کہ ہمارا اپرادھ چھما کر کے بانہہ گہے کی لاج رکھیں۔

دوہا

پربھو دینن پت دین ہت یہی ہماری آس		کبھوں درس دکھاے کے ہرہیں لوچن پیاس	

یہ کہکر جب شری رادھا آدک گوپیاں اودھو جی کو بڑے پریم سے اپنے گھر لے گئیں تب اودھو جی نے بھی اُن کا سچّا پریم ویکنٹھ ناتھ میں دیکھ کر اُن کے گھر بھوجن کیا اس وقت گوپیاں بولیں کہ اے اودھو جی تم وہاں جاکر شیام سُندر سے کہنا کہ آگے تم دیا کی راہ سے ہمارا ہاتھ پکڑ کر ورِنداون کی کنجوں میں لئے پھرتے تھے

اب راج گدّی پاکر کبجا کے کہنے سے ہم کو یوگ اور ویراگ لکھ بھیجا ہے ہم لوگ آج تک گرُو کچھ بھی نہیں ہوئی ہیں یوگ اور گیان کا حال کیا جانیں۔

چوپائی

اُن سے بالاپن کی پریت اودھو یوں کہیو سمجھائے	جانیں کہا یوگ کی ریت پران جات ہیں راکھو آئے

سورٹھ

ایسے کہہ برج بام بھیں وِرہ ساگر مگن	اودھو کر پرنام آئے یشومت نند پے

پھر اودھو جی نے نند اور یشودا جی سے کہا کہ تم سب برج واسی دھینہ ہو کہ ترلوکی ناتھ نے تم کو بال لیلا کا سُکھ دکھلایا اور میں بھی تم لوگوں کا بڑا پریم دیکھ کر اتنے دن یہاں رہا اب مجھ کو بدا کرو وہاں جاکر تمھارا سندیسا موہن پیارے سے کہوں یہ بات سُنتے ہی یشودا جی نے ماکھن اور گھی اور مٹھائی آدک بہت سامان شیام اور بلرام کے واسطے دے کر کہا کہ اے اودھو تم دیوکی بہن سے کہنا کہ میرے کنہیا اور بل بھیا کو پھسلا کر وہاں رکھ نہ چھوڑیں جلدی یہاں بھیجدیں میں اُن کے بنا دیکھے دن رات ویاکُل رہتی ہوں اور موہن پیارے کو بہت بہت اسیس دے کر یہ کہدینا کہ تمھارے بنا یشودا دُکھ پاتی ہے۔

چوپائی

اتنی دیا مات پر کیجے	ایک بار پھر درشن دیجے

سورٹھ

دئی یشومت مائے مُرلی للت گوپال کی	اودھو دیجو جائے پیاری یہ اَت لال کو

نند جی نے کہا کہ اے اودھو جی تم آپ بدھمان ہو کر یہاں کا سب حال جانتے ہو اور بہت میں کیا کہوں لیکن میری طرف سے آتما موہن پیارے انتریامی سے کہدینا کہ ایک بار اپنا درشن دے کر برجواسیوں کا دُکھ ہریں۔

دوہا

مات یشودا نند جی تنک دھرت نہیں دھیر نند دوہنی بھر دئی کہیو نین بھر نیر	کہت سندیسا شیام کو بھرت نین میں نیر اودھوری کو دودھ ہے جو بھاوت بل بیر

جب اتنا سندیسا کہہ کر یشودا اور نند جی رونے لگے اور اودھو جی ان کو دھیریہ دے کر رودھنی جی کو ساتھ لے کر وہاں سے چلے تب سب گوال بال اور گوپیوں نے رام اور کرشن کے واسطے بہت طرح کی چیزیں دیکر گیان کی راہ سے کہا کہ اے اودھو جی ہماری طرف سے دونوں بھائیوں سے ہاتھ جوڑ کر اتنا سندیسہ کہہ دینا کہ آٹھوں پہر یہ ان ہمارا تمھارے چرنوں میں لگا رہتا ہے دیال ہو کر ایسا بردان دیجئے کہ جنم جنمانتر ہمارے

ہردے سے تمہارا دھیان نہ چھوٹے یہ سُن کر اودھو جی بولے کہ اے ورجواسیوں تم کو ایسی سچّی پریت اور بھگتی پرمیشور کی ہے کہ سنسار کی لوگ تمہارا نام لینے سے اور درشن کرنے سے بھوساگر پار اُتر جائیں گے تمہاری مُکت ہونے میں کچھ سندیہ نہیں ہے تم لوگ جیون مُکت ہو جب اسی طرح اودھو جی سب چھوٹے اور بڑوں کو سمجھا بجھا آسا بھروسا دے کر متھرا میں پہونچے اور موہن پیارے کو ڈنڈوت کر کے مُرلی وغیرہ سب سامان اُن کے سامنے رکھ دیا تب شیام اور بلرام اُن کو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور بڑے پریم سے گلے مل کر کہا کہ اے اودھو تم نے ورِندابن میں بہت دن لگائے کہو سب ورِجواسی خوش ہو کر کبھی ہماری یاد کرتے ہیں یا نہیں۔

چوپائی

نند بابا اور یشومت مائی	کہو کون ودھ دیکھیو جائی
بَست پران میرے میں جن کے	کیسے دن بیتت ہیں تنکے
کہو دشا ورِج گوپن کیری	جن کو پریت نرنتر میری
اودھو سمجھت ورِج کی باتا	بھئے پریم دَش پُلکت گاتا

یہ سنتے ہی اودھو جی نے شری کرشن جی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے ویکنٹھ ناتھ ورِندابن کی مہااور ورِجواسیوں کا پریم مجھ سے کہا نہیں جاتا آپ نے بڑی دیا کر کے مجھ کو ورِنداباں میں بھیجا اُن کا درشن پاکر کرتارتھ ہوآیا سب گوپی اور گوال آٹھوں پہر آپ ہی کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ کر کیول اودھ کی آشا پر جیتے ہیں اے دینا ناتھ جب میں شام کے وقت ورِنداابن کے پاس پہونچا تب گوال بال دور سے میرا رتھ دیکھتے ہی آپ کو سمجھ کر (یعنی شری کرشن جی کو جان کر) میرے پاس دوڑے آئے جبکہ مجھ کو رتھ پر بیٹھے دیکھا تب آنکھوں میں آنسو بھر کر چُپ ہو رہے اور یشودا تمہارے وِرہ میں آٹھوں پہر یہی پچھتاتی ہے کہ میں نے شیام سُندر ترلوکی ناتھ کو نہیں پہچان کر اوکھل سے باندھ دیا تھا اب من ہرن پیارے بنا سب ورِج سونا ہو گیا ہے۔

چوپائی

دشرتھ پران تجے سُت لاگی	میں دیکھت ہی رہی ابھاگی

دوہا

یدُپ میں بودھیوں بہت تم بن کچھ نہ سہات	اُن کی دشا بلوک موہنہ جُگ سم بیتی رات

جب میں پراتہ کال یمنا کنارے اسنان کرنے گیا تب رادھا آدک گوپیوں نے مجھکو تمہارا سوگ سمجھتے ہی بڑے آدر بھاؤ سے بٹھال کر تمہاری کشل پوچھی اور میں نے تمہاری چٹھی سُنا کر اُنکو گیان اور یوگ اچھی طرح سمجھایا لیکن اُنھوں نے میرا کہنا سچ نہ مان کر کُبجا کو سب دوش لگایا اور سب ورِجبالا تمہارے پریم میں ڈوب کر اس طرح بورہوں کی طرح رونے لگیں کہ سب گیان اور یوگ میرا اُن کے سامنے بھول گیا اور میں نے پریم اور بھگتی اُن سے پائی۔

دوہا

کہی ایک ہی بات اُن میٹ وید بدھ نیت | | گوپ بھیس بھج سانورے رہیں وشو بھر جیت

سورٹھا

نہیں سکھیں کچھ گیان، جو بدھ جاے سکھاؤ نے | | تم ہو بڑے سُجان وہاں جاؤ تو جان ہو

جس طرح ہرن اپنے غول سے الگ ہو کر چوکڑی بھول جاتا ہے اُسی طرح اُن کا پریم دیکھ کر میرے گیان کا ابھمان ٹوٹ گیا میں تے چھ مہینے رہ کر وہاں کا حال دیکھا سب ورِندا بن واسیوں کو تمھارے دھیان اور چرچا میں لین پایا وہاں جانے سے میں اُن کی طرح ہو کر یہاں کا آنا بھول گیا اے واسو دیو مہا راج آپ نے کس واسطے ایسی کٹھورتائی اُن سے کی ہے آپ کی مایا کو سوائے آپ کے دوسرا کوئی نہیں جان سکتا۔

دوہا

ہم کہت درشن بھگت کے پورن سب سُکھ ساج | | کر سو ڈرشٹی ورج دیکھئے باہنہ گہے کی لاج

سورٹھا

بہت دُکھت تن چھین ورجوا سی تم ورہ وش | | تم تن من ہر لین رٹت چاتکی سم سبے

اے مہا پربھو شری رادھا جی کی دشا آپ سے کیا کہوں وہ سب سنگار چھوڑ کر میلی دھوتی پہنے ہوئے دن رات آپ کے ورہ میں رویا کرتی ہیں اور ایسی دُبلی ہو گئی ہیں کہ پہچانی نہیں جاتی ہیں اور بوریوں کی طرح کبھی شری کرشن پکار کر زمین ناخن سے کھودتی ہیں اُن کے گھر والے بہت طرح سے اُن کو سمجھاتے ہیں لیکن کسی کا کہنا اُن کو اثر نہیں کرتا اُن کے پران نکل جانے میں کچھ سندیہ نہیں ہے لیکن تم جو کہہ آئے ہو کہ ہم پھر آویں گے اُسی امید پر اب تک وہ جیتی ہیں۔

چوپائی

اچرج موہنہ بر دیہ آوے
کرنا مے پربھ انتریامی
بیگ کرپا کر درشن دیجیے | | پربھو تم کو یہ کیسے بھاوے
بھگتن ہت دھاریو تن سوامی
ورج جن مرت جلا سب لیجے

دوہا

یہ مُرلی دے بلکھ کے کہیو یشومت ماے | | ایک بار ہت نند کے درس دکھاؤ آے

سورٹھا

جن گوؤں کو شیام آپ چراوت پریت کر | | پھرنہ آئیں دھام بڑی کنجن میں پھرت

اے دین دیال میں بہت کہاں تک کہوں آپ انتریامی ہیں سب کے من کی جانتے ہیں جب یہ بات سُن کر شیام سُندر کو ورج واسیوں کی پریت یاد آئی تب آنکھوں سے آنسو بہا کر رونے لگے۔

دوہا

بھرت اُساس اُداس چت موہ چت نینن نیر	ورجواسن کے پریم میں ماکھن پر بھو بل بیر

مُرلی منوہر نے مُرلی کو اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور آنکھیں بند کرکے ورجباسیوں کے دھیان میں ڈوب گئے پھر ورج کا نام لے کر ٹھنڈی سانس لیتے اور پیتامبر سے آنسو پوچھتے ہوئے بولے کہ اے اودھو تم اچھی طرح سب کو گیان سکھا آئے۔

چوپائی

ورج بھگتن مم روپ ادھارا	من میں پُربدھ یوں کیو بچارا
سو ورجواسی لیت نہ کوئی	میری مکت بڑی بندھ جوئی
سوئی موہنہ کرت بن آوے	تا سے جو جا کے من بھاوے
ورجواسی موکو ات پیارے	بھکت ادھین سو پران ہمارے
اِن سم موہنہ اور رہت ناہیں	سدا بست یاتے ورج ماہیں

دوہا

تن دھر دیون کاج ہت بھئے دوارکا ناتھ	من کر ہر ورج میں رہے مل ورجواسن ساتھ

اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت اُس وقت برہما جی نے نارد جی سے کہا کہ دیکھو جس پربرہم پرمیشور کا درشن شیوجی کو دھیان میں جلدی نہیں ملتا وہی ترلوکی ناتھ ورج ناریوں کے واسطے روتے ہیں وید کی رچاؤں نے آکر گوپیوں کا جنم پایا تھا۔

سو گت اُن کی لہیں یا میں سنشے ناہہ	دوہا	پرسیں جن کے چرن رج ورندابن کے ماہہ

اے راجہ اُن لوگوں کا بڑا بھاگیہ سمجھنا چاہیئے جو لوگ ورندابن کی رج اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں جب ورج کا حال سُن کر شیام اور بلرام اُداس ہو گئے تب اودھو جی شیام سُندر سے ودا ہو کر وسودیو اور دیوکی جی کے پاس آئے اور نند اور یشودا جی کا سندیسا اُن سے کہہ کر اپنے گھر گئے اور رو ہنی جی شیام اور بلرام جی سے مل کر راج مندر میں گئیں اور رام اور کرشن نے اُس دودھ اور ماکھن آدکو جو نند اور یشودا جی نے بھیجا تھا بڑے پریم سے کھایا اور اودھو جی کو بھی اُس میں سے بھجوا دیا۔

ادھیائے اڑتالیسواں ۴۸

شیام سندر کا کبجا اور اکرور کے گھر پر جانا

شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جس دن سے مُرلی منوہر نے کبجا کے گھر جانے کا اقرار کیا تھا

اُس دن سے وہ ہر روز پھولوں کی شیّا بچھا کر موہن پیارے کے آنے کی راہ دیکھا کرتی تھی ایک دن شیام سُندر بھگت وتسل انتریامی نے اُس کا پریم دیکھ کر وچار کیا کہ ہم نے کُبجا سے کہا تھا کہ ہم کنس کو مار کر تیرے گھر آویں گے سو ابھی تک وہ بات پوری نہیں کی اس لئے وہاں جانا ضرور ہے ایسا وچارتے ہی اودھو جی کو ساتھ لے کر کُبجا کے گھر پر گئے۔

چوپائی

جب کُبجا جانیو ہر آئے اُت آنند گئی اُٹھ آگے	پیتامبر پانوڑے بچھائے پورب جنم پُنیہ سب جاگے

جب شری کرشن جی سورج سے زیادہ تیجوان روپ بنائے ہوئے کُبجا کے گھر گئے تب وہ رتن جڑت مندر اُن کے پرکاش سے جگمگانے لگا اور کُبجا نے بڑی بھگتی اور پریت سے شری کرشن جی کو جڑاؤ چوکی پر بٹھالا اور اودھو جی کو بیٹھنے کے واسطے آسن دیا اور کُبجا موہن پیارے کے کمل روپی چرنوں کو اپنی گود میں لے کر بڑے پریم سے دابنے لگی۔

دوہا

اُس پاس سب ساج کے مہاراج کے کاج	آنند سے من میں کہے دھنیہ بھاگ ہیں آج

پھر کُبجا نے شری کرشن جی کا چرن اپنے ہاتھ سے دھو کر چرنامرت لیا اور بہت اچھے گہنے اور کپڑے جو بنوا رکھے تھے وہ اُن کو پہنا کر عطر اور چندن اُن کے بدن میں مل دیا اور چھپن پرکار کے ویَنجن اُن کو کھلا کر آچمن کرا کے پان اور الائچی سامنے رکھا پھر اپنے رتن جڑت شیش محل میں پھولوں کی شیّا پر شری کرشن جی کو لے جا کر بٹھالا۔

دوہا

پھر کُبجا اسنان کر پہریو چیر سُرنگ	رتن جڑت بھوشن سجے نکھ سکھ لو سب انگ

جب وہ سولھوں سنگار کر کے بڑے پریم سے شیام سُندر کے پاس آئی تب آنند کند ورج چند سب کا منورتھ پورا کرنے والے نے کُبجا کا ہاتھ پریت کے ساتھ پکڑ کر اپنی شیّا پر بٹھالا اور اس کی اچھا پوری کر کے لوک اور پرلوک دونوں جگہ کا سُکھ دیا۔

دوہا

ٹیڑھی سے سیدھی کری دیو روپ ابھرام	داسی سے رانی بھئی پوجے سب من کام

اے راجہ دیکھو جس پدوی کو یوگی اور رشیشور لوگ بڑے تپ اور جپ کرنے سے بھی جلدی نہیں پا سکتے اُس پھل کو کُبجا نے ایک دن کے چندن لگانے سے سہج میں پایا جو لوگ ہمیشہ ودھی پوروک نارائن جی کا پوجن کرتے ہیں اُن کو نہ معلوم کیسی پدوی ملے گی اپنا منورتھ پانے کے بعد کُبجا نے شیام سُندر سے ہاتھ جوڑ کر

کہا کہ اے ترلوکی ناتھ تمھاری موہنی مورت کے دیکھنے کی آسا مجھ کو بنی رہتی ہے اس واسطے میں چاہتی ہوں کہ آپ کچھ دن یہاں رہ کر مجھے سُکھ دیجیے شیام سندر بولے کہ تو دھیریہ دھر جب تو ہم کو یاد کرے گی تب ہم تیرے پاس آیا کریں گے۔

چوپائی

پھر اُٹھ اودھو کے ڈھنگ آئے	بھئے لاج وش نین نوائے

جب کہ موہن پیارے اودھو جی سمیت اپنے گھر پر آئے تب متھرا واسیوں نے یہ حال سُن کر کُبجا کے بھاگیہ کی بڑائی کی۔

چوپائی

دھن دھن کُبجا ہر کی رانی	دھن دھن کرشن پریت کرمانی
سدا رہے ہر کی یہ ریتی	مانت ایک بھگت سے پریتی
دھن دھن چندن انگ لگایو	دھن دھن بھون جہاں ہر آیو

پھر ایک دن شری کرشن جی نے اودھو جی سے کہا کہ تم استری کی بھگت تو دیکھ چکے اب چلو تم کو ایک پُرش کا پریم دکھلا دیں یہ کہہ کر موہن پیارے بلرام جی سے بولے کہ اے بھائی ہم نے اکرور جی کے گھر جانے کے واسطے اقرار کیا تھا سو آج تک نہیں گئے اب وہاں چل کر اکرور جی کو ہستنا پور بھیج کر یُدھشٹھر آدک اپنے بھائیوں کی خبر منگانا چاہیئے یہ کہہ کر شری کرشن جی بلدیو جی اور اودھو جی کو ساتھ لے کر اکرور جی کے گھر گئے اُن کو دیکھتے ہی اکرور جی نے آگے سے آکر اپنا سر شری کرشن جی کے چرنوں پر رکھ دیا اور شیام سُندر نے سر اُن کا اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگایا پھر اکرور جی اپنا بھاگیہ اُدے سمجھ کر بڑی بھگتی اور پریم سے شیام اور بلرام اور اودھو کو گھر کے بھیتر لے گئے اور دونوں بھائیوں کو جڑاؤ سنگھاسن پر بٹھال کر اُن کے چرن دھوئے اور اپنی استری سمیت اُن کا چرنامرت لے کر بدھ پوروک پوجا کی اور سُگندھ پھیلنے کے واسطے اگر آدک اپنے گھر میں جلایا اور چھپّن پرکار کے ویّنجن سونے کی تھالیوں میں لا کر اُن کے سامنے رکھا جب شیام سُندر نے اکرور جی کی بھگتی اور پریت سچّی دیکھ کر بلرام جی اور اودھو جی سمیت آنند پوروک بھوجن کیا تب اکرور جی پان اور الائچی اُن کے سامنے رکھ دونوں بھائیوں پر چنور ہلانے لگے اُس وقت موہنی مورت کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے سے اکرور جی کو ایسا پریم پیدا ہوا کہ وہ شری کرشن جی کے چرن پکڑ کر اپنی آنکھوں میں ملنے لگے جس طرح جہادرڈری کو بہت مال ملنے سے خوشی ہوتی ہے اسی طرح اکرور جی کو موہن پیارے کے آنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ پریم سے آنسو بہنے لگے۔

دوہا

تب اکرور کر جوڑ کے اُستُت کہی سُنائے	تم تو پُرش پردھان ہو ما کھن پربھو رائے

پھر اکرور جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دینا ناتھ تم پیدا ہونے اور مرنے سے رہت ہوکر تمہارے آد اور
انت اور بھید اور لیلا کو کوئی نہیں جان سکتا تم کو میری ڈنڈوت پہونچے تم رجوگن سے سنسار کی اُتپت
اور ستوگن سے پالن اور تموگن سے ناش کرکے کچھ اِچھا کسی بات کی نہیں رکھتے اور تینوں لوک کا بوھار
اپنی مایا سے پرگٹ کرکے آپ اُس سے الگ رہتے ہو اور سنساری مایا موہ میں پھنسنے والا آدمی بھوساگر پار نہیں
اُتر تا تمہاری کرپا پنا تکتی ملنا بہت کٹھن ہے نارد مُن اور سنکادک رشیشور اور دھرو اور پرہلاد اور امبرش آد
ہر بھکت کیول تمہاری دیا سے اتنی بڑی پدوی کو پہونچے ہیں اور گروڑ جی سب پکشیوں کے راجہ آپ کے
باہن ہیں اور آپ ہمیشہ شیش ناگ کے ماتھے پر وراجتے ہیں اور گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھوون ہوکر
تینوں لوک کو تارتی ہیں اور پانچوں تتو آپ سے پیدا ہوکر چاروں وید آپ کے سانس ہیں۔ بغیر آپ کی دیا
کے آپ کو کوئی نہیں پہچان سکتا آپ نے کیول پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے سگن اوتار
لے کر بہت دیتیہ اور راکشسوں کو مارا ہے اور اب بھی بہت سے دیتیہ اور ادھرمی راجوں کو فوج سمیت
مارو گے میری ڈنڈوت لیجیے میں آپ کے پوجن اور استت کرنے کی سامرتھ نہیں رکھتا لیکن اپنے بھاگیہ پر
نچھاور ہوتا ہوں کہ آپ نے دیا کی راہ سے آکر مجھ کو درشن دیا اور اس جھوپڑی کو اپنے چرنوں سے پوتر کیا جو
کوئی وِرکت ہوکر آپ کا دھیان اور اسمرن پریت کے ساتھ کرتا ہے اس پر دیال ہوکر ارتھ۔ دھرم
کام موکش دیتے ہیں۔

	دوہا	
اپنے چاروں ہاتھ سے چار پدارتھ دیت		ما کہن پربھو گوپال سے جور اکھت ہے ہیت

جیسے کُبجا کو روپ دے کر آپ نے اُس کی اِچھا پوری کی ویسے مجھ پر دیال ہوکر ایسا گیان دیجیے کہ
جس میں آٹھوں پہر آپ کے چرنوں کا دھیان رکھ کر جنم مرن سے چھوٹ جاؤں جب یہ اُستت کرشن بھگوان
نے اکرور جی کی سُن کر وردان مانگنے کے واسطے کہا تب وہ ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاراج میں یہی چاہتا ہوں
کہ استری اور پُتر کی پریت میرے من سے چھوٹ کر آپ کے چرنوں میں بھگتی پیدا ہو یہ سُن کر شری کرشن
مہاراج نے اکرور جی کو اِچھا پورک وردان دے کر کہا کہ سادھو اور مہاتما کی سنگت کرنے سے تمہارا من
شدھ ہو جائے گا پھر کرشن بھگوان اپنی مایا سے اکرور جی کا برہم گیان ہر کر بولے کہ اے چاچا تم یدوکل میں
بڑے اور ہمارے باپ کے برابر ہو کر اتنی ونتی ہماری کیوں کرتے ہو تمہاری سیوا اور استت کرنا ہم کو اچت ہے
اور ہم آپ کے درشن کے واسطے آئے ہیں جب یہ مایا روپی بچن سُن کر اکرور جی کا برہم گیان بھول گیا تب
انھوں نے شیام اور بلرام کو دسودیو جی کا بیٹا جان کر بڑے پریم سے گود میں اُٹھا لیا اور بڑی خوشی سے
اُن کو پیار کرنے لگے تب موہنی مورت بولے کہ اے چاچا تمہارے پُنیہ اور پرتاپ سے دیتیہ لوگ مارے
گئے لیکن ایک بات کا سوچ مجھ کو رہتا ہے وہ آپ دیا کی راہ سے مٹا دیجیے میں سُنتا ہوں کہ جب سے میرے

پھو پھا راجہ پانڈو ویکنٹھ کو سدھارے تب سے راجہ دُریودھن یُدھشٹھر آدک میرے بھائیوں اور کُنتی میری بوا کو بہت دُکھ دیتا ہے اِس سے ہستناپور جایئے اور اُن کو دھیریہ دے کر وہاں کی کُشل لے آیئے میرا من اُن کے واسطے بہت اُداس رہتا ہے جب اکرورجی اُن کی آگیا کے موافق ہستناپور کو گئے تب شیام اور بلرام اودھو سمیت اپنے گھر آئے۔

ادھیائے اُنچاسواں ۴۹

اکرورجی کا ہستناپور میں پہونچنا اور پانڈوؤں کی خبر لانا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرکشت جب شری کرشن جی نے بہت سامان تحفہ تحائف کُنتی اور یُدھشٹھر وغیرہ کے واسطے دے کر اکرورجی کو وداع کیا تب وہ رتھ پر بیٹھ کر کئی دن میں ہستناپور پہونچے اور شہر کے باہر تالاب اور باوَلی اور باغ اور دیو استھان راجہ پانڈو اور اُن کے پُرکھوں کا بنایا ہوا دیکھ کر بہت خوش ہوئے جب وہ رتھ سے اُتر کر راجہ دُریودھن کی سبھا میں جہاں پردھرتراشٹر اور بھیشم پتامہ اور درونا چاریہ اور اشوتھاما اور بِدُرجی بیٹھے تھے گئے تب سب نے اکرورجی کو یدوکُل میں بڑا سمجھ کر سنمان پوروک بیٹھالا اس وقت دُریودھن ابھمانی نے طعنہ کی راہ سے اکرورجی سے پوچھا۔

چوپائی

نیکے سورسین وسودیو	نیکے ہیں موہن بلدیو
اُگرسین راجہ کے ہیت	اور نہ کاہو کی سُدھ لیت
بیٹا مار کرت ہے راج	جنھیں نہ کاہو سے ہے لاج

یہ سُن کر اکرورجی چپ ہو رہے اور اپنے من میں وچار کیا کہ ان ادھرمیوں کی سبھا میں مجھ سے دُریودھن کا کٹھور وچن نہیں سُنا جائے گا اس سے یہاں بیٹھنا نہ چاہیے ایسا وچار کر اکرورجی وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور بِدُرجی کو ساتھ لے کر یُدھشٹھر کے گھر چلے آئے تو کیا دیکھا کہ کُنتی راجہ پانڈو اپنے پَتِ کے سوچ میں اُداس بیٹھی ہے اکرورجی نے کُنتی جی کے چرنوں پر اپنا سر رکھ کر شیام سُندر کی بھیجی ہوئی سوغات سامنے رکھ دی اور یُدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کو گود میں اُٹھا کر بہت سا پیار کیا اور جب کُنتی جی نے آدر پوروک اکرورجی کو اپنے پاس بٹھالا تب اکرورجی نے کُنتی سے کہا کہ اے ماتا وِدھاتا سے کسی کا کچھ وش نہیں چلتا اور ہمیشہ کوئی جیتا بنا نہیں رہتا سنسار میں جنم لے کر دُکھ اور سُکھ دونوں اُٹھانے پڑتے ہیں اسلیے سوچ کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہو کر اور اپنے بدن کو دُکھ ہوتا ہے یہ سُن کر کُنتی جی نے اپنے من کو دھیریہ دیا اور وسودیو وغیرہ کی کُشل پوچھ کر کہا کہ اے اکرور کبھی شیام اور بلرام مجھ کو اور یُدھشٹھر آدک اپنے پانچوں بھائیوں کو یاد کرتے ہیں یا نہیں

میرے بیٹوں کی رکشا جو یہاں دُکھ کے سمُندر میں پڑے ہیں کب آکر کریں گے۔

دوہا

دُریودھن سُن کے کُڑھے دُرمتِ ادھم گنوار	مم پُترن کو تیج بل برنت سب سنسار

اس لیے اب مجھ سے اس اندھے دھرتراشٹر کا دُکھ دینا جو کہ دُریودھن اپنے بیٹے کی صلاح سے سب کام کرتا ہے سہا نہیں جاتا اور دُریودھن دن رات میرے بیٹوں کے پران لینے کی تدبیر میں رہتا ہے ایکبار اُس نے بھیم سین کو زہر کا لڈو کھانے کے واسطے بھیجا پھر اُن کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ لگوا دی لیکن نارائن جی کی کرپا سے دونوں مرتبہ اُن کا پران بچا جبکہ کورو لوگ اس طرح میرے بیٹوں سے دشمنی رکھتے ہیں تب وہ ان کے ہاتھ سے کس طرح بچیں گے یہی سوچ آٹھوں پہر مجھ کو بنا رہتا ہے جس طرح سے بکری بھیڑیاؤں کے غول میں رہ کر اپنی جان کو ڈرا کرتی ہے اور ہرنی اپنے جھنڈ سے چھوٹ کر سُکھ نہیں پاتی اور سانپ گھر میں رہنے سے ڈر بنا رہتا ہے یہی دشا میری یہاں رہنے سے ہے اور یہاں سے بھاگ بھی نہیں سکتی شری کرشن جی ترلوکی ناتھ نے سب جیوؤں کا دُکھ ہرنے کے واسطے سگن اوتار لیا ہے تو پھر میرے بیٹوں کا دُکھ جو بے باپ کے ہیں کیوں نہیں ہرتے آج تک میں اپنے کو بغیر وارث کے سمجھتی تھی لیکن اب شیام سُندر کے سُدھ لینے سے مجھ کو معلوم ہوا کہ میرا بھی کوئی سہایک ہے جس طرح شیام سُندر نے کنس آدک اُدھرمیوں کو مار کر اپنے ماتا اور پتا کو سُکھ دیا اُسی طرح میری بھی رکشا وہی کریں گے۔ اکرور اپنا دُکھ کسی سے کہنا اچھا نہیں ہوتا لیکن تم کو اپنا جان کر سب حال کہتی ہوں کہ جس طرح گرہن لگتے وقت راہو اور کیتُ سوریہ اور چندرما کو گھیر لیتے ہیں اُسی طرح میرے بیٹے دُریودھن آدک کے گھیرے میں پڑے ہیں اے اکرور تم میری طرف سے شری کرشن چندر آنند کند سے اسیس کے بعد کہہ دینا کہ یہ بڑے سوچ کی بات ہے کہ تم ایسا بھتیجا پاکر پھر میں سنساری دُکھ سے چھُٹی نہ پاؤں مجھ کو دُکھی اور دین جان کر میرا دُکھ دور کریں۔

دوہا

اور سرن سوجھے نہیں ماکِن پربھُو ورج راج	میری اور مم سُتن کی اُنھیں کو ہے لاج

اے راجہ پریکشت اکرور جی ہر بھجن کے پرتاپ سے ہونہار کے جاننے والے یہ بات سُنتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر کر بولے کہ اے ماتا تم کسی بات کا سوچ مت کرو تمھارے پانچوں بیٹے شری کرشن جی کی دیا سے اپنے دشمنوں کو جیت کر بڑے پرتاپی راجہ ہوں گے اور شیام اور بلرام نے سندیسا تم سے کہا ہے کہ پھوپھو کسی بات کی چنتا نہ کریں میں جلد ہی اُن کے پاس آتا ہوں۔

دوہا

ماکِن پربھُو جا اور ہیں تا کو بھے کچھ نا نہہ	کُنتی سے یادو دھو کہیو سوچ مت من مانہہ

جب اکرور جی اس طرح کُنتی اور ودُر آدک کو دھیریہ دے کر وہاں سے ودا ہوئے اور ودُر جی کو ساتھ

لیے ہوئے ہستنا پور واسیوں سے یُدھشٹر آدک پانچوں بھائیوں کا چلن اور بیوہار پوچھنے لگے تب سب نے یُدھشٹر کی تعریف کی اور سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ راجگدی یُدھشٹر کو ہونا چاہیئے پھر اکرورجی نے وِدُرجی سمیت دھرتراشٹر کے پاس جاکر کہا کہ اے مہاراج تم نے کورو کُل میں بڑے ہو کر اپنی بڑائی کیوں کھو دی اور راجہ پانڈو اپنے بھائی کی گدی لے کر یُدھشٹر آدک اپنے بھتیجوں کو جو بے باپ کے ہیں کیوں دُکھ دیتے ہو اور تم گیانوان ہو کر دُریودھن آدک اپنے ادھرمی بیٹوں کی صلاح سے کیوں ایسا پاپ کرتے ہو آدمی اکیلاہی پیدا ہوتا ہے اور اکیلاہی جاتا ہے مرتے وقت کوئی اُس کے ساتھ نہیں جاتا جن کے واسطے تم یہ سب پاپ بٹورتے ہو وہ کوئی پرلوک میں تمھارے کام نہ آویں گے اور اس اَدھرم کرنے کے بدلے تم کو نرک بھوگنا پڑے گا۔

چوپائی

لوچن گئے نہ سوجھے ہیے
کُل بہہ جائے پاپ کے کیے

اے دھرتراشٹر تم نے نہیں سُنا کہ جو راجہ اپنی پرجا اور پریوار کو برابر نہ دیکھ کر سب کا پالن نہیں کرتا وہ ضرور نرک بھوگتا ہے اور سنساری بیوہار سپنے کی طرح جھوٹے ہوتے ہیں مرنے کے پیچھے کیول بھلائی اور بُرائی رہ جاتی ہے جو لوگ سنساری بیوہار جھوٹھا سمجھ کر کسی جیو کو دُکھ نہیں دیتے وہی لوگ سنسار میں ایشر پاکر انت سمے مُکت پاتے ہیں اس لیے تم کو اپنے بیٹوں اور بھتیجوں میں کچھ بھید نہ سمجھ کر یُدھشٹر آدک کو دُکھ دینا نہ چاہیئے نہ تمھارے بیٹے تم کو سورگ میں لے جائیں گے نہ بھتیجے نرک میں ڈالیں گے نرک اور سورگ اپنی کرنی سے ملتا ہے میں تمھارے بھلے کے واسطے دھرم کی بات کہے دیتا ہوں جو اس کے موافق کرو گے تو تمھارا نام ہوگا اور جو ایسا نہ کرو گے تو تم کو پیچھے سے ضرور پچھتانا پڑے گا۔

دوہا

یاتے تجو ادھرم سب چلو دھرم کی ریت
جن کی نیت انیت ہے اُن کی ہوئے نہ جیت

یہ سُنتے ہی دھرتراشٹر اکرورجی کا ہاتھ پکڑ کر بولے کہ اے بھائی تم یہ امرت روپی اور منگل کاری بات میرے بھلے کے واسطے بہت اچھی کہتے ہو اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ شری کرشن جی نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے جنم لے کر سب بھلا اور بُرا کرنے کی سامرتھ اپنے اختیار میں رکھی ہے جو وہ چاہیں گے وہی ہوگا اُن کی اِچھا مہابلوان ہے لیکن میں کیا کروں تمھارا اُپدیش میرے ہردے میں نہیں ٹھہرتا بجلی کی طرح چمک کر نکل جاتا ہے اور دُریودھن آدک میرے بیٹے میرا کہنا نہ مان کر اپنی مرضی کے موافق کام کرتے ہیں اسلیے میں اُن کی باتوں میں کچھ نہیں بولتا اکیلا بیٹھا ہوا پرمیشور کا بھجن کرتا ہوں تم میری ڈنڈوت شری کرشن جی سے کہدینا یہ سُن کر اکرورجی نے کہا کہ اے دھرتراشٹر پرمیشور کی مایا بڑی بلوان ہے کہ میرا اُپدیش تمھارے دل میں اثر نہیں کرتا نہیں معلوم ویکنٹھ ناتھ کی کیا اِچھا ہے یہ کہہ کر اکرورجی دھرتراشٹر کو ڈنڈوت کر کے اُٹھ کھڑے ہوئے اور کُنتی جی کے گھر پر چلے آئے اور کُنتی جی کو بہت دھیریہ دے کر آپ رتھ پر سوار ہوئے۔

	دوہا	
پانڈو سُتن کو دیکھ کر چلے مدھو پُری اور		دُور بھگت سے بدا ہوے کنتی سے کر جور

اکرور جی نے متھرا میں پہونچتے ہی راجہ اُگرسین اور وسودیو جی کے سامنے شیام اور بلرام سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دینا ناتھ میں نے ہستنا پور میں جا کر دیکھا تو تمہاری پھوپھو اور سُید مشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کو دُریودھن کے ہاتھ سے بہت دُکھی پایا زیادہ میں کہاں تک کہوں آپ انتریامی سب حال جانتے ہیں کوئی کا آدھرم کچھ آپ سے چھپا نہیں ہے جب یہ کہہ کر اکرور جی اپنے گھر چلے گئے تب شری کرشن وکنٹھ ناتھ سنساری لوگوں کی طرح پہلے بہت اُداس ہو گئے پھر بلرام جی سے صلاح کر کے یہ پرن کیا کہ مہابھارت کر کے پرتھوی کا بھار اُتاروں گا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جو میں نے ورندابن اور متھرا کی لیلا تم کو سُنائی۔ پوربار دھ کتھا (یعنی پہلا نصف حصہ) کہی اب دوارکا ناتھ کی کرپا سے اُتراردھ کتھا (دوسرا نصف حصہ) کہوں گا۔

ادھیائے پچاسواں

شیام سُندر اور جراسندھ سے یُدّھ

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جس طرح شری کرشن جی نے جراسندھ کی فوج کو مار کر کال یَمن کا ناش کیا اور راجہ مچکند کو بھوساگر پار اُتار کر دوارکا میں جا بسے وہ حال کہتا ہوں سُنو کہ راجہ اُگرسین دھرم کے ساتھ متھرا کا راج کرنے لگے اور شیام اور بلرام بھگت ہتکاری اُن کا حکم مانتے تھے اور اُس راج میں کوئی دُکھی نہیں تھا لیکن استی اور پراپتی نام دونوں استریاں راجہ کنس کی اپنے پتی کے سوچ میں بہت اُداس رہا کرتی تھیں ایک دن وہ دونوں بہنیں رو کر آپس میں کہنے لگیں کہ اب یہاں اناتھ ہو کر پڑے رہنے سے اپنے باپ کے گھر میں چل کر رہنا اچھا ہے یہ وچار کر دونوں بہن رتھ پر چڑھ کر اپنے باپ جراسندھ کے گھر چلی گئیں اور جس طرح شیام اور بلرام نے راجہ کنس کو دیتیوں سمیت مار کر اُگرسین کو راج دیا تھا وہ سب حال رو رو کر اپنے باپ سے کہا یہ حال سُنتے ہی جراسندھ ابھمانی بڑا کرودھ کر کے اپنی سبھا والوں سے بولا کہ ایسا کون شور ویر پرتھوی کل میں پیدا ہوا ہے کہ جس نے کنس ایسے زبردست کو دیتیوں سمیت مار ڈالا اب میں یہ پرن کرتا ہوں کہ جو کنس کے بدلے متھرا پُری کو یدوبنشیوں سمیت جلا کر رام اور کرشن کو جیتا باندھ نہ لاؤں تو اپنا نام جراسندھ نہ رکھوں یہ کہہ کر جراسندھ ابھمانی جو شیام اور بلرام کی مہما نہیں جانتا تھا بولا کہ یدوبنشی لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ فوج ساتھ لے کر اُن سے لڑنے جاؤں اسی جگہ سے ایک گدا پھینک کر اُن سب کو مار ڈالوں گا۔

	دوہا	
گویا دوونش کے کل میں رہن نہ دیوں		رام کرشن کو مار کر بیر کنس کا لیوں

جراسندھ ورودان پانے کے پرتاپ سے جتنی بار گدا سر کے چاروں طرف گھما کر جہاں پھینکتا تھا وہاں اتنے جوجن پر گدا جاکر دشمنوں کو گراتی تھی جب جراسندھ نے اسی گھمنڈ سے ہزار من کی گدا سو بار گھما کر متھرا پوری پر جو مگدھ دیش سے چار سو کوس پر تھی پھینکی تب شری کرشن انتریامی نے اپنی گدا چلا کر اُسکی گدا متھرا پُری کے باہر گرادی جبکہ وہ گدا اپنا کام بنا کیئے ہوئے مگدھ دیش میں پھر آئی تب جراسندھ نے تعجب مان کر من میں کہا کہ جس نے میری گدا کو روک دیا وہ بنا یدھ کیئے نہیں مارا جائے گا ایسا بچار کر اُس نے راجوں کو جو اُس کے حکم میں رہتے تھے بلا بھیجا اور تیئیس اکشوہنی فوج ساتھ لے کر متھرا پُری پر چڑھ آیا جبکہ دس ہزار آٹھ سو ہاتھی اور اکیس ہزار آٹھ سو ستر رتھ اور چھیاسٹھ ہزار سوار اور ایک لاکھ نو ہزار ساڑھے تین سو پیدل سپاہی اسی طرح سب دولاکھ آٹھ ہزار بیس آدمیوں کی فوج اکٹھی ہو تب ایک اکشوہنی دل کہلاتا ہے جراسندھ نے اس حساب سے تیئیس[۲۳] اکشوہنی دل اور بڑے بڑے شور ویروں کو ساتھ لیئے ہوئے کئی دن میں وہاں پہونچ کر متھرا پُری کو گھیر لیا تب دسوں دگپال اور سب دیوتا مارے ڈر کے کانپ اُٹھے اور پرتھوی کانپنے لگی اتنی بھاری فوج دیکھتے ہی سب متھرا واسی اپنے پران کے ڈر سے گھبرا گئے اور شری کرشن جی سے ونتے کیا کہ اے دینا ناتھ جراسندھ نے آکر چاروں طرف سے شہر کو گھیر لیا اب ہم لوگ بھاگ کر کہاں جاویں جس میں جان بچے جب یہ سُن کر شری کرشن جی اپنے من میں کچھ بچارنے لگے تب بلدیو جی بولے کہ اے مہاراج آپ نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ہر بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے اوتار لیا ہے اگن روپ دھر کر سب دیتیوں کو جلا دیجیئے یہ بات سُن کر دیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے بھائی ان لوگوں کا مارنا کچھ مشکل نہیں ہے لیکن مجھ کو بہت کام دنیا میں کرنے ہیں اسلیئے جراسندھ کے مار ڈالنے کا اُپاے پیچھے سے کیا جاوے گا یہ کہہ کر شری کرشن بلرام جی سمیت راجہ اُگرسین کے پاس چلے گئے اور بولے کہ اے مہاراج مجھ کو حکم دیجیئے تو جراسندھ سے جا کر لڑوں اور آپ یدوونشیوں کو ساتھ لے کر شہر کی رکشا کیجیئے اُگرسین نے کہا کہ بہت اچھا شیام اور بلرام اُن کی آگیا پاتے ہی شہر کے باہر آئے اس وقت شری کرشن جی کی اِچھا سے دو رتھ جڑاؤ بہت اچھے سوریہ اور چندرما کے برابر چمکنے والے آکاش سے اُتر کر شیام اور بلرام کے سامنے کھڑے ہو گئے شری کرشن جی کے رتھ پر سُدرشن چکر اور سارنگ دھنش اور ترکش بانوں سے بھرا ہوا اور نندک تلوار اور کومودگی گدا رکھا ہو کر جھنڈے پر گرڑ جی کی تصویر بنی تھی اور شیبیہ اور سگریو اور میگھ پُشپ اور بلاہک نام چار گھوڑے بہت اچھے اس رتھ میں جُتتے تھے اور دارک نام سارتھی اُس پر بیٹھا تھا اور بلدیو جی کے رتھ پر ہل اور موسل رکھا ہو کر جھنڈے میں تاڑ کے درخت کا چنھ بنا تھا اس کو دیکھتے ہی دونوں بھائی اپنے اپنے رتھ پر چڑھ بیٹھے اور تھوڑی فوج ساتھ لے کر رن بھومی میں آئے جیسے ہی شری کرشن جی نے جراسندھ کی فوج میں مارو باجا بجتے سُن کر اپنا پانچ جنیہ نام شنکھ بجایا ویسے ہی پرتھوی اور آکاش مارے ڈر کے کانپنے لگا اور

---

[۵] ہم کو اکچھوہنی کی تعداد کا جو اشلوک یاد ہے اس میں یوں ہے دس ہزار ہاتھی بیس ہزار رتھ ایک لاکھ جودھا دس لاکھ سوار اسپ تینتیس[۳۳] کروڑ پیادہ ۱۲ گوبند لال صبا۔

جراسندھ کے شور ویروں کا کلیجہ دھڑکنے لگا جب جراسندھ رتھ اپنا بڑھا کر شری کرشن جی کے سامنے لے آیا تب شیام اور بلرام بھی اپنا رتھ بڑی جلدی سے اُس کے سامنے لے گئے تب جراسندھ نے ابھمان کی راہ سے شری کرشن سے کہا کہ اے بالک تو اپنے ماما کو مار کر میرے سامنے لڑنے آیا ہے اس لیے میں تیرے اوپر ہتھیار نہیں چلاؤں گا تو یہاں سے بھاگ جا اسی میں تیرا بھلا ہے۔

چوپائی

مہا ادھم پاپی جگ ماہیں	تیرا منھ دیکھت ہم ناہیں
جن اپنے ماما کو ماریو	پاپ پُنّیہ کچھ نہیں بچاریو
تاسوں یُدّھ کون بدھ کیجے	جاسوں نیم دھرم سب چھیجے

دوہا

تو نہہ بالک سوں یُدّھ کرت آوت ہے موہنہ لاج	یاتے ہم بلبھدر سوں یُدھ کریں گے آج

جراسندھ یہ بات شری کرشن جی سے کہہ کر بولا کہ اے بلبھدر جو تجھ کو اپنا پران پیارا نہ ہو تو میرے ساتھ لڑ میں ابھی تجھ کو ماروں گا تیرا مارنا میرے آگے کیا بڑی بات ہے تو نہیں جانتا کہ میں جراسندھ ہوں یہ بات سُن کر شیام سُندر بولے کہ او جراسندھ اگیان اپنی بڑائی کرنا آپ اچھا نہیں ہوتا شور ویر لوگ اپنی تعریف آپ نہیں کرتے سب سے جھُک کے رہ کر وقت پر اپنا زور دکھلاتے ہیں جو اپنی بڑائی آپ کرتا ہے اُس کو دنیا میں کوئی اچھا نہیں کہتا اس لیے تیری سُبھا میں جو کچھ بل ہو دکھلا تو نے ابھی تک بلبھدر جی کا بل نہیں دیکھا جس کی موت نزدیک آتی ہے اس کو بھلی اور بُری بات کہنے کا کچھ وچار نہیں رہتا اور تو مجھ کو جو ماما کا مارنے والا کہتا ہو سو جس طرح وہ اپنے ادھرم کرنے کے پھل کو پہونچا اُسی طرح تیری بھی دشا ہو گی یہ بات سُنتے ہی جراسندھ بڑے غصہ سے اپنی فوج سمیت شیام اور بلرام پر دوڑا اور اُن کو بان مارتا ہوا پکار کر بولا کہ بہت دن تک تمہارا پران بچارہا اب میرے آگے سے جیتے پھر کر نہ جانے پاؤ گے جہاں راجہ کنس اور سب دیتیہ لوگ گئے ہیں وہاں تم کو بھی بھیجوں گا یہ بات کہہ کر جراسندھ اور اُس کی فوج والوں نے ایسے بان اور بہت طرح کے ہتھیار شیام اور بلرام پر چلائے جیسے ساون اور بھادوں کی بوندیں برستی ہیں اُسی وقت شری کرشن جی اور شری بلدیو جی کے رتھ اُن ہتھیاروں میں اس طرح چھپ گئے جس طرح سورج بدلی میں چھپ جاتا ہے جب متھرا نگر کی استریوں نے جو اپنی اپنی اٹاریوں پر چڑھ کر اُس لڑائی کا تماشا دیکھتی تھیں شیام اور بلرام کا رتھ نہیں دیکھا تب وہ سوچ کر کے رونے لگیں۔

دوہا

ماگھن پر بھو پرتاپ تے جیتت سب سنسار	تا پربھو سے جیتو چہے موڑ کو ادھم گنوار

جب جراسندھ آدک نے موہن پیارے کی فوج کو مارنا چاہا تب شیام اور بلرام اپنا اپنا رتھ دوڑا کر اُس کی

فوج پر ایسے ٹوٹ پڑے جیسے سنگھ ہاتھیوں کے غول پر جھپٹتا ہے جبکہ شیام اور بلرام چاک کی طرح اپنا
رتھ گھما کر لڑائی لڑنے لگے تب شورویر لوگ مار مار کہکر پران دینے لگے اور کادر لوگ مارے ڈر کے پیچھے بھاگ کر
گر گر پڑنے لگے اُسوقت چاروں طرف سے فوج کا گھیرے رہنا گھٹا کی طرح معلوم ہو کر دونوں بھائیوں کے
کانوں کے کنڈل بجلی کی طرح چمکتے تھے اور دیوتا لوگ یہ تماشا آکاش سے دیکھ کر شری کرشن کی جیت مناتے تھے
اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکشت جب شری کرشن جی انتریامی نے متھرا کے لوگوں کو اپنے واسطے
چنتا کرتے دیکھا تب دھنش چڑھا کر ایک بان ایسا چھوڑا کہ وہ شری کرشن کی مایا سے چھوٹتے وقت لاکھوں بان
ہو کر جراسندھ کی فوج میں جاکر شورویروں اور رتھیوں کے لگا اور بلرام جی بڑے کرودھ سے ہل اور موشل اپنا
اُٹھا کر مارنے لگے جبکہ دونوں بھائیوں نے جو اپنی بھونہہ پھیرنے سے ایکدم میں تینوں لوک کا ناش کرسکتے تھے
نرتن دھرنے کے کارن اُڑھائی گھڑی میں سب فوج جراسندھ کی باہنوں سمیت مار ڈالی اور سوائے جراسندھ
کے اور کوئی جیتا نہیں بچا تب اُس رن بھوم میں لہو کی ندی بہہ کر ہاتھیوں کے خون بہتا ہوا کیسا معلوم ہوتا تھا
جیسے کالے پہاڑ سے جھرنے جھڑتے ہیں اور سواروں کے مارے جانے سے رتھ اُجڑے ہوئے گھر معلوم
ہو کر ناؤ کی طرح اُس ندی میں بہتے تھے اور کٹے ہوئے سر شورویروں کے کچھوے کی طرح بہتے تھے اور کٹے
ہوئے ہاتھ سانپ اور مچھلی کی طرح دیکھ پڑتے تھے اور ہاتھیوں کا بدن پُل کی طرح معلوم ہوتا تھا اور گرے ہوئے
دھنش لہر کی طرح دکھلائی دے کر ٹوٹے ہوئے پہیئے بھونر کی طرح معلوم ہوتے تھے اور سینا پتیوں کا رتن جٹت مکٹ
ایسا چمکتا تھا جیسے ندی کنارے بالو چمکتی ہے۔

	دوہا	
مَن مُکتن کی مال بہہ ٹوٹ پڑی تہہ کھیت		وہ سب یا بدھ دیکھیئے جیون جل بھیتر ریت

اُس وقت شیام سُندر کو اُس رن بھوم میں شری شیوجی بھوت پریت کی سینا اپنے ساتھ لیے اور منڈوں
کی مالا پہنے ہوئے دیکھ پڑے اور کیا دیکھا کہ بھوتنیاں اور جوگنیا کھپر بھر بھر کر لہو پی رہی ہیں اور گدھ اور کوّے
اور گیدڑ لاشوں پر بیٹھے ہوئے مانس کھا کر ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں اُس وقت کرشن بھگوان کی مہما سے
ساعت بھر میں ہوا نے اُن سب لوتھوں کو بٹور کر ایک جگہ ڈھیر لگا دیا اور آگ نے سب کو جلا کر بھسم کر ڈالا اور
میگھ نے پانی برسا کر سب راکھ اور ہڈی آدک کو بہا دیا جن پانچ تتوں سے بدن تیار ہوتا ہے وہ پانچوں اپنے
اپنے روپ میں مل گئے اُس فوج کو آتے سب نے دیکھا پھر کسی نے نہ جانا کہ کیا ہوگئی جب رن بھومی میں جراسندھ
اکیلا رہ کر بلدیو جی سے گدا یدھ کرنے لگا تب بلدیو جی نے اُس کے گلے میں ہل ڈال کر پکڑ لیا اور اُس کو
مار ڈالنا بچار کیا شری کرشن جی سے پوچھا کہ آگیا دیجیے تو اس ادھرمی کو مار ڈالوں شری کرشن جی نے کہا کہ
ابھی اس کے مار ڈالنے کا وقت نہیں ہے اے بھائی میں نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور دیتیوں اور ادھرمی راجوں کے
مارنے کے واسطے اوتار لیا ہے تم جراسندھ کو جیتا چھوڑ دیجئے کئی مرتبہ دیتیہ اور ادھرمی راجوں کو بٹور کر مجھ سے

لڑنے آوے گا تب میں ان سب کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اُتاروں گا جبکہ یہ بات سُن کر بلرام جی نے جراسندھ کو جیتا چھوڑ دیا تب وہ بہت سوچ اور شرم کے مارے اپنے دیش کو چلا گیا اور اُس نے چاہا کہ راج گدی چھوڑ کر جنگل میں چلا جاؤں استے اشٹ اور متروں کے مارے جانے کا سوچ کیسے چھوٹے گا تب دوسرے راجہ لوگ جو اُس کے متر تھے جراسندھ کا حال سُن کر وہاں آئے اور اُس کو دھیریہ دیکر سمجھایا کہ لڑائی میں جیت ہار ہمیشہ سے ہوتی چلی آئی ہے اس واسطے شوروِیر اور گیانیوں کو دونوں باتوں میں خوشی اور رنج کرنا اُچت نہ ہو کر دھیریہ رکھنا چاہئے کس واسطے کہ پھر فوج اکٹھا کر کے دشمن سے لڑنا کچھ منع نہیں ہے پرمیشور کی دیا سے شیام اور بلرام کو یدوبنشیوں سمیت مار کر کنس کے پاس بھیج دیں گے یہ بات سُن کر جراسندھ دھیریہ دھر کر فوج جمع کرنے لگا اور شیام اور بلرام اپنی فوج سمیت کہ اُس میں کسی کے گھاؤ بھی نہیں لگا تھا آنند سے راج مندر پر آئے اُس وقت دیوتوں نے دونوں بھائیوں پر پھول برسائے۔

دوہا

مائکمن پر بجھ پا بھانت سوں جراسندھ کو جیت	آئے متھرا نگر میں سب سنتن کے میت

جس وقت دیوکی نندن دُکھ بھنجن شہر میں پہونچے اُس وقت سب متھرا واسیوں نے بڑی خوشی سے اپنے اپنے گھر منگلا چار منایا اور براہمن لوگ وید پڑھنے لگے اور استریاں کورے برتنوں میں دہی سگُن کے واسطے لے کر اپنے اپنے دروازوں پر کھڑی ہو گئیں اور بہت استریاں اپنی اپنی اٹاریوں پر سے شیام اور بلرام پر پھول برسانے لگیں اس طرح دونوں بھائی سب کو آنند دیتے ہوئے راجہ اُگرسین کے پاس پہونچے اور اُن کے چرنوں پر جا گرے اور سب مال لوٹ کا اُن کو دے کر عرض کیا کہ اے پرتھوی ناتھ ہم نے آپ کے پُنیہ اور پرتاپ سے دشمنوں کو مار کر بھگا دیا اب آنند سے راج کر کے پرجا کو سکھ دیجئے یہ بات سُن کر راجہ اُگرسین نے سب مال لوٹ کا اپنے خزانہ میں بھجوا دیا اور بڑی خوشی سے راج کرنے لگے اے راجہ جب اسی طرح سترہ[17] مرتبہ جراسندھ تیئیس[23] تیئیس[23] اکشوہنی دل ساتھ لیکر متھرا میں لڑنے کے واسطے آیا اور شیام اور بلرام نے اُس کی وہی گت کی تب جراسندھ نے بہت فکر مند اور شرمندہ ہو کر من میں کہا کہ اب میں اپنے دیش میں جا کر کیا منھ دکھاؤں اُتم یہی ہے کہ بن میں جا کر تپ کر کے کسی دیوتا سے بردان لیکر شیام اور بلرام سے پھر لڑوں اگر پرمیشور کی کرپا سے ایک مرتبہ بھی کرشن چندر میرے سامنے سے لڑائی کرتے وقت بھاگ جاویں تو میں اُس کو بڑی جیت سمجھوں جبکہ ایسا بچار کر جراسندھ بن کی طرف چلا گیا تب پرمیشور کی اِچھا سے نارد مُنی نے اُس کو راہ میں ملکر پوچھا کہ اے راجہ کس واسطے اُداس ہو جراسندھ نے ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے مہاراج میں سترہ[17] بار شیام اور بلرام سے لڑتے وقت بھاگ گیا اس لیے مارے شرم کے مجھ سے کسی کو اپنا منھ دکھلایا نہیں جاتا جو ایک مرتبہ بھی وہ میرے سامنے سے بھاگ جاویں تو میری اِچھا پوری ہو جائے یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ اے جراسندھ کابل میں کال یمن نام ملیکش راجہ بڑا

بلوان رہ کر اکیلا لڑائی کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے تم لڑائی کا کام نہ بند کرو اُس کو اپنی مدد کے واسطے بلاؤ اور اُس کو ساتھ لیکر دونوں آدمی مِل کر شیام اور بلرام سے لڑو تب تمھارا کام نکلے گا یہ بات سُن کر جراسندھ نے کہا کہ اے مہاراج کابل یہاں سے بہت دور ہے اس سبب سے سندیسا لیجانے والا آدمی بہت دنوں میں وہاں پہونچے گا اور آپ ایک ساعت میں پہونچ سکتے ہیں اِس سے آپ ہی مہربانی کر کے اُس کو میری مدد کے واسطے یہاں بُلا لائیے میں آپ کا بڑا احسان مانوں گا یہ دین بچن سُن کر نارد مُن کال یمن کے وہاں گئے اور جراسندھ اپنی راج گدّی پر آکر فوج اکٹھا کرنے لگا جب نارد مُنِ ایک ساعت میں کال یمن کی سبھا میں پہونچے تب اُس نے ڈنڈوت کر کے نارد مُن کو بڑے آدر سے اپنے سنگھاسن پر بیٹھالا اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مُن ناتھ جس طرح آپ نے دیال ہو کر درشن دیا اسی طرح کرپا کر کے اپنے آنے کا کارن کہئے نارد مُن بولے کہ ہم کو راجہ جراسندھ نے تمھارے پاس بھیجکر یہ سندیسا کہا ہے کہ متھرا میں شری کرشن اور بلرام دونوں بھائی بڑے بلوان پیدا ہوئے ہیں اور بڑے پرتاپی ہیں میں سترہ بار اُنسے یُدھ کرتے وقت ہار گیا اب اٹھارہویں بار اُن سے لڑائی کرنے کے واسطے تمھاری مدد چاہتا ہوں اِس بات کا جیسا جواب تم کو دینا ہیں جا کر اُس سے کہدوں اور جن کا نام شری کرشن چندر ہے وہ میگھ برن چندر مُکھ کمل نین بہت سُندر پیتامبر پہنے اور اُوپر نارشیمی اوڑھے رہتے ہیں تم بنا مارے پچھا اُن کا مت چھوڑنا یہ بات سُنتے ہی کال یمن جو جراسندھ کا نام اور پرتاپ پہلے سے جانتا تھا بہت خوش ہو کر من میں کہنے لگا کہ دیکھو اتنے بڑے پرتاپی راجہ نے ہم سے مدد مانگی ہے اس لیے اس کی مدد کرنا چاہئے ایسا وچار کر کال یمن بولا کہ اے نارد جی آپ میری طرف سے جا کر جراسندھ سے کہدیں کہ میں بہت جلدی اپنی فوج سمیت اِدھر سے متھرا کو پہونچتا ہوں اور اُدھر سے وہ اپنی فوج لے کر جلد متھرا میں آوے یہ کہہ کر کال یمن اپنی فوج آراستہ کرنے لگا اور نارد جی وہاں سے چل کر جراسندھ کے پاس آئے اور یہ حال کہہ کر برہم لوک چلے گئے اور کال یمن تین کروڑ فوج ملیکشوں کی جو بہت موٹے مُشٹنڈے بڑے بڑے دانت اور لال لال آنکھ والے ڈراونی صورت اور میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے اپنے ساتھ لے کر متھرا کو چلا اور تھوڑے دنوں میں وہاں پہونچکر اپنی فوج سے متھراپوری کو گھیر لیا اور راجہ جراسندھ بھی تیئیس اکشوہنی فوج لے کر متھرا کو چلا جب متھراواسی کال یمن کی فوج دیکھ کر مارے ڈر کے کانپنے لگے تب شری کرشن جی نے دوارکا پُری بسانا وچار کر بلرام جی سے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہئے کال یمن نے اپنی فوج سے شہر کو گھیر لیا ہے اور جراسندھ بھی اپنی فوج سمیت آج کل میں آیا چاہتا ہے ایک سے لڑائی کرتا ہوں تو دوسرا راجہ متھراپُری کو لوٹ کر پرجا کو بہت دُکھ دے گا۔

دوہا

یاتے ایک اُپائے یہ آوے ہے من مانہہ	انھیں اور کہوں راکھ کے یُدھ کرن ہم جانہہ

بلرام جی نے کہا کہ جیسا اُچت ہو ویسا کیجیے یہ بات کہہ کر جیسے شری کرشن جی نے سمدر کو یاد کیا ویسے وہ اُن کے پاس چلا آیا تب شری کرشن جی نے سمدر سے کہا کہ تم بارہ یوجن زمین ابھی پانی سے خالی کر دو وہاں ہم ایک پُری

بسادیں گے اُسی وقت سمدُر نے کرشن بھگوان کی آگیا کے موافق بارہ یوجن زمین پانی سے خالی کر دی تب ویکنٹھ ناتھ نے
وشوکرما کو اُسی ساعت بلا کر کہا کہ تم سمدر کے ٹاپو پر اسی وقت ایک نگر ایسا بناؤ کہ جس میں یدو ونشی لوگ سب متھرا واسی
سُکھ سے رہیں یہ آگیا پاتے ہی وشوکرما نے اُسی وقت سمدر کے ٹاپو میں جا کر ایک قلعہ سونے کا بارہ یوجن کے گھیرے
میں بنایا اور اس کے بھیتر بہت سے مکان سونے کے بڑے اُتم اُتم بنا کر اُن میں جواہرات جڑ دیے اور جڑاؤ
کواڑے لگا کر سب دروازوں پر موتیوں کی جھالر لٹکا دی اور قلعہ کے کنگورے بھی جڑاؤ بنا دیے اور بازار بہت
اچھی لگا دی اور سولہ ہزار ایک سو آٹھ محل بہت عمدہ شری کرشن جی کی پٹ رانیوں کے واسطے بنا کر اُن میں
ایسے انمول رتن جڑ دیے کہ جن کی چمک ہزاروں سورج سے زیادہ دکھلائی پڑتی تھی اور مکانوں میں باغ
بہت طرح کے پھل اور پھول لگے ہوئے بنا کر تالاب اور باؤلی کو گلاب جل سے بھر دیا اور سب محلوں میں بڑے بڑے
آنگن تیار کر کے ہاتھی اور گھوڑے اور گئو اور بیل باندھنے اور رتھ اور گاڑی وغیرہ رکھنے کے مکان الگ الگ
بنا دیے اور سب مندروں کے دروازوں پر نوبت خانے اور دربانوں کے رہنے کے واسطے الگ مکان بنا کر قلعہ کے
چاروں طرف اچھی اچھی پھلواری لگا دی اور جتنا سامان گرہستی میں ہوتا ہے وہ سب مکانوں میں رکھ کر چاروں
برن کے رہنے کے واسطے الگ الگ محلے بنا دیے اے راجہ پریکشت جب وشوکرما نے ویکنٹھ ناتھ کی کرپا سے
یہ سب ایک ساعت میں تیار کر کے دُوارکاپُری اُس کا نام رکھا تب برون دیوتا نے شیام کرن گھوڑا اور کبیر دیوتا نے
اچھے اچھے رتھ اور رتن آدک اور اندر نے سُدھرما سبھا دوارکاپُری میں پہونچا دی اسی طرح بہت سے دیوتاؤں
نے بہت اچھی اچھی چیزیں جن کا نام کہاں تک کہا جائے وہاں لا کر رکھ دیں جب وشوکرما نے دوارکاپُری جہاں جانے
سے کام ۔ کرودھ ۔ لوبھ ۔ موہ ۔ اثر نہیں کرتا تیار کر کے شری کرشن جی سے خبر کی تب کرشن بھگوان نے یوگ مایا کو
اُسی ساعت بلا کر کہا کہ تو ابھی سب متھرا واسیوں کو گئو اور گھوڑے اور ہاتھی وغیرہ سب سامان سمیت راتوں رات متھرا
سے لیجا کر دوارکاپُری میں پہونچا دے لیکن کوئی آدمی یہاں سے پہونچنے کا بھید نہ جان پاوے یوگ مایا نے کرشن بھگوان کی آگیا سے
اُسی ساعت راجہ اگرسین اور وسودیو وغیرہ سب متھرا واسیوں کو جو نیند میں بیہوش ہو کر سو رہے تھے وہاں سے اُٹھا لیجا کر دوارکاپُری
میں پہونچا دیا جبکہ سب متھرا واسی سمدر کی آواز سُنکر نیند سے چونک اُٹھے تب تعجب مانکر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو یہاں سمدر کہاں سے
آیا جبکہ اُنھوں نے اچھی طرح وچار کیا تب جانا کہ یہ دوسرا شہر ہے اچھا سمدر میں نیا بسا ہے اور جب اُنھوں نے متھرا کے مکانوں
سے اچھے مکان میں آپکو دیکھا اور سب سامان گرہستی کا وہاں پایا تب استری اور پرش خوش ہو کر شری کرشن جی کی تعریف کرنے لگے ۔

ادھیائے اکیاون ۵۱

کال یمن اور راجہ مچکند کی کتھا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب شیام سُندر متھرا واسیوں کو دوارکا میں بھیج چکے تب بلبھدر جی کو

متھرا میں چھوڑکر آپ پرانہ سے اکیلے چترنبھجی روپ دھارن کیے جٹا و مکٹ سورج سے زیادہ چمکتا ہوا سر پر لیے کنڈل اور پیتامبر پہنے ہوئے اور کوستبھ مَنِ اور موتیوں کا ہار اور بیجنتی مالا گلے میں ڈالے اور اُپرنا ریشمی اور ہر ایک انگ پر رتن جٹت بھوشن اور زیور مرصع) ساجے اور چاروں ہاتھ میں شنکھ اور چکر اور گدا اور پدم لیے اور کیسر کا تلک لگائے اور تاپ ہارنی چتون اور مند مند مسکراتے ہوئے کال یمن کے سامنے گئے ۔

دوہا

انگ انگ بہُ رنگ چھب شوبھت پرم انوپ	جائے کرشن درشن دیو دھرے چترنبھج روپ

جب کال یمن نے نارد مُنی کے کہنے کے موافق سب لکشن اُن میں دیکھے تب شری کرشن جی کو بڑا بلوان سمجھکر اپنے من میں کہا کہ اسی آدمی نے راجہ کنس اور جراسندھ کی فوج کو مارا تھا اس وقت کچھ ہتھیار نہ لے کر پیدل ہی میرے سامنے لڑنے آیا ہے اِس سے اِس کے ساتھ ہتھیار لیے رتھ پر چڑھے ہوئے ہو کر لڑائی کرنا دھرم نہیں ہے ایسا وچار کر کال یمن رتھ پر سے کود پڑا اور اپنی فوج والوں سے پکار کر کہا کہ کوئی آدمی اس موہنی مورت پر ہتھیار مت چلانا جب یہ کہہ کر کال یمن آپ اکیلا ہی شیام سُندر کے پاس آیا تب ویکنٹھ ناتھ نے ایک تو ملیکش کا بدن چھو جانا دوسرے اُن کو دیوتاؤں کا بردان سچ کرنے کے واسطے راجہ مچکنڈ کو اپنا درشن دے کر بھوساگر پار اُتارنا تھا اس لیے ویکنٹھ ناتھ کال یمن کے سامنے سے بھاگے اور کال یمن اُن کو پکڑنے کے واسطے پیچھے دوڑ کر ابھمان کی راہ سے بولا ۔

چوپائی

کاہے بھاگے جات مُراری ٹھاڑھے رہو کرو سنگرام	کال یمن یوں کہے پکاری آسے پڑو اب موسوں کام

مجھ کو راجہ کنس اور جراسندھ مت سمجھنا میں یدوونشیوں کا بیج دنیا میں نہیں رکھوں گا چھتری اور شورویروں کو لڑائی کے میدان سے بھاگنا مرنے کے برابر ہوتا ہے ۔

دوہا

برگٹ پتا وسودیو کو دوش لگایو آج	رپ سمکھ تے بھاگنو چھترن کو ہے لاج

اے شیام سُندر تم کو بڑا شورویر سمجھ کر تمہارے ساتھ لڑنے کو آیا ہوں ایک ساعت ٹھہر کر میرے ساتھ لڑائی کرو میں تم کو جان سے نہ ماروں گا شیام سُندر اُس کی بات کا کچھ جواب نہ دے کر ایک ہاتھ کے فاصلہ سے اس طرح بھاگتے جاتے تھے کہ جس میں وہ نا اُمید نہ ہو جاوے اور پکڑنے بھی نہ پاوے جب کہ کال یمن اسی طرح پیچھے پیچھے دوڑتا ہوا بہت دور تک چلا گیا تب شری کرشن جی مہاراج گندھ مادن نام پہاڑ کی کندرا میں جہاں راجہ مچکنڈ پڑا سو رہا تھا گھس گئے اور وہاں جاکر پیتامبر اپنا راجہ مچکنڈ کو اوڑھا دیا اور آپ چھپ کر ایک کونے میں کھڑے ہو رہے جب پیچھے سے کال یمن دوڑتا ہانپتا ہوا اُسی کندرا میں پہونچا تب

اُس نے راجہ مُچکُنْد کو پیتامبر اوڑھے دیکھ کر کیا جانا کہ یہ وہی پُرش جو بھاگا آتا تھا میرے ڈر سے پیتامبر اوڑھ کر سو رہا ہے۔

ایسا ہی بچارتے ہی کال یمن بڑے غصّہ سے ایک لات راجہ مُچکُنْد کو مار کر بولا کہ یہ کون بہادری ہے کہ رن بھومی سے بھاگ کر یہاں سو رہا ہے اُٹھ ابھی تجھ کو مار ڈالوں گا جب یہ کہہ کر کال یمن نے وہ پیتامبر راجہ مُچکُنْد کے سر پر سے کھینچ لیا تب وہ لات لگنے اور پیتامبر کے جھٹکے سے جاگ اُٹھا۔

دوہا

تاکی درشٹ پر بھاؤ تے اگن اُٹھی تن مانہہ
دیکھت ہی جر کے بھیو یمن بھسم چھین مانہہ

اے راجہ پریکشت کال یمن نے مرتے وقت ویکنٹھ ناتھ کا درشن پایا تھا اسلئے وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر مُکتی پدوی پر پہونچا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے من ناتھ مُچکُنْد کون بڑا راجہ تیجوان ہو کر کس واسطے پہاڑ کی کندرا میں سویا تھا کہ جس کی نگاہ پڑنے سے کال یمن ایسا پرتاپی راجہ جل کر راکھ ہو گیا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت سُن۔ راجہ مُچکُنْد راجہ اکشواک کشتری کے کُل میں یوناشو کا پوتا اور ماندھاتا کا بیٹا بڑا پرتاپی اور چکرورتی راجہ ہو کر اپنے دھرم اور تپ کے بل سے سب راجوں کو جیت کر اپنے وش کیے تھا اُنھیں دنوں دیوتوں کو لڑائی میں دیتیوں نے جیت کر راج سنگھاسن اُن کا چھین لیا تب اندر اور برُن آدک دیوتا شوبھ تائی اور بہادری راجہ مُچکُنْد کی سُن کر شرن لوک میں آئے اور راجہ مُچکُنْد سے بہت دین ہو کر بنتی کی کہ اے مہاراج ہم لوگ دیتیوں کے ہاتھ سے بہت دُکھ پاکر تمھاری شرن آئے ہیں دیا کر کے دیتیوں سے ہمارا راج دلوا دیجئے یہ بات ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے کہ جب دیوتا اور براہمن اور رِشیشوروں کو دُکھ پڑتا ہے تب کشتری لوگ اُن کی رکشا کرتے ہیں یہ دین بچن سُنتے ہی راجہ مُچکُنْد نے دیوتوں کی مدد کر کے دیتیوں سے یدھ کیا اور دیتیوں کو جیت کر دیوتوں کو راج دے دیا جب جب دیتیہ لوگ دیوتوں کو دُکھ دیتے تھے تب تب راجہ مُچکُنْد دیوتوں کی سہائتا کر کے دیتیوں کو بھگا دیتا تھا ایک بار مُچکُنْد کو دیتیوں سے لڑتے ہوئے کئی جگ بیت گئے تب سوامی کارتکیئے جی دیوتوں کی سہائتا کرنے آئے اُس وقت دیوتوں نے راجہ مُچکُنْد سے کہا کہ اب ہم لوگوں کی سہائتا سوامی کارتکیئے جی کریں گے تم نے ہمارے واسطے بڑی محنت کی ہے اسلیے سوائے مُکتی اور جو بردان مانگو ہم تم کو دیں۔

دوہا

ارتھ دھرم اور کامنا یہ سب ہے ہم ہاتھ
ایک پدارتھ مُکت کو دیہیں شری ورجناتھ

یہ سُن کر راجہ مُچکُنْد نے کہا کہ بہت دن ہوئے کہ میں اپنے گھر دوار بال بچوں سے الگ پڑا ہوں کہو تو اُن کو جا کر دیکھوں دیوتوں نے کہا کہ کئی جگ بیت جانے سے اب تمھارے ونش میں کوئی نہیں رہا سب مر گئے یہ بات سُن کر راجہ مُچکُنْد بولا کہ اگر یہی حال ہے تو میں بہت دنوں سے نیند بھر سویا نہیں ہوں تم لوگ کوئی ایسی ایکانت جگہ بتاؤ جہاں جا کر میں سو رہوں اور کوئی مجھ کو نہ جگا دے دیوتوں نے خوش ہو کر کہا کہ تم گندھمادن نام پہاڑ کی کندرا میں جا کر سو رہو ہم لوگ ایسا وردان دیتے ہیں کہ جو کوئی وہاں جا کر تم کو جگا دے گا وہ اُسی ساعت تمھاری نظر پڑنے سے جل کر بھسم

ہوجاوے گا اور ہمارے آشیرواد سے تم کو پربرہم پرمیشور کا درشن ملے گا راجہ مچکند تریتا جگ سے یہ وردان پاکر اس کندرا میں سوتا تھا شری کرشن جی انتریامی یہ سب بھید جانتے تھے اسلیے اُنھوں نے دیوتاؤں کا وردان سچ کرنے کے واسطے کال یمن کو وہاں لے جاکر مچکند کی نظر سے مرواڈالا اُسکے جل جانے کے بعد ورندا بن وہاری بھگت ہتکاری نے چتربھجی روپ سے میگھ برن چندر مکھ کمل نین شنکھ چکر گدا پدم لیے کریٹ ساجے بنالا براجے پیتامبر پہنے تینوں لوک کی سُندرتائی دھارن کیے ہوئے راجہ مچکند کو درشن دیا جب اُن کے چندر مکھی پرکاش سے اُسی اندھیرے کندرا میں اُجالا ہوگیا تب راجہ مچکند نے اُن کو دیکھ کر ساشٹانگ ڈنڈوت کی۔

	دوہا		
	جوڑ ہاتھ ورِ جناتھ سے پوچھت ہے مچکند	ماکھن پربھ کے درشت تے بھیو سرس آنند	

اے ویناناتھ آپ کے برابر تینوں لوک میں کوئی سُندر نہ ہوگا جیسے آپ نے دیال ہوکر درشن دیا ویسے کرپا کرکے اپنا حال ورنن کیجیے میری سمجھ میں آپ سوریہ یا چندرما یا کوئی لوکپال یا برہما وشنو مہیش تینوں بڑے دیوتاؤں میں معلوم ہوتے ہیں کہ آپ کے آنے سے یہ کندرا پرکاشت ہوگئی اور یہ کومل چرن آپ کے جو پھولوں سے بھی زیادہ ملائم ہیں اس پہاڑ اور کانٹوں میں کس طرح وراجے اپنا نام اور گوتر بتلایئے اور جو آپ مجھ سے پوچھیں کہ تو کون ہے تو میں مچکند نام بیٹا راجہ ماندھاتا کا ہوں اور دیتیوں سے لڑتے وقت محنت کرنے میں دیوتوں نے مجھ کو یہ وردان دیا تھا کہ تم نشچنت ہوکر سوؤ تم کو جگانے والا تمھاری نظر پڑنے سے جلکر مرجائے گا اِسی سبب سے یہ آدمی جس نے مجھ کو جگایا تھا دیکھتے جل کر راکھ ہوگیا یہ سُن کر شری کرشن جی نے کہا کہ اے مچکند میں کونسا اپنا نام تجھ کو بتاؤں میرے ناموں کی کچھ گنتی نہیں ہے میں نے لاکھوں بار جگت میں اوتار لے کر بہت کام کیے ہیں جو کوئی چاہے بالو کی رینکا اور برسات کی بوندیں گِن لیوے لیکن میرے اوتاروں اور کاموں اور ناموں کی گنتی کر لینا بہت کٹھن ہے اس لیے اپنے پچھلے اوتاروں کا حال تجھ سے کہہ نہیں سکتا لیکن اس مرتبہ پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے یدکل میں وسودیو اور دیوکی کے یہاں اوتار لیا ہے اس لیے میرا نام واسدیو بھی کہتے ہیں اور ہم نے متھرا میں راجہ کنس کو دیتیوں سمیت مار کر پرتھوی کا بھار اُتارا اور سترہ[۱۷] مرتبہ تئیس[۲۳] تئیس[۲۳] اکشوہنی دل ساتھ لیکر راجہ جراسندھ متھرا پر چڑھ آیا وہ بھی ہم سے ہار گیا اٹھارہویں مرتبہ اُس کی مدد کرنے کے واسطے یہ کال یمن تین کروڑ ملیکشوں کی فوج ساتھ لیکر ہم سے لڑنے آیا تھا سو تمھاری نظر پڑنے سے جل کر مرگیا جو تم کہو کہ کال یمن کو تم نے اپنے ہاتھ سے کیوں نہیں مارا تو اس کا یہ کارن ہے کہ دیوتوں کا وردان سچ کرنے کے واسطے مجھے تمکو اپنا درشن دینا اور بھوساگر پار اُتارنا تھا اس لئے ہم نے کال یمن کو تمھاری نگاہ سے جلا کر اپنا درشن تم کو دیا پچھلے جنم میں تم نے میرا بھاری تپ کیا تھا اُس کا پھل آج پاکر تم جنم مرن سے چھوٹ گئے اب تم کو جو اچھا ہو وردان مانگو ویکنٹھ ناتھ کا درشن ملنے سے راجہ مچکند کو گیان ہوکر اُس کو یاد آئی کہ گرگ مُنی نے میری جنم پتری دیکھ کر کہا تھا کہ تجھ کو پرمیشور کا درشن ملے گا وہ بات آنکھوں سے دکھلائی دی۔

دوہا

سوئی دوج کے بچن ہرستیہ بھیو ہے آج	پرگٹ آئے درشن دیؤ ماکھن پرتھو دھراج

جب راجہ مچکند کو یہ وشواس ہوا کہ یہ چتربھج روپ بھگوان ہیں تب اُس نے شیام سُندر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر وِنے کیا کہ اے مہا پربھو آپ نِرگُن نِرنکار اوناشی پرش ہو کر کیول ہر بھکتوں کو سُکھ دینے کے واسطے سگن اوتار دھرتے ہیں آپ کے آدِ اور انت اور لیلا کو کوئی نہیں جان سکتا سب سنسار آپ کی مایا میں لپٹ رہا ہے اِس لیے کسی کا گیان ٹھکانے نہ رہ کر سب آدمی کام اور کرودھ اور لوبھ اور موہ کے جال میں ایسے پھنسے رہتے ہیں کہ کسی طرح مایا روپی جال سے چھوٹ نہیں سکتے۔

چوپائی

کرم کرت سب سُکھ کے ہیت	پاتے بھاری دُکھ سہہ لیت

جس طرح کتّا سوکھی ہڈّی چباتے وقت اپنے منھ کے خون کا سلونا سواد پا کر نادانی سے وہ مزہ ہڈّی سے نکلا ہوا سمجھتا ہے اسی طرح منشیہ استری پرسنگ کرتے وقت اپنے وِیریہ گرنے کا ساعت بھر سُکھ پا کر اگیانتا سے جانتا ہے کہ یہ سُکھ استری سے مجھ کو ملتا ہے جو اگیان آدمی اس جھوٹے سُکھ کو اچھا جان کر کامدیو کے مدمیں پراستری گمن کر کے اپنا پرلوک بگاڑ دیتے ہیں اور ایسا کام نہیں کرتے کہ جس میں آواگمن یعنی جنم مرن سے چھوٹ جاویں اُن کو کتے سے زیادہ بُرا سمجھنا چاہیے اے دینا ناتھ بغیر کرپا اور دیا تمھاری کے سنساری جیووں کا اس مایا روپی اندھیرے کنوئیں سے باہر نکلنا بہت کٹھن ہے جو آدمی آپ کی شرن ہو کر آپ کا دھیان اور اسمرن کرتا ہے وہ مایا جال سے چھوٹ کر پرم گت کو پہونچ سکتا ہے میں آج تک راج اور دھن کے نشے میں آپ کے بھجن اور اسمرن سے بیمکھ رہا اور جن استری اور بیٹوں کی پریت میں پھنس کر ہاتھی اور گھوڑے آدک سنساری سُکھ کو اپنا جانتا تھا وہ سب ناش ہو کر کیول یہ بدن میرا رہ گیا ہے سو یہ بھی کسی کام کا نہیں ہے کس واسطے کہ یہ بدن مرنے کے بعد سیار وغیرہ کے کھا جانے سے بشٹھا ہو جاتا ہے اور پڑے رہنے اور سڑ جانے سے کیڑے پڑ جاتے ہیں اور جلا دینے سے راکھ ہو جاتا ہے اس لیے جو لوگ اپنے بدن اور زور کا غرور کرتے ہیں اُن کو مورکھ سمجھنا چاہیے آدمی کا تن پا کر سوائے بھجن اور اسمرن پرمیشور کے سنساری بیوہار میں من لگانا اچھا نہیں ہوتا لیکن اگیانی آدمی اچھے کام میں ایک ساعت من نہیں لگاتے اور آٹھوں پہر استری اور پُتر کے مایا موہ میں پھنسے رہ کر سنساری جھوٹے بیوہار کو سچ جانتے ہیں جو کوئی بغیر کسی اِچھا کے صرف آپ کے خوش ہونے کے واسطے آپ کا دھیان اور اسمرن کرتا ہے اُس کو بڑا بھاگیہ وان سمجھنا چاہیے لیکن ایسے آدمی سنسار میں کم ہیں مجھ اگیانی اور ابھاگی کو اپنے بھوساگر پار اُتر جانے کا بڑا سوچ لگا تھا میرے پچھلے جنم کے پُنیہ سہائے ہوئے جو کمل ایسے آپ کے چرنوں نے جن کا دھیان برہما دک دیوتا اور بڑے بڑے یوگی اور رِشیشور دِن رات اپنے ہردے میں رکھتے ہیں اپنا درشن دے کر مجھ کو کرتارتھ کیا اس لیے سوائے بھگتی

اور دھیان اُن چرنوں کے جو مُکت دینے والے ہیں دوسری چیز سنساری مایا موہ میں پھنسانے والی نہیں چاہتا۔

دوہا

میں جپ تپ کچھ نہیں کیو نہیں چینتے مہراج ۔ ایک تمھاری کرپا تے درشن پایو آج

اے مہا پربھو تم اپنے بھگتوں کو ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ دینے والے ہو اسلیئے یہ اچّھا رکھتا ہوں کہ آپ کی کرپا سے بھوساگر پار اُتر جاؤں میں آپ کی شرن آیا ہوں جبکہ راجہ مچکند نے یہ استُت کی تب شری کرشن مہاراج جی نے ہنس کر کہا کہ اے مُچکند تیرا گیان دھنیہ ہے تو نے سچی بات کہی تو ہمیشہ سے میرا پرم بھگت ہے پچھلے جنم میں تو نے بہت تپ کر کے ہمارا درشن چاہا تھا اُس کا پھل آج مل کر تیری کامنا پوری ہوئی اور تو نے ہم کو پہچانا اور ہم نے تجھے وردان لینے کے واسطے بہت للچایا پر تو نے کسی چیز کو قبول نہ کیا کیول ہمارے چرنوں کی بھکتی مانگی اس طرح کا گیان ہر کسی کو نہیں ملتا اب تیرے بھوساگر پار اُترنے کی تدبیر بتلا دیتا ہوں وہ تو کر کیونکہ تو نے پرتھوی لینے اور پر استری گمن کرنے میں بہت پاپ کیا ہے وہ بغیر تپ کیے نہیں چھوٹے گا اسلیے تو اُتّر کی طرف جا کر میرا اسمرن اور دھیان کر جب یہ تن چھوڑ کر براہمن کے گھر جنم لے کر میری بھکتی کرے گا تب وہ تن چھوڑ کر میری جیوتی میں سما جائے گا۔

دوہا

یہ تپ پدارتھ مُکت کو راجن دیجے نانہہ ۔ تدپ ہم تم کو دیو جان پریت من مانہہ

یہ بات سُنتے ہی راجہ مچکند کرشن بھگوان کے چرنوں پر گر پڑا اور جب اُن کو ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے کندرا سے باہر نکلا تب اُس نے آدمی اور درختوں کا چھوٹا چھوٹا روپ دیکھ کر جانا کہ کلجگ کا لکشن آ پہونچا ایسا وِچار کر راجہ مچکند اُسی وقت بدری کا شرم میں تپ اور جپ کرنے کو چلا گیا اور سچّے من سے پرمیشور کا تپ کرنے لگا اور گرمی اور سردی اور برسات کو برابر جان کر دُکھ اور سُکھ کو برابر سمجھا وہ بدن چھوڑ کر براہمن کے گھر پیدا ہوا تب ہر بھگت کے پرتاپ سے مرنے کے بعد پرم دھام پرمیشور میں مل گیا کال یمن براہمن کے ویریہ سے پیدا ہوا تھا اس لیے شری کرشن جی نے اُس کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے مُنِ ناتھ کال یمن ملیچھ براہمن کے ویریہ سے کس طرح پیدا ہوا تھا شکدیو جی بولے کہ ایک دن گوڑ براہمن گرگ مُنِ کے سالے نے ہنسی سے اُن کو کہا کہ تم نامرد ہو جب یہ بات سُن کر یدوونشی لوگ ہنسی کی راہ سے گرگ رشیشور کو ہجڑا کہنے لگے تب اُنھوں نے کرودھ کر کے سب یدوونشیوں کو نیچا دکھلانے کے لئے شری مہادیو جی کا تپ کرنا شروع کیا تب شیو جی مہاراج نے خوش ہو کر اُن سے وردان مانگنے کے واسطے کہا تب گرگ مُنِ نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہا پربھو مجھ کو ایک بیٹا دیجیے جس سے سب یدوونشی ڈر کر بھاگ جاویں تب شری بھولا ناتھ نے اُن کو ایک پھل دے کر کہا کہ یہ پھل استری کو کھلا دینے سے ایسا بیٹا پیدا ہو گا گرگ براہمن نے وہ پھل لے کر اپنے پاس رکھ چھوڑا اور جب تال جنگھ نام چھتری نے جو کابل میں بڑا پرتاپی راجہ ہو کر سنتان نہیں رکھتا تھا لڑکا پیدا ہونے کے واسطے گرگ رشیشور کی بہت

سیوا کی تب رکھیشور مہاراج نے اُس کی استری کو ور یہ دان دیکر وہ پھل کھانے کو دیا اُس نے ہر اچھا سے اپنی سوتوں کے ڈر سے جلدی میں وہ پھل بنا اسنان کیے کھالیا تب گرگ مُنی نے کہا کہ تیرا بیٹا بڑا پرتاپی اور بلوان ہو کر ملیکشوں کا کام کریگا اسی کارن کال یمن تال جنگھ چھتری کا بیٹا ملکش ہوگیا تھا یہ حال سن کر راجہ پریکشت کا سندیہ مٹ گیا

ادھیائے باون

شام اور بلرام کا جراسندھ کے سامنے سے اُسکا منورتھ پورا کرنے کے واسطے بھاگنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت شری کرشن جی راجہ مچکُند کو بداکر کے متھرا میں چلے آئے اور بلرام جی سے کہا کہ ہم نے راجہ مچکُند کی نظر سے کال یمن کا ناش کرا کے راجہ مچکُند کو بدری کیدار میں تپ کرنے کے واسطے بھیجدیا اب چلو کال یمن کی فوج کو مار کر پرتھوی کا بھار اُتاریں یہ کہہ کر شری کرشن جی بلرام جی سمیت متھرا سے باہر نکلے اور کال یمن کی فوج میں چلے گئے۔

دوہا

شنکرشن کو ساتھ لے ماکھن ہریہ بہو کرتار	کال یمن کی سین سب ہنی ایک ہی بار

جبکہ ساعت بھر میں شام اور بلرام ہل اور موسل اور باؤں سے ملیکشوں کو مار کر سب مال لوٹ کا اپنے استھان پر لے چلے تب جراسندھ نے اپنی فوج سمیت پہونچ کر اُن کو گھیر لیا اس وقت ویکنٹھ ناتھ بھکت وتسل نے جراسندھ کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے سب مال لوٹ کا وہاں چھوڑ دیا اور بلرام جی سمیت اُس کے سامنے سے پیدل بھاگے تب جراسندھ کے منتری نے کہا کہ اے مہاراج تمھارے پرتاپ کے سامنے کون ایسا شور ویر ہے جو ٹھہر سکے دیکھو رام اور کرشن دونوں بھائی گھر بار اور سب مال اپنا چھوڑ کر تمھارے ڈر سے ننگے پانوں بھاگے جاتے ہیں جبکہ جراسندھ نے بھی دونوں بھائیوں کو اپنی آنکھوں سے بھاگتے ہوئے دیکھا تب اپنی فوج سمیت اُن کے پیچھے دوڑا اور پکار کر یوں کہا۔

چوپائی

کاہے ڈر کے بھاگے جات رگرت اُٹھت کپت کیوں بھاری	ٹھاڑھے رہو کرو کچھ بات آئی ہے ڈھگ مرتیو تمھاری

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جب شام اور بلرام نارد جی کی بات سچ کرنے کے واسطے لوک بیوہار دکھلا کر جراسندھ کے سامنے سے بھاگے تب وہ بڑی خوشی سے ان کے پیچھے دوڑا اور دونوں بھائی بھاگ کر پربرشن نام پہاڑ پر جو گیارہ یوجن اونچا تھا اور اس میں سوائے ایک راہ کے دوسرا راستہ نہ تھا چڑھ گئے اور پہاڑ کے اوپر جاکر کھڑے ہوئے۔

چوپائی

دیکھ جراسندھ کہے پکاری اب یہ کیسے جائیں پرائے	شکھر چڑھے بلبھدر مُراری یہ پربت کو دیو جرائے

یہ حکم پاتے ہی اُس کے سیوکوں نے اس پہاڑ کو جہاں ہمیشہ پانی برستا تھا لکڑیوں کا ڈھیر چاروں طرف سے جمع کرکے اس میں آگ لگادی اور جو راہ پہاڑ پر چڑھنے کی تھی وہاں جراسندھ آپ کھڑا ہوگیا جب تھوڑی دیر میں وہ آگ پہاڑ کی چوٹی تک جل کر بجھ گئی تب وہ اُس آگ میں دونوں بھائیوں کا جل مرنا سمجھ کر متھرا پُری کو چلا آیا اور وہاں اپنا ڈھنڈھورا پٹوادیا اور جتنے مکان راجہ اُگرسین اور وسودیو جی کے اُس شہر میں تھے وہ سب کھدوا کر اس جگہ نئے مکان بنوا دیے اور اپنا کارندہ وہاں چھوڑ کر آنند سے فوج سمیت مگدھ دیش میں آیا اور شیام سُندر نے بلرام جی سے کہا کہ بڑے سوچ کی بات ہے کہ ہمارے چرن آنے سے بھی یہ پہاڑ جل جاوے ایسا کہہ کر ویکنٹھ ناتھ نے اس پہاڑ کو اپنے چرنوں سے ایسا دبایا کہ وہ پاتال کو چلا گیا آگ بجھ جانے کے بعد پھر اُس کو اُٹھا لیا۔

دوہا

تا گورتے کود کے ماکھن پربھ یدورائے	رام سہت شری دوارکا پل میں پہونچے جائے

ان کو دیکھتے ہی سب دوارکا باسی خوش ہوگئے اور شیام سُندر کی دیا سے سب آنند پوروک وہاں رہنے لگے کچھ دنوں کے بعد راجہ ریوت نے برھما جی کی آگیا سے ریوتی اپنی لڑکی چندرمکھی مرگ لوچنی کو دوارکا پوری میں لاکر بلرام جی سے بیاہ دیا اور شیام سُندر بلرام جی سمیت کنڈن پور میں جاکر راجہ بھیشمک کی بیٹی جو کہ شِشُپال کو مانگی گئی تھی بہت راجوں کے بیچ سے زبردستی ہر لائے اور اپنے گھر لاکر اُس کے ساتھ بیاہ کیا یہ سُن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے مہاراج شری کرشن چندر مہاراج رُکمنی جی کو بہت راجوں میں سے کس طرح ہر لائے تھے۔

دوہا

ماکھن پربھو کے کرم گن سُنے مہا سکھ ہوئے	جو کوئی من سے سُنے بڑ بھاگی ہے سوئے

یہ بات سن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت بھیشمک نام بڑا پرتاپی راجہ بدربھ دیش کا کنڈن پور میں رہ کر دھرم پوروک راج کرتا تھا اور رُکم اگرج آدک پانچ بیٹے اُس کے ہوئے جبکہ رُکمنی نام کنیا مہا سُندری راجہ بھیشمک کے یہاں پیدا ہوئی تب اُس نے منگلا چار مناکر جوتشیوں سے اُس کی جنم لگن کا پھل پوچھا تب پنڈتوں نے کہا کہ ہمارے وچار میں یہ کنیا گُن اور روپ اور شیل کی سمدرہ ہوکر آدپرش بھگوان سے بیاہی جائیگی یہ سُن کر راجہ نے بڑی خوشی سے پنڈتوں کو آدرسنان کے ساتھ بدا کیا جب وہ کنیا ہر روز چندر کلا سی بڑھ کر کچھ سیانی ہوگئی تب ایک دن نارد مُن کنڈن پور میں گئے اور رُکمنی کا ہاتھ دیکھ کر اُس سے کہا کہ تیرا بیاہ شری کرشن چندر آنند کند سے ہوگا یہ بات سُن کر رُکمنی بہت خوش ہوئی اور ناردمُن نے دوارکا پُری میں جاکر شری کرشن جی سے کہا کہ اے ویکنٹھ ناتھ راجہ بھیشمک کی ایک لڑکی رُکمنی نام لچھمی جی کی طرح مہا سُندری

پیدا ہوکر تمھارے بواہنے یوگیہ ہے یہ بات سُن کر شیام سُندر انتریامی کو بھی اُس کی چاہ ہوئی اُنھیں دِنوں یاچکوں نے کنڈن پور میں جاکر شری کرشن جی کا یَش اور گُن جو جو کام اُنھوں نے گوکل اور ورِندا بن اور متھرا میں کیے تھے گایا تب وہاں کے لوگوں کو شیام سُندر کے درشن کی اِچھا ہوئی جب اس بات کی چرچا ہوتے ہوتے راجہ بھیشمک کو خبر پہونچی اور اُس نے بھی وہاں جاکر یاچکوں کو راج مندر پر بلا کر شیام سُندر کا یَش گوایا تب راجہ اور رانی آدِ سب لوگ اُن کی لیلا سن کر بہت خوش ہوئے۔

چوپائی

چڑھی اٹا رُکمنی سُندری	ہر چرتر دھون شروَن پری
اچرج کرے پھول من رہے	پھیر اُچک کر دیکھن چہے
سُن کے گُنو رہی من لاے	پریم لتا اُر اُپجی آسے
ات آنند سے بھی سُندری	واکی سُدھ بدھ ہر گن ہری

اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پہلے رُکمنی نارد مُنی سے مُرلی منوہر کا گُن سُن چکی تھی جب اس نے یاچکوں سے اُن کی بڑائی سُنی تب اُس کو اُن کے ساتھ بواہ کرنے کی بڑی چاہ ہوئی اُسی دن سے رُکمنی کھاتے پیتے سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے آٹھوں پہر موہن پیارے کی سانولی صورت کا دھیان پریم سے کرنے لگی اور اُن کے ملنے کے واسطے ہر روز شری پاروتی جی کو پوج کر یہ وردان مانگتی تھی۔

چوپائی

موپر گوری کرپا کرو	نند پُت پت دے مم دُکھ ہرو

دوہا

کمل نین کے دھیان میں مگن رہے دن رین	کھان پان کی کو کہے لے نہیں چھن چین

جب رُکمنی جی نے دِن رات موہن پیارے کا دھیان رکھ کر اپنے من میں یہ پرن کیا کہ سوائے شیام سُندر کے دوسرے کے ساتھ اپنا بواہ نہیں کروں گی تب اُس کے ماتا پتا بھی یہ حال جان کر اسی بات میں خوش ہوئے تھے جب رُکمنی موہن پیارے کے وِرہ میں اُداس ہوکر رونے لگتی تھی تب اس کی سہیلیاں نندلال جی کا بال چرتر سُنا کر خوش کر دیتی تھیں۔

دوہا

یا بِدھ لیلا کرشن کی گاویں سب دن رین	سوسُن کے شری رُکمنی لیے سدا سُکھ چین

ایک دِن رُکمنی سہیلیوں کے ساتھ کھیلتی ہوئی راجہ بھیشمک کے پاس آئی تب راجہ نے اُس کو بواہنے یوگیہ دیکھ کر من میں کہا کہ اب جو میں اِس کا بواہ جلدی نہیں کروں گا تو سنسار ہی لوگ میری نِندا کرینگے جسکے گھر کماری

کینا جوان ہو جاتی ہے اُس کو دان اور پُنیہ اور جپ اور تپ آدک اچھے کام کرنے کا پھل نہیں ملتا یہ بچار تے ہی راجہ اپنے پانچوں بیٹوں اور منتری اور اِشٹ متروں کو سبھا میں بیٹھا کر کہا کہ اب رُکمنی سیانی ہوئی اس لئے راجکمار جو کُلین اور سب گنُوں سے بھرا ہو ٹھہرانا چاہیئے یہ بات سُن کر سب سبھا والوں نے بہت راجکماروں کے نام بتلا کر اُن کے روپ اور گُن کا ورنن کیا لیکن راجہ کے من میں کوئی نہیں بھایا تب رُکم اگرج اُس کے بڑے بیٹے نے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ شہر چندیلی میں راجہ شِشپال کُلین اور بلوان ہے رُکمنی اُسے بواہ کر دینا ٹھیک لیجئے جب راجہ اُس کی بات پر بھی نہیں بولا تب رُکم کیش راجہ کے چھوٹے بیٹے نے کہا ۔

چوپائی

رُکمنی پِتا کرشن کو دیجے	واسدیو سوں ناتا کیجے
پرسن بھیشمک ہر کھے گات	کہی پوت تم اچھی بات
تو بالک سب سے بڑ گیانی	تیری بات بھلی ہم مانی

دوہا

تُرن چھوٹ سے پوچھ کر کیجئے من پرتیت	سار بچن گہہ لیجئے یہی جگت کی ریت

یدو ونشیوں میں راجہ سور سین بڑے پرتاپی ہو کر اُن کے بیٹے وسودیو جی ایسے دھرماتما ہیں کہ جن کے گھر آدِ پُرش بھگوان نے شری کرشن نام سے اوتار لیا اور راجہ کنس آدک ادھرمیوں کو مار کر سب یدو ونشی اور پرجا کو بڑا سکھ دیتے ہیں ایسے دوار کا ناتھ کو رُکمنی دے کر سنسار میں یش لینا اُچت ہے یہ بات سُنتے ہی تینوں چھوٹے بیٹے راجہ کے اور منتری آدک سبھا والوں نے خوش ہو کر کہا کہ اے مہاراج آپ نے بہت اچھا وچار ا ہے ایسا بر اور گھر دوسرا نہ ملے گا یہ بات سُنتے ہی رُکم اگرج بڑا بیٹا راجہ کا جس کی صلاح سے راج کارج ہوتا تھا سب سبھا والوں پر جھنجھلا کر بولا ۔

چوپائی

سمجھ نہ برتت مہا گنوارا	جانت نہیں کرشن بیوہارا
بارہ برس نند گھر رہیو	تب اہیر سب کوئی کہیو

جنم بھید یدو ونش میں بسیو نند گھر جائے	دوہا	کاندھ کمریا کر لکُٹ پھرے چراوت گائے

اے پتا جی وہ گوال گنوار ہے اُس کی ذات پانت کا کیا ٹھکانا ہے اُس کو کوئی نند کا بیٹا کہتا ہے کوئی وسودیو کا بیٹا کہتا ہے آج تک یہ بھید نہیں کھلا کہ کس کا بیٹا ہے اور یدو ونشی کچھ پر انے راجہ نہیں ہیں کیا ہوا جو تھوڑے دنوں سے بڑھ گئے ہیں اُس سے اُن کی گنتی تلک دھاری راجوں میں نہیں ہو سکتی جو شری کرشن کو وسودیو یادو کا بیٹا سمجھا جائے تو بھی یادو لوگ ہمارے برابر کُلین نہ ہو کر وہ اپنی بیٹی ہم کو دیں تو اُچت ہے سوائے اُسکے شری کرشن اُگر سین کا سیوک کہلاتا ہے اُس کو رُکمنی بواہ کر سنسار میں کیا یش پاؤ گے بیر اور بواہ برابر والے سے کرنا چاہیئے جب شری کرشن کے ساتھ رُکمنی کا بواہ کرنے میں مجھکو سب کوئی گوال کا سالا کہیں گے تب میں اپنا مُنھ لوگوں کو کیا دکھلاؤں گا

چوپائی

تاسوں ہم نہیں کرت سگائی	یہ بدھ اوگن بھرے کنھائی

اس لیے شِشُپال تلک دھاری راجہ کو جس کے پرتاپ اور ڈر سے دوسرے راجہ تھر تھر کانپتے ہیں رُکمنی بیاہ دیجئے اور پھر کرشن کا نام میرے سامنے نہ لیجئے جب یہ بات سُنکر سبھا والے اپنے اپنے من میں پچھتا کر چپ ہو رہے اور راجہ بھیشمک بھی بڑا بیٹا سمجھ کر کچھ نہیں بولا تب راجکمار نے اُسی وقت جیوتشیوں سے اچھی لگن پوچھ کر ایک براہمن کے ہاتھ رُکمنی کے بواہ کا تلک راجہ شِشُپال کے پاس بھیج دیا جب کہ وہ براہمن تِلک لے کر شہر چندیلی میں راج مندر پر پہونچا اور شِشُپال نے بڑی خوشی سے تلک لے کر براہمن کو آدر کے ساتھ بِدا کر دیا تب وہ براہمن کُنڈن پور میں پہونچ کر راجہ بھیشمک اور رُکم اگرج سے تِلک بھینے کا حال کہہ کر بولا کہ راجہ شِشُپال بڑی دھوم دھام سے برات سجکر بواہنے کو آتے ہیں اب آپ اپنے یہاں تیاری کیجئیے یہ بات سُن کر پہلے راجہ بھیشمک بہت اُداس ہو گیا پھر اپنے من کو دھیریہ دے کر رانی سے سب حال کہہ دیا تب رانی اپنے ناتے دار استریوں کو بُلا کر رُکمنی کے بواہ کا منگلاچار کرنے لگی اور راجہ نے اپنے منتریوں کو بواہ کی تیاری کا حکم دیا اور کُنڈن پور میں یہ چرچا گھر گھر ہونے لگی کہ راجہ رُکمنی کا بواہ شری کرشن جی سے کرتے تھے لیکن رُکم اگرج دُشٹ نے نہیں ہونے دیا اب شِشُپال سے اُس کا بواہ ہوگا اتنی کتھا سُنا کر شُکدیوجی بولے کہ اے راجہ جب راج مندر میں کیلے کے کھمبھ گاڑ کر سونے کا کلس دھر کر منڈوا تیار ہوا اور استریاں منگلاچار گیت گا کر اپنے کُل کی ریت کرنے لگیں اور راجہ نے نیوتہ بھیج کر اپنے اِشٹ مِتروں کو کہلا بھیجا اور ناریل اور رنگ آدِک بہت طرح کا منگلاچار وہاں ہونے لگا تب دو چار سکھیوں نے آ کر رُکمنی سے کہا کہ تیرا بواہ رُکم اگرج نے راجہ شِشُپال کے ساتھ ٹھہرایا ہے اب تو رانی ہو گی یہ بات سُنتے ہی رُکمنی اپنے من میں بہت اُداس ہو کر بولی کہ اے پیاری میرے سوامی منسا واچا کرمنا سے شری ویکنٹھ ناتھ ہیں اُن کے سوائے دوسرے کسی کو میں اپنا پتی بنانا نہیں چاہتی یہ کہہ کر سوچ کرنے لگی۔

چوپائی

ملیں کون بدھ کر کرشن مُراری	سوچت یہا کرے، دُکھ بھاری

دوہا

پُری دوارکا دور اَت کچھ نہیں بنے بنائے	ماکھن پُربھ کے درس کو کہہ بدھ کروں اُپائے

رُکمنی نے بہت سوچ اور وچار کر کے یہ بات من میں ٹھہرائی کہ کسی کو موہن پیارے کے پاس بھیجکر اپنی اِچھا اُن سے پرکٹ کرنا چاہئیے آگے وہ مالک ہیں جب رُکمنی نے اُس کے سوائے دوسری تدبیر کوئی اچھی نہیں دیکھی تب ایک براہمن بُدھمان کو اپنے ماتا اور پتا اور بھائی سے چھپا کر بلایا اور اپنا منورتھ کہنے اور چِٹھی دینے کے بعد ہاتھ جوڑ کر اُس سے کہا کہ اے مہاراج آپ کرپا کر کے جلدی یہ چِٹھی دوارکا میں لیجائیے اور شری کرشن کے ہاتھ میں دے کر میرا سندیسا کہہ کر اُن کو اپنے ساتھ یہاں لے آئیے تو میں جنم بھر آپ کا احسان مان کر یہ

سمجھوں گی کہ آپ کی دیا سے میں نے دوارکا ناتھ کو سوامی پایا یہ بچن سُنتے ہی وہ براہمن رُکمنی سے بِدا ہو کر مُرلی منوہر کا دھیان کرتا ہوا دوارکا کو چلا اور شری کرشن جی کی کرپا سے جلدی وہاں پہونچ کر دوارکا پڑی کی شوبھا اس طرح دیکھی کہ وہاں رتن جٹت استھان بنے ہو کر گھر گھر منگلاچار اور کتھا پران ہو رہے ہیں جب وہ براہمن یہ شوبھا اور آنند دیکھتا ہوا شری کرشن جی کی ڈیوڑھی پر جہاں ہزاروں دربان کھڑے تھے جا پہونچا اور مارے ڈر کے بھیتر نہ جا سکا تب درباتوں نے اُس براہمن سے پوچھا۔

چوپائی	
کو ہیں آپ کہاں سے آے	کون دیش سے پاتی لاے
دوہا	
سکل اوستھا آپنی تن سوں کہی جناے	کُنڈن پُر کو برہموں ابہین پہونچو آے

اس براہمن کا حال سُن کر ایک دربان بولا کہ مہاراج تم کسو اسطے یہاں کھڑے ہو ہمارے مالک کی ڈیوڑھی پر کسی براہمن کو جانے کی روک نہیں ہے تم بیدھڑک بھیتر چلے جاؤ شری کرشن دوارکا ناتھ سامنے سنگھاسن پر بیٹھے ہیں وہ تمھارا بڑا آدر کریں گے یہ بات سُنتے ہی جب وہ براہمن شری دوارکا ناتھ کے سامنے جہاں وہ جڑاؤ سنگھاسن پر پیتامبر پہنے بیٹھے تھے چلا گیا تب ترلوکی ناتھ نے براہمن کو دیکھتے ہی سنگھاسن سے اُتر کر ڈنڈوت کی اور آدر کر کے اپنے پاس بیٹھالا اور چرن دھو کر چرنامرت لیا اور اس کے بدن پر اوٹن اور پھلیل ملوا کر اشنان کرایا اور چھتیس پرکار کے وینجن کھلا کر پان اور الائچی دیا اور خوشبودار پھولوں کا گجرا پہنایا اور بڑے پریم سے پوچھا کہ مہاراج آپ کہاں سے آئے ہیں اور جہاں آپ رہتے ہیں وہاں کا راجہ اپنے کرم دھرم سے رہ کر پرجا پالن اور براہمن کی سیوا اچھی طرح کرتا ہے یا نہیں۔

چوپائی	
کون کاج یہاں آون بھیو	درس دکھاے ہیں سکھ دیو
دوہا	
کہت بچن دوِج راج سوں ماکھن پریہ بھاکھت	دیکھت ہر کی دینتا یا دو سب مُسکات

یہ میٹھا بچن سُنتے ہی وہ براہمن رُکمنی جی کی چٹھی دے کر بولا کہ اے کرپاندھان میرے آنے کا یہ کارن ہے کہ کُنڈن پور میں راجہ بھیشمک کی بیٹی رُکمنی آپ کا نام اور گُن سُن کر دن رات یہ اِچھا رکھتی ہے کہ آپ کے چرنوں کی داسی ہو وے اس کا باپ اُس کو آپ کے ساتھ بیاہنا چاہتا تھا لیکن رُکم اگرج راجہ کے بڑے بیٹے نے یہ بات نہ مان کر سگائی اُس کی راجہ شِشپال کے ساتھ کی ہے اسلیے وہ بہت راجوں کو ساتھ لیکر بڑی دھوم دھام سے کُنڈن پور میں بواہ کرنے آویگا اور رُکمنی منسا واچا کرمنا سے آپکے چرنوں میں پریت رکھکر اُس کے ساتھ بواہ کرنا نہیں چاہتی اسی واسطے راجکماری نے یہ چٹھی بھیجکر آپکو بُلایا ہے یہ بات سُنتے ہی شری گردھاری بھگت ہتکاری نے بڑی خوشی سے وہ چٹھی اُسی براہمن کو دیکر کہا کہ تم اس کو پڑھ سناؤ براہمن وہ چٹھی پڑھ کر سُنانے لگا اُس میں رُکمنی نے لکھا تھا کہ اے

ترلوکی ناتھ اوناشی پُرش آپ کے برابر کوئی دوسرا سُندر نہیں ہے میری وِنتی سنئیے اے پربرہم پرمیشور میں آپ کی تعریف سُن کر منسا واچا کرمنا سے اپنے کو آپکی داسی سمجھتی ہوں اور سوائے آپکے اور کسی کو نہیں چاہتی آپ بھی دیال ہو کر مجھ کو اپنے چرنوں کے پاس رکھئے یدّپ میں آپکے یوگیہ نہیں ہوں لیکن آپکی داسیوں میں رہوں گی میرا بڑا بھائی زبردستی مجھ کو شِشپال سے بیاہنا چاہتا ہے لیکن میں یہ بات نہ چاہ کر پریم پورو ک یہ اچھا رکھتی ہوں کہ آپکی سیوا کرکے اپنا جنم سوارتھ کروں جو آپ یہ کہیں کہ کُلونتی بیٹی ایسا کام نہیں کرتی کہ اپنے بواہ کا سندیا آپ بھیجے تو اے دین دیال اس کا یہ کارن ہے کہ آپ کی مہما جو سارے جگت میں پرکٹ ہے سُنکر میری لاج چھوٹ گئی آپکے چرنوں کی دھور ملنے کے واسطے شری برھما جی اور شری مہادیو جی آدک بڑے بڑے دیوتا اور یوگیشور اور منیشور لوگ اچھا رکھتے ہیں لیکن وہ دھور اُن کو جلدی نہیں ملتی میں منسا واچا کرمنا سے یہ اچھا رکھتی ہوں کہ جس میں اُن چرنوں کی سیوا کرکے وہ دھور مستک پر لگاؤں جو وہ دھور مجھ کو نہیں ملے گی تو اُن چرنوں میں دھیان لگا کر یہ تن اپنا چھوڑ دوں گی ۔

چوپائی

جا کو شیو سنکا دک دھیا دین تا ہی چرن کمل کی آس		وید پُران بھید نہیں پاویں من مُدھکر ہوے کینھو واس

دوہا

تم چاہو یا مت چہو ماکھن پربھو یدورائے		ہیں چاہت ہوں آپ کو پریم پریت کی بھلے

اے مہا پربھو اب شِشپال برات ساج کر کُنڈن پور میں مجھے بیاہنے آوے گا تم جلد آکر اور دشمنوں کو جیت کر مجھ کو یہاں سے لیجاؤ جو آپ نہیں آویں گے تو میں اپنا پران آپکے چرنوں پر نچھاور کر کے جہاں دوسرا جنم پاؤں گی اُس تن میں آپ کا بھجن کر کے آپ کے پاس پہونچوں گی ۔

چوپائی

ہوں تمھری چیری کی چیری کرپا کرو موہن یدوناتھا		تم کو مشکل لاج ہے میری رتھ پر چڑھو پر کے ساتھا

اے دین دیال ایسا مت کرنا کہ سنگھ کا شکار گیدڑ لیجائے جو آپ یہ کہیں کہ ہم راج مندر میں تجھ کو کیسے ہر لیجائیں گے سو میں اپنے بواہ سے پہلے ایکدن دیوی جی کی پوجا کرنے کیواسطے شہر کے باہر جاؤنگی جب وہاں سے پھر کر گھر آنے لگوں تب راہ میں مجھکو اپنے ساتھ لیجانا سنسار میں آپکا نام دینڈیال پرگٹ ہے اسلئے مجھکو مہادین جان کر دیال ہو جیئے ۔

چوپائی

جو تم بیگ نہ پہونچو آئے	تو موہنہ اسُر بیاہ لے جائے

دوہا

یا بدھ پاتی شرون کر ماکھن پربھو کرتار	کُنڈن پُر کے چلن کو من میں کیو وچار

ادھیائے ترپن

شیام سُندر کا رُکمنی کو ہرلانا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت شیام سُندر نے وہ چٹھی سُنتے ہی بڑی خوشی سے اُس براہمن کا
ہاتھ پکڑ لیا اور اس کو اکیلے میں لیجا کر کہا کہ اے براہمن دیوتا جس دن سے میں نے رُکمنی کے روپ اور گُن کا
حال نارد جی کے مُنہ سے سُنا ہے اُس دِن سے میں بھی اسکے ملنے کی چاہ رکھتا ہوں اور یہ بھی مجھ کو معلوم ہے کہ
رُکم اگرج میرے ساتھ دشمنی رکھ کر اُس کا بواہ مجھ سے ہونے نہیں دیتا تم آج رات کو یہاں رہو کل میں پراتہ سمے
تمھارے ساتھ چل کر رکمنی کی اِچھا پوری کروں گا جس طرح لکڑی سے لکڑی رگڑنے میں آگ پیدا ہو کر سب جنگل جل جاتا
ہے اُسی طرح دشمنوں کو فوج سمیت ناش کر کے رُکمنی کو لے آونگا جب یہ بات سنکر براہمن دیوتا کو دھیریہ ہوا تب شیام سُندر
نے دارُک سارتھی کو بُلا کر کہا کہ کل سویرے رتھ تیار کر کے لے آنا جب پراتہ کال دارُک سارتھی رتھ اُن کا سجا کر لے آیا
تب شری کرشن چندر آنند کند اُس براہمن سمیت رتھ پر چڑھ کر کنڈنپور کو چلے جبکہ وہ سارتھی رتھ دوڑا کر شہر کے باہر
لے گیا تب پران ناتھ نے کیا دیکھا کہ داہنے طرف ہرن کا جھنڈ چلا آتا ہے یہ شگن دیکھ کر اس براہمن نے شری کرشن جی سے
کہا کہ اے مہاراج اچھے سگُن ملنے سے میرے وچار میں یہ آتا ہے کہ جس کام کے واسطے آپ جاتے ہیں وہ کام جلد
پورا ہوگا شیام سُندر بولے کہ آپ کی کرپا سے میرا کام پورا ہوگا یہ بات کہہ کر رتھ آگے کو بڑھایا جبکہ بلبھدر جی نے
سُنا کہ مُرلی منوہر اکیلے کُنڈن پور کو گئے تب اُنھوں نے جا کر راجہ اُگرسین سے کہا کہ مہاراج میں نے سُنا ہے کہ راجہ
شِشُپال جراسندھ آدک بہت سے راجوں کو اپنے ساتھ برات میں لے کر رکمنی سے بواہ کرنے کے واسطے کُنڈِن پور
میں آتا ہے اور موہن پیارے یہاں سے اکیلے بنا کہے وہاں چلے گئے ہیں اسلئے مجھے یقین ہوتا ہے کہ وہاں شیام سُندر اور ان
لوگوں سے بڑی لڑائی ہوگی آپ حکم دیجئے تو ہم لوگ بھی جاویں یہ بات سُنتے ہی راجہ اُگرسین نے بلرام جی سے کہا کہ
تم میری سب فوج ساتھ لے کر ایسی جلدی کُنڈن پور میں جاؤ کہ شری کرشن جی وہاں تک پہونچنے نہ پاویں راہ
میں اُن سے مل کر اُن کو اپنے ساتھ لے آو یہ بات سُنتے ہی بلرام جی نے دو اکشوہنی دل اور بہت شور ویر دل
کو ساتھ لے کر کُنڈن پور کو کوچ کیا اور راہ میں شری کرشن جی سے مل کر بولے کہ اے بھائی تم مجھ کو بھی ساتھ
نہ لے کر اکیلے کیوں چلے آئے میرا پران تک تمھارے اوپر نچھاور ہے شری کرشن جی بلدیو جی کو دیکھتے ہی
بہت خوش ہوئے اور رکمنی جی کی بیاکلتا کا حال جان کر ایک مہینے کا راستہ ایک دِن اور ایک رات میں چلے
اور جس دن شِشُپال کی برات کنڈن پور میں آنے والی تھی اسی دن وہاں جا پہونچے تب کیا دیکھا کہ اس
شہر میں گھر گھر منگلا چار ہو کر گلی اور چوراہوں میں گلاب اور چندن کا چھڑکاؤ ہو رہا ہے اور سب چھوٹے اور بڑے
کُنڈن پور واسی اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنے اپنے اپنے دروازوں اور چوراہوں پر برات دیکھنے کے واسطے

خوش خوش بیٹھے ہیں

دوہا

کُنڈن پُر کی چھب مہابرن سکے کب کون	جاکی شوبھا دیکھ کے سُکھ پاوت رشن مون

یہ شوبھا وہاں کی دیکھتے ہوئے شیام سُندر نے اپنا رتھ راجہ بھیشمک کے باغ میں لیجاکر کھڑا کیا اور اُس براہمن سے بولے کہ اے مہاراج ہم اپنا ڈیرہ یہاں کرتے ہیں تم جاکر ہمارے آنے کا حال رُکمنی سے کہدو جس میں اسکو دھیریہ ہو اور وہاں کا حال پھر ہم سے آکر کہو کہ اُس کی تدبیر کی جائے یہ بات سُن کر وہ براہمن راج مندر کو چلا اور اُسی دن راجہ بھیشمک برات نزدیک آنے کا حال سُن کر اپنی فوج اور نیوتے والے راجوں کو ساتھ لیجاکر براتیوں کو آگے سے لینے گیا اور سنمان پوروک براتیوں کو اپنے ساتھ لاکر ٹھہایو گیہ استھان میں جنواسہ دیا اور بھوجن وغیرہ سب سامان جو جس کو ضرورت تھی اُسکے ڈیرہ پر بھیجدیا اور برات آنے کی خبر سنکر راج مندر میں استریاں منگلاچار کرنے لگیں اور پروہت نے رُکمنی سے سونا اور گئو دان دلواکر موتیوں کا کنگن اُسکے ہاتھ میں بندھوایا اتنی کتھا سُناکر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت شری کرشن جی مہاراج کُنڈن پور میں پہونچ چکے تھے لیکن رُکمنی کو اُنکے آنے کا حال نہیں معلوم تھا اسلئے وہ یہ سب چرتر دیکھتے ہی سوچ میں ہوکر اپنے من میں کہنے لگی کہ دیکھو شیام سُندر چٹھی بھیجنے سے مجھ کو نیچ سمجھ کر ابھی تک نہیں آئے اور اس براہمن نے بھی پھر کر ابھی تک کچھ سندیسا مجھکو نہیں دیا کہ پران ناتھ آتے ہیں یا نہیں اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ویکنٹھ ناتھ انتریامی نے مجھے کُروپ سمجھ کر کرپا نہیں کی یا وہ براہمن راہ بھول کر دوارکا تک نہیں پہونچا یا برات کے ساتھ جراسندھ کا آنا سُن کر نہیں آئے۔

چوپائی

میری کچھک چوک من آئی	یاتے نہیں آئے سُکھدائی
ابھوں نہیں آئے نند لالا	آئے مونہہ برہے ششپالا

اے مہاپربھو جب ششپال کل مجھے بواہ کے پیچھے ہاتھ پکڑ کرلے جائے گا تب ابلا ناتھ کیا کروں گی اس وقت میرے جپ اور تپ دیوی جی کے پوجن نے بھی کچھ سہایتا نہیں کی اے پرمیشور اب میں کیا کروں کدھر بھاگ جاؤں یا اپنا پران ہی چھوڑ دوں اب تمھارے سوائے کسی کا بھروسا نہیں رکھتی اس طرح رُکمنی بہت باتیں اپنے من میں وچار کر کسی کے پاؤں کا کھٹکا سُنتی تو اُس براہمن کا آنا سمجھ کر چاروں طرف دیکھنے لگتی تھی جیسے چندرما کا پرکاش پراتہ سمے ملین ہو جاتا ہے ویسے ہی رُکمنی کا چندرمکھ اسی سوچ میں اُداس ہو گیا تھا جسطرح پارہ ایک جگہ نہیں ٹھہرتا ہے اُسی طرح گھبراہٹ سے کبھی کوٹھے پر اور کبھی دروازے اور کھڑکیوں میں جاکر اُس براہمن کے آنے کی راہ دیکھا کرتی تھی اور لاج کے مارے اپنے من کا بھید کسی سے نہیں کہتی۔

دوہا

ماکھن پُربھ کے دھیان میں پرانن کی سدھ ناتھ	تب ہی پھر کے نین بچھ مُدرت بھئی من ماتھ

یہ حال رُکمنی کا دیکھ کر ایک سکھی جو سب بھید جانتی تھی بولی کہ اے پیاری تم اتنا گھبرا کر کیوں اپنا پران دیتی ہو وہ بنا پوچھے اپنے باپ اور بھائی کے کس طرح یہاں آویں گے تب دوسری سکھی بولی کہ وہ دینیال انتریامی تمہارے من کا حال جان کر بے آئے نہ رہیں گے تم اپنے من کو دھیرج دے کر دیا کل مت ہو میری سمجھ سے وہ کنڈن پور پہونچ چکے ہیں اُس کی بات سن کر رُکمنی نے کہا کہ اس وقت میری بائیں آنکھ اور بائیں بھجا پھڑکتی ہے تب وہ سکھی بولی کہ اُس کو بہت اچھا سگن سمجھو ابھی کوئی آکر ایسی خبر دے گا کہ شیام سُندر آگئے ہیں رُکمنی یہ چرچا اپنی سکھیوں سے کر رہی تھی کہ اُسی وقت براہمن نے پہونچ کر رُکمنی کو اشیش دے کر کہا کہ شری کرشن مہاراج بلرام جی اور سینا سمیت یہاں آکر راجہ کے باغ میں ڈیرا کیا ہے۔

	دوہا	
رُکمن پیرہ دیکھ کے کینھو بہت ہُلاس		کہت تمہارے دھرم سے اب پوجی مم آس

اُس وقت رُکمنی کو ایسی خوشی ہوئی کہ جیسے مردے کے بدن میں جان آوے اور تپ کرنے والا اپنا منورتھ پاکر خوش ہووے تب اُس نے ہاتھ جوڑ کر براہمن سے وِنے کیا کہ اے دُوِج راج تم نے ویکنٹھ ناتھ کے آنے کا حال سُنا کر مجھ کو جو دان دیا ہے جو اس کے بدلے تم کو تینوں لوک کی دولت دوں تو بھی تم سے اُرِن نہیں ہو سکتی یہ بات کہ کر جیسے رُکمنی جی نے اس براہمن کی طرف دیکھا ویسے اُس کے گھر میں لچھمی جی کا واس ہو گیا پھر وہ براہمن آشیرواد دے کر راجہ بھیشمک کے پاس چلا گیا اور شیام سُندر کے آنے کا حال جیوں کا تیوں راجہ بھیشمک سے کہا جب راجہ نے سُنا کہ شری کرشن چندر آنند کند میرے یہاں بواہ کرنے کے واسطے آکر باغ میں ٹکے ہیں تب اُسی وقت بڑی خوشی سے بہت رتن آدک ساتھ لے کر اپنے چاروں چھوٹے بیٹوں سمیت باغ میں چلا گیا جب کہ اُس نے رام اور کرشن دونوں بھائیوں کو بیٹھے ہوئے دور سے دیکھا تب سواری پر سے اُتر کر پیدل اُن کے پاس چلا گیا اور رتن آدک بھینٹ دے کے وِنے پوروک اُن سے بولا۔

	چوپائی	
میرے من پنج تم ہو ہری		کہا کروں جو دُشٹن کری

اے مہاپربھو جب آپ نے دیال ہو کر مجھ کو اپنا درشن دیا تب میں کرتارتھ ہو کر اپنے منورتھ کو پہونچا پھر راجہ بھیشمک بہت اچھے مکان میں شیام اور بلرام کو ٹھکا کر راج مندر پر چلا گیا اور سب سامان بھوجن آدک وہاں بھجوا کر کہنے لگا کہ رُکمنی شری کرشن جی سے بیاہنے یوگیہ ہے لیکن کیا کروں میرا کچھ وش نہیں چلتا۔

	چوپائی	
ہرچرتر جانے نہیں کوئی		کیا جانے اب کیسی ہوئی

جبکہ کُنڈن پور کے رہنے والوں نے دونوں بھائیوں کے آنے کا حال سُنا تب چھوٹے اور بڑے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر جُھنڈ کے جُھنڈ اُن کے درشن کیواسطے وہاں پہونچے اور شری کرشن جی اور شری

بلدیوجی کو ڈنڈوت کرکے اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پراپت کیا اور بڑی خوشی سے آپس میں کہنے لگے

دوہا

ہیں اُت سُندر شیام بر کہیں پرسپر لوگ	یہ شِشپال مہا ادھم نہیں رُکمنی یوگ

پرمیشور کی دیا سے ہماری اچھا پوری ہو کر رُکمنی کا بیاہ شری کرشن جی کے ساتھ ہووے اور شیام اور بلرام کی جوڑی چرنجیوی رہے اے راجہ پریکشت جبکہ چار گھڑی دن باقی رہا تب شری کرشن اور بلرام جی رتھ پر بیٹھکر کُنڈن پور کی شوبھا دیکھنے کو نکلے جس گلی اور بازار اور چوراہے پر اُن کی سواری پہونچتی تھی وہاں کے سب استری اور پُرش اپنی کھڑکی اور چوبارے اور دروازوں پر سے دونوں بھائیوں پر پھول برسا کر آپس میں یوں کہتے تھے۔

چوپائی

نیلامبر اوڑھے بلرام کُنڈل چپل مکٹ سر دھرے	پیتامبر پہنے گھنشیام کمل نین مادھو من ہرے

جبکہ شیام اور بلرام شہر کی شوبھا اور راجہ شِشپال آدک کی سینا دیکھتے ہوئے اپنے ڈیرے پر پہونچے تب رُکم اگرج اُن کے آنے کا حال سُنتے ہی بڑے کرودھ سے اپنے باپ کے پاس جاکر بولا کہ تم سچ تبلاؤ کہ شری کرشن ہمارے یہاں بیاہ میں وِگھن کرنے کے واسطے کس کے بلانے سے آیا ہے راجہ بھیشمک نے کہا کہ میں نے اُنکو نہیں بلایا تب وہ جنواسے میں جاکر جراسندھ اور شِشپال سے بولا کہ اب کُنڈن پور میں شیام اور بلرام بھی آئے ہیں تم اپنے سیناپتیوں سے کہدو کہ ہوشیار رہیں اُن دونوں بھائیوں کا نام سُنتے ہی راجہ شِشپال مارے ڈر کے تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑا رہ کر کچھ نہیں بولا لیکن جراسندھ نے رُکم سے کہا کہ سنو متر انھیں دونوں بھائیوں نے راجہ کنس آدک بڑے بڑے شور ویروں کو سہج میں مار ڈالا تھا یہاں جو آئے ہیں تو ضرور کچھ فساد کریں گے اُنکو تم لڑکا مت سمجھو یہ بڑے پرتاپی ہو کر آج تک کسی سے نہیں ہارے سترہ مرتبہ تیئیس ۲۳ اکشوہنی دل میرا ان دونوں بھائیوں نے لڑکر مار ڈالا جب کہ اٹھارھویں مرتبہ میں پھر فوج لے کر اُن پر چڑھا تب یہ دونوں بھائی بنا لڑے میرے سامنے سے بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے جبکہ میں نے پہاڑ کے چاروں طرف آگ لگا دی تب وہاں سے کود کر دوارکا میں جا بسے۔

چوپائی

ان کو کاہو بھید نہ پایو یہ ہے چھلی مہا چھل کرے	کرن اُپدرو یہاں بھی آیو کاہو کو نہیں جانیو پرے

اس واسطے اب کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیئے کہ جس میں ہم لوگوں کی لاج رہے یہ بات سُن کر رُکم اگرج ابھمان سے بولا کہ شیام اور بلرام کیا چیز ہیں جن سے تم اتنا ڈرتے ہو میں اُن کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ ورِندابن میں ناچ گاکر گوؤیں چرایا کرتے تھے وہ بالک گنوار لڑائی کا حال کیا جانتے ہیں تم کسی بات کی چنتا مت کرو کہ کرشن اور بلرام کو یدوونشیوں سمیت آج ہم اکیلا ہٹا دینگے اے راجہ پریکشت رُکم اگرج اُنکو اسطرح سمجھا کر گھر چلا آیا اور شِشپال اور جراسندھ

نے آپس میں بہت تدبیریں وِچار کر بڑی فکر کے ساتھ وہ رات کاٹی پراتہ سمے وہ دونوں ادھر برات نکالنے کی تیاری کرنے لگے اور اُدھر راجہ بھیشمک کے وہاں منگلا چار اور بواہ کے کام ہونے لگے اور ذات برادری کی عورتوں نے رُکمنی کو اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر دلھنوں کی طرح بنایا جب چار گھڑی دن رہے بہت برہمنی جو اُس دن مون برت رکھے بتیس رُکمنی کو ہزار سہیلیوں سمیت ساتھ لے کر گاتی بجاتی دیوی جی کی پوجا کرنے کے واسطے چلیں تب راجہ شِشُپال نے یہ حال سُن کر اس ڈر سے کہ شری کرشن چندر رُکمنی کو زبردستی اُٹھا نہ لیجاویں پچاس ہزار شور ویر اُسکی رکشا کرنے واسطے ساتھ کر دیے وہ لوگ بہت طرح کے ہتھیار لے کر راجکماری کے ساتھ چلے اُس وقت رُکمنی سہیلیوں کے جھنڈ میں دھیرے دھیرے ہنس روپی چال چلتے ہوے کیسی سُندر معلوم ہوتی تھی جیسے چندر ماتاروں میں شوبھا دیتا ہے اور شِشُپال اور جراسندھ کے شور ویر کالے کالے کپڑے پہنے اُس کو چاروں طرف گھیرے ہوے شیام گھٹا کی طرح معلوم ہو کر بیچ میں رُکمنی کے کان کا جڑاؤ بالا بجلی کی طرح چمکتا تھا رُکمنی نے مندر میں پہونچ کر دیوی کا چرن دھویا اور بدھ کے ساتھ پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر و نے کیا۔

دوہا

بالاپن تے کرت ہوں بہو بدھان سے سیو	جو تم سانچی گورِہو من مانت پھل دیو

یہ بات سُنتے ہی دوسری استریوں نے جو کہ رُکمنی جی کے ساتھ تھیں ہاتھ جوڑ کر و نے کیا کہ اے امبکا ماتا ایسی کرپا کر کہ جس میں راج دلاری کا منورتھ پورا ہو جب کہ پوجا و پرکرما کرنے اور براہمن کھلانے کے پیچھے رُکمنی چندر مکھی جس کے پرکاش سے اندھیرا اُجیرا ہو جاتا تھا ورتی کی بندی لگا کر مندر سے باہر نکلی اُس وقت وہ مرگ لوچنی ایسی سُندر معلوم ہوتی تھی جس پر ہزاروں رتی کامدیو کی استری نچھاور ہو جائیں۔

دوہا

تادن رُکمنی پرات تے دھرے ہتی برت مون	پوجا کر چھب سے چلی۔ رُن سکے کب کون

اے راجہ پریکشت جس وقت وہ مہا سُندری شیام سُندر کے ملنے کی آسا لگائے ہوئے گج روپی چال سے دھیرے دھیرے سہیلیوں سمیت راج مندر کی طرف آنے لگی اُسی وقت شری کرشن چندر آنند کند بھی تینوں لوک کی سُندر تائی دھارن کیے ہوئے اکیلے رتھ پر بیٹھے وہاں آپہونچے۔

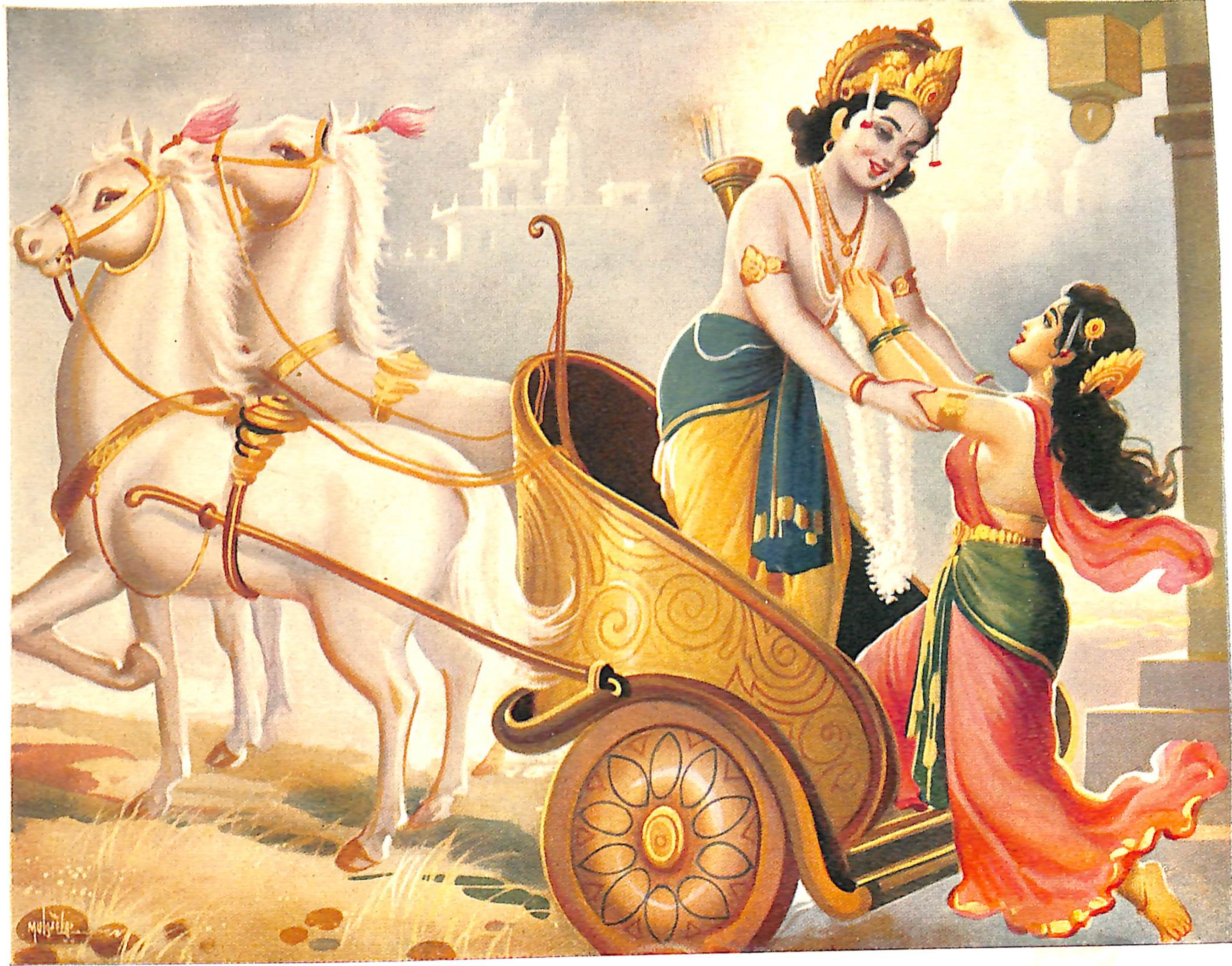
دوہا

پوج گور جب بن چلی ایک کہت اُگلاے	سُن پیاری آئے ہری دیکھو دھوجا پھہراے

یہ بات سُنتے ہی رُکمنی جی نے گھونگھٹ اُٹھا کر مسکراتے ہوے رتھ کی طرف دیکھا ویسے سب شور ویر رکھوالی کرنے والے وہ ترچھی چتون اور مند مسکان دیکھتے ہی ایسے بیہوش ہو گئے کہ ہتھیار اُن کے ہاتھ سے گر پڑے۔

سورٹھا

بھر گئی دھنش چڑھاے چلا اگن باندھ کے	لوچن بان چلاے مارے پے جیوت رہے



رکمڻي هرڻ

اُسی وقت شری کرشن نے اپنا رتھ سکھیوں کے جھنڈ میں لے جا کر رُکمنی جی کے پاس کھڑا کر دیا جیسے راجکماری نے لجاتی ہوئی ہاتھ بڑھا موہن پیارے سے ملنا چاہا ویسے شیام سندر نے بائیں ہاتھ سے رُکمنی جی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے رتھ پر بٹھال لیا اور شنکھ بجا کر رتھ وہاں سے ہانکا۔

چوپائی

کانپت گات سکھے من بھاری	چھانڑ سبے ہر سنگ سدھاری
جیوں ویراگی چھانڑے گیہہ	کرشن چندر سے کرے سینہہ

اتنی کتھا سنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت رُکمنی اپنے برت اور پوجا کا پھل پا کر پچھلا سب سوچ بھول گئی اور راجہ جراسندھ اور ششپال کے شور ویروں سے کچھ نہیں بن پڑا شری کرشن جی اُن لوگوں کے بیچ میں سے اس طرح رُکمنی جی کو لے کر چلے گئے جس طرح سنگھ سیاروں کے غول میں سے اپنا شکار لے کر بے خوف چلا جاتا ہے جب کہ وہاں سے بارہ کوس پر شری کرشن جی کا رتھ جا پہونچا تب وہ شور ویر لوگ ہوش میں آ کر اُن کے پیچھے دوڑے۔

دوہا

ایسی بدھ کنیا ہری بھئی پرگٹ یہ بات	سب راجہ شنکر گرھے من ہی من پچھتات

جب بلرام جی نے دیکھا کہ شیام سُندر رُکمنی کو رتھ پر بیٹھا کر دوارکا کی طرف چلے جاتے ہیں تب وہ اپنی فوج سج کر دشمنوں سے لڑنے کے واسطے شری کرشن جی کے پاس جا پہونچے اور شری کرشن جی نے رُکمنی جی کو ڈر سے گھبرائی ہوئی دیکھ کر کہا کہ اے پران پیاری اب تو کسی بات کا سوچ مت کر دوارکا میں پہونچتے ہی شاستر کے موافق تجھ سے بیاہ کر کے تیرا منورتھ پورا کروں گا جب شیام سُندر نے اس طرح دھیریہ دے کر اپنے گلے کی مالا رُکمنی کو پہنا دی تب اُس کا ڈر چھوٹ گیا۔

ادھیائے چون

جراسندھ اور رُکم اگرج کا شیام اور بلرام سے یُدھ کرنا

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب شیام سُندر رُکمنی کو اس طرح ہر لے گئے اور یہ حال ششپال نے سُنا تب جراسندھ اور دنت بکر آدک سب برات والے راجہ اپنی اپنی فوج ساتھ لے کر شری کرشن کے پیچھے چڑھ دوڑے اور آپس میں کہنے لگے کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے شری کرشن یادو زبردستی رُکمنی کو ہر لے جاوے جب کہ یہ چرچا آپس میں کرتے ہوئے شری کرشن جی کے رتھ کے پاس پہونچے تب للکار کر کہا کہ تم دونوں بھائی کہاں بھاگے جاتے ہو کھڑے ہو کر ہمارے ساتھ لڑائی کرو جو کشتری

اور شور ویر ہیں وہ لڑائی میں پیٹھ نہیں دکھلاتے یہ بات سُنتے ہی بلرام جی نے اپنی سینا سمیت پھر کر اُن لوگوں سے ایسا یُدھ کیا کہ دونوں طرف سے ہتھیار چل کر خون کی ندی بہنے لگی ایسا بھاری یُدھ دیکھ کر رُکمنی گھبرا گئی اور بڑے سوچ سے من میں کہنے لگی کہ دیکھو میرے واسطے شیام اور بلرام اتنا دکھ پاتے ہیں اے پرمیشور یہ سب دشمن کب تک لڑیں گے اور اتنی فوج کس طرح ماری جائے گی جب رُکمنی اسی طرح بہت باتیں وچار کر مارے ڈر کے کانپنے لگی تب ویکنٹھ ناتھ انتریامی نے اس سے کہا کہ تو میری مہا جان بوجھ کر اتنا کیوں ڈرتی ہے دھیریہ رکھ ابھی ایک ساعت میں یہ سب دشمن اس طرح ناش ہو جائیں گے جس طرح سوریہ کے نکلنے سے ستارے نہیں دکھلائی دیتے جبکہ شیام سُندر کے سمجھانے پر بھی راج دلاری کا ڈر نہیں چھوٹا تب اُنھوں نے اپنا لڑنا اُچیت نہ جان کر رتھ اپنا رن بھومی سے الگ لے جا کر کھڑا کر دیا اور لڑائی کا تماشا دیکھنے لگے۔

دوہا

یادو اُسرن سے لڑت ہوت مہا سنگرام ٹھاڑے دیکھت کرشن ہیں یُدھ کرت بلرام

اس وقت بلرام جی نے کرودھ کر کے ہل اور موشل اپنا اُٹھا لیا اور بڑے بڑے شور ویر اور ہاتھی اور گھوڑوں کو اُس سے مارنے لگے جس طرح کسان لوگ کھیت کاٹ ڈالتے ہیں اُسی طرح بلرام جی نے ساعت بھر میں بہت فوج دشمنوں کی مار گرائی جب کہ جراسندھ آدک راجوں نے یہ حال اپنی فوج کا دیکھا تب رن بھومی سے بھاگ کر ششپال کے پاس چلے آئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت اسوقت دیوتا لوگ اپنے اپنے ومانوں پر سے بلرام جی پر پھول برسا کر ان کی استُت کرنے لگے جب کہ راجہ ششپال نے یہ دُردشا اپنے ساتھ والے راجوں کی دیکھی تب مارے سوچ اور شرم کے مُنھ اُس کا زرد ہو گیا اور جراسندھ سے رو کر کہا کہ اے مہاراج رُکمنی کو شری کرشن چندر زبردستی اُٹھا لے گئے اور لڑائی میں بھی ہم لوگوں سے کچھ نہ بن پڑا اسلئے مجھ سے مارے شرم کے کسی کو منھ دکھایا نہیں جاتا اور یہ کلنک میرا تمام عمر نہ چھوٹے گا اس سے کہو تو میں بھی لڑ کر مر جاؤں۔

چوپائی

نہ ات رہوں کروں بن واسا لیہوں یوگ چھانڑ سب آسا

یہ بات سُن کر جراسندھ نے کہا کہ مہاراج آپ ایسے گیانی کو میں کیا سمجھاؤں بدھمان لوگ ہانی اور لابھ میں دُکھ اور سُکھ نہ کر کے سب باتوں کو پرمیشور کے ادھین سمجھتے ہیں جس طرح کاٹھ کی پُتلی کو مداری نچاتا ہے اسی طرح سب جیوؤں کے کرتا دھرتا نارائن جی ہو کر جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں اسلیے دُکھ اور سُکھ کو برابر جان کر سنسار ہی بیوہار سپنے کی طرح سمجھنا چاہیئے دیکھو اسی طرح میں بھی سترہ مرتبہ اُن سے ہار گیا لیکن کچھ اُداس نہیں ہوا اب اٹھارہویں مرتبہ یہ دونوں بھائی میرے سامنے سے بھاگ گئے تب میں نے کچھ خوشی بھی نہیں کی نہ معلوم یہ دونوں کون ایسے بلوان اور پرتاپی اوتار ہیں جن سے کوئی جیت نہیں سکتا۔

دوہا

سُکھ پاچھے دُکھ ہوت ہے یہی جگت کی ریت کبھوں رن میں ہار ہے کبھوں رن میں جیت

اس لیے اس وقت ٹال دینا مناسب ہے جس طرح اٹھارہویں مرتبہ میرا منورتھ ملا تھا اُسی طرح تم بھی جیتے رہو گے تو ایک دن تمھاری بھی اچھا پوری ہو جائے گی جبکہ اس طرح سمجھانے سے شِشپال کو دھیریہ ہوا تب وہ اور سب راجہ اُس کے ساتھی فوج سمیت جو جیتے اور گھائل بچے تھے اپنے اپنے دیش کو چلے گئے اور یدو ونشیوں نے سب مال لوٹ کر دوارکا میں بھیج دیا۔

	دوہا	
لجت ہو کر پھر چلیو ہار مان شِشپال		سب راجن کہ جیت کر کیو نند لال

جبکہ رُکم اگرج نے جراسندھ آدک کے بھاگ آنے کا حال سُنا تب بہت کرودھ میں ہو کر اپنی سبھا میں آبیٹھا اور سب لوگوں کو جو وہاں نیوتے آئے تھے بڑی آواز سے سُنا کر کہنے لگا یہ کون بناؤ کی بات ہے کہ میری بہن کو زبردستی کرشن چندر اُٹھالے جاویں جبتک میرے بدن میں جان ہے تب تک رُکمنی کو نہیں لیجانے دونگا اب میں یہ پرن کرتا ہوں کہ ابھی جاکر دونوں بھائیوں کو مارنے یا جیتا پکڑنے کے پیچھے رُکمنی کو نہ لے آؤں تو اپنا نام رُکم نہ رکھ کر کُنڈن پور میں کسی کو اپنا مُنھ نہ دکھلاؤں ایسا کہہ کر ایک اکشوہنی دَل ساتھ لے کر شیام اور بلرام کے پیچھے چڑھ دوڑا اور راہ میں اپنے سیناپتیوں سے کہا کہ تم لوگ یدو ونشیوں کو مارو میں اپنا رتھ آگے کو بڑھا کر کرشن کو جیتا پکڑنے جاتا ہوں یہ بات سُنتے ہی اُسکی فوج یدو ونشیوں سے جو بلرام جی کے ساتھ میں تھی لڑنے لگی اور رُکم نے اپنا رتھ آگے بڑھا کر شیام سُندر سے للکار کر کہا کہ اے یادو کہاں بھاگا جاتا ہے تجھکو کچھ سامرتھ ہو تو ایک ساعت ٹھہر کر میرے ساتھ لڑائی کر مجھ کو جراسندھ اور شِشپال آدک نہ سمجھنا جس طرح گوکل اور ورندابن میں اہیروں کا گورس چُرا چُرا کر کھایا کرتا تھا اُسی طرح مجھ کو ویسا ہی اہیر سمجھ کر میری بہن چُرا لے بھاگا تجھکو اس بات کا کچھ ڈر نہیں ہوا کہ رُکمنی مجھ ایسے پرتاپی اور شور ویروں کی بہن کو زبردستی اُٹھالے چلا آج تک تونے راجہ بھیشمک کا نام بھی نہیں سُنا جو ایسی انیت کی بات کی جو لوگ تیرے سامنے سے بھاگ گئے ہیں وہ چھتری نہ تھے اب میرے سامنے سے تجھکو جیتا بچ کر جانا بہت مشکل ہے جبکہ اسی طرح سے بہت سی باتیں غرور سے بھری ہوئی رُکم نے کہہ کر بہت سے بان شیام سُندر پر چلائے تب دوارکا ناتھ نے اپنے بان سے اُسکے بان کاٹ ڈالے پھر شری کرشن جی نے چار بان سے چاروں گھوڑے اس کے رتھ کے مار کر ایک بان سے رتھوان کو بیہوش کر دیا اور ایک بان سے رتھ کی دھوجا گرا کر دوسرے بان سے دھنش اس کا کاٹ ڈالا جبکہ رُکم نے چھوٹے چھوٹے گدا آدک بہت طرح کے ہتھیار شیام سُندر پر چلائے اور اُن ہتھیاروں کو بھی شیام اور بلرام نے اپنے بانوں سے کاٹ ڈالا اور کوئی ہتھیار اس کا شری کرشن جی کے نہیں لگا تب وہ اس طرح کرودھ کر کے ڈھال اور تلوار لیئے ہوئے رتھ سے اپنے کود کر ورندابن وِہاری پر جھپٹا کہ جس طرح پتنگا آپ جلنے کے واسطے چراغ پر جا گرتا ہے جیسے بوڑھا گیدڑ ہاتھی پر جھپٹتا ہے تب شیام سُندر نے اُس کی ڈھال تلوار بھی بان سے کاٹ کر گرا دی۔

	دوہا	
تہہ اوسر کوپت بھئے مالکن پربھو برجناتھ		رُکم ہتن کے کارنے لیو کھڑگ نج ہاتھ

جب شری کرشن چندر نے ننگی تلوار لئے ہوئے رتھ سے کود کر رُکم کا سر کاٹنا چاہا تب رُکمنی یہ حال اپنے بھائی کا دیکھ کر ڈرتی اور کانپتی ہوئی ہر چرنوں پر گر پڑی اور روتی ہوئی ہاتھ جوڑ کر بولی۔

چوپائی

مارو مت بھیّا ہے میرو	چھانڑو ناتھ تمہارو چیرو
مورکھ اندھ کہا یہ جانے	لکشمی پت کو مانش مانے
نہیں جانے کوؤ تمہر وانت	بھگت ہیت پر گٹے بھگونت
یہ جڑ کہا تمہیں پہچانے	دینددیال جگ تمہیں بکھانے

میں دین ہو کر کہتی ہوں کہ اے دینا ناتھ جس طرح آپ بلبھدر جی کو پیارا جانتے ہیں اُسی طرح میرا بھائی مجھ کو پیارا ہے جس طرح گیانی لوگ بالک اور بوڑھے اور مُورکھ کے اپرادھ پر کچھ دھیان نہیں کرتے دُربچن اُن کا کُتّے کے بھونکنے کے برابر سمجھتے ہیں اُسی طرح آپ بھی میرے بھائی کو مورکھ سمجھ کر اس کا پران مجھ کو دان دیجئے جو آپ اس کو مار ڈالیں گے تو میرے باپ کو جو تمہارا بھگت ہے بڑا دُکھ ہوگا اور یہ بات سنسار میں پرگٹ ہے کہ جہاں تمہارے چرن جاتے ہیں وہاں سب کو سُکھ ملتا ہے یہ بڑا آشچریہ سمجھنا چاہیئے کہ راجہ بھیشمک تمہارا سسُر ہو کر پُتر کا شوک اُٹھاوے۔

چوپائی

بندھو بھیکھ پربھو موکو دیجے	اتنا یش جگ میں لے لیجے

دوہا

جو تم یا کو مار ہو ماکھن پربھو ورج راج	تو موکو سب سرشٹ میں اُپہاس ہوئی آج

اے راجہ پریکشت یہ بات سُننے اور رُکمنی کی دشا دیکھنے سے شیام سُندر نے پران لینا رُکم کا چھوڑ کر جیسے اپنے رتھوان کو اشارے سے بتا دیا ویسے اُس نے رُکم کی پگڑی اُتار کر ہاتھ اس کا باندھ دیا اور مونچھ اور ڈاڑھی اور سر کے بال مونڈ کر اور سات چوٹی رکھ کر اُسے اپنے رتھ میں باندھ لیا اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت اِدھر شری کرشن جی نے رُکم کی یہ دُر دشا کی اور اُدھر بلرام جی نے فوج اس کی مار کر اور بھگا دیا اور یدوونشیوں کو ساتھ لیئے ہوئے اس طرح بڑی خوشی سے موہن پیارے کے پاس جا پہونچے جس طرح ایراوت ہاتھی کمل بن کو روندکر دوڑتا چلا آتا ہے جب رُکم کو بندھا دیکھ کر سب یدوونشی ہنسنے لگے تب بلبھدر جی نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے بھائی رُکم سے تو بھول ہوئی تھی لیکن تم نے بھی اچھا نہیں کیا جو اپنے سالے کا سر مونڈوا کر اُس کو باندھ رکھا ہے اس طرح کے جینے سے رُکم کا مرنا ہی اچھا تھا جو یہ لڑائی میں سنمکھ مارا جاتا تو اپسرا لوگ ہاتھوں ہاتھ اُسے اُٹھا کر سورگ میں لے جاتیں اب تمہاری سر تیج بھی اس کا پرسنگ خوشی سے نہ کرے گی۔

چوپائی

بانڈھیو یاہ کری بُدھ تھوڑی	پھر تم کرشن سگائی توڑی
یدُوکُل کو تم ٹیک لگائی	اب ہم سے کو کرے سگائی

دوہا

اب یاکی گت دیکھ کے من میں آوے تراس	نار آپنی ہوئے جو سوؤ نہ آوے پاس

اس لیئے جس وقت رُکم تمھارے سامنے لڑنے آیا تھا اُسی وقت اس کو سمجھا کر بدا کر دینا اُچت تھا دِشٹ متر اور ناتے داروں کو اپرادھ کرنے پر بھی مارنا اور باندھنا نہ چاہیئے تھا تم نے پران لینے سے بھی زیادہ ڈنڈ اس کو دیا اب اسے زیادہ باندھ رکھنے سے کیا فائدہ نکلے گا یہ بات اپنے بھائی کی سُنتے ہی شری کرشن جی نے رُکم کو چھوڑ دیا تب بلدیو جی نے اُسے بہت دھیریہ دے کر جانے کے واسطے کہا اور رُکمنی جی سے بولے کہ اے راجکماری تیرے بھائی کی جو یہ گت ہوئی اس میں کچھ دوش شیام سندر کا نہیں ہے یہ سب اسکے پچھلے جنم کے کرموں کا پھل تھا چھتریوں کا یہ دھرم ہے کہ پرتھوی اور دربیہ اور استری کے واسطے آپس میں جھگڑا کرتے ہیں جب کہ دو آدمی لڑیں گے تب اُن میں ایک جیت کر دوسرا ضرور ہارے گا کرم کا لکھا ہوا کسی طرح نہیں مٹتا جو کچھ رُکم کے بھاگیہ میں لکھا تھا وہ ہوا اور سنسار میں جس نے جنم پایا وہ ضرور دُکھ اور سکھ اُٹھاتا ہے اور جو آتما ہمیشہ امر رہ کر کبھی نہیں مرتا یہ بدن ہمیشہ بنتا اور بگڑتا رہتا ہے اس واسطے بدن کی دُرگت ہونے سے جو آتما کی نندا نہیں ہوتی اس لیئے رونا اپنا بند کر کے یہ سب دُکھ رُکم کی پرآربدھ سے سمجھ یہ بات سمجھانے سے رُکمنی اپنے من کو دھیریہ دیکر چپ ہو رہی اور رُکم نے بدا ہوتے وقت اپنا سر شری کرشن جی کے چرنوں پر رکھ کر وِنے کیا کہ اے دینا ناتھ میں آپکی مہما نہیں جانتا تھا اس لئے مجھ سے اپرادھ ہوا اب دیال ہو کر کشما کیجیے جب کہ برہما اور مہادیو جی آدک دیوتا آپکو نہیں پہچان سکتے تو میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما کو جان سکوں اسی طرح بہت وِنتی اور استُت کر کے رُکم وہاں سے بدا ہوا

دوہا

کہے سُندری سین میں کہے جیٹھ کی لاج	اب ولمب کیوں کرت ہو ہانکو رتھ و برِاج

یہ منشا رُکمنی جی کی سمجھ کر شری کرشن جی نے رتھ اپنا دوارکا کی طرف ہانک دیا اور رُکم اپنی پرتگیا کے موافق راج مندر پر نہیں گیا اور کنڈن پور کے پاس بھوج کٹ نام دوسرا شہر بسا کر وہاں رہا اور راجہ بھیشمک نے من میں دُشمنی کر کے اپنی استری اور پتروں کو وہاں سے بلا بھیجا جب کہ شیام اور بلرام دوارکاپُری کے پاس پہونچے تب راجہ اگرسین اور وسودیو آدک بڑی خوشی سے شہر کے باہر آکر آدر پوروک اُن کو لوا لے گئے اور سب دوارکا واسیوں نے اپنے اپنے دروازوں پر منگلاچار منا کر اُن کی آرتی کی۔

دوہا

پریا سہت شری دوارکا یدُوپت پہونچے آئے	پُروواسی پرپھلت بھئے آنند اُر نہ سمائے

جب کہ دوارکا ناتھ اسی طرح سب کو سُکھ دیتے ہوئے اپنے دروازے پر پہونچے تب دیوکی جی نے بہت استریوں سمیت وہاں آکر اپنے کُل کی ریت کی اور رُکمنی جی کی سُندرتائی دیکھتے ہی بڑی خوشی سے اُن کو اور موہن پیارے کو محل میں لے گئیں اور راجہ اُگرسین اور وسودیو جی نے اُس دن گرگ پروہت کو بلا کر بواہ کی ساعت پوچھی جبکہ گرگ مُن نے اچھی لگن بواہ کی بتلائی تب راجہ اُگرسین نے اپنے منتریوں کو بواہ کی تیاری کا حکم دے کر دریودھن آدک بہت راجوں کے یہاں نیوتہ بھیج دیا جب کہ راجہ بھیشمک نے جو اپنی کنیا شیام سُندر کو بواہنا چاہتا تھا اور دوارکا میں بواہ ہونے کی تیاری سُنی تب اُس نے بڑی خوشی سے اپنے من میں کنیا دان کا سنکلپ کیا اور بہت سے رتن آدک گہنا اور کپڑا اور ہاتھی اور گھوڑے اور رتھ اور پالکی اور داسی اور داس اپنے پروہت کے ساتھ دوارکا پُری میں وسودیو جی کے پاس بھیج دیئے اور اپنی وِنتی کہلا بھیجی جب دوارکا میں ادھر دیش دیش کے راجہ نیوتہ کرنے کے واسطے آکر اکٹھا ہوئے تب ادھر سے پروہت سب سامان جہیز کا لے کر وہاں جا پہونچا تو ایسی بھیڑ اور شوبھا دوارکا میں ہوئی کہ جس کا حال وَرنن نہیں ہو سکتا جب کہ بواہ کے دن کیلے کے کھمبے گاڑ کر مخملی چندوا رتن جٹت باندھا گیا اور خوشبودار پھول اور نورتن کی بندن وار باندھ کر موتیوں سے چوک پُروا کر منڈوا تیار ہوا تب راجہ اُگرسین آدک نے موہن پیارے اور رُکمنی جی کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر جڑاؤ چوکی پر بیٹھال دیا جب کہ بڑے بڑے بید دنشی اور ناتے دار راجہ لوگ وہاں آکر چاروں طرف بیٹھے اور شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور کبیر آدک سب دیوتا اپنا اپنا روپ بدل کر وہ منگلاچار دیکھنے کے واسطے وہاں آکر جمع ہوئے تب گرگ پروہت نے شاستر کے موافق شری کرشن جی کا بواہ شری رُکمنی جی کے ساتھ کر دیا اور اُن کو بھانور پھرایا۔

چوپائی

پنڈت تہاں وید دھون کریں	رُکمن سنگ پربھ بھانور پھریں
ڈھول نفیری بہت بجادیں	ہرکھیں دیو سُمن برسادیں
سِدھ سادھ چارن گندھرب	انترکش ہوئے دیکھیں سرب
چڑھ بمان سب ماتھ جُھکادیں	دیوبدھو سب منگل گادیں
ہاتھ دھرے پربھ بھانورپاری	بام انگ رُکمنی بیٹھاری
کھولت کنگن کرشن مراری	ایسے رسم ریت بستاری
اَت آنند بھیو جگ دیشا	ہرش ہرش سب دہین اشیشا
کرشن رُکمنی جوڑی جیویں	یہ چر ترشن امرت پیویں

اُس وقت استریاں سب منگلاچار گیت گا کر اور اپسرا آکاش میں وِمانوں پر ناچ کر خوش ہوتی تھیں اور گندھرب لوگ گانا سُنا کر دیوتا لوگ بہت طرح کے گہنے رتن جٹت دولہا اور دلہن کو پہنا کر آنند مچاتے تھے

جب بواہ ہو چکا تب راجہ اُگرسین نے براہمنوں کو بہت دان اور دکشنا دے کر سنمان پوروک بدا کیا اور
یاچک اور مانگنے والوں کو منھ مانگا دربیہ آدک دے کر اتنا دان دیا کہ اُن کو دوسری جگہ مانگنے کی اچھا
نہیں رہی اور سب یدوونشی اور راجہ لوگوں نے روپیہ اشرفی نیوتہ دے کر اچھے اچھے گہنے اور کپڑے
رُکمنی کو پہنا دیئے اور راجہ اُگرسین نے سب نیوتہری راجہ اور کنڈن پُر کے براہمنوں کو یتھا یوگیہ سنمان
پُوروک بدا کیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ اُس دِن دوار کا پُری اور تینوں لوک میں ایسا آنند
سب کو پراپت ہوا جس کا حال ورنن نہیں ہو سکتا اور رُکمنی جی کے دُوار کا میں آنے سے سب چھوٹے اور
بڑوں کے گھر میں لکشمی جی کا واس ہو گیا اور سب راجہ اُن کے ادھین رہ کر اپنے اپنے دیش کی سوغات شیام اور
بلرام کو بھیجنے لگے جو کوئی یہ کتھا رُکمنی منگل کی سچے من سے کہتا ہے اور سُنتا ہے اُس کو بھکت (نعمت دنیا) اور
مُکت سب تیرتھوں کے اشنان کرنے کا پھل ملتا ہے۔

ادھیائے پچپن

کتھا پردیمن جی کے جنم کی

اتنی کتھا سُن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے مُنی ناتھ کامدیو کو شری مہادیو جی نے کس طرح جلا دیا
تھا ورنن کیجیے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ ایک دن شری مہادیو جی کیلاش پربت پر پرمیشور کے دھیان
میں بیٹھے تھے اُس وقت اچانک کامدیو نے آ کر اُن کو ایسا ستایا کہ دھیان اُن کا چھوٹ گیا تب اُنھوں نے
کرودھ کر کے اپنی تیسری آنکھ کھول کر کامدیو کی طرف دیکھا تب وہ جل کر راکھ ہو گیا۔

دوہا

کام بلی جب شیو دہیو تب رت دھرت نہ دھیر ۔ پتی بن ات بلکھت کھڑی بھول بل شریر

چوپائی

کام ناریوں لوٹت پھرے ۔ کنت کنت کہہ چاہت مرے

جب کہ بھولا ناتھ نے اُس کی یہ دُرشا دیکھی تب دیا اور کرپا کر کے کہا کہ اے رت تو سوچ مت کر کچھ دنوں
کے بعد شری کرشن اوتار میں کامدیو شری رُکمنی جی کے گربھ سے پیدا ہو کر شمبر دیتیہ کے گھر آوے گا اس سے
تو شمبر دیتیہ کے گھر جا کر رسوئیں بنانے کے واسطے رہ وہاں وہ تیرا سوامی تجھ کو مِل کر وہاں سُکھ دیگا جب یہ شیو کی بانی
کو دھیریہ ہوا تب وہ مایاوتی نام کی بوڑھی استری کا روپ بنا کر اُس دیتیہ کے گھر چلی گئی اور رسوئیں بنانے والوں کی
مکھیا بن کر اپنے پت کے ملنے کی آشا میں رہنے لگی اور پرمیشور کی آگیا اُنسار کامدیو نے شری رُکمنی جی کے گربھ سے جنم
لیا وہ لڑکا شری کرشن کی صورت ایسا سُندر پیدا ہوا کہ جس کو دیکھ کر سُور دیوتا لجت ہو جاتے تھے جب راجہ اُگرسین

اور وسودیو جی نے جوتشیوں سے اس کی جنم لگن کا حال پوچھا تب پنڈتوں نے جنم کنڈلی اُسکی بنا کر کہا کہ اے مہاراج ہمارے وچار میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکا سُندرتائی اور بل اور گُن میں شری کرشن کی طرح ہوگا اور کچھ دن جل باس کرنے اور دشمن کو مارنے کے پیچھے اپنے ماتا اور پتا سے آملے گا جبکہ براہمن لوگ اُس لڑکے کا نام پُردیمن رکھ کر اور دکشنا لے کر اپنے گھر چلے گئے تب وسودیو جی نے اپنے کُل کی ریت کر کے منگلاچار منایا تب پر میشور کی اچھا سے نارد مُنی نے شمبر دیتیہ سے جا کر کہا کہ تو نہیں جانتا کہ کامدیو تیرے دشمن نے پردیمن نام سے شری کرشن چندر کے گھر جنم لیا ہے بارہ برس کی عمر میں وہ تجھ کو مارے گا جب نارد مُنی یہ کہہ کر برہم لوک کو چلے گئے تب شمبر دیتیہ نے وچار کیا کہ ابھی پردیمن کو اٹھا کر سمندر میں ڈال دوں تو میرے من کی چنتا چھوٹ جائے یہ وچارتے ہی شمبر اسُر ہوا کا روپ بن کر دوارکا میں آیا اور رُکمنی جی کے مندر میں جا کر سیُور کے بھیتر چلا گیا اور پردیمن کو جو اٹھارہ دن کا تھا وہاں سے اٹھا کر لے اُڑا اور کسی استری نے جو سیُور میں بیٹھی تھیں اُسے لے جاتے نہیں دیکھا جب رُکمنی جی اپنا لڑکا کاٹھیا پر نہ دیکھ کر رونے لگیں تب سب استریوں نے اس بات کا تعجب مانا اور شمبر دیتیہ پردیمن کو سمندر میں ڈالکر اپنے گھر چلا گیا اور شری کرشن جی کی اچھا سے پردیمن کو ایک مچھلی نگل کر تین برس تک پیٹ میں رکھا جب ایک کیوٹ اس مچھلی کو جال میں پھنسا کر شمبر دیتیہ کے یہاں بھینٹ لے گیا تب اُس مچھلی کا پیٹ چیرنے سے شیام رنگ بہت سُندر ایک لڑکا جیتا ہوا نکلا وہ لوگ جب تعجب مان کر اس کو اُس مایا وتی استری یعنی رتی کے پاس لے گئے تب اُس نے بڑی خوشی سے لڑکے کو لے لیا اور شمبر دیتیہ سے چھپا کر اُس کو پالنے لگی کچھ دن کے بعد شمبر اسُر نے بھی اُس کو دیکھا تو اُس کی سُندرتائی پر موہت ہو کر مایا وتی سے کہا کہ تو اس کو اچھی طرح پالن کر انھیں دنوں نارد مُنی اس مایا وتی کے پاس جا کر بولے کہ یہ لڑکا کامدیو نام تیرا پتی ہے اور اس کی ماتا رکمنی اور باپ شری کرشن جی دوارکا میں رہتے ہیں اور شمبر اسُر نے اسی کو سُور سے چرا کر سمندر میں ڈال دیا تھا شری مہادیو جی کے آشیرواد سے جیتا رہ کر تیرے پاس پہونچا ہے یہ اپنا لڑکپن یہاں بتا کر اور شمبر اسُر کو مار کر تجھے دوارکا میں لے جائے گا یہ بات کہہ کر نارد مُنی چلے گئے اور رتی یہ حال سُنتے ہی بہت خوش ہو کر بڑے پریم سے اُس کو پالنے لگی جیوں جیوں وہ لڑکا سیانا ہوتا تھا تیوں تیوں رتی اپنے پتی کی چاہنا بڑھا کر یوں کہتی تھی۔

چوپائی

ایسو پُربھ سنجوگ بنایو	مچھلی مانہہ گُپت میں پایو

جب کہ پردیمن پانچ برس کے ہوئے تب رتی اُن کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر دیکھ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو سُکھ دینے لگی اور پردیمن اُس کو اپنی ماتا سمجھ کر لڑکوں کی طرح میا میا کہتے تھے اور مایا وتی اُن کے ساتھ پتی بھاؤ مان کر دُلار اور پیار کیا کرتی تھی۔

دوہا

ایسے ہی پالت رہی بہت دِنا چت لائے	بھیو ترُن سُندر مہا شوبھا کہی نہ جائے

جب پردیمن نو دس برس کے ہو کر سب بھلا اور بُرا سمجھنے لگے تب اُنھوں نے ایک دن مایا وتی سے جو سنگار کرکے اُن کے ساتھ کٹا کش کرتی تھی کہا کہ تم ہماری ماتا ہو کر ہم کو پت بھاؤ سے کیوں دیکھتی ہو یہ بات سُن کر رتِ مسکراتی ہوئی بولی کہ اے کنت تم کیا بات کہتے ہو میں تمھاری اِستری ہوں۔

دوہا

جنم لیو شری دوار کا شمبر لیو چرائے	اور سادُ ستھا جنم تی سو سب کہی بجھائے

جبکہ پردیمن نے یہ سب حال اپنے جنم اور اوتار لینے اور سمدر میں ڈالنے اور مچھلی کے نگل جانے کا مایا وتی سے سُنا تب اُس نے رتِ کو اپنی استری جان کر شمبر اسُر کو اپنا دشمن سمجھا اُس وقت مایا وتی بولی کہ اے کنت شری مہادیو سوامی کے آشیرواد سے میں اپنے منورتھ کو پہونچی لیکن شری رُکمنی جی تمھاری ماتا اتنا دُکھ پاتی ہیں کہ جیسے بچھڑے کے بچھڑ جانے سے گئو کو دُکھ ہوتا ہے اس واسطے اب تمھیں شمبر دیت کو مار کر اپنی ماتا اور پتا کو سُکھ دینا چاہیئے لیکن یہ دیتیہ مایا یدھ بہت جانتا ہے اور تم نے ابھی تک لڑائی کی کچھ وِدیا نہیں پڑھی اس سے وہ وِدیا مجھ سے سیکھ لو

دوہا

میں یاکی وِدیا سکل تم کو دیوں بتائے	جاتے شمبر اسُر بلی تم سے جیتو جائے

جب پردیمن نے بارہ برس کی عمر تک سب بان وِدیا اور مایا یُدھ مایا وتی سے سیکھ لیا تب اپنے بدن میں لڑائی کی سامرتھ پاکر شمبر کو دُر بچن کہنے لگا جس میں اُس سے لڑائی ہو جب ایک دن پردیمن کھیلتے ہوئے شمبر اُسر کی سبھا میں چلے گئے تب اُس دیتیہ نے کسی دوسرے سے کہا کہ میں نے اس بالک کو اپنا بیٹا کر کے پالا ہے یہ بات سُن کر پردیمن تال ٹھونک کر بڑے کرودھ سے بولے کہ مجھکو اپنا لڑکا مت سمجھو میں تمھارا دشمن ہوں مجھ سے لڑ کر میرا بل دیکھ لو یہ بات سُن کر شمبر اُسر ہنستا ہوا اپنے سبھا والوں سے بولا کہ دیکھو بھائی جیسے میں نے دودھ پلا کر سانپ کو پالا ویسے میرے واسطے یہ پردیمن دوسرا سانپ پیدا ہوا یہ کہکر شمبر اسُر پردیمن سے بولا کہ اے بیٹا کیا تیری موت آئی ہے جو ایسی کٹھور باتیں مجھ سے کہتا ہے تب پردیمن نے جواب دیا کہ میرا ہی نام پردیمن ہے تم نے تو مجھ کو سمندر میں پھینک دیا تھا اور پران لینا چاہا تھا لیکن نارائن جی کی کرپا سے میں جیتا بچ کر آج تم سے بدلا لینے آیا ہوں جس طرح تم نے اپنی موت گھر میں پالی تھی اُسی طرح اب مجھ سے لڑائی کرو کوئی کسی کا باپ بیٹا نہیں ہوتا جگت کی گت ہمیشہ سے اسی طرح چلی آتی ہے یہ بات سُن کر شمبر اُسر بڑا سوچ اور کرودھ کر کے اپنی فوج سمیت پردیمن سے لڑنے کے واسطے شہر کے باہر نکلا اور گدا ہاتھ میں لے کر پردیمن سے للکار کر بولا کہ دیکھوں اب پران تیرا کون بچاتا ہے جب یہ کہہ کر شمبر دیتیہ نے پردیمن پر گدا چلائی اور پردیمن نے اپنی گدا مار کر اس کی گدا گرا دی تب شمبر اُسر نے اگن بان پردیمن پر چھوڑا جب کہ اس کو بھی پردیمن نے جل بان مار کر بجھا دیا تب شمبر اسُر نے جھنجھلا کر بہت طرح کے ہتھیار پردیمن پر چلائے جبکہ پردیمن نے وہ بھی سب کاٹ کر گرا دیئے تب دونوں آپس میں لپٹ کر کشتی لڑنے لگے جب کہ کشتی میں بھی پردیمن نہیں ہارے تب شمبر دیت منتر کی وِدیا سے اُن پر پتھر برسانے لگا جبکہ پردیمن

نے اپنے منتر سے پتھر برسانا بھی بند کر دیا تب شمبر دیتیہ مایا کے بل سے پردیمن کو اُٹھا کر آکاش کی طرف لے اُڑا اُس وقت پردیمن نے کرودھ کر کے ایک تلوار شمبر دیت کے ایسی ماری کہ سر اُس کا بھٹے کی طرح کٹ کر زمین پر گر پڑا اور ساعت بھر میں اس کی فوج کو بھی کاٹ ڈالا تب دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے اُن پر پھول برسائے اور سنسار ہی لوگ جو اُس کے ڈر سے ہوم اور یگیہ وغیرہ دھرم کاج نہیں کرنے پاتے تھے وہ بھی خوش ہوئے اور پردیمن کی بہت استُتی کر کے بولے کہ شری کرشن ویکنٹھ ناتھ کا کوئی سامنا نہیں کر سکتا تھا اب ان کا بیٹا بھی بلوان پیدا ہوا جس کے برابر کوئی دوسرا شورویر سنسار میں دکھائی نہیں دیتا۔

دوہا

کرتے من میں مُدت ہوئے تہوں لوک کو دان	جو اِسو بل دیکھتے پُنج سُت کو بھگوان

پردیمن جی نے شمبر اسُر کو مار کر شری کرشن جی کی دہائی اُس نگر میں پھیر دی تب مایا وتی نے خوش ہو کر اپنا خاص روپ رتی کا بہت سندر بارہ برس کی عمر کا بنا لیا اور اُڑن کھٹولے میں اپنے پتی سمیت بیٹھ کر دوارکا میں گئی اُس وقت پردیمن جی شیام گھٹا اور رتی چندرما کی طرح دونوں آپس میں کیسے سُندر معلوم ہوتے تھے جیسے کالی گھٹا میں بجلی شوبھا دیتی ہے جبکہ وہ دونوں رُکمنی جی کے آنگن میں آ کر اُڑن کھٹولے سے اُتر کر کھڑے ہوئے تب سب استریاں شیام سُندر کی جو پردیمن جی کے ہرنے کے پیچھے بیاہی گئی تھیں پردیمن جی جو شری کرشن جی کے برابر سُندر تھے دیکھ کر چونک اُٹھیں اور اُن کے من میں یہ سندیہہ ہوا کہ شری کرشن جی یہ نئی سُندری اور کہیں سے لائے ہیں تب اُنھوں نے اُس کی سُندرتائی دیکھنے کے واسطے چاروں طرف سے آ کر گھیر لیا اور یہ بھید کسی نے نہیں جانا کہ یہ پردیمن ہیں اُس وقت پردیمن جی نے سب استریوں سے پوچھا کہ ہمارے ماتا اور پتا کہاں ہیں جب یہ بات سُن کر سب استریوں کو تعجب معلوم ہوا تب انھوں نے پردیمن جی کی طرف آنکھ اُٹھا کر اچھی طرح دیکھا تو بھرگ لتا کا چنھ اُن کی چھاتی پر نہیں دکھلائی دیا تب اُنھوں نے سمجھا کہ یہ شری کرشن نہیں ہیں کوئی دوسرا شخص ہے اور رُکمنی نے پردیمن جی کا منھ دیکھ کر اپنی سہیلیوں سے کہا کہ بڑا بھاگیہ اُس استری کا سمجھنا چاہیے جس نے ایسا سُندر بیٹا پیدا کیا اور یہ استری بھی سُندرتائی میں اُس بالک کے برابر ہے میرا بیٹا بھی جس کو کوئی چرا لے گیا اِسی صورت کا تھا پرمیشور کی دیا اور میرے بھاگیہ سے جو وہ لڑکا جیتا ہو کر وہی یہ آیا ہو تو تعجب نہیں میرا بیٹا بھی رہتا تو اسی عمر کا ہوتا ایسا وچار کر رُکمنی نے پردیمن جی سے پوچھا۔

دوہا

کون تمھارے مات پت کیوں آئے یہ ٹھاؤں	جنم بھیو کہہ گاؤں میں کہا تمھارو ناؤں

یہ کہتے ہی رُکمنی جی کو پریم پیدا ہوا اور اُن کی چھاتی سے دودھ بہہ نکلا اور بائیں آنکھ پھڑکنے لگی تب رُکمنی جی کو یہ وشواش ہوا کہ یہ میرا بیٹا ہے یہ بات سمجھتے ہی رُکمنی جی نے چاہا کہ میں اس کو گود میں اُٹھا کر پیار کروں لیکن بنا آگیا اپنے سوامی کے ایسا اُچت نہ جان کر من میں سوچ بچار کر رہی تھیں کہ اُسی وقت

وسدیو اور دیوکی اور شری کرشن چندر نے وہاں پہونچ کر یہ حال دیکھا جبکہ شری کرشن جی انتریامی نے سب بھید جاننے پر بھی کچھ حال پُردیمن جی کا کسی سے نہیں کہا تب اُنکی اِچھا سے نارد مُنی نے وہاں پہونچکر سب حال پُردیمن کا جیون کا تیوں کہہ سُنایا اور رُکمنی جی سے بولے کہ یہ تمھارا بیٹا ہے یہ بات سُنتے ہی رُکمنی جی نے دوڑ کر پُردیمن جی کو گود میں اُٹھا لیا اور سر اور منھ اُن کا چوم کر بلائیں لینے لگیں جس طرح بچھڑے ہوئے بیٹے کے ملنے سے ماتا اور پتا کو خوشی ہوتی ہے اسی طرح رُکمنی جی کو خوشی ہوئی اور رُکمنی جی نے رَتی کو بھی اپنی گود میں لے کر بہت پیار کیا۔

دوہا

دیکھ پُتر پر کچھلت بھئی یا بدھ رُکمنی ٹلے | ہر کمن جا کے چت کی دھڑکن کبھی نہ جاے

شری کرشن جی بھی اپنے پتر اور بہو کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے شیام سُندر انتریامی سب حال جانتے تھے کہ میرا بیٹا شمبر اُسر کے یہاں ہے لیکن اتنے دنوں تک انھوں نے یہ بھید رُکمنی جی سے نہیں کہا تھا جبکہ پُردیمن جی نے سر اپنا ماتا اور پتا اور دادا اور دادی کے چرنوں پر رکھ کر اپنے بڑوں کو پہنچایا تب سب نے انکو آشیش دیکر پیار کیا اور بہت دربیہ آدک اُنکے ہاتھ سے وار اور دکشنا دلوائی اور دوارکا واسی سب استری پُرش اپنے اپنے گھر منگلا چار منا کر کہنے لگے کہ وسودیو نندن کا بڑا بھاگیہ ہے جو کھویا ہوا بیٹا ایک استری بہت سُندر اپنے ساتھ لے کر ان کے گھر چلا آیا۔

دوہا

نر ناری موہت بہے دیکھ پُردیمن روپ | بن دیکھے چھن ناریں ایسے روپ انوپ

بسدیو جی نے اچھی لگن میں بڑی دھوم دھام سے پردیمن جی کا بواہ رَتی کے ساتھ کر دیا۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت اس طرح کامدیو نے پُردیمن کا جنم لے کر اپنی استری رَتی کو سُکھ دیا تھا۔

ادھیائے چھپن ۵۶

شری کرشن جی کا جاموتنی اور ستّ بھاما سے بواہ کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جن دنوں پُردیمن جی سمبر اسُر کے یہاں تھے انھیں دنوں ستراجیت یدوونشی نے پہلے شری کرشن جی کو مَنی کی جھوٹی چوری لگائی پھر پیچھے سے شرمندہ ہو کر اپنی بیٹی اُن کو بواہ دی۔ اتنی بات سُن کر راجہ پریکشت نے وِنتی کیا کہ اے کرپاندھان ستراجیت نے وہ منی کہاں سے پائی اور کس طرح شیام سُندر کو چوری لگائی اور پھر کیوں کر اپنی لڑکی اُن کو بواہ دی شکدیو جی بولے ستراجیت نام یدوونشی دوارکا پُری میں رہتا تھا جبکہ اُس نے بہت دنوں تک سوریہ دیوتا کا تپ اور دھیان سچے مَن سے کیا تب سوریہ بھگوان نے خوش ہو کر اسکو اپنا درشن دیا اور سمنتک نام مَنی اُس کو دیکر بولے کہ تم اس مَنی کو میرے برابر جان کر ہر روز اسکی پوجا بدھ کے موافق کیا کرو تو تم سدا سُکھ سے رہوگے اور جس گھر میں یہ منی رہے گی وہاں روگ اور دُکھ کسی کو نہ ہو کر

اناج کی مہنگی نہیں پڑے گی اور جو کوئی سچے من سے اُس کی پوجا اور اُستت کرے گا اُسکے گھر ردھی اور سدھی بنی رہیگی
یہ کہہ کر سوریہ دیوتا انتردھیان ہو گئے اور ستراجیت وہ مَنِ اپنے گلے میں باندھ کر اپنے گھر چلا آیا اور جوتشی سے اچھی ساعت
پوچھ کر اس مَنِ کو اچھے جڑاؤ سنگھاسن پر رکھا اور اپنے نیم اور دھرم سے رہ کر ہر روز بدھ پور وک اس کی پوجا
کرنے لگا اور پربھاؤ اُس مَنِ کا یہ تھا کہ جو کوئی شاستر کے موافق اُس کی پوجا کیا کرے اُس کو بیسؔ من سونا ہر روز
وہ مَنِ دیا کرتی تھی جبکہ ستراجیت اُس مَنِ پوجنے کے پرتاپ سے تھوڑے دنوں میں بڑا دھن وان ہو گیا تو دولت
کے غرور سے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھنے لگا ایک دن وہ ابھمان کر کے سمینتک مَنِ اپنے گلے میں پہن کر شری کرشن جی
کی سبھا میں چلا جبکہ یدوونشیوں نے جو وہاں بیٹھے تھے اُس مَنِ کا پرکاش سوریہ کے برابر دیکھا تب وہ لوگ اُس کو
سوریہ سمجھ کر شری کرشن جی سے بولے کہ اے دوارکا ناتھ آپ کا پرتاپ اور یش سُن کر سوریہ دیوتا آپ کے درشن
کے واسطے آتے ہیں یہ بات یدوونشیوں کی سُن کر شری کرشن جی نے کہا کہ یہ سوریہ دیوتا نہیں ہیں ستراجیت
یادو نے سوریہ دیوتا کا تپ کر کے سمینتک مَنِ اُن سے پایا ہے وہی مَنِ اپنے گلے میں پہنے ہوئے چلا آتا
ہے جب کہ ستراجیت سبھا میں پہونچ کر جہاں پر یادو لوگ چوپڑ کھیل رہے تھے بیٹھا اور شری کرشن جی
اور سب یدوونشی اس مَنِ کی طرف دیکھنے لگے تب وہ اپنے من میں کچھ سمجھ کر وہاں سے اُٹھ کر جلدی اپنے گھر
چلا گیا اسی طرح کبھی کبھی ستراجیت وہ مَنِ اپنے گلے میں پہن کر وہاں جایا کرتا تھا ایک دن یدوونشیوں نے شری
کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج یہ مَنِ ستراجیت سے لیکر راجہ اُگرسین کو دیجئے کیونکہ ستراجیت کو یہ مَنِ شوبھا نہیں
دیتی یہ بات سُن کر شری کرشن نے کسی وقت ستراجیت کی پریکشا لینے کے واسطے ہنس کر اُس سے کہا کہ راجہ لوگ سب
سے بڑے ہوتے ہیں اس لیے جس کے پاس جو چیز اچھی ہو وہ اُسے راجہ کو بھینٹ دیوے تو ایسا کرنے سے لوک اور
پرلوک دونوں بنتے ہیں اسلئے تم یہ مَنِ راجہ اُگرسین کو جنھیں ہم بھی اپنا بڑا جانتے ہیں بھینٹ دے کر سنسار میں یش
اُٹھاؤ یہ بات سُنتے ہی ستراجیت یادو لالچ کے وَش ہو کر اُداس ہو گیا اور اس بات کا کچھ جواب نہ دے کر
چپ ہو رہا اور اُن کو ڈنڈوت کر کے اپنے گھر چلا آیا کرشن بھگوان کی اِچھا ہے کہ سوریہ اور چندرما آدک سب
دیوتاؤں کے مالک وہی ہیں اُسی دِن سے جتنا گن اُس من میں تھا وہ سب جاتا رہا اور ستراجیت نے گھر
جا کر پرسین اپنے بھائی سے کہا کہ شیام سُندر نے یہ مَنِ راجہ اُگرسین کو دینے کے واسطے مجھ سے کہا تھا
لیکن میں نے نہیں دیا یہ سُنتے ہی پرسین مورکھ نے دوارکا ناتھ پر کرودھ کیا اور مَنِ ستراجیت سے لے کر
اپنے گلے میں باندھ لیا اور گھوڑے پر چڑھ کر جنگل میں شکار کھیلنے کو چلا گیا وہاں ایک ہرن کے پیچھے جو گھوڑا
دوڑایا تو اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر پہاڑ کندرا کے پاس جہاں ایک شیر رہتا تھا جا پہونچا جیسے شیر نے
گھوڑے کی ٹاپ سُنی ویسے باہر نکل کر پرسین کو گھوڑا اور ہرن سمیت مار ڈالا جب وہ شیر پرسین کے گلے
سے وہ مَنِ لے کر اپنی کندرا میں گھسنے لگا تب جاموَنت ریچھ شری رام چندر جی کے بھگت نے وہاں پہونچ کر اُس
شیر کو کندرا کے دروازے پر مار ڈالا اور وہ مَنِ لے لیا۔

دوہا

واکے اک کنیا ہتی مہا سندری روپ	تاکے کھیلن کو دیو وہ مَنی مہا انوپ

اُس مَنی کی روشنی سے جاموَنت کا مکان جو اندھیری کندرا میں تھا آٹھوں پہر دن کی طرح اُجیرا رہنے لگا جبکہ پرسین کے ساتھ والوں نے آکر ستراجت سے کہا کہ تمہارے بھائی نے جنگل میں ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑایا تو پھر اُس کا پتہ بہت ڈھونڈھنے پر بھی نہیں ملا اس لیے ہم لوگ لاچار ہوکر چلے آئے یہ بات سُنتے ہی ستراجت نے بڑا سوچ کرکے اپنے من میں شبہہ کیا کہ شری کرشن جی نے سمنیتک مَنی راجہ اُگرسین کو دینے کے واسطے مجھ سے کہا سو میں نے اُن کو نہیں دیا اس لیے اُنھوں نے میرے بھائی کو جنگل میں مار کر وہ من لے لیا ہوگا ستراجت اس بات کا سوچ اپنے من میں رکھ کر دن رات اُداس رہنے لگا لیکن شری کرشن جی کے ڈر سے یہ بات کہہ نہیں سکتا تھا ایک دن رات کو ستراجت کی استری نے اُس کو اُداس دیکھ کر پوچھا۔

چوپائی

کہا کنت من سوچت بھاری	موسے بات بتاؤ ساری

یہ بات سُن کر ستراجت نے کہا کہ اے پران پیاری استری کے پیٹ میں کوئی بات نہیں پچتی اور وہ سب حال اپنے گھر کا دوسرے سے کہدیتی ہے کچھ اپنا بھلا بُرا نہیں سمجھتی اسی لیئے اپنے من کا بھید جس میں کھٹکا ہو استری سے کہنا نہ چاہیئے یہ بات سنتے ہی وہ جھنجھلا کر بولی کہ میں نے کون سی بات تمہاری سُن کر باہر کہدی تھی جو تم ایسا کہتے ہو کیا سب استری برابر ہوتی ہیں جب تک تم اپنے من کا حال مجھ کو نہ بتاؤ گے تب تک میں اَن جل نہ کروں گی یہ بات سن کر ستراجت نے لاچاری سے کہا کہ جھوٹھ سچ کا حال پرمیشور جانے لیکن میرے من میں ایک بات کا شبہہ ہے وہ تجھ سے کہتا ہوں تو کسی سے اس بات کی چرچا نہ کرنا جبکہ اس نے کہا بہت اچھا کسی سے نہ کہوں گی تب ستراجت بولا کہ ایک دن شری کرشن جی نے سمنیتک مَنی راجہ اُگرسین کو دینے کے واسطے کہا تھا میں نے نہیں دیا اس سے مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے پرسین کو جنگل میں مار کر وہ مَنی لے لیا ہوگا دوسرے کی سامرتھ نہیں ہے کہ میرے بھائی کو مار سکے ستراجت یہ بات اپنی استری سے کہہ کر سو رہا لیکن اُس کی استری رات بھر سوچ بچار میں جاگتی رہی جب پراتہ کال اُٹھی تب اُس نے اپنی سکھیوں اور داسیوں سے کہا کہ شری کرشن جی نے پرسین کو مار کر سمنیتک مَنی لے لیا ہے یہ بات میرے سوامی نے مجھ سے رات کو کہی تھی لیکن تم لوگ کسی کے سامنے یہ چرچا نہ کرنا۔ اے راجہ پریکشت استریوں کے پیٹ میں کوئی بات نہیں پچتی اس لیے جب یہ چرچا ہوتے ہوتے پھیل گئی تب شری کرشن جی کے محل میں بھی جاکر کسی استری نے کہا کہ ایسی بات ستراجت کی استری کہتی تھی تب جھوٹا کلنک سُن کر شری کرشن جی کی استریاں آپس میں

یہ چرچا اور سوچ کرنے لگیں تب اُن میں سے کسی نے شری کرشن جی سے بھی کہا کہ مہاراج آپ کو ستراجت اور اس کی استری پرسین کے مارنے اور سمینتک مَن لینے کا کلنک لگاتی ہیں۔

	دوہا	
سو اُپائے اب کیجئے جا سے مِٹے کلنک		چھوں دِس پھیلی بات یہ جانت راجہ رنک

شیام سندر یہ جھوٹھا کلنک سُن کر پہلے اپنے من میں اُداس ہو گئے پھر کچھ سوچ بچار کر راجہ اگرسین کے پاس جہاں وسودیو جی اور بلرام جی آدک بہت سے یدوونشی بیٹھے تھے جاکر کہا کہ اے مہاراج سب لوگ مجھ کو جھوٹھا کلنک لگاتے ہیں کہ شری کرشن نے پرسین کو جنگل میں مار کر سمینتک مَن لے لیا ہے آپ حکم دیجئے تو میں پرسین کو اور اُس مَن کا پتا لگا کر اپنا کلنک چھڑاؤں جب راجہ اُگرسین یہ بات سُن کر کچھ نہیں بولے تب شری کرشن جی دس بارہ یدوونشی اور پرسین کے سیوکوں کو جو شکار کھیلتے وقت اس کے ساتھ تھے لے کر اُسے ڈھونڈھنے نکلے جہاں پرسین نے ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑایا تھا وہاں گھوڑے کے سُم کا نشان دیکھتے ہوئے چلے جب اُس جگہ جہاں پرسین اور اُس کے گھوڑے کی لاش پڑی تھی پہونچے تب وہاں شیر کے پاؤں کا نشان دیکھ کر جانا کہ شیر نے اُس کو مار ڈالا لیکن اُس مَن کا پتہ وہاں نہ ملا اس لیے موہن پیارے یدوونشیوں سمیت شیر کے پاؤں کے نشان دیکھتے ہوئے جب اُس کندرا کے دروازے پر جہاں جاموَنت ریچھ رہتا تھا پہونچے تب کیا دیکھا کہ شیر مرا ہوا پڑا ہے لیکن مَن وہاں بھی نہیں دیکھ پڑتی یہ اچنبھا دیکھ کر یدوونشیوں نے شری کرشن جی سے کہا کہ مہاراج اس جنگل میں ایسا زبردست آدمی یا جانور کہاں سے آیا جو شیر کو مار کر اور مَن کو لے کر اس کندرا میں گھُس گیا ہم لوگوں نے اپنی سامرتھ بھر پرسین کو ڈھونڈھا پرسین کے مارے جانے کا اپیش اس شیر کو لگا اب آپ کا جھوٹھا کلنک چھوٹ گیا اس لیے پھر چلیے یہ سُن کر شری کرشن جی نے کہا کہ چلو اس کندرا میں گھُس کر دیکھیں کہ شیر کو مار کر کون مَن لے گیا یدوونشی بولے کہ مہاراج ہم کو اس اندھیری کندرا میں جاتے ڈر لگتا ہے اس میں جاکر پران کون دے ہم آپ سے بھی بِنے کرتے ہیں کہ اس بھیانک گپھا میں نہ جاکر دوارکا کو پھر چلیے ہم سب وہاں جاکر کہیں گے کہ شیر نے پرسین کو مار کر سمینتک مَن لیا اور اس شیر کو نہ معلوم کون مار کر وہ مَن کندرا کے بھیتر لے گیا یہ حال ہم لوگ اپنی آنکھ سے دیکھ آئے ہیں اس بات کے کہنے سے آپ کا کلنک چھوٹ جائے گا جب مارے ڈر کے کوئی اُس کندرا میں نہیں گیا شیام سُندر نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرا مَن سمینتک مَن میں لگا ہے اس لیے میں کسی کا کچھ ڈر نہ رکھ کر اکیلا اس کندرا میں جاتا ہوں تم لوگ بارہ دن تک یہاں رہ کر میری راہ دیکھنا جو میں بارہ دن تک کندرا سے باہر نکل آیا تو اچھا ہے نہیں تو یہاں کا حال گھر پر جاکر کہہ دینا۔

	دوہا	
یادو جتنے سنگ تھے رہے دوار پر چھائے		دوا اُس دن کی اندھ کر گئے تہاں یدو رائے

اے راجہ شری کرشن جی نے اُس اندھیاری کندرا میں تھوڑی دور جاکر کیا دیکھا کہ ایک مکان اور باغ بہت اچھا جاموونت کے رہنے کا وہاں بنا ہے اور جاموتی نام اُس کی بیٹی بہت سندری وہ من ہاتھ میں لیے ہوئے پالنے میں جھول رہی ہے اور جاموونت سو رہا ہے اور ایک داسی اُس کے پالنے کے پاس بیٹھی ہوئی ہے جیسے شری کرشن جی نے ہاتھ بڑھا کر سیمنتک مَنی لینا چاہا ویسے اُس داسی نے جاموونت کو پکارا جاموونت نیند سے جاگ کر شری کرشن جی کے ساتھ کشتی لڑنے لگا ستائیس دن تک برابر دن رات جاموونت نے شری کرشن جی کے ساتھ مل یُدھ کر کے بہت داؤں اور پیچ اپنے کیے جب کوئی داؤں اُس کا دوارکا ناتھ پر نہیں چلا اور لڑتے لڑتے مارے بھوکھ اور پیاس کے سب زور اس کا گھٹ گیا تب شری کرشن جی نے ایک مُکّا جاموونت کے ایسا مارا کہ وہ گھٹنے کے بل بیٹھ گیا اُس وقت وہ اپنے من میں وچار کرنے لگا کہ سوائے شری رام چندر جی اور لکشمن جی کے کوئی سنساری آدمی اتنی سامرتھ نہیں رکھتا جو ستائیس دن میرے ساتھ لڑ کر مجھے جیت سکے اس لیے میری جان میں یہ شیام روپ شری رامچندر جی کا اوتار معلوم ہوتے ہیں جن کے ساتھ لڑنے سے میری یہ دُشا ہو گئی۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکشت جب جاموونت کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہو کر اُس کو وِشواس ہوا کہ یہ شری رام چندر کا اوتار ہیں تب شیام سندر جگت ہتکاری انتریامی نے خوش ہو کر اُسی وقت شری رگھناتھ جی کا روپ دھر کر دھنش بان لیے ہوئے جاموونت کو درشن دیا جاموونت وہ روپ دیکھتے ہی ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے ہر چرنوں پر گر پڑا اور پرکرما کر کے اُن کے سامنے کھڑا ہو گیا اور بڑے پریم سے آنکھوں میں آنسو بھر کر ہاتھ جوڑ کر وِنے کیا کہ اے دینا ناتھ سب جگت کی اُتپت اور پالن کرنے والے انتریامی آپ نے بڑی دیا کی جو پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اوتار لیکر مجھ کو اپنا درشن دیا نارد مُنی مجھ سے کہہ گئے تھے کہ شری رام چندر جی شری کرشن جی کا اوتار لے کر تیرے گھر پر آویں گے اس لیے تریتا یُگ سے یہاں رہ کر آپ کے درشن پانے کی آشا لگائے راہ دیکھتا تھا آج اپنے منورتھ کو پایا آپ تینوں لوک اُتپت اور پالن کرنے والے ہو کر سب سے پہلے تھے اور مہا پرلے ہونے کے بعد بھی سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا نہیں بنا رہے گا آپ مہاراجہ دشرتھ کے بیٹے اور اجودھیا پُری او سب جگت کے راجہ ہیں آپ کا آد اور انت اور بھید وید بھی نہیں جان سکتے اور سنکھ چکر گدا پدم آپ کے ہتھیار ہیں اور سب طرح کا سکھ آپ کی کرپا سے جیووں کو ملتا ہے اور آپ ہمیشہ آنند مورت رہتے ہیں کسی بات کا سوچ آپ کو نہیں ہوتا اور آپ سب کا منورتھ پورا کرانے والے ہیں تینوں لوک میں کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو آپ کی مہما اور بھید کو جان سکے اور آپ شری لکشمن بھرت سترگھن جی کے بڑے بھائی ہو کر شری سیتا مہارانی کے پتِ ایسے سُندر ہیں کہ کامدیو بھی آپ کے روپ پر موہت ہو جاتا ہے اور آپ ہمیشہ شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے ہیں اور آپ نے مہاراجہ دشرتھ اپنے باپ کی آگیا سے راج چھوڑ کر شری لکشمن جی اور شری سیتا مہارانی سمیت چودہ ۱۴ برس تک بن واس کیا اور بن میں بہت سے راکشسوں کو مار کر رشیشوروں اور بھگتوں کو

سکھ دیا جب آپ نے سوپنکھا راون کی بہن کی ناک کاٹ کر کھر اور دوشن اور ترسرا آدک کو مار ڈالا تب راون
جوگی کا بھیس بنا کر پنچ بٹی میں آیا شری سیتا جی کو اکیلی دیکھ کر چھل سے ہر لے گیا اور اُس نے اپنے
پانوں میں آپ بسولا مارا جب سگریو بندر جو کہ بالی اپنے بھائی کے ڈر سے دیا کل تھا تمھاری شرن آیا تب
آپ نے بال بندر ادھرمی کو مار کر سگریو کی اچھا پوری کی اور شری ہنومان جی کو اپنا بھگت اور سیوک
سمجھ کر اُن کو بیش دیا جب آپ بڑی بھاری فوج ریچھ اور بندروں کی اپنے ساتھ لے کر سمدر کنارے پہونچے
تب ببھیشن راون کا بھائی آپ کی شرن آیا آپ نے اُس کو لنکا پت کر دیا جبکہ سمدر اگیان اور ابھمان کی راہ
سے آپ کے پاس نہیں آیا تب آپ کے کرودھ کرنے سے سمدر کا پانی کھولنے لگا اور سمدر کے سب جیو بیاکل
ہو گئے یہ حال دیکھتے ہی سمدر دیو نے پوروک آپ کے چرنوں پر آکر گر پڑا اور اپنا اپرادھ چھما کرنے کے واسطے
ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مہاراج آپ نے درشن مجھے دے کر کرتارتھ کیا یہ دین بچن سن کر آپ اُس پر دیال ہوئے پھر آپ
سمدر میں پُل بندھوا کر ریچھ اور بندروں کی فوج سمیت پار اُتر گئے اور راون کو کل پریوار اور فوج سمیت مار کر ببھیشن
کو لنکا کا راج دیا اور سیتا جی کو ساتھ لے کر اجودھیا پُری میں آئے اور گیارہ ہزار برس وہاں کا راج کیا
اُن دنوں تریتا یُگ تھا تب سے آج میں تمھارا درشن ہوا جو برھما آدک دیوتوں کو جلدی دھیان میں نہیں
ملتا پاکر اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگیہ نہیں سمجھتا آپ دینا ناتھ جس طرح دیا کر کے اپنے چرن یہاں
لے آئے اسی طرح دیال ہو کر آنے کا کارن بتلایئے یہ بات سُن کر شیام سُندر نے کہا کہ اے جاموَنت
ہم تیری استُتی کرنے سے بہت خوش ہوئے جو منی تیری کنیا ہاتھ میں لیے کھیلتی ہے اس منی کی چوری
ستراجت یادو نے مجھے لگائی ہے اس لیے میں اپنا کلنک چھڑانے کے واسطے یہی منی لینے آیا ہوں مجھے دیدو
یہ بات سُنتے ہی جاموَنت نے منا و اچار کر منا سے خوش ہو کر ونے کیا کہ اے مہاپربھو میرے یہاں ایک سمنتک
منی اور دوسری جامبوتی کنیا دو منی ہیں یہ دونوں آپ کی بھینٹ کرتا ہوں آپ دیا کر کے قبول کیجیے
جس میں میرا اُدّھار ہو یہ بات سُن کر شیام سُندر بولے کہ بہت اچھا ہم نے تیرا کہنا مانا جیسے یہ بات جاموَنت
نے سُنی ویسے خوشی سے اپنی کنیا شری کرشن جی کو بیاہ کر وہ منی جہیز میں دے دی اتنی کتھا
سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے پریکشت ادھر تو شری کرشن جی ستائیسویں دن جاموَنت سے بدا ہو کر سمنتک
منی اور جامبوتی کو ساتھ لے کر اپنے گھر چلے اور اُدھر یدو ونشیوں نے چوبیس دن تک اُن کی راہ دیکھی پھر
نا اُمید ہو کر وہاں سے روتے اور پیٹتے دوارکا میں آئے جبکہ راجہ اُگر سین اور وسودیو آدک دوارکا واسیوں
نے یہ حال سُنا تب سب چھوٹے اور بڑے استری پُرش کھانا پانی چھوڑ کر بہت ولاپ کرنے لگے اور
سب نے ستراجت کو گالیاں دے کر بہت بُرا کہا اور بہت لوگوں نے ستراجت کو مارنا چاہا لیکن بلرام جی
نے اُن کو مارنے سے منع کر کے سمجھایا کہ تم لوگ چنتا مت کرو وہ ابناشی پُرش سمنتک منی لیے آتے
ہیں ایسا تینوں لوک میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اُن کو مار سکے یا دُکھ دے سکے جب اُن کے سمجھانے

پر بھی کسی کو دھیریہ نہیں ہوا تب رُکمنی آدک سب استریاں کرشن چندر کی روتے روتے گھبرا کر اپنے محل سے باہر نکلیں اور آپس میں اکٹھی ہوکر دوارکا واسیوں سمیت موہنی مورت کو ڈھونڈھنے چلیں۔

	دوہا	
سب مل کر کھوجن چلیں دیا کل مہا شریر		ماکھن پُرپوبل ویر بن دھیریں نہیں من دھیر

اے راجہ پریکشت نگر کے باہر جو دیواستھان اُن کو دکھائی دیتے تھے وہاں مانتا مان کر آگے چلی جاتی تھیں جبکہ شہر کے باہر ایک کوس دیوی جی کے مندر پر پہونچیں تب پدھ پوروک پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بولیں کہ اے امبکا ماتا تم سب کی اچھا پوری کرتی ہو اس لیے ہم لوگ تم سے یہ وردان مانگتی ہیں کہ جس میں ہمارے پران ناتھ جلدی اپنا درشن دے کر ہم لوگوں کا دُکھ دور کریں جس وقت دوارکا ناتھ کی استریاں دیوی جی سے یہ وردان مانگ رہی تھیں اور راجہ اُگرسین یدوونشیوں سمیت اپنی سبھا میں بیٹھے سوچ کرتے تھے اُسی وقت موہن پیارے سمینتک مَنِ اور جامبوتی کو اپنے ساتھ لیے ہنستے ہوے راجہ اُگرسین کی سبھا میں جا کر کھڑے ہوگئے اُن کا چندر مکھ دیکھتے ہی وسودیو آدک نے بہت خوش ہوکر بہت دربیہ اُن کے ہاتھ سے دان اور دکشنا دلوائی اور یہ حال سُن کر رُکمنی آدک استریاں بڑی خوشی سے گاتی بجاتی ہوئی اپنے اپنے مندر میں آئیں اور ایک یدونشی نے ہنسی کی راہ سے موہن پیارے سے کہا۔

	دوہا	
بیاہ کرن پہونچے وہاں ماکھن پربُھ گھنشیام		مَن کارن کچھ نہیں گئے جاموَنت کے دھام

موہن پیارے نے یہ بات سُن کر ہنس دیا اور اُسی وقت ستراجت کو بلا بھیجا اور سمینتک مَن اُسے دے کر کہا کہ تم نے جھوٹا کلنک ہم کو مَن لینے اور پرسین کو مارنے کا لگایا تھا تمہارے بھائی کو شیر نے مار کر مَن لے لیا اور اُس شیر کو جاموَنت بھالو مار کر مَن لے گیا جاموَنت نے اپنی بیٹی بواہ کر یہ مَن جہیز میں دیا ہے سو تم یہ مَن اپنی لیو جبکہ ستراجت نے وہ مَن دیکھ کر سب حال سُنا تب شرمندہ ہوگیا اُس وقت تو شیام سُندر کی آگیا کے موافق مَن لے کر اپنے گھر چلا گیا لیکن مَن میں بہت اُداس ہوکر کہنے لگا کہ دیکھو میں نے بڑا پاپ کیا کہ جھوٹھا کلنک دیکنٹھ ناتھ کو لگایا اب مجھ کو مناسب ہے کہ ستیہ بھاما اپنی بیٹی اُن کو بواہ کر یہ مَن جہیز میں دے دوں تو میرا اپرادھ چھوٹ جائے۔

	دوہا	
شری یدوپت دیجیے ایسو رتن انوپ		یہ کنیا جگ موہنی سُندر مہا سروپ

جب ایسا وچار کر ستراجت نے اپنی استری سے پوچھا تب وہ بولی کہ اے سوامی تم نے بہت اچھا وچارا ہے ستیہ بھاما شری کرشن جی کو دے کر جگت میں یش لیجیے یہ بات سُنتے ہی ستراجت نے اچھی لگن ٹھہرا کر ستیہ بھاما کا تلک اپنے پروہت کے ہاتھ وسودیو جی کے گھر بھیج دیا جب راجہ اُگرسین نے وہ تلک بڑی خوشی سے لیا اور

دھوم دھام سے برات سج کر شیام سُندر کو بیاہنے آئے تب ستراجت نے شاستر کے موافق اپنی بیٹی شری کرشن جی بیاہ دی اور وہ مَنِ اور بہت رتن آدک جہیز میں دیا شری کرشن جی نے سب جہیز لے لیا لیکن وہ مَنِ اُس کو پھیر کر کہا کہ یہ مَنِ ہمارے کام کی نہیں ہے کیوں کہ ہم سے اُس کی پوجا نہیں بن پڑے گی یہ مَنِ تم اپنے یہاں رکھو جب کہ تم نے اپنی بیٹی ہم کو بیاہ دی تب سب مال تمہارے گھر کا ہمارا ہوا اور جو تم نے ہم کو کلنک لگایا تھا اُس بات کا بھی کچھ اپنے مَنِ میں سوچ مت کرو اب ہم تم سے کچھ دُکھ نہیں مانتے جس کا مال کھو جاتا ہے اُس کا شبہ بہت آدمیوں پر ہو جاتا ہے یہ سُنتے ہی ستراجت نے لجّت ہو کر وہ مَنِ لے لیا اور شیام سُندر ست بھاما کو ساتھ لے کر باجے گاجے سمیت اپنے گھر آئے اتنی کتھا سُن کر راجہ پریکشت نے پوچھا اے سوامی شری کرشن چندر دیکنٹھ ناتھ کو جھوٹھا کلنک کس سبب سے لگا تھا شکدیو جی بولے کہ مُرلی منوہر نے بھادوں سُدی چوتھ کا چندرما دیکھا تھا اِس لئے اُن کو جھوٹھی چوری لگی تھی۔

یہ پرسنگ شروَن کرے تو کلنک نہیں ہوے		بھادوں سُکلا چوتھ کو چاند نہارے جو ے

ادھیاے ۵۷

ستراجت اور شت دھنوا کا مارا جانا

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جس طرح شت دھنوا یادو نے ستراجت کو مار کر سمینتک مَنِ اس کا لے لیا اور شری کرشن کے ڈر سے دوارکا چھوڑ کر بھاگا وہ حال کہتے ہیں سُنو ایک دن کسی نے دوارکا میں آ کر شیام اور بلرام سے یہ سندیسا کہا کہ یُدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کو دُریودھن نے لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آدھی رات کو چاروں طرف سے آگ لگا دی وہ لوگ اپنی ماتا سمیت جل گئے یہ حال سُنتے ہی دونوں بھائیوں کو ایسا سوچ ہوا کہ اُس وقت رتھ پر چڑھ کر اپنی پھوپھی اور بھائیوں کی خبر لینے کے واسطے ہستناپور کو چلے گئے جب کہ شیام اور بلرام راجہ دُریودھن کی سبھا میں پہونچے تب کیا دیکھا کہ راجہ دُریودھن دھرتراشٹر آدک سب چھوٹے اور بڑے اُداس بیٹھے ہیں اور بھیشم پتامہ اور درونا چاریہ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہیں اور گاندھاری آدک کوروں کی استریاں پانچوں بھائیوں کو یاد کر کے رو رہی ہیں جب یہ حال دیکھ کر شیام اور بلرام اُن کے پاس جا بیٹھے اور یُدھشٹھر کا حال اُن سے پوچھا تو کسی نے کچھ جواب نہ دیا لیکن بِدر جی نے شیام کے پاس جا کر آہستہ سے کہہ دیا کہ دُریودھن آدک نے پانچوں بھائیوں کے پران لینے میں کچھ دھوکا نہیں کیا تھا لیکن تمہاری دیا سے وہ لوگ بچ گئے ہیں یہ حال سُن کر شری کرشن جی وہاں سے باغ میں اپنے ڈیرے پر چلے آئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جب کہ شیام اور بلرام ہستناپور کو چلے گئے تب اُن کے پیچھے دوارکا میں

یہ حال ہوا کرشت دھنوا یادو دوار کا واسی کے یہاں جس سے پہلے ستیہ بھاما کی منگنی ہوئی تھی اکرور اور کرت ورما نے جاکر کہا کہ ایک تو ستراجت نے جھوٹا کلنک مَن چرانے کا دوار کا ناتھ کو لگایا دوسرے اپنی بیٹی کی منگنی پہلے تم سے کر کے پھر شری کرشن کو بیاہ دی اس لئے تمہاری نام دھرائی ذات بھائیوں میں ہوئی ان دنوں شیام اور بلرام ہستنا پور کو گئے ہیں تو اُس کو مار کر کیوں اپنا ویر نہیں لیتا ہمارے نزدیک یہ بات اچھی ہے کہ رات کو ہم تینوں آدمی ستراجت کے گھر پر چل کر اُس کو مار ڈالیں اور اتنے دنوں تک جو دھن اُسنے سمینتک مَن کے پرتاپ سے جمع کیا ہے وہ چھین لیں یہ بات مان کر شت دھنوا رات کو اکرور کرت ورما کے ساتھ ستراجت کے مکان پر گیا اور اکرور اور کرت ورما کو دروازے پر کھڑا کر دیا اور آپ اکیلا گھر کے بھیتر جاکر ستراجت کو جو نیند میں بیہوش سو رہا تھا مار ڈالا اور جو کچھ سونا اور سمینتک مَن اُس کے گھر میں تھا لے کر باہر چلا آیا جبکہ ستراجت کو مار کر تینوں آدمی اپنے اپنے گھر چلے آئے تب شت دھنوا اکیلا اپنے گھر بیٹھ کر سوچ کرنے لگا کہ دیکھو میں نے اکرور اور کرت ورما کا کہنا مان کر شری کرشن جی سے ویر کیا اب نہ معلوم وہ میرا حال کیا کریں گے۔

	دوہا	
سادھ کہے جو کپٹ کی تا سوں کہا بسائے		کرت ورما اکرور مل مَتا دیو موہہ آئے

جب ستراجت کی استری یہ حال اپنے پتِ کا دیکھ کر رونے اور پیٹنے لگی اور ستیہ بھاما نے یہ حال سُنتے ہی وہاں جاکر یہ حال اپنے باپ کا دیکھا تب اُس نے پہلے بڑا وِلاپ کیا پھر اپنی ماتا کو دھیریہ دے کر لوتھ ستراجت کی تیل میں رکھوا دی اور اُسی وقت آپ رتھ پر چڑھ کر دُشٹ سنگھارن دیوکی نندن کے پاس ہستنا پور کو گئی۔

	چوپائی	
گھر ہے کشل کشیم سُندری تم بن کُشل کہاں یدو ناتھ		دیکھت ہی اُٹھ بولے ہری ست بھاما کہے جوڑے ہاتھ

اے مہاراج بھوشت دھنوا رات کو ادھرم کی راہ سے سوتے وقت میرے باپ کو مار کر سمینتک مَن لے گیا۔

	چوپائی	
دور کرو سب سوچ ہمارے		دھرے تیل میں سسُر تمہارے

ایسا کہہ کر جب ستیہ بھاما شیام اور بلرام کے سامنے وِلاپ کرنے لگی تب دوار کا ناتھ نے بھی بلرام جی سمیت آنکھوں میں آنسو بھر کر ستیہ بھاما سے کہا تو اپنے من میں دھیریہ دھر جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اب تیرا باپ تو جی نہیں سکتا لیکن جس نے تیرے باپ کو مارا ہے اُس کو مار کر ہم بدلا لیویں گے اور جب تک شت دھنوا کو نہ ماریں گے تب تک دوسرا کام نہ کریں گے جب یہ بات سُن کر ستیہ بھاما کو کچھ دھیریہ ہوا تب دوار کا ناتھ اُسی وقت بلرام جی اور ستیہ بھاما کو ساتھ لے کر دوار کا کی طرف چلے جب کرشت دھنوا نے سُنا کہ شیام اور بلرام ہستنا پور سے آتے ہیں تب وہ رہنا اپنا دوار کا میں اُچت نہ جان کر سمینتک مَن لیے ہوئے کرت ورما اور

اکرور کے پاس چلاگیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ سنو بھائی میں نے تمہارے کہنے سے ستراجت کو مار کر ویکنٹھ ناتھ سے دشمنی کی اب شیام اور بلرام کے ہاتھ سے میری جان بچنا مشکل ہے اسلئے اب میں تمہارے شرن آیا ہوں اپنے کہے کی لاج رکھ کر جہاں بتاؤ وہاں میں چھپ کر رہوں۔

چوپائی

آدت لیے سندرشن ہاتھا		موپر کرودھ کیے یدوناتھا	
اپنی شرن راکھ اب لیجیے		موکو جیو دان اب دیجیے	

نہیں تو اکرور تم ہمارا رتھ ہانکو ہم بھی شری کرشن جی سے لڑیں گے۔

دوہا

اپرادھی جدناتھ کو کاپے راکھو جاے		شت دھنوا تے ثرت ہی اُتر کہیو سُناے	

اے شت دھنوا تم اپنے اگیان سے یہ بات ہم سے کہنے آئے ہو پہلے تم نے نہیں سمجھ لیا تھا کہ ستراجت کے مارنے میں شری کرشن جی ستیہ بھاما کی سہایتا کریں گے ہم سے تمہاری رکشا نہیں ہو سکتی جہاں تمہارا امن چاہے وہاں بھاگ کر چلے جاؤ ہم ویکنٹھ ناتھ کے سیوک ہو کر ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو تمہارا ساتھ دے کر اُن کے ہاتھ سے اپنا پران کھو دیں اور شری کرشن جی سے ویر کر کے کوئی جیتا نہیں بچ سکتا جنھوں نے گوودھن پہاڑ اپنی اُنگلی پر اُٹھا لیا اور بڑے بڑے یودھا اور راکشسوں کو ساعت بھر میں مار ڈالا اُن سے کون لڑ سکتا ہے دُنیا کے لوگ اپنے مطلب کے واسطے بہت سی باتیں کہتے ہیں لیکن بُدھمان آدمی کو چاہیئے کہ اپنا نفع اور نقصان سمجھ کر وہ کام کرے جس میں پیچھے سے دُکھ نہ پاوے اے راجہ پریکشت جب اکرند اور کرت درما نے ایسی روکھی سوکھی باتیں شت دھنوا سے کہیں تب اُس نے اپنے جینے سے نااُمید ہو کر وہ مَنی اکرور کے سامنے پھینک دی اور آپ ایک گھوڑے پر جو چار سو کوس ایک دن میں جاتا تھا چڑھ کر جنک پور کی طرف بھاگا جبکہ اُسی دن شیام سُندر نے دوارکا میں پہونچ اس کے بھاگنے کا حال سُنا تب اپنے استھان پر بھی نہ جا کر ستیہ بھاما کو محل میں بھیج دیا اور آپ اور بلرام جی دونوں بھائی ایک رتھ پر چڑھ کر شت دھنوا کے پیچھے دوڑے تو جنک پور کے پاس جا کر اُس کو گھیرا جبکہ اُسی جگہ گھوڑا شت دھنوا کا مر گیا تب وہ شری کرشن جی کے رتھ کی آہٹ پا کر پیدل بھاگا جیسے شری کرشن جی نے اُس کو بھاگتے دیکھا ویسے بلرام جی کو رتھ پر چھوڑ کر آپ اسکے پیچھے دوڑے اور نزدیک پہونچ کر سر اُس کا سدرشن چکر سے کاٹ لیا جبکہ اُس کا کپڑا وغیرہ ڈھونڈھنے پر بھی وہ مَنی اُسکے پاس نہیں نکلی تب بلرام جی سے آکر کہا کہ اے بھائی میں نے شت دھنوا کو برتھا مارا مگر کس واسطے وہ مَنی اُس کے پاس نہیں نکلی شت دھنوا کے مارتے وقت بلرام جی اُن کے ساتھ نہ تھے اس لیے پرمیشور کی مایا سے بلدیو جی کے من میں یہ سندیہ ہوا کہ شیام سندر نے وہ مَن ستیہ بھاما کو دینے کے واسطے ہم سے چھپا لیا ہے تب انھوں نے شیام سُندر سے کہا کہ اے بھائی وہ مَنی کسی دوسرے کے پاس ہے تم دوارکا میں جا کر ڈھونڈھو

ایک دِن آپ ہی سب حال کھل جائے گا میں متھلا پور کو دیکھتا ہوا پیچھے سے آؤں گا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی
بولے کہ اے راجہ پرکشت شری کرشن جی انتریامی بلرام جی کے من کا حال جان کر وہاں سے دوارکا پُری
کو گئے اور بلرام جی متھلا پور میں آئے جبکہ جنک پور کے راجہ نے بلدیو جی کے آنے کا حال سُنا تب اُن کو آدر
کے ساتھ راج مندر پر لوا لے گیا اور بڑی خاطر داری سے اُن کو اپنے یہاں رکھا جب راجہ دُریودھن نے
جو بلرام جی سے پریت رکھتا تھا یہ حال سُنا کہ اِن دنوں بلرام جی شری کرشن جی سے دُکھ مان کر جنک پور میں
ٹکے ہیں تب وہ جنک پور میں آیا اور بلرام جی کے پاس آکر اُن کو بڑے آدر سے اپنے گھر لے گیا اور وِنے
پوروک ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مجھ کو بڑے بھاگیہ سے آپ کا درشن مِلا اب میرے من میں یہ اچھا ہے کہ آپ کرپا
کر کے تھوڑے دن یہاں رہیے اور مجھ کو اپنا چیلا بنا کر گدا یُدھ سکھایئے یہ بات سُننے اور اُس کی سچی پریت
دیکھنے سے بلدیو جی دُریودھن کو چیلا بنا کر وہاں گدا یُدھ سکھانے لگے اور شیام سُندر نے دوارکا
میں پہونچ کر ستیہ بھاما سے کہا کہ ستراجت کے بدلے شت دھنوا کو ہم نے مار ڈالا لیکن وہ مَنی اُس کے پاس
نہیں نکلی ست بھاما کو اِس بات کا وِشواس نہ ہو کر من میں یہ سندیہ پیدا ہوا کہ موہن پیارے وہ مَنی بلرام جی
کو دے کر مجھ سے بہانہ کرتے ہیں جبکہ اکرور اور کِرت ورما نے شت دھنوا کے مارے جانے کا حال سُنا تب
وہ بھی اپنے پران کا ڈر مان کر دوارکا سے بھاگے کِرت ورما دکھن کی طرف چلا گیا اور اکرور جی پریاگ کشیتر میں
چلے گئے اور وہاں اشنان اور دان کر کے گیا جی میں جا کر پتروں کا شرادھ کیا اور وہاں سے کاشی میں آکر رہنے
لگے اور اکرور ہر روز بیس مَن سونا سمنتک مَنی سے پا کر دان آدک اچھے کرم میں خرچ کر ڈالتے تھے اور شری کرشن
انتریامی یہ حال جانتے تھے لیکن اُنھوں نے یہ بھید کسی سے نہیں کہا کہ اکرور سمینتک مَنی لے کر کاشی میں ٹکا ہے دوارکا
واسی یہ سمجھتے تھے کہ اکرور اور کِرت ورما نے ستراجت کے مارنے کے واسطے صلاح دی تھی اسی کارن شری
کرشن جی کے ڈر سے وہ دونوں بھاگ گئے ہیں جبکہ بلرام جی کچھ دنوں بعد دُریودھن کو گدا یُدھ سکھا کر دوارکا
میں آئے تب مرلی منوہر نے یدو ونشیوں کو ساتھ لے کر ستراجت کی لوتھ تیل سے نکلوائی اور داہ اور کریا
کرم اُس کا آپ کیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکشت اکرور جی جس دیس اور گاؤں میں بستے تھے
اُس جگہ ہر اچھا سے پرجا کی اِچھا کے موافق پانی برستا تھا اور اناج مہنگا نہیں ہوتا تھا اور وہاں مری وغیرہ
کوئی روگ نہ ہو کر سب چھوٹے بڑے خوشی سے رہتے تھے جبکہ ویکنٹھ ناتھ کو یہ اِچھا ہوئی کہ اکرور کو پھر بُلانا
چاہیئے تب دوارکا پری میں پانی نہ برسنے سے مہنگی اور روگ پیدا ہونے سے پرجا لوگ دُکھ پانے لگے یہ
حال اپنا دیکھتے ہی یدو ونشیوں نے گھبرا کر شری کرشن جی سے کہا۔

چوپائی

ہم تو شرن تمہاری رہیں	مہا کشٹ اب کاہے سہیں

اے مہاراج نہ معلوم پرمیشور کی کیا اچھا ہے۔ جو پانی نہیں برستا ہے ہم لوگ آپکو چھوڑ کر اپنا دکھ کس سے

کہیں آپ دیا کر کے کوئی تدبیر ایسی کیجئے جس میں ہم لوگوں کا دُکھ چھوٹ جائے یہ آدھین بچن سُن کر دوارکا ناتھ
نے کہا کہ جس دیش سے سادھو اور مہاتما چلا جاتا ہے وہاں کے لوگ بہت طرح کے دُکھ پاتے ہیں جب سے اکرورجی
دوارکا چھوڑ کر چلے گئے تب سے یہاں اناج کی مہنگی اور روگ کی بڑھتی ہے یہ بات سُن کر یدو ونشی بولے کہ اے
کرپا ندھان آپ نے سچ کہا ہم لوگ یہ بات سمجھتے ہیں لیکن آپ کے ڈر سے کہہ نہیں سکتے اکرورجی یدو ونشیوں میں
بڑے ہو کر آپ کے ڈر سے بھاگ گئے ہیں جب تک وہ دوارکا میں رہے تب تک ہم لوگوں نے دُکھ نہیں پایا آپ
دیا کے اکرور کو یہاں بُلائیے جس میں سب لوگ سُکھ پاویں یہ بات سُن کر موہن بہارے نے کہا کہ بہت اچھا
تم لوگ اکرور کو ڈھونڈھ کر ستنان پورو کو یہاں لے آؤ یہ بات سُنتے ہی پانچ سات یدو ونشی مل کر اکرور کو
ڈھونڈھنے نکلے جب کاشی جی میں پہونچ کر پتہ ان کا پایا تب ان کے پاس جا کر وِنے کیا کہ اکرورجی تمھارے بنا
دوارکا واسیوں نے بڑا دُکھ پایا شیام سُندر کے رہنے پر بھی وہاں پانی نہ برسنے سے کال پڑا اس لئے شیام سُندر
نے تم سے کہا ہے کہ تم میری بھکتی رکھتے ہو تو بے کھٹکے چلے آؤ۔

چوپائی

سادھن کے وِش شری پت رہیں	رتن سے سب سُکھ سمپت لہیں

یہ بات سُنتے ہی اکرورجی بڑی خوشی سے اُسی وقت سمینتک منی لے کر یدو ونشیوں کے ساتھ دوارکا کو چلے
جبکہ اکرورجی شہر کے پاس پہونچے تب شیام اور بلرام آگے سے آکر اُن کو آدر سہت لے گئے جیسے اکرور دوارکا پُری
میں پہونچے ویسے ہر ایک چھائے پانی برسا اور اناج سستا ہو کر سب کسی کا روگ چھوٹ گیا ایک دن شری کرشن جی
نے اکرور کو اکیلے میں بُلا کر کہا کہ اے چاچا تم اُداسی چھوڑ کر خوش رہا کرو ہم نے تمھارا اپرادھ چھما کیا اور تمھارے
پاس جو سمینتک منی ہے اُس کو کسی کے سامنے ہمارے پاس لے آؤ جس میں بلرام جی اور ستیہ بھاما کا سندیہ
چھوٹ جائے جس کا مال ہو اُس کو دینا چاہیئے اور جبکہ مال کا مالک نہ رہے تب اُس کے بیٹے کو دینا چاہیئے
اور بیٹا بھی نہ ہو تو اس کی استری کو دینا چاہیے استری نہ ہو تو اُس کی بیٹی کے بیٹے کو دینا چاہیئے وہ بھی نہ ہو
تو اُس کے بھائی کو دے دے بھائی بھی نہ ہو تو اُس کے کُل پریوار میں جو کوئی ہو اُس کو دے دیوے اور جو اُس کے
کُل میں بھی کوئی نہ ہو تو اُس کے گرو کو دیدیوے گرو بھی نہ ہو تو گرو کے بیٹے کو دیدیوے جب کہ وہ بھی نہ رہے
تب وہ مال براہمن کو دیدیوے دوسرے کا مال کسی کو لینا نہ چاہیے ستراجت کا بیٹا نہیں ہے اِس سے
ستیہ بھاما کا بیٹا یہ منی لے گا یہ بات سُنتے ہی اکرورجی نے وہ منی راجہ اُگر سین کی سبھا میں جہاں پر بلرام جی
آدک سب یدو ونشی بیٹھے تھے لا کر شیام سُندر کے سامنے رکھدیا اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہا پربھو یہ منی لے کر میرا
اپرادھ چھما کیجیئے آج تک جتنا سونا اس منی نے مجھ کو دیا وہ سب میں نے اچھے کرم میں خرچ کر ڈالا جب وہ منی
دیکھ کر بلرام جی اور ستیہ بھاما کا سندیہ چھوٹ گیا تب وہ دونوں بہت شرمندہ ہو کر شری کرشن جی کے چرنوں
پر گر پڑے اور بلرام جی نے رو کر کہا کہ اے دینا ناتھ مجھ سے بڑا اپرادھ ہوا جو آپ کے اوپر جھوٹا سندیہ کیا

اس لیے اب میں جنگل میں جاکر مرجاؤں گا کیونکہ اب میں اس لائق نہیں رہا کہ آپ کو اپنا مُنھ دکھلاؤں جبکہ یہ حال بلرام جی کا شری کرشن جی نے دیکھا تب اُن کو اپنی چھاتی سے لگا لیا اور بہت دھیریہ دے کر کہا کہ تم کسی بات کی چنتامت کرو میں نے تمھارے سندیہہ کرنے سے کچھ بُرا نہیں مانا سنسار مایا روپی استری اور دربیہ دونوں بہت بُری ہو کر استری اور پُرش اور پتا اور پُتر میں ویر کرا دیتی ہیں اس لیئے گیانی آدمی کو ان دونوں سے بہت پریت کرنا نہ چاہیئے جبکہ شیام سُندر نے اُن کو اسی طرح بہت دھیریہ دے کر سیمنتک مَن ستیہ بھاما کو سونپ دیا تب اُس کے بھی من کا سوچ چھوٹ گیا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ جب اکرور جی ایسا گُن رکھتے تھے تب ستراجت اُن کے سامنے کیوں مارا گیا اور وہ آپ کس واسطے بھاگ گئے تھے شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس دن سے اکرور نے شت دھنوا کو ستراجت کے مارنے کی صلاح دی تھی اُسی دن سے سب گُن اُن کے جاتے رہے تھے یہ بات سُن کر راجہ پریکشت بولے کہ اے مہاراج آپ نے سچ کہا بُری سنگت کرنے میں سوائے ہانی کے کچھ لابھ نہیں ہوتا اکرور کا شُبھ گُن جاتا رہا تو کون تعجب ہے لیکن آپ یہ کہیئے کہ اکرور میں یہ سب گُن کس طرح پرگٹ ہوئے تھے شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ ایک سمے کاشی پُری میں ابرکھن ہو کر بڑی مہنگی پڑی تھی اور اُنھیں دِنوں سُپھلک نام یادو بڑا دھرماتما اور ستیہ وادی اور ہر بھگت کسی سنجوگ سے وہاں جا پہونچا جب کہ اُس کے پہونچتے ہی ہرا چھا سے بڑا پانی برس کر سب لوگوں نے سُکھ پایا تب کاشی کے راجہ نے خوش ہو کر گاندنی نام اپنی لڑکی اُس کو بیاہ دی اسی لڑکی سے اکرور پیدا اور سپھلک کا گُن اُن میں پرگٹ ہو گیں۔

	دوہا	
تاکو کبھوں جگت میں کچھ کلنک نہیں ہوئے		مَن لیلا ادبھت مہاکہے سنے جو کوے

ادھیائے اٹھاونؔ

شیام سُندر کا کالندی اور ستیا اور بھدرا اور لچھمنا آدک سے بیاہ کرنا

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت شیام سُندر ستراجت کا مرنا سُن کر یُدھشٹھر آدک کو بنا دیکھے ہستناپور سے چلے آئے تھے اس لیے من اُن کا یُدھشٹھر اور ارجُن آدک سے بھینٹ کرنے کو چاہتا تھا اور حال یُدھشٹھر آدک کا اس طرح پر ہے کہ جب راجہ دُریودھن نے پانچوں بھائی پانڈوں اور کُنتی اُن کی ماتا کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ لگا دی تب وہ لوگ سُرنگ کی راہ سے جو ودُر جی نے پہلے سے بنا رکھی تھی باہر نکل آئے اور سنیاسی کے بھیس میں اپنے کو چھپا کر کہیں رہنے لگے اور ایک بھیلن اپنے پانچوں بیٹوں سمیت جو اسی قلعہ میں جل کر مر گئی تھی اسکی ہڈی دیکھنے سے دریودھن کو یقین ہوا کہ یُدھشٹھر آدک جل گئے اور اُنھیں دنوں

راجہ دروپد نے اپنی بیٹی کا سویمبر رچا وہاں پر دریودھن آدک سب پرتھوی کے راجہ اکٹھا ہوئے اور وید ویاس اور دھومر رشیشور کے کہہ جانے سے ارجن آدک پانچوں بھائی اپنی ماتا کو کسی جگہ چھوڑ کر سنیاسی کا بھیس بنائے ہوئے اُس سویمبر میں پہونچے جس وقت دروپدی چندر مکھی سولہوں سنگار کیے انگ انگ پر جڑاؤ گہنا پہنے پھولوں کا گجرا ہاتھ میں لیئے جہاں سب راجہ بیٹھے تھے وہاں آکر کھڑی ہوئی اُس کی سُندرتائی دیکھ کر سب چھوٹے اور بڑے موہت ہو گئے اُس وقت دھرشٹ دیمن دروپدی کے بھائی نے پکار کر کہا کہ جو کوئی کڑھاؤ میں مچھلی کی پرچھائیں دیکھ کر سر نیچا کیے ہوئے مچھلی کو بیدھیگا اُس کو یہ لڑکی میں بیاہ دوں گا یہ بات سُنتے ہی راجہ شسپال نے وہ دھنش جو مچھلی بیدھنے کے واسطے راجہ دروپد نے وہاں رکھوایا تھا اُٹھا کھینچا جب وہ دھنش نہیں اُٹھا سکا تب شرمندہ ہو کر پھر آیا اور یہی حال راجہ جراسندھ کا بھی ہوا تب کرن نے وہ دھنش چڑھا کر مچھلی کو بیدھنا چاہا اُس وقت دروپدی کرن سے بولی کہ سوت کا بیٹا ہو کر ایسی سامرتھ نہیں رکھتا کہ مجھ کو بیاہ لے جائے یہ بات سُنتے ہی کرن نے دروپدی کی طرف دیکھ کر وہ دھنش پرتھوی پر دھر دیا اور اپنی جگہ پر آ بیٹھا جب کہ یہ حال اُن لوگوں کا دیکھ کر اور دوسرے راجہ مچھ بیدھنے سے نراش ہو گئے تب ارجن نے یدھشٹر اپنے بڑے بھائی کی آگیا لے کر جیسے اُس مچھ کو اپنے بان سے بیدھ ڈالا ویسے دروپدی نے جیمال ارجن کے گلے میں پہنا دی یہ حال دیکھتے ہی دوسرے راجوں نے ڈاہ سے آپس میں کہا کہ بڑے سوچ اور شرم کی بات ہے جو ہم لوگوں کے سامنے یہ سنیاسی راجہ کی بیٹی کو لے جاوے جبکہ ایسا وچار کر مورکھ راجوں نے ارجن کا سامنا کیا تب پانچوں بھائی پانڈؤں کو لڑائی میں جیت کر دروپدی کو اپنی ماتا کے پاس لے آئے اور کُنتی ماتا کی آگیا سے ارجن آدک پانچوں بھائیوں نے اُس کو اپنی استری بنا کر رکھا جب یہ حال دریودھن کو معلوم ہوا کہ یدھشٹر آدک پانچوں بھائی نہیں جلے اور جیتے بچ گئے ہیں تب ودُر جی کو بھیج کر اُن کو بلا بھیجا اور آدھا راج اپنا اُن کو بانٹ دیا جبکہ یدھشٹر آدک پانچوں بھائیوں نے آدھا راج اپنا پایا تب وہ ہستناپور کے پاس اندرپرستھ نام ایک شہر بہت اچھا بسا کر آنند سے راج کرنے لگے اور بہت راجوں کو جیت کر اپنے وش میں کر لیا یہ حال سُن کر موہن پیارے کئی یدوونشیوں کو اپنے ساتھ لے کر اندرپرستھ کو گئے جبکہ دیوکی نندن اُس شہر کے پاس پہونچے اور یدھشٹر آدک پانچوں بھائی یہ حال سنتے ہی آگے سے آکر اُن کو سنمان پورک راج مندر میں لے گئے اور شری کرشن جی نے کُنتی کے پاس جا کر اُن کے چرنوں پر اپنا سر رکھ دیا تب کُنتی نے شیام سُندر کو گود میں بیٹھا کر بہت پیار کیا جبکہ دروپدی کُنتی کی آگیا سے گھونگھٹ کاڑھے ہوئے ہر چرنوں پر گر پڑی تب شیام سُندر نے اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر آشیرواد دیا پھر کُنتی نے شری کرشن جی کو جڑاؤ چوکی پر بیٹھا کر خوشی سے اُن کی آرتی کی اور چھپن پرکار کے ویجن بنا کر کھلائے جب شیام سُندر بھوجن کر کے پان اور الائچی کھانے لگے اُس وقت کُنتی نے وسودیو اور دیوکی اور سورسین اور بلرام جی آدک کی کُشل پوچھ کر اُس نے کہا کہ مہاراج تمہاری کرپا کا حال میں کہاں تک کہوں پہلے اکرور کو تم نے میری سدھ لینے کو بھیجا دوسری مرتبہ آپ آئے۔

دوہا

جب تم پیارے پریت کر بھیو شری اکرور	تب ہی من دھیرج بھیو گیو کشٹ سب دور

اے دینا ناتھ اُسی دن سے میں نے جانا کہ آپ میرے سہایک ہیں جب آپ ایسے ترلوکی ناتھ میری رکشا کرنے والے ہیں تو میں کسی کا ڈر نہیں رکھتی مجھ کو اس بات کا وشواس ہے کہ جو کوئی آپ کی شرن آتا ہے اُس کو دُکھ نہیں ہوتا جس طرح آپ اپنے بھگت اور تینوں لوک کا دُکھ چھڑا دیتے ہیں اُسی طرح میرے بیٹوں کو بھی اپنی شرناگت جان کر اُن کی رکشا کیجیے۔

چوپائی

جب جب بپت پڑی ہر بھاری	تب تب رکشا کری ہماری
اہو کرشن تم پر دُکھ ہرنا	پانچوں بندھو تمھاری شرنا

جس طرح ہرنی اپنے جھنڈ سے الگ ہو کر بھیڑیے کا ڈر رکھتی ہے اُسی طرح میرے پانچوں بیٹے دُریودھن آدک سے اپنے پران کا ڈر رکھتے ہیں جب کنتی یہ کہہ چکی تب یُدھشٹھر نے شری کرشن جی کے آگے ہاتھ جوڑ کر وِنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ میں جانتا ہوں کہ پچھلے جنم کوئی اچھا کرم مجھ سے ہوا تھا جس کے پرتاپ سے آپ کے چرنوں کا درشن جو برھما دِک کو جلدی دھیان میں نہیں ملتا مجھ کو ملا۔

دوہا

جن چرنن کی رین سے ہم گھر کیو پنیت	کیہہ مکھ سے برنن کروں مادھو پربھو سونیت

اے مہا پربھو ہم لوگ اناتھ ہو کر سوائے آپ کی دیا اور کرپا کے دوسرے کا بھروسا نہیں رکھتے مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ آپ ویکنٹھ ناتھ کی اُستت برنن کر سکوں جس طرح آپ نے مجھ کو اپنا داس جان کر دیا کی راہ سے یہاں آنیکی کرپا کی اسی طرح چار مہینے برسات بھر یہاں رہ کر اپنے داسوں کو سُکھ دیجیے یہ دین بچن کنتی اور یُدھشٹھر کا سُنتے ہی ورِندابن وِہاری بھگت ہتکاری نے بہت دھیرج دیا اور چار مہینے وہاں رہ کر نت سُکھ اُن کو دینے لگے ایک دن شیام سُندر اور ارجن راجہ یُدھشٹھر سے آگیاں لے کر اور رتھ پر بیٹھ کر جنگل میں شکار کھیلنے گئے ارجن نے کئی شیر اور چیتے اور ریچھ اور سور اور ہرن اور سابر وغیرہ کا شکار مارا اور ہرن اور سابر کا ماس راج مندر پر بھیج دیا جبکہ بہت محنت کرنے سے شیام سُندر اور ارجن کو پیاس لگی تب دونوں نے جمنا کنارے جا کر پانی پیا اور ایک درخت کے سائے میں سو گئے۔

دوہا

شری یمنا شوبھت مہا جا میں اُٹھے ترنگ	شیتل پون بہے سدا پھولے کمل سُرنگ

جبکہ ارجن تھوڑی دیر سو کر ٹہلتے ہوئے جمنا کنارے گئے تب دیکھا کہ جمنا جل میں سونے کا جڑاؤ مندر بنا ہے اور اس میں ایک لڑکی بہت سُندری بیٹھی ہوئی تپ کرتی ہے یہ چوتر دیکھتے ہی ارجن نے اُس لڑکی سے

پوچھا کہ تم کس کی بیٹی ہو اور کس واسطے یہاں اکیلی بیٹھی ہوئی تپ کرتی ہو۔

دوہا

یہ سُن کر بولی تبھی مہا منوہر بام ۔ پتا ہمارے سوریہ ہیں کالندی مم نام

جن دنوں شری کرشن چندر آنند کند ورِندابن میں بہار کرتے تھے تب ہی سے میں اُس موہنی مورت پر موہت ہو کر اُن کو اپنا پت بنانا چاہتی ہوں میں نے منا واچا کرمنا سے یہ پرن کیا ہے کہ سوائے ویکنٹھ ناتھ کے دوسرے سے اپنا بواہ نہیں کرونگی سوریہ دیوتا نے میری اچھا جان کر یہ مندر رہنے کے واسطے بنوا دیا ہے اپنے پتا کی آگیا سے دن رات یہاں رہ کر ہر چرنوں کا دھیان اور اسمرن کرتی ہوں لیکن میں نے سُنا ہے کہ شیام سُندر پر بہت استریاں مہا سُندری موہت ہو کر آٹھوں پہر اُن کی سیوا میں رہا کرتی ہیں اس لیے مجھ غریب بچاری کو اُن کے پاس دوارکا میں پہونچنا بہت کٹھن ہے جو وہ دیال ہو کر اپنا درشن دیویں تو میری کامنا پوری ہو جاوے۔

چوپائی

وہ سب کے من کی گت جانیں ۔ داسن کی ونتی نت مانیں
جب لو نہیں پوجے مم آسا ۔ تب لو جل میں کروں نواسا

ارجن یہ بات سُنتے ہی وہاں سے ہنستے ہوئے شیام سُندر کے پاس آ کر بولے کہ مہاراج یمنا جل میں ایک مہا سُندری تم کو اپنا پت بنانے کے واسطے تپ کرتی ہے تم ایسے بھاگیہ وان ہو کہ تمھارے پیچھے پیچھے مہا سُندر استریاں دوڑا کرتی ہیں یہ سُن کر شیام سُندر وہاں سے اُٹھ کر یمنا کنارے چلے گئے اور ارجن نے پہلے سے جا کر اُس چندر مکھی سے کہا کہ جن کو تم اپنا پت بنانا چاہتی ہو وہی دوارکا ناتھ اوناشی پُرش یہاں آتے ہیں جیسے یہ بات کالندی نے سُنی ویسے مارے خوشی کے آگے دوڑ کر ہر چرنوں پر گر پڑی اور پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑی ہو گئی جب کہ شیام سُندر نے اُس کی سچی پریت دیکھ کر ہنستے ہوئے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تب کالندی نے ونتی کر کے کہا کہ اے پران ناتھ میں منسا واچا کرمنا سے آپ کی داسی ہو کر آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں لیکن سنساری بیوہار اور وید اور شاستر کی مریاد جو آپ نے بنا دی ہے اُس کے موافق چلنا چاہیے یہ بات سُن کر شیام سُندر نے اُسی وقت سوریہ دیوتا کے پاس جا کر کہا کہ تم اپنی بیٹی کو ہم کو دو جب سوریہ دیوتا نے اُسی وقت وہاں آ کر وہ کنیا شری کرشن جی کو سنکلپ دی تب شیام سُندر اُس کو رتھ پر چڑھا کر اندر پرستھ میں لے آئے وہاں وشوکرما نے پہلے سے ویکنٹھ ناتھ کی اِچھا کے موافق ایک مکان بہت اچھا بنا رکھا تھا اُسی میں کالندی (یمنا جی) کو اُتار کر ایک روپ اپنا اُس کے پاس رکھا اور دوسرے روپ سے ارجن کو ساتھ لیے ہوئے کُنتی کے گھر چلے گئے ایک دن راجہ یدھشٹھر نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج ایسی دیا کیجیے کہ جس میں میرے رہنے کے واسطے ایک مکان بہت اچھا ہو جائے یہ بات سُنتے ہی شری کرشن جی نے وشوکرما کو آگیا دی تو اُس نے دوارکا پوری ایسے بہت مکان یدھشٹھر آدک کے رہنے کے واسطے جلدی بنا دیے جب پانچوں

بھائی اِس میں رہنے لگے تب ایک دِن رات کو جہاں شری کرشن جی اور ارجن بیٹھے تھے اگن دیوتا نے آ کر شری کرشن جی سے وِنے کیا کہ اے مہاراج مجھ کو اجیرن کا روگ پیدا ہوا وہ کسی طرح نہیں جاتا جو میں نندن بن کو جہاں بہت سی جڑی بوٹی گُن وان لگی ہیں جلا دوں تو میرا روگ چھوٹ جائے یہ سُن کر شری کرشن جی مہاراج نے کہا بہت اچھا تم جا کر اُس کو جلا دو تب اگن دیوتا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج اُس باغ کی رکشا اندر کرتا ہے جو میں اکیلے جاؤں تو اندر پانی برسا کر میری جوالا کو ٹھنڈی کر دے گا یہ بات سُن کر لکشمی پت نے ارجن سے کہا کہ اے بھائی تم اگن کے ساتھ جا کر نندن بن کو اُس سے جلوا دو جس میں اُس کا روگ چھوٹ جائے ارجن ویکنٹھ ناتھ کی آگیا کے موافق دھنش بان اُٹھا کر اگن کے ساتھ چلے اور باغ میں پہونچکر اگن سے کہا کہ تم اپنی اچھا کے موافق اس باغ کو جلا دو میں تمہاری رکشا کرنے کے واسطے کھڑا ہوں جب کہ اگن دیوتا آم املی بیر پیپر مہوا جامن کھنی کچنار گولرو غیرہ سب درخت وہاں کے چاروں طرف سے جلانے لگا اور سب پشُ او پنچھی آدک وہاں کے اپنا اپنا پران لے کر جدھر تدھر بھاگے اور دھواں اُسکا آکاش میں پہونچا تب راجہ اندر نے میگھ پت کو بُلا کر حکم دیا کہ تم ابھی جا کر ایسا پانی نندن باغ پر برساؤ جس میں سب آگ بجھ جائے اور کوئی پشُ او پنچھی جلنے نہ پاوے جب یہ آگیا پا کر میگھ راجہ دل بادل کی فوج ساتھ لے کر نندن باغ پر جا کر پانی برسانا چاہا تب ارجن نے پون بان مار کر سب بادل کو اس طرح جہاں تہاں اُڑا دیا جس طرح ہوا سے روئی کے گالے اُڑ جاتے ہیں اور اپنے بانوں سے نندن باغ کے چاروں طرف ایسا پنجرا بنا دیا کہ جس میں کوئی پشُ او پنچھی وہاں کا باہر نہ جا سکے اور پانی کی ایک بوند بھی نہ پہونچ سکے جب کہ اگن دیوتا آنند پورک وہ باغ جلاتے ہوئے مے نام دانو کے مکان کے پاس پہونچے تب دانو نے جلنے کے ڈر سے ارجن کے پاس آ کر وِنے کیا کہ اے راج کمار مجھ کو اپنی شرناگت سمجھ کر میرا پران اس اگن کے ہاتھ سے بچاؤ دین بچن سُنتے ہی ارجن نے خوش ہو کر اگن سے کہدیا کہ تم مے دانو کا گھر نہ جلاؤ اگن دیوتا ارجن کی آگیا سے مے دانوں کا مکان چھوڑ کر سب نندن باغ کو جلا دیا تب مے دانوں نے ارجن کا احسان مان کر اُن سے متر تا کی اور اپنی مایا سے ایک مکان سبھا کا بہت اچھا یدھشٹر آدک کے بیٹھنے کے واسطے اندر پرستھ میں بنا دیا جسے دیکھ کر سب لوگ موہت ہو جاتے تھے اُس میں کئی جگہ ایسے کُنڈ بلور کے صاف بنے تھے جس کو دیکھ کر پانی بھرا معلوم ہوتا تھا اور کئی جگہ پانی بھرے ہوئے کُنڈ سوکھے دکھلائی دیتے تھے ایک دن راجہ دُریودھن اُس مکان کے دیکھنے کو وہاں گیا جب پانی میں بھیگنے کے شُبہ سے اُس نے اپنا جاما اُٹھا لیا تب بھیم سین ہنسنے لگے اُس سے دُریودھن بہت شرمندہ ہو کر اپنے گھر چلا آیا اُسی دن سے دُریودھن نے پانڈوں کے ساتھ بہت دشمنی اپنے من میں پیدا کی جب کہ اگن دیوتا کا روگ ارجن کی سہایتا سے چھوٹ گیا تب اُس نے بہت خوش ہو کر گانڈیو نام دھنش اور دبیہ کوچ اور ایک رتھ اور چار گھوڑے سفید رنگ کے اور دو ترکش جس کے بان کبھی نہیں گھٹتے تھے اور ایک تلوار اور ڈھال بہت اچھی ارجن کو دی۔

دوہا

کالندی سُکھ دین کو پانڈوستن کے کاج ۔ اگن بھار اُپجاے کے رہے تہاں یدوراج

جبکہ شیام سُندر نے چار مہینے اندر پرستھ میں رہ کر راجہ یدھشٹھر سے بدا ہونا چاہا تب پانچوں بھائی پانڈو اور کُنتی اور درودپدی آدِک بہت اُداس ہوگئے اِس لیے وسودیونندن اُن کو دھیریہ دے کر ارجن اور کالندی کو ساتھ لیکر جب کئی دن میں آنند پوروک دوارکا میں پہونچے تب اُن کے درشن سے سب چھوٹوں اور بڑوں نے سُکھ پایا کئی دن بعد راجہ اُگرسین سے شری کرشن جی نے کہا کہ اے مہاراج کالندی سوریہ دیوتا کی بیٹی جو ہمارے ساتھ آئی ہے اُس کا بواہ میرے ساتھ کر دیجئے یہ بات سُنتے ہی راجہ اُگرسین نے اچھی لگن میں شری کرشن جی اور یمُنا جی کا بواہ بڑی دھوم دھام سے کر دیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جس طرح مُرلی منوہر مترببندا کو بواہ لائے تھے اُس کا حال سُنو کہ شری کرشن جی کی بوا راج دیوی نام اُجین کے راجہ سے بیاہی گئی تھی جبکہ اُس کی بِرندا نام کنیا بہت سُندر اور چندرمکھی پیدا ہو کر بیاہنے کے یوگیہ ہوئی تب راجہ مترسین اُس کے بھائی نے اس کا سویمبر رچ کر سب جگہ نیوتا بھیجا بہت دیش کے راجہ وہاں آکر اکٹھا ہوئے یہ حال سُن کر وسودیونندن انتریامی بھی جن کی چاہنا اور بھکتی وہ کنیا اپنے ہردے میں رکھتی تھی ارجن سمیت اُجین کو گئے اور جہاں پر دیس دیس کے راجہ پرتاپی سویمبر میں بیٹھے تھے وہاں جا کر کھڑے ہوئے اُسی وقت مترببندا نے سولہوں سنگار کئے ہاتھ میں جیمال لیے اس استھان پر آکر جیسے شری کرشن جی کو دیکھا ویسے اُن پر موہت ہو کر وہ مالا انکے گلے میں ڈال دی یہ حال دیکھ کر سب راجہ لوگ اپنے اپنے من میں پچھتانے لگے اور راجہ دریودھن جو اپنے بھائیوں سمیت وہاں گیا تھا من میں ڈاہ پیدا کر کے مترسین اور بندسین راج کنیا کے بھائیوں سے بولا کہ سنو بھائیو کرشن تمہارے ماما کا بیٹا راج کنیا کو بواہ لے جائے گا تو اس میں سنساری لوگ تمہاری ہنسی کریں گے اس لیے تم اپنی بہن کو سمجھا دو کہ وہ ان سے اپنا بواہ نہ کرے نہیں تو سب راجوں میں تمہاری ہنسی ہوگی یہ بات سُنتے ہی جیسے مترسین نے اپنی بہن کو جا کر سمجھایا ویسے وہ شیام سُندر کے پاس سے ہٹ کر الگ کھڑی ہوگئی تب ارجن نے جُھک کر شری کرشن جی کے کان میں کہا کہ مہاراج آپ اس وقت جو کسی کا لحاظ کریں گے تو بات بگڑ جائے گی جو کرنا ہو جلدی کیجئے یہ بات سُنتے ہی شری کرشن جی نے جھپٹ کر سویمبر کے بیچ میں مترببندا کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُسکو اپنے رتھ پر بٹھا کر دوارکا کو چلے یہ حال دیکھ کر دوسرے راجہ جو وہاں تھے اپنے رتھ اور گھوڑوں پر چڑھ کر اُن کے پیچھے دوڑے اور بہت طرح کے ہتھیار لیے ہوئے اُن کو چاروں طرف سے گھیر لیا جب دینبندھ سنگھارن نے دیکھا کہ بنا لڑے یہ لوگ پیچھا نہ چھوڑینگے تب اُنھوں نے کئی بان ایسے مارے کہ سب راجہ اِدھر اُدھر بھاگ گئے اور شیام سُندر نے آنند پوروک دوارکا میں پہونچ کر شاستر کے موافق مترببندا کے ساتھ اپنا بواہ کیا۔

دوہا

تاکے انگ پرسنگ تے مُرت بھئے یدورائے ۔ مہاداکے بھاگیہ کی کاسوں برنی جائے

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت اب جس طرح شیام سُندر نے ستیا نام راجکماری سے بواہ کیا تھا وہ حال سنو کہ نگن جت اجودھیا پُری کے راجہ نے ستیا نام اپنی کنیا کا سوئمبر رچ کر یہ پرن کیا تھا کہ جو آدمی میرے ساتوں بیلوں کی ایک مرتبہ ناتھ ڈالے گا اُس کو میں اپنی بیٹی بواہ دوں گا اس لئے جو راجہ سوئمبر کا حال سُن کر وہاں آتے تھے وہ لوگ اُن بیلوں کی صورت دیکھ کر کوئی بھی اُن بیلوں کی ناک چھید نا قبول نہیں کرتا تھا یہ حال سنتے ہی شیام سُندر ارجن کو فوج سمیت ساتھ لے کر راج کنیا سے بواہ کرنے کے واسطے اجودھیا پُری آئے جب اُن کے آنے کا حال راجہ نگن جت نے سُنا تب وہ آگے سے جا کر ہر چرنوں پر گر پڑا اور بہت سا اسباب اُن کو بھینٹ دے کر آدر پوروک اپنے گھر بُلا لایا اور جڑاؤ چوکی پر بٹھا کر اور چرن دھو کر چرنامرت لیا اور ودھ پوروک پوجا کر کے بہت اچھا بھوجن اُن کو کھلایا اور موتیوں کا مالا پہنا کر پیتامبر اُڑھایا اور سچے من سے ہاتھ جوڑ کر اس طرح ونے کیا کہ اے مہاپربھو آپ سب گنوں سے بھرے ہو کر بھی اوگُن نہیں رکھتے اور آپ کے چرنوں کی دھور برھادک دیوتا اور یوگی اور رشیشور اپنے مستک پر چڑھاتے ہیں جب کہ شیش ناگ جی دو ہزار زبان سے آپ کی استُت نہیں کر سکتے تو دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کے گُن ورنن کر سکے لکشمی جی دن رات آپ کے چرن دابتی ہیں اور نارد جی آٹھوں پہر آپ کے گُن گایا کرتے ہیں اے ویکنٹھ ناتھ سب جگت آپ کی چھایا میں رہتا ہے آج میرا بڑا بھاگیہ تھا جو آپ کے چرن تینوں لوک کے تارنے والے میرے گھر آئے اور میں نے اُن چرنوں کو اپنے ہاتھ سے دھویا انہیں چرنوں کا دھوون گنگا جی ہیں جن کی مہا ورنن نہیں ہو سکتی جس جگہ آپ نے اپنا چرن کمل رکھا ہے اُس جگہ پر میں پُھاور ہوتا ہوں۔

	دوہا	
دھنیہ بھاگ جو دھرت ہیں اُن چرنن پر شیش		چرنا مبج ہر کے جہیں شیو ورنچ من ایش
	دوہا	
ماکھن پربھُو درشن دیو کیو بہت انوراگ		اُودے ہوئے سب آئے کے آج ہمارے بھاگ

جب راجہ نے اس طرح بہت استُت کی اُس وقت ویکنٹھ ناتھ کو اپنے یہاں ٹکایا تب ستیا نام راجکماری جو بڑی سُندر اور چندر مُکھی تھی موہنی مورت کو دیکھتے ہی اُن پر موہت ہو کر اپنے من میں کہنے لگی کہ اے پرمیشور مجھ سے کوئی اچھا کرم جو پچھلے جنم میں ہوا ہو تو میں شری کرشن چندر آنند کند کو اپنا سوامی بنا کر اپنا جنم سوارتھ کروں ایسا وچار کر اُس نے اپنی سکھیوں سے کہا کہ اے پیارو میرا من اس موہنی مورت شیام نے ہر لیا۔

	چوپائی	
سکل وشو کے انتریامی		جدپ یے تربھون کے سوامی
انترن کی اچھا کچھ ناہیں		سدا رہیں ورکت من ماہیں

تدپ اُن سے جو من لاوے تاسوں پریت کرت سُکھدائی جب میں ہر چرتن کو پاؤں		پریم ریت کی پریت لگاوے ہر جو کی یہ ریت سدائی ہر داسن میں نام دھراؤں

دوہا

جن کے من میں پریت ہے سو سب دیو اشیش		شری یدوپت موکو بریں سب ایشن کے ایش

جب دوسرے دن پربھات سمے شیام سُندر اُٹھے تب راجہ نگن جت نے بِنتی کیا کہ اے کرپاندھان مجھ سے کچھ آپ کی سیوا نہیں بن پڑی اس لئے لجت ہوں اور جو آگیا دیجئے وہ اپنی سامرتھ بھر آپ کی سیوا کروں شیام سُندر کو سچا پریم اُس کنیا کا معلوم تھا اس لیے اُنھوں نے ہنس کر کہا کہ اے راجہ تمھاری تعریف سُن کر ہمارا من تم سے بھینٹ کرنے کے واسطے بہت چاہتا تھا تم کو دیکھ کر بڑا سُکھ پایا چھتری برن کو مانگنا دھرم نہیں ہے لیکن تمھاری بھگتی اور پریت دیکھ کر میں چاہتا ہوں کہ ستیا نام اپنی بیٹی جو شیل اور گُن سے بھری ہے وہ ہم کو بواہ دو یہ بات سُن کر راجہ نے بڑی خوشی سے کہا کہ اے وکنیٹھ ناتھ جہاں لکشمی جی آٹھوں پہر آپ کی سیوا میں رہتی ہیں میری بیٹی اُن کے سامنے کیا چیز ہے جس کی آپ چاہنا کریں کیول میری بھگتی دیکھ کر دیا کی راہ سے آپ ایسا کہتے ہیں میرا بڑا بھاگ ہے جو میری بیٹی آپ کی داسیوں میں رہے لیکن میں نے اُس بیٹی کے بواہنے کے واسطے یہ پرن کیا ہے کہ جو کوئی میرے سات بیلوں کو ایک ہی دفعہ ناتھ دے اُس کو میں اپنی بیٹی بواہ دوں بہت راجکماروں نے آکر ایسی اِچھا کی لیکن یہ کام کسی سے پورا نہیں ہوا ان میں سے کتنے راجکمار بیلوں کے سینگ سے گھائل ہو کر اپنے گھر چلے گئے اور بہت راجکمار ابھی تک گھائل پڑے ہیں آپ سے میرا پرن پورن ہو جائے تو یہ لڑکی بواہ لے جائیے میرے نزدیک سوائے آپ کے دوسرے سے یہ کام نہیں ہوگا یہ سُن کر شیام سُندر نے کہا کہ بہت اچھا میں ایک ہی مرتبہ ساتوں بیلوں کی ناک چھید کر اُن کو ناتھ دوں گا یہ سنتے ہی جب راجہ اُن ساتوں بیلوں کو جو ہاتھی کے برابر بلوان تھے اُن کے سامنے لے آیا تب شیام سُندر نے اُٹھ کر اپنی کمر باندھی اور سات روپ اپنے اس طرح پر جو دوسرے کو دکھلائی نہ دیں دھارن کر کے ساتوں بیلوں کی ناک ایک ہی مرتبہ چھید ڈالی اور ساتوں کو ایک رسّی میں ناتھ کر کھڑا کر دیا۔

دوہا

ماکھن پربڑھ گیانی مہا کینھے بچرت انوپ		سات بیل کے کارنے دھرے سات نج روپ

اے راجہ پرکشت دیکھو جن کی آگیا میں تینوں لوک کے جیو رہتے ہیں اُن کے نزدیک سات بیلوں کو ایکبار ناتھ لینا کون مشکل ہے جبکہ راجہ نگن جت یہ چرتر دیکھ کر بہت خوش ہوا اور راجکماری کی اِچھا پوری ہوئی تب چھوٹے اور بڑے نگر واسیوں نے یہ چرتر دیکھ کر تعجب مانا اور دوارکا ناتھ کی استُت کرنے لگے اور راجہ نے اُسی وقت پروہت سے اچھی لگن پوچھ کر اپنے یہاں بواہ کی تیاری کی اور شاستر کے موافق ستیا اپنی لڑکی مُرلی منوہر کو

بواہ دی اور دس ہزار گئو اور تین ہزار داسی بہت سُندر گہنا اور کپڑا سمیت اور نو لاکھ ہاتھی اور نو کروڑ گھوڑے
اور نو لاکھ رتھ اور نوے ہزار داس اور بے گنتی رتن اور دربیہ آدِک جہیز میں شیام سُندر کو دے کر اپنی بیٹی
سمیت بدا کیا لیکن دوسرے جو راجہ اس سوئمبر میں اکٹھے ہوئے تھے کرودھ اور شرم کے مارے آپس میں
کہنے لگے کہ اس یادو کو کیا سامرتھ ہے جو ہم ایسے پرتاپی راجوں کے سامنے سے اس راجکماری کو لے جاوے
جب وہ لوگ ایسا وِچار کر اپنی اپنی فوج سمیت چڑھ دوڑے اور چاروں طرف سے آکر دوار کا ناتھ کو راہ میں
گھیر لیا تب ارجن نے گانڈیو دھنش چڑھا کر اُن راجوں کو ایسے بان مارے کہ وہ لوگ ہار مان کر جدھر تدھر بھاگ
گئے جب کہ دوار کا ناتھ آنند پوروک دوار کا میں آئے تب راجہ اُگرسین آدک سب چھوٹے اور بڑے آگے
سے آکر گاتے بجاتے اُن کو راج مندر پر لے گئے۔

	دوہا	
نر ناری ہرکھے سبے آنند اُر نہ سمائے		تہاں بہت اُتسو بھیو کاسوں برنو جائے

جبکہ جہیز کا اسباب دیکھ کر سب دوار کا باسی راجہ نگن جت کی بڑائی کرنے لگے تب شیام اور بلرام نے اُسی
وقت وہ جہیز جو کہ راجہ نگن جت سے پایا تھا ارجن کو دے کر سنسار میں یش اُٹھایا۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ
اے راجہ پریکشت جس طرح وسودیو نندن بھدرا کو بواہ لائے اُس کا حال سنو کہ کیکے نام نگر میں راجہ رِت سُکرت نے
بھدرا اپنی بیٹی کا سوئمبر رچ کر بہت راجوں کو اکٹھا کیا تب شیام سُندر بھی ارجن کو ساتھ لئے ہوئے وہاں
جا کر کھڑے ہو گئے جب چندر مکھی راج کنیا جیمال ہاتھ میں لیے سب راجوں کو دیکھتی ہوئی شیام سُندر کے
پاس آئی اور اُس نے سانولی مورت پر موہت ہو کر اُن کے گلے میں جیمال ڈال دی تب راجہ سُکرت نے
بڑی خوشی سے اپنی بیٹی شری کرشن جی کو بواہ دی اور بہت جہیز اُن کو دے کر اپنی لڑکی سمیت بدا کیا جب
موہن پیارے بھدرا کو لے کر دوار کا میں آئے تب گھر گھر منگلاچار ہونے لگے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ
اے راجہ پریکشت جس طرح شری کرشن جی نے لچھمنا کو بواہا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ بھدر دیش کے
راجہ بڑے پرتاپی نے لچھمنا اپنی بیٹی کا سوئمبر رچ کر بہت راجوں کو بُلا بھیجا جب کہ چاروں طرف کے راجہ
اپنی اپنی فوج ساتھ لے کر بڑے دھوم دھام سے وہاں آکر اکٹھا ہوئے اور شری کرشن چندر بھی ارجن کو
ساتھ لے کر اُس سوئمبر میں پہونچے تب راجکماری نے سولھوں سنگار کیے اور جیمال لئے راج سبھا میں آکر
جیسے شری کرشن کو دیکھا ویسے اُن پر موہت ہو کر وہ مالا اُن کے گلے میں پہنادی راجہ نے یہ حال دیکھتے
ہی بڑی خوشی سے اپنی بیٹی اُن کو بواہ دی اور بہت جہیز دے کر بیٹی سمیت بدا کیا اور دوسرے راجہ جو اس سوئمبر
میں آئے تھے ڈاہ کی راہ سے اپنی فوج ساتھ لیے دوار کا کی راہ پر جا کر کھڑے ہوئے جب شری کرشن جی
لچھمنا کو ساتھ لے کر ارجن سمیت دوار کا کو چلے تب اُن راجوں نے اُن سے لڑائی کی اُس وقت دشٹ دلن
وسودیو نندن اور ارجن نے ایسے بان چلائے کہ سب راجہ ہار مان کر بھاگ گئے اور شیام سُندر خوشی سے دوار کا

میں پہونچے اور دوارکا واسیوں نے اپنے اپنے گھر منگلا چار منائے اے راجہ پریکشت اسی طرح شیام سُندر اپنا بواہ کرکے پریم پوروک آٹھوں پٹ رانیوں سمیت خوشی سے دوارکا پُری میں رہنے لگے اور سب استریاں پریم کے ساتھ اُن کی سیوا کرتی تھیں وہ آٹھوں جو اشٹ نایکا اور پٹ رانی کہلاتی تھیں یہ ہیں۔ رُکمنی۔ جاموتی ستیہ بھاما۔ کالندی۔ متر بندا۔ ستیا۔ بھدرا۔ لچھمنا۔

دوہا

سولہ سہس کمار کا اب کہہ ہوں سمجھائے	ماکھن پربھو کی نایکا آٹھوں کہی سنائے

ادھیائے اُنسٹھ ۵۹

مارنا شری کرشن جی کا بھوما سُر دیت کو اور بواہ کرنا اپنا سولہ ہزار ایک سو راج کنیاسے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت ایک دن نارد مُنی نے کلپ برکش کا پھول جس کی خوشبو بہت اچھی ہوتی ہے نندن باغ سے لا کر شیام سُندر کو دیا جب کہ شیام سُندر نے وہ پھول رُکمنی جی کو دے دیا تب نارد مُنی ستیہ بھاما کے پاس جا کر بولے کہ آج مجھ کو معلوم ہوا کہ شری کرشن جی تم سے زیادہ رُکمنی کو پیار کرتے ہیں کیونکہ اُنھوں نے کلپ برکش کا پھول جو راجہ اندر کے باغ میں ہوتا ہے رُکمنی کو دے دیا جو اُن کو تمھاری محبت زیادہ ہوتی تو تم کو دیدیتے جب یہ جھگڑا لگا کر نارد مُنی چلے گئے تب ستیہ بھاما اُداس ہو کر کوپ بھون میں جا بیٹھی جب شری کرشن جی نے ستیہ بھاما کو منا کر یہ اقرار کیا کہ میں کلپ برکش کو اندر لوک سے لا کر تیرے آنگن میں لگا دوں گا تب ستیہ بھاما خوش ہو کر اُن کے ساتھ وہار کرنے لگی۔ اے راجہ ایک سمے پرتھوی استری روپ بن کر تپ کرنے لگی تب شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور شری وشنو جی اُس کو درشن دے کر بولے کہ تو نے اتنا دُکھ اُٹھا کر کون منورتھ ملنے کے واسطے تپ کیا ہے استری روپ پرتھوی نے اِن تینوں دیوتوں کو ڈنڈوت کرکے کہا کہ مہاراج دیا کرکے مجھ کو ایک بیٹا ایسا پرتاپی اور بلوان دیجیے جس کا سامنا تینوں لوک میں کوئی نہ کرسکے اور کسی کے ہاتھ سے مارا نہ جائے یہ بات سُنتے ہی تینوں دیوتوں نے خوش ہو کر کہا کہ تیرا بیٹا نرکا سُر نام جس کو بھوما سُر بھی لوگ کہیں گے بڑا پرتاپی پیدا ہوگا اور سب پرتھوی کے راجوں کو لڑائی میں جیت لے گا اور سورگ میں جا کر سب دیوتوں کو جیت کر ادتی کے کانوں کا کُنڈل لے کر آپ پہنے گا اور اندر کا چھتر اپنے بھجا کے بل سے چھین کر اپنے سر پر دھرے گا اور سنساری راجوں کی سولہ ہزار ایک سو لڑکی بہت سُندر زبردستی لا کر اپنے گھر رکھے گا جب شری کرشن جی ویکنٹھ ناتھ اُس کے ساتھ لڑتے آویں گے اور تو اپنے مُنھ سے کہے گی کہ میرے بیٹے کو مارو تب ویکنٹھ ناتھ اُس کو مار کر سب راج کنیا دوارکا پُری کو لے جاویں گے یہ بر دان دے کر تینوں دیوتا انتر دھیان ہو گئے اور پرتھوی نے وچار کیا

کہیں اپنے بیٹے کے مارنے کے واسطے کیوں کہوں گی کہ وہ مارا جائے گا یہ بر دان پاکر پرتھوی نے تپ کرنا
چھوڑ دیا کچھ دن کے بعد اُسکے نرکاسُر نام لڑکا بڑا بلوان پیدا ہوکر پراگجیوتش پُر میں سات قلعہ کے اندر
راج کرنے لگا اور سب پرتھوی کے راجوں کو جیت کر اپنے وش میں کر لیا اور سولہ ہزار ایک سو بیٹی راجوں
کی بنا بیاہی جس میں ایک سے ایک بہت سُندر تھیں چلتے پھرتے کھاتے پیتے زبردستی اُٹھا لایا اور اپنے یہاں
ایک مکان میں رکھ کر یہ پرن کیا کہ جب بیس ہزار لڑکی پوری ہوں گی تب ایک ساتھ اُن سے اپنا بواہ کروں گا
ایک دن سب لڑکیاں آپس میں بیٹھ کر رونے لگیں اُس وقت پرمیشور کی اِچھا سے نارد مُن نے وہاں جاکر کہا کہ
تم لوگ کچھ چنتا مت کرو شری کرشن ترلوکی ناتھ تم کو یہاں سے چھڑا کر تمہارے ساتھ اپنا بواہ کریں گے یہ بات
سُنتے ہی سب راجہ کی لڑکیاں خوش ہوکر اُس دن سے ہر چرنوں کا دھیان کرنے لگیں ایک دن بھوما سُر کرودھ
کرکے پشپک وِمان جو لنکا سے لایا تھا اُس پر بیٹھ کر اندر آدک دیوتوں سے لڑائی کرنے گیا سورگ میں جاکر دیوتوں کو دُکھ
دینے لگا اور دیوتا لوگ اُس کے ہاتھ سے اپنے پران کا بچاؤ نہ دیکھ کر جدھر تدھر بھاگ گئے تب اُس نے اَدِتی
کے کان کا کُنڈل اور اندر کے سر کا چھتر چھین لیا اور اپنے شہر میں آکر رِشیشوروں اور ہر بھگتوں کو دُکھ دینے لگا
جب دیوتا اور ہر بھگت آدک سب اُس کے ہاتھ سے بہت دُکھی ہوئے تب ایک دن راجہ اندر دوارکاپُری
میں آکر شری کرشن جی کی سبھا میں پہونچ کر ہر چرنوں پر گر پڑا اور پرکرما اور استُت کرکے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دینا ناتھ
بھوما سُر دیتیہ ایسا بلوان پیدا ہوا ہے کہ جس نے میری ماتا کے کُنڈل اور میرا چھتر چھین کر سب دیوتوں کو سورگ
سے باہر نکال دیا اور ہر بھگتوں کو دُکھ دیتا ہے اس لیے میں آپ کی شرن آکر چاہتا ہوں کہ آپ اُس کو مار کر دیوتا
اور ہر بھگتوں کی رکشا کیجئے سوائے آپ کے دوسرے کا بھروسا نہیں ہے جو اُس کی شرن جاؤں یہ دین بچن سُنتے
ہی دینا ناتھ نے اندر کو دھیریہ دے کر کہا کہ تم اپنے استھان کو جاؤ میں بھوما سُر کو مار کر تمہارا دکھ ہروں گا جب کہ
اندر شری کرشن مہاراج کو ڈنڈوت کرکے اپنے استھان پر چلے گئے تب دیتیہ سنگھارن گُرڑ پر چڑھ کر ستیہ بھاما سے
بولے کہ چل تجھ کو بھوما سُر کی لڑائی دکھلا دیں اور اندر سے کلپ برکش لیکر تیرے آنگن میں لگا دیں تو مجھ کو اُس
درخت کے ساتھ نارد مُن کو دان دیدیجیو پھر گئو اور سونا آدک شاستر کے موافق اُن کو دے کر اُن سے مجھ کو مول لے
لیجیو تب میں تیرے وش میں رہ کر سب استریوں سے زیادہ تیری پریت کروں گا اسی طرح اندر رانی نے اندر
کو اور اَدِتی نے کشیپ جی اپنے پتِ کو دان دے کر پھر مول لے لیا تھا جب یہ بات سُنتے ہی ستیہ بھاما بڑی
خوشی سے چلنے کو تیار ہوئی تب شیام سُندر نے اُس کو اپنے پیچھے بٹھا کر گرُڑ کو اُڑایا۔

دوہا

یا بدھ ستیہ بھاما سہت ماکھن پربھُو یدورائے ۔ بھوما سُر کے نگر میں چھن میں پہونچے جائے

اے راجہ پریکشت بھوما سُر کا نگر چھ قلعہ کے بھیتر اس تدبیر سے بنا تھا کہ پہلا پہاڑ کا تیار ہو کر اُس کے
بھیتر دوسرا قلعہ بہت ہتھیاروں سے بنایا تھا تیسرا قلعہ پانی سے بھرا ہو کر چوتھے قلعہ میں چاروں طرف اگ

جلتی تھی پانچواں قلعہ ہوا کا ہو کر چھٹواں قلعہ رسّوں کے جال کا بنا تھا اور ساتواں اشٹ دھاتی قلعہ میں نرکاسُر کے رہنے کا مکان تھا شری کرشن جی کی آگیا سے اُن کے سدرشن چکر اور کومودکی گدا اور گرُڑ جی نے ساعت بھر میں پہاڑ اور پتھر اور ہتھیاروں کو توڑ کر پانی کو سکھلا ڈالا اور آگ کو بجھا کر اور ہوا کو اُڑا کر اور رسّوں کے جال کو کاٹ کر راستہ بنا دیا جب شری کرشن جی ساتویں قلعہ کے دروازے پر پہونچے تب لاکھ شور بیر دربان لڑائی کرنے کو سامنے آئے گرُڑ جی نے اُن کو اپنے پنکھ اور چونچ سے مار کر گرا دیا اور شری کرشن جی نے قلعہ کے بھیتر جا کر پنچ جنیہ نام شنکھ اپنا بجایا۔

	دوہا	
بھوماسُر کے شرون میں شبد پڑے وجب جاے		تب ہیں سووت سے جگیو من میں کہت رساے

میں نے تینوں لوک میں کسی کو ایسا نہیں چھوڑا جو میرے ساتھ لڑنے کی سامرتھ رکھتا ہو یہ کون پرش ہے جس نے آج یہاں آکر نیند سے مجھ کو جگا دیا اُسکو چل کر دیکھنا چاہیئے جس وقت بھوماسُر یہی وچار کر رہا تھا اُسی وقت مُرنام اُس کے منتری نے دربانوں کا مرنا سُنتے ہی نرکاسُر کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج میرے ہوتے آپ کو محنت کرنا لازم نہیں ہے میں جا کر دیکھتا ہوں جو حال ہوگا وہ آپ سے کہوں گا۔

	دوہا	
تم سے کون مہابلی تینوں لوک میں آج		کون کاج شرم کرت ہو تم راجن کے راج

یہ بات کہہ کر مُر دیتیہ وہاں سے بدا ہوا اور ترشول ہاتھ میں لے کر شری کرشن جی کے سامنے آیا اور کرودھ سے لال لال آنکھ نکال کر دانت پیستا ہوا بولا کہ دیکھو مجھ سے ٹبلوان کون ہے جو یہاں لڑنے آیا یہ کہکر اُس نے شری کرشن جی پر ترشول اور گدا آدک بہت ہتھیار اپنے چلائے اور وسودیونندن نے اُس کے سب ہتھیار اپنے سدرشن چکر سے کاٹ ڈالے تب وہ دیتیہ جو پانچ سر کا تھا جھنجھلا کر اپنے پانچوں منھ پھیلا کر اس اِچھا سے شیام سُندر کی طرف دوڑا کہ اُن کو نگل جاؤں اُس وقت تربھون پتِ نے ستیہ بھاما کو گھبرائی ہوئی دیکھ کر سدرشن چکر سے پانچوں سر اُس کے کاٹ ڈالے اُسی دن سے سنسار میں شری کرشن جی کا مُراری نام پرگٹ ہوا جب مُر دیتیہ کے نام آدک ساتوں بیٹوں نے اپنے باپ کا مرنا سُنا تب وہ لوگ بہت طرح کے ہتھیار باندھ کر بہت فوج ساتھ لے کر شری کرشن جی کے سامنے آئے اور اپنے ہتھیار اُن پر چلانے لگے تب دیتیہ سنگھارن وسودیونندن نے اُن لوگوں کو بھی اُن کی فوج سمیت ایک ساعت میں اپنے سدرشن چکر سے کاٹ کر اس طرح گرا دیا جس طرح کسان لوگ جوار کا کھیت کاٹ کر گرا دیتے ہیں جب بھوماسُر نے سُنا کہ مُر دیتیہ میرا منتری اپنے ساتوں بیٹوں اور فوج سمیت مارا گیا تب وہ کرودھ میں آکر بہت شور ویر اور ہاتھی ساتھ لے کر شری کرشن چندر پر چڑھ دوڑا۔

	دوہا	
تبھی چلوات کوپ کر اسُر مہابلونت		گج متنگ آگے کرے جن کے لمبے دنت

دوہا

یودھا بہت ہتے تہاں بھوما سُر کے سنگ — کوُ ہاتھی کوُ رتھن پر کوُ چڑھے ترنگ

جب بھوما سُر تربھون پت کے سامنے آکر گدا اور ترِشول اور بھنڈی آدک بہت طرح کے ہتھیار اُن پر چلانے لگا اور دیتیہ سنگھارن اپنے سُدرشن چکر سے اُس کے ہتھیار کاٹنے لگے تب بھوما سُر نے جھنجھلا کر ایک تلوار شیام سُندر پر بڑے زور سے چلائی اور للکار کر بولا کہ آج میرے ہاتھ سے جیتے بچ کر نہیں جا سکتے جب اُس کی تلوار نے بھی کچھ کام نہیں دیا اور سب اُس کی فوج ویکنٹھ ناتھ اور گرُڑ جی نے ایک ساعت میں مار ڈالی اور اُس نے اپنے کو اکیلا دیکھا تب وہ اپنے گھر سے ایک بڑا بھاری ترشول لا کر پھر شری کرشن جی پر جھپٹا اُس وقت ستیہ بھاما نے شیام سُندر سے پکار کر کہا کہ اس پاپی کو مار ڈالیے اتنی بات اُن کے مُنھ سے نکلتے ہی شری کرشن مہاراج نے بھوما سُر کا سَر سُدرشن چکر سے کاٹ ڈالا۔

چوپائی

کنڈل مکٹ سہت سر پریو — دھڑ کے گرت شیش تھرتھریو
تہوں لوک میں آنند بھئے — دُکھ چنتا سب ہی کے گئے
تاسو جیوتی ہر مُکھ سمائی — جے جے شبد کریں سُر گیانی
چڑھے وِمان پُشپ برسادیں — برِ دیکھان دیویش گاویں

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت شری مہادیو آدک کا بر دان سچ کرنے کے واسطے جب کہ ستیہ بھاما نے اپنے مُنھ سے بھوما سُر کے مارنے کے واسطے کہا تب شری کرشن جی نے سُدرشن چکر سے سَر اُس کا کاٹ لیا جب بھوما سُر مر گیا تب پرتھوی اُس کی ماتا اپنی بہو اور بھگدت پوتے کو ساتھ لے کر شری کرشن جی کے پاس آئی اور چھتر اور کنڈل جو بھوما سُر اندر لوک سے چھین لایا تھا اور بہت رتن آدک اُن کو بھینٹ دے کر سَر اپنا ہر چرنوں پر رکھ دیا اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے جوتی سوروپ بھکت ہتکاری آپ کی مہما اور لیلا اپرمپار ہے اور آپ کا بھید اور آدِ اور انت کوئی نہیں جان سکتا اور آپ ابناشی پرش تینوں کال کے جاننے والے کسی سے کچھ دُند نہیں رکھتے اور آپ آدمی اور دیوتا آدک تینوں لوک کے پیدا کرنے والے ہیں اور آدِ اور مدھیہ اور انت میں کیول آپ ہی کا پرکاش رہتا ہے اور آپ انتریامی سب میں ویاپک اور سب سے الگ رہ کر سنساری چیز کی کچھ چاہ نہیں رکھتے اور لکشمی جی آپ کی داسی ہو کر آپ کے چرن کمل کو آٹھوں پہر اپنے ہردے سے لگائے رہتی ہیں اور برہما دک دیوتا اور بڑے بڑے رِشی اور مُنی آپ کے چرنوں کا دھیان دِن رات اپنے ہردے میں رکھ کر آپ ہی کو اپنا مالک اور پالن کرنے والا جانتے ہیں اُنہیں چرنوں کو میری ڈنڈوت پہونچے جب کہ مہاپرلے میں آپ شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے تھے تب آپ کی نابھ سے کمل کا پھول نکلا اُس پھول سے برہما جی پیدا ہوئے اور برہما جی نے تینوں لوک کو پیدا کیا اس لیے چودھوں بھون کی جڑ آپ ہو کر سب کا منورتھ پورا کرتے اور مٹی اور آگ اور پانی اور ہوا

اور آکاش پانچوں تتو اور دسوں اندری کو پرکٹ کر کے رجوگن سے سنسار کی اُتپتی اور ستوگن سے پالن اور تموگن سے ناش اُس کا کرتے ہیں اور گرُڑجی آپ کے باہن ہیں اور سب کو بل اور بدھی آپ کی دیا سے ملتا ہے اور آپ اپنے بھکتوں کی رکشا کرنے کے واسطے سنسار میں منشیہ کا اوتار لے کر سب کو سُکھ دیتے ہیں جس میں دُنیا کے لوگ اُس روپ کا دھیان اور پوجا اور نام اسمرن کریں اور آپ کی لیلا کا چرچا آپس میں رکھ کر بھو ساگر پار اُتر جاویں آپ کا نرگن روپ کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اس لئے آپ کے اُس روپ سے جو کچھ صورت اور نشان نہیں رکھتا پریت کا ہونا بہت کٹھن ہے سنساری لوگ اپنے اپنے برن اور دھرم کے موافق آپ کی پوجا کئی طرح پر کر کے اپنے مطلب کو پاتے ہیں جہاں آپ کی استُت شاردا دیوی اور شیش جی اور گنیش جی اور مہیش جی سے نہیں ہو سکتی وہاں اگیان مٹی کے پُتلے کو کیا سامرتھ ہے جو آپ کے گنوں کو ورنن کر سکوں لیکن آپ جس پر کرپا کریں وہ ضرور آپ کو پہچان سکتا ہے میری ڈنڈوت آپ کو قبول ہو۔

چوپائی

جے جے کمل نابھ جل شائی	کمل نین کملا سُکھ دائی
نام سوروپ اننت تمہارے	گاویں نِشدِن سنت مرارے

دوہا

سب دیون کے دیو تم کوئی لہے نہ بھیو	تم ہی جگ کرتار ہو ماکھن پربھ ہر دیو

اس طرح بہت سی استُت کر کے پرتھوی نے بھگدت اپنے پوتے کو شری کرشن جی کے چرنوں پر گرا کر دینے کیا کہ اے دینا ناتھ کرپا سندھ مجھ کو آپ نے یہ وردان دیا تھا کہ بنا تیرے کہے بھوماسُر کو نہ ماروں گا پھر کس واسطے آج آپ نے اُس کو مار ڈالا یہ بات سُنتے ہی شری کرشن جی نے ستیہ بھاما کی طرف اشارہ تبلا کر کہا کہ یہ پرتھوی کا اوتار ہے اِس کے کہنے سے ہم نے بھوماسُر کو مارا تھا جب پرتھوی نے ستیہ بھاما کو دیکھا تب شرمندہ ہو کر کہا کہ اے ناتھ نرنجن میرا بیٹا آپ کو نہ پہچان کر ادھرم کرنے لگا تھا سو وہ تو اپنے ڈنڈ کو پہونچا اب اس بالک کو جو آپ کی شرن میں آیا ہے ابھے کیجئے جب یہ دین بچن سُن کر شری کرشن دینا ناتھ نے اپنا ہاتھ بھگدت کے سر اوپر بیٹھ پر پھیر کر اُس کو بہت دھیرج دیا تب بھوماسُر کی استری ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے جگت سوامی جس طرح آپ نے کرپا کر کے اپنا درشن مجھ کو دیا اُسی طرح اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیجئے جگہ ویکنٹھ ناتھ سچی پریت اُن سب لوگوں کی دیکھ کر راج مندر پر گئے تب بھگدت اور اُس کی ماتا نے بڑی خوشی سے پیتامبر راہ میں بچھاتے ہوئے شری کرشن جی اور ستیہ بھاما کو اپنے گھر لے جا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور چرن دھو کر چرنامرت لے کر بدھ پوروک کرشن بھگوان کی پوجا کی اور سگندھ آدک اُن کے بدن میں لگا کر چھتیس پرکار کے بھوجن کھلائے اور سونے کی جھاری سے ہاتھ دھُلا کر پان اور الائچی اور لونگ اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر چنور ہلانے لگے اور بھگدت کی ماتا نے بڑے پریم سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے ویکنٹھ ناتھ آپ نے بہت اچھا کیا جو بھوماسُر بھکتوں کے دُکھ دینے والے کو مار ڈالا

دیکھئے راون اور کنس آدک جس کسی نے پرمیشور سے برودھ کیا اُس کا جگت میں ضرور ناش ہوا آپ بھگدتؔ میرے بیٹے کو اپنا سیوک جانیئے اور سولہ ہزار ایک سو راج کنیا جو اُس کے باپ نے بنا بواہ اکٹھا کی ہیں اُن کو دیا کی راہ سے لے لیجئے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی اُس استھان میں جہاں وہ کرشن بھگوان کو اپنا پتی بنانے کے واسطے اُن کے چرنوں کا دھیان کرتی تھیں چلے گئے تب کیا دیکھا کہ سب راج کنیاں میلے کپڑے پہنے ہوئے سوچ میں بیٹھی ہیں جیسے سانولی صورت موہنی مورت پر اُن کی نظر پڑی ویسے خوش ہو کر پران ناتھ کے سامنے کھڑی ہو گئیں اور ہاتھ جوڑ کر ونے کیا کہ اے دوارکا ناتھ ہم لوگوں کو یہاں سے چھٹکارا ملنا بنا تمہاری کرپا کے کٹھن ہے اے مہاپربھو جس طرح آپ انتریامی پربرہم پرمیشور نے ابلا ناتھ کا دکھ جان کر اپنا درشن دیا اسی طرح دکھیاریوں کو ساتھ لے چل کر اپنی داسی بنائیے جس میں آپ کی سیوا کرنے سے ہمارا جنم سوارتھ ہو یہ دین بچن سنتے ہی شری کرشن جی نے اُن کو بہت دھیریہ دے کر کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر جانا چاہو تو ہم تم کو وہاں پہنچا دیں اُنھوں نے کہا کہ مہاراج اب ہم لوگوں کو آپ کا کمل روپی چرن چھوڑ کر گھر جانا منظور نہیں ہے ہم کو اپنی سیوا ہی میں رکھئے جب کہ موہن پیارے نے اُن کی سچی پریت دیکھ کر سب راج کنیاؤں کو اپنے ساتھ دوارکا میں لے چلنے کے واسطے اُس مکان سے باہر نکالا اور بھگدتؔ کو بھوماسُر کے سنگھاسن پر بیٹھا کر اپنے ہاتھ سے اس کے ماتھے پر راج تلک لگایا تب بھگدتؔ نے بہت رتن اور رتھ اور گھوڑے اور ساٹھ ہاتھی سفید رنگ کے چار دانت والے جو ایراوت کے ونش میں تھے شری کرشن جی کو بھینٹ دیئے اور اُن سب راج کنیاؤں کو اُبٹن ملوا کر اور اسنان کرا کے اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنائے اور پالکی اور سکھپال وغیرہ پر چڑھا کر مرلی منوہر کے ساتھ اپنی فوج سمیت بدا کیا جس وقت موہن پیارے سولہ ہزار ایک سو راج کنیاؤں کو جڑاؤ پالکی اور سکھپال اور رتھ آدک پر ساتھ لے کر دوارکا کو چلے اُس وقت ایسی شوبھا موہن پیارے کی معلوم ہوتی تھی جیسے تاروں میں چندرما شوبھا دیتا ہے دوارکا ناتھ نے سب راج کنیاؤں کو فوج سمیت دوارکا پُری میں بھیجدیا اور آپ ستیہ بھاما کو گرڑ پر بٹھائے اور وہی چھتر اور کنڈل لیے ہوئے اندر پُری کو چلے گئے جبکہ اندر نے جو بھوماسُر کے مارے جانے کا حال سُن کر خوشی کر رہا تھا شری کرشن جی کے آنے کا حال سنا تب اُس نے دیوتاؤں سمیت آگے سے جا کر سر اپنا ہر چرنوں پر دھر دیا اور ویکنٹھ ناتھ کو بڑے آدر بھاؤ سے اپنے گھر لے جا کر اندراسن پر بیٹھالا اور چرن اُن کا دھو کر چرن امرت لیا اور بدھ کے موافق اُن کی پوجا کی۔

دوہا

ہاتھ جوڑ ونتی کرے دھرے چرن پر ماتھ
ہر داسن کو داس ہوں تم ناتھن کے ناتھ

اندر کی اُستت کرنے سے ویکنٹھ ناتھ نے خوش ہو کر اندر کو چھتر اور ادت کو کنڈل دیدیا جب یہ حال سن کر نارد مُن اندر پُری میں شیام سُندر کے پاس آئے تب مرلی منوہر نے نارد مُن کو ڈنڈوت کر کے کہا کہ مہاراج

تم جاکر اندر سے کہو کہ ستیہ بھاما تم سے کلپ برکش مانگتی ہے جیسا وہ کہیں ویسا آکر ہم کو جواب دو یہ بات سُنتے ہی نارد مُنی نے اندر کے پاس جاکر کہا تب اندرانی کرودھ کر کے اپنے پتِ اندر سے بولی کہ تم کو وہ بات یاد ہے یا نہیں کہ اسی شری کرشن نے ورج میں تمہاری پوجا چھڑا کر ورج واسیوں سے گووردھن پہاڑ پجوایا اور چھل کر کے سب مٹھائی اور پکوان آپ کھایا اور سات دن رات گووردھن پہاڑ کو اُٹھا کر تمہارا ابھمان توڑا تھا تم کو کچھ اس بات کی بھی شرم ہے یا نہیں دیکھو وہ اپنی استری کی آگیا مان کر یہاں کلپ برکش لینے آیا ہے اور تم میرا کہنا کچھ نہیں مانتے یہ بات اپنی استری کی سُن کر اندر اگیانی نارد جی کے پاس آکر بولا کہ مہاراج تم شری کرشن جی سے میری طرف سے جاکر کہہ دو کہ کلپ برکش نندن باغ چھوڑ کر دوسری جگہ نہیں جا سکتا جو لے جاؤ گے تو وہاں کسی طرح نہ رہے گا اور یہ بھی اُن سے کہہ دینا کہ ورج کی طرح مجھ سے برودھ نہ کریں جو وہ زبردستی کلپ برکش لے جائیں گے تب تو میرے اور اُن کے درمیان بڑا یُدھ ہوگا جبکہ نارد مُنی نے آکر یہ سندیسا کرشن بھگوان سے کہا تب گرب بھنجن واسودیو نندن نے اُسی وقت نندن باغ میں جاکر رکھواروں کو مار کر بھگا دیا اور کلپ برکش جس کو پارجات بھی کہتے ہیں نندن باغ سے اُکھاڑ لیا اور گرڑ جی کی پیٹھ پر رکھ کر دوارکا کو چلے آئے جب اندر کلپ برکش لے جانے کا حال سُن کر بڑے کرودھ سے ایراوت ہاتھی پر چڑھ کر اور بجر ہاتھ میں لے کر دیوتوں سمیت کرشن بھگوان سے لڑنے چلا تب نارد جی نے اندر کے پاس جاکر کہا کہ اے اندر تو بڑا مورکھ ہے کہ اپنی استری کے کہنے سے ویکنٹھ ناتھ سے لڑنے کو تیار ہو گیا تجھ کو کچھ شرم نہیں آتی جو تجھ کو ایسی ہی سامرتھ تھی تو بھوما سُر سے چھتر اور کُنڈل کیوں نہ پھیر لیا جبکہ شری کرشن جی پربرہم پرمیشور نے تیرے ونتی کرنے سے بھوما سُر کو مار چھتر اور کُنڈل تیرا لا دیا تب تو اُنھیں کو اپنا زور دکھلانے چلا وہ دن سب تجھے بھول گئے جب ورندابن میں جاکر شری کرشن کے چرنوں پر گر کر اپنا اپرادھ اُن سے چھما کرایا تھا یہ بات سُنتے ہی اندر شرمندہ ہو کر ہاتھی پر سے اُتر پڑا اور لڑائی کرنے نہیں گیا اور شیام سُندر نے آنند پوروک دوارکا پُری میں پہونچ کر کلپ برکش ستیہ بھاما کے آنگن میں لگا دیا اور راجہ اُگر سین سے آگیا لے کر سولہ ہزار ایک سو راج کنیاؤں سے بدھ پوروک اپنا بیاہ کیا اور اُن سب کو الگ الگ محل اور باغ جو وشوکرما نے تیار کیے تھے رکھا اور آپ اتنے روپ رکھ کر اُن کے ساتھ رہ کر الگ الگ سنساری سُکھ سب کو دینے لگے۔

دوہا

تن سوں ہرجو پریت کر امرت بین سنائے	پریم ریت سمجھائے کے دینھی لاج چھڑائے

وہ لوگ آٹھوں پہر پران ناتھ کو اپنے پاس دیکھ کر ایک دوسری سے ڈاہ نہیں کرتی تھیں اور سب استریوں کے گھر میں سیکڑوں داسی تھیں تسپر بھی اُن کا یہ پرن تھا کہ پراتہ سمے اُٹھ کر شیام سُندر کا چرنودک لے کر اپنے ہاتھ سے سب سیوا اور ٹہل اُن کی پریم سے کرتی تھیں جس وقت موہن پیارے پُھلیل لگانے اور اسنان پوجا کرنے کے پیچھے چھپّن پرکار کے بینجن سونے کی تھالیوں میں بھوجن کرتے تھے اُس وقت سب

استریاں پنکھا ہلاتی تھیں اور جڑاؤ گڑوے سے ہاتھ دھلا کر پان الائچی دیتی تھیں اور جب شَیّا پر شین کرتے تھے تب اُن کا پاؤں داپتی تھیں لیکن یدوناتھ کچھ اچھا اپنے من میں نہ رکھ کر سب جگت کو اپنے وش میں رکھتے ہیں کسی استری کے وش میں نہیں ہوتے تھے اور اُن استریوں کی سُندرتائی کا حال کوئی نہیں کہہ سکتا وہ ایسی سُندر تھیں جن کے سامنے سوریہ اور چندرما کا تیج میلا معلوم ہوتا تھا ایک دن شری مہادیو جی نے دوارکا پُری میں جا کر اُن استریوں کا روپ اور سنگار دیکھا تو کامدیو کو جلا دینے پر بھی موہت ہو گئے۔

دوہا

ایسی سندر نار سنگ ماکھن پربھ یدوناتھ	کام کلول کرے سدا کھان پان اک ساتھ

ادھیائے ساٹھ

شری کرشن جی کا رُکمنی جی کے ساتھ ہنسی کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت ایک دن شری کرشن جی رُکمنی جی کے مندر میں تھے وہ مکان سُنہلا جڑاؤ بہت اچھا بنا ہوا اور اُس میں مخملی بچھونے بچھے ہوئے تھے اور سب جگہ چندوے بندھے ہو کر دروازوں پر موتیوں کی جھالر لٹک رہی تھی اور کلپ برکش کے پھولوں کے گجرے بہت جگہ لٹکائے ہو کر دھوپ اور چندن آدک کے جلنے سے خوشبو اُڑتی تھی۔

دوہا

کلپ برکش کے پھول کی کاسوں کہئے باس	جاسوں بن اُپبن سبے بھئے شُباس نواس

شیتل مند سگندھ ٹھنڈی ہوا بہنے سے سب کو سُکھ ملتا تھا اور نہر اور جھرنے بہہ کر مور ناچتے تھے ایسے لعل اور رتن وہاں جڑے تھے کہ جن کی چمک سے آٹھوں پہر اُجیالا رہ کر چراغ جلانے کا کام نہیں رہتا تھا اور اُس استھان میں ایک شَیّا رتن جڑت سامان سمیت بچھی تھی اور اُس کے چاروں طرف میوہ اور مٹھائی اور خوشبو آدک رکھا ہو کر اُس شَیّا پر شیام سُندر لیٹے تھے اُن کے گہنے اور کپڑے اور روپ کی چھب دیکھ کر سب کا من موہ جاتا تھا۔

دوہا

سو بھا تربھون ناتھ کی کاسے برنی جائے	کام روپ کی چھب مہا سو دُر ہے لُبھائے

چوپائی

وہاں رکمنی سندر بالا انگ انگ بھوشن سب ساجے سو دھونی سُن موہے سُر واسی	بے سرنگار سہے پتہ کالا مہاندھر سور نوپر باجے مانو لگی کام کی پھانسی

دوہا

یا چھب سے شری رُکمنی ماکھن پربھو کے پاس	پون ڈلاوے پریم سے من میں بہت ہُلاس

اُس وقت پرمیشور کی مایا سے رُکمنی جی کو یہ ابھمان ہوا کہ میں شری کرشن جی کی سب استریوں میں بہت سُندر ہوں اس سے موہن پیارے مجھ کو بہت چاہتے ہیں دیکنٹھ ناتھ انتریامی نے یہ حال وچار اکر رُکمنی کو کرودھ دکھا کر اُس کے پریم کی پریکشا لوں کہ اُس کو اپنے روپ کا ابھمان ہے یا میری پریت بہت ہے ایسا وچار کر بولے کہ اے رُکمنی تجھے ایسی سُندری اور راجہ بھیشمک کی بیٹی ہو کر میرے ساتھ بواہ کرنا اُچت نہیں تھا ویر اور بواہ اور پریت برابر والے سے کرنا چاہئیے میں کسی دیش کا تلک دھاری راجہ نہ ہو کر جراسندھ کے ڈر سے بھاگا ہوا یہاں سمدر کے ٹاپو میں بسا ہوں اور جب سے میں نے جنم لیا تب سے کوئی کام اچھا نہیں کیا جو کوئی میرا بھجن اور اسمرن کرتا ہے اُس کو ورکت اور نردھن کر دیتا ہوں اس لیے میرے بھکت کو سنساری سُکھ نہیں ملتا اور میں کسی کے ساتھ پریت نہ رکھ کر سب سے من اپنا ہٹا رکھتا ہوں لڑکپن میں مانگنے والوں کو کچھ دربیہ آدک دیدیا کرتا تھا وہی نام سُن کر تو نے میرے ساتھ بواہ کر کے دھوکھا کھایا ادشُشپال چندیلی کے راجہ کو جو تلک دھاری اور بلوان ہو کر جراسندھ آدک بڑے بڑے راجوں کو اپنے ساتھ برات میں لایا تھا قبول نہ کیا۔

دوہا

رُکم دیو شُشپال کو باندھیو کنگن ہاتھ	آیو ساج برات وہ سب راجن کے ساتھ

اے رُکمنی تجھ سے بڑی چوک ہوئی جو تو نے راجہ شُشپال کو جس کے ساتھ تیری منگنی رُکم اگرج نے کی تھی چھوڑ کر مجھ ایسے گئو چرانے والے کے ساتھ بواہ کیا اور اچھے بُرے کا کچھ وچار نہ کر کے اپنے کُل میں کلنک لگایا۔

چوپائی

کیسے کہا کبدھ ہو تمہاری	بھلی بات من میں نہ وچاری
رُکم بھرات کی لاج گنوائی	تات مات کو لیک لگائی
چھاڑ نرپت موسوں ہت کینھو	نرگُن مہاجات کو ہینو
یاتے بات ستیہ ہم مانی	اُلٹی بُدھ تریں کی جانی
جو تم کہو لکھو بدھ جوئی	کرم پرمان ہوت ہے سوئی

دوہا

ایسی جھوٹی بات کو مانے مورکھ ہوے	اپنے نیش اور چین کو جتن کرت سب کوے

سوائے اس کے جس بات میں لڑکیوں کو شرم ہوتی ہے وہ بھی تو نے کی کہ براہمن کو چٹھی دے کر اپنے بواہ کا سندیسا میرے پاس بھیجا سچ ہے کہ استری نربدھ ہوتی ہے۔

چوپائی

تم جو کہو ہمیں کیوں لائے	کون کاج کنڈن پر آئے

ساینچ بات سمجھ من ماہیں	تم سوں موہ ہمیں کچھ ناہیں
تمہہ نریش آئے وہ ٹھائیں	بڑا گرب جن کے من ماہیں
تہہ کارن کُنڈن پُر آئے	اُنھیں بھگائے تمھیں ہر لائے
تاسوں میں ورکت من ماہیں	کبھوں ہوت موہ تم ناہیں
سدا اُداس رہوں من ماہیں	نارن کی اِچھا کچھ ناہیں

اے رُکمنی تیرے بُلا بھیجنے سے میں نے وہاں جاکر تیرا پرن پورا کیا پرمیشور نے اتنے راجوں کے سامنے میری لاج رکھی۔ اور بلرام جی نے جیسا پراکرم کیا وہ تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہیں. تجھ کو اپنی اِچھا سے نہیں لایا اس لیے میں تجھ کو آگیا دیتا ہوں کہ تیرا من اب بھی چاہے تو مجھ کو چھوڑ کر کسی تلک دھاری راجہ کے پاس جو تیرے برابر کلیں ہو جاکر رہ میں کچھ بُرا نہ مانوں گا۔

چوپائی

نارن میں سوئی نار سبھاگی	جاکو پُرش ہوے بڑھاگی
یا کارن تم ڈھونڈھو سوئی	جاہیں لوک بھائیش ہوئی

یہ کٹھور بچن سن کر رُکمنی رونے لگی اور منھ اُس کا پیلا ہو گیا اور شیام سندر کی باتوں کا کچھ جواب نہ دے کر بہت سوچ سے سر اپنا نیچا کر لیا اور ناخن سے زمین کھودنے لگی اور چت اُس کا ٹھکانے نہ رہ کر بدن کانپنے لگا۔

چوپائی

چنتا بہت بڑھی اُر ماہیں	کاہو بدھ سمجھے من ناہیں

دوہا

ایسی بدھ اُکلائے کے پری دُھرن مُرجھائے	تن کی سُدھ بھولی ہے مرن نکٹ بھئی آئے

جب یہ شیام سُندر نے دیکھا کہ بہت سوچ سے پران پیاری مرا چاہتی ہیں تب اُس کو اُٹھا کر اپنی سیج پر بیٹھا لیا اور چترجبھی روپ دھر کر ایک ہاتھ سے جو اُس کے بال بکھر گئے تھے سنوارنے لگے اور دوسرے ہاتھ سے اُس کے آنسو پونچھ کر تیسرے ہاتھ سے پنکھا ہلانے لگے اور چوتھا ہاتھ اپنا کمل کی طرح اُس کے ہردے پر رکھ کر اُس کو گلے سے لگا لیا جب اُن کا پریم دیکھ کر رُکمنی کا چت ٹھکانے ہوا تب موہن پیارے بولے کہ اے پران پیاری گرہستھ آدمی کے پاس کچھ پرتھوی آدک ضرور رہنا چاہیے جس سے وہ آنند پورک اپنا کُٹمب پالے اور میرے پاس کچھ نہیں ہے اس لیے تجھ سے ہنسی کی تھی پر تو نے سچ مان کر اتنا دُکھ اُٹھایا میں تجھ سے زیادہ کسی کو پیار نہیں کرتا تو اُداس مت ہو تیرا بدن بہت نازک ہے اس لیے گھبرا گئی اور تو نے جانا کہ یہ مجھ کو چھوڑ دیں گے اب تو دھیرج رکھ اور خوشی سے ہنس بول۔

امرت بین سنائے کے ماکھن پر بُدھ ورلے	لیتی پر یا منائے کے دینی رس بسرائے

جب موہن پیارے کی پریم پورک بات سنتے ہی رُکمنی کا سوچ مٹ گیا تب وہ اپنے کو موہن پیارے کی گود میں بیٹھی دیکھ کر لاج سے اُٹھ کر کھڑی ہوئی اور ہاتھ جوڑ کر ونے کیا کہ اے ویکنٹھ ناتھ آپ نے کیا وچار کر ایسا کٹھور بچن مجھ سے کہا میں منا واچا کرمنا سے اپنے کو آپ کی داسی جانتی ہوں آپ مجھ کو تلک دھاری راجہ کے پاس رہنے کو کہتے ہیں آپ سے بڑھ کر تینوں لوک میں کون دوسرا ہے جس کے پاس جاکر رہوں آپ کے برابر کسی کو نہ دیکھ کر آپ کو ترلوکی ناتھ سمجھتی ہوں برہما اور مہادیو جی آدک دیوتا سدا آپ کے چرنوں کا دھیان لگا کر اُن چرنوں کی رج اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں اور آپ کی دیا سے اُن کو یہ سامرتھ ہے کہ جسے چاہیں اُسے وردان دے کر تلک دھاری راجہ بنا دیں۔

	دوہا	
جن کے درشن پاے کے سکھ پاوت ہیں نین		تم چرنوں کی رینکا وہ چاہت دن رین

اے مہاپربھو آپ کا دھیان اور اسمرن کرنے سے راجگدی آدک بہت طرح کے سکھ ملتے ہیں اور بڑے بڑے راجہ سنساری سکھ اور راج چھوڑ کر آپ کا بھجن کر کے بھو ساگر پار اُترجاتے ہیں اور آپ رجوگن اور تموگن سے کچھ کام نہ رکھ کر آٹھوں پہر چھیر ساگر میں شین کرتے ہیں جبکہ دیتیوں کے ادھرم کرنے سے پرتھوی دُکھی ہو کر آپ کی شرن جاتی ہے اور براہمن اور ہر بھگت لوگ دُکھ پاتے ہیں تب آپ سگن اوتار لے کر پرتھوی کا بھار اُتار کر گئوا اور براہمن کو سکھ دیتے ہیں مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں جو آپ کے گنوں کو کہہ سکوں آپ نے مجھ میں کوئی دوش دیکھ کر ایسی بات کہی ہے اس لیے میں چاہتی ہوں کہ آپ دینڈیال جگت کے پردہ ڈھانپنے والے میرا اوگن چھپا کر چھما کیجیے بڑے لوگ سدا سے چھوٹوں پر دیا کرتے آئے ہیں اے دینا ناتھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور جراسندھ اور شش پال بڑے بڑے راجوں کو جو اپنے بل کا گھمنڈ رکھتے تھے آپ نے ایک ساعت میں بھگا دیا اس سے میں جانتی ہوں کہ تینوں لوک میں کوئی دوسرا آپ سے زیادہ زبردست نہیں ہے اور جو آپ اپنے بھگتوں کو کنگال رکھتے ہیں اُس کا یہ کارن ہے کہ دنیا کے لوگ روپیہ اور راج کے غرور میں اندھے ہو کر دھرم اور کرم اپنا اور دھیان اور اسمرن آپ کا چھوڑ دیتے ہیں اسلیئے آپ اپنی کرپا سے اُن کو کنگال بنا کر اپنا بھجن کراتے ہیں جس میں وہ بھو ساگر پار اُترجائیں اور سنساری سکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا اور ہر بھجن کے پرتاپ سے مہاپرلے تک سکھ ملتا ہے جیسا ہر بھجن غریبی میں بن پڑتا ہے ویسا دولتمند ہونے میں نہیں ہوسکتا اسی واسطے سنساری سکھ اور بیوہار جھوٹھا سمجھ کر امبریش اور پرہلاد اور کمبھ دیو اور پریہ ورت اور جڑ بھرت آدک گیانی راجوں نے ساتوں دویپ کا راج اور پریوار اپنا چھوڑ دیا اور ورکت ہو کر آپ کے چرن کا دھیان لگایا آج تک اُن کا یش چھا رہا ہے اور آپ نے کہا کہ میں کچھ اچھا نہ رکھ کر تیری چاہنا سے تجھ کو یہاں لایا ہوں سو یہ بات سچ ہے جہاں لکشمی جی آپ کی داسی ہو کر دن رات آپ کی سیوا میں رہتی ہیں وہاں میری کون گنتی ہے جو آپ کے لائق ہوں آپ دینڈیال نے مجھے دین جان کر میری اچھا پوری کی اے جگت پالک شش پال چندیلی کا راجہ بھی آپ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے جو میں آپ کی سیوا چھوڑ کر

اُس کو قبول کرتی تو آواگون میں پھنسی رہتی جس طرح راجہ امبریش آدک آپ کا بھجن کر کے مُکت ہوئے ہیں اُسی طرح میں بھی آپ کا چرن دھو کر بھوساگر پار اُتر جاؤں گی اور آپ کی دیا سے میرا نام ہمیشہ بنا رہے گا۔

دوہا

جیسی بدھ سو بھا پچی نگر دوار کا ماہنہ ۔ دیس چندیلی کو کہے سورگ لوک میں ناہنہ

اے دیکنٹھ ناتھ جو استریاں آپ کے بھجن اور کتھا سے دور ہوئیں اُن کو شِشپال اور دنت بکر آدک پت ملیں جس طرح امبا نام بیٹی کاشی نریش کی راجہ شالو کو چاہتی تھی اس کارن بچتر دیریہ راجہ نے اُس کو چھوڑ دیا اُسی طرح آپ نے بھی بچار کیا کہ یہ راجہ شِشپال کو چاہتی ہے اور میں منادا چاکرمنا سے آپ کی داسی ہو کر اُسکو اپنا دشمن جانتی ہوں جو استری نِہ کپٹ ہو کر اپنے پتی کی سیوا کرتی ہے اُس کی منوکامنا سنسار میں پوری ہو کر انت سمے مُکت ہوتی ہے اے پران ناتھ جیسے راجہ اندر مَن کی لڑکی نے تپ کر کے شکھنڈی کا جنم لے کر بھیشم پتامہ سے بدلہ لیا تھا ویسا میں نہیں کر سکتی کیونکہ آپ کی بہت جنم کی داسی ہوں اور آپ نے یہ کہا کہ تو نے مانگنے والوں کے منھ سے میری تعریف سُن کر دھوکھا کھایا سو آپ کی استُت وید اور شاستر میں لکھی ہے اور برہما دک دیوتا اور نارد مُنِ آٹھوں پہر آپ کا گُن گایا کرتے ہیں وہی بڑائی سُن کر میں نے براہمن کو آپ کے پاس بھیجا تھا آپ دیال ہو کر اس داسی کو لے آئے اب میں یہی چاہتی ہوں کہ جنم جنمانتر آپ کی داسی ہو کر میرا پریم اُنوراگ آپ کے چرنوں میں بنا رہے۔

دوہا

پورن پُرش پُران ہو الکھ نرنجن نام ۔ تمھرے چرنن کو سدا ہت سے کروں پرنام

دوہا

تم تو جانت ہو پیا پریم پریت کی ریت ۔ انتریامی ہوئے کے کیوں ٹھانت انریت

دوہا

دینڈیال کرپال ہو بڑے تمھارو لال ۔ تمھرو بچن کیسے کہیو ماکھن پربھ گوپال

یاہی بدھ ہانسی کرت بنج نارِن کے ساتھ ۔ جیسی تم ہم سے کری ماکھن پربھ ورجناتھ

یہ سُن کر موہن پیارے بولے کہ اے پران پیاری تیرا پریم اور وِشواس بڑا ہے میں نے ایسا کٹھور بچن کہہ کر کیوں تیری پریت کی پریکشا لی تھی تیرا پریم سچا پایا جس طرح میرے نِہ کام بھگت ہوتے ہیں اُسی طرح تجھ کو بھی دیکھا میرا کٹھور بچن سننے سے تیرا رنگ پیلا ہو گیا لیکن بھیتر سے پریم نہیں گھٹا اے پران پیاری تو اپنی بڑائی اس طرح سمجھ کہ آدمی میری استُت کر کے اپنا جنم سوارتھ کرتے ہیں اور میں تیری استُت اور گن اس طرح ورنن کرتا ہوں جس وقت میں نے تیرے بھائی کا سر مُنڈوا کر اُس کے ہاتھ بندھوائے تھے اس وقت

بھی تو نے سوائے ادھینتائی کے اور کچھ منھ سے نہیں کہا پتِ برتا استریوں کا یہی دھرم ہے کہ اپنے پتِ کی آگیا انُسار چلیں اور میں تیری سندرتائی دیکھ کر کنُڈن پور نہیں گیا تھا بلکہ تیرا سچا پریم دیکھ کر تجھے لے آیا اب تو کچھ چنتا نہ کرکے ہمیشہ خوش رہا کر۔ جو کوئی اس ادھیائے کو سچے من سے کہے یا سُنے گا اسی طرح اُس کی بھی پریت استری اور پرش میں ہوگی۔ اے راجہ پریکشت یہ بات شیام سُندر کی سُن کر رُکمنی بڑی خوشی سے اُن کی سیوا کرنے لگی۔

	دوہا	
جیسی یہ لیلا کری ماکھن پربھو برجناتھ		یا ہی بدھ کر ٹرا کریں سب نارِن کے ساتھ

ادھیائے اکسٹھ[61]

شری کرشن جی کے ونش کی کتھا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت اسی طرح شری کرشن جی دوارکا پُری میں سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں سے بھوگ اور وِلاس کرکے گرہستھ آشرم کا دھرم شاستر کے موافق رکھتے تھے اور سب استریاں پتِ برتا دھرم سے آٹھوں پہر اُن کی سیوا کرتی تھیں اور ہر ایک سے سب استریوں کے دس دس بیٹے شیام رنگ کمل نین بڑے بلوان اور ایک لڑکی بہت سندر پیدا ہوکر وہ سب اپنے بال چرتر کا سُکھ ماتا اور پتا کو دکھلاتے تھے اور اُن کے ماتا اور پتا اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر خوش ہوتے تھے اور سب ایک لاکھ اکیس ہزار لڑکے اور سولہ ہزار ایک سو آٹھ لڑکیاں شری کرشن جی کے پیدا ہوئیں اور پھر اُن کے آگے اتنی سنتان بڑھی کہ اُن کی گنتی نہیں ہوسکتی۔

	دوہا	
شوبھا آٹھوں رانین کا سوں برنی جائے		شیو وِرنچ سنکادِ مُنِ دیکھت رہیں لُبھائے

اے راجہ پریکشت سب استریاں شری کرشن جی کو آٹھوں پہر اپنے پاس دیکھ کر بہت خوش رہتی تھیں جو سنتان ہوئی تھی اُن کے نام کہتے ہیں سنو کہ پردیمن آدک رکمنی اور بھان آدک ستیہ بھاما اور شامب آدک جامبوتی اور سورت آدک کالندی اور شری مان آدک سیتیا اور برگھوش آدک پھمنا اور برک آدک متربندا اور سنگرام جت آدک بھدرا کے بیٹوں کے نام تھے اور تامرکیت اور دت مان وغیرہ کے بلرام جی کے روہنی سے ہوئے تھے پردیمن کے انرودھ ہوکر انرودھ سے بجر نابھ پیدا ہوا تھا رُکم اگرچ نے شری کرشن جی کے یہاں پردیمن آدک بیٹے ہونے کا حال سُن کر اپنی استری سے کہا کہ رکموتی میری کنیا جو کرت رما کے بیٹے سے مانگی گئی ہے اُس کو وہاں نہ بیاہ کر سوئمبر اُس کا رچوں گا تو چٹھی بھیج کر رکمنی میری

بہن کو اُس کے بیٹوں سمیت بُلایا یہ بات سُن کر اُس نے چٹھی لکھ کر براہمن کے ہاتھ رُکمنی جی کے پاس
بھیج دی رُکمنی جی نے یہ حال پاتے ہی شری کرشن جی سے آگیا لے کر پردیمن سمیت بھوج کٹ نگر میں گئیں رُکم
اپنی بہن کو دیکھ کر بہت خوش ہوا لیکن اُس نے پچھلی بات یاد کر کے سر اپنا نیچا کر لیا اور اُسکی استری نے پیروں پر
سر رکھکر رُکمنی جی سے کہا کہ جب سے میرا انند ونی تمکو ہر لے گیا تب سے آج تمہارا درشن پایا تم میرے اوپر کرپا کر کے
پردیمن کا بواہ میری بیٹی سے کر دو یہ سُن کر رُکمنی بولی کہ بھیّا کا حال تم کو معلوم ہے پھر جھگڑا کراوٗ گی ایسی
بات کہنے اور سُننے سے مجھکو ڈر معلوم ہوتا ہے جب کہ یہ حال رُکم نے اپنی استری سے سنا تب وہ رُکمنی سے بولا کہ
اے بہن اب تم کچھ مت ڈرو دید کی آگیا انُسار بھانجے کو کنیا دان دیتے ہیں اسلئے رکموتی کا بواہ پردیمن سے کر کے شری کرشن
جی سے نئی ناتے داری کروں گا جس میں پہلا بیر مٹ جائے جبکہ یہ بات کہہ کر رُکم اگرج اپنی سبھا میں جہاں راجہ
اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے سوئمبر کرنے آئے تھے جا بیٹھا تب پردیمن بھی اپنی ماتا سے آگیا لے کر وہاں
جا کھڑے ہوئے جبکہ رکموتی کنیا جیمال ہاتھ میں لئے سب راجوں کو دیکھتی ہوئی پردیمن کے پاس پہونچی تب
اُس نے سانولی صورت پر موہت ہو کر جیمال اُس کے گلے میں ڈال دی یہ حال دیکھتے ہی سب راجوں نے
آپس میں صلاح کی کہ جب پردیمن راجکماری کو لے کر یہاں سے چلے تب ہم راہ میں چھین لیں ایسی اچھا
سے سب راجہ لوگ راہ میں کھڑے ہوئے اور یہاں رُکم نے ودھ پوروک رُکموتی کو پردیمن سے بواہ کر بہت
رتن اور دربیہ آدک جہیز میں دیا جب رُکمنی جی اپنے بھائیوں اور بھوجائیوں سے بدا ہو کر بیٹے اور بہو
سمیت دوارکا کو چلیں اور راہ میں اُن سب راجوں نے آکر گھیر لیا تب پردیمن نے بان مار کر ساعت بھر میں
سب راجوں کو بھگا دیا جب رُکمنی جی دولھا اور دولھن کو ساتھ لیے ہوئے آنند پوروک دوارکا میں پہنچیں
تب وسودیو اور دیوکی آدِک ریت رسم کر کے دولھا اور دولھن کو راج مندر پر لے گئے اور گھر گھر منگلا چار ہونے
لگے جب کئی برس کے پیچھے پردیمن کے رُکموتی کے پیٹ سے ایک لڑکا بہت سُندر اور تیجوان پیدا ہوا تب شیام سُندر
نے منگلا چار منا کر منھ مانگا دان اور دکشنا براہمن اور مانگنے والوں کو دیا اور جوتشیوں کو بُلا کر جنم لگن اُسکی
پوچھی تب براہمنوں نے اُس لڑکے کا انرودھ نام رکھ کر کہا کہ مہاراج یہ لڑکا بہت سُندر اور بلوان اور چودھول
ودّیا ندھان ہوگا یہ بات سُن کر وسودیو نندن نے جوتشیوں کو سنمان پوروک بدا کیا اور وہ لڑکا ہر روز چندر کلا
کیطرح بڑھنے لگا جب رُکم نے سُنا کہ میرے ناتی پیدا ہوا تب اُس نے بڑی خوشی سے گہنا اور کپڑا بھیجکر ایسی چٹھی شری
وسودیو نندن کو لکھی کہ میں اپنی پوتی کا بواہ تمہارے پوتے کے ساتھ کروں گا جب رُکم نے یہ چٹھی بھیجکر کچھ دنوں کے بعد
سامان تلک کا دوارکا میں بھیجدیا تب شیام سُندر نے بڑی خوشی سے وہ تلک انرودھ کے چڑھایا اور اس براہمن کو دربیہ
آدک دے کر بِدا کیا اور راجہ اُگرسین سے آگیا لیکر شیام اور بلرام بڑی دھوم دھام سے انرودھ کو بیاہنے
گئے جب برات بھوج کٹ نگر کے پاس پہونچی تب رُکم اگرج بہو تیری راجوں سمیت آگے سے لینے گیا اور سب براتیوں
کو بڑے آدر بھاؤ سے شہر میں لاکر جنواسا دیا اور بیٹھایو کیہ سب کا آدر سنمان کر کے دولھا کو منڈپ میں لے گئے

جب کہ بدھ پوروک پوتی کا کنیادان دے کر رُکم نے بہت دربیہ جہیز میں شیام سُندر کو دیا جب راجہ بھیشمک نے جا کر شری کرشن جی سے کہا کہ مہاراج بواہ ہو چکا اب یہاں رہنا بہت اُچت نہیں ہے کس واسطے کہ رُکم نے جن راجوں کو اپنے یہاں نیوتے میں بُلایا ہے وہ سب آپ سے دُشمنی رکھتے ہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی جھگڑا فساد کرے یہ کہہ کر راجہ بھیشمک اپنے گھر چلے گئے اور کلیشو مورت نے رُکمنی سے سب حال سُنا کر چلنے کے واسطے کہا تب رُکمنی رُکم سے بولی کہ اے بھائی تمھارے نیوتے والے راجہ لوگ میرے پران پت سے دُشمنی رکھتے ہیں اس لئے اب ہم کو بدا کر دو نہیں تو اچھے کام میں بگھن ہوا چاہتا ہے یہ سُن کر رُکم بولا کہ اے بہن تم کسی بات کی چنتا مت کرو میں پہلے نیوتے والے راجوں کو بدا کر آؤں پیچھے جو تم کہو گی وہ میں کروں گا جب یہ کہہ کر رُکم سب راجوں کو بدا کرنے کے واسطے اُن کے ڈیروں پر گیا تب کلنگ دیش کے راجہ اور کئی راجوں نے رکم سے کہا کہ دیکھو تم نے شیام اور بلرام کو اتنا مال جہیز میں دیا لیکن اُنھوں نے ابھمان کی راہ سے اُس کو کچھ نہیں سمجھا ایک تو اس بات کا رنج ہم لوگوں کو ہے دوسرے اُس دن کی کسک ہمارے من سے نہیں بھولتی جو بلرام جی نے رُکمنی ہرن میں تمھاری گت کی تھی ہم لوگ لڑائی میں یدُونسیوں کو جیت نہیں سکتے تم بلرام جی کو ہمارے استھان پر بلا دو تو ہم چوپڑ کھیل کر سب مال اُن کا جیت لیں اور شری کرشن جی سے بگاڑ کرنے کا کچھ کام نہیں ہے جب یہ بات سُن کر رکم کو بھی پچھلی بات یاد آئی اور غصہ پیدا ہوا تب وہ وہاں سے اُٹھ کر کچھ سوچ وچار کرتا ہوا بلرام جی کے پاس جا کر بولا کہ مہاراج آپ کو سب راجوں نے ڈنڈوت کر کے چوپڑ کھیلنے کے واسطے بُلایا ہے یہ بات سُن کر جب بلرام جی رُکم کے ساتھ راجوں کی سبھا میں آئے تب اُنھوں نے آدر پوروک بیٹھا کر اُن سے کہا کہ ہم لوگ آپ سے چوپڑ کھیلنا چاہتے ہیں اتنا کہہ کر اُنھوں نے چوپڑ بچھا دی اور رُکم اور بلرام جی چوپڑ کھیلنے لگے جب کہ پہلے رُکم نے دس بازیاں بلرام جی سے جیتیں اور وہ بہت روپیہ ہار گئے تب رُکم نے ابھمان کر کے بلرام جی سے کہا کہ سب روپیہ تو تم ہار گئے اب کاہے سے کھیلو گے اور کلنگ دیش کا راجہ یہ بات کہہ کر ہنسنے لگا تب بلرام جی شرمندہ ہو کر دس کروڑ روپیہ کی بازی لگا کر بولے۔

دوہا

کیو ہمارے من بسئے جو نہیں کپٹ کبھاؤ	تو اب کی ہم جیت ہیں نشچے کر یہ داؤ

جب وہ بازی جیت کر ریوتی من روپیہ اُٹھانے لگے تب سب راجہ ادھرم سے بولے کہ رُکم نے بازی جیتی ہے یہ بات سُن کر بلرام جی نے وہ روپیہ رُکم کو دے ڈالا پھر دوسری بازی ایک ارب روپیہ کی لگا بلدیو جی نے پانسہ پھینکا جب وہ بازی بھی بلدیو جی جیتے تب پھر سب راجہ جھوٹھ بول کر کہنے لگے کہ رُکم بازی جیتا ہے اور کلنگ دیش کا راجہ ہنسنے لگا جب کہ یہ ادھرم سبکا دیکھ کر بلرام جی کو کرودھ پیدا ہوا تب رُکم ابھمان سے بولا کہ سنو بلرام جی تم سچ بات کہنے پر کیوں کرودھ کرتے ہو تم نے جنم اپنا گوالوں کے ساتھ بن میں بتایا ہے راجسی کھیل چوپڑ کھیلنے کا تم کیا جانو جوا کھیلنا اور دشمن سے لڑنا راجوں کا دھرم ہے۔

دوہا

بسے جائے گھر نند کے رہے چر آدت گاے	تم راجن کی سبھا کو جانت نہیں سبھاے

یہ سُن کر بلدیوجی کو ایسا کرودھ ہوا جیسے پورنماشی کو سمدر کی لہر بڑھتی ہے لیکن اُنھوں نے رُکمنی کے لحاظ سے اپنا کرودھ کشما کیا اور سات ارب روپیہ کی بازی لگا کر کھیلے جب وہ بازی بھی بلدیو جیتے اور سب راجہ جھوٹھ بولکر رُکم کا جیتنا بتلانے لگے تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ بازی بلدیوجی نے جیتی ہے تم سب کیوں جھوٹھ بولتے ہو جب آکاش بانی ہونے پر بھی سب لوگ ادھرم سے بلدیوجی کو جھوٹھا بنلانے لگے تب بلدیوجی بڑا غصہ کرکے رُکم سے بولے کہ تو نے ناتے داری کرنے پر بھی ہم سے دشمنی نہیں چھوڑی اب بھوجائی چاہے بُرا مانے چاہے بھلا میں تجھ کو بنا مارے نہیں چھوڑوں گا یہ بات کہہ کر ریوتی رمن نے سب راجوں کے سامنے اپنے ہل اور موسل سے رُکم کو مار ڈالا جب کلنگ دیش کا راجہ یہ حال دیکھ کر وہاں سے بھاگ چلا تب اُسکو بھی پچھاڑ کر گھونسوں سے دانت اُسکے توڑ ڈالے اور دوسرے راجہ لوگ جو اُس سبھا میں جھوٹھ بول کر بلدیوجی کو ہنستے تھے اُن میں کسی کا ہاتھ اور کسی کا پانوں اور کسی کی ناک مارے گھونسوں کے توڑ ڈالی یہ حال دیکھتے ہی اور سب راجہ اپنے پران کے ڈر سے بھاگ گئے جب بلدیوجی نے شیام سندر کے پاس جاکر سب حال وہاں کہہ سنایا تب کیشو مورت انتریامی نے رُکم کا ادھرم سمجھ کر اپنے بھائی کو کچھ نہیں کہا اور وہاں سے دولھا اور دُلھن اور رُکمنی اور سب براتیوں کو اپنے ساتھ لے کر شیام سُندر دوارکاپری کو چلے۔

دوہا

یادو پُوتر بواہ کے ماکھن پربھو یدوناتھ	آنند سے پہونچے سدن سکل سَین لیے ساتھ

جب اُن کے آنے کا حال دوارکا واسیوں نے سُنا تب سب چھوٹے اور بڑے گاتے بجاتے آگے سے آکر دولھا اور دُلھن کو راج مندر میں لے گئے اور گھر گھر منگلاچار ہونے لگے اور بلرام نے راجہ اُگرسین سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج آپ کے پُنیہ اور پرتاپ سے اَنرودھ کو بواہ لائے اور رُکم اگرچ کو جو بڑا ادھرمی تھا مار ڈالا یہ بات سُن کر راجہ اُگرسین بہت خوش ہوئے۔

ادھیاے باسٹھ

اَنرُودھ اور اوشا کی کتھا

راجہ پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی سے وِنے کیا کہ اے مہاراج آپ دیال ہو کر اَنرُدھ ہرن کی کتھا سنائیے

دوہا

کہو پرگٹ سمجھاے کے سکل برشن کے راے	شری ماکھن پربھو کی کتھا شرون سنن سدا سہائے

یہ سن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت دوار کا ناتھ کی دیا سے اوکھا اور انرودھ کی کتھا کہتا ہوں سنو کہ برھما جی کے ونش میں کشیپ جی ہو کر اُن کا بیٹا ہرن کشیپ دیتیہ بڑا بلوان پیدا ہوا جس کے یہاں پرہلاد بھگت نے جنم لیا اور پرہلاد کا بیٹا دیروچن ہو کر اُس کے یہاں راجہ بل ایسا دھرماتما ہوا جس کا یش آج تک سنسار میں پھیل رہا ہے اور راجہ بل کے سو بیٹے پیدا ہو کر اُن میں باناسُر بڑا بیٹا بہت بلوان اور ستیہ وادی اور دھرماتما تھا اور شونت پور میں برہم چریہ سے راج کر کے ہمیشہ کیلاش پربت پر جا کر شری مہادیو جی کی پوجا اور تپ پریم پوروک کرتا تھا ایک دن باناسُر مردنگ لے کر بڑے پریم سے شری مہادیو جی کے سامنے ناچنے اور گانے لگا تب بھولاناتھ نے خوش ہو کر پاروتی جی سمیت اُس کو درشن دے کر کہا کہ اے بیٹا تیرا پریم دیکھ کر میں بہت خوش ہوا جو اچھا ہو وہ ور دان مانگ۔ باناسُر نے ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے ونے کیا کہ اے مہاپربھو آپ نے دیال ہو کر مجھ کو درشن دیا تو پہلے مجھ کو امر کر دیجئے پھر چودھوں لوک کا راج دیکر ایسا بل دیجئے جس میں کوئی دیوتا آدک بھی مجھ کو جیت نہ سکے۔

دوہا

بہت بھانت ونتی کروں ہوں داسن کو داس	تم ٹھاکر تہوں لوک کے پُروت سب کی آس

یہ بات سُنتے ہی بھولاناتھ نے ہزار بھجا باناسُر کو دے کر کہا کہ میں نے تجھ کو تیری اچھا کے موافق وردان دیا اب تو اچل راج کر تجھ کو کوئی نہیں جیت سکے گا جب شری شیو شنکر سے وردان پانے کے سبب سے باناسُر کے ہزار بھجا ہو گئیں تب وہ اُن سے بدا ہو کر ہنستا ہوا راج مندر میں آیا اور اپنی بھجا کے بل سے سنسار کی راجہ اور سب دیوتوں کو جیت کر تینوں لوک کا راج کرنے لگا اور ہمیشہ کیلاش پہاڑ پر جا کر بدھ پوروک شری شیو جی کی پوجا کرتا تھا اور سب دیوتا اُس کے وش میں رہتے تھے اور شیو جی نے باناسُر سے یہ کہا تھا کہ ہم تیرے نگر کی رکشا کریں گے اس لیے مہادیو جی کے گن شونت پور میں رکشا کرنے کے واسطے رہتے تھے جب باناسُر سے کوئی دشمن لڑنے والا نہیں ٹھہرا اور ہزار بھجا اُس کی بنا لڑے کھجلانے لگیں تب وہ بڑے بڑے پہاڑ اُٹھا کر دوسرے پہاڑوں پر پٹک کر چور چور کرنے لگا تس پر بھی اُس کو سنتوش نہیں ہوا تب اُس نے وچار کیا کہ بنا لڑائی کیے سب ہاتھ مجھ کو بوجھ معلوم ہوتے ہیں اس لیے مہادیو جی کے پاس چل کر اُن سے کسی دشمن کا پتا پوچھوں ایسا بچار کر کیلاش پہاڑ پر چلا گیا اور شیو جی سے ونے کیا کہ اے مہاپربھو تینوں لوک میں کوئی ایسا بلوان نہیں دکھلائی دیتا جو میرے ساتھ لڑ سکے جب کہ میں دکپال ہاتھیوں سے لڑنے گیا اور وہ لوگ بھی مجھ سے ہار مان گئے تب میں نے بڑے بڑے پہاڑوں کو مُکا مار کر چور کر ڈالا بنا لڑائی کیے سب ہاتھ مجھ کو بوجھ معلوم ہوتے ہیں کوئی لڑنے والا بتلائیے جس سے یدھ کروں۔

چوپائی

جُدتپ یہ جانو من ماہیں	تم سے اور بلی کو نا ہیں

۵ کارن تربھون کے ناتھا	تم ہیں یدھ کروم ساتھا

یہ اہنکار کی بات سُن کر شری شیوجی نے وِچار کیا کہ میں نے اُس کو بھگت جان کر ایسا وردان دیا
یہ اگیانی مجھ ہی سے لڑنے آیا ہے اس سے اس کا ابھمان توڑنا اُچت ہے ایسا وِچار کر شیوجی مہاراج بولے کہ
اے مورکھ ابھمانی تو مت گھبرا ابھی تو تینوں لوک ــــ ایسا کوئی بلوان نہیں ہے جو تیرے ساتھ لڑ سکے لیکن
تھوڑے دنوں میں شری کرشن جی اوتار لے کر تجھ سے لڑیں گے یہ بات سنتے ہی باناسُر نے خوش ہو کر مہادیوجی
سے پوچھا کہ مہاراج مجھ کو کس طرح اُن کے اوتار لینے کا حال معلوم ہوگا تب بھولاناتھ نے ایک دھوجا
باناسُر کو دے کر کہا کہ تو اس دھوجا کو لیجا کر اپنے راج مندر پر کھڑی کر دے جس دن دھوجا آپ سے
ٹوٹ کر گر پڑے اُسی دن تو جانیو کہ میرا دشمن پیدا ہوا باناسُر وہ دھوجا لے کر بڑی خوشی سے اپنے مکان
پر چلا آیا اور اُس کو راج مندر پر کھڑا کر دیا اور ہمیشہ اُس کو دیکھ کر اپنے دشمن کے پیدا ہونے کی اِچھا رکھتا
تھا جبکہ کئی برس کے بعد باناسُر کی باناوتی بڑی استری سے ایک لڑکی اوشا نام بہت سندر پیدا ہوئی تب اُسنے
خوش ہو کر براہمنوں اور محتاجوں کو بہت دان اور دکشنا دیا جب اوشا سات برس کی ہوئی تب باناسُر نے
اُس کی سہیلیوں سمیت کیلاش پربت پر شری مہادیوجی اور پاربتی جی کے پاس وِدّیا پڑھنے کے واسطے بھیجا
اوشا نے وہاں پہنچ کر شری مہادیوجی اور پاربتی کو ڈنڈوت کر کے وِنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ اس داسی
کو وِدّیا دان دے کر سنسار میں یش لیجئے تب بھولاناتھ اُس کو وِدّیا پڑھانے لگے کچھ دنوں میں اوشا اُن کی
کرپا سے سب شاستر اور گانے بجانے میں ایسی ہوشیار ہو گئی کہ بہت طرح کا باجا بجا کر چھ راگ و چھتیس راگنی
الگ گانے لگی ایکدن اوشا بین بجا کر شری پاروتی جی کے ساتھ سنگیت راگ گاتی تھی اُس وقت شری مہادیوجی نے
شری پاروتی جی سے کہا کہ اے پران پیاری جس کامدیو کو میں نے جلا دیا تھا اُس نے شری کرشن جی کے یہاں
پردیمن نام سے جنم لیا ہے یہ کہہ کر شری مہادیوجی پاروتی جی کو ساتھ لئے ہوئے گنگا کنارے چلے گئے اور
بڑی خوشی سے اُن کے ساتھ اشنان جل بہار کیا اور شری پاروتی جی کو اپنے ہاتھ سے اچھے اچھے گہنے
اور کپڑے پہنائے جب کر جگت ماتا بین بجا کر سنگیت راگ اُن کو سنانے لگیں اُس وقت بھولاناتھ نے بڑے
پریم سے شری پاروتی جی کو گلے سے لگا لیا یہ حال دیکھ کر اوشا کو اس بات کی چاہنا ہوئی کہ میرا بھی بیاہ
ہوتا تو میں بھی اپنے پتی کے ساتھ اسی طرح وہار کرتی جیسے رات بنا چندرما کے اچھی نہیں معلوم ہوتی اُسی
طرح استری بنا پُرش کے اچھی نہیں ہوتی اُس کے من کا حال شری پاروتی جی انتریامی نے جان کر اُس کو
اپنے پاس بُلایا اور کہا کہ اے بیٹی دھیرج رکھ تیرا سوامی تجھ کو آ کر سپنے میں ملے گا تو اُس کو ڈھونڈھ کر
بھوگ اور وِلاس کیجیو جب یہ کہہ کر شری پاروتی جی نے اُس کو بِدا کیا اور اوشا اُن کو ڈنڈوت کر کے راج مندر
پر آئی تب باناسُر نے ایک مکان رتن جڑت میں اُس کو سہیلیوں سمیت رکھا جس طرح چندرما کا پرکاش
دوج سے پورنماشی تک بڑھتا ہے اسی طرح اوشا بارہ برس تک بڑھ کر ایسی خوبصورت اور جوان ہوئی

کہ جس کے سامنے پورنماشی کا چندرما دھومل دکھلائی دینے لگا ایک دن اوشا نے سولھول سنگار کیے اور سہیلیوں کو ساتھ لیے اپنی ماتا اور پتا کے پاس جاکر دنڈوت کی تب باناسُر نے اُس کو بواہنے یوگیہ دیکھ کر وچار کیا کہ اب یہ بیاہنے لائق ہوئی یہ سمجھ کر اُس نے بہت سے دیتیوں اور راکششیوں کو اُس کے مکان پر نگہبانی کرنے کو بیٹھا دیا جس میں کوئی مرد وہاں جانے نہ پاوے اور اوشا اپنے سوامی کے ملنے کے واسطے آٹھوں پہر پوجا اور دھیان شری پاروتی جی کا کرنے لگی ایک دن اوشا نے رات کو شیّا پر اکیلی بیٹھی ہوئی یہ وچار کیا کہ دیکھوں راجہ میرا بواہ کب کریں گے جبکہ وہ اسی وچار اور سوچ میں سو گئی تب سپنے میں کیا دیکھا کہ ایک آدمی نوجوان شیام رنگ کمل نین چندر مُکھ بہت سندر جڑاؤ مکٹ سر پر رکھے کریٹ کُنڈل اور پیتامبر پہنے انگ انگ پر جڑاؤ گہنا ساجے موتیوں کی مالا گلے میں ڈالے پیلا اُپرنا ریشمی اوڑھے آکر کھڑا ہوا اوشا وہ مورت دیکھتے ہی بِلجت ہو گئی جب کہ اُس پرش نے پریم پوروک باتوں سے لاج اُسکی چھڑا کر اپنے گلے سے لگا لیا تب وہ سُندری اُس مورت کو اپنی شیّا پر بیٹھا کر پریم کی باتیں کرنے لگی جیسے اوشا نے ہاتھ پھیلا کر اُس کمل نین سے ملنا چاہا ویسے آنکھ اُس کی کھُل گئی اور من کی اِچھا من ہی میں رہی۔

دوہا

جاگ پڑی سُوچت کھڑی بھیو پرم دُکھ تاہ	کہاں گیو وہ پران پتی دیکھت چھِن دِش جاہ

جب اوشا نے جاگ کر اُس پرش کو نہیں دیکھا تب ویاکل ہو کر کہنے لگی کہ اب میں اپنے پران پیارے کو کس طرح دیکھوں جو نہ جاگتی تو وہ میرا من چرا کر بھاگ جاتا اب جو رات باقی ہے وہ کیسے کٹے گی۔

چوپائی

بن پیتم جیہ رہت اچین کان سنن چاہت ہیں بین جو سپنے میں پھر لکھ لیوں	دیکھے بن ترست ہیں نین کہاں گئے پیتم سُکھ دین پران ساتھ اُن کے کر دیوں

جب اوشا اس طرح انردّھ کو سپنے میں دیکھ کر اُس پر موہت ہو گئی تب اُس روپ کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ کر شیّا پر پڑی رہی اور اسی سوچ میں اُس کو نیند نہ آئی جب کہ پہر دن چڑھے تک نہیں اُٹھی تب اُس کی سہیلیاں آپس میں کہنے لگیں کہ آج کیا کارن ہے جو راج کنیا سو کر نہیں اُٹھی جب وہ سب گھبرا کر اوشا کا حال لینے کے واسطے شیش محل میں گئیں تب اُسکو روتی ہوئی ویاکل دیکھ کر بہت سمجھانے لگیں لیکن وِرہ کی ماری ہوئی نہیں اُٹھی جب سہیلیوں سے چترریکھا کُمبھانڈ کی بیٹی نے اوشا کا حال سُنا تب اُس نے راج کنیا کے پاس جا کر دیکھا کہ اوشا چھپر کھٹ پر لیٹی ہوئی رو رہی ہے یہ حال اُس کا دیکھتے ہی چترریکھا نے گھبرا کر پوچھا کہ اے پیاری آج تجھ کو کیا دُکھ ہوا جو اتنا روتی ہے اپنا بھید مجھ سے بتا تو میں اُس کی

تدبیر کروں مجھ کو تیری دیا سے یہ سامرتھ ہے چودھوں لوک میں جاکر جو کام کسی سے نہ ہو وہ کر لاؤں برھما جی کے وَردان دینے سے شاردا دیوی آٹھوں پہر میرے ساتھ رہتی ہیں اُن کی کرپا سے میں برھما دِک دیوتوں کو بھی اپنے وَش کر سکتی ہوں میرا گُن اب تک تجھ کو نہیں معلوم تھا آج یہ تیری دَشا دیکھ کر اپنا حال کہا۔

چوپائی

اب تو کہہ سب اپنی بات	کیسے کٹی آج کی رات
مجھ سے کپٹ کرو مت پیاری	پورن کر ہوں آس تمھاری

دوہا

انگ انگ ویاکُل مہا منو لگیو ہے پر ریت	کہو پرگٹ سمجھائے کے کاسوں باڑھیو ہیت

اوشا یہ پریم کی بات سُن کر چھپر کھٹ سے اُتر پڑی اور لجا سمیت پاس آکر دھیرے سے بولی کہ اے سکھی میں تجھ کو اپنا ہِتو جان کر رات کا حال کہتی ہوں تو یہ بات اپنے من میں رکھ کر جو تدبیر تجھ سے بن پڑے وہ کیجیو۔ آج رات کو ایک پُرش شیام برن کمل نین بہت سندر میری شیّا پر سپنے میں آ بیٹھا جب کہ اُس نے پریم کی باتیں کہہ کر میرا من ہر لیا تب میں نے بھی لجا چھوڑ کر اُس کو گلے لگانے کے واسطے اپنا ہاتھ پھیلایا تب جاگ اُٹھنے سے پھر اُس کو نہیں دیکھا لیکن وہ موہنی روپ آنکھوں میں بس رہا ہے اُس کا نام اور گھر میں نہیں جانتی۔

چوپائی

واکی چھب برنی نہیں جائے	میرو من لے گیو چرائے
من لاگیو تہہ صورت ماہیں	اک چھن کبھوں بھولت ناہیں

جب میں کیلاش پربت پر بدیا پڑھتی تھی تب مجھ سے شری پاروتی جی نے کہا تھا کہ تیرا سوامی سپنے میں آکر ملے گا تو اُس کو ڈھونڈوا لیجیو وہی پتی آج مجھ کو سپنے میں ملا تھا لیکن اُسکو کہاں ڈھونڈھ کر پاؤں

دوہا

پڑی نیند نین نہیں دھرے نہیں چت چین	وہ مورت سُکھ دھام کی ڈھونڈھت ہوں دن رین

جب اوشا یہ حال کہہ کر ٹھنڈی سانس لینے لگی تب چترریکھا نے کہا کہ اے پیاری اب تم کسی بات کی چنتا مت کرو میں تمھارے چت چور کو جہاں ہو گا وہاں سے لاکر ملا دوں گی تم آگیا دو تو میں تینوں لوک میں جتنے سُندر پُرش ہیں جن کی تصویر کھینچ کر دکھلا دوں تم اُن میں اپنے چت چور کو پہچان کر مجھ سے بتا دو پھر اُس کا لانا میرا کام ہے یہ بات سُنتے ہی اوشا خوش ہو کر بولی کہ بہت اچھا میں اپنے چت چور کو پہچان لوں گی یہ بات سُنتے ہی چترریکھا گنیش جی اور شاردا دیوی کو مَنا کر تصویر کھینچنے لگی اور دیوتا اور کِنّر آدک کی کروڑوں تصویریں کھینچ کر اُس کو دکھلائیں جب اوشا نے

اپنے چت چور کو اُس میں نہیں پایا اُس نے شری کرشن جی اور پردمن جی کی تصویر کھینچکر اوشا کو دکھلائی
جب وہ تصویر دیکھتے ہی اوشا اس طرح لجّت ہو گئی جس طرح استری اپنے سسر آدک کو دیکھ کر لجّت ہو جاتی
ہے وہ چترریکھا سے بولی کہ میرا چت چور اُنھیں کے ونش میں ہو گا یہ بات سنتے ہی جیسے چترریکھا نے انرُدھ
کی تصویر کھینچ کر راج دُلاری کو دکھلائی ویسے اوشا بے ہوش ہو گئی جب چت اُس کا ٹھکانے ہوا تب
چترریکھا سے بولی کہ سپنے میں یہی پرُش میرا من چرا لے گیا ہے اب ایسی تدبیر کرنا چاہیئے کہ جس میں
یہ مجھ کو ملے نہیں تو میرا پران اُس کے وِرہ میں نکلا چاہتا ہے یہ بات سُن کر چترریکھا بولی کہ اے
پران پیاری اب یہ پرش میرے ہاتھ سے بچ کر نہیں جا سکتا یہ یدُو ونشی کُل میں شری کرشن جی کا پوتا
اور پردمن کا بیٹا انرُدھ نام دوارکا پُری میں رہتا ہے اور سدرشن چکر کی رچھا کرنے سے کوئی آدمی
یا دیتیہ یا راکشس بغیر حکم شری کرشن جی کے وہاں نہیں جا سکتا یہ بات سُنتے ہی اوشا اُداس ہو کر
بولی کہ جو وہاں پہونچنا ایسا کٹھن ہے تو میرے پران ناتھ کو کس طرح لے آوے گی چترریکھا نے کہا
کہ تو چنتا نہ کر میں تیرے واسطے ایک مرتبہ تدبیر کرتی ہوں جب یہ کہ کر چترریکھا چیلھ بن کر وہاں سے
اُڑتی ہوئی دوارکا پُری کے پاس پہونچی تب اُس نے کیا دیکھا کہ سدرشن چکر چاروں طرف گھوم کر اُس
پُری کی رکشا کر رہا ہے اور بغیر اُس کے حکم کے کوئی دوارکا پری میں نہیں جا سکتا جب کہ یہ حال
دیکھ کر وہ کھڑی ہو رہی تب پرمیشور کی اِچھا سے نارد مُنی نے وہاں آکر چترریکھا سے پوچھا کہ تو یہاں
کس واسطے آئی ہے جب چترریکھا نے نارد مُنی کو ڈنڈوت کر کے اپنے آنے کا حال سب اُن سے کہہ دیا
تب نارد مُنی نے اُس کو ایک منتر بتا کر کہا کہ تو سادھو کا بھیس بنا کر دوارکا میں جا سدرشن چکر تجھ کو نہیں
روکے گا اور انرُدھ کو باناسُر سے لڑتے وقت میرا اسمرن کرنا چاہیئے جب ایسا کہہ کر نارد مُنی چلے گئے تب
چترریکھا نے اُسی وقت وشنو کا روپ تمام و کمال بنا لیا اور اندھیاری رات میں شیام گھٹا کے ساتھ بجلی کی طرح
چمکتی ہوئی دوارکا پُری میں چلی گئی اور سدرشن چکر نے وشنو سمجھ کر نہیں روکا تب ڈھونڈھتی ہوئی
انرُدھ کے محل میں جہاں وہ شیا پر اکیلا سویا ہوا سپنے میں اوشا کے ساتھ وِہار کر رہا تھا پہونچی اور
اُس کو وہاں سے شیا سمیت اُٹھا کر لے اُڑی اور ایک ساعت میں اُس کا پلنگ اوشا کے محل میں
جا کر رکھ دیا اور اوشا سے بولی کہ میں نے تمھارے چت چور کو یہاں لا کر پہونچا دیا اب تم اُس کے ساتھ
وِہار کرو اوشا یہ حال دیکھ کر چترریکھا کے پاؤں پر گر پڑی اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی کہ تو دھنیہ ہے جو
تو نے میرے چت چور کو ساعت بھر میں یہاں لا کر اپنا اقرار پورا کیا اب عمر بھر تیرا احسان نہ بھولوں گی یہ
سُن کر چترریکھا بولی کہ سنسار میں پر اُپکار کے برابر کوئی اچھی بات نہیں ہے اب تم اپنے پران پت کو
جگا کر اپنی اِچھا پوری کر دیہ کہہ کر چترریکھا اپنے گھر چلی گئی اوشا ڈر اور شرم سے اپنے من میں
کہنے لگی کہ کس طرح اس کو جگا کر منورتھ اپنا پورن کروں پھر کچھ سوچ وچار کر جب راجکماری میٹھے سُروں

سے بین بجانے لگی تب انرُدّھ نے جاگ کر چاروں طرف دیکھا اور اپنے کو دوسرے مکان میں پاکر من
میں کہا کہ مجھ کو یہاں پلنگ سمیت کون لے آیا ۔

دوہا

پہلے شری پردیمن کی سنی ہتی اُن بات	تا ہی بدھ موکو بھیو جانو کچھ اُتپات

انرُدھ تو یہی سوچ اور وِچار کر رہے تھے اور اوشا نے پران ناتھ کو جاگتے دیکھ کر روپ رس اُن کا
آنکھوں کی راہ پینے لگی تب انرُدّھ نے اُس سندری کو دیکھ کر کہا کہ اے پران پیاری تم کون ہو اور مجھ کو
کس واسطے یہاں اُٹھا لائیں جب اوشا اس بات کا کچھ جواب نہ دے کر شرم سے کونے میں سمٹ گئی تب
انرُدّھ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی شَیّا پر بیٹھا لیا اور پریم بھری باتیں کہہ کر شرم چھڑا دی جبکہ دونوں
نے آپس میں گندھرب بواہ کر کے اپنے من کی اِچّھا پوری کی تب انرُدّھ نے ہنس کر اوشا سے پوچھا کہ
اے پران پیاری تو نے مجھے کس طرح دیکھ کر یہاں منگایا یہ سُن کر اوشا بولی کہ میں تمھیں سپنے میں دیکھ کر بہت
موہت ہو گئی چترریکھا مجھ کو تمھارے وِرہ میں ویاکُل دیکھ کر نہ معلوم تم کو کس طرح لے آئی یہ بات سُن کر
انرُدّھ بولے کہ اے پران پیاری آج میں بھی تجھ کو سپنے میں دیکھ کر تیرے ساتھ وِہار کر رہا تھا نہ
معلوم کون مجھ کو یہاں اُٹھا لایا جب میں بین کی آواز سُن کر جاگا تب تجھ کو دیکھا اسی طرح سُکھ اور
وِلاس کرتے ہوئے سویرا ہو گیا تو اوشا نے انرُدّھ کو اپنی سکھی اور سہیلیوں سے چھپا کر کہیں الگ رکھا
اور اُس کی سیوا آپ کرنے لگی جب کئی دن کے بعد انرُدّھ کا حال سب سکھی اور سہیلیوں پر ظاہر ہو گیا تب
اوشا اُن کو چھتیس طرح کے ویَنجن کھلا کر اچھا اچھا کپڑا اور گہنا پہنانے لگی ۔

دوہا

مین پُتر سُکھ دین کے پریم پگی دن رین	کام کلول کریں سدا بولت امرت بین

ایک دن اوشا اور انرُدّھ آپس میں چوپڑ کھیل رہے تھے اس وقت اوشا کی ماتا اپنی بیٹی کو
دیکھنے آئی تو انرُدّھ کی سندرتائی دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر دبے پاؤں پھر گئی اور اوشا اور انرُدّھ
یہ حال نہ جان کر جیوں کے تیوں کھیلتے رہے چار مہینے انرُدّھ کا حال چھپا رہ کر پھر اس طرح کھل گیا کہ
ایک دن اوشا نے انرُدّھ کو سوتا ہوا دیکھ کر یہ وِچار کیا کہ میرے باہر نہ جانے سے سب لوگ سندیہ
کریں گے ایسا وِچار کر اوشا اپنے رنگ محل کا دروازہ کھول کر باہر نکلی اور ساعت بھر میں پھر بند کر کے
بھیتر چلی گئی اور انرُدّھ کے ساتھ وِہار کرنے لگی یہ دیکھ کر اُس محل کے چوکیداروں نے آپس میں کہا کہ
دیکھو بھائی آج کیا کارن ہے جو راجہ کی بیٹی اتنے دنوں بعد باہر نکل کر پھر اُلٹے پاؤں محل میں چلی گئی یہ
بات سُن کر دوسرا دربان بولا کہ میں اوشا کا محل آٹھوں پہر بند دیکھ کر وہاں کسی مرد کے بولنے کی
آواز سُنتا ہوں یہ سُن کر دوسرے نے کہا کہ جو یہ بات سچ ہے تو باناسُر سے کہہ دینا چاہیے دوسرے

نے کہا کہ راجہ کی بیٹی کی چغلی کھانا نہ چاہیئے چپ چاپ بیٹھے رہو ہونے والی بات آپ کھُل جائے گی جسوقت
وہاں آپس میں یہ چرچا کر رہے تھے اُسی سمے راجہ باناسُر بہت شور ویروں سمیت ٹہلتا ہوا وہاں آنکلا اور
شری مہادیوجی کی دی ہوئی دھوجا محل پر نہ دیکھ کر چوکیداروں سے اُس کا حال پوچھا تب اُنھوں نے
کہا کہ مہاراج بہت دن ہوئے کہ وہ دھوجا آپسے آپ ٹوٹ کر گر پڑی ہے یہ بات سُنتے ہی باناسُر خوش
ہو کر اور شری مہادیو سوامی کا وَر دان یاد کر کے بولا کہ دھوجا گر جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ میرا
دشمن لڑنے والا پیدا ہوا یہ بات باناسُر کے مُنھ سے نکلتے ہی ایک چوکیدار نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے
پرتھوی ناتھ راج کنیا کے محل میں کئی دن سے ایک پُرش کے ہنسنے بولنے کی آواز سُنتا ہوں لیکن یہ
نہیں معلوم کہ وہ کون ہے اور کس راہ سے آیا ہے یہ سُنتے ہی باناسُر کرودھ میں آکر ہتھیار لیے
ہوئے دبے پاؤں اوشا کے محل میں چلا گیا تو کیا دیکھا کہ ایک پرش شیام رنگ بہت سُندر اوشا کے
پاس پلنگ پر سوتا ہے اُس کا روپ دیکھتے ہی باناسُر نے خوش ہو کر کہا کہ یہ اوشا سے بیاہ کرنے کے
لائق ہے لیکن اُس بات کی شرم سمجھ کر محل سے باہر چلا آیا اور اپنے ساتھیوں سے بولا کہ میرا
دُشمن ابھی سوتا ہے اور سوتے ہوئے کو مارنا نہ چاہیے اس لیے تم لوگ اس محل کو گھیرے کھڑے رہو
جس میں وہ بھاگنے نہ پاوے جب سو کر اُٹھے تب مجھ سے آکر کہنا یہ حکم دے کر باناسُر اپنی سبھا میں
چلا گیا اور بہت سی فوج اُن کا مکان گھیرنے کے واسطے بھیج کر اُن سے کہا کہ تم لوگ وہاں چلو میں بھی وہاں
پہونچتا ہوں اُس کا حکم پاتے ہی جب ہزاروں پہلوانوں نے اوشا کا رنگ محل گھیر لیا اور انرُدھ اور
اوشا اچانک جاگ کر آپس میں چوپڑ کھیلنے لگے تب ایک چوکیدار نے جا کر باناسُر سے کہا کہ آپ کا دشمن نیند
سے جاگا ہے یہ حال سُنتے ہی اُس نے تلوار اور ترشول لیے ہوئے اوشا کے دروازے آکر للکارا کہ تو
کون چور راج مندر میں گھُسا ہے جلدی نکل میرے سامنے آ تو میں تجھ کو ڈنڈ دوں اب تو یہاں سے
بچ کر جیتا اپنے گھر نہیں جا سکتا جب اوشا نے باناسُر کی آواز سُنی تب ڈرتی کانپتی ہوئی انرُدھ سے
بولی کہ اے پران ناتھ میرا باپ بہت دیتیہ ساتھ لے کر تمھارے پکڑنے کے واسطے چڑھ آیا ہے اب
تم اُس کے ہاتھ سے کیونکر بچوگے یہ بات سُنتے ہی انرُدھ اوشا کو دھیریہ دے کر بولے کہ اے پران
پیاری تم دیکھتی رہو میں ایک ساعت میں سب دیتیوں کو مار ڈالوں گا یہ کہہ کر جیسے انرُدھ نے کچھ منتر
پڑھا ویسے ایک سو آٹھ ہاتھ کا پتھر جس کو شلا کہتے ہیں اُن کے پاس آ پہونچا جب انرُدھ جی نے وہ
شلا ہاتھ میں لے کر باناسُر کو للکارا تب وہ اپنے شور ویروں سمیت اس طرح انرُدھ پر جھپٹا جس طرح
شہد کی مکھیاں چھتا اُجاڑنے والے پر جھنڈ کا جھنڈ ٹوٹتی ہیں۔

دوہا

اُن سے اور یودھان سے بھیو پرسپر یدھ	تنھیں دیکھ کوپے تبھی مہابلی انرُدھ

جب باناسُر کی آگیا پاکر سب دیتیہ اپنے اپنے ہتھیار اَنرُدّھ جی پر چلانے لگے تب اُنھوں نے کرودھ
کرکے اُسی شلا سے دیتیوں کو مارنا شروع کیا جس کی چوٹ سے بہت سے دیتیہ مر گئے اور کچھ گھائل ہو کر گر پڑے
اور باقی اپنا پران لے کر بھاگ گئے جب باناسُر نے دیکھا کہ یہ شخص بڑا زبردست ہے جس نے سب فوج میری
مار کر ہٹا دی تب اُس نے ناگ پھانس جو شری مہادیو جی نے دی تھی پھینک کر اَنرُدّھ کو اُس میں پھنسا لیا
اور اسی طرح باندھے ہوئے اَنرُدّھ کو اپنی سبھا میں لے جاکر کہا کہ اے بالک اب میں تیرا پران لوں گا جو تیرا
سہایک ہو اپنی رکشا کرنے کے واسطے بُلا انرُدّھ جی نے اپنے من میں وچار کیا کہ جو میں اپنے بل سے ناگ
پھانس کو توڑ کر نکل جاؤں تو شری شیو جی مہاراج کا اپمان ہوگا اس لیے مجھ کو دکھ ہو تو کچھ چنتا نہیں لیکن
شری مہادیو جی کا وچن جھوٹھا نہ کرنا چاہیئے جو ایچھا پرمیشور کی ہوگی وہ ہوگا یہاں انرُدّھ بندھے پڑے ہوئے
بہت طرح کا سوچ اور وچار کر رہے تھے اور اُدھر اُوشا اُن کا حال سُنتے ہی ویاکُل ہو کر چترریکھا سے بولی کہ اے
سکھی ایسے جینے پر دھکّار ہے جو میرا پران پیارا دُکھ پاوے اور میں سُکھ سے رہوں ایسے جینے سے میرا پران نکل جائے
تو اچھا ہے جب یہ کہہ کر اوشا بہت وِلاپ کرنے لگی تب چترریکھا اُس کو دھیریہ دے کر بولی کہ تو کچھ چنتا نہ کر
تیرے پتِ کا کوئی کچھ نہیں کر سکتا ابھی شیام اور بلرام یدو ونشیوں کو ساتھ لے کر شونت پور میں پہونچتے
ہیں اور سب دیتیوں کو مار کر تجھے انرُدّھ سمیت دوارکا پُری کو لے جاویں گے اور وہ جس راج کینا کو سُندری
سُنتے ہیں اسکو بنا لیے گئے نہیں رہتے انرُدّھ اُنھیں شری کرشن جی کا پوتا ہے جو کنڈن پور سے شِشُپال اور جراسندھ
آدک بڑے بڑے پرتاپی راجوں کو جیت کر رُکمنی راجہ بھیشمک کی بیٹی کو ہر لائے تھے یہ بات چترریکھا کی سُن کر
اُوشا بولی کہ اے سکھی اپنے پران ناتھ کو ناگ پھانس میں بندھے سُن کر میرا کلیجا جلا جاتا ہے اور مجھکو کھانا پینا سونا
بیٹھنا کچھ اچھا نہیں لگتا باناسُر چاہے مجھ کو بھی انرُدّھ کے ساتھ مار ڈالے تو اچھا ہے لیکن ایسے بڑے دُکھ
میں مجھ سے اس کا ساتھ چھوڑا نہیں جاتا ایسا کہہ کر اوشا باہر چلی گئی اور لاج چھوڑ کر راج سبھا میں انرُدّھ
کے پاس جا بیٹھی یہ حال سُنتے ہی باناسُر نے اسکندھ اپنے بیٹے کو بُلا کر کہا کہ تم اپنی بہن کو یہاں سے لے جاکر
گھر میں بیٹھا رکھو اور پھر اُس کو باہر نکلنے نہ دو یہ بات سُنتے ہی اسکندھ نے اوشا کے پاس جاکر کرودھ سے
کہا کہ تو نے لوک لاج چھوڑ کر اپنے ماتا اور پتا کا نام ڈبویا میں تجھ کو ابھی مار ڈالتا لیکن پاپ ہونے سے
ڈرتا ہوں اوشا نے جواب دیا کہ اے بھائی جو چاہو سو کہو اور کرو میں نے تو شری پاروتی جی کے وردان
سے یہ پتِ پایا ہے اب جو اُس کو چھوڑ کر دوسرے سے بیاہ کروں تو سنسار میں اپنے کو کلنک لگاؤں برہما
جی نے جو میرے بھاگیہ میں لکھ دیا تھا وہ ملا اُس کے ساتھ چاہے میرا بھلا ہو یا بُرا اُس کے
سوائے میں دوسرے کو نہیں چاہتی جب اسکندھ نے اوشا کی یہ بات سنی تب زبردستی اُس کا ہاتھ
پکڑ کر محل میں لے گیا اور اُس پر چوکی پہرہ رکھ کر پھر اُس کو اَنرُدّھ کے پاس نہ جانے دیا اور اَنرُدّھ کو
وہاں سے دوسرے مکان میں لے جاکر ہتھکڑی اور بیڑی ڈال کر قید رکھا اِدھر تو انرُدّھ جی اوشا کے

درہ میں دیاکل رہنے لگے اور اُدھر اوشا نے بھی اُن کے وِرہ ساگر میں ڈوب کر کھانا پینا چھوڑ دیا جبکہ کئی دن پیچھے انرُدھ نے چتر ریکھا کا کہنا یاد کر کے نارد مُنِ کا دھیان کیا تب نارد مُنِ نے اُسی وقت پہونچکر انرُدھ جی سے کہا کہ اے بیٹا تم کسی بات کی چنتا مت کرو شری کرشن چند آنند کند بلرام جی اور یدوونشیوں سمیت یہاں آکر تم کو چھڑا لیں گے انرُدھ کو اس طرح دھیریہ دے کر نارد مُنِ نے باناسُر سے جاکر کہا کہ اے راجہ تم نے جس کو باندھ کر یہاں قید کر رکھا ہے وہ انرُدھ نام پردمن کا بیٹا اور شری کرشن جی کا پوتا ہے تم یدوونشیوں کا پرتاپ اچھی طرح جانتے ہو جیسا مناسب ہو ویسا کرو میں تمھارے بھلے کے واسطے یہ کہنے آیا ہوں باناسُر یہ بات سُن کر ابھمان سے بولا کہ اے مُنِ ناتھ میں سب کو جانتا ہوں تمھارے آشیرواد سے اُن کو بھی دیکھ لوں گا نارد مُنِ اس بات کا کچھ جواب نہ دے کر چُپ چاپ چلے گئے۔

ادھیائے ترسٹھ

یُدھ ہونا باناسُر اور شیام سُندر سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب انرُدھ کو چار مہینے سے زیادہ ہوئے اور پتہ اُن کا نہ ملا تب ایک دن پردمن آدک یدوونشی شیام اور بلرام کے پاس بیٹھ کر بڑی اُداسی سے انرُدھ کی چرچا کرنے لگے لیکن شری کرشن انتریامی نے سب حال جانتے ہوئے بھی کچھ حال اُس کا اپنے بیٹے اور پوتوں سے نہیں بتلایا لیکن اُن کی اچھا سے اُسی وقت نارد مُنِ وہاں آپہونچے اُن کو دیکھتے ہی سب چھوٹے بڑوں نے ڈنڈوت کر کے آدر کے ساتھ بیٹھالا تب نارد مُنِ نے پردمن آدک کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ آج تم لوگ اُداس دکھلائی دیتے ہو یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مُنِ ناتھ آپ چاروں طرف گھومتے پھرتے ہیں کچھ حال انرُدھ کا معلوم ہو تو بتلایئے جس میں ہم لوگوں کا سوچ چھوٹ جائے جب سے کوئی اُس کو پلنگ سمیت اُٹھا لے گیا تب سے کچھ پتہ اُس کا نہیں لگا یہ بات سُن کر نارد مُنِ بولے کہ تم لوگ چنتا مت کرو انرُدھ جی شونت پور میں جیتے ہیں وہاں جاکر باناسُر کی بیٹی سے بھوگ کیا تھا اس سبب سے باناسُر نے ناگ پھانس سے اُن کو باندھ کر اپنے یہاں قید کیا ہے وہ بغیر لڑائی کے انرُدھ کو نہیں چھوڑے گا اُن کا ٹھکانا ہم نے تم سے بتا دیا آگے جیسا جانو ویسا کرو جب یہ کہہ کر نارد مُنِ برہم لوک کو چلے گئے تب شیام اور بلرام نے راجہ اُگرسین کے پاس جاکر جو حال نارد مُنِ سے سُنا تھا وہ سب کہہ سُنایا راجہ نے کہا کہ تم ہماری سب فوج ساتھ لے کر ابھی شونت پور میں چلے جاؤ اور جس طرح بن پڑے اُس طرح انرُدھ کو میرے پاس لے آؤ یہ آگیا پاتے ہی شیام سُندر اور پردمن سمیت گرڑ پر بیٹھ کر شونت پور

کو چلے اور بلرام جی بارہ اکشوہنی فوج ساتھ لے کر شونت پور میں چڑھ دوڑے اُس وقت ایسی شوبھا اُن کی معلوم ہوتی تھی کہ تم سے کہاں تک کہوں اور بلدیو جی راہ میں سب قلعے اور شہر باناسُر کے توڑتے اور لوٹتے ہوئے شونت پور میں پہونچے اور شیام سُندر اور پردیمن جی بھی اُن سے آملے تب باناسُر کے سیوکوں نے دیتیہ سنگھارن کی فوج دیکھتے ہی اپنے مالک کے پاس جا کر کہا کہ مہاراج شیام اور بلرام تمھارا شہر لوٹتے اور اُجاڑتے ہوئے بڑی بھاری فوج لے کر چڑھ آئے ہیں اور شونت پور کو اُنھوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا اب آپ کا کیا حکم ہوتا ہے یہ بات سُنتے ہی باناسُر نے اپنے سیناپتیوں کو بلا کر حکم دیا کہ تم لوگ اپنے شور ویروں کو ساتھ لے کر شری کرشن جی کے سامنے جا کر کھڑے ہو میں بھی پیچھے سے آتا ہوں یہ بات سُنتے ہی باناسُر کا منتری بارہ اکشوہنی فوج دیتیوں اور راکشسوں کی ساتھ لے کر شہر سے باہر نکلا اور بہت ہتھیاروں سمیت یدونشیوں کے سامنے آیا اور باناسُر بھی شری شیو جی کی پوجا اور دھیان کر کے اپنی فوج میں آیا باناسُر کے دھیان کرتے ہی بھولا ناتھ کو معلوم ہوا کہ اس وقت میرے بھگت پر کچھ دُکھ پڑا ہے اس لیے وہاں چل کر اُس کی سہایتا کرنا چاہیئے ایسا وچار کر بھولا ناتھ نے پاروتی جی کو کیلاس پربت پر اکیلے چھوڑ دیا اور آپ جٹا باندھ کر اور بھبھوت لگا کر بھانگ اور دھتورا کھا کر سفید ناگوں کا جنیو اور منڈوں کی مالا پہن کر باگمبر اوڑھ کر ترشول اور دھنش بان اور کھپر ہاتھ میں لے کر نندی بیل پر سوار ہو بھوت پریت اور پشاچ آدک ساتھ لے شونت پور کو چلے جبکہ بھولا ناتھ کانوں میں گج مکتا اور مندرا پہنے اور ماتھے پر چندرما اور سر پر گنگا جی دھارن کیے اور لال لال آنکھیں نکالے گاتے بجاتے اپنی سینا کو نچاتے ہوئے باناسر کے پاس ساعت بھر میں آپہونچے تب اُن کو دیکھتے ہی باناسُر اُن کے چرنوں پر گر پڑا اور ہاتھ جوڑ کر ونتی کی کہ اے کرپا ندھان آپ کے سوائے اس بڑے دُکھ میں کون میری سُدھ لے آپکے پرتاپ کے سامنے یادو لوگ میرا کیا کر سکتے ہیں یہ بات شیو جی سے کہہ کر باناسُر نے شیام اور بلرام کی فوج میں کہلا بھیجا کہ ہمارا اور تمھارا ایلی اکیلا دھرم یُدھ ہو یہ بات ویکنٹھ ناتھ نے مان کر اس طرح پر ایک ایک آدمی کی لڑائی دونوں طرف سے ٹھرائی یعنے شیام سُندر اور بھولا ناتھ اور ساتیکی اور باناسُر سے یُدھ ہونے لگا۔

دوہا

سوامی کارتک اُت بلی جن کو جگ میں نام	تن سوں اور پردیمن سوں اُمہن لگو سنگرام

جب بلرام جی اور کُمبھانڈ منتری اور اسکندھ باناسُر کا بیٹا اور چارُ دیشن شری کرشن جی کے بیٹے اور کمبھ کرن دوسرے منتری اور سامب سے لڑائی ہونے لگی تب اسی طرح سب شور ویر اپنے اپنے جوڑ سے بہت ہتھیار لے کر لڑنے لگے اور دونوں فوج میں مارو باجا بجنے لگا اور برھما دک دیوتا اپنے اپنے وِمانوں پر بیٹھ کر یہ لڑائی دیکھنے کے واسطے آئے تب شیو جی نے جیسے پناک دھنش پر برھم بان رکھ کر چلایا

ویسے دوارکا ناتھ نے شارنگ دھنش سے بان مار کر اُن کا بان کاٹ دیا جبکہ مہادیو جی نے بان چلا کر بڑی
آندھی پرگٹ کی تب شری کرشن جی نے اپنی مہما سے اُس آندھی کو مٹا دیا پھر کیلاش پتی نے یدو ونشیوں کی فوج
میں اگن بان چلایا تب شیام سُندر نے پانی برسا کر اُس بان کی آگ بجھا دی اور ایک بان اپنا اگنِ بان کی طرح ایسا
چھوڑا کہ مہادیو جی کی فوج میں سب کا بدن داڑھی موچھ سمیت جلنے لگا تب بھولا ناتھ نے اپنی مہما سے پانی برسا کر جلے
اور ادھ جلے بھوت پریتوں کو ٹھنڈا کیا اور کرودھ میں آ کر نارائن بان چلانے کے واسطے ترکش سے باہر نکالا اور پھر
کچھ سوچ وِچار کر رکھدیا اُس وقت شیام سُندر جی ایسے بان چھوڑ کر دشمن کی فوج کو اس طرح کاٹنے لگے جیسے کسان
لوگ جوار کا کھیت کاٹتے ہیں یہ حال دیکھ کر جب مہادیو جی نے تین بان شیام سُندر پر چلائے تب شیام سُندر نے
اُن بانوں کو بھی کاٹ کر ایک بان ایسا مارا جس کے لگنے سے شیو جی گر پڑے اور جمھائی لینے لگے۔

دوہا		
باناسُر کے کاج شیو کینھو بہت اُپائے		ماکھن پربھو بھگوان سے کہہ بدھ جیتو جائے

جب سوام کارتک (مہادیو جی کے بیٹے) نے پردمن شری کرشن جی کے بیٹے سے لڑائی کی تب پردمن جی
نے تین بان اس مور کو جس پر سوام کارتک چڑھے تھے ایسے مارے کہ وہ مور رَن بھوم چھوڑ کر آکاش میں اُڑ گیا
جب سوام کارتک آکاش سے یدو ونشیوں کو تیر مارنے لگے تب پردمن جی نے شری کرشن جی سے آگیا لے کر
مارے تیروں کے اُس مور کو سوام کارتک سمیت زمین پر گرا کر بیہوش کر دیا اور بلرام جی اور سامب نے دونوں
منتری باناسُر کے مار ڈالے یہ حال دیکھتے ہی باناسُر ساتیکی سے لڑنا چھوڑ کر شری کرشن جی کے سامنے آیا
اور پانچ سو کمان جو اپنے ہاتھوں میں لیے تھا دو دو تیر ایک ایک کمان پر رکھ کر ساون بھادوں کی طرح تیروں
کا مینھ شیام سُندر پر برسانے لگا اس وقت ویکنٹھ ناتھ نے اپنے تیروں سے سب تیر اُس کے کاٹ کر
ایک تیر ایسا مارا کہ پانچو کمانیں باناسُر کی کٹ کر زمین پر گر پڑیں اور اس کا رتھوان گھوڑوں سمیت مر گیا یہ دیکھتے ہی
جب باناسُر رن بھوم چھوڑ کر پیدل بھاگا اور شری کرشن جی نے اپنا رتھ اُس کے پیچھے دوڑا کر پانچ جنیہ
شنکھ جیت کا بجایا تب کوٹرا نام باناسُر کی ماتا اپنے بیٹے کے بھاگنے کا حال سُن کر اُس کے بچانے کے واسطے
راج مندر سے ننگے بدن دوڑتی ہوئی رن بھوم میں آئی۔

دوہا		
تُرت آئے کھاڑھی بھئی ماکھن پربھو کے تیر		پتر ہیت دیا لگی مہا کینھے نگن شریر

دیکھنا ننگی استری کا منع ہے دھرم شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ ایک مرتبہ پرائی استری کو ننگی دیکھ کر
جب تک تین مرتبہ کڑوے تیل سے آنکھ نہ دھوئے تب تک دوش اُس کا نہیں مٹتا اس لیے شری کرشن جی نے
کوٹرا کو ننگی دیکھنا اُچت نہ جان کر سر نیچا کر کے آنکھیں بند کر لیں تب باناسُر بھاگ کر شہر میں چلا آیا
اور پھر ایک اکشوہنی فوج ساتھ لے کر وسو دیو نندن کے سامنے لڑنے آیا جب کوٹرا اپنے بیٹے کو فوج

سمیت دیکھ کر راج مندر پر چلی گئی اور شری کرشن جی نے وہ فوج بھی باناسُر کی ایک ساعت میں مار ڈالی تب
باناسُر بھاگ کر شیو جی کی شرن میں گیا جب بھولاناتھ نے اپنے بھگت کو ویاکُل اور دُکھی دیکھا تب کرودھ
کر کے بشم جور کا لا رنگ جسکے تین سر اور تین پیر تین آنکھیں اور چھ ہاتھ تھے شیام سندر کی فوج میں چھوڑا جبکہ وہ جور یعنی
بخار بڑے زور سے دوارکا ناتھ کی فوج میں آکر سب کو جلانے لگا تب پُردیمن اور ساتیکی آدک یدو ونشی لوگ
اس کے ڈر سے تھر تھر کانپتے اور جلتے ہوئے شری کرشن جی کے پاس جاکر بولے کہ مہاراج شیو جی کے بخار
نے ہم لوگوں کو جلا کر مُردے کے برابر کر دیا اس کے ہاتھ سے جلدی ہمارے پران بچائیے نہیں تو
ایک ساعت میں سب مرا چاہتے ہیں یہ حال دیکھ کر شری کرشن جی نے شیت جور کو اگن جور کے سامنے
جیسے چھوڑ دیا ویسے دونوں جور یعنی بخار آپس میں لڑنے لگے جب شیت جور کو اگن جور نہیں اُٹھا سکا تب
اپنے پران کے ڈر سے بھاگا ہوا مہادیو جی کے پاس جاکر بولا کہ اے دینا ناتھ مجھ کو اپنی شرن رکھئے نہیں تو
شیت جور میرا پران لیا چاہتا ہے یہ سُن کر بھولاناتھ نے کہا کہ سوائے شیام سُندر کے کوئی دوسرا ایسا
تینوں لوک میں نہیں ہے جو اُس جور سے تیرا پران بچا سکے اس لئے تو اُنہیں کی شرن میں جا وہی بھگت
ہتکاری دیال ہو کر تجھ کو بچا دیں گے یہ بات سُنتے ہی اگن جور دوڑتا ہوا شری کرشن جی مہاراج کے چرنوں پر
جاکر گر پڑا اور ادھینتائی سے ونے کیا اے کرپاسندھو پتت پاون میرا اپرادھ کشما کر کے اپنے جور کے ہاتھ
سے میرا پران بچائیے آپ کا آدِ اور انت کوئی نہیں جان سکتا اور آپ کا ناش کبھی نہیں ہوتا اور آپ نے برہما
اور مہادیو جی آدک سب دیوتوں کے ایشور ہو کر اپنی اِچھا سے ہر بھکتوں کو سُکھ دینے اور ادھرمیوں کو مارنے
اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا ہے اور بناچرچا اور نام اور لیلا کے جو اکثر آدمی اپنے منھ
سے نکالتے ہیں وہ برہما ہیں رشیشور اور یوگی لوگ آپ کے اسمرن اور دھیان کے پرتاپ سے جو کچھ بھلا بُرا
کسی کو کہتے ہیں وہ اُسی وقت ہو جاتا ہے لیکن وہ لوگ بھی آپ کا بھید نہیں جانتے اور آپ سب لیلا سنساری
جیوؤں کو بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے کرتے ہیں اور آپ لکشمی پتی اور سب سے اُتم ہو کر تینوں لوک کے
اُتپت اور پالن اور ناش کرنے والے ہیں۔

دوہا

ماکھن پربھو گوپال کی استُت کہی نہ جاے　　سرب روپ سب آتما سب گھٹ بسے سدائے

اے دینا ناتھ آپ جس طرح شرن آئے ہوئے پر دیال ہو کر اپرادھ اُس کا چھما کرتے ہیں اُسی طرح
مجھ کو بھی بڑا دکھی اور دین جان کر شیت جور کے ہاتھ سے میرا پران بچائیے تینوں لوک میں سوائے آپ کے
اور کوئی دوسرا مجھ کو اپنی رکشا کرنے والا دکھلائی نہیں دیتا۔

دوہا

ماکھن پربھو کرتار کی مہا اَمت اَپار　　تپت شیت بیاپے تہاں جہاں نہ نام تمہار

یہ دین بچن سُن کر شری کرشن جی نے کہا کہ اب میرے شرن میں آنے سے تیرا پران بچا اور تیرا اپرادھ میں نے چھما کیا لیکن آج سے میرے سیوک اور ہر بھگتوں کو کبھی دُکھ نہ دیجیو اور جو کوئی یہ کتھا میری اور تیری اپنے سچے من سے کہے اور سُنے گا اُس کو کسی طرح کا جوَر یعنی بخار ہو تو چھوٹ جائے گا اب تو شری مہادیو جی کے پاس چلا جا یہ بات سُنتے ہی اگن جُور شری کرشن جی سے بدا ہو کر شری شیو جی کے پاس چلا گیا تب یدو ونشی لوگ اچھے ہو گئے اور بانا سُر جو بھاگا تھا پھر بہت سے ہتھیار اپنے ہزار ہاتھ میں لے کر شیام سُندر کے سامنے آیا اور للکار کر کہنے لگا کہ ابھی تک میرا من لڑائی کرنے سے نہیں بھرا تم ہوشیار ہو کر میرے ساتھ لڑو جبکہ وہ ابھاگی ایسا کہہ کر شری وسو دیو نندن پر ہتھیار چلانے لگا تب دیتیہ سنگھارن دیوکی نندن نے کرودھ میں ہو کر سُدرشن چکر کو حکم دیا کہ چار ہاتھ بانا سُر کے چھوڑ کر سب ہاتھ کاٹ ڈال یہ حکم پاتے ہی سُدرشن چلا بانا سُر کے ہاتھ کاٹ کر اس طرح گرانے لگا جس طرح کوئی آدمی ساعت بھر میں پتلی پتلی ڈالیاں درخت کی کاٹ ڈالتا ہے جب بانا سُر کا یہ حال ہو کر خون اس کے بدن سے ندی کی طرح بہنے لگا تب اُس نے لجت ہو کر شیو جی مہاراج سے بِنتی کیا کہ اے بھولا ناتھ میں نے اپنے ابھمان کرنے کا ڈنڈ پایا اب سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا میرا پران بچا نہیں سکتا یہ دین وچن سُن کر مہادیو جی نے وِچار کیا کہ اب غرور اس کا ٹوٹ گیا اس لئے اپنے بھگت کا پران بچانا چاہیئے ایسا وِچارتے ہی بھولا ناتھ بانا سُر کو ساتھ لے کر دید استت پڑھتے ہوئے شری کرشن چندر کے پاس گئے اور بانا سُر کو اُن کے چرنوں پر گرا دیا۔

دوہا

ہاتھ جوڑ ٹھاڑھے بھئے ہر کے سنمکھ جائے		بانا سُر کے کاج شیو استت کریں سُنائے

اے دینا ناتھ ترلوکی ناتھ آپ چیتنیہ اور جڑ سب جیوؤں کے مالک ہو کر اُن کی اُتپت اور پالن اور ناش کرتے ہیں اور آپ کی لیلا اور آپ کے کاموں کی کوئی گنتی نہیں کر سکتا آپ کیول پرتھوی کا بھار اُتارنے اور ہر بھگتوں کو سُکھ دینے اور ادھرمیوں کو مارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے سگُن اوتار لیتے ہیں نہیں تو آپ کے بِراٹ روپ میں چودھوں لوک کا بیوہار رہتا ہے میں آپ کے اس روپ کو ڈنڈوت کرتا ہوں۔

دوہا

تھری شکت اننت ہے انت نہ پایو جائے		پرگٹ گُپت دیکھت سدا رہیو بشو بھر چھائے

جس نے سنسار میں آدمی کا تن پا کر آپ کا اسمرن نہیں کیا اُس نے اَمرت چھوڑ کر زہر پیا جس طرح سورج بدلی میں چھپے رہتے ہیں اُسی طرح آپ اپنے کو سنسار میں چھپا کر آدمی کی طرح لیلا کرتے ہیں جو آدمی آپ کا دھیان چھوڑ کر سنساری جال میں پھنستا ہے اُس کو بڑا مورکھ سمجھنا چاہیئے ہم اور برہما دک دیوتا آپ کے داس ہو کر آپ کا بھید نہیں جان سکتے سنساری آدمی کو کیا سامرتھ ہے کہ جو آپ کو پہچان سکے جس پر آپ دیال ہو کر اپنے دھیان اور پوجا کی راہ دکھاتے ہیں وہ آپ کو کچھ جان کر ست سنگ کرنے سے

بھوساگر پار اُتر جاتا ہے۔

دوہا

جیسے بوڑت جل بیٹے سیس نکالے کوے	سانس لیت ہی ایک چھن مہا چین سکھ ہوے

اے مہاپربھو جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی سانس لینے سے سکھ پاتا ہے اُس سے بڑھ کر سکھ ہر بھجن میں ہوتا ہے لیکن ہر بھجن میں چت لگنا بہت کٹھن ہے سنساری لوگ جھوٹی مایا موہ میں ایسے پھنسے ہیں کہ اُن کا من آپ کی طرف ایک ساعت نہیں لگتا اُن میں سے جو کوئی آدمی سنساری سکھ ملنے کے واسطے آپ کا بھجن اور دھیان کرتا ہے اُس کو ہم اور برہماجی وردان دیتے ہیں لیکن اُس کا منورتھ پورا ہونا اور ہماری بات سچ کرنا آپ ہی کے اختیار میں رہتا ہے اے کرپاسندھو کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو آپ کی اپرم پار مہا کا گن ورنن کر سکے باناسُر اگیان کی راہ سے مجھ کو پرمیشور جان کر میری پوجا کرتا تھا اب یہ آپ سے ویر کر کے مجھ کو اپنی سفارش کرنے کے واسطے آپ کے پاس لے آیا ہے مجھ پر دیال ہو کر اپرادھ چھما کیجئے اور اُسکو پرہلاد اپنے بھگت کے کُل میں جان کر ابھے دان دیجئے۔

دوہا

آگیا دیجئے چکر کو ماکھن پربھو وریجناتھ	اور بھجا سب کاٹ کے راکھے چاروں ہاتھ

جب شری بھولاناتھ نے اس طرح وِنے پوروک شری کرشن جی کی استُتِ کی تب ترلوکی ناتھ ہنس کر بولے کہ اے بھولاناتھ ہم میں اور تم میں بھید سمجھنے والا آدمی ضرور نرک بھوگے گا اور تمھارا دھیان کرنے والا آنت سمے مجھ کو پاوے گا اور تمھارے کہنے سے ہم نے باناسُر کو چتربھجی روپ بنا دیا جس کو تم نے وردان دیا اُس کا بناہ میں نے کیا۔

دوہا

آئیس دینھو چکر کو ایسی بدھ ہر ناتھ	اور بھجا سب کاٹ کے راکھو چاروں ہاتھ

اے کیلاش پت میں نے پرہلاد بھگت باناسُر کے پردادا سے یہ اقرار کیا کہ تیرے وَنش کو ابھے دان دیا اسلئے جو تم نہ کہتے تو بھی اُس کا پران نہ لیتا لیکن باناسُر بڑا ابھمان کر کے کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتا تھا اس واسطے میں نے سب ہاتھ اُس کے کاٹ کر اس کو چتربھجی روپ بنا دیا اور سب اپرادھ اس کا کشما کر کے تمھارا پارشد اُسکو کیا یہ بات سُنتے ہی بھولاناتھ خوش ہو کر کیلاش پربت کو چلے گئے تب باناسُر نے ونے کیا کہ اے دینبندھو جس طرح آپ نے کرپا کر کے اپنا درشن دیا اسی طرح اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیجئے اور انرُدھ کو اوشا سے بیواہ کر اپنے ساتھ لیجایئے یہ بات سُن کر ورندابن وہاری بھگت ہتکاری پردیمن سمیت باناسُر کے گھر چلے تب اُس نے بڑی خوشی سے پیتامبر راہ میں بچھاتا ہوا دوارکا ناتھ کو راج مندر پر لیجا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور چرن کمل اُن کا دھو کر چرنامرت لیا اور ہاتھ جوڑ کر وِنے کیا کہ اے دیناناتھ جن چرنوں کا درشن برہماد کے

دیوتا اور سنکادک رشیشوروں کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا اُن چرنوں کو دھو کر آج میں اپنے کل پروار سمیت کرتارتھ ہوا اے مہا پربھو اُنھیں چرنوں کو دھو کر برہما جی نے وہ جل اپنے کمنڈل میں رکھا اور شری مہادیو جی نے وہی جل اپنے ماتھے پر چڑھایا اور وہی جل بھگیرتھ نے بڑی تپیا سے اپنے پُرکھوں کے تارنے کے واسطے مرت لوک میں لاکر سنسار ہی جیووں کا اُدّھار کیا اور وہی جل سنسار میں گنگا جی ہو کر پرکٹ ہوا جن کا درشن اور اشنان کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ کر دنیا کے لوگ مُکت پاتے ہیں یہ استت کر کے باناسُر نے اوشا کو راج مندر سے بُلا بھیجا اور انرُدھ کی بیڑی اور ہتھکڑی کاٹ کر اُن کو اسنان کرایا اور اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر بدھ پوروک اوشا کو انرُدھ سے بواہ دیا اور بہت رتن اور سونا اور چاندی اور کپڑا گہنا اور گئو رتھ اور ہاتھی اور گھوڑے جن کی کچھ گنتی نہیں ہو سکتی جہیز میں دے کر دوار کا ناتھ کو اوشا اور انرُدھ سمیت بدا کیا تب شری کرشن جی نے باناسُر کو اپنی طرف سے راج گدی پر بیٹھال دیا اور دولھا دلھن کو ساتھ لے کر آنند سے دوارکا کو چلے اُن کے آنے کا حال سُنتے ہی یدونشی لوگ آگے سے آکر منگلا چار مناتے ہوئے راج مندر پر لے گئے اور رُکمنی جی اپنے کل کے موافق ریت رسم کر کے انرُدھ جی کو دلھن سمیت محل میں لے گئیں اور سب دوار کا داسیوں نے گھر گھر منگلا چار منایا۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جو کوئی ہر روز سویرے اس ادھیائے کا دھیان اور اسمرن کیا کرے گا وہ لڑائی میں بہت دشمنوں سے کبھی نہ ہارے گا۔

دوہا

یہ لیلا ادبھت مہا کہے سُنے جو کوے		لہے سدا سُکھ سمپدا جو رکی بیتھا نہ ہوے

ادھیائے چونسٹھ ۶۴

کتھا راجہ نرگ کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت ناگ کل میں نرگ نام بڑا پرتاپی اور دھرماتما پیدا ہوا تھا جو بے انتہا گئو دیں بدھ پوروک براہمنوں کو دان دیتا تھا اگر کوئی چاہے تو گنگا جی کی ریتکا اور برسات کی بوندیں اور آکاش کے تارے گن لے لیکن اُس کے کیئے ہوئے گئو دانوں کی گنتی کرنا بہت مشکل ہے ایسا دھرماتما راجہ تھوڑا پاپ انجان میں کرنے سے گرگٹ ہو گیا تھا اُسکو شری کرشن جی نے اپنا درشن دے کر اُدّھار کیا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ مُنی ناتھ ایسا دھرماتما راجہ کون اپرادھ کرنے سے اس حال کو پہونچا اُس کی کتھا کہیئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت راجہ نرگ ہمیشہ نیم کر کے ہر روز ہزاروں گئو دیں براہمنوں کو بدھ کے موافق دان کر کے پیچھے بھوجن کرتا تھا

ایک دن اُس کی دان دی ہوئی گئو آکر بنا دان دی ہوئی گئوؤں میں مل گئی راجہ نے بے جانے اُس گئو کو دوسرے براہمن کو دان کر دی اور وہ براہمن گئو لے کر اپنے گھر چلا اور پہلے دان لینے والے براہمن نے اپنی گئو پہچان کر اُس کو راہ میں روکا تب دونوں آپس میں جھگڑا کرتے ہوئے گئو سمیت راجہ نرگ کے پاس آئے راجہ نرگ نے دونوں براہمنوں سے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

چوپائی	
کوٗ لاکھ روپیا لیوٗ	گیا اِک کا ہو کو دیو

یہ بات سُنتے ہی وہ براہمن کرودھ کر کے راجہ سے بولا کہ جو گئو سو ستی کہکر ہم نے دان لی اُسکو کروڑ روپیہ پانے پر بھی نہ دیں گے یہ گئو ہمارے پران کے ساتھ ہے یہ بات سُن کر راجہ نے ونتی کر اُن سے کہا کہ اے مہاراج یہ بات انجان میں ہوئی ہے تم ایک گئو کے بدلے لاکھ گئو لے کر کرودھ اپنا چھا کرو جب کہ لاکھ روپیہ اور لاکھ گئو دینے پر بھی دونوں براہمنوں نے نہیں مانا اور وہ گئو چھوڑ کر اور یہ شاپ دے کر اپنے گھر چلے گئے کہ تو ننیانوے کر کے گرگٹ کی طرح سر ہلاتا ہے اس لیے گرگٹ ہو جا تب راجہ نے اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو انجان میں مجھ سے یہ پاپ ہو گیا سو کیسے چھوٹے گا ایسا وچار کر راجہ نے اُس پاپ سے چھوٹنے کے واسطے اور بہت سا دان براہمنوں کو دیا پر شدیہ نہ چھوٹا جب کچھ دن بعد راجہ مر گیا اور یم دوت اُس کو یمراج کے پاس لے گئے تب یمراج نے راجہ کو بڑے آدر سے اپنے پاس سنگھاسن پر بیٹھا کر کہا کہ راجہ تمہارا بہت پُنیہ ہو کر تھوڑا پاپ بھی ہے اس سے تم پہلے اپنے پُنیہ کا سُکھ بھوگو گے یا پاپ کا دُکھ بھوگو گے یہ بات سُن کر راجہ بولا کہ اے مہاراج پہلے اپنے پاپ کا دُکھ بھوگ کر پیچھے سے پُنیہ کا سُکھ بھوگوں گا یہ بات سُن کر یمراج نے کہا کہ تم نے انجان میں جو دان کی ہوئی گئو پھر دوسرے براہمن کو دان کر دی تھی اس پاپ سے تم کو گرگٹ ہو کر کچھ دنوں تک اندھیارے کنوئیں میں رہنا پڑے گا جب دواپر کے انت میں پربرہم پرمیشور شری کرشن نام سے اوتار لے کر تم کو اپنا درشن دیں گے تب تمھاری مُکتی ہو گی یہ بات یمراج کے منھ سے نکلتے ہی راجہ گرگٹ ہو کر گر پڑا اور سمدر کے کنارے ایک اندھیرے کنوئیں میں رہنے لگا جن دنوں شری کرشن جی بانا سُر کو جیت کر دوارکا پہونچے اُنھیں دنوں پردیمن اور سامب آدک یدو ونشی اُس کنوئیں کی طرف شکار کھیلنے گئے تب ایک لڑکا پیاسا ہو کر اُسی پر پانی بھرنے گیا تو کیا دیکھا کہ ایک گرگٹ سے کنواں بھرا ہے یہ آشچریہ دیکھ کر اُس لڑکے نے اپنے ساتھ والے لڑکوں کو بلا کر وہ گرگٹ دکھایا۔

دوہا	
دیا دان سب پتر ہر کینھو یہی وِچار	پائے گرگٹ کو کوپ تے ہم کاڑھیں اکبار

جبکہ لڑکوں کے بہت تدبیر کرنے سے بھی وہ گرگٹ کنوئیں سے نہیں نکلا تب اُنھوں نے آکر یہ حال شری کرشن جی سے کہہ دیا کہ اے مہاراج آپ دیا کی راہ سے چل کر اُس گرگٹ کو نکالیے شیام سُندر

انتریامی نے یہ بات سنتے ہی اُس کنوئیں پر جاکر جیسے اپنا چرن اُس کو چھوا دیا ویسے وہ گرگٹ آدمی کی صورت سُندر رنگ اور کپڑا پہنے راجوں کی طرح ہو گیا۔

	دوہا	
تا کے ماتھے مُکٹ کی شوبھا کہی نہ جائے		مانو آبھا سور یہ کی رہی چھوں دِش چھائے

اور وہ کنوئیں سے نکل کر ہر چرنوں پر گر پڑا اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے ویکنٹھ ناتھ آپ نے مجھ کو بڑے دُکھ میں درشن دے کر اُدّھار کیا سوائے آپ کے مجھ ایسے ادھرمی کو سُکھ دینے والا تینوں لوک میں کوئی نہیں ہے جب اس طرح راجہ نِرگ کرشن بھگوان کی بہت اَستُت کرنے لگا تب پردیمن آدِک لڑکوں نے یہ تعجب سے دیکھکر شری کرشن جی سے پوچھا کہ اے مہاپربھو یہ کون ہے اور کِس اپرادھ سے گرگٹ ہوا تھا اس کا بھید کہئیے جس میں ہمارا سندیہہ چھوٹ جائے جب یہ بات شیام سُندر نے سُنی تب آپ نے انجان کی طرح راجہ نِرگ سے پوچھا کہ تم کوئی دیوتا ہو یا کسی دیش کے راجہ ہو کون ہو اور کس واسطے گرگٹ کے تن میں پڑے تھے راجہ نرگ نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے انتریامی آپ سے کچھ چھپا نہیں ہے لیکن آپ کی آگیا سے اپنا حال کہتا ہوں سُنئے کہ میں اگلے جنم میں راجہ اچھواک کا بیٹا نِرگ نام بڑا پرتاپی ہو کر دس ہزار گئو گرہستھ اور وید پاٹھی براہمن کو بدھ پورک ہر روز دان دیتا تھا اور سوائے گئو دان کے بہت سے مکان بنوا کر سب سامان سمیت دان کئے تھے اور براہمنوں کی لڑکیوں کے بیاہ بھی کر دیتا تھا اور بڑے بڑے ڈھیر اناج اور مٹھائی کے براہمنوں کو دان دے کر بہت سے دیواستھان اور تالاب وغیرہ سنساری جیووں کے پانی پینے کے واسطے بنوا دیے تھے جگت میں میرے دان اور اچھے کرم کرنے کا یش ایسا پھیلا تھا کہ جس کا ورنن نہیں کر سکتا ایک دن ایسا سنجوگ ہوا کہ میری دان دی ہوئی ایک گئو براہمن کے گھر سے بھاگ آئی اور جو گئوئیں میں نے دوسرے دن دان دینے کے واسطے منگائی تھیں اُن میں مل گئی جب پراتہ سمے انجان میں وہ گئو دوسرے براہمن کو دان کر دی اور پہلے دان لینے والے براہمن نے راہ میں اُس گئو کو پہچانا تب دونوں براہمن جھگڑا کرتے ہوئے گئو سمیت میرے پاس آئے میں نے اُن سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مجھ سے لاکھ روپیہ یا لاکھ گئو اِس کے بدلے لے کر اپنا جھگڑا چھوڑ دو لیکن اُنھوں نے نہیں مانا اور گئو چھوڑ کر اپنے گھر چلے گئے اور جاتے وقت مجھ کو شاپ دیا کہ تو گرگٹ کی طرح سر ہلاتا ہے اس لئے تو گرگٹ ہو جا جب کچھ دنوں کے بعد میں مر گیا تب اُسی شاپ سے یمراج نے مجھ کو گرگٹ کا تن دے کر اس کنوئیں میں ڈال دیا اور میرے وِنے کرنے پر یہ کہا کہ شری کرشن جی کے درشن پانے سے تیری مُکت ہو گی اُسی دن سے آپ کے درشن کی ابھلاش رکھتا تھا آج آپ نے اپنے کمل روپی چرنوں کا درشن دے کر میرا اُدّھار کیا جس طرح آپ نے مجھ ایسے ادھرمی کو اپنا درشن دے کر تارا تھا کیا اسی طرح دیال ہو کر ایسا ور دان دیجئے جس میں آپ کے چرنوں کی بھگتی مجھ کو بنی رہے جب شری کرشن جی نے راجہ نرگ کو اچھا پورک ور دان دے کر بدا کیا اور وہ اچھے بِمان پر بیٹھ کر دیو لوک چلا گیا تب

شری کرشن جی نے اپنے سنتان اور یدونشیوں سے جو وہاں کھڑے تھے کہا کہ دیکھو کیا براہمن کی اتنی بڑی مہما ہے کہ بنا اپرادھ بھی براہمن کسی پر کرودھ کرے تو اُس کے واسطے اچھا نہیں ہوتا گیانی کو چاہیئے کہ کسی براہمن کا مال نہ لے جس طرح آگ کھانے سے منہ جل جاتا ہے اسی طرح براہمن کا انش لینے والے کا حال سمجھنا چاہیئے زہر کھانے سے ایک آدمی مرتا ہے اور براہمن کا انش جو لیتا ہے اُس کے کل پروار کا پتا نہیں لگتا زہر کھانے والا علاج سے اچھا ہوتا ہے لیکن برہم انش لینے والے کا دُکھ چھوٹنے کے واسطے کوئی علاج کام نہیں آتا جو آدمی لاعلمی میں بھی براہمن کا مال زبردستی چھین لیتا ہے اُس کے دس پُرکھا ماتا اور دس پتا کے نرک بھوگتے ہیں اور جو لوگ دان دیا ہوا اپنا براہمن سے پھیر لیتے ہیں اُن کو ساٹھ ہزار برس تک نرک کا کیڑا ہو کر پھر نیچ ذات میں جنم ملتا ہے لیکن گر بھو اُس کا کئی مرتبہ گر کر جب پیدا ہوتا ہے تب کنگال اور روگی ہو کر جنم اُس کا آخر ہوتا ہے راجہ نِرگ کی دشا جس سے انجان میں ادھرم ہوا تھا دیکھ کر یہ بات سچ سمجھنا چاہیئے۔

	دوہا	
	سو ہووے اتِ پاتکی نرک واس تہ ہوے	دان دیت ڈوِج راج کو بگھن کرے جو کوے

جو براہمن تلوار کھینچ کر مارنے آوے تو سر اپنا اُس کے چرنوں پر رکھ دینا اُچت ہے اور سوائے ادھینتائی کے اُس کو کٹھور بچن کہنا نہ چاہیئے میرے اوپر براہمن کرودھ کرے یا بُری بات کہے تو میں کچھ بُرا نہ مان کر اور آگی سیوا کرتا ہوں تم لوگوں نے سُنا ہو گا کہ بھرگو رِشیشور نے بنا اپرادھ سوتے وقت میری چھاتی پر لات ماری تھی تب میں پاؤں اُن کا یہ سمجھ دابنے لگا کہ میری چھاتی کی چوٹ اُن کے نہ لگی ہو یہ سمجھ کر براہمن کا سنمان کرنا اُچت ہے اور براہمن کے خوش ہونے سے لوک اور پرلوک دونوں بنتے ہیں اور براہمن سے جھوٹھ بولنا اور سَود نہ لینا چاہیئے جو لوگ براہمن کو میرے برابر نہ جان کر اُس میں کچھ بھید سمجھتے ہیں اُن کو ضرور نرک بھوگنا پڑتا ہے اور براہمن کے ماننے والے میرے چرنوں کی بھگتی پا کر پرم پد کو پہونچتے ہیں اس لیئے تم لوگ میرے کہنے کے موافق کیا کرو۔

	دوہا	
	یدوونشن کو ساتھ لے مندر پہونچے آپ	ایسی بدھ سمجھاے کے مالکن پر بھو پُد رائے

جب شیام سُندر نے راجہ اُگرسین سے یہ سب حال کہا تب اُنھوں نے براہمن کو اُتم جان کر ڈنڈوت کی اتنی کتھا سُن کر راجہ نے پوچھا کہ اے مُنِ ناتھ راجہ نِرگ ایسے دھرماتما نے انجان میں تھوڑا پاپ کرنے سے کیوں اتنا ڈنڈ پایا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت راجہ نِرگ کو اپنے دان اور دھرم کرنے کا ابھمان رہتا تھا اس سے اس کا یہ حال ہوا تھا دان اور دھرم کر کے غرور نہ کرنا چاہیئے۔

ادھیائے پینسٹھ ۶۵

بلرام جی کا وِرنداابن میں جانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت ایک دن شیام اور بلرام دونوں بھائی راج مندر میں بیٹھے تھے اُس وقت بلرام جی نے وِرنداابن اور گوکل کا سُکھ اور نند اور یشودا کا پریم ورنن کر کے شری کرشن جی سے کہا کہ وِرنداابن سے آتے وقت ہم دونوں بھائیوں نے یشودا جی اور گوپیوں سے یہ اقرار کیا تھا کہ پھر آ کر تم سے ملیں گے سو وہاں جانے کا اتفاق نہیں ہوا اور ہم لوگ دوارکا میں رہتے ہیں سب وِرجواسی ہمارے وِرہ میں چنتا کرتے ہوں گے آپ آگیا دیجئے تو ہم وہاں جا کر سب کو دھیریہ دے آویں شری کرشن جی بولے کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی بلرام جی نے شری کرشن جی اور اپنی ماتا اور پتا سے بدا ہو کر ہل اور موسل اپنا ہتھیار لے کر رتھ پر سوار ہو کر وِرنداابن کو چلے جس جس دیش اور نگر میں بلدیو جی پہونچتے وہاں کے راجہ آگے سے آ کر سنمان پوروک اُن کو اپنے گھر لے جاتے تھے اور چھتیس پرکار کے ویجن کھلا کر بہت طرح کے اسباب اُن کو بھینٹ دیتے تھے اُسی طرح ریوتی رمن سب راجوں سے بھینٹ کرتے اور سُکھ دیتے ہوئے اُجین میںساندیپن اپنے گرو کے استھان پر پہونچے تب گرو ناراین اور اُن کی استری کو ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے اُن کا آشیرواد لیا سب دس دن وہاں رہنے کے بعد وِرنداابن میں آئے تو کیا دیکھا کہ جن گئوؤں کو گوپال جی آپ چرایا کرتے تھے وہ سب گئوویں شیام سُندر کا دھیان کر کے بن میں چاروں طرف بِڑری پھرتی اور منہ بائے ہوئے سوائے چلانے کے گھاس چرنے پر کچھ چاہ نہیں رکھتیں اور اُن کے پیچھے پیچھے سب گوال بال شری کرشن جی کا یش گاتے اور پریم رنگ راتے چلے جاتے ہیں اور ٹھور ٹھور وِرجواسی لوگ موہن پیارے کا بال چرتر آپس میں کہہ سُن کر ایسی چرچا میں اپنا جنم کاٹتے ہیں جب بلرام جی نے یہ حال دیکھتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر کر اپنا رتھ کھڑا کیا تب نند اور سب گوپیاں اور گوال اُن کے آنے کا حال سُن کر بڑے پریم سے ملنے کے واسطے دوڑے اور بلرام جی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

دوہا

نندتات دیکھے جبھی اور یشودا ماے	بلداوات پریم سے گرے چرن پر دھاے

نند اور یشودا جی نے بلدیو جی کو اپنے چرنوں پر سے اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور منہ چوم کر پیار کیا جب بلرام جی نے گوال بالوں سے گلے مل کر اُن کی کُشل پوچھی تب وِرجواسی لوگوں نے شیام اور بلرام کا بال چرتر یاد کر کے آنکھوں میں پریم کے آنسو بھر لئے پھر نند اور یشودا نے بڑے پریم سے بلرام جی کو گھر لیجا کر کہا کہ اے بیٹا ہم لوگوں کو تمھارے وِرہ میں پل بھر ایک برس کے برابر گذرتا ہے تم اپنا حال کہو کہ اتنے دن وہاں کیوں کر رہے تم دھنیہ ہو

جو اتنے دن پر یہاں آکر ہماری سُدھ لی اور اپنا چندر مکھ دکھا کر ہماری آتما ٹھنڈی کی کہو موہن پیارے سے اور راجہ اُگرسین اور وسودیو جی آدک یدوونشی کبھی ہماری یاد کرتے ہیں یا نہیں بلرام جی بولے کہ اے بابا تمہاری کرپا سے مُرلی منوہر اور سب یدوونشی خوش رہ کر دن رات تمہارا گن گاتے ہیں یہ سُن کر جشودا جی بولیں کہ اے بلرام جی جب سے موہن پیارے ہم لوگوں کی سُدھ چھوڑ کر متھرا کو چلے گئے تب سے ہماری آنکھوں کے سامنے اندھیارا چھا یا رہ کر آٹھوں پہر اُنہیں کی یاد اور چرچا میں گذرتے ہیں جو متھرا میں رہتے تو کبھی کبھی اُن کو دیکھ آتیں اتنی دُور دوارکا میں نہیں جا سکتیں۔

چوپائی

کیئے کہا کرشن کی باتا	جن کو ہم چاہیں دن راتا
وے ہم کو کچھ چاہت ناہیں	ایسے نٹھر بھئے مَن ماہیں

اے بلرام جی وہ ایسے نرموہی ہیں کہ کبھی اپنا سندیسا بھی نہیں بھیجتے سچ پوچھو تو اب وہ دوارکا پوری کے راجہ ہو کر ہم لوگوں کو کیوں یاد کریں گے۔

دوہا

اب تو مہا دھنی بھئے سب راجن کے راج	گوالن کی سدھ کرت ہی اُن کو آوے لاج

اے بلرام جی یہ تو بتاؤ کہ کنہیا کبھی میری اور رادھا آدک گوپیوں کی سُدھ کرتا ہے یا نہیں میری سمجھ میں وہ یہاں سے وہاں بہت سُکھ پاتا ہے لیکن ہم لوگوں کو اُس کے دیکھے بنا چین نہیں پڑتی دیکھو روہنی نے بھی میری پریت چھوڑ کر شیام سُندر کو ایسا وش میں کر لیا کہ اُس نے کبھی اپنا درشن نہیں دیا جب کہ جشودا اس طرح بہت باتیں کہہ کر رونے لگی تب بلرام جی نے اُس کو سمجھا کر دھیریہ دیا جبکہ بلرام جی شام کے وقت ورندابن گانوں میں نکلے تو کیا دیکھا کہ رادھا آدک سب ورجبالا بہت دُبلی اور من ملین جدھر تدھر پھرتی ہیں اور سوائے ذکر اور چرچا بال چرتر موہن پیارے کے دوسرا کچھ کام اُن کو نہیں ہے جیسے رادھا آدک گوپیوں نے بلرام جی کو اکیلا دیکھا ویسے ہی جھُنڈ کی جھُنڈ اُن کے پاس آ کر ڈنڈوت کر کے پوچھنے لگیں کہ کہو بلرام جی تم کب آئے ہمارے پران ناتھ کبھی ہم لوگوں کو یاد کرتے ہیں یا نہیں جب سے ہم کو ورندابن میں چھوڑ کر آپ متھرا گئے تب سے ایک مرتبہ اودھو کے ہاتھ یوگ سادھنے کا سندیسا ہم کو بھیجا تھا پھر کچھ سُدھ نہیں لی اب سُنا ہے کہ سمدر کے ٹاپو میں دوارکا پوری بسا کر وہاں رہتے ہیں اب ہم غریبوں کو کیوں یاد کریں گے یہ سُن کر دوسری سکھی بولی کہ اے پیاری اب اُنہیں کیا کام ہے جو راج گدی چھوڑ کر یہاں آویں۔

چوپائی

وہ کاہو کے ناہیں میت	مات پتا کی چھوڑی پریت
رادھا بن نہیں رہت گھری	سو وہ ہے برسانے پڑی

دوہا

ایک سکھی یا بدھ کہے سنو کرشن کے بھائے ۔ جب لوں تم ورج میں بنے رہے چرادت گائے

دوسری ورجبالا نے کہا کہ اے پیارے ہم لوگوں تے لوک لاج اور کل پریوار چھوڑ کر اُس سے پریت لگا کر کیا سُکھ پایا اُس سے کوئی بھلائی کی آشا نہ رکھو دوسری بولی کہ دوارکا کی استریاں اُس کا وِشواس کس طرح کرتی ہوں گی اور گوپی بولی کہ میں ایسا سُنتی ہوں کہ موہن پیارے نے دوارکا پُری میں جا کر سولہ ہزار ایک سو آٹھ راج کنیا مہا سُندری سے اپنا بواہ کیا ہے اور اُن کے ساتھ آٹھوں پہر پریت رکھتے ہیں اب اُنھیں چھوڑ کر ہم گنواریوں کے پاس کیوں آویں گے ۔

دوہا

سولہ سہس کمار کا سُندر روپ ندھان ۔ دس دس سُت تنکے بھئے شری یدوناتھ سمان ۔

دوسری گوپی بولی کہ اے سکھی اب شیام سُندر کا پچھتاوا کرنا اُچت نہیں ہے اودھو جی نرگن روپ بتائے گئے ہیں اُسی پر وِشواس رکھ کر دھیریہ دھرو دوسری گوپی ٹھنڈی سانس لے کر بولی کہ اے سکھی وہ سانولی صورت اور مُرلی کی دھون نہیں بھولتی دھیریہ کس طرح دھروں ۔

دوہا

ناجانوں سکھی شیام کی کون دیش کی ریت ۔ مانو کبھوں ناہتی ورجواسن سوں پریت

دوسری گوپی وِرہ کی ماری بولی کہ اے بلداؤ جی دیکھو موہن پیارے نے اتنے دن بیتنے پر بھی یہ نہیں وِچارا کہ ہمارے وِرہ میں گوپیوں کا کیا حال ہوگا سنسار میں جو کوئی پشو اور پکشی پالتا ہے اسکو بھی اس طرح نہیں بھول جاتا یہ کٹھورتائی اُن کی دیکھ کر میں نے جانا اُن کا انتہ کرن بھی اُنھیں کی طرح کالا ہے نہیں تو وہ دینِدیال اور گوپی ناتھ کہلا کر ایسا کٹھور پن نہ کرتے جب کہ گوپیاں اس طرح پر بہت کچھ کہہ کر روتے روتے بیہوش ہوگئیں تب بلدیو جی نے اُن کو بہت دھیریہ دے کر کہا کہ تم کیوں اتنا روتی ہو شیام سُندر تمھاری پریت رکھ کر آٹھوں پہر تم کو یاد کیا کرتے ہیں یہ بات سُنتے ہی سب گوپیاں چیتنیہ ہو کر اُن میں سے ایک گوپی بولی کہ اے پیارے رونا بند کر کے جو میں کہوں وہ تم کرو ۔

چوپائی

ہلدھر جو کے پرسو پانوں ۔ سدا رہوں اُنھیں کی چھانوں
یے ہیں گور شیام نہیں گاتا ۔ کرہیں نہیں کپٹ کی باتا
سُن سنکرشن اُتر دیو ۔ تمرے ہیت گمن ہم کیو
آون ہم تم سے کہہ گئے ۔ تاکارن ہم آوت بھئے
رہ دو ماس کریں گے راس ۔ پُرویں گے سب تمری آس

جب بلرام جی گوپیوں سے پریم کی باتیں کہہ کر مَن اُن کا بہلانے لگے تب ایک ورِجو الا نے کہا کہ اے بلبھدر جی تمھارا بھائی بڑا کٹھور ہے جو ہم لوگ پہلے سے ایسا جانتیں تو کبھی اُس سے پریت نہ کرتیں دوسری سکھی بولی کہ اے بلداؤ جی وہ چِت چور یہاں سوائے گائے چرانے اور ماکھن اور دہی چُرا کر کھانے کے دوسرا کام نہیں کرتا تھا اب وہاں دوارکا پُری کا راجہ ہو کر ہم غریبوں کی یاد کیوں کرے گا ہمارا نام لینے سے شرم آتی ہو گی دوسری سکھی جو بِرہ میں دیاکُل تھی جھنجھلا کر بولی کہ اب میں نے بھی اپنا جی شری کرشن جی کے برابر کٹھور کر لیا اُن کو دولت اور استری دِن دِن بہت ملیں میں اپنے اُسی دُکھ ساگر میں مگن ہوں اور گوپی بولی میں سُنتی ہوں کہ پردیمن شیام سُندر کا بیٹا اپنے باپ کے برابر سُندر اور بلوان ہوا ہے سولہ ہزار ایک سو آٹھ اِستریاں اُن کی اور سب سنتان چرنجیو رہیں دوسری نے کہا اکرور نردئی جو یہاں آکر ہمارے پران ناتھ کو لے گیا اودھو جو ہم سے جوگ سدھوانے آیا تھا وہ دونوں اچھی طرح ہیں دوسری بولی کہ اے بلرام جی ہماری باتوں کو ہنسی نہ مان کر سچ سچ بتلاؤ کہ شیام سُندر کی اِستریاں اُن کی بات کا وِشواس کرتی یا نہیں دوسری بول اُٹھی کہ اُن میں جو بُدھمان ہوں گی وہ کبھی اُن کی بات کا وِشواس نہ کریں گی دوسری گوپی بولی کہ اے بلداؤ جی موہن پیارے اُن اِستریوں کے سامنے ہماری بھی یاد اور چرچا کرتے ہیں یا نہیں بھلا تمھیں بتاؤ کہ جن کے واسطے ہم لوگ لاج چھوڑ کر اتنا دُکھ پاتی ہیں اُس نے ہم کو اس طرح چھوڑ دیا جس طرح سانپ کینچل کو چھوڑ کر پھر اُس سے کچھ واسطہ نہیں رکھتا ہے اُس نردئی کی بات کہتے ہوئے میری چھاتی پھٹی جاتی ہے جب اس طرح سب ورِجبالا بہت باتیں کہہ کر ٹھنڈی سانسیں لینے لگیں تب بلداؤ جی نے اُن کو دھیریہ دے کر کہا کہ آج پورنماسی کی چاندنی رات میں تم لوگ اپنا اپنا سنگار کر آؤ تو ہم تمھارے ساتھ راس لیلا کریں یہ بات سُنتے ہی سب ورِجبالوں نے اپنے اپنے گھر جا کر سنگار کیا جب شام کو بلرام جی اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر ورِندا بن کی کُنجوں میں گئے تب رادھا آدِک گوپیاں بھی وہاں پہونچیں۔

چوپائی

ٹھاڑھی بھیئیں سبے ہرنا ے	بلدھر چھیب برنی نہیں جاے
کنک برن نیلامبر دھرے	شش مکھ کمل نین من ہرے
انگ انگ سب بھوشن ساجے	دیکھت کامدیو اَتِ لاجے

ریوتی رمن کی چھبِ دیکھتے ہی سب ورِجناریوں نے اُن کے چرنوں پر گر کر وِنے کیا کہ اے دینا ناتھ اپنے وچن پرمان راس لیلا کیجئے یہ وچن سُنتے ہی جیسے بلرام جی نے ہوں کیا ویسے راس لیلا کا استھان یمُنا کنارے تیار ہو کر شیتل مند سُگندھ ہوا بہنے لگی اور بہت طرح کا باجا اور گہنا اور کپڑا آدِک وہاں پر پرکٹ ہو گیا تب سب ورِج ناریوں نے لاج چھوڑ کر مِردنگ اور کرتال آدِک باجا اُٹھا لیا اور گیت ناچ کر اپنے

گانے اور بھاؤ بتانے سے بلدیو جی کو رجھانے لگیں جب ریوتی رمن اُن کا سچا پریم دیکھ کر اُن کے سامنے ناچنے اور گانے لگے تب بُرن دیوتا نے بہت اچھی دارُنی اُن کے پینے کے واسطے بھیج دی بلداؤ جی گوپیوں سمیت پی کر آنند مچانے لگے اُس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر آکر آکاش سے بلداؤ جی پر پھول برسانے لگے اور چندرما نے تارا گن سمیت راس منڈل کا سُکھ دیکھ کر اُن پر امرت کی برشا کی اور جتنے جیو جنتو تھے وہاں پر تھے وہ سب پرمانند دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور راس لیلا دیکھنے کے واسطے یُمنا جل بہنے سے تھم گیا اور ہوا کا چلنا بند ہو گیا اسی آنند میں بلداؤ جی نے جل وہار کرنا بچار کر یُمنا جی کو پکار کر کہا کہ تم ہمارے پاس آکر ہم کو اسنان کراؤ جب یُمنا جی نے اُن کی آگیا نہیں مانی تب بلرام جی نے کرودھ کر کے ہل اپنا یُمنا جل میں ڈال کر اُس کا پانی اپنے پاس کھینچ لیا اور اُس میں جل وہار کر کے جاگنے کی مانند گی مٹائی اسوقت یُمنا جی استری روپ بن کر ڈرتی اور کانپتی ہوئی ہلدھر کے پاس آکر بنے کیا کہ اے مہا پربھو میں نے آپ کو نہیں پہچانا کہ آپ شیش جی کے اوتار ہیں میرا اپرادھ آپ چھما کر کے ابھے دان دیجئے جب اس طرح یُمنا جی نے بلداؤ جی کی بہت اُستُت کی تب وہ اپرادھ اُس کا چھما کر کے گوپیوں سمیت اس طرح یُمنا جل میں وہار کرتے رہے جس طرح ہاتھی ہتھنیوں کے ساتھ نہا کر خوش ہوتا ہے۔

دوہا

کبھوں یُمنا جل پیٹھے کبھوں یُمنا تیر ۔ گوپن سنگ کریڑا کریں شری بلرام سُدھیر

جب ریوتی رمن جل وہار کر کے گوپیوں سمیت باہر آئے تب بُرن آدک دیوتوں نے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا اور موتیوں کی مالا لا کر ڈھیر لگا دیا اور بلرام جی اور گوپیوں نے من مانا گہنا اور کپڑا پہن لیا اور گلے میں پھولوں کے گجرے ڈال کر بن وہار کیا اُسی دن سے یُمنا جل وہاں پر ٹیڑھا بہتا ہے جب اسی طرح بلداؤ جی نے دو مہینے چیت اور بیساکھ ورندابن میں رہ کر ہر روز برجوالوں کے ساتھ راس ولاس کیا اور جل وہار کر کے اُن کو سُکھ دیا اور دن بھر نند اور یشودا آدک کو شری کرشن جی کی چرچا سے سُکھ دے کر دوارکا جانے کی اچھا کی تب نند آدک نے بہت طرح کی چیزیں شیام سُندر کے واسطے دے کر ریوتی رمن کو بدا کیا اس وقت گوپیاں رو کر کہنے لگیں کہ اے بلدیو جی ہم کو بھی اپنے ساتھ لے چلو ریوتی رمن اُن سب کو دھیرج دے کر دوارکا کو چلے اور تھوڑے دنوں میں آنند سے دوارکا میں پہونچکر سب حال وہاں کا شری کرشن جی سے کہہ دیا۔

ادھیائے چھیاسٹھ

شری کرشن جی کا پُنڈریک جھوٹے واسودیو کو مارنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکشت اُنھیں دنوں پُنڈریک نام کنتت کا راجہ بڑا پرتاپی ہو کر

کاشی پُری میں رہتا تھا اُس کی یہ اِچّھا ہوئی کہ میں اپنے کو واسدیو نام چتربھجی روپ بنا کر سنساری جیوؤں سے اپنی پوجا کر آؤں تب اُس نے دو ہاتھ کاٹھ کے اپنے بدن میں لگا لیئے اور پیتامبر اور مکٹ اور بیجنتی مالا اور کنڈل اور بن مالا شری کرشن جی کی طرح پہن لیا اور شنکھ چکر گدا پدم ہتھیار باندھ کر کاٹھ کا گُرڑ چڑھنے کے واسطے بنوایا جو راجہ اور پرجا پنڈریک کا ڈر مان کر اُس کو واسودیو کے برابر پوجتے تھے اُن پر وہ خوش ہوتا تھا اور جو اپنا دھرم وِچار کر اُس کی پوجا نہیں کرتے تھے اُن کو وہ دُکھ دیتا تھا یہ حال دیکھ کر سنساری لوگ آپس میں یہ چرچا کرتے تھے کہ دیکھو ایک واسودیو تو شری کرشن نام یدوکُل میں اوتار لے کر دوارکاپُری میں وِراجتے ہیں دوسرے یہ راجہ اپنے کو واسودیو روپ بنا کر پجوانا چاہتا ہے ان دونوں میں ہم لوگ کس کو سچ سمجھیں اور کس کو جھوٹا جب راجہ پُنڈریک کو اپنی پوجا کرانے سے ابھمان پیدا ہوا تب ایک دن اپنی سبھا میں بیٹھ کر بولا کہ شری کرشن نام کا کون دوارکا میں رہتا ہے جس کو لوگ واسودیو کہتے ہیں دیکھو میں پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لے کر لیلا کرتا ہوں اور واسودیو یادو کا بیٹا میرا بھیس بنا کر سنساری جیوؤں سے اپنی پوجا کراتا ہے اس لئے اسکے ساتھ لڑنا چاہیئے ایسا کہہ کر راجہ پنڈریک نے ایک براہمن کو بُلا کر کہا کہ تم دوارکا میں جا کر شری کرشن سے کہدو کہ میرا بھیس چھوڑ کر میرا حکم مانیں نہیں تو میرے ساتھ آکر یُدھ کریں جب یہ سندیسا لے کر وہ براہمن دوارکا میں پہونچا اور راجہ اُگرسین کے سامنے جا کھڑا ہوا تب دوارکا ناتھ نے اُس براہمن کو ڈنڈوت کر کے پوچھا کہ کہو دِوِجراج کہاں سے آئے اپنا حال بتاؤ یہ بات سُنتے ہی اُس براہمن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپُرش میں راجہ پُنڈریک کا کچھ سندیسا کہنے کے واسطے کاشی سے آیا ہوں لیکن کہتے ہوئے شرم آتی ہے اور دوت کو سندیسا چھُپانا نہ چاہیئے اپنی پران کی رکشا پاؤں تو کہوں شیام سُندر بولے کہ تم بے کھٹکے کہو اس میں کچھ تمھارا اپرادھ نہیں ہے یہ سُن کر براہمن بولا کہ اے دیناناتھ راجہ پنڈریک نے یہ سندیسا کہلا بھیجا ہے کہ تینوں لوک کا مالک اور سب دنیا کا پیدا کرنے والا میں ہو کر آٹھ پٹ رانیوں سے بھوگ اور وِلاس کرتا ہوں اور پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے میں نے اوتار لیا ہے اور شنکھ چکر گدا پدم میرے پاس رہ کر گُرڑ پر چڑھتا ہوں تم میرا بھیس رکھ کر اپنے کو واسودیو کیوں پرکٹ کرتے ہو اور جو تم تینوں لوک کے مالک ہوتے تو جراسندھ سے بھاگ کر دوارکا میں کیوں رہتے اب تم کو اُچت ہے کہ شنکھ چکر گدا پدم آدک ہتھیار باندھنا اور واسودیو نام اپنا کہلانا چھوڑ کر میرے حکم میں رہو نہیں تو یدوونشیوں سمیت تم کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اتاروں گا تب تم جانوگے کہ کون سچا واسودیو ہے اور کون جھوٹا بھیس بنائے ہے آجتک تم نہیں جانتے کہ الکھ اگوچر ترلوکی ناتھ نرنجن روپ میں ہوں سب رِشی اور مُنی میرے نام پر یگیہ اور دان اور جپ اور تپ کر کے بڑائی پاتے ہیں اور میں برھما روپ ہو کر اُتپتی اور وِشنو روپ ہو کر پالن اور مہادیو روپ ہو کر جگت کا ناش کرتا ہوں اور میں نے مچھ روپ ہو کر وید کو سمدر سے نکالا اور کچھپ روپ سے مندراچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر اُٹھایا اور واراہ روپ دھر کر

پرتھوی کو پاتال سے نکال لایا اور نرسنگھ اوتارے کر ہرنیہ کشیپ دیتیہ کو مارا اور وامن روپ دھر کر راجہ بل سے دان لیا اور شری رام اوتارے کر راون کو مارا میرا یہی کام ہے کہ جب جب دیتیہ اور ادھرمی راجہ ہر بھگتوں کو دُکھ دیتے ہیں تب تب میں اوتارے کر پرتھوی کا بھار اُتارتا ہوں اسی واسطے اب بھی اوتار لیا ہے شری کرشن چند آنند کند بڑی خوشی سے اُس کا سندیا سُنتے تھے لیکن دوسرے یدو ونشی یہ جھوٹھ بات سُن کر اُس براہمن کو ہنسنے لگے اور ایک یدو ونشی کرودھ میں آ کر بولا کہ اے براہمن دیوتا تم جھوٹھ بکتے ہو دوسرا کوئی یہ جھوٹھی بات کہتا تو اُس کو بنا مارے نہ چھوڑتے یہ سُن کر شری کرشن جی نے یدو ونشیوں سے کہا کہ سُنو بھائی دوت پر کرودھ کرنا نہ چاہیئے۔

	دوہا	
راج سبھا میں بیٹھ کے کبھوں ہنسیئے ناہہ		یہ سماں آدگن نہیں لکھیو پُرانن ماہہ

یدو ونشیوں سے یہ کہہ کر شری کرشن مہاراج اُس براہمن سے بولے کہ اے دوجراج تم اپنے راجہ سے جا کر کہدو کہ ہم تمہارا سندیا سُن کر بہت خوش ہوئے وہ اپنے یہاں لڑائی کی تیاری کریں ہیں وہاں آ کر اپنا بھیس چھوڑ دوں گا یا اُس سے واسودیو بھیس چھڑا کر اُسکا ماس کوؤں اور کتوں کو کھلاؤں گا یہ بات سُنکر براہمن نے کاشی میں آ کر سب حال راجہ پنڈریک سے کہا چھ دن کے پیچھے شری کرشن جی نے یدو ونشیوں سمیت کاشی پُری کے پاس پہونچ کر پانچ جنیہ شنکھ اپنا بجایا تب راجہ پنڈریک وہ آواز سُنتے ہی دو اکشوہنی دل ساتھ لے کر شری کرشن جی کے سامنے آیا جب پار سنگرہ بھوماشر کے بھائی اور منتری کاشی نریش نے جو بریاگ میں راجہ تھا یہ حال سُنا تب وہ بھی تین اکشوہنی دِل ساتھ لے کر اُس کی مدد کرنے کے واسطے آپہونچا جس وقت دونوں دل میں مار و بجا بجگر تیر اور تلوار آدک بہت طرح کے ہتھیار چلنے لگے اُس وقت شور و پر مار مار کہہ کر اپنا پران دیتے تھے اور کادر لوگ پیچھے بھاگ گر گر پڑتے تھے جگہ رن بھومی میں راجہ پنڈریک نے چتر بھجی روپ بنائے ہوئے شیام سُندر کے سامنے آ کر اُن کو للکارا تب ویکنٹھ ناتھ نے ہنستے ہوئے اُس کا مکٹ اُتار کر کہا کہ اب تم بتاؤ کہ کس کا پاکھنڈی روپ ہے اے راجہ جو سندیا تم نے ہم کو بھیجا تھا وہ تم کو یاد ہوگا اُسی کے موافق ہم تمہارے پاس آئے ہیں اب بھی تم ہمارا بھیس اپنے بدن سے اُتار کر یہ بات کہو کہ ہم سے قصور ہوا جو ایسا سندیا بھیجا تو ہم تمہارا پران چھوڑ دیں گے نہیں تو تمہارا سر کاٹ لیں گے جب اُس اگیان راجہ نے شیام سُندر کا کہنا نہیں مانا تب دُشٹ سنگھارن نے سُدرشن چکر سے کہا تم ابھی جا کر اپنی جوالا سے سب ہاتھی گھوڑے رتھ اور پیدل آدک جو دونوں راجہ کی فوج میں ہیں جلا دو یہ حکم سُنتے ہی سُدرشن چکر نے دونوں راجہ کی فوج میں جا کر اس طرح اپنی آگ سے سب آدمی اور ہاتھی آدک کو جلا دیا جس طرح پرلے کال کی آگ سب دنیا کو جلا دیتی ہے جب کہ کیول پنڈریک اور بھوماشر کا بھائی دونوں راجہ رہ گئے تب یدو ونشیوں نے کہا کہ اے دوار کا ناتھ

پُنڈریک کو اس روپ سے ہم لوگ نہیں مار سکتے یہ بات سُن کر شری کرشن جی بولے کہ تم لوگ دھیریہ رکھو یہ ابھی اپنے ڈنڈ کو پہونچتا ہے جب یہ کہہ کر وسودیو نندن نے سُدرشن چکر کو اُن دونوں راجوں کا سر کاٹنے کے واسطے حکم دیا تب سُدرشن چکر نے جاکر پہلے دونوں ہاتھ کاٹ کے جو پُنڈریک لگائے تھا اُکھاڑ ڈالے یہ حال دیکھ کر جیسے پُنڈریک اپنا پران لے کر بھاگا ویسے سُدرشن چکر نے دونوں راجوں کا سر کاٹ لیا شری کرشن ترلوکی ناتھ کی اِچھّا کے موافق کاشی نریش کا سر شہر کے دروازے پر جاگرا اور جیتنیہ آتما نے مُکتِ پائی۔

دوہا

دیکھی تہہ سایوجیہ گت دیاندھو یدو راے	دیر کیو یدوناتھ سُوں رہیو سدا چت لاے

جب نگر واسیوں نے راجہ پُنڈریک کا سر پہچان کر راج مندر میں جاکر یہ حال کہا تب رانیاں بہت وِلاپ سے رو کر کہنے لگیں کہ تم تو اپنے کو امر اجر کہتے تھے ساعت بھر میں تمھارا پران کس طرح نکل گیا جب سب رانیاں اُس سر کے ساتھ ستی ہوگئیں تب سُدکشن پُنڈریک کا بیٹا کرودھ میں آکر بولا کہ جس نے میرے باپ کو مار ڈالا ہے اُس کو بنا مارے نہ چھوڑوں گا اسی اِچھّا سے وہ راجکمار شری مہادیو جی کا تپ کرنے لگا اور شیام سُندر جیت کر یدو ونشیوں سمیت آنند سے دوارکا کو چلے آئے اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی بولے کہ ہے راجہ پریکشت جب سُدکشن نے کچھ دنوں تک شری مہادیو جی کا تپ اور دھیان پریم پورک کیا تب بھولا ناتھ اُس کو درشن دیکر بولے کہ کیا چاہتا ہے راجکمار نے شری شیو جی کو ڈنڈوت کر کے وِنتے کیا کہ اے دینا ناتھ میں اپنے باپ کے مارنے والے سے بدلا لیا چاہتا ہوں یہ سُن کر شری مہادیو جی بولے کہ جو تو پُنڈریک کا بدلا لیا چاہتا ہے تو وید کے منتر اُلٹے پڑھکر دِچھنا گنی میں ہوم کر اُس اگن کُنڈ سے ایک راچھسی نکل کر تیرا حکم مانے گی لیکن جو لوگ پرمیشور اور براہمن کی بھگتی نہیں رکھتے اُن پر تیرا زور چلے گا اور ہر بھگت مہاتما سے بِرودھ کرنے سے تیرا پران جاتا رہیگا جب یہ کہہ کر شری مہادیو جی انتردھیان ہوگئے تب سُدکشن جگیہ کرنے لگا جب جگیہ اُس کا اُنگی آگیا انوسار پورا ہوا تب کِرتیا نام راکشسی کالے کالے اور بڑے بڑے دانت والی ترِشول ہاتھ میں لیئے ڈراؤنی صورت بنائے ہونٹ چاٹتی ہوئی اگن کُنڈ سے نکل کر بولی کہ اے سُدکشن تیرا دشمن کہاں ہے بتا یہ سُن کر راجکمار نے کہا کہ میرا دُشمن واسودیو نام دوارکا پُری میں ہے تو ابھی جاکر اُس کو مار ڈال یہ بات سُنتے ہی کِرتیا اُسی ساعت چلکر راہ میں شہر اور جنگل کو جلاتی ہوئی دوارکا پہونچی جب وہ اپنے تیج سے دوارکا پُری کو جلانے لگی تب دوارکا واسیوں نے گھبرا کر وسودیو نندن کے پاس جو چوپڑ کھیل رہے تھے جاکر وِنتے کیا کہ اے دیتیہ سنگھارن ایک راکشسی نہ معلوم کہاں سے آکر شہر کو جلاتی ہے اُس کے ہاتھ سے ہمارا پران بچائیے یہ سُن کر شری کرشن جی بولے کہ تم لوگ مت گھبراؤ ابھی اُس راکشسی کو جو کاشی پُری سے آئی ہے نکالے دیتا ہوں اس طرح دھیریہ دے کر شری کرشن جی نے سُدرشن چکر سے کہا کہ تم کِرتیا کو مار کر یہاں سے بھگا دو اور کاشی پُری کو جلا کر چلے آؤ یہ بات سُن جب سُدرشن چکر نے کروڑ سوریہ کے برابر اپنا تیج بڑھا کر اُس راکشسی کو کھدیڑا تب کِرتیا وہاں سے

بھاگی اور اُس نے کاشی میں آکر سُدکشن کو سب براہمنوں سمیت جو جگیہ کراتے تھے مارڈالا اور سدرشن چکر نے بھی پہونچکر اپنے تیج سے کاشی پُری کو جلادیا اسوقت سب پرجا دکھی ہو کر سُدکشن کو گالیاں دینے لگے اور سدرشن چکر اپنی جوالا مِن کرنیکا گنڈ میں ٹھنڈی کر کے دُوارکا پُری کو چلا آیا اور سب حال وہاں کا ویکنٹھ ناتھ سے کہدیا۔

دوہا

یہ پرسنگ چت لائے کے کہے سُنے جو کوے
رہے سدا سُکھ چین سے لہے نہیں دُکھ سوے

ادھیائے ۶۷ سرسٹھ

بلرام جی کا دُوِد بندر کو مارنا

راجہ پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مہاراج کچھ لیلا بلرام جی کی ورنن کیجئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ بلدیو جی نے دُوِد بندر کو مارا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سُنو کہ دُوِد نام بندر سُگریو کا مِتر کشکندھا پُری میں رہ کر دس ہزار ہاتھی کا بل رکھتا تھا جب اُس نے بھوماسُر اپنے مِتر کے مارے جانے کا حال پایا تب اُس کا بدلا لینے کے واسطے بڑے کرودھ سے دوارکا پُری کو چلا جو شہر اور گانوں اُس کو راستے میں ملتے تھے اُنکو اُجاڑتا ہوا اور پہاڑ اور درختوں کو اُکھاڑ کر بستی آدِک پر پھینکتا ہوا چلا جاتا تھا اور کبھی اپنے منتر اور مایا سے آگ اور پانی اور پتھر برسا کر بہت طرح کا دُکھ دیتا اور کبھی چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو پہاڑ کی کندرا میں چھپا کر بھاری پتھر اُس کے مُنھ پر رکھ آتا تھا اور کبھی درختوں کو اُکھاڑ کر اُن سے سنساری جیووں کو مار ڈالتا تھا اور کبھی لوگوں کو اُٹھا کر سمدر میں ڈال دیتا تھا اور جہاں ہر بھگت اور رِشی لوگوں کو بیٹھا دیکھتا تھا وہاں مَل مُوتر لہو پیپ برسا کر اُن کو ستاتا تھا۔

چوپائی

کبھوں ناری کو لے آوے کبھوں لے پتھرات بھاری		آن پُرش کے سنگ سُواوے دھرے لائے کے دوار منجھاری

دوہا

کبھوں بیٹھ سمدر میں ڈارے جل جھکور		ڈوب جات تہہ نیر سوں بہت لوگ چہوں اور

جب وہ اس طرح لوگوں کو دُکھ دیتا ہوا دُوارکا پری پر پہونچا اور چھوٹا روپ بنا کر شیام کے سُندر کے محل پر جا بیٹھا تب اُس کے ڈر سے سب رانیاں مرلی منوہر کی اپنا اپنا دروازہ بند کر کے بھیتر چھپ گئیں اُن دنوں بلرام جی ریوت پہاڑ پر گندھرب اور گندھربنیوں سے کھیل اور وِہار کرنے گئے تھے دُوِد بندر نے یہ حال سُن کر وِچار کیا کہ پہلے ہلدھر کو مار کر پیچھے سے شری کرشن جی کا پران لونگا ایسا وِچار کر اُس نے ریوت پہاڑ پر جا کر کیا دیکھا

کہ بلدا ؤجی گندھربنیوں کے ساتھ مدرا پی کر ایک تالاب میں جل وِہار اور گان وِدّیا کر رہے ہیں دُوِد بندر چھوٹا روپ بنا کر ایک درخت پر جو تالاب کے کنارے تھا چڑھ گیا اور کلکاریاں مار کر ایک ڈالی سے دوسری ڈالی پر کودنے اور مل موتر سے گندھربنیوں کے کپڑے جو تالاب کے کنارے رکھے تھے خراب کر ڈالے۔

دوہا	
کبھوں شاکھا توڑ کے ڈارت چاروں اور	کبھوں بھومی پر اُتر کے شبد کرت اَت گھور

جب اُس بندر نے پتھر مار کر مدرا کا گھڑا جو وہاں رکھا تھا توڑ ڈالا تب اِستریوں نے پکار کر سب حال اُس کا بلرام جی سے کہا یہ بات سُنتے ہی ریوتی رمن نے تالاب سے نکل کر ایک ڈھیلا اُس بندر پر چلایا تب اُس نے ایک درخت کے نیچے آکر سب اِستریوں کے کپڑے پھاڑ ڈالے اور جدھر تدھر پھینک دیے یہ حال دیکھتے ہی بلدیوجی نے دوڑ کر اُس بندر کو ہاتھ میں پکڑ لیا تب وہ چھوٹا روپ بن کر ہاتھ سے باہر نکل گیا اور پھر پہاڑ کے برابر روپ دھر کر بلدیوجی سے لڑنے کے واسطے سامنے آیا اور بڑے بڑے پہاڑ اور درخت زمین سے اُکھاڑ کر اُن کو مارنے لگا جب ریوتی رمن بڑے کرودھ سے ہل اور موشل اپنا اُٹھا کر اُس کو مارنے دوڑے تب دُوِد نے ایک درخت بہت بڑا جڑ سے اُٹھا کر بلدیوجی پر چلایا تب بلدیوجی نے چوٹ بچا کر ایک موشل اُس بندر کے سر پر ایسا مارا کہ اُس کا سر پھٹ کر اس طرح خون بہنے لگا جس طرح برسات میں گیرو کے پہاڑ سے لال پانی بہتا ہے لیکن اُس بندر نے سر پھٹنے پر بھی دوسرا درخت اُکھاڑ کر بلدیوجی پر مارا تب ریوتی رمن نے اپنا موشل مار کر وہ درخت توڑ ڈالا جب اس طرح لڑتے لڑتے کوئی درخت اور پتھر وہاں نہیں رہا تب دونوں ایسے بیدھڑک ہو کر آپس میں کُشتی اور مُکّا سے لڑنے لگے کہ دیکھنے والے ڈر گئے جب کہ بہت دیر تک دُوِد بندر نے بلرام جی سے یدھ کر کے دو چار مُکّے اُنکے مارے تب بلبھدرجی نے اِستریوں کو اُداس اور گھبرائی ہوئی دیکھ کر دُوِد کے گلے کا ہنسوا ایسا دبایا کہ اُس کی ناک اور آنکھ اور کان سے خون بہہ کر وہ مر گیا جب اُس کی لاش گرنے سے زمین کانپنے لگی تب دیوتوں نے بلرام جی پر پھول برسائے اور اُنکی اُستُت کرتے ہوئے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے۔

دوہا		
آنند سے شری دوارکا بلدھر پہونچے آئے	پُرباسی پرپھلت بھیٔے جیوں نردھن دھن پائے	

اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریکشت دُوِد بندر تریتا یگ سے کشکندھا میں رہتا تھا بلدیوجی نے مار کر اُس کا اُدھار کیا۔

ادھیائے ۶۸ اَرسٹھ

سامب کا لچھمنا سے بواہ ہونا

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریکشت جس طرح سامب بیٹا شری کرشن جی کا راجہ دُریودھن کی بیٹی

لچھمنا نام کو ہستناپور سے بواہ لایا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سُنو کر لچھمنا نام راجہ دُریودھن کی بیٹی جب بواہنے کے لائق
ہوئی تب دُریودھن نے اُس کا سوئمبر رچکر بہت راجوں کو اپنے یہاں جمع کیا جب شری کرشن جی کا بیٹا سامب
بھی ہستناپور میں گیا تو وہاں کیا دیکھا کہ بہت راجہ لوگ اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے اور ہتھیار لیے راجہ دریودھن
کی سبھا میں بیٹھے ہیں اور بہت طرح کا منگلاچار وہاں ہو رہا ہے اُسی وقت راجہ کی بیٹی بہت سُندر اور
چندرمکھی رتن جڑت گہنا اور کپڑا پہنے جےمال ہاتھ میں لیے سب راجوں کو دیکھتی ہوئی ہنس روپی چال سے سامب
کے پاس پہونچی تب اُس کا روپ دیکھتے ہی سامب نے موہت ہو کر وچار کیا کہ ایشور جانے یہ لڑکی کس کے گلے میں
جےمال ڈال دے تو پھر اُس کا ہاتھ آنا مشکل ہوگا اِس لیے زبردستی اُس کو رتھ پر بیٹھا کر دوارکا میں لے چلنا
چاہیے ایسا وچارتے ہی سامب نے ڈر اور شرم چھوڑ کر لچھمنا کا ہاتھ پکڑ لیا اور جلدی سے اُسکو رتھ پہ بیٹھا کر
دوارکا کو چلا یہ حال دیکھ کر سب راجہ جو سوئمبر میں آئے تھے شرمندہ ہو گئے اور دُریودھن اور دھرتراشٹر آدک
کورو شرمندہ ہو کر بڑے کرودھ سے آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو سامب نے ہم لوگوں کا کچھ ڈر نہ مانکر ایسا کیا کہ راجہ
کی بیٹی کو سوئمبر سے زبردستی لے گیا جو اِن تلک دھاری راجوں میں سے کوئی ایسا کرتا تو کچھ سندیہ نہ تھا یادو لوگ
ہمیشہ سے اپنی بیٹی ہمارے گھرانے میں دیتے آئے ہیں یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ اُن کا بیٹا جو بھالو (جامونت)
کا ناتی ہے ہم لوگوں کے سامنے راج دُلاری کو اُٹھالے جاوے یہ بدنامی ہماری کبھی نہ چھوٹے گی اور ہماری
جان میں شری کرشن جی اپنے بیٹے کا قصور سمجھ کر اُس کی سہائتا نہیں کریں گے اور جو ادھرم کی راہ سے
لڑنے بھی آئے تو اِس طرح ہار جائیں گے جس طرح کامی آدمی روگ پیدا ہونے سے جلدی مر جاتا ہے
جب کہ ہم لوگ لڑتے وقت شیام سُندر کو پکڑ لیں گے تب دوسرے یدوونشی ہم لوگوں کا کیا کر سکتے
یہ سُن کر کرن بولا کہ یدوونشیوں کا ہمیشہ سے یہ چلن ہے کہ دوسری جگہ اچھے کام میں جا کر گھمن
کرتے ہیں۔

چوپائی

ذات ہین ابھیں یہ بڑھے — راج پائے ماتھے پر چڑھے

جب دھرتراشٹر نے یہ بات سُن کر بڑے کرودھ سے دُریودھن کو سامب کے پکڑ لانے کے واسطے
کہا تب وہ کرن اور بکرن اور شلیہ اور بھورشروا اور یگیہ کیتُ مہاشور ویروں کو فوج سمیت ساتھ لے کر
چڑھ دوڑا اور آپس میں کہنے لگا کہ دیکھوں وہ کیسا بلی ہے جو ہمیں جیت کر راج کنیا لے جائے گا جبکہ دُریودھن
آدک نے اپنا اپنا رتھ دوڑا کر سامب کو چاروں طرف سے گھیر لیا تب سامب اپنا رتھ کھڑا کر کے دھنش بان
لے کر دُریودھن اور کرن سے بولا کہ تم لوگ میری ماتا کے کُل پر مجھ کو ذات ہین مت سمجھو میں شری کرشن
بیکنٹھ ناتھ کے ویریہ سے پیدا ہوا ہوں اس لیے لڑائی میں تم سے نہیں ہاروں گا چاہے تم لوگ اکیلے اکیلا مجھ سے لڑ لو
چاہے سب کوئی مل کر لڑو۔

دوہا

جد پی تھرو تیج بل پرگٹ بھیو جگ مانہہ
تدپ ہم کو یا سمے پکڑ سکو گے نا نہہ

یہ بات سُنتے ہی کرن نے سامب کے سامنے جاکر کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تو جلد ہم سے نہیں ہارے گا لیکن ہم لوگوں سے جیت کر تجھ کو دوارکا جانا مشکل ہے ہوشیار رہ ہم تجھے بان مارتے ہیں جبکہ ایسا کہکر کرن سامب پر بان چلانے لگا تب سامب نے اُس کا وار بچا کر اپنے بانوں سے چاروں گھوڑے اور سارتھی کرن کے رتھ کے مار ڈالے اور دس دس بان دُریودھن آدک سیناپتیوں کے مارے وہ لوگ اپنی بدھیا سے اُس کا بان بچاکر سامب کی لڑائی کرنے لگے جب دُریودھن آدک نے دیکھا کہ سامب اکیلے اکیلا ہم لوگوں سے نہیں مارا جائے گا تب چھیو شورویر ایک ساتھ سامب پر اپنے اپنے ہتھیار چلانے لگے اُس وقت سامب نے شری کرشن جی کے چرنوں کا دھیان دھر کر ایسے بان چلائے کہ چھیو مہارتھی کو گھبرا دیا اور اُن کے گھوڑے سارتھی سمیت مار ڈالے جب دُریودھن آدک نے اپنا یہ حال دیکھا تب چھیو مہارتھیوں نے ایک ہی مرتبہ ادھرم کی راہ سے بان مار کر ایک نے چاروں گھوڑے دوسرے نے سامب کے سارتھی کو مار ڈالا تیسرے نے دھنش کاٹ کر چوتھے نے دُھوجا رتھ پر سے گرا دی جبکہ سارتھی اور گھوڑوں کے مارے جانے سے سامب رتھ پر سے کود کر پیدل لڑنے لگے تب کرن نے پہونچ کر سامب کو پکڑ لیا اور اپنے رتھ پر بیٹھا کر ہستناپور کو لے آیا تب دُریودھن نے سامب کو اپنی سبھا میں کھڑا کر کے کہا کہ اے یادو تیرا پراکرم کیا ہوا جس گھمنڈ سے تو راج کنیا کو زبردستی اُٹھا لے گیا تھا جب یہ سُن کر سامب شرم سے چُپ ہو رہے تب بھیشم پتامہ نے دُریودھن سے کہا کہ اس کا بواہ لچھمنا سے کر کے بدا کر دینا چاہیئے جب دُریودھن نے بھیشم پتامہ کا کہنا نہ مان کر سامب کو قید کیا تب نارد مُنی نے ہستناپور میں آکر دُریودھن اور کرن آدک سے کہا کہ سامب دوارکا ناتھ کے بیٹے سے تو چوک ہوئی تھی لیکن تم لوگوں کو اُسے قید کرنا اُچت نہ تھا اُس کا حال سُن کر بلرام جی یہاں آدیں گے تم لوگ اپنا اپنا بل اُن کے سامنے پرگٹ کرنا جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا لیکن سامب کو کسی بات کا دُکھ نہ دینا نارد مُنی کے کہنے پر بھی دُریودھن نے سامب کو نہیں چھوڑا تب نارد جی دوارکا میں گئے اور سامب کا حال کہکر راجہ اُگرسین سے بولے کہ دُریودھن کورو سامب کو اپنے یہاں قید رکھ کر بہت دُکھ دیتا ہے جلدی جاکر اُسکی خبر لو نہیں تو سامب کا پران بچنا کٹھن ہے۔

چوپائی

گرب بھیو کورو کو بھاری
لاج سکوچ نہ کرے تمہاری
بالک کو اُن باندھیو ایسے
شترن کو باندھے کوئی جیسے

یہ بات سنتے ہی راجہ اُگرسین نے شیام سُندر اور یدوونشیوں کو بلاکر کہا کہ تم لوگ ابھی میری فوج لے کر ہستناپور کے اوپر چڑھ جاؤ اور کوروں کو مار کر سامب کو چھڑا لاؤ جبکہ راجہ اُگرسین کی آگیا سے شیام سُندر سینا

سمیت ہستناپور جانے کو تیار ہوئے تب بلرام جی جو دُریودھن کے ساتھ ہترتا رکھتے تھے مُرلی منوہر سے
بِنتے کیا کہ اے مہا پربھو کورو ہمارے پُرانے سمبندھی ہیں تھوڑی بات کے واسطے فوج لے جا کر اُن سے
یُدھ کرنا نہ چاہیئے مجھ کو حکم دیجئے تو میں جا کر سہج میں سامب کو چھڑا لاؤں جو وہ لوگ میرے سمجھانے سے نہ
مانیں گے تو میں اکیلا اُن کو ڈنڈ دینے بھر کو بہت ہوں جب شری کرشن جی نے یہ بات مان کر بلدیو جی کو جانے
کی آگیا دی تب بلدیو جی اودھو اور اکرور آدِک کئی یدوونشیوں اور براہمن اور گیانیوں کو اپنے ساتھ لے کر
دوارکا سے چلے کچھ دن بعد ہستناپور کے پاس پہونچ کر ایک باغ میں ڈیرا کیا اور اپنے آنے کا حال اکرور کی زبانی
دُریودھن آدک سے کہلا بھیجا جب اکرور جی نے راجہ دھرتراشٹر کی سبھا میں جا کر بلبھدر جی کے آنے کا حال
کہا تب دُریودھن جو بلرام جی کا چیلا تھا بڑی خوشی سے بھیشم پتامہ اور درونا چاریہ اور دھرتراشٹر آدک کو
ساتھ لے کر اپنے مندر پر لانے کے واسطے باغ میں گیا اور ریوتی رمن کے چرنوں پر گر کر بنتے کیا کہ اے مہا پربھو
جس طرح آپ نے دیال ہو کر درشن دیا اُسی طرح آنے کا کارن کہہ کر اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیجئے یہ سُن کر بلداؤ جی
بولے کہ میں راجہ اُگرسین کا سندیسا کہنے یہاں آیا ہوں سُنو کہ جب سامب کے قید کرنے کا حال دوارکا پُری
میں پہونچا تب مہاراج اُگرسین کے حکم سے شری کرشن ویکنٹھ ناتھ نے فوج سمیت تمہارے اوپر چڑھائی
کی تیاری کی میں نے یہ حال سُن کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج کورو لوگ ہمارے پُرانے
سمبندھی ہیں اس لئے اُن سے ابھی لڑنے کے واسطے جانا مناسب نہیں ہے میں اکیلا جا کر سامب کو
چھڑا لاتا ہوں اے دُریودھن اور دھرتراشٹر اور بھیشم پتامہ مہاراجہ اُگرسین نے تم لوگوں کو یہ سندیسا
بھیجا ہے کہ جس بالک کو چھ مہارتھیوں نے ملکر ادھرم کی راہ سے پکڑ لیا جبکہ اُس اکیلے کنور نے چھؤں آدمیوں
کو لڑائی میں گھبرا دیا تب تم نے یہ نہیں سمجھا کہ اُس کے سب گھر والے پہونچ کر ہمارا کیا حال کریں گے ملے
دھرتراشٹر جدپ اس بالک اگیان سے یہ اپرادھ ہوا کہ راج کنیا کو سوئمبر میں سے اُٹھا لے گیا لیکن
تم لوگوں کو سمبندھی ہو کر اُسے قید کرنا اُچت نہ تھا لڑکیوں کو اپنی ناتے داری میں دینا چاہیئے اس سے کیا
اچھا ہے کہ پُرانے سمبندھیوں کو دی جائے اب تم کو یہی اُچت ہے کہ سامب کو قید سے چھوڑ کر
لچھمنا کا بیاہ اُس کے ساتھ کردو۔

	دوہا	
جدپ اُس اگیان نے کینھو کاج اسادھ		تدپ تم پُرکھا ہتے کرتے نہیں اُپادھ

یہ بات بلرام جی کی سنتے ہی دُریودھن سب کوروؤں کی صلاح سے کرودھ کر کے بولا کہ اے بلرام جی آپ
چُپ رہیئے بہت بڑائی اُگرسین کی نہ کیجئے ہم لوگوں سے یہ نہیں سُنا جاتا ابھی چار دن کی بات ہے اُگرسین
کو سنسار میں کوئی نہیں جانتا تھا جب سے اُس نے ہمارے ساتھ ناتے داری کی تب سے پدوی
اُس کی بڑھی دیکھو اُگرسین نے ہمارے آدھین ہونے پر بھی ابھمان سے اس طرح کا سندیسا

ہم سے کہلا بھیجا جس طرح کوئی راجہ اپنے پرجا پر حکم کرے۔ بڑا آشچریہ ہے کہ پاؤں کی جوتی سر پر چڑھے یدو ونشیوں کو ہم نے چنور اور چھتر دے کر راجہ بنایا تھا اُن کو ایسی بات کہتے ہوئے شرم نہیں آتی دوارکا کا راج پاکر پچھلی بات اپنی بھول گئے کہ متھرا میں گوال اور اہیروں کے ساتھ رہتے تھے جب ہم نے اُن کو اپنے ساتھ کھلاکر راجگدی دلوائی تب اُن کی گنتی راجوں میں ہوئی جیسی بھلائی ہم نے اُن سے کی ویسا پھل پایا کسی دوسرے کے ساتھ ایسا کرتے تو جنم بھر ہمارا احسان مانتا۔ بڑے شرم کی بات ہے کہ یادو لوگ ہمیشہ ہمارے آدھین رہ کر اب ہماری بیٹی۔ بواہنا چاہتے ہیں۔

	دوہا	
تنکو یہ پدوی بھئی ہمسوں کرت۔ بواہ		کالھ پرون مانگت ہتے آج بھئے ہیں ساہ

آکاش سے پانی کی جگہ پتھر نہیں برس سکتا یہ سب ہماری ناتے داری کرنے کا کارن ہے جو دوسرے راجہ ہمارے نام پر اُن کا آدر کرتے ہیں نہیں تو اُن کو کون پوچھتا تھا بے شرمی اور ڈھٹھائی سامب کی دیکھو کہ جس نے سوئمبر میں سے میری بیٹی لے جانے کی اِچھا کی ہم کو اُچت تھا کہ سامب کو مارڈالتے جس میں پھر کوئی ایسا نہ کرتا ناتے داری ہونے سے ایسا نہیں کیا اسی واسطے بلدیوجی سفارش کرنے کو یہاں آئے آج راجہ اندر بھی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو ہمارے اور بھیشم پتامہ اور دروناچارج کے سامنے آکر لڑسکے جبکہ کال ین اور جراسندھ کے گھیر لینے سے متھرا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے تب یہ سب گھمنڈ اور بل اُن کا کہاں گیا تھا کہ جو آج ہمارے اوپر حکم چلاتے ہیں یہ سب ونش بھیشم پتامہ اور دھرتراشٹر ہمارے بزرگوں کا ہے جنھوں نے یدو ونشیوں کا سنمان کرکے اتنا ڈھیٹھ کیا نہیں تو ایسا کیوں کہلا بھیجتے دُریودھن یہ کٹھور بچن سا جہ اُگرسین کو کہہ کر سبھا سے اُٹھ گیا۔

	دوہا	
تب جانیو بلرام جی نشچے کر من ماہہ		سودھی باتیں کُٹل جن کبھوں سمجھت ناہہ

ایسا بچارتے ہی بلدیوجی ہنس کر اودھو آدک اپنے ساتھیوں سے بولے کہ دیکھو کوروں کو اپنے راج کا اتنا ابھمان ہوا جو ہم لوگوں کو پاؤں کی جوتی جان کر اپنے کو سر سمجھتے ہیں جبکہ شری کرشن ویکنٹھ ناتھ برہما اور مہادیو آدک دیوتوں کے مالک ہوکر راجہ اُگرسین کو ڈنڈوت کرتے ہیں تب اُن کے مہاراج ہونے میں کیا سندیہہ ہے آج شری کرشن ترلوکی ناتھ کی دیا سے اندر آدک دیوتوں کو یہ سامرتھ نہیں ہے جو راجہ اُگرسین کو بُری بات کہہ سکیں تنکو دُریودھن نے میرے سامنے ایسی بات کہی تو میرا نام بلداؤ کہ ابھی شہر سمیت اُن لوگوں کو یمنا جل میں ڈبو کر ناش کرڈالوں نہیں آج سے اپنا نام بلرام نہ رکھوں ریوتی رمن نے یہ بات اپنے ساتھیوں سے کہہ کر کرودھ میں بھرے ہوئے بھیشم پتامہ اور دھرتراشٹر سے کہا کہ دُریودھن اگیانی کو یہاں بُلاؤ تو اپنی بات کا جواب ہم سے سُنے میں نے جانا کہ اب ناتے داری کی محبت چھوڑ کر لڑائی کرنا پڑے گی

جب بھیشم پتامہ کے بُلا بھیجنے سے دُریودھن پھر سبھا میں آ بیٹھا تب بلرام جی نے کہا کہ اے دُریودھن گیانی اور اگیانی آدمی اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ گیانی لوگ سب بات کا اخیر وِچار کردہ کام کرتے ہیں جس میں شرمندہ ہونا نہ پڑے اور اگیانی لوگ بے سمجھے کام کر کے پیچھے اپنے ڈنڈ کو پہونچتے ہیں۔

دوہا

گیانی جو کارج کرت سمجھ لیت من ماہنہ	کارن بن سمجھے کیے تاہ گیان کچھ ناہنہ

نیا گھوڑا جب تک سوار کے ہاتھ کا کوڑا نہیں کھاتا تب تک کبھی نہیں چلتا تم نے ابھمان بھری باتیں کہہ کر یہ وِچار نہیں کیا ہم کیسی بات کہتا ہوں یہ سب باتیں تم کو کہنا اُچت نہ تھا کس واسطے کہ میں نے بات تم سے پریم اور پریت بھری ہوئی کہی تھی اُس کا جواب تم نے ایسا دیا جیسے کوئی سیوک کو بھی نہیں کہتا میں نہیں چاہتا تھا کہ میرے اور تمہارے لڑائی ہو پر تم نے دُربچن کہہ کر کرودھ دلایا اور بھلمنسی کا میرا کہنا تم کو اچھا نہ معلوم ہوا اس لیئے تم اپنے کیئے کا ڈنڈ پا کر شرمندہ ہو گئے تم نے یہ نہ سمجھا کہ اپنی تعریف اور دوسرے کی بُرائی کرنا اچھا نہیں ہوتا تجھے اپنی بیٹی کرشن جی کے بیٹے کو دینے سے شرم معلوم ہوتی ہے تو اُن ویکنٹھ ناتھ کی پدوی نہیں جانتا جن کے چرنوں کی دھور اِندر آدک دیوتا اپنے سر پر چڑھانے سے اپنی بڑائی سمجھتے تھے۔

دوہا

جن کا دھیان دھرہیں سدا ایسو ورنچ پت لائے	چرن کمل سیوت رہیں شری کملا سکھ پائے

اے دُریودھن تو یہ بتلا کہ یہ پدوی تیرے کل میں کس کو ملی ہے جو تو نے ابھمان بھری باتیں کہیں ایسا کہہ کر بلدیو جی نے کرودھ کر کے اپنا ہل زمین میں گاڑ دیا اور ہستنا پور کو زمین سمیت ہل سے اُٹھا کر جیسے جمنا جل میں ڈبونا چاہا ویسے ایک کونا زمین کا اُٹھا ہوا دیکھ کر بھیشم پتامہ اور دھرتراشٹر اور براہمن اور رِشیشور آدک جو اُس سبھا میں بیٹھے تھے کھڑے ہو گئے اور ہاتھ جوڑ کر شری بلدیو جی سے وِنے کر کے بولے کہ اے دینا ناتھ آپ ایشور روپ دھرم کے بڑھانے والے ہو کر اپنا کرودھ چھما کیجئے اور دُریودھن اگیانی ایک آدمی کے دُربچن کہنے پر ہستنا پور کو ڈبو کر بنا اپرادھ کروڑوں جیوں کا پران نہ لیجئے آج سے ہم لوگ ہمیشہ راجہ اُگرسین کا حکم مانیں گے۔

دوہا	اُن سب نے بہُہ بھانت سے وِنتی کری سنائے	دیا وَنت بلرام جی دینھی رِس بسرائے

جب بلدیو جی نے بھیشم پتامہ آدک کے وِنے کرنے سے کرودھ اپنا چھما کر کے اپنا ہل جو ہستنا پور اُلٹنے کے واسطے زمین میں دھنسایا تھا نکال لیا تب دریودھن نے بہت اچھا گہنا اور کپڑا سب کو پہنا کر اپنی بیٹی سمیت بلرام جی کے پاس لے آیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا۔

چوپائی

تم ہو اکھ شیش اوتارا	دھرت شیش دھرنی کو بھارا

تھری گت اگادھ نہیں جانی سو تم بہت اُگرہ کینھا	ہم اسادھ ات ہیں اگیانی اِتو ڈنڈ جو ہم کو دینھا

دوہا

ہم داسن کے داس ہیں تم ناتھن کے ناتھ	اپنی شکتت جنائے کے کینھو ہمیں سناتھ

اسی طرح دُریودھن نے بہت اُستت کر کے منگلاچار منایا اور بدھ پورو پوروک لچھمنا کا بواہ سامب کے ساتھ کر دیا اور بارہ ہزار ہاتھی اور دس ہزار گھوڑے اور چھ ہزار جڑاؤ رتھ اور ہزار داسی بہت گہنے اور کپڑے سمیت اور بہت اسباب جہیز میں دے کر جب دولھا اور دولھن کو بدا کیا تب بلرام جی سامب کو لچھمنا سمیت اپنے ساتھ لے کر خوشی سے دوارکا میں پہونچے اور سب حال وہاں کا راجہ اُگرسین اور شری کرشن جی سے کہہ دیا اور کوروُں کے غرور ٹوٹنے کا حال سُن کر سب خوش ہوئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت تم دیکھ لو کہ ابھی تک ہستناپور دکھن طرف اونچا اور اُتر طرف نیچا دکھلائی دیتا ہے۔

ادھیائے اُنہتر ۶۹

نارد مُن کا شری کرشن جی کے سب محلوں میں رہنے کا سندیہہ کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت ایک دن نارد مُن نے امراوتی میں کیا دیکھا کہ راجہ اندر کی دونوں استریاں آپس میں جھگڑا کر رہی ہیں تب اُنھوں نے وچار کیا کہ دو سوت ہونے میں تو یہ حال ہے اور شری کرشن جی کے سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں ہیں ان میں کس طرح بنتی ہوگی نہ معلوم شری کرشن جی اُن سے ایک ہی مرتبہ بولتے ہیں یا باری باندھ کر اُن کے پاس جاتے ہیں یہ حال دیکھنا چاہیئے ایسا وچار کر نارد جی دوارکا میں گئے تو کیا دیکھا کہ وہاں اچھے اچھے باغ اور اچھے اچھے پھول اور پھل لگے ہو کر اُن میں بہت پکشی بول رہے ہیں اور بے انتہا تالاب اور باؤلیوں میں کمل پھولے ہو کر اُن پر بھوروں کا گونجنا بہت شوبھا دے رہا ہے اور سونے کے قلعہ کے چاروں طرف سمندر لہریں مار رہا ہے اور مالی لوگ میٹھے میٹھے سوروں سے گاتے ہوئے کیاریاں سینچ رہے ہیں اور پنگھٹ پر جھُنڈ کی جھُنڈ بہت استریاں اچھا اچھا کپڑا پہنے دکھلائی دیں جب نارد مُن یہ شوبھا دیکھتے ہوئے شہر میں گئے تو کیا دیکھا کہ محل اور مکان سب رتن جٹت بنے ہیں اور اُن پر بہت طرح کی کلسیاں لگی ہوئی ہیں۔

دوہا

مانو رتن جڑاؤ میں مانک دھر یو بنائے	تِن میں مندر مدھ کی شوبھا کہی نہ جائے

اور سب دوکان اور سڑک اُس شہر کی اچھی ہو کر گھر گھر چرچا اور کتھا ہو رہی ہے اور بدیدونتی لوگ

بہت جگہ راجہ اِندر کی طرح آپس میں بیٹھے ہوئے شیام سُندر کا یش گاتے ہیں اور سب چھوٹے بڑوں کے دروازوں پر عنبر اور ارگجا جلنے کی خوشبو اُڑ رہی ہے اور دوار کا واسی اپنے اپنے گھر ہوم اور یگیہ آدک اچھّا اچھّا کرم کر کے اچھے اچھے پدارتھ بڑے پریم سے براہمنوں کو کھلا رہے ہے جب نارد مُن یہ آنند دیکھتے ہوئے رُکمنی جی کے محل میں گئے تو وہاں ایسا رتن جٹت استھان دیکھا کہ جس کے سامنے آنکھ نہیں ٹھہر سکتی تھی اور اُس محل میں تاش کی دھوجا لگی ہو کر چھجّوں پر کبوتر آدک پنچھیوں کا روپ ایسا بنا ہوا تھا جن کے پاس جنگلی پنچھی آکر بیٹھتے تھے اور ارگجا اور عنبر کے دھوئیں کو مور لوگ بادل سمجھ کر بڑی خوشی سے ناچتے تھے اور موتیوں کی جھالر دروازوں پر لٹکائی ہو کر پارجاتک پھول کی خوشبو چاروں طرف اُڑتی تھی۔

چوپائی

سُندر بالک کھیلت ڈولیں	اُدھر منوہر بانی بولیں
روپ ونت داسی من ہریں	نج سوامی کی سیوا کریں

دوہا

یہ شوبھا رشی دیکھ کے بھول گئے سب گیان	داسی اور ٹھکرانیاں نہیں سکے پہچان

نارد مُن نے وہاں دیکھا کہ شری کرشن مہاراج جڑاؤ مکٹ پہنے پیتامبر باندھے ریشمی اُپرنا اوڑھے گھونگھر والی زلفیں چھوڑے ماتھے پر کیسر کا تلک دیئے جڑاؤ کُنڈل کانوں میں ڈالے بنمالا اور بیجنتی مالا اور موتیوں کی مالا پہنے نٹور روپ بنائے اُتم شیا پر بیٹھے ہوئے ہنستے ہیں اور ہزاروں داسیوں کے رہنے پر بھی رُکمنی جی آپ کھڑی ہوئی پنکھا ہانکتی ہیں جیسے ہی شری کرشن مہاراج نے نارد مُن کو آتے ہوئے دیکھا ویسے اُٹھ کر ڈنڈوت کر کے بڑا اونچے سنگھاسن پر بیٹھالا اور اپنے ہاتھ سے چرن اُن کے دھو کر چرنودک لے کر بدھ کے ساتھ اُن کی پوجا کی اور ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مُن ناتھ آپ نے دیال ہو کر مجھ کو درشن دیا نہیں تو ہم سنساری لوگوں کو آپ کا درشن ملنا دُرلبھ ہے ہم کیا آپ کی سیوا کریں جس میں ہمارا بھلا ہو۔

چوپائی

جا گھر چرن سادھ کے جاویں	وہ نر سکھ سمپت سب پاویں

یہ وچن سُن کر نارد مُن نے ونے کیا کہ اے آدپُرش بھگوان میں آپ کا درشن کرنے آیا ہوں بنا آپ کی دیا اور کرپا کے سنساری لوگ بھوساگر پار نہیں اُتر سکتے گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھوون ہو کر سب جیوؤں کو سکھ دیتی ہیں پن کنگال براہمن کس گنتی میں ہوں جو آپ کی اُستت کر سکوں مجھ پر دیا کر کے ایسا وردان دیجئے جس میں آپ کا اسمرن اور دھیان مجھ سے نہ چھوٹے۔

چوپائی

میں سیوک تم سب کے راجا	مونہہ پر نام کیو کیہہ کاجا

جگ میں لیو مُنج اوتارا	یاتے کرت لوک بیوہارا
ناتو تم پد من کی رینا	شیو وِرنچ چاہیں دِن رینا
میں اُن کی پدوی کہاں پاؤں	داسن میں اِک داس کہاؤں
تمہرو نام جپے جن سوئی	جاپر کرپا تمہاری ہوئی
یہ تمہرے من میں جن آوے	نارد ہم سے پاؤں دھواوے
جیسے پُتر مات کو بھاوے	دھوے گات نچ کنٹھ لگاوے
یاہی بدھ ہم پُتر تمہارے	کرپاونت تم تات ہمارے
جاپر کرپا تمہاری ہوئی	اندھ کوپ سے نکرے سوئی

دوہا

بھگتن کے دُکھ ہرن کو دھرن اُتارن بھار ۔ لینہو تم اوتار ہے ماکھن پربھو کرتار

جب اس طرح استت کرکے نارد مُنی وہاں سے بدا ہو کرست بھاما کے گھر گئے تو دیکھا کہ او دھو جی وہاں شری کرشن جی سے چوپڑ کھیل رہے ہیں ۔

چوپائی

رکھ کو دیکھ اُٹھے گھنشیاما	واہی بھانت کری پرناما
کہیو دھنیہ ہیں بھاگ ہمارے	جو تم سے رشی راج پدھارے
کرپا کرو دوِج راج گسائیں	کچھک دِوس بلو یہ ٹھائیں

یہ بات سنتے ہی نارد مُنی وہاں سے بھی شیام سُندر کو آشیرواد دے کر جامبوتی کے گھر گئے شری کرشن جی کو بدن میں اُبٹن اور پھلیل لگواتے دیکھ کر بنا بھینٹ کیئے پھر آئے کس واسطے کہ شاستر میں تیل لگاتے وقت ڈنڈوت کرنا اور آشیرواد دینا منع ہے پھر نارد جی کالندی کے محل میں گئے وہاں شیام سندر کو پلنگ پر سوتے دیکھا جب کالندی نے نارد مُنی کو دیکھتے ہی شری کرشن جی کا چرن دبا کر جگا دیا تب ترِبھون پتِ ڈنڈوت کر کے بولے کہ اے من ناتھو تیرتھ روپی سادھوؤں کے چرن آنے سے سنساری جیوؤں کا گھر پوتر ہوجاتا ہے آپ نے دیا کر کے اپنے درشن سے مجھ کو کرتارتھ کیا جب نارد جی وہاں سے آشیرواد دے کر متر بندا کے گھر گئے تب کیا دیکھا کہ شری کرشن جی براہمنوں کو بھوجن کراتے ہیں نارد مُنی کو دیکھتے ہی ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے دوِج راج آپ نے بڑی دیا کی جو اس وقت آئے آپ بھی بھوجن کر کے اپنی جوٹھن دیجیئے تو اسے کھا کر پوتر ہوجاؤں نارد مُنی نے کہا کہ اے مہا پربھو آپ براہمنوں کو کھلائیے میں پھر آ کر پرساد پاؤں گا یہ کہہ کر نارد مُنی ستیا کے محل میں گئے تو کیا دیکھا کہ وِرنداِبن وِہاری بھکت ہتکاری آنند پوروک دہار کر رہے ہیں یہ تماشا دیکھتے ہی وہاں سے اُلٹے پاؤں بھدرا کے محل میں آئے تو دوارکا ناتھ کو بھوجن کرتے پایا

وہاں سے رُکمنا کے گھر جاکر ویکنٹھ ناتھ کو اسنان کرتے دیکھا اسی طرح نارد مُنی بہت محلوں میں گئے شری کرشن جی کی پریکشا لینے کے واسطے تو اُن کو کہیں پوجا اور دھیان کرتے اور کہیں یگیہ اور ہوم کرتے اور کہیں استریوں کے ساتھ پھول برسا کر کھیلتے اور کسی جگہ تالاب آدک میں استریوں کے ساتھ نہاتے اور کہیں گھوڑے اور رتھ پر سوار اور کسی محل میں کتھا اور پُران سُنتے اور کہیں گئو براہمن کو دان دیتے اور کسی جگہ ہاتھیوں کی لڑائی دیکھتے اور کہیں روپیہ وغیرہ گنواتے اور کسی محل میں سنتان کے بیاہ کی چرچا کرتے اور کہیں بلرام جی کے پاس بیٹھے ہوئے ادھرمیوں کے مارنے کی صلاح کرتے اور کسی جگہ باؤلی اور تالاب کھودنے کے واسطے روپیہ دیتے اور کسی جگہ وسودیو جی اور دیوکی جی کے پاس بیٹھے ہوئے بھوجن کرانے کے واسطے آگیا پوچھتے اور کہیں لڑکیوں کو سسرال کو بدا کرتے اور کسی محل میں بھاٹوں کے گیت سنتے اور کہیں شکار کھیلنے کے واسطے جاتے دیکھا۔

چوپائی

کہوں نارِن کو کوتک دیکھیں	کہوں نارِن سوں کھیلت پکھیں
کہوں نارِن سوں کرت ٹھٹھولی	بولت بیدھ بھانت کی بولی
کہوں نارِن میں کلہ کرادیں	کہوں انمنی نارِ منادیں

دوہا

کہوں پُتر کو بیاہ کے لائے بہو سمیت	تہاں کرت اُتسو بہت گُنی کو دھن دیت
یا بدھ جس جس محل میں نارد پہونچے جائے	پر یا سہت دیکھے تہاں ماکھن پر بھو یدورائے

چوپائی

نارد کے سنشے من ماہیں	شیام بنا کوؤ گرہ ناہیں

چوپائی

جس گھر جاؤں تہاں بہاری	ایسی پر بھو لیلا بستاری

نارد جی نے یہ مہاشیام سُندر کی دیکھتے ہی بھگت ہو کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو تربھون پتی نے میرا چرن دھو کر چرنامرت لیا اور میں نے اپنے اگیان سے اُن کی پریکشا لینے کی اِچھا کی مجھ سے بڑا اپرادھ ہوا جب ایسا وچار کر نارد مُنی جی ڈر سے کانپنے لگے تب شری کرشن جی انتریامی ہنس کر بولے کہ اے مُنی ناتھ آج تمہارا کیا حال ہے جیسے یہ بات نارد جی نے سُنی ویسے کرشن بھگوان کے چرنوں پر گر پڑے اور ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے دینا ناتھ میں اپنی اگیانتا سے آپ کی پریکشا لینا چاہتا تھا سو بھگت ہو کر اُس کا پھل پایا اب مجھ دین پر دیال ہو کر میرا اپرادھ چھما کیجیے

چوپائی	میں تمرو بھگت یدو ناتھا	گاوں سدا نام گُن گاتھا	

تمہری مایا سب جگ جانی	تمہ سوں میری مت بھرمانی
تمہرو نام جپے جو کوئی	پرم دھام پاوت ہے سوئی
کرپا کرو میرو بھرم ٹارو	بھو ساگر سے پار اُتارو

یہ اُستت سن کر ویکنٹھ ناتھ بولے کہ اے مُن ناتھ کچھ سندیہہ اپنے من میں نہ لاؤ کہ میری مایا کو بہت بلوان سمجھو جب وہ مایا سب جگت کو موہ کر مجھے بھی نہیں چھوڑتی تو دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو سنسار میں پیدا ہو کر اُس کے وش نہ ہو اے نارد مُن میرے بھید اور کاموں کو پہونچنا بہت کٹھن ہے اور کوئی جگہ مجھ سے خالی نہیں رہتی سب جیووں کو پیدا اور پالن کرنے والا اور چاروں برن اور آشرم کا دھرم رکھنے والا میں ہوں اور سگن اوتار لینا میرا کیول اس واسطے ہے کہ جس میں سنساری جیو مجھکو اچھا کرم کرتے دیکھ اسی طرح آپ بھی اچھا کرم کیا کریں اور تم میرے بھید اور کاموں کی پریکشا نہ لے کر ہر بھجن کیا کرو ۔

دوہا	
لکھہ کارن بھرم میں پڑیو کرو آپنو کاج	لوگن کے پاتک ہرو درشن دے پشراج

یہ سُنتے ہی نارد مُن کرشن بھگوان سے اپنا اپرادھ چھما کرا کے بولے کہ اے مہاپربھو آپ دیال ہو کر ایسا وردان مجھے دیجیئے جس میں آپ کے چرنوں کی بھکتی ہمیشہ بنی رہ کر سنساری مایا میرے اوپر نہ بیاپے جب ویکنٹھ ناتھ نے نارد مُن کو اچھا پورو ک وردان دے کر بدا کیا تب وہ ڈنڈوت کر کے بین بجاتے ہر گُن گاتے ہوئے ستیہ بھاما کے پاس جا کر بولے کہ اے پرتھوی کا اوتار شری کرشن مہاراج رُکمنی کو تم سے زیادہ پیار کرتے ہیں اس لیئے شیام سُندر کو مجھے دان دے کر مول لے لو تو وہ تمہارے آدھین رہیں گے یہ بات سُنتے ہی ستیہ بھاما نے پران ناتھ سے آگیا لے کر اُن کو پارجاتک سمیت نارد مُن کو سنکلپ کر دیا جب نارد مُن شیام سُندر کو اپنے ساتھ لے چلے تب ستیہ بھاما اُن کے برابر سونا دینے لگی نارد جی نے سونے کے بدلے تُلسی دل لے کر شیام سُندر کو پھیر دیا اور آپ آنند سے برہم لوک کو چلے گئے اور شری کرشن چند آنند کند اُس دن سے ستیہ بھاما سے بڑی پریت کرنے لگے ۔

چوپائی

شری بھگوان مہا سکھ کاری	رہیں سدا جیسے گرہ چاری
سکل پتر دارا سب رہ ہیں	اور کٹمب کہاں لگ کہیں
رکشا کر سب کو دکھ ہریں	اچھا اُن کی پوری کریں
کرشن ناریاں من میں جانیں	موسوں بہت پریت ہر مانیں
یہ لیلا ادبھت سکھدائی	جو جن کہے سُنے چت لائی

دوہا	
یہ مہا سکھ سمپدا دکھ پاوے کچھ نا نہ	نرمل یش بر گئے سدا رہے و نش جگ نہ

ادھیائے ستّر

کتھا شری کرشن جی کی کہ کس وقت کون کام کرتے تھے

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت شری کرشن جی مہاراج سنساری جیوؤں کو راہ دکھلانے کے واسطے جس وقت جو کام کرتے تھے اُس کا حال کہتا ہوں سُنو کہ جب دو گھڑی رات رہے تکشی بولنے لگتے تھے اُس وقت وسودیو نندن سب محلوں سے اُٹھ کر دِشا پھرنے اور داتون کرنے اور اسنان کرنے کے پیچھے سنساری لوگوں کی طرح اپنی آتما کا دھیان کرتے تھے۔

دوہا

جبے اُٹھیں ہر سیج تے ہو نہہ بکل سب نار ۔ پنچھن وِدش بچار کے دیتہہ سبےَ جل گار

جب سوریہ نکلنے کے پیچھے وسودیو نندن سب محلوں میں جاکر جڑاؤ چوکی پر بیٹھتے تھے اور اُن کے بدن میں سب استریاں پھلیل اور اُبٹن مل کر گرم پانی سے نہلاتی تھیں تب وہ تلسی چورا کے پاس بیٹھ کر سندھیا اور ترپن کر کے گایتری جپتے تھے جب چار گھڑی دن چڑھتا تھا تب ہر روز ایک ایک محل میں چوّدہ چوّدہ ہزار دودھ دینے والی گئو براہمنوں کو بدھ پوروک دان دے کر اور اُن کا آشیرواد لے کر بھوجن کرتے تھے۔

دوہا

کھان پان بھوشن بسن بیدھ سُگندھ لگائے ۔ پہلے پہرن ارپ کے آپ لیت یدو رائے
جدپ شری بھگوان کو کرم لگے کچھ ناںہہ ۔ تدپ کرم کیو پہیں جنم لیو جگ ماںہہ

جب شیام سُندر بہت روپوں سے ایک روپ ہو کر اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر دروازے پر آتے بندی گنوں سے استت سُن کر اُن کو سنمان پوروک بدا کرتے تھے تب دارک رتھوان دروازے پر جڑاؤ رتھ لے جاکر کھڑا کر دیتا تھا۔

دوہا

درس پائے ہر شین سے تبے جھکا دیں ماتھ ۔ کرپا درشٹ تن پر کریں ماکھن پر بھو یدو ناتھ

جب دوارکا ناتھ اُس رتھ پر بیٹھ کر ادھو سمیت گھومنے جاتے تھے تب ساتیکی یا ادھو پیچھے بیٹھ کر پنکھا اور چنور موہنی روپ پر ہلاتا تھا جب شیام سُندر کا رتھ دھیرے دھیرے راجھی نِکھوے چلتا تھا تب اُن کی استریاں اپنے اپنے محل کی کھڑکیوں سے اُن کی چھب دیکھ کر اپنے اپنے بھاگیہ کی بڑائی کرتی تھیں جب تھوڑی دیر کے پیچھے شری کرشن چندر آنند کند سُدھرما سبھا میں آتے اُس وقت سب یدونشی کھڑے ہو کر آدر پوروک اُن کو رتن سنگھاسن پر بٹھاتے تھے کچھ دیر کیشو رمورت راجہ اُگرسین کے پاس بیٹھ کر کتھا اور پُران سُنتے تھے اور

بھاگمتی آدک کا تماشا دیکھ کر خوش ہوتے تھے اور کرشن بھگوان کی کرپا سے دوارکا پُری میں کوئی روگ اور کال کسی کو نہیں ہوتا تھا اس سے سب چھوٹے اور بڑے بہت خوش رہتے تھے جب شری کرشن مہاراج سُدھرما سبھا سے اُٹھ کر بہت روپ دھارن کر کے سب محلوں میں جاتے تھے تب چھتیس پرکار کے وینجن بھوجن کرتے تھے اور اُس میں سے اچھے اچھے پدارتھ اودھو اور اکرور آدک ہر بھگتوں کو بھی ملتے تھے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت دیکھو شیام سُندر تربھون پت گرہستھ آشرم ہونے پر بھی برکیت ہو کر سنساری جیوؤں کو راہ دکھلانے کے واسطے یہ سب کام کرتے تھے ایک دن ویکنٹھ ناتھ سُدھرما سبھا میں رتن سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے یدوونشیوں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے اُس وقت ایک براہمن دوارکا پُری میں آیا اور ڈیوڑھی والوں سے کہا کہ تم جا کر شری کرشن مہاراج سے کہدو کہ ایک براہمن تمھارے درشن کی اِچھا سے دروازے پر کھڑا ہے حکم ہو تو بہتر آ کر اپنا منورتھ پورا کرے جیسے دوارکا ناتھ نے یہ سندیا دوارپالک سے سُن کر اُس براہمن کو بُلا بھیجا اور وہ براہمن اُن کے سامنے گیا ویسے ہی تربھون پت نے نیچے اُتر کر اُس براہمن کو ڈنڈوت کی اور اپنے پاس سنگھاسن پر بیٹھا کر کومل بچن سے پوچھا کہ مہاراج آپ کہاں سے کس واسطے یہاں آئے ہیں یہ مدھر وچن سُنتے ہی وہ براہمن ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاپربھو راجہ جراسندھ جو اپنے بل اور پرتاپ کا گھمنڈ رکھتا ہے دِگبجے کے واسطے نکلا تھا جن راجوں نے اُس کا حکم مانا اُن کا دیش اُس نے چھوڑ دیا اور جو راجہ اپنے ابھمان سے اُس کے پاس نہیں آئے اُن کو لڑائی میں جیت کر اپنے یہاں قید کیا ہے بیس ہزار آٹھ سو راجہ جو اُس کے یہاں قید ہیں اُن کا سندیا لے کر آیا ہوں شیام سُندر بولے کہ کہو تب اُس براہمن نے کہا کہ مہاراج اُن سب راجوں نے ڈنڈوت کر کے یہ وِنتی کیا ہے کہ اے ویکنٹھ ناتھ ہمیشہ سے آپ کا یہ پرن ہے کہ جب دیتیہ اور ادھرمی راجہ ہر بھگتوں کو دُکھ دیتے ہیں تب تب آپ سگن اوتار سے پھر ادھرمیوں کو مار کر اپنے بھگتوں کی رکشا کرتے ہیں جس طرح آپ نے ہرنیہ کشیپو کو مار کر پرہلاد کا پران بچایا اور گراہ سے گجیندر کو چھڑایا اُسی طرح ہم لوگوں کو بھی بہت دُکھی اور دین جان کر ہمارا دُکھ چھڑائیے جیسے کرم روپی پھانسی میں سب سنسار بندھا رہ کر خراب ہوتا ہے ویسے جراسندھ کی قید میں ہم لوگ پھنس کر بڑا دُکھ پاتے ہیں اس لیے دن رات آپ کے درشنوں کی اِچھا بنی رہتی ہے۔

چوپائی

دُشٹ دلن ہے نام تمھارو	تم ہی سب کو کشٹ نوارو
ہم پر پڑیو مہا دُکھ بھاری	بیگ آئے سُدھ لیو ہماری
جیسے کرپا جن پر کرو	تیسے کشٹ ہمارو ہرو

دوہا

رین دِوس ہیں بند میں پڑے نہیں کچھ چین	ہم کو آئے چھڑائیے ماکھن پربھو سُکھدین

اے مہاپربھو راجہ جراسندھ اگیان اپنے راج کے گھمنڈ میں ایسا متوالا اور اندھا ہو رہا ہے کہ سترہ مرتبہ آپ کے سامنے سے بھاگنے پر بھی شرمندہ نہیں ہے اور آپ ایک مرتبہ جو اُس کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے بھاگ گئے تھے اس سے وہ بڑا اہنکار کر کے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا ہے آپ نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا ہے اس لیے اُس کا گھمنڈ توڑ کر ہم لوگوں کا دُکھ چھڑانا چاہیے کیونکہ ہم لوگ سوائے آپ کے دوسرے کا بھروسہ نہیں رکھتے۔

دوہا

تہہ کارن ہم سبن کی ہے تم ہی کو لاج	تم بن کو رکشا کرے ماگھن پر یدو راج

چوپائی

ہم جو مہا ادھم اگیانی	دھرم کرم کی بات نہ جانی
دیا سندھو ہے نام تمھارو	ہم دینن کی اور نہارو
جب لوں تمھری کرپا نہ ہوئی	تب لوں گیان نہ پاوت کوئی
بشے بھوگ لوگن اتِ بھاوے	تھیں چھوڑ اُن سے من لاوے
سنکٹ آن پڑے جبہ کالا	تھرو نام جپے نند لالا
جب تن میں کچھ بِتھا جناوے	تات مات کی سُدھ تب آوے
تا ہی بدھ ہم تم کو جانیں	سب کے تات مات پہچانیں
دین بندھو بنتی سُن لیجے	جیودان دینن کو دیجے

دوہا

جُگدیپ سُندر بدن کو درشن پایو ناتھ	تدپے چرن سروج کو دھیان دھرت من ماتھ

یہ دین بچن سنتے ہی دیناناتھ نے دیا کر کے اُس براہمن سے کہا کہ تم دھیریہ دھرو میں سب راجوں کا دُکھ چھڑاؤں گا۔

چوپائی

دھیرج بِن کارج نہیں ہوئی	یہ نِشچے جانو سب کوئی

یہ بات سنتے ہی وہ براہمن شری کرشن مہاراج کو خوش ہو کر آشیرواد دینے لگا اُسی وقت نارد مُنی بین بجاتے ہر گُن گاتے دوارکا میں پہونچے تب شیام سُندر نے دنڈوت کر کے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے اپنے پلنگ پر بیٹھا کر پوچھا کہ اے مُنی کوئی نئی بات ہو تو سُنائیے اور راجہ یدھشٹھر آدک پانڈو ہمارے بھائیوں کا کچھ حال معلوم ہو تو کہیے اور ان دنوں وہ لوگ کیا کرتے ہیں بہت دنوں سے ہم نے اُنکا حال نہیں پایا یہ بات سُنکر نارد مُنی بولے کہ اے مہاپربھو انتریامی آپ سب جگت کا حال جان کر دنیا کی راہ سے مجھ سے پوچھتے ہیں تو

سُننیے میں ابھی پانڈوں کے پاس سے چلا آتا ہوں راجہ یدھشٹر آدک پانچوں بھائی رات دن آپ کی یاد اور دھیان میں رہ کر ان دِنوں راجسویہ یگیہ کرنے کی اِچھا رکھتے ہیں لیکن اُس کا پورا ہونا آپ کے آدھین سمجھ کر آٹھوں پہر اُن کو یہ ابھلاشا بنی رہتی ہے کہ دوارکا ناتھ دیال ہو کر آویں تو ہمارا منورتھ پورا ہو۔

دوہا

یاتے بلب نہ کیجیٔے ابھین پہونچو جاے	بھگتن کو کارج کرو ماکھن پر بھٔ یدورائے

اُسی وقت راجہ یدھشٹر کی چٹھی نیوتے کی اس مضمون کی شیام سُندر کے پاس پہونچی کہ اے مہاپربھو براہمنوں نے مجھ سے راجسویہ یگیہ کا سنکلپ تو کرا دیا لیکن بنا آپ کے میرا منورتھ پورا نہیں ہو سکتا میری لاج آپ کے ہاتھ ہے جب شیام سُندر نے پانڈوں کا سندیسا نارد مُنی سے سُن کر انکی چٹھی پڑھی تب یدوونشیوں سے جو وہاں بیٹھے تھے پوچھا کہ سُنو بھائیو جراسندھ کے قیدی راجوں نے اپنے چھڑانے کا سندیسا میرے پاس بھیجا ہے اور نارد جی پانڈوں کے پاس جانے کو کہتے ہیں ان دو باتوں میں کیا کرنا چاہیئے اس میں ایک یدوونشی بولا کہ اے مہاراج پہلے راجوں کی بندی چھڑانا اُچت ہے دوسرے نے کہا کہ پہلے پانڈوں کے مکان پر جا کر اُن کا یگیہ پورا کرا دینا چاہیئے یہ سُن کر وسودیونندن نے اودھو جی سے کہا۔

چوپائی

اودھو تم ہو سکھا ہمارے	من آنکھن سے نہیں نیارے
دوؤ اُور کی بھاری بھیر	پہلے کہاں چلیں کہو بیر
اُت راجہ سنکٹ میں بھاری	دُکھ پاوت ہیں آس ہماری
اِت پانڈو ہل یگیہ رچایو	ایسے ہی پربھُو بچن سُنایو

یہ بات سُنتے ہی اُودھو نے شیام سُندر سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو میرا بڑا بھاگ ہے جو آپ انتریامی ہو کر دیا کی راہ سے مجھ سے پوچھتے ہیں نہیں تو آپ کیا نہیں جانتے۔

ادھیائے اکہتر

شری کرشن جی کا پانڈوں کے مکان پر جانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت اودھو بھگت تینوں کال کے جاننے والے بولے کہ اے دینا ناتھ میرے نزدیک پانڈوں کے پاس چلکر اُن کو دھیریہ دینا چاہیئے پھر وہاں سے بھیم سین اور ارجن کو ساتھ لیکر جراسندھ کے مارنے کے واسطے جانا چاہیئے کس واسطے کہ جراسندھ دس ہزار ہاتھی کا زور رکھتا ہے اس سے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا بھیم سین جراسندھ کے ساتھ کشتی لڑ کر آپ کی کرپا سے اُس کو مار ڈالے گا

میری سمجھ سے جراسندھ کی موت بھیم سین کے ہاتھ ہے۔

دوہا

جراسندھ کو مار کے راجن لیو چھڑائے ۔ پانڈو سُتن کی یگیہ کو دو جو نہیں اُپائے

اے ویکنٹھ ناتھ جب قیدی راجوں کے لڑکے رو کر اپنے باپ کو یاد کرتے ہیں تب اُن کی ماتا اُن کو دھیرج دے کر یہ کہتی ہیں کہ تم مت رُو و شری کرشن جی آدپُرش بھگوان نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا ہے جس طرح اُنھوں نے شری رام اوتار لے کر شری جانکی ماتا کو راون ادھرمی کے یہاں سے چھڑایا تھا اُسی طرح جراسندھ پاپی کو مار کر تمھارے باپ کو بھی چھڑا دیں گے یہ وہی ویکنٹھ ناتھ ہیں جنھوں نے گجیندر ہاتھی کو گراہ سے بچایا تھا اور شنکھ چوڑ دیتیہ سے گوپیوں کو چھڑایا تھا۔

چوپائی

کتنن بھوپ اُن ہیں پُن ماریو ۔ تات مات کو کشٹ نواریو
وے پُربھ ہیں سب کے سُکھ کاری ۔ اُنھیں کو ہے لاج ہماری

دوہا

کشٹ سکل سنسار کو دور کرت چھن ماہہ ۔ تنہیں تمھارے دُکھ ہرت بار لاگ ہے ناہہ

چوپائی

جو تم کو ایسی بدھ دھیاویں ۔ رین دوس تھر و گُن گاویں
تن پر کرپا بیگ پُربھ کیجے ۔ تہاں جائے اُن کی سُدھ لیجے

دوہا

رکشپال سب جگت کے تم ہی ہو گوپال ۔ میں بھی تمھری شرن ہوں ماکھن پربھ نندلال

اے دین دیال اُن سب راجوں کو جراسندھ کی قید سے چھڑانا چاہیئے لیکن راجہ یُدھشٹھر نے کیول آپ کے بھروسہ پر راجسویہ یگیہ کرنے کی اِچھا کی ہے نہیں تو وہ پہلے اپنے پراکرم سے سب راجوں کو ادھین کر لیتے تب ایسی کٹھن یگیہ کا سنکلپ کرتے۔

چوپائی

تدپ اُن پر کرپا تمھاری ۔ وے ہیں پرم بھگت ہتکاری
تہہ کارن نشچے من آنے ۔ کارج کٹھن سہج کر جانے

دوہا

یاتے بیگ سدھارئے کیجیئے اُن کو کاج ۔ تم ہی کو سب لاج ہے ماکھن پربھ ورجراج

جب تک جراسندھ مارا نہ جاوے یا ہار نہ مانے تب تک راجسویہ یگیہ نہیں ہو سکتی اِس کے

مارے جانے میں دو کام سمجھئے ایک تو راجہ یدھشٹھر کی یگیہ اچھی طرح پوری ہوگی دوسرے بیس[20] ہزار آٹھ سو راجہ قید سے چھوٹ کر آپ کی کرپا سے سُکھ پاویں گے یہ دونوں کام ہو جانے سے آپ کا نام سنسار میں بنا رہے گا اور راجسویہ یگیہ میں سب کام سوائے راجوں کے دوسرا نہیں کر سکتا وہی راجہ لوگ چھوٹ کر بڑے پریم سے یگیہ کا کام کریں گے اتنے راجہ اکٹھا دوسری جگہ ملنا بہت کٹھن ہے اور کوئی آدمی جو لڑ کر دسوں دشا کے راجوں کو جیت آوے تو بھی اتنے راجہ لوگ اکٹھا نہیں ہو سکتے اسلئے پہلے اندر پرستھ میں چلئے اور پانڈوں سے بھینٹ کر کے جیسا جانیے ویسا کیجیے جراسندھ گئو اور براہمن کا بھگت اور ایسا داتا ہے کہ کوئی اُس کے دروازے پر سے خالی نہیں پھرتا اور جو بات کہتا ہے اُس کو چھوڑتا نہیں

چوپائی

یا کارن تم بیگ سِدھارو ۔ شبھ کارج میں بلمب نہ ڈارو

دوہا

جراسندھ یہ جان ہے اپنے من میں بھاے ۔ پانڈو سُت کے کاج کو آئے شری یدو رائے

جب یہ صلاح اودھو جی کی سُن کر شیام سُندر اور نارد جی اور یدونشیوں نے پسند کی تب شری کرشن جی نے نارد مُنی سے کہا کہ مہاراج تم ہماری طرف سے جا کر پانڈوں سے کہدینا کہ ہم جلدی تمھارے یہاں آتے ہیں اور اُس براہمن کو بدا کرتے وقت کہا کہ تم سب راجوں سے جا کر کہدو کہ وہ لوگ دھیرج دھریں ہم جلدی وہاں پہونچ کر سب کو قید سے چھڑا لیں گے۔

دوہا

ایسے امرت بین سُن من میں بھیو ہُلاس ۔ آئیس لے تب ہی چلیو نرپ راجن کے پاس

جب اُس براہمن نے سب راجوں کے پاس شری کرشن مہاراج کا سندیسا کہدیا تب وہ خوش ہو کر ہر چرنوں کا دھیان کرنے لگے اور نارد جی نے اندر پرستھ میں جا کر شری کرشن مہاراج کا سندیسا راجہ یدھشٹھر سے کہا اور یہاں شری کرشن مہاراج نے راجہ اُگرسین کے پاس جا کر پانڈوں کے یہاں جانے کی اُن سے آگیا لی اور دوارکا کی رکشا کے لیے بلرام جی کو وہاں چھوڑ دیا اور آپ سب شور ویر یدونشی اور فوج ساتھ لے کر اندر پرستھ کو چلے پہلے آٹھوں پٹ رانیوں کو اچھی اچھی نالکی اور جھپان پر بٹھا کر اور کئی ہزار ہاتھی جڑاؤ ہودے اور عماری کسے ہوئے ساتھ لے لئے اور آپ دوارکا ناتھ جڑاؤ رتھ پر جس میں بہت اچھے گھوڑے جُتے ہوئے تھے بیٹھ کر چلے اے راجہ پریکشت اُس وقت کئی ہزار گھوڑے جڑاؤ ساز پہنے اور بہت سنگھاسن اور جڑاؤ رتھ کوتل اُن کے ساتھ چلے جاتے تھے اُن کی شوبھا کہاں تک ورنن کروں راہ میں جہاں وہ ٹکتے تھے وہاں بہت اچھا بازار اُس کے ساتھ لگ جاتا تھا اور اُس دیش کے راجہ اور پرجا موہنی مورت کا درشن ملنے سے اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پاتے تھے جب وہ لوگ بہت طرح کا مال شری کرشن مہاراج کو بھینٹ

دیتے تھے تب شیام سُندر اُن لوگوں کو سنمان پوروک بِداکرتے تھے جبکہ اسی طرح شیام سُندر سب چھوٹوں اور بڑوں کو سُکھ دیتے ہوئے بندر اور سورت کی راہ سے تیسرے دن راجہ یُدھشٹھر کے سوانے میں پہونچے تب کسی نے جاکر راجہ یُدھشٹھر سے کہاکہ مہاراج کوئی فوج لے کر تمہارے اوپر چڑھ آیا ہے یہ بات سُنتے ہی راجہ یُدھشٹھر نے نکُل اور سہدیو اپنے بھائیوں کو حال لانے کے واسطے بھیجا جب نکُل اور سہدیو کو شری کرشن جی کے آنے کا حال معلوم ہوا اور اُنھوں نے بڑی خوشی سے پھر کر یہ حال راجہ یُدھشٹھر سے کہا کہ تب وہ بڑی خوشی سے ارجُن اور بھیم سین آدِک اپنے چاروں بھائی اور وید پاٹھی براہمن اور شیشُود اور بہت اسباب بھینٹ دینے کے واسطے ساتھ لے کر پیشوائی کو گئے۔

چوپائی

شری مُکھ دیکھ مہا سُکھ پایو — تہ سُکھ تے سب دُکھ بِسرایو
ہر درشن کی شیتلتائی — تاسوں من کی تپن بُجھائی

دوہا

روم روم ہرشِت بھئے یُدھشٹھر راج — سپھل بھیو سنسار میں جنم ہمارو آج

جیسے راجہ یُدھشٹھر نے پاس پہونچ کر شری کرشن جی کے چرنوں پر گرنا چاہا ویسے دوارکا ناتھ نے ان کو اپنے گلے لگایا اور شیام سُندر راجہ یُدھشٹھر کو بڑا جان کر اُن کے چرنوں پر گر پڑے ایسی کرپا تربھون پتِ کی دیکھتے ہی راجہ یُدھشٹھر بڑے پریم سے موہن پیارے کو گود میں اُٹھا کر پیار کرنے لگے اور بڑی خوشی سے بدھ پوروک اُن کی پوجا کی۔

دوہا

روپ انوپم دیکھ کے مُدِت بھئے من ماہہ — نین نمکھ لاگے نہیں تن کی سُدھ کچھ ناہہ

اور وسودیو نندن نے بھیم سین اور ارجُن سے گلے مل کر اُن کو سُکھ دیا اور نکُل اور سہدیو جو شری کرشن جی کے چرنوں پر گرے تھے اُن کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔

چوپائی

پُنِ پیرن کو ماتھ نوایو — کُشل پوچھ کر ہرش بڑھایو

اور دوسرے چھتری آدِک جو راجہ یُدھشٹھر کے ساتھ ہستناپور سے شری کرشن جی کے دیکھنے کو آئے تھے ان سب کا بھی آدر سنمان یتھا یوگیہ کیا جبکہ راجہ یُدھشٹھر پیتامبر بچھاتے اور چندن اور گلاب چھڑکاتے اور سونے اور چاندی کے پھول لُٹاتے اور بہت طرح کے باجے بجاتے ہوئے بڑی خوشی سے شیام سُندر کو شہر میں لائے تب استری اور پُرش وہاں کے رہنے والے اپنے دروازوں اور کھڑکیوں اور کوٹھوں پر بیٹھے ہوئے شیام سُندر کے درشن کی ابھلاشا رکھتے تھے اُنھوں نے موہنی مورت کی چھب

دیکھ کر اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پایا اور خوشبودار پھول اور رتن آدک دوار کا ناتھ پر پھاور کر کے ایک استری
دوسری استری سے کہنے لگی کہ دیکھو بڑا بھاگیہ شیام سندر کی استریوں کا ہے جو رات دن اُن کے ساتھ بھوگ
اور ولاس کر کے اپنا جنم سوارتھ کرتی ہیں اور براہمنوں نے جنیو کے ساتھ آشیرواد دے کر دوسرے
نگر واسیوں نے اپنے مقدور کے موافق رتن آدک اُن کو بھینٹ دیا اور وسودیو نندن نے یتھا یوگیہ سب کا
سنمان کیا جب تربھون پت سب چھوٹے اور بڑوں کو آنند دیتے ہوئے راجہ یدھشٹر کے رتن جڑت
محل میں گئے تب کنتی پریم سے اُن کو دیکھنے دوڑی اور موہنی مورت کا چندر مکھ دیکھتے ہی خوش ہو گئی
تب شیام سندر نے اپنا سر کنتی کے چرنوں پر رکھ کر ڈنڈوت کی تب کنتی نے اُن کا سر اُٹھا کر چھاتی سے
لگا لیا اور اُن کو گود میں بیٹھا کر پریم کے آنسو بہانے لگی تب دروپدی نے آکر دوار کا ناتھ کے چرنوں پر سر
رکھا تب شیام سندر نے اپنا ہاتھ اُس کے سر پہ رکھ کر اُس کو اور سبھدرا اپنی بہن کو اسیش دی جب رکمنی آدک
آٹھوں پٹ رانیوں نے کنتی کے چرنوں پر اپنا سر رکھ دیا تب کنتی ماتا نے اُن کو بڑی پریت سے چھاتی سے
لگا کر اپنے پاس بیٹھالا

چوپائی

بڑی دیر لوں بھیٹت رہے
بہت نیر نینن سے بہے

بار مبار دھریس جگدیشا
کنتی کے چرنن پر شیشا

وہ اُٹھائے کے کنٹھ لگاوے
روم روم تہہ آنند پاوے

درونا کرپاچاریہ کی ناری
پرم پُنیت مہا سُکماری

ہر جو تنھیں نوایو شیشا
ہوئے پرسن اُن دئی اشیشا

جب سب کوئی شیام سندر اور رکمنی آدک سے بھینٹ کر چکے تب کنتی نے دروپدی اور سبھدرا سے
کہا کہ تم لوگ آدر ست ہر روز آٹھوں رانیوں کا شِشٹاچار کیا کرو- راجہ یدھشٹر آدک پانچوں بھائی جو
بھیتر سے شری کرشن جی کی بھگتی رکھتے تھے بڑے پریم سے اُن کا سنمان کرنے لگے اور اُن پانچوں میں ارجن
بڑی پریت اور مترتا شری کرشن جی سے رکھ کر ہمیشہ اُن کے ساتھ ایک رتھ پر سوار ہو کر شکار کھیلنے جایا کرتے
تھے- اے راجہ پریکشت اندر پرستھ میں شری کرشن جی کے آنے سے ایسا سُکھ اور آنند وہاں کے لوگوں کو
ہوا جس کا حال مجھ سے ورنن نہیں ہو سکتا جس طرح چندرما کی روشنی راجہ اور پرجا دونوں کے گھر
میں برابر رہتی ہے اسی طرح اندر پرستھ میں شری کرشن مہاراج کی کرپا سے سب چھوٹے بڑوں کے گھر
ہر روز نئے نئے سُکھ اور آنند ہونے لگے۔

دوہا

یا پدھ پرم ہُلاس سے کینھو تہاں نواس
پانڈو ستن کے کاج کو ماکھن پربھ سُکھ راس

ادھیائے بہتّر

شری کرشن جی کا جراسندھ کو مارنے کے واسطے جانا

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جب اسی طرح کئی مہینے شیام سُندر کو وہاں بیت گئے اور کچھ پرچا گیئہ کی نہ ہوئی تب ایک دن راجہ یدھشٹر نے اپنی سبھا میں جہاں بہت سے چھتری اور براہمن اور رشیشور لوگ بیٹھے تھے اُٹھ کر شیام سُندر کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر ونے پورک اُن سے کہا کہ اے تر بھون پت برھما اور مہادیو آدک سب دیوتوں کے مالک آپ کے چرنوں کا درشن بڑے بڑے یوگی اور رشیشوروں کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا آپ نے مجھ کو اپنا داس جان کر گھر بیٹھے درشن دیا۔

چوپائی

کاہو سے نہیں جانے پرد	تم ایسی پربھُ لیلا کرد
تم سے کرت لوک بیوہار	مایا میں بھولا سنسار
اُس کو جانو اپنا ایش	جو تم کو سمرت جگدیش

اے دینا ناتھ آپ کی دیا سے جگت میں سب اچھا میری پوری ہوئی لیکن میں ایک اور ابھلاشا رکھتا ہوں آگیا ہو تو ونے کروں شری کرشن جی مہاراج بولے کہ اے راجہ جو تم کو اچھا ہو وہ کہو پوری ہو جائے گی یہ بات سُنتے ہی راجہ یُدھشٹر خوش ہو کر بولے کہ اے مہاراج میں راجسو یہ گیئہ کرنے کی اچھا رکھتا ہوں اور سب رشیشوروں اور مُنیشوروں کو بھی اس میں خوشی ہے لیکن بنا کرپا آپ کی یہ کٹھن گیئہ پوری نہیں ہو سکتی جس طرح آپ نے کئی مرتبہ بڑی بپت میں میری خبر لے کر میرا منورتھ پورا کیا ہے اُسی طرح اب بھی دیا سے یہ گیئہ اچھی طرح پوری کرا دیجیے کہ اُس کا پھل آپ کو ارپن کر کے بھو ساگر پار اُتر جاؤں کس واسطے کہ سنسار میں ہم پانچوں بھائی آپ کے داس کہلاتے ہیں اس سے سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ شری کرشن مہاراج کی دیا اور کرپا سے پانڈوں نے راجسو یہ گیئہ کی تھی اور یہ بھی آپ کے چرنوں کا پرتاپ ہے۔ جو ایسی اچھا مجھ کو ہوئی میں اس بات کا وشواس رکھتا ہوں کہ جو آپ کی شرن میں آیا اُس کا کوئی منورتھ پورا ہونے سے باقی نہیں رہا۔

چوپائی

آئیس مان کروں سوئی کاجا	جا بدھ منتر دیو یدو راجا

دوہا

اور ہمارے کون ہے ما کھن پربھُ یدو رائے	تم ہی سب کا جن بشے ہم کو ہوت سہائے

ایسے ادھین وچن سُن کر لکشمی پتی نے ہنس کر کہا کہ اے راجہ تمھارا کہنا میں نے مان لیا یہ بات اچھی ہے سب دیوتا اور پِتر اور رِشیشور اور مُنی لوگ تم سے یگیہ کرانے کی اِچھا رکھتے ہیں جس میں اپنا اپنا حصہ پاویں جب تم نے اپنے پریم سے مجھ کو وَش میں کر لیا تب تم کو راجسویہ یگیہ یا اُس سے بھی کوئی بڑا کام کر لینا کون مشکل ہے جس کے وَش میں ہوں اُس کی کوئی اِچھا باقی نہیں رہتی ارجُن آدِک تمھارے چاروں بھائی ایسے زبردست ہیں کہ جن سے کوئی دوسرا راجہ لڑائی نہیں کر سکتا اور لوک پالوں کو بھی ایسی سامرتھ نہیں جو میرے سامنے اُن سے لڑ سکیں تم اپنے بھائیوں کو حکم دو کہ چاروں دِشا میں جا کر اور سب راجوں کو جیت کر بہت سا روپیہ لا دیں تب تم خوشی سے یگیہ کرو یہ بات سُن کر راجہ یُدھشٹھر نے بہت سی فوج ساتھ دے کر ارجُن کو اُتر طرف اور بھیم سین کو پورب طرف اور سہدیو کو دکھن طرف اور نکل کو پچھم کی طرف جانے کو حکم دیا اور وہ لوگ اُن کے حکم کے موافق چاروں طرف گئے جب چاروں بھائی کچھ دنوں میں ویکنٹھ ناتھ کے پرتاپ سے ساتوں دویپ اور نوؤں کھنڈ اور دسوں دِشا کے راجوں کو جیت کر بہت سا روپیہ لے آئے تب راجہ یُدھشٹھر نے ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے وِنتی کیا کہ اے مہاراج یہ کام تو آپ کی کرپا سے پورا ہوا اب کیا حکم ہوتا ہے یہ بات سُن کر اودھو بھگت نے راجہ یُدھشٹھر سے کہا کہ مہاراج سب دیش کے راجوں کو تمھارے بھائی جیت آئے لیکن جب تک راجہ جراسندھ مگدھ دیش کا تمھارے ادھین نہ ہو گا تب تک تمھاری یگیہ پوری نہیں ہو سکتی اور وہ ایسا زبردست اور دھرماتما ہے اُس کو دُنیا میں کوئی نہیں جیت سکتا۔

چوپائی

جو تم یُدھ کرو رَن ماہیں — وا سوں جیت سکو گے ناہیں
ایک بات اپنے من لاؤں — سو اب تم سے کہہ سمجھاؤں
بپر بھیس دھر کے ہر جاہیں — ارجن بھیم سنگ تہہ پاہیں
جراسندھ داتا آہت بھاری — جا کو یش تہوں لوک منجھاری
دا سے جو کچھ مانگیں بھِچّھا — دیت وہی جو من کی اچھا
جدپِ شیش ہو مانگے کوئی — دیت بار لاوے نہیں سوئی
بپر روپ جب وا پے تہیں — یُدھ دان تا ہی چھن بیہیں

دوہا

راجن یا سنسار میں استھر ہے کچھ ناہہ — تدپِ داتا پُرش کو نام رہے جگ ماہہ

جب یہ بات سُن کر راجہ یُدھشٹھر اُداس ہو گئے تب تربھون پت اُن کو دھیریہ دے کر بولے کہ اے راجہ تم کسی بات کی چنتا مت کرو اودھو کے کہنے کے موافق تم بھیم سین اور ارجُن اپنے دونوں بھائیوں کو ہمارے ساتھ کر دو کسی طرح چھل اور بل سے ہم لوگ جراسندھ کو مار آویں گے جب یہ بات سُن کر راجہ یدھشٹھر نے

بھیم سین اور ارجن کو شری کرشن جی کے ساتھ جانے کو حکم دیا تب لکشمی پت نے اُن دونوں کو ساتھ لے کر براہمن کا بھیس بنا کر مگدھ دیش کو گئے وہ تینوں براہمن روپ بہت سُندر اور ایسے تیجوان معلوم ہوتے تھے مانو ستو گن اور رجو گن اور تمو گن اپنا تن دھارن کئے ہیں جب کئی دن میں وہ لوگ دوپہر کے وقت براہمن روپ سے جو اتتھ کو بھوجن کرانے کا وقت ہے راجہ جراسندھ کے دروازے پر جا کر کھڑے ہوئے تب ایک دوارپال نے اُن کو دیکھتے ہی راجہ کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج تین براہمن بڑے تیجوان آپ سے بھینٹ کرنے کے واسطے آکر دروازے پر کھڑے ہیں حکم ہو تو بھیتر آویں یہ بات سُنتے ہی جراسندھ اُس وقت جو بھوجن کرنے کے واسطے جایا چاہتا تھا بہت خوش ہو کر آپ دروازے پر چلا آیا اور شیام سُندر آدک براہمن روپ کو ڈنڈوت کر کے بھیتر لے گیا اور آدر کے ساتھ اپنے سنگھاسن پر بٹھا کر اُن سے کہا کہ مہاراج جس طرح آپ نے دیا کی راہ سے یہاں آکر مجھ کو کرتارتھ کیا اسی طرح چل کر بھوجن کیجئے تو آپ کے چرن دھو کر اپنا پرلوک بناؤں۔

چوپائی

بھو ساگر سے جلدی ترے	بپرن کی سیوا جو کرے

یہ بات جراسندھ کی سُن کر شیام سُندر بولے کہ اے راجہ ہم لوگ بہت دور سے تمہارا نام سُن کر یہاں آئے ہیں جو ہم کو اچھا ہے وہ دو کس واسطے کہ شورویروں کو اپنا سر اور دانیوں کو اپنا پران تک دے ڈالنے میں کچھ لالچ نہیں رہتا ایک کبوتر ایک بہیلئے کے واسطے اس طرح اپنا پران دے کر تر گیا کہ ایک بہیلیا ماگھ مہینے میں چڑیاں پکڑنے کے واسطے جنگل میں گیا پانی برسنے اور آندھی چلنے سے کوئی چڑیا اُس کو نہیں ملی جب وہ سردی اور بھوکھ سے بہت دیاکل ہو کر اپنے گھر آنے لگا تب اُس نے ایک کبوتری کو جو سردی سے بیہوش ہو کر زمین پر پڑی تھی اُٹھا لیا اور رات ہو جانے سے ایک برگد کے درخت کے نیچے بیٹھ رہا جب آدھی رات کو اُس کبوتری کا پتی جو اُسی درخت پر رہتا تھا اپنی استری کو یاد کر کے پکارنے لگا تب اُس کبوتری نے ہوش میں آکر کہا کہ اے سوامی اب تم کو میرے واسطے سوچ کرنا نہ چاہیئے بلکہ اس اتتھ (مسافر و مہمان) کا دُکھ جو سردی اور بھوکھ سے دیاکل ہے دھرم کی راہ سے چھڑانا چاہیئے جب یہ بات سُن کر کبوتر کو گیان ہوا تب وہ کہیں سے آگ اپنی چونچ میں داب کر لے آیا اور اپنے جھونجھ کی لکڑی گرا کر وہاں آگ جلا دی تب اُس بہیلئے کی سردی چھوٹ گئی پھر وہ کبوتر اپنی خوشی سے آگ میں گر پڑا اور بہیلئے نے اُس کو کھا لیا تب وہ کبوتری بہیلئے سے بولی کہ اب تو مجھ کو بھی بھون کر کھا لے بنا پُرش کے استری کا جینا اچھا نہیں ہوتا جب بہیلئے نے کبوتری کو بھی کھا کر اپنی بھوکھ مٹائی تب پرمیشور نے اُن دونوں پکشیوں کا ایسا دھرم دیکھ کر اُن کو ویکنٹھ میں بلانے کے واسطے بمان بھیجا تب وہ دونوں پنچھی پارشدوں سے ونتی کر کے اُس بہیلئے کو بھی اپنے ساتھ بمان پر بٹھا کر ویکنٹھ دھام کو لے گئے سوائے اس کے تم نے سُنا ہوگا کہ راجہ ہریشچندر ایسا دھرماتما ہوا جس نے سب راج اور مال اپنا پرمیشور کے نام پر براہمن کو دیدیا تھا آج تک یش اُس کا سنسار میں چھا رہا ہے

وِستار کے ساتھ اُس کی کتھا کہتے ہیں سُنو۔

ایک وقت راجہ ہریشچندر کے شہر میں کال پڑنے سے پرجا لوگ بھوکے رہنے لگے تب اُس نے گہنا اور کپڑا وغیرہ سب مال اپنا بیچ کر پرجا کو پالا اُنھیں دنوں میں ایک دن راجہ ہریشچندر شام کے وقت اپنی استری سمیت بھوکے بیٹھے تھے اسی وقت وِشوامتر رِشیشور نے راجہ کے دھرم کی پریکشا لینے کے واسطے وہاں آکر کہا کہ اے راجہ مجھ کو میری اِچھا کے موافق روپیہ دے کر کنیا دان کا پھل لیو یہ بات سُن کر راجہ ہریشچندر نے گھر میں جا کر ڈھونڈھا تو کچھ گہنا اور کپڑا آدک استری اور بیٹے کا تھا وہ لاکر رِشیشور کو دیدیا اُس کو دیکھ کر وِشوامتر بولے کہ مہاراج اتنے میں میرا کام نہ ہوگا یہ سُنکر راجہ اپنی داسی اور داس جو کچھ تھے اُن کو بیچ کر جب روپیہ اُن کا بھی وِشوامتر کے پاس لے آئے اور کیول ایک دھوتی اپنی استری اور پتر کے پاس رہنے دی تب پھر وشوامتر بولے کہ اے راجہ اتنے روپیہ سے بھی میرا کام نہ ہوگا اور مجھ کو تیرے برابر کوئی دوسرا دھرماتما سنسار میں دکھلائی نہیں دیتا جس کے پاس جا کر اب مانگوں ایک ڈوم روپیہ والا ہے کہو تو اُس سے جا کر مانگوں لیکن وہاں جاتے مجھ کو شرم معلوم ہوتی ہے کہ تم ایسے دانی راجہ کو چھوڑ کر میں اُس سے مانگنے جاؤں یہ بات سُنتے ہی راجہ ہریشچندر نے وِشوامتر کو اپنے ساتھ لوالیا اور اُس ڈوم چانڈال کے گھر جا کر کہا کہ اے بھائی تم اپنے یہاں مجھ کو گرِو رکھ لو اور ان رِشیشور مہاراج کو اِن کی اِچھا کے موافق روپیہ دو یہ سُن کر وہ ڈوم بولا۔

چوپائی

کیسے ٹہل ہماری کرہو تم ہو نرپت تیج بل دھاری	راجس تامس من سے ہرہو مہانیچ ہے ٹہل ہماری

اے راجہ تم کو مرگھٹ میں رہ کر مردہ جلانے والوں سے پیسہ لے کر ہمارے گھر پہونچانا ہوگا اور ہمارے مکان کی چوکیداری کرنا پڑے گی جو تم سے یہ دونوں کام ہو سکیں تو ہم اس براہمن کو منھ مانگا روپیہ دیکر تم کو گرو رکھ لیں یہ بات سُنتے ہی راجہ ہریشچندر نے کہا کہ بہت اچھا ہم برس دن تک یہ دونوں کام تمھارے کر دیں گے یہ بات سُنتے ہی اُس ڈوم نے اِچھا پوروک وِشوامتر کو روپیہ دے کر بِدا کیا تب راجہ ہریشچندر وہاں رہ کر دونوں کام اُس کے کرنے لگا اور اُس کی رانی پتر سمیت اُسی شہر میں کسی گرہستھ کے یہاں رہ کر سیوکائی سے اپنے دن کاٹنے لگی پرمیشور کی اِچھا سے کچھ دن کے بعد راجہ ہریشچندر کا بیٹا مرگیا اور رانی نے اُس کی لاش لے جا کر گنگا کنارے جلانے کی اِچھا کی تب راجہ ہریشچندر نے آکر اپنی استری سے کہا کہ پہلے تم اس مردے کا پیسہ دے دو تب اس کی لاش جلاؤ یہ بات سُنتے ہی رانی رو کر بولی کہ اے مہاراج یہ تمھارے بیٹے کی لاش ہے جلانے کے واسطے لائی ہوں اور میرے پاس سوائے ایک دھوتی کے اور کچھ نہیں ہے یہ بات سُن کر راجہ ہریشچندر بولا کہ اے رانی جو میں پیسہ نہ لوں اور مفت میں جلانے دوں تو میرا دھرم جاتا رہے گا اس لئے اپنے بیٹے کو بھی بغیر پیسہ لئے نہ جلانے دوں گا یہ دھرم

کی بات سُنتے ہی جیسے رانی نے اپنا آنچل پھاڑ کر بیٹے کے بدلے دینا چاہا ویسے نارائن جی کرپاندھان نے ایسا دھرم اور ست راجہ کا دیکھ کر ایک بمان اچھا جڑاؤ اُس کے واسطے وہاں پر بھیجدیا اور پیچھے سے آپ بھی وہاں آئے اور راجہ کو درشن دے کر روہتاشو نام اُس کے بیٹے کو اپنی مہما سے جلا دیا اور راجہ ہر یشچندر کو اُس کی رانی سمیت بمان پر بیٹھا کر کہا کہ ویکنٹھ میں چلو تب راجہ ہر یشچندر نے تربھون پت سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو پتت پاون جس طرح آپ نے مجھ کو اپنا داس جان کر درشن دیا اسی طرح میرے سوامی ڈوم کو بھی ویکنٹھ میں لے چلئے تو میرا منورتھ پورا ہو یہ بات اپنے بھگت کی سُنتے ہی لکشمی پت اُس چانڈال ڈوم کو بھی پروار سمیت اُسی بمان پر بیٹھا کر بہ سندیہہ ویکنٹھ میں لے گئے اور راجہ ہر یشچندر کو امر پدوی دی۔

اور راجہ رنت دیو ایسا دھرماتما ہوا جس نے اڑتالیسویں دن کچھ اناج بھوجن کرنے واسطے پایا تھا وہ بھی براہمن کو کھلا کر آپ بھوکھا رہ گیا اُسی دھرم سے مکت پدوی پر پہونچا۔

اور جب راجہ بل شری وامن جی کو سب راج اور دھن اپنا دے کر تن بھی دینے کے واسطے تیار ہوا تب اُس نے ستل لوک کا راج پایا جس کا نام دُنیا میں آج تک روشن ہے۔

اور راجہ شوی نے کبوتر کے بدلے اپنے بدن کا مانس کاٹ کر دے ڈالا۔

اور اُدالک رشیشور نے جو چھٹویں مہینے بھوجن کرتے تھے آپ نہ کھا کر وہ بھوجن اتتھ کو کھلا دیا اور آپ بھوکے رہ گئے اُس دان کے پرتاپ سے بمان پر بیٹھ کر ویکنٹھ دھام کو پہونچے۔

اور ددھیچ رشیشور نے اپنے بدن کی ہڈی اندر آدک دیوتاؤں کو دے ڈالی تھی۔

چوپائی	
ایسے داتا بھئے اپار	جن کا یش گات سنسار

اے راجہ سوائے اِن لوگوں کے اور بہت سے دانی ایسے ہوئے ہیں جنھوں نے اپنا پران اور مال دینے میں کچھ لالچ نہیں کیا اُن کا حال کہاں تک تم سے کہوں جس طرح پچھلے یُگوں میں وہ لوگ دھرماتما ہوتے آئے ہیں اُسی طرح تم بھی اِس یُگ میں دانی پیدا ہوئے ہو جو ہماری اچھا پوری کروگے تو سنسار میں تمھارا یش بھی بنا رہیگا یہ بات سُننے اور اُن کا چندر مکھ دیکھنے سے جراسندھ سمجھا کہ یہ لوگ براہمن نہ ہو کر کوئی راج کنور معلوم ہوتے ہیں اس لئے جو یہ پران بھی مانگیں تو دینا چاہئے جس میں میرا دھرم بنا رہے دیکھو راجہ بل نے شکر پروہت کے منع کرنے پر بھی وامن جی کو تینوں لوک کا راج دے ڈالا سو آج تک اُن کا یش چھا رہا ہے اپنا ہی تن پالنے سے کچھ بڑائی نہیں کرپر اُپکار کرنے سے یش ملتا ہے ایسا وچار کر جراسندھ شیام سُندر سے بولا کہ اے دوِجراج پہلے تم بہ کپٹ ہو کر اپنا نام بتلاؤ پھر جس چیز کی اچھا ہو وہ مانگو میں اپنا پران بھی دینے میں لالچ نہیں کروں گا یہ بات سُن کر شری کرشن جی بولے کہ اے راجہ تم سچ سچ پوچھتے ہو تو میں کرشن چندر یدوونشی ہوں اور یہ دونوں بھیم سین اور ارجن ہماری بوا کے بیٹے ہیں اور ہمارے

تمھارے پہلے بھی متھرا میں ملاقات ہوئی تھی تم ہم کو پہچانتے ہو گے ہم تمھارے یہاں بھکشا لینے نہیں آئے بلکہ اکیلی اکیلا یُدھ دان مانگنے آئے ہیں سوائے اسکے اور کچھ نہیں چاہتے یہ سُنتے ہی راجہ جراسندھ خوش ہو کر بولا کہ بہت اچھا میں نے تمھارا کہا مان لیا لیکن تم میرے سامنے سے بھاگ کر دوارکا میں جا بسے ہو اس سے تم سے لڑتے ہوئے مجھ کو شرم آتی ہے اور ارجن عمر میں چھوٹا ہے اور یہ برس دن تک ہیجڑا بن کر راجہ براٹ کے یہاں رہا تھا اس سے کیا لڑوں ہاں بھیم سین کے ساتھ جو میرے برابر ہے لڑوں گا پہلے تم لوگ میرے یہاں بھوجن کر لو پیچھے دھرم یُدھ کرو جبکہ شیام سُندر نے بھیم سین اور ارجن سمیت راجہ جراسندھ کے یہاں چھتیس پرکار کے ویَنجن بھوجن کیے تب جراسندھ نے دو گدا لوہے کی منگوائیں اور بھیم سین کا براہمن بھیس چھڑا کر ایک گدا اُن کو دی اور ایک آپ لی جب دونوں شور ویر جو دس دس ہزار ہاتھی کا بل رکھتے تھے شہر کے باہر جا کر اکھاڑے میں کھڑے ہوئے تب جراسندھ نے کہا کہ اے بھیم سین تم میرے مکان پر براہمن روپ سے آئے تھے اس لیے پہلے اپنی گدا تم چلاؤ یہ سُن کر بھیم سین بولے کہ اے راجہ اب دھرم یُدھ میں گیان چرچا اُچت نہ ہو کر جو چاہے وہ پہلے گدا چلادے جب یہ کہہ کر دونوں ویر آپس میں گدا یُدھ کرنے لگے تب ایک دوسرے کا وار گدا پر روک کر اپنا بدن بچا لیتا تھا اور لڑتے وقت بھیم سین کی سانس پَون کے پتر ہونے سے نہیں پھولتی تھی لیکن جراسندھ بھیم سین سے گدا یُدھ اچھی جان کر بھرتی رکھتا تھا جب اسی طرح لڑائی کرتے کرتے شام ہو گئی اور کوئی نہیں ہارا تب دونوں شور ویر راج مندر پہ چلے آئے اور ایک ساتھ بھوجن کر کے سو رہے اور پراتہ سمے اُٹھ کر پھر اُسی طرح گدا یُدھ کیا جب لڑتے لڑتے دونوں گدا ٹوٹ ٹوٹ کر چور ہو جاتی تھیں تب دوسری گدا منگا کر آپس میں لڑتے تھے۔

	دوہا	
رین سمے مل بیٹھ کے کھان پان ایک ٹھور		دن میں کاج کریں نہیں بنا یُدھ کچھ اور

جب اسی طرح لڑتے لڑتے سب گدا ٹوٹ گئیں تب آپس میں کُشتی لڑنے لگے چھبیسویں دن جراسندھ نے ایک مُکا بھیم سین کی چھاتی میں ایسا مارا کہ وہ دیاکل ہو گئے تب بھیم سین نے رات کو شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج جراسندھ بڑا بلوان ہے اس لیے اب میں اُس سے لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتا کل بھاگ جاؤں گا نہیں تو میری شرم آپ کے ہاتھ ہے یہ بات سُنتے ہی جیسے دوارکا ناتھ نے اپنا ہاتھ بھیم سین کی چھاتی پر پھیر دیا ویسے سب درد اُن کا جاتا رہا اور بھیم سین کو چھاتی سے لگا لیا اور کچھ بل اپنا اُنھیں دے کر کہا کہ لڑتے وقت تم میرا اشارہ سمجھ کر جراسندھ کو مار ڈالنا جب ستائیسویں دن پھر دونوں شور ویر لڑنے لگے اُس وقت شری کرشن جی نے بھیم سین کو ایک تنکا دکھا کر بیچ سے چیر ڈالا تب پَون پُتر نے اُس کا بھید سمجھتے ہی شیام سُندر کا بل پانے سے جراسندھ کو اُٹھا کر ٹپک دیا اور ایک جانگھ اُس کی اپنے پیر سے دبا کر دوسری جانگھ پکڑ کر چیر ڈالا تب بدن جراسندھ کا جو بیچ سے جڑا ہوا تھا آدھو آدھ ہو کر

وہ مرگیا جراسندھ کے مرتے ہی دیوتوں نے خوش ہو کر بھیم سین آدک پر پھول برسائے اور بہت باجے بجاکر جے جے کار کرنے لگے اور شیام سندر اور ارجن نے بھیم سین کی بھجا پکڑ کر اُن کی تعریف کی ۔

دوہا	
جراسندھ یا بدھ ہیتو بھیم سین کے ہاتھ	سب لوگن کو سکھ دیو ماکھن پربھ یدو ناتھ

جب جراسندھ کے مرنے کا حال شہر میں پہونچا تب اُس کی رانی روتی پیٹتی ہوئی آکر شیام سندر سے بولی کہ مہاراج تم دھنیہ ہو جو ایسا کرم تم نے کیا جس نے تم کو سرور دیا اُس کا پران تم نے لیا جو کوئی اپنا رتن اور دھن تمہارے بھینٹ کرتا ہے اُس کے ساتھ تم ایسی بھلائی کرتے ہو جیسے راجہ بل سے کی تھی جب رانی نے اپنے پتی کے واسطے بہت ولاپ کیا تب شیام سندر نے اُس کو دھیریہ دے کر بدا کیا جب جراسندھ کا بیٹا سہدیو شری کرشن جی کو پرمیشور جان کر اُن کی شرن میں آیا تب دوارکا ناتھ جراسندھ کا کریا کرم ہونے کے بعد سہدیو کو راج گدی پر بیٹھا کر اپنے ہاتھ سے تلک لگایا اور دھیریہ دے کر بولے کہ اے بیٹا تم دھرم کے ساتھ راج کر کے گئو اور براہمن اور پرجا کو پالن کیا کرنا۔

دوہا	
جو نریش ہیں بن میں تے سب دیو چھڑائے	آنند سوں نج دیش میں راج کرو چیت لائے

ادھیائے تہتر

شری کرشن جی کا بیس ہزار آٹھ سو راجوں کو قید سے چھڑانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب شری کرشن چندر آنندکند سہدیو کو راج گدی دے کر اُسے اپنے ساتھ لیے ہوئے جہاں پر سب راجہ لوگ قید تھے آئے تو کیا دیکھا کہ ایک گڑھا پہاڑ کی کھوہ کی طرح کھدا ہوا ہے اُسی میں سب راجہ قید ہیں اور ایک بھاری پتھر اُس گڑھے کے منہ پر رکھا ہے جب سہدیو نے شری کرشن دینا ناتھ کی آگیا کے موافق سب راجوں کو کھوہ سے باہر نکلوا کر اُن کے سامنے کھڑا کر دیا تب وہ لوگ جو بیڑی اور ہتھکڑی پہنے اور بال اور ناخنوں کے بڑھنے سے بہت دُکھی تھے نیا جنم پاکر ہر چرنوں پر گر پڑے اور موہنی مورت کا درشن پاتے ہی سب دُکھ اپنا بھول کر خوش ہو گئے اور بڑے پریم سے ہاتھ جوڑ کر وِنے کیا کہ اے دینا ناتھ دیا ساگر آپ نے دیال ہو کر بڑی کرپا کی جو یہاں آکر ہماری خبر لی نہیں تو اِس قید سے چھوٹنا بہت مشکل تھا اب آپ کے درشن پاتے ہی ہم لوگوں کا پچھلا دُکھ سب بھول گیا۔

دوہا	
ایسی بدھ راجہ سبے بار بار بل جانہہ	ماکھن پربھو کی لاج سوں سیس اُٹھا دیں ناہہ

وِرندابن وِہاری بھگت ہتکاری نے یہ حال اُن راجوں کا دیکھتے ہی دیال ہو کر جیسے اشارے سے
بتایا ویسے سہدیو نے ان سب کی ہتھکڑی اور بیڑی کٹوا کر حجامت بنوا دی اور اشنان کروا کے چھتیس پرکار
بینجن کھلا کر اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنائے اور بہت طرح کے ہتھیار بندھوا کر شری کرشن جی مہاراج کے
پاس لے آئے تب دوارکا ناتھ نے اپنی چترَبھجی روپ سے شنکھ چکر گدا پدم لیے ہوئے جیسے اُن لوگوں کو درشن
دیا ویسے اُن لوگوں کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہو گیا تب اُن راجوں نے ویکنٹھ ناتھ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر
بڑے پریم سے آنسو بہاتے ہوئے وِنے کی کہ اے دینا ناتھ تربھون پتِ سب جیوؤں کی اُتپت اور پالن کرنے
والے آپ کے آدِ اور انت کو کوئی نہیں جان سکتا ہم لوگ سنسار ی جیوؤں کو موہ مایا جال میں پھنس رہے ہیں
سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا اِس جال سے باہر نکالنے والا نہیں ہے آپ چاہتے تو دوارکا ہی میں بیٹھے
ہوئے اپنی اِچھا سے راجہ جراسندھ کو مار کر ہم لوگوں کو چھڑا دیتے کیول اپنی کرپا سے یہاں آکر ہم لوگوں کو
کرتارتھ کیا نہیں تو آپ کے چرنوں کا درشن بڑے بڑے دیوتا اور رِشیشور لوگوں کو تپ اور جپ کرنے پر
بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا اے مہاپربھو آپ کو ہماری ڈنڈوت پہونچے اب من ہم لوگوں کا راج کرنے
کے واسطے نہ چاہ کر یہ اِچھا ہے کہ آٹھوں پہر آپ کے نام کا سمرن اور آپ کے چرنوں کا دھیان کر کے
آپ کی لیلا اور کتھا کو سُنا کریں جس میں اِستری اور پُتر کے مایا موہ روپی اندھیرے کنوئیں سے باہر نکل کر
بھوساگر پار اُتر جاویں جراسندھ نے ہمارے ساتھ بڑا سلوک کر کے اپنے یہاں قید کیا تھا جس سے ہم لوگوں
کو تپ اور یوگ کا پھل مل کر آپ کے چرنوں کا درشن ملا۔

	دوہا	
مانگن پربھو گوبند کو ہت سے کروں پرنام		پربرہم بھگوان ہو واسو سدیو گھنشیام

یہ بات گیان بھری سُن کر لکشمی پتِ بولے کہ ابھمانی راجوں کو اسی طرح دُکھ ملتا ہے جس طرح تم نے
پایا جس کے من میں دیا اور دھرم اور میرے چرنوں کی بھکتِ رہتی ہے وہ لوگ سنسار میں یش پا کر
انت سمے مُکتی پاتے ہیں بندھ اور موکش اپنے کرم کے موافق ملتا ہے جو کوئی کام کرودھ لوبھ موہ کو اپنے
وَش رکھ کر بُرا کرم نہ کرے اُس کو گھر اور جنگل دونوں برابر رہتا ہے دیکھو پچھلے یُگوں میں ابھمان نے راجہ نہش
اور راجہ بین اور راون آدک کو راج گدی سے کھو دیا اور جنھوں نے اہنکار چھوڑ کر میری شرن پکڑی وہ لوگ
وِبھیشن اور ہنومان اور امبریش اور پرہلاد کی طرح اپنے مطلب کو پہونچ کر میرے پاس بنے رہتے ہیں اور ابھمانی
آدمی بہت نہیں جیتا راجہ سہسر باہُو کو اپنے بل اور ہزار ہاتھ ہونے کا ابھمان ہوا تھا پرشرام جی نے اُس
کے ہاتھ پھرسے سے کاٹ کر اُس کو مار ڈالا اور بھوماسُر اور باناسُر اور کنس آدک بہت راجہ ابھمانی خراب ہوئے۔

	چوپائی	
پھوٹے گرب تب نربھے ہوئی		سومت گرب کرو جِن کوئی

اس لیئے تم لوگ دُکھ اور سُکھ کو برابر سمجھ کر ہمیشہ میرے اسمرن اور دھیان میں مگن رہو تو تم کو دُکھ نہ ہوگا۔

چوپائی

جو جن چت لاوے مم ماہیں	موہوں سدا رہوں تہہ پاہیں
جو سب جنم پاپ میں رہے	پھر وہ شرن ہماری گہے

دوہا

تاکو میں ات بریت کر دیت آپنو دھام	جا ہیں دُکھ بیاپے نہیں رہے سدا بشرام

یہ سُن کر سب راجوں نے وِنے کیا کہ اے مہاراج آپ دیال ہو کر ہم کو اپنے جپ اور پوجا کی بدھ بتلا دیجئے تو اُسی طرح آپ کے شرن اور دھیان میں رہ کر بھو ساگر پار اُتر جاویں یہ سُن کر دیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ سب وید اور شاستر کا نکیہ گیان یہ ہے کہ کسی ساعت مجھ کو نہ بھول کر میری کتھا اور لیلا کو سُنا کرو اور سنساری بیوہار سپنے کے برابر سمجھ کر میرے نام پر یگیہ اور ہوم کیا کرو اور پرجا پالن اور براہمن اور سادھو اور مہاتماؤں کی سیوا کیا کرو اور جھوٹھ مت بولو اور کام کرودھ لوبھ موہ کو اپنے وش رکھ کر بُرا کام نہ کرو تم لوگوں کو راج کرنے پر بھی کسی طرح کا دُکھ نہ ہو کر انت سمے ویکنٹھ دھام ملے گا۔

چوپائی

جگ میں بُدھمان ہے سوئی	جاکو لوبھ موہ نہیں ہوئی

دوہا

گیانی جن نیارا رہے ایسی بدھ جگ ماہنہ	جیوں امبُج جل میں بسے جل کو پرست ناہنہ

اب تم لوگ اپنے اپنے گھر جا کر بال اور بچوں کا سُکھ دیکھو راجہ یُدھشٹھر نے راجسو یگیہ کر کے تم لوگوں کو نیوتا دیا ہے ہمارے پہونچنے سے پہلے تم لوگ ہستنا پور میں جاؤ جب شیام سُندر کی آگیا کے موافق سب راجہ لوگ اپنے اپنے گھر جانے کو تیار ہوئے تب شری کرشن بہاری بھگت ہتکاری نے رتھ اور گھوڑے اور ڈیرے اور سیوک وغیرہ اپنے یہاں سے اُن کے ساتھ کر دیئے اور سب کے گلے میں ایک ایک ہار موتیوں کا اپنے ہاتھ سے پہنایا جب وہ سب راجہ بڑی خوشی سے شری کرشن مہاراج کا جَس گاتے ہوئے اپنے دیش کو گئے اور سہدیو نے تربھون پت اور بھیم سین اور ارجن کی بدھ پوروک پوجا کی تب تربھون پت سہدیو کو ساتھ لے کر مگدھ دیش سے اندر پرستھ کو چلے جب ہستنا پور کے پاس پہونچ کر شری وسودیو نندن نے پانچ جنیہ اور بھیم سین نے پُنڈریک اور ارجن نے دیودت نام شنکھ اپنا بجایا اُس کی آواز سُنتے ہی یُدھشٹھر بڑی خوشی سے نکل اور سہدیو اپنے بھائی اور سیناپتیوں سمیت آگے سے آکر لکشمی پت کو آدر پوروک اپنے گھر لوا لے گئے لیکن راجہ دُریودھن شنکھ کی آواز سُن کر بہت اُداس ہو گیا جب وسودیو نندن اور ارجن اور بھیم سین راجہ یُدھشٹھر کے چرنوں پر گر پڑے تب

اُنھوں نے اُن کو اپنی چھاتی سے لگا کر پریم کے آنسو بہائے اور جراسندھ کے مارے جانے کا حال سُن کر بہت خوش ہوئے۔

ادھیائے چوہتّر

راجہ یُدھشٹھر کی یگیہ میں سب راجوں کا آنا

شُکدیو جی نے کہا اے راجہ پریکشت راجہ یُدھشٹھر نے گیان کی راہ سے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے تربھون پتِ آپ نے شری برہما جی اور شری مہادیو جی آدک سب دیوتوں کے مالک ہو کر میرے واسطے براہمن روپ ہو کر بھیکھ مانگنا قبول کیا میں اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگیہ نہیں سمجھتا دیکھیے جن چرنوں کا درشن بڑے بڑے یوگی اور یشیشور اور دیوتوں کو جپ اور تپ کرنے سے بھی دھیان میں نہیں ملتا انھیں چرنوں سے آپ نے مجھ کو اپنا بھکت جان کر میرا گھر پوتر کیا جن کے چرنوں کا دھوون گنگا جی ہو کر تینوں لوک تارتی ہیں وہی پربرہم پرمیشور تم ہو کر میری آگیا مانتے ہو یہ سب تمھاری دیا بھکتِ وَتسلتا کی راہ سے نہیں ہے تو برہما اور مہادیو ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو تمھارے اوپر آگیا چلاویں۔ دیکھیے سنساری آدمی راج اور دھن پانے سے کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتے اور آپ تینوں لوک کے مالک ہو کر میرے یہاں کوئی کام چھوٹا یا بڑا کرنے میں کچھ ابھِمان نہیں رکھتے۔

دوہا

ٹھرے سُمرن دھیان سے پاؤں ہوت شریر	یا تے سمرت ہوں سدا مادھو پر کُھبل دیر

اور کُنتی نے جراسندھ کا مرنا سُن کر شیام سُندر سے کہا کہ اے مہاپربھو اب تمھاری کِرپا سے راجسویہ یگیہ اچھی طرح پوری ہوگی یہ بات سُنتے ہی بھیم سین ہنس کر بولے کہ اے ماتا تم جھوٹی اُستُتِ شیام سُندر کی کیا کرتی ہو جراسندھ کو میں نے مارا ہے۔

دوہا

ایک اور آنند سے بیٹھ رہے گھنشیام	جراسندھ بلوان سے میں کینھو سنگرام

یہ بات سُن کر شیام سُندر بولے کہ اے ماتا بھیم سین سچ کہتے ہیں لیکن میں نے اِن کو اشارے سے بتادیا تھا کہ جراسندھ کو دونوں ٹانگیں چیر کر مار ڈالو اسی تدبیر سے وہ مارا گیا یہ سُن کر یُدھشٹھر آدک سب لوگ ہنسنے لگے جب ساتوں دویپ اور نوؤں کھنڈ کے چندرونشی اور سوریہ ونشی راجہ اپنی اپنی استریوں سمیت روپیہ اور رتن آدک بھینٹ دینے کے واسطے لے کر ہستناپور میں آئے تب راجہ یُدھشٹھر نے اُن کی بھینٹ لے کر شہر کے چاروں طرف اُن لوگوں کو ڈیرا دیا اور یتھا یوگیہ سنمان کیا اور اُن میں سے

جو راجہ لوگ جراسندھ کی قید سے چھوٹ کر آئے تھے وہ لوگ بڑی خوشی سے یگیہ کے سب کام کرنے لگے اور سب نیوتہری راجوں نے شیام سندر اور رکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں کا درشن پریم سے کر کے آنکھوں کا پھل پایا اور نکل جا کر بھیشم پتامہ اور دُریودھن آدک کوروں کو اپنے یہاں بُلالایا اور شکدیو اور ویاسس اور نارد مُنی اور کشیپ اور وششٹھ اور بامدیو اور اتری اور پرشرام اور دھومر اور بھاردواج اور چیون اور کنو اور میترے آدک بہت سے رشیشور اور برہماجی اور مہادیوجی اور اندر اور گندھرب اور کنر اور نکش اور لوکپال آدک سب دیوتا اور مہاتما لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت راجہ یدھشٹھر کا نیوتا اور شری کرشن جی دیکھناتھ کا درشن کرنے کے واسطے اُس یگیہ میں آئے اور انھوں نے تربھون پت کا درشن کر کے اپنا اپنا جنم سوارتھ کیا تب راجہ یدھشٹھر نے دیوتا اور رشیشوروں کی بیدجا بدھ کے موافق کر کے اُن کو جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور سوائے اُن کے اور بہت آدمی بے شمار چاروں ورن کے جو دیش دیش سے وہاں آئے تھے اُن لوگوں کا آدر بھی تیھا یوگیہ کیا اور شیام سندر کی آگیا کے موافق ایک ایک کام یگیہ کا سب راجوں کو بانٹ دیا جب کہ یگیہ کرنے کا مہورت آیا تب دوارکا ناتھ نے ہنس کر راجہ یدھشٹھر سے کہا کہ اب تم یگیہ کرنے کے واسطے بیٹھو ہم اور ارجن آدک سب لوگوں کا بیوہار دمنوہار کریں گے یہ سُنتے ہی راجہ یدھشٹھر نے سب کپڑے اُتار کر نئی دھوتی پہن لی اور اچھی لگن میں سونے کے ہل سے اپنے ہاتھ سے یگیہ کرنے کے واسطے زمین جوت کر تیار کی اور شالیہ آدک سب سامان یگیہ کا سونے کے برتنوں میں منگا کر رشیشوروں کے پاس رکھ دیا جب براہمن رشیشور ویدی اور اگن کُنڈ بنا کر وید کے منتر پڑھنے لگے تب راجہ یدھشٹھر دروپدی سے گانٹھ جوڑ کر یگیہ شالا میں آئے اور آسن پر بیٹھ کر اگن کنڈ میں آہتی دینے لگے اُس وقت دیوتاؤں نے وکنٹھ ناتھ کی آگیا کے موافق اپنا اپنا ہاتھ پھیلا کر یگیہ کا بھاگ لیا اور راجہ یدھشٹھر نے سب براہمنوں کے ہاتھ میں سونے کا سُمر واہوم کرنے کے واسطے دیا اور یگیہ کے سب برتن سونے کے دیکھ کر نیوتے والے تعجب مان کر کہتے تھے کہ دیکھو راجہ نے اتنا روپیہ کہاں سے پایا جو ایسی تیاری کی ان میں جو گیانی تھے وہ جواب دیتے تھے کہ جس کے سہایک لکشمی پت کرشن چندر ہوں اُس کو کس چیز کی کمی ہوگی یہ بات اُن لوگوں کی سُنتے ہی راجہ یدھشٹھر ہنس کر شیام سندر سے بولے۔

دوہا

کہت تمہارے نام سے سِدھ ہوت سب کاج	نمسکار تم کو کروں یگیہ پُرش یدو راج

جب راجسو یگیہ راجہ یدھشٹھر کی اچھی طرح پوری ہوئی تب سب دیوتا اور گندھرب آدک راجہ یدھشٹھر کے بھاگیہ کی بڑائی کرنے لگے اور دُندبھی (یعنی نقارہ) بجا کر اُن پر پھولوں کی برشا کی اس وقت راجہ یدھشٹھر نے بھیشم پتامہ اور دوسرے چھتر دھاری راجوں سے جو وہاں بیٹھے تھے پوچھا۔

چوپائی	جگ میں جو کچھ کارج کیجے	سچ پُرکھن سے آگیا لیجے

	یہ نشچے جانو سب کوئی پوجا پرتھم کون کی کیجے تاہی پوج نوا دیں شیش	توہ کاج سدا شبھ ہوئی یاتے ہمیں منتر اک دیجئے کون بڑے دیون کو ایش	

یہ بات سُن کر ابھی تک کسی نے جواب نہیں دیا تھا کہ سہدیو جراسندھ کے بیٹے نے اُٹھ کر راجہ یدھشٹھر سے وِنے کیا کہ اے مہاراج آپ جان بوجھ کر کیا پوچھتے ہیں سوائے شری کرشن تربھون پت کے دوسرا کون پوجنے یوگیہ ہے جس کی پوجا کرو گے شیام سُندر نے سب جگ کی اُتپت اور پالن اور ناش کرنیوالے ہوکر پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ادھرمیوں کے مارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے اوتار لیا ہے اس لئے انھیں کو اگن روپ اور یگیہ پُرش جاننا چاہیئے جس طرح درخت کی جڑ میں پانی دینے سے سب ڈالی اور پتوں کو وہ پانی گُن کرتا ہے اسی طرح شری کرشن چندر کی پوجا کرنے سے سب دیوتا ترپت ہوں گے اُن کا بھید کوئی نہیں جانتا جتنی چیزیں دُنیا میں دیکھتے ہو سب اُنھیں کی پیدا کی ہوئی ہیں اور گنگا جی اُن کے چرنوں کا دھوون ہو کر تینوں لوک کو تارتی ہیں اور اُن کا اسمرن اور دھیان کرنے اور کتھا سُننے سے سب پاپ چھوٹ کر مُکت مِلتی ہے جس جگہ آپ ساکشات پربرھم پرمیشور براجتے ہیں وہاں دوسرے کی پوجا نہیں ہوسکتی اور یہ سب پرمیشور کی مایا ہے جو ہم لوگ اُن کو اپنا بھائی اور یدونشی جانتے ہیں۔

چوپائی

	پران روپ ہیں یہ بھگوانا پورن شانت روپ پہچانو	سب سنسار شریر سماتا سرب آتما اِن کو جانو	

دوہا

مانو بوجے دیو سب سپھل کامنا ہوے	ہر جو کی پوجا کرے من چت دے جو کوے

یہ بات سہدیو کی سُن کر شری کرشن جی اشارے سے منع کرنے لگے کہ تم کچھ مت کہو لیکن جتنے دیوتا اور رشیشور اور گیانی راجہ اُس یگیہ میں بیٹھے تھے یہ بات سُن کر بول اُٹھے کہ اے سہدیو تیری بدھی اور تیرے ماتا اور پتا اور گرو کو دھنیہ ہے کہ جنھوں نے تجھ کو ایسا گیان سکھایا تمھارے پُرکھا بھی ایسے ہی گیانی اور دھرماتما ہوتے آئے ہیں جب راجہ یدھشٹھر نے یہ بات سہدیو اور گیانی راجوں کی اپنی اِچھا کے موافق سُنی تب بڑی خوشی سے جڑاؤ سنگھاسن منگوا کر شری کرشن جی کو رُکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں سمیت اُس پر بیٹھالا اور چرن اُن کا دھو کر چرنامرت لیا اور وہ جل اپنے پریوار سمیت سر اور آنکھوں میں لگایا اور سب دیوتا اور راجوں نے وہ چرنامرت پاکر اپنا اپنا جنم سوارتھ کیا اور راجہ یدھشٹھر نے ویکنٹھ ناتھ کو پیتامبر پہنایا اور کیسر اور چندن کا تلک لگا کر ریشمی اپرنا اُڑھایا اور رتن جڑت اچھا اچھا گہنا بدن میں پہنا کر جڑاؤ کریٹ مکٹ سر پر باندھا اور رتن اور موتیوں کا ہار اور خوشبودار پھولوں کا ہار گلے میں پہنایا اور بدھ پوروک

پُوجا کر کے بہت رتن اور دربیہ آدک اُن کے آگے بھینٹ رکھ کر وِنے کیا کہ اے لکشمی پت آپ تینوں لوک اور سب چیز کے مالک ہیں اس لیے کوئی چیز آپ کو بھینٹ دیتے ہوئے مجھے شرم معلوم ہوتی ہے یہ آنند دیکھتے ہی دیوتوں نے شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے اُن پر پھول برسائے اور اُن کی استُتی کرنے لگے

دوہا

الیسی بدھ پوجے جبھی ما کھن پر بھ جگدیش	بھئے لوگ آنند سب راجہ دیت اشیش

اُس وقت دوار کا ناتھ ایسے سُندر معلوم ہوتے تھے جس کی اُپما کہی نہیں جاتی اور کوئی راجہ اچھی طرح آنکھ اُٹھا کر اس سبب سے اُن کی طرف نہیں دیکھتا تھا جس میں اُن کو نظر نہ لگ جائے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریکشت شری کرشن جی کی پوجا کرنے سے جتنے چھوٹے اور بڑے وہاں پر تھے سب خوش ہوئے لیکن شِشپال چندیلی کے راجہ کو یہ بات اچھی نہ معلوم ہوئی اِس لئے وہ تھوڑی دیر نہیں بولا پھر کچھ سوچ بِچار کر اپنی موت نزدیک پہونچنے سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کرودھ سے سبھا میں ہاتھ اُٹھا کر بولا کہ اے راجہ یُدھشٹھر اور دھرتراشٹر اور بھیشم پتامہ اور دریودھن آدک تم لوگ بڑے گیانی اور دھرماتما ہو کر ایسے نادان ہو گئے کہ ایک لڑکے کے کہنے سے شری کرشن کی پوجا اس طرح پر کی جس طرح کوئی آدمی یگیہ اور ہوم کرنے کی کھیر کوّے کو کھلا دے تم لوگ نہیں جانتے کہ وسودیو نندن نے بہت دِن تک جنگل میں گئو چرا کر اہیروں کے ساتھ روٹی کھائی اور پرائی استریوں کے ساتھ راس لیلا کر کے بھوگ اور وِلاس کیا جب سے آج تک یہ بات اچھی طرح نہ معلوم ہوئی کہ شری کرشن چندر وسودیو یادو کے بیٹے ہیں یا نند گوپ کے بیٹے ہیں تو پھر اُن کو کون ورن اور کس کا بیٹا کہا جائے یہ بڑا تعجب ہے کہ تم لوگ ایسے آدمی کو جس کے ماں اور باپ کا ٹھکانا نہیں لگتا الکھ اگوچر پرمیشور کہتے ہو انھیں شری کرشن جی نے راجہ اندر کی پوجا چھڑا کر گوردھن پہاڑ پجوایا تھا یہ شاستر کے موافق نہ چلکر جو کچھ اُن کے من میں آتا ہے وہی کرتے ہیں سوائے دودھ آدک چُرانے کے اور ادھرم کرنے کے کوئی اچھا کام اُنھوں نے نہیں کیا دیکھو یہ دشمن کے ڈر سے اپنی جنم بھومی چھوڑ کر سمندر کے ٹاپو میں جا بسے ہیں اس لئے وِرجواسیوں کو اُن کے وِرہ میں بہت دُکھ ہوتا ہے پسر بھی یہ کچھ دھیان نہیں کرتے اور وِرندابن میں رہ کر اُنھوں نے گوپیوں کے کپڑے چُرائے تھے اور یدوونشی راجہ ییاتی کے شاپ دینے سے تلک دھاری راجہ نہ ہو کر تھوڑے دنوں سے بڑھ گئے ہیں پھر تم لوگوں نے کیا سمجھ کر اُن کی پوجا کی میں پرمیشور کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں یہ سب بات کہنے سے مجھے کچھ اپنی پوجا کرانے کی اِچھا نہیں ہے جو بات سچ تھی وہ کہدی دیکھو جہاں پر وید ویاس اور نارد مُنی اور پاراشر آدک بڑے بڑے رشیشور اور شری برھما جی اور شری مہادیو اور اندر آدک بڑے بڑے دیوتا بیٹھے ہیں وہاں پر شری کرشن جی کی پوجا کرنا ایسا ہے جیسے کوئی ہوم کی سامگری کُتّے کو کھلاوے اور راجہ یدھشٹھر جو شری کرشن جی کی بڑائی کرتے ہیں اُس کا یہ سبب ہے کہ جس طرح کُنتی نے اپنے پت کو

چھوڑ کر دوسرے کے ویریہ سے یدھشٹھر آدک کو پیدا کیا اُسی طرح شری کرشن کے باپ کا بھی ٹھکانا نہیں لگتا اپنے برابر والوں کی سب چاہنا کرتے ہیں شری کرشن مہاراج شِشپال کی باتوں کا کچھ جواب نہ دے کر ایک ایک بُری بات کہنے پر لکیر کھینچتے جاتے تھے۔

دوہا	
متھرا گیا پراگ تج گیو اورہی دیش	کھاری جل اوپر بسیو کیو ٹھگن کو بھیش

جب اسی طرح بہت سی بُری بُری باتیں شِشپال شری کرشن جی کو کہنے لگا تب گیانی لوگ پرمیشور کی نندا سُننے میں ادھرم سمجھ کر وہاں سے اُٹھ گئے اور بھیم سین اور دو ور ناچاریہ اور ارجن نے کرودھ کر کے شِشپال سے کہا کہ اے مورکھ بھائی تو ہمارے سامنے تریبھون پت کی نندا کرتا ہے چپ رہ نہیں تو ابھی تجھ کو مار ڈالیں گے جب یہ بات کہ کر بھیم سین شِشپال کے مارنے کے واسطے دوڑے تب شِشپال بھی اُن کے سامنے جا کر للکارا کہ سبھا والے ڈر گئے اُس وقت شری کرشن جی نے سنگھاسن سے اُتر کر بھیم سین آدک کو سمجھایا کہ تم کوئی شِشپال پر ہتھیار مت چلاؤ اور بُرا کہنے سے منع مت کرو جو یہ چاہے وہ کہے دیکھو ساعت بھر میں یہ آپ مارا جائے گا۔

دوہا	
بھیما دک سب سے کہیو کرو دھ نہ کیجے آج	تج بھراتا کی یگیہ میں بگھن کرو کہہ کاج

جب ویکنٹھ ناتھ کے منع کرنے سے بھیم سین نے شِشپال کو نہیں مارا تب راجہ یدھشٹھر سوچ میں ہو کر بولے کہ دیکھو شِشپال میری سبھا میں بھگوان کو ایسی بُری بات کہتا ہے کیا کروں بغیر حکم تریبھون پت کے کچھ نہیں کر سکتا جب اس طرح شِشپال نے ایک سو ایک کٹھور بچن شری کرشن جی کو کہے اور یدھشٹھر اُن کے بھگت کو بھی بُرا کہا تب وسودیونندن نے کرودھ کر کے پوجا کی تھالی کو اپنے منتر سے سُدرشن چکر بنا کر شِشپال کا سر کاٹ ڈالا تب اُس کے دھڑ سے ایک جوت نکل کر پہلے آکاش میں جا کر پھر شری کرشن ویکنٹھ ناتھ کے منہ میں سما گئی یہ چرتر دیکھ کر دیوتوں نے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور رشیشور لوگ اُنکی استُت کرنے لگے اور دوسرے راجوں نے شِشپال ایسے ادھرمی کی مُکت دیکھ کر تعجب مانا اتنی کتھا سُنکر راجہ پریکشت نے پوچھا اے مُنی ناتھ شری کرشن جی نے شِشپال کو ایسا کٹھور بچن کہنے پر کس طرح مکت دی اور ایک سو ایک لکیر کھینچ کر اُسے مارنے کا کیا کارن تھا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ یہ حال اس طرح پر ہے کہ جے اور بجے نے سنکادک کے شاپ دینے سے تین بار سنسار میں جنم لیا اور تین مرتبہ پرمیشور سے دشمنی کر کے مکتی پائی جب پہلے اُن دونوں نے ہرن کشپو اور ہرنیاکش ہو کر دیوتوں کو دُکھ دیا تب نارائن جی نے واراہ اور نرسنگھ اوتار لے کر اُن کو مارا دوسری مرتبہ جب راون اور کمبھ کرن ہو کر گؤ اور براہمن کو دُکھ دینے لگے تب ویکنٹھ ناتھ نے شری رام چندر جی کا اوتار لے کر اُن دونوں کو مار ڈالا۔

دوہا	اب پہ تیجے جنم میں بھیو ایک شیشپال	دنت بکر ہے دوسرا اسُرن کو بھوپال

اے راجہ پریکشت شیشپال اور دنت بکر شری کرشن جی کو اپنا دشمن جان کر دن رات اُن کا دھیان کرتے تھے اسی سبب سے شری کرشن پربرہم اوتار نے شراپ کی مدت پوری ہونے پر شیشپال اور دنت بکر کا سر سُدرشن چکر سے کاٹ کر اُن کو مکتی دی اور بکیرجن کھینچنے کا یہ کارن ہے کہ مہادیوی نام وسودیو جی کی بہن دم گھوش نام چندیلی کے راجہ کو بیاہی گئی تھی جب اُس کے پیٹ سے شیشپال جس کے تین آنکھیں اور چار ہاتھ تھے پیدا ہوا اور راجہ نے جیوتشیوں کو بُلا کر اُس کی جنم کنڈلی کا پھل پوچھا تب براہمنوں نے وچار کر کہا کہ اے مہاراج یہ لڑکا بڑا بلوان اور پرتاپی ہو کر اُس آدمی کے ہاتھ سے مارا جائے گا جس کے گلے ملنے سے ایک آنکھ اور دو ہاتھ اُس کے جاتے رہیں گے دوسرا کوئی سنسار میں اس کو نہیں مار سکے گا جب یہ بات جیوتشیوں کی مہادیوی نے سُنی تب وہ اس بات کی پریکشا لینے کے واسطے شیشپال اپنے بیٹے کو سب کی گود میں دیکر گلے لگانے لگی ایک مرتبہ مہادیوی شیشپال سمیت دوارکا میں شورسین اپنے باپ کے گھر جا کر تھوڑے دن رہی جب اُسے جیوتشیوں کی بات یاد آئی اور اپنے بیٹے کو یدونشیوں کے گلے ملوایا تب شری کرشن جی سے گلے ملنے سے ایک آنکھ اور دو ہاتھ اُس کے جاتے رہے یہ حال دیکھتے ہی مہادیوی نے ونتی کر کے کہا کہ اے دوارکا ناتھ میں تم سے یہ بھیکھ مانگتی ہوں کہ شیشپال کو اپنی بوا کا بیٹا اپنا بھائی سمجھ کر کبھی نہ مارنا یہ بات سُن کر تربھون پت بولے کہ اے بوا میں تیرے بیٹے کے سَو قصور معاف کروں گا اس سے زیادہ قصور کرے گا تو بنا مارے نہ چھوڑوں گا اس بات کا اقرار مہادیوی لکشمی پت سے لے کر اپنے گھر چلی گئی اور اُس نے یہ وچار کر اپنے من کو دھیرج دیا کہ میرا لڑکا کس واسطے سَو قصور شری کرشن جی کے کرے گا جو مارا جائے گا اسی سبب سے سَو کٹھور بچن شیشپال کے سہہ کر تب اُس کو شری کرشن جی نے مارا اور یہی گپت بات دوارکا ناتھ نے راجسوئے یگیہ میں کہہ کر سب راجوں کا سندیہ چھڑایا تھا یہ سُن کر راجہ پریکشت نے کہا کہ اے مُن ناتھ اب آگے کتھا سُنایئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جب راجہ یدھشٹھر کی یگیہ اچھی طرح پوری ہوئی تب اُنھوں نے بہوتیری راجوں کو اُن کی استریوں سمیت بہت اچھا گہنا اور کپڑا دے کر بدا کیا اور وہ لوگ خوشی سے اپنے گھر پہونچے اور جتنے چھوٹے اور بڑے اس یگیہ میں آئے تھے وہ سب راجہ یدھشٹھر سے ایسے خوش ہوئے کہ کسی کا من گھر جانے کے واسطے نہیں چاہتا تھا لیکن راجہ دُریودھن کو دھرم پتر یعنی راجہ یدھشٹھر کی بڑائی سُننے اور اُنکا پرتاپ دیکھنے سے ایسا ڈاہ پیدا ہوا کہ کرودھ کے مارے اپنے گھر چلا گیا

ادھیائے چھہتّر

راجہ یدھشٹھر کے استھان کی شوبھا کا برنن

راجہ پریکشت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے مُن ناتھ جہاں سب راجہ اُس یگیہ کرنے سے خوش ہوئے تھے وہاں

دُریودھن نے کیوں دُکھ مانا اور یگیہ کا کام کس طرح سب کو بانٹا گیا یہ کتھا کہیے شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریکشت تم دھنیہ ہو جو ہر کتھا سُننے سے آسودہ نہیں ہوتے سُنو کہ ارجن آدک چار بھائی راجہ یدھشٹھر کا حکم خوشی سے مان کر کسی چھوٹے اور بڑے کام کرنے میں کچھ شرم نہیں کرتے تھے لیکن سب باتوں کے مالک شری کرشن جی ہی تھے اس لئے اُنھوں نے یتھایوگیہ سب کام راجوں کو بانٹ دیا بھیم سین کو بھوجن کرانے کا کام سونپ کر بانٹ دینا اُس کا دھرشٹ دیمن کے اختیار رکھا تھا اور خزانہ وغیرہ دُریودھن کو سونپ کر خرچ اُس کا کرن کے ذمہ کیا تھا جس کا دان آج تک سنسار میں ظاہر ہے آدر سنمان کرنا اور خبر لینا نیوتے والے راجوں کا ارجن کو سونپ کر آراستہ کرنا سبھا کے مکان کا وِدُر جی کے حوالہ کیا تھا اور دیوتا اور رشیشور اور براہمنوں کی پوجا اور سیوا کرنا سہدیو کو سونپ کر جمع کرنا دربیہ آدک سب سامان کا نکل کے ذمہ کیا تھا اور شری کرشن جی نے براہمنوں کے پاؤں دھونا اور اُن کی جھوٹھی پتّل اُٹھانا اپنے ذمہ لیا تھا اور دروپدی جی رُکمنی آدک استریوں کا یتھا شکتی چار انتہ کرن سے کرتی تھیں اسی طرح پر راجہ یدھشٹھر نے شری کرشن جی کی آگیاں کے موافق جو کام یگیہ کا جس راجہ کو سونپ دیا تھا وہ لوگ اُس کام کو بڑے پریم سے کرتے تھے لیکن راجہ دُریودھن کپٹ کی راہ سے ایک روپیہ دینے کی جگہ دس روپیہ راجہ یدھشٹھر کا اس لیے لوگوں کو دے ڈالتا تھا کہ جس میں روپیہ گھٹ جائے تو راجہ یدھشٹھر کی ہنسی ہو ویکنٹھ ناتھ کی کرپا سے اس طرح بہت دینے میں بڑا نام اور دھرم راجہ یدھشٹھر کا ہوتا تھا اور دُریودھن کے ہاتھ میں چکر رکھا ہونے سے ایسا پربھاؤ تھا کہ جس بھنڈار سے ایک روپیہ خرچ کرے اُس میں دس گنا بڑھ جائے اسی سبب سے شری کرشن جی انتریامی نے اُس کو روپیہ وغیرہ خزانہ سونپا تھا لیکن دُریودھن کو یہ مہما اپنے چکر کی معلوم نہ تھی اے راجہ پریکشت جب اچھی طرح راجہ یدھشٹھر کی یگیہ بڑے جس کے ساتھ پوری ہوئی تب دھرم راج نے بے گنتی روپیہ اور رتن اور گہنا اور کپڑا یگیہ کرنے والے براہمن اور رشیشور اور اُن کی استریوں کو اچھا پورک دے کر خوش کیا اور سب چھوٹے اور بڑوں کو ساتھ لیے ہوئے گنگا کنارے جا کر وہاں دروپدی سمیت بدھ پورک اسنان کیا اُس وقت براہمن اور رشیشوروں نے وید پڑھا اور دیوتوں نے راجہ یدھشٹھر پر پھول برسائے اور کہا کہ دھنیہ بھاگیہ دھرم راج کا ہے جس نے ایسی کٹھن یگیہ پوری کی اور اپسراؤں نے اپنے اپنے بمانوں پر ناچ کر گندھریوں نے گانا سُنایا۔

چوپائی

یا بدھ سکل سورگ کے باسی — دیکھ یگیہ بدھ بھئے ہُلاسی

دوہا

نر ناری چھوٹے بڑے کہت دھنیہ یدراج — جن کی کرپا سُدرشٹ سے بھوگیہ کو کاج

اُس وقت سب ہستنا پور واسی اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے شوبھا دیکھنے کے واسطے اپنے

اپنے کوٹھوں اور کھڑکیوں پر بیٹھ کر راجہ یدھشٹھر کے بھاگیہ کی بڑائی کرنے لگے اُن کا روپ اور نگر کی شوبھا دیکھ کر سب یدوونشی آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگ جانتے تھے کہ دوارکا پُری کے برابر دوسرا شہر سنسار میں نہ ہوگا ہستنا پور اُس سے بھی اچھا دکھائی دیا جب راجہ یدھشٹھر اسنان کر کے اپنے مکان پر آئے تب جتنے براہمن اور یاچک اور بھکھاری وہاں اکٹھا ہوئے تھے اُن کو منھ مانگا دان اور دکشنا دے کر آنند پوروک بدا کیا جب ایسی مرضی راجہ یدھشٹھر کی دیکھ کر سب چھوٹے بڑے اُن کا یش گانے لگے تب دریودھن کو یدھشٹھر کی بڑائی سننے اور سب راجوں کو اُن کے سامنے ڈنڈوت کرتے دیکھنے سے بڑا داہ پیدا ہوا۔

دوہا

یگیہ کتھا شُشاں بدھ کے سُنے جو کوے	پاوت پھل وہ یگیہ کو لئے مُکت پھل سوے

شیام سُندر اپنی پٹ رانیوں کو ہر روز سمجھایا کرتے تھے کہ تم لوگ کنتی اور دروپدی کی سیوا اچھی طرح کرنا جس میں وہ کسی بات کا دُکھ نہ پاویں اور پٹ رانیوں کی سُندرتائی اور گہنے اور کپڑے کی تیاری دیکھنے اور گھونگھرو کی آواز سُننے سے دیوتوں کا چت ٹھکانے نہیں رہتا تھا آدمی کون گنتی میں ہے جب راجہ یدھشٹھر اپنے خاص مکان میں جو سے دانو نے بنادیا تھا جڑاؤ سنگھاسن پر دروپدی سمیت بیٹھے تب دوارکا ناتھ کی اچھا کے موافق اپسرا اور گندھرب لوگوں نے دیو لوک سے آکر وہاں ناچنا اور گانا شروع کیا اُس وقت کیسی شوبھا راجہ یدھشٹھر کی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے اندر امراوتی پُری میں اپنی استری کو ساتھ لے کر اندر آسن پر بیٹھے لیکن راجہ یدھشٹھر ایسے سُکھ اور یش ملنے پر کچھ ابھمان نہ لاکر یہ سمجھتے تھے کہ شیام سُندر کے پرتاپ سے میری یگیہ پوری ہوکر یہ یش ملا ہے جس وقت راجہ یدھشٹھر اندر کے برابر راج سبھا میں بیٹھے ہوئے اپسراؤں کا ناچ دیکھتے تھے اُسی وقت راجہ دریودھن بہت فوج ساتھ لے کر ابھمان پوروک وہاں آکر مکان دیکھنے چلا اس میں بلور اور رتن آدک جڑے ہوکر کئی جگہ ایسے کُنڈ بلور کے بنے تھے جن میں پانی بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا اور کئی جگہ پانی بھرے ہوئے کُنڈ سوکھے دکھلائی دیتے تھے جب دریودھن نے سوکھے آنگن میں پانی سمجھ کر اپنا جامہ اٹھایا اور دوسری جگہ سوکھا مکان جان کر پانی میں کپڑے سمیت چلا گیا تب رُکمنی اور دروپدی آدک استریاں کھڑکیوں سے یہ حال دیکھ کر ہنسنے لگیں اور بھیم سین کھلکھلا کر بولے کہ اے دھرت راشٹر کے بیٹے آگے چلو یہ حال دُریودھن کا دیکھ کر راجہ یدھشٹھر نے بھیم سین کو ہنسنے سے بہت منع کیا لیکن وہ اُن کے منع کرنے پر بھی کھلکھلا کر ہنستے رہے تب دُریودھن بہت لجت ہوکر من میں کہنے لگا کہ دیکھو لوگ مجھے اندھا بنا کر میری ہنسی کرتے ہیں جب ایسا وچار کر دُریودھن کرودھ میں ہوکر بنا دیکھے مکان اُسی جگہ سے اپنے گھر پھر گیا تب راجہ یدھشٹھر بہت سوچ کرنے لگے بھیم سین اور شیام سُندر بہت خوش ہوئے اور دُریودھن اپنی سبھا میں بیٹھ کر منتریوں سے بولا کہ دیکھو شری کرشن کا بل پاکر یدھشٹھر کو ایسا ابھمان ہوگیا کہ آج سبھا میں بھیم سین نے میری ہنسی کی اس بات کا بدلہ ان سے نہ لوں تو آج سے اپنا نام دریودھن نہ رکھوں اتنی کتھا

سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت دریودھن کی دشمنی زیادہ ہونے کا یہی سبب تھا اُسی دن سے دُریودھن نے یُدھشٹھر آدک کے پیچھے پڑ کر اُن کو بن واس دیا وستارپوروک حال اُس کا مہابھارت میں لکھا ہے شری کرشن پربرہم پرمیشور مہابھارت کرا کے بڑے بڑے شور ویروں کا ناش کرنا چاہتے تھے اسی سبب سے ان کی اِچھا کے موافق کوروؤں اور پانڈوؤں سے دشمنی ہوئی تھی۔

	دوہا	
بھارت چاہت ہیں کرن ماکھن پربھ یدوراج		جو پر گئے سنسار میں بھار اُتارن کاج

ادھیائے چھہتّر

راجہ شالُو کا دوارکا میں یُدھ کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جس دن راجہ شالُو ششپال کی برات میں کُنڈن پور جا کر شیام اور بلرام سے ہار مان کر بھاگ آیا تھا اُسی دن سے اُس نے یہ پرتگیا کی تھی کہ میں یدوونشیوں کا ونش سنسار میں جیتا چھوڑ دوں تو آج سے چھتری نہ کہلاؤں۔

	دوہا	
شالو نرپت اَت دُکھ بھیو سُنت متر کو کال		ماریو جب ششپال کو ماکھن پربھ گوپال

ششپال کا مرنا سُنتے ہی راجہ شالُو نے وِچار کیا کہ یدوونشیوں کو جو بڑے زبردست ہیں بنا وردان پائے کسی دیوتا کے جیتنا مشکل ہے جب ویسا وچار کر راجہ شالو ششپال کا بدلا لینے کے واسطے شری مہادیو جی کا تپ اور دھیان سچّے من سے کرنے لگا اور برس دن تک برابر مُٹھی بھر راکھ شام کے وقت کھا کر رہا تب بھولاناتھ نے پرسنّ ہو کر اپنا درشن اُس کو دیا اور کہا کہ تجھ کو جو اچھا ہو وہ وردان مانگ۔

	دوہا	
شترو ویر مونہہ دیجئے بھولاناتھ مہیش		مہامُدِت کر جور کر بولیو شالو نریش

اے مہاپربھو مجھ کو ایسا بمان آکاش میں اُڑنے والا دیجئے جس کو دیکھ کر یدوونشی لوگ ڈر جائیں اور کوئی ہتھیار کسی دیوتا یا دیتیہ کا اُس بمان پر نہ لگے یہ بات سُنتے ہی شری شیو جی نے مئے نام والو کو بلا کر کہا کہ تو ایک بمان بہت بڑا اور چوڑا راجہ شالو کے واسطے ایسا بنا دے کہ جس میں کوئی ہتھیار نہ لگے اور جہاں چاہے وہاں اُڑتا ہوا ساعت بھر میں لے جائے جب مے دانو نے شری مہادیو جی کی آگیا کے موافق ایک بمان اشٹ دھاتی بہت لمبا اور چوڑا اپنی مایا سے تیار کر دیا تب راجہ شالو نے اپنے شور ویر اور سینا کو ہتھیار سمیت بمان پر بٹھال کر بڑے ویگ سے دُوارکا پُری کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور وہاں

کے درخت اور مکانوں کو جڑ سے اُکھاڑ کر گرانے لگا اور اُس کی مایا سے دُوارکا پُری میں پرلے کال کی آندھی چل کر آگ اور پتھر برسنے لگے تب دوارکا واسیوں نے گھبرا کر یہ حال راجہ اُگرسین سے کہا راجہ نے پردمین اور سامب کو بلا کر حکم دیا کہ شیام اور بلرام کا نہ رہنا سُن کر راجہ شالُو ہم لوگوں کو دُکھ دینے آیا ہے اس لیئے تم دونوں بھائی ہماری سب فوج ساتھ لے کر اُس سے لڑو یہ بات سُنتے ہی جب پردمین جی نے دوارکا واسیوں کو دھیرج دیا اور سامب اور ساتکی اور کرت برما آدک شورویرا اور بہت فوج اپنے ساتھ لے کر شہر کے باہر لڑنے آئے تب راجہ شالُو نے پردمین جی کو دیکھ کر ایسے بان چلائے کہ چاروں طرف گھٹا روپی اندھیارا چھا گیا اُس وقت پردمین جی نے دُوتیونت نام شستر اپنا جیسے چھوڑا ویسے اس طرح اُجالا ہو گیا جس طرح سورج کے نکلنے سے کہرا نہیں رہتا جب راجہ شالُو کا رتھ پردمین جی نے ایک بان سے رتھ کی دھوجا کا ٹکڑا دوسرے بان سے سارتھی کو مار ڈالا اور تیسرے بان سے رتھ کے گھوڑے کو مار کر گرا دیا اور اُس کے ساتھ کے بہت شورویروں کو اپنے بانوں سے گھائل کر ڈالا جب راجہ شالُو ایسی بہادری پُردمین جی کی دیکھ کر گھبرا گیا تب سامنے لڑنے کی سامرتھ نہ رکھ کر مایا یُدھ کرنے لگا کبھی بڑا روپ رکھ کر سامنے آتا اور کبھی چھوٹا روپ بن کر آکاش سے آگ اور پتھر برساتا۔

دوہا

ایسی بدھ مایا بہت کری موڑھ رن مانہہ
شری پردمین پرتاپ تے دور ہوت چھن مانہہ

اِدھر تو راجہ شالُو اپنی مایا یُدھ سے یدوونشیوں کو دکھ دے رہا تھا اُدھر دیومان اُس کے منتری نے پردمین جی پر بان چلانا شروع کیا اُس وقت کام روپ نے اپنے بانوں سے اس کا بان کاٹ کر ایک بان ایسا مارا کہ دیومان بیہوش ہو گیا جب تھوڑی دیر میں دیومان کا چت ٹھکانے ہوا تب اُس نے کرودھ کر کے ایسے زور سے ایک گدا پردمین جی کے سر پر ماری کہ وہ مورچھا کھا کر رتھ میں گر پڑے تب دیومان چلا کر بولا کہ میں نے پردمین کو مار ڈالا جب یہ بات سُن کر یدوونشی گھبرا گئے اور دارُک سارتھی کے بیٹے دھرم پت نے کرشن کمار کو بہت بیہوش دیکھا تب وہ رتھ اُن کا رن بھومی سے ہانک کر الگ لے گیا جب تھوڑی دیر کے بعد پردمین جی چیتنیہ ہوئے تب وہ رتھ اپنا رن بھومی میں نہ دیکھ کر بڑے کرودھ سے سارتھی سے بولے کہ تو نے بہت بُرا کیا جو مجھ کو رن بھومی سے الگ لے آیا۔

چوپائی

ایسو نہیں اُچت ہے تو نہہ
جان اچیت بھگایو مو نہہ
یدوکُل میں ایسا نہیں کوئی
کھیت چھوڑ جو بھاگا ہوئی

اے دھرم پت تو نے مجھ کو کبھی لڑائی سے بھاگتے دیکھا تھا جو آج رن بھوم سے بھاگ کر میرے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا لگایا اب میں شری شیام سُندر اور بلرام جی کو اپنا منہ کیا دکھاؤں گا سنا رہی لوگ میری ہنسی

کر کے بھائی لوگ مجھ کو نامرد کہیں گے اور رُکمنی ماتا میرے پیدا ہونے کا دُکھ مان کر سب بھوجائیاں بحث کریں گی تو نے یہ کام کر کے اپنے باپ کا نام دھرایا اور جگ میں میری ہنسی کرائی۔

چوپائی

جیت ہوئے تو شور کہاوے	رن میں مرے پرم پد پاوے

دوہا

کہہ ہیں پرگیتو پردمن مہا کپوتن مانہہ	رام کرشن سُن ہیں جبے پچھتے ہیں من مانہہ

جب دھرم پت نے یہ بات پردمن جی کی سُنی تب رتھ سے اُتر کر اور ہاتھ جوڑ کر وہ نے کہا کہ اے دینڈیال آپ سے کچھ حال راج نیت کا چھپا نہیں ہے میرے گرو نے ایسا بتایا ہے کہ جب مہارتھی لڑتے وقت بیہوش ہو جائے تب اُس کے سارتھی کو چاہیئے کہ رتھ اُس کا رن بھوم سے الگ لیجا کر کھڑا رکھے اور جو سارتھی گھائل ہو جائے تو مہارتھی کو اُس کی رکشا کرنا اُچت ہے اس لیے جب آپ گدا لگنے سے بیہوش ہو گئے تب میں نے آپ کا رتھ رن بھوم سے الگ لا کر کھڑا کر دیا۔

دوہا

موہنہ دوش لاگے نہیں یدوکُل کے سرتاج	گُرو کی آگیا جان کریں کیتھو یہ کاج

اے مہاپربھو رتھ دوڑاتے وقت میرا پیچھے رہ جاتا یا رتھی یا پہیا اُس کا ٹوٹ جاتا تو میں قصورمند ہوتا بے قصور سیوک پر غصہ کرنا نہ چاہیئے تھوڑی دیر آرام کر چکے اب چل کر لڑائی کیجیئے یہ بات سُن کر پردمن جی نے کہا کہ اے دھرم پت تم نے تو اپنے گرو کی آگیا کے موافق یہ کام کیا لیکن اس میں میری نام دھرائی ہوئی اس لیے تم قسم کھاؤ کہ یہ حال ہم کسی سے نہ کہیں گے جب دھرم پت نے سوگندھ کھا کر پردمن جی کا سوچ چھڑا دیا تب اُنھوں نے ہاتھ منھ دھو کر دھنش بان اُٹھا لیا اور رتھ رن بھوم میں لے گئے۔

ادھیائے ستہتر ۷۷

شری کرشن جی کا دوارکا میں آنا اور راجہ شالو کو مارنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکیشت جو یدوونشی لوگ پردمن جی کو بیہوش دیکھ کر اُداس ہو گئے تھے وہ پردمن جی کا رتھ دیکھتے ہی ویسے خوش ہو گئے جیسے مُردے کے بدن میں جان آجاوے اُس وقت پردمن جی نے اپنے ساتھیوں کو دھیریہ دے کر دھرم پت سے کہا کہ تم جلدی رتھ میرا دیومان کے پاس جہاں وہ یدوونشیوں کو مار رہا ہے لے چلو جب یہ بات سن کر سارتھی نے رتھ پردمن جی کا دیومان منتری کے سامنے پہنچا دیا تب کرشن کُمار نے للکار کر اُس سے کہا کہ تو ادھر اُدھر غریبوں کو کیا مارتا ہے ہم سے

آکر یُدّھ کر یہ بات سُنتے ہی دیومان یدو ونشیوں سے لڑنا چھوڑ کر پُردمین جی پر بان چلانے لگا تب پُردمین جی نے چار تیروں سے چاروں گھوڑے اس کے رتھ کے مار کر ایک تیر سے سارتھی کو مار ڈالا اور دو تیر سے دھوجا اور چھتر اور ایک تیر سے دھنش کاٹ کر تیروں سے دیومان کو مار گرایا اُس وقت سامب جی بھی اس طرح شالو کی فوج کو مار کر گرانے لگے جس طرح کسان لوگ جوار کا کھیت کاٹ گراتے ہیں ایسا یُدّھ سامب اور پُردمین جی کا دیکھ کر بہت ساتھی راجہ شالو کے بھاگ چلے بہت آدمی بھاگتے وقت سمُندر میں ڈوب کر مر گئے جب اسی طرح ستائیس دن برابر راجہ شالو پُردمین آدک سے لڑتا رہا تب یدو ونشیوں نے ایسی سامرتھ اور شورتا اُس کی دیکھ کر آپس میں کہا کہ یہ کوئی بڑا شور دیر ہے جو اتنے دن ہمارے سامنے لڑائی میں ٹھہرا نہیں تو شری کرشن مہاراج کی کرپا سے آج تک کوئی شور دیر پانچ دن سے زیادہ ہمارے سامنے نہیں لڑا ہے اے راجہ پریکشت جب اسی طرح راجہ شالو مایا یُدّھ کر کے یدو ونشیوں کو دُکھ دینے لگا تب اندر پرستھ میں شری کرشن جی نے کیا سپنا دیکھا کہ دوارکا پری کو کسی نے جلا کر سمُندر میں ڈبو دیا اور یدو ونشی لوگ رن بھوم میں پڑے ہیں تب انھوں نے راجہ یدھشٹھر سے کہا کہ مہاراج بُرا سپنا دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ششپال کے ساتھی دَیتیہ دوارکا پری میں یدو ونشیوں کو مار کر ناش کیا چاہتے ہیں آگیا دو تو وہاں جا کر اُن کی رکشا کروں راجہ یدھشٹھر نے ہاتھ جوڑ کر ونے کیا کہ اے مہاپربھو مجھکو آپ کا کہنا ٹالنا نہیں ہے یہ بات سُنتے ہی جب شیام سُندر اور بلرام رتھ پر بیٹھ کر دوارکا کو چلے تب شہر کے باہر آکر کیا دیکھا ایک ہرنی بائیں طرف سے نکل گئی اور کُتا سامنے کھڑا ہوا سر اپنا جھاڑتا ہے یہ دو اسگن دیکھتے ہی شری کرشن انتریامی سب حال دوارکا کا جان کر سارتھی سے بولے کہ رتھ جلدی لے چلو۔

دوہا

دارک رتھ ہانکیو تبھی ہرکی آگیا پائے	بان روپ دوڑے جیئے دوس رن میں پہونچے جائے

شیام سُندر نے یُدھ راجہ شالو کا دیکھ کر بلدیو جی سے کہا کہ اے بھائی تم دوارکا میں جا کر راجہ اُگرسین اور پرجا کی رکشا کرو میں شالو کو مار کر وہاں آؤں گا جب ریوتی رمن یہ آگیا پا کر دوارکا کو گئے تب دَیتیہ سنگھارن وسودیو نندن نے دارک سے کہا کہ جلدی میرا رتھ شالو کے سامنے لے چل جیسے دارک سارتھی رتھ شیام سُندر کا دوڑا کر شالو کے سامنے پہونچا دیسے راجہ شالو ویکنٹھ ناتھ کے رتھ کی دھوجا پہچان کر ایک سانگ دارک رتھوان پر چلائی تب لکشمی پت نے ایک بان سے اُس کی سانگ کاٹ کر سولہ بان ایسے مارے کہ بمان راجہ شالو کا کمہار کے چاک کی طرح گھومنے لگا اُس وقت شالو نے ایک بھالا بڑے زور سے شیام سُندر پر چلایا تب دوارکا ناتھ اُس کو بھی اپنے بان سے کاٹ کر اس طرح بان مارنے لگے کہ راجہ شالو گھبرا گیا لیکن اُس نے پھرتی سے ایسا بان شیام سُندر کے بائیں ہاتھ میں مارا کہ سارنگ دھنش اُن کے ہاتھ سے گر پڑا جب کہ اُس کے گرنے کی آواز تینوں لوک میں پہونچی تب دیوتا اور یدو ونشی لوگ ڈر کر

اُداس ہو گئے اور راجہ شالوؔ اگیان نے اپنی جیت سمجھ کر چلّا کر کہا کہ اے کرشن چندر تم رُکمنی کو جس کی منگنی
شِشُپال میرے متر سے ہوئی تھی زبردستی اُٹھا لے گئے اور راجہ یدھشٹھر کی یگیہ میں تم نے شِشُپال
کو مار ڈالا جو تم دو گھڑی میرے سامنے کھڑے رہ جاؤ گے تو میں آج اپنے متر کا بدلا تم سے لوں گا مجھ کو
سوما سُر اور شنکھا سُر آدِک دیتیہ جن کو بل اور چھل سے تم نے مار ڈالا تھا مت سمجھنا یہ بات سُن کر دیتیہ
سنگھارن بولے کہ اے شالو ویر لوگ اپنی بڑائی آپ نہیں کرتے سنسار میں اپنے یش گانے
والے کو کوئی نہیں اچّھا کہتا اس لئے جو کچھ بل رکھتے ہو وہ دکھلاؤ جس کی موت نزدیک آ پہونچتی ہے
اُس کو بھلی اور بُری بات کہنے کا وچار نہیں رہتا جس طرح شِشُپال مارا گیا اُسی طرح تو بھی ایک ساعت
میں مارا جائے گا ایسا کہہ کر شیام سُندر نے ایک گدا شالو کے سر پر اس زور سے ماری کہ خون اُس کے
منھ سے گر کر بدن اُس کا کانپ اُٹھا لیکن وہ انتردھیان ہو کر مایا یدّھ کر کے آگ برسانے لگا تب
وسودیو نندن نے ایسے بان مارے کہ سب مایا چھوٹ کر راجہ شالو بمان سمیت پرتھوی پر گر پڑا جب پھر
اُٹھ کر اُس نے ایک گدا شیام سُندر پر چلائی تب لکشمی پت نے وہ گدا کاٹ کر ایک گدا اُس کے ایسی
ماری کہ وہ بیہوش ہو گیا جب تھوڑی دیر میں وہ ہوش میں آیا تب منتر کے زور سے وہ اپنے کو دوت
بنا کر سر اور منھ میں دھول لپیٹے پسینا بہتا ہوا شیام سُندر کے پاس آیا اور رو کر بولا کہ اے تربھون پت
مجھ کو دیوکی تمھاری ماتا نے بھیج کر کہا ہے کہ راجہ شالو وسودیو تمھارے باپ کو مارنے کے واسطے پکڑے گیا
ہے تم اُن کی خبر کیوں نہیں لیتے یہ بات دوت کی سُن کر ایک ساعت وسودیو نندن نے سوچ کر کے
پھر وچار کیا کہ بلرام جی کے سامنے جن کو کوئی دیوتا بھی جیت نہیں سکتا راجہ شالو وسودیو جی کو کس طرح
پکڑ لے گیا ہو گا جس وقت شیام سُندر اس طرح کا سوچ اور وچار کر رہے تھے اُسی وقت راجہ شالو مایا
روپی وسودیو بنا کر اُن کے بال پکڑے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے لے آیا تب مایا روپی وسودیو تڑپتا
ہوا شیام سُندر سے رو کر بولا کہ اے بیٹا ہم تم کو پیدا اور پالن اور رکشا کرنے والا سنسار کا جانتے ہیں
راجہ شالو تمھارے سامنے مجھے لا کر میرا پران لینا چاہتا ہے اس کے ہاتھ سے جلدی چھڑاؤ یہ بڑے شرم
کی بات سمجھنا چاہیئے جو میں تم ایسا تربھون پت بیٹا رکھ کر آتناد کرپاؤں جس وقت مایا روپی وسودیو اس
طرح وِلاپ کر رہا تھا اُسی وقت شالو نے للکار کر شیام سُندر سے کہا کہ دیکھو تمھارے سامنے وسودیو کو
پکڑ لا کر مارتے ہیں تم کو بل ہو تو چھڑا لو ایسا کہہ کر راجہ شالو نے مایا روپی وسودیو کا سر تلوار سے کاٹ کر
برچھی کی نوک پر اُٹھا لیا اور سب لوگوں کو دکھلا کر بولا کہ اے شری کرشن تم نے دیکھا جس طرح میں نے
تمھارے باپ کو مار ڈالا اُسی طرح سب یدوونشیوں کو مار کر سمدر میں ڈال دوں گا یہ حال دیکھ کر شیام سُندر
کو ایک ساعت مورچھا آ گئی پھر اُنھوں نے دھیان دھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ مایا روپی وسودیو ہے اتنی
کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جس وقت مایا روپی دوت نے آ کر دیوکی جی کا سندیا کہا اور شالو نے

مایاروپی وسودیو کا سر کاٹ لیا اُس وقت لکشمی پت کو کچھ سندیہہ ہوا تھا یہ حال سُن کر رشیشور اور گیانی لوگ ایسا کہتے ہیں کہ جن پرمیشور کا نام لینے سے سندیہہ چھوٹ کر کرمن شدّھ ہو جاتا ہے اُن کے کاموں میں سندیہہ کرنا نہ چاہیئے۔

دوہا

جو پربھ کیول برہم کہاویں	کہہ کارن اتنو بھرم پاویں
جگ میں منشیہ دیہہ دھرآئے	تہہ کارن اتنو بھرم پائے

دوہا

ماکھن پربھ بھگوان کو کبھوں کچھ بھرم نا نہہ	تدپ یہ لیلا کری جان لیو من مانہہ

جب شیام سُندر نے سمجھا کہ شالُو نے مایاروپی وسودیو بنا کر سر کاٹا ہے تب پانچ جنیہ شنکھ اپنا بجا کر ٹکڑے کر دھ سے اپنا رتھ اُس کے پیچھے دوڑایا اور ایک گدا ایسی ماری کہ بمان راجہ شالُو کا سو ٹکڑے ہو کر سمُند میں گر پڑا اُس وقت شالُو نے بمان پر سے کود کر ایک گدا وسودیو نندن پر چلائی تب دیتیہ سنگھارن نے اپنی گدا سے اُس کی گدا توڑ ڈالی۔

چوپائی

سوئی گدا بجر سم بھاری	کیتک بار شالُو پر ماری

دوہا

ناکو بل کیئے کہا یدھ کرت ات گھور	شری ماکھن پربھ کی گدا چھن میں ڈالی تور

جب اسی طرح راجہ شالُو دیر تک دوار کا ناتھ سے گدا یُدھ کرتا رہا تب بِدرمدا بن وہاری بانوں سے ہاتھ اُس کے کاٹ کر گدا سمیت گرا دیے اور سدرشن چکر مار کر اس طرح سر کاٹ لیا جس طرح اندر نے برترا سُر دیتیہ کو مارا تھا جب شالُو کے دھڑ سے ایک جیوتی نکل کر شری کرشن ویکنٹھ ناتھ کے منہ میں سما گئی تب دیوتوں نے مرنا راجہ شالُو کا دیکھ کر خوشی کا نقارہ بجایا اور شری کرشن پر پھول برسائے۔

ادھیائے اٹھتّر

راجہ دنت دکر اور ودورتھ دونوں بھائیوں کا شری کرشن جی سے لڑنے کے واسطے آنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جس طرح دنت دکر اور ودورتھ دونوں بھائی شِشپال کے مارے گئے تھے وہ حال کہتے ہیں سُنو کہ جس دن راجہ شِشپال راجہ یُدھشٹھر کی یگیہ میں مارا گیا اُسی دن سے وہ دونوں بھائی شری کرشن جی سے شِشپال اپنے بھائی کا بدلہ لینے کے واسطے وچار کرتے تھے جب کہ

اُنھوں نے سنا کہ راجہ شالو ہمارے بھائی کا متر دوارکا میں جاکر لڑ رہا ہے تب اُن دونوں نے بھی بہت فوج ساتھ لے کر دوارکا پُری پر لڑنے کے واسطے چڑھائی کی۔

دوہا

گج رتھ پیدل تُرنگ کی سین لیے سنگ ساتھ	چلے دوارکا اور کو سب اُسرن کے ناتھ

شیام سُندر راجہ شِشُپال کو مار کر ابھی تک دوارکا پُری میں نہیں پہونچے تھے کہ اُسی وقت دنت وکر اور وِدورتھ دونوں بھائی اپنی فوج سمیت وہاں پہونچے اور مُرلی منوہر کو گھیر لیا جب اُن کو دیکھ کر سب یدونشی گھبرا گئے تب دنت وکر واسودیو کے سامنے جا کر ابھمان سے بولا کہ تم نے میرے بھائی اور متر کو مارا ہے اس لیئے آج تم کو یدونشیوں سمیت یم پُری میں بھیج کر اُن کا بدلا لوں گا پہلے تم اپنا ہتھیار میرے اوپر چلاؤ پیچھے سے میں تم کو ماروں گا جس میں تم کو یہ ابھلاشا نہ رہ جائے کہ میں نے دنت وکر پر ہتھیار نہیں چلایا تم نے بڑے بڑے شورویر یدھ میں مارے ہیں لیکن آج میرے ہاتھ سے جیتے بچ کر تم کو گھر جانا مشکل ہے۔

چوپائی

کہت سُنو موہن گوپالا	دُشمن بھراتا میر و شِشُپالا
جنہ کے بیر کاج یہاں آیو	درشن مہاراج کے پایوں
جاکو درس تھارو ہوئی	بھوساگر سے اُترے سوئی
اب موکو چنتا کچھ ناہیں	دو ہوں بھانت نربھے من ماہیں
جو میں مروں تمہارے ہاتھا	ہو ہوں سورگ لوک کو ناتھا

دوہا

اور جو تم کو مار کر جیت رہوں جگ مانہہ	تو راجن کو راج ہوں پاہیں سنشے نانہہ

جب اس طرح بہت باتیں کہہ کر دنت وکر نے ایک گدا شری کرشن جی پر چلائی تب دیتیہ سنگھارن اپنی گدا سے اُس کی گدا گرا کر بولے کہ اے دنت وکر جتنا زور تیرے بدن میں تھا وہ سب تو نے گدا چلا کر پورا کیا اب ہوشیار ہو میری باری ہے یہ کہہ دوارکا ناتھ نے کومودکی نام گدا اپنی اس جلدی سے دنت وکر کی چھاتی پر ماری کہ وہ خون منھ سے ڈال کر اُسی وقت مر گیا۔

دوہا

پران جیوتی واکی نکس چڑھی سورگ کی چھانہہ	پھیر سمائی آئے کے ماکھن پربھو مکھ مانہہ

یہ حال دیکھ کر وِدورتھ دنت وکر کا بھائی ڈھال تلوار لیئے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے آیا تب لکشمی پتی نے اُس کا سر سُدرشن چکر سے کاٹ کر مکٹ اور کنڈل سمیت زمین پر گرا دیا جبکہ اُن دونوں کے مرتے ہی سب فوج اُن کی بھاگ گئی تب تینوں لوک میں خوشی ہو کر دیوتوں نے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور دُندبھی

بجا کر سب دیوتا اور رِشیشور اُستتِ کر کے بولے کہ اے دینا ناتھ آپ کی لیلا اپرم پار ہے کوئی اُس کا بھید جان نہیں سکتا ہے جے اور بجے آپ کے دوار پالک سنکادِک کے شاپ دینے سے پہلے ہرنیا کشِ اور ہرن کشپ اور دوسری مرتبہ راون اور کمبھ کرن ہوئے اور تیسرے جنم میں شِشپال اور دنت وکر ہوئے اور شترو بھاؤ سے آپ کا بھجن اور اسمرن کرتے تھے آپ نے اُن کا اُدھار کرنے کے واسطے تین مرتبہ سگن اوتار لیا اور اپنے ہاتھ سے اُن کو مار کر بھر ویکنٹھ میں بھیج دیا ایسا دینڈیال اپنے بھگت کی رکشا کرنے والا دوسرا کون ہوگا جب سب دیوتا یہ اسُتتِ کر کے شری کرشن جی کو ڈنڈوت کرنے کے بعد اپنے اپنے لوک کو چلے گئے تب وِرِندابن وِہاری بھگت ہتکاری نے جیسے گھائل اور مرے ہوئے یدوونشیوں کو امرت روپی درشٹ سے دیکھا تو سب مرے ہوئے جی کر گھائل لوگ اچھے ہو گئے جب یہ مہا ویکنٹھ ناتھ کی دیکھ کر سب چھوٹے بڑے اُن کا یش گانے لگے تب لکشمی پتِ سب یدوونشیوں کو ساتھ لے کر آنند پورو ک دُندبھی بجاتے ہوئے دوار کا میں آئے اور راجہ شالّو وغیرہ کا جو مال لوٹ کر لائے تھے وہ سب اُگر سین کو دیا اُن کو دیکھتے ہی سب چھوٹے بڑوں نے خوش ہو کر اپنے اپنے گھر منگلا چار منایا اور ویکنٹھ ناتھ کی آگیا سے وِشوکرما نے اُن سب مکانوں کو جو دیتیوں نے توڑ ڈالے تھے ساعت بھر میں جیوں کے تیوں بنا دے اور شری کرشن جی نے اُسی دن سے یدّھ کرنا چھوڑ کر یہ پرتگیا کی کہ اب میں ہتھیار نہ پکڑوں گا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جب کچھ دن بعد راجہ یدھشٹھر آدک پانڈوؤں اور دُریودھن آدِک کوروں سے مہابھارت کی تیاری ہوئی تب شیام سُندر راجہ اُگر سین سے یہ حال کہہ کر بلرام جی سے بولے کہ اے بھائی اس مہابھارت میں مجھ کو کیا کرنا چاہیئے یہ بات سُن کر بلداؤ جی نے من میں وِچار کیا کہ شیام سندر پانڈوؤں کی اِچھا پورن کرنے کے واسطے مہابھارت کرایا چاہتے ہیں میں وہاں رہ کر دُریودھن اپنے چیلے کی سہایتا کروں گا تو شیام سُندر بُرا مانیں گے اور شیام سُندر کا حکم ماننے میں دُریودھن بُرا مانے گا اس لئے ہستناپور نہ جا کر تیرتھ یاترا کرنے چلا جاؤں گا آگے جو اِچھا ویکنٹھ ناتھ کی ہوگی وہ کریں گے یہ بات وِچار کر ریوتی رمن نے شری کرشن جی نے وِنے کیا کہ اے مہاراج آپ ہستناپور جا کر جیسا اُچت ہو ویسا کیجیے میں بھی تیرتھ یاترا کرتے ہوئے وہاں آپہونچوں گا یہ سُن کر شری کرشن جی نے مہابھارت کرانے کی اِچھا سے بلداؤ جی کو روکنا اُچت نہیں جانا جب دسودیو نندن کُرکشیتر میں جہاں اٹھارہ اکشوہنی دل مہابھارت کرنے کے واسطے اکٹھّا ہوا تھا گئے تب بلداؤ جی بھی پربھاس کشیتر اور یمنا آدک بہت تیرتھوں میں اسنان اور دان اور یاترا کرتے ہوئے نیم سارنیہ کھیتر میں پہونچے وہاں پر انھوں نے کیا دیکھا کہ ایک جگہ بہت سے رِشیشور اور مُنیشور اکٹھا ہو کر یگیہ کر رہے ہیں اور دوسری جگہ رومہرشن سوت پورانک چیلہ وید ویاس جی کا سنگھاسن پر بیٹھا ہوا شونکادِک رِشیشوروں کو کتھا سُنا رہا ہے بلداؤ جی کو دیکھتے ہی شونکادِک سب رِشیشور آدر سنمان کرنے کے واسطے اُٹھ کھڑے ہوئے لیکن رومہرشن وِدیا کے ابھمان سے نہیں اُٹھا

تب ریوتی من کرودھ کرکے بولے کہ اس مورکھ کو کس نے ویاس گدّی دی ہے کتھا باچنے کے واسطے ایسا بھکت اور گیانی چاہیئے جس کو لوبھ اور اہنکار نہ ہو آپ رشیشور لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ پورانک وِدّیا پڑھنے پر بھی شاستر کے موافق نہ چل کر ابھمان کے نشہ میں اندھا ہو رہا ہے جس طرح کلجگ کے براہمن دوسروں کو اُپدیش دیکر آپ مرجاد کے موافق نہیں چلتے اسی طرح یہ کام اور کرودھ اور لوبھ اور موہ کے وش ہوکر چھوٹے بڑوں کو نہیں پہچانتا اور ہمارا اوتار کیول ادھرمی کُچالیوں کے مارنے کے واسطے ہوا ہے اس لیے جو کوئی ہمارے سامنے کمارگ پر چلتا ہے اُس کا اپرادھ ہم چھما نہیں کرسکتے ایسا کہہ کر شیش اوتار نے ایک کُشا منتر پڑھ کر کرودھ سے اُس پورانک کی طرف پھینکا تب اس کُشا کے لگتے ہی اُس کا سر کٹ کر گر پڑا یہ حال دیکھتے ہی شونک آدک رشیشوروں نے چلا کر بلبھدر جی سے کہا کہ مہاراج یہ سوت ہر چرتر سُنا کر اپنے اور سُننے والوں کو کرتارتھ کرتا تھا اُسے ویاس گدّی پر بیٹھے ہوئے آپ نے مار ڈالا سو اچھا نہیں کیا ہم لوگ جانتے ہیں کہ آپ نے اپنی اِچھا سے اوتار لیا ہے لیکن اُس کو جو براہمن اور ویش سے پیدا ہوا ہے اور ہماری آگیا سے ویاس گدّی پر بیٹھا تھا آپ نے جو مار ڈالا اُس سے آپ کو برہم ہتیا لگی اب آپ کو پرائشچت کرنا چاہیے جو آپ ایسا نہ کریں گے تو دوسرا کوئی برہم ہتیا سے کس واسطے ڈرے گا اور شاستر میں جو آدِ پرش بھگوان کی سانس ہے براہمنوں کو بہت اُتم لکھا ہے دیکھیے جبکہ شیام سُندر آپ کے چھوٹے بھائی پر برہم پرمیشور کو بھرگ رشیشور نے بنا اپرادھ لات ماری تھی تب اُنھوں نے رشیشور کا پاؤں اپنے ہاتھ سے دبا کر کہا تھا کہ میرے کٹھور ہردے سے آپ کے کومل چرنوں میں چوٹ لگی ہوگی اس سے براہمن کی پدوی بڑی سمجھنا چاہیئے یہ گیان روپی بات سُن کر بلرام جی کا کرودھ شانت ہوا تب اُنھوں نے رشیشوروں سے کہا کہ مہاراج آپ لوگ سچ کہتے ہیں مجھ سے اپرادھ ہوا جو میں نے کرودھ وش ہوکر براہمن کو مار ڈالا آپ کوئی پرائشچت اُس کا بتلائیے جس میں میرا بدن شدھ ہو جاوے اور اگر کوئی بیٹا اس سوت کے ہو تو بتلائیے میں اس کو ویاس گدّی پر بٹھال دوں۔

دوہا	
ہم ہوں کو دوشن لگے جو کچھ کریں انیت	اورن کو کیسے کہا کٹھن کرم کی ریت

یہ سُن کر رشیشور بولے کہ تیرتھوں کے اشنان کرنے سے تمھارا پاپ چھوٹ جائے گا جب شونک آدک نے اگر شروا نام رومہرکھن کے بیٹے کو وہاں بھیجا تب بلدیو جی نے اُس کو اُس کے باپ کی جگہ ویاس گدّی پر بیٹھا کر یہ وردان دیا کہ تجھ کو بنا پڑھے سب بِدّیا یاد ہو جائے جیسے یہ بات ریوتی رمن کے منھ سے نکلی ویسے سوت کے بیٹے کو چھیوں شاستر اور اٹھارہ پُران بنا پڑھے یاد ہو گئے تب وہ ویاس گدّی پر بیٹھ کر کتھا باچنے لگا یہ مہا بلرام جی کی دیکھتے ہی سب رشیشور خوش ہوکر بولے کہ مہاراج آپ کی دیا سے سوت کے مرنے کا سوچ تو چھوٹ گیا لیکن اِلول دیتیہ بندرروپ سے جو پورنماسی اور اماوس

اور دوادشی کو آکر ہمارے یگیہ اور ہوم میں پیپ اور لہو اور ہڈی پھینک دیتا ہے اس سے ہم لوگ بڑا دکھ پاتے ہیں آپ تیرتھ واسیوں پر دیال ہوکر اُس بندر کو مار ڈالیے تو ہم لوگ نربھے ہوکر یگیہ اور ہوم کیا کریں یہ بات سُن کر بلرام جی بولے کہ بہت اچھا ہم اُس کو مار کر تمھارا دکھ چھڑا دیں گے۔

ادھیائے اُناسی

بلرام جی کا اِلول نام دیتیہ بندر روپ کو مارنا

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریکشت ریوتی رمن نے رِشیشوروں کے کہنے سے اِلول دیتیہ کو مارنے کے واسطے کئی دن تک نیم سار مشر کھ میں نواس کیا جب پورنماسی کے دن بڑی آندھی چل کر پانی اور لہو اور پیپ برسنے لگا اُس وقت رِشیشوروں نے بلرام جی سے کہا کہ اے مہاراج یہ سب لکشن اُس بندر کے آنے کے ہیں یہ بات سُن کر بلدیوجی نے ہل اور موسل اپنے ہتھیار کو یاد کیا ویسے دونوں اُن کے پاس آپہونچے تب وہ بندر روپ دیتیہ کالا رنگ پہاڑ ایسا لمبا اور چوڑا بڑے بڑے دانت لال لال آنکھیں ڈروانی صورت بنائے ترشول ہاتھ میں لیے بادل کی طرح گرجتا ہوا وہاں آیا تب بلدیوجی اپنا ہل اور موسل لے کر اُس کی طرف چلے

دوہا

اُن ہوں راہمہ دیکھ کے جان لیو من مانہہ	ان سماں جو دھابلی تہوں لوک میں نانہہ

جب اُس بندر نے بلرام جی کو اپنے سے زیادہ بلوان دیکھا تب وہ منتر کے زور سے انتردھیان ہوکر ہل اور موتر برسانے لگا یہ حال دیکھتے ہی ریوتی رمن نے اُس بندر کو ہل کی نوک سے اُٹھا کر زمین پر پٹک دیا اور ایک موسل اُس کے سر پر ایسا مارا کہ پران اُس کا نکل گیا اُس دیتیہ کا مرنا دیکھ کر سب رِشیشور اس طرح خوش ہوگئے کہ جس طرح برتر اسُر دیتیہ کے مرنے سے دیوتا خوش ہوے اور اُسی وقت رِشیشوروں نے ریوتی رمن کو آشیرواد دے کر ایسے خوشبودار پھولوں کی مالا گلے میں پہنادی جس کے پھول کبھی نہ کمھلاویں اور دیوتوں نے بلدیوجی پر پھول برسا کر دُندُبھی بجائی۔

دوہا

تہاں لائے سب دیوتا بھوشن بسن بنائے	پہرائے بلرام کو شوبھا کہی نہ جائے

جب رِشیشوروں نے دیتیہ کے مارے جانے سے بے ڈر ہوکر بلدیوجی کو بدا کیا تب ریوتی رمن گردھ ٹکیتشور اور گومتی اور گنڈک اور ویاس اور گنگا اور کوشکی اور سرجو اور پلکھ آشرم اور شون بھدر اور پریاگ اور کاشی آدک تیرتھوں میں گئے اور وہاں پراسنان اور دان کیا پھر وہاں سے گیاجی اور گنگا ساگر اور گود اوری اور بھاگیرتھی اور منگلدیپ اور بھیم رتھی اور سیت بندھ رامیشور اور بندھیاچھیتر اور شری شیل آدک تیرتھوں

میں جاکر اشنان کیا اور دس دس ہزار گئو بدھ پوروک براہمنوں کو دان دیا پھر وہاں سے سوامی کارتک اور اگست منی اور پرشرام جی اور ارجن بالا کا درشن کرتے ہوئے اور راہ میں سب لوگوں کو سکھ دیتے ہوئے برسویں دن پرتھوی پرکرما کر کے ہر دوار میں آئے ۔

	دوہا	
تہاں سُنی بلرام جی لوگن سے یہ بات		پانڈو سُتن ارو کورون مُیدھ ہوت دن رات

یہ حال سُنتے ہی بلدیوجی کرکشیتر کو چلے اور جس وقت راجہ دُریودھن اور بھیم سین مہابھارت کے اٹھارھویں دن آپس میں گدا یُدھ کرتے تھے اُسی وقت وہاں پہونچے جب اُن کو دیکھ کر یدھشٹھر آدک پانچوں بھائی اور راجہ دُریودھن نے ڈنڈوت کی تب بلدیوجی اُن لوگوں کو آشیرواد دے کر بولے کہ بڑے سوچ کی بات ہے کہ شیام سُندر تربھون پت کے رہتے پر بھی کوروؤں اور پانڈوں نے رُجوگن وتموگن کے وش ہوکر اپنے بھائی آدک لاکھوں آدمیوں کا ناش کیا اور بھیم سین اور دُریودھن دونوں آدمی زور میں برابر ہیں لیکن بھیم سین کی سانس لڑتے وقت نہیں پھولتی اور دُریودھن گدا یُدھ اُس سے اچھی جانتا ہے یہ حال اُن کا دیکھ کر بلداؤجی نے بھیم سین اور دُریودھن سے کہا کہ تم لوگ لڑنا چھوڑ دو جس میں تمہارا وَنش بنا رہے دیکھو مہابھارت کرنے میں اتنا کل اور پریوار تمہارا مارا گیا تِس پر بھی تم کو اپنا بُرا بھلا نہیں سوجھ پڑتا یہ بات سُنتے ہی پرمیشور کی اچھا سے دونوں بیروں نے بلداؤجی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج اب رَن پر چڑھ کر ہم لوگوں سے اُترا نہیں جاتا ۔

	دوہا	
جدپ برجین رام جو یُدھ کرومت کوے		تدپ ان مانیو نہیں ہونی پربل ہوے

جبکہ ریوتی رَمن کے سمجھانے پر بھی اُن دونوں نے لڑنا نہیں چھوڑا تب بلداؤجی اچھا ویکنٹھ ناتھ کی اس طرح سمجھ کر چپ رہے اور اُسی وقت بھیم سین نے ایک گدا دُریودھن کی جانگھ میں ایسی ماری کہ جانگھ اُس کی ٹوٹ گئی اور وہ پرتھوی پر گر پڑا تب دُریودھن نے بلرام جی سے رو کر کہا کہ اے مہاپربھو آپ میرے گرو ہیں میں آپ سے جھوٹھ نہیں کہتا کہ اس مہابھارت میں سب آدمی آپ کے بھائی شری کرشن جی کی صلاح سے مارے گئے ہیں اور پانڈو لوگ انھیں کے زور سے لڑتے ہیں نہیں تو اُن کو کیا سامرتھ تھی جو کوروؤں سے لڑتے یدھشٹھر آدک پانچوں بھائی اس طرح شیام سُندر کے وش میں ہو رہے ہیں جس طرح کاٹھ کی پُتلی کو نٹ اپنے آدھین رکھ کر جدھر چاہتا ہے اُدھر نچاتا ہے دوارکا ناتھ کو ایسا اُچت نہیں ہے کہ پانڈوں کی سہایتا کر کے ہمارے ساتھ لڑائی کریں دیکھو بھیم سین نے دُساشن کی بھُجا اُکھاڑ کر اُس کو مار ڈالا اور ہم لوگوں کے سامنے خون اُس کا پیا اور ادھرم کی راہ سے میری جانگھ میں گدا مار کر مجھ کو پرتھوی پر گرا دیا اور میں اس سے زیادہ پانڈوں کے ادھرم کا حال آپ سے کہاں تک ورنن کروں جو کچھ

میرے بھاگیہ میں لکھا تھا وہ ہوا جس طرح اس مہا دُکھ میں آپ نے دیال ہو کر درشن دیا اُسی طرح میرے واسطے جو اُچت ہو وہ کیجیے جب ایسے آدھین وچن دُریودھن سے بلداؤجی نے سُنے تب شری کرشن کے پاس جاکر بولے کہ اے بھائی تم نے یہ کیسی مایا پھیلائی جو اتنے آدمی مہابھارت میں تمھارے سامنے مارے گئے اور دُساشن کی بھجا اُکھاڑ کر دُریودھن کی جانگھ توڑ ڈالی یہ دھرم یدھ کی بات نہیں ہے کہ کوئی زبردست آدمی کسی کا ہاتھ اُکھاڑ ڈالے اور کمر کے نیچے گدا چلا دے دھرم یدھ میں ایک ایک آدمی اپنے برابر والے کو للکار کر لڑتا ہے یہ سُن کر شری کرشن جی بولے کہ اے بھائی تم نہیں جانتے کہ کورو لوگ بڑے ادھرمی اور پاپی ہیں اُن کا حال کچھ کہا نہیں جاتا دیکھو پہلے دُریودھن نے دُساشن اور شکنی کے کہنے سے کپٹ کا جُوا کھیل کر سب مال اور دیش راجہ یدھشٹھر آدک کا جیت لیا اور اُن کو تیرہ برس بن باس دیا پھر دُساشن نے سر کے بال پکڑ کر دروپدی کو راج سبھا میں لا کر ننگی کرنا چاہا جس وقت دُریودھن نے دروپدی ایسی پتی برتا کو اپنی جانگھ پر بیٹھنے کے واسطے کہا تھا اُسی وقت بھیم سین نے سوگندھ کھا کر یہ پرتگیا کی تھی کہ دساشن کی بھجا اُکھاڑ کر دُریودھن کی جانگھ اپنی گدا سے توڑوں گا وہی پرتگیا اپنی بھیم سین نے پوری کی اسکے سوائے اور جو پاپ اور ادھرم کوروؤں نے یدھشٹھر آدک سے کیے ہیں اُس کا حال کہاں تک تم سے کہوں یہ مہابھارت کی آگ جو جل رہی ہے کسی طرح نہیں بجھ نہیں سکتی تم اس بات کا سوچ مت کرو جب بلداؤجی نے یہ بات شری کرشن جی کے منھ سے سُنی تب اچھا اُن کی جان کر کرکشیتر سے دُوارکا پُری میں چلے آئے اور وہاں سے ریوتی اپنی استری اور کئی یدونشیوں کو ساتھ لے کر نیمسارنیہ میں اس اچھا سے گئے کہ جس میں برہم ہتیا کا پاپ جو تیرتھ کرنے سے چھوٹ گیا تھا وہ رشیشوروں کو دکھلا آویں جیسے شونک آدک رشیشوروں نے بلداؤجی کو دیکھا ویسے بہت خوشی سے آشیرواد دے کر کہا کہ تمھاری برہم ہتیا چھوٹ گئی جب یہ بات بلداؤجی نے سُنی تب بڑی خوشی سے وہاں اشنان اور دان اور یگیہ آدک شبھ کرم کیا اور رشیشوروں کو گیان اُپدیش دیکر یدونشیوں سمیت دوارکا پُری میں چلے آئے اور اپنے ذات بھائیوں کا سنمان کیا۔

دوہا

رام کتھا پادن سدا کہے سُنے جو کوے	تاکو شری بھگوان سوں پریم پرتیتی اتی ہوے

ادھیائے اسی

سُداما براہمن کی کتھا

راجہ پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی سے ونے کیا کہ اے مہاراج آپ سمجھتے ہوں گے کہ پرمیشور کی کتھا اور لیلا سُن کر اس کو سنتوش ہوا ہو گا لیکن میرا مَن ابھی تک سُننے سے نہیں بھرا ست سنگ بنا بھاگیہ

گے نہیں ملتا اِس سے میں جانتا ہوں کہ میرے پچھلے جنم کا پُنیہ سہاے ہوا جو میں نے اَنت سمے گنگا کنارے آکر آپ کا درشن پایا جس جگہ پرمیشور کی کتھا ہو کر ست سنگ رہتا ہے وہاں پر دیوتا لوگ سورگ سے آتے ہیں دیکھیئے جو نارد مُنی دن رات پھرتے رہ کر کہیں نہیں ٹھہرتے وہ بھی ست سنگ میں آکر بیٹھے ہیں میرے پِتروں نے اپنا کرم کے اَنُسار ویکنٹھ سے بھی اچھا استھان پایا ہوگا لیکن آپ کے مُکھارِوِند سے جو میں نے شری مدبھاگوت سُنی ہے اس سے میرے پُتر لوگ اچھے سے اچھا استھان اپنے رہنے کے واسطے پاویں گے جس آدمی کے منھ سے پرمیشور کا نام نہیں نکلتا اُس کو جانور سے بھی بدتر سمجھنا چاہیئے جو کان کتھا اور استت بھگوان کی نہیں سُنتا وہ کان بچھو اور سانپ کے بل کے برابر ہے جو سر ہر مندر اور دیو استھان اور سادھو اور براہمن کے سامنے دنڈوت نہیں کرتا وہ سر بدن پر بوجھ کے برابر ہے اور جو آنکھ شیام سُندر کا درشن پرگٹ یا دھیان میں نہیں کرتی وہ آنکھ مور پنکھ کے برابر ہے جو گرہستھ ویکنٹھ ناتھ کا پریم رکھ کر اپنے برن کا دھرم کرتے ہیں اُن کو جوگی اور سنیاسی اور پرم ہنس سے اُتم جاننا چاہیے اِس لیے آدمی کو اُچت ہے کہ آدمی کا تن پاکر ہر بھجن اور ست سنگ میں اپنا جنم بتا دے اے شکدیو جی مہاراج آپ کے اوپر بھگوان کی بڑی کرپا ہے اس لئے چاہتا ہوں کہ مجھ کو کچھ اور ہر چرتر سُنایئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ تیری بُدھی دھنیہ ہے جو تو ہر کتھا سُننے سے اتنی پریت رکھتا ہے۔

	دوہا	
کرپا کرت ہیں تاہ پر ماگھن پربُھ بھگوان		جو یا بدھ چت دے سُنے ہر کی کتھا پُران

اے راجہ پریکشت اب ہم کتھا سُداما براہمن کی جس کا دردر شری کرشن دوار کا ناتھ نے چھڑا کر اُس کو کبیر دیوتا کے برابر دربیہ اور راجہ اندر کے سمان سُکھ دیا تھا کہتے ہیں سُنو کہ دکھن طرف دراوڑ دیش میں بدربھ نام ایک شہر تھا وہاں کے راجہ اور پرجا اپنے کرم اور دھرم سے رہ کر سادھو اور براہمن کی سیوا کیا کرتے تھے اسی شہر میں سُداما نام براہمن وید اور شاستر پڑھا ہوا شری کرشن کا گرو بھائی رہ کر اس غریبی سے اپنا جنم کاٹتا تھا کہ اُس کو تن بھر کپڑا اور پیٹ بھر بھوجن نہ ملکر کبھی کبھی اُپواس ہو جاتا تھا تس پر بھی وہ من اپنا ورکت رکھ کر آٹھوں پہر خوش رہتا تھا اور سُشیلا اُس کی استری بھی بھوجن اور کپڑے کا دکھ پلنے پر بھی پریم پورو ک اپنے پتی کی سیوا کرتی تھی اور وہ دونوں استری پرش سنساری سُکھ سپنے کے برابر سمجھ کر دن رات اسمرن اور دھیان پرمیشور کا کیا کرتے تھے اور بنا مانگے جو کچھ ملتا تھا اسکو کھا کر خوش رہتے تھے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ سُداما براہمن کو اُس کی استری اور چاروں بیٹوں سمیت دو اُپواس ہو گئے جب تیسرے دن دو لڑکے بھوکھ سے بہت دیا کُل ہو کر رونے لگے اور سُشیلا سے بیٹوں کا دُکھ نہیں دیکھا گیا تب اُس نے ڈرتی اور کانپتی ہوئی اپنے سوامی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج میں نے سُنا ہے کہ شری کرشن جی لکشمی پت تمھارے متر اور گرُ بھائی ہیں اور اُنھوں نے کیول براہمنوں کی رکشا کرنے اور ہر بھگتوں کا دُکھ چھڑانے

کے لیئے اوتار لیا ہے تم اُن کے پاس کیوں نہیں جاتے جس میں تمھارا سب دُکھ اور دِلدّر چھوٹ جائے تم کو گرہستھ براہمن سمجھ کر وہ اتنا روپیہ دیں گے کہ پھر تم کو سنساری اِچھا نہ رہے گی یہ سُن کر سُداما نے کہا کہ اے پیاری تیرا گیان کہاں جاتا رہا جو تجھ کو اتنی ترِشنا یعنی ہوس پیدا ہوئی براہمنوں کو لالچ کرنا اچھا نہ ہو کر ترِشنا رکھنے میں برہم تیج جاتا رہتا ہے جس طرح تین پن میرے بیت گئے اسی طرح چوتھا پن بھی پرمیشور کی دیا سے بیت جائے گا اگر اس وقت لالچ کر کے وہاں جاؤں اور کہیں راہ میں بڑھاپے کے مارے گر پڑوں تو سنساری لوگ کہیں گے کہ سُداما نے بڑھوتی سے لالچ میں آ کر اپنا ہاتھ پاؤں توڑا یہ بات سُن کر سُشیلا بولی کہ اے مہاپربھو میں آپ کو لالچ کی راہ سے وہاں جانیکو نہیں کہتی بلکہ اس واسطے کہتی ہوں کہ مہاتما اور بڑے لوگوں کا درشن کرنے سے سب دُکھ چھوٹ کر سکھ ملتا ہے شری کرشن تریلوکی ناتھ براہمنوں پر بڑی دیا رکھتے ہیں وہاں جانے سے تم کو سوائے سُکھ کے دُکھ نہ ہوگا۔

دوہا

تہہ کارن دنتی کرت چت دے سُنیئے کنت
اُن پے کیوں نہیں جات ہو جِن کی کرپا اننت

یہ سُن کر سُداما نے کہا کہ اے پران پیاری سچ ہے کہ میں شری کرشن جی سے مترتا اور جان پہچان رکھ اپنے کو اُن کا سیوک سمجھتا ہوں لیکن جب میں اُن کے پاس بھینٹ کرنے کے واسطے جاؤں گا تب وہ مجھ کو کنگال جان کر دربیہ آدک سنساری سُکھ کرنے کے واسطے دیں گے اس لیئے میرے نزدیک اُن تِربھون پتِ سے جو ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ کے دینے والے ہیں دربیہ آدک جو ہمیشہ بنا نہیں رہتا لینا اُچت نہیں ہے کس واسطے کہ جب اُن کی یاد سے مجھے روپیہ ملے گا تب مجھ کو دھیان اور اسمرن اُن کا جیسا غریبی میں بن پڑتا ہے ویسا دربیہ پانے سے نہیں ہو سکے گا اور سنساری سُکھ میں لپٹ جانے سے پرلوک کا سوچ بھول جائے گا میں نے پچھلے جنم میں کسی کو کچھ دان دیا ہوتا تو اس جنم میں مجھے ملتا بنا دیئے کوئی نہیں پاتا اس بات میں تم مجھ کو دوش مت دو میرے دن بہت اچھّے چلے جاتے ہیں یہ سُن کر سُشیلا نے جانا کہ میرے سوامی سنساری سُکھ سپنے کے برابر سمجھ کر کچھ اِچھا نہیں رکھتے تب پھر ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاپربھو میں کچھ دھن کی اِچھا نہ رکھ کر اس واسطے کہتی ہوں کہ اُن پربرہم پرمیشور کے درشن کرنے سے مُکت ہوگی سُداما بولا کہ اے پیاری گرو اور مہاتما کے یہاں بنا کچھ بھینٹ لیئے جانا اُچت نہیں ہے اور میں اتنا مقدور نہیں رکھتا کہ کچھ چیز اُن کی بھینٹ کے واسطے لے جاؤں یہ بات سُنتے ہی سُشیلا خوش ہو کر چار مُٹھی چاول اپنے چار پڑوسیوں سے مانگ لائی اور پُرانی دھوتی کے لتے میں باندھ کر اپنے سوامی کو دیکر کہا کہ اے مہاراج ہم کنگالوں کی تھوڑی سی بھینٹ وہ تِربھون پتِ بڑی خوشی سے لیں گے جب سُداما نے چاول بھینٹ دینے کے واسطے پائے تب وہ پوٹلی بغل میں دبا کر لوٹا ڈوری کندھے پر ڈال کر گنیش جی کو منا کر لاٹھی لے کر راہ میں یہ وچار کرتا ہوا دوارکا کو چلا کہ دیکھو میرے بھاگیہ میں دربیہ ملنا تو نہیں لکھا ہے لیکن شری کرشن چندر

آنند کند کا درشن پاکر اپنا جنم سوارتھ کروں گا لیکن ایک بات کی چنتا مجھ کو ہے کہ شری کرشن چندر ترلوکی ناتھ سولہ ہزار ایک سو آٹھ محل میں رانیوں کے پاس رہتے ہیں جہاں بڑے بڑے راجوں کا پہونچنا کٹھن ہے وہاں مجھ کنگال آدمی کو کون جانے دے گا اور میری خبر اُن کو کیسے پہونچے گی۔

	دوہا	
یہ من میں سُوچت چلیُو ہیں تو دین اناتھ		کیسے مونہہ پہچان ہیں وے ترِبھون کے ناتھ

اب میں شرم سے اپنے گھر بھی پھر کر نہیں جا سکتا دیکھو بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں نے اپنی جھونپڑی کو جس میں بھیکھ مانگ کر آنند سے دن کاٹتا تھا ہاتھ سے کھویا اور شیام سُندر کے پاس پہونچنا بھی کٹھن معلوم ہوتا ہے جب سُداما براہمن اس طرح سوچ بچار کرتا ہوا تین پہر میں دوارکا پُری کے پاس پہونچا تب اُس نے کیا دیکھا کہ چاروں طرف اُس پُری کے سمندر لہر مار رہا ہے اور اچھے اچھے سونے کے رتن جڑت مکان بنے ہیں اور سب چھوٹے بڑوں کے گھر منگلا چار اور ہری چرچا ہو رہا ہے جب سُداما براہمن یہ آنند دیکھتا ہوا شری کرشن دوارکا ناتھ کی ڈیوڑھی پر پہونچا تب اس ڈر سے کہ کوئی مجھ کو بھیتر جانے سے روک نہ دے بار بار پیچھے پھر کر دیکھتا ہوا آگے کو چلا شری کرشن دوارکا ناتھ کی آگیا سے کسی براہمن کو کسی وقت محل میں جانے کی روک نہ تھی اس لئے کسی ڈیوڑھی وان نے بھیتر جانے سے منع نہیں کیا جب کہ سُداما براہمن ڈیوڑھی نانگھ کر چوتھی ڈیوڑھی پر جہاں شری دوارکا ناتھ جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے رُکمنی مہارانی سے چوپڑ کھیل رہے تھے پہونچا تب دربان نے اُس کا حال پوچھ کر شری کرشن جی کے پاس جا کر کہا۔

	کبت	
شیش پگا نہ جھنگا تن میں نہیں جانو کو آو بسے کہہ گراما دوار کھڑو دوِج دُربل دیکھ رہیو چکِ سو بُدھا بھراما		دھوتی پھٹی سی لٹی دوپٹی اور پانوں اُپانھو کی نہیں ساما پوچھت دیندیال کو دھام بتاوت آپن نانوں سُداما

یہ بات سُنتے ہی شری کرشن چندر جی چوپڑ کھیلنا چھوڑ کر سنگھاسن پر سے اُتر پڑے اور آنکھوں میں آنسو بھر کر ملنے کے واسطے دوڑے جب سُداما نے شری کرشن جی کو آتے دیکھا تب دوڑ کر اُن کے چرنوں پر گر پڑا تب شیام سُندر نے سُداما کو بڑے پریم سے اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اتنی کرپا دوارکا ناتھ کی اپنے اوپر دیکھ کر سُداما من میں کہنے لگا کہ اے پرمیشور میں یہ حال پرگٹ دیکھتا ہوں یا سپنے میں دوارکا ناتھ نے سُداما کا ہاتھ پکڑے ہوئے اپنے سنگھاسن پر لے جا کر اُسکو بٹھلا لا اور اپنے ہاتھ سے دھول جھاڑ کر پاؤں کا کانٹا نکالا اور اُن کا چرن دھونے کے واسطے رُکمنی جی سے پانی مانگا اور سُداما سے بولے۔

	کبت		
کاہے بحال بوائیں تے یگ کنٹک جالی گڑے پُن جوے		ہاے سکھا دُکھ پاے مہا تم آئے اِتے نہ کِتے دن کھوے	
دیکھ سُداما کی دین دشا کرُنا کر کے کرُنا مے روے		پانی پرات کو ہاتھ چھیو نہیں نینن کے جل سے پگ دھوے	

پانوں دھوتے وقت سُداما مارے شرم کے جیوں جیوں پانوں اپنا سمیٹ لیتے تھے تیوں تیوں ویکنٹھ ناتھ اس پر بہت دیال ہو کر اپنے ہاتھ سے چرن دھوتے تھے یہ بات دیکھ کر رُکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیاں چاہتی تھیں کہ سُداما کی سیوا ہم لوگ اپنے ہاتھ سے کریں جس میں ہمارے پران پت کو محنت نہ پڑے لیکن تربھون پت نے یہ بات نہ مان کر اپنے ہاتھ سے سُداما کے بدن پر چندن لگایا اور دیوتا کے برابر بِدھ پوروک اُس کی پوجا کی اور چھتیس پرکار کے بنجن کھلا کر پان اور الائچی دے کر عطر لگا کر پھولوں کا گجرا اُس کو پہنایا اور رُکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں سے کہا کہ تم لوگ جتنی سُداما ہمارے متر کی پریم سے سیوا کرو گی اُتنا ہم تم لوگوں سے خوش ہوں گے جس وقت رُکمنی جی سُداما پر چنور ہلانے لگیں اُس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر یہ حال دیکھ کر سُداما کے بھاگیہ کی بڑائی کرنے لگے۔

	دوہا		
پابدھ بپرہ پوج کے ماکھن پر بھو دورا ے		کشل چھیم پوچھن لگے امرت بین سُنا ے	

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت یہ چرتر دیکھتے ہی رُکمنی اور ستیہ بھاما آدک سب استریاں دوارکا ناتھ کی اور سب یدو ونشی جو وہاں پر تھے تعجب مان کر کہنے لگے کہ دیکھو روپ والے اور روپیہ والے کا سب کوئی آدر کرتا ہے اس دردری بوڑھے براہمن نے پچھلے جنم میں نہ معلوم کون ایسا بھاری تپ کیا تھا اور کیا گُن اُس میں بھرا ہے کہ جس سے تربھون پت اپنے ہاتھ سے اتنی سیوا اُس کی کرتے ہیں۔

	چوپائی		
یاہ کرشن پوجت ہیں جیسے		نج پرکھن مانت ہیں ییسے	
یا وِرنچ سنکادہیں پارشی نارد آہ	دوہا	یا شیو گوری ناتھ ہیں ہر پوجت ہیں جاہ	

اُس وقت ستیہ بھاما جو بڑی بولنے والی تھی دوسری استریوں سے کہنے لگی کہ شیام سُندر ہم لوگوں کے ساتھ ابھمان بھری باتیں کیا کرتے تھے اب اُن کے متر کو دیکھو کہ جس نے تمام عمر نیا کپڑا پہننے میں بھی نہیں دیکھا پہرنے کا کیا ذکر ہے نہ معلوم یہ براہمن دیوتا کس دیس میں رہتے ہیں جن پر ایسا دردر چھا رہا ہے لیکن اُس کو بڑا بھاگیوان سمجھنا چاہیے جس نے ویکنٹھ ناتھ کو ایسا وش میں کر لیا ہے پہلے میں نے نند اور یشودا اُن کی ماتا اور پتا کے گئو چرانے کا حال سُنا تھا اور آپ دہی اور ماکھن چُرا چُرا کر کھایا کرتے تھے اب اُن کے متر کو دیکھ کر مجھے وشواس ہوا کہ وہ سب باتیں سچ ہیں جب سُداما نے ایسی کرپا شیام سُندر کی اپنے اوپر دیکھی تب اُس نے اپنے من میں سمجھا کہ شری کرشن جی

نے مجھکو نہیں پہچانا کسی دوسرے کے دھوکے سے میری ٹہل اور سیوا کرتے ہیں میں اس لائق نہیں ہوں شری کرشن جی انتریامی نے تُرنت یہ حال جان کر سُداما کے مَن کا سندیہہ دور کرنے کے واسطے کہا کہ اے متر تم کو یاد ہوگا کہ جب ہم اور تم دونوں آدمی ایک ساتھ ساندیپن گرو کے یہاں پڑھتے تھے اور اُنھیں دنوں تمھارا بواہ ہوا تھا بتلاؤ ہماری بھوجائی اچھی طرح ہے اور تم راہ میں خیر صلاح سے یہاں آئے ہم کو تمھارے دیکھنے کی بڑی لالسا لگی تھی تم نے بڑی دیا کی جو اپنے چرنوں سے ہمارا گھر پوتر کرکے درشن دیا ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم اُن دنوں بھی اپنا من وِرکت رکھتے تھے اب بتاؤ کس طرح بیتتی ہے دیکھو جس طرح سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں رہنے پر بھی میں کسی کے ادھین نہیں رہتا اسی طرح گیانی لوگ سنسار میں رہ کر اپنا من وِرکت رکھتے ہیں۔

دوہا

تہہ کارن گیانی پُرش چِت نہ دھرت دھن مانہہ	دُسکل بست سنسار کی کبھوں استھر ناتہہ

اے سُداما جیسی پریت اور دیا سے ساندیپن گروہما تما پُرش نے سب وِدیا ہم کو پڑھائی تھی اس میں سے ایک اکشر پڑھنے کے بدلے ہم تمام عمر اُن سے اُرن نہیں ہو سکتے جو کوئی گرو کو پرمیشور کے برابر جان کر سیوا کرتا ہے جتنا ہم اُس سے پرسن ہوتے ہیں اتنا گیہ اور تپ اور دان کرنے والوں سے خوشس نہیں ہوتے۔

دوہا

جو من میں اچھا کرے سو سب پُورن ہوے	گرسیوا دُرلبھ مہا چت دے کرے جو کوے

اے سُداما تم نے بھی پڑھنے لکھنے میں ہماری بہت سہایتا کی تھی اور ہمارے بدلے گرو کی سیوا کر دیتے تھے اور یہ بات تم کو یاد ہوگی جب ایک دِن گرو کی استری نے ہمیں اور تمھیں جنگل میں لکڑی لانے کے واسطے بھیجا تھا تب تم نے ہمارے بدلے بھی لکڑی توڑ کر کہا تھا کہ تمھارے ہاتھ کومل ہیں لکڑی توڑنے میں دُکھ ہوگا جب لکڑی کا بوجھ سر پر رکھ کر دونوں آدمی گھر کو چلے تب ایسی آندھی چل کر پانی برسنے لگا کہ دس قدم راہ چلنا مشکل تھا۔

دوہا

کاٹھ بھار مستک دھرے ہم کو لیو چھپاے تھری پریت انت ہے اُرن ہوت ہم ناںہہ	پون جھکورے بیگ سوں شیت بھیو وکھراے بہت بھانت رکشا کری آپ سہے دُکھ مانہہ

جب ہم اور تم آندھی چلنے اور پانی برسنے سے گھر تک نہیں پہونچکر رات کو جنگل میں رہ گئے تب گُرو جی اپنی استری پر بہت کرودھ کرکے پراتہ سمے ہم دونوں کو جنگل میں ڈھونڈھنے آئے اور ویاکل ہو کر ہمارا اور تمھارا نام پکار کر کہنے لگے کہ تم لوگ جہاں ہو وہاں سے بولو جس میں ہم کو دھیرج ہو

نہیں تو تمھارے سوچ میں میرا پران نکلا چاہتا ہے جبکہ گرو جی روتے اور چلاتے ہوئے ہمارے پاس پہونچے اور ہم کو سردی سے کانپتے دیکھا تب دوڑ کر پریم سے اٹھا لیا اور منھ ہمارا چوم کر بولے کہ تم لوگوں نے اپنی سیوا سے ہم کو خوش کیا اس لیئے ہم تم کو آشیرواد دیتے ہیں کہ سب ودیا تم کو یاد ہو کبھی بھولے اور گرو کے چرنوں میں نہ کپٹ پریت بنی رہے اے سداما جب سے ودیا پڑھ کر ہم تم الگ ہوئے تب سے تم کو آج دیکھ کر ایسی خوشی ہم کو ہوئی کہ گویا ہم نے سا ندیپن گرو کا درشن پایا جب یہ سن کر سداما کا ڈر چھوٹ گیا تب اس نے عاجزی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے سوامی آپ تینوں لوک کے مالک ہو کر مجھ کو کیوں اتنا شرمندہ کرتے ہیں جہاں چاروں وید آپ کے سوانس ہو کر تینوں لوک کے جیو آپکی پوجا کرتے ہیں وہاں آپنے کیول سنساری جیووں کو راہ دکھلانے کے واسطے ودیا پڑھی ہے اور آپکے آدی اور انت اور بھید کو کوئی نہیں پہونچ سکتا آپ سب جگ کے ماتا اور پتا او ناشی پرش ہو کر سنساری بیوہار اپنی اچھا سے کرتے ہیں اور آپ کا ناش کبھی نہیں ہوتا جو لوگ پریم پوروک آپ کا نام جپ کر آپ کی کتھا اور کیرتن سنتے ہیں ان کو سنسار میں یش مل کر انت سے مکتی ملتی ہے جبکہ شیش ناگ ہزار منھ سے دن رات آپکا یش گانے پر بھی آپ کے بھید کو نہیں جان سکتے تب دیوتا اور سنساری جیووں کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کے آدی اور انت کو جان سکیں آپ پلک مارنے میں چودھوں بھون کی اتپت اور ناش کی سامرتھ رکھ کر سب جیووں کا پالن کرتے ہیں اور آپ ہمیشہ ایک رس رہ کر گھٹنے بڑھنے سے کچھ پریوجن نہیں رکھتے اور آپکا چمتکار سب جیووں میں ہو کر آپ اپنے تیج سے پرکاشت رہتے ہیں اور آپ اپنی اچھا سے آدمی کا تن دھر کر جو کام آدمی کو کرنا چاہیئے وہ کام سنساری جیووں کو راہ دکھلانے کے واسطے کرتے ہیں نہیں تو آپ جیون مرن سے رہت ہیں آپ کے کام اور اوتاروں کی گنتی کوئی نہیں کر سکتا اے دینا ناتھ جیسیں چتربھجی مورت سے آپ پیتامبر اور بیجنتی مالا پہنے چکر گدا پدم دھارن کیے گرڑ پر سوار ہیں اس روپ کو میں ہزاروں ڈنڈوت کرتا ہوں اور آپ سب چھوٹے بڑوں کو اپنا بالک سمجھ کر غریبوں پر بہت دیا کرتے ہیں اور تینوں لوک میں کسی کا ڈر نہ رکھ کر ابھیانوں کا اہنکار توڑ دیتے ہیں شیام برن بدن آپ کا ایسا سندر اور کومل ہو کر ہنستے ہوئے منھ پر کمل سی آنکھیں ایسی شوبھا دیتی ہیں کہ جس کا درنن مجھ سے نہیں ہو سکتا میرے پورب جنم کا پنیہ سہایے ہوا جو آپ کے چرنوں کا درشن پایا اب میں کچھ اچھا نہ رکھ کر یہی چاہتا ہوں کہ آٹھوں پہر آپ کے دھیان اور اسمرن میں لین رہ کر سنساری بیوہار سپنے کے برابر سمجھوں۔

ادھیائے اکیاسی

سداما براہمن کا شری کرشن جی سے بدا ہونا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب سداما نے اسی طرح بہت استتِ شری کرشن جی

کی پریم پوروک کی تب دوار کا ناتھ انتریامی نے ہنس کر کہا کہ اے متر ہم تمھاری امرت روپی باتوں سے بہت خوش ہوئے اب جو سوغات ہماری بھوجائی نے بھیجی ہے وہ دو یہ بات سنتے ہی شُدامانے پچھتا کر من میں کہا کہ دیکھو بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں مٹھی بھر چاول تربھون پت کو بھینٹ دوں جب ایسا وچار کر سُداما شرم کے مارے چاول کی پوٹلی بغل میں چھپانے لگے اور منھ اُن کا ملین ہوگیا تب وسو دیو نندن نے من میں کہا کہ دیکھو ایک مرتبہ ہمارا اکلیوا چھپا کر سُداما دردرتا کو پہونچا تسپر بھی وہی بات کرتا ہے تب دوار کا ناتھ نے وہ پوٹلی اُس کی بغل سے کھینچ کر کھول ڈالی اور بڑے پریم سے بھوسی ملے چاول دو مٹھی کھا کر بولے کہ اے سُداما جتنا پریت سے ایک پھول اور تلسی دل چڑھانے میں خوش ہوتا ہوں اُتنا بغیر پریم اور بھکت کے لاکھوں من مٹھائی اور جڑاؤ گہنے سے خوش نہیں ہوتا۔

چوپائی

دریودھن بھو پاک بنایو
بدربھکت کی ریت جو جانی
بدھ بھانت مشٹان جو لادے
جو کچھ تم لائے ہم پاہیں

پریت بنا موکو نہیں بھایو
باسی ساگ بہت رُچ مانی
بنا پریت کچھ کام نہ آوے
تھوڑو مت جانو من ماہیں

دوہا

ساگ پات بھی پریت سے ہم کو دے جو کوے
تہہ سمان سب سرشٹ میں کچھ سواد نہیں ہوے

دوہا

تندُل کی مہاکہت ماکھن پربھو یدو راج
سُرنر مُن تہوں لوک کے تریپت بھئے ہیں آج

پوٹلی کھولتے وقت تھوڑے سے چاول زمین پر گر پڑے تھے اُن کو شیام سُندر اپنے ہاتھ سے اُٹھانے لگے اور رُکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں سے کہا کہ ایک ایک دانہ چاول کا چن کر مجھ کو اُٹھا دو جس میں کوئی دانہ پانوں کے نیچے نہ پڑے اور چاول کھاتے وقت دوار کا ناتھ بولے کہ جیسا سواد اس چاول میں ملتا ہے ویسا بھوجن آج تک یشودا اور دیوکی ماتا نے مجھ کو نہیں کھلایا تھا یہ کہہ کر شیام سُندر نے تیسری مٹھی چاول کی اُٹھا کر کھانا چاہا ویسے ہی رُکمنی جی اُنکا ہاتھ پکڑ کر بولیں کہ مہاراج بس کیجیے ہم لوگ بھی آپ کے چرن آدھین ہیں کچھ ہمارے کھانے کے واسطے بھی رکھئے گا یا نہیں۔

کبت

ہاتھ گہے پربھو کو کملا کہے ناتھ کہا تم نے چت دھاری
کھائے مٹھی تیسری اب ناتھ کہاں نج باس کی آس بچاری

تندُل کھائے مٹھی دوی دین کیو تم نے دوی لوک بہاری
رنکھ آپ سمان کیو تم چاہت آپہہ ہون بھکھاری

یہ سن کر شری کرشن جی بولے

کبت

کیوں رس ہیں یاوِ شس بام کیو اب اور نہ کہاں دیو اک پھندکا ۔ وپتر ہ لوک ترتی یک دیت کری تم کیوں اپنے چت تنکا

بھامن مونہہ جیواے بھلی بدھ کون رہیو جگ میں نرنکا ۔ لوگ کہیں ہر متر دکھی ہم سے نہ سہیو یہ جات کلنکا

یہ سن کر رکمنی جی بولیں

کبت

بھار گو ہوے تم جیت دھرا دے بپرن کو ات ہی سکھ ماتو ۔ بپرن کا ڑھ دیو تم کو نش تا دن کو بسر د کھیا تو

سندھ ہٹاے کیو تم ٹھوڑ دہ جنم شبھا د بھلی بدھ جانو ۔ سو تم دیت دو جے سب لوک کیو تم نے اب کون ٹھکانو

یہ سن کر شری کرشن جی نے جواب دیا

کبت

بھامن دیوں دو جے سب لوک تجو ہٹھ مورے یہی من بھائی ۔ لوک چتر وش کی سکھ سمپت لاگت بپر بنا دکھدائی

جاے بسوں اُن کے گرہ میں کرہوں دوج دیپت کی سیوکائی ۔ تو من ماہنہ رچے نہ رچے سو رچے ہم کو یہ ٹھور سہائی

یہ سن کر رکمنی جی بولیں -

کبت

نیک نہ کان کریں دوج پے نرگ سے نرپ کو نرنی کر ڈاریو ۔ شاپ دیو پن شنکر کو اب لوں گھڑتے شیو بھاگ بساریو

بپران پھیر نجے جسے کو تم دیکھت گھور کو یونی میں ڈاریو ۔ سو تم جان بسے گن دوش کرو جگیہ[۱۲] چھڑ ہوں دوج کو پتیارو

یہ سن کر شری کرشن جی بولے

کبت

بپران کے مکھ تے سر جیونت بپر رچی شروت ریت سہائی ۔ بپر بنا جگ اندھ پشو بن بپرن نہیں گن دوش لکھائی

بپرہ مونہہ دچے بش باسر بپرن ہی مم شاک چلائی ۔ بپرن تے نہ اُرن کبھوں ہٹھ چھوڑ پریا کر بپر بھلائی

یہ سن کر رکمنی جی بولیں -

کبت

تاتہہ چھار کلنک بھرا تب ناتھ ہتیو اُر لات پرہاری ۔ سالت سو اچھوں اُر میں ہم سنگ کریت سدا دوج پاری

براہمن ہوے تم ہوں بل پے پیہ جات شبھا دیا پرہاری ۔ سو تم جان بسے گن دوش پڑ دوج ہاتھ نہ شیام بہاری

یہ سن کر شری کرشن جی نے جواب دیا۔

کبت

بھامن کیوں بسری اب ہیں نج بیاہ سمے دوج کی ہت آئی ۔ سو پت لیو دوج کی کرنی جس کے کر سوں تپسیا چھوائی

پرہات بھیو تہہ ادھر کو دوج کے سم ہے شکھ[بھلائی] آئی ۔ یو گیہ نہیں اردھانگن ہے تم کو دوج ہیت انی ٹھکرائی

جبکہ تر بھون پت نے دیکھا کہ تیسری مٹھی کھانے سے رکمنی اداس ہو جائے گی تب وہ تیسری مٹھی نہ کھا کر رکمنی سے بولے کہ اے پران پیاری یہ براہمن میرا بڑا متر ہے اور یہ سنسار میں دکھ اور سکھ کو برابر جانتا ہے اور آٹھوں پہر میری اسمرن اور دھیان میں رہ کر سنساری سکھ کی چاہ نہیں رکھتا جب شیام سندر نے اسی طرح بہت باتیں سمجھا کر رکمنی جی کا بودھ کیا تب وسودیو اور دیوکی اور اودھو آدک یدو ونشی جو جو وہاں بیٹھے تھے یہ حال دیکھ کر آپس میں ہنسی سے کہنے لگے کہ دیکھو اس براہمن کے برابر دوسرا کنگال کہیں دنیا میں نہو گا کہ اتنی دور سے مٹھی بھر چاول سوغات لایا ہے اور کرشن چندر کو براہمن سے بھی زیادہ کنگال سمجھنا چاہیئے جو اکیلے اس چاول کو کھا کر اس کی بڑائی کرتے ہیں اور دوسرے کو نہیں دیتے ان کی بات سن کر شری کرشن نے جواب دیا کہ تم لوگ اس چاول کا مزہ کیا جانو تمھارا بھاگیہ ادے ہوا جو اس براہمن کے چرنوں کا درشن پایا۔

دوہا

ان تنڈل کے سواد کو جانت ہے نہیں کوے		ہم بن ایسو کون ہے جا کو پرایت ہوے

جب پہر رات بیتے دوارکا ناتھ نے سداما کو محل میں لے جا کر اپنے پلنگ کے پاس دوسرے پلنگ پر سلایا تب ویکنٹھ ناتھ کی آگیا سے رکمنی جی نے سداما کا پاؤں دابا اور شیام سندر آدھی رات تک اپنے متر سداما سے لڑکپن کی باتیں کرتے رہے جب سداما سو گئے تب شری کرشن انتر یامی نے وچار کیا کہ یہ براہمن روپیہ کی پرواہ نہیں رکھتا لیکن اس کی استری نے سنساری سکھ اور لکشمی ملنے کی اچھا سے اس کو زبردستی میرے پاس بھیجا ہے اس لئے سداما کو اتنا روپیہ دینا چاہیئے جو دیوتاؤں کو بھی نہ ملے ایسا وچار کر ویکنٹھ ناتھ نے وشوکرما کو اسی وقت بلا کر حکم دیا کہ ابھی سداما پری میں جا کر سداما کے رہنے کے واسطے ایسا رتن جٹت مکان بنا دو کہ جس کے برابر چودھوں لوک میں دوسرا مکان نہ ہو اور آٹھوں سدھ اور نوؤں ندھ وہاں بنی رہیں جس میں کوئی کامنا سداما کی باقی نہ رہے۔

دوہا

وشوکرما تب ہی چلیو پربھ کی آگیا پاے		مندر رتن جڑاؤ کو چھن میں دیو بنائے

جب سداما نیند میں ایک کروٹ سے دوسری کروٹ لیتے تب وسو دیو نندن پریم سے ان کے بدن پر ہاتھ پھیر کر بڑائی کرتے تھے جب تیسرے دن سداما پراتہ سمے نت نیم کر کے شری کرشن جی سے بدا ہونے لگے تب شری کرشن جی نے ڈیوڑھی تک سداما کے ساتھ جا کر آنسو بھر کر کہا کہ اے بھائی تم نے بڑی دیا کی جو اپنا درشن دیا میں تم سے یہی مانگتا ہوں کہ مجھ کو بھول مت جانا جب سداما شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے گھر کو چلے تب وہ اپنی آنکھوں کی راہ سے شیام سندر کا موہنی روپ اپنے ہردے میں رکھ کر کہنے لگے کہ دیکھو شری کرشن جی نے میرے اوپر اتنی دیا کی جس کا بدلا میں کئی جنم تک

نہیں دے سکتا لیکن کچھ دربیہ نہیں دیا جس سے میرا آدر درچھوٹ جاتا جس طرح کنگال صورت اپنے گھر سے آیا تھا اُسی صورت سے خالی ہاتھ پھر چلا۔

چوپائی

پھر وہ دوج سمجھے من ماہیں ۔ بگھن اینک ہوت دھن ماہیں

دوہا

یاہی کارن کر کرپا متر آپنو جان ۔ موہنہ دربیہ دنھو نہیں ماکھن پربھ بھگوان

میرے واسطے یہ غریبی بہت اچھی سمجھنا چاہیے جس میں پرمیشور کا بھجن آنند سے بن پڑتا ہے روپیہ والے ہمیشہ کھٹکے میں رہتے ہیں اس سے بڑھ کر کیا دھن ہوگا کہ تربھون پت کا درشن مجھ کو ملا میں نے بہت اچھی بات کی کہ دوارکا ناتھ سے کچھ نہیں مانگا مانگنے سے دھن تو ملتا لیکن وہ مجھ کو لالچی سمجھتے اب میں اپنے گھر جاکر براہمنی کو سمجھالوں گا جب سُداما اسی طرح سوچ وچار کرتے ہوئے اپنے گانوں کے پاس پہونچے تب وہاں اپنی جھوپڑی کا پتہ نہ پاکر کیا دیکھا کہ اُس جگہ ایک سونے کا محل جواہرات سے جڑا ہوا بنا ہے اور اس کے چاروں طرف باغوں میں بہت طرح کے پھل پھول لگے ہیں کر درختوں پر طوطے اور کوکلا اور مور آدک سُندر پکشی بیٹھے ہوئے میٹھی میٹھی بولی بول رہے ہیں اور پھولوں پر بھونرے رس چوسنے کے واسطے گونج رہے ہیں اور محل کے دروازے پر چوبدار اور سپاہی لوگ بیٹھے ہیں اور بہت سے داسی اور داس اپنا کام سب کر رہے ہیں سُداما یہ آشچریہ دیکھتے ہی سوچ کر کہنے لگے کہ اے پرمیشور تھوڑے ہی دنوں میں ایسا عمدہ بڑا مکان یہاں کس نے بنایا میں راہ بھول کر کہیں دوسری جگہ چلا آیا اور مجھ کو یہ حال پرتکش جاگنے میں دیکھ پڑتا ہے یا سپنے میں دیکھ پڑتا ہے نہ معلوم میری پرانی جھوپڑی کیا ہوئی اور وہ میری پت ورتا استری کیا ہوئی کہاں چلی گئی بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں نے لالچ میں آکر باہر نکل کر اپنے گھر اور استری کو بھی ہاتھ سے کھویا اے نارائن اب میں کیا کروں کہاں جاؤں ایک تو غریبی کے دُکھ میں پڑا تھا دوسرے استری ڈھونڈھنے کا سوچ اور بھی زیادہ ہوا اب میں اُسکو جاکر کہاں ڈھونڈھوں جس وقت سُداما اُسی سوچ وچار میں وہاں کھڑے تھے اُسی وقت سُشیلا اُن کی استری اپنے سوامی کو دیکھنے کے واسطے کوٹھے پر چڑھی جیسے اُس نے سُداما کو دروازے پر کھڑا دیکھا دیسے داسیوں کو حکم دیا کہ ہمارے پت جو دروازے پر کھڑے ہیں اُن کو آدر کے ساتھ بھیتر لوالاؤ جب دوارپالک اور داسیوں نے یہ حکم پاتے ہی سُداما کے پاس جاکر ڈنڈوت کر کے اُن کو بھیتر چلنے کے واسطے کہا اور کوئی بدن کی دھور جھاڑ کر کوئی پنکھا ہلانے لگا تب سُداما اُن کے آدر بھاؤ کرنے سے گھبرا کر بولے کہ مجھ غریب براہمن کو راجوں کے محل میں کیوں لیے جاتے ہو

یہ سُن کر دوار پالکوں نے کہا کہ اے مہاراج یہ مکان آپ ہی کا ہے بے کھٹکے بھیتر چلیئے جب سُداما اُن کی بات کا وشواس نہ مان کر ڈر سے کانپنے لگے تب سُشیلا سورھوں سنگار کیئے ہوئے سہیلیوں کو ساتھ لئے آرتی کرنے کے واسطے دروازے پر آئی اور سُداما کے چرنوں پر گر کر پرکرما کی اور آرتی کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

چوپائی

من سے سوچ کرو تم نیارو	ٹھاڑھے کیوں مندر پگ دھارو
اُن مندر پل ماہنہ بنائے	تم پاچھے وشوکرما آئے

گہنا اور کپڑا پہرنے سے سُشیلا کا روپ بدل گیا تھا اُس سے کچھ دیر بعد سُداما نے پہچان کر دھیان میں شری کرشن وہاری بھگت ہتکاری کو ڈنڈوت کی اور سُشیلا کے ساتھ بھیتر جا کر کیا دیکھا کہ مخملی پردے موتیوں کی جھالر لگا کر سب دروازوں میں لٹکائے ہیں اور رتن جڑت چوکی اور شیا بچھی ہو کر سب استھانوں میں اگر اور چندن آدک جلنے سے خوشبو اُڑ رہی ہے اور ایسے من اور رتن آدک وہاں رکھے تھے کہ جن کی روشنی سے رات کو اُجیالا رہ کر چراغ جلانے کا کچھ کام نہیں پڑتا تھا۔

دوہا

جہہ سمان تہوں لوک میں اور ٹھور کہوں نانہہ	رتن جٹت گھر دیکھ کے چکت بھیئو من ماہنہ

یہ راجسی سامان دیکھ کر جب سُداما کا مُنھ ملین ہو گیا تب سُشیلا نے اَچرج مان کر پوچھا کہ اے سوامی دھن دولت ملنے سے لوگ خوش ہوتے ہیں آپ یہ اندر پُری کا سُکھ اور اتنا دھن پا کر کیوں اُداس ہو گئے اس کا بھید بتلایئے یہ سُن کر سُداما بولے کہ اے پران پیاری یہ دھن پرمیشور کی جڑ روپی مایا بہت زبردست ہو کر سب جگت کو موہ لیتی ہے اس لئے جیسا غریبی میں مجھ سے ہر بھجن بن پڑتا تھا ویسا دھن دولت اور سُکھ پانے سے نہ ہو سکے گا یہ سمجھ کر مُنھ میرا اُداس ہو گیا دیکھو شری کرشن مہاراج نے بنا مانگے اتنا دھن مجھ کو دیا لیکن تھوڑا سمجھ کر مُنھ سے کچھ نہیں کہا اس لیے میں یہ سب سامان ملنے کا حال کچھ نہ جان کر اپنی ٹوٹی جھونپڑی کے واسطے پچھتاتا تھا سچ ہے بڑے لوگ جو کچھ کسی کو دیتے ہیں تو اپنے مُنھ سے نہیں کہتے مجھ کو اس بات کا بڑا سوچ ہے کہ اتنے دنوں تک تربھون پت کا درشن نہ کر کے عمر اپنی بے فائدہ کھوئی اے پریا تم اس دھن کو اپنا نہ جان کر آٹھوں پہر یہ سمجھتی رہنا کہ سب سُکھ اور دھن مجھ کو دوارکا ناتھ کی کرپا سے ملا ہے جس میں تم کو ابھمان پیدا نہ ہو اور میں تربھون پت سے دِن رات یہی مانگتا ہوں کہ جنم جنمانتر اُن کا داس اور سیوک ہو کر اُن کی سیوا اور ٹہل میں لگا رہوں۔

دوہا

وہ دن گنتی میں نہیں گئے برتھا سب بیت	جب لوں سمرے ناہری جو سنتن کے میت

یہ بات سُشیلا نے سُن کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو شری کرشن انتریامی نے بنا مانگے میری ابھلاشا پوری

کی پھر بولی کہ اے سوامی تم نشچنت ہو کر ہر بھجن کیا کرو ایسا سمجھ کر سُشیلا نے سُداما کو اچھا اچھا گہنا اور
کپڑا پہنایا اور خوشبو وغیرہ اُن کے بدن میں لگا کر ہر بھجن سمیت اُن کے ساتھ سنساری سُکھ بھوگنے لگی
اور تن چھوڑنے کے بعد دونوں ویکنٹھ میں جا کر لکشمی نارائن کے داس اور داسی ہوئے اتنی کتھا سُنا کر
شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت دیکھو چار مُٹھی چاول پرمیشور کو دینے سے سُداما ایسی اُتم گت کو پہونچے
اور جو لوگ ہمیشہ پریم کے ساتھ چھتیس پرکار کے وینجن پرمیشور کو بھوگ لگاتے ہیں اُن کو نہ معلوم کیسا سُکھ ملے گا اور
سُداما کا مکان وشوکرما نے ایسا سُندر بنایا تھا کہ جس کو دیکھ کر سب دیو اندر آدک موہ جاتے تھے۔

دوہا

یہ چرتر ادبھت مہا کہے سُنے جو کوئے	رہے سدا سُکھ چین سے انت مُکت پھل ہوئے

ادھیائے بیاسی [۸۲]

شری کرشن جی کا سورج گرہن اسنان کرنے کے واسطے کُروکشیتر میں جانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت اب ہم شری کرشن جی کے کُروکشیتر جانے کی کتھا کہتے ہیں سنو کہ
ایک سمے سوریہ گرہن لگنے سے شیام اور بلرام جی نے راجہ اُگرسین سے کہا کہ اے مہاراج کُروکشیتر میں سوریہ
گرہن اسنان کا بڑا پھل ہوتا ہے جو چیز وہاں دان کرے اُس کا ہزار گُنا ملتا ہے یہ سُن کر یدوونشیوں
نے پوچھا کہ اے مہا پربھو ایسا مہاتم وہاں کا کس طرح ہوا۔ شری کرشن جی نے کہا کہ وہ استھان بہت
پُرانا اور پوتر ہو کر پہلے اُس کا نام سمنتک کشیتر تھا جب سے پرشرام جی نے وہاں چھتریوں کو مار کر خون کی
ندی بہائی اور اُسی خون سے وہاں پتروں کا ترپن کیا اور رشیشوروں نے اس استھان پہ تپ اور دھیان
پرمیشور کا کیا تب سے وہاں کا نام کُروکشیتر ہوا وہاں سوریہ گرہن نہانے کا بڑا پھل ہے یہ بات سُنتے ہی جب
راجہ اُگرسین اور یدوونشی لوگ خوش ہو کر وہاں چلنے کے واسطے تیار ہوئے تب وسودیو نندن
نے اپنے ماتا اور پتا اور رُکمنی آدک سب استریوں کو ساتھ لیا اور بڑے سامان سے راجہ اُگرسین
اور یدوونشیوں سمیت کُروکشیتر کو کوچ کیا اور انرُدھ اپنے پوتے اور کرت برما یدوونشی کو دوارکاپوری
میں چھوڑ دیا جب کہ یدوونشی بہت ہاتھی اور گھوڑے اور رتھوں پر بیٹھ کر چلے اور رانیوں کے چنڈول
اور نالکی آدک شہر کے باہر نکلے اُس وقت شوبھا شری شیام سُندر موہنی روپ کی ایسی معلوم ہوتی تھی
جیسے تاروں میں چندرما شوبھائمان ہوتے ہیں۔

دوہا

چلے کٹک سب ساج کے ماکھن پربھو یدوراج	بہو بھانت باجے بجے سُکھ کو بھیو سماج

جب شیام سُندر یدو ونشیوں سمیت کُرکشیتر کے پاس پہونچے اور تیرتھ وہاں سے دکھلائی دینے لگا
تب چھوٹے بڑے سواریوں سے اُتر اُتر کر پیدل چلے کس واسطے کہ وید اور شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ تیرتھ
جاتے وقت اگر سب راستہ پیدل نہ جا سکے تو جہاں سے تیرتھ کا استھان دکھلائی دے وہاں سے
ضرور پیدل چلنا چاہیئے اس لیے دوارکا ناتھ نے سب کو ساتھ لیے ہوئے پہلے برہم کنڈ میں جس میں سے
وید نکلا تھا جا کر اسنان کیا پھر بدھ پوروک گئو اور سونا اور روپیہ اور ہاتھی گھوڑے بہت طرح کا سامان
تیرتھ واسی براہمنوں کو دان دیا اور اچھے اچھے ڈیروں میں ٹک کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ
تم لوگ یہاں تیرتھ میں براہمنوں کا سنمان کر کے کسی کو بُری بات نہ کہنا اور شیام سُندر نے
جہاں جہاں رشیشوروں اور مہا پُرشوں کے آنے اور رہنے کی خبر پائی وہاں وہاں آپ جا کر اُن کا
درشن کیا اور اپنے سیوکوں کو یہ حکم دیا کہ۔

	دوہا	
تات ہمارے نندجی اور یشودا مائے		اُن کی سُدھ جو کچھ ملے ہمسوں کہیو آئے

جب دُریودھن آدک بہت دیش کے راجہ لوگوں نے جو گرہن اسنان کرنے وہاں آئے تھے
شری کرشن جی کے پاس آ کر اور اُن کا درشن کر کے اپنا جنم سپھل جانا تب دھرتراشٹر آدک بڑے بڑے
راجہ بھیشم پتامہ نے راجہ اُگرسین کی بہت اُستت کر کے اُن سے کہا کہ مہاراج آپ کا بڑا بھاگیہ ہے
دیکھیے جن پربرہم پرمیشور کا درشن شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور دیوتا لوگوں کو بھی جلدی دھیان
میں نہیں ملتا وہی تربھون پت دن رات آپ کی آگیا میں رہ کر بنا پوچھے کوئی کام نہیں کرتے اور
سب کے مالک ہو کر آپ کو ڈنڈوت کرتے ہیں ایسی پدوی کسی دیوتا کو بھی نہیں مل سکتی یہ بات
سُن کر جب راجہ اُگرسین نے سنمان کر کے اُن کو بدا کیا تب راجہ بھیشمک اور راجہ نگن جیت وغیرہ شری کرشن جی
کے سسُر اور سالوں کا حال جو اسنان کرنے وہاں آئے تھے سُن کر شری کرشن جی کی استریاں اُن سے
بھینٹ کرنے کے واسطے گئیں تب وہ لوگ اُنھیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اُنھوں نے بہت سامان
اپنے اپنے دیش کا شیام سُندر کو بھینٹ دے کر اُن کا درشن پریم پوروک کیا اور کُنتی نے شری کرشن جی
سے کہا کہ میں جانتی تھی کہ میرے بیٹوں پر تم پیار رکھتے ہو تمھارے بھائیوں نے دُریودھن کے
ہاتھ سے اتنا دُکھ اُٹھایا لیکن تم نے کچھ خبر نہیں لی اس واسطے مجھ کو بڑا پچھتاوا ہے یہ بات سُن کر
لکشمی پت نے کہا کہ اے بوا اس میں کچھ میرا قصور نہ ہو کر سب دُکھ اور سُکھ اپنی قسمت سے
ملتا ہے جس طرح آندھی چلنے سے کوئی تنکا بنا اُڑے نہیں رہ سکتا اسی طرح سب جیو پرمیشور کے
آدھین رہ کر اپنے اپنے کرموں کا پھل بھوگتے ہیں تل بھر گھٹنا بڑھنا نہیں ہو سکتا یہ سُن کر کُنتی نے
وسودیو جی سے کہا کہ اے بھائی جب سے تم نے میرا بواہ کر دیا تب سے کچھ میری خبر نہیں لی اور میں نے

جیسا دُکھ دریودھن کے ہاتھ سے پایا اُس کا حال پرمیشور جانتا ہے دیکھو شیام اور بلرام نے بھی ہر بھگتوں کا دُکھ چھڑانے کے واسطے سنسار میں اوتار لے کر میرے اوپر کچھ دیا نہیں کی اُس میں کچھ تمھارا بھی دوش نہ ہو کر یہ بات سچ ہے کہ جب کھوٹے دن آنے سے پرمیشور دیا نہیں کرتے تب باپ اور بھائی آدک کسی کی سہایتا کچھ کام نہیں کرتی یہ سُن کر دسودیوجی نے رو کر کہا کہ اے بہن ہرا اچھا بلوان ہو کر کرم کی گت کچھ جانی نہیں جاتی جس وقت دُریودھن نے تم کو دُکھ دیا تھا انھیں دنوں کنس نے مجھ کو قید رکھ کر میرے بیٹوں کے مارنے کے واسطے جو جو تدبیریں کی تھیں وہ تم نے سُنی ہوں گی جب کہ پرمیشور کی دیا سے دونوں لڑکے کسی طرح بچے تب جراسندھ آ کر ایسا لڑا کہ جس کے ڈر سے اپنا دیش چھوڑ کے ٹاپو میں جا بسے اسی سبب سے کچھ تمھاری خبر نہ لے سکے اسی طرح کی بہت سی باتیں کہہ کر وسودیوجی نے کنتی کا بودھ کیا جب نند اور یشودا آدک نے کہ وہ بھی گرہن اسنان کرنے کے واسطے وہاں جا کر شیام سندر کے ڈیرے سے تین کوس پر ٹکے تھے یہ حال سُنا کہ موہن پیارے اپنے کٹمب سمیت یہاں آئے ہیں تب وہ لوگ اُن سے بھینٹ کرنے کے واسطے ویاکل ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ اب موہن پیارے سب راجوں کے سرتاج ہوئے ہیں اِس لیے اُن کو ہماری طرف دیکھتے شرم معلوم ہو گی جہاں بہت سے ڈیوڑھی دان رہنے سے راجوں کو پہونچنا مشکل ہے وہاں ہم گنواروں کو کون جانے دے گا۔

دوہا

ہم سب گوال گنوار جن کیسے اب نہہ جانہہ		جس جگہ نرپت دھنی بیٹھن پاوت نانہہ

جب نند اور یشودا آدک برجواسیوں سے بنا دیکھے موہن پیارے کے رہا نہیں گیا تب وہ لوگ گھبرا کر شیام سندر کا ڈیرہ پوچھتے ہوئے وہاں سے دوڑے اُسی وقت کسی نے آ کر شری کرشن جی سے کہا کہ نند اور یشودا آدک بھی گرہن نہانے کے واسطے یہاں آ کر ٹکے ہیں یہ بات سُنتے ہی موہن پیارے اُن کے پریم سے رونے لگے یہ حال اُن کا دیکھ کر دیوکی ماتا گھبرا گئی اور اپنے آنچل سے آنسو پونچھ کر بولی کہ اے لال جن جہاں تمھارا نام لینے سے جگت کا دُکھ چھوٹ جاتا ہے وہاں تم کو کون ایسا دُکھ ہوا جو آنسو جاری ہو یہ سُن کر تربھون پت نے کہا کہ اے ماتا جب سے نند اور یشودا کے آنے کا حال سُنا ہے تب سے میرا من اُن کے چرن دیکھنے کے واسطے ویاکل ہو کر کچھ اچھا نہیں لگتا تم جلدی سے رتھ آدک بھیج کر اُن کو یہاں بلاؤ تو مجھ کو اُن کے درشن ملنے سے دھیرج ہو ہم بہت اچھی ساعت میں دوارکا سے چلے تھے جو تیرتھ اشنان کرنے کا پھل پا کر برجواسیوں سے بھینٹ ہوئی یہ بات سُنتے ہی وسودیوجی نے رتھ اور پالکی اور نالکی اور ہاتھی اور گھوڑے آدک سواری برجواسیوں کے لانے کے واسطے بھیج کر کہا کہ اے بیٹا آج بڑی خوشی کا دن ہے اس لیے کچھ تم سے لے کر تب نند اور یشودا کو تمھارے پاس آنے دیں گے یہ سُن کر موہن پیارے نے کہا کہ اے پتا سنسار میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جو میں تمھاری بھینٹ کروں میرا بدن تمھارے

اوپر چھاور ہے۔

دوہا

یہ سُن کے وسو دیو جی مُدِت کہت سُکھ پائے	تم سے پوت سپوت کی مہما کہی نہ جائے

جب ایک سکھی نے موہن پیارے کو روتے دیکھ کر رُکمنی آدِک پٹ رانیوں سے جا کر کہا تب وہ سب گھبرا کر ویکنٹھ ناتھ کے پاس چلی آئیں اور منہ ڈھاپ کر دیوکی جی سے اُن کے رونے کا سبب پوچھنے لگیں۔

چوپائی

یہ سُن کر کہت دیوکی ماتا	شری یدو ناتھ پریم کی باتا
نند یشودا برج تے آئے	جن یا کو ہیں لاڑ لڑائے
یا تے اُن کی یہ گت بھئی	سُدھ بُدھ شکل بھول تن گئی

دوہا

کنس کُٹل کے تراس تے واس کیو جن پاس	تنکو گُن نہیں کہہ سکیں جو مُکھ ہویں پچاس

یہ سن کر رُکمنی آدک پٹ رانیاں ہنس کر آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو آج ہمارے پران ناتھ رادھا آدک گوپیوں سے بھینٹ کر کے اپنا کلیجا ٹھنڈا کریں گے اور بالاپن کی پریت سمجھ کر ورج گوپیوں کو بھی بہت سُکھ ملے گا اور ہم لوگ رادھا پیاری کی سُندرتائی جو سُنا کرتی تھیں اب اُسے دیکھ کر معلوم کریں گی کہ وہ کیسی سُندر ہے جبکہ گوال بالوں کی سنگت میں نند لال جی مورپنکھ سر پر رکھ کر ناچیں اور گائیں گے تب وہ آنند دیکھ کر ہم لوگوں کو بھی بڑا سُکھ ملے گا۔

دوہا

دھنیہ یشودا نند دھن دھنیہ نند کے نند	دھن ہم اب جو دیکھ ہیں ورج جن آنند کند

یہ بات رُکمنی آدک کی سُن کر شیام سُندر نے رونے میں مُسکرا دیا اور گھبرا کر نند یشودا آدک کو آگے سے لینے کے واسطے چلے جب یشودا جی نے موہن پیارے کو آتے ہوئے دیکھا اور اپنا جسم سنبھل جانکر اُن کو اُٹھانے دوڑیں تب موہن پیارے گوپیوں کے غول میں گُھس کر جیسے یشودا ماتا کے چرنوں پر گر پڑے ویسے ہی یشودا جی نے اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور مُنھ چوم کر بلائیں لینے لگیں۔

دوہا

ماکھن پربُھ بہار کے مُدِت یشودا مائے	راج چنھ سب دیکھ کے پھولی انگ نہ سمائے

جب موہن پیارے نند بابا کو دیکھ کر بڑے پریم سے روتے ہوئے اُن کے چرنوں پر گر پڑے تب نند لے نے آنسو بھر کر اُن کو اپنی گود میں اُٹھا لیا اور اپنے لال کو جھاڑ پونچھ کر بہت پیار کیا پھر

سوہن پیارے نے شری داما آدِک گوال بالوں سے گلے مل کر اچھا اچھا گہنا اور کپڑا اُن کو دیا اور وہ
لوگ جو سوغات اُن کے واسطے لائے تھے اس کو بڑے پریم سے لیا

دوہا

ہیم برن پیتامبر گوال بال سب کینھ	تا کے پلٹے کاٹھ کو کارہی کا مردینھ

جبکہ شیام سُندر رادھا پیاری اور للتا آدِک سکھیوں کو دیکھتے ہی جیسے آنکھوں میں آنسو بھر کر
اُن کے پاس پہونچے ویسے رادھا پیاری اپنے پران پیارے کو دیکھتے ہی مارے پریم کے روتے
روتے ویاکل ہوگئی۔

دوہا

انگ انگ ویاکل نہا پڑی دھرن مُرجھاے	یہ گت دیکھت کنور کی سینھی دھائے اُٹھائے

جب یہ حال شیاما پیاری کا دیکھ کر للتا آدِک سکھیوں نے اُس کو بہت سمجھایا تب رادھا پیاری نے
ہوش میں آکر گھونگٹ کاڑھ لیا اے راجہ پریکشت اُس وقت موہن پیارے کا مُنھ دیکھنے سے برجباسیوں
کو جیسا آنند ہوا وہ مجھ سے کہا نہیں جاسکتا پھر وسودیو جی نے نند راے سے گلے مل کر کُشل پوچھ کر کہا کہ
تمھاری دیا سے یہ سب سُکھ مجھ کو ملا ہے ورج کی گوپوں نے جو نند راے کے ساتھ آئی تھیں موہن پیارے
کو دیکھا ویسے آنکھوں میں آنسو بھر کر پونچھ اٹھاے ہوے موہن پیارے کے پاس دوڑی چلی آئیں
شیام سُندر نے پریم سے اُن کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر پیار کیا اور گوال بالوں سے سب گوپوں کا
حال نام لے لے کر پوچھنے لگے۔

دوہا

گا اُن کی باتیں کہت ماکھن پُرکھ یدو راے	تیوں تیوں ہرشت لوگ سب آنند اُر نہ سماے

جب شیام اور بلرام بڑے پریم سے نند اور یشودا آدِک برجباسیوں کو ساتھ لے کر اپنے ڈیرے
میں آئے تب دیوکی اور روہنی نے یشودا سے گلے مل کر اور کُشل پوچھ کر کہا کہ اے نند رانی جی جو ہم لوگ
جنم بھر تمھاری سیوا کریں تو بھی تم سے اُرن نہیں ہوسکتی ہیں کس واسطے کہ ہمارے لڑکوں کا
پران تمھاری کرپا سے بچا ہے نہیں تو کنس پاپی کے ہاتھ سے اُن کا بچنا کٹھن تھا یہ سُن کر یشودا جی
بولیں کہ میں اپنے کو موہن پیارے کی دھاے سمجھتی ہوں کنھیا نے بال چرتر اپنا دکھا کر جیسا سُکھ مجھ کو
دیا ہے ویسا سُکھ دوسرے کو سپنے میں بھی نہیں مل سکتا اور اُس کے بچھڑنے میں جیسا دُکھ میں نے
اُٹھایا ہے اُس کا حال پرمیشور جانتا ہے آج تمھاری کرپا سے کانھ کو دیکھ کر سب سوچ میرا
چھوٹ گیا جب رادھا آدِک گوپیوں نے دیوکی ماتا کے چرنوں پر سر رکھ دنڈوت کی تب دیوکی جی نے
سب کو اسیش دے کر رادھا پیاری کو گلے سے لگا لیا اور رادھا پیاری کا مہا سُندر روپ جو سب

پٹے رانیوں سے بھی بہت سُندر تھی دیکھ کر من میں کہا کہ ایسی مہا سُندری استری میرے پران پیارے سے کس طرح چھوڑی گئی جب رُکمنی آدک استریوں نے یشوداجی کے پاس ملنے کے واسطے آکر شری رادھا مہارانی کا روپ دیکھا تب اپنی اپنی سُندرتائی کا ابھمان سب بھول گئیں اُس وقت رُکمنی نے موہن پیارے سے کہا کہ اے وِرجناتھ تمھاری آگیا پاؤں تو آج رادھا پیاری کو اپنے یہاں لے جاکر آدر سنمان کر دوں۔

	دوہا	
ماکھن پر بھو آگیا دیوُ ئے جاو برج دھام		رادھا کنور جِنواے کے پورن کیجئے کام

یہ بات سُنتے ہی رُکمنی جی نے رادھا پیاری کے پاس آکر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور بڑے پریم سے اپنے یہاں لے جاکر چھتیس پرکار کے ویبنجن کھلائے اور اپنے یہاں سے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر سولھوں سنگار کر کے بیٹھا دیا تب ستیہ بھاما آدک استریاں شیام سُندر کی شیاما کا روپ جو چندرما سے بھی بہت سُندر تھا دیکھ موہیت ہو گئیں اور سب نے شرم کے مارے اپنی اپنی آنکھ نیچی کر لی اُس وقت وِرنداون وِہاری نے وہاں جاکر برکھبھان دُلاری کی شوبھا دیکھی تب رُکمنی آدک سے کہا۔

	دوہا	
جو چاہے مو نہہ وش کرن تہوں لو کیں میں کوے		شری برکھبھان کُمار کو ہت سوں سیوے سوے

یہ بات موہن پیارے کی سُنکر رادھا پیاری مُسکرانے لگی اور رُکمنی آدک نے سمجھا کہ موہن پیارے رادھا پیاری کو ہم سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں جس وقت موہن پیارے نے نند اور یشودا آدک سب برجواسیوں کو ایک طرف بیٹھا کر بڑے پریم سے سونے کی تھالیوں میں چھتیس پرکار کے ویبنجن اُن کے سامنے پروس دیے اور دوسری طرف آپ یدو ونشیوں سمیت بیٹھ کر بھوجن کرنے لگے اس وقت سب چھوٹے بڑے وہ آنند دیکھکر خوش ہو گئے۔

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت شیام سُندر جتنا پریم برجواسیوں کے ساتھ رکھتے تھے اس کا حال مجھ سے کہا نہیں جاتا جب سب کوئی بھوجن کر کے سُچت ہوئے تب شیام سُندر نے برجواسیوں کو پان اور الائچی اور عطر دیکر نند جی سے کہا اے بابا میری بھگتی کرنے والے بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں تم لوگوں نے اپنا تن من دھن میرے اوپر نچھاور کر کے مجھ سے پریت لگائی اس لئے تمھارے برابر کوئی بھاگیہ وان نہیں ہے دیکھو جہاں برہما دک دیوتا اور بڑے بڑے رشیشور جلدی میرا درشن دھیان میں نہیں پاتے وہاں میں تم لوگوں کی بھگتی و پریت دیکھ کر دن رات تمھارے پاس بنا رہتا ہوں اسلئے میرا پرکاش گھٹ گھٹ میں دیا یک سمجھ کر تم کو میرے بچھڑنے کا سوچ کرنا نہ چاہیئے جب شری کرشن چندر آنند کند نے اسی طرح نند اور یشوداجی آدک کو بہت سمجھا کر دھیرج دیا تب وہ لوگ آپس میں بیٹھ کر بال چرتر اور یش موہن پیارے کا کہنے لگے پھر مُرلی منوہر سب گوپیوں کو جو اُن سے بہت پریت رکھتی تھیں ایکانت

میں بیٹھا کر جب پریم کی باتیں اُن سے کرنے لگے تب سب گوپیوں نے شیام سُندر کی سُندر چھب دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں اُس وقت ایک گوپی بالاپن کی پریت سمجھ کر بے ڈر ہو کر بولی کہ اے مُرلی منوہر تم نے اتنا دھن اور سب سامان کہاں سے پایا اور یہ سب ہاتھی اور گھوڑے کسی سے مانگ لائے ہو یا تمھارے ہیں تم کو یہ بات یاد ہو گی کہ ہم سب وِرج بالا تمھارے ایک بواہ ہونے کے واسطے ہنسی کرتی تھیں اب تم سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں سے اپنا بواہ کر کے اُن کے ساتھ بھوگ اور وِلاس کرتے ہو بھلا یہ تو بتلاؤ کہ تم کو ہمارا دودھ دہی چرا کر کھانا اور اوکھل سے اپنا باندھے جانا اور بن میں گوپیوں کو روک کر دھی دان لینا یاد ہے یا نہیں ہم لوگوں کو تمھارے وِیوگ میں ایک دن ایک برس کے برابر گذرتا ہے تم نے اتنے دن ہمارے بنا کس طرح کاٹے جیسی کٹھورتائی تم نے ہمارے ساتھ کی ایسا نرموہی سنسار میں کوئی نہ ہو گا جب موہن پیارے نے ایسی بہت باتیں گوپیوں کی سُنیں تب ادھینتائی سے اُن سے بولے کہ اے پران پیاریو جو سُکھ اور وِلاس میں نے تمھارے ساتھ کیا وہ آنند سب طرح کا سامان رہنے پر بھی نہیں ملتا جو کوئی پریم کے ساتھ میرا دھیان اور اسمرن کیا کرتا ہے اُس سے میں ساعت بھر بھی الگ نہیں ہوتا میں گرہن اسنان کرنے کے بہانے سے کیول تم لوگوں سے ملنے کے واسطے یہاں آیا ہوں۔

چوپائی

ہم کو تم سُمرو من ماہیں	ہموں سدا رہیں تم پاہیں
سرب آتما ہم کو جانو	سب جیون کے جیو بکھانو
آتم ہی سے آتم دیکھو	یہ ادھیاتم گیان بشیکھو
راجن ایسی بدھ ودھ ٹھائیں	ہر جو سب گوپین سمجھائیں
سپھل جنم تا کو جگ ماہیں	جاکو من ہر چرنن ماہیں

یہ سُن کر گوپیوں نے کہا کہ اے مہاپربھو گیان اُپدیش کرتے وقت ہم لوگوں کو اودھو کا کہنا اچھا نہیں معلوم ہوا تھا لیکن اب اس گیان کا گُن جان کر ہم لوگ اپنے کو تم سے الگ نہیں سمجھتیں تمھارا دھیان رکھنے سے ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ مِل کر جو سُکھ ہم کو ملا ہے وہ سُکھ بڑے بڑے یوگیشوروں کو بھی نہیں مل سکتا اور ہم لوگوں کا آنا تمھارے درشنوں کی اچھا سے یہاں ہوا اب دیال ہو کر ایسا ور دان دو کہ جس میں دن رات تمھارے کمل روپی چرنوں کا دھیان ہمارے ہردے میں بنا رہ کر ہر روز تم سے پریت بڑھتی جائے شیام سُندر اُن کو اِچھا پورک ور دان دے کر بہت دیر تک اُن سے لڑکپن کی باتیں کرتے رہے پھر وہاں سے اُٹھ کر رادھا پیاری کے پاس چلے گئے۔

دوہا

شری برکھبھان کمار سنگ لاگے کرن ہُلاس
بھول گئے رنواس سب ماکھن پربھو سُکھ راس

ایک دن رُکمنی آدِک پٹ رانیاں آپس میں بیٹھ کر ابھمان سے کہنے لگیں کہ جتنی پریت شیام سُندر کی ہم لوگ کرتی ہیں اُتنا پریم گوپیوں کو ہونا کٹھن ہے شری کرشن انتریامی نے یہ بات جان کر اُن کا غرور توڑنے کے واسطے اپنی استریوں اور گوپیوں کو ایک جگہ بیٹھا کر کہا کہ تم لوگوں میں سے جس کو میری پریت ہوگی اُس کے ہردے میں میرا واس ضرور ہوگا یہ بات سُنتے ہی سب ورجبالا اور استریوں نے اپنا اپنا آنچل اُٹھا کر دیکھا تو رُکمنی آدک کو اپنے بدن میں کچھ چنھ نہیں دکھلائی دیا اور گوپیوں کے ہردے میں شیام رنگ چھوٹا سا نٹور ویش تربھون پت کا دیکھ پڑا یہ مہاوِچ گوپیوں کی دیکھتے ہی وہ لوگ اپنے اپنے پریم کا گھمنڈ بھول کر من میں کہنے لگیں کہ جتنی پریت گوپیاں شیام سُندر کی رکھتی ہیں اُتنا پریم ہونا ہم لوگوں کو بڑا دُرلبھ ہے ۔

دوہا	گوپ روپ بھگوان کو دیکھت اتِ سُکھ پائے	ہر چرنن پر گر پڑیں من میں بہت لجائے

جب دوار کا ناتھ لوکاچار کرنے کے واسطے دوسرے راجوں کے ڈیرے پر جو وہاں ٹِکے تھے گئے تب اُنھوں نے آگے سے آ کر شری کرشن مہاراج کو ساشٹانگ ڈنڈوت کی اور بڑے آدر سنمان سے لیجا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور بہت طرح کا سامان بھینٹ دے کر ونے کیا کہ اے مہاپربھو ہم لوگ آپ کی تعریف سُن کر ہمیشہ درشنوں کی اِچھا رکھتے تھے اب آپ کا چرن دیکھنے سے اپنے برابر کسی کا بھاگیہ نہیں سمجھتے جس طرح آپ نے دیال ہو کر ہم کو کرتارتھ کیا اُسی طرح کرپا کر کے ایسا وردان دیجئے کہ جس میں آپ کے چرنوں کی بھکتی اور پریت ہمارے ہردے میں ہمیشہ بنی رہے یہ سُن کر شری کرشن وِرنداون بہاری بھکت ہتکاری اُن کو وردان اور دھیریہ دے کر اپنے استھان پر چلے آئے ۔

ادھیائے تراسی

بات چیت کرنا دروپدی اور رکمنی آدک کا آپس میں

شکدیو جی نے کہا اے راجہ پریکشت جس طرح دروپدی اور رُکمنی آدک نے آپس میں اپنے اپنے بواہ کی بات چیت کی تھی وہ کتھا کہتے ہیں سُنو کہ ایک دن یدھشٹھر آدک پانچوں بھائی اور کورو لوگ بہت راجوں سمیت شری دوار کا ناتھ کی سبھا میں بیٹھے ہوئے اس طرح اُن کی اُستُت کرنے لگے ۔

چوپائی	پرم ہنس ہے نام تمھارو	تم سے پرگٹ وید ہیں چارو
	بپر دھینو رکشا کے کاجا	تم اوتار لیو یدو راجا
	آدانت تم پورن کاما	تم کو ہت ہے کروں پرناما
دوہا	ایسی بدھ اُستت کری سب راجن سُکھ پائے	پاؤنگ تج یادن بھئے پریت پرمھ کے پائے

اُس دن کنتی اور دروپدی جن کی مہما سب جگت جانتا ہے رُکمنی آدِک پٹ رانیوں کے پاس بیٹھ کر اِدھر اُدھر

کی باتیں کرنے لگیں تب کُنتی نے رُکمنی سے ہنس کر کہا کہ تم نے ابھی تک اپنے بواہ کا بِرتانت مجھ کو نہیں دیا اب دینا چاہیئے رُکمنی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے ماتا میرا تن اور دھن سب تمھارے بھینٹ ہے پھر دروپدی بولی کہ اے رُکمنی بہن جس طرح شیام سُندر تم لوگوں کو بِواہ لائے تھے وہ حال سُننے کی مجھ کو ابھلاشا ہے دیا کر کے اپنے بواہ ہونے کی کتھا سُناؤ یہ بات سُن کر رُکمنی بولی۔

چوپائی	جو تم ہنسو نہیں گُن گیاتا	تو ہم کہیں بیاہ کی باتا	
	دیش چندیلی سب جگ جانو	تہاں شِشُپال نریش بکھانو	
	پہلے تہہ سے بھئی سگائی	سگل بیاہ کی ساج منگائی	
	سو نریش آیو تبھی بہُ راجا لے ساتھ	ریت بھانت کُل کی کری کنگن باندھیو ہاتھ	

مجھ کو منسا واچا کرمنا سے یہ چاہنا تھی کہ میں دوارکا ناتھ کی داسی ہو کر رہوں اس لیئے تربھون پت انتریامی کُنڈن پور میں آئے اور سب راجوں کو جیت کر مجھ کو ہر لائے تب سے اُن کی سیوا میں رہ کر اپنا جنم سوارتھ کرتی ہوں پھر ستیہ بھاما نے اپنے بواہ ہونے کا حال برنن کیا اور جامبوتی نے اپنے بواہ کا حال کہہ سُنایا۔

چوپائی	پھر بولی کالندی رانی	چت دے سنو دروپدی رانی
	رین دھیر ہر چرنن کی آسا	بُہہ دن جل میں کیوں نواسا
دوہا	ایک دِوس ارجن سہت آئے شری بھگوان	ہاتھ پکڑ مونہہ لائے کے دیکھو پدر زوان

اُس کے بعد مِترِ بندا نے کہا کہ اے دروپدی رانی شیام سُندر کی تعریف سُن کر مجھ کو یہ ابھلاشا ہوئی کہ سوائے دیکنٹھ ناتھ کے دوسرے سے اپنا بواہ نہ کروں گی میرے بھائیوں نے یہ حال جان کر میرا بواہ تربھون پت کے ساتھ کر دیا اب مجھ کو دن رات یہی اِچھا رہتی ہے کہ جنم جنمانتر دیکنٹھ ناتھ ہی کی داسی ہو کر رہوں پھر ستیا نے اپنا حال جس طرح دوارکا ناتھ اُس کو بواہ لائے تھے کہہ دیا۔

چوپائی	بھدرا کہت سنو تم بانی	لوگن اُستت شیام بکھانی
	تب تے نیم کیو من ماہیں	اُن بن اور بھجوں میں ناہیں
	یا تے پتا کرشن کو دینھی	مم اِچھا سب پوری کینھی
دوہا	چرن کمل شری کرشن کے جو سیوے چت لائے	سُبھگ بھاگیہ تہہ نار کو کا سوں برنو جائے
چوپائی	بولی بُہُر لچھمنا رانی	نج بواہ کی کتھا بکھانی
	میرے پتا سوئمبر کینھو	میر و من ہر کے رس بھینو
	تہاں آئے موہن سُکھدائی	پان گرہن کر دیا جنائی
	تب تے بھئی کرشن کی داسی	رین دِوس نت رہت ہُلاسی
	اب تم سو کو دیو اشیشا	جنم جنم سیووں جگدیشا

جب آٹھوں رانیاں اپنے اپنے بواہ کا حال کہہ چکیں تب سولہ ہزار ایک سو راج کنیا بولیں کہ اے دروپدی جی ہم لوگوں کو بھوما سُر دیتیہ زبردستی اُٹھا لاکر اپنا بواہ کرنے کے واسطے ایک مکان میں رکھ کر وقت کا منتظر تھا۔

چوپائی

جب ہم شرن کرشن کی آئیں ۔ ونتی بہت کری اُن پاہیں

ہرا نتریامی سُکھ دائی ۔ ابلا سمجھ دیا من آئی

دوہا

تُرت آے پہونچے تہاں ماکھن پر بُھو درائے ۔ بھوما سُر کو مار کے لینو ہمیں چھُڑائے

اُسی دن سے ہم لوگ ویکنٹھ ناتھ کی سیوا میں رہ کر اپنے کو پٹ رانیوں کی داسی سمجھتی ہیں اے دروپدی تم ہم کو ایسا آشیرواد دو کہ جس میں ہم سدا دوارکا ناتھ کی سیوا میں بنی رہیں جب دروپدی اور گاندھاری اور کُنتی اور یشودا جی آدک نے شیام سُندر کے سب بواہوں کا حال سُنا تب خوشی سے اُن کو آشیرواد دے کر رُکمنی آدک کے بھاگیہ کی بڑائی کرنے لگیں۔

چوپائی

پھر ست بھاما پوچھن لاگی ۔ سُنو دروپدی پرم سُبھاگی

ہم اپنی سب کتھا سُنائی ۔ اب تم ہمسوں کہو بجنائی

دوہا

پانچ جنن سے کون بدھ تمرو بھیو بواہ ۔ او بُھت لیلا سُنن کو من میں بہت اُچھاہ

یہ بات سُن کر دروپدی بولی کہ اے پیاریو میرے پتا نے میرا سویمبر رچ کر یہ پرن کیا تھا کہ جو کوئی تیل کے کڑاہ میں پرچھائیں دیکھ کر اپنے بان سے مچھلی کو بیدھے گا اُسی کو میں اپنی کنیا بواہ دوں گا جب دُریودھن اور جراسندھ آدک بہت راجے آکر مچھلی نہ بیدھ سکنے سے شرمندہ ہو گئے اور ارجن نے وہ مچھلی بیدھ کر میرے پتا کا پرن پورا کیا تب میں نے اُن کے گلے میں جیمال ڈال دی یہ حال دیکھ کر سب چھوٹے بڑے خوش ہوئے لیکن دُریودھن آدک ادھرمی راجوں نے شرمندہ ہو کر اُن پانچوں بھائیوں سے یُدھ کیا آخر کو ہار کر بھاگ گئے جب ارجن نے مجھ کو گھر لے جا کر اپنی ماتا سے کہا کہ ہم ایک سوغات لائے ہیں تب اُن کی ماتا کُنتی کھانے کی چیز سمجھ کر بولی کہ پانچوں بھائی آپس میں بانٹ لو۔

دوہا

پا تے پانچوں پانڈون لینھو موتہہ بواہ ۔ پر کٹ دیہہ سے پانچ ہیں جیو ایک ہی آہ

یہ بات سُن کر رُکمنی آدک دروپدی جی کی بڑائی کرنے لگیں اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت ایک دن شری کرشن مہاراج کی سبھا میں راجہ یُدھشٹر آدک پانڈو اور سب یدوونشی اور

بہت سے راجہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اُس وقت نارد مُن اور وید ویاس اور وشوامتر اور دیول اور چیون اور شتانند اور بھاردواج اور گوتم اور وششٹھ اور بھرگو اور اتری اور مارکنڈے اور اگست اور بادیو اور پاراشر اور پرشرام آدک بہت سے رشیشور ویکنٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے وہاں آئے اُن کو دیکھتے ہی شیام سُندر نے سب راجوں سمیت کھڑے ہوکر آدر سنمان کرکے سب رشیشوروں کو آسن پر بیٹھالا اور اُن کے چرن دھوکر چرنامرت لیا اور بدھ پوروک اُن کی پوجا کرکے ہاتھ جوڑکر یہ استُت کی۔

چوپائی

رش درشن دُربھ جگ ماہیں آج سپھل ہے جنم ہمارو	دیوتن ہو کو پراپت ناہیں جو ہم پایو درش تمھارو

دوہا

ہر بھگتن کے درش کی مہما کہی نہ جائے	جنم جنم کے پاپ سب چھن میں جات نشائے

ادھیائے چوراسی

وسودیو جی کا یگیہ کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب شیام سُندر رشیشوروں کی پوجا اور استُت کرچکے تب اُنھوں نے کوروا اور پانڈو آدک راجوں سے جو وہاں پر تھے کہا کہ ہم لوگوں کا بڑا بھاگیہ سمجھنا چاہیے کہ ان رشیشوروں نے دیال ہوکر گھر بیٹھے اپنا درشن دیا سادھوؤں کے درشن سے گنگا اسنان کا پھل مِل کر مرنے کے پیچھے استھان رہنے کے واسطے ملتا ہے کہ جہاں پر بڑے بڑے یوگی اور گیانی نہیں پہونچ سکتے اس لئے رشیشوروں کا ست سنگ ملنا سب تیرتھ نہانے اور دیو استھان کے درشن کرنے سے اُتم جان کر اُن کی پوجا پرمیشور سمان جاننا چاہیئے جو لوگ رشیشوروں اور مُن کو نہیں مانتے اُن کو گدھے اور بیلوں کے برابر سمجھنا چاہیئے۔

دوہا

چرن سادھو کے پریت کر پوجت ہے جو کوئے	سنساری سُکھ بھوگ کے انت مکت پد ہوئے

جب رشیشور لوگ یہ بات تربھون پت کی سُن کر لجت ہوگئے تب نارد مُن دوارکا ناتھ سے ہاتھ جوڑکر بولے کہ اے مہاپربھو ہم لوگ اس قابل نہیں ہیں جیسا آپ نے اپنے منھ سے کہا آپ نے کیول سنساری جیئوں کے اُپدیش کے واسطے اتنی بڑائی ہماری کی جس میں وہ لوگ براہمنوں کو بڑا جان کر اُنکا سنمان کریں نہیں تو

ہم لوگ کون گنتی میں ہیں ہمارا کلیان اسی میں ہے کہ آپ کے چرنوں کا دھیان کسی وقت ہم کو نہ بھولے دیکھیئے یدوونشی لوگ جس کل میں آپ نے اوتار لیا ہے وہی لوگ آپ کو نہ پہچان کر اپنا ناتے دار سمجھتے ہیں تب دوسرے کو کیا سامرتھ ہے جو آپ کے بھید کو پہونچ سکے آپ کیول اپنے بھگتوں کو سُکھ دیتے اور دُشٹوں کو مارنے کے واسطے بار بار اوتار لیتے ہیں نہیں تو جنم مرن سے آپ رہت ہیں۔

چوپائی

تم جگ جیون جگت نواسا ۔ ہم تمھرے داسن کے داسا
تم جو اُستت کری ہماری ۔ ہم کو بھرم ہوت ہے بھاری
جگت گرو جگدیش گُسائیں ۔ تم سے سرشٹ ہوت سب ٹھائیں
تم ہی سب دیون کے دیوا ۔ تمھرو ہم جانئیں نہیں بھیوا
تمھری مایا سب جگ چھائی ۔ لوگن کی سُدھ بُدھ بسرائی
تا تے بُدھ بھانتِ بھرم مانے ۔ تمھرو بھید کون بدھ جانے

دوہا

تمھری اُدبھت شکتِ ہے گھٹ گھٹ رہی سمائے ۔ پھر سب تے نیارے رہو ماکھن پر جُھو کہ دکھائے

چوپائی

کو دُکھیں پتا کر جانے ۔ کو ڈر پتر بھاؤ من آنے
تم ہی سب کے پالن ہارے ۔ کو کہہ سکے چرتر تھارے
تمھرو داس بہت سُکھ داتا ۔ تہہ پرتاپ جانے یہ باتا
دھرتی بھار اُتارن کاجا ۔ بھگتن ہت پرگٹے یدو راجا
وید کہت ہے تمھری بانی ۔ تمھری گت اُن ہو نہیں جانی
تمھری بھگتی سکل سُکھ راشا ۔ کوؤ بن نہیں ہوت نراسا
تم دیال پربھو پورن کاما ۔ تم کو ہم سب کرت پرناما

دوہا

تم تو پورن برہم ہو سکل دھرم کے دھام ۔ پیرن کی اُستت کرت تہہ کارن گھنشیام

اے دیکنٹھ ناتھ تمھاری کرپا سے ہم لوگ یہ چاہنا رکھتے ہیں کہ آٹھوں پہر تمھارے چرنوں کا دھیان ہمارے ہردے میں بنا رہے اور ہر کتھا سُننے میں کبھی پریت نہ گھٹے جبکہ رشیشور لوگ یہ اُستت کرکے اپنی اپنی گتی کو جانے لگے تب وسودیو جی نے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج کوئی تدبیر ایسی بتلا دیئے کہ جس میں آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاؤں یہ بات سُن کر جیسے رشیشوروں نے نارد جی کی طرف

دیکھا و لیسے نارد مُن ہنس کر بولے کہ اے رِشیشوروں ویکنٹھ ناتھ کی مایا ایسی زبردست ہے کہ جسنے سب سنساری جیئوں کو موہ کر اپنے وَش کر لیا ہے جس طرح گنگا کنارے کے رہنے والے گنگا جی کا مہاتم نہ جان کر کنوئیں سے اسنان کرتے ہیں اسی طرح وسودیو جی سنساری مایا میں لپٹنے سے شیام سُندر تربھون پت جگت کرتا کو اپنا بیٹا جان کر مُکتِ کی راہ ہم لوگوں سے پوچھتے ہیں وہی گت سب وید و ویشنوؤں کی ہو کر اپنے اگیان سے کوئی اُن کو نہیں پہچانتا یہ بات رِشیشوروں سے کہہ نارد مُن بولے۔

چوپائی

کہت سُنو وسودیو سُجانا
تمہیں پھار تم سے گُن گیاتا

تمرے گھر میں شری بھگوانا
ہم سے کہہ پوچھت ہو باتا

اے وسودیو ابھی تمہارے سامنے سب رِشیشوروں نے شری کرشن ترلوکی ناتھ کی اُستت کی تسپر بھی تم نے اُن کو نہیں پہچانا اس بات کا ہم کو بڑا آشچریہ معلوم ہوتا ہے کہ تم ایسا گیانی ہو کر پرمیشور کو نہ پہچانے لیکن اس میں کچھ تمہارا دوش نہیں ہے یہ بات سچ سمجھنا چاہیئے کہ برہما کر یا پرمیشور کے دیوتا آدِک بھی اُن کو نہیں پہچان سکتے سنساری آدمی کون گنتی میں ہے جو اُن کے بھید کو پہونچ سکے۔

دوہا

کوُجن جانے نہیں ماکھن پر بھُو کے بھیو
اِن گت اگم اپار ہے سب دیون کے دیو

اس لیے وید کے موافق ایک بات کہتا ہوں کہ تم گرہستھ میں بِدھ پوروک یگیہ کر کے اس کا پھل شری کرشن جی کو ارپن کر دو تو تمہارے ہردے سے اگیانتا کی گانٹھ چھوٹ کر مُکتِ ملے گی۔

چوپائی

پاپ ناس بن دھرم نہ ہوئی
جو ہر سیوا میں چت دھرے
تنکو پاپ کٹے چھن ماہیں

یہ جانے نشچے سب کوئی
من میں کچھ اِچھا نہیں کرے
مُکت ہوئے کچھ سنشے ناہیں

دوہا

شری ماکھن پربھُو چرن کے پھل چاہے جو کوئے
تنکو کرم کٹے نہیں مُکت کون بِدھ ہوئے

چوپائی

ہر کے کاج کرم شُبھ کیجے
یا بِدھ کرم کرے جو کوئی
جو تم کہو کہ ہم گرہ چاری
تو تم کو اک بات جتاؤں

تاکو پھل اُن ہی کو دیجے
بھوساگر سے اُترے سوئی
یوگ ریت کے نہیں اِدھکاری
کرم یوگ کی راہ بتاؤں

جو کچھ پنیہ دان تم کرو
تاکو پھل ہر جو کو دیجے
وہ ہر تم سے نیارو ناہیں

نیم دھرم برت میں من دھرو
من میں کچھ اِچھا نہیں کیجے
سدا بسے تمھرے گھر ماہیں

دوہا

یا بدھ نارد کو بچن سُن کے شری بسدیو
مہامُدت من میں بھئے جب جانیو یہ بھیو

یہ بات سُنتے ہی وسودیو جی نے نارد آدک رِشیشوروں سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج آپ لوگ دیال ہو کر ایسی یگیہ کرا دیجئے کہ جس میں میرا منورتھ پورا ہو یہ سُن کر نارد جی بولے کہ بہت اچھا تم تیاری کرو ہم لوگ تم کو سوم یگیہ کرا دیں گے یہ بات سُنتے ہی وسودیو جی نے سب سامان منگوا کر جو استھان کُرکشیتر میں بہت پوتر تھا وہاں یگیہ کی تیاری کی جبکہ یگیہ شالا میں سب رِشیشور اور یدونشی اور راجہ لوگ آکر اکٹھا ہوئے تب وسودیو جی اچھی ساعت میں برہم چریہ سے مرگ چھالا پہن کر دیوکی آدک اٹھارھوں پٹ رانیوں سمیت یگیہ کرنے کے واسطے جا بیٹھے اُس وقت بہت راجہ یدونشی لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت بڑے پریم سے یگیہ کی ٹہل کرنے لگے جبکہ وسودیو جی نے نارد مُنِ آدک رِشیشوروں کو برن دے کر اگن کنڈ میں آہُت ڈالنا شروع کیا تب شری کرشن جی مہاراج کی اِچھا سے دیوتا لوگ اگن کنڈ سے پرتیکش نکل کر اپنا اپنا بھاگ لینے لگے اُس وقت اُروشی آدک اپسراؤں نے وہاں آکر اپنا اپنا ناچ دکھلایا اور گندھربوں نے گانا سُنایا اور نقارہ بجا کر آکاش سے پھول برسائے اور سب چھوٹے بڑے جو وہاں پر تھے انھوں نے گا بجا کر منگلا چار منایا اور براہمنوں نے وید پڑھا اور بھاٹوں نے کبت سُنائے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت اُس وقت جیسا آنند وہاں پر ہوا تھا وہ مجھ سے بَرنن نہیں ہو سکتا جب ویکنٹھ ناتھ کی دیا سے وہ یگیہ اچھی طرح پوری ہو گئی تب وسودیو جی نے اس کا پھل شری کرشن جی کو سنکلپ دے کر بدھ پوروک اُن کا پوجن کیا اور یگیہ کرانے والے رِشیشوروں کو پیتامبر اور سونا اور گئو اور رتن آدک دان دکشنا دیا اور سوائے رِشیشوروں کے اور جتنے براہمن اور مانگنے والے وہاں پر تھے سب کو منہ مانگا دربیہ آدک اتنا دیا کہ پھر اُن کو کچھ چاہنا نہ رہی جب رِشیشور اور براہمن لوگ وسودیو جی کو آشیرواد دے کر اپنے اپنے استھان کو چلے گئے تب شیام سُندر نے کورو اور پانڈو اور دوسرے راجوں کو یتھا یوگیہ گہنا اور کپڑا دے کر سنمان پوروک بدا کیا اس وقت وسودیو جی نے رو کر نند رائے جی سے کہا کہ اے بھائی تم نے شیام اور بلرام کو پال کر اُنکی رکشا کی ہے اس لیے میں جنم بھر تم سے اُرِن نہیں ہو سکتا اور مجھ سے آجتک کوئی سیوا تمھاری نہیں بن پڑی کہ اُس سے اُرِن ہو جاتا۔ اگر تم ہم پر کرپا کر کے دو چار مہینے کُرکشیتر میں ورجواسیوں سمیت رہتے تو میں بھی تمھاری سیوا اور ٹہل کر کے اُرِن ہو جاتا جب نند رائے یہ سُن کر بڑی خوشی سے چار مہینے ورجواسیوں سمیت کُرکشیتر میں ٹکے رہے تب وسودیو جی نے ہر روز اُن کا نیا نیا شِشٹاچار

اور شیام اور بلرام نے اُن کی سیوا پریم پورنک کی۔

دوہا

مہا تربھون ناتھ کی کا سوں برنی جاے	ورجواسن اَت سُکھ دیو آنند اُر نہ سماے

جب چار مہینے کرکشتر میں رہ کر راجہ اُگرسین نے دوارکا پُری چلنے کی تیاری کی تب موہن پیارے نے نند اور یشودا سے رو کر کہا کہ مجھ سے تمہارا چرن چھوڑا نہیں جاتا لیکن لاچاری سے کہتا ہوں کہ آپ بھی ورندابن جاکر گئوؤں کی خبر لیجیے یہ بات سُنتے ہی نند اور یشودا ویاکُل ہو کر پرتھوی پر گر پڑے اور گوال بال اور گوپیوں نے رو کر کہا کہ اے پیارے ہم لوگ تمہارا چرن چھوڑ کر ورندابن نہ جاویں گے ہم کو بھی اپنے ساتھ دوارکا پُری میں لے چلو جیسی کٹھورتائی تم نے پہلے متھرا میں رہ کر کی تھی وہی اب بھی کیا چاہتے ہو پھر یشودا جی بہت وِلاپ کر کے بولیں کہ اے دیو کی بہن تم مجھ کو موہن پیارے کی دودھ پلانے والی سمجھ کر اپنے ساتھ لے چلو میں سوائے درشن کرنے موہنی مورت سانولی صورت کے ہتھ سے کھانا کپڑا آدک کچھ نہ مانگوں گی۔

دوہا

میرے گھر گودھن بہت جو چاہو سو لیو	من موہن کو نین بھر پرت دن دیکھن دیو

جب رادھا پیاری نے سُنا کہ شیام سُندر ہم لوگوں کو بدا کر کے آپ دوارکا کو جایا چاہتے ہیں تب وہ بہت وِلاپ کر کے مُرلی منوہر سے بولی کہ اے پران ناتھ ایک مرتبہ تم مجھ کو ورندابن میں چھوڑ کر چلے گئے تھے سو میری یہ دشا ہوئی اب پھر اُسی طرح میرا پران لیا چاہتے ہو اس سے اب میں تمہارا چرن نہ چھوڑوں گی دُودھ کا جلا چھاچھ پھونک کر پیتا ہے جس طرح سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں تمہاری سیوا میں رہتی ہیں اسی طرح مجھ کو بھی اپنی داسی سمجھ کر اپنی سیوا ٹہل میں رکھو جب تربھون پت نے یہ حال ورجواسیوں کا دیکھ کر سمجھا کہ یہ لوگ میرا پیچھا نہ چھوڑ کر دوارکا کو چلنا چاہتے ہیں تب اپنی مایا پھیلا کر اُن لوگوں کا من اس طرح پھیر دیا کہ سمجھانے بجھانے سے ورندابن جانے کے واسطے سب راضی ہو گئے تب شیام سُندر نے نند اور یشودا سب چھوٹے بڑوں کو بہت طرح کا گہنا اور رتن آدک دے کر بدا کیا۔

چوپائی

شری وسودیو مہا سُر گیانی	ورجواسن سے بولت بانی
تم تو پران سمان ہمارے	تم سے کیسے ہوویں نیارے
یا بدھ کہت پریم کی باتا	نین نیر بہیچھے سب گاتا

دوہا

ورجواسی ورج کو چلے سب گودھن لے ساتھ	گھر آئے آنند سوں ماکھن پر بھو یدو ناتھ

اتی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت بداہوتے وقت جیسا ولاپ نند اور یشودا اور شری رادھا

آدک گوپیوں نے کیا تھا وہ مجھ سے کہا نہیں جاتا شیام سُندر دوارکا پُری میں پہونچے تب سب چھوٹوں اور بڑوں نے خوش ہوکر منگلاچار منایا اور دیوتوں نے خوش ہوکر آکاش سے دوارکا پُری پر پھول برسائے

ادھیائے پچّاسی

وسودیو جی کا شیام سُندر کی اُستت کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جس طرح شیام اور بلرام اپنے مرے ہوئے بھائیوں کو لوالائے تھے وہ کتھا ہم کہتے ہیں سنو کہ ایک دِن شیام اور بلرام دونوں بھائی پراتہ کال اُٹھ کر جیسے اپنے ماتا اور پتا کے چرنوں کو ڈنڈوت کرنے گئے ویسے ہی وسودیو جی نے اپنا سر شیام سُندر کے چرنوں پر دھر دیا یہ حال دیکھ کر شری کرشن جی بولے کہ اے پتا جی آپ میرے چرنوں پر گر کے کیوں مجھ کو دوش لگاتے ہیں وسودیو جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے کرشن پربرہم پرمیشور کا اوتار ہو کر جنم اور مَرن سے کچھ واسطہ نہیں رکھتے اور تمھارے آد اور انت کو کوئی نہیں پہونچ سکتا میں آج تک تمھاری مہما نہیں جانتا تھا اب رشیشوروں کے کہنے سے مجھ کو وِشواس ہوا کہ آپ ترِلوکی ناتھ ہیں اور سب جیوں میں آپ ہی کا پرکاش رہتا ہے دیکھئے سورج دیوتا کے تیج سے پرکاشت رہ کر سب جگت میں اُجیالا کرتے ہیں اور جس پانی سے جڑاوچیتنیہ سب جیوؤں کا پالن ہوتا ہے اُس کو بھی آپ ہی کا روپ سمجھنا چاہیئے اور چندرما جو اپنی کرن سے امرت برسا کر سنساری جیو اور درختوں کو سُکھ دیتا ہے اور ہوا چلنے سے جیوؤں کو آرام ملتا ہے اور پہاڑ اپنے بوجھ سے زمین کو دبائے رہ کر ہلنے نہیں دیتے اور گنگا اور سمدر آدک سدا اُبھرے رہ کر کبھی نہیں سوکھتے ان سب کو بھی کیول آپ ہی کی کرپا سے یہ سامرتھ رہتی ہے اور جتنے جیو جڑاوچیتنیہ سنسار میں دکھلائی دیتے ہیں اُن سبکو آپ ہی کی آگیا اور اِچھا سے برھما جی نے پیدا کیا ہے اور وشنو بھگوان پالن کر کے شری مہادیو جی سب کا ناش مہاپرلے میں کرتے ہیں اور آپ آدپرش بھگوان کا اوتار ہو کر برھما اور وشنو اور مہادیو جی سے بھی بڑے ہیں اور آپ کی مایا ایسی بلوان ہے کہ جس نے سب جگت کو موہ لیا ہے اس لئے آپکو کوئی نہیں پہچان سکتا بنا تمھاری شرن آئے آدمی کو سنساری مایا جال سے چھوٹنا بہت کٹھن ہے جس طرح باجا بجانے والا اپنا من مانا راگ اور راگنی اُس میں سے نکالتا ہے اُسی طرح آپ سنساری جیوؤں کی بُدھ اپنے آدھین رکھ کر جیسا چاہتے ہیں ویسا کرم اُن سے کرا لیتے ہیں اور آپ کے ایک ایک روئیں میں ہزاروں برھمانڈ بندھے رہ کر آپ کا بھید کوئی نہیں جانتا آج تک میں نے اپنی اگیانتا سے آپ کو اپنا بیٹا سمجھا تھا اب نارد مُن کے کہنے سے وِشواس ہوا کہ آپ کسی کے بیٹے اور باپ اور بھائی اور مِتر نہیں ہیں کیونکہ پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور دیتیہ اور ادھرمی راجوں کو مارنے اور ہر بھگتوں کو سُکھ دینے کے واسطے یدوکل میں اوتار

دیکھا ویسے نارد مُن ہنس کر بولے کہ اے رشیشوروں ویکنٹھ ناتھ کی مایا ایسی زبردست ہے کہ جسنے سب سنساری جیووں کو موہ کر اپنے وش کر لیا ہے جس طرح گنگا کنارے کے رہنے والے گنگا جی کا مہاتم نہ جان کر کنوئیں سے اسنان کرتے ہیں اسی طرح وسودیو جی سنساری مایا میں لپٹنے سے شیام سُندر تربھون پت جگت کرتا کو اپنا بیٹا جان کر مُکت کی راہ ہم لوگوں سے پوچھتے ہیں وہی گت سب بید وشنوں کی ہو کر اپنے اگیان سے کوئی اُن کو نہیں پہچانتا یہ بات رشیشوروں سے کہہ نارد مُن بولے۔

چوپائی

کہت سُنو وسودیو سُجانا تنہیں چھاڑ تم سے گُن گیاتا	تمرے گھر میں شری بھگوانا ہم سے کہہ پوچھت ہو باتا

اے وسودیو ابھی تمہارے سامنے سب رشیشوروں نے شری کرشن ترلوکی ناتھ کی اُستت کی تیپر بھی تم نے اُن کو نہیں پہچانا اس بات کا ہم کو بڑا آشچریہ معلوم ہوتا ہے کہ تم ایسا گیانی ہو کر پرمیشور کو نہ پہچانے لیکن اس میں کچھ تمہارا دوش نہیں ہے یہ بات سچ سمجھنا چاہیئے کہ بنا کرپا پرمیشور کے دیوتا آدک بھی اُن کو نہیں پہچان سکتے سنساری آدمی کون گنتی میں ہے جو اُن کے بھید کو پہونچ سکے۔

دوہا

کوُ جن جانے نہیں ماکھن پربھُو کے بھیو	اِن گت اگم اپار ہے سب دیون کے دیو

اس لیے وید کے موافق ایک بات کہتا ہوں کہ تم کروکشیتر میں بدھ پوروک یگیہ کر کے اس کا پھل شری کرشن جی کو ارپن کر دو تو تمہارے ہردے سے اگیانتا کی گانٹھ چھوٹ کر مُکت ملے گی۔

چوپائی

پاپ تاس بن دھرم نہوئی جو ہر سیوا میں چت دھرے تنکو پاپ کٹے چھن ماہیں	یہ جانے نشچے سب کوئی من میں کچھ اچھا نہیں کرے مُکت ہوے کچھ سنشے ناہیں

دوہا

شری ماکھن پربھو پوج کے پھل چاہے جو کوے	تنکو کرم کٹے نہیں مُکت کون بدھ ہوے

چوپائی

ہر کے کاج کرم شُبھ کیجے یا بدھ کرم کرے جو کوئی جو تم کہو کہ ہم گرہ چاری تو تم کو اک بات جتاؤں	تاکو پھل اُن ہی کو دیجے بھو ساگر سے اُترے سوئی یوگ ریت کے نہیں ادھکاری کرم یوگ کی راہ بتاؤں

جو کچھ پنیہ دان تم کرو
تاکو پھل ہر جو کو دیجے
وہ ہر تم سے نیارو ناہیں

نیم دھرم برت میں مَن دھرو
مَن میں کچھ اچھا نہیں کیجے
سدا بسے تمھرے گھر ماہیں

دوہا

یا بدھ نارد کو بچن سُن کے شری بسدیو
مہامُدِت مَن میں بھئے جب جانیو یہ بھیو

یہ بات سُنتے ہی وسودیو جی نے نارد آدک رِشیشوروں سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج آپ لوگ دیال ہو کر ایسی یگیہ کرا دیجئے کہ جس میں میرا منورتھ پورا ہو یہ سُن کر نارد جی بولے کہ بہت اچھا تم تیاری کرو ہم لوگ تم کو سوم یگیہ کرا دیں گے یہ بات سُنتے ہی وسودیو جی نے سب سامان منگوا کر جو استھان کُرکشیتر میں بہت پوتر تھا وہاں یگیہ کی تیاری کی جبکہ یگیہ شالا میں سب رِشیشور اور یَدوونشی اور راجہ لوگ آ کر اکٹھا ہوئے تب وسودیو جی اچھی ساعت میں برہم چریہ سے مرگ چھالا پہن کر دیوکی آدک اٹھارھوں پٹ رانیوں سمیت یگیہ کرنے کے واسطے جا بیٹھے اُس وقت بہت راجہ یدوونشی لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت بڑے پریم سے یگیہ کی ٹہل کرنے لگے جبکہ وسودیو جی نے نارد مُنِ آدک رِشیشوروں کو برن دے کر اگن کنڈ میں آہُتِ ڈالنا شروع کیا تب شری کرشن جی مہاراج کی اِچھا سے دیوتا لوگ اگن کنڈ سے پرتیکش نکل کر اپنا اپنا بھاگ لینے لگے اُس وقت اُروشی آدک اپسراؤں نے وہاں آ کر اپنا اپنا ناچ دکھلایا اور گندھربوں نے گانا سُنایا اور نقارہ بجا کر آکاش سے پھول برسائے اور سب چھوٹے بڑے جو وہاں پر تھے انھوں نے گاے بجا کر منگلاچار منایا اور براہمنوں نے وید پڑھا اور بھاٹوں نے کبت سُنائے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت اُس وقت جیسا آنند وہاں پر ہوا تھا وہ مجھ سے بَرنن نہیں ہو سکتا جب ویکنٹھ ناتھ کی دیا سے وہ یگیہ اچھی طرح پوری ہو گئی تب وسودیو جی نے اس کا پھل شری کرشن جی کو سنکلپ دے کر بِدھ پوروک اُن کا پوجن کیا اور یگیہ کرانے والے رِشیشوروں کو پیتامبر اور سونا اور گئوا اور رتن آدک دان دکشنا دیا اور سوائے رِشیشوروں کے اور جتنے براہمن اور مانگنے والے وہاں پر تھے سب کو منھ مانگا دربیہ آدک اتنا دیا کہ پھر اُن کو کچھ چاہنا نہ رہی جب رِشیشور اور براہمن لوگ وسودیو جی کو آشیرواد دے کر اپنے اپنے استھان کو چلے گئے تب شیام سُندر نے کورو اور پانڈو اور دوسرے راجوں کو بیتھا یوگیہ گہنا اور کپڑا دے کر سنمان پوروک بدا کیا اس وقت وسودیو جی نے روکر نندرائے جی سے کہا کہ اے بھائی تم نے شیام اور بلرام کو پال کر اُنکی رکشا کی ہے اس لیے میں جنم بھر تم اُرِن نہیں ہو سکتا اور مجھ سے آجتک کوئی سیوا تمھاری نہیں بن پڑی کہ اُس سے اُرِن ہو جاتا اگر تم ہم پر کرپا کر کے دو چار مہینے کُرکشیتر میں برجواسیوں سمیت رہتے تو میں بھی تمھاری سیوا اور ٹہل کر کے اُرِن ہو جاتا جب نندرائے یہ سُن کر بڑی خوشی سے چار مہینے برجواسیوں سمیت کُرکشیتر میں ٹکے رہے تب وسودیو جی نے ہر روز اُن کا نیا نیا شِشٹاچار

اور شیام اور بلرام نے اُن کی سیوا پریم پورؤک کی۔

دوہا

مہا تربھون ناتھ کی کا سوں برنی جائے	ورِجواسن اَت سُکھ دیو آنند اُر نہ سمائے

جب چار مہینے کرکشیتر میں رہ کر راجہ اُگر سین نے دوارکا پُری چلنے کی تیاری کی تب موہن پیارے نے نند اور یشودا سے رو کر کہا کہ مجھ سے تمہارا چرن چھوڑا نہیں جاتا لیکن لاچاری سے کہتا ہوں کہ آپ بھی ورِندابن جاکر گئوؤں کی خبر لیجئے یہ بات سُنتے ہی نند اور یشودا دیاکُل ہو کر پرتھوی پر گِر پڑے اور گوال بال اور گوپیوں نے رو کر کہا کہ اے پیارے ہم لوگ تمہارا چرن چھوڑ کر ورِندابن نہ جاویں گے ہم کو بھی اپنے ساتھ دوارکا پُری میں لے چلو جیسی کٹھورتائی تم نے پہلے متھرا میں رہ کر کی تھی وہی اب بھی کیا چاہتے ہو پھر یشودا جی بہت ولاپ کر کے بولیں کہ اے دیوکی بہن تم مجھ کو موہن پیارے کی دودھ پلانے والی سمجھ کر اپنے ساتھ لے چلو میں سوائے درشن کرنے موہنی مورت سانولی صورت کے تم سے کھانا کپڑا آدک کچھ نہ مانگوں گی۔

دوہا

میرے گھر گودھن بہت جو چاہو سو لیو	من موہن کو نین بھر پرت دن دیکھن دیو

جب رادھا پیاری نے سُنا کہ شیام سُندر ہم لوگوں کو بدا کر کے آپ دوارکا کو جایا چاہتے ہیں تب وہ بہت وِلاپ کر کے مُرلی منوہر سے بولی کہ اے پران ناتھ ایک مرتبہ تم مجھ کو ورِندابن میں چھوڑ کر چلے گئے تھے سو میری یہ دشا ہوئی اب پھر اُسی طرح میرا پران لیا چاہتے ہو اس سے اب میں تمہارا چرن نہ چھوڑوں گی دُودھ کا جلا چھاچھ پھونک کر پیتا ہے جس طرح سولہ ہزار ایک سو آٹھ اِستریاں تمہاری سیوا میں رہتی ہیں اسی طرح مجھ کو بھی اپنی داسی سمجھ کر اپنی سیوا ٹہل میں رکھو جب تربھون پت نے یہ حال ورِجواسیوں کا دیکھ کر بچارا کہ یہ لوگ میرا پیچھا نہ چھوڑ کر دوارکا کو چلنا چاہتے ہیں تب اپنی مایا پھیلا کر اُن لوگوں کا من اس طرح پھیر دیا کہ سمجھانے بُجھانے سے ورِندابن جانے کے واسطے سب راضی ہو گئے تب شیام سُندر نے نند اور یشودا سب چھوٹے بڑوں کو بہت طرح کا گہنا اور رتن آدک دے کر بدا کیا۔

چوپائی

شری وسودیو مہا سُر گیانی	ورِجواسن سے بولت بانی
تم تو پران سمان ہمارے	تم سے کیسے ہویں نیارے
یا بدھ کہت پریم کی باتا	نین نیر بھیجے سب گاتا

دوہا

ورِجواسی ورِج کو چلے سب گودھن لے ساتھ	گھر آئے آنند سوں ماکھن پر بھ یدو ناتھ

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت بِدا ہوتے وقت جیسا وِلاپ نند اور یشودا اور شری رادھا

آدک گوپیوں نے کیا تھا وہ مجھ سے کہا نہیں جاتا شیام سُندر دوارکاپُری میں پہونچے تب سب چھوٹوں اور بڑوں نے خوش ہوکر منگلاچار منایا اور دیوتوں نے خوش ہوکر آکاش سے دوارکاپُری پر پھول برسائے

ادھیائے پچّاسی

وسودیوجی کا شیام سُندر کی اَستُت کرنا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جس طرح شیام اور بلرام اپنے مرے ہوئے بھائیوں کو لوالائے تھے وہ کتھا ہم کہتے ہیں سنو کہ ایک دِن شیام اور بلرام دونوں بھائی پراتہ کال اُٹھ کر جیسے اپنے ماتا اور پِتا کے چرنوں کو ڈنڈوت کرنے گئے ویسے ہی وسودیوجی نے اپنا سر شیام سُندر کے چرنوں پر دھر دیا یہ حال دیکھ کر شری کرشن جی بولے کہ اے پتاجی آپ میرے چرنوں پر گر کے کیوں مجھ کو دوش لگاتے ہیں وسودیوجی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے کرشن پر برہم پرمیشور کا اوتار ہوکر جنم اور مرن سے کچھ واسطہ نہیں رکھتے اور تمھارے آدِ اور اَنت کو کوئی نہیں پہونچ سکتا میں آج تک تمھاری مہما نہیں جانتا تھا اب رشیشوروں کے کہنے سے مجھ کو وشواس ہوا کہ آپ ترلوکی ناتھ ہیں اور سب جیوں میں آپ ہی کا پرکاش رہتا ہے دیکھئے سوریہ دیوتا کے تیج سے پرکاشت رہ کر سب جگت میں اُجیالا کرتے ہیں اور جس پانی سے جڑ اور چیتنیہ سب جیوؤں کا پالن ہوتا ہے اُس کو بھی آپ ہی کا روپ سمجھنا چاہیئے اور چندرما جو اپنی کرن سے امرت برسا کر سنساری جیو اور درختوں کو سُکھ دیتا ہے اور ہوا چلنے سے جیوؤں کو آرام ملتا ہے اور پہاڑ اپنے بوجھ سے زمین کو دبائے رہ کر ہلنے نہیں دیتے اور گنگا اور سمدر آدک سدا بھرے رہ کر کبھی نہیں سوکھتے ان سب کو بھی کیول آپ ہی کی کرپا سے یہ سامرتھ رہتی ہے اور جتنے جیو جڑ اور چیتنیہ سنسار میں دکھلائی دیتے ہیں اُن سب کو آپ ہی کی آگیا اور اِچھا سے برھماجی نے پیدا کیا ہے اور وشنو بھگوان پالن کرکے شری مہادیوجی سب کا ناش مہاپرلے میں کرتے ہیں اور آپ آدپرش بھگوان کا اوتار ہوکر برھما اور وشنو اور مہادیوجی سے بھی بڑے ہیں اور آپ کی مایا ایسی بلوان ہے کہ جس نے سب جگت کو موہ لیا ہے اس لئے آپکو کوئی نہیں پہچان سکتا بنا تمھاری شرن آئے آدمی کو سنساری مایا جال سے چھوٹنا بہت کٹھن ہے جس طرح باجا بجانے والا اپنا من مانا راگ اور راگنی اُس میں سے نکالتا ہے اُسی طرح آپ سنساری جیوؤں کی بُدھ اپنے آدھین رکھ کر جیسا چاہتے ہیں ویسا کرم اُن سے کرا لیتے ہیں اور آپ کے ایک ایک روئیں میں ہزاروں برھمانڈ بندھے رہ کر آپ کا بھید کوئی نہیں جانتا آج تک میں نے اپنی اگیانتا سے آپ کو اپنا بیٹا سمجھا تھا اب نارد مُن کے کہنے سے وِشواس ہوا کہ آپ کسی کے بیٹے اور باپ اور بھائی اور مِتر نہیں ہیں کیول پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور دیتیہ اور ادھرمی راجوں کو مارنے اور ہر بھگتوں کو سُکھ دینے کے واسطے یدوکل میں اوتار

لیا ہے سوجھ کو ایسا گیان دیجئے کہ آپ کو اپنا بیٹا نہ جان کر آدپرش بھگوان سمجھوں اور جس طرح آپ نے اجامل ایسے مہاپاپیوں کو تار کر مُکت دی ہے اُسی طرح مجھ پر بھی دیال ہو کر بھوساگر پار اُتار دیجئے اور جبتک سنسار میں جیتا رہوں تب تک سوائے اسمرن اور دھیان آپ کے مایا جال میں نہ پھنسوں۔

چوپائی

تم ہی سب کے سرجن ہارے
پانچ تتو ہیں انش تمھارے

دوہا

جنم سے جانیو ہتو برہم روپ من ماہہ
سو مایا کے موہ میں گیان رہیو پھر ناہہ

جب شری کرشن ترلوکی ناتھ نے یہ استت اپنی سُنی تب ہنس کر بولے کہ اے وسودیو جی تم کو جو بات جاننا چاہیئے تھی وہ تم نے جان کر کہی آپ اپنے کہنے پر استھر رہ کر میرا پرکاش سب جیوؤں میں برابر سمجھا کرو تو میری مایا تم کو نہ بیاپے گی یہ بات سُن کر وسودیو جی کو ایسا گیان پیدا ہوا کہ اُسی دن سے شیام اور بلرام کو اپنا پُتر نہ سمجھ کر ایشور روپ سمجھنے لگے اور ہر چرنوں کے دھیان میں لین ہو کر جیون مُکت ہو گئے پھر ایک دن شری کرشن جی نے دیوکی جی سے کہا کہ اے ماتا تمھارا رِن میرے اوپر بڑا ہے اس لئے جو کچھ تم مانگو وہ ہم تم کو دیویں یہ بات سُنتے ہی دیوکی نے رو کر کہا کہ اے بیٹا تم پربرہم پرمیشور کے اوتار ہو جس طرح تم نے اپنے گرو کا مرا ہوا بیٹا لادیا تھا اُسی طرح میرے چھیو بالک جو کنس ادھرمی نے مار ڈالے ہیں لادو تو میرا سوچ چھوٹ جائے۔

دوہا

تہ کارن جانیو تمھیں اپنے من وشواس
کرتا ہو سب سرشٹ کے مالکن پربھ سکھ راس

چوپائی

یہ سُن بولے کرشن مُراری
سُنو مات تم بات ہماری
جو اچھا تمھرے من ماہیں
پربھ پورن کرہیں چھن ماہیں

یہ کہہ کر شیام اور بلرام سُتل لوک میں چلے گئے اُن کو دیکھتے ہی راجہ بل آگے سے آ کر دونوں بھائیوں کے چرنوں پر گر پڑا اور پیتامبر راہ میں بچھاتا ہوا بڑے آدر بھاؤ سے اپنے گھر لے جا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بٹھلا اور دونوں بھائیوں کا چرن دھو کر چرنامرت لیا اور وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگا کر گھر والوں پر چھڑک دیا۔

دوہا

راجہ بل چاہت ہتو ہر چرنن کی رین
شری مالکن پربھ درشن تے تن من پایو چین

راجہ بل نے بدھ پوروک شیام اور بلرام کی پوجا کر کے سگندھ آدک اُن کے بدن پر لگایا اور پھولوں کا

گھرا اور موتیوں کا ہار گلے میں پہنا کر چھتیس[۳۶] پرکار کے بجن بھوجن کرائے اور بڑی خوشی سے شیام اور بلرام پر چنور ہلانے لگا اور ہاتھ جوڑ کر اس طرح استُتِ کی کہ اے دینا ناتھ جن چرنوں کا درشن برہما دیوتا اور بڑے یوگی اور رشیشوروں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا سو آپ نے دیال ہو کر اُنھیں چرنوں سے مجھ غریب کی جھوپڑی پوتر کی اس سے میں اپنے برابر دوسرے کا بھاگیہ نہیں سمجھتا جب کہ پرہلاد میرا دادا اور شیش ناگ جی آپ کے بھید کو نہیں پہونچ سکتے تب مجھ اگیان کو کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما اور استت ورنن کر سکوں جس طرح آپ نے دیال ہو کر گھر بیٹھے اپنے چرنوں کا درشن دیا اُسی طرح میری استری اور لڑکے بالوں کو گھر اور دھن سمیت جو میں بھینٹ کرتا ہوں لیجئے اور مجھے اپنا داس سمجھ کر اپنے آنے کا کارن ورنن کیجئے یہ آدھین وچن سُن کر کرشن بھگوان بولے کہ اے راجہ بل ایک دن مریچ رشیشور کے چھو بیٹوں نے جوانی کے غرور سے برہما جی کی ہنسی کی تھی تب برہما جی نے کرودھ کر کے اُن کو یہ شاپ دیا تھا کہ تم لوگ دیتیہ یونی میں جنم لو اسی سبب سے اُن چھو بیٹوں نے پہلے ہرنیاکش اور ہرن کشیپ کے یہاں پیدا ہو کر پھر ہماری ماتا کے پیٹ سے جنم پایا جب راجہ کنس نے اُن چھیو بیٹوں کو مار ڈالا تب وہ تمھارے گھر پیدا ہوئے اب دیوکی ماتا ہمارے بھائیوں کے واسطے سوچ کرتی ہیں اس لیے میں اُن کو لینے آیا ہوں۔ یہ بات سُنتے ہی راجہ بل نے بڑی خوشی سے ان چھوں لڑکوں کو لا دیا تب تربھون ناتھ اُن کو اپنے ساتھ لے کر دوارکا میں چلے آئے جب دیوکی ماتا نے اپنے چھو بیٹوں کو دیکھا تب بڑی خوشی سے اُٹھا کر دودھ پلانے لگی۔

چوپائی		
بار بار کنٹھ لگاوے	رام کرشن کو ہانسی آوے	

اُس وقت وسودیو اور دیوکی جی کو وشواس ہوا کہ شیام اور بلرام پرمیشور کا اوتار ہیں یہ سمجھ کر اُن کو بڑی خوشی ہوئی اور شیام سُندر کی اِچھا سے اُن چھیوں لڑکوں کو گیان ہو کر اپنے پورب جنم کی سُدھ آئی تب وہ اپنی ماتا اور شیام اور بلرام کو ڈنڈوت کر کے اُسی وقت دیولوک کو چلے گئے یہ حال دیکھ کر دیوکی ماتا کو بڑا سوچ ہوا لیکن شیام اور بلرام کے سمجھانے سے سنساری بیوہار جھوٹا سمجھ کر اپنے من کو دھیریہ دیا اور ہری چرنوں میں دھیان لگا کر اپنا من سنساری مایا سے ورکت کیا۔

دوہا	یہ چرتر چت لائے کے کہے سُنے جو کوے	شری مادھو پد پنکج چرن سے کبھوں الگ نا ہوے

ادھیائے چھیاسی

ارجن کا سُبھدرا کو زبردستی سے اُٹھا لے جانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جس طرح ارجن کا بیاہ شیام سُندر کی بہن سبھدرا سے ہوا تھا وہ کتھا کہتے ہیں

سنو کہ جب دروپدی کنتی ماتا کی آگیا سے یدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کی استری ہو کر رہنے لگی تب نارد مُن نے آ کر راجہ یدھشٹھر آدک سے کہا کہ استری اور دھن کے واسطے باپ اور بیٹے اور بھائی بھائی میں ہمیشہ سے جھگڑا ہوتا آیا ہے اس لئے میں ایک تدبیر بتائے دیتا ہوں اُس کے کرنے سے تم پانچوں بھائیوں میں دروپدی کے واسطے کچھ جھگڑا نہ ہوگا یہ سُن کر یدھشٹھر آدک نے کہا کہ اے مُن ناتھ جو آپ کہیں وہ ہم کرینگے یہ سُن کر نارد مُن بولے کہ ایک برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں تم پانچوں بھائی بہتّر بہتّر دن کی باری باندھ کر اِس پرن سے دروپدی کو اپنے پاس رکھا کرو کہ جب ایک بھائی کی باری میں دوسرا بھائی دروپدی کے محل میں جائے تو جانے والا بارہ برس تک بن واس کرے یہ بات نارد مُن کی پانچوں بھائی مان کر اُسی طرح دروپدی کو اپنے پاس رکھنے لگے ایک دن ایسا سنجوگ ہوا کہ دروپدی آدھی رات کو راجہ یدھشٹھر کے مندر میں تھی اور اُس دن دھنش بان ارجن کا راجہ یدھشٹھر کے محل میں رکھا تھا اُسی وقت ایک براہمن نے آ کر ارجن سے کہا کہ میری گئو چور چرا کر لیے جاتا ہے دلا دیجئے یہ سُن کر ارجن نے وچار کیا کہ اس وقت راجہ یدھشٹھر کے محل میں اگر اپنا دھنش بان لینے جاتا ہوں تو بارہ برس تک بن میں رہنا پڑے گا اور جو چور کو مار کر براہمن کی گئو نہیں لا دیتا تو چھتری کا دھرم نہیں رہتا اس لیے دھرم چھوڑنے سے بن میں رہنا اُتم ہے یہ وچار کر ارجن اُسی وقت راجہ یدھشٹھر کے محل میں جا کر اپنا دھنش بان لے آئے اور چور کو مار کر براہمن کی گئو دلا دی اور پراتہ سمے اپنے وچن کے موافق سیناسی روپ دھر کر جنگل میں چلے گئے اور تیرتھ یاترا کرتے ہوئے دوارکا میں پہونچکر کیا سُنا کہ سُبھدرا وسودیو جی کی بیٹی مہا سُندر جو بیاہنے کے یوگیہ ہوئی ہے اُس کا بیاہ بلدیو جی دُریودھن کے ساتھ کیا چاہتے ہیں اور شیام سُندر کی اچھا جھے دینے کے واسطے ہے یہ سُن کر ارجن نے چاہا کہ میرا بیاہ اس کے ساتھ ہوتا تو بہت اچھی بات تھی جب کہ ارجن نے اسی اچھا سے چار مہینے برسات بھر اپنے کو سیناسی بھیس میں چھپا کر راج مندر کے پاس مرگ چھالا بچھا کر بیٹھے رہے تب دوارکا واسی اُن کو مہا پُرش جان کر اپنے گھر بھوجن کھلانے کے واسطے لیجانے لگے یہ سُن کر بلرام جی نے ایک دن اُن کو اپنے ساتھ مندر میں بُلا بھیجا اور چرن دھو کر بڑے پریم سے چھتیس پرکار کے ویجن کھلائے جیسے ارجن نے سُبھدرا مرگ نینی کو دیکھا ویسے اُس چندر مکھی پر موہت ہو کر اُس کے ملنے کے واسطے دیوتا اور پِتر منانے لگے اور سُبھدرا بھی ارجن کے روپ پر موہت ہو کر من میں کہنے لگی کہ یہ سیناسی نہیں ہے کوئی راجکمار معلوم ہوتا ہے پرمیشور اس کو میرا پتی بناتا تو اچھا ہوتا۔

	دوہا	
ارجن بھوجن کر چلیو من تو یہ ہیو لبھائے		کنور سُبھدرا ملن کو لاگیو کرن اُپائے

شیام سُندر انتریامی کو ارجن اپنے بھگت اور سُبھدرا اپنی بہن کے من کا حال معلوم ہو کر یہ اچھا کی تھی کہ ہماری بہن سُبھدرا ارجن کو بیاہی جائے لیکن اُنہوں نے بلدیو جی کے ڈر سے یہ بات ظاہر کرنا مناسب

نہیں جانا جب ایک دن کتھا سُننے کے بہانے سے ارجُن کے پاس گئے تب ارجُن نے تربھون پت کو بڑے آدر بھاؤ سے بٹھا کر ونتی کیا کہ اے دینا ناتھ مجھ کو سُبھدرا سے بواہ کرنے کی بڑی چاہنا ہے جس طرح آپ سب منورتھ میرے پورے کرتے آئے ہیں اُسی طرح دیال ہو کر یہ کامنا بھی پوری کیجئے یہ سُن کر دوارکا ناتھ نے کہا کہ اے ارجُن تم تھوڑے دن یہاں ٹکو شیوراتری کو سب چھوٹے بڑے دوارکا واسی سبھدرا سمیت ریوت پہاڑ پر شری مہادیو جی کی پوجا کرنے جائیں گے اُس دن تم بھی میرے رتھ پر بیٹھ کر وہاں جانا جب اُدھر سے تب سبھدرا کو اُٹھا کر اپنے رتھ پر بٹھا لینا اور رتھ دوڑا کر چلے جانا جو کوئی سامنا کرے تو تم بھی اُس کے ساتھ لڑنا اُس میں کچھ میرے بُرا ماننے کا ڈر نہ کرنا یہ سُنکر ارجُن خوش ہو کر وہاں ٹکے رہے جب شیوراتری کو سب استری پرش دوارکا واسی سُبھدرا سمیت ریوت پہاڑ پر پوجا کرنے لگے تب سنیاسی روپ ارجُن بھی مُرلی منوہر کے رتھ پر بیٹھ کر وہاں چلے گئے اور دھنش بان لے کر راستے پر کھڑے ہوئے جیسے سُبھدرا پوجا کر کے اپنی سہیلیوں کو ساتھ لیے ہوئے پھری ویسے ارجُن نے لاج اور سنکوچ چھوڑ کر سُبھدرا کا ہاتھ پکڑ لیا اور رتھ پر بیٹھا کر ہستنا پور کو چلے جب یہ بات یدونشیوں نے سُنی اور ریوتی رمن سے کہا تب بلرام جی کرودھ میں آ کر بولے۔

چوپائی

ابھی جائے پرلے میں کرہوں	بھوم اُٹھائے سیس پہ دھرہوں
میری بہن سُبھدرا پیاری	تاکو کیسے ہرے بھکھاری
مہا دُنڈ ارجُن کو دیہوں	کُنور سُبھدرا کو لے ایہوں

جبکہ بلرام جی کرودھ کر کے بہت سے یدونشیوں کو ساتھ لے کر ارجُن کے پیچھے جانے کے واسطے تیار ہوئے تب شیام سُندر نے بلداؤ جی کے پاس جا کر کہا کہ سُنو بھائی ارجُن ہماری بوا کا بیٹا پرم متر ذات اور کُل میں اُتم ہو کر بان وِدیا اچھی جانتا ہے اور یدونشیوں میں دوسرا کوئی ایسا نہیں دکھلائی دیتا جو اس کا سامنا کر سکے یہ سچ ہے کہ ارجُن نے انوچت کیا لیکن ہم کو اُس کے ساتھ لڑنا اُچت نہیں ہے کس واسطے کہ بیٹی اپنے ذات بھائی کو دینا چاہیئے اس سے کیا اُتم ہے کہ ارجُن پُرانے ناتے دار کو دی جائے اس سے آپ دیال ہو کر کرودھ اپنا کشما کیجئے اور اب اس بات کی چرچا کرنا اُچت نہ ہو کر سامان جہیز کا ہستنا پور بھیج دینا چاہیئے۔ یہ سُن کر بلداؤ جی نے جھنجھلا کر ہل اور موسل اپنا زمین پر پٹک دیا اور یدونشیوں سے کہا کہ یہ سب کام مُرلی منوہر کا ہے جو آگ لگا کر پانی کو دوڑتے ہیں اُن کو اپنے بھگتوں کی خوشی کے سامنے کچھ لوک لاج کا وچار نہیں رہتا اُنھوں نے سکھلا دیا ہوگا تب ارجُن سُبھدرا کو اُٹھائے گیا نہیں تو اس کی کیا سامرتھ تھی جو ایسی انوچت بات کرتا ہیں اپنے بھائی کی آگیا نہیں ٹال سکتا اس لیے جیسا یہ کہتے ہیں ویسا کرو یہ کہہ کر بلرام جی نے بہت گہنا اور کپڑا وغیرہ

اسباب اور ہاتھی اور گھوڑا اور رتھ اور داسی اور داس آدک سنکلپ کر کے ہستناپور کو بھیج دیا اور ارجن اپنے گھر پہونچ کر کے وید کے موافق سبھدرا سے بواہ کر کے سنساری سکھ اٹھانے لگے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت دیکھو نارائن جی اپنے بھکتوں کا ایسا مان رکھتے ہیں اتنی جہما سنساری آدمی بھی نہیں کر سکتا اب میں دوسری کتھا ان کی مہما کی کہتا ہوں سنو متھلا نگری میں ایک بہولاشو نام راجہ پرم بھکت رہ کر منسا واچا کرمنا سے اپنے کو لکشمی پت کا داس سمجھتا تھا اور اسی نگر میں شرت دیو نام براہمن ہر بھگت رہ کر آٹھوں پہر پرمیشور کے اسمرن اور دھیان میں مگن رہتا تھا اور بنا مانگے جو کچھ ملتا اسی میں سنتوش رکھ کر کسی سے کچھ نہیں مانگتا تھا ہر روز رات کو دونوں پرم بھکت آپس میں بیٹھ کر یہ وچار کرتے تھے کہ کل ویکنٹھ ناتھ کے درشن کے واسطے دوارکا کو چل کر اپنا جنم سوارتھ کریں گے پراتہ سمے ہونے پر وہاں نہ جا کر کہتے تھے کہ شیام سندر انترجامی دیندیال آپ یہاں آکر درشن دیتے تو بہت اچھا ہوتا جبکہ ان دونوں کی سچی بھکتی تر بھون پت نے دیکھی تب وہ مجھے اور نارد منی اور وید ویاس اور وششٹھ اور اگست اور دیول اور بامدیو اور اترا اور پرشرام جی آدک رشیشوروں کو اپنے رتھ پر بیٹھا کر متھلا نگری کو چلے راہ میں جو دیش اور نگر ملتا تھا وہاں کا راجہ آگے سے آکر بہت طرح کی عمدہ عمدہ چیزیں سوغات لا کر دیتا تھا اور ان کے درشن سے اپنا جنم سوارتھ کرتا تھا۔

<table>
<tr><td colspan="3">دوہا</td></tr>
<tr><td>مارواڑ پنچال ہوئے ماگھن پر بُدھ یدو رائے</td><td></td><td>پہونچے اَت آنند سوں متھلا نگری جائے</td></tr>
</table>

جب شیام سندر کے آنے کا حال راجہ بہولاشو اور شرت دیو براہمن نے سنا تب آگے سے جا کر ان کو ڈنڈوت کی جس جس جگہ پر شری کرشن مہاراج کا چرن پڑتا تھا وہاں کی دھور اٹھا کر وہ دونوں پرم بھکت اپنے سر اور آنکھوں میں لگاتے تھے اے راجہ پریکشت اس دن شری کرشن چندر آنند کند کا درشن پا کر متھلا پُر کے سب چھوٹے بڑوں کو ایسا سُکھ ملا جس کا حال مجھ سے کہا نہیں جاتا پھر راجہ اور براہمن نے شری کرشن مہاراج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو جس طرح آپ نے دیال ہو کر اپنا درشن دیا اسی طرح اپنے چرنوں سے ہمارا گھر پوتر کیجئے یہ سن کر ورندابن بہاری بھگت ہتکاری نے وچار کیا کہ راجہ اور براہمن دونوں میرے بھگت ہیں اور انہیں کی خوشی کے واسطے یہاں آیا ہوں اس لیے دونوں کے گھر جا کر ان کا مان رکھنا چاہیئے پہلے راجہ کے گھر جانے سے براہمن کہے گا کہ مجھ کو کنگال جان کر میرے گھر نہیں آئے راجہ دھن دولت والے کو مجھ سے اچھا جانا اور جو براہمن کے گھر پہلے جاتا ہوں تو راجہ برا مان کر کہے گا کہ شیام سندر میرا اپمان کر کے پہلے براہمن کے گھر چلے گئے اس لیے وہ بات کرنا چاہیئے جس میں دونوں خوش رہیں ایسا وچار تے ہی کرشن بھگوان دو سروپ اپنے رتھ اور رشیشوروں سمیت بنا کر راجہ اور براہمن دونوں کے استھان پر چلے گئے اور کرشن بھگوان کی مایا سے راجہ بہولاشو نے سمجھا کہ دوارکا ناتھ کیول میرے ہی گھر آئے اور براہمن نے

جانا کہ شری دوارکا ناتھ راجہ کے گھر نہ جا کر میرے ہی گھر آئے ہیں جب شری ویکنٹھ ناتھ راج مندر
میں پہونچے تب راجہ نے شری کرشن مہاراج کو جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھا کر چرنامرت لے کر وہ جل اپنے
سر اور آنکھوں میں لگایا اور اپنے گھر والوں پر چھڑک دیا اور سب رشیشوروں کو الگ الگ سنگھاسن پر
بیٹھا کر بدھ پوروک شیام سُندر اور سب رشیشوروں کی پوجا کی اور بہت رتن آدک لکشمی پت کو بھینٹ دیکر
پریم سے اُن کے چرن دابنے لگا اور بڑی خوشی سے بولا کہ آج میں اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگیہ
نہیں سمجھتا دیکھو جن چرنوں کا درشن شری مہادیو جی آدک بڑے بڑے دیوتا اور یوگی اور رشیشوروں کو
جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا وہی چرن آج میری گود میں براجتے ہیں اور ویکنٹھ ناتھ نے مجھے اپنا
داس سمجھ کر اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیا اسی طرح بہت استت کر کے راجہ بہولاشو نے شیام سُندر
اور رشیشوروں کو چھتیس پرکار کے ویجن کھلائے اور ویکنٹھ ناتھ کو اُتم اُتم گہنا اور کپڑا پہنا کر چنور ہلاتے
وقت اُن سے وِنے کیا۔

چوپائی	
موہنہ سناتھ کیو یدوناتھا	درشن دیو رشین کے ساتھا
دوہا	
تم تو جگت نواس ہو ما کہن پر بھُ سکھ راس	نج داسن کے گھر بسئے کچھ دن کرو نواس

یہ وین وچن سُن کر تربھون پت اپنے بھکت کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے اکیس دن وہاں رہے
اور اُس کو برہم گیان اُپدیش کیا جب شیام سُندر اُس کنگال براہمن کے گھر گئے تب شُرت دیو براہمن نے
کُشا کے آسن پر الگوچھا بچھا کر دوارکا ناتھ کو بٹھایا اور اپنی استری سمیت اُن کے پریم میں ڈوب کر بڑی خوشی
سے ناچنے لگا اور ویکنٹھ ناتھ کا چرن دھو کر چرنامرت لیا اور گنگا جی کی مٹی کا تلک وسو دیو نندن کے
لگا کر تلسی دل اُن پر چڑھایا اور املی اور بڑھرا اور آنولا وغیرہ کھٹے میٹھے پھل اور موٹے چاول اور
اور ساگ پات اگر بڑ...ے پریم سے تربھون پت اور رشیشوروں کے سامنے رکھدیا اور
خس کی مٹی سے گنگا جل سُگندھت بنا کر پینے کو لے آیا تب ویکنٹھ ناتھ نے رشیشوروں سمیت آنند پوروک
بھوجن کیا جب شُرت دیو ہاتھ اور منھ ورندابن وہاری اور رشیشوروں کے دھلا کر سُچیت ہوا تب مُرلی منوہر
کے سامنے ہاتھ جوڑ کر وِنے کیا کہ اے مہا پربھو جب سے میں بال اوستھا بھوگ کر سیانا ہوا تب سے
سوائے اسمرن اور دھیان آپ کے چرنوں کے دوسرا کوئی اُدیم نہیں رکھتا آج آپ نے کمل روپی
چرنوں کا درشن دے کر مجھ کنگال کی اچھا پوری کی جو لوگ سنساری جال میں پھنسے رہ کر اپنے دھن
اور پروار کا ابھمان رکھتے ہیں اُن کو آپ کے چرنوں کا درشن سپنے میں بھی نہیں ملتا اور جو آپ کے اسمرن
اور دھیان اور پوجا اور کتھا سُننے میں پریت رکھتے ہیں وہ لوگ سنساری کامنا اپنی پاکر انت سمے

مکت ہوتے ہیں اس واسطے میں آپ کو ہزاروں ڈنڈوت کرتا ہوں

دوہا

ہاتھ جوڑ بنتی کروں دھروں چرن پر ماتھ | | موا ناتھ کو درشن دے کیجھو ناتھ سناتھ

ایسی بھکتی اور پریت اُس براہمن کی دیکھ کر شیام سندر نے کہا کہ اے دوج راج ہم تم کو اپنا بھکت اور متر جان کر بہت پیارا سمجھتے ہیں اور جو آدمی وید اور شاستر پڑھے ہوئے براہمنوں کی پوجا کرتا ہے اُس کا منورتھ ہم جلدی پورا کر دیتے ہیں سب رشیشور تم پر دیال ہو کر اپنا درشن دینے یہاں آئے ہیں جسطرح تیرتھ اسنان کرنے اور دیو استھان کے درشن کرنے سے آدمی پوتر ہو جاتا ہے اسی طرح ان رشیشوروں کا درشن کرنے سے شریر میں پاپ نہیں رہتا تم اُن کی سیوا اچھی طرح کر دمیں اپنے تن سے بھی براہمن کو بہت پیارا جانتا ہوں جو آدمی براہمن کی سیوا نہیں کرتا اُس کو مورکھ سمجھنا چاہیئے گیانی لوگ براہمن کو پرمیشور کے برابر جانتے ہیں اور آدمی کے تن میں جو اچھا کام بن پڑے اُسی کو اُتم سمجھنا چاہیئے نہیں تو یہ بدن ایک دن ناش ہو کر کچھ کام نہیں آتا اس لئے تم کو وید کے موافق ہمارے اسمرن اور پوجن میں رہنا چاہیئے شری درندابن وہاری بھکت ہتکاری اکیس دن شرت دیو براہمن کے گھر بھی رشیشوروں سمیت رہ کر گیان سمجھانے کے پیچھے دوارکا پری کو چلے اور راہ میں رشیشوروں کو بدا کر دیا۔

دوہا

نج گرہ پہونچے آئے کے ماکھن پر بھو دیو لے | | پُر واسی پر پھلت بھئے درس پرس سکھ پائے

ادھیائے ستاسی

استت ترِبھون پت کی

راجہ پریکشت نے اتنی کتھا سن کر پوچھا کہ اے شکدیو سوامی دوارکا ناتھ نے شرت دیو براہمن سے کہا کہ تم شاستر کے موافق میرا دھیان اور پوجن کیا کرو سو مجھ کو بڑا سندیہہ ہے کہ پربرہم نرنکار کی استت جو کچھ روپ اور ریکھا نہیں رکھ کر دیکھنے میں نہیں آتے وید نے کس طرح کی ہوگی وستار پورک کہہ کر میرا سندیہہ چھڑا دیجئے یہ بات سن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت وید میں استت دیکنٹھ ناتھ کی بہت لکھی ہے میں اتنی سامرتھ نہیں رکھتا جو سب گن اُن کا ورنن کر سکوں لیکن تھوڑا سا حال جو مجھ کو معلوم ہے وہ میں کہتا ہوں سنو کہ جس آد جوتی نرنکار نے بدھ اور اندری اور پران اور دھرم اور ارتھ اور کام اور موکش کو بنایا ہے وہ مہا پربھو سدا نرگن روپ رہ کر برہمانڈ رچتے وقت وراٹ روپ دھارن کر کے شیش ناگ پر شین کرتے ہیں اُن کی کتھا اس طرح پر ہے کہ سنک اور سنندن اور سناتن اور سنت کمار چاروں بھائی

پرمیشور کا اوتار سرشٹ ہونے سے پہلے برھماجی کی اِچھا کے موافق پیدا ہوئے ہیں اُن کے سبھاؤ میں
راجس اور تامس کا پرویش نہ ہو کر ہمیشہ ستوگن روپ رہتے ہیں اور اُن میں سے ایک بھائی ہمیشہ لیلا اور
کتھا پرمیشور کی کہا کرتا ہے اور تین بھائی سُنا کرتے ہیں جو کچھ اُستت آدِجیوتی بھگوان کی اُنھوں نے کی ہے
وہی بات نرنارائن نے نارد مُن سے ست یگ میں کی تھی وہی کتھا ہم تم سے کہتے ہیں سنو کہ جس طرح مکڑی
اپنے مُنھ سے جالا نکال کر پھر اُس کو کھا جاتی ہے اُسی طرح سب جیو جڑ اور چیتنیہ تینوں لوک کے
پرمیشور کی اِچھا سے پلک مارتے میں پیدا ہو کر پھر اُنھیں کے روپ میں سما جاتے ہیں اُس وقت مہاپرلے
ہونے سے چاروں طرف پانی دکھائی دے کر کیول آدِجیوتی بھگوان رہ جاتے ہیں جب اُن کو
سنسار رچنے کی پھر اِچھا ہوتی ہے تب اُن کی سانس سے چاروں وید پیدا ہو کر جیسے پراتہ سمے بندی گن
راجوں کی اُستُتِ کر کے جگاتے ہیں اسی طرح وہ وید دیہ روپ سے پرتیکش بھی روپ کے سامنے ہاتھ
جوڑ کر جگانے کے واسطے وِنے کرتے ہیں۔

	دوہا	
تیاگو نِندرا یوگ کی جاگو ہری مُرار		ریخ مایا وِستار کے سرجو پُن سنسار

اے پربرھم اوناشی پُرش تم جنم لینے اور مرنے اور سونے اور جاگنے سے رہت اور نردوش رہ کر
آٹھوں پہر چیتنیہ بنے رہتے ہو چودھوں لوک تمھاری مایا سے پیدا ہو کر وہ مایا تم کو نہیں دیاپتی ہے
تمھارا پرکاش آدِ اور مدھیہ اور انت میں رہ کر تمھاری مہما کو کوئی نہیں جان سکتا اور تینوں لوک میں
تمھارے برابر کوئی سُندر نہیں ہے اور تم سدا آنند روپ رہتے ہو اور سب جیووں کی اُتپتّ اور
پالن اور ناش تمھاری اِچھا سے ہوتا ہے اور جتنی دیا تم اپنے بھکتوں پر رکھتے ہو اتنی دیا اور
رکشا کوئی دیوتا اپنے بھکت کی نہیں کر سکتا اور تم سب میں ملے ہوئے اور سب سے الگ رہ کر رجوگن
اور تموگن اور ستوگن سے کچھ کام نہیں رکھتے کیول تمھارے اسمرن اور دھیان کرنے سے سنساری جو مُکت
پدوی پر پہونچتے اور تمھارا نام جپنے کے برابر یگیہ اور تیرتھ اور دان اور تپ اور جپ اور آچار
کوئی دھرم نہیں اور برھما اور مہادیو آدِک سب دیوتا تمھارے کمل روپی چرنوں کے دھیان
میں آٹھوں پہر لین رہتے ہیں اسی سے اُنھوں نے ایسی پدوی پائی ہے چودھوں لوک میں تمھارے
برابر کوئی نہیں ہے اور تمھاری کرپا کے بغیر کوئی سنساری مایا جال سے چھوٹ نہیں سکتا جب بڑے
بڑے یوگی اور رِشیشور سب اندریوں کو اپنے وش رکھ کر تمھارا اسمرن اور دھیان سچے مَن سے
کرتے ہیں تب تمھاری دیا سے اُن کی مُکتِ ہوتی ہے۔

	دوہا	
آدِ انت سب جگت کے تم ہی پُرش انت		سدا ایک رس رہت ہو ماکھن برہ بھگونت

اے دینا ناتھ شِشپال اور کنس اور راون اور ہرنیہ کشیپو آدک بہت جیوؤں نے تمھارے ساتھ دشمنی کی تھی وہ لوگ بھی اپنے پران کے ڈر سے تمھارا دھیان کرنے میں بھوساگر پار اُتر گئے اور بہت جیو تمھاری کتھا اور کیرتن کا چرچا آپس میں رکھ کے اپنا جنم سوارتھ کرتے ہیں اُن میں اُتم بھاگیہ اُسی کا سمجھنا چاہیئے جو آٹھوں پہر تمھارے چرن کمل کا دھیان رکھ کر سنساری مایا سے ورکت رہتا ہے اور سوائے بھگتی کے مُکتی کی بھی اِچھا نہیں رکھتے اور ست سنگ کے برابر دوسری چیز اچھی نہیں سمجھتے اور سادھو اور وشنو کی سیوا اور ست سنگ پریم کے ساتھ کرتے ہیں وہ آدمی تمھاری مایا کا بکھ ڈر نہ مان کر سیدھے ویکنٹھ جہاں سوریہ اور چندرما کا پرکاش نہیں ہوتا وِمان پر بیٹھ کر چلے جاتے ہیں۔

	دوہا	
انت کال تم کو مِلت ماکھن پربھو بھگوان		وہ جن پرم پُنیت ہے پاوت پد نِربان

اے ویکنٹھ ناتھ جو آدمی اپنے اگیان سے تمھارا اسمرن اور دھیان چھوڑ کر دوسرے دیوتا کو پوجتا ہے وہ آواگمن میں پھنس کر مُکتی پدوی نہیں پاتا اور تمھارے روئیں روئیں میں ہزاروں برہمانڈ بندھے رہ کر کسی جیو کا حال تم سے چھپا نہیں رہتا جس طرح سونے کا گہنا بنانے سے الگ الگ نام ہو کر سب گہنا گلانے پر کیول سونا رہ جاتا ہے اُسی طرح تمھارا پرکاش سب کے بدن میں رہ کر دیوتا آدِک کو پوجتے ہیں وہ پوجا بھی آپ ہی کو پہونچتی ہے اس لیے جو لوگ گیان کی درِشٹی جڑ اور چیتنیہ میں تمھارا روپ برابر دیکھ کر سنساری ترشنا چھوڑ دیتے ہیں اُنھیں کا کلیان ہوتا ہے۔

	دوہا	
بھگتی بنا پاوے نہیں کبھوں پد نِربان		جدپی گیان پرکاش تے بہُ بدھ کرے بکھان

اے دینا ناتھ برہما جی بنا بھگتی اور آگیا تمھاری کے سنسار رچنے کی سامرتھ نہیں رکھتے جگت کا سب بیوہار جھوٹھا ہو کر کیول تمھارا نام سچّا ہے جس طرح آگ کا ڈھیر ایک جگہ رہ کر اس میں سے چنگاریاں اُڑتی ہیں اُسی طرح اگنی روپی ڈھیر آپ ہو کر سب جیوؤں کو چنگاری کے برابر سمجھنا چاہیئے جیسے آگ کی چنگاری سُلگانے سے بہت آگ ہو جاتی ہے ویسے چنگاری روپی جیو آپ کی بھگتی کرنے سے آپ کے برابر ہو جاتا ہے۔

	چوپائی	
سوانس روک برہمانڈ چڑھا دیں		یوگیشور جو تم کو دھیا دیں
او بُہت روپ انوپم پیکھیں		ہردے کمل میں تم کو دیکھیں
وہ تم کو پاوت بھگوانا		بھگت تمھارے پڑھت پُرانا
چار پدارتھ چاہت ناہیں		تھری بھگتی دھریں من ماہیں

دوہا

دیکھ وساسنسار کی رُدن کرت پچھتائے	ہنسنت تمھارے دھیان ہیں روم روم ہرشائے

چوپائی

ہمتے اُتپت بھئی تمھاری	جو تم کہو سنت ہتکاری
جو اُستُت یہ بھانت بکھانو	تم ہم کو کیسی بدھ جانو
ناتو کیتک بُدّھ ہماری	اہو ناتھ یہ کرپا تمھاری
تدپ تمھرو بھید نہ پاویں	ہم ہوں جدپ وید کہاویں
پنتھ تمھارو دیت بتائے	تمھرو روپ نہ دیکھو جائے
تب تم کو پہچانت کوئی	گیان بھکت ویراگ جو ہوئی
بھکتی یوگ نج من میں دھرے	جو جن وشے بھوگ پرہرے

دوہا

بھری امرت کتھا سُن لیےسدا سُکھ چین	تم چرنن کے دھیان میں مگن رہے دن رین

اے ویکنٹھ ناتھ جو آدمی سنسار میں منشیہ کا تن پاکر اندریوں کے وش رہتا ہے اور استری اور پتر کے پریم میں لپٹ کر تمھاری بھکت نہیں کرتا اُس کو ابھاگی اور مردے کے برابر سمجھنا چاہیئے وہ آدمی چوراسی لاکھ یونی میں جنم پاکر بڑا دُکھ پاتا ہے اور سب جیو اپنے کرم کے انوسار بہت یونی میں جنم پاکر دُکھ اور سکھ بھوگتے ہیں جس طرح تالاب کا پانی ہر روز کم ہوتا جاتا ہے اسی طرح گرہستی کرنے والے کی بدھ اور سامرتھ ہر روز گھٹتی جاتی ہے۔

دوہا

ناہیں تو وہ آپ سے کا ہو ویاپت ناہہ	یاہی بدھ پرانی بسے ۔ بوڑت مایا ماہہ

چوپائی

دیون ہو کو پراپت ناہیں	منشیہ جنم دُرلبھ جگ ماہیں
مانش ہوے بھوساگر ترین	سکل دیو یہ منسا کریں
وید پران ڈانڈ ہی مانو	نرشریر نو کا سم جانو
نو کا پار لگاوت جوئی	کیوٹ روپ گرو ہے سوئی
آتم گھاتی سمجھ سوئی	یا بدھ سوں جو پار نہ ہوئی
بھوساگر سے پار نہ ہوئی	جبتک بھکت کرے نہیں کوئی

ماکھن پربھو کرتار سوں جب لو اُپجے پریت	پاتے کیجیے کرم شبھ یہی دھرم کی ریت	دوہا

اشٹ بدھ کو دیکھ کے لوبھ کرے جو کوے	تناہ پدارتھ بھگت کو کیسے پراپت ہوے
یہ اشٹت وید ن کہی ابنی بدھ پرمان	نرگن روپ انوپ کو کیسے کرنے بکھان

اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت یہی اُستت کہہ کہ چاروں وید چتر بھجی روپ بھگوان کو سرشٹ رچنے کے واسطے جگاتے ہیں اور سنکادک آٹھوں پہر یہ چرچا آپس میں رکھتے ہیں اور یہی بات نر نارائن نے ناردجی سے کہی تھی اور ناردمنی نے وید ویاس ہمارے باپ سے کہی اور انھوں نے وستار پوروک مجھ کو پڑھائی اور میں نے وہی کتھا جو سب وید اور شاستر کا سار ہے تم کو سنائی اور یہی گیان شیام سُندر نے راجہ بھولاشو اور شرت دیو براہمن کو بتلایا تھا۔

	دوہا	
یہ اشٹت جو رین دن کہے سُنے چت لاے		تا کو پاپ رہے نہیں وشنو لوک کو جاے

ادھیاے اٹھاسی

بھسماسُر دیتیہ کی کتھا

راجہ پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی سے کہا کہ اے مُن ناتھ مجھ کو سنسار میں یہ بات بہت اُلٹی دکھلائی دیتی ہے کہ نارائن ویکنٹھ ناتھ لکشمی پت ہو کر اپنے بھکتوں کو ایسا کنگال رکھتے ہیں کہ اُن کو اچھی طرح کھانا اور کپڑا بھی نہیں ملتا اور شری مہادیوجی اوگھڑوں کی طرح اپنا بھیس رکھ کر سانپوں کی سیلی اور منڈوں کی مالا گلے میں پہنے رہتے ہیں اور اُن کے بھکت اور سیوک دھنوان ہو کر بڑے آنند سے اپنا جنم بتاتے ہیں اس کا کیا کارن ہے یہ سندیہ میرا چھڑا دیجئے یہ بات سُن کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت تم نے اچھی بات پوچھی اس کا حال ہم کہتے ہیں سُنو۔

	دوہا	
سدا تین گن یُت ہیں شیو کی مورت مانہہ		سُکل کا منا دیت ہیں ایک مُکت کو نانہہ

اے راجہ پریکشت پرمیشور تربھون پت سنساری سُکھ سے الگ رہ کر کسی چیز کی چاہنا نہیں رکھتے اسی سے اُن کی بھکت لوگ بھی ناش ہونے والی سنساری چیز کو نہیں چاہتے اور لکشمی پت بھگوان ایسی اِچھا نہیں کرتے کہ ہمارے بھکت سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہو ویں تم نے سُنا ہوگا کہ کئی آدمی شری شیوجی کے بھکتوں نے اُن سے وردان پا کر اُنھیں کے ساتھ دُشمنی کی تھی اسی کارن پربرہم پرمیشور مایا روپی دھن جس کے نشے میں آدمی اندھا ہو کر بہت کُکرم کرتا ہے اپنے بھکتوں کو نہیں دیتے ہیں اے راجہ جو بات تم نے ہم سے پوچھی ہے یہی بات ایک مرتبہ راجہ یدھشٹھر تمھارے دادا نے

شری کرشن مہاراج سے پوچھی تب شری کرشن مہاراج نے کہا تھا کہ اے راجہ یدھشٹھر مایا روپی لکشمی ملنے سے جس میں بہت سی برائیاں بھری ہیں آدمی سنساری سکھ میں لپٹ جاتے ہیں اور جب تک مجھ کو یاد نہیں کرتے تب تک آواگون سے نہیں چھوٹتے اس لیے میں اپنے بھکتوں کو دھن دولت نہیں دیتا جس میں وہ لوگ سنساری سکھ میں لپٹ کر پرلوک کا سوچ بھول نہ جاویں اس واسطے جو آدمی میری شرن پکڑتا ہے اُس کا دھن اور ابھمان کرپا کی راہ سے میں ہر لیتا ہوں جب کہ نردھن بننے سے استری اور پتر اور بھائی آدک سب پریوار والے اُس کا نرادر کرتے ہیں تب وہ اُن کا پریم چھوڑ کر آنند سے سادھ اور وشنو کا ست سنگ کرتا ہے جب کہ مہاپرشوں کے ست سنگ سے گیان پاکر میرے بھجن اور اسمرن اور دھیان میں چت لگاتا ہے تب میں اُس کو مکت پدوی دیتا ہوں اور برھما آدک دوسرے دیوتوں کی پوجا کرنے سے جو لوگ سورگ آدک میں جاتے ہیں وہ سکھ سدا استھر نہیں رہتا اور میری بھکتی اور پوجا کرنے والے وبھیشن اور ارجن اور سگریو اور پرہلاد اور امبریش آدک سنساری سکھ بھوگ کر اٹل پدوی کو پاتے ہیں۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت شری مہادیو جی آدک دوسرے دیوتا اپنی پوجا پانے سے خوش ہو کر چھوڑ دینے میں دکھ مانتے ہیں اور دیکنٹھ ناتھ سدا سے ساتوکی سبھاؤ رکھ کر کسی کو شاپ نہیں دیتے۔

	دوہا	
تن ستن سوں آپ ہی پایو کشٹ ندان		ہٹھ اسُرن کو دیو جی دیو ترت بردان

اے راجہ پریکشت باناسر کی کتھا تم سن چکے ہو جو شری شیو جی سے بردان پاکر اُنھیں کے ساتھ لڑنے آیا تھا اب ہم دوسرے دیتیہ کا حال کہتے ہیں سنو کہ ایک دن برکاسر دیتیہ مہامورکھ شکنی کا بیٹا تپ کرنے کی اچھا کر کے گھر سے باہر نکلا جب اُس نے راہ میں نارد منی کو آتے دیکھا تب ڈنڈوت کر کے پوچھا کہ اے منی ناتھ مجھ کو تپ کرنے کی اچھا ہے تم دیال ہو کر بتلاؤ برھما اور وشنو اور مہادیو جی تینوں دیوتاؤں میں کون جلدی خوش ہو کر وردان دیتا ہے کہ میں اُسی کا تپ کروں یہ بات سن کر نارد منی بولے کہ اے برکاسر ان تینوں دیوتوں میں شری مہادیو بھولے ناتھ جلدی خوش ہو کر وردان دیتے ہیں اور تھوڑا سا اپرادھ کرنے میں اپنا کرودھ چھپا نہیں کرتے ہیں دیکھو اُنھوں نے سہسر ارجن کو تپ کرنے سے خوش ہو کر ہزار ہاتھ دیے تھے اس لیے تم شری مہادیو جی کا تپ کرو تو جلدی پھل ملے گا جب نارد منی یہ بات کہہ کر چلے گئے تب برکاسر اُسی وقت کیدار یشور کی طرف چلا گیا۔

	دوہا	
بیٹھو آسن مار کر ہو من لگیو سر رہ		شیو مورت استھاپ کر اگن کنڈ کے تیر

جب سات دن اور سات رات میں اُس نے اپنے بدن کا سب ماس چھری سے کاٹ کاٹ کر ہوم کر دیا

اور آٹھویں دِن اسنان کر کے اپنا سر کاٹنا چاہا تب بھولا ناتھ نے اگن کُنڈ سے نکل کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا
اور اپنے کمنڈل کا جل اُس پر چھڑک دیا جب کہ اُس کے پرتاپ سے برکاسُر کا بدن دِبیہ روپ ہو کر کُندن
کی طرح چمکنے لگا تب مہادیو جی بولے کہ اے برکاسُر ہم تیری پوجا سے بہت خوش ہوئے اب تجھ کو جو
اچھا ہو ور دان مانگ یہ بات سُن کر برکاسُر نے ہاتھ جوڑ کر دِنے کہا کہ اے مہاپرُبھ مجھ کو ایسا
ور دان دیجئے کہ جس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دوں اُسی وقت جل کر راکھ ہو جائے یہ سُن کر شری مہادیو جی
نے وِچار کیا کہ یہ ادھرمی دیتیہ ایسا ور دان مانگ کر سنساری جیوؤں کو دکھ دینا چاہتا ہے کیا کروں بچن
دے چکا یہ سمجھ کر شری مہادیو جی بولے کہ اچھا ہم نے منہ مانگا ور دان تجھ کو دیا جب وہ دیتیہ یہ
ور دان پا کر خوش ہوا تب اُدھرمی نے شری پاروتی جی کی سندرتائی دیکھ کر وِچار کیا کہ اس سے
اُتم دوسری بات نہیں ہے کہ میں اپنا ہاتھ مہادیو جی کے سر پر رکھ کر اُن کو جلا دوں اور پاروتی کو اپنے
گھر لے جاؤں جب کہ وہ پاپی ایسا وِچار کر شری مہادیو جی کی مستک پر ہاتھ رکھنے کے واسطے چلا
تب شری شیو انتریامی وہاں سے بھاگ کر سب لوک اور دسو دشا میں بھاگتے پھرے لیکن اس
دیتیہ نے اُن کا پیچھا نہیں چھوڑا برہما جی آدک کوئی دیوتا اُن کی رکشا نہ کر سکے تب وہ ویاکُل
ہو کر ویکنٹھ ناتھ کے سامنے دوڑ کے چلے گئے اور ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر دِنے کہا کہ اے
ترِبھون پتِ میں نے یہ دُکھ اپنے اوپر آپ اُٹھایا ہے جس میں دیتیہ پاپی کے ہاتھ سے میرا پران بچے وہ
اُپائے کیجئے یہ دین وچن سُنتے ہی نارائن جی بھکت ہِتکاری نے شری مہادیو جی سے کہا کہ تم دھیرج رکھو
میں اُس کی تدبیر کرتا ہوں ایسا کہہ کر ویکنٹھ ناتھ نے اُسی وقت اپنے کو براہمن بنا لیا اور رِشیشوروں
کی طرح کمنڈل اور مرگ چھالا لیے ہوئے جہاں برکاسُر دوڑا چلا آتا تھا وہاں آکر اُس سے کہا کہ اے
برکاسُر تو اتنا گھبرایا ہوا کہاں بھاگا جاتا ہے اپنا حال تو ہم سے بتاؤ جب کہ اُس دیتیہ نے
ور دان پانے اور اپنی اِچھا کا حال شری ویکنٹھ ناتھ سے کہا تب ویکنٹھ ناتھ رشیشور روپ
بولے کہ تو بڑا اگیان ہے جو مہادیو جی کی بات جو زہر اور دھتورا کھائے اور بھوتوں کو ساتھ
لئے ننگے پھرا کرتے ہیں اور منڈوں کی مالا اور سانپوں کا ہار گلے میں پہن کر شاستر کے موافق نہیں چلتے
اور مسان پر بیٹھے ہوئے بورہوں کی طرح ہنستے اور ناچتے ہیں سچ مانکر اتنا دکھ اُٹھاتا ہے جب سے دکش پرجاپت
نے مہادیو جی کو شاپ دیا تب سے سب بات اُن کی سچ نہیں ہوتی اس لیے تو اپنے سر پہ ہاتھ رکھ کر پہلے اس
بردان کی پریکشا کر لے جبکہ تیرے نزدیک اُن کی بات سچ ٹھہر جائے تب جو چاہنا سو اُن کے ساتھ کرنا یہ سُنتے ہی
برکاسُر نے پرمیشور کی مایا سے یہ بات سچ مان کر جیسے اپنے سر پر ہاتھ رکھا ویسے وہ آپ جل کر راکھ کا
ڈھیر ہو گیا یہ چرتر دیکھتے ہی بھولا ناتھ جی خوش ہو کر ناچنے لگے اور دیوتوں نے آکاش سے
ترِبھون پت پر پھول برسائے اور اپسراؤں نے ناچ کر گندھربوں نے گانا سُنایا اُس وقت آدپرش بھگوان نے

مہادیو جی سے کہا کہ ایسے اُدھرمی دیتہ کو اس طرح کا ور دان دینا نہ چاہیئے جگت گرو کا اپرادھ کرنے سے وہ دیتہ اپنے ڈنڈ کو پہونچا یہ بات سُن کر شیوجی نے وِنے کیا کہ اے مہاپربھو تم ہماری رکشا کرنے والے بنے ہو اس لیے ہم سے اپرادھ بھی ہو جاتا ہے جب کہ بھولا ناتھ بہت اُستُتِ ویکنٹھ ناتھ کی کرچکے تب ترِبھون پتی نے اُن کو دھیریہ دے کر بدا کیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے ۔

	چوپائی	(मोक्ष)
جو جن کے سُنے چِت لائی		رُدر موکش لیلا سکھدائی
سب پاپن سے چھوٹ کے مُکت ہوئے چھِن ماہِہ		رہے سدا سُکھ چین سے دُکھ پاوے وہ ناہِہ

ادھیاے نواسی

لات مارنا بھرگو رِکھیشور کا لکشمی پت کی چھاتی پر

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت ایک سمے بھرگو آدک ساتوں رِشیشور سرسوتی کنارے بیٹھے ہوئے آپس میں گیان چرچا کر رہے تھے اس وقت کئی رشیشوروں نے بھرگو جی سے پوچھا کہ برھما اور وشنو اور مہادیو جی تینوں دیوتاؤں میں کون بڑا ہے جبکہ یہ بات سُن کر کسی نے مہادیو جی کو اور کسی نے وشنو جی کو اور کسی نے برھما جی کو بڑا بتلایا تب بھرگو رِشیشور نے کہا کہ ان تینوں دیوتاؤں میں جو دیوتا کرودھ اپنا چھماکر کے بُرائی کے بدلے بھلائی کرے اُسی کو تم بڑا سمجھنا چاہیئے میں جاکر سب کی پریکشا لیتا ہوں یہ کہہ کر بھرگو رِشیشور وہاں سے اُٹھ کر برھما جی کی سبھا میں چلے گئے اور بنا ڈنڈوت کئے اُن کے سامنے جا بیٹھے یہ دیکھ کر سب رِشیشور اور براہمنوں نے جو وہاں بیٹھے تھے اچنبھا مانا اور برھما جی نے کرودھ میں بھرگو جی کی طرف دیکھ کر شاپ دینا چاہا لیکن اپنا بیٹا سمجھ کر نہیں بولے ۔

	دوہا	
پرتھم پریکشا پِتا کی سُت لینھو یہ بھانت		پُتر آپنو جان کے بھئے کوپ تے شانت

جب بھرگو رِشیشور نے برھما جی کو رجوگن کے وش اپنے اوپر کرودھ کرتے دیکھا تب وہاں سے اُٹھ کر کیلاش پربت پر جہاں گوری شنکر وراجتے تھے گئے جیسے بھولا ناتھ نے اپنے بھائی بھرگو رِشیشور کو آتے ہوئے دیکھا ویسے کھڑے ہو گئے اور ہاتھ پھیلا کر گلے ملنا چاہا تب رِشیشور نے شیو جی سے کہا کہ تم اپنا کرم دھرم چھوڑ کر مسان میں بیٹھے رہتے ہو اس لئے مجھ کو مت چھوؤ یہ ابھمان کی بات سُنتے ہی گوری پت نے کرودھ سے ترشول اُٹھا کر بھرگو رِشیشور کو مارنا چاہا تب شری پاروتی جی نے ہاتھ جوڑ کر مہادیو جی سے وِنے کیا کہ اے مہاراج یہ رِشیشور تمھارا چھوٹا بھائی ہے اس کا اپرادھ چھما کیجئے جب شری پاروتی جی کے کہنے سے بھرگو رِشیشور کا

پران بچا تب وہ بھولاناتھ کو تموگن کے وَش دیکھ کر وہاں سے وِشنو بھگوان کی پریکشا لینے کے واسطے ویکنٹھ کو گئے وہ ویکنٹھ کیسا ہے جہاں سوریہ اور چندرما کا پرکاش نہ ہونے پر بھی دن رات برابر اُجیالا بنا رہتا ہے اور وہاں کی سب زمین سونے کی رتنوں سے جڑی ہوئی ہے اور بارہوں مہینے اُتّم اُتّم پھل اور خوشبودار پھول اور تلسی کے برِکش لگے رہتے ہیں اور اچھے اچھے تالاب اور باؤلی آدک بنے ہو کر اُس کے کنارے بہت طرح کے پکشی بولتے ہیں جب بھرگو رِشیشور نے بید ھڑک محل میں جہاں وِشنو بھگوان جڑاؤ پلنگ پر سو رہے تھے اور لکشمی جی اُن کے پاؤں داب رہی تھیں جا کر ایک لات وِشنو بھگوان کے بائیں طرف چھاتی میں ماری تب ویکنٹھ ناتھ چونک کر رِشیشور کو دیکھتے ہی اُن کا پاؤں دابنے لگے اور چرنوں پر گر کر وِنے پوروک بولے کہ اے دوِج مہاراج میرا اپرادھ چھما کیجئے میری چھاتی بڑی کڑی ہے اس سے آپ کے کومل چرن میں ضرور دُکھ پہونچا ہوگا مجھ کو آپ کے آنے کا حال جو معلوم ہوتا تو آگے سے پہونچتا اور آپ نے دیا کی راہ سے میرا لوک پوِتر کر کے یہ جو لات ماری ہے اس چرن کا چہنّ سدا ایس اپنی چھاتی پر بنا رہنے دوں گا اس میں مجھ کو کچھ لاج نہیں ہے جب بھرگو رِشیشور نے ایسی چھما تربھون پتِ کی دیکھی اور میٹھا وچن سُنا تب لجّت ہو کر اُن کی اُستت کرنے لگے اور لکشمی جی نے لات مارتے وقت من میں کرودھ کیا تھا لیکن ویکنٹھ ناتھ کے ڈر سے رِشیشور کو کچھ شاپ نہیں دیا جب کہ تربھون پتِ نے بھرگو رِشیشور کا پوجن کر کے اُن کو بدا کیا تب اُنھوں نے سرسوتی کنارے جا کر تینوں دیوتوں کا حال اپنے ساتھیوں سے کہدیا یہ حال سُن کر سب رِشیشور دوسرے دیوتوں کا پوجن چھوڑ کر وِشنو بھگوان کا اسمرن اور دھیان سچے من سے کرنے لگے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت ایک دوسری مہما شری کرشن مہاراج کی کہتے ہیں سُنو ۔ دوارکا پُری میں ایک براہمن بہت شیلوان اپنے دھرم کرم سے رہتا تھا جبکہ اس براہمن کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہو کر مر گیا تب وہ براہمن اپنے بیٹے کی لاش راجہ اُگرسین کے پاس لے جا کر کہنے لگا کہ تمھارے ادھرم کرنے سے میرا بیٹا باپ کے سامنے مر گیا اور پرجا لوگ دُکھ پاتے ہیں دواپر یُگ میں کلجُگ کے لکشن راجہ کے پاپ سے ہوتے ہیں اس طرح بہت دُروچن کہہ کر وہ براہمن مرا ہوا بیٹا راجہ اُگرسین کے دروازے پر رکھ کر اپنے گھر چلا گیا اسی طرح سات لڑکے اور اُس براہمن کے گھر پیدا ہو کر مر مر گئے اور وہ براہمن اُن کی لاش بھی اُسی طرح اُگرسین کے دروازے پر رکھ گیا جب نویں مرتبہ اُس کی استری کے گربھ رہا تب اُس براہمن نے راج سبھا میں جا کر شیام اور بلرام کے سامنے بہت وِلاپ کر کے کہا کہ اے دینا ناتھ پہلے راجہ اُگرسین پاپی کو دھکّار ہے جس کے راج میں پرجا دُکھ پاتی ہے دوسرے اُن لوگوں کو دھکّار ہے جو اس ادھرمی کی سیوا ایس رہتے ہیں تیسرے مجھے دھکّار ہے جو ایسے پاپیوں کے دیش میں رہتا ہوں جن کے ادھرم سے میرے بیٹے نہیں جیتے اور تم چھتری ہو کر براہمن کا دُکھ نہیں چھڑاتے جب اُس براہمن نے راج سبھا میں

کھڑے ہو کر بہت باتیں اُسی طرح پر کہیں اور شیام اور بلرام اور پر دیمن آدک کسی یدو ونشی نے اُس کا جواب نہیں دیا تب ارجن جو اُس وقت وہاں بیٹھے تھے بان ودیا کا گھمنڈ رکھ کر غرور سے بولے کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ اگر سین راجہ مہاراجہ کہلا کر براہمن کا دکھ دور نہیں کر سکتے جس راجہ کے راج میں گئو اور براہمن دکھ پاتے ہیں اُس کا ایش اور دھرم نہیں رہتا یہ کہہ کر ارجن اُس براہمن سے بولے کہ اے دوِج راج تم کس واسطے اتنا رو کر دکھ اُٹھاتے ہو آج کل کے راجہ آپ سوارتھی ہو کر گئو اور براہمن کی رکشا نہیں کرتے۔

چوپائی

تھرے پُتر جنمتے مرین		پُر کے لوگ جتن نہیں کریں
	دوہا	
جُدّپ بہہ جو دھا بسیں نگر دوار کا مانہہ		تدپ بدیا دھنش کی کوؤ جانت ناہہ

اے براہمن دیوتا اب تم دھیریہ دھر کر اپنے گھر بیٹھو جب تمہاری استری کے لڑکا پیدا ہونے کا سمے آوے تب ہم سے آ کر کہہ دینا ہم اُس بالک کی رکشا کریں گے یہ سُن کر اُس براہمن نے ارجن سے کہا کہ جہاں شیام اور بلرام اور پردیمن ایسے شور ویر بیٹھے ہو کر کچھ نہیں بولتے وہاں تم کیا ایسی غرور کی بات کہتے ہو تمہاری کیا سامرتھ ہے جو تم میرے بالک کو مرنے سے بچاؤ گے یہ بات سُن کر ارجن بولے کہ مجھ کو شری کرشن اور بلبھدر اور پردیمن مت سمجھنا میں ارجن گانڈیو دھنش کا باندھنے والا ہوں میرے سامنے موت کی یہ طاقت نہیں ہے کہ تیرے بیٹے کو مار سکے۔

چوپائی

شیو سے یُدھ کیو ایک باری میرو بچن سانچ تم جانو تھرے سُت کی رکشا کریوں	مہاپرش بھئے ترپُراری کچھ سندیہہ نہ من میں آنو نا تو اگن مانہہ میں جریوں

یہ بات سُن کر براہمن اپنے گھر چلا گیا جب اُس براہمن کی استری کے لڑکا پیدا ہونے کا وقت نزدیک آیا اور اُس نے ارجن کے پاس جا کر یہ حال کہا تب ارجن شری مہادیو جی کو نمسکار کر کے دھنش بان لے کر اُس براہمن کے گھر پہونچے اور بانوں کا قلعہ چاروں طرف ایسا بنا دیا کہ جس میں ہوا بھی براہمن کے گھر میں نہ جا سکے اور آپ دھنش بان لے کر اُس لڑکے کا پران بچانے کے واسطے چاروں طرف پھرنے لگے جب اُس براہمن کے گھر لڑکا پیدا ہو کر بغیر روئے نہ معلوم کہاں غائب ہو گیا تب اُس کی استری اپنے سوامی سے بولی کہ اے مہاراج تم نے ارجن کی بہت تعریف کی تھی کہ وہ بالک کی رکشا کرینگے سو اُس کا حال یہ ہوا کہ پہلے تو میں ساعت دو ساعت لڑکے کو روتے بھی دیکھتی تھی اس مرتبہ تو میں نے اسکو اچھی طرح آنکھوں سے دیکھا بھی نہیں نہ معلوم کہاں لاش تک اُس کی غائب ہو گئی یہ بات اپنی

سب گن ورنن کر سکے لیکن میں اُن جیوتی سروپ کو ہزاروں ڈنڈوت کرتا ہوں جن کی دیا سے ہم اور تم اس امرت روپی کتھا کہنے اور سُننے سے مُکت پدوی پاویں گے اس لیے تھوڑی سی مہما اُن کی اور کہتا ہوں سنو کہ ویکنٹھ ناتھ نے کیول پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے یدوکل میں سُگن اوتار لے کر یہ سب لیلا کی تھی اور اُن کی اِچھا سے سونے کی دوارکا پُری میں سب مکان جڑاؤ ہو کر باغوں میں بہت طرح کے خوشبودار پھول اور پھل بارھوں مہینے لگے رہتے تھے اور تالاب اور باؤلی کے کنارے بہت طرح کے پکشی میٹھی میٹھی بولیوں میں دوارکا ناتھ کی اُستُت کرتے تھے اور کئی ہزار ہاتھی دروازے پر بندھے ہو کر بہت سے پہلوان جانور اور منشک ایسے مل یُدھ کرنے کے واسطے ہمیشہ وہاں بنے رہتے تھے اور سب سڑک اور گلی اور چوراہوں پر چندن اور گلاب کا چھڑکاؤ ہو کر بہت دیش کے بیوپاری سب طرح کا اسباب وہاں بیچنے کے واسطے لے آتے تھے اور یدوونشیوں کے گھر میں رِدّھ اور سِدّھ بنی رہ کر اُنکی استریاں جڑاؤ گہنا اور اچھا کپڑا پہنے عطر اور پھلیل لگائے ہوئے ہمیشہ خوشی سے رہا کرتی تھیں اور سب چھوٹے بڑے دوارکا واسی ہر کتھا سُننے اور سادھو اور براہمن کی سیوا کرنے میں پریت رکھ کر اپنے دھرم کرم سے رہتے تھے۔

	دوہا	
تہاں ناریادَوں کی ات سندر سکمار		جن کو روپ نہار کے سُکچاویں سُرنار

اور سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں شیام سُندر کی اپنے اپنے جڑاؤ محل اور باغوں میں الگ الگ تربھون پت کے ساتھ بھوگ اور وِلاس کر کے اپنا اپنا جنم سوارتھ کرتی تھیں اور اندر پُری سے اپسرا لوگ اپنا اپنا ناچ دکھلانے کے واسطے دوارکا میں آکر گندھرب لوگ گانا سُناتے تھے اور شیام سُندر اپنے سولہ ہزار ایک سو آٹھ روپ سے سب استریوں کے پاس رہ کر اُن کی اِچھا پوری کرتے تھے اور وہ استریاں آٹھوں پہر دوارکا ناتھ کی سیوا میں رہ کر ایسا اُن پر موہت تھیں کہ ایک ساعت اُن کو بنا دیکھے شیام سُندر کے چین نہیں پڑتا تھا کسی وقت موہن پیارے کے رہنے پر بھی ویاکُل ہو کر پکشیوں سے پوچھتی تھیں کہ ہمارے پران ناتھ کہاں چلے گئے پھر چیتنیہ ہو کر اُن کے درشن سے اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگیہ نہیں سمجھتی تھیں ایک دن موہن پیارے نے سب استریوں کے ساتھ جل وِہار کرنا وچار کر جیسے سمدر کو آگیا دی ویسے گھٹنے بھر پانی وہاں رہ گیا۔

	دوہا	
پورنماسی رات کو سب نارِن کے ساتھ		جل وِہار لاگے کرن ماکھن پریہ یدوناتھ

جس وقت شیام سُندر نے چاندنی رات میں سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں کے ساتھ الگ الگ روپ دھر کر جل وِہار کیا اُس وقت سمدر میں ایسی شوبھا معلوم ہوتی تھی جس کا حال ورنن نہیں ہو سکتا۔

چوپائی	تبھی ٹہری بولی بانی		تاسوں کہن لگی اک رانی

کارن کون شبد تو کرے	ہر سنجوگ ویوگ من دھرے
چکئی بول اُٹھی تبہ کالا	ایسی بدھ بولی اک بالا
تیرو بھید جان ہم لینھا	پت ویوگ تے ات دُکھ کینھا
کیوں ہر کاج شبد تو کرے	سگری رین چین نہیں پڑے
پھر اُن سُنی سِندھ کی بانی	تبہ اوسر بولی اِک رانی
ایک کہی شری کرشن مراری	شین کرت ہیں سندھ منجھاری
تیہی کاج شبدات کرے	شری دِوج راج پریت اُر دھرے
پھر اُن دیکھ چندر کی کانت	سکھی ایک بولی یہ بھانت
تو نہہ کرشن کو درشن بھیو	تیرو چھئی روگ سب گیو
ریوت گر دیکھا تبہ کالا	یا بدھ بول اُٹھی ایک بالا
تو دن رین تپسیا کرے	من میں دھیان کرشن کو دھرے
راجن ایسی بدھ سب بالا	کہیں منوہر بچن رسالا

دوہا	اشٹ نایکا آدِ جے سب نارن کے ساتھ	ایسی بدھ کرہ ٹراکر یں ماکھن پربھ یدو ناتھ

شری کرشن جی کی اتنی سنتان بڑھی تھی کہ تین کروڑ اٹھتالیس ہزار تین سو براہمن اُن لڑکوں کے وِدیا پڑھانے کے واسطے رہتے تھے اس لیے یدو ونشیوں کی گنتی نہیں ہو سکتی دیکھو جو شیام سُندر اپنے ونش کی رکشا کے واسطے نت اسنکھیہ دربیہ اور گئو براہمنوں کو دان دیا کرتے تھے وہی تربھون پت اتنا پریم رکھنے پر بھی دُرواسا رِشیشور کے شاپ سے سب یدو ونشیوں کا ناش کر کے ویکنٹھ کو چلے گئے شری کرشن جی کے ونش میں کیول بجر نابھ انرُدھ کا بیٹا جیتا بچا تھا وہ متھرا اور اندر پرستھ کا راجہ ہوا اس کے کل میں بہت باہو اور ستیہ سین آدِک راجہ بڑے پرتاپی اور ہر بھگت اور دھرماتما ہوئے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا اے پریکشت جو آدمی دشم اسکندھ کی کتھا پریم من سے کہتا اور سُنتا ہے اُس کو بڑا بھاگیہ وان سمجھنا چاہیئے وہ آدمی سنسار میں کامنا پا کر انت سمے مُکت ہوتا ہے۔

گیارھواں اسکندھ

گیان سمجھانا نارد مُن کا بسدیو جی کو

ادھیائے پہلا۔ آنا دُرباسا آدِک رِشیشوروں کا دوارکا میں

راجہ پریکشت نے دشم اسکندھ کی کتھا سُن کر شکدیو جی سے پوچھا کہ اے مُن ناتھ یدو ونشی لوگ دھرماتما

اور ہر بھگت تھے اُن کو دُرواسا رشیشور نے کنس واسطے شاپ دیا تھا یہ سُن کر شکدیو جی بولے کہ اے
راجہ اُس کا حال اس طرح ہے ایک دن شیام سُندر نے اپنے من میں وچار کیا کہ ہم نے پرتھوی کا بوجھ
اُتارنے اور دُشٹوں کے مارنے کے واسطے اوتار لیا تھا جس میں سنساری لوگ ہماری لیلا اور کتھا سُن کر بھوساگر
پار اُتر جاویں اور بڑے بڑے دیتیہ کنس اور جراسندھ آدک ادھرمی راجوں کو مارا اور کوروں اور پانڈوں
سے مہابھارت کرا کے پرتھوی کا بھار اُتارا لیکن چھپن کروڑ یدونشی جو بڑے زبردست اور دولتمند ہیں اُنکا
بھار ابھی بنا ہے اور یہ سب میرے سنتان اور بھائی بندھو ہو کر مجھ سے پالن ہوئے ہیں اس واسطے اُن کو
اپنے ہاتھ سے مارنے میں پاپ ہوگا کسی براہمن سے شاپ دلوا کر مروا ڈالنا چاہیئے ایسا وچارتے ہی
اُن کی اِچھا سے دُرواسا اور وششٹھ آدک بہت سے رشیشور تیرتھ یاترا جاتے ہوئے دوارکا پُری میں
آئے تب جگت ایشور نے اُن کا پوجن اور آدر بھاو کر کے ہاتھ جوڑ کر ونے کیا کہ جس طرح آپ لوگوں نے
دیال ہو کر اپنا درشن دیا اُسی طرح تھوڑے دن یہاں رہ کر میری اِچھا پوری کیجیے یہ بات سُن کر رشیشوروں
نے کہا کہ اے مہاراج ہمارا تپ اور جپ بدھ کے موافق نہیں بن پڑتا ہے شری کرشن جی بولے کہ تم لوگ
پنڈارک چھیتر میں جو یہاں سے نزدیک ہے رہ کر اسمرن اور دھیان کرو یہ بات مان کر سب رشیشور پنڈارک
چھیتر میں چلے گئے اور بدھ پوروک پرمیشور کا تپ کرنے لگے ایک دن کرشن بھگوان کی مایا سے پردمن اور
سامب آدک اُسی طرف شکار کھیلنے کے واسطے گئے تب اُنھوں نے رشیشوروں کو تپ اور اسمرن کرتے
ہوئے دیکھ کر آپس میں کہا کہ یہ سب براہمن سنساری لوگوں کو ٹھگنے کے واسطے جھوٹھی سمادھی
لگائے بیٹھے ہیں جو یہ لوگ سچے مہاپُرش ہوں گے تو ان کو بھوت بھوشیہ برتمان یعنی ماضی و حال و مستقبل
تینوں کا حال معلوم ہوگا یہ بات سُن کر سامب نے پردمن آدک اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم لوگ مجھ کو جو مونچھ
اور ڈاڑھی نہیں رکھتا ہوں استریوں کا کپڑا پہنا کر کچھ کپڑا پیٹ میں باندھ دیو اور مجھ کو ان رشیشوروں
کے پاس لے جا کر پوچھو کہ اس گربھوتی استری کے بیٹا ہوگا یا بیٹی دیکھو یہ لوگ کیا کہتے ہیں جب ہونہار
کے وش ہو کر پردمن آدک نے اسی طرح رشیشوروں سے پوچھا تب اُنھوں نے کہا کہ تم لوگوں کو شیام سُندر
کے بیٹے اور پوتے ہو کر براہمنوں سے ٹھٹھا کرنا نہ چاہیئے جب کہ اُن لڑکوں نے رشیشوروں کو منع کرنے
پر بھی اس بات کے جواب دینے کے واسطے بہت ہٹھ کی تب ہر اِچھا سے دُرواسا رشیشور نے کرودھ کر کے
یہ شاپ دیا کہ اس کے پیٹ سے ایک موسل پیدا ہو کر سوائے شیام اور بلرام کے تمھارے سب
کُل کی ناش کرے گا یہ بات سُنتے ہی پردمن آدک اُداس ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو ہم لوگوں نے
بہت بُرا کام کیا جو براہمنوں کو دُکھ دے کر اُن کا شاپ اپنے اوپر لیا جب یہ کہہ کر پردمن نے سامب کے
پیٹ سے جو کپڑا باندھا تھا کھولا تب اُس کپڑے کے اندر سے ایک موسل لوہے کا چھوٹا سا نکلا یہ اچنبھا
دیکھتے ہی وہ سب گھبرا کر چلے آئے اور راجہ اُگرسین کی سبھا میں جہاں شیام اور بلرام اور یدونشی لوگ بیٹھے

تھے وہ موسل دکھلا کر شاپ ہونے کا سب حال کہہ دیا یہ بات سنتے ہی راجہ اُگرسین نے سب
یدو ونشیوں سمیت سوچ کر کے آپس میں یہ صلاح کی کہ موسل لوہار سے سوہن کرا کے اس کی چور سمدر
میں ڈال دینا چاہیئے جس میں اس شاپ کی جڑ نہ رہے یہ بات ٹھہرا کر راجہ اُگرسین نے شیام سندر سے
پوچھا کہ اس میں تم کیا کہتے ہو جگت پت اگم جانی نے شاپ کا حال سنتے ہی من میں خوش ہو کر کہا کہ بہت
اچھا جیسا یدونشی لوگ کہتے ہیں ویسا کیجئے۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت
شری کرشن ترلوکی ناتھ کو وہ شاپ چھڑا دینا کچھ کٹھن نہ تھا لیکن اُن کی اِچھا سے یہ بات ہوئی تھی اس
لیے اُنھوں نے کچھ تدبیر اس کی نہیں کی اور یدونشیوں نے اس موسل کو سمدر کے کنارے لے جا کر
سوہن سے رتوا کر چور اس کی سمدر میں ڈال دی اور ایک ٹکڑا جو سوہن کرتے وقت چھوٹا سا بچ گیا تھا
اُس کو بھی سمدر میں پھینک کر اپنے گھر چلے آئے اور شری کرشن جی کی اِچھا سے وہ ٹکڑا ایک مچھلی نگل گئی
اور اس مچھلی کو ایک کیوٹ نے جال میں پھنسا کر جب اُس کا پیٹ چیرتے وقت وہ ٹکڑا پایا تب اُس
نے اُس کو تیر کی گانسی بنا کر اپنے پاس رکھا اور جس جگہ اُس موسل کو لوہار نے سوہن کیا تھا وہاں پر
سمدر کے کنارے ایک گھاس سریت جس کی چٹائی بناتے ہیں پیدا ہوئی۔

ادھیائے دوسرا

نارد مُن کا وسودیو جی کو گیان سکھلانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب دُرواسا رشیشور کے شاپ دینے سے دوارکا پُری میں
بہت اسگن ہونے لگے تب شری کرشن جی نے وچار کیا کہ یہ سب یدونشی دُرواسا رشیشور کے شاپ
دینے سے تھوڑے دن میں مارے جائیں گے اس لیے اُچت ہے کہ وسودیو اور دیوکی اپنے پتا اور
ماتا کو گیان سمجھا کر مکت کر دوں لیکن وہ لوگ مجھ کو اپنا بیٹا جان کر میرے کہنے پر وشواس نہیں کریں گے نارد جی
اگر اُپدیش کرتے تو اُن کے واسطے اچھا ہوتا جب ایسا وچار کر تربھون پت نے نارد مُن کو یاد کیا اور
وہ اُسی وقت اُن کے پاس آئے تب دوارکا ناتھ نے ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے مُنی ناتھ تم تھوڑے
دن یہاں رہتے تو بہت اچھا تھا نارد مُن نے کہا کہ اے دینا ناتھ آپ کو معلوم ہے کہ دکش پرجاپت کے
شاپ دینے سے میں دو گھڑی سے زیادہ ایک جگہ نہیں ٹھہر سکتا یہ سُن کر شری کرشن جی نے کہا کہ
تم دوارکا میں بے کھٹکے ہو کر رہو یہاں شاپ نہیں ویاپے گا یہ وردان پا کر نارد جی بڑی خوشی سے
وہاں رہے جب کہ ایک دن نارد مُن بین بجاتے ہر گن گاتے وسودیو جی کو دیکھنے کے واسطے گئے تب
وسودیو جی نے آدر کر کے اُن کو بٹھالا اور وید کے موافق پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر ونے کیا کہ اے مُنی ناتھ

میرا بڑا بھاگیہ ہے جو آپ کے چرن یہاں آئے اور ہم لوگ سنساری آدمی مایا روپی اندھیارے کنوئیں استری لڑکوں میں پڑے رہتے ہیں سوائے ملنے گیان روپی رسّی کے اس کنوئیں سے باہر نکلنا کٹھن ہے جو آپ یہ کہیں کہ تم بڑے بھاگیہ وان ہو کہ پربرہم پرمیشور نے تمھارے گھر اوتار لیا ہے سوائے نارد مُن مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو میں نے پورب جنم میں تپ کرتے وقت پرمیشور کا درشن پاکر اُن سے یہ وردان مانگا کہ تم میرے بیٹے ہو مجھ کو اپنی مُکت مانگنا اُچت تھا اس لیے اب میں چاہتا ہوں کہ آپ کے منھ سے بھاگوت دھرم سُن کر بھوساگر پار اُتر جاؤں یہ سُن کر نارد مُن نے کہا کہ اے وسودیو جی جو بھاگوت دھرم نو یوگیشوروں نے راجہ جنک کو سنایا تھا وہی پُرانا اِتہاس ہم کہتے ہیں سنو۔ رشبھ دیو کے سو بیٹے جینتی نام استری سے پیدا ہو کر اُن میں سے نو بیٹے نو کھنڈ کے راجہ ہوئے اور اکیاسی بیٹوں نے بید اور شاستر پڑھا بھرت نام کا بڑا بیٹا اُن کا اپنے باپ کی جگہ راج سِنگھاسن پر بیٹھا اور نو بیٹے ان کے جو نو یوگیشور کہلاتے ہیں پرم گیانی اور بال برہمچاری مہاتما ہوئے جہاں اُن کا من چاہتا تھا وہاں پھرا کرتے تھے اور ہر بھجن کے پرتاپ سے اُن کو ایسی سامرتھ تھی کہ جہاں چاہیں وہاں ساعت بھر میں چلے جاویں ایک دن نوؤں یوگیشور گھومتے ہوئے راجہ جنک کی سبھا میں جہاں بہت سے پنڈت اور گیانی لوگ بیٹھے تھے گئے اور اُن کے مُکھار بند کا پرکاش جو سورج سے زیادہ چمکتا تھا دیکھتے ہی راجہ جنک سبھا والوں سمیت اُٹھ کر ایک ساتھ نوؤں یوگیشوروں کو ڈنڈوت کی اور پرکرما کے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپ لوگ ویکنٹھ سے آتے ہیں اس لیے میں آپ کو وِشنو بھگوان کا پارشد سمجھتا ہوں میرے پورب جنم کے پُنیہ سہائے ہوئے جو آپ کا درشن پایا اور سنساری آدمی کی زندگانی کا اعتبار نہیں ہوتا یہی سمجھ کر میں نے آپ کو ایک ساتھ ڈنڈوت کی جس طرح آپ نے دیال ہو کر اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیا ہے اُسی طرح جو بات میں پوچھوں اُس کا جواب دے کر میرا سندیہ چھڑا دیجئے یہ سُن کر وہ یوگیشور بولے کہ اے راجہ جو کچھ تمھاری اچھا ہو وہ پوچھو تب راجہ جنک نے کہا کہ مہاراج سنسار میں کون ایسی وستو ہے جو سدا استھر رہ کر اس کا ویوگ کبھی نہیں ہوتا جو یہ کہا جاوے کہ جو کوئی اپنے گھر میں بہت دھن دولت اور استری اور پُتر آگیاکاری رکھتا ہے اس کو کچھ دُکھ نہیں ہوتا میری جان میں اُس کو بھی وہ سُکھ سدا بنا نہیں رہتا کس واسطے کہ جب وہ دھن جاتا رہتا ہے اور استری اور پُتر بھی مر جاتے ہیں تب وہ بہت دُکھ پاتا ہے سُکھ اُس کو کہنا چاہیئے جو ہمیشہ بنا رہے اور ہر روز زیادہ ہو کر کبھی گھٹے نہیں آپ لوگ بتلایئے کہ وہ کون وستو ہے جس کا ناش کبھی نہیں ہوتا یہ سُن کر ان نوؤں یوگیشوروں میں سے کشیپ نام بڑے بھائی نے کہا کہ اے راجہ وہ سُکھ اُنھیں کو ملتا ہے جو آٹھوں پہر من اپنا آدپُرش بھگوان کے دھیان اور اسمرن میں لگائے رہتے ہیں اور دھن اور استری اور پُتر آدک ناش ہونے والی چیز سے کچھ پریت نہیں رکھتے لیکن سنساری جیووں کا یہ سبھاؤ ہے کہ دھن ملنے اور استری اور پُتر آگیاکاری ہونے سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے برابر کوئی دوسرا سُکھی نہ ہوگا اور جب اُن کا

دھن ناش ہو جاتا ہے یا گھر کا کوئی آدمی مر جاتا ہے تب اُس کے سوچ میں ایسے ویاکُل ہو جاتے ہیں کہ اُنکا
چت ٹھکانے نہیں رہتا اس لیے سنساری آدمی سے جو کوئی پوچھے کہ تم سُکھ سے ہو یا نہیں تو اُن دونوں کو
مورکھ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ جو سُکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا اس کا ہونا اور نہ ہونا دونوں برابر
ہیں اے راجہ تم اس بات کا وشواس مانو کہ جو آدمی پرمیشور سے بمکھ رہ کر اپنے پرلوک کا سوچ نہیں
کرتا اُس کو کبھی سُکھ نہیں ملتا اور دھرم وہی سمجھنا چاہیئے جو شری کرشن جی نے اپنے مُکھار بند سے گیتا
میں ارجن سے کہا تھا اُس گیان کا سارانش یہ ہے کہ آدمی آٹھوں پہر من اپنا نارائن جی کے اسمرن اور
دھیان میں لگائے رہے اور کسی کام کو ایسا نہ سمجھے کہ میں نے کیا اور دن رات یہ جانتا رہے کہ سب
کام پرمیشور کی اچھا سے ہوتا ہے اور پرمیشور بغیر تپ اور اسمرن اور بھجن کیے جس کو بھگتی کہتے ہیں
نہیں مل سکتی اس لیئے ان کی بھگتی اور پریم پیدا ہونے کے لیے پہلی راہ جو سہج بتاتے ہیں سنو۔ جس
میں سنساری جیو اُسی راہ پر چل کر اپنے سُکھ کے استھان پر پہونچ جاویں جس طرح پر برھم پرمیشور نے
کرشن اوتار لے کر گوبردھن پہاڑ اپنی انگلی پر اُٹھایا اور کنس اور جرا سندھ آدک ادھرمی راجوں کو مار کر
اور ورج کو راس لیلا کر کے سُکھ دیا اور شری رام چندر اور باون آدک بہت سے اوتار لے کر جو لیلا
سنسار میں کی ہیں وہ کتھا سچے من سے کہہ اور سُن کر اس بات کا ابھمان نہ رکھے کہ ایک بار وہ کتھا سُن چکے
پھر سُن کر کیا کریں گے وہ آدمی ہر چرتر کے کہنے اور سُننے کے پرتاپ سے بِرکت ہو کر آنت سمے پرمیشور
کے چرنوں میں پہونچتا ہے اور گیانی کو چاہیئے کہ سب استھان میں پرمیشور کو برابر سدا دیکھ کر یہ سمجھتا ہے
کہ آدرش بھگوان کیول اسی واسطے اوتار لیتے ہیں کہ جس سے سنساری آدمی اُن کی لیلا اور کتھا سُن کر
بھوساگر پار اُتر جاویں اس لیئے آدمی کا تن پا کر ان کے دھیان اور اسمرن سے ایک ساعت بھی بمکھ رہنا نہ
چاہیئے جو من چنچل آدمی کا ایک مرتبہ پرمیشور کے چرنوں میں نہ لگے تو تھوڑا تھوڑا پریم اُن سے ہر روز بڑھاوے
جس طرح سنساری آدمی کسی نگر اور دیش کے جانے کی اچھا رکھ کر ہر روز ایک ایک قدم بھی اس راہ پر چلتا
رہے تو کچھ دنوں میں اُسی استھان پر پہونچ ہی جائے گا اُسی طرح سوریہ روپی ہر چرنوں کا دھیان اور پریم
دھیرے دھیرے بڑھانے سے اُس کے ہردے میں گیان کا دیپک روشن ہو کر اگیان کا اندھیارا
چھوٹ جاتا ہے اور جو کوئی اپنے گھر سے نہیں چلتا اُس کو دوسرے استھان پر پہونچنا بہت کٹھن ہے
جس طرح تین دن کے بھوکے آدمی کو بھوجن دیکھنے سے دھیریہ ہو کر جیوں جیوں وہ لقمہ اُٹھا کر کھاتا
ہے تیوں تیوں اُس کو سامرتھ ہوتی جاتی ہے اُسی طرح پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرتے کرتے
آدمی کے من سے ہر روز سنساری مایا چھوٹ کر ہر چرنوں میں ادھک پریم بڑھتا جاتا ہے۔

جب وہ یوگیشور یہ سب گیان کہہ چکے تب راجہ جنک اُٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ڈنڈوت کر کے
اُن سے پوچھا کہ اے مہاراج جو آدمی بھاگوت دھرم سے رہ کر اُسی طرح سب کرم کرتے ہیں

اُن کا روپ کس طرح کا ہوتا ہے اور کون لکشن سے اُن کو پہچاننا چاہئیے یہ سُن کر ہری نام کے دوسرے بھائی نے کہا کہ اے راجہ پرم دھرم رکھنے والے آدمی کبھی ہنس کر رو دیتے ہیں اُن کے ہنسنے کا یہ کارن ہے کہ کسی وقت خوش ہو کر کہتے ہیں کہ اے پرمیشور تمھارا اوتار روپ کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اس لئے تم اپنے بھکتوں پر دیال ہو کر سگُن اوتار دھارن کرتے ہو جس میں سنساری جیو تمھارا اِسمرن اور دھیان کر کے مُکت پدوی پاویں اور یہ بات سمجھ کر رو دیتے ہیں کہ اتنی عمر ہماری بِنا جپ تپ اور جپ پرمیشور کے بے کام بیت گئی اور بھکت نارائن جی کے تین طرح پر ہیں۔ اُتم - مدھم - نِکرشٹ اُتم بھکت کا یہ لکشن ہے کہ وہ جڑ اور چیتنیہ سب جیوؤں میں پرمیشور کی شکتی برابر سمجھ کر کسی سے دشمنی یا دوستی نہیں رکھتے اور آٹھوں پہر ہر چرنوں کے دھیان اور اسمرن میں لین اور مگن رہتے ہیں اور جس طرح نشہ پئے ہوئے آدمی بے ہوش ہو کر اپنے بدن اور کپڑے کی شدھ نہیں رکھتے اُسی طرح اُتم بھکتی رکھنے والے اپنے بدن کی شدھ نہیں رکھ کر پرمیشور کے دھیان میں مگن رہتے ہیں اور پرمیشور کے روپ میں سب سنساری جیوؤں کو ہمیشہ برابر دیکھ کر ہر بھکت اور مہاتما لوگوں سے پریت رکھتے ہیں اور اپنے اور دوسرے میں کچھ بھید نہ جان کر استری اور پُتر اور دھن آدک سنساری سُکھ سے کچھ پریت نہیں رکھتے اور تین لوک کا راج ست سنگ اور بھکت کے برابر نہیں سمجھتے۔

اور مدھیم بھکت کا یہ لکشن ہے کہ وہ لوگ سادھ اور مہاتما سے پریت رکھ کر بُری سنگت میں نہیں بیٹھتے اور کسی کا بُرا نہ چاہ کر سب سنساری جیوؤں پر دیا رکھتے لیکن گیانی ہونے سے پرمیشور کی شکتی سب جیوؤں میں برابر سمجھتے ہیں۔

اور نکرشٹ بھکت کا لکشن یہ ہے کہ وہ لوگ سنساری مایا موہ میں پھنسے رہ کر کسی وقت پوجا اور جپ پرمیشور کا بھی کر لیتے ہیں جب تک آدمی کا مَن سنسار ترشنا۔ (یعنی دنیاوی ہوس) کو نہیں چھوڑتا ہے تب تک اُس کا مَن سنساری مایا سے وِرکت یعنی الگ نہیں ہوتا ہے۔

ادھیائے تیسرا

تین یوگیشوروں کا راجہ جنک کو گیان اُپدیش کرنا

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت راجہ جنک نے تینوں طرح کی بھکتی کا حال سُن کر ان یوگیشوروں سے پوچھا کہ اے مہاراج مایا پرمیشور سے الگ ہے یا پرمیشور میں ملی ہوئی ہے سو درشن کیجیے یہ سُن کر انترکش نام تیسرے بھائی نے کہا کہ اے راجہ پیدا ہونا اور مرنا سب جیوؤں کا پرمیشور کی مایا سے ہوتا ہے اور اس مایا کو ہر اچھا سمجھنا چاہیے اور مایا کے تین گُن ساتوِک اور راجس اور

تامس سے اُتپتی اور پالن اور ناش سنساری جیوؤں کا اپنے کرم کے موافق سب جیو پھل پاتے ہیں اور
سنساری آدمی مایا کے وَش ہو کر ہمیشہ کام کرودھ لوبھ میں پھنسا رہتا ہے اور پرمیشور کا اسمرن اور دھیان
نہیں کرتا جس میں آواگمن سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاوے بنا دیا اور کرپا نارائن جی کے کوئی آدمی
مایا روپی جال سے نہیں چھوٹ سکتا آدپرش بھگوان کو مہاپرلے ہونے کے پیچھے پھر سنسار رچنے کی
اِچھا ہوتی ہے تب وہ مایا کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے ہیں اُسی وقت مایا سے مہاتتو پرگٹ ہو کر
ایسا موسلا دھار پانی برستا ہے کہ سوائے پانی کے زمین پر اور کچھ نہیں ہوتا اس لیے گیانی آدمی کو
جگت کا پیدا اور ناش ہونا مایا روپی کھلونا سمجھ کر آٹھوں پہر اپنے بھوساگر پار اُترنے کی تدبیر کرنا چاہیئے
یہ سُن کر راجہ جنک نے پوچھا کہ جب آپ لوگ مایا کو پرمیشور کی اِچھا بتاتے ہیں تب سنساری آدمی اُس
مایا جال سے کس طرح چھوٹ سکتا ہے کوئی تدبیر اس کی بتایئے یہ بات سُن کر پربدھ نام چوتھے یوگیشور
نے کہا کہ اے راجہ جب اس بات کا وِشواس ہوا کہ مایا پرمیشور کی اِچھا ہے اور بنا آگیا پرمیشور کے
کوئی کام پورا نہیں ہوتا تب آدمی کو اُچت ہے کہ سب کام پرمیشور کو کرتا اور دھرتا جان کر اپنے کو مایا کا
کھلونا سمجھے اور جو کام شروع کرے اُس کو پرمیشور کی اِچھا پر چھوڑ کر من میں یہ وِشواس رکھے کہ دینا ناتھ
چاہیں گے تو یہ کام پورا ہوگا اپنے کو وہ کام کرنے والا نہ جانے اور کسی کے گالی دینے سے برا نہ مان کر
بنا پریوجن بہت نہ بولے اور سب جیو جڑ اور چیتنیہ میں پرمیشور کا چمتکار برابر سمجھ کر اُن پر دیا رکھے اور کسی
جیو کو دُکھ نہ دے اور دوسرے کی استری ماتا کے برابر جان کر تھوڑا یا بہت جو کچھ اپنے بھاگیہ سے
ملے اُس پر سنتوش رکھ کر بہت ملنے کی چاہنا نہ کرے اور اکیلے میں بیٹھ کر ہر چرنوں کا اسمرن اور دھیان
کرتا رہے اور جب دوسرے کے پاس بیٹھے تب سوائے ہر چرچا اور کتھا پرمیشور کے بر تھا بات نہ کرے
اس طرح ابھیاس رکھنے سے سنساری مایا چھوٹ کر من اُس کا ہر چرنوں میں لگ جاتا ہے جو کوئی یہ
کہے کہ بہت آدمی تدبیر اور اُدیم کرنے والے اپنی کامنا کو پہونچ کر ہمیشہ خوش رہتے ہیں سو اے راجہ
تم اس بات کا وِشواس مانو کہ بنا اِچھا پرمیشور کے کسی کا منورتھ نہیں ملتا ہے اور سب طرح کی ہانی
اور لابھ پرمیشور کی اِچھا سے ہوتی ہے دیکھو جو سنسار میں پیدا ہوا ہے وہ ایک دن ضرور مرے گا
اور مرتے وقت کوئی اُس سے یہ بات نہیں کہے گا کہ تم اِستری اور پُتر اور ہاتھی اور گھوڑے وغیرہ
کا نام لیو سب اِشٹ اور متر یہی کہیں گے کہ اس وقت پرمیشور کا نام لے کر اُن کا اسمرن کرو جس میں تمھارا
پرلوک بنے پھر کس واسطے پہلے سے اُس پرمیشور کو یاد نہیں کرتا کہ انت سمے اُسی سے کام پڑتا ہے
اور دوسرا کوئی نہیں سہایتا کر سکتا جو تم ایسا کہو کہ اب تو سنساری سُکھ اُٹھا لیں مرتے وقت پرمیشور کو
یاد کر لیں گے سو تم وِشواس کر کے جانو کہ جب من تمھارا پہلے سے استری اور پُتر اور دربیہ آدک کے
پریم میں لگا رہے گا تب مرتے وقت پرمیشور میں لگنا بہت کٹھن ہے اس لیے آدمی کا تن پا کر پہلے سے

اُن کے اسمرن اور دھیان میں چت لگانا چاہیئے جو اُنت تمے کام آوے جس طرح دربیہ گاڑ رکھنے سے آٹھوں پہر اُس جگہ کا دھیان من میں بنا رہتا ہے اور چور آدک کے ڈر سے کبھی کبھی جاکر اُس استھان کو دیکھ آتا ہے اور کسی دوسرے سے دربیہ گاڑنے کا حال نہیں کہتا اسی طرح ویکنٹھ ناتھ کو دن رات یاد رکھ کر اُن سے پریم رکھنے کا حال کسی سے کہنا نہ چاہیئے یہ گیان سُن کر راجہ جنک نے وِنے کیا کہ آپنے جو کہا کہ پرمیشور کی لیلا اور کتھا سُننے اور دھیان کرنے سے سنسار ہی مایا چھوٹ جاتی ہے اسلئے تھوڑی اُستت نارائن جی کی سُنا چاہتا ہوں دیال ہو کر کہیئے یہ سُن کر پپلائن نام پانچویں بھائی نے کہا کہ اے راجہ پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے تینوں لوک کے وہی ویکنٹھ ناتھ ہیں اور اُنھیں کا پرکاش چوراسی لاکھ یونی میں رہتا ہے لیکن کسی جیو کے مرنے سے اُن کا ناش نہیں ہوتا اور کسی جیو کے پیدا ہونے سے وہ پیدا بھی نہیں ہوتے وہ اَبناشی پُرش اپنے تیج سے پرکاشت رہ کر سدا ایک طرح سب وستو میں ملے اور سب سے الگ رہتے ہیں اور سب جیووں میں چلنے اور پھرنے کی سامرتھ اور آدمی کو بھلی اور بُری بات کا گیان اُنھیں کی شکتی سے ہوتا ہے اور اُن کا پرکاش کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اور ہاتھ سے بھی پکڑائی نہیں دیتا اور اس طرح ہر دے میں چھپا رہتا ہے جس طرح پتھر اور لکڑی میں آگ چھپی رہ کر دکھلائی نہیں دیتی جس طرح تدبیر کرکے پتھر اور لکڑی میں سے آگ نکالتے ہیں اُسی طرح گیان کی راہ سے اُن کی شکتی کو بھی شریر میں دیکھنا چاہیئے گولر کے درخت میں ہزاروں پھل لگے ہو کر اُن کے بھیتر ہزاروں مچھر بھرے رہتے ہیں اسی طرح کروڑوں برھمانڈ پرمیشور کے رونیں رونیں میں بند ہے رہتے ہیں اور سب جیووں کا پالن وہی کرتے ہیں ایسے تربھون پت کا پہچاننا بہت مشکل ہے اور جب اُن کی بھکت اور پریت سچے من سے کرے تب اُن کی مہما کو جان سکتا ہے اور آدمی کی دشا چار طرح پر ہے۔ جاگرت سوپن سوکھپتی تُریا۔ جاگرت جاگنے اور سوپن سو جانے کو کہتے ہیں اور سوکھپت اُس کو سمجھنا چاہیئے جس طرح کسی وقت آدمی نیند سے اُٹھ کر کہتا ہے کہ ہم ایسا سوئے کہ نہ جاگتے تھے نہ نیند میں بے ہوش ہو کر سوتے تھے اور تُریا اُس کو کہتے ہیں جیسے پرمیشور کے دھیان میں لین ہو کر بیٹھا رہے اور اپنے تن اور وستر کی کچھ سدھ نہ رکھے اور چاروں اوستھا میں پرمیشور کا پرکاش شریر میں رہتا ہے اور اُنھیں کی شکتی سے سب اچھے بُرے کام آدمی کرتا ہے اور یہ بات اس طرح سمجھنا چاہیئے کہ جب پرمیشور اپنا پرکاش بدن سے کھینچ لیتے ہیں تب وہ مر جاتا ہے اور اس سے کوئی کام نہیں ہو سکتا ہے اور جو کوئی یہ کہے کہ پرمیشور سب جگہ موجود ہے تو دکھائی کیوں نہیں دیتا اُس کو یہ جواب دینا چاہیئے کہ مورکھ کو دکھائی نہیں دیتا اور گیانی سے وہ چھپا نہیں رہتا۔

ادھیائے چوتھا

کتھا اوتاروں کی

نارد مُنی نے کہا کہ اے وسودیو جی اتنی کتھا سُن کر راجہ جنک بولے کہ اے رِشی راج جن دِنوں میں بالک تھا اُن دِنوں ایک مرتبہ سنکادِک میرے پِتا کے پاس آئے تھے میں نے ہاتھ جوڑ کر اُن سے پوچھا کہ اے مہاراج پرمیشور کی بھگتی اور تپسیا کس طرح کرنا چاہیئے تب اُنھوں نے کچھ جواب نہ دے کر ہنس دیا اور مجھ کو وہ گیان سُننے کے لائق نہیں سمجھا یہ بات راجہ جنک کی سُن کر اُپ بر ہوتر نام چھٹویں یوگیشور نے کہا کہ اے راجہ تم گیان سُننے کے یوگیہ ہو لیکن ان دِنوں تم اگیان بالک تھے اس سے سنت کُمار آدِک نے کچھ گیان تم سے نہیں بتلایا اب ہم کہتے ہیں سنو کہ کرم تین طرح کا ہوتا ہے کرم وِکرم اکرم۔ کرم اُس کو کہنا چاہیئے کہ براہمن اور کشتری اور ویش اور شودر چاروں برن اپنے اپنے دھرم پر جیسا اُن کے واسطے وید اور شاستر میں لکھا ہے اِستھر رہیں۔ اور وِکرم وہ ہے کہ ایک برن کا دھرم دوسرا برن کرے اور اکرم اُس کو سمجھنا چاہیئے کہ جان بوجھ کر چوری آدِک بُرے کرم کر کے سنساری جیووں کو دُکھ دیوے اس لیئے آدمی کو اُچت ہے کہ نِت پوجا اور دھیان شری رام چندر جی یا شری نرسنگھ جی آدِک کسی اوتار کا اپنے گرو کے اُپدیش کے موافق کرے اور اسمرن اور دھیان کرنا پرمیشور کا کیول ایک ہی اوتار پر منحصر نہیں ہے چوبیس اوتاروں میں سے جس پر مَن اُس کا چاہے اُسی روپ کی پوجا اور بھگتی کیا کرے یہ سُن کر راجہ جنک نے کہا کہ مہاراج جس طرح آپ نے دیا کر کے پوجا کرنے کے واسطے کہا اسی طرح دیال ہو کر اوتاروں کی کتھا کہیئے یہ سُن کر دِرمِل نام ساتویں یوگیشور نے کہا کہ اے راجہ کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو پرمیشور کے سب اوتاروں کا حال کہہ سکے اور جو کوئی ایسا وِچار کرے اس کو مورکھ سمجھنا چاہیئے تو آکاش کے تارے اور بالو کی کِنکا اور پانی برسنے کی بوندیں گِن لے لیکن ویکنٹھ ناتھ کے اوتاروں کو نہیں گِن سکتا پرتھوی اور آکاش اور سوریہ اور چندرما اور دسوں دِشا اور چودھوں بھون اور چوراسی لاکھ یونی آدِک پرمیشور کے وِراٹ روپ میں ہو کر سب سنساری وستوؤں کے مالک اور پیدا کرنے والے وہی ہیں جب وِراٹ روپ کی نابھ سے کمل کا پھول نکلتا ہے تب اُس پھول سے برہما جی پیدا ہو کر تینوں لوک کو پیدا کرتے ہیں اور پرمیشور نر نارائن کا اوتار لے کر بدری کیدار میں بیٹھے ہوئے کیول اس واسطے تپسیا کرتے ہیں جس میں سنساری لوگ اُن کو دیکھ کر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کر کے بھو ساگر پار اُتر جاویں جب راجہ اِندر کو تربھون پتی کی مہانہ جاننے سے یہ شُبہ پیدا ہوا کہ یہ میرا اندراسن لینے کے واسطے تپسیا کرتے ہیں تب اُس نے اُن کا تپ

بھنگ کرنے کی اچھا سے کامدیو اور بسنت رتو اور مند سگندھ ہوا اور دس اپسراؤں کو وہاں بھیجا جیسے وہ سب نرنارائن کے تپسیا کرنے کے استھان میں پہونچے ویسے بسنت رت نے ایک باغیچہ بہت اچھے اچھے پھل اور پھولوں اور بھوگ بلاس کے سب سامان سمیت وہاں پرکٹ کر دیا اور مند سگندھ شیتل پون چل کر اس باغ میں اپسرا بن ناچنے لگیں اور کامدیو کلا روپ بن کر ایک درخت پر بیٹھ کر جب کام بڑھانے والی بولی بولنے لگا تب نرنارائن نے جن کا مکھاربند سوریہ سے زیادہ چمکتا تھا جیسے آنکھ اٹھا کر ان لوگوں کی طرف دیکھا ویسے کامدیو آدک مارے ڈر کے سوکھ گئے اور من میں کہنے لگے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ مہاتما پرش ہم کو شاپ دے کر بھسم کر ڈالیں یہ حال اُن کا دیکھتے ہی تربھون پت انتریامی نے ہنس کر کامدیو آدک سے کہا کہ تم لوگ مت ڈرو اس میں تمھارا کچھ اپرادھ نہ ہو کر اندر نے تم کو اپنا راج چھوٹنے کے ڈر سے یہاں بھیجا ہے سو میں اندرلوک کی کچھ چاہنا نہیں رکھتا یہ سُن کر کامدیو اور بسنت رت آدک نے نرنارائن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر دنے کیا کہ اے ویکنٹھ ناتھ سنسار ہی جیو کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا ہے جو ہمارے پھندے میں نہ پھنسے لیکن ہم لوگ آپ کو جو آدپرش بھگوان کا اوتار ہیں کچھ دھوکا نہیں دے سکے جب آپ کا بھجن اور اسمرن کرنے والے اپنے بل سے ہمارے سر پر لات دھر کے سیدھے ویکنٹھ چلے جاتے ہیں تب آپ پر کس کا وش چل سکتا ہے سنسار میں بہت آدمی بھوکھ اور پیاس اور کام دیو آدک کو اپنے وش رکھ کر سنسار ہی سُکھ کی چاہ نہیں رکھتے لیکن کرودھ ایسا بلوان ہے کہ اُس کے وش میں ہو کر وہ لوگ بھی اپنے شُبھ کرم اور تپسیا کا پھل ساعت بھر میں کھو دیتے ہیں آپ میں کرودھ کا لگاؤ نہ ہو کر آپ کی بھکتی اور پریت کرنے والے بھی کام اور کرودھ کے وش نہیں ہوتے اس لیے آپ کو ہماری ہزاروں ڈنڈوت پہونچے یہ بات سُنتے ہی نرنارائن نے اپنی مایا سے اُسی وقت ہزار سُندر استریاں جن کے سامنے رمبھا آدک اپسرا کوئی چیز نہیں ہیں اور کوسوں تک اُن کے بدن کی خوشبو اُڑتی تھی وہاں پرگٹ کر دیں اور وہ سب لکشمی پت کی سیوا کرنے کے واسطے ہاتھ جوڑ کر چاروں طرف کھڑی ہو گئیں اُن کا روپ دیکھتے ہی کامدیو آدک چکت ہو کر اپنا اپنا ابھمان بھول گئے اور اُن استریوں پر موہت ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگوں نے ایسی روپ والی استری کبھی اندرلوک میں بھی نہیں دیکھی تھیں یہ سُن کر تربھون پت نے کامدیو آدک سے کہا کہ تم لوگ ان سب استریوں کو اندرپوری میں لے جاؤ کامدیو نے کہا کہ مہاراج ان کو یہاں ہی رہنے دیجئے نہیں تو وہاں لے جانے میں سب دیوتا آپس میں لڑ کر مر جائیں گے یہ بات سُن کر شری نرنارائن نے کہا کہ ان سب میں تمھارے نزدیک جو بدصورت ہو اُس کو لے جاؤ جب کام دیو اروشی نام استری کو شری نرنارائن جی کی آگیا سے اپنے ساتھ لے کر وہاں سے بدا ہوئے اور انھوں نے اندرلوک میں پہونچ کر سب مہاشری نرنارائن جی کی کہی تب اندر اُن کو پورن برہم جان کر اُن کی استت کرنے لگا اور اروشی کا رنگ

اور روپ دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر اُس کو سب اپسراؤں کا مالک بنایا پھر پرمیشور نے ہنس روپی پکشی
کا اوتار لے کر سنت کمار کو اُتر دیا۔ اور ہے گریو اوتار دھر کے مدھو کیٹبھ دیتیہ کا بدھ کیا اور پاتال سے
وید لا کر برھما جی کو دیا۔ اور متس اوتار لے کر راجہ ستیہ برت کو گیان سکھلا دیا۔ اور کچھپ اوتار لے کر
مندراچل پہاڑ پیٹھ پر اُٹھایا۔ اور موہنی اوتار لے کر دیوتوں کو امرت پلایا۔ اور وراہ اوتار دھر کر
پرتھوی کو پاتال سے نکال لائے اور وامن اوتار دھر کر راجہ بل سے پرتھوی کا دان لیا۔ اور کپل دیو
اوتار دھر کر دیوہوتی نام اپنی ماتا کو سانکھیہ یوگ کا گیان اُپدیش کیا اور پرشرام اوتار ہو کر سہسرا باہو
آدِک بہت چھتریوں کو مار ڈالا اور شری رام چندر اوتار لے کر لنکا پت راون کو مارا۔ اور نرسنگھ
اوتار ہو کر پرہلاد بھگت کی رکشا کی۔ اور شری کرشن اوتار دھر کر کنس آدِک راجہ اور ادھرمی دیتیوں کو
مار ڈالا اور کورو اور پانڈوں سے مہابھارت کر کے پرتھوی کا بوجھ اُتارا اور بودھ اوتار دھر کر دیتیوں
کو یگیہ کرنے سے منع کیا۔ اور جب کلجگ کے انت میں کچھ دھرم نہیں رہے گا تب کلنکی اوتار لے کر
ست جُگ کا دھرم اور کرم چلا دیں گے ان اوتاروں میں سے جس اوتار پر من چاہے اُسی کے روپ
کا پوجن کیا کرو اور دھیان کرنے سے منو کامنا پل کر انت سے مُکتی ملتی ہے۔

ادھیاے پانچواں

گیان کہنا آٹھویں اور نویں یوگیشور کا

راجہ جنک نے اِتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے مہاراج جو لوگ پرمیشور کے اسمرن اور دھیان
سے بمکھ رہتے ہیں اُن کا حال مرنے کے پیچھے کیا ہوتا ہے یہ سُن کر چمس نام آٹھویں یوگیشور نے کہا کہ
اے راجہ چوراسی لاکھ طرح کے جیو جڑ اور چیتنیہ سب پرمیشور کی اِچھا سے پیدا ہو کر مرنے کے پیچھے
جیو آتما سب کسی کا پھر پرمیشور کے روپ میں مل جاتا ہے اور سب جیوؤں کا پالن کرنے اور سُکھ
دینے والے وہی آدِ پرش بھگوان ہیں جو کوئی اُن کو جیوؤں کا پیدا اور پالن اور ناش کرنے والا جان کر
دن رات اُن کے اسمرن اور دھیان میں لین رہ کر کہتا ہے کہ اے ویکنٹھ ناتھ شری مہادیو جی اور
شری برھما جی آدِک دیوتا تمھارے بھجن اور اسمرن کے پرتاپ سے جو کچھ آشیرواد یا شاپ کسی کو
دیتے ہیں وہ سچ ہو کر ہر بھگتوں کا دُکھ آپ کی دیا سے چھوٹ جاتا ہے اس لیے سنسار روپی سمندر پار
اُترنے کے واسطے آپ کے چرنوں کا دھیان جہاز کے برابر سمجھنا چاہیئے اے راجہ اس طرح کا گیان
اور دھیان رکھنے والے آدمی مُکت پدوی پر پہونچتے ہیں اور جو لوگ آدمی کا تن پا کر چاروں ورن
اور چاروں آشرم میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہیں کرتے اور کتھا سُننے میں پریت نہ رکھ کر سنساری

مایا میں پھنسے رہتے ہیں اور دھرم کی کمائی سے کُٹمب اور شریر پالن کر کے پرمیشور کا چمتکار سب
جیوؤں میں برابر نہیں سمجھتے اور بنا مطلب دوسروں کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں اور پرائی استری اور
پرایا دھن لینے کی اِچھا رکھ کر جیوؤں کو مار ڈالتے ہیں اُن کا کبھی بھلا نہیں ہوتا وہ آدمی بہت دنوں تک
نرک بھوگ کر چوراسی لاکھ یونی میں جنم پا کر بہت طرح کا دُکھ پاتا ہے اور جو آدمی اپنے پیدا اور
ناش کرنے والے کو نہیں جانتا ہے اُس کو ادھرمی جاننا چاہیئے جس طرح تل اور موتر پیٹ سے
الگ ہو جانے پر اَشدھ ہو جاتا ہے اُسی طرح پرمیشور سے الگ رہنے والے آدمی بھی اَشدھ ہو کر
نرک میں جاتے ہیں اور جو براہمن اپنے فائدے کے واسطے دوسروں کو وشی کرن اور مارن اور
اُچاٹن بتا کر مُکت ہونے کی راہ نہیں سکھاتے اُن کو پاکھنڈی اور ادھرمی سمجھنا اُچت ہے اور جو
لوگ سنت اور مہاتما اور ہر بھگتوں کو تُچھ جان کر سب جیوؤں میں پرمیشور کا روپ برابر نہیں دیکھتے اور
وید کے موافق نہ چل کر کیول اپنا سوارتھ سمجھتے ہیں اور دھن پا کر دھرم نہیں کرتے ان کو ابھاگی اور پاپی
سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ دھرم کرنے سے گیان پراپت ہو کر ترشنا چھوٹ جاتی ہے اور وِرکت ہونے سے
مُکت پدوی پاتے ہیں دیکھو جب مرتے وقت اپنا شریر اور استری اور پُتر اور سیوک آدک کوئی رکشا
نہیں کر سکتا تب اُن کے پریم میں پھنس کر خراب ہونا بے فائدہ ہے جس طرح آدمی اپنا بدن
پالنے کے واسطے پشو اور پنکشی آدک کو مار کر کھاتا ہے اُسی طرح وہ پشو اور پنکشی بھی دوسرے جنم میں
اُس کو مار کر اپنا بدلا لیتے ہیں اور مدرا پینے والے اور سادھو اور براہمن اور پرمیشور سے بِمُکھ رہنے
والوں کو یم دوت زبردستی نرک میں ڈال کر بڑا دُکھ دیتے ہیں اتنی کتھا سُن کر راجہ جنک نے پوچھا کہ
اے مہاراج سب یُگوں میں آدپرش بھگوان کا اوتار کس طرح پر ستایہ وش کرتا جس نام نویں یوگیشور
نے کہا کہ ستیُگ میں اوتار پرمیشور کا چتربھُجی روپ چندرما کے برابر سفید ہو کر اُس یُگ میں سب
آدمی دھرماتما اور سچے اور ہر بھگت تھے اور دھرم کے چاروں پیر بنے رہ کر آنند سے سب کو ویکنٹھ
دھام ملتا تھا اور تریتا یُگ میں اوتار پرمیشور کا آگ کی طرح لال ہو کر چلن اپنا برہم چاری کے برابر رکھتے
تھے اور دھرم کے تین پیر رہ کر واسودیو نام کا چرچار ہتا اور دواپر یُگ میں پرمیشور کا اوتار شیام رنگ
نیل من کے برابر چمکتا ہو کر دھرم کے دو پاؤں تھے اور مُکٹ جڑاؤ سر پر رکھے ہوئے پرمیشور کی پوجا
ہوتی تھی اور کلیُگ میں اوتار پرمیشور کا شیام رنگ سوریہ کے برابر چمکتا ہو کر دھرم کا ایک ہی چرن
رہ جاتا ہے اور کلجگ کے آدمی نِردھن رہتے ہیں اور دھن وان آدمی بھی سوم ہو کر جیسا دان
اور دھرم کرنا چاہیئے ویسا نہیں کرتے اس واسطے کلجگ کے آدمی کیول پرمیشور کا نام جپنے اور
ہر چرنوں میں دھیان لگانے اور اُن کی کتھا اور لیلا سُننے سے بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور پرمیشور
کی شرن جانے والے کسی دیوتا کا ڈر نہ رکھ دیورن اور پترِرن اور رِشی رن سے چھوٹ جاتے ہیں

اور ہر بھگتوں پر پرمیشور کی چھایا رہنے سے کوئی اُن کو کچھ دُکھ نہیں دے سکتا اور نارائن جی اپنے بھگتوں پر دیال ہو کر اُن کو کُکرم کرنے سے بچائے رہتے ہیں اور اے راجہ کلجگ میں جو کوئی یہ اشلوک پڑھ کر پرمیشور کو ڈنڈوت کرے گا اُس کو نارائن جی بانچھت پھل دے کر انت سمے اُدھار کریں گے اور ارتھ اس اشلوک کا یہ ہے کہ اے شری نارائن جی مہاراج میں تمھارے کمل روپی چرنوں کا دھیان جو پھول سے بھی زیادہ کومل ہے اپنے ہردے میں رکھتا ہوں آپ کا چرن چھوڑ کر دوسرا کوئی دھیان کرنے یوگیہ نہیں ہے جو کوئی ان چرنوں کا اِسمرن کرتا ہے وہ بھاگیہ وان ہو کر اُس کو کسی دیوتا اور دیتیہ اور منوشیہ اور پشو آدِک کا کچھ ڈر نہیں رہتا اور آپ کے چرنوں کا دھیان کرنے کے پرتاپ سے میرا من کام کرودھ لوبھ موہ میں کہ یہ سب اَدھرم کی جڑ ہیں نہیں پھنستا جس وقت میں آپ کے کمل روپی چرنوں کا دھیان کرتا ہوں اُس وقت میرا سب منورتھ پورا ہو کر کوئی اِچھا نہیں رہتی اور گنگا اور جمنا اور نرمدا اور سرسوتی آدک سب تیرتھ آپ کے چرنوں میں رہ کر وہ چرن آپ کا سب دُکھ اپنے بھگتوں کا دور کرتا ہے میں آپ کو پیدا اور پالن اور ناش کرنے والا تینوں لوک کا جان کر ڈنڈوت کرتا ہوں یہ سُنا کر نویں یوگیشور نے کہا کہ اے راجہ ست یُگ میں دس ہزار برس تک تپ کرنے سے پرمیشور خوش ہوتے تھے اور تریتا یُگ میں ہزار برس تک تپ کرنے سے آدمی پھل پاتا تھا اور کلجگ میں ایک دن رات پرمیشور کو سچے من سے ایک چت ہو کر اگر یاد اور دھیان کرے تو پرمیشور پرسنّ ہو کر اُس کی اِچھا پوری کر دیتے ہیں اِس لیے سب یوگی اور مُن تپ اور جپ کرنے والوں کو یہ اِچھا رہتی ہے کہ ایک مرتبہ ہمارا جنم بھی کلجگ میں بھرت کھنڈ میں ہوتا تو تھوڑی محنت کرنے سے ہم پرمیشور کا درشن پاتے اے راجہ ہم کو اس بات کا بڑا پچھتاوا ہے کہ کلجگ کے آدمی ایسے سہج میں ملنے والے پرمیشور کو یاد نہیں کرتے اور ویکنٹھ ناتھ نے گیتا میں اپنے مکھار بند سے کہا ہے کہ جو کوئی منسا واچا کرمنا سے اپنے کو مجھے سونپ دے اُس کو جگت میں کسی طرح کا ڈر اور دُکھ نہیں ہوتا اتنی کتھا سُنا کر نارد مُن نے کہا کہ اے وسودیو جی یوگیشوروں نے یہ سب گیان راجہ جنک سے کہا تب راجہ نے بدھ پورک پوجا اور پرکرما یوگیشوروں کی کر کے اُن کو بدا کیا اور اپنے من سے راجہ اور پرجا اور پریوار اور دھن کی پریت چھوڑ کر اسی گیان کے پرتاپ سے سیدھے ویکنٹھ میں گئے سو تم بھی اسی گیان پر وشواس کر کے ہر چرنوں کا دھیان کرو تمھاری مکتی ہو جائے گی اے وسودیو جی جب ویکنٹھ ناتھ نے تمھارے گھر پتر ہو کر اوتار لیا اور تم اُن کو اپنے پران سے زیادہ چاہتے ہو تو تمھارے بھو ساگر پار اُترنے میں کیا سندیہ ہے لیکن اُن کو اپنا بیٹا جاننا چھوڑ کر آدپرش بھگوان سمجھو اُنھوں نے کیول پرتھوی کا بھار اُتارنے اور بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے سنسار میں اوتار لیا ہے اور میں اُنھیں کا درشن کرنے کے لیے سدا یہاں آتا ہوں جبکہ یہ گیان نارد مُن سے سُن کر وسودیو اور دیوکی جی کو وشواس ہوا کہ شری کرشن جی پربرہم پرمیشور کا اوتار

ہیں تب دونوں آدمی اُن کے چرنوں پر گر پڑے اور پتر بھاو چھوڑ کر پرمیشور کے برابر اُن کو سمجھنے لگے اور نارد مُنِ ویکنٹھ ناتھ سے بدا ہو کر برہم لوک کو چلے گئے۔ شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت جو کوئی اس ادھیائے کو بدھ پوروک کہے اور سُنے گا وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر انت سمے مُکتی پد وی پر پہونچے گا۔

ادھیائے چھٹواں

برھما جی آدِک دیوتوں کا شری کرشن جی کے پاس آنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت نارد مُنِ کے جانے کے پیچھے ایک دن شری کرشن مہاراج سُدھرما سبھا میں بیٹھے تھے اُس وقت شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور اِندر اور برون اور کُبیر اور دَکش پرجاپتِ آدِک دیوتا اور رشیشور لوگ شری کرشن جی ویکنٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے آکاش مارگ سے دوارکا پُری میں آئے اور نندن باغ کے پھول شری کرشن مہاراج پر برسائے اور ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر وِنے کیا کہ اے مہاپربھو جن چرنوں کا دھیان بڑے بڑے یوگیشور اور رشیشور لوگ آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھ کر مُکتی پدوی پاتے ہیں اُنھیں تیرتھ روپی چرنوں کے درشن کرنے کے واسطے ہم لوگ یہاں آکر بھوساگر پار اُترنا چاہتے ہیں اے نرگُن نرنکار آپ سب جگت کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے ہیں اور سنساری لوگ یگیہ اور تپ اور دھیان اور تیرتھ کرنے پر بھی ہر چرنوں کی بھکتی بنا سنسار اور پرلوک کا سُکھ نہیں پاتے اور جب تک آپ کی دیا سے پورب جنم کا پُنیہ سہائے نہیں ہوتا تب تک آپ کے چرنوں میں پریت نہ ہو کر ہر کتھا میں چت نہیں لگتا اور ہم لوگوں کے وِنے کرنے سے آپ نے مرت لوک میں سگُن اوتار لے کر پرتھوی کا بھار اُتارا اور ایک سو پچیس برس تک سنسار میں رہ کر سادھو اور ویشنوؤں کو سُکھ دیا اور ادھرمی اور دُکھ دائی راجوں کو مار کر دھرم کی رکشا کی اے تربھون پتی آپ دُرواسا رِشیشور کے شاپ سے چھپن کروڑ یدوونشی اس طرح جل رہے ہیں جس طرح درخت سوکھ کر بھیتر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے آپ سب جیوؤں کے مالک ہیں جیسا اُچت ہو ویسا کیجیے یہ سُن کر شری کرشن جگت پتِ بولے کہ اے برھما میں نے تمھاری اِچھا جان لی کنس اور جراسندھ اور کال یمن ادھرمی راجہ اور دیتوں کو مار کر کورو اور پانڈوں سے مہا بھارت کرا کے پرتھوی کا بھار اُتار چکا ہوں کیول یدوونشیوں کا ناش کرنا باقی ہے تھوڑے دن میں اُن کا بھی ناش کر کے ویکنٹھ میں آ پہونچتا ہوں تم لوگ اپنے اپنے استھان پر چلو یہ سُن کر برھما دِک دیوتا بدا ہو کر اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اور تربھون پتِ نے گولوک کا

جانا بچار کر ایک دن راجہ اُگرسین کی سبھا میں یدو ونشیوں سے کہا کہ ان دنوں براہمن کے شاپ دینے سے دوارکا پُری میں ہر روز نئے نئے اشگن ہوتے ہیں اس لیے سب کسی کو پربھاس کشیتر میں چل کر اشنان اور دان اور یگیہ اور ہوم وہاں پر کر کے یہ دوش مٹانا چاہیئے جس طرح سمندر میں رہنے سے چندرما کا چھئی روگ چھوٹ گیا اُسی طرح پربھاس چھیتر میں نہانے اور دان کرنے سے تمہارا دوش بھی چھوٹ جائے گا جب کہ راجہ اُگرسین آدک سب یدو ونشی شیام سُندر کی آگیا سے پربھاس کشیتر میں جانے کے واسطے تیاری کرنے لگے تب اودھو بھگت نے جو لڑکپن سے نندلال جی کے متر اور سیوک تھے ڈنڈوت اور پرنام کر کے آنکھوں میں آنسو بھر کر ہاتھ جوڑ کر تربھون پتی سے کہا کہ اے مہاربھو یدو ونشیوں کو پربھاس چھیتر میں بھیجنے سے میں جانتا ہوں کہ آپ اُن کا ناش وہاں کرا کے دیکنٹھ کو پدھاریں گے نہیں تو آپ کے تیرتھ روپی چرنوں کا دھیان کرنے سے ہزاروں شاپ چھوٹ جاتے ہیں اُن کو وہاں بھیجنے کا کیا کام ہے جس طرح لڑکپن سے آج تک میں آپ کی سیوا میں رہا اُسی طرح آپ مجھ کو اپنے چرنوں سے الگ نہ کر کے اپنے ساتھ لے چلیئے اور ایسا وردان دیجئے کہ اگر کسی یونی میں میرا جنم ہو تو وہاں بھی آپ کے کمل روپی چرنوں کی بھگتی اور پریت میرے ہردے میں بنی رہے۔

ادھیائے ساتواں

شیام سُندر کا اودھو جی سے گیان کہنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب اودھو جی نے شری کرشن مہاراج کے ساتھ چلنے کے واسطے بہت ونتی کی تب جگت پت نے اُن کو اپنا بھگت اور متر جان کر کہا کہ اے اودھو سچ ہے یدو ونشی لوگ دُرواسا رشیشور کے شاپ سے جل رہے ہیں آج کے ساتویں دن سب یدو ونشیوں کا ناش ہو کر دوارکا سمدر میں ڈوب جائے گی اور برہما دک دیوتا مجھے بُلانے آئے تھے اس لیے میں بھی یوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر دیکنٹھ کو چلا جاؤں گا اس لئے تم کو بھی اُچت ہے کہ پہلے سے ورکت ہو کر میرے چرنوں میں دھیان لگاؤ میں نے دُرواسا کے شاپ سے تم کو چھڑا دیا اور اے اودھو میرے چلے جانے کے بعد دھرم سنسار سے اُٹھ جائے گا یہ بات سُنتے ہی اودھو رو کر بولے کہ اے تربھون پتی میں نے بنا گیان پائے سنساری موہ چھوڑ دیا تو ورکت ہونے سے کیا فائدہ ہو گا اس لیے دیال ہو کر ایسا گیان اُپدیش کیجئے جو مرتے وقت نہ بھولے یہ بات سُن کر دوارکا ناتھ نے کہا کہ اے اودھو سنسار میں جو کچھ تم دیکھتے اور سُنتے ہو سب کو جھوٹھا بیوہار سمجھ کر اپنا من ہٹائے

چرنوں میں لگاؤ جب تم سنساری چیز ناش ہونے والی سے پریم توڑ کر میرے اَبناشی روپ کا دھیان
سچے من سے کرو گے تب تم کو میری مایا نہیں ویاپے گی اور تم مجھ کو آٹھوں پہر اپنے پاس دیکھو گے
جس طرح پوسالے پر بہت آدمی اکٹھا ہو کر اور پانی پی کر الگ ہو جاتے ہیں اُسی طرح ماتا اور پتا اور
اِستری اور پُتر تھوڑے دن ساتھ رہ کر انت سمے چار قدم بھی مرنے والے کے ساتھ نہیں جاتے
اپنے مطلب اور دنیا کے لوگوں کو دکھلانے کے واسطے چار دن رو لیتے ہیں اسی لیئے اُن کا پریم
سپنے کے برابر جھوٹا سمجھنا چاہیئے کیونکہ گیان اور ویراگ اور پاپ اور پُنیہ اپنے ساتھ جا کر اُسی سے
دُکھ اور سُکھ ملتا ہے اِس لیے آدمی کو چاہیئے کہ اپنا مرنا آٹھوں پہر یاد رکھ کر بُرے کرموں سے بچا رہے
اور سب جڑ اور چیتنیہ میں میرا پرکاش برابر سمجھ کر کسی جیو کو دُکھ نہ دے جس طرح دن رات بدلا کرتے ہیں
اُسی طرح سنسار میں پیدا ہونے اور مرنے کی گت ہو کر یہ بات کوئی نہیں جانتا کہ میرے مرنے کے
پیچھے کون یونی میں میرا جنم ہوگا یہ گیان سُن کر اودھو نے وِنے کیا کہ اے ویکنٹھ ناتھ انتریامی اِستری
اور پُتر کا موہ چھوڑ کر وِرکت ہونا بہت کٹھن ہے مجھ اگیان پر دیال ہو کر کوئی سہج تدبیر ایسی بتا دیجیئے کہ
جس میں سنساری مایا چھوٹ کر آپ کے چرنوں میں بھگتی پیدا ہو اور مجھ کو گیان روپی ناؤ پر بیٹھا کر
بھوساگر پار اُتار دیجیئے یہ سُن کر شری کرشن مہاراج بولے کہ اے اودھو جس طرح ہوا کسی چیز سے
ملاوٹ نہ رکھ کر الگ رہتی ہے اُسی طرح تم بھی سب چیز بھلی اور بُری کو اُس بدن سے الگ سمجھ کر
سنساری مایا کو چھوڑ دو دیکھو جس طرح چندرما کی کلا ہر روز گھٹتی بڑھتی ہے اُسی طرح یہ بدن لڑکپن اور
جوانی اور بڑھاپا بھوگ کر ہمیشہ ایک طرح پر نہیں رہتا جس طرح سوریہ دیوتا اپنا پرکاش زمین
اور پہاڑ اور پانی پر برابر رکھ کر کسی کے ساتھ پریم نہیں رکھتے اسی طرح پر تم بھی سب کی پریت چھوڑ کر
مجھ میں اپنا پرکاش کر لیو جیسے کبوتر اور کبوتری اپنے بچوں کی پریت میں پھنس کر خراب ہوئے
تھے ویسے ہی سنساری آدمی بھی اِستری اور پُتر کا پریم رکھنے سے دُکھ اُٹھاتے ہیں یہ سُن کر اودھو جی
نے کہا کہ مہاراج اُن دونوں کبوتروں کی کتھا وِستار کے ساتھ کہیئے شری کرشن مہاراج نے کہا کہ
اے اودھو ایک کبوتر اپنی مادہ اور بچوں سمیت ایک درخت پر رہ کر جس طرح اِندر اِندرانی کے ساتھ
بھوگ وِلاس کرتا ہے اُسی طرح وہ بھی اپنی مادہ سے گھونسلے میں بھوگ کر کے سُکھ اُٹھاتا جب کہ
ایک دن وہ کبوتر اپنے بچے اکیلے چھوڑ کر مادہ سمیت چارہ لینے کے واسطے چلا گیا تب ایک
بہیلیے نے وہاں آکر اُن بچوں کو جال میں پھنسا لیا جب وہ کبوتر اور کبوتری یہ حال اپنے بچوں کا
دیکھ کر مارے پریم کے آپ بھی اُس جال میں کود پڑے تب وہ بہیلیا سب کو پھنسا کر اپنے گھر
لے گیا دیکھو جس طرح اُن دونوں پکشیوں نے بچوں کی پریت سے جال میں کود کر اپنا پران دیا اور
بچوں نے اُن کی سہایتا نہیں کی اسی طرح سنساری لوگ بھی اِستری اور پُتر کے موہ میں پھنس کر

نرک بھوگتے ہیں تب وہاں پر کوئی اُن کی سہایتا نہیں کرتا اس لئے اُن لوگوں کے واسطے جو دُکھ میں کبھی
کچھ کام نہیں آتے دُکھ اُٹھانا اور اپنا پرلوک بگاڑنا اُچت نہیں ہے۔ اے اودھو پہلے یُگ میں
یدو نام راجہ گیان سیکھنے کی ابھلاشا رکھ کر بہت سے یوگی اور رِشیشوروں کے پاس اسی اِچھا سے
جایا کرتا تھا ایک دن اسی چاہنا میں گوداوری کنارے چلا گیا وہاں پر دتاترے نام براہمن اتی
نوجوان روپ کو بیٹھے دیکھ کر خشکہ پال پر سے اُتر پڑا اور ڈنڈوت اور پرنام کر کے ہاتھ جوڑ کر ونے کیا کہ
اے مہاپرش ایشور کو پہونچے ہوئے اس جوانی میں اتنی پدوی تم نے کہاں پائی تمہارا تیج دیکھنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ تم بڑے گیانی ہو کر گُن کو چھپائے ہوئے ہو اور سنسار میں رہنے پر بھی کچھ
چیز اپنے پاس نہ رکھ کر اس طرح سنسار سے وِرکت دکھلائی دیتے ہو جس طرح کنول کا پھول پانی میں
پیدا ہو کر پانی سے الگ رہتا ہے اور سنساری آدمیوں کو میں دیکھتا ہوں کہ کام کرودھ لوبھ
موہ کی آگ میں جل کر ایک ساعت سُکھ سے نہیں رہتے اور تم اس طرح آنند مورت
دکھلائی دیتے ہو جس طرح ہاتھی جیٹھ کے مہینے کی دھوپ کا مارا ہوا پانی میں جاکر ٹھنڈھا اور
مگن ہو جاتا ہے اس لیے تم سے وِنتے کرتا ہوں کہ جو کچھ گیان اور پرمیشور کی مہاتم کو معلوم ہو دیال
ہو کر مجھ کو بتاؤ یہ بات سُنتے ہی دتاترے جی نے اُس کی طرف دیکھا اور ہنس کر کہا کہ اے راجہ میں
نے چوبیس گرُو اپنے سمجھ کر جو کچھ گیان ان سے سیکھا ہے وہ کہتا ہوں سُنو اور پچیسواں گرو میرا یہ بدن
ہے جب میں نے اپنے تن کو بچار کر دیکھا تب معلوم ہوا کہ اس تن میں مل اور موتر اور لہو اور
مانس اُشُدھ وستویں بھری ہو کر سوائے پرمیشور کے نام لینے اور اچھے کرم کرنے کے دوسری
اچھی چیز نہیں ہے پھر کس واسطے سنساری مایا میں پھنس کر اپنا جنم برتھا کھوؤں جب میں یہ
سمجھ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے کے واسطے اکیلا اپنے گھر سے باہر نکلا اور بوروں کی طرح
چاروں طرف پھرنے لگا تب لڑکوں نے مجھ کو بورا سمجھ کر پیچھے پیچھے پھرنا اور پتھر مارنا اور گالی دینا
شروع کیا اور سوائے چوبیس گرو کے ایک گرو جس نے مجھ کو گایتری منتر اُپدیش کیا تھا وہ الگ
ہے پہلا گرو میرا پرتھوی ہے اس سے تین باتیں میں نے سیکھی ہیں ایک تو میں نے پہاڑ کو
دیکھا کہ وہ زمین سے بہت اونچا رہ کر بہت سے آدمی اور پشو اور پکشی آدک جیوؤں کو اپنے
اوپر رہنے اور آندھی چلنے اور پانی برسنے سے وہ اپنے استھان سے نہیں ہلتا تب میں نے
بچار کیا کہ گیانی کو بھی سنساری مایا اور چاہنا میں جو ہوا اور پانی کی طرح ہے پلٹ کر اپنی جگہ
سے ہلنا نہ چاہیے کس واسطے کہ آدمی کا تن مُٹھی بھر مٹی سے بن کر عمر ہوا کی طرح گذرتی چلی جاتی
ہے دوسرے میں نے درختوں کو دیکھا کہ وہ زمین میں پیدا ہو کر اپنی چھایا اور پھل اور پھول
سے سب جیوؤں کو سُکھ دیتے ہیں اور ایک پیر سے کھڑے رہ کر برسات اور گرمی اور

سردی کا دُکھ اُٹھا کر اپنے استھان سے نہیں ہلتے ایک دن میں نے گھر سے نکل کر کیا دیکھا کہ بہت
سے آدمی ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے جب ٹھنڈے ہو کر وہاں سے چلنے لگے تب کسی
نے اُس کی ڈالی اور کسی نے پتے اور کسی نے پھل توڑ لئے لیکن وہ درخت کچھ نہیں بولا یہ حال
اُس کا دیکھ کر میں نے اپنے من سے کہا کہ اسی طرح گیانی آدمی کو اپنا تن اور دھن سب پر اُپکار
کے واسطے سمجھ کر اپنا پران تک دینے میں انکار نہ کرنا چاہیئے کس واسطے کہ یہ بدن مٹی کا پُتلا
ہمیشہ بنتا اور بگڑتا رہتا ہے اس سے کیا اُتم ہے جو دوسرے کے کام آوے تیسرے میں نے
پرتھوی کو دیکھا کہ سنساری لوگ اس کی چھاتی پر لات رکھتے ہیں مل موتر کرتے ہیں لیکن وہ
کسی کو کچھ بھلا بُرا نہیں کہتی میں نے وچار کیا کہ گیانی آدمی کو بھی کسی کے تعریف کرنے سے
خوش ہونا اور بُری بات کہنے سے بُرا نہ ماننا چاہیئے۔ دُوسرا گرو میرا ہوا ہے کہ میں نے ہوا کو
خوشبودار پھول اور لہسن وغیرہ بدبو کی چیزوں میں بہتے ہوئے دیکھ کر اپنے من سے کہا کہ گیانی آدمی
بھی جو کچھ میٹھا یا کڑوا کرم کے موافق ملے اُس کو خوشی سے کھا کر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کیا کرے
اور کسی کی اَستُت اور نِندا نہ کرے۔ تیسرا گرو میرا آکاش ہے جس طرح گولر کا پھل بھیتر سے کھوکھلا
ہو کر اُس میں چھوٹے چھوٹے مچھر بھرے رہتے ہیں اسی طرح پرتھوی اور آکاش گول ہو کر اُس کے بھیتر
سب جیو جڑ اور چیتنیہ رہا کرتے ہیں میں نے اس برہمانڈ میں کیا دیکھا کہ سوریہ کا پرکاش چاندی اور
سونے اور مٹی کے پانی بھرے ہوئے برتنوں میں برابر پڑ کر اُس کو کسی سے لگاؤ نہیں رہتا اور برتن
ٹوٹنے اور پانی گر جانے سے وہ پرکاش پھر سوریہ میں مل جاتا ہے اور برتنوں میں چھایا پڑنے سے کچھ تیج سوریہ
کا گھٹ نہیں جاتا یہ حال دیکھ کر میں نے جانا کہ پرماتما پُرش کو جن کی شکتی چوراسی لاکھ یونی میں رہتی
ہے آکاش کے سمان سمجھنا چاہیئے اس لیئے جیووں کے مرنے سے اُن کی کچھ ہانی نہ ہو کر وہ اپنے تیج سے
ایک جگہ پرکاشت رہتے ہیں اور اُن کی شکتی سب جیووں میں رہنے سے کچھ اُن کا تیج کم نہیں ہو جاتا
چوتھا گرو میرا پانی ہے کہ وہ موتی کی طرح اُجّول ہو کر کسی جگہ جو میلا دکھائی دیتا ہے وہ کارن مٹی اور
راکھ آدک ملنے کا سمجھنا چاہیئے نہیں تو وہ اُجّول اور پوتر ہو کر سب جگت کو شُدھ کر دیتا ہے اس کو میں
نے کہا کہ گیانی کو بھی پانی کی طرح شُدھ رہ کر اپنے پاس بیٹھنے والے کو گیان اُپدیش کر کے پوتر کر دینا
چاہیئے جس میں سب چھوٹے اور بڑے اُس کو اچھا کہیں پانچواں گرو میرا اگنی ہے کہ جس میں سب
چیز ڈالنے سے جل جاتی ہے اور دوسرے دن کے واسطے کچھ نہیں رہتی ہے اور جو لوگ اگنی
میں یگیہ اور ہوم کرتے ہیں اُن کا پاپ جل کر چھوٹ جاتا ہے اُسی طرح گیانی کو بھی چاہیئے کہ جو کچھ اُسکو
ملے اُسی دن سب خرچ کر ڈالے دوسرے دن کے واسطے کچھ نہ رکھے اور جو کوئی اُس کو کھلاوے وہ
کھا کر آشیرواد سے کھلانے والے کا پاپ چھڑا دے چھٹواں گرو میرا چندرما ہے جس طرح چندرما سدا

ایک روپ رہ کر سوریہ کے پاس اور دور ہونے سے اُس کا تیج گھٹتا اور بڑھتا ہے اسی طرح جنم لینا اور مرنا سنسار میں ہو کر وہ پرماتما پُرش جس کا پرکاش پورا سی لاکھ یونی میں رہتا ہے سب سے الگ اور سدا ایک رَس رہتے ہیں اس لئے ہم نے اپنا گرو پرماتما کو بھی سمجھا۔ ساتواں گرو اپنا سوریہ کو مان کر اُن سے دو چیزیں میں نے پائیں ایک تو یہ کہ جس طرح آٹھ مہینے تک سوریہ دیوتا سمدر اور ندی آدک کا پانی سوکھ کر چار مہینے برکھا رِتو میں وہ پانی برساتے ہیں اسی طرح گیانی کو چاہیئے کہ جو کچھ ملے اُس کا لالچ نہ کر کے کسی کو دے ڈالے دوسرے یہ کہ بہت سے برتن پانی بھر کر دھوپ میں رکھ دو تو سوریہ روپی پرچھائیں اُن برتنوں میں دکھائی دیتی ہے لیکن سوریہ دکھائی دینے سے سوریہ دیوتا بہت نہیں ہو جاتے اس سے میں نے جانا کہ پرماتما پُرش ایک ہو کر کیول اُن کی چھایا سب جیوؤں میں رہتی ہے آٹھواں گرو میرا کبوتر ہے جب کہ وہ اپنے بچوں کے پالنے کے واسطے جال میں دانہ چگنے گیا اور پھیلیا وہ جال اُٹھا کر اپنے گھر چلا آیا تب میں نے اپنے من میں کہا کہ دیکھو جس طرح یہ پکشی اپنے بچوں کے واسطے جال میں پھنس کر خراب ہوا اُسی طرح گیانی آدمی دنیا کی محبت رکھنے سے دُکھ پاوے گا جتنا دُکھ اُس پکشی نے ایک دن میں پایا اُتنا سُکھ ہزار برس میں بھی اُس کو نہیں ملتا اس لئے میں استری اور پتر کا پریم چھوڑ کر اکیلا ہی بہت خوش رہتا ہوں۔

ادھیائے آٹھواں

دتاترے جی کا راجہ یدو سے گیان کہنا

دتاترے جی نے کہا اے راجہ نواں گرو میرا اجگر سرپ ہے کہ جب اُس نے جنم پایا تب سے اسی جگہ رہ کر کہیں بھوجن ڈھونڈھنے نہیں گیا جب کہ ہرن آدک پشو اپنا سینگ اُس کے بدن میں چبھوتے تھے تب وہ ایک دو کو اُٹھا کر نگل جاتا تھا اسی طرح نت وشنو بھگوان اُس کا پالن کرتے تھے اور وہ اژدھا کسی دن بھوکے رہ جانے پر بھی سنتوش رکھتا تھا اس کو دیکھ کر میں نے سمجھا کہ گیانی کو بھی گرہستھوں کے دروازے پر مانگنے جانا نہ چاہیئے اُسی دن سے میں کسی کے گھر پر بھوجن مانگنے کے واسطے نہیں جاتا جو کچھ پرمیشور بنا مانگے بھیج دیتے ہیں اُسی کو کھا کر خوش رہتا ہوں اور اچھے بُرے کھانے کا مزہ زبان ہی تک رہ کر پیٹ میں جانے سے سب غلیظ ہی ہو جاتا ہے دسواں گرو میرا سمدر ہے جو برسات میں بہت ندیوں کا پانی ملنے سے کچھ نہیں بڑھتا ہے اور نہ گرمی اور جاڑے میں سوکھ ہی جاتا ہے ہمیشہ ایک طرح پر رہ کر اُس کے آد اور انت کو کوئی نہیں دیکھتا اُس کو اس طرح دیکھ کر میں نے وِچارا کہ گیانی کو بھی سمدر کی طرح بے فکر رہنا اُچت ہے لابھ اور ہانی ہونے میں سُکھ دکھ کرنا

نہ چاہیئے۔ گیارھواں گرو میرا پتنگا ہے جس طرح وہ دیپک پر موہت ہو کر اُس سے ملنے کے واسطے بیڈھرک جل مرتا ہے اُسی طرح سنساری جیو اپنی استری اور پتر آدک کے موہ میں پھنس کر انت سمے نرک بھوگتے ہیں اس لیے گیانی کو استری سے پریت نہ رکھ کر پتنگے کی طرح پرمیشور سے پریم کر کے اپنا پران دینا چاہیئے جس میں مُکت پدارتھ ملے جب استری سے پریت کرتے ہیں دونوں پنکھ گیان اور ویراگ کے جل جاتے ہیں تب وہ لنگڑا ہو جانے سے ویکنٹھ میں نہیں پہونچ سکتا نرک میں پڑ کر بہت دُکھ پاتا ہے اس واسطے مایا روپی استری سے علیحدہ رہ کر کبھی اُس کے پاس اکیلے میں بیٹھنا نہ چاہیئے استری اور دھن سے سُکھ چاہنے والے لوگ پتنگے کی طرح جل کر خراب ہو جاتے ہیں اور استری کے پاس بیٹھنے سے گیانی آدمی بھی ایسے اندھے اور بہرے ہو جاتے ہیں کہ اُن کو اپنا بھلا اور بُرا نہ سوجھ کر کسی کی لاج نہیں رہتی یہی بات سمجھ کر میں نے استری کی سنگت چھوڑ دی۔ بارھواں گرو میرا شہد کی مکھیاں ہیں ایک مرتبہ میں نے کیا دیکھا کہ مکھیوں نے بڑی محنت کر کے جو شہد چھتے میں اکٹھا کیا اور مارے کنجوسی کے آپ نہ کھا کر کسی دوسرے کو بھی نہیں دیا وہ شہد ایک آدمی سب مکھیوں کو جلا کر چھتے سے نکال لے گیا یہ حال دیکھ کر میں نے وچار کیا کہ روپیہ جمع کرنے والے کی بھی یہی دشا ہوتی ہے اُس دن سے دوسرے روز کے واسطے کچھ نہ رکھ کر سب خرچ کر ڈالتا ہوں گیانی آدمی کو اپنے کھانے بھر کو مانگ کر زیادہ نہ لینا چاہیئے روپیہ جمع کرنے سے مکھیوں کی طرح دُکھ پاتا ہے۔ تیرھواں گرو میرا ہاتھی ہے میں نے دیکھا کہ ہاتھی پھنسانے والوں نے جنگل میں گڑھا کھود کر ہری گھاس سے پاٹ کر کالے کاغذ کا ہاتھی اور ہتھنی بنا کر اُس پر کھڑا کر دیا جب ایک جنگلی ہاتھی اُس کو سچّی ہتھنی سمجھ کر کام کے وش ہو کر دوڑا ہوا جا کر اُسی گڑھے میں گر پڑا تب ہاتھی پھنسانے والوں نے اُس کو رسّوں سے باندھ کر پکڑ لیا یہ حال ہاتھی کا میں نے دیکھ کر وچار کیا کہ گیانی کو استری کی چاہنا اُچت نہ ہو کر کٹھ پتلی سے بھی پریت نہ رکھنا چاہیئے جس طرح ہاتھی نے ہتھنی کے واسطے گڑھے میں گر کر دُکھ اُٹھایا تھا اُسی طرح پر استری گمن کرنے والے نرک میں پڑ کر بہت دُکھ پاتے ہیں۔ چودھواں گرو میرا اندھوا مکھی کے چھتے سے شہد نکال لینے والا ہے جو شہد بھونرے بہت دنوں میں اکٹھا کرتے ہیں اُس کو وہ ایک مرتبہ نکال لے جاتا ہے اُس کو دیکھ کر میں نے بچارا کہ جو بھونرے اس شہد کو کھا جاتے تو وہ کس طرح لینے پاتا جمع کرنے والوں کو سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ہوتا اس لئے گیانی کو چاہیئے کہ جس گرہستھ نے بہت لڑکے بالے رکھ کر اپنے یہاں روپیہ جمع کیا ہو اُسی کے یہاں سے اپنے مطلب بھر کو مانگ کر بھوجن کر لے جھولی باندھ کر لے چلنے سے راہ میں کوئی چھین لے گا۔ پندرھواں گرو میرا ہرن ہے جس طرح وہ راگ سُننے کے واسطے جا کر بان لگنے سے گھائل ہو جاتا ہے اُسی طرح سنساری آدمی مایا روپی استری کا گانا اور وچن سُن کر اُس کے

دکش ہو جاتا ہے اس لیے گیانی کو اپنے استھان سے اُٹھ کر دوسری جگہ جانا اور استری کا گانا سُننا
اُچت نہیں ہے۔ سولھواں گرو میرا مچھلی ہے کس واسطے کہ تھوڑے مانس آدک کے لالچ سے جو کیٹا
میں لگا کر شکار کھیلتے ہیں پران کھوتی ہے ایک مچھلی کو کیٹا میں پھنسی ہوئی دیکھ کر میں نے سمجھا کہ گیانی
آدمی کو بھی اچھا بھوجن ڈھونڈھنا اُچت نہ ہو کر جو کچھ بھلا بُرا پرمیشور کی اچھا سے مل جائے اُسی کو
کھا کر نیچ بھوت آتما اور اپنی زبان کو قابو میں رکھے جس میں اُس کو بُرائی ملے۔ سترھواں گرو میرا پنگلا نام
طوائف ہے ایک دن میں نے راجہ جنک کے شہر میں جا کر کیا دیکھا کہ پنگلا نام پتُریا سولھوں سنگار
کر کے شام سے کسی تماش بین کے آنے کے انتظار میں آدھی رات تک اپنے دروازے پر بیٹھی رہی
لیکن کوئی چاہنے والا اُس کا نہیں آیا تب وہ بہت اُداس ہو کر بھیتر جا کر اپنے پلنگ پر لیٹ رہی
لیکن کام روپی مد میں اُس کو رات بھر نیند نہ آئی کر ایسا گیان پیدا ہوا کہ جیسا کسی دس ہزار برس تک تپ
اور دھیان کرنے سے بھی نہیں ملتا اُس طوائف نے اپنے من میں یہ کہا کہ بڑے سوچ کی بات ہے کہ
میں نے اپنا جنم برتھا کھو کر اسمرن اور دھیان تربھون پتی جگت پالک کا نہیں کیا اور پرماتما پُرش
سچے متر کا پریم چھوڑ کر سنساری آدمی جھوٹھے چاہنے والوں سے پریت لگائی میرے برابر کوئی دوسرا
مورکھ نہ ہوگا جیسا میں نے اپنے ساتھ کیا ویسا کوئی اندھا بھی نہیں کرتا اپنے مالک کو جو بدن میں
موجود ہے بھول کر بھی نہیں دیکھا جس طرح یہ بدن ہوا اور پانی اور مٹی اور ہڈی اور مانس سے
بنکر نس روپی رسیوں سے بندھا ہے اسی طرح کاٹھ کا پُتلا ڈوری سے بندھا رہ کر گھومتا ہے
جیسے مکان میں بہت دروازے ہوتے ہیں ویسے بدن میں بھی نو دروازے ناک کان آدک
ہو کر ہر ایک دروازے سے اشدھ بشٹ نکلتی ہے میں چاہتی تھی کہ اس گھر میں خوش رہوں لیکن
اب میں نے جانا کہ اس جھوٹھے سنسار میں سوائے دُکھ کے کچھ نہیں ملتا اور کیول پرمیشور کا دھیان
اور اسمرن کرنے اور کتھا سُننے سے لوک اور پرلوک بنتا ہے جتنا میں روپیہ لینے کے واسطے ہو کر
مرنے کے بعد کچھ کام نہیں آتا اپنے تماش بین کو رجھاتی تھی اُتنا سنگار کر کے تربھون پت کو لبھاتی
تو میرا پرلوک بنتا دیکھو جو لوگ مایا روپی رسی سے بندھے ہو کر اپنے دُکھ میں آپ ویاکل ہیں
اُن سے مور کھتائی کی راہ سے اپنا سُکھ چاہ کر گیان اور ویراگ سنساری بندھن کاٹنے والوں
سے پریت نہیں لگائی اس لیے آج میں نے سنساری مایا چھوڑ کر یہ پرن کیا کہ آدی پُرش بھگوان سے
جو ویکنٹھ کا سُکھ دینے والے ہیں پریت لگا کر اُن کے ساتھ وِہار کروں اور سنساری آدمی کی طرف
جو دُکھ میں کام نہیں آتے آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھوں اور سوائے پرمیشور کے اور کسی سے کچھ چیز نہ مانگوں
کس واسطے کہ مہاتما لوگوں نے ایسا کہا ہے کہ آدمی جس چیز کی اچھا رکھتا ہو پرمیشور سے مانگے
دوسرے کسی سے کچھ نہ چاہیئے پرمیشور اپنے پاس سب چیز رکھ کر یہ چاہتے ہیں کہ کوئی ہم سے

بھی کچھ مانگے اور سنساری آدمی ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو سب کی اِچھا پوری کر سکیں جو میں ایسا کہوں کہ کوئی تماش بین نہ آوے اور روپیہ نہ ملنے سے یہ گیان مجھ کو ملا تو اس طرح کئی مرتبہ میرے گھر پر تماش بین نہ آنے سے مجھ کو اُپاس ہو گیا تھا نہ معلوم کون جنم کا پُنیہ سہائے ہونے سے آج یہ گیان مجھ کو ملا پھر رات گئے تک گیان کی باتیں وِچار کرتی ہوئی پلنگ پر سو رہی اور اُسی دن سے اپنا اُدّیم چھوڑ کر ہر چرنوں کا اسمرن اور دھیان کرنے لگی۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت یہ سب گیان اُس طوائف کو دتاترے جی کے درشن ملنے سے پیدا ہوا تھا لیکن وہ یہ بات نہیں جانتی تھی۔ دتاترے جی نے کہا کہ اے راجہ یہ حال اُس پنگلا پتریا کا دیکھتے ہی میں بھی اُسی دن سے سنساری مایا چھوڑ کر پرمیشور کے دھیان اور اسمرن میں مگن رہتا ہوں سنساری چیز کی چاہنا رکھنے سے بڑا دکھ ملتا ہے اور ترِشنا چھوڑ دینے اور ہر بھجن کرنے سے ایسا سکھ اور مکت پدارتھ ملتا ہے کہ جیسے وہ ویشیا یعنی پتریا اپنے تماش بین کی پریت چھوڑ کر بھو ساگر پار اُتر گئی۔

ادھیائے نواں

دتاترے جی کا راجہ یدو سے گیان کہنا

دتاترے جی نے کہا کہ اٹھارھواں گرو میرا چیلھ ہے ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک چیلھ مانس کا ٹکڑا اپنے چنگل میں لیے اُڑی جاتی ہے جب اور چیلھیں وہ مانس کا ٹکڑا چھین لینے کے واسطے اُسکو چونچ اور چنگل سے مارنے لگیں تب چیلھ نے اپنے من میں کہا دیکھو مجھ کو ان چیلھوں سے کچھ دشمنی نہیں ہے کیول مانس کے ٹکڑے کے واسطے یہ سب مجھ کو مارتی ہیں جب یہ سمجھ کر اُس نے وہ ٹکڑا مانس کا گرا دیا تب دوسری چیلھیں جو مارتی تھیں چلی گئیں اور وہ چیلھ آنند سے ایک برکش پر بیٹھی رہی اُس کو دیکھ کر میں نے وِچار کیا کہ دھن رکھنے سے پریوار والے اور چور اور ٹھگ میرے ساتھ شترتا کریں گے اِس لیے کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھ کر آنند سے پرمیشور کا بھجن کرتا رہوں اور انیسواں گرو میرا اگیان بالک ہے جو کام کرودھ لوبھ موہ کے وش میں نہ ہو کر آتما ورکت رہتا ہے کہ جو وہ من بھی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہو اور کوئی آدمی میوا اور مٹھائی کے بدلے اُس سے وہ رتن مانگے تو وہ دے ڈالتا ہے اور سوائے کھیلنے کے دوسرا کام نہیں رکھتا اور اپنے گھر بار سے کچھ پریت نہ رکھ کر گیانیوں کی طرح ورکت رہتا ہے اُس کو دیکھ کر میں نے وِچار کیا کہ گیانی کو بھی اسی طرح نِرلوبھ رہ کر کچھ ترِشنا نہ رکھنا چاہیے سنسار میں دو ہی آدمی ایک اگیان بالک اور دوسرا برہم گیانی خوش رہتے ہیں اور سب کوئی دُکھ اور سُکھ میں پھنسے رہتے ہیں۔ بیسواں گرو میری کنواری کنیا ہے ایک دن میں نے

ایک گرہستھ براہمن کے گھر بھیکھ مانگنے کے واسطے جاکر گیا دیکھا کہ اکیلی کنواری کنیا وہاں ہو کر اور
سب گھر والے کہیں باہر گئے تھے اُس وقت تین آدمی دوسرے شہر سے اُس کے بواہ کا سندیسا
لے کر وہاں آئے اُس لڑکی نے سب کو بڑے آدر سے بیٹھالا اور چاول تیار نہ رہنے سے آپ کوٹھری میں
جاکر مہمانوں کے واسطے دھان کوٹنے لگی جب دھان کوٹنے سے اُس کے ہاتھ کی چوڑیاں
بولنے لگیں تب اُس نے وچارا کہ یہ لوگ چوڑیوں کا بولنا سُن کر کہیں گے کہ اُن کے گھر ایک دن
کے کھانے کے واسطے بھی چاول نہیں ہیں اس بات کی شرم سمجھ کر اُس نے دو دو چوڑیاں ہاتھ
میں رکھلیں اور سب چوڑیاں ایک ایک کرکے توڑ ڈالیں تسپر بھی اُن کا بولنا بند نہ ہوا جب اس نے
ایک ایک اور توڑ کر اکیلی چوڑی رہنے دی تب بولنا چوڑیوں کا بند ہونے سے دھان کوٹکر مہمانوں
کو بھوجن کرایا یہ حال دیکھ کر میں نے سمجھا کہ بہت لوگوں کی سنگت کرنے سے آپس میں جھگڑا ہوتا ہے
دو آدمی ساتھ رہنے سے بھی بہت باتیں ہو کر ہر بھجن نہیں بن پڑتا اس لیے گیانی کو کسی سے
سنگت اور پریت کرنا اُچت نہ ہو کر اکیلے ہی ہر بھجن کرنا چاہیے۔ اکیسواں گرو میرا تیر بنانے والا
ہے ایک دن میں نے بازار میں تیر بنانے والے کی دوکان پر کھڑے ہو کر گیا دیکھا کہ وہ تیر
بنا رہا ہے اُسی وقت راجہ کی سواری بڑی دھوم سے اُس دوکان کے پاس ہو کر دوسری
طرف چلی گئی تھوڑی دیر کے بعد راجہ کے ایک نوکر نے جو پیچھے رہ گیا تھا آکر اُس تیر بنانے
والے سے پوچھا کہ راجہ کی سواری کدھر گئی ہے اُس نے جواب دیا کہ میں نے راجہ کی سواری
نہیں دیکھی یہ بات سُن کر میں نے تیر بنانے والے سے کہا کہ ابھی سواری راجہ کی بڑی دھوم سے
تمہارے سامنے ہو کر چلی گئی ہے تم کیوں جھوٹھ بولتے ہو تب وہ بولا کہ میں تیر بنانے میں لگا
تھا اس سے کچھ دھیان سواری کا نہیں کیا اُس وقت میں نے اپنے مَن سے کہا کہ
اے مَن تجھ کو بھی سب اندریوں کو وش رکھ کر اسی طرح پرمیشور کا دھیان کرنا چاہیے۔ بائیسواں
گرو میرا سانپ ہے جو اپنے رہنے کے واسطے گھر نہ بنا کر چوہوں کے بل میں رہ جاتا ہے اس
کو دیکھ کر میں نے وچار کیا کہ گیانی سادھو کو بھی گھر بنانا اُچت نہ ہو کر جہاں رات ہو جائے
وہاں ہی اپنا گھر سمجھنا چاہیے۔ تیئیسواں گرو میرا مکڑی ہے جو سُوت کی طرح تار اپنے مُنھ سے
نکال کر پھر اُس کو کھا جاتی ہے اُس کو دیکھ کر میں نے وچار کیا کہ پرمیشور کو بھی اسی طرح جاننا
چاہیے کہ چوراسی لاکھ طرح کے جیو اُن سے پیدا اور پالن ہو کر انت سمے سب کا جیو آتما
اُن کے روپ میں سما جاتا ہے اس لیے گیانی کو منسا واچا کرمنا سے گھٹ گھٹ ویاپک
بھگوان کے سمرن اور دھیان میں لین رہنا اُچت ہے۔ چوبیسواں گرو میرا بھِرنگی کیڑا
ہے جس کے ڈر سے دوسرے کیڑے بھی اُسی کا روپ ہو جاتے ہیں اُس کو

دیکھ کر میں نے وچار اکر گیانی کو چاہیئے کہ اُسی طرح پرمیشور میں من لگا دے جس میں اُنھیں کا روپ ہو جاوے یہ سب گیان کہہ کر دتاترے جی بولے کہ اے راجہ جو کچھ گیان میں نے اُن چوبیسوں گرو سے سیکھا وہ تم کو سُنا دیا اُسی گیان کو تم سمجھ کر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کیا کرو تمھاری مُکت ہو جائے گی اے راجہ چوراسی لاکھ یونی میں جنم پاکر بہت سوچ اور دُکھ اُٹھا کر بڑی مشکل سے آدمی کا تن پاکر سنساری مایا موہ میں پھنسنا اُچت نہیں ہے کیول پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے کے واسطے آدمی کا تن ملتا ہے سوائے اس چولے کے دوسری یونی میں پرمیشور نہیں مل سکتے جو کوئی آدمی کا تن پاکر ہر بھجن نہیں کرتا وہ پھر چوراسی لاکھ یونی میں جنم پاکر بڑا دکھ اُٹھاتا ہے جب اس جیو نے آدمی کا تن پایا تو یہ سمجھنا اُچت ہے کہ وہ ایک پیر اپنا بھوساگر پار اُترنے کی ناؤ پر رکھ چکا جس نے اس شریر میں شُبھ کرم کیا وہ دوسرا پاؤں بھی اُس ناؤ پر رکھ کر بھوساگر پار اُتر گیا نہیں تو اس ناؤ سے پھر چوراسی لاکھ یونی میں گر کر دُکھ بہت سا پاوے گا یہ بدن کبھی دُبلا ہو کر کبھی موٹا ہو جاتا ہے اس لئے ناش ہونے والے بدن کا موہ کرنا نہ چاہیئے جو لوگ استری اور پُتر اور دربیہ اور ہاتھی اور گھوڑا آدِک کو اپنا جان کر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب اننت سمے میری سہایتا کریں گے اُن کو ضرور نرک بھوگنا پڑتا ہے یہ من چنچل جو اپنے وش میں نہیں رہتا اُس کو ضرور اپنے قابو میں رکھنا چاہیئے نہیں تو جس طرح چھ چوروں نے ایک رتن چُرا کر حصہ نہ لگنے سے آپس میں جھگڑا کر کے پھانسی پائی اسی طرح سب اندریاں اپنا اپنا سُکھ بھوگنے کے واسطے من کو اپنی طرف کھینچ کر اُسے نرک میں ڈال دیتی ہیں اور اگیان آدمی اُن کے وش میں آکر بہت دُکھ پاتا ہے جس طرح سنسار میں کئی استری رکھنے والے آدمی خراب ہوتے ہیں اُسی طرح یہ من چنچل ناک اور کان اور زبان اور لنگ آدک اندریوں کے وش ہو کر دُکھ پاتا ہے پہلے پرمیشور نے پشو اور پکشی اور برکش آدک کو پیدا کرنے سے خوش نہ ہو کر جب آدمی کا تن بنایا تب خوش ہو کر کہا کہ اس بدن میں گیان پراپت ہونے سے جیو مُکتی پدوی کو پاوے گا اس لیے آدمی کا تن کیول بھگوت بھجن کرنے کے واسطے ہے آدمی کو سنساری مایا موہ میں لپٹنا نہ چاہیئے پیٹ بھرنا اور بھوگ کرنا دوسری یونی میں بھی ملتا ہے پہلے سے پانی بھرا ہوا آگ بُجھانے کے کام آتا ہے اور آگ لگتے وقت کنواں کھودنے اور پانی بھرنے سے وہ آگ نہیں بُجھ سکتی اے راجہ میں پرمیشور کا چمتکار سب جیوؤں میں برابر سمجھ کر خوش رہتا ہوں تم کو اور سنساری جیوؤں کو اس تن میں مُکتی ملنے کے واسطے تدبیر کرنا اُچت ہے نہیں تو پیچھے سوائے پچھتانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں لگے گا۔ اے اودھو دتاترے یہ سب گیان راجہ یدو سے کہہ کر تیرتھ یاترا کرنے چلے گئے اور راجہ یدو اُسی گیان کے پرتاپ سے مُکتی پدوی پر پہونچا اس سے تم بھی یہی گیان اپنے من میں درڑھ کر رکھ کر سنساری مایا موہ کو چھوڑ دو۔

ادھیائے دسواں

شری کرشن جی کا اودھو جی کو گیان اُپدیش کرنا

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو سنساری آدمی کو چاہیے کہ اپنے برن اور آشرم کا دھرم
شاستر کے موافق رکھ کر کسی بات کی چاہ نہ رکھے یگیہ اور شرادھ آدک دیو کرم اور پِتر کرم کرکے
گرو کی سیوا میں پریت رکھ کر گرو کی بات سچ مانے جب تم من اپنا سنساری مایا سے الگ کر کے
ایک چت ہو جاؤ گے تب گرو کا اُپدیش تمھارے ہردے میں پرویش کرے گا یہ بدن شبھ اور اشبھ
کرم کرکے بہت جنم پاتا ہے اس لیے منوشیہ تن میں آتما کو بدن سے الگ سمجھ کر سنساری سُکھ اور
بیوہار کو جھوٹھا سمجھنا چاہیئے بنا ہر بھگتی کیے اور آتما کو بدن سے الگ جانے مکتی نہیں مل سکتی
لڑکپن اور جوانی اور بڑھاپا تینوں حالتیں اس بدن پر گذرتی ہیں مگر آتما سدا ایک روپ رہتا ہے
اور آدمی اپنے اگیان سے دُکھ مان کر سُکھ ملنے کی تدبیر نہیں کرتا یگیہ اور تیرتھ آدک اچھے کرم کرنے
کے پھل سے سنساری جیو دیولوک جا کر سُکھ بھوگتے ہیں مگر مدت پوری ہو جانے کے بعد مرت لوک
میں جنم پا کر ادھرم کرنے کے بدلے نرک بھوگنا پڑتا ہے جب تک مکتی نہیں ملتی ہے تب
تک یہ جیو آواگمن میں پھنس کر بہت طرح کا دُکھ پاتا ہے اس لئے بھوساگر پار اُترنے کے
واسطے سوائے ہر بھجن اور ست سنگ کے دوسرا اُپائے نہیں ہے اور جو تم کہتے ہو کہ ہم کو اپنے
ساتھ لے چلو جس میں تم سے الگ نہ ہوں سوائے اودھو گیان پراپت ہونے سے دیوگ کا
دُکھ نہیں ہوتا اور تم سنسار میں جتنے جیوؤں کو دیکھتے ہو وہ سب برھما سے لے کر چینٹی تک موت کا
لقمہ ہیں اور میں جنم مرن سے رہت ہو کر جب پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اوتار لیتا ہوں
تب مجھ کو بھی نرگن روپ چھوڑنا پڑتا ہے اس لیے تم کو چاہیئے کہ تندامن اپنا میرے بھجن اور سمرن
میں لگائے رہ کر میرے چرنوں کے دھیان میں لین رہو تو دیوگ (جدائی) کا دُکھ تمھارے ہردے
میں نہ رہے گا اے اودھو جگت میں گیان اور اگیان دو باتیں پرگٹ ہیں جو لوگ گیانی ہیں
وہ اس بدن کو درخت کے برابر جان کر اس پر دو پکشی بیٹھے ہوئے سمجھتے ہیں اُن میں ایک پکشی
تھوڑا بھوجن کر کے سامرتھ بہت رکھتا ہے اُس کو پرماتما سمجھنا چاہیئے جو کام کرودھ لوبھ موہ
اور اندریوں کے سُکھ سے کچھ کام نہیں رکھتا اور دوسرا پکشی بہت کھانے پر بھی دُبلا رہ کر سنساری
سُکھ میں خوش رہتا ہے اُس کو جیو آتما سمجھنا چاہیے اور یہ استری اور دھن وغیرہ سُکھ ملنے
سے خوش ہو کر اس کے دیوگ میں دُکھ پاتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ ہانی اور لابھ اور سُکھ پرمیشور کی

اچھا سے ہوتا ہے اس میں دوسرے کا کچھ وش نہیں چلتا اے اودھو سنساری آدمیوں کے بھوساگر
پار اترنے کے واسطے جو تدبیر کرنا چاہیے وہ ہم کہتے ہیں سنو۔ من میں کسی بات کا ابھمان رکھنا اور
دُربچن کہنا اور دوسرے کو دھنوان دیکھ کر ڈاہ کرنا اور بغیر مطلب بہت بولنا اور استری اور بیٹوں سے
بہت پریت کرنا اُچت نہ ہو کر پرماتما کو بدن سے الگ نہ سمجھنا چاہیے جس طرح کاٹھ میں اگن چھپی
رہ کر تدبیر کرنے سے پرگٹ ہوتی اور کاٹھ جلا دینے میں وہ آگ اس سے الگ ہو کر پھر اس کے
ساتھ نہیں رہتی اسی طرح پرمیشور کا پرکاش سب جیوؤں میں رہ کر جب وہ اپنی شکتی بدن سے کھینچ
لیتے ہیں تب مر جاتا ہے وہ لوتھ جلا دینے سے آتما کو کچھ دکھ نہیں ہوتا اور پرماتما کا پرکاش سب
سب جیوؤں کے بدن میں برابر دیکھنے سے کچھ ڈر نہ ہو کر بھید سمجھنے میں بہت طرح کا ڈر لگا رہتا ہے
اس لیے آتما کو سب جگہ برابر جان کر سنساری مایا سے چھوٹنے کے واسطے آٹھوں پہر تدبیر کرنا چاہیئے
اے اودھو اس طرح کا گیان رکھنے والا آدمی ضرور مکت ہوتا ہے۔

ادھیائے گیارھواں

شیام سُندر کا اودھوجی کو گیان سکھانا

شری کرشن مہاراج نے کہا کہ اے اودھو سنسار میں دکھ اور سکھ مایا کے گنوں سے ہوتا ہے
اور وہ مایا مجھ کو نہیں ویاپتی جس طرح سپنے میں کوئی آدمی بہت طرح کا دکھ اور سکھ دیکھ کر
جاگنے کے پیچھے سب جھونٹھا سمجھتا ہے اسی طرح سنساری بیوہار جھونٹھا ہو کر پرمیشور کی مایا سے
سچ معلوم ہوتا ہے اور جیو آتما سب کے بدن میں میری شکتی ہو کر جب تک وہ جیو مجھ کو نہیں پہچانتا
تب تک مجھ سے الگ رہتا ہے اور میرا بھید جاننے والے اس طرح میرے سوروپ میں مل جاتے
ہیں جس طرح درپن میں اپنی پرچھائیں دکھائی دے کر اس کو الٹنے سے پھر وہ روپ نہیں دکھائی پڑتا
اور مورکھ آدمی درپن اگیان سے ہاتھ میں رکھ کر اپنے کو مجھ سے الگ سمجھتے ہیں اور گیانی لوگ
گرہستھ آشرم رکھنے اور سب جگت کا کام کرنے پر بھی من اپنا ورکت رکھ کر سنساری جال میں نہیں
پھنستے گیان اور ویراگ دونوں مکتی دینے والے ہیں اگیان آدمی کو سوائے دکھ کے سکھ نہیں
ملتا پرمیشور کی شرن میں جانے سے گیان پراپت ہوتا ہے اور ان سے بمکھ رہنے والے
گیان نہیں پاتے جس طرح ہوا سگندھ اور درگندھ دونوں طرح کی چیزوں میں ہو کر بہتی ہے
لیکن دونوں سے الگ رہ کر سگندھ اور درگندھ کا پرویش اس میں نہیں ہوتا اسی طرح گیانی
کو بھی کسی کے بڑائی کرنے سے خوش ہونا اور برا کہنے سے کچھ دکھ ماننا نہ چاہیئے جو لوگ

اپنی استری اور پتر اور ہاتھی اور گھوڑا آدک کا روگ دیکھ کر میری مایا لپٹنے سے سوچ کرتے ہیں اُن کو
مورکھ سمجھنا چاہیئے کیونکہ اُن کے سوچ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں نکلتا سب کو اپنے کرم کے موافق
دُکھ اور سکھ ملتا ہے اس سے گیانی کو چاہیے کہ ہانی اور لابھ اور دُکھ اور سکھ پرمیشور کی اچھیا پر جان
کر اپنے کو کسی بات میں اگوانہ سمجھے جو کوئی وید اور شاستر پڑھ کر نارائن جی کی بھکت نہیں رکھتا اُس کا
پڑھنا بیکار ہے بوڑھی اور بانجھ گئو کا رکھنا اور کرکشا استری اور ادھرمی سنتان کا پالن کرنا دھرم
کی راہ ہے کس واسطے کہ اُس سے کچھ سُکھ نہیں ملتا اور جو لوگ دھن پا کر دان اور دھرم آدک اچھے
کرم میں خرچ نہیں کرتے اور اُس کو اپنا سمجھ کر رکھ چھوڑتے ہیں اُس دولت کا ہونا اور
نہ ہونا دونوں برابر ہو کر اُن کو کچھ سُکھ نہیں ملتا اس لیے گیانی آدمی کو دھن پا کر یگیہ اور تیرتھ
اور دان اور دھرم میں خرچ کر کے اُس کا پھل پرمیشور کو آرپن کر دینا چاہیے جس میں لوک اور
پرلوک دونوں بن جائیں۔ اتنا گیان سُن کر اودھو نے وِنے کیا کہ اے مہاراج آپ نے
تربھون پت ہو کر کیول ہر بھکتوں کو بھو ساگر پار اُتارنے کے واسطے نرتن دھارن کیا ہے
دیال ہو کر مُکت ہونے کی تدبیر بتلائیے یہ بات سُن کر ویکنٹھ ناتھ نے کہا کہ اے اودھو جو گرہستھ
آدمی سنساری کام کرنے پر بھی مَن اپنا میری طرف لگائے رہ کر مجھ کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا
سمجھے اور کسی کا بُرا نہ چاہ کر بہت ترشنا نہ رکھے اور اپنے بدن کے برابر مجھ کو پیارا جان کر گرو کا بتایا ہوا
منتر جپے اور دُکھ اور سُکھ کو برابر سمجھ کر کام کرودھ لوبھ موہ بھوکھ پیاس کے وش میں نہ ہوئے
اور سوائے ہر بھکتی کے دوسری چاہنا نہ رکھ کر ٹھاکر پوجا اور ہر بھجن میں پریت رکھے اور کسی
کے گالی دینے سے بُرا نہ مان کر میری شکت سب جیووں میں برابر سمجھے اور اپنی سامرتھ بھر
پراُپکار کر کے پرمیشور کی لیلا اور کتھا سُننے میں خوش رہے اور سوائے اسمرن اور دھیان سگن
یا نرگن روپ میرے کے دوسرا کچھ اُدیم نہ رکھے اور دیو استھان اُتم بنا کر ٹھاکر کے پھول چڑھانے
کے واسطے باغیچہ بنا دے اور جو کچھ روپیہ گھر میں ہو اُس کو پرمیشور کا جان کر اپنا نہ کہے
اور جو کچھ اچھی چیز کھانے کے واسطے ملے وہ پہلے ٹھاکر کو بھوگ لگا دے پھر اُس میں سے
براہمن آدک چاروں برن اور اپنے کُل پریوار والوں کو تھوڑا تھوڑا دے کر آپ کھائے
اور ہر روز سوریہ کو ڈنڈوت اور اگن میں ہوم کر کے براہمن کو اچھا بھوجن کھلا دے
اور اپنے سامرتھ بھر دان اور دکشنا دیا کرے اور گرو کی سیوا آپ کر کے سب جگہ جل اور
پرتھوی اور آکاش میں چتربُھجی سوروپ میرا دھیان میں دیکھے اور ہر روز دیوتوں کے
نام ہوم اور پتروں کے نام ترپن کر کے تالاب اور باؤلی اور کنواں اور دھرم شالا آدک
جیووں کے سکھ پانے کے واسطے بنا دے اور غریب آدمی اور براہمنوں کو مکان بنوا کر

اُن کی کُٹیا بنوانے کے واسطے آپ روپیہ دے اور سادھو اور مہاتما کی شدھ کھانے اور پہرنے کی لیکر
اس بات کا ابھمان اپنے من میں نہ لاوے کہ یہ اچھا کام ہم نے کیا اور دوسروں کے سامنے بھی اُس کی
چرچا اور اپنی بڑائی نہ کرے جو لوگ اچھا کام کر کے اپنے منھ سے کہتے ہیں تو اُن کا پُنیہ اس وجہ سے
کہ زبان میں اگن دیوتا رہتے ہیں جل جاتا ہے اے اُودھو اس طرح کا دھرم اور کرم رکھنے والے آدمی
سے میں بہت خوش رہتا ہوں لیکن بنا ست سنگ کیے یہ سب گیان نہیں ملتا سادھو اور مہاتما کی
سنگت کرنے اور میرا دھیان دھرنے سے آدمی گیان پاکر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے۔

ادھیاے بارھواں

ست سنگ کا ماہاتم کہنا ویکنٹھ ناتھ کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو میں نے یگیہ اور تپ اور دان اور دھرم اور اگیان اور
ویراگ آدک کا حال تم کو سُنایا اب ست سنگ کی مہما جس سے بھگتی پیدا ہوتی ہے کہتا ہوں سُنو جیسا
مجھ کو ست سنگ پیارا ہو کر بھگتی کرنے سے میں جلدی پرسن ہوتا ہوں ویسا وید پڑھنے اور
یوگ ابھیاس سادھنے اور برت آدک رکھنے والوں سے خوش نہیں ہوتا کیول ست سنگ کرنے
سے میرے چرنوں میں بھگتی پیدا ہو کر سنساری جیو مجھ کو پہچانتے ہیں اور وہ جگت میں اپنی منو کامنا
پاکر انت سمے آواگمن سے چھوٹ جاتے ہیں دیکھو راجہ بل اور باناسُر اور سُگریو اور ہنومان اور جامونت
اور جٹایو اور کبجا اور برج واسی آدک بہت جیو میری بھگتی اور درشن کرنے سے بھوساگر پار اُتر گئے
اور سیوری اور بگھا آدک بہت جیو نیچ اور اونچ ذات بھگتی کرنے سے مکتی پدوی پر پہونچے اور
گوپیوں نے کچھ وید اور شاستر نہ پڑھنے اور تیرتھ اور برت نہ کرنے اور میری مہما نہ جاننے پر بھی مجھکو
پتی بھاؤ مان کر ایسی پریت میرے ساتھ کی کہ میرے ویوگ میں اُن کو ایک ساعت ایک
کلپ کے برابر معلوم ہو کر میرے ساتھ راس لیلا کرتے وقت چھ مہینے کی رات ایک پل کے برابر
جان پڑی تھی اُنھوں نے اُسی پریت اور بھگتی کے پرتاپ سے لکشمی روپ ہو کر ویکنٹھ واس پایا جس طرح
کوئی آدمی جان یا انجان میں امرت پینے سے امر ہو کر اُتم اور شدھ کھانے سے سدا جوان بنا رہتا
ہے اُسی طرح جانے اور بنا جانے میری بھگتی اور پریتی رکھنے والے آدمی سنسار میں سُکھ پاکر
جنم اور مرن سے چھوٹ جاتے ہیں جیسے تاگے میں دانے کاٹھ اور رُدراکش اور سونا آدک کے پرو کر
مالا بنتی ہے اسی طرح سنساری جیو میرے سوروپ میں رہتے ہیں لیکن یہ بات بنا بتلائے گرو اور
سُننے کتھا اور کرنے ست سنگ کے معلوم نہیں ہوتی اِس لیے سنساری آدمی کو گرو کی

سیوا اور بھگتی کرنا اور گیان روپی تلوار سے مایا روپی سندیھہ کاٹ کر سب جیؤوں میں پرمیشور کی شکتی برابر سمجھنا چاہیئے یہ سب گیان سُن کر اودھو نے بِنتی کیا کہ اے وِیناناتھ جب کہ بھگتی کی اتنی بڑی پدوی ہے تو پھر آپ نے یگیہ اور تپ آدِک بہت طرح کے دھرم کیوں بنائے ہیں شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو یگیہ اور تپ آدِک کرم سے بھی گُن نکلتا ہے جس میں ہر چرنوں کی بھگتی پیدا ہو جس نے بھگتی پدارتھ پایا اُس کو دوسرا دھرم کرم کرنا نہ چاہیئے۔

ادھیائے تیرھواں

شیام سُندر کا اودھو سے گیان کہنا

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو ساتوک اور راجس اور تامس تین گُن مایا کے ہو کر پرماتما ان تینوں سے الگ رہتے ہیں جس وقت ساتوک بدن میں زیادہ ہو جاتا ہے اُس وقت دھرم اور شُبھ کرم کی طرف من آدمی کا لگتا ہے اور ساتوک سُبھاؤ والے کو سنسار میں لوگ اچھا کہتے ہیں جو آدمی کرودھ بہت رکھ کر کچھ کرم کیا کرتا ہے اُس کو تامسی سمجھنا چاہیئے اور جس کے بدن میں راجس بہت ہوتا ہے وہ سُکھ کی چاہ بہت رکھتا ہے اس لیے گیانی آدمی کو اُچت ہے کہ آٹھوں پہر من اپنا ساتوکی کی طرف لگائے رہ کر ایسا کرم اور دھرم کرتا رہے جس میں میری یاد اُس کو نہ بھولے یہ سُن کر اودھو نے بِنتی کیا کہ اے مہاپربھو جب آدمی نے جانا کہ یہ کرم بُرا ہے اور اُس کے کرنے سے مجھ کو دُکھ ملے گا پھر جان بوجھ کر وہ دُکھ دینے والا کام کر کے گربھ اور نرک میں پڑ کر سدا دُکھ کیوں اُٹھاتا ہے ایسا کرم کیوں نہیں کرتا جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جائے کون آدمی گیان اُس کا مٹا کر اُس کو بُرے کرم کی طرف لگا دیتا ہے یہ سُن کر تربھون پتِ بولے کہ اے اودھو اُس کی بُدھ کو بگاڑنے والی دو چیزیں ہیں ایک ترشنا یعنی ہوس دوسری کرودھ یعنی غصہ جب آدمی کو کسی چیز کے لینے کی ہوس ہوئی اور دوسرا کوئی اُس میں بادھک یعنی خلل انداز ہوا تب کرودھ پیدا ہوتا ہے اور یہی دونوں یعنے ترشنا اور کرودھ سب جیوؤں سے بُرا کام کراتے ہیں اور یہ مُجھ سے پرمُکھ رکھ کر اُس کا پرلوک بننے نہیں دیتے جس طرح چور اور لمپٹ دھن بیہ لینے اور پراستری گمن کرنے کے واسطے دوسرے کے گھر جا کر پکڑے جاتے ہیں اُسی طرح جب تک مُکتی پدوی پر نہیں پہنچتا تب تک ترشنا اور کرودھ کے وَش میں رہ کر جنم اور مرن کا دُکھ اُٹھاتا ہے جس نے کام کرودھ کو جیت کر مجھ کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا جانا اُس کو گیانی اور میرا بھگت سمجھنا چاہیئے یہ سُن کر اودھو نے پوچھا کہ مہاراج آپ نے سب یدوونشیوں کو کس واسطے مُکتی نہیں دی

ایک پردیا کر اور دوسرے کو ابھاگی چھوڑنا کیا کارن ہے شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو میں تم سے پہلے کہہ چکا ہوں کہ گیان اور اگیان دو مارگ ہیں جو ایک ہی مارگ ہوتا تو کسی کو کچھ سوچ اور ڈر پوجا اور ہر بھجن اور اچھے برے کرم اور نرک اور سورگ کا نہ رہتا اے اودھو سنسار میں دو طرح کے آدمی ہیں ایک آتما رام دوسرے دیارام۔ آتما رام اُس کو کہنا چاہیئے جو آٹھوں پہر پرمیشور کے اسمرن اور دھیان میں لین رہ کر اور سنساری سُکھ ملنے میں خوشی اور دوسرے کے نقصان سے دُکھ نہیں پاتا اور دیارام اُس کو کہنا چاہیئے جو سنسار میں روپیہ اور سُندر استری اور پُتر اگیا کاری ملنے سے خوش رہ کر اُن سب کے چھوٹ جانے میں دُکھ اُٹھاتے ہیں اس لیے گیانی آدمی کو چاہیئے کہ اپنے برن اور آشرم کے دھرم کے موافق چلن رکھ کر اپنی کریا کبھی نہ چھوڑے اپنے دھرم سے پھرنے میں برھم ہتیا کے برابر پاپ ہوتا ہے اے اودھو ایک مرتبہ سنت کمار آدک نے گیان کا ابھمان اپنے ہردے میں رکھ کر برھما سے یہ بات پوچھی کہ سنساری آدمی کا من پنچ بھوت آتما سے کیوں الگ ہوتا ہے ہم نے سب تیرتھوں کا اسنان کیا اور آٹھوں پہر پرمیشور کی کتھا اور لیلا آپس میں کہتے اور سُنتے رہتے ہیں تس پر بھی من ہمارا آج تک سنساری چاہنا سے الگ نہیں ہوا اس کا کیا کارن ہے جب برھما جواب اُس کا نہ دے سکے اور دوسرے دیوتا لوگ جو وہاں بیٹھے تھے برھما کو ہنسنے لگے تب۔ برھما نے شرمندہ ہو کر مجھ کو یاد کیا تب میں اُن کی بات رکھنے کے واسطے وہاں چلا گیا اور ہنس پکشی سفید رنگ برھما کے باہن کے بدن میں جو سبھا کے باہر بیٹھا تھا پرویش کر کے سنکادک کے پاس چلا گیا اور اُن لوگوں کا ابھمان توڑنے کے واسطے بولا کہ تم کیا پوچھتے ہو یہ بات سُن کر سنت کمار نے کہا کہ تم کون ہو تب میں نے جواب دیا کہ ہم اور تم الگ نہ ہو کر بدن کے الگ رہنے پر بھی پنچ بھوت آتما جس کو پران کہتے ہیں ہمارے اور تمھارے بدن میں ایک ہے اس لیے پوچھنا تمھارا برتھا ہے جبکہ تم اگیان بالک کی طرح پوچھتے ہو تب برھما جی تینوں لوک کے پیدا کرنے والے تم کو کیا جواب دیں اے سنت کمار جس طرح اگیان آدمی اپنے من میں منصوبہ کر کے سنسار کے سب سُکھ بھوگ لیتے ہیں لیکن یہ سُکھ اُن کو نہیں ملتا اسی طرح سنساری بیوہار اور یہ بدن جھوٹھا ہو کر پرمیشور کی مایا سے چار دن کے واسطے سچ معلوم ہوتا ہے جیسے اندھیرے میں پڑی ہوئی رسی دیکھ کر سانپ کا سندیہہ ہو جاتا ہے ویسے بہت سے تن ناش ہونے والے الگ الگ دکھائی دے کر چوراسی لاکھ یونی کے جیو آتما میں میرا پرکاش رہتا ہے اسلیئے بدن کو رسی روپی جھوٹھا سانپ سمجھ کر اس ناش ہونے والے بدن سے پریت رکھنا نہ چاہیئے میری شکتی نکل جانے سے یہ بدن کچھ کام نہیں آتا جس طرح بادل سمدر کا پانی سوکھ کر برساتے ہیں تو پھر وہ پانی ندی اور نالے کی راہ بہہ کر سمدر میں مل جاتا ہے اسی طرح جتنے جیو جڑ اور چیتنیہ سنسار میں

دکھلائی دیتے ہیں وہ سب میری اچھا سے پیدا ہو کر مرنے کے پیچھے جیو آتما سب کا پھر میرے روپ میں سما جاتا ہے جو لوگ سنساری بیوہار جھوٹھا سمجھ کر مایا روپی جال میں نہیں پھنستے اور برکت رہ کر ہر چرنوں میں سچی پریت کرتے ہیں اُن کو جلدی میرا درشن مل کر ویکنٹھ کا سکھ ملتا ہے جس طرح مدرا کے نشے میں آدمی متوالا ہو کر اپنے بدن اور کپڑے کی سُدھ نہیں رکھتا اسی طرح ہر بھگت لوگ بھی میرے دھیان میں لین رہ کر اپنے بدن کی خبر نہیں رکھتے اور میں یگیہ اور تپ آدک شبھ کرم کا پھل دینے والا ہو کر سب کسی کو اُس کے کرم کے موافق جنم بھر کھانا اور کپڑا دیتا ہوں لے سنت کمار آدمی کا من کبھی چاہنا سے الگ نہیں ہوتا اس واسطے میں نے ہنسیہ اوتار دھارن کرکے راجہ ستیہ برت کو گیان اُپدیش کیا تھا جس میں سنساری آدمی میری کتھا اور بیلاشن کر اُسی گیان کے موافق میرا سمرن اور دھیان کریں اور سنساری ترشنا چھوڑ کر ہر چرنوں میں پریت لگاویں اور جس طرح سنسار میں پورب اور پچھم آدک چاروں طرف جانے کی راہ بنی ہے اسی طرح یگیہ اور تپ اور دان اور دھرم اور تیرتھ اور برت اور ست سنگ اور بھگتی آدک میرے پاس پہونچنے کے واسطے راستے بنے ہیں آدمی جس راہ پر چاہے اُس راہ پر سچے من سے چلے تو میرے پاس پہونچ جائے گا سنت کمار آدک یہ گیان سنتے ہی بہت نجت ہو کر اپنا ابھمان بھول گئے اور اپنے من کا سندیہہ چھوڑ کر ہنس روپی بھگوان کو ڈنڈوت کرکے بہت اُستت کی اور اُن سے بدا ہو کر اپنے استھان پر چلے گئے اور ہم اُن کا ابھمان توڑ کر ویکنٹھ میں چلے آئے۔

ادھیائے چودھواں [۱۴]

پوچھنا ادھوجی کا حال وید اور شاستر کا شری کرشن جی سے

ادھوجی نے اتنی کتھا سُن کر شری کرشن جی ترلوکی ناتھ سے ونے کیا کہ اے ویکنٹھ ناتھ ویدیال بہت سے مُنی اور یوگیشوروں نے وید اور شاستروں میں آپ کے ملنے کے واسطے یگیہ اور تپ آدک بہت سی راہیں لکھی ہیں سو آپ کے پاس پہونچنے کا جو راستہ سچ ہو وہ بتلائیے شری کرشن جی نے کہا کہ اے ادھو جب برھما کمل کے پھول سے پیدا ہوئے تب اُنھوں نے وید جو میری سوانسا ہیں میری اِچھا سے پا کر بھرگو رشیشور آدک اپنے پانچوں بیٹوں کو پڑھایا اور رشیشوروں نے بھید اُس کا دیوتا اور دیتیہ اور گندھرب اور بدیادھر اور یکش اور کنّر آدک کو سکھلایا اُن میں جس کو جتنا گیان تھا اُس نے اُتنا سمجھ کر دنیا میں پھیلایا لیکن اُس وید کے اصل مطلب کو کوئی نہیں پہونچا بعضے آدمی کام اور کرودھ اور استری اور پُتر اور بعضے یگیہ اور تپ اور بعضے تیرتھ اور برت اور کوئی دان اور

دھرم کو اچھا جانتے ہیں لیکن اِن سب کرموں سے آدمی بھوساگر پار نہیں اُتر سکتا اور جتنی چیزیں دنیا میں دکھلائی دیتی ہیں ایک دن اِن سب کا ناش ضرور ہوگا جو لوگ پرمیشور کا اسمرن اور دھیان اُتم سمجھ کر اُسی میں اپنا من لگائے رہتے ہیں وہ سنساری چیز کی کچھ چاہنا نہ رکھ کر اندر لوک آدِک کا بھی سُکھ کچھ نہیں سمجھتے اور سوائے بھکتی ہرچرنوں کے مُکتی پدارتھ بھی نہیں چاہتے۔ جو آدمی بغیر کسی اِچھا کے میری بھکتی اور سیوا کرتے ہیں اور سب کو اپنا ہتر جان کر کسی کے ساتھ دُشمنی نہیں رکھتے اُن بھکتوں کے لکشن ہم کہتے ہیں سُنو۔ وہ لوگ آٹھوں سِدھ ملنے پر بھی اُن کی طرف نہ دیکھ کر آٹھوں پہر من اپنا میری طرف لگائے رہتے ہیں اور میں اُن کو ساتوں دیپ اور تینوں لوک کا راج اور مُکتی پدارتھ دیتا ہوں سو وہ بھی نہیں لیتے اِس لیے میں اُن سے شرمندہ رہ کر اُن کے پیچھے پیچھے پھر کر یہی بچار کرتا ہوں کہ کون چیز اُن کو دے کر اُن کی سیوا سے اُرِن ہو جاؤں جس جگہ وہ بھگت چرن اپنا رکھتے ہیں وہاں کی دھور اُٹھا کر اِس کارن اپنے بدن پر مَل لیتا ہوں کہ جس میں کروڑوں برہمانڈ کے جیو جو میرے بدن میں رہتے ہیں اُس کے لگنے سے پوتر ہو جاویں اے اودھو اُن بھکتوں کے برابر میں اپنے بدن اور لکشمی جی اور مہادیو جی کو بھی پیارا نہ جان کر سب سے اُتم ان کو سمجھتا ہوں جب میرا کوئی بھگت سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہونا چاہتا ہے تب میں اُس کے ہردے میں گیان کا پرکاش کر کے اکرم کرنے سے بچا لیتا ہوں اور جو ہر بھگت کتھا بارتا سنتے وقت میرے پریم میں ڈوب کر رو دیتے ہیں اُن کا پاپ آنسوؤں کی راہ بہہ کر انتہ کرن شدھ ہو جاتا ہے مجھ آدِک اگیان میں مرجانے کا پاپ اُن کو نہیں لگتا جیسا بھکتی کرنے سے میں جلد ملتا ہوں ویسی دوسری سہج راہ میرے پاس پہونچنے کے واسطے نہیں ہے جس طرح آگ میں ڈال دینے سے سونے کا سب میل چھوٹ جاتا ہے اسی طرح بھکتی کرنے سے بدن میں پاپ نہیں رہتا لیکن یہ سب بات چت کے آدھین ہو کر یہی من سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہو جاتا ہے اور میری طرف سے دھیان لگانے والے آدمی سنسار میں اپنی منو کامنا پاکر انت سمے ویکنٹھ واس پاتے ہیں اس لیے آدمی کو استری اور لمپٹ پُرش کی سنگت سے الگ رہ کر میری طرف من لگانا چاہیئے اُن کی سنگت کرنے میں آدمی کا گیان جلد چھوٹ جاتا ہے ویسا دوسری طرح نہیں بگڑتا اب ہم تم کو پرمیشور کی طرف من لگانے کی راہ بتلاتے ہیں سنو کہ اکیلے بیٹھ کر پہلے من اپنا ایک طرف کر کے پھر اپنے کمل روپی ہردے میں میرے چتر بھجی روپ کا دھیان لگا دے جس طرح آم کی گٹھلی بوتے ہیں تو اُس کو پُھنگا کو بکری آدِک کے کھا جانے کا ڈر لگا رہتا ہے جب تک حفاظت کرنے سے وہ درخت تیار ہو جاتا ہے تب ہاتھی بھی اُس کو نہیں اُکھاڑ سکتا اسی طرح جب ہر روز میرا اسمرن اور دھیان

کرنے سے سنساری مایا چھوٹ کر جب برکش روپی بھگتی ہردے میں جڑ پکڑ لیتی ہے تب پھر کم نہیں ہوتی اور یوگ ابھیاس سادھنے اور اندریوں کو وش کرنے سے اشٹ سدھیاں بنی رہتی ہیں اے اودھو تم ہر بھگتوں کی بڑی پدوی سمجھ کر میری بھگتی سچے من سے کیا کرو تمہارا منورتھ پورا ہو جائے گا۔

ادھیائے پندرھواں

شری کرشن جی کا حال اشٹ سدھ کا اودھو جی سے کہنا

اتنی کتھا سُن کر اودھو جی نے شری کرشن مہاراج سے بنتی کیا کہ اے مہا پربھو آپ نے کہا کہ یوگ سادھنے اور اندریوں کو وش کرنے سے اشٹ سدھ بنی رہتی ہے سو اُن میں کیا گُن ہے شری کرشن جی بولے کہ اے اودھو آٹھ سدھ بڑی اور دس سدھ چھوٹی ہیں اُن میں ایک سدھ ایسا گُن رکھتی ہے کہ بوڑھا آدمی چاہے تو اپنے کو لڑکا بنائے اور دوسری سدھ چھوٹے بدن کو بڑا بنا سکتی ہے اور تیسری سدھ یہ سامرتھ رکھتی ہے کہ اپنا بدن روئی کی طرح ہلکا بنا کر جہاں چاہے اُڑتا ہوا چلا جاوے چوتھی سدھ ہلکے سے بھاری بنانے کی سامرتھ رکھتی ہے پانچویں سدھ میں یہ گُن ہے کہ ہزاروں کوس کا حال بیٹھا ہوا دیکھ لیوے چھٹویں سدھ سے ہزاروں کوس کی بات سُن سکتا ہے ساتویں سدھ میں یہ گُن ہے کہ جو چیزیں جہاں سے چاہے منگا لیوے آٹھویں سدھ میں سب دیوتا وش میں ہو جاتے ہیں یہ سامرتھ آٹھوں بڑی سدھ میں ہے۔ نویں سدھ سے بدن پر بڑھاپا نہیں آتا۔ دسویں سدھ میں یہ سامرتھ ہے کہ جس جگہ من دوڑائے وہاں چھن بھر میں پہونچ جائے۔ گیارھویں سدھ سے دوسرے کا روپ آپ بن سکتا ہے۔ بارھویں سدھ سے اپنے پران کو دوسرے کے بدن میں داخل کر سکتا ہے۔ تیرھویں سدھ سے جب چاہے تب مرے۔ چودھویں سدھ میں یہ سامرتھ ہے کہ جس کے ساتھ جہاں جانے کے واسطے من چاہے وہاں جا کر اُس کے ساتھ بہار کرے پندرھویں سدھ میں یہ گُن ہے کہ جس چیز کی چاہنا من میں پیدا ہو وہ اُسی وقت آ کر مل جائے اور سولھویں سدھ سے جس کو آگیا دے وہ مان لے اور بھوت بھوشیہ برتمان تینوں کال کا حال جان لے اور سترھویں سدھ سے دوسرے کے من کی بات جان کر کچھ گرمی اور سردی اُس کو نہ اثر کرے اٹھارھویں سدھ سے جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی روک کر جس کو چاہے اس کو زہر کی گرمی نہ اثر کرنے دے سوائے اِن اٹھارہ سدھیوں کے چار اور بھی یوگ سادھنے سے مل سکتی ہیں ایک جنم سدھ دوسری اوشدھ تیسری تپ سدھ چوتھی منتر سدھ ہے جنم سدھ والا جہاں چاہے وہاں جنم لیوے اور

ادشدھ بدھ والا جس کو جو دو ادسے وہ امرت کے برابر کام کرے اور منتر سدھ والا منتر پڑھ کر جو
کچھ کہے وہ سچ ہو جاوے اور تپ سدھ والے کا تپ کوئی بگاڑ نہیں سکتا اے ادھو یہ سب سدھیاں
ایک ایک گن رکھتی ہیں اور میں سب سدھیوں کا پھل دینے والا ہوں اور ان سدھیوں کے وش کرنے کا
یہ اُپائے ہے سُنو۔ کہ آگ میں گرمی اور پانی میں سردی اور زمین میں سختی اور ہوا میں اسپرش اور آکاش
میں شبد یہ پانچوں باتیں میری کرپا سے ہیں جو کوئی ان پانچوں چیزوں میں میرا دھیان لگا کر سچے
من سے میری مہما سمجھے اُس کو پہلی سدھ ملتی ہے اور پانچوں بھوت آتما اور آکاش اور اگن آدک
کا جو دھیان دھرے وہ دوسری سدھ پاوے اور میرے براٹ روپ کا دھیان کرنے سے
تیسری سدھ ملتی ہے اور چتربھجی چھوٹے روپ کا دھیان رکھنے سے چوتھی سدھ اور مہاتتو روپ
کا دھیان کرنے سے پانچویں سدھ اور اہنکار روپ کا دھیان کرنے سے چھٹویں سدھ اور وشنو روپ
کا دھیان لگانے سے ساتویں سدھ اور واسودیو روپ کا دھیان دھرنے سے آٹھویں سدھ
ملتی ہے اور نرنکار روپ کا دھیان کرنے والے سنساری چاہنا چھوڑ کر پرم آنند سے رہتے
ہیں اور پرمیشور کا روپ دھیان کرنے سے کبھی بوڑھا نہیں ہوتا اور اپنے بدن میں
پرماتما کا دھیان کرنے سے دور کی بات سُنائی دیتی ہے اور سوریہ روپی پرمیشور میں
دھیان لگانے سے ہزاروں کوس کی چیز دکھلائی دیتی ہے اور ہوا روپ پرمیشور کا دھیان کرنے سے
جہاں چاہے وہاں ایک ساعت میں چلا جاوے اور یوگ ابھیاس کرکے اگن میں من لگادے
تو اپنا روپ جیسا چاہے ویسا بنالیوے اور اپنے ہردے میں آتما کا دھیان رکھنے سے دوسرے
بدن میں اپنا جیو پرویش کرنے کی سامرتھ ہو جاتی ہے اور ستوگُن کا دھیان کرنے سے جس کے
ساتھ چاہے اُس کے ساتھ وہار کرتا پھرے جو آدمی آٹھوں پہر اپنے من میں یہ بچار کرتا ہے
کہ سب بات پرمیشور کی آگیا سے ہوتی ہے اُس کو سب چھوٹے اور بڑے مانتے ہیں اور یوگ
ابھیاس کے ساتھ اپنی سواسا برہمانڈ میں چڑھانے سے بھوت بھوشیہ ورتمان تینوں
کال کی باتیں معلوم ہوتی ہیں اگن اور جل آدک پانچوں تتو کے دھیان کرنے والے جلتی ہوئی
آگ اور بڑھتے ہوئے پانی کو روک سکتے ہیں اور جو آدمی اندریوں کو اپنے وش رکھ کر
سچے من سے میرے چرنوں کا دھیان کرتا ہے اُس کے سامنے اٹھارھوں سدھ ہاتھ جوڑے
کھڑی رہتی ہیں لیکن ان سدھیوں کے سُکھ میں پھنسنے والا آدمی خراب ہو کر مجھ کو نہیں
پاتا اور جو لوگ میرے چرنوں میں دھیان لگائے رہ کر اُس سُکھ کو کچھ چیز نہیں سمجھتے وہ
سنسار میں اپنی منوکامنا پاکر انت سمے چتربھجی روپ سے ویکنٹھ واس
کرتے ہیں۔

ادھیائے سولھواں (۱۶)

کہنا شری کرشن جی کا مکھیہ گیان بھگوت گیتا کا اودھو سے

اودھو نے اٹھارھوں سدھیوں کا حال سُن کر تریبھون پت سے پوچھا کہ اے دینا ناتھ آپ
دیوتا اور برکش آدک میں کہاں کہاں وراجتے ہیں شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو جس وقت مہا
بھارت ہونے کے واسطے اٹھارہ اکشوہنی دل کروکشیتر میں اکٹھا ہوا اور ارجن نے درونا چاریہ اور
اور بھیشم پتامہ آدک اپنے گرو اور پریوار والوں کو دُریودھن کی طرف دیکھ کر یدھ کرنا قبول نہیں کیا
اُس وقت میں نے تھوڑی سی مہما اپنی ارجن سے کہہ کر وراٹ روپ اپنا اُس کو دکھایا اور اُس
کا موہ چھُڑا کر مہابھارت کرایا تھا وہی حال تم سے کہتا ہوں سُنو۔ جو آدمی اگیان کے وش
ہو کر سب جیوؤں میں میرا پرکاش نہ دیکھ سکے تو اُن سب جگھوں میں جن کا نام ہم سناتے ہیں
ضرور میرا چمتکار سمجھے سب جیوؤں میں آتما بولتا پُرش میں ہو کر آد اور انت اور مدھیہ سب کا مجھی کو جاننا
چاہیئے سوریہ دیوتا کی بارہ کلا ہو کر ہر مہینے میں وہ اپنے نئے روپ سے پرکاش کرتے ہیں اُن میں
وشنو نام سوریہ اور اُنچاس پون میں مریچ نام پون اور تارا گنون میں چندرما اور چاروں ویدوں
میں سام وید اور دیوتوں میں برہما اور اندر اور برن اور کبیر اور سوام کارتک اور یمراج اور گیارھویں
رُدر میں شنکر نام مہادیو اور پانچوں تتوں میں اگن اور پہاڑوں میں سُمیر اور گئوؤں میں کامدھینو اور
دیو پتروں میں اریما نام پتر اور پرجا پتیوں میں دکش پرجاپت اور چاروں ورنوں میں براہمن اور
چاروں آشرم میں سنیاسی اور ندیوں میں گنگا اور راگوں میں دیپک اور دھاتوں میں سونا اور ہاتھیوں
میں ایراوت ہاتھی اور گھوڑوں میں اُچیہ شروا نام گھوڑا اور یگیوں میں گیان یگیہ اور پروہتوں
میں وششٹھ اور استریوں میں شت روپا اور راج رشیوں میں سوائمبھو منُ اور یُگوں میں ستیہ یگ
اور سیوکوں میں ہنومان اور کتھا باچنے والوں میں وید ویاس اور دانیوں میں راجہ بل
اور رتنوں میں کوستبھ منِ اور گھاسوں میں کُشا اور پنچ گبیہ میں گھی اور دسوں اندریوں میں گیارھواں
مَن اور نو گرہوں میں۔ برہسپت اور رشیشوروں میں بھرگو اور منتروں میں اونکار اور درختوں میں
پیپل اور دیو رشیوروں میں نارد منی اور سنت کمار اور وشنوؤں میں کپل دیو اور ساتوں سمدر
میں چھیر ساگر اور آدمیوں میں راجہ اور سانپوں میں باسکی اور ناگوں میں شیش ناگ دیتیوں
میں پرہلاد بھگت اور پشوؤں میں سنگھ اور پنچھیوں میں گرڑ اور شورویروں میں پرشرام اور وید
شاستر میں گایتری اور بارھوں مہینوں میں اگھن اور رتوں میں بسنت رُت اور پھولوں میں

گلاب اور سچ بولنے والوں میں سچائی اور گندھروں میں وشواوسو نام گندھرب اور اپسراؤں میں پوربچتی نام اپسرا اور پانچوں بھائی پانڈوں میں ارجن اور ودیا جاننے والوں میں شکراچاریہ اور یدوونشیوں میں واسودیو میں ہوں اور وہ کام جس میں آدمی اولاد پیدا ہونے کے واسطے ارادہ کرکے اپنی استری سے بھوگ کرتا ہے مجھ کو سمجھنا چاہیئے اور جو لوگ اپنی بڑائی کی چاہنا رکھ کر گیان سے اچھا کرم کرتے ہیں وہ اچھا اور گیان میں ہوں اور جتنی باتیں چھل کی ہیں اُن میں سب سے بڑھ کر جوا اور مایا روپی لکشمی میں ہوں اور سب جیووں کی جڑ میں ہی ہوں میری شکتی کے بغیر کوئی جیو چلنے اور رہنے کی سامرتھ نہیں رکھتا جو کوئی چاہے تو بالو کی ریکا اور آکاش کے تارے اور برسات کی بوندیں گن لیوے لیکن میرے روپ کی گنتی نہیں کرسکتا اے اودھو سنسار کی اُتپت اور پالن اور ناش میری بھوتی سے ہوتا ہے اور تم جتنی چیزیں دنیا میں دیکھتے ہو سب میں ہوں اس سلیے میرے بھید اور مہا کو پہونچنا بہت کٹھن ہے دیکھو سنساری آدمی بہت اناج اور گھی آدک جو آگ میں ہوم اور یگیہ کرتے ہیں اُس کے کرنے سے یہ اُتم ہے کہ اپنی چاہنا کو جو کام لوبھ موہ کے وش ہوکر بُرے کرموں کی طرف دوڑتی ہے گیان روپی اگن میں جلادے اور گیانی اسکو کہنا چاہیئے جو اپنے گُن کو آدر پورک ایک جگہ بیٹھا رہے اور در بدر پھر کر اپنی بیقدری نہ کراوے اور بہت روپیہ رکھنے والوں کو دولتمند نہ جان کر جو میری بھکتی اور پریت رکھتا ہو اُسی کو دھن والوں میں جانتا اُتم ہے اور جو لوگ اپنی استری کو اوٹ میں رکھتے ہیں اُن کو تجا وان نہ جانکر کو کرم سے بچے رہنے والوں کو اچھا سمجھنا چاہیئے اور جو آدمی رن بھومی میں بان اور تلوار آدک کا گھاؤ اُٹھاکر بہت یُدھ کرتے ہیں اُن کو شور ویر سمجھنا برتھا ہو کر رن دھیر اُسے جاننا چاہیئے جو اپنے کام کرودھ لوبھ موہ اور اندری اور من بڑے زبردست دشمنوں کو جیت کر اُن کے وش نہ ہووے اے اودھو میں نے تم کو اپنا بھکت جان کر تھوڑا سا حال سنا دیا تم اپنے من اور اندریوں کو وش میں رکھ کر میرا دھیان کرو اٹھارھوں سدھ تمہارے پاس بنی رہیں گی۔

ادھیائے سترھواں [۱۷]

کہنا شری کرشن جی کا چاروں یُگوں کا حال اودھو سے

اودھو نے یہ سب مہاتم بھون پت کی سُن کر پوچھا کہ اے دنیاناتھ چاروں یُگوں میں کون دھرم بڑا ہو کر کس طرح لوگ رہتے تھے شیام سُندر بولے کہ اے اودھو ست یُگ میں سفید رنگ

اور ایک وید تھا اور براہمن کشتری ویش شودر چاروں برن اُسی روپ کا دھیان اور وید کے موافق
سب کام کرتے تھے اور ترتیا یگ میں یگیہ اوتار کا دھیان لگا کر یگیہ ہوتا تھا اور ایک وید سے چار وید
یعنی رگ یجر وید اتھربن وید سام وید تیار ہوئے رگ وید اور یجر وید اور سام وید کے موافق
یگیہ کرتے تھے اور اتھربن وید کیول منتر اور شستر ودیا جاننے کے واسطے ہے اور برھمانے اپنے
مُنھ سے براہمن اور بھجا سے کشتری اور جانگھ سے ویش اور پانوں سے شودر چاروں برنوں کو
پیدا کیا ہے اور سنیاسی میرے سر اور برھم چاری ہردے اور بان پرستھ پسلی اور گرہستھ جانگھ
سے پیدا ہوا ہے براہمن کا یہ دھرم ہے کہ اپنے من اور اندریوں کو وش میں رکھ کر آچار سے شُدھ
رہے اور تھوڑا یا بہت جو کچھ دھرم کی کمائی سے ملے اُس پر سنتوش رکھ کر میرا تپ اور دھیان لیا
کرے اور کسی کے بُرا کہنے سے دُکھ نہ مان کر بہت ترشنا نہ رکھے اور ہر بھگت ہو کر جھوٹھ نہ بولے جس
میں اتنے لکشن ہوں اُس برہمن کو اپنے کرم اور دھرم پر استھر سمجھنا چاہیے اور کشتری کے لکشن یہ ہیں کہ مُنھ اُس کا تیجوان
اور بدن بلوان ہو کر من میں دھیریہ رکھے اور شورتائی ایسی رکھتا ہو کہ گھاؤ لگنے سے گھبرا نہ
جاوے اور چاکری اور زمینداری سے اپنا کُٹمب پال کر اپنے مقدور بھر دان اور دکشنا دے
اور سادھو اور براہمن کی بھکتی رکھ کر سچے من سے اُن کی سیوا اور ٹہل کرے اور ویش کا دھرم یہ
ہے کہ بیوپار اور کھیتی اور مہاجنی کر کے اپنا پریوار پالے اور روپیہ پیدا کرنے کی چاہنا آٹھوں پہر
اپنے من میں رکھے اور سامرتھ بھر دان اور دکشنا دے کر سادھو اور براہمن کی سیوا کیا کرے اور
شودر کا دھرم یہ ہے کہ براہمن اور کشتری اور ویش تینوں برنوں کی سیوا کرنے سے جو کچھ ملے اُس میں
اپنے دن کاٹ کر بہت ترشنا نہ بڑھاوے چاروں ورنوں کو اُچت ہے کہ کسی جیو کو مار ڈالنے اور
چوری اور کُکرم آدک سے بچے رہ کر جھوٹھ نہ بولیں اور کام کرودھ لوبھ موہ کو اپنے وش رکھ کر ایسا
کام کریں کر جس میں سنساری جیو اُن سے خوش رہیں اور کوئی اُن کو بُرا نہ کہے اور چاروں آشرم کا
یہ دھرم ہے کہ برھم چاری کو چاہیئے کہ گرو کے گھر رہ کر منسا واچا کرمنا سے اُن کی سیوا اور آگیا میں
رہے اور گرو کو آدمی نہ جان کر پرمیشور بھاؤ سمجھے اور استری کا بدن نہ چھوے نہ اُس کے پاس
بیٹھے اور نہ حجامت بنوا دے اور جو کچھ بھیکھ مانگ کر لاوے سب گرو کے سامنے رکھ کر اُن کا
دیا ہوا کھاوے جو گرو بھوجن نہ دیویں تو مانگنا اُچت نہیں ہے اور کام دیو کو ایسا اپنے وش
میں رکھے کہ ویریہ نہ گرنے پاوے اور جو کبھی سپنے میں ویریہ گر جاوے تو اسنان کر کے دس ہزار
گایتری منتر جپے اور اپنا تن من دھن گرو پر چھاور سمجھے اور کوئی اُشدھ چیز نہ
کھاوے ودیا پڑھنے اور گرو دکشنا دینے کے پیچھے گرو سے بدا ہوئے اور جو گرہستھی کرنا چاہے
تو اپنے سے چھوٹی عمر والی لڑکی سے بواہ کرے اور جب وہ مہینے کے پیچھے استری دھرم یعنی حیض

سے ہوئے چوتھے دن ایک مرتبہ اُس سے استری پرسنگ کرے اور گرہستھ دھرم رکھ کر اُس کے
دروازے پر جو ابھیاگت اور سنیاسی آوے اس کو کچھ بھوجن اور کپڑا دے کر خوش کرے خالی پھیر دینا
اچھا نہیں ہوتا اب گرہستھ آشرم میں براہمن کا اُتم دھرم سنو کہ جو دانہ اناج کا کاٹنے کے پیچھے کھیت
میں پڑا رہ جاتا ہے اُسی کو چُن کر بھوجن کرے یا دودھ بھکشا یعنی جو کوئی خوشی سے دے اُس کو مانگ
کر اپنا کٹمب پالے اور مَدھم دھرم یہ ہے کہ بدیا پڑھانے اور کتھا باچنے اور یگیہ کرانے سے اپنی جیو کا
رکھے اور جب اُس پر کچھ بپت پڑے تب لاچاری سے کھیتی اور بیوپار اور چاکری کر کے اپنا کٹمب
پالے اور براہمن کو اپنے سے چھوٹے برن کی سیوا کرنا نہ چاہیئے۔ اور برہم چاری کو ودیا پڑھنے کے
پیچھے گرہستھی کی چاہنا نہ ہو تو بن میں جا کر پرمیشور کا تپ اور بھجن کرے جو کشتری یا ویش میرے پران روپی
غریب براہمن کو کھانا اور کپڑا دے کر سچے من سے اُن کی سیوا کرتے ہیں اُن پر میں بہت پرسن ہو کر
مُنہ مانگی دولت اور سنتان دیتا ہوں اور کشتری راجہ اپنی پرجا کو پتر کی طرح پالن کرنے اور اُن کا دُکھ
دور کرنے سے سنسار میں یش پا کر مرنے کے پیچھے بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں جب کشتری پر بپت
پڑے تب وہ بیوپار کر کے جنگل میں شکار کھیل کر اپنی اوقات بسر کرے اور لاچاری کو بھیکھ مانگ کر
اپنا پیٹ پالے اور ویش بران بپت پڑنے پر شودر کا کام کرے اور شودر کو بپت پڑے تو چٹائی
آدک بنا کر اپنے دن کاٹے۔ براہمن کو وید کے موافق اپنے دھرم سے رہ کر ہر روز سندھیا اور
ترپن اور ٹھاکر جی کی پوجا اور شرادھ کرنا اور اتتھ اور سنیاسی کو کھانا اور کپڑا دینا اُچت ہے اور
استری اور پتروں سے بہت پریت نہ رکھے اور میرے چرنوں کا دھیان کرتا رہے اس طرح کرم اور
دھرم رکھنے والے چاروں برن اور چاروں آشرم کو میں اُدھار کر دیتا ہوں اور جو لوگ سنساری
مایا میں لپٹ کر دھرم اور ادھرم کا وچار نہیں کرتے اُن کو ضرور نرک بھوگنا پڑتا ہے۔

ادھیائے اٹھارھواں (۱۸)

شری کرشن جی کا دھرم بان پرستھ آدک کا اودھو سے کہنا

شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو بان پرستھ کا دھرم یہ ہے کہ جب پچاس برس سے زیادہ عمر
ہو کر من اُس کا ویراگیہ رکھنے کے واسطے چاہے تو اپنی استری سمیت یا اکیلا بن میں جا کر پرمیشور
کا بھجن اور اسمرن کرے اور سر پر جٹا بڑھا کر کیلے کے پتے کی کوپین (لنگوٹ) پہنے۔ اور صبح اور
دوپہر اور شام تینوں وقت اشنان کر کے زمین پر سووے اور گرمی میں پنچ اگن تاپے اور جاڑے
میں گلے بھر پانی میں کھڑا رہے اور برسات میں میدان میں بیٹھ کر تپ کرے اور زمین کا

بویا ہوا اناج نہ کھاوے جب اس طرح تپ کرنے سے بدن دُبلا ہو کر بڑھاپا آجاوے تب سنیاس
لے کر سوائے ڈنڈا اور کمنڈل اور کوپین کے اور کچھ اپنے پاس نہ رکھے اور سات گھر سے اپنے کھانے
بھر کو بھوجن مانگ لاوے اور راہ چلتے وقت زمین کو دیکھتا رہے جس میں چینٹی آدک کوئی چھوٹا جیو
پانوں کے نیچے دب نہ جائے اور اپنے من اور اندریوں کو وش میں رکھ کر چت اپنا کسی استری
اور اچھی چیز کی طرف نہ دوڑاوے اور سوادوالے بھوجن کی چاہ نہ رکھ کر جہاں سے اچھا بھوجن
ملے وہاں پھر نہ جاوے اور کبھی جھوٹھ نہ بولے اور سنساری سُکھ کو سپنے کے برابر جھوٹھا
سمجھے اور آٹھوں پہر اکیلے میں پرماتما کا دھیان کرتا رہے اور ایک جگہ زیادہ نہ رہ کر
تیرتھوں میں پھرا کرے اور پاکھنڈی آدمی کی سنگت نہ رکھ کر کسی کا ڈر نہ مانے اور سدا پرسن
چت رہے اور اپنے سُکھ کے واسطے کسی کے ساتھ دوستی اور دشمنی نہ رکھے اور اپنا سوبھاؤ نرم
بنائے رہ کر ایسا میٹھا بچن بولے کہ جس میں کوئی دوسرا اُس سے نہ ڈرے اور ہانی اور لابھ ہونے
میں کچھ دُکھ اور سُکھ نہ کرے کیول بھکشا لینے کے واسطے گاؤں اور شہر میں جائے اور بستی سے
باہر رہ کر جس طرح گرو نے بتایا ہو اُسی طرح آٹھوں پہر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان
کرتا رہے جب تک میرے نرگن روپ کا دھیان اُس کے ہردے میں نہ آوے تب تک روپ
کی اُپاسنا کیا کرے جب نرگن روپ دھیان میں آجاوے تب سگن روپ کا اسمرن چھوڑ کر سب
جیووں میں میرا پرکاش برابر سمجھے اس طرح کے دھرم اور کرم رکھنے والے کو سنیاسی جاننا
چاہیے کیول ڈنڈا اور کمنڈل دھارن کرنے سے سنیاسی دھرم کا پھل نہیں ملتا ہے ہر بھجن کرنے
میں اندر آدک دیوتا بگھن کرتے ہیں اس لیے تپ اور جپ کرتے وقت من کو استھر رکھنا اُچت ہے
جو لوگ دھرم اور کرم سے رہتے ہیں اُن کو نہ سندیہ مکتی ملتی ہے اور اپنا دھرم چھوڑ دینے
والے کو چور اور ٹھگ کی طرح نرک میں ڈنڈ ملتا ہے اس لئے میری بھکتی چاروں ورنوں اور
چاروں آشرموں کو کرنا چاہیئے۔

ادھیائے انیسواں

شری کرشن جی کا چار طرح کے بھکتوں کی کتھا اودھو سے کہنا

اودھو نے اتنا گیان سُن کر پوچھا کہ اے دینا ناتھ جس طرح سنساری آدمی کال روپی
سانپ کے مُنہ میں پڑے رہ کر ہر روز اپنا سُکھ چاہتے ہیں اسی طرح مجھ کو بھی سمجھ کر کوئی سہج
راہ بھوساگر پار اُترنے کے واسطے ورنن کیجئے یہ سُن کر شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو جوگیان

سے ہوئے پوچھتے دن ایک مرتبہ اُس سے استری پرسنگ کرے اور گرہستھ دھرم رکھ کر اُس کے
دروازے پر جو ابھیاگت اور سنیاسی آوے اس کو کچھ بھوجن اور کپڑا دے کر خوش کرے خالی پھیر دینا
اچھا نہیں ہوتا اب گرہستھ آشرم میں براہمن کا اُتم دھرم سنو کہ جو دانہ اناج کا کاٹنے کے پیچھے کھیت
میں پڑا رہ جاتا ہے اُسی کو چُن کر بھوجن کرے یا دودھ بھکشا یعنی جو کوئی خوشی سے دے اُس کو مانگ
کر اپنا کٹمب پالے اور مدھم دھرم یہ ہے کہ بدیا پڑھانے اور کتھا بانچنے اور یگیہ کرانے سے اپنی جیو کا
رکھے اور جب اُس پر کچھ بپت پڑے تب لاچاری سے کھیتی اور بیوپار اور چاکری کر کے اپنا کٹمب
پالے اور براہمن کو اپنے سے چھوٹے برن کی سیوا کرنا نہ چاہیئے۔ اور برہمچاری کو ودیا پڑھنے کے
پیچھے گرہستھی کی چاہنا نہ ہو تو بن میں جا کر پرمیشور کا تپ اور بھجن کرے جو کشتری یا ویش میرے پران روپی
غریب براہمن کو کھانا اور کپڑا دے کر سچے من سے اُن کی سیوا کرتے ہیں اُن پر میں بہت پرسن ہو کر
منھ مانگی دولت اور سنتان دیتا ہوں اور کشتری راجہ اپنی پرجا کو پتر کی طرح پالن کرنے اور اُن کا دُکھ
دور کرنے سے سنسار میں یش پا کر مرنے کے پیچھے بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں جب کشتری پر بپت
پڑے تب وہ بیوپار کر کے جنگل میں شکار کھیل کر اپنی اوقات بسر کرے اور لاچاری کو بھیکھ مانگ کر
اپنا پیٹ پالے اور ویش برن بپت پڑنے پر شودر کا کام کرے اور شودر کو بپت پڑے تو چٹائی
آدک بنا کر اپنے دن کاٹے۔ براہمن کو وید کے موافق اپنے دھرم سے رہ کر ہر روز سندھیا اور
ترپن اور ٹھاکر جی کی پوجا اور شرادھ کرنا اور اتتھ اور سنیاسی کو کھانا اور کپڑا دینا اچت ہے اور
استری اور پتروں سے بہت پریت نہ رکھے اور میرے چرنوں کا دھیان کرتا رہے اس طرح کرم اور
دھرم رکھنے والے چاروں برن اور چاروں آشرم کو میں اُدھار کر دیتا ہوں اور جو لوگ سنساری
مایا میں لپٹ کر دھرم اور ادھرم کا وچار نہیں کرتے اُن کو ضرور نرک بھوگنا پڑتا ہے۔

ادھیائے اٹھارھواں ۱۸

شری کرشن جی کا دھرم بان پرستھ آدک کا اودھو سے کہنا

شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو بان پرستھ کا دھرم یہ ہے کہ جب پچاس برس سے زیادہ عمر
ہو کر من اُس کا ویراگیہ رکھنے کے واسطے چاہے تو اپنی استری سمیت یا اکیلا بن میں جا کر پرمیشور
کا بھجن اور اسمرن کرے اور سر پر جٹا بڑھا کر کیلے کے پتے کی کوپین (لنگوٹ) پہنے۔ اور صبح اور
دوپہر اور شام تینوں وقت اسنان کر کے زمین پر سووے اور گرمی میں پنچ اگن تاپے اور جاڑے
میں گلے بھر پانی میں کھڑا رہے اور برسات میں میدان میں بیٹھ کر تپ کرے اور زمین کا

بویا ہوا اناج نہ کھاوے جب اس طرح تپ کرنے سے بدن دُبلا ہو کر بڑھاپا آجاوے تب سنیاس لے کر سوائے ڈنڈا اور کمنڈل اور کوپین کے اور کچھ اپنے پاس نہ رکھے اور سات گھر سے اپنے کھانے بھر کو بھوجن مانگ لاوے اور راہ چلتے وقت زمین کو دیکھتا رہے جس میں چینٹی آدک کوئی چھوٹا جیو پانوں کے نیچے دب نہ جائے اور اپنے من اور اندریوں کو وش میں رکھ کر چت اپنا کسی استری اور اچھی چیز کی طرف نہ دوڑاوے اور سوادوالے بھوجن کی چاہ نہ رکھ کر جہاں سے اچھا بھوجن ملے وہاں پھر نہ جاوے اور کبھی جھوٹھ نہ بولے اور سنساری سُکھ کو سپنے کے برابر جھوٹھا سمجھے اور آٹھوں پہر اکیلے میں پرماتما کا دھیان کرتا رہے اور ایک جگہ زیادہ نہ رہ کر تیرتھوں میں پھرا کرے اور پاکھنڈی آدمی کی سنگت نہ رکھ کر کسی کا ڈر نہ مانے اور سدا پرسن چت رہے اور اپنے سُکھ کے واسطے کسی کے ساتھ دوستی اور دشمنی نہ رکھے اور اپنا سوبھاؤ نرم بنائے رہ کر ایسا میٹھا بچن بولے کہ جس میں کوئی دوسرا اُس سے نہ ڈرے اور ہانی اور لابھ ہونے میں کچھ دُکھ اور سُکھ نہ کرے کیول بھکشا لینے کے واسطے گانوں اور شہر میں جائے اور بستی سے باہر رہ کر جس طرح گرو نے بتایا ہو اُسی طرح آٹھوں پہر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کرتا رہے جب تک میرے نرگن روپ کا دھیان اُس کے ہردے میں نہ آوے تب تک روپ کی اُپاسنا کیا کرے جب نرگن روپ دھیان میں آجاوے تب سگن روپ کا اسمرن چھوڑ کر سب جیووں میں میرا پرکاش برابر سمجھے اس طرح کے دھرم اور کرم رکھنے والے کو سنیاسی جاننا چاہیئے کیول ڈنڈ اور کمنڈل دھارن کرنے سے سنیاسی دھرم کا پھل نہیں ملتا ہے ہر بھجن کرنے میں اندر آدک دیوتا بگھن کرتے ہیں اس لیے تپ اور جپ کرتے وقت من کو استھر رکھنا اُچت ہے جو لوگ دھرم اور کرم سے رہتے ہیں اُن کو نسندیہہ مُکتی ملتی ہے اور اپنا دھرم چھوڑ دینے والے کو چور اور ٹھگ کی طرح نرک میں ڈنڈ ملتا ہے اس لئے میری بھگتی چاروں ورنوں اور چاروں آشرموں کو کرنا چاہیئے۔

ادھیائے انیسواں

شری کرشن جی کا چار طرح کے بھگتوں کی کتھا اودھو سے کہنا

اودھو نے اتنا گیان سُن کر پوچھا کہ اے دیناناتھ جس طرح سنساری آدمی کال روپی سانپ کے مُنھ میں پڑے رہ کر ہر روز اپنا سُکھ چاہتے ہیں اسی طرح مجھ کو بھی سمجھ کر کوئی سہج راہ بھوساگر پار اُترنے کے واسطے ورنن کیجئے یہ سُن کر شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو جو گیان

بھیشم پتامہ نے راجہ یُدھشٹھر سے کہا تھا وہی ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ سنساری آدمی کو چار طرح
پر ایک کتھا پُران سُننے اور دوسرے لوگوں کا مرنا دیکھ کر اپنی موت وِچارنے اور تیسرے سادھو
اور مہاتما لوگ وِرکت پُرشوں کی سنگت کرنے اور چوتھے سنساری بیوہار جھوٹھا سمجھنے سے گیان پراپت
ہوتا ہے لیکن کتھا کو پریم پوروک سُن کر اس میں وِشواس رکھنا چاہیئے اے اودھو میرے نِرگُن
روپ سے دھیان کرنے والوں کو جیون مُکت سمجھو اور اُن کا لکشن سُنو کہ وہ لوگ جس دھرم کرنے
سے مجھ کو پاتے ہیں اُس کرم کا پھل مجھے دے کر کچھ چاہنا نہیں رکھتے اور سنسار میں چار طرح
کے بھکت ہوتے ہیں۔ ایک بپت پڑنے یا روگی ہونے سے میری بھکتی کرتا ہے اور دوسرے
گیان ملنے سے اور بھو ساگر پار اُترنے کی اِچھا رکھ کر اور تیسرے دربیہ اور سنتان اور
سنساری سُکھ ملنے کے واسطے میرا دھیان کرتے ہیں۔ چوتھے گیانی جو مجھ کو پرمیشور جان کر بھکتی کرتا
ہے اور اُس کے بدلے کچھ اِچھا نہیں رکھتا اُس کو میں ان تینوں سے بہت پیارا جانتا ہوں اے
اودھو یگیہ اور تپ اور دان اور دھرم اور تیرتھ اور برت آدِک شُبھ کرم اچھے ہوتے ہیں لیکن
بھکتی اور گیان کے برابر جس سے مجھے پیدا کرنے والا اور مالک جانتا ہے یگیہ آدک نہیں ہوتے
تم بھی گیان کی راہ سے سنساری چاہنا چھوڑ کر میری بھکتی رکھتے ہو اس لیئے اپنی مُکتی ہونے
میں کچھ سندیہ مت سمجھو سوائے اس کے تھوڑا سا گیان مکھیہ اور کہتے ہیں سُنو آدمی کو اپنی
بڑائی کرنا اُچت نہ ہو کر اہنکار چھوڑ دینا چاہیئے دیکھو ناک اور کان اور زبان اور آنکھ
اور کھال پانچ گیان اِندری اور ہاتھ اور پاؤں اور واکیہ اور لِنگ اور گدا پانچ کرم اِندری
اور گیارھواں من ہو کر جو آدمی اُن کو سنساری سُکھ کی طرف لگاتا ہے اُس کو اگیانی سمجھنا
چاہیئے اور گیانی کو اُچت ہے کہ اپنے من اور اندریوں کو سنساری مایا سے وِرکت رکھ کر
میری طرف اور ٹھاکر پوجنے میں لگا دے اور سنسار کے آدا اور مدھیہ اور انت میں پرمیشور
کا چرتر جان کر میری کتھا اور لیلا پریم سے سُنے اور جو چیز کھانے اور پہننے کے واسطے کسی طرح کی
ملے اس کو پہلے میرے نام پر اَرپن کر کے پیچھے آپ کھاوے اور پہنے اور جو تالاب اور باؤلی اور کنواں
اور باغ وغیرہ دھرم کی راہ پر بناوے سب کا پھل مجھ کو دے کر اپنے من میں اس بات کا ابھمان
نہ کرے کہ یہ سب شُبھ کرم میں نے کیا ہے۔ اتنی کتھا سُن کر اودھو نے پوچھا کہ اے ویکنٹھ ناتھ
تپ اور دان نیم اور سنجم کا حال ورنن کیجئے اور گیانی کس کو کہتے ہیں اور مورکھ کون کہلاتا ہے اور
شُبھ اور اشُبھ کرم کرنے والے اور سورگ اور نرک جانے والے اور دھن وان اور کنگال اور داتا سوم
کا حال بتلائیے یہ سُن کر شری کرشن بھگوان بولے کہ اے اودھو جیو ہنسا اور چوری آدک بُرے
کرموں سے بچے رہ کر سچ بولنا اور گرو اور بھگوان میں پریت رکھ کر وید اور شاستر کی بات سچ ماننا اور

بغیر مطلب کے بہت نہ بولنا اور سب جیوؤں پر پیار رکھنا یہ سنجم ہے اور ہاتھ اور پاؤں مٹی سے مل کر دھونا اور اسنان اور سندھیا اور پوجا اور یگیہ اور تپ اور شرادھ اور تیرتھ اور برت کرنا یہ نیم کہلاتا ہے اور دان اُس کا نام ہے کہ وِرکت آدمی لگرم چھوڑ کر منا واچا کرمنا سے کسی کا بُرا نہ چاہے اور گرہستھ آدمی کھانا اور کپڑا اور زمین اور سونا آدک چیز براہمنوں کو دان کرے اور تپ یہ ہے کہ استری بھوگ کا سُکھ چھوڑ دے اور گیانی وہ ہے کہ جو شاستر کے موافق راہ چل کر اپنی مُکتی کا سوچ رکھے اور جو کوئی پرمیشور کو بھول کر تن پالن کرتا ہے اُس کو مورکھ سمجھنا چاہیئے اور میرے وچن کے موافق سب کام کرنا اُتم راہ ہو کر اُسکے برخلاف چلنا کُمارگ جانو اور جو آدمی سنسار میں کسی چیز کی چاہ نہ رکھ کر میرے چرنوں کا دھیان پریم کے ساتھ کرتے ہیں اُن کو سورگ میں پہونچنے والے سمجھو اور سنساری پریت رکھنے والے اور لوبھی اور جھوٹھے آدمی کو نرک کا جانے والا سمجھو اور جو لوگ گیانی ہو کر میری بھکتی سچے من سے کرتے ہیں اُن کو دھن وان اور جس کو سنتوش نہ ہو اُس کو دردری جاننا چاہیے اور جو کوئی مورکھ آدمی کو اُپدیش کر کے اُس کے بھوساگر پار اُترنے کا سوچ رکھتا ہے اُس کو داتا سمجھو اور جو لوگ اپنے من اور اندریوں کو نہیں جیت کر اُن کے وش ہو رہے ہیں اُن کو سوم سمجھنا چاہیئے اے اودھو جو جو بات تم نے پوچھی اُس کا جواب ہم نے کہدیا جو کوئی ہمارا وچن سچ مان کر اُسی کا پرمان کرے گا اُس کے واسطے سنسار اور پرلوک دونوں جگہ میں اچھا ہے۔

ادھیاے بیسواں

شری کرشن جی کا مایا چھوٹنے کی تدبیر اودھو سے کہنا

اودھو نے وِنتی کیا کہ اے یدوناتھ میں نے آپ سے سب گیان سُن کر اُس کا ارتھ یہ سمجھا کہ سنساری مایا میں پھنسنا بُرا ہو کر ورلکت رہنا اُتم ہے اِس سے اس کی کوئی تدبیر ایسی تبلایئے کہ جس میں آدمی سنساری مایا میں نہ پھنسے یہ بات سُنتے ہی ویکنٹھ ناتھ نے کہا کہ اے اودھو ہم نے تین طرح کی راہ سنساری جیوؤں کے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے تم کو تبلائی یعنی ایک گیان دوسرا کرم تیسری بھکتی جس کو گیان ملا وہ سنساری موہ میں نہیں لپٹتا اور جو سنسار کی پریت میں پھنسا ہے اُس کو شبھ کرم کرنا چاہیئے اور جو لوگ من اپنا گیان کی طرف کچھ لگائے رہ کر سنساری مایا میں بھی لپٹتے ہیں اُن کو بھکتی کرنا اُچت ہے جب تک میری کتھا سننے میں پریت نہ ہو کر من اُس کا سنساری مایا سے الگ نہ ہووے تب تک شاستر کے موافق کرم کرتا رہے اور جو دھرم کرم سورگ جانے کے واسطے شاستر میں لکھے ہیں وہ کرم کرتا رہے اور سنساری سُکھ اور سورگ جانے کی

پھل اچھا نہ رکھے تب اُس کرم کرنے سے بنا اِچھا بھی وہ سُکھ ملے گا اِس لیے آدمی کو چاہیے کہ آٹھوں پہر
پرمیشور کا دھیان رکھ کر شبھ کرم پہلے سے کرتا رہے جبتک ہاتھ اور پاؤں اور ناک اور کان آنکھ آدک
سب اندریوں میں سامرتھ رہتی ہے تب تک سب کرم اچھی طرح بن پڑتے ہیں اور بڑھاپے میں اندریوں
کی طاقت گھٹ جانے سے کوئی کرم بدھ کے موافق بن نہیں پڑتا اس لیے کبھی ایسا وِچار کرنا نہ چاہیئے
کہ ابھی جوانی میں دینا کے سُکھ کرلیں بڑھاپے میں پرلوک کا سوچ کریں گے اس واسطے کہ بدن آدمی کا
درخت کی طرح ہے اور کال روپی لوہار وہ درخت کاٹنے کے واسطے دِن رات اُس پر کلہاڑا چلاتا
ہے نہ معلوم کس وقت یہ درخت روپی بدن گر پڑے گا اس لیے آدمی کو دُنیا کی محبت سے الگ رہ کر
دن رات اپنی موت کو یاد رکھنا اور میرے چرنوں کا دھیان کرنا اُچت ہے جس میں اُس کی مُکتی ہو۔
اب دوسرا گیان سُنو - کہ ایک درخت پر دو پکشی جھونجھ لگا کر رہتے تھے جب اُس درخت کو لوہار کاٹنے
لگا تب ایک پکشی نے کہا کہ یہاں سے اُڑ چلو دوسرا پکشی بولا کہ بیٹھے رہو جس طرح اُڑ جانے
والا پکشی جیتا بچ کر بیٹھے رہنے والا دُکھ پاتا ہے اُسی طرح آدمی سنساری مایا چھوڑ دینے سے مُکت
اور اُس کے ساتھ لپٹے رہنے سے آواگون سے نہیں چھوٹتا ۔ تیسرا گیان یہ ہے کہ آدمی کا تن ناؤ روپی
جان کر گرو کو ملّاح کے برابر سمجھنا چاہیئے وہ ناؤ سمدر میں پڑی ہو کر ہوا روپی میرے چرنوں کا دھیان
اس کو کنارے پہونچانے والا ہے جو کوئی ناؤ روپی آدمی کا تن پا کر بھوساگر پار اُترنے کی تدبیر نہیں
کرتا اس کو بڑا مورکھ اور آتم گھاتی جاننا چاہیئے جب تک آدمی گیان کی راہ سے اپنے من کو کُمارگ
میں چلنے سے نہیں روکتا تب تک اُس کو بہت طرح کے دُکھ ملتے ہیں اسی لئے من چنچل کو کُکرم کرنے
سے دھیرے دھیرے روکے تو کچھ دن ایسا سادھن کرنے سے چت اُس کا وِرکت ہو جاتا ہے
جب من آدمی کا وِرکت ہو کر میری طرف لگ جاتا ہے تب پھر وہ سنساری مایا میں نہیں لپٹتا اور
ہر روز اُس کو میری بھگتی زیادہ ہوتی جاتی ہے جو کوئی اپنے بَرن اور آشرم کا دھرم اور میرے
چرنوں میں پریت رکھ کر من میں اس بات کا وشواس رکھتا ہے کہ ہر چرنوں کا دھیان دھرنے
کے پرتاپ سے سنساری مایا چھوٹ جائے گی وہ آدمی ضرور مُکتی پاتا ہے ۔ اے اودھو بھوساگر
پار اُترنے کے واسطے بھگتی کے برابر دوسری تدبیر اُتم نہیں ہے اور میرے بھگت مُکتی کی بھی چاہ
نہیں رکھتے اور چاروں طرح کی مُکتی مجھ سے نہ لے کر بھگتی کو اُس سے اچھا جانتے ہیں جب پرمیشور
میں کر یا کرتا ہوں اُسی کو بھگتی ملتی اور برھماد یوتا اُس کے درشن کی چاہنا رکھتے ہیں ۔

ادھیائے اکیسواں
بھگتی پیدا ہونے کا گیان کہنا شیام سندر کا اودھو سے

شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو جو آدمی یہ سُمارگ بھگتی اور گیان کا جو ہم نے تم سے

کہا ہے چھوڑ کر دوسری طرف من اپنا لگاتے ہیں وہ کُکرم کرنے سے چوراسی لاکھ یونی اور نرک میں
بہت دُکھ پاکر آواگمن سے نہیں چھوٹتے جو لوگ آدمی کا تن پاکر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہیں
کرتے اُن کو بڑا مورکھ اور اَبھاگی سمجھنا چاہیئے اور جو آدمی آٹھوں پہر اپنا مرنا یاد رکھ کر شاستر کے
موافق اپنے برن کا دھرم رکھتے ہیں سنسار میں اُنھیں کا جنم لینا سُپھل ہے اور اپنا دھرم چھوڑ دینے
کے برابر دوسرا پاپ ادھک نہیں ہے جیسا دھرم چاروں برن او چاروں آشرم کے واسطے وید
میں لکھا ہے ویسا کرم کر کے اپنے آچار اور چلن سے رہے تو ہر روز گیان اور دھرم بڑھ کر اس کو
میرے ملنے کی راہ دکھائی دیتی ہے اور نیم اور آچار دھنی اور کنگال دونوں سے نبھ سکتا ہے
مقدور والا مل اور موتر کر کے دوسری دھوتی پہن لے اور کنگال آدمی جس کے پاس دوسرا کپڑا
نہ ہو وہ گیلی دھوتی پہن کر اپنا نیم رکھے اور سوکھا اناج ہوا لگنے سے پوِتر رہتا ہے چانڈال کے چھونے
سے بھی اشدھ نہیں ہوتا اور سوتی کپڑا دھونے سے پوتر ہو کر ریشمی کپڑے کو جب تک پہن کر
دِشا پھرنے نہ جائے اور بھوجن کرتے وقت اور سوتک میں نہ پہنے تب تک وہ شُدھ رہتا ہے
اُس کو دھونے کی ضرورت نہیں اور تانبے اور پیتل کا برتن کھٹائی اور راکھ کے مانجنے اور چاندی کا
دھونے اور سونا ہوا لگنے سے پوتر ہوتا ہے جو کسی برتن یا کپڑے میں مل اور موتر لگ جائے
تو جب تک اُس کی دُرگندھ اور رنگ نہ چھوٹے تب تک وہ پوتر نہیں ہوتا اور بدن آدمی کا ہر روز
اسنان اور سندھیا اور ترپن اور ہوم کرنے سے شُدھ رہتا ہے اور گیانی آدمی کو سب چیز ٹھاکر جی
کو بھوگ لگا کر بھوجن کرنا چاہیئے بغیر بھوگ لگائے کوئی چیز کھانا اپنے مانس کے برابر ہوتا ہے اور
آدمی کو بھوجن بناتے وقت اپنا نام لینا اُچت نہ ہو کر یہ بات کہنا چاہیئے کہ ٹھاکر جی کے بھوگ
لگانے کے واسطے رسوئی تیار کرو اس طرح کا ابھیاس رکھنے سے سب پاپوں کی جڑ اہنکار
چھوٹ جاتا ہے اور اگیان بالک کو نیم اور آچار رکھنا اُچت نہ ہو کر پانچ برس کی عمر تک
کچھ پاپ اور پُنیہ کسی بات کا اُس کو نہیں لگتا اور چھٹویں برس سے لے کر بارہ برس کی عمر
تک کچھ ہتیا ہو جائے تو اُس کا پرائشچت ماتا اور پتا کو کرنا چاہیئے اُس کے بعد جو کچھ پاپ کرے
تو اُس کا پرائشچت آپ کرنا چاہیئے اور بپت پڑنے سے کوئی ادھرم کر کے بھی اپنا پیٹ پالے
تو دوش نہیں لگتا اور سامرتھ رکھ کر دھرم چھوڑ دینے میں پاپ ہوتا ہے جس طرح سب دھرموں
کا وِچار رکھنا براہمن اور کشتری اور ویش اُتم برن کو اُچت ہو کر نیچ ذات کے واسطے کچھ آچار اور
وِچار نہیں رہتا اسی طرح کوٹھے پر سونے والے آدمی کو نیچے گرنے کا ڈر ہو کر زمین پر سونے والا
گرنے سے نہیں ڈرتا اس لیے جہاں تک ہو سکے اپنے کو ادھرم کرنے سے بچائے رہے جتنا
پاپ کم کرے گا اُتنا اس کے واسطے ہر روز اچھا ہو گا جو لوگ سُندر استری دیکھنے اور

عطر وغیرہ سونگھنے اور اچھا بھوجن کھانے اور کومل شیّا پر سونے سے خوش ہو کر سب طرح کا سُکھ چاہتے ہیں اُن کو سوائے دُکھ کے کچھ سُکھ نہیں ملتا اور سنسار ہی چاہنا جو سب دُکھوں کی جڑ ہے چھوڑ دینے والے بہت خوش رہتے ہیں جس طرح سنسار میں چاہنا سب کو دُکھ دیتی ہے اُسی طرح سورگ میں بھی تین چیزیں دُکھ دینے والی ہیں ایک تو یہ کہ دوسروں کو اپنے سے اونچے سنگھاسن پر بیٹھے دیکھ کر ڈاہ پیدا ہوتا ہے دوسرے اپنے برابر بیٹھنے والے سے جھگڑا ہوتا ہے تیسرے نیچے بیٹھنے والوں کو ابھمان کی راہ سے چھوٹا سمجھنا۔ اس لیے سورگ کی بھی اِچھا رکھنا نہ چاہیئے جو آدمی سنساری سُکھ اور سورگ کی چاہ نہ رکھ کر ہر چرنوں میں دھیان لگائے رہتے ہیں وہ مہا پرلے تک میرے ویکنٹھ استھان میں سُکھ بھوگ کر دوسرا جنم نہیں پاتے اے اودھو جو لوگ مجھ کو پرمیشور جان کر ایک مرتبہ بھی سچّے من سے میرا سمرن اور دھیان کرتے ہیں اُن کو میں نہیں بھولتا اس لیے آدمی کو اُچت ہے کہ شاستر کے موافق اپنا دھرم رکھ کر میرے چرنوں میں پریت لگائے رہے۔

ادھیائے بائیسواں

شری کرشن جی کا تتّوں کا حال بیان کرنا

اودھو نے اتنی کتھا سُن کر دنے کیا کہ اے ویکنٹھ ناتھ میں نے چوبیسؔ تتّوں کا حال سُنا لیکن بعضے رِشیشور تین اور کوئی چھ اور بعضے نو اور کوئی گیارہ تتّو کہتے ہیں اُس کا بھید ورنن کیجیئے جس میں میرا اندیشہ چھوٹ جائے شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو سنساری مایا سے یوگی اور رِشیشور کوئی نہیں بچ کر جو بات کہتے ہیں وہ سچ مانو میری مایا پانے سے یوگی اور رِشیشور کو بھی بہت راہ دکھلائی دیکر جب تک وہ میرے بھید کو نہیں پہونچتے تب تک من اُن کا ایک بات پر استھر نہیں رہتا جس نے گیان کی راہ سے مجھ کو پہچانا اس کے من سے سب بھید چھوٹ جاتے ہیں جب تک میری مایا کے تین گُن ستوگن اور رجوگن اور تموگن برابر رہتے ہیں تب تک سنسار کی رچنا نہیں ہوتی ان تینوں کے گھٹنے اور بڑھنے سے جگت کی اُتپتی ہوتی ہے اور نو تتّو جو تم نے سُنے تھے اُن کے نام یہ ہیں پُرشؔ۔ مہتؔ تتو اہنکار آکاشؔ وایو اگنیؔ جلؔ پرتھویؔ مایاؔ اور گیارہ تتو جو سُنے ہیں اُن کو کھال آنکھ ناک کان زبان پانچ گیان اندری اور پانوں اور ہاتھ اور لنگ اور گدا اور واک پانچ کرم اندری اور گیارھواں من سمجھنا چاہیئے بدن کی کھال سے ٹھنڈا اور گرم اور سخت اور نرم معلوم کرنا اور آنکھوں سے دیکھنا اور ناک سے سونگھنا اور کان سے سُننا اور زبان سے کھٹے میٹھے کا مزہ پانا اور ہاتھ سے شُبھ اشُبھ کرم کرنا اور پانوں سے چلنا اور لنگ سے استری کا سُکھ بھوگنا

اور گدُا سے مل کا نکالنا اور باک سے بولنا اور من کی اِچھا سے کام ہوتے ہیں۔ اے اودھو سب اندریوں اور اہنکار اور مہت تتو سے سنسار پیدا ہوتا ہے۔ اور چھ تتو جو کہتے ہیں اُن میں پرتھوی جل اگنی وایو آکاش پانچ بھوت آتما اور چھٹواں پرماتما پُرش کو جانو جب تک آدمی میری مایا میں پھنسا ہے تب تک اُس کو لاکھوں طرح کے بھرم لگے رہتے ہیں اور جب اُس نے میری مایا سے الگ ہوکر مجھ کو اپنا مالک جان لیا تب پھر من اُس کا دوسری طرف نہیں لگتا وہ سب جیووں میں میرا پرکاش برابر دیکھتا ہے یہ سب بکھیڑا من کا ہو کر آدمی سنساری مایا میں لپٹنے سے مجھ کو نہیں پہچانتا اور اپنے من کو میری طرف لگانے سے بھوساگر پار اُتر جاتا ہے اے اودھو آدمی مرتے وقت جس طرف من اپنا لگاتا ہے مرنے کے پیچھے وہی تن اُس کو ملتا ہے اور ہر چرنوں کا دھیان کرنے سے انتہ کرن شدھ ہو کر ویکنٹھ میں پہونچتا ہے جو لوگ اپنا بدن موٹا کرنے کے واسطے جیووں کو مار کر کھاتے ہیں اُن کو ضرور نرک واس ہو کر چوراسی لاکھ یونی بھوگنا پڑتا ہے دیکھو سوتے وقت بدن ایک جگہ پڑا رہ کر من کئی جگہ گھومنے سے بہت طرح کا سپنا دیکھتا ہے اور جاگنے میں بھی من ہزاروں کوس دوڑ جاتا ہے اس لیے من کو بدن سے الگ سمجھنا چاہیے جس نے مایا روپی برھمانڈ بنایا ہوا سمجھ کر من وش میں کر لیا اُس نے اندری آدک سب کو جیت لیا اور اپنے من کے وش میں رہنے والے آدمی سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہوتے ہیں اور آتما میں میرا پرکاش شدھ رہ کر کچھ نہیں کرتا لیکن اُس کو بھی مایا کے ساتھ پھنس کر سنسار پیدا کرنا پڑتا ہے اور میں ستوگن سے مل کر پرمیشور اور دیوتا اور رجوگن سے مل کر دیتیہ اور آدمی اور تموگن کے ساتھ مل کر بھوت پریت اور پشو آدک کو پیدا کرتا ہوں جس طرح مکڑی اپنے مُنھ سے جالا نکال کر کھا لیتی ہے اُسی طرح میں بھی اپنی شکتی سب جیووں میں رکھ کر مرنے کے پیچھے کھینچ لیتا ہوں جیسے بہتی ہوئی ناؤ پر چڑھنے سے کنارے کے درخت چلتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں اور گھومتے وقت پرتھوی اور آکاش گھومتا ہوا معلوم پڑتا ہے ویسے سب کرم شُبھ اور اشُبھ سنسار کے میری مایا اور اِچھا سے ہو کر آدمی ایسا جانتے اور کہتے ہیں کہ یہ کام ہم نے کیا اس کے لئے گیانی آدمی کو اپنا پرلوک بنانے کے واسطے کام اور کرودھ اور من آدک کو اپنے وش رکھ کر کسی کے گالی دینے سے بُرا ماننا نہ چاہیے۔

ادھیائے تیئسواں [۲۳]

شری کرشن جی کا اتہاس ایک براہمن کا اودھو سے برنن کرنا

اودھو نے یہ سب گیان سُن کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاپربھو یہ بات بہت کٹھن ہے

کہ گالی اور کٹھور وچن سن کر چھما کرے شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو تم سچ کہتے ہو تیر اور تلوار
کا گھاؤ مرہم لگانے سے اچھا ہو جاتا ہے لیکن کٹھور بات کہنے سے جو گھاؤ کلیجے میں پڑ جاتا ہے وہ
کسی طرح نہیں مٹتا لیکن یہ سب بات من کے کارن سے ہوتی ہے جس نے اپنے من اور اہنکار کو
وش میں کر لیا اس کو ان باتوں کا دکھ نہیں ہوتا وہ سب جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر دیکھ کر
سب باتوں کو پرمیشور کی اِچھا پر سمجھتا ہے اور جو لوگ اپنی اِندری اور من کے وش ہو رہے ہیں اُن کو
دُروچن کہنے سے کرودھ پیدا ہوتا ہے اس بات پر ایک اتہاس کہتے ہیں من لگا کر سُنو اُجین شہر میں
ایک براہمن بڑا دھن والا ویاپار کرنے والا رہتا تھا وہ ایسا سوم اور لوبھی اور کامی اور کرودھی تھا کہ
اُس نے کبھی اپنے ذات بھائی اور سادھو اور براہمن آدک کو اپنے منھ سے بھوجن کرنے کے
واسطے نہیں کہا اور ایک کوڑی کے واسطے دوست کا بھی دشمن ہو جاتا تھا اور اپنے کھانے
اور پہرنے میں بھی سوم پن رکھتا تھا اس لیے اُس نے بہت روپیہ جمع کیا لیکن سوم ہونے سے سب
پریوار والے اور استری اور پُتر بھی اُس سے دشمنی رکھتے تھے سنساری آدمی کے پاس روپیہ
ہونے سے آتِتھی اور پریوار اور دیوتا اور پِتر اور اشٹھ کو سُکھ ملتا ہے یہ پانچوں اُس براہمن
کے دشمن تھے جب وہ بوڑھا ہو گیا اور ویاپار کرنے کی سامرتھ اُس میں نہ رہی تب اُنھیں پانچوں
کے شاپ سے آگ لگنے اور چور کے چُرا لے جانے اور راجہ کے لوٹنے اور قرضداروں کے ہضم کر لینے
سے سب مال اُس کا جاتا رہا اور جو دولت زمین میں گاڑی تھی وہ بھی ٹل گئی جب وہ براہمن سب
دھن اپنا کھو کر بنا بھوجن کے دُکھی ہوا اور ذات بھائی والے لوگ اُس کو بے آدر کرنے لگے تب
ایک دن بیٹھے بیٹھے اُس نے اپنے من میں وچار کیا کہ دیکھو میں نے اتنا روپیہ اکٹھا کر کے کوئی دھرم
اور کرم پرلوک بنانے کے واسطے نہیں کیا اور نہ خرچ کر کے سنساری سُکھ اُٹھایا سوم کا
مال اسی طرح اکارتھ جاتا ہے اور ترشنا رکھنے سے سب گُن آدمی کا ناش ہو کر لیش نہیں رہتا
جس طرح خوب صورت آدمی کے منھ پر کوڑھ کا داغ ہونے سے سب خوبصورتی اُس کی خراب
ہو جاتی ہے اسی طرح لوبھی آدمی تیج سے رہت ہو کر کوئی اُس کو اچھا نہیں کہتا دیکھو جس دھن
کو لوگ اچھا جانتے ہیں وہ ایسا بُرا ہوتا ہے کہ پہلے ویاپار کرتے وقت اپنے اور بیگانے
کے ساتھ دشمنی کر اور جھوٹھ بولنے سے ملتا ہے اور رات اور دن اُس کی رکشا کرنے میں چور
اور ڈاکو اور راجہ اور ذات بھائی کا ڈر لگا رہنے سے اچھی طرح نیند نہیں آتی جس میں کوئی لے نہ
جاوے اور روپیہ ملنے سے ویشیا گمن یعنی تماش بینی اور جُوا اور جیو ہنسا اور ذات بھائیوں سے
ابھمان پیدا ہو کر بہت طرح کے پاپ کرنے میں آتے ہیں جس کارن دُنیا میں بدنامی اُٹھا کر مرنے
کے پیچھے نرک بھوگنا پڑتا ہے پرمیشور نے بہت اچھا کیا جو میرا سب دھن جاتا رہا جس دولت میں

استنے اوگن بھرے ہیں اُس کو پاکر اچھے کام میں خرچ کر ڈالنا چاہیئے روپیہ اکٹھا کرنے سے سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا ہے چار دن کی زندگی میں مایا روپی دربیہ اور استری کے واسطے بہت آدمیوں سے دشمنی کرنا نہ چاہیئے جو لوگ بھرت کھنڈ میں آدمی کا تن پاکر دربیہ اور استری اور پتروں کی پریت میں پھنس کر خراب ہوتے ہیں اُن کا سنسار میں جنم لینا بیکار ہے اور اُن کو بڑا مورکھ سمجھنا چاہیے دیوتا لوگ یہ اچھا رکھتے ہیں کہ بھرت کھنڈ میں ہمارا جنم آدمی کے تن میں ہوتا تو اُس بدن سے جتنی بڑی پدوی کو چاہتے پہونچ جاتے اور اب بڑھاپا آنے اور اندریوں کی طاقت گھٹ جانے سے میں کچھ شبھ کرم نہیں کر سکتا اس لیے اب جتنے دن میرے جینے میں باقی ہیں اتنے دن اپنی آتما کو کچھ دُکھ دے کر پرمیشور کے اسمرن اور دھیان میں خوش رہوں ایسا وچارتے ہی اُس نے ورکت ہو کر سنیاس لے لیا اور ایک جگہ بیٹھ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے لگا جب وہ براہمن شہر میں بھیکھ مانگنے جاتا تھا تب شہر کے لوگ اُس کو پہچان کر پچھلی بات یاد کر کے بہت دُکھ دیتے تھے کوئی گالی دے کر اُس پر تھوک دیتا تھا اور کوئی دنڈ کمنڈل چھین کر اُس کو رسّی سے باندھ کر کہتا تھا کہ یہ بڑا سوم اور کپٹی ہو کر اب بگلا بھگت بنا ہے اے اودھو اُسی طرح وہ براہمن بہت دُکھ پانے پر بھی کسی سے کچھ بُرا نہ مان کر اپنے من میں سمجھتا تھا کہ مجھے کوئی دیوتا اور آدمی اور نوگرہ اور جاڑا اور گرمی اور برسات کچھ دُکھ نہیں دیتے سب دُکھ اپنی قسمت اور اپنے من سے ہوتا ہے جیسے سنساری آدمی اپنا من چلایمان ہونے سے اچھا اور بُرا کرم کرتے ہیں ویسا دُکھ اور سُکھ اُن کو بھوگنا پڑتا ہے جس نے اپنا من وش میں کر لیا اس کو کوئی دُکھ نہیں ہوتا اور یگیہ اور تپ آدک کرنے کا کام نہیں رہتا لیکن یہ من چنچل زبردست دشمن جلدی وش میں نہیں آتا من کے کارن ہمیشہ سے دوست اور دشمن ہوتے آئے ہیں اور من کے روک لینے سے کوئی دوستی اور دشمنی نہیں رکھتا من کا وچارا ہوا ستیہ ہوتا ہے اور بدن کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا کس واسطے کہ آدمی اپنی استری کو بدن سے لپٹاتا اور اپنی بیٹی کو بھی گلے لگاتا ہے لیکن من کے کارن استری کو لپٹاتے وقت کام دیوتا آتا ہے اور اپنی بیٹی کے گلے لگاتے وقت کام دیو نہیں جاگتا جس نے اپنا من وش میں نہیں کیا اُس کا دھرم اور کرم کرنا بے کار تھا ہے اس لیے من کو سنساری مایا سے روک کر ہری چرنوں میں لگانا اُچت ہے۔

دوہا

من کے ہارے ہار ہے من کے جیتے جیت	پر برہم کو پایئے من ہی کی پرتیت

اے اودھو وہ براہمن اپنے من کو روک کر ایسا گیانی ہو گیا کہ دوست اور دشمن کو برابر سمجھ کر کسی کے گالی دینے اور مار پیٹ کرنے سے کرودھ نہیں کرتا تھا اسی طرح کا گیان من میں رکھ کر مرنے کے پیچھے مُکتی پدوی پر پہونچا۔ اس ادھیائے کو سچے من سے کہنے اور سننے والے اپنے من اور کام

اور کرودھ آدک کے وش نہ ہو کر بھوساگر پار اُتر جاویں گے۔

ادھیائے چوبیسواں [۲۴]

شری کرشن جی کا حال آدِ پُرش اور مایا کا کہنا

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو آتما پُرش اور مایا کا حال الگ کر کے کہتا ہوں سُنو۔ جہاں آتما پُرش نرنکار روپ ہے وہاں بانی اور من پہونچنے کی سامرتھ نہیں رکھتے جب اُس پرش کو سنسار پیدا کرنے کی اِچھا ہوتی ہے تب وہ پہلے اپنی مایا کو جسے پرکرت بھی کہتے ہیں پیدا کرتے ہیں اُسی مایا سے ساتوک اور راجس اور تامس تین گُن پرگٹ ہوتے ہیں جب تک تینوں گُن برابر رہتے ہیں تب تک کوئی جیو پیدا نہیں ہوتا اور اُن کے گھٹنے اور بڑھنے سے سنسار کی رچنا ہوتی ہے اور میرا پرکاش مایا میں ملا رہنے سے مہت تتو پرکٹ ہو کر اُس سے اہنکار پیدا ہوتا ہے اور اہنکار سے ویکارک اور تامس اور تیجس پرکٹ ہوتے ہیں ویکارک سے پنچ بھوت اور تامس سے گیارہ اندری اور تیجس سے گیارہ دیوتا اندریوں کے مالک پیدا ہو کر جب تک یہ سب الگ رہتے ہیں تب تک برھمانڈ پُرش پرکٹ نہیں ہوتا جبکہ میری شکتی سے یہ سب چیزیں اکٹھا ہو جاتی ہیں تب برھمانڈ پرش پیدا ہو کر بہت مدت تک پانی میں شیش ناگ پر شین کرتے ہیں اور وہ برھمانڈ روپ میرا ہو کر اُس روپ کی نابھ سے ایک پھول کمل کا نکلتا ہے اُس کی ڈال سے برھما پیدا ہو کر تپ کر کے رجوگُن سے سب جیو پیدا کر کے تینوں لوک کی رچنا کرتے ہیں دیوتا لوگ سورگ لوک میں اور دیتیہ اور دانو آدک پاتال لوک میں اور منوشیہ آدک مرت لوک میں رہ کر اپنے کرم کے موافق سورگ اور نرک کا دُکھ سُکھ بھوگتے ہیں اور برھما کے ایک دن میں چودہ اندر بدل جاتے ہیں جب برھما ایک دن کے آخر ہو جانے پر شام کے وقت سو جاتے ہیں تب کوئی لوک نہیں رہتا جب برھما صبح کے وقت اُٹھ کر رچنا کرتے ہیں تب پھر سب لوک اور سنسار پرکٹ ہو جاتا ہے اور برھما کے مرنے کے پیچھے سوائے پانی کے اور کچھ نہیں رہتا پرتھوی پانی میں اور پانی اگن میں اور اگن وایو میں اور وایو آکاش میں اور آکاش اہنکار میں اور اہنکار مہت تتو میں اور مہت تتو مایا میں ملکر وہ سب میرے نرنکار روپ میں مل جاتے ہیں۔

ادھیائے پچیسواں [۲۵]

رجوگن اور ستوگن اور تموگن کا لکشن برنن کرنا شری کرشن جی کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو اب ہم ستوگن اور رجوگُن اور تموگن کا لکشن کہتے ہیں سُنو

کہ جو آدمی من میں دیا رکھ کر اپنی اندریوں کے وش میں نہ ہووے اور اچھا اور بُرا کرم کرنے کا بچار کرے اور کسی کے گالی دینے سے بُرا نہ مان کر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کرتا رہے اور سچ بول کر سبھاؤ میں دھیریہ رکھے اور سب باتوں کو یاد اور من میں سنتوش رکھ کر کسی چیز کی چاہنا نہ کرے اور ٹھاکر پوجا اور سیوا میں من لگائے رہے یہ لکشن ستوگن کے ہیں۔ اور جو کوئی سُندر استری اور اچھا گہنا اور کپڑا اور مکان اور باغ وغیرہ سنساری سُکھ کی چاہنا رکھ کر ابھمان سے کسی کا کہنا نہ مانے اور جو اچھا کرم کرے اُس میں اپنا نام چاہے اور ہمیشہ طاقت اور دولت بڑھانے کی تدبیر کرتا رہے اُس کو رجوگن سمجھنا چاہیئے اور جو آدمی کرودھ اور لوبھ بہت رکھے جھوٹھ بولے اور جیو ہنسا کرے اور کرم کرنے اور مانگنے میں بے شرم ہو کر لوگوں کے ساتھ جھگڑا کرتا رہے اور آٹھوں پہر آلس میں بھرا رہ کر بہت سوے یہ لکشن تموگن کے ہیں اور سب چیز کو اپنی سمجھنا اور میرا تیرا بچارنا اور اپنے کو میں جاننا یہ بات تینوں گُن ملنے سے ہوتی ہے لیکن میرا بھجن اور دھیان کرنے والے کو ستوگُن کے پرتاپ سے کچھ چاہنا نہیں رہتی اور تینوں گُن آٹھوں پہر برابر نہ رہ کر گھٹا بڑھا کرتے ہیں۔ ستوگُن بہت ہونے سے من میں خوشی اور گیان پیدا ہوتا ہے اور رجوگُن بڑھنے سے سنساری سُکھ کی چاہنا ہوتی ہے اور تموگُن بہت ہونے سے چنتا اور کرودھ اور نیند اور آلس بڑھ کر جیو ہنسا اور ادھرم کرنے کو من چاہتا ہے جاگنا ستوگُن اور سونا اور سپنا دیکھنا رجوگُن اور اُداس ہو کر چنتا میں بیٹھے رہنا تموگُن کے لکشن ہیں تھوڑا کھانا ساتوکی اور اچھا پدارتھ بھوجن کرنے کے واسطے ڈھونڈھنا راجسی اور بھوکھ سے بہت کھانا جس میں اجیرن ہو جائے تامسی جاننا چاہیے اور آتما تینوں گنوں سے ملا اور سب سے الگ رہتا ہے اور ستوگُن سوبھاؤ والے سورگ کا سُکھ بھوگتے ہیں اور رجوگنی آدمی اپنے کرم کے موافق دُکھ اور سُکھ بھوگ کر جنم اور مرن سے نہیں چھوٹتے اور تموگنی لوگ پشو آدک چوراسی لاکھ یونی میں پیدا ہو کر اپنے کرم کے موافق نرک میں دُکھ پاتے ہیں اور سنسار سے وِرکت ہونے اور میرے چرنوں کا دھیان اور بھگتی کرنے والے ہمارے پاس ویکنٹھ میں پہونچتے ہیں اور گرہستھی چھوڑ کر بن میں رہنا ستوگُن اور شہر اور گرہستھی میں رہ کر سنساری سُکھ کی چاہ رکھنا رجوگُن اور مدرا پینا اور جوا کھیلنا اور پر استری گمن کرنا اور بُری سنگت میں بیٹھنا تموگن اور دیو استھان پوجن کر تیرتھ یاترا میں رہنا نرگُن کے لکشن ہیں اور گیان چرچا کہنا ساتوکی اور شرادھ آدک سنساری کرم کرنا راجسی جیو ہنسا اور پاپ آدک کرنا تامسی اور میری پوجا اور جپ میں لگے رہنا نرگُن دھرم سمجھنا چاہیئے اے اودھو اسی طرح سب باتوں میں ستوگُن اور رجوگن اور تموگن کے لکشن ہو کر کوئی جیوان تینوں گنوں سے باہر نہیں ہے ان تینوں سے الگ ہو کر میری پوجا اور نرگُن بھگتی کرنے والے میرے پاس پہونچتے ہیں۔

ادھیائے چھبیسواں ۲۶

شری کرشن جی کا ودگیان اودھو سے کہنا جو راجہ پرورواکو گندھرب لوک میں ہوا تھا

شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو جس کو میرے ملنے کی چاہ ہو وہ آدمی کبھی لمپٹ اور لوبھی اور جواری اور سنساری پریت رکھنے والے اور اپنا بدن پالنے والے اور ادھرمیوں کی سنگت اور پریت نہ رکھے ایسے لوگوں کی سنگت کرنے سے بھی نرک بھوگنا پڑتا ہے اسلئے سادھو اور مہاتماؤں کا ست سنگ کرنا چاہیے جس سے ہر چرنوں میں پریت پیدا ہو جس طرح راجہ پرورواار وشی اپسرا کی پریت میں پھنس کر خراب ہوا تھا اُسی طرح سنساری لوگ استری اور لمپٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا پرلوک بگاڑ دیتے ہیں اے اودھو اُن لوگوں کی سنگت کبھی مت کرنا اتنی کتھا سُن کر اودھو نے پوچھا کہ اے تربھون پتی راجہ پرواوا کا حال کس طرح پر ہے یہ بچن سُن کر مُرلی منوہر نے کہا کہ اے اودھو جس طرح راجہ پُروروا الانام استری سے پیدا ہو کر اُروشی اپسرا کے واسطے گندھرب لوک میں جا بسا تھا وہ سب کتھا نویں اسکندھ میں لکھی ہے اب اس کے گیان ملنے کا حال سُنو کہ جب راجہ پُرورو انے گندھرب لوک میں رہ کر ہزاروں برس اُروشی کے ساتھ بھوگ اور ولاس کیا اور من اُس کا نہیں بھرا تب میری اِچھا سے ایک دن اُس نے گیان کی راہ سے اپنے من میں وچار کیا کہ اتنے دن کامدیو کے وش ہو کر میں نے سنساری سُکھ اُٹھایا لیکن میری اندریوں کی اِچھا پوری نہ ہوئی جس طرح آگ میں گھی ڈالنے سے آگ کی لپٹ بڑھتی جاتی ہے اسی طرح اندریوں کو جتنا بہت سُکھ دیوے اتنی چاہنا بڑھ کر کبھی سنتوش نہیں ہوتا دیکھو میں بُدھ کا بیٹا ایسا گیانی اور پرتاپی راجہ ہو کر اُروشی کے جاتے وقت اُسکے پیچھے اس طرح ننگا اُٹھ دوڑا جس طرح گدھا کام کے وش ہو کر گدھی کو کھدیڑے جاتا ہے اُس نے مجھ کو ایسا وش میں کر لیا کہ جیسے نٹ لوگ بندر کو اپنے وش کر لیتے ہیں اور میں اُس کے بھوگ اور ولاس میں لپٹ کر ایسا اندھا ہو گیا کہ مجھ کو کسی چھوٹے بڑے کی شرم نہ رہ کر دن رات گذرنے کی بھی کچھ خبر نہ رہی اور ساتوں دویپ کے ہزاروں راجہ جو میرے آدھین تھے وہ میرے اگیان پر ہنسنے لگے سچ ہے کامی پُرش استری کے وش ہو جاتے ہیں اُن کو اپنا بھلا اور بُرا دکھلائی نہ دیکر اُن کا تیج اور بل اور گیان اور دھرم کچھ نہیں رہتا دیکھو مانس کی پتلی پر جس میں مل اور موتر اور لہو آدک بھرا رہ کر سب دروازوں سے اُشدّھ بستو نکلتی ہے میں ایسا دیوانہ ہو گیا کہ جہاں اندر آدک دیوتا میرے ساتھ لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتے تھے وہاں ایک استری نے جیت کر میرا ابھمان توڑ دیا اور میں اُس کی پریت میں پھنس کر ایسا اپنے کو بھول گیا کہ اُروشی

کے سمجھانے پر بھی مجھ کو کچھ گیان نہ ہوا دیکھو جس بدن کو ماتا اور پتا اور استری بھوجن دینے والا مالک
اور کال چکر موت اپنا سمجھتے ہیں وہ بدن مرنے کے پیچھے کچھ کام نہیں آتا اور پھر اُس کو کوئی ایک پل گھر
میں نہیں رکھتا اس لئے آدمی کو چاہیئے کہ پہلے سے سنساری مایا چھوڑ کر ہر چرنوں میں دھیان لگا کر
مُکت پدوی پاوے اے اودھو استری میں من لگائے رہنے سے یگیہ اور تپ اور تیرتھ اور برت
دان اور دھرم وغیرہ کا کرنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور بغیر ست سنگ کے گیان نہیں ملتا اور جو لوگ
اپنے اگیان سے سنسار روپی سمدر میں غوطہ کھا رہے ہیں اُن کو بھو ساگر پار اُترنے کے واسطے
ست سنگ ناؤ روپی سمجھنا چاہیئے اگیانی اندھے کو ست سنگ آنکھ کے برابر ہے جس طرح ماتا پتا اپنے
بیٹے کا بھلا چاہتے ہیں اُسی طرح سنساری آدمی کے بھلے کے واسطے ست سنگ ہوتا ہے جب ست سنگ
کرنے سے آدمی کو گیان پراپت ہو کر اپنے بدن اور استری آدک کی پریت چھوٹ جاتی ہے تب وہ
ورکت ہو کر ہر چرنوں میں دھیان لگانے سے مُکت ہوتا ہے جب تک مایا روپی دربیہ اور استری کی
ترشنا نہیں چھوٹتی تب تک سپنے میں بھی گیان نہیں ملتا سنساری آدمی کو دُکھ سے چھڑانے والی کیول
میری بھکتی اور میری شرن ہے اُس سے اُتم دوسری تدبیر نہیں ہے اس لیے دھن چاہنے والے
کو دھرم کرنا اُچت ہے اور جو نرک جانے سے ڈرتا ہو وہ ست سنگ میں بیٹھے تو اُس کو گیان ملکر مُکتی
ملے گی ورکت پُرش اور سنت مہاتما کو میرا ہی روپ سمجھنا چاہیئے۔

ادھیائے ستائیسواں ۲۷

شری کرشن جی کا اودھو سے ودھی پوجا آدک کی کہنا

اودھو نے استتی کتھا شن کر دونے کہا کہ اے دینا ناتھ برھم چاری اور بان پرستھ کا دھرم اور
یوگ اور تپ آدک بہت کٹھن ہے اور بنا تمھاری پوجا کے بدن پوتر نہیں ہوتا اور برھما اور نارد اور
برہسپت اور ویاس جی نے وید اور شاستر میں بہت سی تدبیریں لکھی ہیں سو دیا کر کے اپنی پوجا کی ودھی
جس کے کرنے سے سنساری لوگ بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں ورنن کیجیئے یہ سنکر شری کرشن مہاراج بولے کہ
اے اودھو میری پوجا کا انت نہیں ہے لیکن میں تھوڑا سا حال اُس کا کہتا ہوں سُنو کہ ایک ودھی میری
پوجا کی وید میں اور دوسری تنتر شاستر میں لکھی ہے آدمی کو چاہیئے کہ پراتہ سمے اُٹھ کر میرے اور اپنے گرو
کے چرنوں کا دھیان کرے پھر اُس کو دشا اور داتون اور اسنان اور سندھیا اور ترپن اور جپ کرنے سے
سُچت ہو کر میرا سگُن روپ پوجنا چاہیئے اور میری آٹھ مورت اس طرح ہے کہ ایک پتھر اور دوسری
کاٹھ اور تیسری سونا اور چوتھی چاندی اور پانچویں پیتل اور چھٹویں تانبا اور ساتویں زمین پر چبوترہ

ادھیائے چھبیسواں ۲۶

شری کرشن جی کا ادوگیان اودھو سے کہنا جو راجہ پرورواکو گندھرب لوک میں ہوا تھا

شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو جس کو میرے ملنے کی چاہ ہو وہ آدمی کبھی لمپٹ اور لوبھی اور جواری اور سنساری پریت رکھنے والے اور اپنا بدن پالنے والے اور ادھرمیوں کی سنگت اور پریت نہ رکھے ایسے لوگوں کی سنگت کرنے سے بھی نرک بھوگنا پڑتا ہے اسلئے سادھو اور مہاتماؤں کا ست سنگ کرنا چاہیے جس سے ہرچرنوں میں پریت پیدا ہو جس طرح راجہ پرورواؔ اُروشی اپسرا کی پریت میں پھنس کر خراب ہوا تھا اسی طرح سنساری لوگ استری اور لمپٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا پرلوک بگاڑ دیتے ہیں اے اودھو اُن لوگوں کی سنگت کبھی مت کرنا اتنی کتھا سُن کر اودھو نے پوچھا کہ اے تربھون پتی راجہ پرروا کا حال کس طرح پر ہے یہ بچن سُن کر مُرلی منوہر نے کہا کہ اے اودھو جس طرح راجہ پرورواؔ کا نام استری سے پیدا ہو کر اُروشی اپسرا کے واسطے گندھرب لوک میں جا بسا تھا وہ سب کتھا نویں اسکندھ میں لکھی ہے اب اس کے گیان ملنے کا حال سُنو کہ جب راجہ پرورا نے گندھرب لوک میں رہ کر ہزاروں برس اُروشی کے ساتھ بھوگ اور ولاس کیا اور مَن اُس کا نہیں بھرا تب میری اِچھا سے ایک دن اُس نے گیان کی راہ سے اپنے من میں وچار کیا کہ اتنے دن کا مدیو کے وش ہو کر میں نے سنساری سُکھ اُٹھایا لیکن میری اِندریوں کی اِچھا پوری نہ ہوئی جس طرح آگ میں گھی ڈالنے سے آگ کی لپٹ بڑھتی جاتی ہے اسی طرح اندریوں کو جتنا بہت سُکھ دیوے اتنی چاہنا بڑھ کر کبھی سنتوش نہیں ہوتا دیکھو میں بُدھ کا بیٹا ایسا گیانی اور پرتاپی راجہ ہو کر اُروشی کے جاتے وقت اُسکے پیچھے اس طرح ننگا اُٹھ دوڑا جس طرح گدھا کام کے وش ہو کر گدھی کو کھدیڑے جاتا ہے اُس نے مجھ کو ایسا وش میں کر لیا کہ جیسے نٹ لوگ بندر کو اپنے وش کر لیتے ہیں اور میں اُس کے بھوگ اور ولاس میں لپٹ کر ایسا اندھا ہو گیا کہ مجھ کو کسی چھوٹے بڑے کی شرم نہ رہ کر دن رات گزرنے کی بھی کچھ خبر نہ رہی اور ساتوں دویپ کے ہزاروں راجہ جو میرے آدھین تھے وہ میرے اگیان پر ہنسنے لگے سچ ہے کامی پُرش استری کے وش ہو جاتے ہیں اُن کو اپنا بھلا اور بُرا دکھلائی نہ دیکر اُن کا تیج اور بل اور گیان اور دھرم کچھ نہیں رہتا دیکھو مانس کی پتلی پر جس میں مل اور موتر اور لہو آدک بھرا رہ کر سب دروازوں سے اُشدھ بستو نکلتی ہے میں ایسا دیوانہ ہو گیا کہ جہاں اِندر آدک دیوتا میرے ساتھ لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتے تھے وہاں ایک اِستری نے جیت کر میرا ابھمان توڑ دیا اور میں اُس کی پریت میں پھنس کر ایسا اپنے کو بھول گیا کہ اُروشی

کے سمجھانے پر بھی مجھ کو کچھ گیان نہ ہوا دیکھو جس بدن کو ماتا اور پتا اور استری بھوجن دینے والا مالک
اور کال چکر موت اپنا سمجھتے ہیں وہ بدن مرنے کے پیچھے کچھ کام نہیں آتا اور پھر اُس کو کوئی ایک چھن گھر
میں نہیں رکھتا اس لئے آدمی کو چاہیئے کہ پہلے سے سنساری مایا چھوڑ کر ہر چرنوں میں دھیان لگا کر
مُکت پدوی پاوے اے اودھو استری میں من لگائے رہنے سے یگیہ اور تپ اور تیرتھ اور برت
دان اور دھرم وغیرہ کا کرنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور بغیر ست سنگ کے گیان نہیں ملتا اور جو لوگ
اپنے اگیان سے سنسار روپی سمدر میں غوطہ کھا رہے ہیں اُن کو بھوساگر پار اُترنے کے واسطے
ست سنگ ناؤ روپی سمجھنا چاہیئے اگیانی اندھے کو ست سنگ آنکھ کے برابر ہے جس طرح ماتا پتا اپنے
بیٹے کا بھلا چاہتے ہیں اُسی طرح سنساری آدمی کے بھلے کے واسطے ست سنگ ہوتا ہے جب ست سنگ
کرنے سے آدمی کو گیان پراپت ہو کر اپنے بدن اور استری آدک کی پریت چھوٹ جاتی ہے تب وہ
ورکت ہو کر ہر چرنوں میں دھیان لگانے سے مُکت ہوتا ہے جب تک مایا روپی دربیہ اور استری کی
ترشنا نہیں چھوٹتی تب تک سپنے میں بھی گیان نہیں ملتا سنساری آدمی کو دُکھ سے چھڑانے والی کیول
میری بھگتی اور میری شرن ہے اُس سے اُتم دوسری تدبیر نہیں ہے اِس لیے دھن چاہنے والے
کو دھرم کرنا اُچت ہے اور جو نرک جانے سے ڈرتا ہو وہ ست سنگ میں بیٹھے تو اُس کو گیان ملکر مُکتی
ملے گی ورکت پُرش اور سنت مہاتما کو میرا ہی روپ سمجھنا چاہیئے۔

ادھیاے ستائیسواں

شری کرشن جی کا اودھو سے ودھی پوجا آدک کی کہنا

اودھو نے اتنی کتھا سُن کر ونے کیا کہ اے دینا ناتھ برہم چاری اور بان پرستھ کا دھرم اور
یوگ اور تپ آدک بہت کٹھن ہے اور بنا تمھاری پوجا کے بدن پوتر نہیں ہوتا اور برہما اور نارد اور
برہسپت اور ویاس جی نے ویدا اور شاستر میں بہت سی تدبیریں لکھی ہیں سو دیا کر کے اپنی پوجا کی ودھی
جس کے کرنے سے سنساری لوگ بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں ورنن کیجیئے یہ سُنکر شری کرشن مہاراج بولے کہ
اے اودھو میری پوجا کا انت نہیں ہے لیکن میں تھوڑا سا حال اُس کا کہتا ہوں سُنو کہ ایک ودھی میری
پوجا کی ویدمیں اور دوسری تنتر شاستر میں لکھی ہے آدمی کو چاہیئے کہ پراتہ سمے اُٹھ کر پہلے اپنے گرو
کے چرنوں کا دھیان کرے پھر اُس کو دشا اور داتون اور اسنان اور سندھیا اور ترپن اور جپ کرنے سے
سُچت ہو کر میرا سگن روپ پوجنا چاہیئے اور میری آٹھ مورت اس طرح سے کہ ایک پتھر اور دوسری
کاٹھ اور تیسری سونا اور چوتھی چاندی اور پانچویں پیتل اور چھٹھویں تانبا اور ساتویں زمین پر چبوترہ

وغیرہ اور آٹھویں مٹی کا سوروپ بناکر پوجا اور دھیان کرے اور سوائے اس کے رتن اور کاغذ
اور دیوار شیشہ پر تصویر کھینچ کر جس طرح ہو سکے میری پوجا کرنا اُچت ہے اور دو طرح کی مورت میری
ہوتی ہے ایک چل مورت اور دوسری اچل مورت ٹھاکر جی کی مورت جو سنگھاسن پر سے اُٹھا کر
اسنان کرا کے پھر سنگھاسن پر بیٹھال کے پوجتے ہیں اُس کو چل مورت سمجھنا چاہیئے اور جو مورت ٹھاکر
دوارے اور شوالے آدک مندروں میں استھاپن کر دیتے ہیں اور پھر وہ اُٹھ نہیں سکتی اُس کو
اچل مورت سمجھنا چاہیئے چل اور اچل دونوں مورت کو اسنان کرانے اور چندن لگانے کے
پیچھے گہنا اور کپڑا پہنا کر دھوپ دیپ پھول مالا اور تلسی دل اور نیویدیہ سے پوجا کر کے عطر لگا کر
اور درپن دکھلانا چاہیئے اور تصویر کی مورت کو اشنان کرانا اُچت نہ ہو کر کپڑے سے پونچھ کر پوجن
کرنا اُچت ہے اور پرتھوی پر چبوترہ آدک بنا کر اُس میں پہلے میرا دھیان کر کے بدھ پور وک پوجنا
چاہیئے اور جو کوئی مانسی پوجا کیا چاہے وہ اپنے من میں میرے روپ کا دھیان کر کے جس طرح مورت
کو پوجتے ہیں اُسی طرح دھوپ نیویدیہ آدک سے دھیان میں پوجا کرے اور میری پوجا کرتے
وقت دھیان سُدرشن چکر اور گدا اور پدم اور پانچ جنیہ شنکھ اور کھڑگ اور دھنش اور بان اور ہل
اور موشل میرے ہتھیار اور بیجنتی مالا اور نند اور سنند اور پُنیہ اور شیل اور سُشل اور گرڑ اور بشوک اور
سین اور نام نوپارشد اور درگا دیوی اور گنیش اور ویدویاس اور اندر آدک دیوتوں کا کرنا چاہیئے اور
جتنی چیزیں بھوجن کی اپنے کو بہت پیاری ہوں اُن کو بنوا کر ٹھاکر جی کا بھوگ لگا دے جو ہر روز سب
طرح کا بھوجن تیار نہ ہو سکے تو اَن کوٹ وغیرہ پرب کے دن ضرور چھتیس[۳۶] بنجن ٹھاکر جی کے بھوگ کے
واسطے بنانا اُچت ہے اور جو آدمی ہر روز مٹی کی مورت بنا کر پوجا کرے اُس کو آواہن اور وسرجن کا
منتر ضرور پڑھنا چاہیئے اور ٹھاکر پوجنے والے کو آواہن اور وسرجن کا منتر پڑھنا نہ چاہیئے اور ہوم
کرنے والے کو اگن میں میرا دھیان لگانا اور جل اور سوریہ کو بھی میرا روپ سمجھنا اُچت ہے اور پوجا کرتے
وقت میرے چرنوں میں من لگائے رہے اور پوجا کر کے ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر کہے
کہ اے مہا پربھو میں تمھاری شرن پڑتا ہوں مجھ کو اپنا داس جان کر اُدھار کیجیے اس طرح ہر روز پوجا
کر کے چرنامرت لے کر پرساد ٹھاکر جی کا بھوجن کرے اور وشنو سہسرانام کا پاٹھ کر کے میری کتھا اور لیلا
سُنے اور بھجن اور اسمرن کرنے میں دن رات لین رہے جس کو پرمیشور روپیہ دے وہ ٹھاکر مندر کے
خرچ کے واسطے گاؤں اور جاگیر دے کر باغ لگا دے جس میں اچھی طرح ٹھاکر پوجا ہوا کرے اور بہت
طرح کے خوشبو دار پھول اُن کو چڑھا کریں لیکن اُس باغ اور گاؤں کے بیچنے یا پوت یا کرایہ لینے کی اچھا
نہ رکھے اے اودھو میں بھگتی اور پریت کی راہ سے جتنا کیول پانی چڑھانے سے خوش ہوتا ہوں اتنا بنا
بھگتی کروڑوں روپیہ ہر مندر میں لگانے اور دان دینے سے خوش نہیں ہوتا جو آدمی سچے من سے ہر روز

اس طرح میری پوجا اور سیوا کرتا ہے اُس کے سامنے اٹھارہوں سِدھی بنی رہتی ہیں اور جتنا پھل پوجا کرنے اور دیواستھان بنانے والے کو ہوتا ہے اُتنا ہی اُن کو بھی سمجھنا چاہیے جو لوگ پوجا کرنے اور دیواستھان بنانے کی صلاح دے کر اس کام میں ساتھ دیتے ہیں اور جو لوگ اپنی یا دوسرے کی دان دی ہوئی پرتھوی براہمن سے یا دیواستھان آدک کا چڑھایا ہوا گائوں زبردستی چھین لیتے ہیں ایسی صلاح دینے والوں کو ساٹھ ہزار برس تک کیڑا ہو کر بشٹھا (یعنی غلیظ) میں رہنا پڑتا ہے۔

ادھیائے اٹھائیسواں ۲۸

شری کرشن جی کا گیان وِرکت ہونے کا اودھو سے کہنا

شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو گیانی کو کسی کی اُستت اور نندا کرنا اُچت نہ ہو کر سب جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر سمجھنا چاہیئے دوسرے کی نندا کرنے والے ضرور نرک بھوگتے ہیں اس لئے آدمی کو اُچت ہے کہ من اپنا ایک طرف لگائے رہ کر ٹھاکر کی پوجا کرتے وقت دوسری طرف دھیان نہ لگا دے اور بدن میں ایک آتما جو شُدھ ہے اُس کا دھیان آٹھوں پہر کرتا رہے اور یہ بات اپنے من میں وشواس کر کے جانے رہے کہ پرمیشور مایا کے گُنوں کو ساتھ لے کر سب سنسار کو پیدا اور پالن اور ناش کرتے ہیں جب آدمی ایسا وچار کر کے ایک پرمیشور کو سچا اور سنساری ویوہار کو جھوٹھا سمجھتا ہے تب من اُس کا وِرکت ہو کر میری طرف لگ جاتا ہے اور جب آتما من اور اندریوں کے ساتھ مل جاتا ہے تب وہ سنساری پریت میں پھنس کر مایا جال سے نہیں چھوٹتا جس طرح آدمی سپنے میں بہت چیزیں دیکھ کر جاگنے پر اُن کو جھوٹھا سمجھتا ہے اُسی طرح سنساری ویوہار جھوٹھا ہو کر کیول پرمیشور کا نام سچا جاننا چاہیئے خوشی اور رنج اور سوچ اور غصّہ اور لالچ اور غرور اور دوستی اور دشمنی اور جنم اور مرن یہ سب گُن مایا کے ہو کر آتما اُس سے الگ رہتا ہے اور یہ سنسار نٹ اور بھان متی کے کھیل کے برابر جھوٹھا ہو کر نہ آدمیں تھا نہ مہاپرلے میں رہے گا اِس لیے آدمی کو گیان روپی تلوار سے سنساری پریت اور من اندریوں کی ترشنا کاٹ ڈالنا چاہیئے جب آدمی نے سنساری مایا چھوڑ کر اپنے من اور اندریوں کو وش میں کر لیا تب اس کو گھر اور بن کا رہنا دونوں برابر ہیں جس طرح سونے کا بہت گہنا بنانے سے نام اُن کا الگ الگ ہوتا ہے اور وہ سب گہنا گلا ڈالو تو کیول سونا کہلاتا ہے اسی طرح سنسار کے آد اور انت میں سونا روپی نارائن ہی رہتے ہیں اور اُن کی اِچھا سے بہت جیو پیدا ہو کر الگ الگ نام اُن کا ہوتا ہے اور مہاپرلے ہونے میں سب جگت کا ناش ہو کر جیو آتما سب جڑ اور چیتنیہ کا پرمیشور کے روپ میں سما جاتا ہے جیسے سڑک میں سیپ کا ٹکڑا چاندی کی طرح چمکتا ہوا دیکھ کر کوئی لوبھی اُٹھائے اور اُٹھاتے وقت

سیپ سمجھ کر شرمندہ ہو جائے ویسے سنسار کی گت جھوٹھی سمجھنا چاہیئے جیسے اُڑتے ہوئے بادل سے
آکاش کچھ ملاوٹ نہیں رکھتا اُسی طرح آتما چوراسی لاکھ یونی میں ویاپک رہنے پر بھی سب سے الگ
رہتا ہے اس لیے آدمی کو چاہیئے کہ من اپنا مایا کے گُنوں سے ورکت رکھ کر ایسا دھیان ہر چرنوں میں
لگاوے کہ سنساری چیز کی کچھ چاہنا اور پریت نہ رہے جس طرح علاج کرنے سے بدن میں روگ نہیں
رہتا اُسی طرح من اور اندریوں کو وش میں رکھنے سے سنساری ترشنا اور پریت چھوٹ جاتی ہے
جس نے من اور اندریوں کو اپنے وش نہیں کیا اُس کا تپ اور جپ کرنا برتھا ہے جبکہ من آدمی کا
بیچ دھیان چرن پرمیشور کے لین ہو جاتا ہے تب اُس کو اپنے بدن اور سنسار کی پریت نہیں رہتی اس
لئے آدمی چلتے پھرتے سوتے جاگتے کھاتے پیتے من اپنا آٹھوں پہر نارائن جی کی طرف لگائے رہے جس طرح
سوریہ نکلنے سے رات کا اندھیالا نہیں رہتا اُسی طرح میری بھگتی رکھنے سے اگیان نہیں رہتا یوگ
اور تپ بھنگ ہو جانے سے جلدی ہی گت نہیں ہوتی اور میرے بھگت سے جو اپرادھ بھی ہو جاتا ہے تو
میں دوسرے جنم میں اُس کا اُدھار کر دیتا ہوں اور آتما کے بدن میں رہتے سب اندریوں کو چلنے اور
پھرنے اور بولنے کی سامرتھ رہتی ہے اور جتنے دیوتا اپنا پرکاش اندریوں میں رکھتے ہیں ان سب دیوتوں کو
بھی آتما ہی سامرتھ دے کر آپ ان سے الگ رہتا ہے اس واسطے گیانی اور یوگیوں کو چاہیئے کہ آتما
کی طرف دھیان لگا کر سنساری مایا اور موہ میں نہ پھنسیں ایسے آدمی پر پچھلے جنم کے ادھرم کرنے سے کوئی
دُکھ بھی پڑ جاتا ہے تو میں اُن کا دُکھ دور کر دیتا ہوں یہ بات میری سچ مان کر ناش ہونے والے بدن
سے پریت رکھنا اور اندریوں کو سُکھ دینا اُچت نہیں۔

ادھیائے اُنتیسواں

من روکنے کا گیان کہنا شری کرشن جی کا اودھو سے

اودھو نے اِتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے دینا ناتھ آپ نے کہا کہ من کو روکنا چاہیئے سو ہوا سے بھی
زیادہ تیزی رکھنے والے من کو روکنا بہت کٹھن ہے کوئی ایسی تدبیر بتلائیے جس میں مَن روکا جائے
اور ہر چرنوں میں پریت پیدا ہو سوائے آپ کے کوئی دوسرا اس کی تدبیر نہیں بتا سکتا اور آپ کی
مایا نے سنساری جیوؤں کو ایسا بھلا رکھا ہے کہ بغیر آپ کی کرپا اور دیا کے کوئی اس مایا روپی جال
سے نہیں چھوٹ سکتا یہاں برہمادک دیوتوں کو آپ کا بھید جاننا کٹھن ہے وہاں سنساری آدمی
ہر چرتر سمجھنے کی کہاں سامرتھ رکھتا ہے یہ بات سُن کر شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو جو کوئی سنسار میں
جنم لے کر میرے چرنوں کا دھیان اور اسمرن کرتا ہے تو اس کو دھیرے دھیرے سنساری پریت چھوڑ کر ہر روز

ہرچرنوں میں پریم بڑھتا ہے جہاں تیرتھ پر میرے بھگت اور گیانی لوگ رہتے ہیں وہاں اُن کی سنگت میں
رہ کر میرا بھجن اور اسمرن کیا کرے اور سب جیوؤں پر دیا رکھ کر چوراسی لاکھ یونی میں میرا پرکاش برابر سمجھے
اور کسی جیو کو دُکھ نہ دے جہاں تک بن پڑے وہاں تک منسا واچا کرمنا سے دوسرے کا اُپکار کرے اور
اپنے من میں یہ ابھمان نہ رکھے کہ میں اُتم ذات اور بڑا آدمی ہو کر کنگال اور شودر کو کس طرح پانی پلاؤں
اور اس کو چھو کر کھانا کھلاؤں جب تک آدمی پرمیشور کا پرکاش براہمن اور چانڈال کے تن میں برابر نہیں
سمجھتا تب تک وہ اگیان ہے اور جس نے دیوتا اور دیتیہ اور آدمی اور پشو اور پکشی آدک چوراسی لاکھ
یونی میں پرمیشور کا روپ برابر جانا اُس کو کوئی دُکھ دینے کی سامرتھ نہیں رکھتا وہ ضرور مُکت ہوتا ہے
اے اودھو یہ سب گپت گیان ہے آج تک میں نے کسی سے نہیں کہا تھا آج تجھے اسکا ادھکاری جان کر سنایا
ہے اس کو یاد رکھنے سے تمھاری مُکتی ہو جائے گی اور تم بھی یہ گیان ہر بھگت اور سادھو اور مہاتما لوگوں
کو سُنانا اور جو آدمی چور اور لمپٹ اور پاکھنڈی اور لوبھی اور جواری اور مدرا پینے والے اور جھوٹھے ہوں
اور جیو ہنسا یعنی جان کُشی کرنے والے اور پرایا اُپکار نہ ماننے والے ہوں ایسے لوگوں سے مت کہنا
جس طرح امرت پینے والے کو پھر کسی دوا کے کھانے کا کام نہیں رہتا اسی طرح یہ گیان سمجھنے والے کو
اپنے بھو ساگر پار اُترنے کے واسطے دوسری کوئی تدبیر کرنا نہ چاہیے جو کوئی ہر کتھا اور گیتا گیان
سچے من سے سُن کر دوسرے کو اُپدیش کرے گا اُس کو ہم یمراج کی پھانسی سے چھڑا کر پرم پد دینگے
اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت اودھو نے یہ سب گیان سُن کر آنکھوں میں
آنسو بھر لیے اور شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر دنے کیا کہ اے مہاپربھو آپ نے دیا کی راہ سے
گیان کا دیپک میرے ہردے میں روشن کر کے اس طرح مایا روپی اندھیالا چھڑا دیا کہ جس طرح سوریہ
نکلنے سے کہرا نہیں رہتا اور آپ کی کرپا سے من میرا اورکت ہو کر استری اور پُتر کا پریم چھوٹ گیا
آپ کی دیا کا بدلا اگر کوئی دیا چاہے تو کسی طرح اُرن نہیں ہو سکتا اس لیے آپ کے کمل روپی چرن کو
بار بار ڈنڈوت کر کے یہ وردان مانگتا ہوں کہ آپ کا چرن چھوڑ کر دوسری طرف من میرا نہ جاوے
یہ بات سُن کر شری کرشن ویکنٹھ ناتھ نے اپنی کھڑاؤں دے کر کہا کہ اے اودھو تم یہاں سے بدری
کیدار جا کر ہر روز اسنان کر کے مول پھل آدک کھا کر میرے چرنوں کا دھیان لگاؤ تمھاری مُکتی ہو جائیگی
اور میں بھی کلجگ کے لوگوں کے اُدّھار ہونے کے واسطے بھاگوت روپی مورت اپنی سنسار میں چھوڑ کر
گئو لوک کو جاؤں گا اس کتھا کے پڑھنے اور سُننے سے سنساری آدمی بھو ساگر پار اُتر جاویں گے
اودھو جی یہ بات سُنتے ہی شری کرشن مہاراج کا ویوگ سمجھ کر بہت دُکھی ہو گئے لیکن اُن کی آگیا
النا اُچت نہ جان کر کھڑاؤں کی جوڑی اپنے سر پر رکھ لی اور ڈنڈوت اور پرکرما کر کے موہنی مورت کا
سوروپ آنکھوں کی راہ سے اپنے ہردے میں رکھ کر اُن سے بدا ہوئے اور بدرکا شرم میں جا کر تربھون پت

کی آگیا کے موافق اسنان اور دھیان کرنے لگے اُسی گیان کے پرتاپ سے کچھ دن کے پیچھے تن اپنایوگ ابھیاس کے ساتھ چھوڑ کر مکت پدوی پر پہونچے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے شری کرشن ترلوکی ناتھ کو دھیان میں ڈنڈوت کی اور راجہ پریکشت سے بولے کہ اے راجہ دیکھو تربھون پتی نے سب ویدوں کا سار امرت روپی گیان اور بھگتی نکال کر گیارھویں اسکندھ میں اُدھو کو پلا دیا جس طرح دیوتا اور دیتیوں نے سمدر متھن کر کے چودہ رتن نکالے تھے اُسی طرح وید ویاس جی نے سب وید اور شاستر دیکھ کر اُس کا سار شری مدبھاگوت بنایا ہے۔

ادھیائے تیسواں

ناش ہونا سب یدو ونشیوں کا آپس میں لڑکر اور بان مارنا جرا نام کیوٹ کا شری کرشن جی کے پانوں میں

راجہ پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے مُنِ ناتھ شری کرشن تربھون پتی کو شاپ چھڑا دینے کی سامرتھ تھی پھر کس واسطے اُنھوں نے یدُونشی لوگوں کے اوپر دیا نہیں کی تب شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت وسودیونندن پربرہم پرمیشور کے اوتار کو جو سنسار ہی مایا سے رہت تھے یدُونشیوں کا ناش کرنا منظور تھا لیکن آپ نے اُن لوگوں کا پالن کیا تھا اس لیے اپنے ہاتھ سے مارنا اُچت نہ جان کر براہمنوں سے شاپ دلوایا جب کہ اودھو جی بدری کیدار ناتھ کی طرف چلے گئے تب شری کرشن جی نے وچار کہ دوارکا پُری میں شاپ نہیں دیا پے گا اس وجہ سے سب یدُونشیوں کو پربھاس کشیتر چلنے کے واسطے کہا تب شری کرشن جی کی آگیا سے سوائے راجہ اُگرسین اور وسودیو جی کے سب یدو ونشی ہاتھی اور گھوڑے اور رتھوں پر چڑھ کر پربھاس کشیتر میں پہونچے اور اسنان دان کر کے اُس دن تیرتھ برت رکھ کر وہاں ٹک رہے دوسرے دن پرمیشور کی اِچھا سے سب یدُونشی مدرا پی کر متوالے ہوگئے اور سمُدر کنارے بیٹھ کر اپنی بڑائی کرنے لگے اور اسی بات پر اسنان کرتے وقت پہلے پانی کے چھینٹوں سے لڑنے لگے پھر آپس میں تیر اور تلوار اور گدا آدک بہت ہتھیار چلنے لگے جس طرح ادھرم کرنے والے وید اور شاستر کا وچن جھوٹھا جان کر اپنے من مانا پاپ کرتے ہیں اسی طرح براہمن کے شاپ سے یدو ونشی لوگ شیام اور بلرام کا سمجھانا نہ مان کر جب بلدیو جی سے لڑنے کے واسطے دوڑے تب دونوں بھائی الگ بیٹھ کر اُن کا تماشہ دیکھنے لگے جب لڑتے لڑتے ہتھیار سب کے ٹوٹ گئے اور ہاتھی گھوڑے مارے گئے تب اُسی پتا ور کو جو موسل کی چورے

سمدر کنارے جمی تھی اُکھاڑ کر ایک دوسرے کو مارنے لگے دُرواشا رشیشور کے شاپ سے اس
پتاور سے مارتے وقت تلوار کی طرح گھاؤ ہو کر سب یدوونشی مرنے لگے جیسے کُل ونتی استری دوسرے
پُرش کو دیکھ کر چھپ جاتی ہے ویسے کرودھ پیدا ہونے سے سب یدوونشیوں کا ستوگُن اور گیان شریر
سے جاتا رہا جس طرح بانس کا بن آگ لگنے سے جل جاتا ہے اُسی طرح دُربدّھی پیدا ہونے سے سب باپ
بیٹا اور بھائی بھائی آپس میں لڑ کر چھپن کروڑ یدوونشی ناش ہو گئے جب سوائے شیام اور بلرام کے
اور کوئی زندہ نہیں بچا تب شیام سُندر نے بلبھدر جی سے کہا کہ اب پرتھوی کا بھار اُتر گیا اس لئے ہم
اور تم دونوں بھائیوں کو بھی ویکنٹھ میں چلنا چاہیئے یہ بات سُنتے ہی بلبھدر جی نے اپنے سب کپڑے
اُتار ڈالے اور کوپین باندھ کر سمدر کے کنارے بیٹھ کر یوگ ابھیاس کے ساتھ انتردھیان ہو گئے
تب شیام سُندر چتربھجی روپ دھارن کر کے شنکھ چکر گدا پدم سمیت سمدر کے کنارے ایک پیپل کے
درخت کے نیچے جا بیٹھے جس وقت تربھون پت درخت سے اُٹھنگے ہو کر دہنا پاؤں اپنا بائیں گھٹنے
پر رکھ کر ویکنٹھ جانے کی اچھا رکھتے تھے اُسی وقت وسودیو نندن کی اچھا سے جرا نام کیوٹ
جو بال بندر کا اوتار تھا دھنش بان لے کر وہاں آپہونچا اور اُس نے دور سے مُرلی منوہر کا چمکتا ہوا
پاؤں دیکھ کر ہرن کے دھوکھے سے ایک بان مارا تو وہ بان یعنی تیر جس میں مچھلی کے پیٹ سے نکلے
ہوئے لوہے کا پھل لگا تھا تربھون پتی کے چرنوں میں آکر لگا جب وہ کیوٹ اپنا شکار اُٹھانے
کے واسطے نزدیک آیا تب شیام سُندر کے پاؤں میں گھاؤ دیکھ کر زرد ہو گیا اور ڈر کے مارے کانپتا
ہوا ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دینا ناتھ میرے برابر دوسرا کوئی اپرادھی تمام جگت میں نہ ہو گا
جس نے لکشمی پتی کو تیر مار کر دُکھ دیا اس پاپ کرنے سے میرا اُدھار کسی طرح نہیں ہو سکتا اس لئے
آپ مجھ کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالیے جس میں میرے سزا پانے کا حال سُن کر کوئی دوسرا سنت اور
مہاتما کا اپرادھ نہ کرے اور اے مہاپربھو جب آپ کی مایا کو برہما دِک دیوتا نہیں جان سکتے تب
مجھ کو ادھرمی اور اگیان کو کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہا کو پہونچ سکوں جب وہ کیوٹ بہت وِلاپ
کر کے مُرلی منوہر کے چرنوں پر لوٹنے لگا تب شیام سُندر نے ہنس کر کہا کہ تو کچھ اُداس مت ہو
میری اچھا کے موافق تجھ سے انجان میں یہ بڑا اپرادھ ہوا ہے جس میں براہمن کا شاپ جھوٹھا
نہ ہو تو دھیریہ رکھ تیرے واسطے ویکنٹھ سے ومان آتا ہے یہ بات شیام سُندر کے مُنھ
سے نکلتے ہی ومان جڑاؤ وہاں پر آپہونچا ویکنٹھ ناتھ کی آگیا سے وہ کیوٹ دِبیہ روپ ہو کر اور
ومان پر بیٹھ کر ویکنٹھ میں چلا گیا۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت
دیکھو جو کوئی ایسے دینبدیال پرمیشور کی شرن چھوڑ کر دوسرے کا بھروسہ کرتا ہے اُسکو بڑا
مورکھ سمجھنا چاہیے اِس کیوٹ کے چلے جانے کے پیچھے داروک نام سارتھی نے وہاں پہونچ کر

جیسے مُرلی منوہر کو ڈنڈوت کی ویسے تربھون پتی کی اِچھا سے وہ رتھ گھوڑوں سمیت اُڑ کر آکاش میں چلا گیا اور شری کرشن جی نے دارُک نام سارتھی سے کہا کہ تم دوار کا میں جا کر وسودیو آدک سے یدونشیوں کا حال کہہ کر اُن کو سمجھا دو کہ اب دوار کا پُری سمدر میں ڈوب جائے گی اس لیے سب لوگ اپنے اپنے مال سمیت ارجن کے ساتھ ہستنا پور کو چلے جاویں اور ہماری طرف سے اُن سے کہدینا کہ ہمارے ویکنٹھ جانے کا کچھ سوچ نہ مان کر سب استریوں اور بوڑھوں اور لڑکوں کو اپنے ساتھ لے جاویں اور جو گیان ہم نے گیتا میں اُن کو سمجھایا ہے وہی بات سچ مان کر ہمارے چرنوں کا دھیان کرتے رہیں اور اے دارُک میرا بھجن اور اسمرن کرنے اور اپنا دھرم رکھنے سے تیری بھی مُکتی ہو جائے گی یہ بات سُنتے ہی دارُک سارتھی اُن سے بِدا ہو کر روتا پیٹتا ہوا دوار کا کی طرف چلا۔

ادھیائے اکتیسواں ۳۱

جانا شیام سندر کا ویکنٹھ دھام کو اور مرنا وسودیو آدک کا اُن کے سوچ میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکشت جب دیوتوں نے اُس کیوٹ کو وِمان پر چڑھے ویکنٹھ کی طرف جاتے دیکھا تب برہما اور رُدر اور کبیر اور برُن اور گندھرب اور بِدّیا دھر اور چارن اور کنّر آدک سب دیوتا اپسراؤں کو ساتھ لے کر اپنے اپنے وِمانوں پر گاتے اور بجاتے اور پھول برساتے ہوئے جہاں شری کرشن ویکنٹھ ناتھ بیٹھے تھے وہاں آکاش میں آ کر اس اِچھا سے اکٹھا ہوئے کہ اب تربھون پتی ویکنٹھ میں آتے ہیں چل کر موہنی مورت کی چھب دیکھ لیویں نہیں تو پھر اُس اُدبھت روپ کا درشن کہاں ملے گا ہم لوگ بھی اُن کو اپنے استھان پر لے جا کر دو چار دِن اُن کی سیوا کریں گے ایسا وِچار کر وہ لوگ شری کرشن جی کے پہنچنے کے واسطے اپنے اپنے لوک سے جہاں تم وِمان لے آئے تھے جب شیام سُندر نے دیوتوں کو آکاش میں دیکھا تب اپنے بدن میں اپنی آتما کا دھیان لگا کر آنکھ بند کر لی اور اُسی بدن سے بجلی کی طرح چمک کر اس طرح ویکنٹھ کو چلے گئے کہ برہما دک دیوتوں کو بھی اچھی طرح اُن کا سوروپ دکھلائی نہیں دیا۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکشت ویکنٹھ ناتھ کی مہما اور بھید کو پہونچنا بہت کٹھن ہے لیکن سب کوئی اپنی سامرتھ بھر اُن کا گُن گاتے ہیں دیکھو جو آدپُرش بھگوان کیسے کیسے ویروں کو مار کر گُرو کے مرے ہوئے لڑکے یم پُری سے لے آئے وہی تربھون پتی آدمی کا تن دھرنے کے کارن جرا نام کیوٹ کے بان مارنے سے ویکنٹھ کو چلے گئے جبکہ شری کرشن جی کا ونش سنسار میں نہیں رہا تب سنسار میں جنم پا کر کوئی جیتا نہ رہے گا اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے شونک آدک رشیشوروں سے کہا کہ جب دارُک سارتھی نے دوار کا میں پہونچکر

سب یدو ونشیوں کے مرنے اور شیام اور بلرام کے ویکنٹھ دھام چلے جانے کا حال وسودیو اور اُگرسین سے کہا تب سب لوگ چھوٹے اور بڑے جو وہاں پر تھے روتے روتے ویاکل ہو کر پربھاس چھیتر کو دوڑے جب کہ اُنھوں نے رن بھومی میں پہونچکر سمدر کے کنارے سب یدو ونشیوں کی لاش پڑی ہوئی دیکھی اور شیام اور بلرام کا درشن نہ پایا تب وسودیو اور دیوکی اور راجہ اُگرسین ہائے مار کر اُسی جگہ مر گئے اور رکمنی اور ستیہ بھاما آٹھوں پٹ رانیاں مُرلی منوہر اور ریوتی بلرام جی کی استری چتا بنا کر جل مریں اور پردمین آدک سب بیروں کی استریاں اپنے اپنے پت کے ساتھ ستی ہو گئیں جب اُس وقت ارجن نے بھی وہاں پہونچ کر یہ حال دیکھا اور داروک کے مُنھ سے شیام سُندر کا اُپدیش سُنا تب ارجن نے ایسا سوچ کیا کہ جس کا حال ورنن نہیں ہو سکتا لیکن شیام سُندر نے جو گیان گیتا میں کہا تھا وہ سمجھ کر اپنے من کو دھیریہ دیا اور سب کسی نے اپنے گھر والوں کی لوتھ جلا کر شاستر کے موافق کریا کرم کیا اور جن کے کُل میں کوئی نہیں بچا تھا اُن کو ارجن نے داہ دیا جب کہ تین راتیں وہاں ہو چکیں تب ارجن بجرنابھ انرُدھ کے بیٹے اور استریوں اور بوڑھے اور لڑکوں کو جو بچ گئے تھے اپنے ساتھ لے کر ہستناپور کو چلے اُس وقت سوائے رہنے مکان شری کرشن جی کے اور سب دوارکا سمدر میں ڈوب گئی اب تک کبھی کبھی مندر شری کرشن جی کا بجلی کی طرح چمکتا ہوا دکھلائی دے جاتا ہے جب ارجن نے ہستناپور پہونچکر یہ سب حال کہا تب یدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں نے راج گدّی ہستناپور کی پریکشت کو اور اندر پرستھ اور متھرا کا راج بجرنابھ کو جو شری کرشن جی کے کُل میں بچا تھا دے دیا اور آپ پانچوں بھائی وِرکت ہو کر اُتّر دشا میں چلے گئے اور ہمالے میں گل کر مکتی پدوی پر پہونچے۔ اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس دن شری کرشن جی ویکنٹھ کو پدھارے اُسی دن سے ستیہ اور دھرم سنسار سے اُٹھ کر اُن کے ساتھ چلا گیا لیکن جو کوئی اس اسکندھ کو من لگا کر پڑھے اور سُنے گا وہ بہت جنم کے پاپوں سے چھوٹ کر مکتی پا دے گا۔

بارھواں اسکندھ

حال کلجگ کے آدمیوں اور راجوں کا اور کاٹنا تکشک سانپ کا راجہ پریکشت کو اور کتھا مارکنڈے رشیشور کی

ادھیاے پہلا

برنن کرنا شُکدیو جی کا راجہ پریکشت سے حال کلجگ کے راجوں کا

راجہ پریکشت نے اتنی کتھا سُن کر وِنے کیا کہ اے مُنِ ناتھ آپ نے کہا جس دن شری کرشن جی

ویکنٹھ کو گئے اُسی دن سے ستیہ اور دھرم سنسار سے اُٹھ گیا کیا اُن کے پیچھے کوئی راجہ ایسا دھرماتما نہیں ہوا جو دھرم کو قائم رکھتا اب یہ ورنن کیجیے کہ پھر کس کے ونش میں راج گدی رہی تھی شکدیوجی نے کہا کہ اے پریکشت شیام سُندر کے رہنے تک دواپر یگ تھا اُن کے پیچھے کلجگ میں جو راجہ ہوئے اُنھوں نے سچائی اور دھرم کو چھوڑ دیا اور تھوڑی عمر رہنے سے کچھ اچھا کرم بھی نہیں کر سکتے تھے جب شری کرشن مہاراج اپنے ویکنٹھ دھام کو گئے تب پانڈوں کے ونش میں تم چکرورتی راجہ ہوئے اور تمھارے پیچھے جنمیجے چکرورتی راجہ ہوں گے اور جراسندھ کا بیٹا جو سہدیو تھا اُس کے ونش میں پرجت نام راجہ ہوگا اُس کو چانک منتری مار کر پردیوت اپنے بیٹے کو راج دے گا اُس کے ونش میں تین سو اڑتیس برس تک راج گدی رہے گی پھر ششو ناگ نام راجہ ہوگا اُس کے کل میں کاکورن اور کشیم دھرما وغیرہ پیدا ہو کر تین سو ساٹھ برس تک راج کریں گے پھر مہانندی نام راجہ کے نند بیٹا شودری سے پیدا ہو کر زبردستی سے سب کشتریوں کا دھرم بگاڑ دے گا اور اس کے ڈر سے سب کلین کشتری بھاگ کر پنجاب میں جا بسیں گے اور پربت کے رہنے والے کشتری شودر دھرم رکھیں گے اور راجہ نند کے آٹھ بیٹے راج کریں گے اور اُن آٹھوں کو چندر گپت نام داس مار کر آپ راج گدی پر بیٹھ جائے گا اور اُس کے ونش میں باری چری اور دیوہوتی آدک پیدا ہو کر ہزار برس تک وہ راجہ رہیں گے پھر گنّو نام منتری دیوہوتی کا اپنے راجہ کو استری کے سکھ میں پھنسے رہنے سے مار کر آپ راج کرے گا اُسی کل میں وسودیو اور بھومتر اور نارائن نام وغیرہ پیدا ہو کر اُن کے ونش میں تین سو پینتالیس ۳۴۵ برس تک راج رہے گا پھر گنّل نام شودر نارائن نام اپنے راجہ کو مار آپ راج گدی پر بیٹھ جائے گا اُس کے ونش میں کرشن اور پورنماس آدک پیدا ہو کر تیس پیڑھی ساڑھے آٹھ سو برس تک راج کریں گے پھر اُبھرتی شہر کے رہنے والے سات اہیر راجہ ہو کر اور اُن کو مار کر کاؤں کا راج ہوگا اور اُن کے پیچھے چودہ پیڑھی تک مسلمان راجہ ہو کر بادشاہ کہلاویں گے اور ایک ہزار ننانوے برس تک مسلمانوں کا راج رہے گا اور مسلمانوں کو جیت کر دس پیڑھی تک گورانڈ راج کریں گے اُن کے پیچھے گیارہ پیڑھی ننانوے برس تک مون کا راج ہوگا۔

اتنے لوگ کلجگ میں نامی راجہ ہو کر پھر اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے اور کلجگ کے راجہ اپنا دھرم کرم چھوڑ کر استری اور بالک اور گئو کا بدھ کریں گے اور دوسرے کی دولت اور عورت اور زمین زبردستی چھین کر کام اور کرودھ اور لوبھ بہت رکھیں گے ان کا حال دیکھ کر پرجا لوگ بھی اپنے دھرم اور کرم سے نہ رہ کر بہت پاپ کریں گے۔

ادھیائے دوسرا

کہنا شکدیوجی کا لکشن کلجگ کے آدمیوں کا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت کلجگ میں سنسار ہی آدمی ہر روز دیا اور سچائی چھوڑ دینے سے کم طاقت ہو جاویں گے۔ اور عمر تھوڑی ہونے سے کچھ اچھا کرم اُن سے نہیں بن پڑے گا اور راجہ لوگ پرجا کو دکھ دے کر اناج کا چاروں حصّہ لے لیویں گے اور برسات تھوڑی ہو کر اناج کم پیدا ہوگا اور مہنگی پڑنے سے پرجا لوگ بھوجن بناؤ کھ پا کر اپنے برن اور آشرم کا دھرم چھوڑ دیں گے اور کلجگ میں عمر آدمی کی ایک سو بیس برس کی لکھی ہے لیکن ادھرم کرنے سے وہ پوری عمر کو نہ پہونچ کر اُس کے بیچ ہی مر جاویں گے اور کلجگ کے اخیر میں بہت ادھرم کرنے کے سبب سے بیس یا بائیس برس سے زیادہ نہ جئے گا اور ایسا چکرورتی اور پرتاپی راجہ بھی کوئی نہ ہوگا جس کا حکم ساتوں دویپ کے راجہ مانیں جن کے پاس تھوڑا بھی راج اور دیش ہوگا وہ اپنے کو بڑا پرتاپی سمجھیں گے اور تھوڑی عمر ہونے پر بھی پرتھوی اور دھن لینے کے واسطے آپس میں جھگڑا کریں گے اور اپنا دھرم اور نیاؤ چھوڑ کر جو آدمی اُن کو روپیہ دے گا اُس کی حمایت کریں گے اور پاپ اور پنیہ کا وچار نہ رکھیں گے اور چوری اور کُکرم کرنے اور جھوٹھ بولنے میں اپنی عمر گذران کر دمڑی کی کوڑی کے واسطے دوست سے دشمن ہو جائیں گے اور گئو دس کا دودھ بکری کے برابر تھوڑا ہو جائیگا اور براہمنوں میں کوئی ایسا لکشن نہیں رہے گا جسے دیکھ کر آدمی پہچان سکے کہ یہ براہمن ہے پوچھنے سے اُن کی ذات معلوم ہوگی اور دولتمند کی خدمت سب لوگ کریں گے کچھ اونچ نیچ ذات کا وچار نہ رہے گا اور ویاپار میں چھل بہت ہوگا اور استری اور پُرش کا چت ملنے سے اونچ نیچ ذات آپس میں بھوگ اور ولاس کریں گے اور براہمن لوگ اپنا دھرم کرم چھوڑ دیں گے صرف جنیو پہرنے سے براہمن کہلا دیں گے اور برہم چاری اور بان پرستھ صرف جٹا سر پر بڑھالیں گے اور آچار اور وچار اپنے آشرم کا چھوڑ دیں گے اور کنگال اُتم ذات سے دھن وان نیچ ذات کو اچھا سمجھیں گے اور مورکھ آدمی جھوٹھی بات بنانے والا سچا اور گیانی کہلا وے گا اور تینوں برن کے آدمی جپ اور تپ اور سندھیا اور ترپن کرنا چھوڑ کر صرف نہا کر بھوجن کر لیں گے اور کیول اشنان کرنا بڑا آچار سمجھ کر وہ بات کریں گے جس میں سنسار میں کیرتی ہو اور اپنی خوبصورتی کے واسطے سر پر بال رکھ کر پرلوک کا کچھ سوچ نہ کریں گے اور چور اور ڈاکو بہت پیدا ہو کر سب کو دکھ دیں گے اور راجہ لوگ چور اور ڈاکو سے مل کر پرجا کا دھن چھڑا لیں گے اور

دس برس کی لڑکی کے لڑکا پیدا ہوگا اور کلجگی استریاں دوسرے پُرش کی چاہ رکھیں گی اور اپنا کٹمب
پالنے والے کو سب لوگ اچھا جان کر کیول اپنے پیٹ بھرنے سے سب چھوٹے بڑے خوش رہیں گے
اور بہت لوگ اناج اور کپڑے کا دُکھ اٹھاویں گے اور درخت چھوٹے ہو جائیں گے اور دواؤں میں
اثر نہ رہے گا اور شودر کے برابر چاروں برن کا دھرم ہو کر راجہ لوگ تھوڑی سامرتھ رکھنے پر بھی زمین لینے
کی اِچھا رکھیں گے اور گرہستھ لوگ اپنے ماتا اور پتا کو چھوڑ کر سسر اور سالے اور استری کی آگیا میں
رہیں گے اور نزدیک کے تیرتھوں پر وشواس نہ رکھ کر دور کے تیرتھوں پر جائیں گے لیکن تیرتھ نہانے
اور درشن کرنے سے جو پھل ملتے ہیں اُس پر اُن کو یقین نہ ہوگا اور یگیہ اور ہوم آدک سنسار میں کم ہو کر
گرہستھ لوگ دو چار براہمن کھلا دینے ہی کو بڑا دھرم سمجھیں گے اور سب لوگ دیا اور دھرم چھوڑ کر ایسے
سوم ہو جائیں گے کہ اُن سے اتیتھ کو بھی کھانا اور کپڑا نہیں دیا جائے گا اور سنیاسی لوگ اپنا دھرم اور
کرم چھوڑ کر گیروا کپڑا پہن لینے ہی سے ونڈی کہلاویں گے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے
راجہ پریکشت جب اخیر کلجگ میں اسی طرح بڑا پاپ ہوگا تب پرمیشور دھرم کی رکشا کرنے کے
واسطے سنبھل دیش میں گوڑ براہمن کے گھر کلنکی اوتار لیں گے اور نیلے گھوڑے پر چڑھ کر ہزاروں
راجہ اور ادھرمی اور پاپیوں کو تلوار سے مار ڈالیں گے جب کہ اُن کے درشن ملنے سے بچے ہوئے آدمیوں
کو گیان مل جائے گا تب وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑ کر اپنے دھرم سے چلیں گے اُس کے آٹھ سو برس بعد
ست جُگ ہو کر سب چھوٹے اور بڑے اپنا دھرم کریں گے اے راجہ اسی طرح سب براہمن اور کشتری
اور ویش اور شودر چاروں کا ونش برابر چلا آتا ہے ست جُگ کے شروع میں راجہ دیواپی چندر ونشی
جو بدری کا آشرم میں اور راجہ مرو سوریہ ونشی جو مندراچل پربت پر بیٹھے ہوئے تپ کر رہے ہیں چندر ونشی
اور سوریہ ونشی کُل کو پیدا کریں گے اور ست جُگ کے آنے سے کلجگ کا دھرم جاتا رہے گا دیکھو اتنے
بڑے بڑے راجہ پرتھوی پر ہو کر مٹی میں مل گئے اور سوائے بھلائی اور بُرائی کے کچھ اُن کے ساتھ نہیں
گیا اور یہ بدن مرنے کے پیچھے کچھ کام نہ آکر پڑا رہنے سے راکھ ہو جاتا ہے جو لوگ اس ناش
ہو جانے والے بدن کو موٹا کرنے کے واسطے پرایا جیو مارتے ہیں اُن کو بڑا مورکھ سمجھنا چاہیئے
جب کہ ایسے پرتاپی راجہ ناش ہو کر کیول یش اور اپیش اُن کا رہ گیا تب یہ بدن لاکھوں تدبیر
کرنے پر کسی طرح قائم نہیں رہتا اِس لیے آدمی کو چاہیئے کہ اپنے بدن اور سنسار کی پریت
اور اہنکار کو چھوڑ کر ہری چرنوں میں دھیان لگا دے اور پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے
بھو ساگر پار اُتر جائے آدمی کا تن پانے کا یہی پھل ہے نہیں تو پیچھے سے پچھتا دے گا
اے راجہ پریکشت تم بڑے بھاگیہ وان ہو جو اننت سمے پرمیشور کی کتھا اور لیلا سننے میں تمہارا
من لگا ہے۔

ادھیائے تیسرا

کہنا شکدیوجی کا حال پچھلے راجوں کا پریکشت سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جو راجہ دوسرے کا راج اور دھن لینے کے واسطے اچھا رکھکر پتا اور پتر اور بھائی بھائی میں لڑ مرتے ہیں ایسے راجوں کو پرتھوی ہنس کر کہتی ہے کہ دیکھو یہ سب موت کے کلیوا ہو کر میرے مالک ہوا چاہتے ہیں اور اپنے باپ دادے کا مرنا دیکھنے پر بھی سنساری ترشنا نہیں چھوڑتے اور جتنی محنت دوسرے کی پرتھوی اور روپیہ اور استری لینے والے اُٹھا کر اپنے اور بیگانے کو مار ڈالتے ہیں اتنی تدبیر کام اور کرودھ اور لوبھ اور موہ زبردست دشمنوں کو جیتنے اور اپنا پرلوک بنانے کے واسطے نہیں کرتے جب کہ راجہ پرتھو اور پُرورا اور گادھ اور نہش اور بھرت ارجن اور ماندھاتا اور سگر اور بھگواننگ اور دھندھمار اور رگھو اور ترن بندو اور یاتی اور شریاتی اور گبلیاشو اور بل اور نرگ اور ہرن کشیو اور برتراسر اور راون اور بھوماسر آدک ایسے ایسے پرتاپی اور شورویر راجہ سب گن اور یوگ ابھیاس جاننے والے میرے اوپر رہ کر مجھ کو اپنا کہتے کہتے مرگئے لیکن میں کسی کے ساتھ نہیں گئی اب کیول اُن لوگوں کی کہانی رہ گئی تب کلجگ کے چھوٹے چھوٹے راجہ جو کچھ دھرم کرم نہیں رکھتے پرتھا مجھ کو اپنا جان کر آپس میں لڑ مرتے ہیں اس لئے آدمی کا تن پا کر یہ چاہیئے کہ اپنا من سنسار سے ورکت رکھکر پرمیشور کی لیلا اور کتھا سُننے اور ہر چرنوں میں پریت پیدا کرے۔ اے راجہ اگر تجھ کو کچھ سنساری چاہنا رہ گئی ہو تو اُن راجوں کی گت سمجھ کر ورکت ہو جا اور ہر چرنوں میں دھیان لگا اور سنساری بیوہار جھوٹھا ہو کر سوائے پھل ہر بھجن کے اور کچھ ساتھ نہیں جاتا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریکشت نے پوچھا کہ اے مُنی ناتھ چاروں جگوں کے کون کون دھرم ہیں اور کلجگ میں کون تدبیر کرنے سے ہر چرنوں میں پریت پیدا ہوتی ہے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ ست جگ میں دھرم کے چاروں پاؤں ست اور دیا اور تپ اور دان بنے تھے اور سب چھوٹے اور بڑے اپنے اپنے دھرم اور کرم سے رہتے تھے اور سب لوگ آپس میں محبت رکھکر کوئی کسی سے دشمنی نہیں رکھتا تھا اور تریتا میں براہمن اور کشتری اور دیش اور شودر اپنا اپنا دھرم رکھکر یگیہ آدک کرتے تھے لیکن پرائی استری کے ساتھ بھوگ کرنے سے دھرم کا ایک پاؤں ٹوٹ گیا تھا اور دواپر میں سنساری آدمی اپنا ایشٹ ملنے کے واسطے یگیہ اور پوجا کرتے تھے لیکن دوسرے کا دھن لینے اور پر استری گمن کرنے سے دھرم کے دو چرن ٹوٹ گئے تھے اور کلجگ میں تین حصہ پاپ اور ایک حصہ پُنیہ ہونے سے دھرم کا ایک چرن

رہ کر تین پیر ٹوٹ جائیں گے اور کلجگ کے آدمی کیول تھوڑا دان دینا اور کچھ سچائی رکھ کر اخیر کلجگ
میں وہ بھی چھوڑ دیں گے اس لیے کلجگ میں سنساری لوگ لوبھی اور کروپ اور ابھاگی بہت پیدا
ہو کر ایک دو روپیہ کے واسطے آدمی کی جان مار ڈالیں گے اور کلہنی استریاں اپنے پتی کی پریت چھوڑ کر
دوسرے پُرش سے پریم رکھیں گی اور جب تک استری کے پتی کے پاس دولت رہے گی تب تک
استری اپنے پتی کی آگیا میں رہے گی اور بپت پڑنے سے دوسرے پُرش کے پاس چلی جائے گی اور
سب لوگ اچھے بھوجن اور شندر استری کی چاہ رکھیں گے اور سنیاسی وغیرہ گرہستھ ہو جائیں گے
اور بپت پڑنے سے سیوک اپنے سوامی کو چھوڑ کر دوسری جگہ چاکری کرے گا اور سب لوگ اپنے
مطلب کی دوستی رکھ کر بڑھاپے کے وقت راجہ لوگ اپنے نوکروں کو چھڑا دیں گے اور بہت آدمی
دولت اور سنتان کی بہت چاہنا رکھ کر بھوت اور پریتوں کو پوجیں گے اور دھن لینے کے واسطے بیٹا
ماں اور باپ کو دُکھ دے گا ماتا اور پتا بھی کھانے کے لالچ سے اپنا بیٹا بیچ ڈالیں گے اور شودر
لوگ ویراگی اور سنیاسی آدِک کا بھیس بنا کر دان لے کر براہمنوں کو منتر اپدیش کریں گے اور آپ
کتھا بانچنے کے واسطے اونچے سنگھاسن پر بیٹھ کر براہمنوں کو نیچے بٹھالیں گے اور اسی طرح بہت
پاپ سنسار میں ہو کر ہرِ بھجن اور اسمرن کم ہو جائے گا اور چاروں یگ کا پھل ہر روز آدمی کے بدن
میں پرکٹ ہوتا ہے جس وقت من جپ اور گیان اور دھرم کی طرف لگے اُس وقت ست یگ کا
دھرم جاننا چاہیئے اور جس وقت لوبھ اور ترشنا من میں بہت پیدا ہو تب تریتا یگ کا دھرم جانو
اور جس وقت ابھمان اور کامدیو اور پریم من میں پرکٹ ہو اُس وقت دواپر یگ کا دھرم جانو اور
جب جھوٹھ اور جیو ہنسا کرودھ من میں بہت پیدا ہو اُس وقت کلجگ کا دھرم جانو۔ راجہ پریکشت
نے کلجگ کا لکشن سُنتے ہی بہت ڈر کر پوچھا کہ اے مُنی ناتھ جبکہ کلجگ کا ایسا دھرم ہے تو سنساری
جیو کس طرح اُدھار ہوں گے۔ شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ کلجگ میں یگیہ اور تپ اور یوگ ابھیاس
آدِک کچھ نہیں بن پڑتا لیکن ایک بات اچھی ہے کہ دوسرے یگ میں سنساری آدمی اچھے اور
دھرماتما اور دیا دان ہونے پر بھی بہت دنوں تک یگیہ اور تپ اور پرمیشور کی پوجا اور تیرتھ اشنان
کرنے سے مُکت ہوتے تھے سو کلجگ میں پرمیشور کا نام جپنے اور اُن کی لیلا اور کتھا سُننے اور گنگا جی
کے اسنان کرنے سے بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں جس طرح اجامیل براہمن بڑا پاپی مرتے
وقت نارائن اپنے بیٹے کو پکارنے سے ویکنٹھ میں چلا گیا تھا اُسی طرح کلجگ کے آدمی پرمیشور
کا نام لیتے ہی سب پاپوں سے چھوٹ کر پوتر ہو جاتے ہیں دوسرے یگ میں ادھرم کم تھا جب
کسی سے پاپ ہو جاتا تھا تب وہ لوگ پرائشچت اُس کا کر ڈالتے تھے کلجگ میں بہت ادھرم ہونے
سے کوئی پرائشچت نہیں کر سکتا اس لیے دینِ دیال بھگوان اپنے نام لینے والے کو سب پاپوں سے چھڑا کر سچ میں

مکت کر دیتے ہیں تس پر بھی کلجگ کے اگیان آدمی دن رات سنساری سکھ میں لپٹے رہ کر ایک ساعت پرمیشور کو یاد نہیں کرتے اور زبان سے بیہودہ بکا کرتے ہیں مگر پرمیشور کا نام نہیں لیتے کلجگ میں کیول پرمیشور کا نام لینے اور پوجا اور دھیان اور ہر بھجن کرنے اور اُن کی کتھا اور لیلا سُننے اور ہر بھگت رکھنے سے سنساری لوگوں کا سب دُکھ اور پاپ اور گیان چھوٹ جاتا ہے اور جب اُن کے ہردے میں نارائن جی کی کرپا سے گیان روپی دیپک روشن ہوتا ہے تب وہ مایا روپی اندھیارے سے باہر نکل کر مکتی پاتے ہیں اور آدمی ست یگ میں تپ اور تریتا میں یگیہ اور دواپر میں پوجا اور کلجگ میں بھجن اور اسمرن کرنے سے کرتارتھ ہوتا ہے اے راجہ تم بھی شری کرشن جی کی سانولی صورت کا دھیان اپنے ہردے میں لگاؤ تو چتربھجی روپ ہو جاؤگے اور تم نے کلجگ کے لوگوں کے اُدھار ہونے کا جو دھرم پوچھا تھا وہ یہ ہے کہ سنسار روپی سمدر سے پار اُترنے کے واسطے پرمیشور کی لیلا اور کتھا سُننا اور پڑھنا جہاز سمجھنا چاہیئے اس سے اُتم کوئی دوسری تدبیر نہیں ہے اور یہ شری مدبھاگوت پُران جو برھما جی سے نارد مُنی نے سُن کر وید ویاس جی کو بتلایا اور مُنی نے اُن سے پڑھ کر تم کو سُنایا جبکہ یہی کتھا سوت جی نیم سارنیہ شرکھیتر میں شونک آدک اٹھاسی ہزار رشیشوروں کو سُنا دیں گے تب یہ امرت روپی کتھا کلجگ میں پرگٹ ہو کر سنساری لوگوں کو بھو ساگر پار اُتارے گی۔

ادھیاے چوتھا

ورنن کرنا شکدیو جی کا حال اگنی اور جل او پرلیہ آدک کا راجہ پریکشت سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت برھما جی کے ایک دن میں چودہ اندر راج کرتے ہیں سندھیا سمے پرلے ہونے سے تینوں لوک کے سب جیووں کا ناش ہو جاتا ہے اور اسی دن کے برابر برھما جی کی رات بھی ہوتی ہے رات کے وقت برھما جی سو رہتے ہیں اور جب برھما کی عمر پوری ہونے پر مہاپرلے ہوتی ہے تب سیکڑوں برس پہلے سے اورشٹن یعنی سوکھا پڑتا ہے اور اناج نہ پیدا ہونے سے سب جیو مارے بھوکھ کے مر جاتے ہیں اور پاتال میں شیش ناگ جی زہر اُگل کر آکاش میں سورج اپنا تیج پرگٹ کر کے چودہوں لوک کو جلا دیتے ہیں پھر میگھ راجہ کے پانی برسانے سے زمین پر سوائے پانی کے اور کچھ دکھلائی نہیں دیتا اور جل اگنی میں اور اگنی وایو میں اور وایو آکاش میں اور آکاش شبد میں اور یہ پانچوں تتو اہنکار میں اور اہنکار مہت تتو میں اور مہت تتو مایا میں اور مایا پرمیشور کے روپ میں سما جاتی ہے کیول نارائن اویناشی پُرش جن کا آدا ور انت کوئی نہیں جانتا ہے اور اُن کے پاس من اور شبد اور ستوگن اور رجوگن اور تموگن آدک نہیں پہونچ سکتے باقی رہ جاتے ہیں یہ لکشن

مہا پرلے کہے ہیں اور جاگنا اور سونا سوشپتی اور سنساری اُتپتی مایا کے گنوں سے جاننا چاہیئے اور آدی پرش
بھگوان کو گیان روپی آنکھ سے دیکھنے سے مایا روپی سنسار جھوٹھا معلوم ہوتا ہے جس طرح کپڑے
میں سوت کے تار ہوتے ہیں اُسی طرح سب جیوؤں میں پرمیشور کی شکتی موجود رہتی ہے جس نے
پرسوریہ روپی گیان سمجھا اُس کے ہردے میں کام اور کرودھ اور لوبھ کا اندھیارا نہیں رہتا اور وہ
دیوتا اور دیتہ اور آدمی اور پشو آدک چراسی لاکھ یونی کو برابر سمجھ کر کسی کے ساتھ دشمنی اور دوستی
نہیں رکھتا جس طرح بتی جلنے سے چراغ کا تیل کم ہو کر تیل چک جانے پر چراغ بجھ جاتا ہے اور تیل
کا جلنا کچھ معلوم نہیں ہوتا اسی طرح کال پرش ہر روز بیج اور بل اور عمر گھٹاتے گھٹاتے موت پہونچنے
سے سب جیوؤں کو مار ڈالتا ہے اور اگیانی آدمی اپنا مرنا یاد نہیں رکھتا اس لیے جو کوئی کال روپی منھ
سے چھوٹنا چاہے وہ ہر بھجن اور اسمرن کر کے بھو ساگر پار اتر جائے۔

ادھیائے پانچواں

برنن کرنا شکدیوجی کا استت پرمیشور کی راجہ پریکشت سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریکشت شری مدبھاگوت میں سب لیلا اور چرتر پرمیشور کے لکھے
ہیں اور شری مدبھاگوت پران کو اُن پربرہم پرمیشور کا روپ سمجھنا چاہیئے جن کی نابھ سے کمل کا پھول
نکلنے سے برھماجی پیدا ہوئے اور اُنھوں نے شری مہادیوجی کو پیدا کیا تھا تم تکشک سانپ کے
کاٹنے اور اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہ رکھ کر سب جگہ پرماتما پرش کو موجود دیکھ کر اور آد اور مدھیہ
اور انت میں کیول پربرہم اوناشی پرش کو جو پیدا ہونے اور مرنے سے رہت ہیں سچ جانو اور سب
بیوہار سنسار کا جھوٹھا سمجھو تب تم کو معلوم ہوگا کہ کون کس کو کاٹتا ہے اپنے اگیان اور پرمیشور
کی مایا سے سنساری لوگ پیدا ہونا اور مرنا آدمی کا معلوم کرتے ہیں سچ پوچھو تو آتما سدا امر رہ کر
کبھی نہیں مرتا اور یہ تن مایا کے گنوں سے بنتا اور بگڑتا رہتا ہے جس طرح پانی بھرے ہوئے برتن
میں چھایا پڑنے سے دوسرے سوریہ دکھلائی دیتے ہیں اور برتن ٹوٹ جانے سے سوریہ کا
ناش نہیں ہوتا اسی طرح تن پیدا ہونے سے پیدا ہونا اور اُس کے ناش ہونے سے مرنا کہلاتا
ہے اس لیے پرماتما کو سوریہ روپی جان کر بدن برتن کی طرح سمجھنا چاہیئے اور یہ بدن پانچ کرم
اندری اور پانچ گیان اندری اور پانچ تتو من اور بدھی سترہ وستو مل کر تیار ہوتا ہے بدھی
کو رتھ روپی اور من کو اُس رتھ کا گھوڑا جاننا چاہیئے اور اُس میں پربرہم پرمیشور کا پرکاش ملنے سے
بدن کو چلنے پھرنے بولنے کھانے پہرنے کی سامرتھ ہوتی ہے جبکہ وہ پرکاش بدن سے نکل کر الگ ہوجاتا ہے

تب بدن مُردہ ہو کر سوائے گلنے اور سڑ جانے کے کچھ کام نہیں آتا اور چوراسی لاکھ یونی میں نارائن جی کی شکتی ہو کر باہر بھی وہی پرمیشور کال روپ سے رہتے ہیں سو تم اپنا بدن مایا کا بنا ہوا سمجھ کر پرماتما کو بدن سے الگ جانو براہمن کے شاپ کے موافق تکشک سانپ کے کاٹنے سے آج تمہارے بدن کا ناش ہو جائے گا اور جیوآتما جو بدن سے الگ رہتا ہے وہ نہیں مرے گا اور اب تمہارے مرنے کا وقت نزدیک آپہونچا اس لیے پرمیشور کے چرنوں کے دھیان اور اسمرن میں من لگا کر اس بات کا وشواس جانو کہ بہت جنموں کے پاپ نارائن نام لینے سے چھوٹ جاتے ہیں اور بھاگوت پُران سُننے سے اب تمہاری مُکتی ہونے میں سندیہہ نہیں رہا جب تم شیام سُندر کا دھیان جن کی کتھا ہم نے تم کو سُنائی ہے کروگے تب اُن کی جیوتی میں لین ہو جانے سے اس تن چھوٹنے کا گیان تم کو یاد نہیں رہے گا ایسا مول منتر جس میں سب گُن پرمیشور کے لکھے ہیں ہم نے تم کو سُنایا اس سے زیادہ اُتم کون وستو چاہتے ہو اس امرت روپی کتھا کو سچے من سے پڑھنے اور سُننے والے ضرور مُکتی پدوی پر پہونچتے ہیں۔

ادھیائے چھٹواں

کاٹنا تکشک سانپ کا راجہ پریکشت کو

سوت جی نے شونکادک رشیشوروں سے کہا کہ جب شری مد بھاگوت سات دن میں سُن کر راجہ پریکشت کا اگیان جاتا رہا ہے اور پرماتما بدن سے الگ اور سب جگہ موجود دیکھنے میں بدن کی پریت چھوٹ گئی تب راجہ نے شکدیو جی کی پوجا بدھی پوروک کرکے اور چرنوں پر گر کر اور ہاتھ جوڑ کر دینے کہا کہ اے مُن ناتھ آپ نے میرا سندیہہ اور سوچ چھڑا کر مجھے اُدھار کیا مہاتما اور پروپکاری لوگ سدا سے اگیان آدمی کو بیچ اندھیارے کنوئیں مایا موہ استری اور لڑکوں کے پڑا رہتا ہے گیان روپی رسی سے نکال کر بھو ساگر پار اُتار دیتے ہیں اور یہ بھاگوت پُران جس کے آدِ مدھیہ اور انت میں شری کرشن جی کا مہاتم لکھا ہے سُن کر میرا من ہر چرنوں میں لین ہو گیا اس لئے اب مجھ کو تکشک سانپ کے کاٹنے اور اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہیں رہا آج ساتویں دن تکشک سانپ کے کاٹنے سے میں یہ تن چھوڑ دوں گا آپ آگیا دیویں تو میں بولنا چھوڑ کر شیام سُندر کے سوروپ کا دھیان لگاؤں شکدیو جی نے کہا کہ اس وقت تم کو ہر چرنوں کا دھیان کرنا ضرور چاہیے جب یہ بات سُن کر راجہ پریکشت آنکھ بند کر کے شری کرشن جی کا دھیان کرنے لگے اور شکدیو جی اور سب رشیشور وہاں سے اُٹھ کر اپنے اپنے استھان پر چلے گئے تکشک سانپ پہر دن رہے اپنے

استھان سے براہمن روپ دھر کر پریکشت کو کاٹنے چلا اُسی وقت کشیپ کی آگیا سے دھنونتر وید
تو مرتی آدِک اوکھد جھولی میں لے کر راجہ پریکشت کو اچھا کرنے کے لئے گھر سے نکلے جب راہ میں
براہمن روپ تکشک نے دھنونتر وید کو دیکھ کر پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو تب دھنونتر وید
نے جواب دیا کہ آج ہستنا پور میں تکشک سانپ راجہ پریکشت کو کاٹےگا اس لئے میں اُس کا زہر
اُتارنے جاتا ہوں یہ بات سُن کر مایا روپ براہمن نے کہا کہ تم تکشک سانپ کے کاٹے ہوئے
کو اچھا کر سکتے ہو دھنونتر وید بولے کہ تکشک کیا کسی طرح کا سانپ کاٹے تو میں اچھا
کر سکتا ہوں یہ بات سُن کر اُس نے کہا کہ تکشک سانپ میں ہوں میں یہاں ایک درخت
کو کاٹتا ہوں تم اُس کو پھر ہرا کر دو تو میں جانوں کہ تم پریکشت کا زہر اُتار سکوگے دھنونتر
نے کہا اچھا جیسے تکشک نے اُسی جگہ ایک برگد کے درخت میں کاٹا ویسے وہ درخت ایک
لوہار سمیت جو اُس پر چڑھا ہوا لکڑی کاٹتا تھا تکشک کے زہر سے جل کر راکھ ہوگیا دھنونتر وید
نے آچمن کر کے اور سنجیونی منتر پڑھ کر جیسے راکھ پر پانی کا چھینٹا مارا ویسے راکھ سے ڈالی اور پتے نکل کر
دو گھڑی میں پھر وہ درخت جیوں کا تیوں تیار ہوگیا اور لوہار لکڑی کاٹنے والا بھی جی اُٹھا یہ حال
دیکھتے ہی تکشک سانپ گھبرا کر دھنونتر سے بولا کہ اے مہاراج تم کس چیز کی چاہ دکھ کر پریکشت کا
زہر اُتارنے کے واسطے جاتے ہو دھنونتر نے جواب دیا کہ ایسے دھرماتما راجہ کو جس سے بہت لوگوں کا بھلا
ہوتا ہے جلا کر منھ مانگا دربیہ پا دیں گے تکشک بولا کہ اے مہاراج تم صرف زہر اُتارنے کا ہی منتر
جانتے ہو یا اور بھی کچھ گیان رکھتے ہو تب دھنونتر نے کہا کہ میں ماضی و حال و مستقبل تینوں وقت کی
بات جان سکتا ہوں یہ بات سُن کر تکشک نے کہا اے دوج راج پہلے تم یہ وچار دو کہ راجہ پریکشت
کی عمر پوری ہو چکی یا اور بھی کچھ باقی ہے دھنونتر نے اپنی ودیا سے وچار کر کہا کہ پریکشت کی عمر پوری
ہو کر اب تھوڑی دیر اُس کے مرنے میں رہ گئی ہے یہ بات سُن کر تکشک بولا کہ اے مہاراج جب ایسا ہے تب
تمھارا منتر اُس کو فائدہ نہیں کرےگا اگر اُس کی عمر کچھ اور ہوتی تو تم اُس کو ضرور جلا دیتے اور جو تم کو
دربیہ کی چاہ ہو تو مجھ سے لے کر اپنے گھر چلے جاؤ دھنونتر نے کہا کہ بہت اچھا تب تکشک نے ایک
درخت کے نیچے گڑی ہوئی دربیہ دکھادی دھنونتر اُس کو کھود کر جتنا اُن سے اُٹھ سکا اُتنا روپیہ
لے کر وہاں سے اپنے گھر کو چلے گئے اور تکشک ہستنا پور میں ایک کیڑے کا روپ بن کر ایک پھول
میں بیٹھ رہا جب کہ براہمن نے وہ پھول اُٹھا کر راجہ پریکشت کو دیا تب کیڑا اور بنی تکشک نے پھول
سے نکل کر جیسے پریکشت کو کاٹا ویسے بدن راجہ پریکشت کا جل کر راکھ ہوگیا اور جیتنیہ آتما دیوتاؤں
پر بیٹھ کر ویکنٹھ میں پہونچا اور تکشک سانپ وہاں سے اُڑ کر اندر لوک کو چلا گیا یہ حال دیکھ کر جتنے
لوگ اس جگہ بیٹھے تھے رونے لگے اور شہر کے سب استری اور پُرش یہ حال سُن کر بڑا سوچ کرنے لگے

اور جنمیجے نے پریکشت اپنے باپ کو داہ دے کر شاستر کے موافق اُن کا کریا کرم کیا اور منتریوں کی اِچھا
راج سنگھاسن پر بیٹھا اور جو لوہا درخت کے ساتھ جل کر پھر جی اُٹھا تھا اُس نے ہستنا پور میں آ کر جو جو باتیں
تکشک سانپ اور دھنونتر وید سے ہوئی تھیں جیوں کی تیوں سب لوگوں سے کہہ دیں یہ حال پریکشت
کے منتریوں نے سُن کر تکشک سانپ سے بہت بُرا مانا جبکہ جنمیجے کو بارہ برس گدی پر بیٹھے ہو چکے تب
اُس نے بھی منتریوں سے حال مرنے اپنے باپ اور بھینٹ ہونے تکشک اور دھنونتر کا سُن کر
بہت کرودھ کیا اور کہا کہ دیکھو تکشک نے شرنگی رشی کے شاپ دینے سے میرے باپ کو کاٹا تو
اُس کا قصور نہیں تھا لیکن اُس نے دھنونتر وید کو راہ میں دربیہ دے کر ہستنا پور آنے سے منع کیا
اس لیے میں اُس کو اپنا دشمن جان کر اس طرح سب سانپوں کو اپنے باپ کے بدلے جلا دوں گا کہ
جس میں سانپوں کا ونش دنیا میں نہ رہے یہ بات وچارتے ہی جنمیجے نے براہمن اور رشیشوروں کو
بلا کر کہا کہ آپ لوگ کوئی ایسی یگیہ کرائیے جس میں سب سانپ جل کر مر جاویں براہمنوں نے کہا بہت
اچھا سرپ ستر یگیہ کرنے سے سب سانپ آپ سے آپ آ کر جل جاتے ہیں وہی کرو جنمیجے نے
ساہوت براہمن کو آچاریہ بنا کر وہ یگیہ کرانا شروع کیا تب منتر کے پربھاؤ سے ہزاروں سانپ
اپنی جگہ چھوڑ کر دوڑے ہوئے وہاں چلے آئے اور اپنی اِچھا سے شرداہیں بیٹھ کر آہُت دیتے وقت
اگن کنڈ میں گرنے اور جلنے لگے جبکہ اسی طرح کروڑوں سانپ اُس یگیہ میں جل کر مر گئے اور تکشک اپنے
پران کے ڈر سے راجہ اندر کی شرن میں جا چھپا اس لیے یگیہ شالا میں نہیں پہونچا تب جنمیجے نے براہمنوں
سے پوچھا کہ مہاراج سب سانپ جل کر مرے جاتے ہیں لیکن تکشک میرا دشمن ابھی تک کیوں نہیں
آیا براہمنوں نے جواب دیا کہ تکشک سانپ راجہ اندر کی رکشا کرنے سے اب تک یہاں آ کر نہیں جلا
یہ بات سُن کر جنمیجے نے یگیہ کرانے والے براہمنوں سے کہا کہ اے مہاراج ہمارے دشمن کی رکشا
کرنے سے اندر بھی ہمارا دشمن ٹھہرا تمہارا منتر ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جس میں تکشک اندر سمیت
آ کر جل جاوے رشیشوروں نے جواب دیا کہ پرمیشور کی دیا سے منتر میں سب سامرتھ ہے اب ہم
لوگ تمہارے کہنے سے ایسا ہی منتر پڑھیں گے جیسے براہمنوں نے وہی منتر پڑھ کر اگن کنڈ میں
آہُتی ڈالی ویسے سنگھاسن راجہ اندر کا جس کے نیچے سانپ چھپا تھا تکشک سمیت اُڑا یہ حال دیکھ
کر باسُک ناگ کے ناتی آستیک نے برہسپت پروہت سے کہا کہ جو اس وقت آپ کچھ سہایتا
اندر اور تکشک کی نہیں کریں گے تو وہ دونوں اگن کنڈ میں جل کر مر جاویں گے تب برہسپت گرو نے
آستیک کو ساتھ لیے ہوئے یگیہ شالا میں جا کر انگرس گوتری براہمن یگیہ کرانے والے سے جو اُن کے
کُل میں تھا کہا کہ تم لوگ آہُت دینے میں تھوڑی دیر لگا کر پورن آہت کی جنمیجے سے دکشنا مانگ لیو
جس میں اندر اور تکشک کا پران بچے جب کہ منتر کے پربھاؤ سے اندر کا سنگھاسن تکشک سانپ سمیت

اُڑتا ہوا یگیہ شالا میں آپہونچا تب برہسپت اور آستیک نے بہت اُستت کر کے جنمیجے سے کہا کہ اے راجہ جنمیجے راجہ پریکشت کو براہمن کے شاپ سے مرنا لکھا تھا اس میں تکشک کا کچھ قصور نہیں ہے اور تکشک سب سانپوں کا راجہ ہو کر امرت پینے سے وہ نہیں مر سکتا اور تم جو یہ سمجھتے ہو کہ تکشک کے کاٹنے سے ہمارا باپ مرا سو یہ بات گیان کے باہر ہے مرنا اور جینا اور دُکھ اور سُکھ اور ہانی اور لابھ پرمیشور کی اِچھا اور اپنے نصیب سے ہوتا ہے دیکھو جس طرح سنساری لوگ آگ سے جلنے اور پانی میں ڈوبنے اور ہتھیار سے مارنے اور سانپ کے کاٹنے اور گھاؤ کے لگنے اور مکان سے گرنے اور زہر کے دینے اور بہت طرح کے روگ آدک سے جیسا جس کے نصیب میں لکھا رہتا ہے مر جاتے ہیں لیکن ایک بہانہ ہو کر موت کا نام کوئی نہیں لیتا اسی طرح تمہارا باپ بھی اپنی پراربدھ کے موافق تکشک سانپ کے کاٹنے سے مر کر مُکتی پدوی پر پہونچا اور تم نے ایک تکشک کے بدلے کروڑوں سانپ بلا اپرادھ جلا کر مار ڈالے گیانی اور دھرماتما کو ایسا نہ چاہیئے آپ کرودھ اپنا چھما کر کے یہ یگیہ مت کرو اور پریکشت کا مرنا اپنی پراربدھ سے سمجھ کر اور سانپوں کو نہ جلاؤ کسی کے مارنے سے کوئی نہیں مرتا اور اُن پرمیشور کو ڈنڈوت کرنا چاہیئے جن کی مایا سے لوگوں کو یہ ابھمان پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے اپنے دشمن کو مار کر جیت لیا نارائن جی کیول یہ بات کہنے کے واسطے بنا کر مارنا اور جلانا سب کا اپنے آدھین رکھتے ہیں دوسرے کو یہ سامرتھ نہیں ہے کہ اس میں دم مار سکے جب یہ بات برہسپت گرو اور آستیک ناگ سے سُن کر راجہ جنمیجے کو گیان پیدا ہوا تب اس نے براہمنوں سے کہا کہ پورن آہتی اگن میں مت ڈالو اُس وقت تکشک نے یہ ور دان راجہ جنمیجے کو دیا کہ جو کوئی ہمارا اور تمہارا نام اسمرن کرے گا اُس کو کوئی سانپ نہ کاٹے گا جب جنمیجے نے رشیشوروں اور براہمنوں کو دکشنا دے کر بدا کیا تب برہسپت گرو جن کی دیا سے اندرا اور تکشک کا پران بچا تھا اُن کو اپنے ساتھ لے کر چلے گئے۔

اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے شیام سُندر کو دھیان میں ڈنڈوت کر کے سونکادک رشیشوروں سے کہا کہ ہم نے امرت روپی بھاگوت پُران تم لوگوں کو سُنایا جس کے پرتاپ سے سب پاپوں سے چھوٹ کر تمہاری مُکتی ہو جاوے گی۔

ادھیائے ساتواں

کہنا سوت جی کا شونکادک رشیشوروں سے پھل شبھ اور اشبھ کرموں کا

سوت جی نے شونکادک رشیشوروں سے کہا کہ اِندر آدک دیوتوں کو پرمیشور کی یہ آگیا ہے

کہ جو آدمی جیا پنیہ اور یگیہ اور تپ آدک کرے ویسا اُس کو سورگ دیا کرو اور پاپ کرنے والوں کو
دھرم راج اُن کے کرم کے موافق نرک میں بھیج دیا کریں جو لوگ کیول پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرتے
ہیں اُن کو اندر پُری سے اوپر برہم لوک میں جگہ ملتی ہے اور پرمیشور کی نرگُن پوجا اور بھجن کرنے والے
ویکنٹھ میں جا کر مہا پرلے تک وہاں کا سُکھ اُٹھاتے ہیں راجہ پریکشت بھی بھاگوت پُران سُننے سے شام سُندر
کے پریم میں مگن ہو کر ویکنٹھ کو چلے گئے جتنا یگیہ اور تپ اور بھجن اور اسمرن سنساری لوگ کرتے ہیں
اُس میں ایک تو کسی منورتھ پورا ہونے کے واسطے ہوتا ہے اور دوسرا بغیر کسی اِچھا کے ہوتا ہے
ہم نے دونوں طرح کا حال تم کو اس بھاگوت میں سُنا دیا اٹھارہوں پُرانوں میں شری مدبھاگوت پران
سب سے زیادہ اُتم ہے یہ بات سُن کر شونکادک رشیشوروں نے نام اٹھارہوں پُرانوں کا پوچھا تب
سوت جی نے کہا کہ اٹھارہ پران یہ ہیں۔ برہم پران۔ پدم پران۔ وشنو پران۔ شیو پران۔ لنگ پران۔
گرڑ پران۔ نارد پران۔ اگن پران۔ اسکندھ پران۔ بھوشیہ پران۔ برہم بیورت پران۔ مارکنڈے پران
باراہ پران۔ متسیہ پران۔ کورم پران۔ برہمانڈ پران۔ نرسنگھ پران۔ بھاگوت پران۔ ان سب پُرانوں
میں پرمیشور کا گُن اور چرتر ورنن کیا ہے اور کسی پُران میں راجسی اور کسی میں تامسی دھرم لکھا ہے
اور شری مدبھاگوت میں کیول ساتوکی دھرم اور بھگوت گُن ویدویاس جی نے ورنن کیا ہے سو
سب ہم نے تم کو سُنایا اب اور کیا سُننا چاہتے ہو۔

ادھیائے آٹھواں

کہنا سوت جی کا اُتپتی مارکنڈے رشیشور کی

شونکادک رشیشوروں نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے سوت جی آپ نے پرمیشور کا گُن
اور چرتر ہم لوگوں کو سنا کر کرتارتھ کیا آپ بہت دنوں تک جیتے رہیں اب ہم لوگ یہ سُننا چاہتے ہیں
کہ ہمارے کُل میں مارکنڈے رشیشور نے پرمیشور کی مایا کس طرح دیکھ کر ویکنٹھ ناتھ کا درشن پایا
اور ویاس جی نے سب ویدوں کو کس طرح الگ الگ ورنن کیا سوت پورانک نے کہا کہ جب برہما جی
نے دیکھا کہ کلجگ کے آدمی تھوڑی عمر ہونے سے سب وید نہیں پڑھ سکیں گے تب برہما جی کے ورنے
کرنے سے نارائن جی نے وید ویاس کا اوتار دھارن کر کے ویدوں کا سار نکال لیا اور اُن کا نام الگ
الگ رکھ کر وہ سب اپنے چیلوں کو پڑھایا اور جو پران ویدوں میں سے نکالا تھا اُس کا نام مارکنڈے
پران رکھا یہ سُن کر رشیشوروں نے پوچھا کہ پہلے یہ بتایئے کہ مارکنڈے جی نے اتنی بڑی عمر کس طرح پائی
تھی سوت جی نے کہا کہ مرکنڈ نام ایک رشیشور تھے اُن کے کوئی بیٹا نہ تھا جب مرکنڈ رشیشور نے

سنتان پیدا ہونے کے واسطے دیوتوں کے نام پر بہت تپ اور ہوم کیا تب دیوتوں نے ودرشن دیکر کہا کہ اے رشیشور تیرے بھاگیہ میں بیٹا نہیں لکھا ہے لیکن تپ اور ہوم کرنے کے پرتاپ سے تیرے ایک بیٹا ہوکر بارہ ۱۲ برس کی عمر میں مرجائے گا یہ سُن کر رشیشور نے وِنے کیا کہ میں سنتان پیدا ہونے کی اِچھا رکھتا ہوں بارہ برس کا ہوکر مرجائے گا تو میں صبر کرلوں گا جب دیوتوں کے آشیرواد سے مرکنڈ کے بیٹا پیدا ہوا تب مرکنڈ رشیشور نے اُس کا نام مارکنڈے رکھ کر بڑی خوشی منائی جب وہ لڑکا بارہ برس کا ہوا تب اُس کے ماتا پتا رونے لگے مارکنڈے نے اُن کو روتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ تم لوگ کس واسطے اتنا وِلاپ کرتے ہو اُنھوں نے کہا کہ اے بیٹا اب تمھارے مرنے کا دن نزدیک آپہونچا یہی سمجھ کر ہم لوگ روتے ہیں یہ سُن کر مارکنڈے بولے کہ سنسار میں کوئی ایسا اُپائے بھی ہے جس کے کرنے سے ہم جیتے رہیں اُس کے ماتا اور پتا نے کہا کہ اے بیٹا نارائن جی کی دیا سے سب کام آدمی کے پورے ہوتے ہیں یہ بات سُنتے ہی مارکنڈے بن میں جاکر پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے جب اُن کو چھ منومنتر تپ کرتے کرتے بیت گئے تب راجہ اندر نے ڈر کر وچار کیا کہ یہ براہمن تپ کرکے میرا اندراسن چھین لے گا ایسا وِچارتے ہی اندر نے کامدیو اور بسنت رت اور گندھرب اور اپسراؤں کو مارکنڈے کی تپیا بھنگ کرنے کے واسطے بھیجا اُنھوں نے ہماچل پہاڑ سے اُتر کی طرف بھدرا ندی کے کنارے جہاں مارکنڈے شلا پر بیٹھے ہوئے تپ کرتے تھے پہونچ کر کیا دیکھا کہ وہاں گھنے گھنے درختوں کی چھایا ہو کر بہت طرح کے خوشبودار پھول اور پھل لگے ہوئے ہیں اور کوکلا اور مور آدک بہت پنچھی وہاں بیٹھے ہوئے اپنی سُہاؤنی بولیاں بول رہے ہیں یہ شوبھا دیکھ کر کامدیو آدک موہت ہو گئے جب پراتہ کال مارکنڈے اگن ہوتر کرکے وہاں پر بیٹھے اُسی وقت سب اپسرا اُن کے سامنے ناچ کر بھاؤ بتانے لگیں اور گندھربوں نے بہت باجا بجا کر چھ راگ اور چھتیس ۳۶ راگنی گائے اور کامدیو نے کوکلا روپ بن کر کام روپی بان چلایا اور بسنت رُت کی مہما سے اچھے اچھے باغ وہاں تیار ہو کر شیتل مند سگندھ ہوا بہنے لگی جب ناچتے وقت ایک اپسرا کا کپڑا ہوا سے اُڑ گیا تب وہ ننگے بدن گیند اُچھالتی ہوئی مارکنڈے کے پاس چلی آئی لیکن مارکنڈے کا چت کچھ چلائمان نہیں ہوا جب بہت بہت تدبیر کرنے پر بھی کامدیو اور اپسرا آدک کا کچھ زور اُن پر نہیں چلا تب وہ لوگ شاپ دینے کے ڈر سے بھاگ کر کانپتے ہوئے اندر کے پاس پھر آئے اور بہت شرمندہ ہو کر کہا کہ ہمارا کچھ زور مارکنڈے پر نہیں چلا یہ سُن کر اندر آدک دیوتوں نے بہت تعجب مانا اور دیوتا لوگ مارکنڈے جی کے درشن کے واسطے آپ وہاں جاکر اُن کی اُستت کرکے چلے آئے جب اسی طرح کچھ دن مارکنڈے جی کو تپ کرتے بیتے تب نارائن جی آپ گرڑ پر سوار ہو کر وہاں گئے اور اپنے چتربھج روپ کا درشن مارکنڈے جی کو دے کر کہا کہ جو کچھ تمھاری اِچھا ہو سو وردان مانگو مارکنڈے جی نے ویکنٹھ ناتھ کو دیکھتے ہی

ڈنڈوت کی اور پرکرما اور اُستتی کرنے کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے دینا ناتھ میں اپنی عمر بڑی چاہتا ہوں تر بھون پت نے کہا کہ تم ایک کلپ تک جیتے رہو گے یہ کہہ کر لکشمی پتی ویکنٹھ کو چلے گئے۔

ادھیائے نواں

مہا پرلے کا تماشہ دکھلانا نارائن جی کا مارکنڈے رشیشور کو

سوت جی نے شونکادک رشیشوروں سے کہا کہ جب مارکنڈے جی برہما جی کے ایک دن کے برابر عمر ہو جانے پر بھی اسی طرح تپ اور دھیان کرتے رہے تب کچھ دن کے پیچھے نارائن جی نے مارکنڈے جی کو پھر درشن دے کر کہا کہ اب تم کیا چاہتے ہو مارکنڈے جی ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہا پربھو اب مجھ کو کسی چیز کی چاہ نہیں ہے لیکن آپ کی مایا کا تھوڑا سا تماشا دیکھا چاہتا ہوں جس مایا سے آپ سب جیووں کو پیدا کر کے پھر ناش کر دیتے ہیں ویکنٹھ ناتھ نے کہا کہ بہت اچھا آج کے ساتویں دن ہم تم کو اپنی مایا دکھلا دیں گے لیکن تم ہوشیار رہ کر ہم کو مت بھول جانا بھولنے سے تمہارا پتہ نہیں لگے گا۔ مارکنڈے جی نے کہا کہ اے تر بھون پتی میں آپ کو کبھی نہ بھولوں گا جب یہ بات سن کر نارائن جی ویکنٹھ کو چلے گئے تب مارکنڈے جی بھی وہاں سے اپنے استھان پر چلے آئے جب ساتویں دن مارکنڈے جی نے ندی کنارے بیٹھ کر تپ کرتے وقت مہا پرلے کا تماشا دیکھنا چاہا تب کیا دکھائی دیا کہ ایک طرف سے بڑی آندھی اُٹھ کر مارے دھول کے اندھیالا چھا گیا یہ حال دیکھ کر مارکنڈے جی نے اپنے من میں کہا کہ میں نے آج تک ایسی آندھی کبھی نہیں دیکھی پھر چاروں طرف سے پانی اُمنڈتا ہوا آ کر جہاں وہ بیٹھے تھے وہاں اتھاہ پانی ہو گیا اور وہ اُس پانی میں غوطہ کھانے لگے کبھی غوطہ کھا کر پانی میں ڈوب جاتے تھے کبھی پانی کے زور سے اوپر نکل آتے تھے اور کبھی گھڑیال وغیرہ پانی کے جانور اُن کو نگل جاتے تھے اور کبھی اُن کو اپنے مُنہ سے اُگل دیتے تھے جبکہ مارکنڈے جی کی سمجھ میں ہزاروں برس تک اُن کا یہی حال رہا تب وہ اپنے من میں بہت شرمندہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو ایسا ور دان مانگ اس حال کو پہونچا اب پرمیشور سے یہ اچھیا رکھتا ہوں کہ وہ دیا کر کے مجھ کو اس پانی سے جیتا باہر نکالیں مارکنڈے جی کو بھگوان کا یہ دھیان کرتے ہی جب اُس مایا روپی جل میں ایک ٹاپو اور برگد کا درخت دکھائی دیا تب اُنھوں نے خوش ہو کر من میں کہا کہ اے پرمیشور مجھ کو کسی طرح اس ٹاپو تک پہونچا دو تو میں برگد کی ڈالی پکڑ کر اپنا پران بچاؤں جب مارکنڈے جی بھگوان کی دیا سے اس درخت کے پاس پہونچ گئے تب اُنھوں نے کیا دیکھا کہ ایک پتا برگد کا دونے کی طرح بنا ہوا کر اُس میں ایک لڑکا بارہ تیرہ دن

کی عمر کا شیام رنگ چندر نگہ کمل نین بہت سُندر لیٹا ہوا اپنے پاؤں کا انگوٹھا ہاتھ سے پکڑے مُنھ میں ڈالے چوس رہا ہے جب کہ مارکنڈے جی پاس پہونچ کر اُس لڑکے کی چھب دیکھنے لگے تب بالک روپ بھگوان نے سانس کھینچی تب مارکنڈے جی مچھر کی طرح اُن کی ناک میں گھس گئے اور وہاں پرتھوی اور آکاش اور سوریہ اور چندرما اور ساتوں دویپ اور نو کھنڈ اور دسوں دِشا اور آٹھوں لوک پال اور تالاب اور درخت اور شہر اور گانوں اور سمدر اور پہاڑ اور چاندی اور سونے کی کھان اور رشیشوروں اور منیشوروں کی کٹی اور اپنا استھان وغیرہ دنیا بھر کی چیزیں اُس روپ میں دیکھ کر اچنبھا مانا جب سانس چھوڑتے وقت ناک کے باہر نکل آئے تب مارکنڈے جی نے اُس لڑکے کو اُسی طرح دیکھ چاہا کہ اُس کو گود میں اُٹھا کے پیار کریں ایسا وچار کر مارکنڈے جی نے اُس لڑکے کو اُٹھانا چاہا ویسے بالک روپ بھگوان اور مایا روپ پانی اور درخت سب انتر دھیان ہو گئے اور مارکنڈے اپنی سمجھ میں کروڑوں برس تک مایا کا تماشہ دیکھ کر جب چیتنیہ ہوئے تب اُنھوں نے اپنے کو جیوں کا تیوں ندی کنارے بیٹھے پایا اور وچارا تو دو گھڑی سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا۔

ادھیائے دسواں

آنا شری پاروتی اور مہادیو جی کا مارکنڈے جی کے پاس

سوت جی نے شونکادک رشیشوروں سے کہا کہ مارکنڈے جی نے مایا روپی مہا پرلے کا تماشا دیکھ کر دھیان میں نارائن جی سے وِنتی کیا کہ اے ترلوکی پتی مجھ سے اپرادھ ہوا جو آپ کی مایا دیکھنے کے واسطے وردان مانگا جہاں آپ کی مایا کو برھما آدک دیوتا نہ جان کر بڑے بڑے رشیشور اور مُنیشور اور گیانی لوگ اس مایا میں پھنسے رہتے ہیں وہاں میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مایا کا بھید جان سکوں جس طرح مچھر پہاڑ اُٹھانے کی اچھا رکھ کر وہ کام نہیں کر سکتا اسی طرح میں وردان مانگ کر لجّت ہوا مجھ کو اپنی شرناگت جان کر میرا اپرادھ چھما کیجئے مارکنڈے جی یہ کہہ کر پرمیشور کے دھیان میں مگن ہو گئے۔ اتنی کتھا سنا کر سوت جی بولے کہ اے رشیشور و پرمیشور کی مہما جاننے کے واسطے سب چھوٹے اور بڑے اپنی سامرتھ بھر محنت کرتے ہیں لیکن اُنکے بھید کو نہیں پہونچ سکتے جس نے اُن کا بھید جاننے کے واسطے غوطہ مارا آج تک اُس کا پتہ نہیں لگا اب ہم مارکنڈے رشیشور کا ایک حال اور کہتے ہیں سنو کہ ایک دن شری مہادیو اور پاروتی جی بیل پر چڑھے ہوئے بہت گنوں کو ساتھ لیے ہوئے چلے جاتے تھے راہ میں شری پاروتی جی نے مارکنڈے جی کو اس طرح پرمیشور کے دھیان میں لین دیکھا جس طرح سمدر کا پانی ہوا نہ چلنے سے چپ چاپ رہ کر ہلتا ڈلتا نہیں ہے تب شری پاروتی جی نے



مارکنڈے رشی کو شیو پاربتی کے درشن　　(کاپی رائٹ محفوظ)

شری مہادیو سوامی سے ہاتھ جوڑ کر وِنے کیا کہ اے مہاپربھو اس رشیشور کو تپسیا کا کچھ پھل دیجئے
شری مہادیو جی نے کہا اس کو کسی چیز کی چاہ نہیں ہے ہم اُس کو کیا دیں سوائے بھگتی اور دھیان
ہر چرنوں کے مجھ کو بھی کچھ نہیں سمجھتا لیکن تمھارے کہنے سے میں چل کر اس سے دو باتیں کرتا ہوں سادھو
اور مہاتما کی سنگت کرنے میں بڑا فائدہ ہوتا ہے جب مہادیو جی شری پاروتی جی سمیت مارکنڈے جی
کے پاس گئے تب اُن کو پرمیشور کے دھیان میں ایسا لین دیکھا کہ اُن کے آنے کا حال بھی کچھ مارکنڈے
جی کو معلوم نہیں ہوا اسلئے شری شیو جی نے مارکنڈے جی کے ہردے میں پرویش کر کے جس چترُبھجی
مورت شیام سندر کا دھیان وہ کر رہے تھے اُس روپ کو وہاں سے انتردھیان کر کے اپنا پرکاش
اُس جگہ پرکٹ کیا جبکہ مارکنڈے جی کو اپنے ہردے میں چترُبھجی روپ دکھلائی نہ دے کر ایک
پُرش سفید رنگ دس بھجا اور تین آنکھ والا شیر کی کھال اور منڈمال پہنے اور ترسول اور ڈمرو ہاتھ
میں لیے ہوئے دھیان میں دیکھ پڑا تب مارکنڈے جی نے گھبرا کر آنکھ اپنی کھول دی اُس وقت
شری مہادیو جی کو اُسی روپ سے شری پاروتی جی سمیت بہت گن ساتھ لیے ہوئے جیسے اپنے سامنے
کھڑے دیکھا ویسے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ڈنڈوت اور پرکرما کر کے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے آسن پر
بیٹھالا اور بدھ کے ساتھ اُن کی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر وِنے کیا کہ اے دینا ناتھ آپ سب دیوتوں
کے مالک ہو کر سب گُنوں سے بھرے ہیں میں ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو آپ کی استت کر سکوں
جس طرح آپ نے دیال ہو کر مجھ کو اپنا درشن دیا اسی طرح میری ہزاروں ڈنڈوت لیجئے اور اپنے
آنے کا کارن بتلائیے یہ بات سُنتے ہی شری بھولا ناتھ نے ہنس کر کہا کہ اے رشیشور جس مہاپرلے میں
چودہوں لوک ناش ہو کر کوئی جیو نہیں رہتا اُس مہاپرلے کو تم نے دیکھا اس لئے میں تمھارا درشن کرنے
آیا ہوں اور جتنے براہمن اور بھگت اور سادھو مجھ کو پیارے ہیں اُتنی اِندر آدک دیوتوں سے پریت
نہیں رکھتا جس طرح مجھ کو اپنا بھگت پیارا معلوم ہوتا ہے اُسی طرح نارائن جی کا سیوک بھی جانتا
ہوں گیانی آدمی کو ہمارے اور وشنو بھگوان کے بیچ میں کچھ بھید نہ سمجھنا چاہیئے جتنا تم ایسے ہر بھگتوں
کا درشن پا کر سنساری آدمی شدھ ہو جاتے ہیں اتنا تیرتھ اسنان کرنے اور دیوتوں کے درشن سے
پوتر نہیں ہوتے تم کو جو کچھ اِچھا ہو وہ بردان ہم سے مانگ لو ہمارا درشن نِہ پھل نہیں ہوتا یہ بات
سُن کر مارکنڈے رشیشور نے شری مہادیو اور شری پاروتی جی کی ڈنڈوت کر کے وِنے کیا کہ اے
مہاپربھو آپ ساکشات ایشور ہو کر مجھ اگیان کو اتنی بڑائی دیتے ہیں جس طرح کلپ برکش کے نیچے
جا کر آدمی کا سب منورتھ پورا ہو جاتا ہے اُسی طرح آپ کا درشن پانے سے کچھ اِچھا نہ رکھ کر کیول
یہی بردان مانگتا ہوں کہ وکنٹھ ناتھ اور آپ کے چرنوں میں میری پریت ہمیشہ بنی رہے یہ بات
سُن کر شری شیو جی نے کہا کہ تم ایک کلپ تک چرنجیو رہ کر کبھی بوڑھے نہ ہوگے اور تم کو سدا میری

اور نارائن جی کی بھگتی بنی رہے گی اور اٹھارہوں پورانوں میں ایک پران تمھارے نام سے پرکٹ ہوگا یہ وردان دے کر شیوجی مہاراج سے انتردھیان ہوکر کیلاش پربت پر چلے گئے اور سب حال پیدا ہونے اور تپسیا کرنے اور وردان پانے مارکنڈے رشیشور کا شری پاروتی جی سے ورنن کیا۔ اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے شونکادک رشیشوروں سے کہا کہ تم نے مارکنڈے رشیشور کا جو حال پوچھا وہ ہم نے تم کو سنادیا۔

ادھیائے گیارھواں

پوچھنا شونکادک رشیشوروں کا حال شنکھ چکر گدا پدم آدک کا سوت جی سے

شونکادک رشیشوروں نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے سوت جی پرمیشور کی پوجا کرنے کی پدھی کیا ہے سو کہیئے اور یہ بھی کہیئے کہ شنکھ اور چکر اور گدا اور پدم شستر اور بیجنتی مالا اور پیتامبر جو اٹھوں پہر نارائن جی دھارن کیئے رہتے ہیں یہ سب کون چیزیں ہیں سوت جی نے کہا کہ تم لوگ بڑی گپت بات پوچھتے ہو اس لیئے میں وید ویاس اپنے گرو کو ڈنڈوت کرکے کہتا ہوں سنو کہ یہ برھمانڈ بھگوان کا روپ ہے پرتھوی پاؤں آکاش سر سوریہ آنکھیں بایو ناک دسوں دشا کان لوکپال بھجا چندرما من یمراج دانت درخت بدن کے روئیں بادل سر کے بال پہاڑ بدن کی ہڈیاں سمدر پیٹ ندیاں بدن کی نسیں ہوکر سب بیوہار سنسار کا اسی وراٹ روپ میں سمجھنا چاہیئے جو آدمی اس وراٹ روپ کا دھیان لگا کر سب جیوؤں میں پرمیشور کی سکتی برابر دیکھتے ہیں وہ کام کرودھ لوبھ اور موہ آدک کے وش نہ ہوکر کسی سے دشمنی یا دوستی نہیں رکھتے اور کوستھ من نارائن جی کی جیوتی اور بیجنتی مالا اور پیتامبر چاروں وید اور جنیو کا جوڑا اونکار اور کانوں کے کنڈل سانکھیہ شاستر اور یوگ شاستر اور مکٹ برھم لوک اور شیش ناگ اُن کے بیٹھنے کا سنگھاسن اور پدم ستوگن اور گدا پراکرم اور شنکھ جل تتو اور سُدرشن چکر اگن تتو اور کھڑگ آکاش تتو اور سارنگ دھنش کال روپ ہوکر پرمیشور کے ترکش میں سب جیوؤں کا کرم بھرا رہتا ہے اور ویکنٹھ پرمیشور کا چھتر اور گرڑ وید روپ اور لکشمی جی شکتی اور نند سُنند آدک پارشد اُن کی بھبوتی ہیں اس لیئے نارائن جی اپنے بھگتوں پر خوش ہوکر اپنا گہنا اور کپڑا لیئے ہوئے درشن دیتے ہیں اور اُن کا چرتر کوئی نہیں جان سکتا ہم نے گرو کی کرپا سے یہ سب کتھا سُنائی جو آدمی پراتہ کال اُٹھ کر نارائن جی کا دھیان شنکھ چکر گدا آدک سمیت کرتا ہے تو وہ جلدی اُس پر خوش ہو کر اُس کو کرتارتھ کر دیتے ہیں اتنی کتھا سُن کر رشیشوروں نے پوچھا کہ بارھوں مہینے میں سوریہ بھگوان نئے نئے روپ الگ الگ نام سے جو پرکاش کرتے ہیں اُس کا کیا کارن ہے سوت جی بولے کہ سوریہ دیوتا بھی ایک

سوروپ بھگوان کا ہے ساعت اور گھڑی اور پہر پہچاننے کا گیان اُن کے پرکاش سے معلوم ہوتا ہے۔
چیت کے مہینے میں سوریہ دھاتا نام سے پرکاشت ہیں اور کرتستھلی نام اپسرا اُن کے آگے ناچ کر تمبرو نام گندھرب اُن کو گانا سناتے ہیں اور ہیتی نام راکشس اُن کا رتھ پیچھے سے ڈھکیلتا ہے اور واسک ناگ اس رتھ میں رسّی باندھے اور کرت بکش اُس کی مرمت کرنے کے واسطے بنے رہتے ہیں۔ اور پُلستیہ نام رشیشور اُن کے ساتھ رہ کر استت کرتے جاتے ہیں۔
بیساکھ میں سوریہ کا نام اریما ہو کر پلیہ نام رشیشور اور اُرجا نام یکش اور پرہیتی نام راکشس اور پنج کستھلی نام اپسرا اور نارد گندھرب اور کنگشیر نام ناگ اُن کے ساتھ رہ کر اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔
اور جیٹھ مہینے میں سوریہ کا نام مِتر ہو کر اَتری نام رشیشور اور پوروشیئے نام راکشس اور تکشک ناگ اور مینکا اپسرا اور ہاہا نام گندھرب اور رتھسو نام یکش۔
اور اساڑھ میں برون نام سوریہ کا ہو کر بشسٹھ رشیشور اور رمبھا نام اپسرا اور ہوہو نام گندھرب اور سہجنیہ نام یکش اور سربگیہ نام ناگ اور چترسین نام راکشس۔
اور ساون میں اندر نام سوریہ کا ہو کر بشواوسو گندھرب پرم لوچا اپسرا شروتا یکش ورِیہ نام راکشس۔ اور بھادوں میں وِیوسوان نام سوریہ کا ہو کر اگرسین گندھرب اور بیاگھر نام راکشس اور اسارن نام یکس اور بھرگو نام رشیشور اور نم لوچا نام اپسرا اور سنکھ کھال ناگ۔
اور کنوار میں توشتا نام سوریہ کا ہو کر جمدگن رشیشور اور کامل ناگ اور تلوتما اپسرا اور دھرتراشٹر گندھرب اور ریدھوتی نام راکشس اور ست جت نام یکش۔
اور کاتک میں وشنو نام سوریہ کا ہو کر اسوتر نام ناگ اور رمبھا اپسرا اور سوورچا گندھرب اور ستیہ جت نام یکش اور بشوامتر رشیشور اور مگھ تاپی نام راکشس۔
اور اگھن میں انش مان نام سوریہ کا ہو کر کشیپ نام رشیشور اور تارکش نام یکش اور رِتوسین گندھرب اور اُروشی نام اپسرا اور بندا چھتر نام راکشس اور مہا شنکھ نام ناگ۔
اور پوس میں بھگ نام سوریہ کا ہو کر سوورچ نام راکشس اور ارشٹ نیم گندھرب اور پرن یکش نام رشیشور اور کرکوٹک نام ناگ اور پوربچتی نام اپسرا۔
اور ماگھ میں پُرش نام سوریہ کا ہو کر دھننجے نام ناگ اور بات نام راکشس اور سکھین نام گندھرب اور سورچی نام یکش اور گھرتاچی نام اپسرا اور گوتم رشیشور۔
اور پھاگن میں پرجنیہ نام سوریہ کا ہو کر کرتو نام یکش اور رشبرچا نام راکشس اور وشو گندھرب اور ایراوت نام یکش اور سین جتا اپسرا سوریہ کے ساتھ رہ کر سب مہینوں میں اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔

اِتنی کتھا سناکر سوت جی نے کہا کہ اے رشیشورو جو آدمی پراتہ کال اور سندھیا سمے سوریہ بھگوان کا اسمرن کرکے ان سب رشیشور آدک کا نام لیتا ہے وہ بہت جنموں کے پاپوں سے چھوٹ کر پرم پد کو پاتا ہے۔

ادھیائے بارھواں۔ کہنا سوت جی کا سمپورن کتھا شری بھاگوت کی

سوت جی نے شونکادک رشیشوروں سے کہا کہ جو کتھا شری مدبھاگوت امرت روپی ہم نے تم کو سنائی اُس میں آدِ سے انت تک سب لیلا اور چرتر پرمیشور کا لکھا ہے پہلے ویاس جی اور نارد جی کا سمباد پھر راجہ پریکشت کی کتھا جس طرح اُن کو شرنگی رشی نے شاپ دیا تھا اور حال آنے شکدیو جی کا راجہ پریکشت کے پاس اور پھر بات چیت ہونا نارد مُنی اور برھما جی سے اور کتھا اوتاروں کی اور بھینٹ ہونا وِدور جی اور اودھو جی سے اور کتھا گیان سنانا میترے جی کا وِدور جی کو اور برنن کرنا اُتپتی برھمانڈ کی اور پرمیشور کا باراہ اوتار دھر کر مارنا ہرنیاکش کا اور کپل دیوتا اوتار لے کر سانکھیہ گیان یوگ سکھانا دیوہوتی اپنی ماتا کو اور حال تن تیاگ کرنے ستی جی کا اور یگیہ وِدھونس ہونا دکش پرجاپت کا اور کتھا دھرو اور پرہلاد اور پراچین برہش اور پریونت اور پریوبرت کی اور حال ساتوں دویپ اور ساتوں سمدر اور نوؤں کھنڈ کا اور مرنا برترا اسر دیتیہ کا اور نرسنگھ اوتار لے کر پرہلاد بھگت کی رکشا کرنا اور کتھا گجیندر موکش کی اور کچھپ اوتار لے کر نکالنا چودہ رتن کا سمدر متھنے سے اور کتھا راجہ بلِ اور وامن اوتار کی اور حال راجہ پرورا اور اُروشی اپسرا اور سوریہ ونشی اور چندر ونشی راجوں کا اور کتھا پرشرام اور شری رام چندر اوتار اور راجہ دُشینت اور رانی شکنتلا اور راجہ ییاتی اور دیویانی اور راجہ یدھ کی جن کے ونش میں شری شیام سندر تربھون پتی نے دسدیو جی کے گھر اوتار لیا اور جانا شیام سندر کا گوکل میں اور بہت لیلا کرکے سُکھ دینا نند اور یشودا آدک سب برجواسیوں کو اور پھر متھرا میں آکر مارنا راجہ کنس کو اور یُدھ کرنا جراسندھ آدک سے اور بسانا دوارکا پُری کا اور حال بیاہنے رُکمنی آدک آٹھ پٹ رانیوں کا اور بھوماسُر کو مار کر سولہ ہزار ایک سو راج کنیا وہاں سے لاکر اُن کے ساتھ اپنا بیاہ کرنا اور مارنا بڑے بڑے دیتیہ اور ادھرمی راجوں کو اور کورو اور پانڈوں سے مہابھارت کرا کے بھار اُتارنا پرتھوی کا اور ناش کرنا چھپن کروڑ یدونشیوں کا دُرواسا رشی کے شاپ سے اور چلے جانا ویکنٹھ دھام میں اے رشیشورو ہم نے سب کتھا شری مدبھاگوت اور سوریہ بھگوان اور بارہ کنڈے رشیشور کی تم لوگوں کو سنائی سنا رہی آدمی کو اُچت ہے کہ زبان سے آٹھوں پہر پرمیشور کا نام لے کر کانوں سے اُن کی کتھا اور لیلا سُنے اور نارائن جی کے گن اور مہما کی چرچا آپس میں رکھ کر تھوڑا یا بہت جہاں تک بن پڑے ہر چرنوں میں دھیان لگاوے اور سب جیوؤں پر دیا رکھ کر اپنے مقدور بھر منادا چاکرنا سے اُپکار کرتا رہے آدمی کے تن پانے کا یہی پھل سمجھنا چاہیئے جیسا شری مدبھاگوت پُران میں ویاس جی نے پرمیشور کا نرمل یش لکھا ہے ویسا دوسرے پُران میں نہیں لکھا جن شکدیو جی مہاراج کی دیا سے ہم نے

امرت روپی کتھا تم کو سُنائی اُن کو میں بار بار ڈنڈوت کرتا ہوں جتنا پھل براہمن کو چاروں وید پڑھنے سے ملتا ہے اُتنا ہی پھل شری مدبھاگوت کے پڑھنے اور سُننے میں جاننا چاہیئے کشتری کو اس کے پڑھنے اور سننے سے ویجے اور ویش کو ویاپار میں لابھ ہو کر مرنے کے پیچھے مکتی پدوی ملتی ہے اور شودر سب پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔

ادھیائے تیرھواں۔ حال اٹھارھوں پُرانوں کا

سوت جی نے شونکادک رشیشوروں سے کہا کہ جن بھگوان کے چرنوں کا دھیان شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور اندر اور انچاس مُرت گن یعنی پون اور کُبیر آدک دیوتا اور رشیشور اور یوگی اور مُنی لوگ اپنے ہردے میں رکھ کر دن رات اُن کا اسمرن اور بھجن کرتے ہیں اور اُن کے آدِ اور انت کو کسی نے نہیں پایا اُن کو بار بار نمسکار کرتا ہوں جنھوں نے واسطے رکشا کرنے دیوتا اور نکالنے امرت آدک چودہ رتن کے کچھپ روپ دھارن کیا تھا اُن کو میری ہزاروں ڈنڈوت ہو پہنچے اے رشیشورو اٹھارھوں پُرانوں میں جتنے جتنے اشلوک لکھے ہیں اُن کا حال سُنو۔

برھم پُران دس ہزار اشلوک (۱۰۰۰۰)
وِشنو پران تیس ہزار اشلوک (۳۰۰۰۰)
شری مدبھاگوت اٹھارہ ہزار اشلوک (۱۸۰۰۰)
مارکنڈے پُران نو ہزار اشلوک (۹۰۰۰)
بھوشیہ پران چودہ ہزار پانچ سو اشلوک (۱۴۵۰۰)
لنگ پران گیارہ ہزار اشلوک (۱۱۰۰۰)
اسکند پران اکیاسی ہزار ایک سو آٹھ اشلوک (۸۱۱۰۸)
کورم پران سترہ ہزار اشلوک (۱۷۰۰۰)
گرڑ پران اُنیس ہزار اشلوک (۱۹۰۰۰)
پدم پُران پچپن ہزار اشلوک (۵۵۰۰۰)
شو پُران چوبیس ہزار اشلوک (۲۴۰۰۰)
نارد پران پچیس ہزار اشلوک (۲۵۰۰۰)
اگن پُران پندرہ ہزار چار سو اشلوک (۱۵۴۰۰)
برھم بیورت پُران اٹھارہ ہزار اشلوک (۱۸۰۰۰)
باراہ پران چوبیس ہزار اشلوک (۲۴۰۰۰)
وامن پران دس ہزار اشلوک (۱۰۰۰۰)
متسیہ پُران چودہ ہزار اشلوک (۱۴۰۰۰)
برھمانڈ پران بارہ ہزار اشلوک (۱۲۰۰۰)

اور شری مدبھاگوت کا سار چار اشلوک نارائن جی نے برھما جی سے کہے اور برھما جی نے اُسے نارد جی کو سکھایا اور نارد جی نے ویاس جی کو اُپدیش کیا اور وید ویاس نے اٹھارہ ہزار اشلوک میں وہ سب حال وستارپورو لکھ کر شری مدبھاگوت پُران نام اُس کا رکھا اِس پران کے آد اور مدھیہ اور انت میں سب نارائن جی کا چرتر برنن کیا ہے جو لوگ اُس پُران کو بھادوں سُدی پورنماسی کے دن سنہلے سنگھاسن پر رکھ کر وید اور پُران جاننے والے براہمن کو دان کرتے ہیں اُن کو پرم پد ملتا ہے شری مدبھاگوت مہا پُران سترھواں پرانوں سے اُتم ہو کر چاروں ویدوں کا سار اس میں لکھا ہے

جس طرح ندیوں میں گنگا اور دیوتوں میں نارائن جی اور تپسیا کرنے والوں میں شری مہادیو جی بڑے ہیں اُسی طرح سب پُرانوں میں بھاگوت پُران اُتم ہے اس پُران کے پڑھنے اور سُننے سے ہماری اور تمھاری دونوں کی مُکتی ہو جائے گی جن کے نام لینے اور ڈنڈوت کرنے سے سب پاپ اور دُکھ چھوٹ جاتے ہیں اُن پرمیشور اور وید ویاس اور شُکدیو جی مہاراج کو میں ڈنڈوت کرتا ہوں جس طرح دیوتا لوگ سورگ میں رہ کر امرت پینے سے نہیں مرتے اُسی طرح سنسار میں جو لوگ امرت روپی بھاگوت پُران کو سچے من سے پڑھ اور سُن کر اُس پر وشواس کریں گے اُن کو سنساری روگ آدک کا دُکھ نہ ہوگا اور بھوت اور پریت آدک کا ڈر چھوڑ کر بُرے گرہوں کا پھل اُس کو نہ ہوگا۔

	دوہا	
چوہا مل سُت بل مت گجّن لال کمار		گو براہمن ہر چرن رت ماکھن لال ادار
	سورٹھہ	
برچیو ماکھن لال شری مدبھاگھا بھاگوت جے جن پرم سُجان بھولی لیو سدھار ہم		سُنت کٹے بھو جال اَنت سمے ہر پُر بسے بال بُدھ اگیان وید شاستر جانوں نہیں

اِت شری چھتری وَنش اوتنس کاشی باسی سری کرشن داس مکّھن لال کرت شری مدبھاگوت بھاشا سُکھ ساگرے دوادش اسکندھ سماپت

پہلے ترجمہ اس پوتھی کا سمبت ۱۹۱۱ میں شری کرشن داس مکھن لال نے کاشی پُری میں بنا کر چھپوایا لیکن اُس ترجمہ میں فارسی الفاظ بہت لکھے گئے تھے اس سبب سے سادھو اور مہاتما لوگ اُس کو اچھّی طرح نہیں پڑھ سکتے تھے اس لیے پھر سے اُس پوتھی کو پنڈت جوکھو رام رہنے والے دربانسی اور جگن ناتھ پرشاد کھتری رہنے والے کاشی پُری نے فارسی الفاظ نکال کر اس دیش کی بولی میں جو سب سمجھتے ہیں لکھی۔

چند دوہا و چوپائی از منشی رگھبر دیال صاحب مترجم شری مد بھاگوت بخط اُردو

دوہا

نارائن شری پتِ ہری پورن برہم پرکاش
وِشنو سگل گن دھام جو پرُ ویکنٹھ نواس

چوپائی

مہا منتر ترے تاپ نساوَن
ہو گیان بھگتی ویکنٹھ نَسینی
گپت چرت کچھ دن اُرراکھے
شری بھاگوت مہا سُکھدائی
برہما نارد گاے سُنائی
رچ اسلوک سہس اٹھارا
شری شکدیو جگت ہتکاری
بیاس شیشیہ جو سوت کہائی
تاسُ آس دھر رکھ مُنِ گیانا
چھند پربندھ سورٹھا دوہا

کرشن چرت پاوَن اتِ پاوَن
من باچھت کا مد پھل دینی
پاے سمے برہما سوں بھاکھے
سُر سموہ پرم آنند پائی
پھر ویاس نارد سوں پائی
ویاس کہیو شکدیو اُدارا
کہیو پریکشت سوں بِستاری
کہیو سگل سونک سوں جائی
ہریش گایو بھگت بکھانا
سو رچیو جہِ لکھِ جگ موہا

دوہا

بُدھِ جن سمتی کر رچیو ماکھن لال اُدار
سُکھ ساگر بھاکھا رُچر کاشی پُری مَنجھار

گیان بھگتی گن روپ ندھانا
من بچ کرم جگت ہتکاری
منشی نول کشور ۔ اُدارا
رگھبر شرن تاس رُچ جانی
پاوَن یش شری کرشن مُراری

پرم بیبکی چتر سُجانا
پر اُپکار منو تن دھاری
جہِ یش چھاپے رہیو سنارا
کرن پُنیت کرم من بانی
اُردو بھاکھا لکھیو بچاری

ٹھیک ٹھیک بولی جگ جانا
اگم سُگم کر ارتھ بچاری
اودھ پُری دھام پت جوئی
پورن برہم مُنج اوتارا
لکھن پُری تہہ پچھم دوارا

کہوں کہوں بچ مت اُنماتا
جیہہ جانیں سب جگ نرناری
مہما جاس پرگٹ نہیں کوئی
شری رام جہاں نِتّیہ بہارا
شہر لکھنؤ نام اُدارا

دوہا

بدھ بل بدیا ہین مت جوات مند گنوار
بھو بار دھ سرتا اگم بوڑ رہیو سنسار

اُردو میں ہر یش لکھیو بدھ جن لیو سمہار
رب چندر ما پرکاش بن سوجھ نہ ہاتھ پسار

سورٹھا

اک بھار وشواس رام کرپا جتن چتے
اپنی اور نہار پان پیارے ساؤلے
جور پنگرہ پان شیش نواؤں ہاتھ دھر

بن شرم بھو دکھ ناش محل ٹہل سیوا لہوں
لیجئے مونہہ اُبار ناتے شری متھلا نگر
پھوں یہی ور دان من مدھکر شری پد بسے

پرارتھنا

یعنی التماس ضروری

دھنیہ ہے وہ پربرہم پرمیشور سچدانند گھن نرگن نراکار سگن ساکار روپ کہ جس نے اپنی کرپادرشٹ سے
واسطے بھوساگر پار اُترنے اور پرم کلیان سنساری جیوؤں کے کیسے وید اور شاستر روپی پل اس دنیا میں بنائے ہیں جن کی
راہ سے تھوڑی محنت کرنے سے بھی اینک جیو مایا روپی جال سے چھوٹ کر پرم پد کو پہونچے ہیں اور پہونچتے جاتے ہیں اور مہاتما
اور سجن لوگوں کے ہردے میں بدھی روپی سوریہ پرکاشت کیا کہ اُنھوں نے اپنے انوبھو سے جگت کی بھلائی کے
واسطے کیسے کیسے دھرم مارگ پرگٹ کر کے کیسے کیسے سہج اور اُتم اُپائے نکالے ہیں کہ جس کے کارن سب چھوٹے بڑوں کو
اپنی مکتی اور بھکتی کی راہ سوجھ پڑتی ہے اُن میں سے ایک پرم دھرم اُپکاری شری لالہ لچھمن لال کاشی نواسی نے
شری مدبھاگوت کا سارانش بلکہ پورا پورا منشا سنسکرت سے دیسی بھاشا میں اُٹھا کیا اور اُنکے پرم اُپکار کا یہ پھل ہوا
کہ بخط دیوناگری سکھ ساگر نام بھیات پستک کی رچنا کی جس کی قدردانی ہر بھگت جنوں نے ایسی کی کہ کئی مرتبہ
میں ہزاروں پستک طبع ہوئیں اور برابر اُس کا پرچار ہو رہا ہے اس امرت روپی سکھ ساگر آنند داتا کو بھگت جنوں کے
لابھ پدارتھ کے پرم پر اُپکاری جگت ہتکاری شری منشی نول کشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار
نے پر اُپکار کی ڈرشٹی سے یہ بات بچاری کہ پوتھی سکھ ساگر امرت روپی جو چاروں وید اور چھوؤں شاستر اور اٹھارہ
پرانوں کا سارانش ہے اور بھگتوں کا تو سربس دھن ہے اُس کا لابھ ان سنساری جیوؤں کو جو ناگری حروف نہیں
جانتے اور فارسی خط میں پڑھنے لکھنے کی مہارت رکھتے ہیں پہونچانا گویا جنم کے اندھے کو سیدھی راہ بتانا
ہے اور مہا موہ روپی نیند میں سوتے ہوئے کو جگانا ہے اور بہت دنوں کے بھوکھے کو کھٹ رس بھوجن کھلانا
ہے اور جنم دکھی کو امرت پلانا ہے اور جرجیوؤں کو اجرامر پد پہونچانا ہے دیوا چھر ہونے سے سب چھوٹے بڑوں
کی سمجھ میں نہیں آسکتی اور یہ پران جس میں انیک دھرم اور کرم برن اور آشرم کے موافق اور شری کرشن آدک اوتاروں
کی لیلا جیوؤں کے اُدھار کے لیے لکھی ہیں ایسے حروف میں ترجمہ ہو کر چھپا کہ جو ناگری نہ جاننے والوں کی سمجھ میں جلد آجائے
اس لیے مجھ داسانوداس رگھبر دیال ولد منشی بشن سنگھ ابن رائے جوگل کشور ساکن لکھنؤ ملک شری اودھ سے ترجمہ
مہا پران بھگت گیان آگر سکھ ساگر شری مدبھاگوت بارھوں اسکندھ کا خط فارسی میں تیار کرا کے بصرف کثیر اپنے
مطبع فیض منبع میں چھپوا کر لوک اور پرلوک میں یش اُٹھایا اب ہر بھگت اور پریمی لوگوں سے یہ آشا ہے کہ بھول چوک
چھما کر کے اس کے پڑھنے اور سننے سے من بانچھت پھل پا کر پہلے جناب منشی صاحب محتشم الیہ مالک مطبع اودھ
اخبار اُس کے پیچھے کمترین مترجم کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

العبد

خاکسار رگھبر دیال کائستھ سری واستو ساکن لکھنؤ

خاتمۃ الطبع

شری مدبھاگوت اردو کا پندرھواں ایڈیشن بھگوت پریمی ہر بھکتوں کے پیش نظر ہے۔ اس بار ہندی الفاظ کے صحیح تلفظ کیے جانے کی غرض سے زبر۔ زیر۔ پیش اور تشدید ٹھیک طور پر لگانیکی پوری کوشش کی گئی ہے۔ تاکہ ہندی الفاظ صحیح طریقہ سے پڑھے جاسکیں اور اُن کے معنی سمجھنے میں سہولت ہو۔ **شری مدبھاگوت** ہندی یعنی سُکھ ساگر سے مطابقت اور صحت کرکے یہ ایڈیشن چھپایا گیا ہے۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ یہ مشہور اور معروف کتاب اپنے سابقہ ایڈیشنوں کے مقابلہ میں ہر بھگتوں اور پریمی جنوں کو زیادہ آنند دایک ثابت ہوگی۔

(سنہ ۱۹۶۳ء)

المشتہر

منیجر تیج کمار بکڈپو وارث نول کشور بکڈپو
پوسٹ بکس ۸۵ حضرت گنج لکھنؤ

Bhg 9

160